

# علامه كال الدّين الدميريِّ (م مثمر ) كي شهروُ آفاق كتاب

حیادة الحیوان الکبری کالپ می باریمل اردو ترجید چیوانات کا ان کیکوپیڈیا۔ اپنی طرز کا لاجواب اور عظیم علومات حقائق کا خزانہ حروف تبجی کے اعتبار سے سکٹروں جانوروں کے نام اوکنیتین لغوی تشریحات، جانوروں کی عادات بنصائل اور صحبیات، قرآن کریم اوراحاد سیٹ میں ان کے تذکر ہے اور سخاعت و کروست ضرب الامثال طبق فوائد خواب کی تعبیر تذکروں کے ذیل میں تاریخی واقعات اور اشعار اوراد و وظالف یقو بنیات و میلیات اور دیگر فوائد نا دراور و حجب واقعات و معلومات اسلامی کتب میں مرضوع کی نگر رہ کے اعتبار سے ظیمشا ہماکا کتب میں مرضوع کی نگر رہ کے اعتبار سے ظیمشا ہماکا کتب میں مرضوع کی نگر رہ کے اعتبار سے ظیمشا ہماکا کتب میں مرضوع کی نگر رہ کے اعتبار سے ظیمشا ہماکا کتاب میں میا اور جدید میں انہومی کا اور ایشی اور خواتی کے ساتھ مہلی بار طبعت

# ww.KitaboSunnat.com

(ور المرفي الميني المور المربي الميني المربي الميني المي

# بسراته الجمالح

# معزز قارئين توجه فرمائين!

كتاب وسنت وافكام پردستياب تمام اليكرانك كتب .....

- مام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- (Upload) مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی با قاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ،پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹر انک ذرائع سے محض مندر جات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

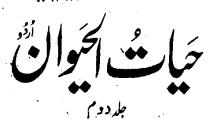
#### 🖈 تنبیه 🖈

- استعال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعال کر نااخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

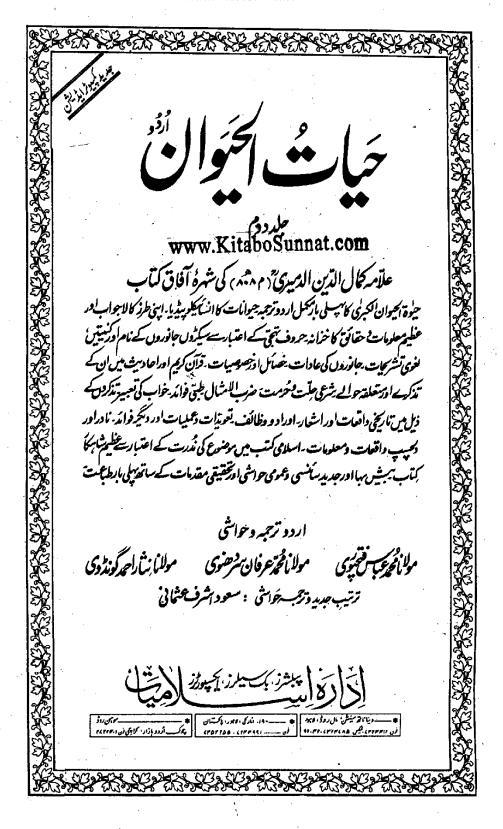
﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقه ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھر پورشر کت اختیار کریں ﴾

🛑 نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قشم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

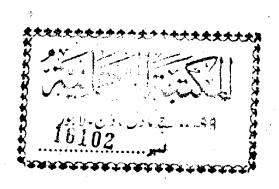
kitabosunnat@gmail.com www.KitaboSunnat.com ww.KitaboSunnat.com





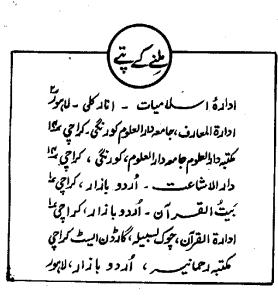


#### متهل توجهه ، حواهی اورکنا بت بمیت جهله حقوق بحق ناش معفوظ پی کابی دائش تشبیش ایم . بم ج م ۲۰ میکومت پاکست ان



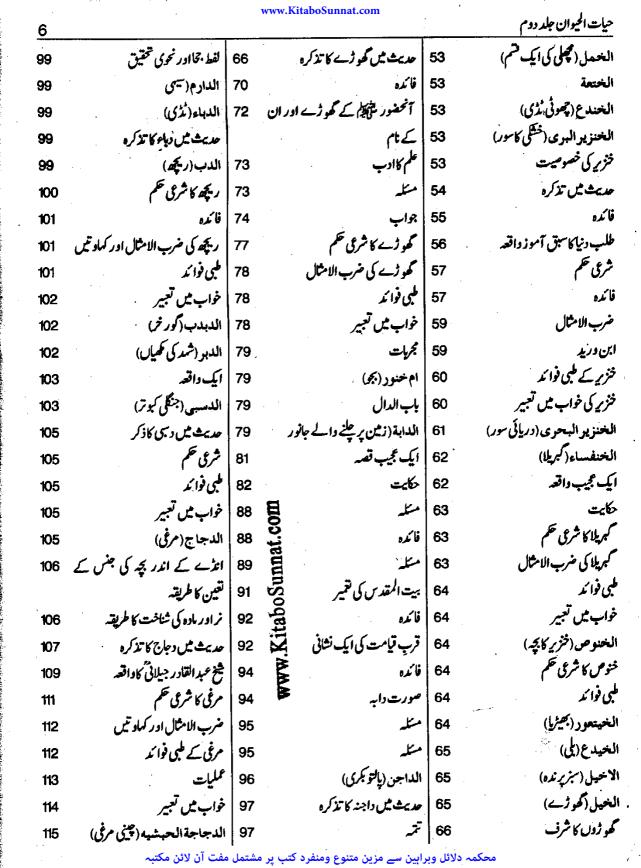
نام كمآب - يواة الحيوان كلم أدارو ) جلادم المرئ (أدرو) جلادم طباعت اقل - دوالجبر المائي بهول في المولائم المولئ المولئ المولئ المرئ المولئ المول المرئ المولئ المول المولئ المول المولئ المول المولئ المولئ المول المولئ المولائد المدين المرئ المولا

590 رم ی - ح



# فهرست مضامین حیواة الحیوان ار دو حصد دوم

					. : *
41	نیگاد ژ کا شرعی تھم	30	المنحشاش (كيڑے كموڑے)	1	بإب الخاء
41	تنه	32	مدیث میں خشاش کا تذکرہ		
42	حیگاد ڑکے طبی فوائد	32	الخشاف (حيكادر)		النحاذباز(گمس مکمی)
42	خواب میں تعبیر		النعشوم (بعرول كي جماعت)	24	خاطف ظله (ایک قسم کی چرا
42	الخنان(چيكل)	32	المحشف ( مرن كانو زائده بچه يا سبر	24	الخبهقعي
43	الخلنبوض(ايك پرنده)		نکسی')	24	الخثق
<b>4</b> 3	المخلد(مچنچموندر)	1	حضرت عیسی کے واقعہ میں خشف کا	25	المحدرنق (عنكبوت ممرًى)
43	سد مارب کاسبق آموز واقعه		تذكره	25	الخواطين (كيجوا)
44	حضرت ابن عباس كى روايت	33	الخضارى(اخيل)	25	خراطین کے طبی فوائد
45	(P	33	الخضوم(كوه كابچه)	25	الغوب(نرسرفاب)
46	بارب	33	الخضيراء	25	لطيف
46	مجريات	33	الخطاف (ابابيل)	26	ضرب الامثال اور كهاوتيس
47	دو مراعمل حصر کار کار	35	ابابیل کی حیرت انگیز ذبانت	27	النحرشته (کھی)
47	چچچهوندر کاشری تھم در است	35	ابائیل کی حکمت	27	النوشقلا (بلطى مجملي)
47	ضرب الامثال اور کهاو نیں ا	36	افائده	27	الخوشنة
47 48	طبی فوا کد	36		27	الخرق
48 48	خواب میں تعبیر	37	, - 1	27	الخونق(فرگوشكايچه)
46 49	الخلفة (حامله اونتني)	38		29	الخداريه (عقاب)
<del>49</del> 49	حدیث میں فلفۃ کاذکر ویر	38		30	الخروف(مل'بمریکابچہ)
49 50	فائده	39	*	30	الخروف كي ضرب الامثال اور
50 51	امتله	39	الخفاش (حِگاوژ)		كماوتيس
ان	ا تذنیب	39		30	خواب میں تعبیر
		41	: ﴿ فَقَتِي مُسَائِلُ	30	العخزذ(نرخرگوش)
	ا و آن لائن مکتبہ	نمل مفت	 ن سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشن	وبرابي	محکمہ دلائل



کوے کا شرعی تھم کوے کے طبی فوائد 184 174 خواب میں تعبیر 174

الزاقى (مرغ) الزامود (صغيرالجة مجعلى)

184 الزبابه (جنگلي چوم)

185 185 الزبزب (بلی کی طرح ایک جانور) 186 الزرزور (جرایا کے مشابہ ایک برندہ) 186

8

184

184

187

188

188

193

193

193

196

196

196

زر زور کا شرعی تھم 187

زر زور کے ملبی فوائد 187 187

176 زر زور کی خواب میں تعبیر الزرق (شكاري يرنده)

الزرق كاشرى تتكم الزرافه (اونث کے مثابہ ایک حانور)

زرافه كاشرى تحكم 179 180

189 زرافہ کے ملبی فوائد 190 زرافه کی خواب میں تعبیر الزرياب (جريا كے الترير نده)

190 190 الزلال (برف كاايك كيره) 190 192

192 193

زمج كاشرى تكم 193 '

180 الزلال كاشرعى تقكم الزمج (شکاری پرنده) 180 180

زمج کے ملبی فوائد 181 زمج الماء (كوترك مانندر نده) 181

الزنبور (بحرٌ)

زنبور کی قشمیں

زنبور كاشرى تحكم

زنبور کے طبی فوائد

181

181

181

د کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

180 180

176 177 178

176

179

179 179

الوق (مگرمچھ کے مشابہ دریائی جانور) الوكاب (سواري كے اونث) صديث ميں ركاب كا تذكره

الركن (جوم) الومكه (تركي محوثري) الرهدون (چڑیا کے مشابہ برندہ)

الروبيان (چھوٹی سرخ رنگ کی

امرباح (بازکے مشابہ شکاری یرندہ)

ذورمسیح (چوہے کے مثابہ ایک

الروبيان كے طبی فوائد

ضراب الامثال اور كهاوتين

رخمہ کے طبی فوائد

الوشاء (برن كابجه

الوفواق (ايك برنده)

الرشك (كيمو)

رخمه کی خواب میں تعبیر

الويم (برك كابجه)

ابورباح (ایک پرنده)

مچهلی

جانور)

باب الزاي

عجيب واقعه

الزاغ غراب (كوا)

170

171

172

172

173

173

173

173

173

173

170 المواحله (سواري اور بوجم لادنے 170

168 168

168

166 166 167

168

168

165

حضرت عمر بن عبد العزیز کے انصاف

بھیڑیئے کا شرعی تھم

ضرب الامثال اور كماوتنين

بھیڑیوں کو جمع کرنے کاطلسم

بهيريون كوبهكان كاطلسم

خواب میں بھیڑیوں کی تعبیر

صديث من بحو كاتذكره

الذيخ (بجو)

بإب الراء

کے لائق اونٹ)

حديث ميں راحله كا تذكره

الرَّبَاح ( لمي ك مشابه ايك جانور)

الرُّبْحُ (او نمني يا كائ كا يجه)

الوُّبية (حشرات الارض كي قحم)

الوآل (شترمرغ کا بچہ)

الوبی (بکری کابچہ)

الرُّبَاح (نربندر)

الوَّتُوت (نرخزر)

الوثيلا (زبريلا جانور)

الرفيلا کے طبی فوائد

بھیڑئے کے ملبی فوائد

		www.KitaboSunnat.com					
حيات الحيوان جلد دوم							
السودانيه والسواديه (ايك پريا)	244	مستله	262	الشعر	271		
السودانيه كے لمبی فوائد	244	ضرب الامثال اور كهاو تني	262	الثذا	271		
السوس (گمن)	245	كرى كے طبی فوائد	263	الشران	271		
السودينق	245	الشامرک (شاه مرغ)	263	الشرشق 'الشقراق 'الشرشور	271		
فائده عجيب وغريب	246	الشاهين(بإز)	263	حدیث میں شعراء کاذکر	271		
سخمن کا شری تھم	246	شاہین کی صفات محمودہ	264	الشغوا(عقاب)	274		
السيد(بھيڑيا)	246	بازے شکار کرنیوالا سب سے پہلا	264	الشفنين (جنگلی کبوتر)	274		
السيدة (ماده بھيڑيا)	248	فمخص		شفنین کا شرعی تھم	275		
سفينه (ايک پرنده)	248	شاہین کا شرعی تھم	264	شفنین کے طبی فوائد	275		
ابوسیراس(ایکجانور)	248	علامه دميريٌ كاايك منظوم خط	264	المشق (ازجنس شيطان)	275		
باب الشين	248	شاہین کی خواب میں تعبیر	265	عرب کے دو مشہور کائن	275		
شادهوار (ایک جانور)	248	الشبب (بو رُحابيل)	265	شاہ یمن مالک بن نصراللخی کا خواب	276		
الشادف (شتركلان سال)	249	الشبث (كري)	265	اور آپ کی نبوت کی پیش کوئی			
الشاة (بكرى)	249	الشبشان (زین سے چٹ کر چلنے	265	آپ کی ولادت باسعادت پر ایوانِ	277		
عجيب	256	والااميك جانور)		حسریٰ میں زلزلہ			
ممل برائے حفاظت	256	شبشان کا شرعی تھم	266	سن کااپ قاتل سے قصاص	278		
دو سراعمل	257	الشبدع (بَيْمُو)	266	الشقحطب (ميندُها)	279		
ا يک عجيب واقعه	258	حديث مي شبدع كاذكر	266	الشقذان (گرگٹ)	279		
	258	الشبوة(كجيمو)	266	الشقراق (فاخته سے برا ایک منحوس	279		
ے حفاظت کے لئے		الشبوط (مچمل)	266	يرنده)			
اسماعظم	259	الشجاع (اثروم)	267	شقراق کا شری تھم	279		
عمل برائے رفع دردِ زہ	259	مالك بن ادمهم كاواقعه	267	شغراق کی ضرب الامثال	279		
عمل آخر برائے دردِ زہ	259	مديث ميں شجاع كاذ كر	267	طبی فوائد	280		
نسخه برائح تسهيل ولادت	259	خواب میں تعبیر	269	خواب میں تعبیر	280		
حدیث میں بکری کاذکر م	260	الشحرور (خوش آداز پرنده)	269	الشمسية (سرخ رنگ كا چكيلا	280		
بكرى كاشرى تحكم	260	شحمة الأرض (كيجوا)	270	سانپ)			
فاكده	261	خواب میں تعبیر	270	الشنقب(ايك پرنده)	280		
مسكله	261	شرعي تقلم	270	شه (شاہین جیسا پر ندہ)	280		
مسكله	262	کیچوے کے طبی فوائد	270	الشهام (غول بياباني)	280		
مسكلد	262	الشعراء (نیلی یا سرخ کھی)	271	الشهرمان (ايك بحرى پرنده)	280		
101							

		· · · · · · · · · · · · · · · · · · ·			
حيات الحيوان جلد دوم					; ^
الشوحة(چيل)	280	سیپ کے طبی فوائد	286	مقرے شکار کرنیوالا سب سے پہلا	300
الشوف(سيم)	281	سيپ کی خواب میں تعبیر	287	ممخض ،	
الشوشب(جُول' بچھو' چیونٹی)	281	الصدي (ألو)	287	مقرکی قتم ہانی	300
المشوط (مجلل کی ایک قتم)	281	معرت انس کے ساتھ تجاج کی	287	مقری قتم فالث	300
شوطبواح(گیدژ)	281	عمشاخي		بویوے شکار کرنیوالاسب سے پہلا	300
الشول (بغيردوده والي اونثنيال)	281	الصراخ (مور)	290	فبخض	
شول کی ضرب الامثال	281	صوادالليل (حجينگر)	290	فائده اخرى	303
شو شولة (کچو)	281	الصراح (ایک پرنده)	290	مقرکا شری تھم	304
الشيخ اليهودي (انسان نما ايك	281	الصراد(لورا)	290	مقرى ضرب الامثال	304
جانور)		حفرت موى عليه السلام كاواقعه	290	صقرمے کمبی فوائد	306
<b>فیخ</b> ببودی کا شرعی تھم	282	صرد کے متعلق ایک موضوع	292	خواب میں مقر کی تعبیر	306
طبی نوائد	282	روایت		ا يک خواب	306
المشيع (ثيركابچ)	282	خانه کعبه کی تغمیر	292	الصل (خطرناک سانپ)	306
الشيبم (مچمل)	282	صرو کا شرعی تھم	293	الصلب (ایک مشهور برنده)	306
الشيهم (نرسيم)	282	ایک انو کھاواقعہ	294	الصناجه (ايك طويل الجمم جانور)	307
ابو شبقونه (ایک پرنده)	283	خواب میں صرد کی تعبیر	294	اسلام میں سب سے پہلا وارث و	307
بلب الصاد	284	الصرصو(جميَّكُر)	294	موروث	
الصوبة (نيكه)	284	مر صر کا شری تھم	294	المصواد (گلت کاربوژ)	308
مدیث میں صوابہ (نیکھ) کا ذکر	284	مر مرک کمبی نوا کد	295	الرحعة	308
صوأبه كاشرى تتكم	284	الصعوة (چھوٹے چڑے)	295	الصيد (وه جانور جس كا شكار كيا	309
صواب كي ضرب الامثال	284	صعوة كى ضرب الامثال 🖳	296	جائے)	
الصارخ (مرغ)	285	الصفر MM تثری ش	296	تتمه	310
مديث من صارخ كا تذكره	285	تفريح €	297	. مسائل	311
صارخ کی وجہ شمیہ	285	مغر	297	تنبيهات	312
الصافر (رات كو آواز كرنيوالا ايك	285	طيره	297	بھیٹراور مشترک شکار کے مسائل	314
پر نده)		الصفرد (ایک بردل پرنده)	297	مساكل	315
ما فری خواب میں تعبیر	285	الصقر (شكره)	298	خاتمه	315
الصدف(سيپ)	295	حدیث میں مقر کا تذکرہ	299	تتته	316
لولو(اصلی موتی) کے طبی فوائد	286	فاكده	299	فاكده	316
خواب میں لؤلؤ کی تعبیر	286	شکاری پرندوں کی قشمیں	299	فضل کو سحیی کی نفیحت	317

10	•				حيات الحيوان جلد دوم
12	ه به خسال مما	<u> </u>	K.f. *	<u> </u>	
347	شیطان اور حضرت عیسی گامکالمه ن	338	مینڈک کی حضرت داؤد <sup>ہ</sup> ے گفتگو 	317	رشید کی مروت اور فضل کی
348	مصیبت سے نجات م	338	فائده		خدمت والدين
348	ايصال ثواب	ţ	قلب انسانی میں شیطان کا ٹھکانہ پرز میں میں	317	الصيدح (مخت آواز والا گهو ژا)
348	حفرت طاؤس کی دعا	339	مینڈک کا شری علم	318	الصير (چھوٹی مچھلیاں)
348	صبراور والدكي خدمت كاصله	340	پانی میں مینڈک کے مرجانیا تھم	318	مير كاحديث من تذكره
349	حضرت طاؤس کی وفات	341	ولد بمامہ کی حفرت صدیق کے	318	صیرے طبی فوا کد
- 349	مور کا شرعی حکم		دربار میں حاضری	319	باب الضاد
349	مور کی ضرب الامثال	341	مینڈک کے طبی فوائد	319	المضأن (بھيڑ' دنبہ)
350	مورکے طبی قوائد	342	مینڈ کوں کے شور سے حفاظت	319	صان کا قرآن کریم میں تذکرہ
350	خواب میں مور کی تعبیر	342	مینڈک کی تعبیر	320	بھیٹراور بکری کے خصائل
350	الطائو (پرنده)	342	الضوع (نرالو)	321	بفيزكا شرى تحكم
350	طائر كاكلام پاك ميں تذكره	342	الصوع كاشرى تفكم	321	بحيثري ضرب الأمثال
350	<i>حدیث می</i> ں طائر کا ذکر	343	الضيب	322	منان کے طبی فوائد
352	حضرت سليمان كادسترخوان	343	الضيلة (ماني)	322	الضب (گوه)
353	اندنس كاباني	343	الضيلون (گربہ نر' بلاد)	322	حدیث میں حنب کا تذکرہ
353	ایک عارف بالله کاواقعه	343	خاتمه	326	موه کا شرعی تھم
354	مسائل كالمخكفه	344	باب الطاء	328	محوه کی ضر <b>ب</b> الامثال
355	خواب میں طائر کی تعبیر	344	طامر بن طامر (پوو)	328	موہ کے طبی فوائد
356	مصائب سے خلاصی اور قید سے	344	(ر ذمل مخض)	328	موه کی خواب میں تعبیر
	رہائی کے لئے دعا	344	الطاؤس (مور)	329	المضبع (كفتار' بجو)
358	الطبطباب (برے برے کاتوں والا		مور کی سزا	331	بجو کا شری تھم
. ,	ایک برنده)	345	شراب كانشه	332	بجو کی ضرب الامثال
359	الطبوع (چیچری)	345	فائده	333	بجو کے طبی فوا کد
359	الطشرج (چيونث)	345	لیڈر کے انتخاب کامعیار	334	خواب میں تعبیر
359	الطحن آگرگ سے ایک چموٹا		•	334	ابوضبة (سیم)
	ا جانور)		ا هيحت	334	الضوغام (شيريبر)
359	الطوسوح (بحری مچھلی)	346	حجاج کے دربار میں ایک خدا ترس کا	336	الضويس (چكورجيسا جانور)
359	طرغلودس (چکورجیساایک پرنده)		بن کے سببدی یا معامل اور استان کا انتخاب اور استان کا انتخاب اور انتخاب اور انتخاب اور انتخاب اور انتخاب اور ا انتخاب اور انتخاب اور	337	الضغبوس( <i>لومژیکایچه</i> )
359		347	حضرت طاؤس کی ایک کارگر نفیحت	337	الصفدع (ميندُك)
359			حضرت طاؤس کی عفت ویاکدامنی	337	مدیث میں مینڈک کا تذکرہ مدیث میں مینڈک کا تذکرہ
	آن لائد مکتب	ا. مۇش	oz mo . 1 . 1 . 2 . 3 . 6 100 . 6 0 2 0 . 1 . 1 . 1 . 1 . 1 . 1	مداديد	المالي محكم

w.KitaboSunnat.com

370

370

370

370

371

372

جوابات

إمام جعفرصادق كالمحصيت

377 مدیث میں ہرن کاذکر 377 378

379

379

380

380

381

382

383

383

393

383

383

384

384

386

386

386

388

388

389

390 -

حكايت

أيك عاشق كاتصه

بهرام گور کی نشانه بازی

مثك كاشرى تقكم

مرن كاا قرار توحيد ؤرسالت

برن کا شرعی تھم

372 مسكله

372 372 فائده 372

مسكله 373

مسئله

373

حرم کے جانوروں کو ستانے کا انجام 374

ہرن کی ضرب الامثال ہرن کے طبی فوائد

خواب میں ہرن کی تعبیر

917

مثک ہرن کی ناف میں کہاں سے

384 385

الظوبان (بلي جيما ايك بديو دار 385

حانور)

العاتق (اڑنے کے قابل پرندہ کا بچہ)

ظریان کا شرعی تھم

ضرب الامثال

الظليم (نرشترمرغ)

العافيه (طالب رزق)

باب العبين المحمله

العاتك

374 .374

374

374

375

375

375

376

376

374

374

الطلح (چیری) المطلاء (کھروالے جانوروں کا بچہ) طلاكي ضرب الامثال اور كماوتيس

الطلی (بری کے چھوٹے بیچ)

الطمل الطملال اطلس (بهيرا)

الطنبود (ایک قسم کی بھڑ)

الطوداني (خاص فتم كاكبوتر)

حفرت ابراہم علیہ السلام نے کن

حیات ابدی کے حصول کا طریقہ

زمانه جالميت كافاسد عقده كشاؤم

حضرت عمربن عبدالعزيز كاواقعه

وليدبن يزيد كابد بخنانه عمل اوراس

جعفربن یمیٰ بر کمی کاواقعه

ترک وسائل توکل نهیں

ضروري تنبيه

كااشجام

توكل

الطمروق(حِيَّادرُ)

الطوبالة (بحرُ)

الطول (ايك يرنده)

الطوطى(طوطا)

الطير (يرندس)

يرندون كوذنح كياتفا

مدیث میں طیر کا تذکرہ

جديث مين تذكره

حيات الحيوان جلد دوم

الطرف (شريف النسل گهو ژا)

الطغام (رزیل قتم کے پرندو درند)

359

360

360

361

361

362

362

362

362

362

362

362

362

363

363

363

363

363

363

364

365

367

367

368

368

368

369

اہل اللہ کا توکل

برنده کی انتنائی پرواز

خواب میں طیر کی تعبیر

وہ پرندے جن کاذکر قرآن کریم میں

طير العراقيب (بدشگوني كايرنده)

غیرکے پر ندوں کو چھوڑ دینے کا تھم

طيو الماء (ايك مائي يرنده) .

طیطوی (ایک مائی پرنده)

طیطوی کی خواب میں تعبیر

طیطوی کے طبی فوائد

طيهوج كاشرعي تقكم

طیہوج کے طبی فوائد

بنت طبق دام طبق ( کھوا)

میحموے کی ضرب الامثال

بإب الظاء المعجمه

الظبى (برن)

ہرن کی قتمیں

ہرن کے بیج

ہرن کی مرغوب غذا

امام اعظمؓ کے جعفر صادقؓ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پرندے این آوازوں میں کیا کہتے

الطيهوج (چھوٹی چکور جيسا ايک

طيرالماء كاشرى تقكم

ضرب الامثال

بري؟

پرنده)

فوالطفيتين (غبيث قتم كاساني)

الطفل (لڑکا)

14					حيات الحيوان جلد دوم
417	بلقيس کی حکومت کا آغاز	403	چڑیا کے ساتھ ابوب جمال کا حسن	390	مديث ميں عانيہ كاذكر
418	عورت کی حکومت حدیث کی روشنی		سلوک	391	العائذ (وہ او نمنی جس کا بچہ اس کے
	مي	403	چ'یا کا صدیث میں ذکر		هراه بر)
418	تذنيب	405	لقمان کی اپنے بیٹے کو نقیعت	391	العترفان (مرغا)
418	حمام کے او قات	406	ز مخشری کاواقعه	391	العتود(بمرى كابچه)
418	توره .	407	حضرت موی گاواقعه	392	العثة (كيرُول ادر اونثُ كوچائنے والا
419	فاتمه	408	اس داقعہ میں کون سے موی تھے؟	٠.	کیڑا)
420	العقاب (عقاب)	409	جزيا کا شرعی تھم	392	العشمشة (طاقتوراو نثنى)
423	جعفرے قتل کاسبب		ضرب الامثال	392	العجل (كوساله مچيزا)
428	عقاب كاشرى تقكم		جڑیا کے ملمی فوائد	393	بحجثرے کی وجہ تشمیہ
428	ضرب الامثال وكهاو تبس "		ایک کامیاب ترین نسخه		بنی اسرائیل نے موشالہ کی پرستش
432	ضرب المثال عجيبه خواص تعبير		خواب مِن چرای تعبیر		کتنے دن کی؟
433	العقوب (کژوم' پچھو)		العضرفوط(نرچچکلی)	393	موسالہ کے پرستش کا سبب اور آغاز
434	حديث ميں بچھو كاذكر	411	عطار (ایک سیپ کاکیرا)	394	حعنرت ابراہیم کمی مهمان نوازی
435	احادیث میں بچھوکے کاٹنے کاعلاج	412	عطار کے طبی فوائد	394	قامنی ابن قریه کاایک عمره فیصله
436	حکایات	412	العظاة (كر كث براايك كيرا)	395	رقص ووجد كرنيوالے صوفياء كاذكر
437	بچمو کی جھاڑ کا صدیث میں تذکرہ	413	عظاءة كاشرى حقم	395	بنی اسرائیل کا قصہ
439	مجرب جھاڑ چھونک و بخار والے کے	413	عظاءة کے ملبی فوائد	397	اس گائے کارنگ کیساتھا؟
	الخ ا	413	خواب میں تعبیر	t	حضرت عمرين عبدالعزير كاواقعه
443	کچھو کا شری حکم		العفريت (جن ويو)	399	محوسالہ کے کمبی فوائد
443	طبی فوائد	413	قرآن کریم میں عفریت کاذکر	399	خواب میں تعبیر
444	خواب میں تعبیر پر	413	. تخت بلقیس کی ساخت و سام		العجمحمة (طاقوراو منى)
444	العقق (ایک پرنده)	414	تخت بلقیس کاطول اور بلندی عنا	400	عدس(څچر)
445	مقتق کا شرعی حکم	414	اسم اعظم	400	عرار(گائے)
445	منرب الامثال	415	حضرت سلیمان کے باس تحت	400	العربد (سانپ)
446	عقق کے طبی فوائد		المقيس ئس طرح پينجا؟	400	العوس (شيرني)
446	خواب مِن تعبير	415	تخت کی ہیئت تبدیل کرنے کا منشاء	401	عسبار کا شرعی تھم
446	العكومه (كوترى)	415	دربارِ سلیمانی میں بلقیس کی حاضری	401	العسار
447	العلامات (مچملیال)	417	حمام اور پاؤڈر کی ابتداء ات	401	العشواء
447	العلق (جوتک)	417	البلقيس كانسب	402	العصفور (﴿إِيَّا إِيا
				4	

15				حيات الحيوان جلد دوم
حفرت سليمان كافيصله 490	475	ایک عجیب دکایت	450	جوتك كاشرى تقلم
خِداتعالَى كانظام قدرت 490	476	اميه بن ابي الصلت كي موت كاواقعه	450	جوفک کے طبی فوائد
غنم کی خواب میں تعبیر 491	477	کوے کا شرعی تھم	451	خواب میں تعبیر
الغواص (مچلی مار) 491	477	ضرب الامثال	452	الماق (بكرى كا بچه ماده)
اَلْغَوْلُ (غُول بياباني ' بھوت ) 492	478	کچھ جانوروں کی خاص عادتیں	453	الله الشرعي تقلم الشرعي تقلم
علم کے ساتھ عمل ضروری ہے 492	478	خداکیے حفاظت کر تاہے؟	454	هسبر (بدی مجملی)
بھوتوں سے نجات پانے کا طریقہ 493	479	کوے کے طبی فوائد	455	محرکے طبی فوائد
باب الفاء 495	480	خواب میں تعبیر	456	العندليب (بلبل)
الفاخته (فائتة) 495	480	الغونيق (كلنك مكونج)	456	المعنز (بكرى)
محبت کی حقیقت اور مراتب 497	480	حفرت ابن عباس کی قبولیت	459	متز کاحدیث میں تذکرہ
محبت کماں سے آئی ہے؟		عندالله	459	مکری کے طبی فوائد
فاختہ کے ملبی فوا کد ملب 498	481	غرنیق کے جھنڈ کاحملہ	460	عنقاءمغرب(عثقار)
خواب میں تعبیر 498	481	ایک بے بنیاد واقعہ	463	عنقاء کی خواب میں تعبیر
الفار (چُومِ) 498	482	قصه ذوالقرنين	464	العنكبوت(عرش)
حفرت نوح می کشتی کار قبه 499	484	غرنیق کے ملبی فوائد سے	467	مستعری کی ضرب الامثال
شتی سازی کی مرت 500	485	شری تھم	467	على فوائد
بنی اسرائیل کی ایک مسخ شده قوم 600	485	الغرغو (جنگلی مرغ)	467	خ <b>واب</b> میں تعبیر
چوہوں کا شرعی علم 501	485	الغزال (مرك كايچه)	467	العبر(گدها)
ضرب الامثال 502	485	غزال کے طبی فوائد	468	ابن عوس (راسوتيولا
چوہے کے ملبی فوا کد	485	الغنم (یکری)	469	نیولے کی ہوشیاری کاایک واقعہ
عاکم پراٹر انداز ہونے کے لئے 502	487	ایک چرواہے کی ذہانت	469	این عرس کی ذہانت کاایک واقعہ
چوہوں کو ختم کرنے اور بھگانے کا 502	487	مضرت اسود حبثى كااسلام لانا	470	نیولے کا شرقی حکم
الطريقة	488	حضور کاایک خواب		طبی فوائد
تحریر مثانے اور کاغذ صاف کرنے کا 503	488	شیخین کی خلافت کی خوشخبری سین		خواب میں تعبیر
الحريقه	488	ہر حکم رامی ہے		بلبالغين
کاغذ وغیرہ سے تیل کے دھبے 503	489	دعاکی مقبولیت کے لئے حضور قلبی		الغراب(كوا)
الحچفرانے کا طریقہ		ضروری ہے		مديث من تذكره
چوہے کی خواب میں تعبیر 503		أيك جنتي عورت		حضرت لقمان شمى وصيت
•		حضرت عمر بن عبدالعزیز کا عدل و		زمزم کی صفائی کاواقعہ
حدیث میں مویشی کاذکر 503		انصاف	473	غراب كاحديث مين ذكر

		,	www.KitaboSunnat.com	1	
16					حيات الحيوان جلد دوم
529	الفلحس(فِوبِايا)	515	ىلى كيا؟		الفاعوس (سانپ)
5 <b>29</b>	الفهد(تيندوا)	515	مدیق اکبر کو عتیق کیوں کہتے ہیں؟		الفحل (سانڈ)
530	فاكده	515	مربی گھو ڑے کے فضائل	504	- حدیث میں سانڈ کا ذکر
531	تیندوے کا شرعی علم	516	کھو ژے بھی دعاکرتے ہیں	505	مسكله حرمت ذراغت كا
531	طبی نوا کد	ı	حضور مٹھیا کے حق میں حضرت	1	سانڈ کی جفتی کی اجرت کا تھم
<b>5</b> 31	خواب میں تعبیر		فزيميه رصى الله تعالى عنه كى شهادت	506	ضرب الامثال
531	الفويسقة (جوم)		کھوڑے کی پرورش بھی عبادت	506	کچھ دورہ کے متعلق
<b>5</b> 31	الفيل ( إنتمى )		<u> </u>	506	خواب میں دودھ کی تعبیر
<b>5</b> 33	ایک عجیب دانعه		محمو ژے کی عادات	506	الفراء(حماروخش)
533	ایک دو سرا واقعه	519	مدیث میں گھو ڑے کا تذکرہ	506	الفواش (پروانہ)
<b>5</b> 35	ایک مجرب عمل	519	واقعه		انسان بروانہ سے زیادہ نادان ہے
<b>53</b> 5	ایک دو سرا مجرب عمل	521	ايك عبرت ناك واقعه		حديث و قرآن مِن پروانه كاذكر
<b>3</b> 35	بالتحى كاشرى هم	524	سفيان ومنصور كاواقعه	510	سونے کے پروانے
336	ایک داقعه ت	524	گھو ڑے کا شرعی تھم	510	تبين جھوٹ جو جائز ہيں
<b>3</b> 7	ہاتھی کے طبی نوائد	524	آنحضور کے گھو ژوں کے نام	510	بروانه كاشرى تقم
37	خواب کی تعبیر	525	خواب میں تعبیر	1	ضرب الامثال
38	غیبت کاوزن	526	ایک خواب	511	خواب میں تعبیر
38	7 "	526	فوس البحو (وريائي گھوڑا)		الفرافصة (شير)
39	24.0	526	وریائی گھوڑے کا علم	511	الفرخ (پرنده کابچه)
39	• • •	526	خواب میں تعبیر	511	فرخ كاحديث مين تذكره
39		526	وریای خواب میں تعبیر	511	الله تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت
<b>3</b> 9		527	الفَوَشُ (اونٹ کاچھوٹا بچہ)	511	رحمت غداوندي كاحصه
<b>3</b> 9	<u> </u>	527	فَوفُو (آبي پرنده)	512	الله تعالی ہے ہمہ وقت خیر ہی ما تگنی
40	1 - 4	527	فَرع (چِوباؤل كاپسلابچه)		عابي
<b>\$</b> 0	7 7 7	528	شرعی تقلم	512	حنه کی تفسیر
40	1	528	الفُوعُل (بجوكا بچِه)	513	صدقه بلاؤل كو ثالثاہ
<u>1</u>	7 "	528	فرعل كاشرى تقكم	513	حسنه کی اولاد کی تمنا کاسبب
<b>3</b> 1	· · · · ·	528	# · • · · • · · · · · · · · · · · · · ·	514	خواب میں تعبیر
12		528	حديث مين نصيل كاتذكره	514	الفرس (گھوڑا)
2	9	528	خواب میں تعبیر		سب سے پہلے گھوڑے کو کس
	لئن مكتبہ	فت آن ل	زین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل م	ہین سے م	محكمه دلائل وبرا

			www.KitaboSunnat.com		
18					حيات الحيوان جلد دوم
616	لقاط كاشرعي تحكم	612	الكلكسة (ثيولا)	583	مینڈے کی خواب میں تعبیر
616	اللقلق (سارس)	612	ککس کے ملبی فوائد	583	الكوكى (بوي بطخ)
616	سارس کا شرعی بھم	612	الكميت(گوڑا)	584	فاكده
616	سارس کے طبی فوائد	612	الكندارة (ايك تشم كى مچىلى)	584	قاز کا شرعی تھم
616	خواب کی تعبیر	612	الكنعية (اونتني)	584	قاز کے طبی فوائد
617	اللوب والنوب (شمد كي كھيال)	612	الكنعه (ايك قتم كى مچىلى)	585	قازي خواب ميں تعبير
617	اللياء (سمندری مچھلی)	612	الكندش (ايك فتم كاكبًا)	585	الكروان(ايك پرنده)
617	الليل (ميزى كأبچه)	613	الكهف (بوژهی بھینس)	586	كروان كي ضرب الامثال
617	بابالميم	613	الكودن(الدها)	586	كروان كے طبی فوائد
617	اَلْمَارِية (بحث ثيّر)	613	الكوسىج (سمندري مچملي)	586	الكلب(سك اثماً)
618	المازور (ایک شم کاپرنده)	613	کو سیح کا شرعی تھم	589	کتے کا صدیث میں تذکرہ
618	الماشيه (مولثي)	613	الكهول(مَرْي)	591	علم تعبیرے متعلق ایک نکتہ
619	مالک الحزين (ايک فتم کا آبي	614	باب اللام	592	آنحضور صلى الله عليه وسلم كاخواب
	ير نده)	614	لای(جنگلی بیل)	592	ا يک عجيب خواب
619	مالك الحزينه كاشرعي تحكم	614	اللباد (ايك پرنده)	592	حضرت عائشه كاخواب
619	مالک الحزین کے طبی نقصانات	614	اللبئوة(شيرني)	592	فاكده
619	المستودية (كركر مرنے والا جانور)	614	شیرنی کی خواب میں تعبیر	593	برے ہم نشین سے بچو
619	المجتمه (بانده كرمارا بوا جانور)		اللجاء(كچموا)	593	فونب فدا
620	اَلمُزبَح (ایک آبی پرنده)	614	کھوے کا شرعی تھم	593	حقيقى سخاوت
620	ٱلْمَزُءُ (آوى)	614	کھوے کے طبی فوائد	594	ایک عقاب کے ذریعے ظہور اسلام
620	اَلْمَزْرَم (ایک پرنده)	614	خواب میں تعبیر	•	ي تقيديق
620	ألموعة (أيك خوبصورت يرنده)	615	اللحكة (چيكلي كي قتم كاجانور)	597	حقيقت سحر
620	مرعة كاشرى حكم	615	شری تھم	598	اصحابِ كهف اور ان كاكتا
620	مرعة کے طبی فوائد	615	اللحم (ايك قتم كي مچيلي)	598	فاكده
620	مسهر (ایک قشم کابرنده)	615	لخم كاشرى تقم	610	باؤلے کتے کے کائے کامجرب علاج
620	مسترسے طبی فوائد	615	اللعوس (بجيئريا)	610	کتے کے طبی فوائد
621	المطية (اونثني)	615	اللعوة (كتيا)	611	کتے کی خواب میں تعبیر
621	المعراج(يج)	615	اللقحة (دو دهاري او نثني)	611	كلب الماء (بإني كاكما)
621	المعز (بكرى)	615	اللقوة(مادهباز)	611	. كلب الماء كا شرعى تحكم
621	بری کے طبی فوائد	615	اللقاطُ (ايك برنده)	612	الكلفوم (باخمى)
	- "Cantal Mark a Decarete Communication of the Comm	تمل مف	An and the State of the State o	المداد	515

20					
677	النُّهَام (ایک قشم کاپرنده)	667	نمس (نیو کے وغیرہ) کا شرعی تھم	657	شتر مرغ کے طبی فوائد
677	النواح (قمری کے مثل ایک پرندہ)	668	نمس کے طبی فوائد	657	خواب میں شتر مرغ کی تعبیر
678	النُوب(شدكي كھياں)	668	خواب میں تعبیر	657	النَحْيِل (نريج)
678	النورس (كوتر كے مثابہ ايك آبي	668	النمل(چيونڅ)	657	النعجِة (ماوه بحمِرُ)
	جانور)	670	سمى جانور كو آگ ميں جلانا	658	مبرد ہے ایک سوال اور حضرت
678	النوص (نیل گائے)	670	ایک مئلہ' آگ سے جلانے کا		داؤو كاايك دلچىپ قصە
678	التُّون(مچمل)		فضاص	659	بمیٹرکے طبی فوائد
679	ایک عبرت ناک واقعہ	670	چيونځ کو مارنا	659	خواب میں تعبیر
679	ایک اور سبق آموز قصه	672	ایک عجیب و غربیب واقعه	659	النعبول (ايك فتم كايرنده)
	باب المحاء		دکایت	660	النعره(ایک نیکی تکھی)
682	الهالغ (تيزر فآرشترمرغ)	672	امام ابو حنيفه كاحضرت قمادة كوجي	660	النَعَمُ (موكِثُ)
682	الهامَة (الو)		كراوينا	660	ايام جامليت كي چنداحقانه حركتيں
683	ألوسے بدفالی کی ممانعت	673	چیونٹی کا ایمان	661	بَحِيْرَةٌ
683	ا یک عجیب د غریب واقعه	673	نملہ کے لئے جھاڑ پھونک کاعمل	661	سائيه
684	ألوسے متعلق ایک مسئلہ	674	ایک اور عمل	662	وصيلة
685	ایک اعتراض اور اس کاجواب	674	چیونٹیوں کو بھگانے کیلئے ایک مجرب	662	حام
685	ا قرآن کے غیر مخلوق ہونیکی دلیل		' عمل ' ''	662	التُّغَزُ (بلبِل)
686	سانپ' کچھو دغیرہ سے حفاظت کا	674	ایک دو سراعمل	662	کایت -
	عمل.	675	ایک اور مجرب عمل	664	النَفَاد (ايك فتم كايرنده)
686	ایک دو سراعمل	675	میٹھی چیزوں کو چیونٹیوں سے محفوظ	i	النقاّد (ايك چمول ى چريا)
686	سانپ وغيره سے ايك سياح كى ب		ر کھنے کاعمل	664	النقَاقَة (مُرمُر كرنيوالاميندُك)
	خوفی اور اس کی وجه	675	چیونٹی کے متعلق تھم شرعی	664	الفَقَدُ (چُمونُ بَكري)
687	غارِ تور میں صدیق اکبر کا ایثار	675	چیونٹی کے طبی فوا کد	664	النكل (مضبوط فتم كأنكو (1)
687	ألو كاشرعي تحكم	676	چیونٹیوں کو بھگانے اور مارنیکی دوا	664	التَّمِوُ (چِيًا)
687	ہامة کی خواب میں تعبیر		ايك اجم فائده	665	چیتے کا شرعی تھم
687	ٱلْهُبَغْ (او نَمْنَ كا آخرى بچه)	676	خواب میں تعبیر	665	چیتے کی کھال کا حکم
687	الهِبْلَعُ (سلوقَى كَتَا)		النهاد (سرفاب کابچه)	666	چیتے کے ملبی فوائد
687	الهجاة (مينژك)	677		667	خواب میں چینے کی تعبیر
687	الهجوس (لومڑی کابچہ)	677	_	1	النمس (نیولے کی صفت کا ایک
688	ایک انو کھا واقعہ	677	النهس كاشرعي تحكم		جانور)
	فت آن لائن مکتبہ	شتمل ما	ہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر م	لائل وبرا	محکمہ د <i>ل</i>

		www.KitaboSumiat.com	,		0.4
حيات الحيوان جلد دوم			<del></del>		<u>21</u>
0 = 1. 15. 0 0, 0		لهزاد(بلبل)		الوَحَوةُ (چھکل کی طرح ایک زہریلا	709
الهجرع (سلوقى كنا)	689	الهِرْبَو(شير)	1	جانور)	
	689	الهرعة(جول)	J	الوحش (وحثى جانور)	709
اَلْهُدهُد(كُهُ يَعِورُ)	689	الْهَفُّ (ایک قسم کی چھوٹی چھوٹی		الوَدَاعُ (سمندرمي گھونگا)	712
حعرت سليمان كاسغر كمه اورجج كا	689	مچملیار)		الوداءُ (پچھڑا)	712
الرادم		الهقل (جوان شترممغ)		الوَدَدَ (شير)	712
مضرت سليمان گايمن کي جانب سغر	690	الهقس (بھیڑیا)	703	الوَدِدَانِيْ (قمری اور کبوتر سے پیدا	712
مدمد كاقصه اور ملكه بلقيس كاتذكره	690	الهَمْجُ (چھوٹی کھیاں)		شده ایک پرنده)	
یر ندوں کو حضرت سلیمان کی سزا	691	الَهُمَعُ (چِھوٹا بَرِن)		الوَدشانِ (نرقمری)	712
، ایک مفتحکه آمیزمیزمانی کاقصه	691	الهَمَل (ب چرواب كااونث)	1 .	ایک بزرگ کی کرامت	713
ایک خواب کی تعبیر	692	الَهَ مَلُّع (بحيرُها)	704	ورشان کا شرعی حکم	713
حدحد كاشرعي تحكم	692	اَلهمهم (شير)	705	<i>کایت</i>	713
حدحد کے کمبی فوائد	693	اَلهِ نُبَرُ (بَحِوكا بِحِد)	705	ورشان کے مکبی فوائد	714
خواب میں مدم کی تعبیر	694	اَلْهَوْدَعُ (شْرَمِعُ)	705	خواب میں تعبیر	714
الهدی(ہری)	695	اَلهُو ذَة (ايك فتم كاپرنده)	705	الورقاء(كوتر)	714
الهديل (نركوتر)	696	اَلْهَوْزَنُ (ايك پرنده)	706	الوَدَنُ (گوه کی مانند ایک جانور)	715
الهوماس(شير)	696	اَلْهَلاَبِع (بحيرُوا)	706	وَرل كا شرعى تَعَمَ	716
الهرُّ (لِي)	696	الهلال(سائپ)	706	کسی جانور کی حلت و حرمت معلوم	. 717 <sub>(</sub>
ا بیب شیطان بلی کی صورت میں	697	الهيشم (سرخاب كابچه)	706	كرنے كا قائدہ	•
ایک بلی کے بچے کو اپنے کیڑے میں	697	الهيجمانة (چھوٹی لال چيونش)	706	ورل کے ملبی فوائد	<b>72</b> 0
چمیانے سے نجلت		اَلْهَيْطَلْ (لومرُى)	706	7 T W	720
ایک بلی کامقدمه اور فیمله	698	الهيعَرة (جِرَيل)	706		<b>72</b> 0
ایک عبرت ناک واقعه	699	الِهِيقُ (نرشْرَمِغُ)	707	ایک اعتراض اور اس کاجواب	722
بلی کا شرعی تھم	699	الْهَيكُلُ (بوے دُيل دُول كا كھو رُا)	707		723
ایک بزرگ کی کرامت	701	أَبُو هَزُون (ايك خوش كُلُوبرنده)	707		723
بلی کی تعبیر	701	اَلُواذِغُ (كُمَّا)	<b>7</b> 07	_' ' ' '	723
الهوليضائة (ايك تشم كاكيرًا)	702	* P / J /	707 (	Y. 1	725
ور مَوَلَّمَة (شير)	702	اَلُوْقِي (لثورا):	707 .		725
الهرهير (ايك تتم كى مچىلى)	702		707		725
الهرزون والهزران (نرشترممغ)	702	وبر کا شری تھم	708	الوَعِلُ (بِيارُى بَمَرا)	725
محکمہ	دلائل وبر	ا ہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر	مشتمل م	مفت آن لائن مكتبہ	

22					حيات أحيوان جلد دوم
742	كتاب حيات الحيوان	736	اليحموم (تيتركي طرح كاايك برنده)	725	حکایت
		736	اليراعة(جَكُنو)	726	موت کے وقت عبدالملک بن
		736	اليربوع (چوہے سے کچھ بڑا ایک		مروان کی کیفیت اور اُس کی تمنا
	. ,		ا جانور)	722	علامات قيامت مين وعول كاذكر
•		737	ر يوع كاشرعي تقم	727	عرش "رعول" کے اوپر
		737	ر بوع کے طبی فوائد	728	حاملین عرش الٹی ۔
		737	خواب میں رپوع کی تعبیر	728	بپاڑی بکری کا شرقی تھم
,		737	اليَرقان(ايك كيرًا)	728	بَنَاتُ وَرِدَان عَمَل جِمَّا كَبريلي كَي
		737	اليَسْف (مَهِي)		مانندایک کیژا -
_		737	الینفز (بکری کاوہ بچہ جو شکار کے حلیہ	728	بنات وردان کا شرعی تھم
			کیلئے کہیں باندھ دیا جائے)	729	بنات وردان کے طبی فوا کد
		738	اليعفور (برن كا بچه يا نيل گائے كا	729	باب الياء
			(چِي	729	ياجوج وَمَاجُوْج (ايك عجيب
		738	اليعقوب (نرچكور)		الخلقت قوم)
•		738	چکور کا شرعی تھم	730	ياجوج ماجوج انسان هين
		738	اليعملة (كام كرنے والا اونث يا	730	یاجوج ماجوج کی شکل و صورت اور
			او نثنی)		اُن کی خوراک
,		738	اليمام(فاخته)	730	ياجوج ماجوج كالفر
		738	ایک عورت کی تیز نگانی کا عجیب	731	یاجوج ماجوج کس کی اولاد ہیں؟
			تصہ	733	حفرت سکندر ذوالقرنین کے دبوار
		739	عورتوں کے متعلق حکماء کے		بنانے کا قصہ
			·	734	اُلْیَامُور (بارہ عُلْھے کے مثابہ ایک
		740	یمامہ کے طبی فوائد		جانور)
		740	البوصى (بازكے مشابہ ایک شکاری	734	بامور کے طبی فوائد
			يرنده)	1	اليوبو
		740	يؤصى كاشرى تحكم	734	اَلْيَحْبُوْدِ (سرخاب كابچه)
•		740	اليَّفْسُوْب (راني تكحي)		1 =-
,		740	يعسوب كلوائك كانام	735	بجمور کے طبی فوائد
		741			ایک طالب علم اور جن کی حیرتاک
		741	خاتمه الكتاب(از مترجم عفى عنه)	•	داستان
	فت آن لائن مکتبہ	مشتمل م	ِاہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر	لائل وبر	محکمہ د

# بابالخاء

#### الخاذباذ

مکس کھی۔ المحاذباز :، ایک لغت اس میں المحزباذ ہے۔ جو ہری کھنے ہیں کہ سے دونوں الگ الگ اسم ہیں "حاذ اور باز" دونوں اسموں سے مرکب ہو کر ایک لفظ بن گیا ہے جس کے معنی مکھی کے ہیں سے کسرہ بر مبنی ہے جو بحالت رفع نصب و جر یکسال رہتا ہے۔
ابن احمرنے کما ہے۔

تَفقا فَوْقَه الْقلَعُ السوارى وجن الخاذ باذبه جُنُوناً ترجمہ: چھاگئے اس کے اوپر چھاگلوں کے گھنگھر وجیسا کہ عکمیاں ہجوم ﴿ کے آئیں بھنجھناہٹ کے ساتھ"۔ اور جو ہری نے اپنایہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ہو سکتا ہے یہ "جن الذباب" سے ہو۔ کیونکہ جب کھی کی آواز بڑھ جاتی ہے تو "جن

ادربوہری ہے اپنی عیاں کی ہر یہ حدید سام ہیں میں ادر یہ بھی امکان ہے کہ یہ "جن النبت جنونا" ہے ہو- کیونکہ جب گھاس لمجی ہو جاتی ہے تو "جن النبت جنونا" بولتے ہیں- متنبی شاعر نے اشعار ذیل میں "خاذ باز" اس معنی یعنی "محصیوں کی بھنبھناہث" میں استعال کیا ہے۔

کلما جادت الظنون بوعد عنک جادت یداک بالانجاز ترجمہ:۔ اے ممدوح جب لوگوں کے گمان تیرے ایفاء وعدہ کے متعلق انچھ ہو جاتے ہیں تو تیرے ہاتھ اس وعدہ کو پورا کر ویتے ہیں"۔

يضع الثوب في يدى بزاز

"وہ ایبابادشاہ ہے کہ اس کے سامنے شعر پڑھنے والا ایباہے جیسے کہ کوئی شخص کپڑے کو بڑاز کے ہاتھ میں رکھ دے"۔ وَلَنَا القول وَهُوَ ادریٰ بفحوا وَاَهدٰی فیه اِلَی الاعجاز "دہم تو صرف شعر کتے ہیں 'لیکن وہ اس کا مطلب سمجھ لیتا ہے اور شعر کی گرائیوں تک پہنچ جاتا ہے"۔

ملک منشدا القريض لديه

ومن الناس من تجوز عليه شعراء كانها المحازباز "اور كھ آدمى ايسے بيں كه شاعران كے اوپر ايسے توٹے پڑتے ہيں جيساك كھياں"-

ویری انه البصیر بهذا و هوفی العمی ضائع العکاز "ان کے متعلق یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ شعر کے پر کھنے والے ہیں- طالا نکہ سمجھنا یہ چاہیے کہ بھینس کے سامنے بین بحائی حاری ہے"۔

اصمعی نے کہا کہ الخاذ باز مکھی کی آواز کی نقل ہے لیکن بعد میں مکھی کانام رکھ دیا گیااور ابن اعرابی نے ''الخاذ باز'' ایک قشم کی گھاس کو کہا ہے۔ چنانچہ ابن نصیرنے ابن اعرابی کے قول کی تائید میں یہ شعر پڑھے۔''

رعيتها اكرم عود عودا الصل والصفصل واليعضيدا

"میں نے اس کی رعایت کی جیسا کہ بهترین لکڑی کی حفاظت کی جاتی ہے جس سے عمدہ قشم کے تیر' نیزے اور دست پناہ تیار کئے جائیں"۔

والخاذباز السنم التجودا بحيث يدعوا عامر مسعودا "داور كهيال بجوم كرتى بين اور بلاتى بين عامراور مسعودناى چروابول كو"-

اور بعض نے کہا ہے کہ یہ ایک بلی ہے۔ بسرحال جو بھی ہواس کا تھم انشاء اللہ آگے آئے گا۔

ضرب الامثال اور كماوتيس المحاد بالخاد باز احصب يعن كهيان چوسن والى بين ميدانى نے كما ہے كه به المحاد باز احصب التي كلي اور سال كى خوشحالى پر دلالت كرتى ہے۔

#### خاطفظله

(ایک قتم کی چڑیا) کیت بن زیدنے ایک شعر کماہے۔

وربطة فتيان كخاطف ظله جعلت لهم منها خباء ممددا ترجمہ:۔ اور نوبوانوں كے پلكے ايسے باريك بيں جيساكہ اڑتى ہوئى چرياں بيں ' ميں نے ان سے خيمے تيار كئے بيں ' لمبے سلملے والے ''۔

#### الخبهقعي

النحبهقعی: خاءاور باء پر فقر۔ عین مقصورہ و ممرودہ دونوں پڑھاجاتا ہے۔ یہ ایسے کتے کا پچہ ہے جس نے بھیڑئے سے جفتی کی ہواور اس مادہ بھیڑئے سے یہ بچہ ہیدا ہوا ہواور بن تمیم کے ایک دیماتی کانام اس سے المنحبہقعی "تھا۔

#### الخثق

المعتق: خاء اور ثاء مثلثہ پر فتہ' ارسطاطالیس نے ''نعوت'' میں کہاہے کہ ایک بڑا پرندہ ہے ملک چین اور باتل کے شہول میں بایا جاتا ہے اور آج تک کسی نے بھی اس کو زندہ نہیں دیکھا۔

جب یہ پرندہ کمی زہر کو سو گھتاہے تو من ہوجاتاہے اور اس وقت اس کو تیزی سے پیپند آجاتاہے اور اس کے بعد اس کی حس ختم ہوجاتی ہے۔ بعض لوگوں نے کہاہے کہ موسم سرمااور موسم گرمامیں یہ پرندہ جس راستے سے گزرتاہے اس پر کافی تعداد میں زہر پڑا ہوا ہو تاہے۔ پس یہ زہر کی بو سو گھتاہے تو من ہوجاتاہے اور مردہ ہو کر گرجاتا ہے۔ پھرلوگ اس کے مردہ جسم کو اٹھا لیتے ہیں اور اس سے برتن اور چھری چاتو وغیرہ کے دستے بناتے ہیں۔ اس کی ہڈی میں بھی یہ تاثیر (مرنے کے بعد) رہتی ہے کہ اگر اس کو بھی زہر کے نزدیک لایا جائے تو اس ہڈی سے پہیند ٹیکنے لگتاہے اور اکثر لوگ شبہ ہونے پر زہر آلود کھانے کا اس سے تجربہ کرتے ہیں۔ اس پرندے کی ہڈی کا مغزتمام جان داروں کے لئے زہر قاتل ہے اور سانپ اس کی ہڈی سے ایسا بھاگتاہے کہ بھی پھراس جگہ

#### الخدرنق

(عكبوت - مكرى) المحدرنق: كرى وال وذال دونول كے ساتھ لكھا ہے-(درة الغواص)

# الخراطين

(کینچوا) النخواطین: کینچوے - کما گیا ہے کہ یہ اساریع لیتن کیچوے ہیں جن کابیان باب الف میں گزر چکا ہے مگر علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ صبح میہ ہے کہ یہ شممۃ الارض یعنی ساروغ سفید (سانپ کی چھتری ہے) جس کابیان انشاء الله باب الشین میں آئے گا۔

بعض لوگوں نے کماہے کہ یہ ایک بڑی جو نک ہے جو مرطوب مقامات میں پائی جائی ہے۔ اگر خراطین کو تیل میں بریاں (تل کر) کر کے باریک پیس لیا جائے اور پھر بواسیر پر لگایا جائے تو بہت فائدہ ہو گا۔ اگر طبی فوائد خراطین کو تیل میں ڈال کروہ برتن زیر زمین وفن کر دیا جائے اور سات دن کے بعد اس کو نکال کر خراطین اس میں

ے نکال کر پھینک دیئے جاگیں تاکہ تیل میں ان کی بو باقی نہ رہے۔ پھراس تیل کو ایک شیشی میں بند کر کے اس میں شقائق النعجان (گل لالہ) تیل کے وزن سے نصف ملا کر پھراس شیشی کو سات دن تک زمین میں دبا دیا جائے۔ پھراس تیل کو نکال کر بطور خضاب بالوں میں استعال کیاجائے تو بال بالکل سیاہ ہو جا کمیں گے اور پھر پڑھائے تک بال سفید نہ ہوں گے۔

#### الخرب

(نرسرخاب)الخرب (خائے مجمہ اور راء مهمله پر فتہ اور ہائے موحدہ) ذکر الحباری بینی نرسرخاب اس کی جمع خراب اخراب اور خربان ہتا ہے۔

اں ہے۔ ابو جعفراحمہ بن جعفر بلخی نے ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشیدنے ابو الحن کسائی اور ابو محمہ بزیدی کو مناظرہ کے اطیعہ اللہ جعنم کیا۔ چنانچہ بزیدی نے کسائی کے سامنے کسی شاعر کا میہ شعر پڑھا اور پوچھا کہ اس کے صحیح اعراب کیا ہیں۔

ما رأينا قط خربا نقر عنه البيض صقر لا يكون المهر مهرا

لا یکون العیر مهرا لا یکون المهر مهرا یه س کر کسائی بولے که دوسری بیت کے دوسرے مصرعہ میں مرمنصوب ہونا چاہیے تھا

کیوں کہ یہ کان کی خبرہ- للذا شعریں ایک قسم کا تقص آگیا۔ بزیدی نے یہ بن کر کما کہ شعرتو بالکل صح ہے اس میں کسی قسم کا نقص نہیں ہے کیونکہ لا یکون پر جو کہ دو سرے مصرے ک

یزیدی نے بیہ من کر کما کہ شعرتو بالکل مجھ ہے اس میں کسی سم کا مقل ہیں ہے لیونکہ لا یکون پر بو کہ دو سرمے سرمیت شروع میں ہے کلام ختم ہوگیا۔اس کے بعد از سرنو کلام شروع ہوا۔ بیہ کمہ کریزیدی نے اپنی ٹوپی زمین پر ماری اور فخریا کہنے لگا کہ میں

له عمان ميس كينجوول كودعمس كت بين-(ج)

الله ريت ميں پائے جانے والے سفيد كيڑے جن كاسرسرخ مو تا ہے- (ج)

ابو محمد ہوں۔ یہ سن کر کی بن خالد (وزیر ہارون) نے کہا کہ تم امیر المومنین کے حضور میں اپنی کنیت بیان کرکے شخ کی آبرو ریزی کرتے ہو۔ یہ سن کر ہارون رشید نے کہا کہ کسائی نے غلطی کی گر حسن ادب کو ملحوظ رکھا۔ میرے نزدیک یہ اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تو نے شعر کی تصویب کی گر ساتھ ساتھ ہے ادبی کا مرتکب ہوا۔ یزیدی نے عرض کیا کہ امیر المومنین کامیابی کی حلاوت نے مجھے بے خود کر دیا تھا اس لئے حفظ ادب میرے ہاتھ سے جاتا رہا۔ چنانچہ خلیف نے ناراض ہو کریزیدی کو اپند دربار سے نکلوا دیا۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے۔

ا۔ ہم نے تبھی نرسرخاب ایسانہیں دیکھا کہ اس کے انڈول میں مقر (شکرا) ٹھونگ مار تا ہو یعنی ہم نے سرخاب کے انڈے سے مقر (شکرا) کابچہ نکاتا ہوا نہیں دیکھا۔

1. گدھا پچھرانیں ہوسکا' پھر کہ تاہوں کہ نہیں ہوسکا' پچھرائی ہے' یعنی گوڑے کائی پچہ ہوتا ہے گدھے کا نہیں۔
ایک مرتبہ خلیفہ ہاردن رشید کی مجلس میں امام محر بن حن حنی اور کسائی امام نحو کا ساتھ ہوا۔ کسائی کئے گئے کہ کون ایسا ہے جو جملہ علوم کے اندر مہارت رکھتا ہو۔ اس پر امام محر نے کسائی سے بوچھا کہ اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ سمو کرنا بھول جائے تو کیاوہ اس کو دو سری بار (دو سری نماز میں) ادا کر سکتا ہے۔ کسائی نے جواب دیا کہ نہیں۔ امام محر بن حسن نے بوچھا کہ کیوں؟ کسائی نے جواب دیا کہ علماء نحو کا قول ہے کہ اسم تصغیر کی دوبارہ تصغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد امام صاحب نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی شخص عتق دیا کہ علماء نحو کا قول ہے کہ اسم تصغیر کی دوبارہ تصغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد امام صاحب نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی شخص عتق (آزادی غلام) کو ملک پر معلق کر دے تو اس کا کیا تھم ہے؟ کسائی نے کما کہ صحیح نہیں ہے اور وجہ پوچھے جانے پر جواب دیا کہ سیل (آزادی غلام) کو ملک پر معلق کر دے تو اس کا کیا تھم ہے؟ کسائی نے کما کہ صحیح نہیں ہے اور وجہ پوچھے جانے پر جواب دیا کہ سیل (سیلاب) مطر(بارش) سے پہلے نہیں آسکا۔ یعنی پانی کا بماؤ اسی وقت ہو گاجب بارش برسے گی اس سے پہلے نہیں ہے۔

کسائی نے علم نحو کبر سی میں حاصل کیا اور اس کا محرک یہ واقعہ ہوا کہ ایک دن کسائی پدل چلتے چلتے تھک کر بیٹھ گئے اور کئے گئے کہ میں تھک گیا اور عربی میں یہ الفاظ استعال کئے۔ "قد عیبت" اس پر کسی سننے والے نے یہ کلام س کر اعتراض کیا اور کہا کہ آپ غلط زبان ہولتے ہیں۔ کسائی نے بوچھا کہ کیوں کیا غلطی ہے؟ معترض نے جواب دیا کہ اگر اس سے تمہار امطلب اظہار تھکان تھا تو تم کو کہنا چاہیے تھے "اعیبت" اور اگر انقطاع حیلہ کا اظہار مطلوب تھا تو عیبت کہنا مناسب تھا۔ معترض کی زبان سے یہ س کر کسائی شرمندہ ہوئے اور پھر آپ علم نحو کی تحصیل میں مشغول ہو گئے اور یمال تک پڑھے کہ اس میں ماہر کامل ہو گئے اور اپنے زمان غیر علم نحو کے امام کمائی امین ومامون فرزندان

رشید کے اتالیق تھے اور خلیفہ رشید اور ان کے دونوں لڑکول کے نزدیک آپ کا بڑا مرتبہ تھا۔ امام محریّ بن حسن حنی اور امام کسائی کی ایک ہی دن ۱۸۹ھ میں وفات ہوئی اور ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔ خلیفہ ہارون رشید نے مدفن پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ آج اس جگہ علم اور ادب دفن ہو گئے۔

ضرب الامثال اور كهاو تيس المسال "ماد أيناصقوا يوصده حوب" يعنى بم نے كى شكرے كو نهيں ديكھاكہ اس كى گھات ميں كوئى سرخاب بيشا ہو- اہل عرب اس مثال كو اس وقت استعال كرتے ہيں جبكہ كى شريف آدمى پر كوئى

اے یہ دونوں سوالات و فیات الاعمان میں بھی بیان کئے گئے ہیں گر فرق ہے ہے کہ ابن خلکان کے مطابق دو سرا سوال طلاق سے متعلق تھا جبکہ مصنف نے اسے عماق (غلام آزاد کرنا) متعلق فرکیا ہے۔(ج)

کمینه آدمی غالب آجائے۔

# الخرشة

(مکھی)الحوشة جو ہری نے کماہے کہ اس سے مندرجہ ذیل اشخاص کے نام رکھے گئے ہیں:۔

() ساک بن خرشته الاحباری اور اسی طرح آب کی والدہ کانام اس مکھی کے نام پر خرشة رکھا گیااور (۲) اس سے ابو خراشة السلمی

جن کانام عباس بن مرداس کے اس شعریس ند کورہے-

ابا خواشة اما انت ذانفر فان قومی لم تاکلهم الصبع ترجمه: اے ابو خراشه کیاتو قابل نفرت نمیں ہے بالتحقیق میری قوم الی ہے که اس کو قبط سالی نمیں ستاتی "۔

اور ای سے خرشتہ بن حرفزاری کوفی کا نام ہے جن کی وفات سم کے جمل ہوئی اور یہ میتم تھے ان کی پرورش حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔

#### الخرشقلا

(بلطی مچھلی)المخوشقلا: بلطی <sup>سه م</sup>چھلی- حدیث میں ہے:۔

"کر اگر بلطی مجھی نہ ہوتی توجنت کے ہے دریائے نیل کے پانی میں پائے جاتے"۔

#### الخرشنة

(الحوشنة) كورت برداايك برنده جس كابيان باب الكاف مي آئ گا-انشاء الله-

#### النحؤق

(ایک قتم کی چڑیا)الخوق: خاء اور رائے مہملہ پر ضمہ ہے اور آخر میں قاف ہے۔ جاحظ نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے۔

# ٱلۡجِرۡنَقُ

(ولدالارنب- فرگوش کابچہ)المخونق: فائے مجمہ پر کمرہ 'احونق ایک شاعر کانام بھی تھاجو کہ تابعین کے زمانہ میں تھااورای سے "ارض مخرنقة "(زیادہ فرگوش والی زمین) یعنی جس جگہ زیادہ تعداد میں فرگوش رہتے ہوں 'اہل عرب بولتے ہیں۔ "الین من فرنق" (وہ فرگوش سے زیادہ فرم ہے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زرہ کانام (بوجہ اس کی طائیت کے) فرنق تھا۔ کیونکہ عرب میں وستور تھا کہ جب دہ کمی چیز کی طائیت کو بیان کرناچاہے تو فرنق سے تشبیہ دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسری زرہ تھی جس کو بوجہ چھوٹی (کو تاہی) ہونے کے بمتیرا کتے تھے اور ایک تیسری زرہ اور تھی جس کو "ذات الفضول" کتے تھے۔

ل بلخي مچيلي: (Chromis (Labras) Niloticus) (ح)

کیونکہ یہ طول (لمبائی) میں دوسری زرہوں سے بردی تھی۔ اس زرہ کو حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے جنگ بدر کے موقع پر آپ کی خدمت میں پیش کیا تھا اور یمی وہ زرہ تھی جس کو بوقت ِ وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے پاس رہن رکھا تھا اور حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو چھڑایا تھا۔ ان کے علاوہ چار زرہیں اور تھیں جس میں چوتھی زرہ کانام ذات الوشاح' پانچویں کانام ذات الحواثی اور چھٹی کانام فضہ اور ساتویں کانام سغدیہ تھا۔

حافظ درمیاطی کا قول ہے کہ سغدید حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ تھی جس کو پہن کر آپ نے جالوت کو قتل کیا تھا اور یہ زرہ آپ سے مطافظ درمیاطی کا قول ہے کہ سغدید حضرت داؤد علیہ السلام کا قاعدہ تھا کہ آپ صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کی روٹی کھاتے تھے اور اللہ تعالی کے اس قول "وَ عَلَّمَهُ مِشَّا يَشَاءَ" (اور سکھا دیا اس کو جو کچھ چاہا) کی تفییر میں کلبی وغیرہ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد زرہوں وغیرہ کا بنانا ہے جو آپ ساتھ کے اس اللہ والبہائم یعنی پر ندوں اور دیگر

جانوروں کی بولی کا سمجھنا کیا ہے اور بعض مفسرین نے کہاہے کہ اس سے خوش الحانی (اچھی آواز) مرادہے۔ کیونکہ حق تعالی نے آپ جیسی آواز (خوش الحانی) کسی کو عطانسیں فرمائی تھی۔ اس لئے جب آپ زبور پڑھتے تو جنگلی جانور آپ کے اس قدر قریب آجاتے کہ آپ ان کی گرونیں پکڑ لیتے تھے اور پرندے آکر آپ پر پروں کا سامہ کر لیتے تھے اور بہتا ہوا پانی اور چلتی ہوئی ہوا کیں آپ کی آواز

ىن كررك جاتى تھيں-

ضحاک ؓ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو ایک زنجیرعطا فرمائی تھی جو آمدور فت کے راستہ پر لکلی ہوئی تھی اور اس کا ایک سرا آپ کے عبادت خانہ سے لگا ہوا تھا۔ اس زنجیر ہیں لوہ کی قوت رکھی گئی اور اس کا رنگ آگ کے رنگ کی طرح تھا۔ اس کے علقے گول اور ہردو حلقوں کے درمیان میں جواہرات بڑے ہوئے تھے اور ان کے اردگر د موتیوں کی لڑیاں لکلی ہوئی تھیں۔ ہوا میں جو بھی حرکت پیدا ہوتی زنجیراس سے جھنجھنانے لگتی اور اس سے آپ کو ہر ایک حادث کا علم ہو جا تا۔ جو کوئی آفت رسیدہ یا مریض اس زنجیرکو چھولیتا تو فوراً اچھا ہو جا تا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی دفات کے بعد ایک اس ان نجیرکے ذریعہ اللہ تعالی سے داد خواہی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب بھی کسی دو سرے پر ظلم و زیادتی کر تا یا کوئی کسی کا حق مار لیتا تو مدی اس زنجیرکو آکر کیڑ لیتا۔ اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہو تا تو زنجیراس کے ہاتھ میں آجاتی اور اگر جھوٹا ہو تا تو ہاتھ میں نہ تی اس انکے قبی کی اس انکے قبی گو ہرامانت رکھا۔ پھر پچھ گئی ذرائع سے یہ روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک زمیندارنے کسی شخص کے پاس ایک قبیتی گو ہرامانت رکھا۔ پھر پچھ مختف نے پاس ایک قبیتی گو ہرامانت رکھا۔ پھر پچھ مختف نے پاس ایک قبیتی گو ہرامانت رکھا۔ پھر پچھ

عرصہ بعد زمیندار نے اپنی امانت واپس طلب کی مگرامانت دار منکر ہو گیااور کسنے لگا کہ میرے پاس تم نے کوئی امانت نہیں رکھی اور اپنی خیانت چھپانے کے لئے یہ ترکیب کی کہ ایک لاٹھی لے کر اس میں سوراخ کرکے گو ہر کا دانہ اس کے اندر رکھ دیا۔ پھروہ دونوں زنجیر کے بات ہوں کے اندر رکھ دیا۔ پھروہ دونوں زنجیر کے بات میں آگئ۔ پھراس میں آگئی۔ پھراس مدعاعلیہ (امانت رکھنے والے) سے کما کہ اب تم پکڑو تو اس نے جواب دیا کہ اچھالو میری بید لاٹھی پکڑلو تاکہ میں زنجیر پکڑسکوں۔

مرہ سید (اس کی لاٹھی پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نے قتم کھا کر بیان کیا کہ وہ امانت میرے پاس نہیں ہے بلکہ خود اس کے مالک (زمیند ار) کے پاس ہی ہے اور یہ کہہ کر اس نے اپنے ہاتھ زنجیر کی طرف بڑھائے تو زنجیراس کے ہاتھ میں آگئی اور چو نکہ وہ اس وقت اپنے قول میں سچاتھا کیو نکہ وہ گوہراس وقت لاٹھی کے اندر تھا اور وہ لاٹھی اس دھوکے بازنے زمیندار کو پکڑا دی تھی اس لئے زنجیراس کے ہاتھ میں آگئی۔ مگرجولوگ زمیندار کی سچائی سے واقف تھے اس وقت وہاں موجود تھے اور ان کے دلول میں زنجیر کی طرف سے شک پیدا ہو گیااور وہ اس سے بداعتقاد ہونے لگے۔ چنانچہ جب لوگ اگلی صبح سو کر اٹھے تو دیکھا کہ زنجیرغائب

ہے۔اس طرح بنی امرائیل کے مکرد فریب کے باعث اللہ تعالیٰ نے اس کو آسمان پر اٹھالیا۔ شنگ سیکل میں اللہ میں اللہ میں قبل میں نہ ہے جھزیں اندیکا والیام میں سیال تک تکومیت کی اور چھٹریت

داؤد علیہ اسلام نے علاوہ سی بی بادساہ پر بی اسرا میں میں مہوے ہیں سی بین، سر میں بھی میں ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بادشاہت اور نبوت دونوں عطا فرمائی تھیں جو کہ اس سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھی۔ کیونکہ آپ سے پہلے میہ قاعدہ تھا کہ ایک خاندان میں نبوت اور دوسرے خاندان میں بادشاہت ہوتی تھی۔ حضرت داؤو علیہ السلام کی عمر شریف سوسال کی

۔ ہوئی۔

ہوئی۔ حافظ دمیاطی کتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو زرہیں بنی قینقاع کے مال غنیمت سے حاصل ہوئی تھیں اور ان دو زرہوں کو ملاکر آپ کی زرہوں کی تعداد نو ہو گئی تھی اور آپ نے بتنگ احد میں فضہ اور ذات الفضول اور جنگ حنین میں ذات الفضول اور سغدیہ زرہیں پئی تھیں۔واللہ اعلم رویں

# الخُدارية

(عقاب) المحدادية .. خاكے ضمہ كے ساتھ-عقاب كانام ہے اور سياہ رنگ كى وجہ سے بيہ نام ركھا گيا ہے كيونكہ خُداريہ كے اصل معنى سياى كے ہيں۔ چنانچہ كہتے ہيں "بعيو حدادى" يعنى سياہ اونٹ اور اسى طرح كہتے ہيں لون حدادى- ميدانى نے اپنى كتاب مجمع الامثال كے خطبہ ميں لفظ "خدارى" سياى كے معنى ميں استعال كيا ہے- لكھتے ہيں:-

"بہترین آدمی بھی اپنی جدوجہد کو ترک نہیں کرتے ای لئے ان کے زندہ کارنامے فٹانہیں ہوتے یہاں تک کہ زمانہ خود ہی فٹا ہو جائے۔ میں اس کتاب کے قاری سے معذرت طلب ہوں کہ اگر کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تیا میری کسی تعبیر سے کسی کو انفاق نہ ہو کیونکہ ہم سب اپنی ان کیفیات کا انگار کرتے ہیں جو نفس پر طاری ہوتی ہیں حالانکہ زمانہ ان کے سیابی کے درمیان حائل ہو گیا اور پر ندے اپنے آشیانوں سے اڑ گئے 'شاب جاتا رہا اور ضعف کا پنجہ قوی پر غالب آگیا اور صحوائے محبت میں تفریح بازی کا دور ختم ہو گیا۔ چنانچہ ایک شاعرے اشعار ہیں "

وهت عزماتک عند المشیب وها کان من حقها ان تهی ترجمہ:۔اے محبوبہ تیرے ارادول نے بڑھاپے میں مجھے کمزور کر دیا حالا نکہ سے دوران ہاتول کا نہیں تھا"۔

وان ذکرت شہوات النفوس فما تشتھی غیر ان تشتھی "آگر اس زمانہ کو یاد کیا جائے جبکہ ہماری محبتیں ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہو کمیں تو لا حاصل ہے کیو نکہ تو نہ وہ ہے جو پہلے تھی اور نہ میں وہ ہوں جو ماضی میں تھا"۔

کھائے گا۔واللہ اعلم۔

#### الخروف

(حمل- بکری کابچہ)المحروف: اصمعی نے کہا ہے کہ بھیڑیا گھو ڑی کابچہ جب چھ مہینہ کاہو جاتا ہے تو عربی میں اس کو خروف زید

ابن ابیعد نے مویٰ بن وردان سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے بید روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک بھیڑنی علیہ السلام کے پاس سے گزری تو آپ نے فرمایا کہ "بہ وہ ہے جس میں برکت دی گئی"۔ ابو حاتم نے کہا ہے کہ بیہ حدیث موضوع ہے۔

ضرب الامثال اور كماوتيں الل عرب كتے ہيں "كَالْحَرُوفِ يَتَقَلَّبُ عَلَى الْصُوْفِ" فروف لوٹ بوٹ ہوتا ہے اون پر "به مثال (اس مخص كے لئے استعال كرتے ہيں۔ جس نے كسى كى ذمه وارى لے ركى ہو۔

خروف کی خواب میں تعبیر اور اللہ الگر کسی مخص کی ہوی حالمہ ہواوروہ خواب میں دیکھا کہ کسی نے اس کو بحری کا بچہ بہہ کیا ہے۔ یا دیا ہے تو وہ شخص فرزندصالح کی پیدائش کی توقع رکھے۔ خواب میں حیوانوں کے چھوٹے بچوں کو دیکھا تظرات کی علامت ہے۔ یا دیا ہے تو وہ شخص فرزندصالح کی پیدائش کی توقع رکھے۔ خواب میں حیوانوں کے چھوٹے بچوں کو دیکھا تظرات کی علامت ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچوں کی پرورش میں بردی کلفتیں اٹھانی پڑتی ہیں اور یہ تعبیراس وقت تک ہے جب تک کہ وہ جوان نہ ہو جا میں اور اگر کوئی آدمی کسی امر (کام) کے لئے کوشاں ہے اور اس نے خواب میں خروف کو دیکھاتو یہ اس کے لئے خیر کی دلیل ہے کیونکہ بحری کے بچے انسان سے جلد مانوس ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص بلا ضرورت خواب میں بحری کا بچہ ذرج کرے تو اس کی تعبیر خواب و کیھنے والے کے لڑے کی موت ہے اور خواب میں موٹا بھنا ہوا بچہ کو دیکھنا بال کثیر کی طرف اشارہ ہے جبکہ لاغر بچہ کو دیکھنا بال تعلیل کی فیصن نے خواب میں بھنے ہوئے خروف کا بچھ حصہ کھایا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص اپنے لڑے کی کمائی نشان دی ہے اور جس شخص نے خواب میں بھنے ہوئے خروف کا بچھ حصہ کھایا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص اپنے لڑے کی کمائی

# ٱلْخُزَزُ

(نرخر کوش)المخوز (فائے مجمد برضمہ اور پہلی زیر فقہ)اس کی جع خزان آتی ہے جیے کہ صرد کی جع صردان آتی ہے۔

#### الخشاش

(کیڑے مکوڑے) المحشان : (خائے مجمد پر فتہ ہے) قاضی عیاض نے خاپر تینوں اعراب نقل کے ہیں اور ابو علی فارسی نے خا پر ضمہ کہا ہے جبکہ زبیدی نے خاپر فتہ کہا ہے۔ جبکہ زبیدی نے خاپر ضمہ کو فخش غلطی میں شار کیا ہے لیکن صبح بات یہ ہے کہ خاء پر فتہ ہی ہے اور مشہور و معروف بھی بھی قول ہے۔ خشاش کا واحد خشاشۃ آتا ہے۔

لفظ خشاش کے معانی میں کافی اختلاف ہے کیونکہ اس کے بارے میں کئی اقوال ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

ا۔ خشاش: ہوام و حشرات الارض یعنی زمین کے کیڑے کوڑے۔

ا۔ خشائش: وہ کیڑا جس کے بدن پر سفید وسیاہ نقطے ہوتے ہیں اور یہ سانپوں کے ساتھ ان کے بلول میں رہتا ہے۔

نَزُوْرُ

سر۔ خشان ، سے مراد بعض نے "اَلقُعبَانُ الْعَظِيْم" يعنى برا سانب بھى ليا ہے اور بعض نے ارقم كى ايك قتم بنايا ہے جس كو چت كورياسانب بھى كتے ہيں اور بعض نے خشاش سے مراد ايك چھوٹے سركاسانپ ليا ہے۔

مدیث میں خشاش کا تذکرہ:۔ حدیث صحیح میں ہے:

محدیت میں میں میں مورون معدیت میں ہے ؟ ''ایک عورت اس وجہ سے جنم میں داخل کی جائے گی کہ اس نے ایک بلی کو ہاندھ لیا تھااور نہ تو خود اس کو پچھ کھانے ۔ اس اس میں میں کچھ مورت کی نہ خشاش ملائے شریع سے مانا میں میں تھیں''

کے لئے دیا اور نہ ہی اس کو چھوڑا تاکہ وہ خشاش الارض سے اپنا بیث بھرتی"۔ (اس صدیث میں خشاش الارض سے مراد ہوام اور حشرات الارض ہیں)

حسن بن عبداللہ بن سعد عسکری نے کتاب التحریف والتصحیف میں خثاش کے بارے میں لکھا ہے کہ خشاش خاء کے فتحہ کے ساتھ ہر چیز کے چھوٹے حصہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً پرندوں میں مردار خور پرندہ یا وہ پرندے جن کاشکار نہیں کیاجا تاخشاش کہلاتے ہیں اور

اى معنى كى تائديس انهول نے يہ شعر لكھا ہے ۔ خَشَاشُ الْاَرْضِ اكْثَرَهَا افْرَاخًا وامْ الصَّقرِ مُقُلاَةً

ترجمہ:۔ ختاش الارض بہت بچے دیتے ہیں مگرام صقر (چرخ) تیز نگاہ والی اور کم اولاد والی ہوتی ہے۔ ابن الی الدنیانے اپنی کتاب مکا کد الشیطان میں حضرت ابو درداء ؓ سے ایک حدیث روایت کی ہے:۔

ابن الی الدنیائے اپنی کماب مکا کہ الشیطان میں مطرت ابو درداء سے ایک حدیث روایت کی ہے:۔

دنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرایا۔ کہ اللہ تعالی نے جن کو تمین قسموں میں پیدا فرمایا ہے 'ایک تو سانپ' بچھو اور
کیڑے مکو ژوں کی شکل میں' دو سری قسم بالکل ہوائی ہے جو ہوا میں اڑتے رہتے ہیں اور تمیسری قسم وہ ہے جن پر حساب و
کتاب اور عذاب و ثواب ہو گا۔ اور اللہ تعالی نے انسانوں کی بھی تمین قسمیں رکھی ہیں ایک وہ جو بالکل جانو رول کی طرح
ہیں ان کے دل ہیں مگروہ سمجھتے نہیں' ان کی آئیس ہیں مگروہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگروہ ان سے سنتے
میں۔ دو سری قسم وہ ہے جن کے جسم تو آدمیوں جیسے ہیں مگران کی روصیں شیاطین کی روحوں جیسی ہیں اور تمیسری قسم
فرشتوں کر بادئے ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو قامت کے دن اللہ تعالی کے خصوصی سانے میں ہوں گے جس دن کہ اس

فرشتوں کے مانند ہے اور بیہ وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے خصوصی سائے میں ہوں گے جس دن کہ اس کے سائے کے سواکوئی اور سامیہ نہ ہوگا''-

وہب بن الورد نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ الجیس صورت بدل کر حضرت کی بن ذکریا علیجا السلام کے سامنے آیا اور کہنے
الگاکہ میں آپ کو کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا کہ مجھے تمہاری نصیحت کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ بناؤ کہ بن آدم کے
بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ الجیس نے جواب دیا کہ جمارے یہاں بنی آدم نین قسموں میں ہے (یعنی ہم نے بنی آدم کو تین ورجوں
میں تقسیم کر رکھاہے) پہلی قسم میں وہ لوگ ہیں جو جمارے لئے بہت سخت ہیں۔ کیونکہ ہم ان کے پاس جاتے ہیں اور کافی محنت کرنے
میں تقسیم کر رکھاہے) پہلی قسم میں وہ لوگ ہیں جو جمارے لئے بہت سخت ہیں۔ کیونکہ ہم ان کے پاس جاتے ہیں اور کافی محنت کرنے
کے بعد اس کو بہلا پھلا کر اپنے قابو میں کر لیتے ہیں اور اس کو دین کے راستہ سے روک ویتے ہیں۔ گریم (قسم) فوراً گھرا کر توجہ و
استعفار کر لیتے ہیں اور ان کی اس توجہ و استعفار سے ہماری ساری محنت رائیگاں ہو جاتی ہے۔ پھر ہم دوبارہ جاکر اس کو بہکانے اور ابنا
ہم خیال بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ گر پھروہ توجہ و استعفار کی پناہ لے لیتا ہے۔ غرضیکہ ایسا محنص ہمارے جال میں نہیں آئا۔

اله اس كيرك كو بامني كتے بين ١٢- مترجم

اس لئے ہم اس سے اپنی کوئی حاجت روائی نہیں کر سکتے۔ تا آنکہ اس قتم سے ہم بہت مشقت میں پڑ جاتے ہیں اور بی آدم کی دوسری قتم میں وہ لوگ ہیں جو آسانی ہے ہمارے قابو میں آجاتے ہیں اور وہ ہمارے ہاتھوں میں اس طرح رہتے ہیں جیسے بچول کے ہاتھوں میں گیند کہ جس طرف کو جاہا او مکا دیا۔ اس فتم کے ذریعے ماری محنت ٹھکانے لگ جاتی ہے اور تیسری فتم میں آپ جیسے معصوم لوگ ہیں جن پر ہمارا کوئی قابو نہیں چاتا۔

#### الخشاف

(حِيكاورُ) المحشاف. حِيكاد رُكوكت بي- تفصيلي بيان لفظ "خفاش" كي تحت آئ كا-انشاء الله!

#### الخشرم

(بھڑوں کی جماعت) المنحشر من بھڑوں کو کہتے ہیں گراس کااس لفظ سے کوئی واحد نہیں آیا۔

#### الخشف

(ہرن کا نوزائیدہ بچہ یا سز کلھی)المحشف: خاپر کسواور شین مجمہ کے سکون کے ساتھ 'اس کے معنی ہرن کے بچہ کے یا اس کے نوزائیدہ بچہ کے ہیں اور خاوشین مجمہ پر ضمہ کے ساتھ اس کے معنی مبز مکھی ہیں- اس کی جمع حشفةً ہے-

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک واقعہ میں خشف کا تذکرہ ابن سیدہ نے کہاہے کہ جریر نے لیٹ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حفرت عیسی علیه السلام کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ! میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ بھٹر ہے۔ چنانچہ ایک دن آپ اپنے اس منتی کو ساتھ لے کر باہر نکلے اور جب ایک ضرکے کنارے پر پنچے تو دونوں نے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا- ناشتہ دان میں صرف تین روٹیال تھیں۔ دو(۲) تو انہوں نے کھالیں اور ایک چی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھ کر نہرپر تشریف لے گئے اور پانی پی کرواپس تشریف لائے آگر دیکھاتو ناشتہ میں سے بچی ہوئی روٹی غائب پائی۔ آپ نے اپنے رفیق سے دریافت فرمایا کہ وہ تیسری روٹی کمال گئی تواس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا چلئے۔ راستہ میں ان کو ایک ہرنی ملی اس کے ساتھ اس کے وو بچے بھی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہرنی کے وہ بچوں میں سے ایک کو اپنے پاس بلالیا اور اس کو ذرج کرکے پکایا اور پھردونوں نے مل کر کھایا-جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا تم باذن اللہ کے تھم سے کھڑا ہو جا) چنانچہ وہ بچہ زندہ ہو کر کو د تا ہوا دوڑ کر اپنی مال کے پاس پہنچ گیا۔ پھر آپ نے اپنے اس رفیق سے فرمایا کہ میں تھھ کو اس ذات پاک کی جس نے تجھ کو یہ معجزہ دکھلایا قتم دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ تیسری روٹی کمال گئی مگراس نے پھروہی جواب دیا کہ مجھ کو معلوم نہیں۔ اس کے بعید دونوں آگے بڑھے اور ایک میدان میں پہنچ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہاں سے ریت اور مٹی اٹھاکر فرمایا '' بحکم خدا سونا ہو جا'' چنانچہ وہ ریت اور مٹی سونا بن گئے۔ آپ نے اس سونے کے تین حصہ کئے اور فرمایا کہ ایک حصہ میراایک تمهارااور ایک اس مخص کاجس نے تیسری روٹی کھائی تھی۔

یہ من کروہ مخص بولا کہ یا روح اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی کھائی تھی۔ چنانچہ اپنے رفتی سے تیسری روٹی کا اعتراف کرانے کے بعد آپ نے فرہایا کہ بیہ سب سونا میں نے تھے کو ہی دیا اور بیہ کمہ کر آپ وہاں سے چل دیئے۔ وہ مخص شاہیفا ہوا اس مال کی حقاقت کر تا رہا۔ کچھ در کے بعد دو مخص وہاں آئے اور سونا دیکے کر انہوں نے اس کو مار نے اور سونا لینے کا قصد کیا۔ اس مخص نے کہا کہ بھی مارو نہیں بلکہ بیہ کرو کہ اس سونے کو تین حصوں میں تقتیم کر لو۔ ایک ایک حصہ تم دونوں کا اور ایک حصہ میرا ہوجائے گا۔ چنانچہ اس تقتیم پر وہ دونوں راضی ہو گئے۔ اب رفیق حضرت عینی علیہ السلام نے کہا کہ ایساکروکہ فی الحال تم دونوں میں سے کوئی چنانچہ اس تقتیم کی جاسکے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شہر کی القیہ شہر کی گئے۔ اس تقتیم کی جاسکے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شہر کی طرف کھانالانے کے لئے چلاگیا۔ لیکن راستہ میں اس کھانالانے والے مخص نے سوچا کہ اگر میں کھانے میں زہر ملا دوں تو بیہ سب سونا میں مشورہ کر چکانچہ اس نے کھانے میں زہر ملادیا اور کھانا ہے کر ان کے پاس پہنچا۔ لیکن یہ دونوں مخض اس کے آنے سے پہلے میں تقیم کر لیں۔ چنانچہ جسے تی بہلے تیں ہو میں مشورہ کر چکانے ورنوں نے مل کر اس کو مار ڈالا جائے تاکہ بیہ سونا ہم آئیں میں تقتیم کر لیں۔ چنانچہ جی ک ہو تیں کھانا نے کر بہنچا تو دونوں نے اگر اس کھانا نے ہم آئو اور مال جول کا تیں میں مقانا نے کر بہنچا تو دونوں نے المام کا پھراس جگہ سے گزر ہوا۔ جب آپ نے یہ منظرد یکھا تو اپنے حوار مین سے مخاطب ہو کر اوں کھانا وہ کہا تھوں کے المام کا پھراس جگہراس جگہر سے گزر ہوا۔ جب آپ نے یہ منظرد یکھا تو اپنے حوار مین سے مخاطب ہو کر

# فرمایا که به دنیا ہے اور دنیا داروں کے ساتھ به ایسائی معالمہ کرتی ہے۔ لندائم اس سے بچو۔ اکن کے صاد کی

(اخیل) المحضادی ۔ ایک فتم کاپرندہ جس کارنگ سنری مائل زرد ہوتا ہے اور اس کو اخیل بھی کہتے ہیں۔ اس کابیان باب الالف میں گزرچکا۔

## الخضرم

(گوه کابچه)

## الخضيرا

الخضيراء له: الل عرب كے نزديك ايك مشهور يرنده-

## الخطاف

(ابابیل)الحطاف عله: - (بضم الخاء المعجمته) اس کی جمع خطاطیف ہے۔ اس کو زوار الصند بھی کہتے ہیں- یہ ایک ایسا پرندہ ہے جو

له مقط میں الخفیر ا (Merops Miycatensis) کو کہتے ہیں۔ (ج)

مع الخطاف: مصرص (Hirundo Eicourii) مغربي فلسطين ميل (H-EUSTICA) اور Heufula كت بين-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تمام جگہوں کو چھوڑ کر دور درازے انسانی آبادی کی طرف آتا ہے کیونکہ یہ انسانوں کے قریب رہنا پیند کرتا ہے اور ایسے اونچے مقامات پر اپنا گھونسلہ بناتا ہے کہ جمال کوئی آسانی سے پہنچ نہ سکے۔ لوگوں میں یہ عصفور الجنتہ (جنت کی چڑیا) کے نام سے بھی مشہور ہے اور یہ اس وجہ سے کہ یہ تمام چیزوں سے جو انسانی غذا میں شامل ہیں بالکل بے رغبت ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس کی غذا صرف کھیاں اور مچھر ہوتے ہیں یعنی یہ انسانی غذا بالکل نہیں کھاتی سوائے کھیوں اور مچھروں کے 'اس دجہ سے یہ انسانوں کی نگاہ میں محبوب ہے۔ ایک حدیث جس کو ابن ماجہ وغیرو نے حضرت سل بن سعد الساعدی سے روایت کیا ہے:۔

"ایک مخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کما کہ آپ مجھے ایسا عمل بتلائے جس کے کرنے سے اللہ تعالی اور اس کے بندے مجھ سے محبت کرنے گاور جولوگوں کے بندے مجھ سے محبت کرنے گاور جولوگوں کے بندے میں کے چیزیں)اس سے بھی موڑلو تولوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے "۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ دنیا ہے بے رغبت ہو جانا اللہ تعالی کی محبت کا سبب اس لئے ہے کیونکہ اللہ تعالی اپنے فرمانیروار بندہ ہے محبت اور نافرمان سے ناراض رہتے ہیں اور اللہ تعالی کی اطاعت دنیا کی محبت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ اور لوگوں کے قبضہ کی چیزوں سے منہ موڑ لینے سے ان کی محبت کا سبب بن جانا اس وجہ سے ہے کہ دنیا دار لوگ اپنی دنیوی مرغوبات میں اس طرح منہمک رہتے ہیں جیسا کہ کتا مروار کھانے میں۔ لنذا اگر کوئی مخص ان سے اس معاملہ میں مزاحمت کرتا ہے تو وہ اس کے دسمن ہو جاتے ہیں اور اگر وہ ان کی باتوں سے منہ موڑ لے گااور ان سے کنارہ کش ہو جائے گاتو وہ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔ امام شافعی علیہ الرحمة دنیا اور دنیا واروں کی فرمت میں فرماتے ہیں:۔

وَمَا هِيَ إِلاَّ جِيْفَةٌ مُسْتَجِيْلَةٌ عَلَيْهَا كِلاَبٌ همهن اجتذابها ترجمہ: دنیاسوائے ایک مردار کے جس کو کہ دنیانے طال سمجھ رکھاہے اور پچھ نہیں اور دنیا دار مثل کوّل کے ہیں جو مردار کو کھانے کے لئے لیے بڑے ہیں"۔

فَإِن تَجْتَنِبُهَا سُلَّماً لِأَهْلِهَا وَإِنْ تَجَدَّ بِهَا نَازَ عَتَ كَ كِلاَبُهَا أَرُ تَوَاسَ مُو كَمَانَ كَارَاده أَرُ تَوَاسَ مُو كَمَانَ كَارَاده كَرْ عَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ مَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَيْ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلْمُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَاللهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلْمُ عَلَا عَ

اور خطاف کی تعریف میں کسی نے بہت ہی اچھے اشعار کیے ہیں۔

کُنْ زَاهِدًا فِيما حوته يدالورى تَضحى الٰى كل الانام حَبِيبًا ترجمه: الل دناجو كمات بين اور جمع كرت بين تم ان ك اس مال كي طرف نظرا شاكر بهى نه ديكهو أكر تم نه يه طرز ا پناليا تو پهرسب تم سے مَبت كريں گے "-

اوما تریٰ المحطاف حوم زادھم اَضحٰی مقیم فی البیوت رَبیبًا کیاتم نمیں دیکھتے کہ ابائیل نے اپنے لئے سب کارزق حرام کر رکھاہے اور یکی وجہ ہے کہ وہ لوگوں کے گھرول میں رہتی ہے مگر کوئی بھی اس سے چھیڑچھاڑ نمیں کر تا''۔

اس پرندے کو رہیب بھی کہتے ہیں (رہیب یعنی سوتیلا الرکا) کیونک یہ آباد شدہ مکانات سے انس کرتا ہے- ویران جگہول کو پیند

نہیں کر تااور لوگوں کے قریب رہتا ہے۔ ابائیل کے اندر ایک عجیب بات سے ہے کہ اگر اس کی آنکھ نکل جاتی ہے تو دوبارہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ نیز کسی نے اس کو کسی ایسی چیز پر ٹھسرا ہوا نہیں دیکھا جس کو وہ ہیشہ کھا تا ہو اور نہ کسی نے اسے اپنی مادہ سے جفتی کرتے وی کھا۔

ابائیل کی جیرت انگیز ذبانت ہے۔ اس لئے ابائیل جب بچے نکالتی ہے تو اپنے گھونسلے میں اجوائن کے بودے کی لکڑیاں لاکر

آرکہ دیتی ہے۔ ان لکڑیوں کی خوشبو سے چھادڑ گھونسلہ کے قریب بھی نہیں آتی اور اس کے بیچے چھاد ڈوں سے محفوظ رہتے ہیں۔
اباتیل پرانے گھونسلوں میں تب تک بیچے نہیں نکالتی جب تک کہ نئی مٹی سے گھونسلہ کولیپ نہ لے اور یہ ابنا گھونسلہ بجیب وغریب طریقہ سے بناتی ہے۔ پہلے یہ مٹی میں شکے طالیتی ہے اور آگر شکے ملی ہوئی مٹی اس کو کہیں سے دستیاب نہ ہو تو یہ پانی میں غوطہ مار کر زمین پر لوٹ لگاتی ہے اور جب اس کے جسم اور بازوؤں میں مٹی خوب گھس جاتی ہے تو یہ گھونسلہ میں آکر اپنے پروں کو جھا از کر پچھ پروں کو بھا از کر پچھ کروں کو بھی مٹی کے اور جب اس پروں والی مٹی سے گھونسلہ کو بناتی ہے یہنی شکوں کی جگہ پروں کو مٹی میں ملاکر اس مٹی سے گھونسلہ بناتی ہے یہنی شکوں کی جگہ پروں کو مٹی میں ملاکر اس مٹی سے گھونسلہ بناتی ہے اور سب سے بڑی بات حیرت میں ڈالنے والی یہ ہے کہ ابائیل بھی بھی اپنے گھونسلہ میں بیٹ نہیں کرتی مٹی سے اور جب اس کے بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ان کو بھی کہی نعلیم دیتی ہے۔

ابائیل کی حکمت

ابائیل کی حکمت

اس کو اپنج بچوں کے اور رکھ دیتی ہے جس سے اس کے بچے یہ قان کی بیاری سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ انسانوں میں جب سسی کو یہ قان ہو جاتا ہے اور ان کو یہ بھری دستیاب نہیں ہوتی تو وہ ابائیل کے گھونسلے سے اس کے بچے نکال

کر زعفران سے ان کو رنگ کر بھران کو گھونسلہ میں بھادیتے ہیں۔ جب ابائیل آتی ہے اور اپنج بچوں کو بیلاد یکھتی ہے تو سجھتی ہے

کہ گری کے سب ان کو یہ قان ہو گیا۔ چنانچہ وہ ہندوستان سے اس بھری کو لے جاتی ہے اور بچوں کے بیلاد یکھتی ہے جس کو بعد

میں ضرورت مندانسان اٹھالیتا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی پھری ہے جو "جبر سنونو" (سنگ ابائیل) کے نام سے مشہور ہے۔ اس پر سمرخ

میں ضرورت مندانسان اٹھالیتا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی پھری ہے جو "جبر سنونو" (سنگ ابائیل) کے نام سے مشہور ہے۔ اس پر سمرخ

میں مارک خطوط پڑے ہوئے ہیں۔ اس طرح لوگ اس بھری کو حاصل کرنے کے بعد یہ قان کے علاج میں استعال کرتے

ہیں۔ اس بھری کا خاصہ یہ ہے کہ آگر یہ قان کا مریض اس کو گلے میں لئکا لے یا اس کو بانی میں گھس کر وہ بانی بی لے تو (انشاء اللہ)

مر قان سے چھٹکارا مل جا ہے۔

ابائیل کی ایک عادت یہ ہے کہ یہ آسانی بجلی کی آواز (کڑک) ہے بہت ڈرتی ہے یہاں تک کہ بعض دفعہ کڑک ہے قریب المرگ ہو جاتی ہے۔ حکیم ارسطونے کتاب "النعوت المحطاطیف" میں لکھا ہے کہ جب ابائیل اندھی ہو جاتی ہے تو یہ ایک درخت (جس کو «عین الشمس" کہتے ہیں) کے پاس جاکر اس کا پتا کھا لیتی ہے۔ اس کے کھانے ہے اس کی بینائی واپس آ جاتی ہے۔ عین شمس کے درخت میں آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔

رسالہ قشیری کے باب المجتد کے آخر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ العلوة والسلام کے محل پر ایک مرتبہ ابائیل اپنی مادہ سے جفتی کی خواہش کر رہاتھا اور ہر ممکن طریقے سے اس کو آمادہ کرنے کی کوشش کر رہاتھا۔ مگروہ مادہ کسی بھی طرح تیار نہیں تھی۔ جب کافی دیر ہو می تو ابائیل غصہ میں آگر بولا کہ تو میرا کہنا نہیں مانتی حالا نکہ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ اگر میں چاہوں تو یہ محل

حضرت سلیمان پر الث دوں۔ انقاقا اس کی بید گفتگو حضرت سلیمان علیہ السلام من رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے نرابائیل کو حاضر ہونے کا تھم دیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ بناؤ تم نے ایس بات کیوں زبان سے نکالی۔ اس نے کمایا نبی اللہ! عشاق کی باتوں پر گرفت نہیں کی جاتی۔ یہ جواب آپ نے من کر فرمایا کہ بچ ہے۔

بوری پر سک یک کا بن سیار ب بہ بیت کو روی میں ہے۔ فامدہ العلمی وغیرہ نے سورۂ نمل کی تفییر میں لکھا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف منتقل کر دیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے وحشت کا شکوہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابائیل سے مانوس فرما دیا۔ لندا ابائیل اسی انسیت کی وجہ ہے بنی آدم کے گھروں سے جدا نہیں ہو تیں۔

تعلى لكھتے ہيں كه ابائيل كو قرآن پاك كى چار آيتيں ياد ہيں اور وہ يہ ہيں "لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُوْآنَ عَلَى جَبَلِ لَّوَ أَيْنَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ "الى افره (سوره حشرپاره ٢٨) اور جب ابائيل "الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم " پر آتی ہے تو آواز بلند كرلَتى ہے-ابائيل كى اقسام البائيل كى بهت مى قسمىں ہيں ليكن چار مشہورا قسام ہير ہيں:-

(۱) جو ساحل پر رہتی ہیں اور وہیں زمین کھود کر گھونسلہ ہناتی ہیں۔ یہ قتم صغیرالجنثہ اور عصفور الجنتہ سے قدرے چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ خاکشری ہوتا ہے اور بیہ سنونو (سین مهملہ کے ضمہ کے ساتھ اس کا بیان باب السین میں آئے گا) کے نام سے مشہور ہے۔

(۳) میدوه قتم ہے جس کارنگ ہرااور پشت پر قدرے سرخی ہوتی ہے۔ اہل مصراس کو اس کے سبزرنگ کی وجہ سے خفیری کہتے ہیں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی خدید میں اس کی خدید کے خلیر کی ہوتی ہے۔ اہل مصراس کو اس کے سبزرنگ کی وجہ سے خفیر کی کہتے ہیں۔ میں اس کی غذا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی خدید کی ہوتی ہے۔ اہل مصراس کو اس کے سبزرنگ کی وجہ سے خفیر کی کہتے ہیں۔ میں اس کی خدا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی خدا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی خدا کھی ہیں۔ میں اس کی خدا کھیاں اور پروانے وغیرہ ہیں۔ میں اس کی خدا کھی ہیں کے خدا کی کہتے ہیں۔ میں اس کی خدا کی کر اس کی خدا کی کھی ہیں۔ میں اس کی خدا کھی ہیں کر اس کی خدا کی ہیں۔ میں کر اس کی خدا کی کہتے ہیں کر اس کی خدا کی کہتے ہیں۔ میں کر اس کی خدا کی کہتے ہیں۔ میں کر اس کی خدا کی کر اس کی کہتے ہیں۔ میں کر اس کی خدا کی کر اس کر اس کی کر اس کی کر اس کر اس کی کر اس کر

(۳) تیسری قتم وہ ہے جس کے بازو لیے اور پتلے ہوتے ہیں۔ یہ پہاڑوں میں رہتی ہیں اور چیو نٹیاں ان کی غذا ہیں اور اس قتم کو سائم کہتے ہیں اور اس کامفرد سامتہ آتا ہے۔

(۳) چوتھی قتم وہ ہے جس کو سنونو کہتے ہیں اس کا واحد سنونوۃ آتا ہے۔ یہ (ابائیل) مسجد حرام میں بکثرت رہتی ہیں۔ اور باب ابراہیم اور باب بنی شیبہ کی چھتوں پر ان کے گھونسلے سبنے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سنونوہی وہ پرندہ ہے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل یعنی ابرہہ اور اس کے لشکر کو تباہ کیا تھا۔

لعیم بن حماد نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم ابن مسعود ؓ کے یمال پنچ۔ آپ کے پاس چند لڑکے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ خوب صورتی ہیں ایسے معلوم ہو رہے تھے جیسے کہ چاند یا دینار۔ ہم ان کے اس غیر معمول حسن خدادا (پر تعجب کرنے گئے تو حضرت ابن مسعود ؓ نے ہمارا تعجب دکھ کر فرمایا کہ معلوم ہو تاہے کہ آپ لوگ ان لڑکوں پر رشک کر رہے ہیں۔ ہم نے جواب دیا کہ بخدا ایک مرد مسلمان کو ان جیسے لڑکوں سے ضرور رشک ہو سکتا ہے۔ اس پر حضرت ابن مسعود ؓ نے اپنے جمرہ کی جست کی طرف سراٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ قتم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر میں ان لڑکوں کو ذیر زمین دفن کر کے اپنے ہاتھوں سے ان کی قبروں کی مٹی جھاڑنے لگوں تو یہ مجھ کو اس چیز سے ذیادہ محبوب ہے کہ ان ابا ایک کی قرن کر کے اپنے ہاتھوں سے ان کی قبروں کی مٹی جھاڑنے لگوں تو یہ محمکو اس چیز سے ذیادہ محبوب ہے کہ ان ابا کہوں کے ہوئے ہیں اجڑ جا میں اور ان کے انڈے ٹوٹ جا میں۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ مسعود ؓ نے یہ الفاظ اس دجہ سے کہے تھے کہ کمیں ان لڑکوں کو نظر نہ لگ جائے۔

ابواسحاق صابی نے ابائیل کے بارے میں سے اشعار کیے ہیں۔

بَرِهُ مِنْ الْمُوْ الْمُوْ الْمُو الْمُو الْمُعَلِينِ الْمُعَلِينِ مَسَوَدَّةُ الْأَلُوانِ مَحْمَدَةُ الْحَدَقِ ترجمه: "باعتباروطن مندى اور باعتبار پيدائش ذكلى - رنگ بين سياه اور آكھ بين سرخى" -

اِذَا صَرْصَرَتُ بِاحِ صَوْتِهَا حَدَّادُ فَاذَرُتُ مِنْ مَدَامِعَهَا الْعَلْقِ تَرْجَمَدَ۔ "جبوہ وہ لوتی ہے تو آخریں آواز کو تیز کردی ہے اور اس کے آنوؤں سے خون بست جھڑنے گلاہے"۔

کانَ بِهَا حُزوا وقد لبست له کما صرملوی العود بالوترا لحزق ترجمہ: یمن اس کو دیکھنے کے لئے رک گیا تو ایبامعلوم ہوا کہ وہ مغموم ہے اس کی آواز میں الی چیخ تھی جیسے کمان کی کری رسی کھولتے وقت چیخ ہے"۔

تُصِيْفُ لَدَيْنَا ثُمْ تَشْتُوْ بِأَرْضِهَا فَفِيْ كُلِّ عَامْ نلتقى ثُمَّ نَفْتَرِق ترجمہ:۔ 'گرمیوں میں ہمارے پاس رہتی ہیں اور جاڑوں میں اپنے وطن میں بسراکرتی ہے۔ اس طرح ہرسال ہم اس سے ملاقات بھی کرتے ہیں اور جدا بھی ہوتے ہیں"۔

اس کا شرعی تھکم اس کا کھانا حرام ہے اس حدیث کی وجہ ہے جس کو ابو الحویرث عبدالرحمٰنٌ بن معاویہ جو تابعین سے ہیں روایت کیا ہے 'کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاطیف کے مارنے سے منع فرمایا کہ:۔

"ان پناہ حاصل کرنے والوں کو مت مارو۔ کیونکہ یہ تہماری پناہ میں دو سروں سے پی کر آئی ہے"۔ (رواہ الیہ ق انہ منقطع)

ایک دو سری روایت میں جس کو عباوہ "بن اسحاق نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاطیف کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو کہ گھروں میں پناہ لیلتے ہیں۔ یہ دونوں روایتیں باعتبار سند کمزور ہیں۔ گرایک اور روایت حضرت ابن عمر سے مروی ہے اور خطاف کو مت مارو کیونکہ حضرت ابن عمر سے اور خطاف کو مت مارو کیونکہ اس کی آواز تسبیح ہے اور خطاف کو مت مارو کیونکہ جب بیت المقدس کو اجازا گیا تھا تو ابائیل نے خدا تعالی سے التجاکی تھی کہ اے اللہ مجھے سمندر پر قابو یاب کر دیجئے تاکہ میں بیت المقدس کو اجازا گیا تھا تو ابائیل نے خدا تعالی سے التجاکی تھی کہ اے اللہ مجھے سمندر پر قابو یاب کر دیجئے تاکہ میں بیت المقدس کو تباہ کرنے والوں کو غرق کر دوں۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابائیل کے مارنے کی مخالفت کر دی۔ کیونکہ اسے خدا کے عبادت کدہ کی بربادی کاصدمہ تھا۔

حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے استعال سے روک دیا ہے جو غلاظت خور ہویا جس کو باندھ کر دور سے مارا گیا ہوادرای طرح خطفہ "اچک لیا جانے والا جانور" سے بھی منع فرمایا ہے۔ حدیث میں خطفہ کالفظ آیا ہے جو طاکے سکون کے سکون کے ساتھ ہے۔ علاء نے اس کے دو معنی لکھے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خطفہ سے مراد وہ جانور ہے جسے کسی پرندے نے اچک لیا ہواور پھرمار دیا ہو۔ اس مرے ہوئے جانور کا کھانا حرام ہے اور ابن قتیبہ نے دو سرے معنی یہ بتائے ہیں کہ خطفہ ہراس جانور کو کہتے ہیں جو تیزی سے کوئی چیزا چک کرلے جائے اور چو نکہ ابایل کی بھی یہ عادت ہے للذا اس کا گوشت بھی حرام ہے۔ نیزیہ فضا میں شکار مرام چیزیں ہوں اس لئے بھی ان کا گوشت بھی حرام ہے۔ آگرچہ محمہ بن حسن محافظ جانے اور وہ کتے ہیں کہ یہ حال خور ہی ہے اور اکثر ائمہ شوافع کا بھی یمی خیال ہے۔

ابابیل کے طبی فواکع اندھ دی جائے تو جو مخص اس تخت یا چارپائی پر سونے کے لئے لیٹے گااس کو ہر گزیندنہ آئے گا اور اگر ابابیل کی آ تھ نکال کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر کسی تخت یا چارپائی میں ابابیل کی آ تھ کو سکھاکر کسی عمدہ قتم کے تیل میں تھس کریہ تیل کسی عورت کو پلا دیا جائے تو وہ عورت تیل پلانے والے سے شدید محبت کرنے گئے گی اور اگر ابابیل کی سو تھی ہوئی آ تھ چنیلی کے تیل میں تھس کر زچہ کی تاف پر ملا جائے تو درد کو بہت جلد فائدہ ہوگا اور اگر ابابیل کا در کو بہت جلد فائدہ ہوگا اور اگر ابابیل کا دل سکھاکر پانی میں تھس کر بیا جائے تو قوت باہ کے لئے بہت مجرب ہے اور اگر کسی عورت کو لاعلمی میں ابابیل کا خون بلا دیا جائے (چند قطرے) تو اس عورت کی شہوت جماع زائل ہو جائے گی اور اگر ابابیل کے خون کا تالو (سر) پر لیپ کر دیا جائے تو اس در دکو بہت فائدہ ہو گاجو بوجہ فساد اختلاط ہوا ہو 'یہ در داکٹر نومولود بچوں کو ہو تا ہے۔

ابابیل کی بیٹ کو پیس کر زخم پر لگانے سے بہت جلد زخم بحرجاتے ہیں۔ خاص طور سے وہ زخم جن ہیں سوراخ (ناسور) ہوں'ان

کے لئے بہت مجرب ہے۔ ابابیل کا مرارہ (پتہ) پینے سے سفید بال کالے ہوجاتے ہیں گرپنے والے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ پہلے
وہ اپنے منہ میں تھوڑی ہی چھاچھ یا دودھ بھر لے تاکہ اس کے دانت سیاہ نہ ہو جائیں۔ ابابیل کا گوشت کھانے سے بے خوابی کا مرض
لاحق ہو جاتا ہے۔ ابابیل کے سرمیں ایک کنکری (پھری) ہوتی ہے۔ اس کنکری کے بہت سے فوا کد ہیں۔ ہرابابیل اس پھری کو نگل لیتی
ہے لندا یہ پھری اگر کسی کو مل جائے ادر وہ اس کو اپنے باس رکھ تو وہ برائی سے محفوظ رہے گا در جس سے بھی پھری رکھنے والا
محبت کرے گایہ اس کی معاون ثابت ہوگی اور محبوب کو اس کی محبت ٹھکر انے کی ہمت نہ ہوگی۔

سکندر نے کہا ہے کہ جب باہیل پہلی بارانڈے دیتی ہے تواس کے گھونسلہ میں اول چیزجو ظاہر ہوتی ہے وہ دو پھریاں ہیں جو یا تو دونوں سفید ہوتی ہیں یا ایک سفید اور دوسری سرخ ہوتی ہے۔ ان کے خواص سے ہیں کہ اگر سفید پھری کسی مرگی والے مریض پر رکھ دی جائے تو اس کو فوراً ہوش ہو جاتا ہے اور اگر معقود (جس کی زبان میں گر ہ ہو گونگا) اس پھری کو اسپنے پاس رکھے تو اس کی زبان کی گر ہو گونگا) اس پھری کو اسپنے پاس رکھے تو اس کی زبان کی گھل جاتی ہے اور وہ بولنے پر تادر ہو جائے گا۔ اور سرخ پھری کی تاثیر ہے ہے کہ عسر بول کا مریض اس کو اپنی گر دن میں ڈال لے تو بہت جلد اس مرض سے شفاء ہو جائے گی با او قات ہے دونوں پھریاں مختلف صور توں میں بائی جاتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہو دوسری گول۔ اگر ہے دونوں پھریاں گائے کے مجھڑے کی کھال میں سی کر ایسے مخص کے گلہ میں ڈال دیں جس کو وسوسہ اور خیالات دوسری گول۔ اگر ہے دونوں پھریاں گائے کے مجھڑے کی کھال میں سی کر ایسے مخص کے گلہ میں ڈال دیں جس کو وسوسہ اور خیالات ستاتے ہیں تو اس کو بہت فائدہ ہو گا۔ دیگر ہے کہ ہے پھریاں صرف انسی گھونسلوں میں بائی جاتی ہیں جو جانب شرق ہوں۔ اس کے علاوہ کسی دو سری ست والے گھونسلوں میں نہیں جاتے تو ادر اربول (سلسل البول) کے لئے مجرب ہے۔ یہ علاج آ ذمودہ ہے۔ یہ علاج آ ذمودہ ہیں۔ این الد قاتی کا قول کہ ہی جاتے تو ادر اربول (سلسل البول) کے لئے مجرب ہے۔ یہ علاج آ ذمودہ

ابائیل کی خواب میں تعبیر التعبیر التعبیر التعبیر التعبیر الت کے جو الت میں تعبیر التی مرد سے یا عورت سے اور بھی اس کی تعبیر ملل معصوب (چھنے ہوئے مال) سے بھی کی جاتی ہے اور اگر کسی نے خواب میں خطاف (ابائیل) کو پکڑا تو اس کی تعبیر مال حرام ہے جو صاحب خواب کو طے گا۔ کیونکہ خطاف (ابائیل) کے معنی ''انجیے والا" کے جی اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر میں بہت سے خطاف (ابائیل) گھس گئے ہیں تو اس کی تعبیر مال حال ہے۔ کیونکہ اس نے ان کو پکڑا نمیں بلکہ از خود اس کے گھر میں آئے ہیں اور بعض نے یہ بھی کما ہے کہ خطاف سے مراد ایک محبت کرنے والا پر بیز گار محتب محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مخص ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک خطاف کا گوشت خواب میں کھانا کسی بڑے جھڑے میں ملوث ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ خواب میں خطاف کی آواز مثل تنبع کے ہے اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ میں خطاف کی آواز مثل تنبع کے ہے اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کی آواز مثل تنبع کے ہے اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر سے خطاف (ابابیل) نکل رہے ہیں تو اس کے رشتہ دار سفر کی وجہ سے جدا ہوں گے اور خطاف کی اکثر تعبیر کام کی مشخولیت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ بے کاری کے زمانے میں ظاہر ہوتا ہے۔ جاماس نے لکھا ہے کہ ابابیل کو خواب میں شکار کرنا اس بات بردال ہے کہ صاحب خواب کے گھر میں چور داخل ہوں گے۔ واللہ اعلم

#### الخَطَّاف

(سمندری مجھلی) المخطاف نے:۔ (خاء پر فتھ اور طاء پر تشدید) سبتھ 'سمندر کی مجھلی جس کی پشت پر دو پر ہوتے ہیں جو کالے رنگ کے ہوتے ہیں اور یہ مجھلی پانی ہے نکل کر ہوا میں اڑتی ہے اور پھرپانی میں واپس آ جاتی ہے۔ ابو عامد اندلسی نے ایساہی لکھا

## اَلْخُفَّاشُ

(چگاد ژ)الخفاش <sup>سنه</sup>: - (غاپر ضمه اور فاپر تشدید)"خفافیش"اس کی جمع ہے- بیہ وہ پرندہ ہے جو رات کو اژ تا ہے اور عجیب و غریب شکل کاہو تا ہے-

نہ تو چاند کی روشن میں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی دن کی روشنی میں۔ شاعرنے بھی اسی مفہوم کو اپنے شعرمیں کھاہے ''

رِ مِنْ النَّهَارِ يَزِيْدُ اَبْصَارُ الوَرىٰ نُوْزَا وِيُعلَى اَعْيُنَ الخُفَّاشِ فَيْلُ النَّهَارِ يَزِيْدُ اَبْصَارُ الوَرىٰ نُوْزَا وِيُعلَى اَعْيُنَ الخُفَّاشِ

اے بظاہریا تو Dacty Lopterus کی تم ہے یا پھر Exacetus کی انواع میں سے کوئی ہے۔

کے عمان میں جدل کملاتا ہے Phinapoma Microphyllam اسے عفاف بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ:۔ "دوپسر کے وقت مخلوق کی بینائی مزید بڑھ جاتی ہے لیکن چیگاد ٹر کی آئھیں اس وقت اور بینائی کھو بیٹھتی ہیں "۔
چو نکہ چیگاد ٹر کی آئھیں دن کی روشن میں چندھیا جاتی ہیں لہذا وہ باہر نکلنے کے لئے ایساوقت تلاش کرتی ہے کہ جس میں نہ بالکل اندھیرا ہو اور نہ اجالا۔ چنانچہ اس کے نکلنے کا وقت غروب آفتاب کے فوراً بعد کا وقت ہے اور کیم وقت اس کی غذا کا ہے۔
کیونکہ مچھراسی وقت اپنے رزق لیمنی انسانی اور حیوانی خون چوسنے نکلتے ہیں۔ چنانچہ چیگاد ٹر ان مچھروں کی تلاش میں اور مچھر حیوانی خون کی تلاش میں ایک ساتھ نکلتے ہیں۔ للذا ایک طالب غذا دو سرے طالب غذا کی غذا بن جاتا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کا کوئی ہھی کام حکمت سے غالی نہیں۔

چگاد ڑکو کسی بھی اعتبار سے پرندہ نہیں کما جا سکتا۔ بجزاس کے کہ وہ ایک اڑنے والا جانور ہے اس لئے کہ اس کے دو ظاہری کان ' دانت اور دو خصیے ہوتے ہیں۔ اس کی مادہ کو حیض بھی آتا ہے اور حیض سے پاک بھی ہوتی ہے۔ انسان کی طرح بنتی بھی ہے اور چوپایوں کی طرح بیشاب بھی کرتی ہے اور انڈوں کے بجائے بچے دیتی ہے اور بچوں کو دودھ بھی بلاتی ہے اور اس کے جسم پر بال بھی نہیں ہوتے۔

بعض مفسرین کا قول ہے کہ چگاد ڑوہ جانور ہے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (اللہ تعالیٰ کے تھم ہے) پیدا فرمایا تھا۔ اس
لئے یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ دیگر مخلوق ہے مختلف ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام پرندے اس سے بغض رکھتے ہیں اور اس پر غالب
رہتے ہیں۔ چنانچہ جو پرندے گوشت خور ہیں وہ اس کو کھا جاتے ہیں اور جو گوشت خور نہیں ہیں وہ اس کو مار ڈالتے ہیں اور یہی وجہ
ہے کہ یہ صرف رات کو اپنے سوراخوں سے نکلتی ہے۔ وہب بن منبہ ؓ نے کہا ہے کہ جب تک لوگوں کی نظر چگاد ٹر پر رہتی ہے وہ اڑتا
رہتا ہے اور جب لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے تو گر کر مرجاتا ہے تاکہ مخلوق کے فعل سے خالق کا فعل ممتاز ہو جائے اور یہ
ظاہر ہو جائے کہ کمال تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی خاص ہے۔

تپگاوڑ میں قوت پرواز بہت زیادہ ہے اور اڑتے ہوئے جس طرف چاہتی ہے تیزی ہے مڑجاتی ہے۔ اس کی غذا مچھر کھیاں اور بعض درخوں کے پھل ہیں جیسے ہیں' امرود اور گولر وغیرہ' چگادڑ کی عمر بھی کافی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کی عمر گدھ اور گور خرسے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی مادہ تین سے سات تک بچے دیتی اور یہ ہوا میں اڑتے ہوئے بھی جفتی کر لیتے ہیں۔ سوائے چگادڑ' بندر اور انسان کے کوئی حیوان ایسا نہیں جو اپنے بچوں کو اٹھائے بھرتے ہوں۔ چگاد ڑ اپنے بچوں کو بروں کے پنچے چھپائے رہتی ہے اور بعض دفعہ منہ میں بھی دہاکر اڑتی ہے اور ایسا بھی دیکھا گیاہے کہ اڑتے ہوئے ہی بچوں کو دودھ بھی پلادیتی ہے۔ چگادڑ کی ایک خاص معادت یہ ہے کہ اگر اس کے بدن سے چنار کے درخت کا پتایا شاخ دغیرہ میں ہو جاتی ہے تو یہ سن ہو جاتی ہے اور فوراً زمین پر گر جاتی عادت یہ ہے کہ اگر اس کے بدن سے چنار کے درخت کا پتایا شاخ دغیرہ میں ہو جاتی ہے تو یہ سن ہو جاتی ہے اور فوراً زمین پر گر جاتی

۔ چگاد ژکولوگ حماقت کے منسوب کرتے ہیں اور یہ آس وجہ سے کہ اگر اس کو کماجائے "اُطرق کری" <sup>ن</sup> تو یہ زمین سے لگ جاتی ہے۔

ا و "أطرق كرى" ايك منترب جوكرى كروان (جو مُرعالي كي فتم كاايك پرنده ب) كو جال ميں پياننے كے لئے عرب كے شكارى پڑھاكرتے تھے۔ پورا منتربيہ ب:

<sup>&</sup>quot;اُطرق کری اُطرق کری ان النعامة فی القری " اے کری (کروان) اثر آ۔ اثر آشر مرغ شرول میں پینچ گئے۔(از مترجم) محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فقتی مسائل ایر آگھ کو چوڑ دینے کی دیت آدھی ہوگی آگرچہ کی جھنگے کی چوڑی ہویا چوندھے کی یا کانے کی یا اندھے کی۔

کونکہ ان تمام عیوب کے باوجود ان کی بینائی پچھ نہ پچھ کام کر رہی تھی۔ یعنی دہ اس سے پچھ نہ پچھ منفعت اٹھا

رہے تھے اس لئے ایک آنکھ کی نصف دیت اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت واجب ہوگی اور رہا یہ سوال کہ کانے یا بھینگے کو اپنی بینائی سے کتنافائدہ تھاتو یہ مسلہ زیر بحث نہیں آئے گا۔ کیونکہ پکڑنے والے کی قوت گرفت اور چلنے والے کی تیز رفاری اور ست رفاری سے بھی نوت پر رفاری اور ست رفاری سے بھی نوت بھی نوت کے مطلب یہ ہے کہ ایسے معاملوں میں نفس بینائی پر نظرر کھی جائے گی اس کے ضعف اور قوت پر نہیں اور آگر کسی کی آئکھ میں سفیدی ہو بشرطیکہ اس سفیدی کی وجہ سے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہوتی ہو تو یہ بالکل ایسا ہے جیسا کہ کسی کے جسم پر مسہ یا تل ہو اور چو نکہ مسہ وغیرہ کاکوئی اعتبار نہیں اس لئے اس سفیدی کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہے اس لئے اس سفیدی کا بھی کوئی اعتبار نہیں ہو اور آگر بالکل قوت بینائی پر سفیدی کے بھی مگراتی ہی ہائکی ہے کہ بینائی میں کوئی فتور چو ہے یہ سفیدی خاص بچوٹے میں ہویا تیلی میں ہو' اور آگر بالکل قوت بینائی پر سفیدی ہوگراتی ہی ہائکی ہے کہ بینائی میں کوئی فتور پولے یہ سفیدی خاص بچوٹے میں ہویا تیلی میں ہو' اور آگر بالکل قوت بینائی پر سفیدی ہے گراتی ہی ہائکی ہے کہ بینائی میں کوئی فتور

پیدا نہیں ہو آاورالی آگھ کو کسی نے بھوڑ دیا توجب بھی نصف دیت واجب ہوگی۔ امام شافعیؓ ودیگر ائمہ کا کبی مسلک ہے۔ یہ حضرات اس فرق کو بھی کوئی حیثیت نہیں دیتے کہ بینائی کا یہ نقصان کسی بھاری کی وجہ سے پیدا ہوا یا کسی کے اقدام سے۔ اگر سفیدی بہت تھوڑی سی ہے اور اتنی ہے کہ ہم اسے ناپ سکیس تو اس کے حساب سے دیت کھٹے اور برھے گی۔ لیکن اگر نقصان کا ندازہ مشکل ہے تو چند تجربہ کارلوگوں سے فیصلہ کرایا جائے گا۔

چوندھے پن میں پیدائش روشنی کم ہو جاتی ہے۔ یہ فرق اس وقت سمجھ میں آئے گا جبکہ چوندھا بن اپنے کسی تسائل کی وجہ سے ہواہو۔ مثلاً کوئی بھول سے منہ نہیں دھو تایا آئکھیں صاف نہیں کر تاتو یہ دو سری چیز ہے اور قدرتی چوندھا بن کچھ اور ہے۔
کانے کی آ تکھ میں اگر نقصان بہنچایا تو اس کی نصف دیت واجب آئے گی۔ اگر چہ حضرت عمرٌ اور حضرت عثمان ٌ دونوں کے متعلق کانے کی آئرچہ حضرت عمرٌ اور حضرت عثمان ٌ دونوں کے متعلق سے میں بین خیال عبد الملک ؓ من مردان ' زہریؓ ' قادہؓ ' مالک ؓ ' امام احمدٌ اور اسحاق ؓ بن

جیگاد ژکاشری تھی اسکام جہاں روایت کی وجہ سے جس کو ابو الحویرث نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام چیگاد ژکاشری تھی کے اس کے قل کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جب بیت المقدس ویران ہو گیا تو چیگاد ژنے کہا تھاکہ اے پروردگار دریا کو میرے قبضہ میں ویدے تاکہ میں اس کے ویران کرنے والوں کو غرق کر دوں۔

امام احمد رحمتہ اللہ علیہ ہے کسی نے جبگادڑ کے بارے میں پوچھاتو آپ نے فرہایا اس کو کون کھا تا ہے؟ نخعی نے کہا ہے کہ چپگادڑ کے علاوہ تمام پرندے حلال ہیں اور "روضہ" کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بیہ قطعاً حرام ہے۔ حالا نکہ کتاب الحج میں لکھا ہے کہ اگر محرم نے اسے مار دیا تو جزا واجب ہوگی اور پوری قیمت دینا پڑے گی۔ حالا نکہ بیہ وضاحت کی گئی ہے کہ جن جانوروں کا صوشت نہیں کھایا جاتا بحالے احرام ان کو مار دینے سے فدیہ بھی نہیں آتا۔ محالی نے لکھا ہے کہ جنگلی چوہے کا کھانا جائز نہیں حالا نکہ اس میں جزا ہے۔ چنانچہ یہ تمام اقوال مختلف ہیں اس لئے کوئی خاص فیصلہ ابائیل کے حلال یا حرام ہونے کا نہیں کیا جاسکتا۔

اس میں جزا ہے۔ چنانچہ یہ تمام افوال مختلف ہیں اس کئے لوئی خاص فیصلہ آبائی نے حلال یا ترام ہونے کا کی جو جسمت ہ تقریب امام شافعیؓ نے کتاب الام میں لکھا ہے کہ وطواط چڑیا ہے تو بڑا ہے مگر ہدہد سے چھوٹا ہے اور اس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔اگر تقمیل کے محرم اس کو مار دے تو قیمت دینا پڑے گی اور اس سلسلہ میں عطاء کا خیال ہے کہ تین در ہم دینے پڑیں گے اس لئے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام شافعیؒ اس کے کھانے اور نہ کھانے کا کوئی فیصلہ نہیں فرما سکتے۔البتہ اتنا لکھا ہے کہ اگر کھاتے ہیں تو پھر

سزا كاوجوب مو گا-

عطاء نے جو تفصیل لکھی ہے اس میں ہے کہ تین درہم واجب ہوں گے۔اصمعیٰ کہتے ہیں کہ وطواط نفاش ہی ہے اور ابو عبیدہ کاخیال ہے کہ بیہ خطاف کچھ بھی ہو لیکن کسی طرح بھی اس کا گوشت حلال نہیں۔

المراب ہے دہ ہو محاف ہے ہو ہی ہی حرب ہی اس کا نوست حلال ہیں۔

چرگاد ڑکے طبی فوا کد

آگر چرگاد ڑکے طبی فوا کد

آگر چرگاد ڑکا سر تکیہ کے اندر رکھ دیا جائے توجو شخص اس تکیہ کو اپنے سرکے نیچے رکھے گااس کو نیند شیس کہ تیل میں ڈال کر کسی تانب یا لوہے کے برتن میں اس طرح پکایا جائے کہ تیل میں بارباراس کو اللّتے پلئے رہیں یمال تک کہ (س) جل کر کو کلہ ہو جائے۔ پھراس تیل کو صاف کر کے کسی شیشی میں رکھ لیا جائے اور پھراس تیل کو آگر صاحب نظرش یا فالج کا مریض یا وہ محض جس کو رعشہ ہو بطور مالش استعمال کریں تو بہت جلد فائدہ ہو گا۔

ہو علاج بجیب اور آذمودہ ہے۔ آگر چگاد ڑکو گھر میں ذریح کرکے اس کے دل کی دھونی دے دی جائے تو اس گھر میں سانپ اور پھو داخل شیں ہوں گے اور آگر کوئی شخص بوقت بیجان (شہوت) چھاد ڑکادل اپنے بدن پر لاکا لے تو اس سے قوت باہ میں اصافہ ہو گااور داخل شیں ہوں گئی شخص باندھ لے تو پھوے محفوظ رہے گا۔ آگر چگاد ڑکا پید ایس بورت کی اندام نمانی میں مل دیا جائے جو عمر الولادت میں مبتلا ہو تو فوراً ولادت ہو جائے گی۔

اگر کوئی عورت چیگاد ڑکی چربی رفع دم کے لئے استعمال کرے تو جلد ہی خون بند ہو جائے گا۔ اگر چیگاد ڑکو ہمکی آنچ پراس قدر پکایا جائے کہ وہ جل کر سوختہ ہو جائے اور پھراس کو قطرہ قطرہ پیٹاب کرنے والے کے ذکر کے سوراخ میں ڈال دیا جائے یا مل دیا جائے تو اس مرض سے شفاء ہوگی۔ اگر چیگاد ڑکا شور بابناکر کسی بڑے برتن میں ڈال کر اس میں فالج کے مریض کو بٹھایا جائے تو فالج سے چھٹکارا مل جائے گا۔ چیگاد ٹرکی بیٹ اگر داد پر مل دی جائے تو داد جا تا رہتا ہے۔ اگر کوئی مخض بغل کے بال اکھاڑ کر اور چیگاد ٹرکے خون میں ہم وزن دودھ ملاکر بغل میں مل لے تو پھر بھی بال نہ اگے گااور آگر بلوغ سے پہلے بچوں کے ذریے ناف چیگاد ٹرکاخون مل دیا جائے تو

جیگاد ڑکی خواب میں تعبیر خیگاد ڑکی خواب میں تعبیر خواب میں دیکھنا بمادری اور خوف کے ختم ہونے کی طرف اشارہ ہو تا ہے۔ کیونکہ وہ رات کے پرندہ میں سے ہے۔ حاملہ عورت اگر خواب میں چیگاد ڑکو دیکھے تو یہ ولاوت میں آسانی کی طرف اشارہ ہے۔

مسافر(خواہ خشکی کاسفر کرنے والا ہویا دریائی) دونوں کے لئے چپگاد ڑکو خواب میں دیکھنااچھانسیں ہے اور بھی چپگاو ڑکو گھر میں داخل ہوتے ہوئے دیکھنے سے گھر کی ویرانی کی طرف اشارہ ہو تاہے اور بعض لوگوں نے کماہے کہ خواب میں چپگاد ڑکو دیکھناساحرہ عورت کی طرف اشارہ ہے۔

#### الخنان

(چھکلی) المحنان: مثل زبان کے- حفرت علی کرم الله وجهه کی حدیث میں ہے که آپ نے ایک فیصلہ کیا جس پر بعض آزاد لوگوں نے اعتراض کیاتو آپ نے فرمایا که "اے حنان خاموش رہ"۔ ہروی وغیرہ نے ایسے ہی نقل کیا ہے۔

#### الخلنبوص

(ایک پرندہ) المجلنبوص (خاء مجمد اور لام پر فتحہ ' نون پر سکون اور بائے موحدہ برضمہ) چڑیا سے چھوٹا مگراس کے ہم رنگ ایک پرنده۔

## الخلد

( چیچھوندر) اَلْنُحلد : ۔ <sup>له چی</sup>چھوندر (خاء پر ضمہ) کفاہیہ میں خلیل بن احمد سے خاء پر فتحہ اور کسرہ بھی نقل کیا گیا ہے۔ جاحظ نے کما ہے کہ یہ ایک اندھا' بسراچھوٹا ساجانور ہے جو اپنے سامنے کی چیزوں کو محض سو تھنے سے پہچان لیتا ہے۔ باوجود میکہ چیچھوندر اندھی ہوتی ہے مگر پھر بھی اپنے بل سے باہر آتی ہے اور منہ کھول کر بل کے باہر بیٹھ جاتی ہے۔ کھیاں اس کے منہ کے اردگر دبیٹھ جاتی ہیں تو میران کو پکڑ کر نگل لیتی ہے اور میہ مکھیوں پر حملہ اس وقت کرتی ہے جبکہ کافی تعداد میں کھیاں اس کے منہ کے قریب جمع ہو جاتی ہیں۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ چیچھوند راصل میں اندھا چوہا ہے جس کو صرف قوت شامہ (سو تکھنے کے ذریعہ) کی وجہ سے چیزوں کاادراک ہو جاتا ہے۔ ارسطوانی 'کتاب النعوث'' میں لکھتے ہیں کہ چیچھوندر کے علاوہ تمام حیوانات کی دو آ تکھیں ہوتی ہیں۔ اور چھوندر کو اندھااس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ بیے زمین کے اندر رہنے والاجانور ہے اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو اس کے لئے ایسابنا دیا جیسا کہ مجھلی کے لئے پانی-اور اس کی غذا اس کو زمین کے اندر ہی مہیا کر دی گئی ہے اس لئے نہ زمین پر اسے قوت حاصل ہے اور نہ نشاط- آ تکھوں کے بدلے میں اللہ تعالی نے اسے سننے اور سو تکھنے کی قوت بہت زیادہ دی ہے اور میہ دور ہی سے خفیف سی آہت کو مجی سن لیتی ہے اور فورآ کوو کر زمین کے اندر مکس جاتی ہے اور اس کو پکڑنے کی تڑکیب سیر ہے کہ اس کے سوراخ کے باہر پچھ

جو كيس ركھ وي جاكيں۔ يہ ان كى بو پاكر ان كو كھانے كے لئے باہر نكل آئے گا۔

کما گیاہے کہ چیچھوندر کی قوت سامعہ ووسرے جانوروں کے قوت بھرکے برابر ہے۔ لینی دو سرے جانور جتنی وور تک دیکھ سکتے ہیں چھچھوندرا تنی دور کی آواز س سکتی ہے۔ چھچھوندر کو اچھی خوشبوؤں سے نفرت ہے اور بدبودار چیزوں سے رغبت ہے۔ چنانچہ وہ خوشبودار چیزوں سے بھاگتی ہے اور گندنا' پیاز وغیرہ کی خوشبو پر فریفتہ ہے اور بعض او قات انہی دو چیزوں سے اس کو پکڑا جاتا ہے۔

بعض مفسرین نے کہاہے کہ ''سد مارب' کو چیچھوندر نے ہی برباد کیا تھا۔ سد مارب کاسبق آموز واقعہ فی مساکے وائیں اور بائیں (یعنی اس علاقہ کے دائیں اور بائیں جس میں یہ قوم آباد تھی) دوباغ سد مارب کاسبق آموز واقعہ فی ایک ایک این سے فرمایا تھا کہ کُلُوْا مِنْ دِذْقِ دَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْالَهُ (یعنی این مرب کے مرب کی مرب کے مرب دیے ہوئے رزق کو کھاؤ اور اس کا شکر بجالاؤ) اور قوم سبا کے اس شہر پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر عنایات تھیں کہ اس علاقہ میں مچھر' پیو' سانپ اور بچھو وغیرہ ایذا رسال جانوروں کانام ونشان تک نہ تھااور یہ انتہائی پاک وصاف شہرتھااور اس علاقہ کے لئے اللہ تعالی کی خاص عنایات اس سے ظاہر تھیں کہ آگر کوئی دوسرا مخص کسی دوسرے علاقہ کا اس شہر میں آیا اور اس کے کپڑوں وغیرہ میں

اله مغربي فلسطين مين Spalex Tykhlus معرض الص ابواعلي كت بين-

جو کمیں وغیرہ ہو تیں تو اس علاقے میں آتے ہی سب کی سب مرجاتیں۔ قرمیاں مناسل ملاسمان کے میں سالم جات ہے جس کر ہیں

قوم سباکے باغات میں پھلوں کی کثرت کا بیہ عالم تھا کہ اگر کوئی ہخص باغ میں خالی ٹوکرا لے کر داخل ہو تا تو واپسی پراس کا ٹوکرا مختلف فتم کے پھلوں سے بھرا ہوا ہو تا اور بیہ پھل ہاتھ سے توڑے ہوئے نہ ہوتے بلکہ (پیک پیک کر گرنے والے) ور ختوں کے پنج پڑے ہوئے وہ کہ ہوئے اللہ (پیک پیک کر گرنے والے) ور ختوں کے پڑے ہوئے ہوئے ۔ اللہ تعالی نے اس قوم کی طرف تیرہ انہیاء علیم السلام نے اس قوم کو اللہ تعالی کی عطاکر دہ نعمتوں کو یاد دلایا اور اس کے عذاب سے ڈرایا۔ گراس توم نے ایک نہ مانی اور کہنے لگے کہ "ہم کو تو معلوم نہیں کہ اللہ تعالی نے ہم کو کوئی نعمت دی ہے"۔

قوم سباکے شرمیں ایک بند (ڈیم) تھا جو ملکہ بلقیس نے اپنے عمد حکومت میں بنوایا تھا اور اس بند کے قریب ہی ایک بنوا تالاب تھا۔ اس تالاب میں بانی کی نکاس کے لئے استے ہی پرنالے رکھے گئے تھے جتنی ان کے بمال نہریں تھیں اور ان پرنالوں کے ذریعہ ان نہروں میں بانی تقسیم ہو تا تھا اور یہ نہریں تعداد میں بارہ تھیں۔ ملکہ بلقیس سے حضرت سلیمان علیہ السلام کارشتہ ہو جانے کے بعد اہل سباحدتوں تک صراط مستقیم پر گامزن رہے۔ مگر بعد میں انہوں نے بغاوت اور سرکشی پر کمرباندھ لی اور کافر ہوگئی۔ پس اس جرم کی باداش میں اللہ تعالی نے ان پر ایک اندھے جی چھونڈر کو مسلط کر دیا جس نے ان کے بند کو نیجے سے کھود ڈالا اور سوراخ کر دیئے۔ بید ہوا کہ ان کے باغات اور آبادیاں ویران ہو گئیں۔

اہل سباکو اپنے علم اور کچھ دیگر ذرائع سے اس کاعلم تھا کہ ان کے اس بند کو ایک چوہا برباد کر دے گا۔ چنانچہ جب انہوں نے اس بند کو بنایا تھاتو ہر دوپھروں کے در میان کوئی سوراخ ایسا نہیں چھوڑا تھا جہاں پر ایک بلی نہ بند ھی ہو لیکن جب وہ کافر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کاعذاب آیا تو ایک سرخ چوہا نمودار ہوا اور اس نے ان بلیوں میں سے ایک بلی پر جست لگائی۔ چنانچہ بلی چوہے کو پکڑنے کے لئے اپنی کاعذاب آیا تو ایک سرخ چوہا نمودار ہوا اور اس نے ان بلیوں میں سے ایک بلی پر جست لگائی۔ چنانچہ بلی چوہے کو پکڑنے کے لئے اپنی جھے ہٹ گئے۔ اس بل دہ چوہا (چپچھوندر) اس سوراخ میں جا گھساادر بلد کو کھود کر اس میں جا بجاسوراخ کر دیئے۔ کے لئے اپنی کا میلہ آیا تو اس کو چوہے کے ذریعے بنائے گئے سوراخوں (درا ژوں) سے نگلنے کا موقع مل گیا جس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ بند توٹ گیا اور پانی بہہ کر پوری لہتی میں پھیل گیا ادر قوم سباکا تمام مال واسباب 'باغات ' کھتی وغیرہ سب کے سب غرق ہو گئے۔ حتیٰ کہ مکانات بھی ذیر زمین دفن ہو گئے۔

حضرت ابن عباس کی روایت است عباس و وجب وغیرہ سے مروی ہے کہ اس سد (بند) کو ملکہ بلقیس نے بنوایا اور

دیکھنے کے لئے بھیجا۔ جب اس کے لڑکے واپس آئے تو اس نے کہا کہ آیا جو پچھ میں نے کہا تھاوہ پچے ہے یا نہیں؟ لڑکوں نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا کہ یہ ایک ایسا عاد نہ ہے جس کے ختم کرنے کی ہمارے پاس کوئی تدبیر نہیں اور یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی

طرف ہے ہے کیونکہ اس نے اب اہل سباکوہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔
اس کے بعد اس نے ایک ہلی کو پکڑا اور اس کو لے جا کرچو ہے پر چھوڑ دیا۔ لیکن چو ہے نے بلی کی کوئی پرواہ نہ کی اور بدستور بند
کو کھود تا رہا اور پھر بلی بھی وہاں سے بھاگ آئی۔ جب اس کی یہ تدبیر بھی ناکام ہو گئی تو اس نے اپنی اولاد ہے کما کہ اس عذاب سے
بیخے کی کوئی تدبیر تم ہی بٹاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اباجان بھلا آپ کی موجودگی میں ہم کیا تدبیر بتا سے جی بیر؟ اس پر ابن عامرنے کما کہ
میں نے ایک تدبیر سوچی ہے۔ بیٹوں نے کما کہ آپ بتا ہے ہم اس پر عمل کریں گے۔ ابن عامرنے اپنے سیب سے چھوٹے لڑکے سے
کماکہ جس وقت میں مجلس (ششت گاہ) میں بیٹھوں اور لوگ حسب معمول میرے پاس آ کر جمع ہو جا کمیں (کیونکہ اہل سباکی ہے عادت

میں نے ایک تدبیر سوچی ہے۔ بیٹوں نے کہا کہ آپ بتائیے ہم ای پر عمل کریں گے۔ ابن عامرنے اپنے سیب سے چھو لے لڑکے سے کہا کہ جس وقت میں مجلس (ششت گاہ) میں بیٹھوں اور لوگ حسب معمول میرے پاس آکر جمع ہو جا کمیں (کیونکہ اہلِ سباکی بید عادت تھی کہ اپنے سردار کے پاس آکر اپنے معاملات میں مشورہ کرتے تھے اور سردار جو بھی فیصلہ کر تا اس پر عمل کرتے) تو میں تجھ کو کسی کام کا تھم دوں گا۔ گر تو اس کو ٹال دینا۔ اس پر میں تجھ کو برا بھلا کہوں گاتو تو اٹھ کر میرے ایک طمانچہ رسید کر دینا۔ پھراس نے اپنے

برے بیٹوں سے کما کہ جب تم اپنے اس چھوٹے بھائی کو ایسا کرتے دیکھو تو کسی نارا ضگی کا اظہار نہ کرنا بلکہ خاموشی افتیار کرنااور جب

اہلِ مجلس بیہ معاملہ دیکھیں تو خبردار ان میں سے کسی کو اتنی جرات نہ دلانا کہ وہ تمہارے اس بھائی سے کسی قتم کاتعارض کریں۔ پھر اس کے بعد میں سب کے سامنے الیی سخت قتم کھاؤں گا کہ جس کا کوئی کفارہ نہ ہو گااور پھر میں کہوں گا کہ اب میں الیی قوم میں کہ جس کاایک چھوٹالڑکا اپنے ہی قصور پر اپنے باپ کے طمانچہ مارے اور اہل مجلس اور اس کے دو سرے لڑکے خاموش تماشائی ہنے رہیں اور اف نہ کریں' ہرگز نہ رہوں گا۔ یہ من کر سب بیٹوں نے کہا کہ بہت اچھاہم ایساہی کریں گے۔

پڑے گاکیونکہ میں قسم کھاچکاہوں۔
اس کے بعد ابن عامرنے اپنا مال و اسباب فروخت کرنا شروع کر دیا۔ اہل شہرجو اس کی شروت پر حسد رکھتے تھے اس کو ہاتھوں ہاتھ خرید لیا اور باقی جو ضروری اسباب تھے وہ اس نے ساتھ لے لیا اور اپنے سب لڑکوں کو لے کر وہاں سے چل دیا۔ ابن عامر کے چلے جانے کے بعد ایک رات کو جب کہ لوگ پڑے ہوئے نیند کے مزے لے رہے تھے۔ دفعتاً بند ٹوٹا اور پانی کے رہلے میں اہل سبا کا مال و اسباب اور مولیثی اور تمام اہل سبا بہتے ہوئے چلے گئے اور دم بھریں وہ بستی اجاڑ نگری ہوگئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس قول

فارسلنا علیہ مسیل العوم (ہم نے ان پر بند کا سیاب بھیجا) کا یکی مفہوم ہے۔ غرم الفظ عرم کے معنی میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ چنانچہ قادہ نے کہاہے کہ عرم اس بند کا نام ہے جب کہ سہیلی کے مطابق عرم اس وادی کا نام ہے جس میں سے بند بنایا گیاتھا۔ اس کے علادہ ایک قول سے ہے کہ عرم اس وادی کا نام تھا جس نے بند کو کا ٹاتھا

اور بعض نے کماہے کہ عرم سے مراد سلاب ہے۔

مارب "مزہ سے سکون سے ساتھ 'لفظ مارب میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض نے کما ہے کہ مارب اہل سبا کے شاہی مارب محل کانام تھا۔ لیکن مسعودی نے کما ہے کہ مارب اصل میں ایک لقب ہے اور ملک سبا کے ہریاد شاہ کالقب مارب تھاجیسا کہ بین کا ہر حکمران تبع کملا تا تھا۔

سیملی کتے ہیں کہ یہ بند سبابن یشجب نے تعمیر کرایا اور اس نے ستروادیوں کاپانی اس بند کی طرف بھیرا تھا گر سبابن یشجب اس بند کے ممل ہونے سے پہلے ہی مرگیا۔ اس کے بعد اس بند کو حمیر کے باوشاہوں نے مکمل کرایا تھا۔ سباکانام عبد شمس بن یشجب بن معرب بن مخطان تھا۔ یہ پہلا محض تھا جس نے کہ تازیانہ کی سزا جاری کی اس وجہ سے اس کانام سباپڑ گیا۔ کیونکہ سبتہ عربی میں تازیانہ مارنے کو کہتے ہیں اور یہ بھی کما گیا ہے کہ ملوک یمن میں یہ پہلا باوشاہ تھا جس نے سربر تاج رکھا۔

مسعودی نے کہا ہے کہ اس بند کا بانی لقمان بن عاد تھا اور اس نے ہرا یک میل کے رقبہ میں ایک پر ٹالہ (پانی کی ثکاسی کے لئے چھوٹی نہر) بنایا تھا اور اس طرح کل تمیں پر ٹالے تمیں میل کے رقبہ میں بنائے گئے تھے جن سے تمام وادیوں کو علیحدہ علیحدہ پانی کی سپلائی ہوتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالی نے بند کا سیلاب بھیجا اور وہ جدا جدا ہو گئے۔ لینی ایک وادی دو سری دادی سے کٹ گئی تھی تب بی سے یہ ضرب المثل بن گئی" تفر قو اایدی سبا" یعنی وہ منتشر ہو گئے۔

شعبی کہتے ہیں کہ جب سیلاب سے سباء کے سب شہر غرقاب ہو گئے تو بچے کھیے لوگ ادھرادھر بھاگ گئے۔ چنانچہ قبیلہ غان ملک شام میں چلا گیا اور ازد عمان کی طرف چلے گئے اور خزاعہ نے تمامہ اور خزیمہ نے عراق کی راہ لی۔ لیکن قبیلہ اوس اور خزرج نے بیشرب میں اقامت اختیار کی۔ ان قبیلوں میں پہلا مخص جس نے بیشرب (مدینہ) میں قدم رکھا وہ عمر بن عامر تھا اور میں اوس و خزرج کا حداعلی تھا۔

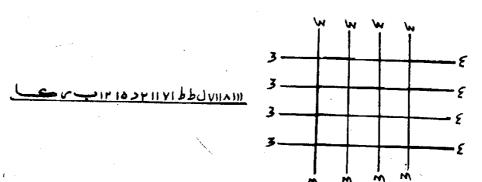
ابوسرہ تحقی نے فروہ ابن مسیک طیفی سے روایت کی ہے:۔

"ایک آدی نے کما کہ یا رسول اللہ جمجے سباے متعلق بتائے کہ وہ مرد تھایا عورت یا یہ کسی خطہ زمین کانام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سباعرب کے ایک مرد کانام تھا' اس کے دس لڑکے تھے' ان میں سے چھ خوش نصیب اور چار بدنصیب ہوئے۔ خوش نصیب اولاد میں کندہ' اشعریون' ازد' نمرج' انمار اور حمیر ہیں۔ ساکل نے پوچھا کہ انمار کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن میں خشم اور بجیلہ ہیں اور وہ اولاد جو بدنصیب ہوئی دہ گخم' جذام' عالمہ اور غسان ہیں"۔

مجریات مجریات سنست ککھ کر جانور کے باکیں کان میں لاکانے سے انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

"یا خلد سلیمان بن دَاود ذکر عزرائیل علی وسطک و ذکر جبرائیل علی رأسک و ذکر اسرافیل علی ظهرک و ذکر میکائیل علی بطنک لا تدب و لا تسفی الا ایبس کما و اسرافیل الدجاج و قرن الحمار بقدرة العزیز القهار هذا قول عررائیل و جبرائیل و اسرافیل و میکائیل و ملائکة الله المقربین الذین لا یاکلون و لا یشربون الا بذکر الله هم یعیشون اصبا و تاال شدای ایبس ایها الخلد من دابة فلال بن فلانة او من هذه الدابة بقدرة من یری و لا یری وَیَسْتَلُونَكَ عَن الحال فَقُلْ یَنْسَفُهَا رَبِّی نَسْفًا فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفُصَفًا لا تَری فِینَهَا عِوَجًا وَّلا اَمْتَا اللهُ تَر اِلَی الَذِیْنَ خَرجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ الحال فَقُلْ یَنْسَفُها رَبِّی نَسْفًا فَیَذَرُها قَاعًا صَفْصَفًا لا تَری فِینَها عِوَجًا وَّلا اَمْتَا اللهُ تَر اِلَی الَذِیْنَ خَرجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ المحال فَقُلْ یَنْسَفُها رَبِّی نَسْفُها رَبِی نَسْف مِن متنوع ومنفره کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

ٱلْوُفَّ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مَوْتُوْا . فيما تو اكذلك يموت المحلد من دابة فلان بن فلانة او من هذه الدابة - (فلان بن فلانة كى جگه مالك اور اس كى والده كانام لكھا جائے اور اگر نام معلوم نہ ہو تو هذه الدابة لك<sub>ھ</sub> ديں اور اس كے بعد بير نقش لكھيں: -



و سرا عمل ایک پرچه پر لکھ کر مخلود جانور (جس جانور کو خلد کی بیاری ہو) کے گلے میں ڈال ویں۔ طلعواستة وستین ملکا الی جبال المقدس لقوا ثلاث شجرات الوحدة قطعت و الثانية يبست و الثالثة احترقت انقطع

چھوندر کا شری تھم اس کا کھانا حرام ہے۔ کیونکہ بیہ چوہے کی ایک قتم ہے لیکن مالک نے کہا ہے کہ خلد اور سانپ کے کھوندر کا شری تھم ان کوئنگر کے صاف کرلیا گیاہو۔

چیچھوندر کی ضرب الامثال اور کماوتیں اہل عرب کتے ہیں اَسْمَعُ من خُلدوَ اَفْسَد مِنْ خُلد کہ فلاں خلد (چیچھوندر) سے زیادہ فسادی ہے۔ زیادہ سننے والا اور اس سے زیادہ فسادی ہے۔

جی چھوندر کے طبی فوائد اس کے خون کا سرمہ لگانا آئیوں کے لئے فائدہ مند ہے اور اگر اس کی دم کاخون (کنٹھ مالا والے حصی چھوندر کے طبی فوائد مریض کے) کنٹھ مالا پر لیپ کر دیا جائے تو اس سے چھنکارا مل جائے گا اور اگر اس کا اوپر والا ہونٹ موسمی بخاروالے مریض کے ملے میں ڈال دیا جائے تو اس سے چھنکارا مل جائے گی اور اگر اس کا گوشت طلوع شمس سے پہلے بھون کر کھایا جائے تو کھانے تو کھانے تو کھانے تو کھانے کو گلاب کے تیل کے ساتھ ملاکر کسی شیشی میں رکھاجائے تو ہے تیل کے ساتھ ملاکر کسی شیشی میں رکھاجائے تو ہے تیل واد بمجلی اور ہر جلد کی بیاری کے لئے مفید ہو گا۔

جامظ کا قول ہے کہ لوگوں کا گمان ہے کہ اگر وہ مٹی جو چیچھوندرا پنے بل سے نکالتا ہے اگر اس مٹی کو پانی میں ملاکر نفرس پر ملا جائے تو نفرس کو فوراً آرام ہو گا۔ تھیم ارسطونے لکھاہے کہ اگر چیچھوندر کو تین رطل پانی میں ڈبو دیا جائے اور پھر کوئی انسان اس کو پی لے تو اگر اس پینے والے سے کسی بھی چیز کے متعلق کوئی بات پوچھی جائے تو یہ مخص اڑتمیں دن تک بطور ہذیان (یعنی پاگلوں کی طرح)وہ باتیں بتا تارہے گا۔ یکی بن ذکریا نے کماہے کہ اگر چیچھوندر کو تین رطل پانی میں ذبو کرچھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ پھول کر اس پانی میں پھٹ جائے۔ پھراس کو پانی سے نکال کر اس کی ہڈیوں کو پھینک دیا جائے اور اس پانی کو پھر کسی تانبے کے برتن میں پکایا جائے اور اس میں چار درہم اور اسی قدر افیون اور گندھک اور نوشادر کوٹ کر ملادیں۔ اس کے بعد اس میں چار رطل شد ڈال دیں۔ پھراس کو اس قدر پکایا جائے کہ مثل طلاء کے ہو جائے۔ اس کے بعد اس کو نمی شیشی میں رکھ لیں اور جب سورج برج حمل میں ہو تو برج حمل سے برج اسد میں داخل ہونے تک اس کو اگر کوئی چائے اور چاشے والااس کے ساتھ کوئی اور چیزند کھائے۔ یعنی بظاہر روزے سے رہے تواس عمل کے کرنے والے کو اللہ تعالی اپنی قدرت سے بہت کچھ علم سکھادیں گے۔

چیچھوندر کی خواب میں تعبیر | حِلد چیچھوندر کو خواب میں دیکھنے کی تعبیراندھے بن حیرانی پریشانی پوشیدگی اور راستہ کی تنگی سے دیتے ہیں اور بھی کان کے مریض کے خواب میں چھچھوندر آنے سے اس کی قوت ساعت کی زیادتی پر دلالت کر تا ہے اور اگر خلد میت کے ساتھ ویکھاتو العیاذ باللہ اس میت کے دوزخی ہونے کی نشانی ہے۔ کیونکہ اللہ

تعالی نے فرمایا ہے: و ذو قواعداب الحلد بما کنتم تعملون ۔ اس کے برخلاف اس میت کے جنتی ہونے کی بھی علامت ہو سکتی ے کوئلہ جنت الخلد بھی کلام پاک میں آیا ہے۔

#### الخلفة

(حامله او نثنی) المخلفة: حامله او نثنی كو كهتے ہيں 'اس كى جمع خلفات ہے۔

حديث ميں خلفہ كاذكر: ـ

امام مسلم في خفرت ابو جريره في روايت كى ب:

"رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كياتم ميں سے كسى كوبيہ بات محبوب ہے كہ جب وہ اپنے گھر لوث كر جائے تو تين گاہمن اونٹنیاں بڑی بزی اور فرید اپنے گھر میں بندھی ہوئی پائے۔ صحابہ انے عرض کیا جی ہاں 'یہ س کر آپ نے فرمایا کہ قرآن پاک کی تین آیتیں جو تم میں سے کوئی نماز میں پڑھتا ہے وہ اس کے حق میں ان جیسی تین اونٹیوں سے بہتر ہیں"۔ المام مسلم من حضرت ابو ہررہ اسے بدروایت بھی کی ہے کہ:

"نى اكرم صلى الله عليه وسلم نے فرماياكه انبياء عليه السلام ميس سے ايك نبي في جماد كا اراده كياتو اپني قوم سے فرماياكه ميرے ساتھ وہ لوگ جن كومندرجه ذيل عذر ہوں نہ جائيں:۔

(۱) ایک وہ مخص جو کسی عورت کی شرمگاہ کابذریعہ نکاح یا بذریعہ شراء مالک ہوا اور اس سے ہم بستری کاخواہاں ہے گرابھی تک کی نہیں۔ (۲) ایک وہ شخص جس نے کوئی عمارت بنوائی گرابھی اس کی چھت نہیں بنوائی اور (۳) ایک وہ فخص جسنے گابھن بمريال يا اونٹنيال خريدي مول اور ان كے بيانے كالمتظرمو"-

(آپ نے ان لوگوں کو جماد ہے اس وجہ سے روک دیا تھا کہ اگر بیہ جماد میں گئے تو ان کادل ان چیزوں کی طرف ماکل رہے گا

اور یہ بے فکری سے جہاد میں حصہ نہ لے سکیں گے)۔ اس کے بعد آپ جہاد کے لئے روانہ ہو گئے اور جب اس شہر میں پنچے جس سے جہاد کرنا تھاتو عصر کی نماز کاوقت قریب آگیاتو آپ نے سورج کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تو بھی اور میں بھی اللہ کی طرف سے مامور بیں اور پھریہ دعاماً تگی یا اللہ تو اس سورج کو میری خاطر غروب ہونے سے روک دے۔ چنانچہ جب تک آپ نے اس شہر کو فتح نہ کرلیا۔ سورج بحکم خدا غروب ہونے سے رکارہ۔

یہ نبی جنہوں نے جماد کیااور سورج کے غروب نہ ہونے کی دعاما تکی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔
میں جنہوں نے جماد کیااور سورج کے غروب نہ ہونے کی دعاما تکی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔

فائدہ اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی دو مرتبہ سورج غروب ہونے سے روک دیا گیا تھا۔ پہلی ہار معراج کی ضیح کو جبکہ معراج سے واپسی کے بعد آپ نے قریش کو سورج نظتے ہی ایک قافلہ کے مکہ المکرمہ میں داخل ہونے کی خبردی تھی اور وہ قافلہ اس وقت تک داخل نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالی نے سورج کو لوٹا دیا تھا (یہ طحاوی وغیرہ کی روایت ہے)

متدرک کے اخیر میں حضرت ابو ہررہ رضی اللہ عند کی روایت کردہ ایک صدیث ہے جس کو چیخ الاسلام امام ذہبی نے صبح

ا سناد ہتا یا ہے۔ " رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگر سات گابھن اونٹنیاں جو خوب موٹی ہوں جسم میں ڈال دی جائیں تو ان کو

دوزخ کی گرائی (تلی) تک چنچنے میں سترسال لگیں گے (امام ذہبیؓ نے فرمایا ہے کہ سات او نشیوں کی ممثیل میں تھست سے ہے کہ جنم کے سات دروازے ہیں "-

حضرت ابن عمر کی حدیث ہے:۔

''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مخض کو غلطی ہے قتل کر دیا گیا کو ژوں سے مار کریا لا تھی ہے تو دہت سو اونٹ ہوگی جن میں سے جالیس اونٹنیاں الی ہوں گی جو گابھن ہوں''۔

یخ الاسلام امام نووی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ اس حدیث میں ایک خاص بات سے سے کہ جب خلفہ کے معنی حاملہ او نٹنی ک بیں بعنی جس کے پیٹ میں بچہ ہو تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے یہ کیوں فرملیا کہ "ان کے پیٹ میں بچے ہوں"-اس کی کیا حکمت ہے؟اس کے جواب میں امام نوویؓ نے بی سے چار حکمتیں لکھی ہیں:-

(۱) یہ محض تاکید و وضاحت کے لئے ہے۔ (۲) "فی بطونها او لادها" اصل میں خلفہ کی تغییر ہے۔ (۳) اور اس تغییر کو بیان

کرنے کا مقصد اس وہم کو بھی دور کرنا ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ دیت میں الی خلفہ کا دینا کافی ہو گاہو کبھی حاملہ ہوئی ہو۔ مطلب
یہ کہ او ختی کا دیت میں دینے کے وقت حاملہ ہونا ضروری ہے اور اس کو ظاہر کرنے کے لئے آپ نے فی بطونها او لادها کی قید بڑھا
دی ہے۔ (۳) اور چو تھی حکمت یہ ہے کہ او ختی کا نفس الا مرمیں حاملہ ہونا شرط ہے۔ یہ نہیں کہ وہ حاملہ ظاہر ہو رہی ہو یہین اس کے
حاملہ ہونے میں کی قتم کا شبہ ہو بلکہ او ختی کا حاملہ ہونے میں کسی قتم کا شبہ نہ ہونا چاہیے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہونا ضروری
ہے۔ اس کے علاوہ "فی بطونها او لادها" کا ایک جواب رافعی نے یہ دیا ہے کہ خلفہ اس او ختی کو بھی کتے ہیں جس نے بچہ جن دیا
ہواور بچہ اس کے علاوہ "فی بطونها او لادها" کا ایک جواب رافعی نے یہ دیا ہے کہ خلفہ اس او ختی کو بھی کتے ہیں جس نے بچہ جن دیا
ہواور بچہ اس کے پیچے لگ رہا ہو۔

فائدہ:۔ خطائے محض کامطلب میہ ہے کہ مارنے کا ارادہ کسی دو سری چیز کا ہو تکراس کی جگہ کوئی انسان مرجائے تو اس میں قصاص نہیں ہے بلکہ دیت مختفہ (کچکی دیت) اس کے رشتہ داروں پر واجب ہے جو کہ تین سال میں ادا کی جائے گی اور کفارہ اس کے مال کا

تمام قسمول میں واجب ہے۔

شبہ عمد:- یہ ہے کہ الی چیزے مارنے کا ارادہ کیا جس ہے عام طور پر انسان نہ مرتے ہوں جیسے کسی نے لاٹھی سے ہلکا سامارا یا چھوٹے پچرسے ایک دو دفعہ مارا اور اس سے انسان مرجائے تو اس میں بھی قصاص نہیں ہے بلکہ دہت مغلظہ (بھاری دہت) قاتل

پھوتے چھرسے ایک دو دفعہ مارا اور اس سے انسان مرجائے تو اس میں بنی فصائص تہیں ہے بلکہ دیت مغلظہ (جماری دیت) قائر کے رشتہ داروں پر واجب ہے جس کو تین سال میں ادا کیاجائے گا۔

عمد محض: یہ ہے کہ انسان کے قل کاارادہ الی چیز ہے کیاجائے جس سے عمواً انسان مرجاتے ہیں۔ جیسے تکوار' چھری وغیرہ اس

میں کفو کے پائے جانے کے وقت قصاص ہے یا مجردیت مغلظہ ہوگی جو کہ فوراً قاتل کے مال سے دی جائے گی۔ امام ابو حنیفیہ کے نزدیک قتل عمر میں کفارہ واجب نہیں ہو تا۔ کیونکہ وہ گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ میں کفارہ واجب نہیں اس

لئے اس میں بھی کفارہ نہیں ہوگا۔ آزاد مسلم کی دست سواونٹ ہے۔ آگر دست عمر محض میں ہو ہاشہ عمر میں ہو قداس کہ سالدوں سر مغانا کہ اہدا روگا کس تنس ج

آزاد مسلم کی دیت سواونٹ ہے۔ آگر دیت عمر محض میں ہویا شبہ عمر میں ہوتواس کو سالوں سے مغلظہ کہاجائے گا۔ پس تین حقہ

اللہ اونٹ) اور تمیں جذعہ علا اور چالیس ایک اونٹنیاں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔ یہ عمرو زید بن ٹابت کا قول ہے اور ابن عمر کی گفشتہ صدیث کی وجہ سے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ بھی ای طرف کئے ہیں اور ایک قوم کا کہنا یہ ہے کہ دیت مغلظہ چار حصوں پر ہوگی۔ (۱) پچیس بنت علا بحاض (۲) پچیس بنت علا اور اس کو امام پر ہوگی۔ (۱) پچیس بنت علا اور اس کو امام اللہ علیہ کا قول ہے اور اس کو امام مالک امام احمد اور امام ابو حفیفہ نے افتیار کیا ہے۔

اور دیت خطاجو دیت مخففہ ہے وہ پانچ حصول پر ہوگی بالاتقاق یعنی ہیں بنت مخاض 'ہیں بنت لیون ہیں عقد ابن لیون 'ہیں حقہ ' ہیں جذعہ 'ہی عمر بن عبدالعزیز 'سلیمان 'بن بیار اور رہیہ گا قول ہے اور امام ابو حفیفہ ؓ نے ابن لیون کی جگہ ابن مخاض کہا ہے اور اس کو ابن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے اور قتل خطاو شبہ عمر ہیں دیت عاقلہ (رشتہ دار) پر ہوگ ۔ آگر اونٹ نہ ہوں تو اسی کے مقدار در ہموں یا دیٹاروں سے قیمت ادا کرنی ہوگی اور ایک دو سرے قول کے مطابق ایک ہزار دیٹاریا بارہ ہزار در ہم واجب ہوں گے۔ کیو تکہ حضرت عمر ؓ نے سونے والوں پر ایک ہزار دیٹار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار در ہم مقرر کئے تھے۔ کی امام مالک ' عروہ بن ذہیر' اور حسن بھری ؓ نے کما ہے۔ امام ابو حفیفہ ؓ نے کما ہے کہ دیت سواونٹ ہیں یا ایک ہزار دیٹاریا دس ہزار در ہم 'سفیان ثوری ؓ سے بھی کی منقول ہے۔

مسئلہ: عورت کی دیت آدمی کی دیت کانصف ہے۔ ذمی اور عمد والے کی دیت مسلم کی دیت کا ایک تمائی حصہ ہے اور آگر ذمی اعمد والے کتابی یا مجوس ہوں تو تلف کا پانچوال حصہ ہے۔ حضرت عراسے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یمودی ونصرانی کی دیت

له حقه: دواد نتني جو تيراسال خم كرك چوشے ين داخل موكني مو-

ته جذعه: وه او نثني جو اپنج بين سال من هو-

سله بنت مخاض: وه او نمنی جواینے وو سرے سال میں ہو۔

سك بنت ليون: وه او نفن جو تيرب سال من واخل بو كني مو-

ها این لیون: وه اونث جو تیرے سال می لگامو-

چار ہزار درہم اور مجوی کی دیت آٹھ ہزار درہم ہیں۔ اس کو ابن مسیب اور حسن ہمری نے اختیار کیا ہے اور اس طرف امام شافعی مجمع کئے ہیں اور اہل علم کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ ذمی اور معلم کی دیت مسلم کی دیت کے مثل ہے۔ یہ ابن مسعود اور سفیان گوری کا قول ہے۔ عمر بن عبد العزیر نے کما ہے کہ ذمی کی دیت مسلم کی دیت کا آدھا حصہ ہے اور یمی امام مالک اور امام احمد کا قول

تذنيب: والله قعالى في قرآن من فرمايا ب "وَمَنْ يَقْتُلْ مُوْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَز آوْةٌ جَهَنَّمُ حالِدًا فِينها الايه- (اورجو مار وُالے جان بوجہ کر کسی مومن مخص کو تو اس کی سزاجہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا) اس آیت کے مفہوم سے متعلق علاءنے میہ بحث کی ہے کہ آیا مومن کا خلود فی جنم مثل کافرکے خلود فی جنم کے ہے یا کیا؟ لیتن آگر کوئی مومن کسی دوسرے مومن کو عمدا قتل کر بیٹھے تو کیا بموجب اس آیت شریفہ اس کو جہنم میں ہمیشہ اسی طرح رہنا ہو گاجیسا کہ کسی کافریا مشرک کو 'اس بارے میں مفسرین نے کہاہے کہ یہ آیت مقیس بن صبابہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو مرتد ہو گیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کاخون ہرر فرما دیا تھا۔ اس کا قصہ یہ ہوا تھا کہ جب اس کا بھائی ہشام بن صابہ بنی نجار میں قتل کر دیا گیااور اس کے قاتل کا پتہ نہ چلا تو بنی نجار نے اس کو اس کے بھائی کی دیت میں سواونٹ دے دیئے۔ دیت وصول کرنے کے بعد مقیس بن صابہ اور بی نجار کا ایک مخص فہری آنحضور صلی الله علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جانے کے لئے میند منورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ چنانچہ راستہ میں شیطان مقیس کے پاس آیا اور اس کے دل میں سے وسوسہ ڈالا کہ تونے اپنے بھائی کی دیت لے کر اپنے آپ کو معیوب اور مطعون بنالیا ہے۔ اس شرم اور عارہے بچنے کا طریقہ رہے کہ تواپنے بھائی کے عوض میں اپنے اس ساتھی (بی نجار کے فرد فہری) کو قتل کروے اس سے تجھ کو اپنے بھائی کا نقام بھی مل جائے گااور یہ اونٹ بھی تیرے پاس ہی رہیں گے۔ چنانچہ مقیس نے فہری کو غافل پاکرایک بڑا پھراٹھایا اور اس کو پوری قوت سے فہری کے مربر دے ماراجس سے اس کا سرپاش پاش ہو گیا۔ اس کے بعد مقیس دیت کے اونٹوں کو ہانگٹا ہوا کمہ مکرمہ مرتد ہو کر چل ویا۔ پس اللہ تعالی نے اوپر ند کورہ آیت نازل فرائی۔ مقیس وہی مخص ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن دینے والوں سے منح مکہ کے دن مشکیٰ قرار دیاتھااور اس کو اس حالت میں قتل کیا گیا کہ وہ خانہ کعبہ کاغلاف پکڑے ہوئے تھا۔ اس آیت کے حکم میں اختلاف ہے۔ بغویؓ وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپؓ نے فرملیا کہ مومن کو عمر آقل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے-

جب سورہ فرقان کی یہ آیت وَالَّذِیْنَ لاَ یَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلْهَا آخَوَ نازل ہوئی تو زید بن ثابت رضی الله عند سے فرمایا تھا کہ ہم
کو اس آیت کی نری پر تعجب ہے۔ چنانچہ اس کے بعد سات میپنے بھی نہ گزرے سے کہ سخت احکام والی آیت نازل ہوئی اور اس
سخت احکام والی آیت سے نرم احکام والی آیت منسوخ ہو گئی۔ سخت احکام والی آیت سے مراد سورہ نساء کی آیت ہے اور نرم احکام
والی آیت سے مراد سورہ فرقان کی آیت ہے۔ ابن عباس رضی الله عند نے فرمایا ہے کہ سورہ فرقان کی آیت کی ہے اور سوہ نساء کی
آیت مدنی ہے اور اس کو کسی نے بھی منسوخ نہیں کیا ہے۔

جمهور مفرین اور الل سنت و الجماعت كالم بب به به كه مسلم كوعد أقتل كرنے والے كى توبد مقبول به كيونكه الله تعالى ف فرايا به: إِنَّ اللَّهُ لاَ يَغْفِرُ أَنْ يُشَوَّلُ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَٰلِكَ لِمَنَ يَّشَاء "كه الله تعالى شرك كو معاف نهيں كرے گا- اس كے علاوہ جس كى جاہے گامغفرت فرائے گااور جو اس سلسلہ ميں معرت ابن عباس سے مروى ہے وہ قتل سے زجر و تبيه پر سختی ومباحث ہے۔ جیسا کہ سفیان بن عیبینہ سے مموی ہے کہ مومن جب تک قتل نہ کرے تواس کو کما جائے کہ تیری توبہ مقبول نہیں اور آگر اس نے قتل کر دیا تو پھر کما جائے کہ توبہ مقبول ہو سکتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آگر کوئی مومن کسی مومن کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تواسے قتل سے ہاز رکھنے کے لئے کہ اجائے گا کہ اس قتل یعنی اس گناہ کی وجہ سے تیری تو ہہ بھی مقبول نہیں ہوگی اور یہ کہنا صرف اس کو اس گناہ سے رو کئے اور ہاز رکھنے کے لئے ہے نہ کہ حقیقت میں اس کی تو بہ قبول ہوگی۔ لیکن آگر کوئی اس تنبیہ کے بادجو دبھی قتل کر بیٹھے تو پھراس کو اس گناہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے صرف تو بہ بی ہے اور ایسے وقت میں اس کو تو بہ کی تلقین بی کی جائے گی کہ تیری تو بہ مقبول ہو سکتی ہے۔ آگر اللہ چاہیں تو ورنہ نہیں۔ یعنی جمہور علماء کے نزدیک مومن کو عمد اقتل کرنے والے کی تو بہ قبول ہو سکتی ہے۔ ایسانہیں ہے کہ اس گناہ کی وجہ سے وہ خلدنی النار ہو جائے۔

اور جولوگ مومن کے مخل عمر پر تعلید کا تھم لگاتے ہیں ان کے پاس اس آیت میں کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ آیت ایک کافر مقیس ابن صبابہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور یہ بھی کما گیاہے کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو مومن کے قتل کو اس کے ایمان کی وجہ سے حلال سمجھے وہ کافر مخلدنی النارہے۔

روایت ہے کہ عمروبن عبیدنے ابو عمروبن علاء سے کماکیاحق تعالی اپنے وعدے کے خلاف کریں گے؟ تو ابو عمرونے جو اب دیا کہ نہیں۔ اس پر عمروبن عبیدنے کماکہ کیااللہ تعالی نے نہیں کماؤ مَنْ یَقْتُلْ مُؤمِدَا مُتَّعَمِدًا فَحَوَّاءُهُ جَهَنَّمُ خَالدًا فِیْهَا۔ اس پر ابو عمرونے کماکہ اے عمروبن عبید! کیا تو عجمیوں میں سے ہے؟ تجھ کو معلوم نہیں کہ عرب لوگ وعید میں خلاف کو خلاف اور برا شار نہیں کرتے۔ البتہ وعدہ میں خلاف کو برا سجھتے ہیں۔ اور یہ شعر پڑھا

وانی وَاوعدتُه او وعدتُه ما خلف ایعادی و منجز موعدی ترجمہ: «میں نے اس کے ساتھ وعدہ کیااور اس سے وعدہ لیاتو اس نے جھے سے کرایا ہوا وعدہ تو پورا کرایا مگرا پناوعدہ بھی پورانہیں کیا"۔

اوراس کی دلیل کہ شرک کے علاوہ کوئی اور گناہ دوزخ میں بھیگلی کو واجب نہیں کر تا بخاری گی یہ روایت ہے جس کو عمادہ ابن صامت نے روایت کیا ہے جو بدر میں شریک تھے اور عقبہ کی رات سرداروں میں سے ایک سردار تھے۔

"رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرایا جب کہ آپ کے اردگر دصحابہ سرام جمع تھے ، جھے ہے اس پر بیعت کرو کہ اللہ ک ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا 'نہ زناکرنا 'نہ چوری کرنا 'نہ اولاد کو قتل کرنا 'نہ بہتان باند ھنااور نہ کسی اجھے کام میں نافرہائی کرنا ' تم میں سے جس کسی نے اس کو پورا کیا تو اس کی جزاء اللہ عنایت فرہائیں گے اور جس نے ان چیزوں میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور وہ دنیا میں کسی سزامیں جٹلا ہو گیا تو یہ اس کے لئے کفارہ ہے اور آگر کسی نے ایسا کیا اور اللہ تعلق نے اس کی عیب پوشی فرمائی (بعنی دنیا میں کوئی سزانہ دی) تو اللہ کو اختیار ہے خواہ معاف کر دے یا اس کو عذاب دے 'عبادہ بن صامت (رضی اللہ تعلق عنہ) نے کہا کہ ہم نے آپ ہے اس پر بیعت کی "۔

مدیث میج میں ایک اور روایت ہے:

"آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا ، جس مخص نے الله تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں تھرایا وہ جنت میں داخل ہو

## الخمل

(مچلی کی ایک قشم)

## الخنتعة

الخنتعة: ماده لومرى - از برى نے يى كلما --

(چھوٹی ٹڈی)العندع:چھوٹی ٹڈی- جندب کے وزن پر بے اور محکم نے کہاہے کہ بعض لغت میں اس کو چھگاد ڑبھی کہا گیا ہے۔

## الخنزيرالبرى

(خطکی کاسور ' فزری)العندیو : خاء مجمد کے سروے ساتھ 'اس کی جمع خنازیہ ہے اور اکثر لغویین کے نزدیک بیر رہائی ہے- ابن سیدہ نے بعض صاحب بغت سے نقل کیا ہے کہ یہ خنزیر العین (تکھیوں سے دیکھنا) سے مشتق ہے۔ کیونکہ یہ ای طرح دیکھتا ہے۔ النداس قول کے اعتبار سے یہ خلاقی ہوگا۔ کماجاتا ہے تنحاز دالو جل لینی جب آدمی نگاہ تیز کرنے کے لئے پلکوں کو سمیٹیا ہے جیسا کہ

عمروبن العاص رضي الله عنه نے جنگ صفین کے دن کہاتھا -لُّمَّ كَسَوْتُ الْطُوْفَ مِنْ غَيْرِ حَوْدٍ إَذَا تَخَازَرَتُ وَمَا بِيْ مِنْ خَزَرٍ نے دشمنوں کی لوہے کی ٹوپال تو ژ ڈالیں بغیر کسی کوشش ترجمہ:جب جنگ ہوئی تو میں رہیم پہنے ہوئے نہیں تھا پھر میں

كَالْحَيَّةِ الصَّمَاءِ فِي أَصْلِ الشَّجَرِ ٱلْفَيَتَنِينُ الوىٰ بَعِيْدُ الْمُسْتَمِر ترجمه: تونے مجھ كو محبت ميں ايساتر يا ہوا چھوڑ ديا جيساكہ سانپ در خت كى جڑ ميں بل كھا تاہے"۔ اور اب میں اس محبت میں برائی اور بھلائی کو أَخْمَلُ مَا حَمَلُت مِن خَيْرٍ وشَرٍّ

خزر کی کنیت 'ابوجهم' ابو زرعه ' ابو دلف ' ابوعلیه اور ابو تام ہے۔

خزر کی خصوصیت خزر ورندہ اور چوپایہ وونوں میں مشترک ہے لینی اس کا شار مواثی میں بھی ہے اور ورندول میں بھی ا مواثی میں اس کا شار اس وجہ سے ہے کہ مواثی کی طرح اس کے پیروں میں کھریاں ہیں اور سے کھاس بھی کھا تا ہے اور درندگی کی اس میں بیہ صفت ہے کہ درندول کی طرح اس کے منہ میں وو دانت ہیں جن سے وہ پھاڑ تا چرتا ہے۔ نظمی کا خزیر انتهائی شموت پرست ہو تا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ چرنے کی حالت میں وہ اپنی مادہ پر چڑھ جاتا ہے اور بعض او قات ایسا ہو تا

ہے کہ اس کی مادہ چرتے چرتے میلوں چلی جاتی ہے اور بداس دوران مستقل مادہ سے جفتی کر تا رہتا ہے دور سے ویکھنے سے ایسے موقعوں پر نر اور مادہ چھپاؤں کا ایک بی جانور دکھائی دیتے ہیں اور اس کا نراپنی مادہ سے دو سرے نروں کو لگنے نہیں دیتا حتیٰ کہ بعض او قات ایک نر دو سرے نرکو صرف اس وجہ سے مار ڈالتا ہے کہ اس نے اس کی مادہ کی طرف رغبت کی تھی اور بعض دفعہ ایسا ہو تا ہے کہ سب کے سب اس لڑائی میں شامل ہو جاتے ہیں اور ایکد و سرے کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

جب جنرر کی شہوت بھڑ کتی ہے تو یہ اپنا سرجھ کالیتا ہے اور دم کو خوب ہلانے لگتا ہے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی بدل جاتی ہے۔
نر آٹھ ماہ اور مادہ چھ ماہ میں بچہ دلوانے اور دینے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ملکوں میں نر صرف چارماہ میں بی اس قابل ہو جاتا
ہے کہ بچے جنوا سکے۔ مگر مادہ چھ یا سات ماہ سے پہلے حد بلوغ کو نہیں پہنچتی اور جب مادہ پندرہ سال کی ہو جاتی ہے تو اس کے بچے ہوتا
بند ہو جاتے ہیں۔ حیوانوں میں یہ جنس بہت بی نسل افزا ہوتی ہے اور اس کے نر میں زبردست قوت جفتی اور قوت امساک ہوتی

کماجاتا ہے کہ دانت اور دم والے جانوروں ہیں کوئی جانور ایسا نہیں جس کے دانتوں ہیں اس قدر قوت ہو جتنی کہ خزیر کے
دانتوں ہیں ہوتی ہے۔ یہ اپنے ایکے دانتوں سے شمشیراور نیزہ باز کو بھی مارگرا تاہے اور اس کے دانت بدن کے جس حصہ پر ہمی پر
جاتے ہیں دہل کی ہٹیاں رگ و پہنے سب کاٹ ویتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا ہو تا ہے کہ اس کے ایکے دو دانت برھ کر ایک دو سرے
سے مل جاتے ہیں جس کی دجہ سے یہ کھانے سے معذور ہوجاتا ہے اور آخر کار پھی دن کے بعد مرجاتا ہے۔ اگر خزیر کے کاٹ لیتا
ہے تو کتے کہ تمام بال جمز جاتے ہیں اور اگر جنگلی خزیر کو پکڑ کر آبادی ہیں لایا جائے اور اس کی تادیب کی جائے۔ یعنی پالا جائے تو وہ
تادیب تبول نمیں کر تا اور وحثی ہی رہتا ہے۔ خزیر سانپ کو دیکھتے ہی کھالیتا ہے اور اس کا زہراس کو پھی بھی نصان نمیں پہنچا تا اور
سے بیانچہ روم کے نصار کی جب اس کو کھاتا چاہتے تو اس کو گئی دن تک بھوکار کھاجائے اور پھر کھانے کو دیاجائے تو یہ دودن ہیں ہی فریہ ہوجاتا
کو مار کر کھالیت اور جب بھی خزیر بیار ہوجاتا ہے تو یہ سرطان (کیکڑا) کو پکڑ کر کھالیتا ہے جس سے اس کا مرض دور ہوجاتا ہے اور
اس کے اندرا کی عجیب بات یہ ہے کہ آگر اس کو گدھے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جائے اور پھر گدھا پیشاب کرے تو یہ اس
دوقت مرجاتا ہے۔ لذا اس کے پالے والے اس کو گدھے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جائے اور پھر گدھا پیشاب کرے تو یہ اس کے اندرا کی جیب بات یہ ہے کہ آگر اس کو گدھے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جائے اور پھر گدھا ہی دائی دور باندھتے ہیں اور آگر کی وجہ سے اس کی ایک آگھ کل گوشت
مرکاتا ہے۔ لذا اس کی پالے والے اس کو گدھے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جائے اور پھر گردھ اس کی کھال گوشت

#### حدیث میں خنز بر کا تذکرہ:

بخاری ومسلم اور دیگر محدثین رحمهم الله اجعین نے حضرت ابو ہریرہ "سے روایت کی ہے:۔

"ونی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرایا کہ قتم ہے اس ذات پاک کی جس کے بعنہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم میں ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے ، وہ صلیب کو تو ڑ دیں گے اور خزیر کو قتل کریں گے اور خزیر کو مسلم عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے ، وہ صلیب کو تو ڑ دیں گے اور خزیر کو قت وغیرہ کی ساقط کریں گے۔ آپ کے زمانہ میں مال کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گار یعنی صد قات وغیرہ کی مشکل میں) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے زمانہ میں جملہ ادیان نیست و نابود ہو جا کیں گے اور صرف دین محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلام باقی رہے گا"۔ اور جب دجال ہلاک ہو گا آپ چالیس سال تک زندہ رہیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کو وفات

دیں گے اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ یہ حدیث ابو داؤدنے نقل کی ہے۔ خطابی نے اس قول سے کہ ''وہ خزیر کو ماریں گے '' یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ سور کا مار ناواجب ہے اور بیہ کہ وہ نجس العین ہے اور

تطالب نے اس تول سے کہ ''وہ حزیر کو ہاریں کے سیستکہ احدیثائے کہ خور ہاراوابہ ب بہ اور یہ کا ور مصرت عیسیٰ علیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخر زمانہ میں ہو گااور اس وقت سوائے دین محمدی کے اور کوئی دین نہ ہو گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندال آخر زبانہ میں ہو گا اور و مُصَلِّحُون کَھُ اُوہ جزیبہ ساقط کریں گے) اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بیود ونصار کی کے جزیبہ

السلام کانزول آخر زمانہ میں ہو گااور وَیَصَعُ الْمِجِزْیَةَ (وہ جزیبہ ساقط کریں گے) اس کامطلب یہ ہے کہ آپ یمود ونصاریٰ کے جزیبہ ساقط کر دیں گے اور ان کو اسلام پر آمادہ کریں گے۔

موطائے اخیر میں کی بن سعید سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو راستہ میں ایک خزیر ملاتو آپ نے اس سے کہا کہ سلامتی کے ساتھ گزرجاؤ ' تو آپ سے کہا گیا کہ کیا خزیر کو بھی اس طرح خاطب کیاجا سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ جھے اندیشہ ہے کہ کمیں میری ذبان بری مفتکو کی عادی نہ ہو جائے۔

فائدہ:۔ مغرین اور اصحاب نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عینی کا گزریمود کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ چنانچہ یمودیوں نے جب آپ کو دیکھا تو کہنے گئے کہ دیکھو جادوگرنی کا بیٹا جادوگر جا رہا ہے۔ لیتن اس طرح انہوں نے آپ پر اور آپ کی والدہ پر تہمت رگائی۔ چنانچہ حضرت عینی علیہ السلام نے ان کے یہ الفاظ س کر ان پر بد دعا اور لعنت فرائی۔ چنانچہ اس بد دعا اور لعنت کا اثر یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے ان کو خزیر کی صور توں میں مسخ فرما دیا۔ اس واقعہ کی اطلاع جب ان کے سردار بموذاکو ہوئی تو وہ تھبرا کیا اور اس کو مگان ہوا کہ کمیں حضرت عینی علیہ السلام اس کے لئے بھی بد دعا نہ فرمادیں۔ چنانچہ اس نے فررآ یمودیوں کو مشورہ کرنے کے لئے جمع کیا۔ چنانچہ تمام یمودیوں نے مشورہ کی اور آپ کی محات چنانچہ تمام یمودیوں نے ایک زبان ہو کر آپ کے قتل کا مشورہ دیا اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے یمود آپ کی گھات میں بیٹھ کے اور آپ کو سولی دینے کے لئے صلیب بھی گاڑ دی۔ اس کے بعد زخین پر اندھواچھا کیا اور اللہ تعالی نے آسمان سے فرشیت میں بیٹھ کے اور آپ کو صوبی علیہ السلام اور یمود کے در میان حائل ہو جائمیں چنانچہ اس رات حضرت عینی علیہ السلام اور یمود کے در میان حائل ہو جائمیں چنانچہ اس رات حضرت عینی علیہ السلام نے رہی فرمایا کہ عرغ کی اذان سے پہلے تم میں سے ایک مخص میرے ساتھ غداری کو جمع فرمایا اور در نے عوض جھے بی ڈوالے گا۔

بچھ کر موں دے رہی۔ بعض حضرات نے کماہے کہ جس محض کو اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ می صورت میں بدل دیا تھاوہ یہود میں سے ہی ایک مخض تھا اور اس کانام ططیانوس تھا اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ حفرت عینی علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون میرے لئے اپی جان نار کرے گا؟ چنانچہ آپ کے حواریوں میں سے ایک مخص اٹھے اور عرض کیا کہ یا روح الله میں جان ناری کے لئے تیار ہوں تو بعد میں مجکم خدا میں مخص حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل میں بدل محکے اور یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ انمی کو گر فار کر کے سولی پرچ هادیا اور اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسان پر اٹھالیا۔ جب آپ آسان پر بنج تو الله تعالى نے آپ كے بَر لكادية اور آپ كو نورانى لباس بهنايا اور كھانے و بينے كى خواہش كو آپ سے منقطع فرماديا۔ چنانچه آپ طائکہ مقربین کے ساتھ عرش کے اردگر داڑتے پھرتے ہیں-(بخاری شریف کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ شب معراج میں نبی كريم صلى الله عليه وسلم كى طاقات حضرت عيسى" سے دوسرے آسان پر ہوئى تھى اور آپ كے ساتھ حضرت يجى عليه السلام بھى تھے-(از مترجم)

مؤر خین کابیان ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام تیرہ سال کی عمر میں حاملہ ہو گئی تھیں اور آپ کی ولادت بیت اللحم میں باہل پر سکندر کے حملہ سے ۱۵ سال بعد ہوئی اور پھر تمیں سال کی عمر میں آپ پر وحی نازل ہوئی شروع ہوئی اور ماہ رمضان کی شب قدر کو بیت المقدس سے بعمر ۳۳ سال آپ کو آسان پر اٹھالیا گیا۔ آپ کے رفع الی السماء کے چھ سال بعد آپ کی والدہ حضرت مریم کا انتقال ہوا۔

ابن انی الدنیانے سعید بن عبدالعزیزے روایت کیاہے کہ أسید فزاری سے کسی نے کہا کہ آپ روزی کمال سے حاصل کرتے ہیں تو ابد اسیدنے اللہ تعالی کی تعریف بیان کرنے کے بعد کما کہ اللہ تعالی کوں اور خزیروں کو رزق دیتا ہے کیا ابو أسيد كونه دے گا۔ "انس بن الک" سے مردی ہے کہ نی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کاطلب کرنا ہرمسلمان پر فرض ہے اور علم کو اس کے غیرالل میں رکھنے والا خزیروں کو جوا ہرات 'موتی اور سونا پہنانے والے کے مانند ہے"۔

احیاء میں ہے کہ ایک مخص ابن سیرین کے پاس آیا اور کما کہ میں نے خواب میں دیکھاہے کہ میں خزیر کی گردن میں موتیوں کا ہار پہنا رہا ہوں۔ ابن سیرین ؒنے اس کی یہ تعبیر دی کہ تواہیے مخص کو حکمت (علم) سکھاتا ہے جو اس کااہل نہیں ہے۔

طلب دنیاکاسبق آموزواقعہ علامہ دمیری رحمہ الله علیہ علاء سوء کے بارے میں احیاء سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ ا ایک مخص حفرت موی علیه السلام کی خدمت کیا کر تا تھااور ہروفت آپ کی خدمت میں موجود

رہتا۔ کچھ دن بعد اس نے لوگوں کے سامنے سے کمنا شروع کر دیا کہ "حدثنی موسی صفی الله" مجھ سے موسی صفی اللہ نے بیان كيا "حدثني موسى نجى الله" مجه سے مول مجى الله نے يہ بيان كيا" حدثني موسى كليم الله" مجھ سے مول كليم الله نے يہ بیان کیا اور اس کالوگوں کے سامنے طرح طرح سے حضرت موی علیہ السلام کے حوالے سے بیان کرنے کامقعمد لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا تھا تاکہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اس کو تھا نف و نذرانے دینے لگیں جس ہے کہ وہ مالدار ہو جائے۔ چنانچہ اس طریقہ سے اس نے کافی مال جمع کر لیا اور خوب دولت مند ہو گیا۔ تکر پھراجانک وہ غائب ہو گیااور حضرت مولیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بھی نہ آیا تو حضرت موسی علیہ السلام نے اس کے بارے میں کافی تفتیش کی محراس کا پچھ پنہ نہ چلا۔ پچھ دن کے بعد ایک مخص آپ کے پاس آیا جس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رسی میں بندھا ہوا خزیر تھا۔ اس مخص نے حضرت مو کی علیہ السلام سے آکر عرض کیا کہ کیا آپ فلال مخض کو جانتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں جانتا ہوں مگر کافی دنوں سے وہ مجھ کو نہیں ملا

حالانکہ میں نے اس کی بہت تفتیش کرائی-

یہ جواب من کر اس مخص نے کہا کہ یہ میرے ہاتھ میں جو کالی رس سے بندھا ہوا خزیر ہے یہ وہی مخص ہے جس کی آپ کو اطاق ہے۔ یہ من کر آپ نے اللہ تعالی سے دعاکی کہ اے اللہ اس کو اس کی پہلی صالت پر لوٹادے تاکہ میں اس سے دریافت کروں کہ یہ آدمی کس وجہ سے خزیر بن گیا۔ اللہ تعالی نے بذریعہ وحی حضرت موٹی علیہ السلام کو اطلاع دی کہ یہ دعاتو میں آپ کی قبول نمیں کروں گا۔ البتہ اتنا آپ کو بتلادیتا ہوں کہ ہم نے اس کو اس وجہ سے خزیر کی صورت میں مستم کردیا کیونکہ یہ دین کے ذریعہ سے نمیں کروں گا۔ البتہ اتنا آپ کو بتلادیتا ہوں کہ ہم نے اس کو اس وجہ سے خزیر کی صورت میں مستم کردیا کیونکہ یہ دین کے ذریعہ سے

یا 8 طاب طا-ای طرح ایک روایت امام ابو طالب کی نے قوت القلوب میں اور متدرک میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ر

" " کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں ایک گروہ ایسا ہو گاجو طعام و شراب اور امو میں رات گزارے گا

لیکن جب وہ صبح کو اشھیں کے تو ان کی صور توں کو خزیر کی صور توں میں مستح کیا جا چکا ہو گا اور اللہ تعالیٰ ان میں سے چھ

قبائل کو اور چھے گھروں کو ذمین میں دھنسا دیں ہے۔ یہاں تک کہ لوگ صبح کو کہیں گے کہ رات فلال گھر دھنس گیا اور

اللہ تعالیٰ ان پر پھر برسائیں کے جیسے قوم لوظ پر برسائے گئے تھے اور ان پر ایک تند ہوا بھیجیں گے 'ان کے شراب چینے'

سود کھانے اور گانے والی عور توں کو رکھنے اور قطع رحمی کی وجہ سے "۔ (راوی کا قول ہے کہ بیہ حدیث صبحح الاسناو ہے)

خزیر کا شرعی تھم خزیر بنس العین ہے اور اس کا کھانا حرام ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں۔ حدیث میں ہے:

«حضرت ابو ہریرہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے شراب اور اس کی قیمت مردار اور اس کی قیمت خزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے"۔

اس سے جوازانقاع میں اختلاف ہے۔ کیونکہ ایک جماعت نے اس سے انتفاع کو کمردہ قرار دیا ہے اور جن لوگوں نے اس سے انتفاع کو منع کیا ہے وہ بیر ہیں:۔

ابن سیرین ' تحکم ' مماز ' شافعی ' احمد و اسحاق ۔ اور ایک گروہ نے اس سے انتفاع کے سلسلہ میں رخصت دی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ حسن ' اوزاعی اور اصحاب رائے۔

خزر کتے کی طرح نجس العین ہے۔ اس لئے اس کے کسی بھی حصہ سے کوئی چیز مس ہو جانے سے وہ چیز نجس ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس چیز کو سات مرتبہ دھویا جائے گااور ان سات مرتبہ دھونے میں ایک مرتبہ مٹی سے دھونا بھی شامل ہے اور خزر کا کھانا حرام ہے اس آیت کی وجہ سے:

و الله المحدُّفِيْمَا أُوْحِى إِلَى مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِم يَظْعَمُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُوْنَ مَيْنَةً أَوْدَمًا مَسْفُوْحُا أَوْلَحُمْ خِنْزِيْرٍ فَإِنَّهُ رِجْسُ. فاكده: علامہ قاضی القصاة ماوروی نے كما ہے كه "فانه رجس" مِن صَمير خزر كي طرف لوث ربى ہے - يعنی مضاف اليه كي طرف كيونكه وه اقرب ہے اور اس كي نظيريه دوسرى ايك آيت ہے "وَاشْكُرُوْانِغْمَةَ الله إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ" ليكن شخ ابوحيان نے اس مِن اختلاف كيا ہے اور كما ہے كه ضمير لحم كي طرف لوث ربى ہے - كيونكه جب كلام ميں مضاف اور مضاف اليه دونوں ہوں تو محكمہ دلائل وبرابين سے مزين متنوع ومنفره كتب پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ ضمیر مضاف کی طرف لوٹتی ہے نہ کہ مضاف الیہ کی طرف' اس لئے کہ مضاف وہی ہے جس کے بارے میں بات جاری ہے اور مضاف الیہ کاذکر عرض کے طریقتہ پر ہو تاہے تاکہ مضاف معرف اور مخصص ہو جائے۔

علامہ دمیری کہتے ہیں کہ ہمارے الشیخ السنوی نے فرمایا کہ علامہ ماوردی نے جو ذکر کیا ہے وہ معنی کے اعتبارے اولی ہے اس لئے کہ تحریم کم تو آیت میں کم خزیر سے سمجھ میں آ رہا ہے۔ پس اگر مغیر کو اس طرف لوٹایا جائے تو کلام کا بنیادی فاکدے سے خلا ہونا لازم آئے گا۔ اس وجہ سے خزیر کی طرف ضمیر کالوٹانا واجب ہے۔ نیز اس وجہ سے بھی تاکہ گوشت جگر' تلی اور اس کے تمام اجزاء کا حرام ہونا معلوم ہو جائے۔

قرطبی نے سور اَبقرہ کی تغییر میں لکھاہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ علاوہ بالوں کے بورا خزیر حرام ہے۔ کیو تکہ بالوں سے چڑا وغیرہ سینا جائز ہے۔ ابن منذر نے اس کی نجاست پر اجماع نقل کیا ہے۔ حالا نکہ اس کے اجماع کے دعوی میں اشکال ہے۔ کیونکہ امام مالک اس میں اختلاف کرتے ہیں۔ البتہ خزیر کتے سے بدتر ہے کیونکہ اس کا قتل مستحب ہے اور اس سے انتفاع کمی بھی حالت میں جائز نہیں۔

بھنخ الاسلام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہاہے کہ ہمارے پاس اس کے نجس ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ غد ہب کا مقتفی اس کی پاک کا ہے جیسے شیر 'جھیڑھا اور چوہاوغیرہ۔

"مروی ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بالوں سے (خزیر کے بالوں سے) چڑا وغیرہ سینے کے متعلق بوچھاتو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں"(

ابن خویز منداد یک کہا ہے کہ اس کے بالوں سے چڑا سینے کا رواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور آپ کے بعد موجود ہونا ظاہرہ اور اس کاعلم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تکیر فرمایا تھا اور نہ آپ کے بعد کسی امام سے ثابت ہے۔ شیخ نصر المقدی نے کہا ہے کہ ایسے موزہ پر جس کو خزیر کے بالوں سے سیا گیا ہو مسح جائز نہیں ہے اگر چہ اس کو سات مرتبہ اس طرح دھویا گیا ہو کہ اس میں ایک مرتبہ مٹی سے بھی دھونا شامل ہو۔ تب بھی مسح ناجائز ہو گا۔ کیونکہ مٹی اور پانی ان جگہوں تک نہیں کہی جس بالوں سے سیا گیا ہو۔ اور قفال نے تلخیص کی شرح میں لکھا ہے کہ میں نے چھخ ابو زید سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ معاملہ جب تنگ ہو جائے تو گھڑائش ہے۔ یعنی لوگوں کو سخت ضرورت کی بنا پر اس سے نماز پڑھنا جائز

فنزیر کا جمع کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ لوگوں پر حملہ کرتا ہویا نہیں۔اور آگر حملہ کرتا ہو تو اس کا قبل کرتا قطعی طور پر واجب ہے ورنہ پھردوصور تیں ہیں۔ایک بیہ کہ اس کا قبل واجب اور دو سرے اس کا قبل جائز ہے اور اس کو چھوڑ تا بھی جائز ہے۔امام شافعی گی تشریح کے مطابق۔پس اس کے قبل کے وجوب کی دوصور تیں ہو ئیں اور رہا اس کا جمع کرنا تو یہ کسی حال میں بھی جائز نہیں جیسا کہ شرح مہذب میں تشریح کی گئی ہے۔

سنن ابوداؤديس عرمه كي حديث ب:

"حضرت ابن عباس رضی الله عند سے مروی ہے کہ آپ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز کو کتا گردھا' خزیر' یمودی' مجوی اور حافقنہ عورت تو ڑویتی ہے اور کافی ہو گا کہ آگر وہ

نمازی کے سامنے سے ایک پھر کے کنارے سے گزریں (یعنی نمازی کو سترہ کرنا چاہیئے خواہ وہ کتناہی مختصر ہو وہ بھی اس کے لئے کانی ہوگا"۔

اوراى من مغيرة بن شعبه كى بير حديث بحى ب:-

"ب شک نی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جو مخص شراب یہے تو اس کو خزیر کا گوشت بھی کا کر تقسیم کرنا "ب شک نی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جو مخص شراب یہے تو اس کو خزیر کا گوشت بھی کا کر تقسیم کرنا

ہے۔ خطائی نے کہاہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کو خزیر کا گوشت کھاتا بھی حلال سمجھنا چاہیے۔ نمایہ میں اس کامطلب یہ بیان کیا گیاہے کہ ایسے فخص کو خزیر کا گوشت کا ٹنا چاہیے اور اس کے اعضاء کو الگ الگ کرنا چاہیے۔ جیسا کہ جب بکری کا گوشت

تو یو ہے جہ نہ ہے کس و سریرہ و سے ہاں چہتے ادر ان کے اسار و اسان بھی رہ چہتے ہیں کہ اب میں ہو ہے۔ فروخت کیاجا تا ہے تواس کے اعضاء کاٹ کر علیجہ و علیجہ کرتے ہیں۔ مطالب میں جس نہ بڑی کے بعد انہاں میں ان جہتر اور سیجھن جا ہے کہ کئی سیڈور جہ وہ میں نہ

مطلب یہ ہے کہ جس نے شراب کی بیچ کو حلال سمجھاتو اس کو خزیر کی بیچ بھی حلال سمجھنی چاہیے۔ کیونکہ یہ دونوں حرام ہونے میں برابر ہیں۔ اس حدیث کے الفاظ امر کے ہیں لیکن اس کے معنی نمی کے ہیں۔ لینی جس نے شراب بیجی تو اس کو خزیر کا بھی قصاب

ہونا چاہیے۔ خزیر کی ضرب الامثال الل عرب بولتے ہیں اَظلیَشُ مِنْ عَفَر لعنی دہ خزیر کے بچہ سے زیادہ تا سمجھ ہے۔عفر خزیر کے بچہ کو کہتے حزیر کی ضرب الامثال اللہ میں معند کھی اللہ سر بھی میں عند بھی کہتے ہے۔ میں انداز کے بچہ کو کہتے

سے اور عفر کچھو کو بھی کہتے ہیں اور اس کے ایک معنی شیطان کے بھی ہیں اور عفر کچھو کو بھی کہتے ہیں۔ نیزای طرح الل عرب بولتے ہیں اقبح من خنزیر لینی وہ خزریسے زیادہ بدترین ہے اور اس طرح کتے ہیں اکر ھه کو اھة المخدازیر الماء المغود لیمنی وہ خزریے لئے گرم کئے ہوئے پانی سے بھی زیادہ تاپندیدہ ہے۔ اس مثال کی اصل سے ہے کہ نصاری جب فزریکو کھاتا چاہتے ہیں تو پانی کو اہل کر اس میں زندہ فزریکو ڈال کر بھونتے ہیں اور اس کو ایفار کتے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کماہے:

وَلَقَدْ رَائِيتُ مَكَانَهُمْ فَكُرِهَتُهُمْ كَكُرَهُمْ كَكُراهَةِ الخنزير لِلإِيُغَارِ رَائِينُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الله

سر بهذا بين من المعظم ويلط وقع اليه ما يستريره فلا بينه لد شريران سوف اوت بول و ما يستر سرام به من من انهين زنده و الاجائي".

ابن درید نے کماہے کہ ایغار کامطلب میہ ہے کہ پانی کو ابالا جائے ادر پھراس میں زندہ خزیر کو بھوتا جائے۔ اس میں میں میں میں اس میں کہ میں اور میں میں اور میں میں اور میں میں اور میں میں میں میں میں میں میں میں میں م

ابن درید ابن درید کابورانام محربن الحن بن درید ابو بکراز دی بھری ہے۔ آپ لغت 'ادب د شعر میں اپنے وقت کے امام تھے۔ آپ ابن درید کا سب سے عمدہ شعر مقصورہ ہے جس کی تعریف شاہ بن مکیال ادر اس کے لڑکے اساعیل نے کی تقی ادر اس مقصورہ کی شرح بہت سے علاء نے کی تقی - بعض علاء نے کما ہے کہ ابن درید اعلم الشعراء ادر اشعر العلماء تھے اخیر عمر میں آپ کو فالج ہو کیا تھا۔ چنانچہ جب کوئی ان کے پاس آ تا تو یہ آنے والے کو دیکھ کر شور مجاتے تھے ادر اس کے آنے کی وجہ سے رنجیدہ ہو جاتے تھے۔ آخر کار ان کہ تر باق ملائے گیا ہے سال کر بعد آب رومارہ ا

آخر کار ان کو تریاق پلایا گیاتو آپ تندرست ہو گئے اور پھراپنے شاگر دول کو سبق دینے گئے۔ لیکن ایک سال کے بعد آپ پر دوبارہ فالج کا حملہ ہو گیااور آپ کا تمام جسم معطل ہو گیا۔ صرف ہاتھوں میں تھو ڑی سی حرکت بلق رہ گئی۔ آپ کے ایک شاگر دابوعلی نے کھا ہے کہ میں ابن درید کو معطل دکھے کر اکٹراپنے دل میں سوچتا تھا کہ ہونہ ہویہ سزا اللہ تعالی نے ان کو ان خیالات کی دی ہے جن کا ذکر

> انہوں نے اپنے مقصورہ کے اس شعر میں زمانے سے متعلق کیا ہے۔ محکوم دلاؤل میدالیند سے مذہب وہذرہ عنوہ مونو

مارست من لوهوت الافلاک من جوانب الجوعليه ماشكا ترجمه:- ميں نے اتن محنت كى كه آسان جمل كياتو بھى اس محنت كے برابر نہيں پنچ آپ كا آخرى شعريہ ہے-فواحزنى ان لاحياة لذيذة ولا عمل يوضى به الله صالح

ترجمہ:۔ ہائے افسوس میری زندگی بھی مکدر ہے اور کوئی ایسانیک عمل بھی پاس نہیں جس سے اللہ تعلقی راضی ہوں"۔

دوبارہ فانج کے حملہ کے بعد آپ دوسال زندہ رہے۔

ابن دریدنے کماہے کہ ایک رات میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھاجو میرے کمرے کے دروازہ کے دونوں دروں کو پکڑے ہوئے کھڑاہے اور مجھ سے کمہ رہاہے کہ ابن دریدتم نے جو شراب کے متعلق سب سے عمدہ شعر کماہے وہ مجھے سناؤ۔ میں

پاڑے ہوئے متراہے اور بھے سے امد رہاہے کہ ابن درید م نے بو سراب کے مسل سب سے عمرہ سرماہے وہ سے صاوت کی اسے اچھے اشعار نے جواب دیا کہ ابو نواس نے سب کچھ بیان کر دیا ہے اور اس نے کسی کے لئے پچھ نہیں چھوڑا (لینی ابو نواس سے اچھے اشعار شراب پر کسی نے نہیں کے) اس پر اس فخص نے کہا کہ میں ابو نواس سے بڑا شاعر ہوں تو میں نے کہا کہ اچھا آپ ہیں کون؟اس

نے جواب دیا کہ میں ابو تاجیہ شام کارہنے والا ہوں۔ پھراس نے سے اشعار پڑھے۔ محمد امریقال المناح صفراء بعدہ است

وحمراء قبل المزج صفراء بعده انت بین ٹوبی نرجس وشقائق ترجمہ: شراب کارنگ ملاوٹ سے پہلے مرخ تھاجب مل گئ تو زرو ہو گئ آئی وہ میرے پاس ود پوشاک میں ایک تو نرگس

(زرد)اور دوسرے مکل لاله (سرخ) ہیں"-

انگارے کی طرح تھے اچانک عاشق کے رنگ میں منتقل ہو گئے (یعنی زرد پڑ گئے) میں نے بیہ شعر سن کر اس سے کما کہ تم نے غلطی کی ہے۔ اس نے کماوہ کیسے؟ میں نے کما کہ تم نے حمراء کہ کر سمرخی کو مقدم

میں نے بیہ سعرت راس سے اما کہ م نے سمی ہے۔ اس کے امادہ سے ایک کہ اور ہے ایک کے ایک کے اس کے اس اور ہیر دو بیا کہ اور جار اس اوقت استفصاء کر دیا ہے اور پھر دبین ٹوبی نرجس و شقائق "کہ کر زردی کو مقدم کر دیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ او حاسد اس وقت استفصاء مقصود نہیں۔ یہ بھی کہاجاتا ہے کہ ابن درید شراب بہت بیتا تھااور اس کی عمر نوے سال سے تجاوز کر چکی تھی مگر پھر بھی اس نے شراب ترک نہیں کی تھی۔ جب اس کو فالج ہوا تو اس کی عقل وقہم درست تھی اس سے جو بھی سوال کیاجاتا وہ اس کا صحیح جواب دیتا۔ ابن درید کی وفات ماہ شعبان اسم میں بغداد میں ہوئی۔ درید 'ادرد کی تصغیرہے اور ادر دے معنی ہیں وہ آدمی جس کے دانت نہ جول۔ ابن خلکان و دو سرے علماء کی ہی تحقیق ہے۔

خزیر کے طبی فوا کم ا سانپ واژدہااس مخص کو شیں ستائیں گے اور اگر اس کو سکھاکر کسی چیز میں ملاکر بلا دی جائے تو حشرات الارض بالخصوص دی جائے تو فوراً آرام ہو گااور اگر کسی مخص کے ناک کے دونوں نصنے بند ہو گئے ہوں تواس کے پتے کے تمین تمین قطرے دونوں نصنوں میں ٹیکا دیے جائیں تو فوراً کھل جائیں گے۔ خزیر کی ہڈی کو جلانے کے بعد پیس کر کسی بواسیر کے مریض کو بلادیے ہے بواسیر کی شکایت جاتی رہے گی اور اگر اس کی ہڈی کو جو تھیا بخار والے مریض کے بدن پر لاکادی جائے تو چو تھیا بخار جاتا رہے گااور اگر ہڈی

کی راکھ کو کسی کے ناسور میں بھرویا جائے تو ناسور بست جلد اچھا ہو جائے گا۔ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مک عیم یو حنانے لکھا ہے کہ ہڈی کو کپڑے میں لیبیٹ کر اٹکانا چاہیے اور اگر اس کے پتے کو سکھاکر بواسیر کی جگہ پر رکھ دیا جائے تو بواسیر کو ہالکل ختم کر دے گا۔ آگر خزیر کا پاخانہ ترش انار کے درخت کی جڑ میں لیپ دیا جائے تو انار ترش سے شیریں آنے لگیں گے۔ آگر کوئی مخص فواق (بچکی) میں مبتلا ہو تو وہ خزیر کا فضلہ اپنے پاس رکھے تو اس کو فائدہ ہو گا اور اگر اس کو ایک مثقال کے برابر پی لیا جائے تو مثانہ کے پھڑی کو تو ڑ ڈالے گا اور اس طرح ایک مثقال کے برابر لے کر کچھ شمد کے ساتھ پی لینے سے چھوں دردسدہ اور

آئٹوں کے مروڑ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ خزیر کی خواب میں تعبیر اللہ خزیر کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر شر' تنگد تن' افلاس اور مال حرام ہے اور اس کی مادہ کو خواب میں اسے نقصان پنچاتو اس کی تعبیریہ ہے کہ صاحب خواب کو کسی نفرانی سے ننگی پنچ گی اور یہ بھی کما گیا ہے کہ خواب میں خزیر بھی بھی طاقت ور دیمن' مصیبت کے وقت

صاحب نواب و سی سران سے سی پ پ کی اور میں کا مان ہو جہ ہیں سریو میں میں مات وروس کی سیب سے وقت غذاری کرنے والا ملعون کی صورت میں دکھائی دیتا ہے اور اگر کسی نے دیکھا کہ وہ خزیر پر سوار ہے تو اس کو ملل ملے گااور وہ محض دستمن پر غالب آ جائے گااور جس محض نے خزیر کا لِکا ہوا گوشت کھایا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ صاحب خواب کو تجارت سے ناجائز مال حاصل ہو گااور اگر کسی نے دیکھا کہ وہ خزیر بن گیاہے تو اس کو ذلت کے ساتھ مال ملے گااور اس کے دین میں کوئی کمی واقع ہو جائے م

اوراگر کس نے دیکھا کہ وہ خزیر کی طرح چل رہا ہے تو اس کو خوشی حاصل ہوگی اور اگر خزیر کے بچول کے مالک نے یہ خواب
دیکھا تو اس کی تعبیراس کے لئے غم ہے۔ پالتو خزیر کو خواب میں دیکھنا سرسبزی اور شاوانی کی دلیل ہے۔ بشرطیکہ اسے اپ گھر میں
ویکھا ہو' ہر دہ حیوان جو جلدی برا ہو جا تا ہے اور جلدی مانوس ہو جا تا ہے اس کو خواب میں دیکھنا سرسبزی پورا ہو نایا حاجت کا پورا ہو نا
ہے۔ جنگلی خزیر کو خواب میں دیکھنا مسافر کے لئے بارش یا اولے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ خزیر ول
کوچرا رہا ہے تو اس کی تعبیر ہے کہ وہ یہودیا نصاری کے ساتھ جتلا ہو گا۔ اور اگر کسی نے دیکھا کہ اس کی بیوی خزیر بن گئی ہے تو
اس کی تعبیر طلاق ہے لینی وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے گاکیو تکہ وہ حرام ہے اس کے لئے اور اس کے گوشت کا دیکھنا تمام لوگول کے
لئے بمتر ہے کیو تکہ خزیر مرنے کے بعد بی فائدہ دیتا ہے اور ہی مل حرام ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْنَةُ وَالدَّمَ

## الخنزيرالبحري

(دریائی سور) امام مالک سے کس نے دریائی خزیر کے بارے میں سوال کیاتو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ خزیر بحری بھی کوئی جانور دریا میں نہیں ہے۔ البتہ ان کے یمال ایک دریائی جانور دلفین اللہ ہے۔ البتہ ان کے یمال ایک دریائی جانور دلفین اللہ ہے۔ البتہ ان کے یمال ایک دریائی جانور دلفین اللہ ہے۔ البتہ ان کے یمال ایک دریائی جانور دلفین اللہ ہے۔ اس کا ذکر انشاء اللہ باب الدال میں آئے گا) جس کو سوس مجھلی بھی کتے ہیں۔

ر پھے نے امام شافعیؓ سے پانی کے خزیر کے بارے میں سوال کیاتو آپ نے فرمایا کہ وہ کھایا جاتا ہے۔ روایت کی گئی ہے کہ جب آپ (امام شافعیؓ) عراق ملے تو آپ نے فرمایا کہ وہ کھایا جاتا ہے۔ روایت کی گئی ہے ابن ابی لیل نے حلال کما ہے اور یہ قول عمرٌ ، عثان '' ابن عباس ' اور ابو ابوب ' انصاری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حسن ٌ بھری ' اوزاعیؒ 'لیث اور ابو مالک وغیرہ

ے روایت ہے وہ فراتے ہیں کہ اس میں کلام ہے اور دوسری مرتبہ ان حضرات نے اس میں پر ہیزگاری کی تلقین فرائی۔
ابن ابی ہریرہ نے ابن خیران سے نقل کیا ہے کہ اکار نے پانی کے خزر کو اپنے لئے شکار کیااور کیا کہ اس کاذا نقہ بالکل مچھلی جیسا تھا۔ ابن وہ ب نے کہا ہے کہ میں نے لیٹ بن سعد سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر لوگ اس کو خزر کہتے ہیں تو یہ کھایا نہیں جا ساتا۔ کیونکہ اللہ تعالی نے خزر کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے (چنانچہ خزر بر بحری کے بارے میں علاء کی مختلف آراء ہیں۔ کوئی اس کو طال اور کوئی حرام کہتا ہے اور یہ صحیح طور پر معلوم نہیں کہ یہ جانور ہے کیا چیز؟ تو پھر ہم کو امام ابو حذیقہ کے قول پر کار بند ہونا چا ہیے جیسا کہ آپ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ (از مترجم)

#### الخنفساء

(گہریلہ) النحنفساء علائی بھی۔ حق تو یہ تھا کہ پہلے ہی خنفاء کاذکر آجاتا چاہیے تھا کہ کیونکہ اس بیں نون زا کہ ہے اور فاء پر فقہ ہے۔ اس کامونٹ خنفاء ق ہے۔ ابن سیدہ نے کہا ہے خنفاء ایک کالے رنگ کابدیو دار کیڑا ہے جو جعل بینی ڈانس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس کامونٹ خنفاء ایک کالے رنگ کابدیو دار کیڑا ہے جو جعل بینی ڈانس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس کامونٹ خنف اور خنفاء بھی ہے اور فاء پر ضمہ بھی ایک لغت بیں آیا ہے۔ اسمعی نے کہا ہے کہ خنفاء باء کے ساتھ نہیں بولاجا تا۔ اس کی کنیت ام النسو' ام الاسود' ام مخرج' ام اللجاج' ام النتن بیں' خنفاء مور پانی ہے بغیر زندہ رہ سکتا ہے۔ اس بیں اور چھو میں دو تی ہے اس کے مدینہ والے اس کو "جاریة العقرب" یعنی چھو کا ہمسایہ کرتے ہیں۔ اس کی کئی قتم ہیں جیسے جعل' تمار قبان وردان اور حنظب' یہ خنافس کا ندکر ہے اور خنفاء (گبریلا) کثرت گندگی کی وجہ سے مشہور ہے جیسا کہ ظریان (بلی جیسا ایک جانور) اس وجہ سے اہل عرب کتے ہیں "اِذَا تحر کتِ المخنفساء فست" یعنی کمریلا جو اس جہل پر اجوائن جب حدیث بین بدیو پھیلا دیتا ہے۔ حتین بن اسحات طریق نے کہا ہے کہ کمریلا اس جگہ سے جمل پر اجوائن جب حدیث شریف میں ہے:۔

" حضرت ابو جریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جالمیت میں فخر کرنا چھوڑ دیں ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجریلا جانور سے بھی زیادہ مبغوض ہوجائیں ہے "-

ایک بجیب واقعہ اسلام میں ایک دکایت نقل کی ہے کہ کسی مخص نے ایک مرتبہ کبریلاکو دیکھ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کیڑے کو کس وجہ سے پیدا کیا ہے۔ کیا اس کی خوبصورتی یا اس کی خوشبو اس کے پیدا کرنے کی وجہ سے ہے

کیڑے کو کس دجہ سے پیدا کیا ہے۔ کیا اس کی حوبصوری یا اس کی حوسبواس نے پیدا کرنے کی وجہ سے ہے (بیداس فخص نے اعتراض میں جناکر (بیداس فخص نے اعتراض کیا گئے۔ اللہ تعالی نے اس کو ایک زخم میں جناکر دیا جو اس قدر شدید تھا کہ اطباءاس کے علاج سے عاجز ہو گئے اور اس فخص نے بھی آخر تھک آکر علاج ترک کر دیا اور اپنے گھر میں محصور ہو گیا۔ اتفاقا ایک دن اس نے ایک طبیب کی آواز سی جو باہر گلیوں اور سڑکوں پر آواز لگا تا تھا اور لوگوں کا علاج کر تا تھا۔ اس نے ایک طبیب کی آواز سی جو باہر گلیوں اور میرا زخم دکھاؤ۔ گھر والوں نے کہا کہ تم نے حاذق سے نے ایک طبیب کو بلا کر لاؤ اور میرا زخم دکھاؤ۔ گھر والوں نے کہا کہ تم نے حاذق سے

لے ولفین وہ دریائی جانور جس کے تموتھی ہوتی ہے۔ کے المختفساء : کالے رنگ کے حشرات الارض کی ایک متم (Ocnera His Pida) کو منتقباء یا منتشد المسی (Khunfasat Assail) کو کتے ہیں۔

دينار ابوعبيده كودين كاحكم ديا-

حاذق طبیب کاعلاج کرلیا گر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ بھلا یہ سرکوں پر آوازلگانے والاطبیب تہمارا کیاعلاج کرے گا۔ ان صاحب نے کہا اس میں تہمارا کیا نقصان ہے کہ آگر ایک نظروہ دیکھ لے۔ چنانچہ لاجواب ہو کر گھر والوں نے طبیب کو بلایا اور ان کا زخم دکھلایا۔ طبیب نے بخم دیکھ کر کہا کہ ایک کبریلا لاؤ۔ اس پر تمام گھر والے بنس پڑے اور کینے گئے کہ ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ اناڑی طبیب کیا علاج کرے گا کیکن مریض کو گبریلا کا نام من کر ابناوہ مقولہ یاد آگیا جو اس نے ایک بار کہا تھا۔ چنانچہ اس نے ایپ گھر والوں سے کہا کہ جو کچھ کا صاحب طلب فرمائیں وہ ان کو ضرور لاکر دو۔ چنانچہ کھر والوں ۔ نے کہیں سے ایک گبریلا لاکر حکیم صاحب کو دے دیا۔ حکیم صاحب نے اس کبریلا کو جلا کر اس کی راکھ زخم پر چھڑک دی 'اللہ کے حکم سے زخم اچھا ہوگیا۔ اس کے بعد مریض نے حاضرین سے ابنا قصہ بیان کیا اور کہا کہ اللہ تعالی کو جھے کو یہ دکھلانا مقصود تھا کہ اس کی حقیر سے حقیر مخلوق بھی بڑی سے بڑی دوا کا کام دے سکتی ہے

اور سرکہ اللہ جل شانہ نے کوئی چیز بیکار پیدا نہیں گی۔

حکامیت

ابن فلکان نے جعشر ابن کی روز بر ہارون رشید) کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ اس کے پاس ابو عبیدہ فنی حکامت میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ اس کے پاس ابو عبیدہ نے کہا کہ

جمو ثرو ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے کوئی خیر مقدر ہو۔ کیونکہ اہل عرب کا سے گمان ہے کہ جب مجمر بلا قریب آتا ہے تو کوئی خیر مشرور

آتی ہے۔ اس پر جعفر نے ابو عبیدہ کو ایک ہزار دینار دینار دینا کا تھم دیا تو وہ ابو عبیدہ کی طرف برھنے لگا۔ اس پر جعفر نے چرا کی ہزار

مجر بلاکا شرعی تھم اسکی بھاکو کھانا ہوجہ اس کی گندگی کے حرام ہے۔ اصحاب نے کہا ہے کہ جس میں نفع و نقصان ظاہر نہ ہواس کا محر بطاکا شرعی تھم اسکی محروہ ہے۔ جیسے گریلا 'کیڑے' جعلان' کیڑے نعاث اسکی محروہ ہے۔ جیسے گریلا 'کیڑے' جعلان' کیڑے نعاث (گدھ سے جھوٹا ایک جانور) اور ان جیسے دیگر جانور' مطلب بیہ ہے کہ ایسے جانور جن سے نہ تو کسی قشم کانقصان بہنچتا ہے اور نہ نفع تو ایک بغیر ضرورت کے نصول کام ہوگا۔ مسلم بن شداد بن اوس سے مدی ہے کہ یہ ایک بغیر ضرورت کے نصول کام ہوگا۔ مسلم بن شداد بن اوس سے مدی ہے کہ:

" وضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے ہر چیز پر احسان کو فرض کیا ہے۔ جب تم کسی کو قتل کرو (مارو) تو اس میں بھی احسان کرواور یہ احسان نہیں ہے کہ کسی چیز کو بیکار قتل کر دو"۔

بیسی نے ایک سحابی قطبہ سے روایت کی ہے کہ وہ اس بات کو ناپند کرتے تھے کہ آدی نقصان نہ دینے والے جانور کو مار

محریلاکی ضرب الامثال الل عرب کتے ہیں "افسی من المحنفساء" یعنی وہ کبریلات بھی زیادہ گوز کرنے والا ہے اور اسی می المحنفساء افدامست نتنت" یعنی کبریلاجب بھی آئے گااپنے ساتھ گندگی لائے گا۔ یہ مثال ایسے موقع پر کتے ہیں جب کوئی کسی برے آدمی کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔ یعنی برترین آدمیوں کا تذکرہ بھی نہ کرو۔ کیونکہ ان کے تذکرے میں برائیوں کے سواادر کیا ہے۔

احرالنوی نے عتی کی جومیں کہاہے۔

لنّا صَاحِبُ مولِع بِالخِلاَفِ عَنهُ كَثِيرُ الْخَطَاءِ قَلِيْلُ الشَّوَابِ

ترجمد: مارے يمال ايك اليے صاحب بيں جنہيں اختلاف كابوا شوق ہے حالا نكه بيشه غلطيال كرتے بيں وريكى كاتوان سے بیمان نام ونشان نہیں"-

اللَّجُ لَجَاجًا مِنَّ الخنفساء وأَذْهَى إِذَا مَا مَشَى مَن غُرابِ

ترجمہ:۔ وہ منفسہ سے بھی زیادہ ضدی ہے اور جب چلتے ہیں تو کوے سے بھی زیادہ اکرتے ہیں "-

مربیلا کے طبی فوائد مربلوں کے سروں کو کاٹ کر آگر کسی برج میں رکھ دیئے جائیں تو وہاں کو ترجمع ہونے لگیں گے۔ اس کے پیٹ کی رطوبت آتھوں میں لگانے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔اور آگھ کی سفیدی زائل ہو جاتی ہے

اور خاص مورسے آتھوں سے پانی سے کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ پانی کو روک کر آتھ کے پردے کو بالکل صاف وشفاف کر دیتی ہے۔ اگر کسی تھر میں بہت زیادہ مجریلے ہوں تو چنار کے پتوں کی دھونی دینے سے بھاگ جائیں گے۔ اگر مجریلے کو تِل کے تیل میں پکا

كر اور پيراس تيل كوصاف كركے كان ميں ڈالا جائے تو كان كے پردے كے دروں ميں مفيد ہے-تحبر پلا کا سر علیحدہ کر کے اگر چھو کے ڈینے کی جگہ پر باندھ دیا جائے تو بہت فائدہ ہو گااور آگر اس کو جلا کر اس کی را کھ زخم میں بھر

دی جائے تو زخم بہت جلد اچھا ہو جائے گا۔ آگر کوئی محض بے خبری میں کبریلا کو زندہ کھالے تو اس کی فور آ موت ہو جائے گی۔

مرسلے کی خواب میں تعبیر استمبر سلے کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر نفاس والی عورت (لینی زچہ) کی موت ہے اور اس کے نرکا کے خواب میں دیکھناایسے مخص کی طرف اشارہ ہے جو شریر لوگوں کی خدمت کر تا ہواور آکثراس

کی خواب میں تعبیر غصہ ور دستمن کی ہوتی ہے-

## الخِتُّوص

(خزریکا بچہ) المعنوص: خاء کے کسرو اور نون کے تشدید کے ساتھ 'اس کی جمع خنانیص آتی ہے۔ اخطل نے بشرین مروان کو مخاطب كرتے ہوئے كماہے

اكلتَ الدجاج فافنيتَها فهل في الخنانيص مخمز ترجمہ: و نے مرغی کھالی اور کچھ بھی باقی نہ چھوڑی ہو کیااب خزرے بچوں کو بھی چٹ کرنے کا ارادہ ہے"۔

خنوص کی شرعی حیثیت اس کا شرعی تھم اور تعبیر خزری کے بی ماند ہے۔

خنوص کے طبی فوا کد اس کا پیتہ اورام یاب کو تحلیل کر تا ہے اور آگر اس کو شد میں ملاکر احلیل پر ملاجائے تو باہ میں اضافہ ہو کر ختوص کے طبی فوا کد اس کی جائے تو وہ اٹار کے درخت کی جڑمیں لیپ دی جائے تو وہ اٹار

مینها بوجائے گا۔

## الخيتعور

(بھیڑیا) الخیتعور : کما گیا ہے کہ یہ بھوت بھی ہے اور یا اس میں زائد ہے۔ صدیث میں "ذاک ازب العقبة يقال له

فائی دنیا کانام ہے۔

المنحیت و " سے مراد شیطان کا وسوسہ ہے گویا کہ خیتور شیطان کا بھی نام ہے اور سے بھی کہاجا تا ہے کہ ہروہ چیز جو کمزور ہو اور ایک کیفیت پر نہ رہے اس کو بھی خیتور کہتے ہیں اور سے بھی کہا گیا ہے کہ سے بھیڑئے کا نام ہے جیسا کہ شاعرنے کہا " ترجمہ:۔ "جہب تم کسی بھی عورت کا گرائی سے جائزہ لوگے تو اس میں محبت کا نام ونشان نہ پاؤگے اس کا ظہارِ محبت بالکل

بھیڑیئے جیسادھو کہ ہے"۔ ایک قول ہے ہے کہ یہ ایک جھوٹا ساجانور ہے جو پانی کے اوپر رہتا ہے اور کسی ایک جگہ نہیں ٹھسرتا۔ یہ بھی کماگیا ہے کہ خیتغور وہ شئی ہے جو مثل دھاگے کے سفید چیز فضامیں اڑتی ہے یا کمڑی کے جالے کی طرح جس کو تر مرے کہتے ہیں۔ ایک قول ہے ہے کہ یہ

الخيدع

## اللاحيد ع بلي- اس كاذكر انشاء الله باب السين مين آئ گا-الاخيل

(سنر پرنده) الاخیل: سنر پرنده- یہ ایک سنر رنگ کا پرنده ہے اس کے بازوؤں پر اس کے رنگ کے علاوہ بھی نظر آتا ہے جو بہت خوشما معلوم ہوتا ہے۔ گر قریب سے دیکھنے پر اس کے بازوؤں کا رنگ بھی سنر ہی ہوتا ہے۔ الخیل نام اس وجہ سے رکھا گیا ہے کیونکہ اصل میں اخیل تل والے آدمی کو کہتے ہیں اور چونکہ اس کی دمک بھی تل کی طرح ہوتی ہے اس لئے اسے بھی اخیل کا نام دے دیا گیا۔ کہاجاتا ہے کہ یہ ایک منحوس پرندہ ہے 'جس کی نحوست بھی ضرور ظاہر ہوتی ہے۔ اگر لفظ اخیل نکرہ کی حالت میں کسی کا نام رکھ دیا جائے تو یہ منصرف پڑھا جائے گا۔ گر بعض نحویین نے اس کو غیر منصرف پڑھا ہے۔ معرفہ و نکرہ دونوں حالتوں میں کیونکہ یہ لوگ اس کو اصل میں شخیل کی صفت قرار دیتے ہیں اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اس شعر کو دلیل بناتے ہیں ۔

ذرینی وعلمی بالامور وشیمتی، فما طائری فیها علیک باخیلا ترجمہ: مجھے چھوڑ دواور میرے علم کو بھی اور میری عادت کو بھی کیونکہ کوئی ایبا پرندہ نہیں ہے کہ جس کے رنگ مختلف میں "

#### الخيل

(گوڑے) المحیل: (جماعة الافراس) یہ من غیرلفتہ جمع ہے۔ یعنی لفظی طور پر اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ جیسے لفظ قوم اور ربط کا کوئی لفظی واحد نہیں ہے اور کما گیا ہے کہ اس کا مفرد خائل ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ مونث ہے اور اس کی جمع خیول آتی ہے۔ سجستانی نے کما ہے کہ اس کی تصغیر خییل آتی ہے اور خیل کے معنی اکر کر چلنے کے ہیں اور چو نکہ گھوڑے کی چال میں بھی اکڑنا پایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے گھوڑے کو خیل نام دیا گیا ہے اور سیبویہ کے نزدیک خیل اسم جمع ہے اور ابو الحن کے نزدیک میہ جمع

ال الاخيل: سنريذه

تھو ڑوں کا شرف | کھو ژوں کے شرف کے لئے صرف ہی دلیل کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اس کی قتم کھائی ہے- چنانچہ فرماتے ہیں: والعادیات ضَبْحًا (قتم ہے ان گو ژول کی جو ہانپ کر دو ڑتے ہیں) ان گو ژول

سے مراد غازی یعنی جماد کے گھو ڑے ہیں جو دو ڑتے دو ڑتے ہانینے لگتے ہیں۔

حدیث میں گھوڑے کا تذکرہ:

صیح بخاری میں حضرت جریر بن عبدالله رضی الله عند سے روایت ہے کہ:۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی انگلیاں اپنے گھو ڑے کی پیشانی کے بالوں میں پھیررہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالی نے قیامت تک خیر کو گھو ڑوں کی پیشانی میں گرہ دے کر باندھ دیا ہے یعنی لازم کر دیا ہے"۔

اس حدیث میں نامیته (پیشانی) سے مراد وہ بال ہیں جو پیشانی پر لککے رہتے ہیں۔ خطابی نے کہا ہے کہ نامیتہ (پیشانی) سے مراد گھوڑے کی بوری ذات ہے جیسا کہ کماجاتا ہے"فُلاَنْ مُبَارَكُ النّاصِيَةِ و مَيْمُوْنُ الغُرَّه" کہ فلاں آدمی مبارک پیشانی والا ہے لیمی مبارك ذات والاه-

صیح مسلم میں حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"رسول الله صلى الله عليه وسلم قبرستان مين تشريف لے كئے ادر آپ نے ان الفاظ كے ساتھ فاتحه يردهي السلام عليكم دارقوم مومنين وانا انشاء الله تعالى الخ اور پراس كے بعد آپ صلى الله عليه وسلم نے فرايا كه مجھ كوب ا شتیاق ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔ صحابہ ان عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہے؟ آپ نے فرملیا کہ تم لوگ تو میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔صحابہ نے یوچھا کہ یا رسول اللہ! جو لوگ ابھی تک دنیا میں نہیں آئے ان کو آپ کیسے پہچان لیں گے کہ یہ میرے امتی ہیں- آپ نے جواب میں ارشاد فرملیا کہ فرض کرو کہ کسی مخص کے پاس گھو ڑے ہیں اور ان پر کوئی نشان سفیدی کا نہیں ہے اور وہ بہت ہے گھو ڑوں کی جماعت میں ملے جلے کھڑے ہیں تو کیاوہ مخص اپنے گھو ڑے کو نہیں پہچانے گا۔صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور بچان لے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ اس طرح آئمیں گے کہ ان کی پیشانیاں وضواور سجدہ کے اثر سے جگمگاتی ہوئی ہوں گی اور میں حوض کو ثریر ان کا پیش رو ہوں گا۔ بیمق کی روایت میں ہے کہ میری امت قیامت کے دن اس حالت میں آئے گی کہ ان کے اعضاء مجود سفید ہوں گے اور اعضاء وضو چیکتے ہوئے ہوں گے۔ یہ

حالت اس امت کے علاوہ اور کسی امت کی نہیں ہوگی"۔ مسلم 'نسائی 'ابن ماجه آور ابو داؤدنے حضرت ابو بریرہ سے روایت ہے کہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھو ڑوں کے اندر شکال کو ناپیند فرماتے تھے "۔

شکال کامطلب میہ ہے کہ گھوڑے کے داہنے بچھلے بیر میں اور اگلے پیروں کے بائمیں بیر میں سفیدی ہویا داہنے اگلے بیر میں اور بائمیں بچھلے بیر میں سفیدی ہو۔ شکال کے بارے میں کئی اقوال ہیں۔ جمهور اہل لغت کا قول سے ہے کہ شکال کا مطلب سے ہے کہ گھو ڑے کے تین پیرسفید ہوں اور چوتھا پیرسفید نہ ہو اور ابوعبیدہ نے کہاہے کہ بھی شکال ایسے ہو تاہے کہ گھو ڑنے کے تین پاؤں محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مطلق ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو اور ابن وریدنے کہاہے کہ شکال ایک ہی شق میں ہو تا ہے۔ بعنی ایک ہاتھ اور ایک پیر میں اور اگر اس کے خلاف ہو تو اس کو شکال مخالف کما جاتا ہے۔

اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ شکال دونوں ہاتھوں (اگلے پیروں) کی سفیدی کانام ہے جبکہ بعض نے کہا ہے کہ شکال دونوں پیروں کی سفیدی کانام ہے۔ بعض علاء کا قول ہے کہ اگر ہاتھ پاؤں کی سفیدی کے ساتھ پیشانی پر بھی سفیدی ہو تو کراہت جاتی رہتی

ابن رشیق اپنی کتاب عمدہ میں باب "منافع الشعرو مضارہ" کے ذیر عنوان تحریر فرماتے ہیں کہ ابو طبیب متنبی (مشہور شاعر عرب) جب بلاد فارس گیا اور عضد الدولہ بن بویہ الدیلی کی مرح میں قصیدہ پڑھ کر سنایا تو بہت ساانعام و اکرام عضد الدولہ سے حاصل کر کے بغداد کی طرف چلا- اس سفر میں اس کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ تھے۔ چنانچہ جب بغداد قریب آگیا تو رہزنوں نے قافلہ والوں پر حملہ کر دیا۔ متنبی شاعر نے بھی کچھ مقابلہ کیا گرجب دیکھا کہ ڈاکو غالب آگئے ہیں تو اس نے راہ فرار اختیار کی۔ متنبی شاعر کے غلام نے جب یہ حال دیکھا تو اس نے متعنبی سے کہا کہ لوگ بیشہ کے لئے آپ کو بزدل اور بھگو ڑا کہ کر مطعون کریں گے۔ کیونکہ آپ اپنے ایک شعر میں اپنی مردا گئی کی بڑی تعریف کر چکے ہیں اور آپ کا یہ فعل آپ کے قول کے پاکٹل منافی ہوگا۔

اَلْنَحَيْلُ وَاللَّيْلُ وَالبيداء تَعْرَفْنِي وَالْحَرَبُ وَالطَّربُ وَالْقَرْطَاسُ وَالْقَلَمُ لَرَجِمَد: گورش وَاللَّيْلُ وَالْجَيْلُ وَقُ صَحرا مِحْ كواچي طرح جانة بي اور حرب (جنگ) شمشيرونيزه اور كاغذو قلم بھي جھ سے بخوبي واقف بي (ليني مرد ميدان بھي بول اور صاحبِ قلم و قرطاس بھي)"-

غلام کی زبان سے یہ الفاظ اور اپنے شعر کا حوالہ س کر متنبی کو جوش آیا ادر وہ رہزنوں کے مقابلہ پر دوبارہ آگیا اور بڑی ہے جگری سے جنگ کی یمال تک کہ لڑتے لڑتے مارا گیا۔ چنانچہ اس کا کیی شعراس کے قتل کا باعث ہوا۔ متنبی کے قتل کا واقعہ ملو

ر مضان ۱۳۵۵ھ کا ہے۔ ابو سلیمان خطابی نے عزلت اور انفراد (گوشہ نشینی و تنمائی) کی تعریف میں کیا خوب کہا ہے حالا نکہ اس کی ذات کو ان اوصاف

ابو تسلیمان حطابی نے عزالت اور اعتراد ( نوشہ میں و سمان) کی تعریف کی تایا توب نها ہے حالا ملہ آن کی داشہ نو آن سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا''

آنسَتُ بِوَخَدَنِی وَلَزِمْتُ بَیْتِیْ فَدَامِ الانسُ لی ونُمَا السرورُ ترجمہ: میں اپی تنائی سے مانوس ہو گیااور میں نے اپ گھر کو لازم پکڑلیا (یعنی گوشہ نشینی اختیار کرلی) جس کا نتیجہ سے ہوا کہ میں بھشہ کے لئے انس کا خوگر ہو گیااور مجھ میں سرور پیدا ہو گیا"۔

وَاَدَّبَنِي الزمانُ فلا اُبَالِي هَجَرْتُ فلما ازار ولا ازورُ ترجمہ:۔ زمانہ میرے لئے بھترین معلم ثابت ہوا۔ چنانچہ اب مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی مجھ سے ملے یا میں کسی سے ملوں"۔

۔ رس وَلَسْتُ بِسَائِلٍ مَا دُمْتُ حَياً اَسَارَ الْعَيْلُ اَمْ رَكِبَ الْأَمِيرُ ترجمہ:۔ میں تاحیات کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاؤں گاخواہ میرے سامنے سے مختیوں کے لشکر گزریں یا خودا میرسوار ہو کر نکلے "۔ این خلکان نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ کی فخص نے متنبی شاعرے اس کے معرعہ ذیل کے بارے میں سوال کیاع باد دھواک صَبَوتُ ام لَمْ تصبوا (خواہ تو صبر کرے یا نہ کرے مگرا فی خواہش کو جلدی سے پوراکرے) کہ اس مصرعہ میں لفظ تصبرا میں الف کسے باتی رہا جبکہ اس سے پہلے جازمہ لم موجود ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ اس طرح کتے "ام لم تصبو" یعنی جازمہ لم کہ ہوتے ہوئے تصبر کہنا چاہیے تھانہ کہ تصبوا یہ اعتراض من کر متنبی نے کہا کہ اگر ابو الفتح بن جنی یہاں موجود ہو تا تو وہ تجھ کو اس اعتراض کا جواب دیتا مگراب اس کا جواب میں ہی دول گا اور وہ یہ ہے کہ یہاں جو الف آیا ہے وہ نون ساکنہ کے بدلے میں ہے۔ کیونکہ اصل میں یہ لم تصبون تھا اور قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی انسان نون تاکید خفیفہ کو وقف دینا چاہے تو اس کو الف سے بدل کے دے۔ چانچہ اعشی کا قول ہے : وَلاَ تَعْبُدِ الشَّيْطَانِ وَ اللّٰهُ فَاعْبُدا" (شیطان کی عبادت نہ کرو بلکہ معبود خدا ہی ہے) اعثی کے اس قول میں اصل لفظ "فاعبدن" تھا۔ لیکن وقف کے سب نون کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ابو الفتح ہے متنبی کی مراد عثان بن بنی ہے جو کہ ایک مشہور نحوی ہیں۔ انہوں نے ابو علی فاری سے علم حاصل کیا تھا اور اس کے بعد موصل آکر خود پڑھانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ چنانچہ ایک دن حسب معمول یہ ورس دے رہے بتھے کہ ان کے استاد ابو علی فارس کے ارب جنی کو دیکھ کر کہا "زببت و انت حصر م" یعنی تو دراز ریش ہو کر بخیل ہوگیا۔ مطلب بیہ ہے کہ ہم سے ملنا چھوڑ دیا۔ ابن حبنی نے اپنے استاد کا بیہ جملہ س کر اس وقت اپنا درس چھوڑ دیا اور فوراً استاد کا بیچھے بیچھے چل دیئے اور پھراس کے بعد برابر ابو علی فارس کے درس میں حاضری دینے گئے یہاں تک کہ علم نحویس ماہر ہو گئے۔

ابن جنی کے والد ایک روی غلام تھے۔ ابن جنی کے تمام اشعار اعلیٰ ہیں اور بید ایک آنکھ سے اعور یعنی کانے تھے۔ چنانچہ اس کے متعلق خودان کے اشعار ہں:۔

صدورک عنی و لا ذنب لی یدل علی نیة فاسدة ترجمهدد "میرے کی قصور کے بغیر تیرا مجھ سے کنارہ کئی کرنا تیری بدنیتی کی علامت ہے"۔ فقد وحیاتک مما بکیت خشیت علی عینی الواحدہ

ترجمہ:۔ '' تیری جان کی قتم تیری جدائی میں رونے ہے مجھ کو اپنی ایک آنکھ کے ضائع ہونے کابھی اندیشہ ہو گیا کہ کہیں وہ تھیں 'آ

بھی نہ جاتی رہے"۔ ولو لا محافة ان لا اراک لما کان فی ترکھا فائدہ

ترجمہ: اور سن! مجھے اپنی اس ایک آنکھ رکھنے کی کوئی آرزو نہیں تھی' اس کا دجود تو صرف اس لئے گوارہ ہے کہ تجھے دیکھ لوں"۔ ابن جنی کی بہت سی مفید تصانیف ہیں جن میں دیوان متنبی کی شرح بھی ہے اسی لئے متنبی نے اعتراض کرنے والے کو جواب

ابن بی میں بہت می مقید تصابیب ہیں بن ہیں دیوان ہی مرح بی ہے ای سے ہی کے احراس رکے والے او ہواب دیتے وقت ابن جن کاحوالہ دیا تھا۔ ابن جن کاوفات ۱۲ ساھ ماہ صفر میں بمقام بغداد ہوئی۔ سنن نسائی میں سلمہ بن نفیل اسکونی کی ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ازلة المحیل" ہے منع فرمایا۔ ازلة المحیل کامطلب بیہ ہے کہ گھو روں کو ذلیل کیا جائے یعنی ان کو بار برداری کے لئے استعمال کیا جائے۔ چنانچہ ابو عمر بن عبدالبرنے حضرت ابن عباس کی تمہید میں بید اشعار کے ہیں۔

احبوا الحيل واصطبروا عليها فان العز فيها والجمالا ترجمه: ثم گهو ژول سے محبت رکھواوراس محبت برقائم بھی رہو۔ کیونکہ ان کے پالنے میں عزت اور زینت ہے "اذا ما النحیل ضیعها اناس ربطناها فاشر کت العیالا ترجمہ: جب لوگوں نے ان کو (بار برداری میں استعال کرکے) ضائع کر دیا تو ہم نے ان کو باتدھ کر کھڑا کر دیا اور ان کی اس

طرح خرگیری کی جیماکد این بال بچول کی"-نقاسمها المعیشة کل یوم ونکسرها البراق والجلاله

ترجمہ:۔ ''ہم ان کو روزانہ گھاس و دانہ ویتے ہیں اور ان کو برقع یعنی منہ کی جالی اور جھولیس پہناتے ہیں''۔ علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حاکم ابو عبداللّٰہ کی تاریخ نیٹا پور میں ابو جعفرحسن بن محمد بن جعفر کے حالات میں لکھا ہوا

میں میں ہوت میں میں ہے۔ ویکھاہے کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے:۔

ور میں اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ علی اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سبحانہ و تعالی نے گھوڑے کو معلی ابن ابی طالب سے منقول ہے کہ رسول اللہ علیہ قلی تھے ہے ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جو میرے دوستوں کے لئے عزت اور دشمنوں کے لئے ذات کا ذریعہ ہے اور جو میرے فرما نیردار بندے ہیں ان کے لئے ذیب و زینت طابت ہو' تو ہوا نے جواب دیا کہ اے میرے رب! آپ شوق سے ایسا جانور پیدا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ہوا ہیں سے ایک مشمی لی اور اس سے گھو ڑا پیدا کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ہوا ہیں سے ایک مشمی لی اور اس سے گھو ڑا پیدا کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے گھو ڑے سے فرمایا کہ میں نے تجھ کو عربی النسل پیدا کیا اور خیرکو تیری پیشانی کے بالوں میں گرہ دے کر باندھ دیا۔ تیری پشت پر اموال غنیمت لاد کر ایک جگہ سے دو سری جگہ لے جائیں گے تیری فراخی رزق کا خود میں گفیل رہوں گا اور ذمین پر چلنے والے دو سرے جانوروں کے مقابلہ میں تیری مدد کروں گا۔ تیرے مالک کو تیری ضرورت اپنی جاجت روائی اور دشمنوں سے لڑائی کے لئے ہوا کرے گی اور میں عنقریب تیری پشت پر ایسے لوگوں کو سوار کراؤں گاجو میری شبع و تهلیل اور تخمید کیا کریں گے۔

کوار اراون فابو یرن کی د سامر را بیر سید یا رکی الله این کا تبلیل ، تکبیراور تحمید کرتا ہے تو فرشته اس کو من کرائمی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ الله تعالی کی تبلیل ، تکبیراور تحمید کرتا ہے تو فروڑ اپیدا کیا ہے تو الفاظ میں اس کا جواب دیتے ہیں۔ آپ نے ہیں فرمایا کہ جب فرشتوں کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے گھو ڑا پیدا کیا ہے تو انہوں نے جناب باری تعالی میں عرض کیا کہ اے ہمارے رب! ہم تیرے فرشتے تیری حمد و ناء کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے لئے ہی آپ کا کچھ انعام ہے؟ فرشتوں کی ہے عرضداشت من کر الله تعالی نے ان کے لئے ایسے گھو ڑے پیدا کر دیئے جن کی گر دفیل بختی او نول کی مشابہ تھیں۔ ان کے ذریعہ ہے الله تعالی اپنی پیغیروں میں ہے جس کی چاہے گا کہ در کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جب گھو ڑے کے قدم زمین پر جم کئے تو الله تعالی نے اس سے فرمایا کہ ہیں تیری ہمناہت کے مشرکوں کو ذلیل کروں گا اور ان کے کانوں کو اس سے بھر دول گا اور اس سے ان کے دلوں کو مرعوب کرکے ان کی گر دنوں کو پیت کر دول گا۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی نے اپنی تمام مخلوق بہیمہ کو حضرت آدم علیہ السلام کے روبرو پیش کرنے کا تھم فرمایا تو ان ہے کہا کہ میری اس مخلوق میں جس کو چاہو پند کر لو۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے گھو ڑے کو پیند کیا۔ اس پر الله تعالی نے فرمایا کہ "اس کے قرمایا کہ دیں مشتمل مفت آن لائن مکتبہ محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اختیار کیا۔ جب تک دہ رہیں گے عزت بھی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ رہے گی"۔

یہ حدیث شفاء الصدور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہے دو سرے الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور وہ یہ ہے:۔

د حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرملیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے گو ڈاپیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنوب کی ہوا کو و می بھیجی کہ میں بچھے ہے ایک مخلق پیدا کرنے والا ہوں اس کے لئے تو جمع ہو جا تو وہ اس کے لئے جمع ہوگئے۔ اس کے بعد جبر کیل علیہ السلام آئے اور اس میں ہے ایک مٹھی بھرئی۔ پھراللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ میں نے تھے کو فرس پیدا کیا اور عربی بنایا اور تھے تمام چوپایوں ہے ایک کمیت گھو ڈاپیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تھے کو فرس پیدا کیا اور عربی بنایا اور تھے تمام چوپایوں پر کشادگی رزق میں فضیلت دی۔ مال غنیمت تیری پشت پر لے جایا جائے گا اور خیر تیری پیشانی ہے وابستہ ہوگ۔ پھر اللہ نعالیٰ نے اس کو بھیجاتو وہ جنہ نایا۔ اس پر حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے کمیت تیری جنہ ناہد سے مشرکین کو ڈراؤں گا اور ان کے کانوں کو بھردوں گا اور ان کے قدموں کو لڑ گھڑا دوں گا۔ پھراس کی پیشانی کو سفیدی ہے داغا اور پاؤں کو سفید کیا۔

ان کے کانوں کو بھردوں گا اور ان کے قدموں کو لڑ گھڑا دوں گا۔ پھراس کی پیشانی کو سفیدی ہے داغا اور پاؤں کو سفید کیا۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے آدم آ کو پیدا کیا تو فرمایا کہ اے آدم آن چوپاؤں میں ہے جو تم کو پند ہے اے اختیار کر لے ان دونوں میں ہے خوب صورت چرے والے کو اپنے لئے پند کیا تو اللہ نعالیٰ نے ان سے کما کہ اے آدم آ بق نے اپنی عرب اللہ تعالیٰ نے ان سے کما کہ اے آدم آ بق نے اپنی عرب تک کہ وہ باتی رہیں گے "۔

شفاء الصدور میں حضرت علی ؓ ہے بیہ روایت بھی نہ کو رہے کہ:۔

"نی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر کے حصہ سے تکلتا ہے اور نیچے کے حصہ سے

ھے۔ اس بر ان اور ان اور

اور ان گھو ژول کے نگام یا قوت و مروارید کے ہول گے نہ وہ لید کریں گے نہ پیشاب ان کے بازو ہول گے اور ان کے قدم حد نگاہ پر پڑیں گے۔ جنتی ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے اڑتے پھریں گے' ان کو اڑتا دکھ کر ان کے نیچے کے طبقہ کے لوگ کمیں گے کہ اے ہمارے رب! تیرے ان بندوں کو یہ انعام واکرام کس وجہ سے حاصل ہوا۔ اللہ تعالی ارشاد فرما کمیں گے کہ یہ لوگ شب بیداری کرتے تھے اور تم لوگ سوتے رہتے تھے۔ یہ لوگ دن میں روزے سے ہوتے اور تم کم کمانا کھایا کرتے تھے۔ یہ لوگ (جماد میں) قبال کرتے اور تم بردلی کا اظمار کیا کرتے تھے۔ یہ نوگ (جماد میں) قبال کرتے اور تم بردلی کا اظمار کیا کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالی ان غبط کرنے والوں کے دلوں میں رضامندی ڈال دیں گے۔ چنانچہ وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جا کمیں ٹھنڈی ہو جا کمیں ٹھنڈی ہو جا کمیں گ

فائدہ:۔ جو مخص سب سے پہلے گھو ڑے پر سوار ہوئے وہ حضرت اساعیل علیہ السلام ہیں۔ اسی وجہ سے گھو ڑے کو عراب کتے ہیں۔
اس سے پہلے وہ دو سرے جانوروں کی طرح وحثی تھا۔ چنانچہ جس وقت اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اساعیل علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی بنیاویں اٹھانے کا تھم فرمایا تو یہ بھی فرمایا کہ میں تم کو ایک ایسا فزانہ دوں گاہو میں نے خاص تمہارے لئے بھی السلام کو بذرایعہ وحی تھم بھیجا کہ باہر جاؤ اور اس فزانہ کے حصول بھی رکھ چھو ڑا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالی نے حضرت اساعیل علیہ السلام کو بذرایعہ وحی تھم بھیجا کہ باہر جاؤ اور اس فزانہ کے حصول کے لئے دعا مانگو۔ چنانچہ آپ اجیاد (کمہ المکرمہ کا ایک بہاڑ) پر تشریف لے گئے حالا نکہ آپ دعا کے الفاظ سے بھی ناواقف تھے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس خزانے سے بھی ناواقف تھے جس کاوعدہ اللہ تعالیٰ نے کیاتھا۔ چنانچہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعاکا الهام ہوا- جب آپ دعا مانک چکے تو سرزمین عرب کے جتنے وحثی گھوڑے تھے وہ سب کے سب حضرت اساعیل کے پاس آگر جمع ہو گئے اور سب نے گردنِ اطاعت آپ کے سامنے جھکا دی۔ اس بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ "سے فرمایا تھا کہ تم لوگ گھو ڑے پر سوار مواكروكيونك يه تمهار عاب حضرت اساعيل عليه السلام كى ميراث ہے- نسائى نے حضرت انس سے روايت كى ہے كه:-دنی اکرم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که مجھے ازواج (طاہرات) کے بعد گھو ژول سے زیادہ کس سے محبت نہیں ہے (علامہ دمیری کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد جید ہیں) تعلی کے اپنی اسنادے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کوئی گھوڑا ایسانسیں ہے کہ جس کو ہر صبح اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیہ دعا مائیکنے کی اجازت نہ دی جاتی ہو کہ اے اللہ بنی آدم سے جس کو تونے میرا مالک بنایا ہے اور مجھ کو اس کا مملوک بنایا ہے تو مجھ کو اس کے نزدیک اس کے اہل ومال سے زیادہ محبوب بنادے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (باعتبار انتفاع) گھو ڑے تین قشم کے ہیں (۱) وہ گھو ڑا جو رحمٰن کے لئے ہو (۲)وہ جو انسان کے لئے ہو (۳) اور وہ جو شیطان کے لئے ہو ' رحمٰن کے لئے وہ گھو ڑا ہے جو فی سبیل اللہ اس کے وشمنوں سے قال کرنے کی غرض سے پالا جائے۔ انسان کے لئے وہ گھو ڑا ہے جس پر مسافت طے کی جائے اور

طبقات ابن سعد میں قریب الملکی ہے ایک روایت منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک کی اس آیت ك بارے ميں يوچھاگياكہ جولوگ اس ميں خركور بيں وہ كون بيں؟ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ آجُوُهُمْ عِنْدَرَتِهِمْ وَلاَ حَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ وه لوگ جو الله كراسة من دن رات من يوشيده اور اعلانيه خرچ كرت ہیں۔ پس ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا جر ہے نہ ان پر خوف ہو گااور نہ وہ عمکین ہوں گے ''۔اس کے جواب میں آپ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیہ لوگ اصحاب خیل یعنی گھو ڑے والے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ گھو ڑے پر خرچ کرنے والااس فض كى طرح ب كه جس كے ہاتھ صدقہ بانٹنے كے لئے مروتت كھلے رہيں اور كسى بھى وقت بند نه موں 'قيامت كے دن ان مھوڑوں کی لید اور پیثاب سے مشک جیسی خوشبو آئے گی-

شیخین نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وسلے (چھریرے) گھو ڑوں کی دو ڑ کرائی اور ان کو حفیاء سے ثنیة الوداع تک چھوڑا- اس کے بعد آپ نے ان گھو ڑوں کی دوڑ کرائی جو وسلے نمیں تھے اور ان کو ثنیة الوداع سے معجد بنی زریق تک دو زایا۔ حصرت ابن عمرٌ اس دو زمیں تھے۔

شیطان کے لئے وہ گھو ڑا ہے جس پر کہ بازی (شرط) لگائی جائے"۔

شیخ الاسلام حافظ ذہبیؓ نے طبقات الحفاظ میں اپنے شیخٌ شرف الدین دمیاطی سے بسند حضرت ابی ایوب انصاریؓ سے روایت کی

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ تین تھیل کے علاوہ کسی تھیل میں شریک نہیں ہوتے- ایک تو مرد کا این عورت سے کھیلنا (ہنسی نداق کرنا) دو سرے گھو ڑے دو ڈانا اور تیسرے تیرمازی کرنا"۔

اور ترندی ؓ نے ضعیف اساد کے ساتھ اہل جنت کی صفت میں سے روایت نقل کی ہے:۔

''حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچااور عرض کیا کہ

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مجھ کو گھو ژوں ہے محبت ہے تو کیا جنت میں بھی گھو ڑے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو جنت میں داخل ہوا تو تجھ کو وہاں پر داریا قوت کے گھو ڑے ملیں گے توان پر سوار ہو کر جنت میں جماں چاہے گاا ڑتا پھرے گا''۔ معجم ابن قانع میں ہے کہ ان اعرابی کا نام عبدالرحمٰنٌ بن ساعدہ الانصاری تھا۔ دنیوری نے بھی کتاب المجالسہ کے شروع میں ان

ابن عدیؓ نے اسی اسناد ضعیف کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی سفید اور شریف النسل او نشیوں پر (جو کہ مثل یا قوت کے ہوں گی) سوار ہو کر ایک دو سرے کی زیارت کو جایا کریں گے اور جنت میں سوائے اونٹوں اور یر ندوں کے اور کوئی جانور نہیں ہو گا۔

خیل السباق: ۔ یعنی گھوڑ دوڑ کے گھوڑے دس میں اور ان دس قسموں کو رافعی وغیرہ نے ذکر کیا ہے ان کے نام یہ ہیں: ۔

(۱) محل (۲) مصل (۳) تال (۴) بارع (۵) مرتاح (۲) حظی (۷) عاطف (۸) مؤمل (۹) سکیت (۱۰) فسکل کے مندرجہ ذیل اشعار میں انهی قسمول کی طرف اشاره ہے:۔

في الشرح دون الروضة المعتبرة عشرة السباق خيل والبارح المرتاح بالتوالي ومصل تالي وهي مجل ثم السكيت والاخير الفسكل ٹم حظی عاطف مومل سيلي في "التعريف والاعلام" من أنحضور صلى الله عليه وسلم ك محو رول

ك نام يه لكھے ہيں:-

(۱) سکب۔ یہ نام اس وجہ سے رکھا گیا تھا کہ وہ (گھوڑا) پانی کی رو کی طرح تیز چاتا تھا اور ''سکب'' کے معنی شقائق النعمان (گل لاله) کے بھی آتے ہیں۔

(۲) آپ کے ایک گھوڑے کانام مرتجز تھااور یہ نام اس کے خوش آواز ہونے کی بناء پر تھا-

(٣) آپ کے ایک دوسرے گھوڑے کانام کیف تھا۔ کیف کے معنی لیٹنے اور ڈھائکنے کے آتے ہیں۔ چنانچہ یہ گھوڑا اتنی تیزی

ے سبب راستہ کو لیٹیتا جاتا تھا۔ بعض حضرات نے اس کو لحیف کے بجائے خائے مجمہ کے ساتھ لخیف بھی لکھا ہے۔

(٣) امام بخاریؓ نے اپنی جامع میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھو ڑے کانام لزاز ذکر کیا ہے۔

(۵) آپ کے ایک گھو ڑے کانام جلاوح تھا۔

(٢) اور اس طرح ایک گھو ڑے کانام فرس تھا۔

(2) آپ کے ایک گھو آئے کا نام ورد تھا۔ اس گھو ڑے کو آپ نے حضرت عمرابن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہبہ فرمادیا تھا اور اس مھوڑے پر حضرت عمر ہوفت جہاد سوار ہوا کرتے تھے اور بیہ وہ گھو ڑا تھا جو بہت سستے داموں بکتا ہوا ملا تھا۔

ا بیام محروو را میں شریک محوروں کی اولیت اور افغلیت کے اعتبارے میں-(ج)

علم كاادب الني اور ابو القاسم طرانى نے ابان بن ابى عياش سے اور مستغفرى نے حضرت انس بن مالك خاد م رسول الله علم كاادب صلى الله عليه وسلم سے روايت كى ہے كہ ايك مرتبه خليفه عبد الملك بن مروان نے اپنے عامل عراق حجاج بن يوسف کو لکھا کہ حضرت انس بن مالک کی دیکھ بھال کرو اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کی مجلس میں حاضر ہوا کرو اور ان کو انعام و اکرام سے نوازو۔ چنانچہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں خود ایک دن تجاج کے پاس گیاتو مجاج نے مجھ سے کما کہ اے ابا حزہ میں آپ کو اپنا گھو ڑا د کھلانا چاہتا ہوں۔ آپ اس کو د مکھ کر مجھے بتلا کیں کہ میرا گھو ڑا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھو ڑے سے کتاماً) جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے وہ گھو ڑا میرے سامنے لا کر کھڑا کر دیا۔ میں نے اس گھو ڑے کو دیکھ کر کما''چہ نسبت خاک رابعالم پاک" یعنی اس گھوڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے میں زمین و آسان کا فرق ہے۔ آپ کے گھوڑے کا جارہ 'لید

اور پیشاب تک حصولِ نواب کاذر بعہ تھااور یہ تہمارا گھو ڑا محض نمائٹی اور نام آوری کے لئے پالا گیا ہے-حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہ جواب س کر محاج غصہ سے سرخ ہو گیااور کہنے لگا کہ اگر خلیفہ کا خط آپ کے بارے میں میرے پاس نہ آیا ہو تا تو میں آپ کے منہ پر ایس ضرب لگاتا کہ (العیاذ باللہ) آپ کی آئلسیں نکل پڑتیں۔ میں نے جواب دیا کہ تو ایساکر بی نہیں سکتا۔ حجاج نے پوچھا کیوں؟ میں نے جواب دیا کہ بیراس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کو ایسی دعاسکھائی تھی کہ جب میں اس کو پڑھ لیتا ہوں تو مجھ کو نہ کسی سلطان اور نہ شیطان اور نہ کسی در ندے کا خوف رہتا ہے۔ میرا یہ جواب س کر حجاج کا غصہ کچھ ٹھنڈا ہوا اور ذرا ہوش میں آکر لجاجت سے گفتگو کرنے لگا کہ اے ابا حزہ آپ بیہ دعاا پنے برادر نسبتی لینی میرے لڑکے محمہ بن مجاج کو ہتا دیں۔ میں نے کہا کہ ہرگز نہیں میں علم کو اس کے اہل ہی میں تقسیم کروں گا۔ افک پر مجاج نے اپنے لڑکے سے کہا کہ تم

بعد میں اپنے چیاحضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر التجاکر نااور وہ دعا آپ سے سیکھ لینا-حضرت ابان فرماتے ہیں کہ جب حضرت انس کی وفات کا وفت قریب آیا تو آپ نے مجھ کو بلایا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر جواتوآپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے اباحد آج یہ تمہارا میرے پاس آنا آخری ہے اور یہ کہ تمہارا احرام مجھ پر واجب ہے۔ میں تم کو وہ دعاجو مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی بتلا رہا ہوں اور تم کو تنبیہ کر تا ہوں کہ بید دعاکسی ایسے مخص کو نہ

بتاناجو خدا سے نہ ڈر تاہو۔ وہ دعایہ ہے:۔ اللَّه اكْبَر اللَّه اكبر اللَّه اكبر بسم اللَّه على نفسي وديني بسم اللَّه على اهلى ومالى بسم اللَّه على كل شفي اعطانيه ربي بسم الله حير الاسماء بسم الله الذي لا يضر مع اسمه داء بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شئي في الارض ولا في السماءوهو السميع العليم بسم الله افتحت وعلى الله توكلت الله الله ربي لا اشرك به شيئا اسئالك اللهم بخيرك من خيرك الذي لا يعطيه احدغيرك عز جارك وجل ثناءك ولا اله غيرك اجعلني في عبادك واحفظني من شركل ذي شرخلقته واحتزربك من الشيطان الرجيم اللهم اني احترس بكمن شركل ذي شرواحترز بكمنهم واقدم بين يدى بسم الله الرحمن الرحيم قل هو الله احد الله الصمدلم يلدولم يولدولم يكن له كفؤا احدومن خلقي مثل ذلك وعن يميني مثل ذٰلك وعن يساري مثل ذلك ومن فوقى مثل ذلك ومن تحتى مثل ذٰلك

مسلم الشخ الاسلام تقى الدين السبكي فرماتے بين كه خيل (گھو ژون) كے بارے ميں چند سوالات پيدا ہو سكتے بين اور وہ يہ بين:-

(الله تعالى نے پہلے آدم عليه السلام كو پيداكيايا گو ژے كو؟

(۲) پہلے گھو ژے کو پیدا کیایا اس کی مادہ (گھو ژی) کو؟

ا (٣) پہلے عربیات یعنی عربی گھو ڑے پیدا کئے یا براذین یعنی غیر عربی گھو ڑے۔

ان متیوں سوالات کے بارے میں کسی حدیث یا اثر کی نص موجود ہے یا محض سیراور اخبار سے استدلال کیا گیا ہے۔

جواب: - (۱) حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے تقریباً دو دن پہلے اللہ تعالیٰ نے گھو ڑے کو پیدا کیا۔

(٢) نركو ماده سے پہلے پیداكيا-

(m) عربی گھو روں کو غیر عربی گھو روں سے پہلے پیدا کیا۔

اس بارے میں کہ گھو ڑا حضرت آدم علیہ السلام ہے پہلے پیدا کیا گیا۔ ہم اس پر آیاتِ قرآنی اور احادیث ہے استدلال کرتے ہیں۔ نیزاس کے علاوہ عقلی دلیل بھی ہے۔

عام طور پر دستوریہ ہے کہ جب کوئی معزز فخص کسی کے یمال آنے کاقصد کرتا ہے یا اس کو بدعو کیاجاتا ہے تو اس کے آنے سے پہلے اس کی ضرورت اور آسائش کی چیزیں فراہم کی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری کے سلسلہ میں کہی اہتمام کیا گیا کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم اور بن آدم کی ضرورت کی جملہ اشیاء پہلے ہی سے مہیا کر دی تھیں۔ جیسا کہ کلام پاک کی اس آیت شریفہ سے مترشح ہوتا ہے۔ "وَ حَلْقَ لَكُمْ هَا فِی الْأَرْضِ جَمِيْعًا" بعنی زمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ سب مہارے لئے میاکر دی گئیں۔

اس آیت کریمہ کامطلب میں تو ہو سکتا ہے کہ خود زمین کو اور زمین میں جو کچھ چیزیں ہیں ان کو حضرت آدم '' اور بنی آدم کے لئے اللہ تعالیٰ نے اکراما پیدا کر رکھی تھی اور کمال اکرام اسی وقت متحقق ہو سکتا ہے جبکہ مکرم کی جملہ ضروریات پہلے سے موجود ہوں۔

علاوہ ازیں حفزت آدم اور آپ کی اولادا شرف المخلو قات بنائی گئی۔للذا آپ کا ظہورسب مخلو قات(زمین اور جو کچھ زمین میں ہے) کے بعد میں ہوا جیسا کیا شرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہورسب انبیاء سے آخر میں ہوا۔

تیسری دلیل عقلی ہے ہے کہ ابھی آپ کو معلوم ہو چکا کہ حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کی بناء پر حضرت آدم " سے قبل مافی الارض کی تخلیق کی اور مافی الارض میں حیوانات' نباتات' جمادات وغیرہ سب شامل میں نیزاس کا بھی آپ کو علم ہے کہ نبات و جمادات سے افضل حیوانات میں اور حیوانات میں علاوہ انسان کے افضل و اشرف گھوڑا ہے تو افضل مہمان کے لئے افضل چیز سب سے پہلے تیار کی جاتی ہے۔ لہٰذا گھوڑے کی پیدائش آدم میں پیدائش سے قبل ہے۔

دلیل عقلی کے بعد اب ساعت سیجئے دلیل نقلی- دلیل نقلی میں اگرچہ بکفرت قرآنی آیات پیش خدمت ہو سکتی ہیں مگر ہم یماں مختصرا چار آبتوں سے استدلال کریں گے۔

(١) خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعاً ثُمَّ اسْتَوْى إِلَى السَّمَاء فَسَوُّهُنَّ سَبَعْ سَمُوْت

ترجمہ:۔ " حق تعالی نے پیدا کیا تمہارے فائدے کے لئے جو پچھ بھی زمین میں موجود ہے پھر توجہ فرمائی آسان کی طرف تو درست کرکے بنادیئے سات آسان"۔ اس آیت سے معلوم ہو تا ہے کہ تسویہ ساء (یعنی تخلیق آسان) ہوا اور زمین کی تمام چیزوں میں سے ایک چیز گھو ڑا ہے تو تھوڑے کی پیدائش تسویۃ ساءے قبل ہوئی اور اس تسویۃ ساء کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

ولیل اس کی بیہ ہے کہ تسویہ ساء چھ دنول کے اندر ہوا تھا۔ جیسا کہ اس آیت شریفہ سے مترشح ہوتا ہے۔ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّهٰا وَٱغُطَشَ لَيْلَهَا وَٱخْرَجَ ضُحْهَا وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَٰلِكَ دَحَاهَا ـ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت آدم کی پیدائش جعہ کے دن تمام مخلوقات کے مکمل ہونے کے بعد ہوئی۔ معلوم ہوا ۔ تسویہ ساء سے قبل تمام چیزیں پیدا ہو چکی تھیں اور اس کے بعد تسویہ ساء ہوا جو چھ دن میں مکمل ہوا۔ پھرچھ دن کے بعد جمعہ کے ون حضرت آدم کی پیدائش ہوئی۔ چھ دنوں کا آخری دن جمعہ اس وقت بھی ہو سکتا ہے جبکہ مخلوق کی ابتداء اتوار کے دن سے ہوتی ہو- خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بیدائش موخر ہے ادر گھوٹرا تمام مخلوقات سے پہلے چھ دنوں کے اندر ہی پیدا ہوا

(۲) دو سری آیت شریفه به ہے:۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَآءَ كُلُّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَاثِكَةِ فَقَالَ ٱلْبِئُونِيْ بِٱسْمَآءِ هَؤُ لاَءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ قَالُوا سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ آنْتَ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمِ قَالَ يَاآدَمُ ٱنْبِنُهِمْ بِٱسْمَاءِ هِمْ فَلَمَّا ٱنْبَائَهُمْ بِٱسْمَاءِ هِمْ فَلَمَّا ٱنْبَائَهُمْ بِٱسْمَاءِهِمْ قَالَ الْمُ ٱقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمْ غَيْبَ السَّمْوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَاتُبْذُوْنَ وَمَاكُنْتُمُ تَكُنُّمُوْنَ" ـ

ترجمہ: ۔ وعظم دیدیا اللہ تعالی نے آوم موسب چیزوں کے اساء کا کھروہ چیزیں فرشتوں کے روبرو کر دیں۔ پھر فرمایا کہ ہتلاؤ مجھ کو اساء ان چیزوں کے اگر تم سیچ ہو' فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ توپاک ہیں گرہم کو ہی علم نہیں' گرد ہی جو پچھ آپ نے ہم کو علم دیا ہے ' ب شک آپ برے علم والے ہیں ' محکمت والے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے آدم! تم بتلادو ان چیزوں کے اساء'جب بتلادیے ان کو آدم علیہ السلام نے آن چیزوں کے اساء تو حق تعالی نے فرمایا کہ میں نہ کہنا تھا کہ ب شک میں جانتا ہوں تمام پوشیدہ چیزیں آسانوں کی زمینوں کی اور جانتا ہوں جس بات کو ظاہر کر دیتے ہو اور جس کو دل

اس آیت سے استدلال اس طرح پر ہے کہ تمام اساء سے یا تو نفس اساء مراد ہیں یا مسمیات کی صفات اور ان کے منافع مراد ہیں۔ بسرحال دونوں صورتوں میں مسمیات کا وجود اس وقت ضرور تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ھو لاء سے اشارہ کیا ہے۔ اگر مشار الیہ موجود نہ ہو تا تو هؤلاء سے اشارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اور منجملہ مسمیات کے گھو ڑا ہے تو وہ بھی اس دفت ضرور موجود ہو گا

اور الاساء سے مراد تمام اساء بیں کیونکہ الف لام بھی ہے اور پھر کلھا سے اس کی تاکید بھی آئی ہے تو عموم کو اس میں زیادہ تقویت حاصل ہو گئی اور اس طرح عرضهم اور باسمائسم یعنی ان چیزوں کو پیش کیااور آدم نے ان کے نام بتلادیے۔ یہ تمام امور دلاکل

> قطعیہ میں سے ہیں اور اساء کاعام ہونا گھو ڑے کوشامل ہے۔ (٣) تيتري آيت شريفه بيري:

ٱللَّهُ الَّذِي حَلَقَ السَّمْوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُ مَا فِي سِتَّةِ آيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوىٰ عَلَى الْعَرْشِ

ترجمہ: "الله وہ ہے جس نے آسان اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان ہے چھ ون میں پیدا کیا ' پھرعش پر استویٰ

اس آیت ہے معلوم ہو تا ہے کہ آسان زمین کے درمیان جو پچھ ہے وہ چھ دن میں پیدا کیا گیا ہے اور یہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے

ہیں کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش یا تو چھ دنوں سے خارج ہو یعنی بعد میں ہویا پھر چھ دنوں کے آخر میں ہو-

(١٧) چو تھي آيت شريفه بير ہے:۔

وَلَقَدُ خَلَقْنَا السَّمْوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُ مَا فَيْ سِتَّةِ آيًّا مِ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لَغُوبٍ

ترجمہ:۔ "اور ہم نے آسانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو تکان

نے چھوا تک نہیں"۔

اس آیت سے بھی میں ثابت ہو ہا ہے۔اس طرح کل ملاکر میہ چار آئیتیں ہیں جن سے مید معلوم ہو تا ہے کہ گھو ڑے کی پیدائش

وہب ابن منبہ سے اسرائیلیان میں آیا ہے کہ جب گھوڑا جنوب کی ہواسے پیدا کیا گیا تو سے بھی ہمارے قول کے منافی نہیں ہے

اور نہ ہی ہم پر اس کی صحت کا انتزام ہے۔ کیونکہ ہم اس کو صحیح قرار دیں گے جس کو حق تعالیٰ نے صحیح قرار دیا ہے اور اس کے رسول سے جو بات منقول ہے اور جو ابن عباس سے منقول ہے کہ گھو ڑے پہلے وحشی تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت اساعیل علیہ

اللام کے لئے تابع بنایا۔ یہ بھی ہمارے قول کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ آدم سے پہلے پیدا ہوا اور اس کے بعد اساعیل علیہ السلام

کے زمانے تک وحثی رہا ہو گایا کسی وقت اس پر سواری بھی ہوئی ہو اور پھر بعد میں وحثی ہو گیا ہو- اور پھرایک عرصہ بعد اللہ تعالی نے اس کو مطبع بنا دیا ہو اور اس کے علاوہ دو سرا قول ہیہ کہ سب سے پہلے گھو ژے پر حضرت اساعیل علیہ السلام سوار ہوئے تو بیہ بات

بت مشہور ہے۔ لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہیں اور ہم اس کی صحت کے پابند نہیں۔ کیونکہ جو پچھ اوپر بیان ہو چکاوہی قابلِ اعتماد

ہے کیونکہ وہ قرآنی استدلال ہے۔

پہلے یہ بھی بیان ہو چکا کہ اللہ تعالی نے فد کر گھوڑے کو مونث سے پہلے پیدا کیاتو اس کی دووجہ ہیں- ایک تو یہ کہ فد کر مونث پر

شرف رکھتا ہے اور دوسری میر کہ اس کی الیمنی ندکر کی) جرارت زیادہ ہے کیونکہ اگر دو چیزایک ہی جنس سے اور ایک ہی مزاج سے

ہوں تو ان میں سے ایک کی حرارت دوسرے سے زیادہ ہوگی- اور عادت اللہ سے کہ جس کی حرارت زیادہ قوی ہو اس کو پہلے پیدا کیاجاتا ہے اور چونکہ مذکر کی حرارت قوی ہے تواس وجہ سے مناسب تھا کہ اس کاوجود بھی پہلے ہو اور اس وجہ سے بھی کہ آدم علیہ

السلام حواء علیہ السلام سے پہلے پیدا ہوئے تو یمال بھی نہ کر کو پہلے پیدا کیا گیا۔ نیزاس لئے بھی کہ گھو ڑے کاسب سے بڑا مقصد جماد ہے اور مذکر گھو ڑا مونت (گھو ڈی) سے بمترہے۔ کیونکہ گھو ڑا زیادہ قوی اور زیادہ دو ژنے والاہے اور گھو ڈی سے زیادہ جری بھی ہو تا

ہے اور اپنے سوار کے ساتھ گھوڑی کے مقابلہ میں زیادہ قبال کر سکتا ہے جبکہ گھو ڈی ہر طرح سے گھوڑے کے مقابلہ میں ممتر ہے-عربی گھو ڑوں کا ترکی گھو ڑوں سے پہلے پیدا ہونے کی دلیل میہ ہے کہ عربی گھو ڑا اشرف اور اصل ہے۔ کیونکہ عربی گھو ڑا نہ ہوتا

یہ کسی عارض کی وجہ سے ہو تا ہے وہ عارض یا تو اس گھو ڑے کے باپ میں ہو تا ہے یا ماں میں یا خود اس گھو ڑے میں ہو تا ہے اور ا یک دلیل میہ بھی ہے کہ گذشتہ زمانے میں حضرت اساعیل و حضرت سلیمان اسے قصوں میں کہیں بھی ترکی گھو ژوں کا تذکرہ نہیں ملا۔ ترکی گھوڑے اصلی میں گھواٹول ایک تراب رسان المان و المقاد جسب علاقائی سکے سام دھ متعین کرنے میں مختلف ہیں-اور ایک مرسل حدیث میں ہے کہ فرس (عربی گھوڑا) کے لئے دوجھے ہیں اور ہجین (ترکی گھوڑے) کے لئے ایک حصہ ہے- حاصل کلام یہ ہے کہ ترکی گھوڑے خراب نسل میں سے ہیں اور حق تعالیٰ کے بیہ شایانِ شان نہیں کہ وہ پہلے خراب نسل کو پیدا کرے۔

احادیث نبوی میں اور مضبوط آثار میں گھوڑوں کی فضیلت 'گھڑ دوڑ کا تذکرہ اور ان کے پالنے کی نضیلت' ان کی برکات' محو ژوں پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان کی خدمت' ان کی پیشانی پر بشفقت ہاتھ پھیرنا' عمدہ نسل کے گھو ژوں کی تلاش' بهترین نسل کی محمد اشت وغیرہ کی بھرت بدایات ملتی ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی تذکرہ ہے کہ گھو ڑوں کو آخت نہ کرایا جائے اور نہ ان کی پیشانی و دموں کے بال کاٹے جائمیں۔ گھوڑے اور ان کے مالکوں کو مال غنیمت سے کتنے جھے ملیں گے؟ اس سلسلہ میں علماء کا

سخت اختلاف ہے۔ اس کے علاوہ گھو ڑوں پر زکوۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ ان مباحث کی جانب بھی احادیث میں اشارات ہیں لیکن ہم نے اختصار کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ یہ بہت مختصر سی تفصیل ہے جس کو بعجلت لکھ لیا گیا تھاورنہ گھو ڑوں سے متعلق عنوان

ر پر مستقل تصنیف لکھی جاسکتی ہے۔ م ورے کا شرعی تھم اللہ وروں کے گوشت کے سلسلہ میں کہ آیا کھایا جاسکتا ہے یا نسیں ؟ لفظ فرس کے تحت یہ بحث آئے گا۔

شرح كفايد ميں ہے كه كھو روں كو دشمن اسلام كے ہاتھ فروخت كرنا مكروہ ہے اس لئے كه يه آلات جماد میں سے ہے۔ جس طریقہ پر دشمن اسلام کو ہتھیار فروخت کرنا مکروہ ہے اور یہ بھی مکروہ ہے کہ گھو ڑوں کے گلے میں کمان ڈالی جائے۔ آنحضور صلی الله علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ خطابی نے لکھا ہے کہ آنحضور صلی الله علیہ وسلم نے گھو ژول کے

**گلے میں اگر قلاوہ موجود ہو تو اسے کا شخے کا حکم دیا۔ مالک کا بیہ خیال ہے کہ چو نکہ ان قلادوں میں گھنیٹال لٹکائی جاتی تھیں اس لئے** آنحضور صلی الله علیه وسلم نے ممانعت فرمائی ' جبکہ بعض علاء یہ کہتے ہیں کہ قلادوں کی ممانعت اس اندیشہ کی وجہ سے فرمائی کہ کہیں تیز دوڑتے وقت یہ قلارے گھوڑے کا گلا مھٹنے کا باعث نہ بن جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے متعین طور پر قلادول کی ممانعت کی ہو کہ آگر اس کے علاوہ کچھ اور چیزیں گھو ڑے کے میں خوبصورتی وغیرہ کے لئے ڈالی جائیں توان کی ممانعت بنہ ہو۔

اور بعض ابل علم میہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں عربوں کی بیرعادت تھی کہ بعض جھاڑوں کی صورتوں میں بطور جرمانہ م وروں پر کمانیں لی جاتی تھیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھئے کہ محردوڑ میں سسی گھوڑے کے آگے نکل جانے کافیصلہ (جیتنے کافیصلہ)اس کی گردن کے آگے ہونے سے ہو جائے گا۔ جبکہ اونٹوں کی دوڑ میں جیتنے اور ہارنے کافیصلہ مردن پر موقوف نمیں ہے۔ کیونکہ اونٹ کی عادت سے کہ وہ دوڑتے ہوئے گردن بلند رکھا ہے۔ چنانچہ اس کی گر دن کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا جبکہ گھوڑ دوڑ میں اپنی گر دن کو اونجائی کے مقابلہ میں اسبائی میں آگے بڑھاتا ہے۔ لیکن ایسے فیصلوں میں بیہ ضروری ہے کہ دونوں گھو ڑوں کی گر دنوں کی لسبائی چو ڑائی اور ان کی بلندی وغیرہ کیسال ہوں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میں اور قیامت دونوں ایسے متصلاً ہیں کہ جیسے دو دو ڑتے ہوئے گھو ڑے کہ ان میں فیصلہ نہیں ہو تا کہ کون ان

> میں سے آگے نکل جائے گا۔ متندرک وسنن ابو داؤد واین ماجه کی روایت ہے:

" حضرت ابو ہررہ " سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک کھوڑا دو گھو ژول کے در میان ڈال دیا حالانکہ وہ اس بات سے مطمئن نہیں ہے کہ وہ سبقت کر جائے گاتو یہ قمار نہیں ہے اور جس نے دو گھو ژوں کے درمیان ایک گھو ژااس حالت میں ڈالا کہ اس کو یقین تھا کہ وہ سبقت لے جائے گاتو یہ تمارہے"۔

درست بات سے ہے کہ ذمی لوگوں کو گھو ڑے کی سواری ہے منع کیاجائے گا۔ کیونکہ حق تعالیٰ کاارشادہے: وَمِنْ دِبَاطِ الْمَحَیْلِ تُوهِبُوْنَ بِهِ عَدُوَ اللّهُ وَعَدُوَّكُمْ"اس آیت میں الله تعالی نے اپنے اولیاء کو اپنے دشمنوں کے لئے گھو ژول کی تیاری کا حکم دیا ہے اور ذی خدا کے دسٹمن ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ووسری وجہ بیہ ہے کہ گھو ژول کی پشت ان کی عزت ہے اور ذمی لوگول پر ذلت طاری کی

سن ہے۔ اس لئے اگر ان کو گھو ڑوں کی سواری کی اجازت دے دی گئی تو گویا ان کو عزت دے دی گئی اور جو ذلت ان پر طاری کی گئی تھی وہ حتم کر دی گئی۔

امام ابو صنیفہ کے نزدیک ذمی لوگوں کو گھو ڑے کی سواری سے منع نہیں کیاجائے گا۔ شیخ ابو محمد جوینی کا قول ہے کہ ان کو عمدہ کھو ژوں کی سواری سے منع کیاجائے گاجیسے کہ عربی گھو ژے اور خراب نسل کے گھو ژوں کی سواری سے منع نہیں کیاجائے گاجیسے کہ ترکی گھو ڑے اور امام غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ عمدہ گھو ڑوں میں عمدہ خچر بھی شامل ہے۔

ائمہ جمهور کے نزدیک گھو ژول میں ز کوة شیں ہے- حدیث میں آیا ہے کہ لینس عَلَى الْمُسْلِم فِي عَبْدِهِ وَلاَ فِي فَرِسِه صَدَقَةٌ (مسلم اس کے غلام اور اس کے گھو ڑے پر کوئی صدقہ نہیں ہے"۔

امام ابو حنیفہ ؓ نے تنما گھو ڑیوں پر یا گھو ڑوں کے ساتھ گھو ڑیاں ہوں تو ان میں ز کو ہ کو واجب قرار دیا ہے اور ان کے نزدیک مالک کو اختیار ہے کہ خواہ ہر گھو ڑے کی طرف ہے ایک دینار دے یا اس کی قیت لگا کر دیدے اور قیمت میں اس حساب سے دے

که هر دوسو در همول پرپانچ در جم دے۔ یعنی اثر هائی فیصد اور اگر تنما گھو ژے ہوں تو ان پر کچھ شیں۔ كُورْك كى ضرب الامثال اللهِ عرب كت بين "أَلْعَيْلُ مَيَامِينِ" يعني كُورْك مبارك بين- ايسے بى كتے بين "أَلْعَيْلُ

آغلَمْ بِفُرْ سَانِهَا" كه كورُ الني سواركو زياده بهانتا ہے- يد مثال ايسے آدمى كے لئے بولى جاتى ہے جس کولوگ مالدار مسمجھیں لیکن حقیقت میں وہ مالدار نہ ہو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد ہے کہ "یا َ حیلَ اللّٰہ اَزْ کَبِی " (یعنی اے خدا کے گھو ڑوسوار ہو جاؤ) جو کہ آپ نے حنین کی جنگ میں فرمایا تھا اور یہ حدیث مسلم میں موجود ہے 'تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں مضاف محذوف مانا جائے گا-کیونکہ گھو ڑے کیاسوار ہوتے یا کہیں گھو ڑے بھی سوار ہوا کرتے ہیں اس لئے اس قول میں اصل مخاطب گھو ڑوں کے سوار ہیں اور اس طرح حذف مضاف کلامِ عرب میں معمولاً ہو تا رہتا ہے۔ لیکن جاحظ نے 'دکتاب البیان والتبین'' میں اس حدیث میں پچھ کلامی غلطی کی بنا پر اس کو حدیث ہی ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ جاحظ کی اس متحقیق کامطلب میہ ہو گا کہ کلام عرب میں اس طرح کی مثال (لیعنی حذف مضاف کی مثال) نہیں ملتی۔ گریہ بات بھی ذہن میں رہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم توبہت برے تصبح وبلیغ ہیں اور آپ کا کلآم دوسروں کے لئے معیارہے۔

گھو ڑے کے طبی فوائد | اگر گھو ڑے کو سرخ ہڑ تال (زرنیخ احمر) کھلا دی جائے تو وہ فوراً مرجائے گا باقی تفصیل باب الفاء میں فرس کے بیان میں آئے گی۔

گھوڑے کی خواب میں تعبیر خواب میں گھوڑا قوت'عزت اور زینت کی شکل میں آتا ہے۔ کیونکہ یہ سواریوں میں سب سے عمدہ سواری ہے اس لئے جس نے اسے جس قدر خواب میں دیکھااس کے بقدراس کو عزت و

قوت حاصل ہوگی اور اکثر گھوڑے کی تعبیرمال کی زیادتی 'وسعت رزق اور وشمن پر فتح حاصل ہونا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کاارشاد

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ والبَنِيْنَ وَالْقَتَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِطَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْفِطَةِ وَالْأَنْعَامِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ

اورایک دو سری جگه ارشاد ہے:

وَمِنْ رِّبَاطِ الْحَيلِ تُرْهِبُوْنَ بِهِ عَدُو اللَّهِ وَعَدُوّ كُمْ".

اور اگر کسی نے گھوڑے کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھاتو اس کی تعبیر فتنہ ہے اور گھوڑے کی سواری غیر محل میں دیکھناجیسا کہ حمد تبدا دیدار پر اسٹرنگر ڈیر پر سواں و مکھاتو اس کی تعبیر میں کہ بی خبر نہیں سراوں گا کسی نے خوار میں اسٹر آپ کو ڈاک ک

چھت یا دیوار پر اپنے گھوڑے پر سوار دیکھاتو اس کی تعبیر میں کوئی خیر نہیں ہے اور اگر کسی نے خواب میں اپنے آپ کو ڈاک کے گھوڑے پر سوار دیکھاتو اس کی تعبیر ہے کہ عنقریب اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ تعبیر سے متعلق مزید تفصیل باب الفاء میں

لفظ فرس نے بیان میں آئے گی۔ انشاء اللہ مجروات استعمال کے لئے ان کے چاروں کھروں پر بیہ تکھیں:۔ مجروات ا

بِسمِ الله الرَّحمُن الرحيم فَاصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتُ عجفون عجفون عجفون شاشيك شاشيك شاشيك (انثاء الله وردجا الربح كا-

گوڑے کی سرخی (ایک بیاری) اور دو سرے جانوروں کی سرخی کے لئے یہ لکھ کران کے گلے میں نٹکادیں-(یہ دونوں عمل تجربہ رہ ہیں)

## امخنور

(بجو)ام خنور: یہ تنورکے وزن پر ہے-اس کابیان باب الضادمیں آئے گا-انشاء اللہ

# بائب الدال الدَّاتَّةُ

(زمین پر چکنے والے جانور)الدابة: جو حیوانات زمین پر چکتے ہیں ان کو عربی میں دابہ کہتے ہیں۔ بعض حضرات نے پرندوں کو لفظ دابہ کی شمولیت سے خارج کر دیا ہے اور اس خروج کی تائید میں قرآن شریف کی ہے آیت پیش کی ہے: ۔ وَ مَامِنْ دَابَّةٍ فِی الْأَرْضِ وَلاَ

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طَائرٍ يطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلاَّ أُمَمَّ آمْتَالُكُمْ"-

ترجمہ :۔ "کوئی جانور زمین پر چلنے والا اور کوئی پرندہ اپنے پروں سے اڑنے والا نہیں ہے جس کی تم جیسی جماعتیں نہ

لیکن اس مثال کی تردید قرآن پاک کی اس دو سری آیت سے ہوتی ہے:۔

"وَمَامِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلُّ فِي كِتَابٍ مُبِيْنٍ"-

ترجمہ:۔ اور زمین پر کوئی واب ایسانہیں ہے کہ جس کارزق اللہ تعالی کے ذمہ نہ ہو"۔ چونکہ اللہ تعالی پرندوں کے رزق کا بھی کفیل

ہے۔اس لئے وہ بھی دامیر کے عموم میں آ گئے۔ (از مترجم-مولف نے یہ تشریح نہیں فرمائی کد پہلی آیت میں دابہ کے بعد لفظ طائر کا

کیوں اضافہ کیا گیا ہے۔ لیکن مترجم کی رائے ناقص میں اس کی وجہ میہ معلوم ہوتی ہے کہ طیور کے اندر دابہ ہونے کے علاوہ ایک

دو سری صفت طیران کی بھی ہے جو دیگر دواب میں نہیں پائی جاتی-للذالفظ طائر کااضافہ کرنے سے بیہ آیت جملہ اقسام دابہ کی جامع ہو حتى اوريه اضافى اجماعى بالميازى نهيس-والله اعلم بالصواب)

شیخ تاج الدین بن عطاء نے فرمایا ہے کہ اس دو سری آیت میں اس امر کی تصریح ہے کہ حق سبحانہ تعالی اپنی کل جاندار محلوق کو

رزق پہنچانے کاضامن ہے اور اس کفالت و صانت کے ذریعہ سے مومنین کے قلوب میں جو وسادس اور خطرات رونماہوتے ہیں وہ دفع ہو جاتے ہیں اور اگر بالفرض کسی وقت سے خطرات ان کے دلوں میں پیدا ہو بھی جائمیں تو ایمان باللہ کالشکران پر حملہ کرکے ان کو

شکست دے رہاہے۔ اعثی (شاعر عرب) نے دبیب (زمین پر چلنا) کالفظ ایک پرندہ کے لئے اس طرح استعال کیا ہے۔

دَبِيْبُ قَطَا الْبَطْحَاء فِي كُل مِنْهَلِ بَنَاتٌ كَغُصْنِ الْباَنِ تَرْتَجُ إِنْ مَشَتْ ترجمه: د "لؤكيال بين جيساكه شاخ آموكه جب چلتي بين تووه شاخيس حركت مين آجاتي بين اور چشمون پر سنگلاخ عَلاقون

کی قطاء جانور محسوس ہوتی ہیں"۔

الله تعالی کاارشاد ہے: "اور كتنے جانور ایسے میں جو اپنارزق نہیں اٹھاتے- اللہ تعالی ان كو اور تم كو رزق ديتا ہے- وہی سننے والا اور جانئے

ایک دو سری جگه ارشاد ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانوروہ ہیں جو بسرے اور گونگے ہیں اور عقل نہیں رکھتے"۔

ابن عطیہ ؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت کامقصد کفار کی سرکش جماعت کو بیان کرناہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین خلائق سے ہیں اور ذلیل سے ذلیل طبقہ میں اس کاشار ہو تا ہے۔ کفار کو دواب سے اس لئے تشبیہ دی گئی ہے تاکہ ان کی برائی ثابت ہو جائے

اور كتے 'خزر اور فواس خمسہ (سانپ ' بچھو محوا وغيرہ ) كوان پر فضيلت حاصل مو جائے۔

"حسد اكرم صلى الله عليه وسلم ك سامنے سے ايك جنازه كزرا- آب نے اس كو د كھ كر فرمايا مستريح (آرام بانے والا) اور مستراح مند (اِپنے سے آرام دینے والا) صحابہ نے آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ? مستریح اور مستراح منه کیاچیز محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ مومن دنیا کی کلفتوں سے چھوٹ کر اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پہنچ جاتا ہے وہ مستریح ہے (بعنی آرام پانے والا) اور جو فاجر ہے اس کے مرنے سے دو سرے بندے 'شہر درخت اور چوپایہ آرام پاتے ہیں اس لئے وہ مستراح منہ (اپنے سے آرام دینے والا) ہے ''۔

سنن ابو داؤد اور ترندی میں ہے:

"دحفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر چلنے والا کوئی جانور ایسا نمیں ہے کہ وہ جمعہ کے دن خاموش طریقہ سے متوجہ نہ ہو تا ہو اس بات سے ڈر کر کہ کمیں قیامت قائم نہ ہو جائے"۔ حلیہ میں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے تھے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ:۔

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعہ کادن سید اللیام ہے ( یعنی سب دنوں میں بزرگ ترین دن ہے) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطراور عید الضحٰ سے اس کا بڑا مرتبہ ہے اور کوئی فرشتہ ' آسان' زمین' پیاڑ' ہوا اور دریا میں ایسانسیں ہے کہ جو چھہ کے دن اس بات سے نہ ڈر تا ہو کہ کہیں قیامت قائم نہ ہو جائے ''۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو جریرہ سے روایت ہے کہ:

"نبی علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا اور اس میں پہاڑ کو اتوار کے دن اور در ذخت کو پیر کے دن تالبندیدہ چیزوں کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن پیدا فرمایا اور اس میں جانور جعمات کے دن بھیلائے۔ آدم علیہ السلام کو جعہ کے دن عصر کے بعد جعہ کی آخری گھڑیوں میں عصراور مغرب کے مامین مدافرمایا"۔

بے شک اللہ تعالی بغیر کمی کلفت اور محنت کے جو چاہتے ہیں پیدا کر دیتے ہیں اور بغیر کسی سبب و مرتبہ کے جس کو چاہتے ہیں بندا کرتے ہیں اور اپنی وحدا نیت پر دلالت کرنے کے لئے جو بنتخب کرتے ہیں اور اپنی وحدا نیت پر دلالت کرنے کے لئے جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اور اپنی وحدا نیت پر دلالت کرنے کے لئے جو چاہتے ہیں متخب کرتے ہیں۔ ظالم اور جابرلوگ (کفار) جو اس کے بارے میں نسبت کرتے ہیں وہ اس سے بہت بلند وبالا ہے۔ کاملی ابن

ا ثیر میں لکھا ہے کہ کسریٰ شاہ فارس کے یہاں پچاس ہزار دابہ اور تین ہزار عور تیں تھیں۔

ایک عجیب قصہ

ایک عجیب قصہ

ہوئی اور فریقین میں خوراک کی اس قدر تنگی ہوئی کہ دونوں نے اپنے اپنے دواب یعنی جانوروں کو ذراح کرنا

شروع کر دیا اور رکن الدولہ کی حالت تو یہ ہوگئی کہ اگر اس کابس چاتاتو شکست قبول کرلیں۔ چنانچہ اس نے اپنے وزیر ابو الفضل بن العمید سے مشورہ کیا کہ آیا جنگ جاری رکھی جائے یا گریز کیا جائے؟ وزیر نے جواب دیا کہ آپ کے لئے سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے اور کوئی جائے پناہ نہیں۔ للذا آپ مسلمانوں کے لئے خیر کی نیت رکھیں اور حسن سیرت اور احسان کرنے کا پختہ ارادہ فرما پاک کے اور کوئی جائے بناہ نہیں۔ للذا آپ مسلمانوں کے لئے خیر کی نیت رکھیں اور حسن سیرت اور احسان کرنے کا پختہ ارادہ فرما

لیں اور بہ اس لئے ضروری ہے کہ فتح حاصل کرنے کی جملہ تدابیر جو ایک انسان کے قبضہ قدرت میں تھیں وہ سبہ منقطع ہو چکیں۔ لندا آگر ہم لڑائی سے جان بچاکر بھاگئے پر کمرباندھ لیں تو نتیجہ بیہ ہو گاکہ دشمن ہمارا تعاقب کرکے ہم کو قتل کر دیں گے۔ کیونکہ ان کی تعداد ہم سے بہت زیادہ ہے۔ بادشاہ نے وزیر کی بیہ تقریر سن کر فرمایا کہ اے ابو الفضل میں تو یہ رائے تم سے پہلے ہی قائم کر چکاتھا۔ ابو الفضل وزیر کابیان ہے کہ میں اس کے بعد رکن الدولہ کے پاس سے اٹھ کر اپنے ٹھکانہ پر آگیا۔ لیکن جب تمائی رات باقی

رہ گئی تو رکن الدولہ نے مجھے بلا بھیجا اور کما کہ ابھی میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ گویا میں اپنے دابہ (گھو ڑے) فیروز نامی پر سوار ہوں اور ہمارے دشمن کو شکست ہو چکی ہے اور تم میرے پہلومیں چل رہے ہو-ادر ہم کو الی جگہ سے کشادگی پنچی کہ جہاں ہمارا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ چلتے میں نے نگاہ نیچی کرکے زمین کی طرف دیکھاتو مجھے ایک انگشتری پڑی ہوئی نظر آئی۔ چنانچہ میں نے اس کو اٹھالیا اور دیکھاتو معلوم ہوا کہ اس میں فیروزہ کا تگینہ نگا ہوا ہے۔ میں نے اس کو تیمرک سمجھ کراپنی انگل میں پہن لیا اور اس کے بعد فوراً میری آنکھ کھل گئی۔ میری رائے میں اس خواب کی تعبیریہ ہے کہ ہم کو انشاء الله فتح ہو گی۔ کیونکہ فیروزہ اور فتح

رومترادف الفاظ بیں اور میرے گھو ڑے کانام بھی فیروز ہی ہے-وزیر ابو الفضل کابیان ہے کہ ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ہم کویہ خوشخبری کپنجی کہ دستمن فرار ہو گئے اور اپنے ڈیرے خیمے

سب چھوڑ کر بھاگ گئے۔ چنانچہ جب متواتر یہ خبریں آتی رہیں تو ہم کو دشمن کی ہزیمت کا بقین ہو گیا۔ بسرحال ہم کو دشمن کی شکست ك اسباب كى كوئى خبرند تھى- اس لئے ہم آ مے بوھے مگراس خيال سے كد ہمارے ساتھ كہيں كسى نے كوئى دھوكد ند كيا ہواس لئے

ہم نے اختیاط کا پہلو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور میں اختیاطاً بادشاہ کے ایک جانب ہو گیا۔ بادشاہ اپنے گھوڑے فیروز پر سوار تھے۔ ہم ابھی کھے ہی قدم آگے برھے تھے کہ بادشاہ رکن الدولہ نے ایک غلام سے جو ان کے آگے آگے چل رہاتھا، چی کر کما کہ یہ انگشتری اٹھاکر مجھے دو۔ چنانچہ غلام نے وہ انگشتری اٹھاکر بادشاہ کو دیدی۔ اس انگشتری میں ایک فیروزہ جڑا ہوا تھا۔ رکن الدولہ نے فوراً وہ انگشتری بین لی اور کہنے لگا کہ میرے خواب کی تعبیر پوری ہو گئی۔ یہ بعینہ وہی انگشتری ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ رکن الدولہ کا

نام حسن ابوعلی تھا' یہ ایک جلیل القدر اور بارعب بادشاہ گزرا ہے۔ اصفہان' رے' ہمدان' آذر پور اعراق وعجم اس کی مملکت میں داخل تھے اس کے علاوہ اور بہت ہے ممالک اس نے فیچ کرکے اپنی زیرِ حکومت کر لئے تھے اور ان ممالک کے لئے اس نے پچھ قواعد و قوانين بھی مقرر کئے تھے۔ اس عظیم بادشاہ نے مسمسال تک حکومت کی اور ماہ محرم ١٦٦ه میں بعمر ٩٩ سال وفات بائی۔

ابن سبع السبق كى كتاب شفاء العدور مين حضرت ابو سعيد خدري سي بير روايت منقول ي:-"حضور اكرم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه دوآب (چوپاؤل) كے چرول برمت ماروكيونكه برچيزالله تعالى كى حمد وتسبيح

احیاء میں باب کسرائشو تین کے تحت لکھاہے کہ روٹی تیار کرے اس دفت تک تیرے سامنے نہیں رکھی جاتی تاوفلتیکہ اس میں

تنین سوساٹھ کاریگر کام نہ کرلیں۔ان کام کرنے والوں میں سب سے اول حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں سے پانی ناپ کر دیتے ہیں ان کے بعد دو سرے فرشتے ہیں جو بادلوں کو ہنکاتے ہیں اور پھران کے بعد چاند' سورج اور افلاک ہیں اور ان کے بعد ہوا کے فرشتے ہیں اور زمین کے جانور ہیں اور سب سے آخر میں نان بائی کا نمبر آتا ہے۔مقصدیہ ہے کہ آپ کے ساہنے کی ہوئی روٹی ہے آتی ہے تو اس میں حضرت میکائیل علیہ السلام سے لے کرنان بائی تک تین سوساٹھ ہاتھوں کی کاریگری

موتى ہے تب جاكروہ آپ كو كھانے كے واسطے ملتى ہے "وَإِنْ تَعُدُّوانِعْمَةَ اللهِ لاَ تُحْصُوْهَا" يعنى أكرتم الله كى نعتوں كوشار كرناچامو تونهين كرشكتے حکایت امام احمد اور بیمق نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ایک دابہ نمودار ہوا جو لوگوں کو ہلاک کر دیتا تھا۔

چنانچہ جو بھی اس دابہ کے قریب جاتا پنی جان سے ہاتھ وھو بیٹھنا۔ ایک دن ایک کانا آدمی آیا اس نے لوگوں سے کما کہ تم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حيات الحيوان جلد دوم

اس جانور کی فکرنہ کرو۔ میں اس کو دیکھے لوں گا۔ چنانچہ جب وہ کانا فخص اس جانور کے پاس پنچاتواس جانور نے اس کو پھھ ایذا نہ دی بلکہ گر دنِ اطاعت اس کے سامنے جھکا دی اور اس فخص نے اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ کا معالمہ عجیب ہے۔ بہمیں پچھ اپنچ بارے میں بتائے۔ اس فخص نے جواب دیا کہ میں نے زندگی میں بھی کوئی گناہ نہیں کیا صرف ایک مرتبہ میری اس جمیں پچھ اپنچ بارے میں بتائے۔ اس فخص نے جواب دیا کہ میں نے اس کو میں کر تھینک دیا اور اسی لئے اب میں کانا ہوں۔ آکھ نے ایک خطاع (گناہ) کیا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کو میہ مزادی کہ تیرے اس کو نکال کر پھینک دیا اور اسی لئے اب میں کانا ہوں۔ امام احمد بن حذبال فرماتے ہیں کہ توبہ کا یہ طریقہ بنی اسرائیل یا جم سے پہلے کسی اور شریعت میں جائز ہو گا مگر شریعت محمد بیر میں

آگر کسی نامحرم عورت پر قصداً نگاہ ڈالی جائے تو اس آگھ کا نکال دینا ہر گر جائز نہیں بلکہ سچے دل سے توبہ کرلینا کافی ہے۔ ابن خلکان ؓ نے رہیج الجیزی کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ ایک بار دابہ (گھو ڈے) پر سوار ہو کر مصر کی کسی سڑک سے گزر رہے تھے کہ اچانک کسی نے ایک مکان کی چھت سے واکھ سے بھرا ہوا ایک ٹوکرا آپ پر الٹ دیا۔ آپ اپنی سواری سے اتر کر کپڑے جھاڑنے گئے۔ لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ اس گھروالے کو بلاکر ڈانٹے کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو مخص آگ

(لینی دوزخ)کامستی ہواوراس کے سرپر راکھ پڑنے ہے آگر اس کا پیچھاچھوٹ جائے تواس پر غصہ کرناجائز سیں ہے۔ ربیج ابن سلیمان شافعی تھے اور شافعی کے جدید قول کے راویوں میں سے تھے۔ ان کی ۴۵ ھیں وفات ہوئی۔ ان کو جیزی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ جیزہ کے رہنے والے تھے۔ جیزہ قاہرہ سے چند میل کے فاصلے پر دریا پارا یک بہتی ہے یہاں کے احرام مشہور میں اور ان کا شار دنیا کے عجائبات میں ہو تا ہے۔ اصل میں یہ مصری بادشاہوں کے مقبرے ہیں اور ان عالی شان مقبروں کو تعمیر کرانے سے ان کا مقصد یہ تھا کہ جس طرح ہم اپنی زندگی میں دیگر بادشاہوں سے ممتاز رہے۔ اس طرح مرنے کے بعد بھی ہمارا امتیاز باقی

کتے ہیں کہ جب مامون رشید خلیفہ عباسی مصر پنچاتو اس نے ایک اهرام کو برمانے کا تھم دیا تاکہ اس کے اندرونی حالات کا علم ہو سکے۔ چنانچہ اس کو برمانے (تو ڑنے) میں بہت محنت اور جانفشانی اٹھانی پڑی اور کافی روپیہ خرچ ہوا۔ اس کو برمانے کے بعد جب اس کے اندر گئے تو چند بیکار چیزیں ٹائ کے رہنے اور گئی ہوئی رسیاں پڑی ہوئی پائی گئیں۔ اس کی اندرونی زمین پر اس قدر سیال اور اس کے اندر گئے تو چند بیکار چیزیں ٹائ کے رہنے اور گئی ہوئی رسیاں پڑی ہوئی یائی گئیں۔ اس کی اندرونی زمین پر اس قدر سیال اور کا وغیرہ جی ہوئی تھی کہ اس پر چاناد شوار تھا۔ عمارت کے بالائی حصہ میں ایک چوکور ججرہ تھاجس کے ہر ضلع کا طول آٹھ ہاتھ تھا اور اس کے وسط میں ایک حوض تھا۔ چنانچہ سب کچھ دیکھنے کے بعد مامون رشید نے دیگر احراموں کو تو ڑنے سے روک دیا۔

اں سے وسط یں ایس و س س پہ پہ جب بات سے اللہ اللہ ہیں استاروں کے حالات دیکھ کر ایک طوفان کی ہے ہم کم اور ایک طوفان کی ہے۔ بھی کما جاتا ہے کہ ہر مس اول لیعنی اختوع نے (اور یہ ادریس علیہ السلام ہیں) ستاروں کے حالات دیکھ کر ایک طوفان کی افراموں کی تقبیر میں جھے ماہ کا عرصہ لگا تھا اطلاع دی تھی اور ان اھراموں کی تقبیر میں جھے ماہ کا عرصہ لگا تھا اور ان احراموں کی تقبیر میں جھے ماہ کا عرصہ لگا تھا اور ان احراموں پر یہ عبارت کندہ کرائی تھی کہ:۔

"جو فخص ہمارے بعد آئے اس سے کمہ دیا جائے کہ ان اھراموں کو منہدم کرنے میں چھ سو سال لگیں گے حالانکہ عمارت کے منہدم کرانا اس کے تغیر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ ہم نے ان کو دیباج کالباس بہنایا ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کو ٹاٹ پہناوے حالانکہ ٹاٹ دیباج سے ارزاں ہے"۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"میں نے اس عمارت کو اپنی حسن تدبیر سے بنایا ہے۔ اگر کوئی فخص قوت کا دعویدار ہے تو اس کو منهدم کر دے کیونکہ انهدام تقبیر سے زیادہ آسان ہے"۔

ابن المنادی کہتے ہیں کہ ہم کو اس عبارت کا بیہ مطلب معلوم ہوا کہ اگر کوئی فخص دنیا بھر کا خراج مکرر وصول کرکے ان کا انمدام میں خرچ کرے تو بھی ان کو منهدم نہیں کر سکتا"۔

قرآن پاک کی سورہ بروج میں جو یہ آیت شریفہ ہے کہ "فُتِلَ اَصْحُبُ الاخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَهُمْ عَلَى هَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوُدٌ "کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو پچھ مسلمانوں کے ساتھ ظلم وسٹم کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے "۔

اس آیت کی تفیر میں مولف مسل مولف میں اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث جو کہ صحیح مسلم ودیگر کتاب حدیث میں منقول ہیں بیان کرتے ہیں اس حدیث کو حضرت صہیب نے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کے بمال ایک کائن اور بروایت دیگر ساح تھا' ایک دن اس نے بادشاہ سے کما کہ چو نکہ میں اب بو ڈھاہو گیا ہوں اور جھ کو اندیشہ ہے کہ اگر میں مرگیا تو یہ میرا علم تم سے منقطع ہو جائے گا۔ للذا تم میرے لئے کوئی ذہین اور سراجی الفہم لڑکا تلاش کر و تاکہ اس کو میں اپنا یہ علم سکھا دوں۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کی منشاء کے مطابق ایک لڑکا تلاش کر ا دیا اور اس کو تھم دیا کہ وہ شاہی ساح کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا کرے۔ چنانچہ وہ الزکاحب الحکم ساح کے پاس آنے جانے لگا۔ چنانچہ جس راستے سے وہ لڑکا ساح کے پاس آنا اس راستے میں کی راہب کی ایک خانقاہ بھی تھی (معمر کتے ہیں کہ میرے گمان میں نصار کی اس وقت تک ویں لڑکا حب ساح کے پاس آنا جاتا تو راستہ میں اس راہب کے پاس بھی جاتا اور اس سے بات چیت کر تا۔ چنانچہ اس کو ساح کے پاس تیننچہ میں گھہ دیر لگ نجاتی۔ اس پر ساح نے لڑکے کے والدین سے بیٹھ جاتا اور اس سے بات چیت کر تا۔ چنانچہ اس کو ساح کے والدین سے کہ دیا کرنا کہ جھے کو گھروالوں نے روک لیا تھا اور کی جب گھروالوں نے روک لیا تھا اور اسے دیسے نہو ڈائے۔ جس کہ دیا کرنا کہ جھو کو گھروالوں نے روک لیا تھا اور جب گھروالوں نے روک لیا تھا اور دیا جب گھروالوں نے روک لیا تھا اور جب گھروالوں نے روک لیا تھا اور جب گھروالوں نے روک لیا تھا اور دیا جب گھروالوں نے روک لیا تھا اور جب گھروالوں نے روک لیا تھا تھر کیا کہ جب کھروں کیا تھروں کیا کہ جب کھروں کیا تھروں کیا کیا کہ جب کھروں کیا تھروں کیا کہ جب کھروں کیا کہ جب کھروں کیا کہ کیا کیا کہ جب کھروں کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کو ساح نے دریے جب کھروں کیا کہ کو ساح

چنانچہ لڑکا کچھ دن الیابی کر تا رہا ایک دن وہ چلا آ رہا تھا کہ ایک دابہ عظیمہ (بڑا جانور) نمودار ہوا اور لوگ اس کے ڈرسے راستہ چلنے سے رک گئے۔ لڑک نے جب یہ نظارہ دیکھا تو ول میں سوچنے لگا کہ آج ساحراور راہب کاعقدہ کھل جائے گا۔ کہ آیا ساح سچا ہے یا راہب۔ چنانچہ اس نے ایک پھر اٹھایا اور یہ کمہ کر کہ ''یااللہ! آگر تیرے نزدیک راہب کا عمل ساح کے عمل سے مجوب ہو تو اس دابہ کوہلاک کر دے ''۔ اس نے مار دیا۔ خدا کی قدرت کہ پھر لگتے ہی وہ جانور ہلاک ہوگیا۔ یہ دیکھ کر لوگ آئی میں کہنے لگے کہ اس لڑکے کو کوئی ایسا علم حاصل ہے جو دو سروں کو نہیں۔ اتفاق سے باد شاہ کا ایک مصاحب تابینا تھا، جب اس کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ لڑکے کے پاس پنچا اور کئے لگا کہ اگر تو میری بینائی واپس لا دے تو میں تھے کو اتبان عام دوں گا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ مجھ کو انتبان عام دوں گا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ مجھ کو انتبان عام دوں گا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ مجھ کو انتبان عام دوں گا۔ لڑکے ایس آگی) تو کیا اس کو انتبان کے بینائی واپس آگی) تو کیا اس کو انتبان نے یہ شرط منظور کر کی اور کہا کہ میں ضرور ایسا کروں ذات پاک پر جس کے تھم سے آپ آجھے ہوں گے ایمان لے آئیں جاتے ہی تابینا نے یہ شرط منظور کر کی اور کہا کہ میں ضرور ایسا کروں ذات پاک پر جس کے تھم سے آپ آجھے ہوں گے ایمان لے آئیں بینا بینا بینا بینا ہو گیا اور اس نے دین حق قبول کرلیا۔ محکمہ دلائل وہر اہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ محکمہ دلائل وہر اہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کے بعد یہ مخص حسب معمول بادشاہ کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے اس کو بیناد کھ کر پوچھا کہ یہ تیری بینائی کس نے لوٹا دی؟ اس نے جواب دیا کہ میرے رب نے 'بادشاہ نے جیرت سے پوچھا کہ کیا میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرااور تیرا رب اللہ ہے۔ یہ جواب من کر بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور اس کے سربر چلوا کر دو نکڑے کرا دیئے۔ امام ترفدی کی روایت کے مطابق یہ دابہ (جس کو لاکے نے پھرسے ہلاک کیاتھا) شیر تھااور جب اس لاکے نے راہب کو شیر کے ساتھ اپنے اس واقعہ کی اطلاع دی تو راہب نے کہا کہ تیری ایک خاص شان ہے اور تو اس کی دجہ سے آذمائش میں جتلا ہو گا گر

خبردار میراکس سے پچھ تذکرہ نہ کرنا۔
امام ترفدی فرماتے ہیں کہ جب بادشاہ کو ان تینوں مخصوں کا حال معلوم ہوا تواس نے ان کو طلب کر لیا اور را ہب و تابینا کو آرہ سے چروا دیا اور لڑے کے بارے میں یہ عظم دیا کہ اس کو فلال بہاڑ پر لیجا کر سرے بل گرا دو۔ چنا نچہ بادشاہ کے فرستادگان اس کو بہاڑ پر لے گئے اور جب انہوں نے اس کو گرانے کا قصد کیا تو لڑکے نے یہ دعاما تھی کہ ''یا اللہ! تو جس طرح چاہے ان کو میری طرف سے بھکت لے "چنانچہ یہ کتے ہی وہ لوگ بہاڑ سے لڑھکنے لگے اور صرف لڑکا باقی رہ گیا۔ اور وہ لڑکا واپس بادشاہ کے پاس پنچا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ میرے آدمی کمل گئے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے میری طرف سے ان کا بھگان کر دیا۔ اس پر بادشاہ نے عظم دیا کہ اس لڑکے کو لے جاکر سمندر میں ڈبو دو۔

امام مسلم ؓ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ جب خند قیں کھود کر اور ان میں آگ جلا کر اہل اسلام کو اس میں جھو نکا جا رہا تھا تو باوشاہ کے فرستادگان ایک عورت کو جس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا آگ میں ڈالنے کے لئے لائے۔ چنانچہ وہ عورت بچہ کی وجہ سے بچھ مضحل می ہو گئی۔ مال کی یہ حالت دکھے کروہ شیر خوار بچہ بول اٹھا اور کہا کہ امال جان گھبرائے نہیں کیونکم آپ مق پہیں۔ ابن قتیبہ ؓ نے کہا ہے کہ اس بچہ کی عمر صرف سات ماہ کی تھی۔

الم ترزی فرماتے ہیں کہ وہ لڑکا جو شہید کر دیا گیا تھا (جس کو بادشاہ نے ایک تیرے ذریعہ شہید کیا تھا) حضرت عمر سے حمد خلافت

میں قبرے برآمد ہواتھ اور اس کا ہاتھ بدستور اس کی کٹیٹی پر رکھا ہوا تھا۔

محیر بن اسحاق صاحب سیرت نے لکھا ہے کہ اس لڑے کا نام عبداللہ بن النام تھا۔ حضرت عمر کے عمد میں نجران کے کسی محف نے اپنی کسی ضرورت سے ایک ویرانہ کھودا تو وہاں سے لڑے کی لاش بر آمہ ہوئی جو ایک دیوار کے بنچے گڑی ہوئی تھی۔ لڑے کا ہاتھ تیر لگنے کی جگہ کنیٹی پر رکھا ہوا تھا اور اس کی انگل میں ایک انگوشی تھی جس پر "دبی الله لکھا ہوا تھا۔ اس واقعہ کی جب حضرت عمر سو بذرایعہ تحریر اطلاع دی گئی تو آپ نے لکھ بھیجا کہ لاش کو اس کے حال پر چھوڑدو۔ چنانچہ لوگوں نے ایسانی کیا۔

سیمان فرماتے ہیں کہ لاش کے اپنی اصلی حالت میں قائم رہنے کی تصدیق اس آیت کریمہ میں ہوتی ہے وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ اُڈنا فَ مِنَ عِلَى اللّٰهِ مَذِيْنَةِ اللهِ مِن دِدِيا لَيْ مِنْ اللّٰمِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰم

قَتِلُوْا فَيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْمُواتَّاالايه (جولوگ الله كي راه بين مارے گئے ان كو مرده مت سمجھو")

اس کے علاوہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے بھی تضدیق ہوتی ہے اور وہ یہ ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

"الله تعالى نے زمين پر حرام كر ديا ہے كه وہ انبياء عليهم السلام كے جسموں كو كھائ"۔

یہ حدیث ابو داؤڈ نے روایت کی ہے اور ابو جعفرالداودی نے بھی اس کو روایت کیا ہے گران کی روایت میں شہداء علاء اور موذن لوگ بھی شامل ہیں۔ لیکن وہ فرماتے ہیں کہ ان لو گول کااضافہ غریبہ ہے۔

ابن بشکوال کا قول ہے کہ جس بادشاہ کے عمد میں اخدود النار کا واقعہ ہوا اس کا نام "بوسف ذو انواس" تھا اور بہ حمیراور مضافات حمیر کا حکمرال تھا اور نجران اس کاپایہ تخت تھا اور بقول دیگر اس بادشاہ کا نام "ذرعہ ذوانواس" تھا اور بقول سمرقندی بہ دین یہودیہ کا معقد تھا اور بہ واقعہ (اخدود النار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ستر سال قبل پیش آیا اور واقعہ میں نہ کور راہب کا نام قیتون تھا۔

عكيم ترزيٌ ن زيرٌ بن اللم سے روايت كى ب:

"جب ابد موی وابد مالک وابد عامر نے اشعریین کی ایک جماعت کے ساتھ بجرت فرمائی اور رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کا قصد کیا تو ان لوگوں کی ذاور راہ ختم ہوگئی انہوں نے اپنا ایک قاصد کھانالانے کے لئے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا۔ جب یہ قاصد آپ کے قریب پہنچاتو آپ کو یہ آیت پر صفح ہوئے سنا "وَ مَا الله علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا۔ جب یہ قاصد آپ کے قریب پہنچاتو آپ کو یہ آیت پر صفح ہوئے سنا "وَ مَا الله وِزُ قُهَا" (یعنی زمین پر کوئی ایسا وابہ نمیں ہے جس کا رزق الله تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو) یہ آیت سن کر قاصد نے اپنے دل میں سوچا کہ اشعریین الله کے نزدیک دواب سے کمتر نمیں ہیں۔ میں رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے پاس نہیں گیاوالی ہوگیا ور اپنے ساتھیوں کے پاس آکر کما کہ خوش ہو جاؤ تماری مطلب براری ہوگئ۔ انہوں نے سمجھا کہ قاصد ہمارے حال کی اطلاع رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو دے آئے ہیں۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ انہوں نے سمجھا کہ قاصد ہمارے حال کی اطلاع رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو دی آئے وہ ایک پیالہ ، روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا کے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان سے کھانا کے کر جنا کھایا گیا خوب سیر ہو کر کھایا۔ بھرایک دو سرے سے بولے کہ بقیہ کھانا رسول الله علیہ وسلم کے پاس پہنچا دو۔ چنانچہ انہوں نے بھیج دیا۔ بھروہ خود بھی آپ صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے اور کما کہ یا رسول الله ابو کے کمانا آپ نے انہوں نے بھیج دیا۔ بھروہ خود بھی آپ صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے اور کما کہ کیا رسول الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھیجا تھا اس سے زیادہ مزے دار کھانا اور کیڑر کھانا ہم نے نہیں دیکھا۔ آپ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہمارے نہیں دیکھا۔ آپ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہمارے کہ سے میں الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں درار کھانا اور کیڑر کھانا ہم نے نہیں دیکھا۔ آپ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہمارے کہا کہ میں میں ہمارے کمان اور کورایا کہ میں درار کھانا اور کی خوش ہمارے نہیں دیکھانے کی میں درار کھانا اور کیور کھیل کے نہیں دیکھانے کیا کہانے کی خور کھوں کے کہانے کہا کہ کورے آپ کے کہانے کور کھانا کیا کہانے کہانے کیا کہانے کی کورے کے کہانے کی کور کھوں کور کور کھی کورے کورایا کہ میں کھور کھور کے کہانے کی کور کھانا کور کھانا کورے کے کہانا کور کھور کھور کھور کھور کے کور کھو

نے تو کوئی چیز تمهارئے پاس نہیں بھیجی تھی۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اپنے اس رفیق کو آپ کی خدمت میں کھانا لانے کے لئے بھیجاتھا۔ جب آپ نے قاصد سے اس کی تصدیق چاہی تو انہوں نے اپنے آنے اور واپس جانے کا پورا واقعہ بیان کیا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ یہ کھانا اللہ کارزق تھاجو اس نے تمہارے لئے بھیجاتھا"۔

ابن السني في حضرت عبدالله ابن مسعود سے روایت كى ہے:

رن الله عليه وسلم نے فرمایا کہ آگر تمهاراکوئی دابہ (جانور) کھل کر کسی بیابان میں پہنچ جائے تو اس بیابان میں جاکر "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگر تمهاراکوئی دابہ (جانور) کھل کر کسی بیابان میں پہنچ جائے تو اس بیابان میں جاکر اس طرح پکارنا چاہیے "یا عباد الله احسبوا" (یعنی اے اللہ کے بندو روکو) کیونکہ زمین پر اللہ تعالی کاکوئی نہ کوئی روکنے

والا (فرشتہ) اس کو روک دیتا ہے"۔ امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے کسی ذی علم شخ نے بیان کیا کہ ان کا ایک دابہ (غالبانچ کمیں بھاگ گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعاکی لینی "یا عباد اللّٰہ احسبوا" بڑھی۔ چنانچہ وہ جانور بھیم خدا رک گیا۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں ایک مرتبہ کسی قافلہ کے ساتھ سفریں تھاکہ انفاقان قافلہ والوں میں سے کسی کا ایک جانور کمیں بھاگ گیا۔ لوگ اس کی تلاش کرتے کرتے تھک گئے گر

نے بیر دعای بینی "یا عباد الله احسبوا" پر سی- چنا مچہ وہ جانور جسم حدارت بیا- اسوں سے بیٹ کی بری سیسی سرجہ کی سے کے سرحہ معالی کیا۔ لوگ اس کی تلاش کرتے کرتے تھک گئے گر کے ساتھ سفر میں تھا کہ انفاقا ان قافلہ والوں میں سے کسی کا ایک جانور کہیں بھاگ گیا۔ لوگ اس کی تلاش کرتے کرتے تھک گئے گر وہ ہاتھ نہ آیا چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر وہی وعا پڑھی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ جانور خود بخود اپنی جگہ پر آکر کھڑا ہو گیا۔ اس کی واپسی کے سوائے اس دعا کے اور کوئی وجہ نہیں تھی۔

ابن السنی نے امام ابو عبداللہ یونس بن عبید بن دینار مصری تابعی سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے وابہ (جانور) پر سوار ہوجو رکتانہ ہوتواس کو چاہیے کہ اس کے کان میں بیر آیت شریفہ پڑھے:

"ٱلْعَيْرَدِيْنِ اللَّهِ يَبْغُوْنَ وَلَهُ ٱسْلَمَ مَنْ فِي السَّمْوَاتِ والْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهاً وَالَيْهِ يُرْجَعُوْنَ-

انشاء الله وه رك جائے گا-طرانی نے مجم الاوسط میں حضرت انس سے روایت كى ہے كه:

"رسول الله صلى الله عليه وسلم نے قرمایا كه أكر تهماراكونى غلام ياكونى جانورياكوئى لڑكابد خلق ہو تواس كے كان بيس بير آيت مورد هرد "اَفَقَدْ دَنْ الله مِنْ هُوْنَ وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السُّمُواتِ وَالْاَرْضَ طَوْعًا وَكُرْهًا وَالْيُهِ يُرْجَعُونَ"-

رِ صے: "اَ فَغَيْرَ دَيْنِ اللَّهِ يَبْغُوْنَ وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمُوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَالْيَهِ يُرْجَعُوْنَ"-باء الموحدہ كے باب میں لفظ بغلہ كے تحت گزرچكا ہے كہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے اپنے تجرك كان میں قُل اعود

ہاء الموحدہ کے باب میں لفظ بغلہ کے تحت کزر چکا ہے کہ رسول القد ملی اللہ علیہ و سم سے ایپے پرسے ہان یک مل سوت برب الفلق پڑھنے کا تھم دیا تھا۔ کیونکہ اس خچرنے آپ کے سوار ہونے پر پچھ شوخی کی تھی۔ حنابلہ کی کمابوں میں لکھا ہے کہ کسی جانور سے ایسا کام لینا جس کے لئے وہ مخلوق نہیں کیا گیا ہے جائز ہے۔ مثلاً گائے سے بار

حنابکہ کی کمابوں میں لکھا ہے کہ سمی جانور سے ایسا کام لیمان ک سے سے وہ کوٹ میں یہ ہے ہوں ، برداری پاسواری کاکام لیمنااونٹ اور گدھے سے تھیتی کاکام لیمنااور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میہ حدیث جو کہ متفق علیہ ہے: "ایک محض ایک گائے ہائے لئے لئے جارہا تھا' جب اس نے اس پر سوار ہونے کاارادہ کیا تو وہ بولی کہ ہم سواری کے لئے نہیں بیدا کئے گئے ہیں"۔

ے ہیں ہے۔ لیکن مراد اس سے بیہ ہے کہ گائے کاسب سے بوا نفع تو دودھ ہے اور بیراس امرکے منافی نہیں کہ اس سے کوئی دو سمرا کام نہ لیا

امام احمد فرماتے ہیں کہ آگر کوئی مخص کسی جانور کو وشنام (گالی) دے تو اس کی شہادت مقبول نہیں ہے۔ جیسا کہ اس مدیث میں

عکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آیا ہے جس میں ایک عورت نے اپنی او نمٹی پر لعنت کی تھی اور دو سری دلیل مسلم کی بیہ حدیث ہے:

" حضرت ابو درداء " سے منقول ہے کہ لعانون (کثرت سے لعنت کرنے والے) قیامت کے دن نہ شفیح ہوں گے اور نہ گواہ ہوں گے "۔

مسئلہ:۔ دابہ کے مالک پر اس کا چارہ چرانا اور اس کو سیراب کرناواجب ہے کیونکہ اس کی جان کا تحفظ ضروری ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک عورت بلی کے روکنے اور اس کو بھوکا رکھنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوئی تھی۔ للذا دابہ اس صورت میں عبد (غلام) کے مشابہ ہوگیا۔

ر حانور کو جنگل میں نہ جرائے تو اس کو گھر پر اتنا چارہ اور پانی دے کہ وہ پیٹ بھرنے کے اور پانی سے سیراب ہونے کے اول مرحلہ میں آ جائے۔ ان کی انتها مطلوب نہیں۔ اور اگر اس کو جنگل میں جرنے کے لئے چھوڑا تو اس کو تب تک چھوڑے رکھے تاو فتنگہ وہ پیٹ بھر کر کھالے اور پانی سے سیراب ہولے۔ لیکن اس کو جنگل میں چھوڑنے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس جنگل میں کوئی درندہ نہ ہو اور پانی موجود ہو۔ اور اگر دونوں صور تیں ہوں یعنی جنگل میں بھی چرانے کے لئے دفت ہواور گھر پر بھی چارہ موجود ہو تو پھرافتیار ہے کہ چاہے جو صورت افتیار کرے۔ اور اگر جانور کے لئے دونوں چزیں ضروری ہوں یعنی جنگل میں چرانا اور گھر پر بھی کھرانتیا میں کرنا ضروری ہے۔

اور آگر جانور بیاسا ہے اور مالک کے پاس تھو ڑا پانی ہے اور طہارت کی بھی ضرورت ہے لیکن آگر وہ طہارت حاصل کر تا ہے تو جانور پیاسارہ جاتا ہے تو اس صورت میں آدمی کو چاہیے کہ وہ پانی جانور کو پلاوے اور خود تیم کر لے۔

اگر مالک جانور کو چارہ نہ دے تو اس پر چارہ کھلانے کے لئے زور دیا جائے گا کہ یا تو اس کو فروخت کر دے یا چارہ دے۔ کیونکہ ہلاکت سے جانور کا بچانا ضروری ہے اور آگر اس نے ایسانئیس کیا تو حاکم کو افتتیار ہے کہ وہ جو مصلحت سمجھے وہ کرے اور آگر اس کا کوئی ظاہری مال ہوا تو وہ نفقہ میں فروخت کر دیا جائے گا۔ ورنہ بیت المال سے نفقہ دیا جائے گا۔

فائدہ:۔ مستحب ہے کہ جانور پر سوار ہوتے وقت وہ دعا پڑھی جائے جس کو حاکم و ترفدی نے علی ّ ابن ربید سے روایت کی ہے۔ علی ّ ابن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی خدمت میں موجود تھا تو آپ کی سواری کے لئے ایک جانور (دابہ) لایا گیا جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا تو ہم اللہ کہا۔ پھرجب آپ اس کی پشت پر بیٹھ گئے تو الحمد للہ کمااور اس کے بعدیہ آیت پڑھی:۔ "شبخانَ الَّذِیْ مَسَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا کُنَا لَهُ مُقُونِیْنَ وَ إِنَّا الْمُی رَبَّنَا لَمُنْقَلِبَوْنَ۔

اَسَ كَ بِعِد تَمْن تَمْن مُرتب الحمد الله اور الله اكبر كهااور اخير مِيس به وعايرُ هي: مُنبَحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَاتَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ أَنْت ـ

اس کے بعد آپ ہنے۔ حاضرین نے پوچھا۔ یا امیرالمومنین! آپ ہنے کیوں؟ آپ ٹے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یکی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے بھی آپ سے یکی سوال کیا تھاجو تم نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا وہ بندہ اچھا لگتا ہے جو کہتا ہے "رَبِّ اغْفِرْ لِیٰ ذُنُوبِیْ "اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے "وَلاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اَلاَّ اَنْتَ "کیونکہ یہ کنے سے بندے کو اس بات کا بھین ہو تا ہے کہ بجزاللہ سجانہ و تعالیٰ کے کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

ابوالقاسم طبرانی نے کتاب الدعوات میں عطاہے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ:۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"رسول الله صلى الله عليه وسلم نے قرمايا كه جو فخص كھو ژے وغيره پرسوار ہواور الله كانام نه لے (يعني بهم الله نه پڑھے) تواس كے بيچھے شيطان سوار ہو جاتا ہے اور اس سے كہتا ہے كه گاؤ-اگر اس كو گانا چھى طرح نہيں آتا تو سوارك دل ميں طرح طرح كى آرزوئيں ڈالتا رہتا ہے اور بير سلسله اس وقت تك جارى رہتا ہے جب تك كه سوار سوارى سے نه

اس كتاب مين حضرت ابو الدرداء اسي بير روايت بهي سے:-

"رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه أكر كوئى فخف سوارى (داب) پر سوار ہوتے وقت يه پڑھ لياكر بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شئى سبحانه ليس له اسمى سبحان الذى سخولنا هذا و ماكنا له مقرنين و انا الى ربنا منقلبون الحمد الله رب العالمين و صلى الله على سيدنا محمد و عليه السلام" - تو دابه كتا ہے كه مومن الله تعالى بچھ كو بركت عطا فرمائة تو نے ميرى پيشے كابو جم بلكاكر ديا - تو نے اپنے رب كى فرمانيردارى كى اور اپنى ذات كے لئے بملائى كى - الله تعالى تير سفر ميں بركت عطا فرمائ اور تيزى حاجت كو پورا فرمائ" -

کامل این عدی میں ہے:۔

"ابن عمر رضی الله عند سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کو اڑنے پر مارو پھیلنے پر مت مارو"۔

ابن ابی الدنیائے محمد بن ادریس سے انہوں نے ابو نفر دمشقی سے انہوں نے اساعیل بن عیاش سے اور انہوں نے عمرو بن قیس ملائی سے روایت کی ہے کہ جب کوئی مخص کسی دابہ (جانور) پر سوار ہو تا ہے تو جانور کمتا ہے کہ یا اللہ تو اس کو میرا رفیق رحیم بنا اور جب سوار اس پر لعنت کرنے لگتا ہے تو وہ کمتا ہے کہ ہم میں سے جو زیادہ نافرمان ہو اس پر لعنت رویہ۔۔۔

مسئلہ:۔کسی بھی جانور پر دوسرے ہخص کو اپنے پیچھے بٹھالیہ اجائز ہے۔بشرطیکہ اس جانور میں دوسوار بوں کابو جھ سنبعالنے کی طاقت ہو اور آگر طاقت نہ ہو تو جائز نہیں۔

تعجین میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

"رسول الله صلی الله علیه وسلم جس وقت عرفات سے مزدلفہ تشریف لائے تو حضرت اسامہ بن زید کو ردیف بنایا۔ پھر مزدلفہ سے منی تک حضرت فضل بن عباس کو اپنے بیٹھے بٹھایا اور واپسی پر حضرت معاذ رضی الله عنہ کو اپنے ساتھ سوار کیا۔ آپ نے ان کو اس فچر پر سوار کیا تھا جس کو عفیر کھاجا تا تھا اور آپ نے عبدالرحلٰ بن ابی بحرکو تھم دیا کہ وہ اپنی بسن عائشہ کو تغیم لے جاکر عمرہ کرا لائمیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی الله عنما کو کجاوہ پر اپنے بیٹھے ردیف بنایا اور نی علیہ السلام نے جب حضرت صفیہ سے خیبر میں نکاح کیا تھا تو اپنے بیٹھے ردیف بنایا تھا"۔

جب بھی مالک دابہ کسی دو سرے مخص کو اپنے ساتھ اپنی سواری پر بٹھائے تو صدر میں بیٹھنے کا مستحق سواری کا مالک ہے اور رویف کو پیچھے یا بائیں جانب بٹھانا چاہیے اور بیہ اور بات ہے کہ ردیف کے اکرام وغیرہ کی وجہ سے مالک اس کو اپنی رضامندی سے آگے یا دائیں جانب بٹھائے۔

عکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حافظ ً ابن مندہ کی شختی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا (ردیف بنایا) ان کی تعداو ۳۳ ہے۔ لیکن عقبہ ابن عامر جہنی کا ان میں ذکر نہیں ہے اور نہ ہی علماء حدیث وسیر میں سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ردیف بنایا ہو۔

" وطرانی نے حضرت جابر رضی اللہ تعلق عند سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور پر تین آدمی کے سوار ہونے کو منع فرمایا ہے"۔

زمین کاوہ کیڑا جس کاذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۂ سبامیں کیا ہے۔اس سے مرادوہ کیڑا ہے جو لکڑی کو کھا تا ہے اور اس کو گھن کتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَالَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَاتَهُ".

(جب ہم نے ان پر موت کا تھم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کے مرنے کا پنة نه بتلایا گر تھن کے کیڑے نے کہ وہ سلیمان ا

کے عصاء کو کھا یا تھا"۔ اس کا قصہ ریہ ہوا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنوں کو اپنے لئے ایک محل بنانے کا تھم دیا تھاجب وہ محل تیار ہو گیا تو

ال المحصد يہ ہوا ھا كہ عمرت سيمان عليہ اسمام ع بدوں ہوا ہے سے ايك س بنائے كام م ديا ھاجب وہ س يار ہو ليا ہو آپ آپ اس ميں خفيہ طور پر آرام كرنے كى غرض سے تشريف لے گئے۔ ليكن ايك نوجوان فخص وہاں آپ كے پاس پہنچ گيا۔ آپ نے اس نوجوان سے پوچھا كہ تم بلا اجازت يمال كيسے آگے؟ اس نوجوان نے جواب ديا كہ ميں اجازت كر آيا ہوں۔ آپ نے پوچھا كس نے اجازت دى؟ اس نوجوان نے جواب ديا كہ اس محل كاجو مالك ہے اس نے جھے كو اجازت دى ہے۔ اس جواب سے آپ سسجھ گئے كہ يہ ملك الموت ہے اور ميرى روح قبض كرنے آيا ہے۔ چو تكہ بيت المقدس كى تقير كاكام چل رہا تھا اس لئے آپ نے اس نے عصاء پر نيك لگائى اور اللہ تعالى سے درخواست كى كہ اللہ تعالى بيت المقدس كى تقير جن وانس سے پورا فرما كيں گے۔ اس كے اب عد ملك الموت نے آپ كى روح قبض كرئے۔

جنات ہی سیجھتے رہے کہ آپ زندہ ہیں۔ چنانچہ جب بیت المقدس بن کر تیار ہو گیاتو آپ کے عصاء میں گھن کا کیڑا پیدا ہو گیا اور اس کیڑے نے آپ کے عصاء کو کھا کھا کر کھو کھلا کر دیا۔ لنذاوہ ٹوٹ گیااور ساتھ میں آپ بھی گر پڑے۔ اس وقت جنوں کو پتہ چلا کہ آپ کی وفات اس سے بہت پہلے ہو چکی تھی مجھن لا تھی کے سارے آپ کا جسم بلاروح کھڑا تھا۔ للذا جن آپس میں پچھتاکر کہنے گئے کہ آگر ہم کو غیب کا علم ہو تا تو ہم اس ذلت کے عذاب میں کیوں جٹلا رہتے۔ لینی معماری کا کام نہ کرتے۔ اس سے پہلے جنات غیب دانی کے مدعی تھے۔

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ ملک الموت نے آپ کو اطلاع دے دی تھی کہ آپ کی موت میں ایک گھڑی ہاتی ہے۔ اس پر
آپ نے جنوں کو طلب فرمایا اور ان سے محل تقمیر کرایا۔ جب وہ تیار ہو گیا تو آپ لا ٹھی (عصا) کے سمارے نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے
اور اس حالت میں آپ کی وفات ہو گئی۔ جنوں کا دستور تھا کہ وہ آپ کی محراب کے گر دجمع ہو جاتے گر کسی کو یہ مجال نہ ہوتی کہ نماز
پڑھتے ہوئے وہ آپ کو دیکھ سکتے۔ کیونکہ جسے ہی کوئی جن آپ کی طرف دیکھتا فور آ جل جا تا۔ اتفاق سے ایک جن آپ کے پاس سے
گزرا تو اس کو آپ کے بولنے یا پڑھنے کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ وہ چلاگیا اور والبی پر آپ کو سلام کیا۔ گرسلام کاجواب بھی نہیں

سناتواس نے غورے آپ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کا جسد بے روح ہے لیمنی آپ کی وفات ہو چکی ہے۔ چنانچہ آپ کے عصاء کو محکمہ دلائل وہراہیں سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ تھن نے کھاکر کھو کھلا کر دیا اور آپ عصاء کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے گریڑے۔ جناتوں کو جب اس چیز کاعلم ہوا تو وہ آپس میں مجھتاوا کرنے لگے اور کینے لگے کہ اگر ہم کو غیب کاعلم ہو تا تو ہم اس ذلت کے عذاب میں کیوں بتلا ہوتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام كى عمر بوقت وفات ٥١٣ سال كى تقى-

معزت سليمان عليه السلام كاعصاء چوب خروب (خروب كي لكڑي) كا تھا- اس كاواقعه بيه ہوا تھا كه جب آپ بيت المقدس ميں عبادت فرماتے تو ہرسال آپ کی محراب میں ایک درخت اگنا تھا۔ آپ اس سے پوچھتے کہ تیرانام کیا ہے اور کی چیز کے لئے تو کار آمد ہے۔ در نت چوب جواب ریتا کہ میرا فلال نام ہے اور میں فلال کام کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ چنانچہ آگر وہ در خت پھل دار ہونے کے قال ہو تا تو اس کو اکھڑوا دیتے۔ چنانچہ ایک آپ حسب معمول بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کو ایک درخت اپنے سامنے اگاہوا

د کھائی دیا۔ آپ نے اس سے پوچھاتو کون سادر خت ہے؟ اس نے جواب دیا میرانام خروبہ ہے۔ اور میں آپ کا ملک ویران کرنے كے لئے پيداكيا كيا موں- درخت كے اس جواب سے آپ سمجھ كئے كہ اب ميرا وقت (وفات) قريب آگيا ہے- چنانچہ آپ اس كے

لئے تیار ہو گئے اور اس در نت کاعصاء سنی (لا تھی) بنوالیا اور ایک سال کے خوردو نوش کا سامان جمع کر لیا۔ جنوں کو بیہ خیال رہا کہ

آپ رات کو کھانا کھاتے ہوں گے لیکن جو اللہ کا تھم تھاوہ ہو کر رہا-حضرت ابن عباس رضی الله عند سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ العلوة والسلام جس جگه نماز پڑھا کرتے تھے وہان ورخت اگا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ اس ورخت سے سوال کرتے کہ تیما كيانام ہے اور توكس چيزيس كام آبا ہے؟ درخت جواب ديناكم ميرا فلان نام ہے اور بيس فلان كام بيس كام آتا ہوں- چنانچه آكر وہ

ورفت كسى بارى كى دوا موتى تو حضرت سليمان عليه السلام اس كو قلمبند كركيتے اور أكر وه كوئى بجلد ار درخت مو باتو آپ اس كو دومری جگد لکوادیت حسب معمول ایک دن آپ نے ایک درخت دیکھااور اس سے دریافت کیا کہ تیرانام کیا ہے اور کس چیز کے لے کار آمد ہے؟ درخت نے جواب میں کہا کہ مجھے خروب کہتے ہیں اور میں اس ملک کو بمیاد وہلاک کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہوں-ورفت کے اس جواب سے آپ نے اندازہ کر لیا کہ رب کریم سے میری ملاقات کاوفت آپنچا۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالی سے دعاکی کہ اے اللہ میری موت کو جنات پر مخفی کرنا تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جنات کو غیب کاعلم نہیں ہے اور بیت المقدس کی نتمیر

كاكام بھى بدستور چالا رہے۔ حق تعالى نے ارشاد فرمايا كه اے سليمان اگرتم بد جاہتے ہوكہ تمهاري موت كاجنات كوعلم نه ہو تو مروب کے درخت کا ایک عصاء بناؤ اوراس پر نمیک لگاکر کھڑے ہو جاؤ (چنانچہ آپ نے ایسابی کیااور اسی حالت میں اپنے رب سے جاملے اور جنات کو جو کام آپ نے سرد کیا تھاوہ بھی برستور چاتا رہا۔ جنات سے سیجھتے رہے کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں) جنات کو آپ کی وقات کاعلم اس وقت ہوا جب کمن نے اس عصا کو کھالیا جس پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور وہ عصاء ٹوٹ کیا اور آپ گر یڑے۔ تب جنات پچھتا کر کینے گئے کہ آگر ہم کو غیب کاعلم ہو تاتو ہم کیوں ایک مدت تک اس ذلت کے عذاب کو برواشت کرتے بلکہ

جس وقت آپ کی روح قبض کی گئی ای وقت سیر کام چھوڑ دیتے-بیت المقدس کی تغیر اس سے پہلے بیت المقدس کی تغیر کاکام حفرت داؤد علیہ السلام نے شروع کیا تھا گر صرف قد آدم تک بیت المقدس کی تغیر کی دفات ہو گئی۔ آپ کے بعد آپ کے بینے سلمان علیہ السلام آپ کے جانشین ہوئے تو آپ کو اس کی تعمیر کی تحمیل کی فکر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے جنات اور شیاطین کو جمع کیااور ان کو کام تقسیم کر

راہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیے۔ ہرجماعت کو اس کام کے لئے خاص کیا گیا جس کو وہ اچھی طرح کرسکتے تھے۔ چنانچہ جنات اور شیاطین کو سنگ رخام اور سنگ مرم جع کرنے کے لئے تعینات کر دیا اور شہر کے بارے ہیں تھم دیا کہ شہر کو سنگ رخام اور بڑے (چوکور) پھروں سے تعمیر کیا جائے اور اس میں بارہ آبادیاں رکھی جائیں اور ہر آبادی میں ایک ایک خاندان رہے۔ چنانچہ جب شہر تعمیر ہوگیا تو بیت المقدس کی تعمیر کا تھم دیا۔ چنانچہ اس کام کے لئے بھی شیاطین کی بعض جماعت کو مکانوں سے سونا کا چاری اور یا قوت نکالنے کے لئے تعینات کیا اور ایک جماعت کو مشک و عزر و جماعت کو مشک و عزر و کیگر خوشبوؤں کی تمام اشیاء کے حصول کے لئے روانہ کیا۔

چنانچہ جب یہ تمام چنریں اس قدر جمع ہو گئیں کہ ان کی تعداد صرف اللہ ہی جانا ہے۔ اس کے بعد کاریگروں کو طلب کیا گیااور
ان کے سرد یہ کام کیا گیا کہ وہ بلند پھروں کو تراش کر تختیاں بنائیں 'یا قوت اور موتیوں میں سوراخ کریں اور جواہرات درست کریں۔ چنانچہ جب یہ کام مکمل ہو گیا قومچہ کی تغییر شروع ہوئی اس کی دیواریں سفید ' زرد اور سبز سنگ مرمرہ بنائی گئیں اور اس کی ستون بلور کے رکھے گئے اور اس کی چھت قیمی جواہرات کی تختیوں سے پاٹ دی گئی ہے چھت ' دیواروں اور ستونوں میں مروارید ' کے ستون بلور کے رکھے گئے اور اس کی چھت قیمی جواہرات کی تختیوں سے پاٹ دی گئی ہے چھت کر دی گئیں۔ چنانچہ جب یہ مجد کم کمل یا قوت اور دیگر قتم کے یا قوت جڑ دیئے گئے۔ مسجد کے صحن (فرش) میں فیروزہ کی تختیاں نصب کر دی گئیں۔ چنانچہ جب یہ مبد کمل اور تی گئی ہی محارت اس کی خوب صورتی اور چک دمک کو نہیں پہنچی تھی۔ رات کو دہ چود ہویں کے جاند کی طرح جگمگاتی میں۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے علاء تی اسرائیل کو جمع فرمایا اور ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے یہ مبعد خالص اللہ کے لئے تقیر کرائی ہے اور وہ دن یو م عید منایا گیا۔

فائدہ:۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے جنوں کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع بنادیا تھا اور ان کو آپ کی اطاعت کا تھم دیا تھا اور ان کو احکام کاپابند رکھنے کے لئے ان پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا ایک کو ژا رہتا تھا۔ لاذا جنوں میں سے جو کوئی بھی آپ کے تھم کی نافر ہانی کر تاوہ فرشتہ اس کو کو ژے سے مار تاجس سے وہ جل جاتا۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کے لئے تا بنے کا ایک چشمہ پیدا کر دیا تھا ہو تین دن اور تین رات برابر پانی کی طرح بہتا رہا تھا اور یہ چشمہ ملک بمن میں تھا۔ چتا نچہ اس چشمہ سے جتنا تا نبا اللہ تعالیٰ نے اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے نکالا تھا اس کی بدولت ہم آج تک تا نبے سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

کے لئے نکالا تھاای کی بدولت ہم آج تک تابے ہے مستفیض ہورہ ہیں۔ قرب قیامت کی ایک نشانی اور جو قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور جس کاذکر قرآن پاک کی اس آیت میں آیا ہے: "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ آخُوَ خُنَالَهُمْ ذَابَّةً مِّنَ الْاَزْضِ تُكَلِّمُهُمْ"۔ اس آیت ک

بارے میں حضرت ابن عمر کا قول ہے گئے اس دابد کا خروج اس وقت ہو گاجب کے لوگ امریالمعروف اور نبی عن المنکر کرناچھوڑ دیں گے۔ اس سائن کی لہ ایک اور اور اور اور اس سے اور ایس میں کا مصرف اللہ کھے کی گار ہوں کا ایک سے اور اس میں م

اس جانور کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی-اس کے ہاتھ پاؤں ہوں گے اور بدن پر بال بھی ہوں گے اور متعدد جانوروں کے مشابہ ہو گا- کوہ صفا پھٹ جائے گا اور اس میں سے بید دابہ نکلے گا-اس دابہ کا خروج جعد کی رات کو ہو گاجب کہ تمام لوگ مٹی میں جانے کے لئے جمع ہوں گے۔

اس کے مخرج کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ پھرسے نکلے گااور کوئی کہتا ہے کہ اس کا خروج طائف کی سر

زمین سے ہو گااور بعض حضرات نے بیہ بھی کہاہے کہ اس کے پاس عصاء موٹ اور سلیمان علیہ السلام کی انگوشی ہوگی اور اگر کوئی مختص اس کو بکڑنا جاہے گاتو نہیں پکڑسکے گا اور اگر کوئی اس سے فرار حاصل کرنا چاہے گاتو بیہ بھی نامکن ہو گا۔ مومن کی پیشانی پر مصاءے مومن لکھ ویا جائے گا اور کافر کی پیشانی پر ممرلگا کر کافر کالفظ شبت کر دے گا۔

صاکم نے متدرک کے اخیر میں حضرت ابو ہریہ ہے۔ دوایت کی ہے:

دو منور آکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ دنیا میں دابہ (جانور) کا خروج تین مرتبہ ہو گا' اول مرتبہ اقصائے کین سے نکلے گاجس کا جہا گا۔ ایک زمانہ گزر نے پر دو سری مرتبہ مکہ کے چاجئل میں جھیل جائے گا اور اس کا تذکرہ بھی لیتی مکہ میں بھی ہو گا۔ ایک زمانہ گزر جائے گا تو ایک دمانہ گزر جائے گا تو ایک دمانہ گزر جائے گا تو ایک دران گر ایک دمانہ گزر جائے گا تو ایک دن لوگ اس مجد میں ہوں گے جو عند اللہ باعزت اور مجوب ہے لیتی مجد حرام میں 'تو وہ دابہ ان کے باس دجوع نہیں کرے گا مگراس حالت میں کہ وہ مجد کے ایک کونے میں رکن اسود اور بی مخزوم کے دروازے کے ورمان ہیں بوع اجمع اس کے پاس شعری رہے گا دو ایک لیس کی مخروم کے دروازے کے کہ دہ اللہ تعالیٰ کو بھاگ کر عاجز نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے اپنے چروں ہے گر دجھاڑیں گے جس سے ان کے چرے چک کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھاگ کر عاجز نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے اپنے چروں سے گر دجھاڑیں گے جس سے ان کے چرے چک اس کو باس کی باس طرح چلے گا کہ نہ کوئی پانے والا اس کو باس کے باس کی باس طرح چلے گا کہ نہ کوئی پانے والا اس کو باس کے باس کی باس جوجہ ہو گاتو وہ اس کے چرہ پر اس کو باس کے باس جی ہو گا اور انہ کو گاتو وہ اس کے جرہ پر اس کے باس جی ہو گا اور اور گا اور اور گا وہ اس کے باس کی باس کی باس کی باس کی بار کر کے گا کہ اے فلال تو اب نماز پڑھتا ہے 'وہ اس کی طرف متوجہ ہو گاتو وہ اس کے چرہ پر اس خوائے گا اور لوگ اپنے شرول میں ایک دو سرے کے مرائے گا کہ اے وہ میں نیس دیس جین نے کو گا کہ اے وہ میں نیس میں دیس کے دو مرے کے فیصل کو میں کو اور می میں نے کہ کہ اے وہ میں نے فیصل فیصل کو ایک کو گا کہ اے وہ میں کو فیصل کو فیصل کو نے میانی ہو گا کہ اے وہ میں میں نے میں نے میں دیس کی جو کو کہ اے وہ میں نے وہ میں کے گا کہ اے کو میں کو میں کا فرے میان ہو گا۔ چیانچہ کا فرکے گا کہ اے وہ میں میں نے میں نے وہ کی اس کی جو کا کہ اے وہ میں کی خور کے گا کہ اے مومن میرا فیصل کے فیصل کی جو کی کے دیس کے گا کہ اے وہ میں کی خور کی کی کو کر کے گا کہ اے وہ میں کی خور کے گا کہ اے وہ میں کی خور کیا کے کی کی کر کے گا کہ اے وہ میں کیا کی کو کر کی کیا کے گا کہ ایک وہ میں کی کو کر کے گا کہ اے وہ میں کو کر کی کو کر کیا کو کر کیا کو کر کی کو کر کی کو کر کر کی کو کر کی کو کر کر کر کی کو کر

سہیلی سے روایت ہے کہ حضرت مولی علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ جھے کو وہ جانور دکھلا کیں جو لوگوں سے کلام کرے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے اس کو زمین سے نکالا تو مولیٰ علیہ انسلام نے دہشت ناک منظرد کھے کر کمااے پروردگار! اس کو واپس کردے۔چنانچہ حق تعالیٰ نے پھراس کو واپس کر دیا۔

وہ و آبہ جو قیامت کے قریب ظاہر ہو گااس کانام "اقصد" ہے جیسا کہ محمدٌ بن حسن المقری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ ایک روایت سے ہے کہ اس کا خروج اس وقت ہو گاجب کہ خیر منقطع ہو جائے گی اور لوگ امریالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیں گے اور نہ کوئی نبیب ہو گااور نہ تائب۔

صدیث میں ہے کہ اس جانور کا لکلنا اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا یہ قیامت کی پہلی شرطوں میں سے ہیں لیکن یہ متعین نہیں کہ ان میں سے کس چیز کا پہلے ظہور ہو گا۔ لیکن ظاہر حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ طلوع شمس بعد میں ہو گااور یہ کہ جو جانور نکلے گاوہ ایک ہو گا۔ لیکن یہ روایت کہ وہ ہر شہر میں نکلے گا۔ اس سے مراد اس کی نوع ہے جو زمین میں پھیلی ہوئی ہے اور وہ

آیک نہیں ہے۔ چنانچہ اس تشریح کے مطابق حق تعالیٰ کا ارشاد لفظ دابہ اسم جنس ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ جانور وہ سانپ ہے جو خانہ کعبہ کے اندر تھاجس وقت ترکیش نے خانہ محضرت ابن عبار مصحمہ دلائل وہرائین سے مزین متنوع ومنقود کلب پر مشتمل مفت اُن لائن محتبہ کعبہ کی تقمیر کا اراوہ کیا تھا تو عقاب پرندہ نے اس سانپ کو خانہ کعبہ سے اچک کر اٹھالیا اور اس کو لے جاکر حجون کے اندر ڈال دیا تھا اور وہاں کی زمین نے اس سانپ کو نگل لیا تھا۔ چنانچہ یمی جانور قیامت کے قریب صفاکے پاس سے نکلے گا اور لوگوں سے ہم کلام ہو

قرطبی نے فرمایا ہے کہ قیامت میں نکلنے والاجانور حضرت صالح علیہ السلام کی او نمنی کا بچہ ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے "تخور جَ وَلَهَا رُغَاءً" کہ وہ نکلے گااور اس کے رغا (بلبلانا) ہو گااور رغاء اونث کے ہی ہوتا ہے۔ لینی لفظ رغاء (بلبلانا) صرف اونث

امام ذہبی کی میزان میں ہے کہ جابر جعفی کماکر یا تھا کہ دابۃ الارض حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جابر جعفی شیعہ تھااور رجعت کا قائل تھااور اس کا کمنا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ونیا میں واپس آئیں گے۔ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ میں نے جابر جعفی سے زیاوہ جھوٹا اور عطاء بن ابی رہاح سے زیادہ افضل کسی کو نہیں و یکھا۔

امام شافعی ؓ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو سفیان بن عیبینہ نے خبردی ہے کہ ہم جابر جعفی کے گھر میں تھے۔اس نے مجھ سے بات کی تو ہم جلدی سے ایک اندیشہ کی وجہ سے اس کے گھر سے نکل گئے کہ کمیں مکان کی چھت ہم پر نہ آگرے۔علماء کے درمیان اس بارے میں سخت اختلاف ہے کہ اس جانور کی کیفیت اور اس کے حالات کیسے ہوں گے؟ بعض کا قول ہے کہ وہ انسانی خلقت پر ہو گااور

یں حت اسلاک ہے کہ آن جانور کی بیت اور آن سے ت بعض کہتے ہیں کہ اس میں تمام مخلوق کی صفات جمع ہوں گی-

فائدہ:۔ مفسرین کااس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ دابہ کیا کلام کرے گا۔ چنانچہ سدی کا قول ہے کہ وہ دین اسلام کے علاوہ تمام اویان کو باطل کر دے گااور ایک قول کے مطابق وہ ایک ہے گئے کہ یہ مومن ہے دوسرے سے کے گاکافرہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس کا کلام یہ ہوگا:"اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لاَ یُوْقِنُوْنَ" اور وہ عربی زبان میں بات چیت کرے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ وہ دابہ نہیں ہو گا تا آنکہ اس کے سانپ جیسی دم ہو گویا کہ آپ ارشاد فرما رہے کے میں نیاز ڈیکل مصر نریس میں لیک ایکٹرینیڈال میں میں جہ اسکے شکل میں میر گا

بیں کہ دابہ انسانی شکل میں نمودار ہو گا۔ لیکن اکثر کاخیال میہ ہے کہ وہ چوپایہ کی شکل میں ہو گا۔ بین کہ دابہ انسانی شکل میں نمودار ہو گا۔ لیکن اکثر کاخیال میہ ہے کہ وہ چوپایہ کی شکل میں ہو گا۔

ابن جرت البرا ابن جرت فی نابو زبیر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے دابہ (جانور) کے بیہ وصف بیان کئے ہیں کہ اس کا سربتل کا اس حورت دابہ اس کا سربتل کا اس کے اور اس کے سینگ بھی ہوں گے جو بارہ سکھے کے مشلبہ

ہوں گے اور اس کاسینہ شیر کی طرح' رنگ چیتے جیسااور کو کھ بلی جیسی ہو گی اور اس کی دم مینڈھے جیسی اور پاؤں اونٹ جیسے ہول ۔

کے اور ہرجوڑکے درمیان کافاصلہ بارہ ہاتھ کاہوگا-

ود حضرت مذیقہ بن الیمان سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دابہ اس معجد کا معجد سے قریب نظے گاجس کا رتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ جس وقت حضرت عینیٰ علیہ السلام معجد کا طواف کر رہے ہوں گے اور مسلمان آپ کے ساتھ ہوں گے تو زمین ان کے نیچ سے متحرک ہوگی اور معلی کے قریب سے صفا پیاڑش ہو کر دابہ اس میں سے نظے گا۔ سب سے پہلے جو چیزاس کی ظاہر ہوگی وہ اس کااون و پر والا چمکہ اموا سر ہوگا ۔ نہ تو کوئی تلاش کرنے والا اس کو یا سکے گا اور نہ ہی کوئی بھاگنے والا اس سے محفوظ رہ سکے گا۔ لوگوں پر مومن و کافر ہونے کی علامت لگائے گا۔ مومن کے چرم کو ایساکر دے گاجیسا کہ چمکہ اموا ستارہ اور اس کی دونوں آ تھوں کے در میان محتمد دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لفظ مومن لکھ دے گا۔ کافر کے چمرہ پر ایک کالا تکتہ لگا کر اس کی دونوں آ تھوں کے درمیان کافر لکھ دے گا۔ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے حالت احرام میں اپنے عصا سے صفایپاڑ کو کھٹکھٹایا اور ارشاد فرمایا کہ یقیناً

دابہ میرے اس کھنگھٹانے کو سن رہاہے-حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ دابہ ابو قبیس کی گھاٹی سے نظے گااس کا سرمادل میں ہوگا

اوراس کے پیرزمین پر ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ شعب (گھاٹی) اجیاد بہت بری ہے۔ آپ سے

وریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ایسا کیوں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کیونکہ اس سے ایک جانور نکلے گا اور وہ تین مرتبہ ایسی چیخ مارے گا کہ اس کو پورب اور پھیم میں ہر مخص سے گا۔

مرتبہ این میں اور کے الدان و پورب اور مہر ہے ہیں ہوئے کہ اس کا چرہ آدی جیسا ہو گا اور باقی تمام جسم پر ندے کی اند ہوگا۔ جو مخص بھی اس کو دیکھے گایہ اس سے کے گا کہ " مکہ والے محمہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر یقین نہیں رکھتے ہے۔ مسئلہ:۔ اگر کسی آدی کے لئے دابہ کی وصیت کی گئی تو وصیت کرنے والے کا یہ قول گھوڑے گدھے اور فچر پڑھمول ہو گا۔ کیونکہ دابہ لغت میں ہراس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر چلتی ہو۔ لیکن عرف عام میں یہ لفظ صرف چوپاؤں کے لئے بولا جانے لگا۔ اس لئے وصیت پر عمل عرف کے اعتبار سے ہو گا اور جب ایک شرمیں عرف ابت ہو گیاتو یہ عرف تمام شروں میں مانا جائے گا۔ جیسا کہ کسی وصیت پر عمل عرف کے اعتبار سے ہو گا اور جب ایک شرمیں عرف ابت ہو گیاتو وہ حاث نہیں ہو گا۔ حالا نکہ حق تعالی نے کا فرکو بھی اپنے قسم کھائی کہ وہ دابہ پر سوار نہیں ہو گا لیکن آگر وہ کسی کا فرپر سوار ہو گیاتو وہ حاث نہیں ہو گا۔ حالا نکہ حق تعالی نے کا فرکو بھی اپنے قائم میں وابہ کما ہے۔ اس کے بر عکس آگر کسی نے تسم کھائی کہ دہ رد ٹی نہیں کھائے گالیکن اس نے چاول کی روٹی کھائی تو وہ حاث میں وابہ کما ہے۔ اس کے برعکس آگر کسی نے تسم کھائی کہ دہ رد ٹی نہیں کھائے گالیکن اس نے چاول کی روٹی کھائی تو وہ حاث میں واب کما ہے۔ اس کے برعکس آگر کسی نے تسم کھائی کہ دہ رد ٹی نہیں کھائے گالیکن اس نے چاول کی روٹی کھائی تو وہ حاث وہ

ابن سرج نے کماہے کہ امام شافعیؓ نے اس کو اہل مصرکے عرف پر محمول کیا ہے کہ آگروہ سواری سے تمام جانور مراد کیتے ہوں تو وہی مراد ہو گا۔ ہاں البتہ آگر اس کااستعمال صرف تھو ڑے میں ہی ہو تا ہے تو تھو ڑا ہی دیا جائے گاجیسا کہ عراق میں ہے۔ ادوں سے تیسر جمہ ملا مدت کے مدت کہ 'مصارخ اسسجھی واضل ہوں تھے۔

لفظ دابہ کے تحت چھوٹا بڑا ند کر ومونث' اچھاو خراب مبھی داخل ہوں گے۔ اس سلسلہ میں کہ داہہ کی وصیت میں کیساجانو ر (گھو ڑا 'گدھا' خچر) دیا جائے تو متولی کا قول ہے کہ وہی چیز (گھو ڑا 'گدھا' خچر) وی

اس سلسلہ میں کہ داہہ کی وصیت میں کیساجانور (کھو ژام کدھا بھیر) دیا جائے کو متولی کا فول ہے کہ وہی پیرُ (کھو ڑا جائے گی جس پر سواری ممکن ہو-

مئلہ:۔ سواری پر بغیر کسی ضرورت کے لمباو توف (دیریتک ٹھیرنا) اور کسی ضرورت کی وجہ سے بھی نہ اترنا مکروہ ہے اور اس کی دلیل یہ جدیث ہے:۔

«حضرت ابو ہریرہ مضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرایا کہ اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر بنانے سے بچو۔ کیونکہ حق تعالی نے وہ اس لئے تمہارے تالع کئے تاکہ وہ تم کو ایسے مقام تک پنچادے جمال تم بغیر مشقت نفس کے پنچنے والے نہ تھے اور تمہارے لئے زمین میں مشقر بنایا تو تم ان سے انمی ضرور توں کو پورا کرو"- مانوروں کی پشت پر ضرورت کی وجہ سے ٹھمرنا جائز ہے جب تک کہ ضرورت اس کی مقتضی ہو۔ دلیل مسلم و ابو داؤد کی بیر جانوروں کی پشت پر ضرورت کی وجہ سے ٹھمرنا جائز ہے جب تک کہ ضرورت اس کی مقتضی ہو۔ دلیل مسلم و ابو داؤد کی بیر

مديث ہے۔

ود حفرت ام حمین احمیہ ت مروی ہے انہوں نے کما کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ججہ الوداع کیا اور میں نے اسامہ وبلال رضی اللہ عنماکو دیکھا کہ ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی او نثنی کی کیل پکڑے ہوئے اور دو سرا کیڑے کو بلند کرکے آپ کی گری سے حفاظت کر رہا ہے یمال تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی فرمائی "۔

ہوئے اور دوسمرا کپڑے کو بلند کرے آپ کی کری سے حفاظت کر رہا ہے یماں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی فرمانی "۔

یکھ عز الدین بن عبدالسلام نے فقاوئی موحلیہ میں لکھا ہے کہ چوبایوں پر سواری کی ممانعت اس وقت کے لئے کی گئی ہے جبکہ سواری کرنے کا کوئی خاص مقصد نہ ہو بلکہ صرف بطور تفریح ہو۔ لیکن اگر مقاصد صحیح ہوں تو ممانعت در کنار بلکہ بعض صور توں میں مندوب ہو گاجیسا کہ عرفات کے میدان میں سواری روک کر اس پر کھڑے رہنا کیونکہ عرفات میں وقوف ہی ہے۔ اس کے علاوہ بعض صور توں میں واجب ہو گا۔ جیسا کہ محاف جمانی کہ مشرکین کے مقابل اپنی سواریوں پر سوار رہنا۔ اس طرح ہراس قبال میں جو اجب ہو سواری پر سوار رہنا۔ اس طرح ہراس قبال میں جو اجب ہو سواری پر سوار رہنا۔ اس طرح ہراس قبال میں جو داجب ہو سواری پر سوار رہنا واجب ہے۔ اس کے علاوہ جماد میں جبکہ دشمنوں کی طرف سے چڑھائی کا اندیشہ ہو تو سواریوں پر سوار ہو کر سمرحدوں کی حفاظت میں کھڑے رہنا واجب ہے اور ان مسائل کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

ام حصین کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم جب اترے یا سوار ہوتواس وقفہ میں سابیہ گیرہو سکتا ہے اور اس بات کی اکثر
الل علم نے اجازت بھی دی ہے۔ لیکن امام مالک واحمہ نے ان اوقات میں بھی ممانعت کی ہے اور امام احمہ نے حضرت ابن عرائے ایک روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک صاحب کو دیکھا جس نے اپنے کواے پر ایک ایسی لکڑی رکھی تھی جیسا کہ غلیل کا چھنگہ اور
اس نے اس لکڑی پر کپڑا ڈال رکھا تھا حالا نکہ وہ محرم تھا چٹانچہ حضرت ابن عمرائے اس کو منع کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم سابیہ گیر قطعاً نہیں ہو سکتا اور رہی وہ حدیث جس میں آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ جانوروں کی پیشت کو منبر نہ بناؤ اق سے مرادیہ ہے کہ جانوروں کی پیشت کو منبر نہ بناؤ اق

ریا تی گئتے ہیں کہ میں نے احمد بن معزل کو شدید گری کے موسم میں دیکھا کہ آپ ہ طوپ میں کھڑے ہیں میں نے ان سے کہا کہ اے ابو الفضل اس مسئلہ میں تو اختلاف ہے کیا ہی اچھا ہو تا کہ آپ گنجائش پر عمل کرتے۔ ریا تی کہتے ہیں کہ میری بات من کر احمد بن معزل نے یہ اشعار پڑھے۔

ضَحَّنْتُ لَهُ اَسْتَظِلُ بِظِلِّهٖ إِذَا الظِّلُ اَضْحٰى فِى الْقِيَامَةِ قَالِصاً ترجمدد "دهوپ مِن اَهْرَاهول تأکه قیامت مِن سایه کان مه قیامت مِن سایه کان مه قیامت مِن سایه کان مختُك بَاطِلا ویا حَسْرَتَا اِنْ كَانَ حَجُّكَ نَاقِصاً فَوَااسَفَا اِنْ كَانَ حَجُّكَ نَاقِصاً ترجمه و این کان حَجُّكَ نَاقِصاً ترجمه و این کان کان موجاکی اورکیسی حسرت موگی آگر جج ناقص ره جائے"۔

احر ؓ بن معزل بھرہ کے رہنے والے سے اور بھرہ کے زاہدوں میں ان کا شار ہوتا ہے۔ یہ مالکی المذہب سے ان کے بھائی عبدالصدين معزل ايك قادر الكلام شاعر ہے۔

# الداجن

(پالتو بکری) المداجن : داجن وہ بکری ہے جس کو لوگ پالتے ہیں۔ ویسے عربی میں داجن ہراس جانور کو کہتے ہیں جن کو گھروں میں رکھ کر دانہ و چارہ وغیرہ کھلایا جائے۔ للذا اس میں سب قتم کے پالتو جانور خواہ وہ چرندے ہوں یا پرندے ' شامل ہیں۔ چنانچہ داجن او نتنی اور گھریلو کبو تروں کو بھی کماجاتا ہے۔ اس کامونث "داجنہ "اور جمع" دواجن " آتی ہے۔ معالیف میں دکیا ہے کہ " دروجی العبریو" الدین میں ایکری وغیر و کہ کماجاتا ہے جو مائوس

الل افعت نے کماہے کہ "دواجن البیوت" ان پرندول یا بکری وغیرہ کو کماجاتا ہے جو مانوس ہو جائیں۔ ابن السکیت نے کماہ کے عضاۃ داجن" یا "مشاۃ داجن" وہ بکری ہے جو گھر سے مالوف و مانوس ہو جائے بعض عرب لفظ داجن کو "ہا" کے ساتھ بھی

ر معاہ داجن یا معاہ راجن وہ برل ہے بو طرعے ہوئے وہ کاری کاوغیرہ پر بھی اس کااطلاق آتا ہے۔ اجند "بولتے ہیں۔ بکری کے علاوہ دو سرے جانوروں پر جیسے شکاری کتاوغیرہ پر بھی اس کااطلاق آتا ہے۔

حديث من واجنه كالذكره

سیح مسلم میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے:۔ " دور مسلم میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے:۔

و معزت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت میںونہ نے ان کو خبردی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطهرات کے پاس ایک بھری تھی اور وہ مرگئی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ

نکالی کہ تم اس کو کام مین کے آتے"۔

«سنن اربعہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنها سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں ' رجم اور رضاعہ الکبیر کے بارے میں دس آیتیں نازل ہوئی تھیں اور وہ ایک پرچہ پر لکھی ہوئی میرے بستر کے نیچے رکھی تھیں۔ چنائچہ جب آنحضور ملکی اللہ علیہ وسلم کاوصال ہوا اور ہم آپ کی تجینرو تکفین میں مشغول ہوئے تو ایک بکری (داجن) آکر ان کو کھاگئ"۔

و م او مان الله عنها سے میہ بھی مروی ہے کہ ہمارے یہاں ایک داجن (بکری) تھی۔ جب رسول الله صلی الله علیه وسلم

مطرت عاطنہ رعلی اللہ عنها سے یہ می مروی ہے کہ مارے یمان ایک دور ان ارمن کی جب رعن مریس موجود موتے تو دہ بکری بھی بیٹھی رہتی اور جب آپ باہر تشریف لے جاتے تو وہ بکری بھی چلی جاتی۔

ایک مدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مخص پر لعنت کر تاہے جو اپنے دواجن کا مثلہ کرے۔ (اس مدیث میں دواجن سے

مرادسب فتم کے جانور ہیں-از مترجم) عمران بن حصین سے روایت ہے کہ عضباء ناقئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داجن (گھریلو) تھی- چنانچہ کسی گھرسے یا حوض

عمران بن سلین سے روایت ہے کہ عصباء نافہ رسول اللہ سی اللہ علیہ و سم دابن (هر میو) کی-چہا چہ سی هرسے یا عو س سے اس کو نہیں روکاجا تا تھا۔

ایک مدیث میں آیا ہے کہ "فَتَدُخُلَ الدَّاجِنُ فَتَاکُلُ مِنْ عَجِینِهَا" لِعِنْ بَمِی گھر میں آتی اور آپ کے (حفرت عائشہ ہے)
موند سے ہوئے آٹے کو کھاجاتی (یہ مقولہ حفرت بریہ فادمہ حفرت عائشہ رضی اللہ عنماکا ہے جب ان سے حفرت صدیقہ کے
بارے میں تفتیش کی مئی تو حضرت بریہ فی خصرت عائشہ صدیقہ کی تعریف کی اور کما اور کما اور کمی تو دنیا کے حجل بل نہیں جانتی آتا
موندھ کر رکھ دیتی ہے اور بکری آکر بے خبری میں کھاجاتی ہے۔ (از مترجم)

تہ ۔ جین بن ثابت ابو الغص امیر ہوعی البصری نے اسلم مولی عمرو بن ہشام بن عروۃ ابن الزبیر سے روایت حدیث کی ہے۔ چنانچہ سلم ان کے بارے میں محدثین کرام کاخیال جو ہے وہ یہ ہے:۔

(۱) ابن معین نے کہاہے کہ ان کی حدیث سی کام کی نہیں ہے اور ابو حاتم وابو زرعہ نے کہاہے کہ یہ ضعیف الحدیث ہیں اور میں معین نے کہاہے کہ ان کی حدیث سی کام کی نہیں ہے اور ابو حاتم وابو زرعہ نے کہاہے کہ یہ ضعیف الحدیث ہیں اور

ا مام نسائیؓ نے فرملیا ہے کہ وہ ثقد نہیں ہیں- دار قطنی وغیرہ نے کہا ہے کہ بیہ قوی الحدیث نہیں ہیں-(۴) ابن عدیؓ فرماتے ہیں کہ ہم کو ابن معین سے روایت پیٹی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ دجین جحاکانام ہے۔ لیکن امام بخاریؓ فرماتے ہیں کہ دجین بن ثابت الغص ہیں جنہوں نے یہ کہ سلمہؓ اور ابن المبارکؓ سے حدیث سیٰ ہے اور ان سے وکیجؓ نے روایت

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی ہے

عبدالرحمٰن بن مهدى فرماتے ہیں كه ايك مرتبه دجين يعنى جمانے ہم سے بيان كياكه "حدثنى مَولَى لِعُمْوَ بِنْ عَبْدالعزيز" ہم نے بيس كران سے كماكه مولى لعربن عبدالعزيز نے نبي صلى الله عليه وسلم كازمانه نہيں پايا- كہنے سكنے كه وہ تواسلم مولى عمر بن الذالہ " حقہ

کتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر سے پوچھاگیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان نہیں فرائے۔ آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو بید ڈر ہے کہ کہیں بیان کرنے میں کمی زیادتی نہ کر جاؤں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہ فرماتے ہوئے سناہے:

"جس نے مجھے پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا تو وہ اپناٹھ کانا جنم میں بنالے"۔

حمزہ اور میدانی نے امثال میں کہا ہے کہ جمایی فرازہ میں ایک مخص تھااس کی کنیت ابو الغص تھی۔ یہ مخص نہایت ہی بے وقوف تھا۔ چنانچہ اس کی حماقت کی چند مثالیں یہ ہیں:۔

(٣) ابو مسلم خراسانی صاحب الدعوۃ جب کوف پنچ تو آپ نے اپنے حاضرین مجلس سے پوچھا کہ تم میں سے کوئی فخص ، تھا کو جانتا ہوں۔ آپ نے یقطین سے کہا کہ میں اس کو جانتا ہوں۔ آپ نے یقطین سے کہا کہ اس سے جائز کہ کہ کہ اس کو جانتا ہوں۔ آپ نے یقطین سے کہا کہ اس سے جائز کہو کہ ابو مسلم تم کو بلا رہے ہیں اور یہ کہہ کر واپس آ گئے۔ تھوڑی وہر کے بعد ابو مسلم تم کو بلا رہے ہیں ہے۔ سب حضرات اٹھ کر چلے گئے اور صرف یقطین اور ابو مسلم بیٹھے رہے۔ استے میں بی ابو مسلم کے پاس پنچا اور یقطین سے مخاطب ہو کر بولا کہ تم دونوں میں سے ابو مسلم کون ہے؟

جا غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں عدل ہے اور یہ جات سے معدول ہو کر آیا ہے۔ جیسے عمر عامرے معدول ہو کر آیا ہے۔ جیسے عمر عامرے معدول ہو کر آیا ہے۔ چنانچہ جب تیر پھینک دیا جاتا ہے تو کماجاتا ہے۔ جعا یجعو جعوا۔

لفظ جحااور نحوى تتحقيق

## الدارم

(سیم)الدارم: سیم کو کہتے ہیں اس کامفصل بیان باب القاف میں قنفذ کے تحت آئے گا۔

### الدباء

(مُدْی) المدباء (دبادال مهمله اور بائے موحدہ بلاتشدید) اڑنے والے سے پہلے والی مُدْی کو کہتے ہیں بینی جو مُدْی ارْنے کے قاتل نہ ہوئی ہواس پراس کااطلاق ہوتا ہے۔ اس کاواحد دباۃ ہے۔ راجزنے کہا ہے۔

کان خوق قرطها المعقوب علی دباة او علی یعسوب ترجمہ: بر جیسا کہ ہدہد کہ تیراندازنے اس کے بازو توردیئے ہوں اور اب وہ راستہ کے پیچوں پیچ پیڑ پیڑا رہا ہو اور اڑنے پر تاور نہ مو۔

ارض مدبية: زياده نثرى والى زين كو كماجاتا ب اور مثال ميس كت بين "اكثرهم من الدباء" يعنى ده نثرى س بحى زياده بين-حديث مين دباكاذكر:

' «عفرت عائشہ رمنی اللہ عنها کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! لوگ اس کے بعد کیسے کیسے ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ٹڈی کی مانند جس کا طافت ور کمزور کو کھا تا ہے۔ قیامت قائم ہونے تک''۔ ٹڈی پر کھمل بحث لفظ جراد کے تحت گزر چکی ہے۔

## الذب

(ریچھ) الدب: خرس ' بھالو' ریچھ' یہ ایک مشہور در ندہ ہے اس کامونٹ دہہہے ادر اس کی کنیت ابو جہینہ ہے ' ابو الحلاج' ابو
سلمہ ' ابو حمید' ابو قلدہ اور ابو اللماس ہیں۔ کماجاتا ہے "ارض مدبة " یعنی زیادہ ریچھ والی زیس۔ ریچھ خمائی پند ہو تا ہے چنانچہ جب
موسم سرما آتا ہے تو یہ اپنی قیام گاہ میں (جس کو یہ نظیمی مقامات میں بناتا ہے) داخل ہو جاتا ہے اور جب تک کہ ہوا میں اعتدال پیدا
نہیں ہو جاتا یہ اپنی قیام گاہ ہے باہر نہیں آتا۔ چنانچہ اس دوران جب اس کو بھوک گئی ہے تو یہ اپنے ہاتھ پاؤں کو چائ لیتا ہے جس
سے اس کی بھوک رفع ہو جاتی ہے۔ جب موسم ربھے آتا ہے تو یہ اپنی قیام گاہ ہے نگلا ہے اور اس وقت یہ انتمائی فریہ ہو جاتا ہے۔
ریچھ مختلف طبیعتوں کا حامل در ندہ ہے کیونکہ اس کی غذا میں وہ چیزیں بھی شامل ہیں جو در ندے کھاتے ہیں اور وہ چیزیں بھی جو
مواشی کھاتے ہیں۔ نیزیہ ان چیزوں کو بھی کھاتا ہے جو انسان کی غذا ہے مثلاً پھیل اور شمد وغیرہ۔

ر پچھ کی قطرت میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جب موسم وطی آتا ہے تو یہ اپنی مادہ کو لے کر کسی تنمائی کی جگہ پر پہنچ جاتا ہے اور مادہ کو حیت لٹاکر جفتی کر تا ہے۔ مادہ جب بچے جنتی ہے تو ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ محض گوشت کالو تھڑا معلوم ہو تا ہے۔ یعنی ان کے جوارح (ہاتھ' پاؤں اور دم وغیرہ) کی شناخت نہیں ہو سکتی۔ رکچھنی بچوں کو چیو نٹیوں کے ڈرسے جابجا لئے پھرتی ہے اور ان کو

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جائتی رہتی ہے یمال تک کہ ان کے اعضاء نمودار ہو جاتے ہیں اور وہ سائس لینے لگتے ہیں۔ مادہ کو بیاتے وقت بہت سختی جھیلی پڑتی ہے حتی کہ بعض او قات اس کی جان کے لالے پڑجاتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ منہ کی طرف سے بیچے جنتی ہے اور ان کا پیر بھی خیال ہے کہ مادہ بچوں کو دیکھنے کے شوق میں جلد

بی او هوراجن ویتی ہے اور بعض لوگوں کا ہہ کہناہے کہ چونکہ مادہ کو دطی کاشوق حدسے زیادہ ہو تاہے۔لنذا وہ اس شوق کو پورا کرنے کے لئے بچوں کو قبل از وقت جن ویتی ہے۔ چتانچہ بعض دفعہ مادہ فرطِ شہوت کے سبب انسان کی طلب گار ہوتی ہے۔(معاملہ اس کے

کے لئے بچوں کو تبل از وقت جن ویتی ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ مادہ فرطِ سموت کے سبب انسان کی طلب گار ہوئی ہے۔ (معالمہ اس کے بر عکس بھی ہے کیونکہ رپچھ کا نربعض او قات عورت سے مباشرت کا خواہاں ہو تاہے اور بیدا مربار ہامشاہرہ میں آچکا ہے۔ از مترجم) معلمہ کے کہاں خاص صفر میں میں مرسم سر امس سریت فی مدیدات میں اس فریس کر میں میں سریاس کے طویع میں اسلام

ریچھ کی ایک خاص صفت میہ ہے کہ میہ موسم سرما میں بہت فریہ ہو جاتا ہے اور اس فربمی کی دجہ ہے اس کو چلنے میں بار معلوم ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ اس حالت میں جب وہ ایک جگہ بیٹھ جاتا ہے تو جب تک چو دہ دن نہیں گزر جاتے وہ اس جگہ ہے جنش نہیں کرتا-اس کے بعد بتدریج اس میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور یمی دفت مادہ کے دضع حمل کابھی ہوتا ہے۔ جب مادہ بچے جن کرشکشہ

حال ہو جاتی ہے تو دہ بچوں کو سامنے رکھ کر جی بسلاتی رہتی ہے ادر اگر کوئی خطرہ پیش آتا ہے تو فور اُ بچوں کو لے کر کسی درخت پر چڑھ جاتی ہے۔ ریچھ میں قبول تادیب کی عجیب زہانت ہوتی ہے گرساتھ ہی سد اپنے معلم کی اطاعت بغیر سختی ادر ضرب کے نہیں کرتا۔

ریچه کا شرعی تھم ریچه کا شرعی تھم بیں کہ اگر اس کے ناب نہ ہوتے تو بیہ حلال ہو تا۔ کیونکہ اباحت بی اصل ہے ادر محرم کا وجود نہیں ہے۔

فائدہ:۔ امام ابوالفرج بن الجوزی نے کتاب الاذکیاء کے اخیر میں لکھا ہے کہ ایک مخص شیر کے خوف سے بھاگ کر ایک کو کمیں میں
کور پڑا (غالبالیہ کنوال خشک ہو گا) چنانچہ وہ شیر بھی اس مخص کے تعاقب میں کو کئیں میں کور پڑا۔ ان سے پہلے ایک ریچھ بھی اس
کنو کئیں میں گرا ہوا تھا۔ چنانچہ جب شیر نے ریچھ کو دیکھا تو پوچھا کہ تم یمال کب لیے ہو؟ ریچھ نے جواب دیا کہ مجھ کو تو اس میں
م

مرے ہوئے کی ون ہو گئے ہیں اور میں بھوک کے مارے مراجارہا ہوں۔ شیرنے کماکہ بھوکا مرنے سے کیافا کدہ اس لئے کیوں نہ ہم وونوں مل کر اس انسان سے اپنا پیٹ بھرلیں۔ اس پر ریچھ نے جواب دیا کہ آگر بالفرض آج ہم نے اس انسان سے اپنا پیٹ بھر بھی لیا تو پھر کل کیا ہو گاکیونکہ ہم یمال سے نکل سکتے نہیں۔ اس لئے میری رائے یہ ہے کہ ہم اس انسان سے معاہدہ کرلیں اور اس کو یقین

و پہرس کہ ہم اس کو کوئی تکلیف نہیں ہنچائیں گے اور پھراس سے کہیں کہ وہ ہم تینوں کو اس کو کیں سے خلاصی کی کوئی تدہیر نکالے کو گئہ وہ ہمارے مقابلے میں زیاوہ عقلند اور اہل ہے۔ چنانچہ شیرنے ریچھ کامشورہ مان لیا اور پھران دونوں نے قسمیں کھا کر اس آدمی کو مطمئن کر دیا۔ چنانچہ اس مخص نے کنوئیں کو ٹولنا شردع کیا تو اچانک اس کو ایک بردا ساسوراخ ہاتھ آگیا۔ چنانچہ اس محض

نے اس کوچو ژاکرنا شروع کر دیا اور جب وہ چو ژا ہو گیا تو اس میں سے سر نکال کر باہر آگیا اور پھر شیرو ریچھ کو بھی باہر نکال لیا۔ اس حکایت کا ماحصل سے ہے کہ عقلند کو چاہیے کہ وہ اپنے جملہ معاملات میں احتیاط کا پہلو ہر گز ہاتھ سے نہ جانے دے اور اپنی

نفسانی خواہشات کا تالع نہ ہو اور خصوصا جب کہ اس کو یہ بھی علم ہو کہ نفس کی پیروی میں اس کی ہلاکت ہے اس لئے ہر کام کے انجام پر غور کرنے کے بعد احتیاط سے قدم اٹھائیں۔ میں www.KitaboSunnat.com

قزدیٰ نے عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ ایک شیرنے کسی انسان پر حملہ کرنا چاہا تو وہ انسان خوف سے بھاگ کر ایک ور شت پر چڑھ گیا۔ اس در خت کی ایک شلخ پر پہلے سے ایک ریچھ بیٹھا ہوا اس کے پھل تو ڑ تو ڑ کر کھا رہا تھا۔ شیرنے جب دیکھا کہ آدمی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

در خت پر چڑھ گیا ہے تو وہ بھی اس در خت کے نیچے آگر بیٹھ گیااور اس شخص کا انتظار کرنے لگا۔ چنانچہ اس شخص کی نگاہ جب ریچھ پر بڑی قود کھاکہ ریچھ اپنی انگلی اپنے منہ کی طرف لے جاکر اشارہ کر رہاہے کہ شیر کو یہ خبرنہ ہونے پائے کہ میں بھی یمال بیٹھا ہوا

اس آدمی کامیان ہے کہ بیں شیر اور ریچھ کے معاملہ میں حیران تھا کہ سمس طرح ان دونوں موذیوں سے پیچھا چھڑایا جائے-اتفاقا جي جيب ميں ايک چھوٹا ساچاقو پرا ہوا تھا۔ ميں نے اس کو نکال کر اس سے اس شاخ کو جس پر رہي ميشا پر آتھا کائنا شروع کرديا۔

ب کفتے کفتے وہ شاخ تھوڑی می رہ گئی تو ریچھ کے وزن سے خود بخود ٹوٹ گئی اور شاخ کے ساتھ ریچھ بھی زمین پر گر گیا۔اس کے

ر تے ہی شیرر مچھ کی طرف لیکا۔ چنانچہ کچھ دیر دونوں اڑتے رہے اور پھرشیرر پچھ پرغالب آگیااور اس کو پھاڑ ڈالا اور کچھ حصد کھا

(اس حکایت ہے بھی کمی نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان خطرہ کے وقت اپنے اوسان خطانہ ہونے دے اور اللہ تعالی پر بھروسہ کرکے جو تديرات بچاؤ كى كرسكا مواس عافل ندمو-(ازمترجم)

ضرب الامثال اور كماوتيل ا ہے (جہر مونث ریکھ کو کہتے ہیں) ایسے بی اہل عرب کہتے ہیں "الوط من دب" لینی ریکھ سے

نیادہ لواطت کرنے والا۔ یہ مثال اس مخص کے لئے بیان کی گئی ہے جو بہت زیادہ لواطت کر تا تھا۔ اس طرح الل عرب کتے ہیں "الوطة من ثعر" لين ريح س زياده لواطت كرنے والا- اور عرب كاب قول "اَلْوَظُ مِنْ دَاهِبٍ" ليني رابب س دياده لواطت

كريد والاشاعرك اس شعرت لياكياب رَ رَاهِبٍ يَدَّعِيْ بَانَّ النِّسَاءِ وَٱلْوَظُ مِنْ رَاهِبٍ يَدَّعِيْ

ترجمہ: اوراس راہت سے زیادہ لوطی جو یہ دعوی کرتاہے کہ عور عمل اس پر حرام ہیں"-

ریکھ کے طبی فوائد اگر ریکھ کے ناب (سامنے کے چار دانوں کے برابروالے دودانت) عورت اپ دودھ میں ڈال کر بچہ کو پلا دے تواس کے دانت آسانی سے نکال جائیں گے۔ ریچھ کی چربی کی مالش برص کو ختم کر دیتی ہے۔ اگر ریچھ کی داہنی آنکھ کپڑے میں باندھ کر کسی انسان کے بازو پر باندھ دی جائے تو اس مخص کو در ندول کا خوف نہ ہو گااور آگریکی آنکھ کسی وائی بخار والے مریض کے بدن پر لئکادی جائے تو دائی بخار جاتا رہے گا۔ ریچھ کا پتدشد اور عرق راز بائج (بادیان سونف) میں حل كرك أكر آنكه ميں بطور سرمه لكايا جائے تو آنكه كى دهند جاتى رہے كى اور أكر اسى دواء كو "دار التعلب الله" پر ملا جائے تو بال اسكنے التے ہیں۔ ریکھ کے پتہ کو دو دانق ملے برابر م مانی اور شد میں الکرپینے سے بواسیراور رہے وغیرہ کی بیاری ختم ہو جاتی ہے۔ اگر ر پچھ کے پتہ کو داہنی ران پر باندھ کر انسان وطی کرلے توجب تک اس کی خواہش ہو وطی کر تا رہے اس کو وطی سے کوئی ضرر نہیں بنے گا۔ بچہ پر ریکھ کی چربی طنے سے بچہ ہربرائی سے محفوظ رہے گا۔ ریکھ کی چربی اگر ناسور میں بھردی جائے تو ناسور بالكل ختم ہو

جائے گااور اگر کسی کتے یہ اس کی چیل مل دی جائے تو وہ کتاباگل موجائے گااور اگر کسی بدخلق بچہ کے ملے میں اس کی کھال کا مکارا

پہنا دیا جائے تو اس بچہ کی بد خلقی دور ہو جائے گی اور آگر ریچھ کا خون آ نکھ میں لگادیا جائے تو آنکھ کے پیوٹوں پر بال نکلنا ہند ہو جائیں گا اور آگر ان بالوں لینی بالوں کو اکھاڑ کر یہ خون پوٹوں پر سلائی سے لگادیا جائے تو بال پھرند آگیں گے۔ ریچھ کی داہنی آئکھ سکھا کر اس بچہ کے گلے میں ڈال دی جائے جو سوتے میں ڈرتا ہوتو اس کاڈرنا حتم ہو جائے گا۔

خواب میں ریچھ کی تعبیر اس پھے کو خواب میں دیکھنا شر عنی فته اور بعض اوقات مرو فریب کی علامت ہے اور مجھی اس کا ا خواب میں دیکھنا کسی بھاری جسم کی عورت کی علامت ہے جس کے دیکھنے سے دل میں دہشت پیدا ہو

اور اس کا پیشہ گانا بجانا ہو۔ مجھی خواب میں ریچھ دیکھنے کی تعبیر قید اور قید خانہ کی یا کسی ایسے دسمن کی علامت ہے جو مکار 'چور اور ساتھ ساتھ مخنث بھی ہو- اگر کوئی شخص خود کو ریچھ پر سوار دیکھے تو اس کو دلایت حاصل ہو گی- بشرطیکہ وہ اس کااہل ہو- ورنہ اس سے مراد غم اور خوف ہو گا۔ جس سے بعد میں نجات مل جائے گی اور مبھی اس کی تعبیر سفر کرنے اور پھر گھر واپس آنے سے دیتے

# ٱلدَّنِدَبُ

(گورخر) الدبدب بحورخر- اس كا تغصيلي بيان باب الحاء مين گزر چكا بـ

(شمد کی تھیاں) دہر: (دال پر زہر) شمد کی تھیوں کی جماعت 'اور بقول سمیلیّ دہر بھردں کے کہتے ہیں۔ اور دہر (دال پر کسرو) کی چھوٹی ٹڈیوں کو کتے ہیں-اصمعی نے کہاہے کہ اس لفظ کا کوئی واحد نہیں آیا۔ مگرواحد کے لئے "خشر مة" استعال ہو تا ہے-اس کی جمع دبور آتی ہے۔ چنانچہ لفظ دہر شد کی تھیوں کے معنی میں ہدلی شاعرے مصرعہ ذیل میں عسال کے دصف میں استعمال ہوا ہے۔ ع - إِذَا لَسَعَتْهُ الدَّبْرُلُّمْ يَرَجُ لَسْعُهَا

ترجمه: جب شمد کی کھیاں اس کو بعنی عسال کو کاٹ لیتی ہیں تو ان کے کاشخے ہے وہ ڈرتا نہیں۔

علامه دميري فرماتے ہيں كه اس مفرعه ميں "لمه يوج" لم ينعف كے معنى ميں استعمال مواہي يعني "نسيں ۋرتا".

اوراس بنار قرآن پاك كى ان آيات كى تغيير من (١) فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ الِقَاءَ رَبِّهِ (٢) مَنْ كَانَ يَرْجُوْ الِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ اجَلَ اللَّهِ لَآتٍ " علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ بقول نحاس جملہ اہل تغییر کااس پر اجماع ہے کہ ان دونوں آیتوں میں لفظ رجاء خوف کے معنی میں آیا ہے (ہمارے یمال کے تراجم قرآن شریف میں رجاء کالفظ دونوں معنی لیمنی امید وخوف میں استعال ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ المند رحمته الله عليه نے آيت اول كا ترجمه اس طرح كيا ہے: «سو كرجس كو اميد مواپنے رب سے ملنے كى " حضرت مولانا شبيراحمد حثاليّ نے اس آیت کے فوائد میں لکھاہے کہ: جس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کاشوق یا اس کے سامنے حاضر کئے جانے کاخوف ہو"۔الندامعلوم مواکہ لفظ رجاء کے دونوں معنی لینا جائز ہے۔ (از مترجم)

له عمان میں بھڑکو دب عقر (Dibi Akbar) Vespaorienlalis) اور پیلی بھڑ کو دب تعلیط (DibiKitalt) Polisteraerbraicus) کہتے ہیں۔

شہیدی کھیوں کے معنی کے انتبار سے حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو حمی الدبر کما جاتا ہے۔ آپ کا قصہ یہ ہوا کہ مشرکین نے جب آپ کو شہید کر دیا تو انہوں نے آپ کی لاش کا مثلہ کرنا چاہا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے کافروں کے اس ناپاک ارادہ سے آپ کو شہدی کھیوں کے ذریعہ بچالیا۔ چنانچہ کفار کھیوں کے ڈرسے آپ کی لاش کو چھو ڈکر چلے گئے اور مسلمانوں نے آپ کو دفن کرویا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی سے دعاکی تھی کہ نہ میں کسی مشرک کو ہاتھ لگاؤں اور نہ کوئی مشرک جھے ہاتھ کھیوں کے ذریعے آپ کی حفاظت فرمائی۔

ایک واقعہ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد مشرکین سے شد کی کھیوں کے ذریعے آپ کی تفاظت فرمائی۔

ایک واقعہ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد مشرکین سے شد کی کھیوں کے ذریعے آپ کی تفاظت فرمائی۔

ایک واقعہ سے نقل کی ہے '' شمامہ وہ محض ہیں جس سے ایک جماعت نے روایت کی ہے''۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم فراسان سے آرہ ہے تھے اور ہمارے ساتھ ایک محض تھا(غالباوہ دافضی ہوگا) جو حضرت ابو بگر اور حضرت عمر کو (نعوذ باللہ)

برے الفاظ سے یاد کر تا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کو ہر چند منع کیا گروہ باز نہ آیا۔ پس ایک دن صبح کے ناشتہ کے بعد وہ محض تضاء حاجت کے لئے چلاگیا۔ ہم نے بچھ دیر اس کا انظار کیا لیکن جب کائی دیر ہوگی اور واپس نہ آیا تو ہم نے ابناایک قاصد اس کو بلانے کے لئے ہم یہا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ قاصد ور تاہوا آیا اور کنے لگا کہ ذرا چل کر اپنے رفتی کی خبر تو لو۔ یہ س کر ہم دو رقے ہوئی وہال پنچ تو دیکھا کہ وہ ایک سوراخ پر قضاء حاجت کے لئے بیشاہوا ہے اور اس کو شد کی کھیوں کا بورا ایک چھتہ چہناہوا ہے اور ان کھیوں نے بھوا کہ وہ ایک سوراخ پر قضاء حاجت کے لئے بیشاہوا ہے اور اس کے بدن کی ہڑیاں جمع کیں لیکن کھیوں نے ہم کو چھوا کہ نہیں بلکہ اس کو چئی رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

"البتہ تم چلو مے راستوں پر ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے دست بدست یمال تک کہ اگر وہ شمد کی تکھیوں کے چھتہ پر بھی پہنچ جائیں تو تم بھی وہیں پہنچو ہے"۔

فائق میں ذکورہے کہ حضرت سکینہ "بنت حضرت امام حسین "جبکہ وہ کمسن تھیں اپنی والدہ ام رباب کے پاس روتی ہوئی آئیں والدہ نے پوچھا کیوں رو ربی ہو؟ حضرت سکینہ "نے کہا کہ مرَّتُ بِنی دُبِیْرَةٌ فَلَسَعَنْنِی بَأْبِیْرَةٌ لِینی میرے پاس سے ایک شمد کی مکھی محزری اور میرے ڈٹک مار گئ"۔اس میں دبیرہ اور ابیرہ بصیغہ تصغیراستعال ہوئے ہیں۔

## الكبسئ

(جنگلی کورز) الدبسی: بفتح الدال و کسرالسین و بفتول دیگر بفتم الدال: بید ایک شم کاجنگلی کو تر ہے جس کارنگ ساہ ما کل بہ سرخی ہوتا ہے اس کی چند قسمیں ہیں جو مصری 'تجازی اور عراقی کملاتی ہیں۔ جاحظ کتے ہیں کہ صاحب منطق الطیر کا بیان ہے کہ ''ولی کی جنگلی کو تر 'قری اور فاختہ کے لئے بولا جاتا ہے۔ جب بیہ آواز نکالتا ہے تو اس کو حدل سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جب گاتا ہے تو تخرید سے تعبیر کرتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ حدیل کو ترکانام ہے۔ حدیل کا تذکرہ باب الحاء میں آنے والا ہے۔ راجز نے کما ہے ۔ کھدا هد کسر الرماة جناحه یدعو بقادعة المطریق هدیلا کرجہ: تیراندازوں نے بازو تو ژویا جس سے اب پھڑ پھڑاہت پیدا ہوتی ہے ای لئے راستے کے عادوں کو ہویل کماجاتا

-4

صريث من دبي كاتذكره:-

امام احمد طبرانی اور دیگر محدثین نے کی بن عمارہ سے اور انہوں نے اپنے دادا طش سے روایت کی ہے:
"فرواتے ہیں کہ میں اسواف (سخت اور ریٹیلی ذمین کے در میان کا حصہ) میں داخل ہوا بس میں نے دو جنگلی کوتر پکڑ لئے
درانحالیکہ ان کی مال ان پر پھڑ پھڑا رہی تھی میں ان کو ذرئ کرنا چاہتا تھا ' راوی کتے ہیں میرے پاس ابو طش آئے اور کھجور
کی جڑ لے کر جھے مارنے لگے اور فرملیا کہ بھٹے معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرما دیا ہے ان تمام
جانوروں کو جو مدینہ کے ان دوسٹھا خوں کے در میان ہو"۔ متیاحہ کھجور کے درخت کی جڑ کو کتے ہیں۔

موطام عبدالله ابن اني بكرس مروى ب:

"ابوطلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک جنگلی کوتر اڑا پس آپ کو اچھالگااور وہ کبوتر درخت میں اڑتا ہوا نگلنے کا راستہ تلاش کر رہاتھا۔ ابوطلحہ کی نگاہ دورانِ صلوٰۃ ایک لمحہ کے لئے اس پر پڑی۔ بس آپ یہ بھول گئے کتنی نماز پڑھی' ابوطلحہ" نے نمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فتنہ کاجوان کو پیش آیا تھا تذکرہ فرمایا اور کمایا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ باغ صدقہ ہے آپ جمال چاہیں اس کو صرف فرماویں "۔

عبدالله ابن اني بكرسے يه بھي روايت ہے:۔

"عبدالله ابن ابی بر سے مروی ہے کہ ایک انصاری محض وادی تف میں اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ موسم نصل کھجور میں جبکہ مجور کے خوشہ لکتے ہوئے تھے 'پس دیکھا کہ ایک کنٹھے وار جنگلی کوئر پھلوں پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس اس محض نے یہ منظردیکھا جو ان کو اچھالگا پھر جب وہ اپنی نماز کی جانب متوجہ ہوا تو بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھی ہے 'تو اس نے کما کہ جھے میرے اس مال نے فتنہ میں جلا کر دیا۔ پس حضرت عثمان غن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (آپ اس وقت منصب خلافت پر فائز تھے) اور واقعہ ذکر کیا اور فرمایا یہ باغ صدقہ ہے آپ اس کو کار خیر میں لگادیں۔ حضرت عثمان سے اس باغ کانام ہی خمسون (۵۰) پڑگیا"۔

قف مدينه منوره كي ايك وادى كانام كه:

حفرت عبداللہ بن عمر کا قاعدہ تھا کہ جب آپ کو اپنے ہال میں سے کوئی چیزا چھی معلوم ہوتی تھی تو آپ اس چیز کوئی سبیل اللہ جیرات کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے غلام آپ کی اس عادت سے واقف تھے۔ لنذا ان غلاموں میں سے اگر کوئی آزاد ہونا چاہتاتو یہ ترکیب کر تاکہ ہروفت مسجد میں حاضر رہتا۔ آپ اس کی بید دینداری دیکھ کو اس کو آزاد کر دیتے۔ اس پر آپ کے مصاحبین کما کرتے تھے کہ بید لوگ (غلام) آپ کو فریب دیتے ہیں تو آپ جو اب میں فرمات کہ جو ہخص ہم کو اللہ کے معالمہ میں دھو کہ دے تو ہم اس کے دھو کہ میں آجاتے ہیں۔ آیک مرتبہ ابن عامر نے آپ کے ایک غلام کو سم ہزار در ہم میں خریدنا چاہاتو آپ نے فرایا کہ بید ہو سکتا ہے بید دراہم مجھے فتنہ میں ڈال دیں اس لئے میں اس غلام کو (جس کے عوض جھے ابن عامر سم ہزار در ہم دیتا چاہتا ہے) آزاد کرتا ہوں۔ یکی سبب ہے کہ حضرت ابن عمر نے آپ کے ایک غلام کو ایک ہزاریا ایک ہزار سے بھی زا کہ غلاموں کو آزاد کیا۔ آپ کے موان کو منائل ومناقب اس قدر ہیں کہ کوئی ان کو شار نہیں کر سکا۔

ججة الاسلام امام غزالی رحمته الله علیه فرماتے ہیں که صحابه کرام مادهٔ فکر کو جڑسے اکھاڑنے اور نماز میں کی (نماز میں ہوئے قصور کے کفارہ کے طور پر) پوری کرنے کے لئے اس قتم کے کام کیا کرتے تھے (جو اوپر مذکور ہوئے) اور کسی علت کے مادہ کو منقطع كرتے كا صرف مي علاج ہے اور سوائے اس كے اور كوكى دوا مفيد نہيں ہوسكتى-

دبی کی خاصیت یہ ہے کہ آج تک یہ کسی کو زمین پر پڑا ہوا نہیں ملا اور جاڑوں اور گرمیوں میں یہ الگ الگ مقام پر رہتا ہے

اور خاص بات سے کہ آج تک کی نے اس کا گھونسلہ نمیں دیکھا۔

د بسی کا شرعی تھم اس کا کھانا بالانفاق جائز ادر حلال ہے۔ سنن بیہ قی میں ابن ؓ ابی لیلیٰ عطاسے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ ا تعالی عنماہے روایت کرتے ہیں کہ خصری و قبری و بسی عطاء اور چکور اگر ان جانوروں کو محرم قتل کردے تو۔

منان من بكرى واجب موگى-

دبی کے طبی فوا کد صاحب المنهاج الطب کا قول ہے کہ جنگلی پرندوں میں سب سے افضل دبی پھر شحرور (ایک کالے رنگ کا دبی کے طبی فوا کد خوش آواز پرندہ) کا نمبرہ۔ اس کے بعد چکور اور درشان کا نمبرہے اور آخر میں کبوتر کے بچل کا نمبرہے۔

ربی کا گوشت گرم اور خیک ہو تاہے۔ دبسی کی خواب میں تعبیر خواب میں اس کی تعبیروہ ہے جو سائی بٹیر کی ہے۔ بٹیر کا تذکرہ انشاء اللہ باب السین میں آئے گا۔ •

## الدجاج

(مرقی)الدجاج له: (دال پر تینول اعراب پڑھ سکتے ہیں) واحد کے لئے دجاجہ آتا ہے۔ مونث اور مذکر دونوں کے لئے ایک ہی لفظ مستعمل ہے۔ ابن سیدہ کہتے ہیں کہ اس کو دجاجہ آہستہ چلنے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ مرغی کی کنیت ام الولید' ام حفصہ' ام جعفر' ام عقبہ 'ام احدی وعشرین 'ام قوب' ام نافع وغیرہ آتی ہیں۔ مرغی جب بو ڑھی ہو جاتی ہے تو اس کے انڈوں میں ماد ہ تولید حتم ہو جاتا ہے اوراس کے انڈول سے بچے شیں پیداہوتے۔

مرغی کی ایک عجیب وغریب عادت ہے کہ آگر اس کے پاس سے کوئی درندہ گزرتا ہے توبالکل نہیں ڈرتی-البتہ گیدڑ (ابن ادیٰ) اگر اس کے پاس سے گزر جائے یا وہ گیدڑ کو آتا ہوا دیکھ لے تو فوراً خود بخود آگر اس کے سامنے گر جاتی ہے خواہ اس وقت وہ کسی مکان کی چھت یا دیوار پر ہی کیوں نہ میٹھی ہو (ممکن ہے بیہ خاصہ ان مرغیوں میں ہوجو دیسات یا جنگلوں میں بلی ہوں 'شهر میں مرغیوں میں الی بات دیکھنے میں نہیں آتی۔ البتہ اتا ہے کہ شہر کی مرغیاں ملی سے بہت زیادہ ڈرتی ہیں اور جب وہ بلی کو دیکھ لیتی ہیں تو کافی شور **مچاتی** ہیں اور کافی دیر کے بعد ان کو سکون ملتا ہے۔ (از مترجم) مرغی میں ایک وصف میہ ہے کہ بہت کم سوتی ہے اور اگر سوتی بھی ہے تو بت جلد جاگ جاتی ہے۔ اس کاسونا اور جاگنا ایسا ہے جیسا کہ سانس کا آنا اور جانا کہتے ہیں۔ اس کی قلت نوم کی وجہ اس کو اپنی جان کا ڈر ہے۔ اس کے پاس اپنی حفاظت کاسب سے بڑا ذرایعہ میہ ہے کہ میہ زمین پر نہیں سوتی بلکہ کسی بالا خانے یا دیواریا کڑی یا ان جیسی كى چېزىر بينى جاتى ہے اور جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو حسب عادت كھبرانا اور ڈرنا شروع كر ديتى ہے-

مرغی کو بچے جب اندوں سے نکلتے ہیں تو پر وہال لے کر نکلتے ہیں اور نکلتے ہی چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ ابتداء میں اس کے بچے نمایت مقبول صورت اور بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ بلانے سے پاس آ جاتے ہیں۔ لیکن جول جول وہ برے ہوتے جاتے ہیں ان کی خوشمائی کم ہوتی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ اس حالت کو پہنچ جاتے ہیں کہ سوائے ذرج کرنے اور انڈے حاصل کرنے کے اور کسی مصرف کے نہیں رہتے۔

مرغی فطرما مشترک الطبیعت داقع ہوئی ہے کیونکہ یہ گوشت بھی کھاتی ہے کھیاں اور روٹی دانہ وغیرہ بھی چکتی ہے۔

انڈے کے اندر بچہ کی جنس کے تعین کا طریقہ اگر کوئی فض یہ جانا جاہے کہ اندے میں مرفی ہے یا مرفاتواس کی شاخت

کا طریقتہ میر ہے کہ انڈے کو غور ہے دیکھا جائے۔ آگر انڈا مستطیل اور محدود اطراف ہے لینی اس کی لمبائی چوڑائی سے زیادہ اور کنارے دیے ہوئے ہیں تو اس کے اندر مرغی ہے اور اگر انڈا گول ہے اور اس کے کنارے ابھرے ہوئے ہیں تو اس کے اندر مرغاہ-انڈے سے بچے نکالنے کے دو طریقے ہیں-اول میہ کہ مرغی خود انداے سيوے- دوم بير كه اندوں كو كو زے

یا گھاس جیسی چیز میں دبادیا جائے۔ (اگر کبوتروں کے نیچے مرفی کے انڈے رکھ دیئے جاتے ہیں تو بھی بیجے نکل آتے ہیں-اس کے علاوہ آج کل مشین کے ذریعے گری پنچا کر بھی مرغی کے بچے نکالے جاتے ہیں-از مترجم)

عام طور پر مرغی سال بھرمیں دس ماہ انڈے دیتی ہے اور دوماہ موسم سرمامیں نہیں دیتی۔ انڈے کی پیدائش دس دن میں مکمل ہو جاتی ہے۔ بعض مرغیاں روزانہ دوانڈے بھی دیتی ہیں انڈا جس وقت مرغی کے بیٹ سے نکلاہے تو بہت ہی نرم ہو تاہے۔ لیکن نکلنے کے بعد چند منٹ میں ہی ہوا سے سخت ہو جاتا ہے۔انڈے کے اندر زردی اور سفیدی ہوتی ہے اور اس سفیدی پر ایک باریک جعلی ہوتی ہے اور اس جھل پر ایک سخت چھلکا ہو تا ہے سفیدی ایک قتم کی چنک دار رطوبت بنزلہ منی کے ہوتی ہے۔ زردی ایک نرم المسته رطوبت كا خلاصه بجرچو كسى قدر جمي موئ خون سے مشابه موتى ہے- اس سے اندے كے اندر بيچ كو غذا چينجى ہے جبكه سفیدی سے بیچ کی آنکھ وال مربنتے ہیں۔ باقی ماندہ سفیدی پھیل کر ایک لفافد کی صورت میں تبدیل ہو کر بچہ کی کھال بن جاتی ہے-اس طرح زردی سکڑ کر اور جھلی بن کربچہ کی ناف ہو جاتی ہے-اس کے ذریعہ بچے کو غذا پہنچتی ہے جیسے کہ جنین (انسانی بچہ) کو مشكم ماور ميں حيض كے خون سے بذرايعه ناف غذا چينجي ہے۔

بعض او قات ایک انڈے میں دو زردیاں ہوتی ہیں اور اس کو سینے پر دو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کامشاہرہ بھی ہوا ہے کہ انڈوں میں سب سے زیادہ لطیف اور غذائیت رکھنے والاوہ انڈا ہو تاہے جس میں زردی زیادہ ہوتی ہو اور جو انڈا بغیر مرغ کے (لینی مرغ کی جفتی سے بغیرالینی خاکی پیدا ہو تا ہے اس میں غذائیت بہت تم ہوتی ہے اور ایسے انڈے سے بچہ بھی پیدا نہیں ہو تا۔ عام قاعدہ کے مطابق بچہ اس انڈے سے نکاتا ہے جو چاند کے کھٹنے کی مدت میں مرغی دیتی ہے' اس کے برطاف جو انڈا چاند کے ہلال ہونے سے بدر ہونے کی (یعنی ادا کل ماہ میں دیا گیاانڈا) مت کے اندر پیدا ہو تا ہے پورے طور پر بھرجا تا ہے اور مرطوب ہو جا تا ہے اس میں بچہ پیدا کرنے کی مملاحیت نہیں رہتی۔

بچہ نگلنے کے دس دن کے بعد مید معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ نرہے یا مادہ۔ چنانچہ اس کی شناخت کا نراور ماده کی شناخت کا طریقه طریقہ میہ ہے کہ جب بچہ وس دن کا ہو جائے تو بچہ کی چوٹیج پکڑ کر اٹکایا جائے۔ آگر اس حالت میں

له منقط میں دجاجہ البحرایک مچھل Caranx Roltleri کو اور دجاجہ الخبہ Dijjajatlul Ghubbah ایک اور مچھلی Chanis Solmaneus کو کہتے ہیں۔

وہ جرکت کر تاہے تو وہ نر (مرغا) ہے اور آگر ساکت رہے تو مادہ۔

حكايات العافظ ابن عساكرنے اپني تاريخ ميں لكھاہے كه خليفه سليمان بن عبدالملك بن مروان كھانے كابہت حريص تھا- چنانچه اس کے بارے میں مجیب وغریب واقعات منقول ہیں-ان میں سے بعض کو بہال نقل کیاجاتا ہے-

(۱) بعض دن وہ صبح کو ناشتہ میں چالیس تلی ہوئی مرغیاں ' چالیس انڈے ' چوراس کلیجیاں معدان کی چربی کے اور اس کر دے کھا جاتا اور پھراس کے بعد بھی عام دسترخوان پر بیٹھ کر لوگوں کے ساتھ بھی کھا تا تھا۔

(۲) ایک مرتبہ خلیفہ اپنے باغ میں گیااور باغ کے داروغہ کو تھم دیا کہ عمدہ قتم کے ذا نقہ دار پھل تو ژکر پیش کے جائیں۔ چنانچہ واروغہ نے کھل پیش کرویئے تو خلیفہ اور اس کے مصاحب کھانے لگے۔ کچھ دیر کے بعد خلیفہ کے تمام مصاحب کھا کر سپر ہو گئے۔ گر خلیفہ برابر کھاتا رہا۔ اس کے بعد اس نے ایک تلی ہوئی بکری طلب کی اور تمام کی تمام اکیلا کھا گیا۔ اس کے بعد پھر پھل منگائے اور کھانے شروع کر دیئے۔جب تمام پھل ختم کر دیئے تواس کے سامنے ایک قاب لائی گئی جواتنی بڑی تھی کہ اس کے اندرایک آدمی بیٹھ سکتا تھا۔ اس قاب میں تھی اور ستو وغیرہ بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ پوری قاب بھی خلیفہ نے کھاکر ختم کر دی۔ اس کے بعد اٹھا اور دارالخلاف پینے گیا۔ وہال سینچے ہی دسترخوان بچھاویا گیاتو خلیفہ نے یہال بھی بعض چیزیں کھائیں۔

(٣) ايك مرتبه خليفه ج كرنے كيا اور ج كرنے كے بعد طائف پنچاوہاں اس نے سات سوانار ، مرغى كے چو ڑے اور ايك نوكرا تشمش كأ كھايا-

کتے ہیں کہ سلیمان کے پاس ایک مخص آیا اور سلیمان کے باغ کی فصل خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا اور کچھ پیننگی رقم سلیمان کو وی-سلیمان باغ کے معائنہ کے لئے گیااور باغ میں جا کر چھل کھانا شروع کر دیئے یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ پھر فصل خریدنے والے کو بلا کر مزید رقم کا مطالبہ کیا تو اس مخص نے کہا کہ آپ کی مطلوبہ رقم آپ کو باغ میں داخل ہونے سے پہلے مل سکتی تھی اب باغ میں کیا رکھاہے جو میں مزید رقم دوں۔

کتے ہیں کہ اس کی موت کاسب بیہ ہوا تھا کہ ایک دن اس نے چار سوانڈے اور آٹھ سودانے انجیراور چار سوعد د کلیجیاں معہ ان کی چربی کے اور بیس عدد مرغیاں کھالی تھیں۔ چنانچہ اس کو بیضہ ہو گیااور اس بیاری میں بمقام مرج وابق اس کا انقال ہو گیا۔ فائدہ: - علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء سے منقول ہے کہ جس فخص نے بہت زیادہ کھالیا ہو اور اس کو ہیضہ مونے كاؤر موتواس كوچا بيے كدائ بيث برباتھ كھيرار ب اوريد كلمات برهے: الليلة ليلة عيدى ياكر شى ورضى الله عن سيدى ابى عبدالله القرشى-

یہ کلمات تین بار پڑھے اور ہربار پیٹ پر ہاتھ چھرتا رہے۔ یہ عمل عجیب اور محرب ہے۔

صديث من دجاج كا تذكره: .

ابن ماجہ نے معرت ابو ہررہ اسے روایت کی ہے:

ونى كريم صلى الله عليه وسلم في اغنياء كو بكريال اور فقراء كو مرغيال بالنه كالحكم ديا تهااور فرمايا تفاكه جب اغنياء مرغيال پالنے لکتے ہیں تو اللہ تعالی آبادی کی ہلاکی کا تھم فرماتا ہے"۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کے اس حدیث کی اسنادیس علی ابن عروہ الدمشقی ہیں اور نہ مالکی ابن حبان احادیث وضع کیا کرتے تھے۔

عبداللطیف بغدادی فرماتے ہیں کہ اغنیاء کو بکریاں اور فقراء کو مرغیاں پالنے کا تھم دینے کی وجہ یہ ہے کہ ہر قوم کامعالمہ اس کی مقدرت کے مطابق ہے اور اسی کے مطابق اس کی روزی کامعالمہ ہے اور اس تھم سے مقصودیہ تھاکہ لوگ کسب یعنی کمائی کرنی نہ چھوڑ دیں اور اسباب یعنی تدبیر سے کنارہ کشی نہ کرلیں کیونکہ کسب نقف یعنی پاکبازی اور قناعت کاسب ہے اور بسااو قات اس سے غناء اور ثروت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور کسب کا ترک کر دینا اور اس سے روگر دانی کرنا حاجت کاموجب ہو کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے پر مجبور کر دیتا ہے اور یہ شرعا فدموم ہے۔اور قری لین آبادیوں کی ہلاکت جو حدیث کے دوسرے جزمیں فدکور ہے اس کی توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ جب اغنیاء مرغیاں پال کر (جو فقراء کا ذریعہ معاش ہے) ان کے مکاسب میں تنگی پیدا کر دیں گے اور فقراء کا کام خود کرنے لگیں گے تو فقراء کے اسباب معیشت معطل ہو کر ان کی ہلاکت کاسب بن جائیں گے اور فقراء کی ہلاکت بوار لینی عام بلاكت بجوباعث بآباديون كي بلاكت كا-

امام العلام ابو الفرج بن الجوزى في كتاب الاذكياء من احمد ابن طولون سلطان مصرك متعلق لكهاه كدايك دن وه كسي ويران مقام پر اپنے مصاحبین کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک ان کی نگاہ ایک سائل پر پڑی جو میلے کپڑے پہنے ہوئے کھڑا تھا۔ سلطان نے ایک روٹی 'ایک تلی ہوئی مرغی اور ایک گوشت کا گڑا اور فالودہ لے کراہے ایک غلام کو دیا اور کماکہ بیر اس سائل کو دے آؤ۔ چنانچه غلام وه کھانا کے کردے آیا اور کہنے لگا حضور وہ کھانا لے کر پچھ خوش نہیں ہوا۔

یہ سن کر سلطان نے کما کہ اس کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ غلام اس سائل کو بلالایا۔ سلطان نے اس سے پچھ سوالات کئے جن کے جوابات اس نے بردی خوش اسلوبی سے دیئے اور شاہی رعب اور دبد بہ کا اس پر پچھ اثر نہ ہوا۔ چنانچہ سلطان نے اس سے پھر کما کہ جو کاغذات تمهارے پاس ہیں وہ پیش کر دواور پچ بچے بناؤ کہ تم کویمال کس نے بھیجا ہے جھے کو معلوم ہو تا ہے کہ تم مخرہو۔ یہ کمہ کر سلطان نے ساط یعنی کو ڑے مارنے والے کو طلب کیا۔ چنانچہ کو ڑے مارنے والے کو دیکھ کر سائل نے فوراً اعتراف کر لیا کہ وہ ایک

یہ ماجرا دیکھ کر سلطان کے کسی مصاحب نے کہا کہ حضور آپ نے تو جادو کر دیا۔ سلطان نے جواب دیا کہ کوئی جادو نہیں بلکہ قیاف اور فراست ہے کیونکہ جب میں نے اس کی ظاہری بدحالی دیکھی تو میں نے اس کے پاس ایسا کھانا ہمیجا کہ شکم سیرکو بھی اس کو د کھے کر کھانے کی رغبت پیدا ہو جائے گریہ بالکل خوش نہ ہوا اور نہ اس نے اس کو لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اس پر میں نے اس کو طلب كركياتواس نے ميرے سوالات كے ايسے برجستہ جواب ديئے كه كوئي شخص الي بے باك سے نہيں دے سكاتھا۔ للذاميں نے اس کی بد حالی اور اس پر ایسی حاضر جوانی دیکھ کریہ نتیجہ نکالا کہ ضرور کچھ دال میں کالا ہے ادر بیہ مخص سائل نسیس بلکہ مخبرہے۔ ابن خلکان نے ابو العباس احمد ابن طولون کے حالات میں لکھا ہے کہ بید دیار مصربیہ شامیہ اور اس کے سرحدی ممالک پر محكران تماسيه ايك عادل مشجاع مقواضع وش خلق علم دوست اور تني بادشاه تقا-اس كے دسترخوان پر خواص وعام كھانا كھاتے تھے اور خیرات بہت کر تا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اس کے وکیل نے اس سے پوچھا۔ بعض او قات ایک الی عورت ما تکنے کے لئے آتی ہے کہ وہ بڑے پائنچے کاپاجامہ اور سونے کی انگشتری پنے ہوئے ہوتی ہے تو کیاالی عورت کو خیرات دوں؟ ابن طولون نے جواب دیا کہ جو کوئی بھی تمهارے سامنے ہاتھ پھیلائے اس کو ضرور دد- ابن طولون حافظ قرآن تھااور بہت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کیا کر ہاتھا مرباوجود ان تمام خوبیوں کے وہ سفاک بھی اول درج کا تھا۔اس کی مکوار خون ریزی کے لئے ہروقت میان سے باہر رہتی تھی۔ محکمہ دلائل ویواہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتتے ہیں کہ جن لوگوں کو اس نے قتل کیااور جو اس کی قید میں مرے ان کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔ کتتے ہیں کہ طولون کے کوئی فرزند نہیں تھااس لئے اس نے ابن طولون کو گود لے لیا۔ ابن طولون کی وفات ۲۷۰ء میں ہوئی۔

روایت ہے کہ ابن طولون کی قبربر کوئی مخص روزانہ قرآن خوانی کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ اس محض کو خواب میں نظر آیا اور کھنے لگا کہ تم میری قبربر قرآن نہ پڑھا کرو۔اس محض نے پوچھا کیوں؟ ابن طولون نے جواب دیا کہ جب کوئی آیت میری طرف سے

کینے لگاکہ نم میری قبر پر قرآن نہ پڑھا کرو-اس محص نے پوچھا یوں؟ ابن طولون نے جواب دیا کہ جب لوی ایت میری طرف سے محزرتی ہے تو میرا سر محموک کر پوچھاجاتا ہے کہ کیاتو نے بیہ نہیں سنی تھی یا تجھ تک بیہ آیت نہیں کپنچی تھی۔ مسلم کر رتی ہے تو میرا سر محمول کر پوچھاجاتا ہے کہ کیاتو نے بیہ نہیں سن تھی کہ جب کہ بھوری کر کر کے مصل کے مصل

علامہ دمیری کھتے ہیں کہ مجھ کو مختلف اور متنز ذرائع سے یہ روایت پنجی ہے کہ ایک عورت میں عامر بدیائی کاواقعہ ا اپنے اور کو کہ آپ کی جانب بہت زیادہ ماکل دیمتی ہوں۔ لنذا ہیں نے اس کو اللہ کے لئے اپنے حق سے خارج کر دیا اور یہ آج سے آپ کا میں ایک اس کے آپ کا میں ایک میں ایک اس کے آپ کا میں ایک میں

ہوگیا آپ اس کو قبول فرمالیں۔ چنانچہ بیٹخ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کو قبول فرمالیا اور سلوک و طریقت اور مجاہدہ کا تھم دیا۔ پچھ دن کے بعد اس کی والدہ اس کو دیکھنے کے لئے آئی۔ دیکھا کہ وہ بست لاغرہو گیاہے اور شب بیداری اور شدت بھوک کی وجہ سے اس کا رنگ ذرد ہوگیاہے۔ والدہ کے سامنے ہی اس کے لئے جو کھانالایا گیااس میں صرف جو کی ایک روٹی تھی۔

یہ حال دکھ کروہ شیخ کی خدمت میں بیٹی اس حال میں کہ آپ کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا اور اس میں ایک تلی ہوئی مرغی کی ہڑیاں جو آپ نے کھائی تھی بڑی ہوئی تھیں۔ یہ دکھ کر اس لڑکے کی والدہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو مرغی کا تلا ہوا مرغی کی ہڑیاں جو آپ نے کھائیں اور میرا نور نظر جو کی معمولی روئی۔ یہ س کر شیخ کو جلال آگیا اور ان ہڑیوں پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: "قو می باذن الله تعملی المذی یعدی العظام و ھی دمیم" (اے مرغی اللہ کے تھم سے اٹھ کھڑی ہو جو کھو کھلی ہڑیوں کو زندہ کر دیتا ہے) چنانچہ مرغی مضم و سالم اٹھ کھڑی ہوئی اور کر کرانے گی۔ پھر شیخ نے عورت کو مخاطب کر کے کہا کہ جب تیرالڑکا اس مرتبہ کو پہنچ جائے گا تو جو اس کی مرضی ہوگی وہ کھائے گا۔

ایک سبق آموز واقعہ فخص کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے ایک تلی ہوئی مرغی رکھی ہوئی تھی۔ اسنے میں اس کے دروازے میں سے ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے ایک تلی ہوئی مرغی رکھی ہوئی تھی۔ اسنے میں اس کے دروازے پرایک سائل آیا اور کھانے کا سوال کیا۔ مگر صاحب خانہ نے اس کو محروم واپس کر دیا۔ حالا تکہ وہ ایک کھاتا پتیا محض تھا۔ اتفاقا ان صاحب خانہ کا کاروبار خراب ہوگیا اور اس کے پاس جو کچھ اٹانہ تھا وہ بھی ضائع ہوگیا اور نوبت یمال تک پنچی کہ میال ہوی میں جدائی ہوگی اور عورت نے دو سرا نکاح کرلیا۔

جداں اور اس عورت کا دو سرا فاوند گھر میں بیٹے ابوا کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے دستر خوان پر بھی ایک تلی ہوئی مرغی تھی۔
کھانے کے درمیان میں ہی ایک سائل نے وروازے پر دستک دی۔ صاحب فانہ نے بیوی سے کما کہ یہ مرغی اٹھا کر سائل کو دے دو۔ چنانچہ عورت نے وہ مرغی اٹھا کر سائل کو دے دی۔ عورت نے جب اس سائل کو غور سے دیکھاتو معلوم ہوا کہ وہ سائل اس کا پہلا شو ہر ہے۔ اس کے بعد عورت نے اسپے نئے شو ہر سے کما کہ یہ سائل تو میرا پہلا شو ہر تھا۔ یہ سن کر اس کے نئے شو ہر نے کما کہ میں بھی تو وہی سائل ہوں جس کو اس نے اسپے دروازے سے محروم واپس کر ویا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ناشکری کی وجہ سے اس کا اللہ اور اس کی بیوی اس سے چھین کر مجھے مرحمت فرادی۔

جکایت است میں عدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنی ناقہ پر سوار ہو کر سفر کر رہاتھا۔ راستہ میں مجھے کو ایک اعرابی کے خیمہ کے دکا پیت پاس شام ہوگئی۔ میں دہاں اترا اور خیمہ میں گیا۔ اس وقت خیمہ میں گھروالی موجود تھی جب کہ اعرابی کمیں گیا ہوا تھا۔ اس نے کہا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا میں مہمان ہوں۔ اس نے کہا مہمان کا ہمارے یمال کیا کام؟ اتنا بڑا جنگل پڑا ہے کمیں اور چلے گئے ہوتے۔

اس کے بعد اس عورت نے گیہوں پیے اور آٹا گوندھ کر روٹی بنائی اور کھانے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کاشو ہر آگیاوہ اپنے ساتھ دودھ لایا تھااس نے آکر سلام کیا اور دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ ہیں نے کما سمان! یہ سن کر وہ بہت خوش ہوا اور خوش آمدید کہا۔ پھراکی بڑا پالہ بھر کر جھے کو دودھ پلایا۔ اس کے بعد اس نے بھھ سے کما کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے بہاں آکر کچھ نہیں کھایا اور نہ اس عورت نے کھانے کو دیا ہو گا۔ ہیں نے کماواللہ ہیں نے پھر نہیں کھایا۔ یہ سن کر وہ عورت کے پاس غصہ میں بھرا ہوا پہنچا اور کما کہ تیرا برا ہو تو نے فود کھانا کھالیا اور مہمان کو پھر نہ کھلایا۔ عورت نے کما کہ ہیں کیا کروں ہیں اپنے پیپ کا اکثراتی ہے۔ مہمان کو کھائی۔ یہ سن کیا کہ ہیں کیا کروں ہیں اپنے پیپ کا اکثراتی ہمان کو کھائی۔ اس سے دونوں ہیں سخت کالی ہونے گئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے عورت کو مار کر ذخمی کر دیا۔ اس کے بعد اس نے جھری اٹھائی اور حیری او نفی کو ذن کر دیا۔ ہیں نے اس سے کما کہ خدا تھے کو معاف کرے یہ تم نے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا کہ خدا کی حتم میرا مہمان رات کو بھو کر ڈاک ریا۔ ہیں سورت اور فرید او نفی ہو نے کہ کیا گیا۔ ہیرے ساتھ بیٹھ کر کھایا ۔ بیاس میرے ساتھ کہ کہ چھو ڈر گھرے نکل گیا۔ ہی میرے ساتھ بیٹھ کر کھایا بیشار ہا۔ جب دو پر ہو گئی تو وہ گھر کو ٹا اس نے باتی مائی ایک نمایت خوب صورت اور فرید او نفی تھی۔ اس نے جھے سے کما کہ بیہ آپ کیا نادہ کوشت اور ماصر راستہ کے لئے میرے ساتھ کر دیا۔ ہیں نے اس سے دخصت ہو کر اپنی راہ کی۔

اس دن بھی جھے شام ایک دو سرے اعرابی کے خیمہ کے پاس ہوگئی۔ بیں سواری سے اترا اور اندر جاکر سلام کیا وہاں بھی عورت موجود تھی۔ مرد کمیں باہر گیا ہوا تھا۔ چنانچہ عورت نے میرے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا معمان ہوں۔ معمان کا نام من کروہ بہت خوش ہوئی اور معمان کی آمد پر جو رسی الفاظ کے جاتے ہیں اس نے ادا کئے۔ اس کے بعد اس عورت نے بھی آٹا پیسا اور گوندھ کر روٹی پکائی اور مسکہ لگا کر میرے سامنے رکھ دی اور ایک پلیٹ میں تلی ہوئی مرفی رکھ کر میرے سامنے رکھ دی۔ بھی آٹا پیسا اور گوندھ کر روٹی پکائی اور مسکہ لگا کر میرے سامنے رکھ دی اور ایک پلیٹ میں تلی ہوئی مرفی رکھ کر میرے سامنے رکھ دی۔ بھراس نے جھے کھانے کو کہتے ہوئے کہا کہ آپ ہمیں معذور سیجھنے کہ ہم آپ کی شایان شان خاطر ہوارت نمیں کر سامنے رکھ دی۔ بھوڑی دیر کے بعد ایک بدشکل اعرابی آیا اور آکر جھے سلام کیا اور معلوم کیا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ معمان موں۔ یہ من کر اس کے بعد وہ اندر گیا اور عورت سے کھانا ظلب کیا۔ عورت سے کھانا تو میں معمان کو کھلا چکی ہوں۔ یہ من کر اس کے شوہر نے کہا کہ میرا کھانا تیرا معمان کھائے اور میں بھوکار ہوں۔ یاس پر بات بردھ گئی اور مار پیٹ ہوئے گئی۔

ہ جھیم کتے ہیں یہ منظرد کی کرمیں کھل کھلا کر ہننے لگا۔ ہنسی کی آواز اندر بھی پہنی۔ آواز من کر اعرابی باہر آیااور جھے سے ہنسی کا سبب وریافت کرنے لگا۔ میں نے اس کو پچھلے اعرابی اور اس کی بیوی کا قصہ سنلیا۔ یہ من کر وہ کینے لگا کہ یہ میری ہیو بمن ہے جس کے یمال آپ رہ آئے ہیں اور اس کی عورت جس سے آپ کو ناگواری ہوئی تھی وہ میری بمن ہے۔ ہھیم کہتے ہیں کہ یہ رات میں نے بڑی جرانی سے گزاری اور صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیا-مرغی کا شرعہ سخکم مرفی طال اور طیب ہے جیسا کہ شخین سے مروی ہے- نیز ترفدیؓ اور نسائی سے بھی مروی ہے-

" نبد بن معزب الجرمي كيتے ہيں كه جم حفزت الو اشعرى رضى الله تعالى عنه كے يمال بيٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے كھانے كے ائے دستر خوان لگا جس پر مرغى كا كوشت بھى موجود تھا۔ پس قبيله بنى تيم سے الله كاايك مرد آيا جس كو آپ نے اپنے دستر خوان پر مدعو كيا۔ پس وہ ٹھنكا 'آپ نے ارشاد فرمايا كه بلا خوف و خطر آ جائيے اس لئے كه نبى كريم صلى الله عليه وسلم مرغى كا كوشت تناول فرماتے تھے ''۔

ایک روایت کے بیہ الفاظ ہیں کہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی ناول فرماتے ہوئے دیکھاہے"-علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ اس آنے والے مرد کے تامل و تردد کرنے کی وجہ غالباً بیہ ہوگی کہ عام طور پر مرغیاں گندی جنگہوں میں پھرتی ہیں یا پھر

مرغی کے سلسلہ میں اس کو تھم معلوم نہ ہوگا۔ اس بناء پر اس کو ترد دلاحق ہوا کہ آیا اس کا گوشت حلال ہے یا حرام۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو کہ گندگی استعال کر تا ہے اور ناپاک جگہوں میں رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرغی کے کھانے کا اداوہ کرے تو چاہیے کہ اس کوچند دن محبوس کمیاجائے۔ پھراس کے بعد اس مرغی کو استعمال میں لایا جائے۔

مسائل (۱) فاوئ قاضی حسین میں منقول ہے کہ اگر کوئی فیخص اپنی بیوی سے یہ کے کہ اگر تونے ان مرغیوں کو فروخت نہ کیاتو تو

مسائل اللہ منقد ہے۔ اب اگر عورت ان مرغیوں میں سے کسی ایک مرغی کو ذرج کر دے تو اس پر طلاق پڑجائے گی۔ ہاں اگر معمولی سازخم لگاکر فروخت کر دے تو طلاق نہیں ہو گی اور اگر انتا شدید زخم لگادے کہ طلال کرنے کی منجائش نہ رہے تو قتم پوری نہیں ہو گی اور طلاق واقع ہؤجائے گی۔

(۲) ایسی مرغی جس کے پیٹ میں انڈ ہے ہوں اس کو انڈوں کے بدلے میں فروخت کرنا جائز نہیں ہے جس طرح سے ایسی بکری کی بیچ جس کے تقنوں میں دودھ ہو اس کو دودھ کے بدلہ میں فروخت کرنا جائز نہیں۔

'(۳) مردہ پرندے کے پیٹ میں پائے جانے والے انڈوں کے بارے میں فقهاء کے تین مذہب ہیں پہلا مذہب جس کو الماوردی' رویائی اور ابو القطان' ابو الفیاض وغیرہ نے نقل کیا ہے' یہ ہے کہ اگر وہ انڈا سخت ہو تو پاک ہے ورنہ ناپاک- دو سرامسلک امام حنیفہ ' کاہے کہ وہ مطلقاً پاک ہے اس لئے کہ وہ پیٹ سے جدا ہے-للذامشابہ ہو گابچہ کے- تیسرامسلک یہ ہے کہ وہ انڈامطلقا ناپاک ہے-

امام مالک ؒنے ای کو افقیار کیا ہے کیونکہ بطن سے خارج ہونے سے قبل وہ انڈا پیٹ کا ایک جز ہے ہی امام شافعی ؒ کا قول ہے۔ صاحب حاوی فرماتے ہیں کہ اگر مرغی کے انڈے کو کسی پرندے کے پنچے رکھاجس کی وجہ سے بچہ پیدا ہو گیا تو وہ بچہ پاک ہوگا بالا جماع۔ جس طرح تمام حیوانات کے بنچے طاہر و پاک ہوتے ہیں۔ نیز اس مسئلہ میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بیضہ کا ظاہری حصہ ناپاک ہو تا ہے اور وہ انڈا جو زندہ مرغی کے پیٹ سے نگلے اس کا بھی ظاہری حصہ نجس ہے توکیا اس کی نجاست کا تھم دیا جائے محاس پر ہے کہ عورت کی شرمگاہ کی رطوبت طاہر ہے یا نجس ہے؟ بعض نے نجس اور بعض نے طاہر کما ہے۔ الماور دی فرماتے ہیں کہ امام شافعیؓ نے اپنی بعض کتابوں میں اس کے پاک ہونے کی تصریح کی ہے۔امام نوویؓ نے کہاہے کہ شرمگاہ کی رطوبت معلقا پاک ہے خواہ وہ چوپائے کی ہویا عورت کی میں قول زیادہ صحے ہے کیونکہ بچہ کو پیدا ہونے کے بعد عسل دینا ضروری نہیں ہے۔ امام نووی ؓ نے شرح مندب باب آئید کے آخر میں تحریر کیا ہے کہ آگر برتن میں رطوبت گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہو تا-ممکن ہے کہ بیاعلت ہو کہ وہ رطوبت قلیل ہوتی ہے جو معفوعنہ کے درجہ میں ہوتی ہے اور رہی وہ تری جو بچہ کے اوپر آئی ہوئی ہوتی ہے تو وہ نجس ہے جیساکہ امام نوویؓ نے شرح مہذب میں اور امام رافعیؓ نے شرح صغیر میں ذکر کیا ہے اور وہ رطوبت جو شرمگاہ کی اندرونی حصہ سے نکلتی ہے وہ نجس ہے جیسا کہ ما قبل میں بیان ہو چکا ہے۔عورت کی شرمگاہ کی رطوبت اور مرد کی شرمگاہ کی اندرونی رطوبت میں بید فرق ہے کہ مرد کی اندرونی رطوبت نچئنی ہوتی ہے اس لئے وہ بدن کی رطوبت سے مخلوط نہیں ہوتی-للذااس کواس تحكم مِن شامل نهين كياجائ گا-

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ عورت کی شرم گاہ کی رطوبت ندی اور پہیند کے درمیان کی سفید پانی کی طرح ہوتی ہے جیسا کہ امام نووی ؓ نے اپنی کتاب شرح منذب میں اس کی تعریف بیان کی ہے۔ گند گیوں میں پھرنے والی مرغیوں کے سلسلہ میں مفصل کلام جلالمہ کے بیان میں آئے گا-انشاء اللہ تعالی۔

ضرب الامثال اور كماوتيں لين مرغى ہے بھى زيادہ مريان ہے۔ سندن مرغى ہے بھى زيادہ مريان ہے۔

مرغی کے طبی فوائد اور من کا گوشت معتدل اور عدہ ہو تا ہے۔ نوجوان مرغی کا گوشت عقل میں اور منی میں اضافہ کرتا ہے اور مرغی کے طبی فوائد اور کو صاف کرتا ہے لیکن معدے کے لئے قدرے معنرہے جو

﴾ ریاضت کے عادی ہیں۔ اس مصرت کا دفعیہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کو کھانے کے بعد کچھ شمد کا شربت بی لیا جائے۔ اس ہے غذامیں اعتدال پدا ہوجاتا ہے جو معتدل مزاج والوں کو موافق ہے۔ نوجوان لوگوں کے لئے اس کا گوشت موسم رہے میں موافق ہوتا

ہے مرغی کا گوشت نہ انتاکر م ہے کہ جس سے صفراء میں اضافہ ہو اور نہ اتنا محتدا ہے کہ بلغم پیدا کرے بلکہ معتدل ہو تا ہے-علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ مجھ کو حیرت ہے کہ عوام اور اطباء کیسے اس بات پر متفق ہو گئے کہ مرغی کا گوشت نقرس پیدا کر تاہے-لوگ الی بات صرف بغیر تجربہ کے کمہ دیتے ہیں حالا نگہ اس ہے انسان کارنگ نکھرتا ہے اور اس کا کھانا دماغ اور عقل میں زیادتی پیدا کرتا

ہے-اصل میں یہ آسودہ حال لوگوں کی غذا ہے بالخصوص جبکہ انڈے وینے سے پہلے کھالی جائے-مرغی کے اندے گرم اور ماکل بہ رطوبت دیس ہیں۔ لیکن بیاروق کا قول ہے کہ مرغی کا اندا سرد ترہے اور اس کی زردی جگر

کے لئے بہت گرم ہے محر قوت باہ کو بہت نافع ہے۔ آگر مرغی کے انڈے کا استعال روزانہ بلاناغہ کیاجائے تو چرے پر داغ پیدا کر تاہیے نیزانڈا دیر ہضم ہوتا ہے اس لئے اس کی اس معنرت سے بچنے کے لئے صرف زردی کا استعمال کیا جائے۔سب سے اچھا انڈا مرغی

اور تیتر کا ہو تا ہے۔ بشرطیکہ تازہ اور نیم برشت ہو۔ سخت انڈا تحمہ یا بخار پیدا کر دیتا ہے۔ انڈا آگر ہضم ہو جائے تو بہت غذائیت دیتا ہے۔ اگر انڈے کو سرکہ کے ساتھ ملاکر کھایا جائے تو شکم میں بسکی پیدا کر تا ہے۔ سادہ انڈا معدہ اور مثانہ کی حرارت اور نفث الام کو فاكده ديتا ك-سب سے زياده فاكده دينے والااند اابالا موا موتا ك جس كوسو مرتبہ ابال دے كر نكال ليا جائے-

علامہ قزوینی ککھتے ہیں کہ اگر مرغی کو دس عدد پیاز ڈال کر پکایا جائے اور اس میں ایک مٹھی چھلے ہوئے مل ڈال دیئے جائمیں اور

پراس کو اس قدر پکایا جائے کہ پتیلی چین چین بولنے گئے۔ پھراس کو کھایا جائے اور اس کا شور ہہ پیا جائے تو اس سے باہ ہیں بہت زیاوہ ترتی ہو جائے گی اور شہوت میں اضافہ ہو گا۔ قروین مزید لکھتے ہیں کہ مرغی کی آئتوں میں ایک پھڑی ہوتی ہے۔ اگر اس پھڑی کو مرگی والے مریض کے بدن پر ملاجائے اور پھر گلے میں پہنادی جائے تو مرگی والے مریض کے بدن پر ملاجائے اور پھر گلے میں پہنادی جائے تو مرگی والے مریض کے بدن پر ملاجائے اور پھر گلے میں پہنادی جائے تو مرگی کو بہت فائدہ ہو گااور اگر شدرست آدی کے گلے میں پہنا وی چائے تو قوت باہ میں ذہروست اضافہ ہو گااور اگر ملل مرغی کی بیٹ کسی کے دروازے میں مل دی جائے تو مکان والے آپس میں لڑنے لگیں تو موج تا ہو گا ور اگر کالی مرغی کی بیٹ کسی کے دروازے میں مل دی جائے تو مکان والے آپس میں لڑنے لگیں گئے۔ اگر سیاہ مرغی کا ہم کسی خورت سے صوبت کی جائے تو دہ سوائے ہوا پی عورت سے اثر تا ہو تو وہ اس اس مرغی کا سرکسی نئے برتن میں رکھ کر کسی ایسے مرد کے بلنگ کے بنچے دفن کر دیا جائے جو اپنی عورت سے اثر تا ہو تو وہ اس

ے فوراً صلح کرلے گا۔ اگر کوئی مردساہ مرفی کی بچکنائی (جربی) بقدر چار درہم اپنے پاس رکھے تو باہ میں بیجان پیدا ہوگا۔ اگر بالکل سیاہ مرفی کی اور سیاہ بلی کی دونوں آئیمیں سکھاکر بیس لی جا تیں اور پھران کو بطور سرمہ آٹکھ میں لگایا جائے تو لگانے والا مختص روحانیوں کو دیکھنے لگے گااور ان سے جو بات ہو چھے گاوہ اس کو بتا کمیں گے۔ ابن وحشیہ لکھتے ہیں کہ آگر سانپ کے کائے ہوئے پر مرفی کا مغزر کھ دیا جائے تو زہر ختم ہو جا تا ہے۔ (واللہ اعلم)

عملیات:۔

جس محض کی شہوت بند کر دی گئی ہویا خود بخود بند ہوگئی ہوا اور بخود بند ہوگئی ہواس کے لئے مندرجہ ذیل اللہ علی معقود (بند کشاد) عمل مفیر ہے۔ عمل ہے ہے کہ مندرجہ ذیل کلمات کو تلوار کی دونوں طرف لکھ کر تلوار سے آیک سیاہ مرغی کا ابلا ہوا اور صاف اندا برابر دو حصول میں کانا جائے اور پھرا یک حصہ بیوی کو کھلائے اور ایک خود کھالے انشاء اللہ فاکدہ ہوگا۔ کلمات یہ ہیں:۔

بكهم لالاوم ماما لالادهه

(۲) حل معقود کے لئے دو سراعمل آیت ذیل کوایک کاغذ پر لکھ کر مرد کے گلے میں بطور تعویذ ڈال دیا جائے۔ آیت سے ہے۔

"فتحنا ابواب السماء بماء منهمرو فجرنا الارض عيونا فالتقى الماء على امرقد قدر و حملناه على ذات الواح و دسر تجرى باعيننا جزاء لمن كان كفر-

سورہ فاتحہ' سورہ اظام و معود تین لینی قل اعوذ برب الناس' ویسئلونک عن الفلق اور قل اعوذ برب الناس' ویسئلونک عن

الجبال فقل ينسفها ربى نسفا فيذرها قاعا صفصفا لا ترى فيها عوجا ولا امتا اولم ير الذين كفروا ان السلوات والارض كانتارتقاً ففتقناهما وجعلنا من الماء كل شئى حيى افلا يومنون و ننزل من القرأن ما هو شفاء ورحمة للمومنين. فلما تجلى ربه للجبل جعله دكاوخر موسى صعقا. مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان. فقلنا اضرب بعصاك البحر قانفلق فكان كل فرق كالطود العظيم. وهو الذى خلق من الماء بشرًا فجعله نسبا وصهرا وكان

وبكقديرا وعنت الوجوه للحى القيوم وقد خاب من حمل ظلماو من يتوكل على الله فهو حسبه ان الله بالغ امره قد جعل الله لكل شئى قدرا.

ندکورہ بالاسور توں اور آیتوں کو کاغذ پر لکھ کر آخریش مرد اور عورت کے نام لکھے جائیں اور درج ذیل دعاپڑھ کر لکھے ہوئے کاغذ پردم کرے یہ تعوید مردے م کے میں ڈال دیں-وعا کے کلمات یہ ہیں:

اللهم اني اسألك ان تجتمع بين فلان بن فلانة (يمال مرد اور اس كي مال كانام كي وبين فلانة بنت فلانة (يمال مورت اوراس كى الى كانام كى بحق هذه الاسماء و الايات انك على كل شني قدير . باهيا شراهيا اصباوت آل شدى ولا

حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم في في في في (تم وكمل)

خواب میں مرغی کی تعبیر مرغیوں کو خواب میں دیکھنا ذلیل وخوار عورتوں کی طرف اشارہ ہے اور اس کے بجوں سے اولاد زما مریض کو خواب میں مرفی کا نظر آنا صحت کی علامت ہے اور بھی مصائب اور عم سے نجات کی طرف اشارہ ہو تا ہے۔ بھی مرفی کو

خواب میں دیکھنے کی تعبیر حمین طرب و توف مورت سے دی جاتی ہے۔ اگر کوئی خواب میں یہ دیکھے کہ مرغیوں کو ادھرے ادھر بھا جارہا ہوا سے مرادقدی ہوتے ہیں۔ آگر کوئی شخص خواب میں مید دیکھے کہ اس کے گھر میں مرغاکر کرا رہا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ فاجر و فاس ہے۔

مرغ کے برکی تعبیرمال سے دی جاتی ہے ادر مرغی کے انڈوں کی تعبیرعورتوں سے دی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے قول محانھن بیض مکنون میں عورتوں کو انڈوں سے تثبیہ دی گئی ہے۔ اگر کوئی مخص خواب میں دیکھے کہ وہ کچانڈا کھارہا ہے تواس کی تعبیر حرام مال ہے کی جاتی ہے۔ اگر حاملہ عورت خواب میں یہ دیکھے کہ اس کو صاف کیا ہواانڈ ادیا گیاہے تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس کے

لزگی پیدا ہو گی- اگر کوئی مخص خواب میں بید دیکھے کہ وہ انڈا چھیل کر سفیدی کھا رہا ہے اور زردی کو پھینگ رہا ہے تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ گفن چور ہے۔جیساکہ امام المعبرین محمد بن سرین سے مروی ہے کہ ایک مخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں انڈا جھیل رہا ہوں اور زردی چھینک کر سفیدی کھا رہا ہوں۔ تو محر بن سیرین نے فرمایا کہ تو کفن

چورے-جب لوگول نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ تعبیر کیے اخذ کی تو آپ نے فرمایا کہ انڈا قبرے اور زردی جم ہے اور سفیدی بنزلہ کفن کے ہے بس بیر مردہ کو پھینک دیتا ہے اور کفن کی قیت استعال کرتا ہے۔ سفیدی سے کفن مراد ہے۔ روایت ہے کہ کمی عورت نے محر بن سرین کے سامنے اپنایہ خواب ذکر کیا کہ وہ لکڑیوں کے پیچانڈے رکھ رہی ہے اور پھر

ان اندوں سے بچے نکل آئے ہیں۔ محمدٌ بن سیرین نے بیہ خواب من کر فرمایا کہ کم بخت اللہ سے ڈرا تواہیے فعل میں مبتلا ہے جس سے الله تعالی ناراض ہے ایعنی نظااس پر ہم نشینوں نے عرض کیا کہ آپ اس عورت پر تهمت لگارہے ہیں۔ آپ نے یہ تعبیر کیسے لی ہے؟ تو آپ نے جواب ریا اللہ تعالیٰ کے قول تکا مُلُقُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُون سے اس میں اللہ تعالیٰ نے عور توں کو بیش سے تعبیہ دی ہے۔ ایک دو سری جگه مناطقین کو خشب سے تثبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کالگھنم محشب منسئندہ چنانچہ اندوں سے مرادعور تیں اور

معتب سے مراد مفسدین اور بچول سے مراد اولاد زنامیں-والله اعلم-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت <u>آن لائن م</u>کتب<u>ہ</u>

### الدجاجةالجشية

( عینی مرفی) امام شافعی رحمته الله علیه فرماتے ہیں کہ محرم کے لئے وجاجہ جشیة کاشکار حرام ہے اس لئے کہ اصل بیں بیدو دشی

ہے کر بعض او قات مانوس ہو جاتی ہے۔

قاضی حسین کتے ہیں کہ وجامیہ جیسے تیتر کے مان ہوتی ہے اور اہل عراق اس کو دجاجة السندید کتے ہیں۔ اگر محرم اس کو ہلاک کر دے تو صمان دینا پڑے گا۔ لیکن امام مالک کے زود یک اس میں صمان نہیں ہے کیو تکہ سیہ آبادی سے مانوس ہوجاتی ہے۔

ظامیر کلام یہ ہے کہ امام شافعی کے نزدیک ہراس جانور میں صان واجب ہے جو اصلاً وحتی ہو اور انفاقاً مانوس ہو جائے۔امام مالک کامسلک اس کے غلاف ہے۔ بیرجانور پالتو مرغی کے مشاہر ہو تا ہے اور اکثر ساحلی علاقوں میں رہتا ہے۔ بلاد مغرب میں کثرت ے پایا جا ہا ہے۔ اس کے بیچ بھی بالتو مرفیوں کے بچوں کی طرح اندوں سے نکلتے بی داند وغیرہ میلنے گئتے ہیں۔ اس پر مورد بحث انشاء الله باب الغين مين لفظ المفرغرك تحت آمے گي-

# الدج

(جنگلی کوتر کے برابرایک بحری پرندہ) الدج: اس کا گوشت عمدہ ہو تا ہے اور بیدا سکندر سیاور اس جیسے ساحلی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔جیسا کہ ابن سیدہ کا قول ہے-

# الدحرج

(ایک چھوٹاسادابہ)

#### الدخاس

الدخس

(ایک بحری جانور)الد خسس عله : (وال کے ضمہ اور خاکی تشدید کے ساتھ)اس کو دلفین بھی کہتے ہیں جیسا کہ ابن سیدہ نے لکھا ہے۔ لیکن جو ہری نے کما ہے کہ اس کو صرد بھی کہتے ہیں۔ یہ جانور سمند رہیں ڈویئے والوں کو اپنی پشت سے سمارا دے کر تیرنے ہیں

ا دخاس: غالباليون نام بي الدخاى كتين

عه الله خيس: مصنف نے في تشريد كر ماتھ تلفظ كيا ہے- بظاہريہ "النخس" بى كابدلا بواكوئي مقامی نام ہے- النخس معنف نے ت ميں ذكر كيا ہے-

# الدخّل

(ظاکستری رنگ کاچھوٹاپرندہ)الد خیل:(خاء کے تشدید کے ساتھ) یہ پرندہ در فنوں پر رہتا ہے۔ خاص طور سے مجبور کے در خت کے قدید نامیعیۃ بِرمِتا ہے۔ اس کی کھو خافیل آئی ہے

# الدراج

(تیتر)الدراج: دال کے ضمہ اور راکے فتر کے ساتھ)اس کی کنیت ابو تجاج 'ابو خطار اور ابو خشہ ہیں۔ یہ ایک مبارک پر غدہ ہے و بع به بنت ديتا ہے- بير يز نده موسم ري (بمار) كى بشارت دين والا ہے- بير اينى بولى ميس كمتا ہے" بالشكر قدوم النعم" يعنى الله تعللٰ کا شکر بجالانے سے نعتوں میں دوام آتا ہے۔ یہ الفاظ مقطع عبارت میں اس کی زبان سے ادا ہوتے ہیں۔ مباف اور شالی ہوائیتر

کے من کو بھاتی ہے لیکن جنوبی ہوا ہے ہیں بد حال ہو جاتا ہے حتی کہ اڑان ہے بھی لاچار ہو جاتا ہے۔ پیٹر کے پر اندرے ساہ اور ہاہر کی طرف ان میں قطاء کی مائند بیلاین ہو تاہے مگر قطاء سے اس کا گوشت عمدہ اور پاکیزہ ہو تاہے لفظ دراج نر تیز اور ماده دونوں کے لئے آما ہے۔ جب حقطان بولتے ہیں تواس سے خاص طور پر نر تیز مراد ہو تاہے۔ جی زمین

علی کثرت سے تیزرہے ہوں اس کو ارض مدرجة (تیزوالی زمین کتے ہیں) سیبویہ فرماتے ہیں کہ دراج جمع کے لئے بولاجا ہے۔ اس كادامدور عوج آما بادر يترك لي ديم بولاجاما ب

این سیدہ کتے ہیں دراج میقطان (یتز) کے مانند ایک پرندہ ہے اور عراق میں پایا جاتا ہے۔ جاحظ کتے ہیں کہ دراج (یتز) کو ترکی اقسام میں سے ہاں لئے کہ جس طرح کور اپنے بازوؤں میں انڈے سیٹاہے۔اس کی عادت یہ ہے کہ یہ اپنے انڈوں کو ایک مجگہ نہیں رہنے دیتا بلکہ ان کو ایک جگہ سے دو سمری جگہ منقل کر تا رہنا ہے تاکہ کسی کو اس کے رہنے کی جگہ کاعلم شہو <del>سکے۔ اس کی بی</del>ے بھی عادت ہے کہ بیرا پی مادہ کے ساتھ جفتی اپنے مکان میں نہیں کر تا ملکہ باغات میں اس کو انجام ویتا ہے ابوطیب امونی نے تیزی تویف کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار کے ہیں۔

قُلَّدُ مَعْلِمُنَا بِلَمَاتِ خُسْنِ بَلِينِعِ كَنَبَاتِ الزَّبِيعِ بَلْ هِيَ أَخْسَنُ ترجمه: المهيدا كے محصح بين ايك انو كھے حسن كے ممافقہ جيسا كه بمار كاميزہ ملكہ اس سے بھی زيادہ خوب صورت". في رداء من جلنا رواس وقميص من ياسمين وسوسن

ترجمہ: اور آبوس کی چادروں میں چنیلی اور سوس کے پھولوں کی قبیض پنے ہوئے"

تیم کا شرعی تھم میں تیر طال ہے اس لئے کہ یا تو یہ کبور کی نسل سے ہے یا قطاع کی نسل سے اور مید دونوں طال ہیں۔

ضرب الامثال اور كماوتيل الل عرب كت بي فلان يطلب الدراج من حيس الاسد (ده شير كي بمازي سے يتر تلاش كريًا ج- بيه مثال الل عرب اس مخص كے لئے استعال كرتے بيں بوكى الى شى كامطاليہ كرے جس

كاوبود دشوارجو-

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تنزئ طبی فوائد

تیتر کی چربی کو کیوڑہ میں پکھلا کر اگر درد ہوتے ہوئے کان میں تین قطرے ڈال دیئے جائیں تو انشاء اللہ درد فوراً بند ہوجائے گا-ابن سینانے لکھاہے کہ تیتر کا گوشت نمایت عمدہ اور لطیف ہو تاہے-اس کا گوشت عقل

وقهم اور مني مين اضافه كرتاب-تیزی خواب میں تعبیر خواب میں تیزے مرادیا تو مال یا عورت یا مملوک ہے۔ آگر کوئی شخص خواب میں تیز کا مالک بن جائے یا تیز کی خواب میں تعبیر اس کو اپنے قریب دیکھے تو اس کی تعبیریا تو مالداری ہوگی یا کسی عورت سے شادی-واللہ اعلم

(سیمی)الدداج: وال اور رائے فتہ کے ساتھ) دراج کی وجہ تسمید یہ ہے کہ یہ تمام رات چلتی رہتی ہے جیسا کہ ابن سیدہ نے

فائدہ:۔ استدراج (بعنی اللہ تعالی کی جانب ہے بندہ کو چھوٹ مانا) یہ ہے کہ بندہ جب کوئی غلطی کر تاہے تو اللہ تعالی اس کی نعمت میں اضافہ فرماتے ہیں اور اس کو استغفار سے غافل کر دیتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ پکڑ کرتے ہیں' اچانک نہیں۔

امام احمد زمد میں عقبہ بن عامرے روایت کرتے ہیں:-

وونی کریم صلی الله علیه وسلم کاار شاد گرامی ہے کہ جب تم دیکھو کہ الله رب العزت کسی انسان کو اس کی نافرمانی کے باوجود اس کی من پیند دنیا کی نعتوں سے نواز تاہے تو سمجھو کہ یہ استدراج ہے (اتمام حجت کے لئے ڈھیل دینا) اس کے بعد آب نے آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے:-

" پھر جب وہ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی این کو تھیجت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروا زے کشادہ کر دیتے۔ یماں تک کہ جب ان چیزوں پر جو ان کو ملی تھیں خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعتاً پکڑلیا' پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ ہو م

ابن عطیه ٌ فرماتے ہیں کہ بعض علاء ہے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو اس آیت پر غور کرے: حَتِّي إِذَا فَرِجُوا بِمَا آَوْتُوا آخَذُنَا هُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ

"يمال تك كه وه مغرور مو محية اس چيز جوان كو دى كئي توجم نے ان كو چراليا اچانك تو وه چرمايوسي ميں متلا مو كتے"-

محر ابن نفرنے کماہ اس قوم کو اللہ نے بیں سال تک مملت دی تھی۔

حسن کتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اگر کسی مخص کو دنیا عطا فرمائی اور وہ مبھی یہ نہ سوچے کہ یہ دنیا کی وسعت میرے لئے ایک جال ہے تواس مخص کاعمل تاقع رہتا ہے اور اس کی رائے غلط ہو جاتی ہے۔اور جس سے اللہ تعالی نے دنیا کو روک لیا ہو اور وہ یہ خیال كرتا ہوكہ اس كے لئے ميں بهترے تو اس كابھي عمل اور رائے دونوں متاثر ہوتے ہيں- ايك روايت ميں ہے كہ الله تعالى نے موسیٰ علیه السلام پر وحی جمیجی که جب تم دیکھو که غربت تهماری طرف بردھ رہی ہے تو یوں کہنا دمنوش آمدید شعار صافحین "اور جب دیکھو کہ مال ووولت کے دروازے تم پر کھل رہے ہیں توسمجھ لینا کہ کوئی ایساً گناہ سرزد ہواہے جس کی سزا بعجلت دی جارہی ہے۔

# الدرباب

(باز- کوتر کے برابرایک جانور) میہ جانور کوے اور شقران کی مشتر کہ نسل ہے۔ارسطاطالیس نے ''نعوت'' میں لکھا ہے کہ یہ پرندہ انسانوں سے الفت رکھتا ہے اور تادیب کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔اس کی آواز عجیب اور مختلف انداز کی ہوتی ہے۔ مجمعی قمری کے مانند آواز نکالتا ہے اور بھی گھوڑے کی طرح جنہنا تا ہے اور بھی بلبل کی طرح سیٹی بجاتا ہے۔اس کی غذا پودے 'کھل اور گوشت وغیرہ ہیں۔یہ اکثر جھاڑیوں اور چھوٹے درختوں پر رہتا ہے۔

علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہ کورہ بالاصفات ابو زرق نامی پرندہ کی ہیں اور اس صفت کے پرندہ کو قبق بھی کماجا تا ہے۔ قبق پر مزید بحث انشاء اللہ بلب القاف میں آئے گی۔

# الدرحرج

(ایک چھوٹا پرندہ) المدرحوج: قروبی ؓ نے لکھا ہے کہ اس کے پرسیاہ اور سرخ ہوتے ہیں۔ کتے ہیں کہ یہ نمایت زہر ملا جانور ہو تا ہے۔ اگر کوئی اس کو کھالے تو اس کامثانہ پھٹ جاتا ہے اور پیشاب کا بند لگ جاتا ہے اور ساتھ ساتھ قوت بینائی ختم ہو جاتی ہے اور عقل مبسوت ہو جاتی ہے۔

ورحرج كاشرى تحكم اس كا كھاناحرام ہے- كيونك يہ جسم اور عقل دونوں كے لئے معزب-

### الدرص

اللدوس: دال پر کسو، سیم، خرگوش، چوب، جنگلی چوب، بلی اور بھیڑئے کا بچہ۔ اس کی جمع ادراص اور درصۃ آتی ہیں۔ سیملی "
"المتعریف والاعلام" میں لکھتے ہیں کہ اہل عرب احمق فخض کو ابو دراص کتے ہیں اور جنگلی چوب کی کنیت "ام دراص" آتی ہے۔
درص کی ضرب الامثال اور کماوتیں اہل عرب کہتے ہیں "صل دریص نفقه" بے وقوف نے اپنی روزی گنوا دی۔ یہ مثال دریص نفقه" بے معاملہ میں لا پرواہ ہو۔

اس فخض کے لئے استعمال کرتے ہیں جو اپنے معاملہ میں لا پرواہ ہو۔

نما ام درص بارضٍ مضلة باغدرٍ من قيس اذا الليل اظلما ترجمه: ام دراص تيرو تارز من ش اس سے بھی زيادہ گئ گزری ہوئی ہے جو حال قيس كامو تا تما جكة رات اند هرى مو

### الدرة

(طوطا) اللدة : دال کے ضمہ کے ساتھ) اس کا مفصل بیان باب الباء میں لفظ ببغاء کے تحت گزر چکا ہے۔ چیخ کمال الدین جعفر ادفوی نے اپنی کتاب الطالع السعید "میں محدث محر ّبن محمد نصبی قوصی کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ محر ّبن محمد ایک مرتبہ عز الدین "بن بھراوی کی مجلس میں حاضر ہوئے جہال بہت سے روساء 'فضلاء اور ادیب موجود تھے۔ پس چیخ علی الحریری نے آگر بیان کیا کہ میں نے موطے کو سور اور کیسین پڑھتے ہوئے سا ہے۔ یہ من کر نصبی نے بیان کیا کہ کواسور ہ تجدہ کی تلاوت کر تا ہے اور آیت سجدہ پر سجد اللہ تعلق میں وجہ سے تعلق میں کرتا ہے اور یہ کہتا ہے سجندے سو ادی واطعان بای فوادی۔ میری پیشانی نے سجدہ کیا اور میرا دل تیری وجہ سے تعلق سے اور یہ کتا ہے سجندے سو ادی واطعان بای فوادی۔ میری پیشانی نے سجدہ کیا اور میرا دل تیری وجہ سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مطمئن ہو گیا۔

فاتح

## الدساسة

(سانپ) الدساسة له (وال کے فتر کے ساتھ) یہ زمین کے اندر چھپا رہتا ہے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ "دساسة" کھوے کو کہتے ہیں۔ انشاء اللہ باب الشین میں اس پر کلام ہو گا-

# الدعسوقة

(كبريلاك مشابه ايك جانور) الدعسوقة: وال ك فترك ساته) كبريلاك مشابه ايك جانور كوكت بين- مجى پست قدعورت اور بی کواس سے تشبیہ دیتے ہوئے دعسوقة کہتے ہیں-

### الدعموص

(اپنی کاسیاہ کیڑا) المدعموص عنه: وال کے ضمہ کے ساتھ- اس کی جمع دعامیص آتی ہے- سہملی کہتے ہیں کہ دعموص اس چھوٹی مجملی کو کہتے ہیں جو پانی کے سانپ کی مانند ہوتی ہے۔

وعميص نام كاايك مخص بحى كزرا ب جوبت جالاك تفا-اس كاذكر كماوتول ميس آرباب- نيز كما جاتا ب هذا دعميص هذا الامر" يعنى بداس كام كامابر --

حديث من وعموص كاذكر:

"امام مسلم" نے ابو حسان سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہررہ "سے کما کہ میرے دو بچے مرسے تو کیا آپ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایس حدیث بیان کریں سے جو ان کی موت کے متعلق جارے قلوب ك لئے باعث تسلى مو- حضرت ابو مرروا في فرمايا بال تمهارے يه چھوٹے بيج جنت دعموص كى طرح مول م جن ير سمى بھى جگه آنے جانے پر پابندى نہ ہوگى۔ پس ملے گاان ميں سے كوئى اپنے والديا والدين سے۔ پس اس كاكبرا اپنے ہاتھ میں پکڑے گاجیے میں نے تیرا یہ کیڑا پکڑ رکھا ہے۔ پھر کے گاب فلال ہے اس وہ نمیں رکے گایمال تک کہ وہ اور اس کا والدجنت میں داخل ہو جائیں گے"۔

دوسرى حديث ميس ب

"ایک مخص نے زناکیاتواللہ تعالی نے اس کو مسخ کر کے دعموص کی شکل بنادی"۔ بعض علاء کا خیال ہے کہ دعموص بادشاہ کے دربانوں کو کہتے جیں جیسا کہ امید ابن الی الصلت نے کہا ہے<sup>۔</sup>

للخلق وحاجب الملوك دعموص ابواب

ل الدساسة : GenEryx معرين E-javabari اور E-javabari مغربي فلسطين مين E-jawlus معرين جي E-jayabari و عمان مين س الاعموم: عمان ميس وعموص كينجوور Lumbrius كو كهنت بير-

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: ۔ بادشاہوں کے دروا زول کے دربان اور مخلوق کے لئے رکنے والے اور کھولئے والے۔

حافظ منذری ''ترغیب و تربیب'' میں اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (دعامیص دال کے فقہ کے ساتھ دعموص کی جمع) دعموص ایک چھوٹا ساجانو رہے جس کا رنگ سابئ ماکل ہو تاہے۔ جنت میں چھوٹے بچوں کو اس سے تشبیہ اس کے صغراور تیز رفآری کے باعث دی گئی ہے۔

بعض کتے ہیں کہ دعموص ایک مخض کانام تھاجو بادشاہوں کے پاس کثرت سے آتا جاتا تھااور اس کو پسرے داروں کی اجازت کی حاجت نہ تھی بلکہ وہ جب اور جمال ان کے محلوں میں جانا چاہتا جلا جاتا۔ اس کے لئے کسی قشم کی کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ للذا جنت معر حمد از میں کا مصرب تھے میں حق میں کے میں جن معرب کر ان کی نہوں میں حمد مگر مار بیٹر معرب حالم استر معرب ک

میں چھوٹے بچوں کو اس سے تشبیہ دی گئی ہے کہ بچوں پر جنت میں کوئی پابندی نہیں ہے وہ جس جگہ چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں۔ علامہ جاحظ ً فرماتے ہیں کہ جب دعموص بڑا ہو جاتا ہے تو دعامیص بن جاتا ہے اور اس کی پیدائش ٹھمرے ہوئے پانی میں ہوتی

ہے اور یہ ، کری ٹڈی سے عدہ ہو تا ہے۔ دعموص اس محلوق میں سے ہے جو ابتداؤ پانی میں زندگی بسر کرتی ہے۔

مسئلہ:۔ فاوی قاضی حسین میں ندکورہ کہ پانی کے کیڑے بھٹ جائیں یا بھیکر ان میں سے پانی بر آمد ہو تو اس پانی سے وضووغیرو کرنا جائز ہے۔ اس مسئلہ کی علت میہ بیان کی ہے کہ پانی کے کیڑے کوئی جانور نہیں ہوتے بلکہ پانی سے اٹھنے والے بخارات جم کر کیڑوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں چنانچہ اس سے یہ بھی صراحماً ثابت ہو تا ہے کہ دعامیص کوپانی کے ساتھ بیا جا سکتا ہے۔ لیکن علماء

گیروں می سفل اختیار کر میلیے ہیں چنامچہ اس سے بیہ بھی صراحتا گاہت ہو ماہے کہ دعایت کوپائی کے ساتھ بیا جا سلماہے-کے درمیان مشہور اس کے برخلاف ہے۔ لینی دعامیعی حرام ہیں کیونکہ بیہ حشرات الارض میں سے ہیں-

ضرب الامثال اور کماوتیں الل عرب کتے ہیں۔ "اهدی من دعمیص الرمل" کہ "ریگ زار کے دعمیص سے بھی زیادہ صرب الامثال اور کماوتیں دینے والا" کتے ہیں کہ یہ ایک عبثی غلام تھاجو بے پناہ خوفاک تھااور شہری آبادی میں کبھی نہیں

آ یا تھا۔ اس نے موسم بماریس کھڑے ہو کر اعلان کیا:

فمن یعطنی تسعا و تسعین بقرة مجانا وادما اهدها لوبار ترجمہ:۔ کہ کون مجھ کو نٹاٹوے گائیں ریتا ہے مفت ساہ رنگ کی جو دی گئی ہوں بغیر کسی معاوضہ کے۔

## الدغفل

(ہاتھی کا بچہ) الدغفل (جعفر کے وزن پر) ہاتھی کے بچہ کو کتے ہیں۔ بعض نے دغفل سے مراد لومڑی کا بچہ بھی لیا ہے۔ دغفل بن حظلہ شیبانی کانام بھی اسی دغفل سے ہے۔

حضرت حسن بھری ؓ نے دغفل ہن حنظلہ سے آپ کے کچھ اقوال روایت کے ہیں۔ آگرچہ اس کے متعلق ان کی مخالفت کی گئی ہے۔ بعض لوگ کتے ہیں۔ آگرچہ اس کے متعلق ان کی مخالفت کی گئی ہے۔ بعض لوگ کتے ہیں کہ دغفل کو حضور آکرم صلی اللہ علیہ دسلم کی صحبت مبارکہ نصیب ہوئی ہے حالا نکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت حسن بھری ؓ کمنے دغفل ؓ سے یہ بات نقل کی ہے ' دغفل کتے ہیں کہ نصاری پر اولا ایک ماہ کے روزے فرض تھے۔ ایک دفعہ ان کا بادشاہ بیار ہوا تو اس نے نذر مانی کہ آگر اللہ نے مجھ کو شفایاب کر دیا تو دس دن کے مزید روزے رکھوں گا۔ پھر نصاری کا دو مزید آٹھ دو سرا بادشاہ جو گوشت کھانا ترک کر دیں گے ادر مزید آٹھ یوم کے روزے رکھاکریں گے۔ اس کے بعد نصاری کا ایک تیسرا بادشاہ بیار ہوا تو اس نے بھی نذر مانی کہ آگر مجھ کو صحت ہوگئی تو پھر

روزوں کی تعداد کمل پچاس کر دیں گے اور ان روزوں کو موسم رہتے میں رکھا کریں گے۔ اس طرح نصاری پر پچاس روزے فرض

محتربن سیرین کہتے ہیں کہ دغفل ایک عالم فخص تھا تگر ساتھ ساتھ شہوت پرست بھی تھا۔"

حضرت امیرمعاویہ " نے اس سے انساب عرب 'نجوم' عربیت اور قریش کے انساب کے متعلق سوال کیا تو دغفل نے ان کاجواب دیا۔ اس پر امیر معاویہ "نے دریافت کیا کہ تم نے یہ سب کمال سے سیکھاہے۔ وغفل نے جواب دیا کہ بہت سوال کرنے والی زبان اور جھنے والے دل ہے۔ یہ س کر امیر معاویہ "نے دغفل کو اپنے لڑے کو تعلیم دینے پر مامور کر دیا۔

(ایک چڑیا) الدغناش (الورے کے برابرایک پرندہ ہوتا ہے۔ اس کی پشت پر سرخ دھاریاں اور مکلے میں سیاہ وسفید دھاریاں ہوتی ہیں۔اس کی طبیعت شوخ ہوتی ہے اور اس کی چونچ بہت سخت ہوتی ہے۔ یہ پر ندہ ساحلی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ یہ طال وطیب ہے جیسا کہ دیگرچ ایاں۔

# الدقيش

(ایک قتم کی چڑیا) الدقیش (وال کے ضمہ اور قاف کے فتح کے ساتھ) اٹورے سے ملاجالا یک پرندہ ہو تا ہے۔ عام لوگ اس کو وقاس بھی کتے ہیں۔ اس کا شرعی تھم دغناش کے مثل ہے اور شاید دغناش کابی دوسرانام دقیش ہے۔ مبھی اس کو دغناش اور مبھی ق وقیں سے تعبیر کرتے ہیں-

صحاح میں نہ کور ہے کہ لوگوں نے ابو دقیش شاعرہے دقیش کے بارے میں سوال کیاتو اس نے جواب دیا کہ میں اصل حقیقت ے تاواقف ہوں 'لوگوں کی زبان سے اس کو سنا ہے۔ اس بنیاد برجم دقیش نام رکھتے ہیں۔

الدلدل له: الفظ "دلدال" كا اصلاً مطلب اضطراب و بريثاني ہے- اى دجه سے بادل كو بھى دلدل كمتے بين جبكه وه مسلسل حرکت میں ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقوقس نے تجردیا تھااس کو بھی اس کی تیزر فاری کی بناء پر دلدل کہاجا تا تھا۔ جس ی تفصیل صدیث ابو مرتدین آئے گی-عناق نے کہاہے کہ اے خیمہ والوید دلدل ہے جو تمهارے سردار کو خود پر سوار کرتی ہے-اس کو تعنف سے اس دجہ سے تشبیہ وی جاتی ہے کیونکہ میہ اکثر رات میں نکلتی ہے اور اپنے سرکو بالوں سے چھپائے رہتی ہے۔ جاحظ کتے ہیں کہ دلدل اور تعقد کے ورمیان ویسائی فرق ہے جیسا کہ بقراور جوامیس کے درمیان فرق ہے۔ یہ جانور شام ' عراق اور مغربی شہروں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ رافعی کتے ہیں کہ دلدل بکری کے بچہ کے برابرایک جانور ہو تا ہے جس کی عادت یہ ہے کہ کھڑے مونث سے اختلاط کرتا ہے اور اپنی پشت کو مونث کی پشت سے طالیتا ہے؟ اس کی مونث پانچ انڈے دیتی ہے

له الدُّلُدُل : سيد معراور معنى قلسطين من Hystrix cristata شام من Hystrix cristata

اس کے انڈے حقیقت میں انڈے نہیں ہوتے بلکہ بشکل بیفہ گوشت کالو تھڑا ہو تا ہے ادر اس جانور کی ایک مخصوص عادت یہ ہے

کہ یہ اپنے مکان میں دو دروازے بناتا ہے ایک جنوب میں ایک شال میں 'جس جانب سے ہوا تیز چلتی ہے وقتی طور پر ای طرف
کے وروازے کو بند کر لیتا ہے اور اس کی ایک خاص عادت یہ ہے کہ جب یہ اپنی طبیعت کے خلاف کوئی بات دیکھتا ہے تو انقباض کے
باحث اس کی پشت پر ایک کائنا نمودار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جس کسی کو یہ کائنا لگ جاتا ہے اس کو مجروح کر دیتا ہے۔ یہ کائنا بقدر ایک ہاتھ
لمباہوتا ہے۔

بعض ہاہرین مبعیات کا خیال ہے کہ یہ کا ٹنااصل میں کا ٹنا نہیں ہو تا بلکہ یہ بال ہیں جو بخار کی شدت اور غلظت کے باعث مسام سے نکلتے وقت خشکی سے مغلوب ہو کر کانٹے کی شکل افتیار کر لیتا ہے۔

ولدل کا شرعی تھکم ابن ماجہ وغیرہ نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے اس کی حلت کی صراحت نقل کی ہے۔ مگر رافعی ؓ نے اس کو حلائث میں شار کرتے ہیں۔ ابن صلاح ؓ نے اس قول کو مرجورح اور غیر میچو قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ گومار افعی ؓ نراز ال کی حققت کی منس بھامان شخوالہ دو اشنی سی سے قال کو مرجورح اور غیر میچو قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ گومار افعی ؓ نراز ال کی حققت کی نسو بھامان شخوالہ دو اشنی سی سے قال ک

مردوح اور غیر صحیح قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ گویا رافعیؒ نے دلدل کی حقیقت کو ہی نہیں پیچانا اور شخ ابو احمد اشنبی کے اس قول کہ " دلدل بڑے کچھوے کو کہتے ہیں "کو بنیاو بنا کر اس کی حرمت کے قائل ہو گئے حالا نکہ یہ غلط ہے۔ صحیح میں ہے کہ دلدل نذکر سیسی کو کہتے ہیں۔ ماور دی اور رویانی وغیرہ نے بھی اس کی حرمت کافتویٰ دیا ہے۔

ضرب الامثال اور كماو تيس الل عرب كى كى قوت سامعه كى تيزى كو ظاہر كرنے كے لئے بولتے ہيں۔"اسمع من دلدل" سيى عرب الله على الله على قواكد اور خواب ميں تجيرانشاء الله باب القاف ميں تعفذ كے بيان ميں آئے گی۔

## الدلفين

(سوس چھلی) اللدلفین: سوس چھلی۔ یہ ایک دریائی جانور ہے جو ڈو ہے ہوئ کو بچاتی ہے اور اس کو اپنی کمر کاسمارا دے کر تیرنے میں اس کی اعانت کرتی ہے۔ مصرکے دریائے نیل میں (جس جگہ وہ سمندر میں گرتا ہے) بکڑت ملتی ہے کیونکہ جب دریا میں مر پیدا ہوتا ہے تو یہ اس دفت پانی کے سمارے نیل میں آجاتی ہے۔ اس کی بیئت اس مشک کے ماند ہوتی ہے جو ہوا کے ذرایعہ پھیلادی میں ہو۔ اس کا سربہت چھوٹا ہوتا ہے۔ بحری جانوروں میں کوئی جانور اس کے علاوہ ایسا نہیں جس کے پھیپھڑے ہوں۔ اس وجہ اس کے اندر تنفس کی آواز مسموع ہوتی ہے۔

آگر کوئی ڈوسنے والا ہخص خوش قسمتی سے اس کو مل جاتا ہے تو اس ڈوسنے والے کی نجات کے لئے اس سے زیادہ قوی اور کوئی ذریعہ نہیں کیونکہ یہ اس کو دھکیلتی ہوئی کنارہ کی طرف لے جاتی ہے یماں تک کہ اس کو ڈوسنے سے بچالیتی ہے۔ یہ کسی کو اذبت نہیں پنچاتی۔ اس کی غذا صرف مجھلیاں ہیں۔ بعض او قات یہ پانی کی سطح پر ایک مردہ کی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ یہ اسپنہ بچوں کو دودھ پلاتی ہے اور جمال بھی جاتی ہے بیچاس کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ صرف گرمیوں میں نیچ دیتی ہے۔ اس کو طبعاً انسان اور بالخصوص بچوں سے انسیت ہوتی ہے۔

آگر کوئی شکاری اسے پکڑلیتا ہے تواس کی ہم جنس تمام مجھلیاں شکاری سے قبال کرنے کے لئے آجاتی ہیں۔ آگر یہ پانی کی تهدیس

کھے عرصہ تک ٹھرجاتی ہے تو اس کا سانس رکنے لگا ہے۔ پھر نمایت تیزی سے سانس لینے کے لئے اوپر آجاتی ہے۔ اگر اس وفت اس کے سامنے کوئی کشتی آجاتی ہے تو یہ اس قدر زور سے کو دتی ہے کہ کشتی کے اوپر آجاتی ہے۔ اس کا نرجھی بھی اس سے جدانہیں ہو تا کمکہ بیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔

ولفين كاشرى تكم عام مجمليول كي طرح يد بهى طال اورطيب -

و النمین کے طبی فوا کم اس کے جاب کو ایلوے میں بھلاکر کان میں ڈالنا ہرے بن کے لئے مفید ہے۔ اس کا گوشت ٹھنڈا اور دیم و اس کے دانت بچوں کے گلے میں ڈال دیئے جائیں تو بچوں کا ڈرنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کی چربی کا استعال جو ڈرن کے درد کے لئے مفید ہے۔ اس چربی اور پارہ کو آگ سے بھلاکر اگر کسی عورت کے چرہ پر ملاجائے تو اس کا شو ہراس سے محبت کرنے گلے گا اور اس کا مطبع ہو جائے گا۔ اگر اس کے دائے گلے کو سات روز تک عرق گلاب میں ڈال کر کسی کا شو ہراس سے محبت کرنے لگیں گے۔ اس کا بلیاں کلہ اس کے بر ظلاف تا شیر رکھتا ہے۔ مس کر دیا جائے تو تمام لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔ اس کا بلیاں کلہ اس کے بر ظلاف تا شیر رکھتا ہے۔ ورفقین کی خواب میں دیکھتے کی تعبیر وہی ہے جو محربی کی ہے۔ بعض او قات اس کی رویت کشرت بارش و لفین کی خواب میں دیکھتے کی تعبیر کمرو فریب 'چوری' فیبت وغیرہ سے وی جاتا ہے۔ اور بعق اس کو خواب میں دیکھتے کی تعبیر کمرو فریب 'چوری' فیبت وغیرہ سے وی جاتا ہے۔ اور بعق اس کو خواب میں دیکھتے کی تعبیر کمرو فریب 'چوری' فیبت وغیرہ سے وی جاتا ہے۔ اور بعق اس کو خواب میں دیکھتے کی تعبیر کمرو فریب 'چوری' فیبت وغیرہ سے وی جاتا ہے۔ اور بعق اس کو خواب میں دیکھتے کی تعبیر سے کہ اس محض کا خوف جاتا وی جاتا ہے۔ اور بعق اس کو خواب میں دیکھتے کی تعبیر ہے کہ اس محض کا خوف جاتا ہوں جاتا ہے۔ اور بعق ال تعبیر ہے کہ اس محض کا خوف جاتا ہے۔ اور بعق ال تعبیر ہے کہ اس محض کا خوف جاتا ہوں جاتا ہے۔ اور بعق ال کو خواب میں دیکھتے تو اس خواب کی تعبیر ہے کہ اس محض کا خوف جاتا ہوں خواب میں دیکھتے کی تعبیر ہے کہ کہ اس محض کا خوف جاتا ہوں جاتا ہے۔ اور بعق ال کی خواب میں دیکھتے تو اس خواب میں دیکھتے ہوں کہ کہ کہ کہ کہ کہ کا میں میں کہ خواب میں دیکھتے کی تعبیر ہے کہ کا میں میں کی خواب میں دیکھتے کی دی کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کر کی خواب میں کو خواب میں کی کی کھر کی کشور کی کے کہ کو کی کو کی خواب میں کی کھر کی کو کو کی کی کی کھر کی کو کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کی کو کو کی کو کی کو کی کو کو کو کی کو کو کی کو کو کی کو کو کی ک

وی جاتی ہے۔ اور بقول قدی اگر کوئی خاکف مخص اس کو خواب ہیں دیکھے تو اس خواب کی تعبیریہ ہے کہ اس محص کا حوف جابا رہے گااور یہ تعبیراس وجہ سے ہے کہ یہ ڈوہتے ہوئے کو سمارا دے کر اس کا خوف و ہراس دفع کرتی ہے۔ جس جانو رکو بیداری میں دیکھنے سے خوف طاری ہوتا ہو جیسا کہ مگر چھ'اس لئے ایسے جانور کو پانی سے باہر خواب میں دیکھنے کی تعبیرایسے و شمن سے کی جاتی ہے جو کوئی نقصان پنچانے کی قدرت نہ رکھتا ہو کیونکہ اس کی پکڑ پانی کے اندر ہے اور جب وہ پانی سے باہر آگیاتو اس کی وہ پکڑ بھی زائل ہوگئ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

### الدلق

(سمور کے مان داکیہ جانور) الدلق علا ول قاری ہے معرب ہے۔ اس کے متعلق عبداللطیف بغدادی کہتے ہیں کہ بیہ جانور کو چھاڑ کر اس کاخون چوستا ہے۔ ابن فارس نے مجمل میں ذکر کیا ہے کہ دلق نمس (نمس چھوٹی ٹاٹگوں والا ' کمی دم کا بلی کے مشابہ ایک جانور ہے جو چو ہے اور سانپ کا شکار کر تا ہے) کو کہتے ہیں۔ رافعی نے کہا ہے کہ دلق ابن مقرص کو کہتے ہیں جو کہ ایک وحثی جانور ہے اور کو تروں کا صفایا کر ویتا ہے۔ سانپ اس کی آواز من کر خوفزدہ جو جو ایر باب المیم میں انشاء اللہ اس کا مفصل ذکر اور اس کے بارے میں نووی اور رافعی کا اختلاف بھی بیان کریں گے۔ ہوجاتے ہیں۔ باب المیم میں انشاء اللہ اس کا مفصل ذکر اور اس کے بارے میں نووی اور رافعی کا اختلاف بھی بیان کریں گے۔ ابن مملاح کے سفرنامہ میں ان سے منقول ہے کہ فنک 'سنجاب' دلق اور حوصل کا کھانا جائز ہے لیکن ابن صلاح نے جو کچھے لکھا

ان سمور 'نولے کے مشابد ایک جانور ہو تا ہے اس کی کھال سے بیش قیت بوشین تیار ہوتی ہے- (مصباح اللغات)

عه مرش (Mustela Pubpalmata) Putorius Ofrianus) عن معرض

ہے اس سے معلوم ہو تاہے کہ وہ بھی دلق کو حلال سمجھتے ہیں۔

ولق کے طبی فوائد چوتھیا بخاروالے کے ملے میں اس کی داہنی آنکھ ڈالئے سے بخار بندر تبح ختم ہو جاتا ہے۔ جس برج میں کو تر رہتے ہیں اس میں اس کی چربی کی وحونی دینے سے تمام کو تر بھاگ جائیں گے۔ نیز اس کی چربی کی وحونی

رہے ہیں اس میں ہور ہوں جا ہے۔ ہیں ہی جب می دسوں دیے سے مہم جور ہوں جا ہیں ہے۔ بیز اس می جب می وسوں کو ژھ کے لئے بہت مفیدہے اور انسان کا کو ژھ بہت جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ جس فخض کو مرگی ہو اس کی تاک میں نصف دانق (ایک خاص مقدار) اس کاخون ٹیکانے سے مرگی ختم ہو جاتی ہے۔ قولنج اور بواسیر کے مریضوں کے لئے اس کی کھال پر بیٹھنامفیدہے۔

# الدلم

(چیڑیاں) الدلم: چیڑیوں کی ایک متم کو کہتے ہیں-اہل عرب کہتے ہیں فلان اشد من الدلم-فلاں چیڑی سے زیادہ سخت ہے- یہ مثال کسی کی سختی کو بیان کرنے کے لئے دی جاتی ہے کہ جس طرح چیڑی جب بدن سے چمٹ جاتی ہے تو اس کا چھڑا تا د شوار ہو جاتا ہے-

## الدلهاما

الللهاماً: قودینی کھتے ہیں کہ یہ جانور جزائر سمندر میں شرعرغ پر سوار انسان کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا گوشت کھاتا ہے جو سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔

کتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمندر میں یہ ایک کشی کے سامنے آگیااس نے کشتی والوں سے اور کشتی والوں نے اس سے جنگ کی۔ لیکن آخر میں اس نے ایک ایسی چکھاڑ ماری کہ سبھی کشتی والے آدمی بے ہوش ہو گئے اور تب اس نے بے ہوش انسانوں کو پکڑ ا

### الدم

(سنور) الدم: (دال کے کسو اللہ کے ساتھ) سنور کو کہتے ہیں۔

#### الدنة

(چیونٹی کے ماندایک جانور)الدنة:نون کے تشدید کے ساتھ) ابن سیدہ نے کماہے کہ سے چیونٹی سے مانا جانا ایک جانور ہے۔

### الدنيلس

سیکی میں رہنے والا ایک جانور) الدنیلس: جربل بن بختیشوع نے کماہے کہ دنیلس کا استعال رطوبہت معدہ اور استشقاء کے لئے مفیدہے۔

اله لين كى و مشرى من بدالدم ب- (ج)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

و فیلس کا شری تھم اللہ اس کا کھانا جائز ہے اس لئے کہ طعام بحرین ہے اور اس میں زندگی گزار تا ہے اور اس کی حرمت پر کوئی و فیلس کا شری تھم اللہ بن بن عدلان اور ان کے ہمعصر علاء نے بھی بمی فتویٰ دیا ہے۔ شیخ عزالدین

ے اس کی حرمت منقول ہے لیکن میر صحیح نمیں ہے۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ سمندر کے رہنے والے وہ تمام جانور جو پانی کے بغیر زندہ نہ رہ سکتے

اہم من کی رسمہ اللہ سیسے ، ب کی حرا سے رس سے معلی المتعلق کُر مَاوہ اَلْحِلُ مُنیَنَدُهُ کی روشنی میں-اس سلسلہ میں دو قول ہیںہوں سب طال ہیں- آیت شریف کے عموم اور حدیث معنو الطلق کُر مَاوہ اَلْحِلُ مُنیَنَدُهُ کی روشنی میں-اس سلسلہ میں دو قول ہیںپہلا قول یہ ہے کہ حرام ہے اس لئے کہ دو سری جگہ طال ہونے کو چھلی کے لئے خاص کیا گیا ہے اور دو سری رائے یہ ہے کہ جن
سمندری جانوروں کا مشابہ یا ہم جنس خشکی کا جانور طال اور ماکول ہے- جیسے بحری اور گائے وغیرہ ان کا کھانا حال ہے اور جن
سمندری جانوروں کا مشابہ یا ہم شکل غیرماکول اور حرام ہے جیسے خزری وغیرہ اور ان کا کھانا حرام ہے- ایسے ہی پانی کا کتا اور سمندری

سمندری جانوروں کامثاب یا ہم سفل میرالول اور حرام ہے بیتے سری ویرہ وان و ها سرام ہے۔ ایس بن بال و سار سماری کرھابھی حرام ہے آگرچہ نظی میں گور خرطال ہے۔ گدھابھی حرام ہے آگرچہ نظی میں گور خرطال ہے۔ شخ عماد الدین اقفہسی اپنی کتاب "التبیان فیما یحل و یحرم من المحبوان" میں فرماتے ہیں کہ شخ عزالدین ابن عبدالسلام

دنیلس کے حرام ہونے کا فقو کی دیا کرتے تھے۔ اور یہ ایسامستاہ ہے کہ اس میں کوئی سلیم الطبع مخص اختلاف نہیں کر سکتا۔
علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ ارسطونے اپنی کتاب «نعوت الحیوان» میں ذکر کیا ہے کہ کیٹرا تولیداً پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ بیٹی میں
بنا ہے اور پھر کھمل ہونے کے بعد سپی سے نکل جاتا ہے۔ بعنی جس طرح مچھر پانی کے میل کچیل سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیس ہم نے
ارسطوکے کلام سے یہ افذکیا ہے کہ جو بچھ دنیلس اور دیگر سپیوں کے اندر ہوتا ہے وہ کیڑے بن جاتے ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ جس
جانور کا کھانا حرام ہے اس کی اصل کا کھانا بھی حرام ہے۔ اور بعض مفتیوں سے دنیلس کے حلال ہونے کا فتو کی دیتے ہوئے ساگیا ہے
اور یہ لوگ علاء کے اس قول سے کہ «ختکی کا جانور حلال ہے اس کامشابہ بحری جانور بھی حلال ہوتے ہے استدلال کرتے ہیں۔

اور یہ رہ بیلس کی نظیر ختکی میں پشہ موجود ہے۔ لیکن یہ استدلال ان کے غمی الذہن ہونے کی علامت ہے اس لئے کہ فہ کورہ بالا قول میں دو وجہیں ہیں کہ پھران ، کری جانوروں میں ہرایک کا ذرج کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ان کی مرادیہ نہیں ہے کہ ، محری جانوروں کو بری پھروں سے تشبیہ دی جائے۔ چہانچہ جن لوگوں نے دنیلس کی حلت کا قول کرتے ہوئے یہ استدلال کیا ہے گویا انہوں نے خویث کو طیب پر قیاس کیا ہے۔

نیزاس سے یہ بھی لازم آئے گاکہ تمام صدف اور سیپیاں حلال ہوں اس لئے کہ دنیلس چھوٹی سیپی ہے اور بعد میں بوٹی ہو جاتی ہے۔ پس مناسب سی ہے کہ دنیلس کی حرمت کا قول کیا جائے۔ اس لئے کہ دنیلس بھی از قبیل اصداف ہے۔ اور اصداف خبائث میں سے ہے جیسے کچھوا اور شکھے۔

رك العجائب والعجائب جمة أن يلهج الاعلمي بعيب الاعمش

ترجمه: اور عائب میں انتمائی عیب بات سے کہ اندھاچندے کے عیب سے متحیر ہو"۔

# الدهانج

الدهانج: دوكوبان والے اونث كيمكتے بير-

# الدوبل

(چھوٹا گدھا) الدویل: چھوٹے گدھے کو کہتے ہیں-اخطل کالقب بھی اس ہے ہے اور اس سے خزیر کا قول ہے۔ بكى دوبل لا يرقى ء الله دمعه الا انما يبكى من الذل دوبل

ترجمہ: ۔ دویل (چھوٹا گدھا) رویا اور مسلسل روتا ہے کیونکہ اسے خود اپنی حقارت پر رونا آتا ہے۔

(کیڑے) کیروں کی بہت می اقسام ہیں-ان میں سے مشہور و معروف یہ ہیں- کیجوا' سرکہ کاکیڑا' پھولوں کا کیڑا' ریشم کاکیڑا' مستویر کے در خت میں پیدا ہونے والا کیڑا- اور انسان کے بیٹ میں پیدا ہونے والا کیڑا-

انسان کے پیٹ میں بھی کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عند کی ایک روایت میں جس کو عدی ؓ نے

عصمه محد فضاله کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کابیہ فرمان موجود ہے:۔

"آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ محبور کو نمار منہ کھایا کرواس لئے کہ بیہ پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے"

حکماء سے منقول ہے کہ وخشیرق پینے سے پیٹ کے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں اور اسی طرح خوخ (شفتالو) کے پتوں کاناف پر

ليپكرنے سے پيك كے كرے مرجاتے ہيں۔ بیمتی نے اپنی کتاب شعب میں صدقہ بن بیار سے روایت کی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن اپنے عبادت خانہ میں

واخل موتے وہاں آپ کی نظرایک چھوٹے سے کیڑے پر پڑی- اس کو دیکھ کر آپ کے دل میں خیال پیدا موا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹے سے کیڑے کو کس لئے پیدا فرمایا ہے؟ چنانچہ بحکم اللی وہ کیڑا گویا ہوا اور کہنے لگا کہ اے داؤد کیا آپ کو اپنی جان پیاری لگتی ہے- طلائکہ میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ناچیز ہستی کے باوجود آپ سے زیادہ اس کاذاکر وشاکر ہوں۔ چنانچہ میرے اس دعویٰ کی تصدیق الله تعالی کے اس قول سے ہوتی ہے۔

وَإِنْ مِنْ شَيِّ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ.

یعنی کوئی چیزایس نمیں ہے جو باری تعالیٰ کی شبیع و تحمید نہ کرتی ہو۔

وووالفاكمة : - يطول ك كرر "ك ويل من علامه زمخشري في قرآن باك كى آيت وَاتَّى مُوْسِلَةٌ النَّهِمْ بِهَدِيَّةٍ " (اور من ان ك پاس ایک مدیر بھیخ والی ہوں) کی تفیر میں بیان کیاہے کہ بلقیس ملکہ سباء نے حضرت سلیمان غلید السلام کی خدمت میں مندرجہ ذیل مِدابِهِ روانه کئے <u>تھ</u>:

(ا) پانچ سوغلام جو کنیروں کے لباس و زیو رات سے آ راستہ تھے۔

(۲) پانچ سو کنیزیں غلاموں کے لباس میں ' یہ سب کنیزیں شریف النسل گھو ژوں پر سوار تھیں جن کی زین سونے کی تھیں۔

(m)سونے اور جاندی کی ایک ہزار انیٹیں-

(۳) ایک تاج جس میں زردیا قوت بڑے ہوئے تھے۔

(۵)مثنگ و عنبر

(٢) ايک ژبه جس ميں ايک دريتيم اور ايک مهره تھا جس کو ٹيپڑھا باندھا گيا تھا۔

یہ سب تحالف دو مخصول کے ذریعے جواپی قوم میں سب سے مہتاز تھے 'بھیج گئے تھے۔

ان میں منذر بن عمرو تھا اور دوسرا ایک ذی رائے مخص تھا۔ چلتے وقت ملکہ نے ان سے کمہ دیا تھا کہ آگر وہ نی ہول گے تو غلاموں اور کنیزوں کو پہچان لیں گے اور دریتیم میں سیدھاسوراخ بنادیں گے اور مہرہ میں دھاکہ پرودیں گے۔

اس کے بعد منذر سے کہا کہ آگر وہ (یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام) غصہ کی طرح سے دیکھیں تو تم سمجھ لینا کہ وہ بادشاہ ہیں ان

ہے تھبرانے کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی لطف و کرم کی بات ان کی جانب سے مشاہدہ میں آئے تو سمجھ لینا کہ وہ نبی ہیں۔ الله تعالى نے ان سب باتوں كى حضرت سليمان كوبذرايد وحى اطلاع دے دى تھى-

چنانچہ جنات نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھم سے سامنے کے ایک میدان میں جس کاطول سات فریخ تھااس پر سونے اور جاندی کی اینوں سے سڑک بنا دی اور اس میدان کے جاروں طرف ایک دیوار تھینچ دی اور اس دیوار برسونے اور جاندی کے کنگرے بنادیئے۔ سمندر اور خیکی کے جتنے بھی عمدہ قتم کے جانور تھے ان کو منگاکر اس میدان کے دائیں اور بائیں سونے چاندی کی

اینٹوں پر باندھ دیتے اور جنوں کی اولاد جو بکفرت تھی بلاکر اس سرک کے دونوں جانب کھڑا کر دیا۔ پھر حفزت سلیمان علیہ السلام ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ آپ کے دائیں بائیں دیگر کرسیاں بچھی ہوئی تھیں اور شیاطین و جنات

اورانسان میلوں تک صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے۔

ای طرح مواثی' در ندوں اور پر ندوں کی قطاریں بن گئیں۔ جب قوم سباء کاوفعہ قریب پہنچاتو دیکھا کہ جانور سونے اور چاندی کی ، اینوں برلیداور گوبر کر رہے ہیں۔

یہ منظرد کی کر قوم سباء کے وفد نے سونے اور چاندی کی ایٹیس جو وہ تحفہ میں لائے تھے شرمندہ ہو کر پھینک دیں۔ جب وفد سباء معنرت سلیمان علیہ السلام کے روبرہ پیش ہوا تو آپ نے ان کو نگاہ لطف سے دیکھا۔ پھر آپ نے ان سے دریافت کیا کہ وہ ڈب كمال ٢٠ جس ميں فلال فلال چيز ٢٠ چنانچه وفدنے وه وبه پيش كر ديا-

آپ نے زمین کے کیڑے کو تھم دیا تو اس کیڑے نے ایک بال لے کر اس ڈریکنامیں سوراخ کر دیا۔ اس کے صلہ میں آپ نے اس کارزق در ختوں میں مقرر کر دیا۔

پھرسفید کیڑے نے اپنے منہ میں ڈورا لے کر اس مہرہ میں جو ٹیٹرھا بندھا ہوا تھا ڈال دیا۔ چنانچہ اس کیڑے کے لئے رزق میوہ

اس كے بعد آپ نے ان كامنہ دھونے كے لئے پانى طلب كيا- چنانچہ پانى لايا گيا اور جب ان سب نے منہ دھونا شروع كيا (يعنى

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وفد سبامیں شامل کنیروں اور غلاموں نے) تو ان میں جو لوعثریاں تھیں انہوں نے اس طرح منہ دھویا کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں پانی اعثر میں کر مند پر چھپکا مارتی تھیں اور جوغلام تھے انہوں نے اس طرح مند دھویا کہ جس ہاتھ میں پانی لیتے اس سے مند دھوتے۔ اس طریقہ سے مرداور عورت میں شاخت ہو گئی۔

اس کے بعد آپ نے ہدیہ واپس کر دیا اور منذر سے واپس جانے کو کھا۔ جب وفد واپس ہو کر سباء پہنچااور منذر نے ملکہ کوجملہ مشاہدات سنائے تو ملکہ بلقیس نے کما کہ وہ فی الحقیقت نبی ہیں ان سے مقابلہ کی آپ لوگ تاب نہیں لاسکتے۔

اس کے بعد ملکہ بارہ بزار سردار لے کر آپ کی خدمت میں روانہ ہو گئی اور ہر سردار کی ماتحتی میں بارہ بزار سپاہی تھے-(اتنیٰ)

(ریشم کاکیڑا) اعجب الخلوقات میں سے ہے لیمن اس کی نشوونما عجیب طور پر ہوتی ہے۔اس کو دودالمندیہ بھی کہتے ہیں۔شروع شروع میں اس کا بچ دانہ کے برابر ہو تا ہے۔ جب فصل رہے میں کیڑے کے پیٹ سے خارج ہو تا ہے تو سمرخ چیونی سے چھوٹا اور ای کے رنگ کاہوتا ہے۔ یہ مرم مقامات میں بلا آغوش مادر ایک عظمی میں بیدا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کو نکلنے میں دیر لگتی ہے تو عورتیں اس شکل کواپنی چھاتیوں کے نیچے دہا کر گرمی پہنچاتی ہیں۔ چنانچہ یہ چھاتیوں کی گرمی پاکر جلدی نکل آتا ہے۔ نکلنے کے بعد اس کو سفید توت کی بتیاں کھلائی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بردھتے برھتے انگلی کے برابر ہو جاتا ہے۔ یہ اولاً سیاہ ہو تا ہے لیکن اس کے بعد سفید ہو جاتا ہے۔ رنگ کی تبدیلی زیادہ سے زیادہ آٹھ یوم میں کمل ہو جاتی ہے۔اس کے بعدیہ اپنے منہ کی ریزش سے اپنے اوپر جالا بنتا شروع کرتا ہے۔ اور جس قدر بھی اس کے شکم میں بیہ مادہ ہوتا ہے سب نکال دیتا ہے اور جب اس کا بنتا کمل ہو جاتا ہے تو پیر ا فروٹ کی طرح ہوجاتا ہے اور ہفتہ عشرہ تک اس میں محبوس رہتا ہے-اس کے بعد اس خول میں سوراخ کرکے باہر آجاتا ہے-اس وقت بیر ایک سفید پروانہ کی شکل کاہو تاہے اور اس کے دوباز وہوتے ہیں۔ خول سے باہر نکلنے کے بعد اس پر مستی سوار ہو

جاتی ہے اور نرایی مادہ کی دم سے دم جو زلیتا ہے اور عرصہ تک ایک دوسرے سے چیکے رہتے ہیں اس کے بعد مادہ کے بطن سے فیج نکاتا ہے جس کاذکر شروع میں ہو چکا-آگر اس سے محض جےلینا مقصود ہو تا ہے تو اس کے نیچے کوئی کیڑا وغیرہ بچھادیا جا تا ہے تاکہ تمام

ہے نکل آئیں۔ پھروہ دونوں مرجاتے ہیں اور اگر رکیٹم لیٹا مقصود ہو تا ہے توجب وہ بن چکتا ہے تو اس کو دس پوم تک دھوپ میں رکھتے ہیں۔ پھروہ مرجاتاہے۔

اس کیڑے کی طبیعت میں ایک عجیب بات بہ ہے کہ وہ بجلی کی کڑک' طشت بجانے اور او کھلی کی آواز' سرکہ کی بوسو نگھ کراور ، حالقنہ و جنبی کے چھونے ہے مرجاتا ہے۔ چوہے 'چ'یا اور شدت کی گری و سردی اور چیونٹی و چھکلی وغیرہ ہے اس کی جان کاخطرہ رہتا ہے۔ بعض شعراء نے اس کے بارے میں پیچیدہ اشعار کیے ہیں۔ جیسے یہ اشعار<sup>ے</sup>

وبيضه تحضن في يومين حتى اذا ديت على رجلين واستدلت بلونها لونين

ترجمہ:۔ اور وہ اپنے انڈوں کو سیتی ہے دو دن اور جب چلنے گلتی ہے اپنے پیروں پر 'ایک رنگ کی جگہ دو سرا رنگ آتا ہے۔

حاكت لها خيساً بلانيرن <sup>ك</sup> بابين وبلا بابين و نقية بعد ليلتين

و سید بعد میسیں رہے ہے۔ ایک ایک قباء بی جاتی ہے جس پر تاروں کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ نہ آسان اور نہ اس کے ترجمہ: ۔ تو اس کے ایک ایک قباء بی جاتی ہے۔ اس کے ترجمہ : ۔ تو اس کے ترجمہ : ۔ ترجمہ

دروازے دوراتوں کے بعد پھروہ اس میں سوراخ پیدا کرتی ہے۔

فحر جت مکحولة العنین قد صبغت بالنقش حاجبین قصیرة ضیغة الجنبین ترجمہ:۔ سوراخ سے باہر آتی ہے سرمگیں آئھوں کے ساتھ'اس کے بھوؤں کا نقش بھی ہوتا ہے' لیکن بیر بہت مختمراور

سر بھند : سوران سے باہر ابی ہے سریں ہوں سے مطلع اسے ، ووں بات کی بروہ ہے مات کا ہوتا ہے۔ غیر کشادہ-

كانهاقد قطعت نسفين لهاجناح سابغ البردين مانبت الالقرب الحين

ترجمہ: الیا محسوس ہو تا ہے جیسے دو برابر حصوں میں تقتیم کر دیا گیا۔ اس کے بازو بھی ہوتے ہیں جو پنیچ تک پہنچ جاتے

ين.

ان الردى كحل لكل عين

ترجمہ: یہ پیدا ہوئے ہیں مخضروفت کے لئے جس نے ہر آ نکھ میں کثافت کو پنچادیا ہے۔

امام ابو طالب کی نے اپنی کتاب ''قوت القلوب'' میں نقل کیا ہے کہ بعض حکماء انسان کی مثال رکیٹم کے کیڑے سے دیتے بیں۔ بعن جس طرح رہٹم کا کیڑا اپنے اوپر جمالت کے باعث بنتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے لئے چھٹکارا پانے کا کوئی طریقہ شیں

ہیں۔ یعنی بس طرح رہم کا بیرا اپنے اوپر جہالت نے باعث بھا رہا ہے یہاں تلک کہ اس کے سے پھٹارا پانے کا توی عربیعہ رہتا اور بلاآ خروہ اپنے بنے ہوئے خول کے آندر ہی مرجا تا ہے اور اس طرح دو سروں کے لئے ریشم بن جا تا ہے۔ بس یکی صورت اس جاہل مخص کی ہے جو اپنے مال اور اہل کی فکر میں رہتا ہے اور وارثین کو مالدار کر جاتا ہے۔ پس اگر اس کے وارثین اس کے مال

کو کار خیر میں لگائمیں تو اس کا جروار ثین کو ملے گااور اس سے مال کا حساب ہو گااور اگر وارثین اس مال کے ذریعے معصیت میں جتلا

ہوجائمیں تواس معصیت میں برابر کا شریک رہتا ہے اس لئے کہ اس نے مال کماکران کے لئے جھوڑا ہے۔ لیں نہیں کہاجا سکا کہ کون می حسرت اس بر زمادہ شاق ہوگی'ا نی عمر کو دو سروں کے لئے ضائع کر دینایا اینامال وو سروں کی ترا زو

پس نہیں کہاجا سکتا کہ کون می حسرت اس پر زیادہ شاق ہوگی'ا پنی عمر کو دو سروں کے لئے ضائع کر دینایا اپنامال وو سروں کی ترا زو میں دیکھنے کی۔ اس جانب ابوالفتح بستی نے اپنے اشعار میں اشارہ کیاہے ''

الم تو ان الموء طول حياته معنى بامر لا يزال يعالحه ترجمه: ديكهو آدى اين پورى زندگي مين مصروف جدو جمد مين رمتا ہے "-

کدود کدواد القز یسیج دائماً ویهلک غما وسط ما هونا سجه ازمین حساک پیشم کاکٹراک بحث بنتا ہے۔ ایکن انجام کارائے ہی نے ہوئے میں گھ کر رہ جاتا ہے۔

ترجمہ: جیساکہ ریٹم کاکیڑاکہ بمیشہ بنتا ہے 'لیکن انجام کار اپنے ہی بنے ہوئے میں گھر کر رہ جاتا ہے۔ لا یغرنگ التی لیں اللم سس فعزمی اذا انتضیت حام

ته میلون که میں مت رہنا کہ میں نرم و نازک جسم والا ہوں کیونکہ جب میں کسی کام کی تیاری کر آہوں تو میرا ارادہ تکوار کی سی کاٹ دکھاتا ہے۔

انا كالورده فيه راحة قوم ثم فيه لاخرين ذكام

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ: میں اس گلاب کی مانند نہیں ہول جس میں ایک قوم کے لئے راحت ہے ' پھراس میں دوسرول کے لئے زکام ہے۔ --

یفنی الحریص یجمع المال مدته وللوارث ما یبقی و ما یدع ترجمد: حریص مال جمع کرنے میں اپنی زندگی خم کر دیتا ہے اور جو مال چھوڑتا ہے وہ باقی رہ جاتا ہے اور وارث کا ہوتا ہے۔

کدودة القز ماتبنیه یهلکها و غیرها بالذی تبنیه ینتفع ترجمہ: ۔ ریشم کے کیڑے کی مائند کہ وہ جس چیز کو بتاتا ہے وہ اس کو ہلاک کر دیتی ہے اور دو سرے اس کی بنائی ہوئی چیزے نفع حاصل کرتے ہیں۔

مگڑی اور ریٹم کے کیڑے کامکالمہ ایک بار ایک مگڑی نے اپنے آپ کو ریٹم کے کیڑے سے تشبیہ دیتے ہوئے کما کہ تھھ میں کوئی فرق نہیں ' تو بھی بنتا ہے اور میں بھی۔ ریٹم کے کیڑے نے یہ س کر جواب دیا کہ میں بادشاہوں کالباس بنتا ہوں اور تو کھیوں کالباس۔ اس ایک فرق سے تیرے 'میرے درمیان ایک عظیم فرق واضح ہو

جا ا ہے۔ اس لئے کما گیاہے۔

ا ذاشتکت دموع فی حدود تبینن من بکی ممن تباکی ترجمہ:۔ جب آنسور خساروں پر بہتے ہیں تو حقیقیاً رونے والے اور بٹکلف رونے والے میں امیاز ہوجا تا ہے۔

تمتہ:۔ صنوبر کا درخت ہر تمیں سال کے بعد ایک مرتبہ پھلتا ہے اور کدو کا درخت دوہی ہفتہ میں آسان سے باتیں کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ کدو کے درخت نے طنزاً ایک دفعہ صنوبر کے درخت سے کما' کیا تو بھی درخت کملاتا ہے اور میں بھی درخت ہوں مگرجو مسافت تو تمیں سال میں طے کرتا ہے میں اس کو دوہی ہفتہ میں طے کرلیتا ہوں۔ صنوبر کے درخت نے یہ سن کر کما کہ ذرا ٹھمر۔ اور

باد خزال کے جھو نکے چلنے دے 'تیرا یہ غرور کہ میں بھی تیری طرح ایک درخت ہوں اس وقت تھے کو معلوم ہو جائے گا۔ مسعودی نے رازی کے حالات میں بیان کیا ہے کہ طبر ستان میں ایک کیڑا ہو تاہے جس کاوزن ایک مثقال سے تین مثقال تک

ہو تا ہے۔ اس کی کیفیت میر ہے کہ میر رات کو شمع کی مانند چکتا ہے اور دن میں اڑتا رہتا ہے۔ اس کارنگ سبز ہو تا ہے چھونے سے اس کے پر معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں اس کے پر نہیں ہوتے۔ اس کی غذا مٹی ہے لیکن میر اس خوف سے بھی پیپ بھر کر مٹی نہیں کھاتا کہ کمیں مٹی ختم ہو جائے اور پھر بھو کا مرنا پڑے۔ اس کیڑے کے بہت منافع اور خواص ہیں جو عنقریب آئیں گے۔

علامہ دمیریؓ فراتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول رَبَّنا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاَ کی روشنی میں اس دنیا کی کسی بھی چیز کو بیکار نہیں سمجھنا چاہیے اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ چیونٹی اور چیونٹی سمجھنا چاہیے اور یہ یقین رکھنا چاہیے کہ چیونٹی اور چیونٹی اور چیونٹی سمجھنا چاہیے اور یہ کی جھوٹے جاندارے لے کر ہاتھی جیسے عظیم الجثہ جانور تک ہرایک

میں کچھ نہ کچھ منفعت اللہ تعالی نے رکھی ہے اور میں ہمارا عقیدہ ہے۔

کیڑوں کا شرعی تھم کے بارے میں شام اقسام کا کھانا حرام ہے سوائے ان کیڑوں کے جو ماکولات میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کیڑوں کے بروں کا شرعی تھم کے بارے میں شوافع کے بہال تین صور تیں ہیں۔ اول یہ کہ جس چیز میں وہ پیدا ہوا ہے اس چیز کے ساتھ اسے کھانا جائز ہے تنہا کھانا جائز نہیں۔ ہی صورت میں کھانا جائز نہیں۔ دو سری صورت میہ کہ ان کو کسی بھی صورت میں کھانا جائز نہیں۔ تیسری صورت میہ ہے کہ وہ برصورت میں کھاسکتے ہیں جس چیز میں وہ پیدا ہوا ہے اس میں بھی اور اس سے علیحدہ بھی۔ نیز کیڑوں میں۔ تیسری صورت میں جھی اور اس سے علیحدہ بھی۔ نیز کیڑوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی بیج بھی ناجائز ہے سوائے اس سرخ کیڑے کے جو بعض شہروں میں بلوط <sup>سے</sup> کے در خت میں پایا جاتا ہے جس سے لوگ رنگائی کا کام لیتے ہیں۔ ریٹم کے کیڑے کی بیع بھی جائز ہے اور اس کو توت کے بیے کھلانا داجب ہے اور اس کو دھوپ میں ڈالنابھی جائز ہے جاہے

وواس سے بلاک ہوجائے اس لئے کہ اس سے منفعت حاصل ہوتی ہے۔ کیڑوں کے طبی فوا کد ا وس لیا ہو تو انشاء اللہ اس کو فائدہ ہو گا۔ آگر رہیم کاکیڑا مرغی کو کھلایا جائے تو وہ مرغی بہت موثی ہو جائے

گی- آگر ذہل اصغرے کیڑے کو پرانے زینوں کے تیل میں ملا کر سنج سر کی مستقل مالش کی جائے تو مخجا پن ختم ہو جاتا ہے- یہ نسخہ

کیڑوں کی خواب میں تعبیر اللہ میں کیڑوں کو دیکھنے کی تعبیر آپن کے دشمنوں سے کی جاتی ہے۔ ریٹم کے کیڑے تاجر کے کیڑوں کی خواب میں ریشم کا کیڑا لئے اور بادشاہ کے لئے رعیت کی علامت ہے۔ اگر کوئی مخض خواب میں ریشم کا کیڑا

پولے تو اس کو نفع حاصل ہو گلہ بعض او قات مطلق کیڑوں کو خواب میں دیکھنا مال حرام یا ضرر کی نشانی ہے۔لنذا آگر خواب میں کسی مخص کے ہاتھ سے کیڑا چھوٹ جائے تو گویا اس سے وہ ضرر زائل ہو گیا۔ بھی کیڑوں کی تعبیر موت کا قرب اور عمر کاختم ہو جانا ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

# دو الة

(اومڑی)دوالة (اومڑی کو کہتے ہیں اور لومڑی کا بدنام اس کے نشاط کے باعث رکھاگیا ہے۔اس لئے کہ واملان کے معنی نشاط کی عال کے آتے ہیں۔

# الدودمس

(سانپ)الدودمس: سانپ کو کہتے ہیں-ابن سیدہ نے کہاہے کہ بیر سانپ اس قدر زہریلا ہو تاہے کہ جمال تک اس کی پھنکار مینچق ہے وہاں تک آگ لگ جاتی ہے۔اس کی جمع دومسات اور دوامیس آتی ہے۔

(موثااونث) الدوسر : موت اونث كوكت بي-

# الديسم

(ریکھ کا بچہ) الدیسم اریکھ کا بچہ- بعض جعزات نے اس کو لومڑی کا بچہ اور بعض نے بھیڑ یے اور کتیا کا مشتر کہ بچہ بھی کما ہے۔ لیکن صحح میں ہے کہ ریچھ کا بچہ ہے۔ البتہ ایک بات تو طے ہے کہ چاہے یہ ریچھ کا بچہ ہویا دیگر کسی درندے کا اس کا

ا بلوط ایک در خت ہے جس کا پھل کول اور پتیال کٹاؤ دار ہوتی ہیں۔ اس کی چھال سے لوگ دباخت کا کام لیتے ہیں۔

کھانا حرام ہے۔

# الديك

(مرغ) الدیک: مرغ کو کتے ہیں اس کی جمع دیوک اور دیکھ آتی ہیں اور اس کی تصغیرو دیک آتی ہے۔ مرغ کی کنیت ابو حمان 'ابو جماد 'ابو علیہ 'ابو منذر 'ابو جمان 'ابو یقظان 'ابو برا کل آتی ہیں۔ مرغ کی خاصیت ہے ہے کہ نہ اس کو اسپنے بچے سے انسیت ہوتی ہے اور نہ کی ایک جورو (مرغی) سے 'یہ طبعاً احمق ہوتا ہے۔ اس کی جمانت کی دلیل ہے ہے کہ جب کی دیوار سے گر جاتا ہے تو اس میں اتی سوجھ نہیں رہتی کہ اسپنے گر چلاجائے۔ لیکن احمق کے ساتھ ساتھ اس میں بعض خصائل جمیدہ بھی پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی ماتحت تمام مرغیوں میں برابری رکھتا ہے۔ کی ایک کو دو سری مرغیوں پر ترجیح نہیں دیتا ہے۔ مرغ میں سب سے بوی خوبی ہے کہ اس کو رات کے او قات معلونم ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب اس کے بولنے کا وقت آتا ہے تو عین وقت پر بولنا ہے بھی اس میں خطاء نہیں کرتا۔ صبح سے پہلے اور صبح کے بعد برابر بولنا رہتا ہے (فسیحان من ہداہ لذالک) اس وجہ سے پر بولنا ہے بھی اس میں خطاء نہیں کرتا۔ صبح سے پہلے اور صبح کے بعد برابر بولنا رہتا ہے (فسیحان من ہداہ لذالک) اس وجہ سے قاضی حسین متولی اور رافع فی وغیرہ نے تجربہ کار مرغ کی آواز سے نماز کے او قات کی تعین کے جواز کا فتو کی دیا ہے۔ مرغ کی ایک عجیب عادت ہے کہ جب یہ کی ایک جب کی ایک جمال مرغیاں ہوں تو یہ سب سے جنتی کرتا ہے۔ ابو بکر صنوبری نے مرغ کی ایک عین مندرجہ ذیل اشعار کے ہیں:

مغرد الليل ما يالوک تغريدًا هل الکوی فهو يدعو الصبح مجهودًا ترجمہ:- رات كے وقت ميں بائك دينے والا جو بھى بائك دينے ميں كو تاہى نہيں كر تا حالا نكہ وہ نيند سے بو جھل ہو تا ہے مگر بروقت بائك ضرور ديتا ہے۔

لما تطرب هذا لعطف من طرب وهد الصوت لما مده الجيدا ترجمه: عالم مرور من حركت كرتا كاور كمي كمي بوقت بانگ اين آواز خوب كينيتا كيني

جمد: عالم مرور مين حركت كرتاب اور بهي بهي بوقت بانگ اپني آواز خوب تحييختاب". كلابس مطرفا مرخ ُذوانبه تضاحک البيض من اطرافه السواد

ترجمہ: اس نے بین رکھا ہے عباء کو جس کی گھنڈیاں لکلی ہوئی ہیں اور اس کے سیاہ بالوں کے ساتھ کانوں کی جگہ دو سفید جھے نظر آتے ہیں۔

حالی المقلد بوقیست قلائدہ بالودد قصر عنها الورد توریدا ترجمہ:۔اس کے گلے میں ہار ہے لیکن ہار کو پھول کے ہار پر قیاس نمیں کیا جاسکتا۔

تاریخ ابن خلکان میں محمد بن معن محمد بن صمادح معظم کے حالات میں ابو القاسم اسعد ابن بلیط کے قصیدے کے یہ اشعار مرغ

اله الديك البحر : مجملي كى ايك قاص فتم Scarus Gallus Forskal كو كيت بين- مقط مين بير نام Apogononnularis مجملي كو ويا جاتا ہے۔ "الديك الغبه اور "الديك المجبل" Myripristismurojan كو كما جاتا ہے۔ اى طرح ديك الجبل بو عجت Holocemtrum Eubrum كو اور ديك بومنذره Priacanthus Boops كو كت بين۔

کی صفات میں ند کور ہیں۔

کان انو شروان اعطاه تاجه و ناط علیه کف ماریة القرطا ترجمہ: نوشیرواں نے اسے اپنا تاج دیا ہے اور مار سیر نے اس کے کانوں میں بالیاں پہنائی ہیں۔

سبى حلة الطاوس حسن لباسه ولم يكفيه حتى سبى المشية البطاء

رجمہ:۔ موری پوشاک کویا اس نے عاصل کرلی مگرموری پوشاک میں جو نقص تھااس سے خود کو بچالیا۔ شرجمہ:۔ موری پوشاک کویا اس نے عاصل کرلی مگرموری پوشاک میں جو نقص تھااس سے خود کو بچالیا۔

جاحظ نے لکھا ہے کہ ہندوستانی مرغ کے تھم میں بی چورائ 'نطی ' سندھی اور حبثی مرغ بھی آتے ہیں اور اہل تجربہ لکھتے ہیں کہ سفید مرغاپالنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ گھر کی حفاظت بھی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ سفید مرغ کو گھر میں ذرج کیا جائے تو گھر میں بے برکتی پیدا ہوتی ہے۔

حديث مين مرغ كاذكر:-

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بعض حضرات نے نقل کیا ہے کہ "سفید مرغ مجھے محبوب ہے"۔ لیکن یہ قول (حدیث) عابت نہیں ہے بلکہ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "سفید مرغ مجھے پند ہے"۔ شیطان اسے ناپند کر تا ہے کیونکہ یہ اپنے مالک کو بروقت دگا تا بھی ہے اور اس کے گھر کی حفاظت بھی کر تا ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھراور مساجد میں مرغوں کو پالنے کے لئے فرماتے تھے۔

تمذيب من حفرت انس سے روايت م

ونی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشادِ فرمایا که سفید اور کمردار مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست جبریل گا دوست ہے۔ یہ اپنے گھر اور اپنے پڑوسیوں کے سولہ گھروں کی حفاظت کر تاہے"۔ ۔

اس روایت کے راوی ضعیف ہیں-شخ محب الدین طبری روایت کرتے ہیں:-

"نبی کریم صلّی الله علیه وسلم کاایک سفید مرغانهااور صحابه کرام این ساتھ سفریس مرغ لے جایا کرتے تھے تاکہ نماز کے او قات جان سکیں"۔

صححین وسنن ابی داؤد' ترندی و نسائی وغیرہ میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے:

دنی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو الله تعالی سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ کو دیکھااور جب گدھے کی آواز سنو توشیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو ویکھا"۔

معم طرانی اور تاریخ اصفهان می روایت ب که:

"نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کا ایک مرغ ہے اس کارنگ سفید اور اس کے دونوں بازو زبرجد یا قوت اور موتیوں سے مزین بیں ایک بازواس کامشرق میں اور دو سرا مغرب میں 'اس کی ٹائٹیں ہوا میں معلق بیں اس کا سرع ش کے نیچ ہے روزانہ صبح کے وقت وہ اذان دیتا ہے اس کی آواز سوائے جن وانس کے آسان و زمین کی جملہ مخلوق سنتی ہے یہ آواز من کر زمین کے مرغ جواب دیتے ہیں جب قیامت کادن قریب آئے گاتو اللہ تعالی اس مرغ کو تھم دے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گاکہ اپنے بازو سکیٹر کے اور اپنی آواز بند کر دے۔ اس وقت جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق کو معلوم ہو جائے گاکہ قیامت قریب آگئ ہے"۔

طرانی اور بیہق نے شعب میں محد بن منکد رسے بروایت حضرت جابر روایت کیا ہے:

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کے پاؤں تحت الٹریٰ میں ہیں اور کر دن عرش تک پہنچتی ہے۔جب رات کا کچھ حصہ گزر جاتا ہے تو کہنے والاسبوح قلوں

کتا ہے تو مرغ بھی اس کے ساتھ بانگ دیتا ہے"- (لیکن جن صاحب نے حضرت جابر ؓ سے یہ روایت کی ہے ان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ احادیث منکرہ روایت کرتے ہیں-

حفرت توبان کی روایت میں ہے:۔

"خدا تعالی کا یک مرغ ہے جس کے پاؤں تو تحت الثری اور گردن تا عرش ہے اور دونوں بازو ہوا میں جنہیں وہ صبح کے ویت پھڑ کا اللہ علی اللہ علی ہے۔ ویت پھڑ پھڑا تا ہے اور کمتا ہے سبحان الملک القدوس رہنا الملک الرحمٰن لا الدغیرہ"۔

علی روایت کرتے ہیں:۔

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد ہے کہ اللہ تعالی کو تین آوازیں پند ہیں مرغ کی آواز' قرآن کریم کی تلاوت کرنے والوں کی آوازاور صبح کے وقت استغفار کرنے والے کی آواز''۔

امام احمدٌ ابو داؤرٌ اور ابن ماجهٌ حضرت خالدٌ جہنی سے روایت کرتے ہیں:

"آپ صلى الله عليه وسلم في ارشاد فرماياكه مرغ كو گالى مت دياكرو-كيونكه بيه نمازك لئ جاتاب"-

امام حلیمی فرماتے ہیں کہ آپ کے اس فرمان میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس چیز سے خیر حاصل ہوتی ہو اس کو گالی نہیں دہی چاہیے اور نہ اس کی توہین کرنامناسب ہے بلکہ اس کاحق یہ ہے کہ اس کی تکریم کی جائے۔

ما كم نے معددك ميں اور طبرانى نے حضرت ابو ہريرة سے روايت كى ہے:۔

"نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد قرمایا کہ جھے اللہ تعالی نے اجازت دی کہ میں اس مرغ کا تذکرہ کروں جس کے پاؤل زمین میں اور اس کی گردن عرش کے نیچ ہے اور یہ کہتاہے سبحانک مااعظم شانک کیاگ ہے تیری ذات برتر ہے تیری شان"۔ ہے تیری شان"۔

ابوطالب می اور امام غزالیٌ بیان کرتے ہیں۔

"میمون" سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جھے یہ روایت پنجی ہے کہ عرش کے پنچے ایک فرشتہ مرغ کی شکل کا ہے اس کے پنجے موتیوں کے ہیں اور اس کا صیعہ زمرد کا ہے۔ جب رات کا تمائی حصہ گزر جاتا ہے تو اپنے پکھوں کو ایک مرتبہ جنبش رہتا ہے اور کہتا ہے چاہیے کہ قائمین (رات کی عبادت کرنے والے) اٹھ جائیں اور جب رات کا نصف اول گزر جاتا ہے تو دو سری مرتبہ اپنے بازو کو جنبش رہتا ہے اور کہتا ہے چاہیے کہ نمازی لوگ بیدار ہو جائیں اور صبح ہو جاتی ہے تو پھر اپنے بازو کو جنبش رہتا ہے جا ہیے کہ فالین بیدار ہو جائیں اس حال پر کہ ان پر ان کا وبال رہے"۔ اپنے بازو کو جنبش دیتا ہے اور کہتا ہے کہ عافلین بیدار ہو جائیں اس حال پر کہ ان پر ان کا وبال رہے"۔ حدیث شریف میں جو یہ آیا ہے کہ مرغانماز کے لئے جگاتا ہے اس کے معنی یہ نہیں کہ وہ حقیقتاً یہ کہتا ہے کہ اٹھونماز کا وقت ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں ہیہ بات رکھی ہے کہ صبح کے وقت جو نماز کا صبحے وقت ہو تا ہے اس میں وہ بار بار باتک دیتا ہے اس سے سونے والے کی آگھ کھل جاتی ہے اور وہ اٹھ کر نماز اداکر تاہے۔ للذا وہ نماز کے لئے اٹھانے کا ایک ذریعہ بن گیاہے اور اس کو مجازاً بلانے یا جگانے سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ کسی غیروفت میں اذان دینے لگے تو اس کی آواز پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کیونکہ بااو قات ایبامشاہرے میں آچکا ہے کہ بعض مرغ صبح صادق سے پہلے ہی انسانوں کی آہٹ من کربو لئے لگتے ہیں-

تکتہ:۔ سل بن ہارون بن راہوریہ خلیفہ مامون رشید کے یہاں ملازم تھا۔ میہ حکیم اور نمایت فصیح ویلیغ شاعر ثقافارسی الاصل اور شیعہ

المذہب تھا اور عربوں سے بہت تعصب رکھتا تھا۔ ادب وغیرہ میں اس کی بہت سی تصانیف بھی ہیں۔ جاحظ نے اس کی حکمت و شجاعت وغیرہ کی بہت تعریف کی ہے لیکن ان خوبیوں کے باوجود نهایت درجہ کا پخیل تھا۔ اس سلسلہ میں اس کے بہت ہے قصے مشہور

ہیں-ان قصول میں بیا جھی ہے:-

"وعبل كابيان ہے كہ ايك دن جم اس كے يهال بيٹے ہوئے تھے جم كو باتوں باتوں ميں دير ہو عنى اور اس كى بير حالت تھى كم بھوک کے مارے اس کا الیعنی سل بن ہارون کا) دم نکلا جا رہا تھا۔ جب اس سے ضبط نہ ہو سکا تو اس نے غلام سے کھاتا لانے کو کما۔ غلام ایک بیالہ میں پکاہوا مرغ لے کر حاضر ہوا۔ سہیل نے پیالہ غورے دیکھنے کے بعد کما کہ اس کا سرکمال ہے؟ خلام نے جواب دیا کہ میں نے اس کو پھینک دیا ہے۔ بیر سن کر اس نے کہا کہ میں مرغ کی ٹانگ کو بھی پھینکنا گوارہ نہیں کر تابیہ تو سرتھا۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ سرر ئیس الاعضاء ہو تا ہے ادر اس سے مرغااذان بھی دیتا ہے۔ سرپر ہی کیسرہوتی ہے جس کولوگ متبرک سبھتے ہیں اور اس میں آئے سے تثبیہ دیتے ہیں اور دردگردہ کے لئے اس کاد ماغ عجیب خاصیت اور تاثیرر کھتا ہے۔ اگر تخصے میر گمان تھا کہ میں اس کو نہیں کھاؤں گاتو میرے گھروالے اس کو کھانے کے لئے موجود تھے۔ جا ذرااس کو تلاش کر کے لا۔ غلام نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کمال ہے؟ اس پر ابن راہویہ نے کما کہ

م بخت تواس کو پھینکا کیوں تونے تواس کو اپنے پیٹ میں ڈال لیا ہے"-ویک کا شرعی تھم | مرغ کابھی وہی تھم جو مرغی کا ہے لینی اس کا کھانا طلال ہے۔اس کو گالی دیناجائز نہیں۔ جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔ کائل میں عبداللہ بن نافع مولی بن عمر حضرت ابن عمر اسے روایت کرتے ہیں کہ دونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ مرغوں کو 'بکروں کو اور گھو ڈوں کو تھی مت کرو"۔

ا مام شافعیؓ کے مناقب میں زکور ہے کہ آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ فلال نے میرے مرغ کو خصی کر دیا۔ آپ نے فرملیا کسر اس پر جنایت واجب ہے۔ مرغوں کو لڑانے کی نئی کے متعلق بحث باب الکاف میں کبش کے همن میں آئے گا۔

ضرب الامثال اور كماوتيں الل عرب كتے ہيں الشجع من ديك اور افسد من ديك، مرغ سے زيادہ بماور اور مرغ سے

فائدہ:۔ امام مسلم و میر محدثین نے روایت کی ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی الله عندنے خطبہ دیا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھاہے جس سے معلوم ہو تا ہے کہ میراوقت آگیا ہے اور وہ خواب میر ہے کہ ایک مرغ نے میرے تین ٹھو تمکیں ماریں اور ایک روایت میں یہ الفاظ میں کہ گویا اس سرخ مرغ نے میرے دویا تین تھو تکیں ماریں۔ میں نے اس خواب کو حضرت اساء بنت عمیس سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو ایک عجمی فخص قتل کرے گا۔ حضرت عمر نے میہ خطبہ جمعہ کے دن دیا تھااور

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ا کلے بی بدھ کو آپ پر حملہ ہو گیا۔ اکٹرین الی

حاکم نے سالم ابن جعدے انہوں نے معدال بن ابی طلحہ سے اور انہوں نے حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ آپ نے منبر پر فرملیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے میرے تین ٹھو تمکیں ماریں جس کی تعبیر میں نے یہ لی کہ ایک عجمی مجھ کو قتل کرے گا۔ پھر فرملیا کہ میں نے اپنامعالمہ ان چھ آدمیوں کے سپرد کیا ہے جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت راضی تھے

۔ یہ ۔ حضرت عثال "' حضرت علی " حضرت ابو طلح" حضرت زمیر" حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ٌ اور حضرت سعد بن د قاص رضی الله عنهم اجمعین-ان میں سے جو خلافت کاخواستگار ہو وہی خلیفہ ہے۔

لیکن ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر دار کیا گیا اور آپ زخی ہو گئے تو صحابہ میں سے آپ نے چھے آدمیوں کو ختنب فرملیا اور یہ وہی حضرات سے جن کاذکر اوپر ہو چکا- حضرت سعد ان ابن ابی و قاص اس وقت موجود نہیں ہے۔ حضرت عمر نے اپنے صاجزادے ابن عمر کو صرف مشیر مقرر کیا اور ان کو امید داران میں نہیں رکھا۔ مسور ابن محزمہ اور تین انسار کو یہ عکم دیا گئے اگر تین دن کے اندر اندر ان میں سے کوئی خلافت کے لئے کھڑا ہو گیا تو فیما ورنہ ان کی گر دنیں اڑا دیتا۔ کیونکہ پھران سے مسلمانوں کو کوئی امید اور خیر نہیں رکھنی چاہیے۔ اور اگر ان میں دو فریق ہو گئے اور دونوں جانب برابر رائے ہوئی تو جس جانب عبدالرحمٰن بن عوف ہول ہوگی۔ پھریہ وصیت فرمائی کہ تین دن تک حضرت صہیب اوگوں کو نماز پڑھائیں عبدالرحمٰن بن عوف مول کے دہ راحمٰن بن عوف شے خود کو امیدوار خلافت سے سبکدوش کرے حضرت عمان سے خلافت کی ۔ بیانا خر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عمان سے خلافت کی ۔ بیانا خر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف شے خود کو امیدوار خلافت سے سبکدوش کرے حضرت عمان شے خلافت کی ۔ بیانا خر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف شے خود کو امیدوار خلافت سے سبکدوش کرے حضرت عمان شے خلافت کی ۔ بیانا خر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف شے خود کو امیدوار خلافت سے سبکدوش کرے حضرت عمان شے خلافت کی ۔ بیانا خر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف شے خود کو امیدوار خلافت سے سبکدوش کرے حضرت عمان شے خلافت کی ۔ بیانا خر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف شے خود کو امیدوار خلافت سے سبکدوش کرے حضرت عمان شے منان سے خلافت کی ۔ بیانا خر نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عمان شیا

بیعت کرلی- حفزت عمر کی شهادت وغیره اور باقی حالات باب الممزه میں لفظ اوز کے تحت گزر چکے وہاں دیکھا جائے۔ یہاں مزید حالات

اور طوالت اور تکرار کے باعث ترک کردیا گیا ہے۔

ابو لُولُو فاری جو حفرت مغیرہ ابن شعبہ کاغلام تھااور خربہا آتش پرست یا نھرانی تھا۔ اس نے حفرت عراب ہشید کیا تھا۔ کتے ہیں کہ ابو لُولُو فاری جو حفرت عمر پر تین وار کئے اور ان تین میں ہے ایک وار اس نے ناف کے نیچے کیا۔ حضرت عمر اس کے پہلے ہی وار احملہ) پر بولے کہ جھ پر کنا تملہ آور ہوا ہے اور بی الفاظ کتے ہوئے مصلے سے پیچے ہٹ گئے۔ آپ کے مصلے سے ہئے ہی عبدالرحمٰن بن عوف فوراً مصلے پر پہنچ گئے اور نماز پوری کرائی۔ ابو لُولُو تملہ کے بعد بھاگ کھڑا ہوا اور اس طالت میں کہ اس کے عبدالرحمٰن بن عوف فوراً مصلے پر پہنچ گئے اور نماز پوری کرائی۔ ابو لُولُو تملہ کے بعد بھاگ کھڑا ہوا اور اس طالت میں کہ اس کے ایک ہاتھ میں خبر تھاجس کو وہ دا کیں ہاکی گئی اس چالای کو و بھی کر ایک انسازی نے اپنی چاور اس پر ڈال دی اور اس کو قابو میں کرنا چاہا۔ ابو لُولُو نے جب دیکھا کہ وہ اس چاور سے چھٹکارا نہیں پاسکتا تو اس نے اپنی خبر کے خود کشی کرئی۔ نماز پول کو حضرت عمر پر ابو لُولُو کے تملہ کی خبر تک نہ ہوئی۔ البتہ جب نمازیوں کو حضرت عمر پر ابو لُولُو کے تملہ کی خبر تک نہ ہوئی۔ البتہ جب نمازیوں کو حضرت عمر پر ابو لُولُو کے تملہ کی خبر تک نہ ہوئی۔ البتہ جب نمازیوں کو حضرت عمر پر ابولُولُو کے تملہ کی خبر تک نہ ہوئی۔ البتہ جب نمازیوں کو حضرت عمر پر ابولُولُو کے تملہ کی خبر تک نہ ہوئی۔ البتہ جب نمازیوں کو حضرت عمر پر ابولُولُو کے حملہ کی خبر تک نہ ہوئی۔ البتہ جب نمازیوں کو احساس ہوا عمر سبب پھر بھی معلوم نہ ہو سکا۔ حضرت عمر پر کو وہ کی حضرت عمر کو دار حساس ہوا عمر سبب پھر بھی معلوم نہ ہو سکا۔ حضرت عمر کی وہ خب

ے لوگ آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے اور آپ سے کہنے لگے کہ امیرالمومنین آخری وصیت فرماد بیجئے تو آپ نے انتخابِ خلیفہ کے لئے ایک کمیٹی کااعلان فرمایا۔ بیہ حادثہ ۲۷/ ذی الحجہ ۲۳ھ میں پیش آیا اور حضرت عمر کی وفات ۲۸/ ذی الحجہ ۲۳ھ کو ہو گئی۔

ہونے کے بعد شدید پیاس کی تو آپ کو فوراً نبیذ پلائی گئی لیکن میہ فورا ناف پر لگے زخم سے باہر آگئی۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے کما کہ نبیز

باہر لکل ری ہے اور کچھ نے کہا کہ خون نکل رہا ہے۔اس لئے پھر آپ کو نبیذ کی جگہ دودھ بلایا گیا مگروہ بھی زخم سے باہر نکل گیاجس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ بھی کماجاتا ہے کہ عبیداللہ ابن عمر ہرمزان پر جھٹے اور اسے قل کر دیا۔ بلکہ ایک نصرانی کو بھی مار دیا۔ ان دونوں مقتولوں نے ابو لُولُو کو حضرت عمر کے قل کے لئے تیار کیاتھا اور یہ بھی ہے کہ عبیداللہ ابن عمر نے ابولُولُو کی ایک بچی کو بھی مارڈ الاتھا۔ ان کی دیت

۔ حضرت عمر ؓ کے دورِ خلافت میں عظیم فتوحات ہو کمیں۔ آپ ہی نے غز دات ؓ گرمی اور سردی کے اعتبار سے تقسیم کئے تھے اور پخی سر پر سے اعتمال سر متعمل کے زوالے کہتی آہے، ہی ہوں آپ ہی نے سرے پہلے تحریر دل پر ما قاعدہ میرکااستعمال شروع

تاریخ کو من ھے کے اعتبار سے متعین کرنے والے بھی آپ ہی ہیں آپ ہی نے سب سے پہلے تحریروں پر با قاعدہ مسرکااستعال شروع کیا مگر مبر کے سلسلہ میں آپ کی طرف اس کی نسبت صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ آپ سے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی

ایک انگشتری تقی جس کو آپ نے بطور مربھی استعال کیا تھا۔ آپ کے دور میں ہی درے سے پٹائی بھی شروع ہوئی۔ آپ خود بھی اپنے ساتھ ایک درا رکھتے تھے آپ ہی نے سب سے پہلے

اپ کے دورین، ن درج سے پہل کی طرون ہوں۔ آپ مور کی بھی مثل نے دالے بھی حضرت عمر ہی ہیں 'ورنہ پہلے یہ بیت حضرت علی خوید دعادی کہ ''خدا تمهاری عمر دراز کرے ''۔ مقام ابراہیم کو چیچے ہٹانے والے بھی حضرت عمر ہی ہیں 'ورنہ پہلے یہ بیت اللہ سے بالکل قریب تھا۔ آپ ہی نے تراوح کا اہتمام کیا اور ایک امام متعین کرکے سب کو تھم دیا کہ ان کی اقتداء میں تراوح کا ادا

کریں۔ آپ اپنے دورِ خلافت میں مسلسل دس سال تک امیرالج بھی رہے۔ آپ کا آخری جج ساتھ میں ہے جس میں آنحضور صلی الله علیہ وسلم کی بیبیاں بھی ہم سفر تھیں۔ جب مدینہ لوٹ کر آئے تو وہ خواب دیکھاجس کاہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔ ت ن ک نکاح حصریہ علی منی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم ہے بھی کیا تھا اور حضرت ام کلثوم کام موالیس ہزار درہم

آپ نے ایک نکاح حضرت علی رضی اللہ عند کی صاجزادی ام کلثوم سے بھی کیا تھااور حضرت ام کلثوم کامبرچالیس بزار درہم

آپ نے اپنے بیٹے عبیداللہ کو شراب نوشی پر سزاوی تھی۔ جس وقت آپ کے صاحبزادے پر بیہ حدجاری ہو رہی تھی تو آپ کا بیٹا چلا رہا تھا کہ اباجان آپ تو مجھے بالکل ہی مارے ڈالتے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب میں فرمایا تھا کہ ہاں! خدا تعالی کو بتانا کہ بیہ حد مجھ پر میرے باپ نے قائم کی ہے۔

بعض روا بیوں میں سیہ ہے کہ شراب نوشی کی سزا ابوشحمہ (ان کے نام عبدالرحمٰن تھا) کو دی گئی تھی۔ ابوشحمہ کی والدہ حضرت عمرؓ امرول تھیں اور ان کانام بیست تھا۔

کی ام دلد تھیں اور ان کانام ہیبت تھا-بعض مور خین کے نزدیک بیہ بات صحیح نہیں ہے کہ عبیداللہ بن عمرؓ نے دو آدمیوں کو مارا تھایا ابو لُولُوکی بچی کو قتل کیا تھا-سیست در ایک سیست کی سیست تھے جاتے ہوئے کہ عبیداللہ بن عمرؓ نے دو آدمیوں کو مارا تھایا ابولُولُوکی بچی کو قتل کیا تھا۔

کچھ معترعلاء کی رائے ہے کہ رقبہ بنت رسول اللہ کے یمال حضرت عثمان کے ایک بچہ پیدا ہوا تھاجس کانام عبداللہ تھااور اس بچہ کی وجہ سے حضرت عثمان ابو عبداللہ کملاتے ہیں۔اس بچہ کی عمر صرف سات سال ہوئی۔ کہتے ہیں کہ جب یہ بچہ سات سال کا تھاتو ایک قائل مرغ نے اس کے چرے پر سات ٹھو تکمیں ماریں۔اس وجہ سے یہ بچہ اپنی والدہ کے بعد سمھ میں وفات پاگیا۔اس کے علاوہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے کوئی اور بچہ پیدا نہیں ہوا۔

حضرت رقیہ جب جبشہ پینی تو وہاں کے نوجوان آپ کے حسن و جمال کو دیکھتے اور جران ہوتے تھے۔ حضرت رقیہ کو ان نوجوانوں کے اس عمل سے تکلیف تھی۔ چنانچہ آپ نے ان کے حق میں بد دعاکی جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔ یہ لڑکے کہتے تھے کہ "رقیہ کا زخم ایسالگتا ہے جیسا کہ مرغ کی ٹھو تکیں"۔
"رقیہ کا زخم ایسالگتا ہے جیسا کہ مرغ کی ٹھو تکیں"۔
اس مضمون کو شاعر نے اس طرح کما ہے۔

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ویوما کحسو الدیک قد بات صحبتی ینالونه فوق القلاص العیاهل ترجمه: ایک دن مرغ کی شوگول کی طرح مجھے اپنی رفاقت میں لگائے اور کس قدر جلد لگائے"۔ مرغ کی آنکھ کی سفیدی بھی مشہور ہے۔ چنانچہ مثل مشہور ہے اصفی من عین الدیک یعنی فلال کی آنکھ مرغ کی آنکھ سے بھی زیادہ شفاف ہے۔

بکر العاذلون فی وضع الصبح یقولون لی اما تستفیق ویلو مون فیک یا ابنة عبد الله ترجمہ: للمت کرنے والیوں نے گئے ہیں۔ ترجمہ: للمت کرنے والیوں نے تؤکے ہی جھے سے کہا کہ کیا تو ہوش میں نہیں آئے گا۔ یہ جھے طامت کرتی ہیں۔ والقلب عند کم مو هوق لست ادری اذا اکثر والعذل فیها اعدویلو منی ام صدیق ترجمہ: حالا نکہ میرا دل ان کے پاس گرفآر ہے۔ میں یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ جب یہ جھے خوب طامت کرتی ہیں تو آیا یہ طامت میں وادر ادر کرتی ہیں یا دوست کا۔

ودعوا بالصبوح یوما فجاعت قینة فی یمینها ابریق ترجمہ:۔ تڑے بی تڑے کئی شراب طلب کی توایک باندی اپنے ہاتھ میں جام شراب لئے ہوئے پنجی۔ قدمته علی عقار کعین الدیک صفی سلافها الراووق ترجمہ:۔ وہ چلی آرہی تھی اس حال میں کہ اس کی آئکسیں مرغ کی آئکھوں سے بھی زیادہ صاف و شفاف تھیں۔

مرغ کے طبی فوائد اللہ مرغ کا گوشت اعتدال کے ساتھ ساتھ کرم خٹک ہے۔ جس مرغ کی آواز میں اعتدال ہو گااس کا گوشت مرغ کے طبی فوائد اللہ مرغ کا گوشت قولنج کے مریفنوں کے لئے نفع بخش ہے۔ اس کے کھانے سے جسم کو عمدہ غذا فراہم ہوتی ہے۔ سرد مزاج والوں اور بو ڑھوں کے لئے مفید ہے۔ موسم سرما میں اس کا کھانا زیادہ فائدہ مند ہے۔ بو ڑھے مرغ کا

گوشت پکانے سے اس کی قوت ختم ہو جاتی ہے-جوان مرغ کا گوشت دافع قبض ہے-جو ژوں کے درد' رعشہ 'پڑانے تیہ بخار کے لئے مفید ہے-بالخصوص جب اس میں بہت زیادہ نمک ماء کرنب اسفاناخ ڈال کر پکایا جائے۔

مرغی کے بچے اذان دینے سے قبل تک ہر مخص کے لئے کیسال طور پر عمدہ غذائیت پیدا کرتے ہیں۔ مرغی کا گوشت انڈے دینے سے پہلے تک عمدہ ہو تا ہے۔ اگر اس کا گوشت کھانے پر مداومت کی جائے قر بھتر ہے۔ مرغ کا دماغ یا اس کا خون کیڑے کے کا سخے کی جگہ پر ملا جائے قو مفید ہے۔ مرغ کا خون آ کھ میں بطور سرمہ استعمال کرنے سے آ کھ کی سفیدی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر مرغ کی کیسر جلا کر ایسے مخص کو بلادی جائے جو بستر پر بیشاب کر دیتا ہو تو اس کا یہ مرض ختم ہو جائے گا۔ اگر مرغ کے سربر اور کیسر پر تیل مل دیا جائے تو وہ اذان دیتا بند کروے گا۔

مرغ کے دونوں بازدوَں کے کنارے پر دوہڑیاں ہوتی ہیں۔ اگر داہنے بازو کی ہڑی کو اس مخص کے مگلے ہیں ڈال دیا جائے تو اس
کا بخار جاتا رہے گا۔ مرغ کا خصیہ اگر بانی ہیں ابال کر الی عورت جس کے حمل نہ قرار پاتا ہو کھالے تو حمل ٹھر جائے گا۔ لیکن اس
خصیہ کو عورت حالت حیض میں تین ہوم تک مسلسل کھائے اور اسی دوران اس کا شوہر اس سے جماع کرے تب فائدہ ہو گا (صالت
حیض میں عورت سے جماع جائز نہیں۔ از مترجم) جو ہخص جماع کشر کا طالب ہو اس کو چاہیے کہ ان خصیوں کو کاغذ میں لیبیٹ کر اپنے
بازو میں باندھ لے جب تک یہ خصیہ بندھے رہیں گے تب تک انزال نہیں ہو گااور سختی رہے گی۔ اگر کسی پاگل مخص کو سرخ یا سفید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حيات الحيوان جلد دوم

مرغ کی کیسر کی دھونی دی جائے تو عجیب وغریب فائدہ ظاہر ہو گا۔ آگر مرغ کا پتا بکرے کے شور بہ میں ملاکر نمار مند پیا جائے تونسیان زدہ اور بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جائیں گی۔

اگر مرغ کاخون شمد میں ملاکر آگ پر رکھ دیا جائے تو پھرذکر پر اس کی مالش کی جائے تو ذکر کو اور باہ کو قوت دیتا ہے- آگر مرغ کا خصیہ کسی لڑاکا مرغ پرلگادیا جائے تو پھرکوئی مرغ اس پر غالب نہیں آئے گا۔

مرغ کی خواب میں تعبیر مرغ کو خواب میں دیکھناورج ذیل اشیاء پر دلالت کر تاہے:

(۱) خطیب اور موذن (۲) قاری مطرب (جو گانے کی طرح قرآن کی تلاوت کرے) (۳) جو فخص امریالمعروف کا تھم دے اور خود اس پر عمل نہ کرے کہ مرغاضیج کے وقت اذان دے کر نماز کی یاد دلاتا ہے لیکن خود نہیں پڑھتا۔ بہت نکاح کرنے والے مرد کی بھی کہ می عرغ کو خواب میں دیکھنے پر تعبیر دیتے ہیں اور بھی مرغ کی تعبیرا لیے فخص سے کی جاتی ہے جو بانسری بجاتا ہو اور عور تول کے پاس آنا جاتا ہو اور بھی اس کی تعبیرا لیے تنی سے کی جاتی ہے جو خود پاس آنا جاتا ہو اور بھی اس کی تعبیرا لیے تنی سے کی جاتی ہے جو خود نہ کھائے بلکہ دو سرے لوگوں کو کھلائے۔ بھی مرغ کی تعبیر گھر کے مالک یا مملوک سے کی جاتی ہے اور بھی مرغ کو خواب میں دیکھنا کی علی اور بھی مرغ کو خواب میں دیکھنا کی عالی کے عالم اور بھی مرغ کو خواب میں دیکھنا کی عام اور بھی مرغ کو خواب میں دیکھنا کے علی اور بھی مرغ کو خواب میں دیکھنا کے علی اور بھی مرغ کو خواب میں دیکھنا کے علی اور بھی مرغ کو خواب میں دیکھنا کی صحبت پر دلالت کر تا ہے۔

بیان کیاجاتا ہے کہ ایک مخص محمہ بن سیرین ؓ کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے گھر میں داخل ہو کر جو کے دانے چک لئے۔ ابن سیرین ؓ نے جواب دیا کہ آگر تمہارے گھر سے کوئی چیز غائب ہو جائے تو اطلاع کرنا۔ پچھ دن کے بعد اس مخص نے آگر عرض کیا کہ میرے گھر کی چھت پر سے ایک چٹائی چوری ہو گئی۔ ابن سیرین ؓ نے کہا کہ وہ موذن نے چوری کی ہے۔ چنانچہ جب محقیق کی گئی تو بھی واقعہ لگلا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مخص ابن سرین کے پاس آیا اور کما کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ ایک گھر کے دروازے پرید شعرر طارباہے م

قد كان من رب هذا البيت ماكان هيو الصحابة) ياقوم اكفانا ترجمه: اس مكان كه مالك كوجو حاوثة پيش آيا آيا آ تكه بوقت حادثة دوست چلائ كه وقت سخت آگيا- اپنے كفن كاشمى كا انتظام كر لو"-

ابن سیرین ؓ نے بیہ من کر جواب دیا کہ اس گھر کا مالک چو نتیس روز میں مرجائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دیک کاعد دبھی چو نتیس ہی اہے۔

ایک مخص نے ابن سیرین ؓ ہے آکر عرض کیا کہ میں نے خواب میں مرغ کو اللہ اللہ کہتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابن سیرین ؓ نے جواب دیا کہ جیری زندگی کے صرف تین دن ہاتی رہ گئے ہیں۔ چنانچہ تین روز کے بعد وہ مخص مرگیا۔ بعض مرحبہ مرغ کی تعبیر عجمی آدمی یا غلام سے بھی کی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک اس کی تعبیر موذن یا منادی کرنے والے سے بھی کی جاتی ہے جس کی آواز لوگ بیشہ سنتے رہتے ہیں جیسے موذن وغیرہ۔

# ديكالجن

(ایک چھوٹاساجانور) دیک المجن: ایک چھوٹاساجانورہے جو عموآ باغات میں ملتا ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ آگر اس کو پرانی شراب میں ڈال دیا جائے یہاں تک کہ بیہ اس میں مرجائے۔ اس کے بعد اس شراب کو کسی آبخورے میں کرکے اس کو گھرکے صحن میں دفنادیا جائے تو اس گھر میں مجھی بھی دیمک پیدا نہیں ہو سکتی۔ قزو خی نے ایساہی لکھاہے۔

ابو محمد عبدالسلام جو کہ دولت عباسیہ کامشہور شاعر گزرا ہے۔اس کالقب دیک الجن تھا۔ یہ شیعہ تھااور حضرت حسین ؒ کے بارے میں اس کے کئی مرضیہ مشہور ہیں۔ یہ شاعر بے حیا' بدتمیزاور کھیل کو د کا دلدادہ تھا۔اس کی پیدائش ۱۲اھ میں ہوئی۔ سال کی ہوئی اور اس کی وفات متوکل کے دورِ خلافت میں ۲۳۳ھ میں ہوئی۔

کہتے ہیں کہ جب ابو نواس مفرخصیب کی مدح کرنے کے لئے پنچا تو شاعر دیک الجن اس کو دیکھ کرچھپ گیا۔ ابو نواس نے اس کی باندی سے کما کہ جاکر دیک الجن سے کمو کہ باہر آ جائے۔ کیونکہ تو نے اپنے اس شعرے اہل عراق کو فتنہ میں مبتلا کر دیا ہے۔ شعر میہ ہے۔''

موددة من كف ظبى كانما تناولها من حده فادارها ترجمه:-ايك برن كے باتھوں سے اس طرح حاصل كياكہ گويا اس كے رخسار گھماديے گئے "-

جب باندی نے دیک الجن کو ابو نواس کا بیہ پیغام پنچایا تو وہ باہر آگیا اور ابو نواس سے ملاقات کی اور اس کی ضیافت کی۔
تاریخ ابن خلکان میں اس طرح ند کو رہے کہ دعبل خزاعی جب مصر پنچا اور دیک الجن کو اس کے آنے کی اطلاع دی تو وہ چھپ
گیا۔ دعبل خزاعی نے اس کے گھر پہنچ کر دستک دی تو دیک الجن نے اپنی بائدی سے کملا ڈیا کہ کمہ دو گھر میں نہیں ہیں ' بیہ جواب من
کر دعبل خزاعی اس کا ارادہ سمجھ گیا اور کما کہ دیک الجن باہر آجا اس لئے کہ تو اپنے ان اشعار کی وجہ سے جن وانس میں سب سے
براشاعر بن گیا ہے۔ اشعار بیہ ہیں:۔

فقام یکاد الکاس تحرق کفه من الشمس اومن و جنتیه استعادها ترجمہ:۔ کھڑا ہوا کہ لوگوں کی ہتے لیوں کو جلاتا تھا یہ جلاتا یا سورج کی تپش سے تھایا اس تپش سے جو اس کے رضار سے متعارلی گئ"۔

موددة من كف ظبى كانما تناولها من حده فادارها ترجمه: ايك برن كم اتفول عن المرح حاصل كياكه كوياس كر دخسار كلمادية كئے-ديك الجن بير من كر باير آيا اور دعبل كي ضيافت كي-

# الديلم

(تيتر)الديلم تيتركو كت بين اس كابيان بيك كزر چكا-

#### ابنداية

(سیاہ سفید دافدار کوا) ابن دایة :اس کو ابن دایہ کہنے کی وجہ سہ کہ جب سہ اونٹ کی پشت یا اس کی گرون پر کوئی زخم دیکھتا ہے، تو اس کو کرید کرید کریڈیوں (دیات) تک پنچاویتا ہے۔

فائدہ:۔ "دیات" گردن اور ریڑھ کی ہڈیوں کو کتے ہیں۔ ابن الاعرابی نے اپنی کتاب "النوادر" میں لکھا ہے کہ اونٹ کی کمرے مہردل کی تعداد اکیس تک ہوتی ہے۔ اس سے زاکد نہیں ہوتی اور انسان کے کل چو ہیں مہرے ہیں۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ وماغ کی جڑ سے لئے کر سمرین تک انسان کی کمر میں کل چو ہیں منظے ہیں۔ سات گردن میں اور سترہ کمر میں۔ اس کے علاوہ بارہ صلب میں اور بالخ چیٹ میں 'ان کو سمرین کماجاتا ہے۔ نیز انسان کی کیسلیاں بھی چو ہیں ہیں۔ دونوں جانب بارہ بارہ۔ اور انسان کی کل ہڈیوں کی تعداد ۲۳۸ ہے۔ دل میں بائی جانے والی ہڈی اس سے مشکن ہے۔ اور انسان کے بدن میں کل بارہ سوراخ ہیں 'وو آئکھیں دو کان دو نتھئے 'ایک منہ 'دو پتان 'دو فرج 'ایک ناف 'بدن کے وہ سوراخ جن کو مسام سے تعبیر کرتے ہیں وہ اس شار سے خارج ہیں اس لئے کہ ان کا اطلم ممکن نہیں۔

عتب بن ابی سفیان کا قصم الله سفیان نے اپنے گھرے کسی فرد کو طاکف کا والی مقرر کیا۔ اس والی نے قبیلہ ازد کے کسی عتب بن ابی سفیان کا قصم اللہ عتب کے پاس آگر اس کی شکایت کی اور کما کہ (خدا امیر کا بھلا کرے)

آپ نے بیہ تکم دے رکھاہے کہ جو قفض مظلوم ہووہ میرے پاس آکر فریاد کرے۔ چنانچہ میں مظلوم کی حیثیت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور غریب الوطن ہوں۔ اس فخص نے قدرے بلند آواز سے اپنی بیہ شکایت بیان کی۔ عتبہ نے اس کی شکایت سن کر کہا کہ تو کوئی بد تمیز دہقانی معلوم ہو تاہے جس کو شاید بیہ بھی معلوم نہیں کہ رات اور دن میں کتنی رکعت نماز فرض ہے۔ از دی نے بیہ سن کر کہا کہ آگر میں آپ کو رات دن کی تمام نمازوں کی تفصیل بتا دوں تو کیا آپ مجھ کو اس بات کی اجازت مرحمت فرما کیں گے کہ میں آپ سے کوئی مسئلہ وریافت کر سکوں۔ عتبہ نے جواب دیا کہ ہاں تم مجھ سے مسئلہ پوچھ سکتے ہو۔ اس کے بعد از دی نے یہ شعر پردھا۔

ان الصلؤة اربع اربع ثمثلاث بعدهن اربع ثم صلوة الفجر لا تصيع

ترجمہ:۔ نماز کی رکفتیں میہ ہیں ۴+۳+۳+۱س کے بعد فجر کی دور کعت جو ضائع نہیں ہو سکتیں۔

عتبہ نے من کر کھا کہ تونے بچے بات کہی۔ اب تو بتا تیرا سوال کیا ہے؟ چنانچہ از دی نے پوچھا کہ بتائیے آپ کی کمر میں کنٹی ہڈیاں بیں؟ عتب نے جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ اس پر از دی نے کھا کہ آپ لوگوں پر حکومت کرتے ہیں لیکن آپ کو اپنے بدن کی ہڈیوں کے بارے میں پچھے علم نہیں۔

یہ من کرعتبہ نے تھم دیا کہ اس کو میرے پاس سے نکالوادراس کامال داپس کر دو-اونٹ کو اس کوے سے جس قدراذیت پنجی ہے اس کو وہی جانتا ہے-ای وجہ سے دہ اس سے ڈر تا ہے-اہل عرب اس کوے کو اعوا کہتے ہیں اور اس کو منحوس تصور کرتے ہیں-

## الدُئِل

(نیولے کے مشابہ ایک جانور) الدئل: (دال کے ضمہ اور ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ) حضرت کعب ابن مالک انصاری فرماتے ہیں ۔ جاوا ابجیش لوقیس معرصه ما کان الا کمعرس الدئل

ترجمہ: وہ انتالکر لے کر آئے کہ آگر ان کی جائے نزول کی پیائش کی جائے وہ اتنی ہوگی جتنانیو لے کائل-

ر بمہ: وہ اع سرے سر اسے مدار ان کی جات روں گہیں معلوم نہیں جو قعل کے وزن پر آتا ہو۔ احمد ابن یجی فرماتے ہیں کہ ہم کو اس کے علاوہ اور کوئی ایسا اسم معلوم نہیں جو قعل کے وزن پر آتا ہو۔

ا محفش کا قول ہے کہ ابو الاسود دکلی قاضی بھری اس جانور کی نسبت سے دکلی کملاتے ہیں۔ ابوالاسود کااصل نام ظالم بن عمرو بن سلیمان تھا مگر آپ کے نام و نسبت کے متعلق لوگوں میں بہت اختلاف ہے۔ آپ معزز ومو قر تابعین میں سے تھے۔ آپ نے حضرت سلیمان تھا مگر آپ کے دام و نسبت کے متعلق لوگوں میں بہت اختلاف ہے۔ آپ معزز ومو قر تابعین میں سے تھے۔ آپ نے حضرت

علی ابو موسی ابوذر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنهم اجھین سے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہ کی صحبت ملی ہے اور آپ بھنگ صفین میں بھی حضرت علی کے ہمراہ تھے۔ آپ بھرہ کے رہنے والے تھے۔ آپ کا شار نمایت سلیم الطبع اور کامل الرائے لوگوں میں ہو تا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کا شار محدثین 'نحویین اور شعراء میں بھی تھا۔ خاص طور سے آپ علم نحو کے اور کامل الرائے لوگوں میں ہو تا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کا شار محدثین 'نحویین اور شعراء میں بھی تھا۔ خاص طور سے آپ علم نحو کے

رورہ میں اور مشہور ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ آپ بخل اکندہ ذہنی اور مفلوجی میں بھی کافی شہرت رکھتے تھے۔سب سے پہلے آپ بی نے علم نحو کو وضع کیا تھا۔

۔ است کی ۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے آپ کو ایک کلام موضوع کر کے دیا تھا۔ اس میں تین الفاظ تھے بینی اسم ، فعل اور حرف حضرت علی ہ

علم نحو کی وجہ تسمیہ اس کے مان دکام بنالوں جیساکہ آپ نے بنایا ہے۔ چو مکہ عربی میں ماند اور مثل کے لئے لفظ نحو

استعال ہو تا ہے۔ اس لئے اس علم کانام ہی نحو ہو گیا۔

واقعات: - ابوالاسود کے متعلق بہت ہے واقعات مشہور ہیں جن میں سے بعض سے ہیں:

(۱) آپ نے ایک مرتبہ ایک سائل کو یہ کہتے ہوئے شاکہ ہے کوئی جو بھوکے کو رات کے وقت کھانا کھلا دے۔ چنانچہ ابو الاسود نے اس کو بلاکر کھانا کھلا دیا۔ جب سائل کھانے سے فراغت کے بعد جانے لگاتو آپ نے اس کو روک کر فرمایا کہ میں نے تجھے کھاتا اس لئے کھلایا ہے تاکہ تو رات میں مانگ کر لوگوں کو پریشان نہ کرے اس کے بعد آپ صبح تک اس کے بیر میں بیڑی ڈال کر بیٹھے

رہے۔ (۲) ایک بارکسی مخص نے آپ سے کہا کہ آپ تو علم و حلم کے ظرف ہیں۔ بس آپ میں اتنابی نقص ہے کہ آپ بخیل ہیں۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ وہ ظرف (برتن) کس کام کا کہ جو اس چیز کو نہ ساسکے جو اس میں بھری جائے۔

کے ان کے بواب میں رویا کہ دیں رف ارین کی ان مان کا کا بات کی ہے۔ (۳) ایک مرتبہ آپ نے نو دینار میں ایک گھوڑا خریدا اور اس کو لے کر ایک جھنگے مخص کے پاس سے گزرے- اس جھنگے

مخص نے آپ سے دریافت کیا کہ بدگھوڑا آپ نے کتنے میں خریدا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تو بتا تیری نگاہ میں انداز آاس کی کیا قیمت ہے؟ اس مخص نے جواب دیا کہ میری نگاہ میں اس کی قیمت ساڑھے چار دینار ہیں۔ بیس سن کر ابو الاسود نے کہا کہ تو اس کی محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ قیت کے اندازہ میں معذور ہے۔ کیونکہ تو نے اس کو ایک آنکھ سے دیکھا ہے اس لئے اس کی آدھی قیمت لگائی۔ آگر تیری دو سری آئکھ بھی صبحے و سالم ہوتی تو تُواس کی قیمت صبح لگاتا۔ یہ کمہ کر آپ گھو ڈالے کر چل دیئے اور گھر پہنچ کر گھو ڈے کو باندھ دیا اور سو سجے دس سوکر اٹھے تو گھو ڈے کی چہانے کی آواز کان میں آئی۔ گھر والوں سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ گھر والوں نے جواب دیا کہ میں اپنے مال میں ایسے لوگوں کو اختیار دینا پہند نہیں کر تاجو اس کو تلف اور برباد کریں۔ ججھے ایسے لوگوں کی فروخت کر دیا آور اس کی کھیتی کے لئے کریں۔ جبواس کو زیادہ کریں۔ چنانچہ تنجی اس گھو ڈے کو فروخت کر دیا آور اس کی کھیتی کے لئے زمین فریدی۔

(٣) بھرہ میں جولوگ آپ کے ہمایہ (پڑوی) تھے وہ آپ کے عقائد کے خلاف تھے۔ چنانچہ وہ آپ کو طرح طرح سے اذبت پہنچاتے اور رات کے وقت آپ کے مکان پر پھر برساتے۔ جب آپ اس کی شکایت ان سے کرتے تو آپ کے پڑوی جواب دیتے کہ یہ پھر ہم نہیں برساتے بلکہ منجانب اللہ آپ پر پھر برسائے جاتے ہیں۔ اس پر آپ جواب دیتے تم جھوٹے ہو کیو نکد آگر یہ پھر منجانب اللہ ہوتے تو ضرور آکر جھے کو لگتے۔ گریہ پھر میرے قریب بھی نہیں گرتے اس لئے یہ تمہارے پھیکے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کے پڑوی آپ کو اذبیتی دیتے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے۔ پڑ بہو گئے۔ کر پڑوی آپ کو اذبیتی دیتے سے باز نہیں آئے۔ چنانچہ آپ نے اس مکان کو فروخت کر دیا اور دو سمری جگہ سکونت پذیر ہو گئے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنامکان فروخت کر دیا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے مکان فروخت نہیں کیا بلکہ اپ پڑ وسیوں کو فروخت کر دیا۔

ابو جہم عدوی کاواقعہ عدوی کاواقعہ ہے ہے کہ ابوالاسود کااوپر نہ کورہ واقعہ ابو جہم عدوی کے واقعہ کے برعس ہے اور ابو جہم عدوی کاواقعہ ہے کہ انہوں نے اپنا مکان ایک لاکھ در ہم میں فروخت کر دیا تھا۔ مکان فروخت کر نے کے بعد ابو جہم نے فرید اروں سے سوال کیا کہ بتاؤ تم لوگ حضرت سعید بن العاص کاپڑوس کتے میں فرید سکتے ہو؟ اس پر فرید اران نے کہا کہ کیا کہیں پڑوس بھی بگتا ہے۔ اس پر ابو جہم نے کہا کہ میرا گھر مجھ کو واپس کر دو اور اپنے دام واپس لے لو۔ کیونکہ خدا کی فتم! میں ایسے فخص کاپڑوس ہرگز نہیں چھوڑوں گاجس کی شان ہے ہے کہ اگر میں لاپتہ ہو جاؤں تو وہ مجھ کو تلاش کریں اور اگر جھ کو دکھے لیں تو خوش ہو اور اگر میں کہیں باہر چلا جاؤں تو میرے گھر بار کی حفاظت کریں اور اگر میں موجود ہوں تو میرا حق قرابت ادا فرائم میں اور اگر میں ان سے پچھ طلب کروں تو میرا سوال پورا کریں۔ چنانچہ حضرت سعید بن العاص کو جب ابو جہم کے اس حسن ظن کی خبر پنچی تو آپ نے ابو جہم کو ایک لاکھ در ہم بھیجے دیئے۔

(۵) ایک مرتبہ حضرت ابوالاسود حضرت معاویہ گی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دورانِ گفتگو ابو الاسود کی رتح باوازِ بلند خارج ہو گئی۔ امیر معاویہ اس پر بنس پڑے۔ ابو الاسود نے کہا کہ امیر المومنین اس کا تذکرہ کسی کے سامنے نہ فرمائیں۔ جب ابو الاسود امیر معاویہ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو آپ کے پاس حضرت عمر بن العاص تشریف لائے۔ حضرت معاویہ نے آپ سے ابو الاسود کا واقعہ بیان کر دیا۔ چنانچہ جب عمرو بن العاص ابو الاسود سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو الاسود کیاتم نے امیر المومنین کے سامنے الی حرکت کی ؟

کچھ دن بعد جب ابو الاسود امیرالمومنین حضرت معاویہ ہے ملے تو کئے گئے امیرالمومنین میں نے تو آپ سے عرض کیا تھا کہ اس بات کا کسی سے تذکرہ نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو صرف عمرو بن العاص کے سامنے ذکر کیا تھا۔ ابو الاسود نے کہا کہ مجھے سلے ہی اس بات کا اندیشہ تھا کہ آپ خلافت کے قابل نہیں۔ امیر معاویہ نے کما کہ یہ کیوں؟ ابو الاسود نے کمایہ اس لئے کہ آپ خروج رسے کے بارے میں امانت دار ثابت نہ ہوئے تو مسلمانوں کے جان ومال کے بارے میں کیسے امین ہوسکتے ہیں؟ یہ من کرامیر

معاوبیة نبس پڑے اور اور ابو الاسود کو صلہ دے کر رخصت کیا۔

(٢) كى نے ابو الاسود سے پوچھاكد كياا ميرمعاوية بدر ميں موجود تھے۔ آپ نے جواب ديا كد ہال مگراس جانب سے (يعني خليفہ

ہونے کی حیثیت سے)

(2) ابو الاسود زیاد بن رہید والی عراق کی اولاد کو پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن ابو الاسود کی ابلید نے زیاد کے یمال اپنے لڑکے کی تولیت کا دعوی کر دیا۔ ابو الاسود کی ابلید نے امیر کے سامنے بیان کیا کہ یہ میرالڑکا مجھ سے زبرد سی لینا چاہتے ہیں حالا نکہ میراشکم اس کا ظرف میری چھاتی اس کا سقایہ اور میری آخوش اس کی سواری رہی ہے۔

ابوالاسودنے اپنی اہلیہ سے کما کہ کیا تُواس طریقہ سے مجھ کو دبانا جاتی ہے عالا نکہ میں نے اس لڑکے کو تیرے شکم میں رکھااور منابع جمال میں اور میں میں میں میں میں میں میں اور میں میں اور میں میں اور میں اور میں اور میں اور میں اور میں

تیرے وضع حمل سے پہلے میں نے اس کو (بحالت نطفہ) اپنے شکم میں رکھا اور تیرے وضع حمل سے پہلے میں نے اس کو (بحالت نطفہ) وضع کیا تھا۔ عورت نے کہا کہ تیری اور میری اس سلسلہ میں برابری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ جس وقت سے تیرے شکم میں تھا

تو بہت ہلکا تھااور جب تجھ سے منتقل ہو کر میرے شکم میں آیا تو بہت بوجھ ہو کر رہا۔ تیرے شکم سے دہ شہوت کے ساتھ خارج ہوا لیکن جب میرے شکم سے بر آمد ہوا تو سخت تکلیف کے ساتھ لگلا۔

امیر زیاد نے عورت کابیان من کر ابو الاسود ہے کہا کہ یہ عورت مجھ کو زیادہ عاقلہ معلوم ہوتی ہے۔ لنذا آپ اس کالڑ کااس کو دے دیں۔ یہ اس کی پرورش ایجھے طریقے سے کرے گی۔

ابو الاسود کا انتقال شہر بھرہ میں بعارضہ طاعون ۸۵ سال کی عمر میں ہوا۔ اس طاعون کی وباء سے بھرہ میں بڑے بڑے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے تنمیں لڑکے اس وباء کی نذر ہو گئے تھے۔

### باب الذال

# ذؤالة

(بھیٹریا) ذوالہ : ذوالہ ' ذالان سے مشتق ہے جس کے معنی مشی الخفیف (دبی ہوئی چال) کے آتے ہیں ادر چو نکہ بھیٹریا بھی دبی ہوئی چال چاتا ہے اس لئے ذوالہ کہلانے لگا۔

حدیث میں بھیڑ ہے کاؤکر:۔

حدیث میں ہے:۔

" نبی آریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک کال لونڈی کے پاس سے ہوا جو اپنے لڑکے کو کودا رہی تھی اور یہ الفاظ ( فوال یا ابن القوم یا فوال کہ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فواللہ مت کمو۔ کیونکہ یہ سب سے شریر درنہ و ہے"۔

خۇال خۇالة كى ترخيم كى ب-اور قرم كے معنى سردارك آتے ہيں-

### الذراح

(ایک لال رنگ کاا ژینے والا زہریلا کیڑا) المذراح: یہ کیڑا عمواً بلغات میں دیکھاجاتا ہے اس کی جمع ذرا رتح آتی ہے۔ ذراح کی مختلف السام ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں جو کیلوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض صنوبر کے کیڑے ہوتے ہیں اور بعض دیگر درختوں پر پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا جسم لمبا' بھرا ہوا بنات وردان کے مشابہ ہوتا ہے۔ موتے ہیں۔ ان کے پروں پر ذرد رنگ کے خطوط ہوتے ہیں۔ ان کا جسم لمبا' بھرا ہوا بنات وردان کے مشابہ ہوتا ہے۔

ہوئے ہیں- ان نے پرون پر درور سے سے طوع ،وے ہیں- ار دراح کا شرعی تھم ان کا کھانا خبث کی دجہ سے حرام ہے-

ذراح على فوائد المراح خارش اور جمله تمام جلد كى بياريوں كے لئے نافع اور مفيد ہيں۔ ورم اور سرطان و دادكى دواؤں ميں فراح كے فراح كے جي فوائد استعال كرنا آ كھ ميں جمع ہوئے فون كے نقطوں كے لئے نافع ہے۔ امام رازی فرماتے ہيں كہ آ كھ ميں بطور سرمہ ان كااستعال كرنا آ كھ ميں جمع ہوئے خون كے نقطوں كے لئے نافع ہے۔ سرميں ملنے سے سركى تمام جو كيں ختم ہو جاتى ہيں اور زيتوں كے تيل ميں پكاكر مالش كرنے سے تعلب (بال كرنے كى بيارى) ختم ہو جاتى ہے۔ اطباء قديم كاخيال ہے كہ اگر ذراح كو سرخ پڑے ميں ليسيث كركسى بخار والے كے گلے ميں ذال ديا جائے تو حرت الكيز طور پر اس كا بخار ختم ہو جائے گا۔

## الذراح

(نیل گائے کا بچہ)

#### الذعلب

(تيزر فآراو نثنی)

## الذباب

(مگس' مکھی' الذہاب: یہ ایک مشہور و معروف جانور ہے۔ اس کا داحد ذبابۃ ہے۔ اور جمع قلت اذبه اور جمع کثرت ذِبّان آتی ہے۔ جیسا کہ نابغہ کا قول ہے:

یا واهب الناس بعیرا صلبه صرابة بالمشفر الاذبة ترجمہ: اے لوگوں کو بطور سواری اونٹ دینے والے جو بے حد چلتے ہیں اور مسلسل چلنے کی وجہ سے کھیاں ان کے ہونٹوں پر مجنمعنانے لگتی ہیں۔

کھیوں کے لئے برائے جمع ذبابات کا لفظ قرضوں کے علاوہ دوسری جگہ استعال نہیں ہو تا جیسا کہ راجز نے کما ہے۔ ع۔

لے ترقیم کے معنی ڈم کاٹ دیتا ہیں۔ نویوں کے سال ترقیم منادی کامطلب یہ ہے کہ منادی کے آخری حرف کو خم کر دیا۔ (مترجم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الوئيقيضى الله ذبابات المديون. "اوركيا الله تعالى قرضول كى تحييول كو حتم كروك كا"

ندبة: میم اور ذال کے فتح کے ساتھ اس جگہ کو کہتے ہیں جمال بکثرت کھیاں ہوں اس جگہ کی رائے یہ ہے کہ جمال بکثرت کھیاں موں اس جگه کو ارض نه بوبہ کہتے ہیں۔ جس طرح اس جگه کو جمال بکٹرت جنگلی جانور رہتے ہیں 'اَ دُخُلُ مَوْ خُوْشَةٌ کہتے ہیں-

کھی کو ذباب کہنے کی وجہ اس کی کثرت حرکت ہے یا ہیہ کہ جب بھی حرکت ہوتی ہے تو یہ بھاگ جاتی ہے۔ اس کی کنیت ابو حفص ابو تحکیم ابو الحدرس آتی ہیں- محلوقات میں سے مکھی سب سے زیادہ نادان واقع ہوئی ہے- کیونکہ یہ اپنی جان کو خود سے

ہلاکت میں ڈالتی ہے۔ آڑنے والے جانوروں میں کوئی جانور بجز کھی کے ایسانسیں جو کھانے پینے کی چیزوں میں منہ ڈال دیتا ہو-باب

العين مي عكبوت كيان مي افلاطون كابية قول كه مهمى حريص ترين جانور به تفصيل سے آنے والا ب-کھی کے پلکیں نہیں ہو تیں۔اس لئے کہ اس کا حلقہ چٹم بہت چھوٹا ہو تاہے اور بلکوں کا کام یہ ہے کہ وہ آئکھوں کی پٹی کو گرد

وغبار سے محفوظ رکھتی ہیں اس لئے اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے مکھی کو وو ہاتھ دیئے ہیں جن سے بیہ ہروقت آئی آنکھوں کے آئینہ کو صاف کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ مکھی ہروقت اپنی آئکھوں پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتی رہتی ہے۔

محصول کی بہت سی اقسام ہیں جن کی تولید عفونت یعنی گندگی سے ہوتی ہے۔

جاحظ کہتے ہیں کہ اہلِ عرب کے نزدیک تکھیوں کااطلاق بھڑ، شمد کی تکھی 'تمام قتم کے مچھر' جوؤں' کتے کی تکھی' وغیرہ سب پر ہو تا ہے۔ جب باد جنوبی کاغلبہ ہو تا ہے تو محصول کی کثرت ہو جاتی ہے لیکن بادشالی چلنے سے کم ہو جاتی ہیں۔ محصول کے جھی محصرول کی طرح ڈنگ ہو تاہے جس کے ذریعہ یہ کائتی ہیں۔ انسانوں کے قریب رہنے والی کھیاں بھی نرمادہ کی جفتی سے پیدا ہوتی ہیں اور مجھی بیہ اجسام سے بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ کماجاتا ہے کہ اگر باقلا کو کسی جگہ لٹکا دیا جائے تواس کے نیج تمام کھیاں بن کرا اڑ جاتی ہیں اور صرف چھلکاہی باقی رہ جاتا ہے۔

حدیث شریف میں مکھی کاذکر- حاکم نے نعمان من بشیرے روایت کی ہے:-

وونعمان بن بشیرنے منبریر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سناہے ای نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ دنیا صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جنتی کہ ایک مکھی جو فضامیں اڑتی ہے لنذاتم اپنے اہل قبور بھائیوں کے معالمہ میں الله سے ڈرتے رہو کو نکہ تمام اعمال ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں"۔

مندابو يعلى موصل مين حضرت انس كى يه حديث مروى ب:-

دنی كريم صلى الله عليه وسلم في ارشاد فرماياكه كمحى كى عمر اليس راتيس بين اور تمام كميان دوزخ بين بول كى سوائ

اس مدیث کی تغییر میں محدثین فرماتے ہیں کہ تھیوں کادوزخ میں دخول ان کو عذاب دینے کے لئے نہیں ہو گابلکہ ان کو اہل دوزخ کے لئے عذاب بنا کر مسلط کر دیا جائے گا تاکہ یہ اہل جنم کو اذبت پنجائیں-

نسائی اور حاکم نے ابو الملیسے سے انہوں نے اپنے والد اسامہ ابن عمیر الاقیش سے روایت کیاہے۔ فرماتے ہیں۔ ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا کہ ہماری سواری کے اونٹ نے محوکر کھائی۔ اس پر میں نے کہا (تعس الشيطان) "فداكرے شيطان تھوكر كھائے"- يہ س كر آپ صلى الله عليه وسلم نے فرماياكه "تعس الشيطان" مت كو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۔ معک

کیونکہ یہ کنے سے وہ پھول کر کو تھی ہو جاتا ہے اور کہتا ہے بقوتی '(میرے اندرا تن طاقت ہے) بلکہ یہ کماکر ''بہم اللہ'' پیہ کنے سے وہ مکٹنے لگتا ہے اور کمھی جیسا ہو جاتا ہے''۔

تغین: تغین کے معنی میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض محدثین نے تعیس کو ہلگ کے معنی میں لیا ہے اور بعض نے متعمد میں سرمون میں معنی میں محدث میں اور بعض محدثین اس معنی میں اور بعض میں اور بعض نے معنی میں لیا ہے اور بعض

متقطّ (گرنا) کے معنی میں لیا ہے اور بعض نے عثر (پھلنا) کے معنی میں لیا ہے۔ بعض محدثین نے لزمه النسو (اس کو شر پکڑے) کر معنی بیان کئے ہیں۔ تعیید عین کر فتے اور کسرورونوں طریقہ ہے مستعمل ہے۔البتہ فتے مشہورے۔

کے معنی بیان کے ہیں۔ تعس مین کے فتہ اور کسرہ دونوں طریقہ سے مستعمل ہے۔ البتہ فتہ مشہور ہے۔

طبرانی اور این ابی الدنیائے حضرت ابو امامہ " سے روایت بیان کی ہے:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو ۱۲۰ فرشتوں کی حفاظت میں ویا گیا ہے۔ وہ فرشتے اس کی حق المقدور حفاظت کرتے رہتے ہیں جس طرح کمھی المقدور حفاظت کرتے رہتے ہیں جس طرح کمھی شمد کے بیالے پر منڈلاتی ہے اور آگر وہ تم پر ظاہر ہو جائیں تو تم پر بہاڑ اور ہر ہموار زمین پر ان کو دیکھو گے۔ ہرایک اپنے ہاتھ بھیلائے ہوئے اور منہ کھولے ہوئے ہیں اور آگر ایک لمحہ کے لئے انسان اپنے آپ کو سونپ دیا جائے تو شیاطین اس کو ایک لیں"۔

مکھی کی ایک عجیب بات سے ہے کہ یہ سفید چیز پر سیاہ اور سیاہ چیز پر سفید پاخانہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ ہے کہ مکھی کدو کے درخت پر بھی نہیں بیٹھتی۔ اس وجہ سے اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت یونس پر کدو کی بیل اگا دی تھی تاکہ آپ کھیوں کی اذبت سے محفوظ رہیں۔ کھیال متعفن مقامات پر زیادہ ہوتی ہیں اور ان کی پیدائش بھی دو ہی چیزوں سے ہوتی ہے لیمنی تعفن سے یا سفاد سے۔ بعض او قات نر کھی مادہ کھی پر دن بھرچڑھارہتا ہے۔

کھی حیوانات شمسیہ میں سے ہے کیونکہ یہ موسم سرمامیں جب تک کہ آفاب میں تمازت نہیں آتی تب تک یہ غائب رہتی ہیں'اس کے برخلاف موسم کرمااور بالخصوص برسات میں ان کاجھوم رہتا ہے۔

کھی کی دیگر اقسام مثلاً ناموس' فراش' نعز' قمع' وغیرہ کا تذکرہ اپنے اپ میں انشاء اللہ آنے والا ہے۔ شاعرابو العلاء معری نے اپنے شعرمیں کھی کا تذکرہ کیاہے۔

یا طالب الرزق الهنئی بقوه هیهات انت بباطل مشغوف ترجمه: اے آسانی ہے حاصل بونے والے رزق کو قوت سے طلب کرنے والے دور بو تو غلط کام میں مشغول ہے۔ راعت الاسود بقوة جیف الغلاء ورعی الذباب الشهد وهو ضعیف

ترجمہ:۔ اسود طاقت کے ذرایعہ مردار گدھے کو کھا تا ہے اور تکھی شمد کھاتی ہے حالا نکہ کمزور ہے۔ ابو محمہ اندلسی نے بھی اسی جیساشعر کہا ہے۔

مثل الرزق الذي تطلبه مثل الظل يمشى

ترجمہ:۔ جس رزق کو توطلب کر رہا ہے اس کی مثال اس سامیہ کے ماندے ہو تیرے ساتھ چلا رہا ہے۔ انت لا تدریہ متبعا واذا ولیت عنہ تبعک

ترجمہ: و پیچے چل کراس کو نہیں پاسکے گااور جب تواس سے روگر دانی کرے گاتو وہ تیرے پیچے چلے گا۔

محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابوالخيركاتب الواسطى كاشعر بهى اننى اشعار سيد ملتا جلتا ا

فسيان التحرك والسكون جرى قلم القضاء بما يكون ترجمه: اس چيزېرجو مونے والى ب تقدير كا قلم چل چكا- پس متحرك مونا اور پرسكون رمنا دونول برابرېس"-

جنون منک ان تسعی لرزق ویرزق فی غشاوته الجنین ترجمہ:۔ رزق کے لئے دوڑنا تیرا پاگل بن ہے' اللہ تعالی جنین کو اس کی جھلی میں رزق دیتا ہے''۔

سیف الدین علی بن قلیح ظاہری نے اپنے دشمن کو حقیرند سیحضے کے بارے میں کیاہی عمرہ شعر کہا ہے۔

لا تحقرن عدوًا لأن جانبه وان تراه ضعيف البطش والجلد ترجمه: برگز تودسمن كو كمزورمت سجه أكرچه وه تجه كوايك جانب سے كمزور كھال اور كمزور كانظر آتا ہے"-

. فللذبابة في الجرح المديد تنال ما قصرت عنه يد الاسد

ترجمہ: کونکہ کھی ہی پرانے زخم میں اس چیز کوپالیتی ہے جس سے شیر کا ہاتھ قاصر ہے-

امام بوسف بن ابوب بمدانی کاقصه است این خلکان میں امام بوسف بن ابوب ظاہری بمدانی صاحب مقامات و کرامات کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ وعظ فرمانے کے لئے بیٹھے۔ آپ کا واعظ سننے کے لئے ایک عالم جمع ہوگیا۔ مجمع میں سے ایک فقیہ جو ابن سقاکے نام سے مشہور تھااٹھااور اعتراضات کرنے شروع کر دیئے اور آپ کو اذیت دینے کے لئے کسی مسئلہ پر بحث شروع کر دی- امام یوسف ؓ نے اس کو جھٹرک دیا اور فرمایا بیٹھ جا مجھے تیرے کلام سے کفر کی بو

آتی ہے۔ شاید تیرا خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ شاہ روم کا ایک سفیر خلیفہ وقت کے پاس آیا اور وہ واپس جانے لگا تو ابن سقاء اس کے ساتھ چلا گیااور قسطنطنیہ پنچ کروہ عیسائی ہو گیااور اس مذہب پراس کا انتقال ہو گیا-

ا یک مخص اس کے قنطنطنیہ جانے کے بعد اس سے قنطنطنیہ میں ملا تو دیکھا کہ ابن سقاء بیار ہے اور ایک پھھا ہاتھ میں لئے کھیاں جھل رہاہے۔ ابن سقاء قرآن کریم کاجید حافظ تھااور خوش الحانی سے تلاوت کر تاتھا۔ اس محض نے ابن سقاء سے دریافت کیا کہ کیا اب بھی تم کو کلام پاک یاد ہے۔ ابن سقاء نے جواب دیا کہ میں پورا کلام پاک بھول چکا ہوں صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے۔ رُبَمَا يَوَدُّالَّذِيْنَ كَفَرُوْالَوْكَانُوْمُسْلِمِيْنَ (بعض اوقات وه لوگ جو كافر موسكة آرزوكري ك كه كاش بم مسلمان موت)-

علامہ ومیری فرماتے ہیں کہ آپ نے دیکھا کہ انقاد اور ترک اعتقادی بدولت سے مخص کیسا ذلیل و خوار ہو کرہلاک ہوا-للذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مشائخ العارفین علماء العاملين اور مومنين صالحين كے بارے ميں حسن ظن ركھيں اور ان كاامتحان لينے كى غرض سے بحث و مباحث نہ کریں۔ کیونکہ بت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے حضرات سے تعرض کرے کوئی شخص صیح وسالم رہاہو-اس لئے سلامت روی اس میں ہے کہ ان کے ساتھ حسن اعتقاد سے پیش آئے ورنہ ندامت اور شرمندگ سے دوجار ہونارا سے گا-

للذا ہم کو چاہیے کہ ہم امام العارفین علامہ شیخ محی الدین عبدالقادر گیلائی کی اقتداء کریں۔ شیخ موصوف نے ایک مرتبہ مکه معظمہ میں قطب الغوث كى زيارت كااراده فرمايا- آپ كے مراه جو ديگر دو شخص تے ان كى زبان سے چند الفاظ ظاف مرضى صادر مو كئ-اس پر آپ نے فرمایا کہ میں ان کے پاس زیارت کی نیت سے جا رہا ہوں ان کا امتحان لینے کی غرض سے نہیں۔ چنانچہ اس حسن ظن کابیہ فائدہ ہوا کہ آپ اس بلند وبالا مرتبہ پر فائز ہوئے کہ خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا دقدمی هذا رقبة کل ولی) "دیعن میراب قدم ہر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ولی کی گرون پر ہے" آپ کے جو دو رفیق تھے ان کا بیہ حشر ہوا کہ ایک تو (العیاذ باللہ) کافر ہو کر مرا اور دو سرا دنیا کے دھندوں میں منہ کہ ہو کر اپنے ولی کی خدمت کو چھو ڑبیٹا۔ ان کابیہ انجام انقاد اور تزک اعتقاد کی بناء پر ہوا۔ اس لئے ہماری حق تعالی شانہ سے دعا

مہل ہو تراپ ون کی طلاعت و پھور بیلیان ای ہے ، با ہا صور اور رہ سادی بار پر اور بار کا ان سامت میں ہو ہم سب کو حسن تو فیق اور ہدایت عطافرائے اور ایمان و حسن اعتقاد پر خاتمہ فرمائے۔ آمین۔ وال میں جعفہ مذمہ ہے اور بروز یا لیمی بن معاذ کا بیان ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور عمامی ایک دفعہ بیٹھا ہوا تھا کہ اجانگ ایک

خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کاواقعہ اسکے کا بن معاذ کابیان ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی ایک دفعہ بیضا ہوا تھا کہ اچانک ایک خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کاواقعہ نے خدام کو تھم دیا کہ سے آکر اس کے منہ پر بیٹھ گئی اور اس کو بے قرار کر دیا۔ خلیفہ نے خدام کو تھم دیا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ جب مقاتل ویکھو دروازے پر کوئی ہے؟ خدام نے جواب دیا کہ مقاتل بن سلیمان ہیں۔ خلیفہ نے تھم دیا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ جب مقاتل بن سلیمان ہیں۔ خلیفہ نے تھم دیا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ جب مقاتل بن سلیمان ہیں۔ خلیفہ نے تھم دیا کہ ان کو میرے پاس لاؤ۔ جب مقاتل بن سلیمان ہیں۔ خلیفہ نے تعلق میں کا میں میں میں میں کا میں کا میں کے بعد اس کے معالی بن سلیمان ہیں۔ خلیفہ نے تعلق میں کا میں کے بعد اس کا میں کی کے بعد اس کے بعد اس کی کے بعد اس کی کے بعد اس کی کئی کے بعد اس کی بعد اس کی کہ بعد اس کی بعد اس کی کئی کے بعد اس کی بعد اس

ویسودروارے پروی ہے، حدا ہے دوب ریاحہ میں بن یاس یاس کے معیوں کوئس غرض سے پیدا فرمایا ہے؟ مقاتل نے جواب دیاجی ہاں ہے۔ مقاتل نے جواب دیاجی ہاں رب العزت نے معیوں کو اس غرض سے پیدا فرمایا ہے کہ ان کے ذریعہ سے ظالموں اور جابروں کو ذلیل فرمائے۔ یہ

جواب من کر خلیفہ خاموش ہو گیا-مقاتل "بن سلیمان کلام اللہ کی تفیر لکھنے کے سب سے مشہور ہیں۔ آپ نے محابہ "کی ایک جماعت سے حدیث سن ہے-امام

مفاق بن سیمان طام الله ی سیر سے عیال ہیں ' تغییر میں مقاتل بن سلیمان کے 'شعر گوئی میں زہیر بن ابی سلمہ کے اور فقہ میں امام اعظم ابو صنیفہ کے۔

کتے ہیں کہ مقاتل ؓ بن سلیمان ایک دن بیٹھ کر کئے گئے کہ سوائے عرش بریں کے بھے سے جو پھھ چاہو پوچھ او-چنانچہ ایک مخض نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے پہلی مرتبہ جج فرمایا تو کیا سرمنڈوایا تھا؟ یہ سوال بن کر مقاتل نے جواب دیا کہ یہ سوال ہمارے علم سے باہر ہے۔ پھر کئے گئے کہ میں نے خودی اپنے عجب کی وجہ سے اپنے کو اس اہتلاء میں جتالکیا ہے۔ چنانچہ پھرایک دن کسی نے آپ سے پوچھا کہ لال چیونٹی کی آئتیں اس کے اسکلے حصہ میں ہوتی ہیں یا پچھلے حصہ میں؟ مقاتل سے اس کاکوئی

جواب نه بن پڑا- لیکن بدایک قدم کا عمل ما هم میں وہ جاتا کئے گئے تھے۔ چنا نچد ابو العلاء شاعراس سلسلہ میں کہتا ہ من تجلی بغیر ماهو فیه فضحته شواهد الامتحان

ترجمہ:۔ جو هخص ایسی چیز کامد عی ہوجو اس میں نہیں ہے تو امتحان کے وقت اس کو خفت اٹھانی پڑے گی۔ تبہر اللہ میں اس کا میں تقدیم اللہ میں اللہ میں

مقاتل کے بارے میں علماء دوگر وہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں بعض نے ان کو ثقتہ کہاہے اور بعض نے محذیب کی ہے اور ان کی روایت کردہ احادیث کو ترک کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ علم قرآن یمود ونصاری کی روایات سے جو ان کی کتابوں میں ہیں اخذ کیا کرتے

تھے۔ کیکن ابن خاکان اور ویگر مور خین نے اس کی تردید کی ہے۔ مقاتل ابن سلیمان کی وفات ۵۵اھ میں ہوئی۔ مورد

الم شافعی اور مامون رشید کاواقعہ شاند نے کھیوں کو کس غرض سے پیدا فرملا۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ ملوک کو ذلیل

کرنے کے لئے یہ من کر مامون بنس پڑا اور کئے لگا آپ نے اس کو میرے بدن پر بیٹے ہواد کی لیا تھا۔ امام صاحب ؓ نے فرمایا کہ جی ہاں جب آپ نے مجھ سے سوال کیا تھا اس وقت میرے پاس آپ کے سوال کا کوئی جو اب نہ تھا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ مکھی آپ کے بدن کے اس حصہ پر بیٹھ گئی ہے جہاں کسی کی پہنچ نہیں ہے تو اللہ تعالی نے مجھ پر آپ کے سوال کا جو اب منکشف فرمایا۔ خلیفہ

> مامون رشید نے بنس کر کماکہ آپ نے خوب فرمایا۔ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تاریخ ابن نجار اور شفاء الصدر میں متند ذریعہ سے لکھاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہراور لباس مبارک پر تبھی کمھی نہیں بیٹھی۔

بھی بھی ہیں بھی۔ مھھی کا شرعی تھکم اسکھیوں کی جمع اقسام کا کھانا مکروہ تحربی ہے۔ آگر سالن پاکسی اور چیز میں گر جائے تو چاہیے کہ اس کو ڈبو کر

ا نکال دیا جائے۔ کیونکہ اس کے داہنے بازویس شفاء اور بائیس بازویس بیاری ہے اور بید ڈو بیتے وقت داہنے بازو کو اوپر اور بائیس بازو کو نیچے کر لیتی ہے۔ یعنی بیاری والے بازو کو ڈبوتی ہے۔

فرع: الاحیاء میں کتاب الحلال والحرام کے شروع میں لکھا ہے کہ اگر کھی یا چیونی سالن وغیرہ میں گر جائے تواس کے اجزاء اس چیز میں تحلیل ہو گئے ہوں تواس سالن وغیرہ کا استعال محروہ نہیں ہے۔ کیونکہ مکھی کی حرمت و کر اہت گندگی اور گھن کی وجہ سے ہے اور اس صورت میں گھن نہیں ہو تا اگر آدمی کے گوشت کا کلڑا کھانے کی چیز میں (جو سیال ہو) گر جائے تو وہ چیز حرام ہے حتی کہ اگر اس گوشت کی مقدار ایک دانق کے برابر ہی ہو۔ بیہ حرمت اس وجہ سے نہیں ہے کہ گندہ اور آلودہ ہے بلکہ اس وجہ سے کہ آدمی محترم ہے۔

ندکورہ بالا تفصیل امام غزالی کی ہے لیکن مهذب میں مذکورہ کہ صحیح قول سے ہے کہ آدمی کے گوشت کے معمولی جز کی وجہ سے کھاتا حرام نہیں ہو گاکیونکہ وہ معمولی جزاس میں گر کر کالعدم ہو گیا جیسا کہ پیشاب کامسئلہ کہ اگر <sup>کی</sup> دو ملکے پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ جو معمولی سامپیشاب پانی میں ملاہے وہ اس میں گر کر کالعدم ہو گیا ہے۔

بخاري ابو داؤر اسائي ابن ماجه وغيره في يد روايت بيان كي سيد

" نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کھی گر جائے تو اس کو ڈبو دو-اس لئے کہ اس کے ایک بازو میں بیماری اور وو سرے میں شفاء ہے اور یہ بیماری والے بازو کو پہلے ڈبو تی ہے "۔ یہ حدیث دیگر اساد سے معمولی الفاظ کے تغیر کے ساتھ مروی ہے۔

خطابی کہتے ہیں کہ بعض نادانوں نے اس مدیث پر کلام کرتے ہوئے اعتراض کیاہے کہ کھی کے بازووں میں بیاری اور شغاء
کیے ہوسکتی ہے اور کھی کو کس طرح اس کا پتہ چان ہے کہ بیاری والے بازو کو مقدم اور شفاء والے بازو کو مو خرکرتی ہے۔منالب
بلکہ صبح بات ہے ہے کہ ایک جانور کے دو جزول میں بیاری اور شفاء ہونے کا انکار نہ کرنا چاہیے اور غور کرنا چاہیے کہ جس اللہ نے
شمد کی تھی کو اس بات کا مشورہ دیا کہ وہ ایک عجیب الصنعت گھر بنائے اور اس میں شمد جمع کرے اور جس ذات نے تھی کو اس بات کا
مشورہ اپنی روزی حاصل کرے اور ضرورت کے وقت اس کو جمع کرے اس ذات نے کھی کو پیدا کیا اور اس کو اس بات کا
مشعور دیا کہ وہ ایک بازد کو مقدم کرے اور دو سرے کو مو خرکرے۔

صدیث سے یہ مغہوم بھی نکلتا ہے کہ اگر کھی پانی میں مرجائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہو گااس لئے کہ اس کادم سائل نہیں ہے۔ یکی مسئلہ مشہور ہے اگر چہ ایک قول ناپاک ہونے کا بھی ہے اور ایک قول بیر ہے کہ اگر ایساجانور کرے جو عام نہ ہوجیسے خنفس اور بچھو وغیرہ تو ناپاک ہو جائے گا۔ یہ اختلاف اس جانور کے متعلق ہے جو اجنبی ہے لیکن اگر ایساجانور ہے جو اس سے پیدا ہوا ہے

اله به معرت امام شافعی كامطابق ب.

جیسے پھلوں کے کیڑے ' مرکہ کے کیڑنے توان کے مرنے سے بیہ چیزیں ہالانفاق ناپاک نہیں ہوں گی۔ فرع میں بھو' فی ش' نمل وغیساکیا۔ زمیں م جائیں تو کیا جدیث کرعموم کی وجہ ہے ان کو ڈیونے

فرع: الربحر فراش منمل و فيره كھانے ميں الرجائيں توكيا حديث كے عموم كى وجہ سے ان كو ڈبونے كا تھم ديا جائے گا اس لئے كہ ان تمام چيزوں پر (بھڑ فراش چيونئ) ازروئے لغت ذباب ( كھی ) كا اطلاق ہو تا ہے جيسا كہ ما قبل ميں جاحظ كے حوالہ سے گزرا ہے۔ حضرت على رضى اللہ عنہ نے شد كے بارے ميں فرمايا كہ يہ مھی كى كاوش ہے اور مروى ہے تمام كھياں جنم ميں جائيں گئ سوائے شد كى كھی كے ۔ پس فلامر عبارت سے يہ مفہوم ہو تا ہے كہ ڈبونے كا تھم تمام كھيوں كے لئے عام ہے سوائے شدكى كھی كے وكل ما اوقات ڈبونے سے موت واقع ہو جاتى ہے حالا تكہ قتل بلافائدہ كى مفيد جانور كاحرام ہے۔

ضرب الامثال اور كماوتيس حرآن كريم من الله تعالى نے كسى سے مثل بيان فرمائى ہے:-

"اے لوگوایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگاکر سنو (وہ یہ ہے کہ) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک ادفی کھی کو تو پیدا نہیں کر سکتے گو سب کے سب (کیوں نہ) جمع ہو جا کیں"۔

اہل عرب بولتے ہیں "اَفلیَشُ مِنَ الذباب و احطا من الذباب" لینی کھی سے زیادہ غلط کار اور جلد باز- یہ حثل اس وجہ سے بیان کی جاتی ہے کہ بااو قات کھی گرم یا ممک دار چیز میں گر جاتی ہے جس سے خلاصی کاموت کے علاوہ کوئی طریقتہ نہیں۔ نیزاہل عرب یہ مثل بھی ہو لتے ہیں "اَوْ عَلَ مِن الذَّبَابِ" لینی کھی سے زیادہ بغیر بلائے کھانے پر جانے والا 'جیسا کہ ہم اردو میں ہولتے ہیں عرب یہ مثل بھی ہولتے ہیں "اَوْ عَلْ مِن الذَّبَابِ" لیمی کاس طرح بیان کیا ہے۔"

اوغل فی التطفیل من الذباب علی طعام و علی شراب ترجمه: کھانے اور پینے کی چیزوں پر کھیوں سے زیادہ بن بلایا مهمان بن کرجائے والا۔

لو ابصر الرغفان في السحاب لطارفي الجو بلا حجاب

ترجمہ: اگر بادلوں میں بھی وہ روٹیاں دیکھ لے تو بلا حجاب اڑ کر وہاں بھی پہنچ جائے۔

ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں ایک مخص طفیل بن دلال نام کا تھااور یہ عبداللہ بن غطفان کے خاندان سے تھا جمال کہیں ولیمہ وغیرہ ہوتا وہاں بن بلائے پہنچ جاتا۔ اس لئے لوگ اس کو اطفل الاعراس (شادیوں کا طفیل) کہتے تھے۔ چنانچہ اس وقت سے اس کا نام مخرب المثل بن گیااس لئے ہراس مخص کو جو کسی کے یمال بن بلائے پہنچ جائے اس کو طفیل کہتے ہیں۔ اہل عرب یہ مثل ہمی ہو لئے ہیں "اصحابه ذباب لادغ" یہ مثال اس مخص کے لئے استعمال کرتے ہیں جس کو کوئی بڑا حادثہ پیش آ جائے اور جس کو سن کر ہر مختص کو قاتی ہو۔ نیز کسی حقیر شی کی تمثیل کے لئے ہولتے ہیں۔

، منگ:۔ ذکر کے درمیان کی ای چھوٹی می رَگ کو کہتے ہیں جو دھا کہ کے مانند ہوتی ہے۔ ابن ظفر کی کتاب النصاح میں نہ کور ہے کہ ایک وزیر نے اپنے بادشاہ کو مال جمع کرنے بینی ذخیرہ اندوزی کامشورہ دیا اور کما کہ

خدا نخواستہ رعایا آپ سے برگشتہ ہو جائے اور آپ ان کو جمع کرنا جاہیں تو مال و دولت کالا کچ دیے کرائیے پاس جمع کر سکتے ہیں- بادشاہ نے کہا جمعے کو اس بات کا کوئی ثبوت دو۔ و زیر نے ایک پیالہ شد منگوا کر بادشاہ کے پاس رکھ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس بیالہ پر اتن ، کھیاں جمع ہو گئیں کہ پورے کمرے ہیں بھنبھنانے لگیں اور بیالہ ہیں ڈو بے لگیں-اس کے بعد و زیر نے بادشاہ سے کہا کہ دیکھتے میرا

مشورہ درست ہے یا نہیں؟

بادشاہ نے وزیر کی رائے پر عملد ر آمد کرنے سے پہلے اپنے کسی ندیم سے مشورہ کیا۔ ندیم نے وزیر کی رائے پر کاربند ہونے سے
منع کیا اور کما کہ لوگوں کے دلوں کو مال کے طبع سے بدلنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ جس وقت آپ ان کو جمع
کرنا چاہیں وہ اسی وقت مال کے لالچ میں جمع ہو جائیں۔ بادشاہ نے ندیم سے بھی اس کا ثبوت طلب کیا۔ ندیم نے کما کہ رات ہو جانے
دیجے میں آپ کو ثبوت فراہم کر دوں گا۔

چنانچہ جب رات ہوئی تو اس نے ایک شمد کا بیالہ منگوایا اور بادشاہ کے پاس رکھ دیا۔ لیکن گھنٹوں گزر جانے کے بعد ایک مکھی بھی وہاں نہیں آئی۔ چنانچہ ندیم کے اس ثبوت کے بعد بادشاہ نے وزیر کی رائے سے اتفاق نہ کیا۔

کھی کے طبی فوائد ا جلاکر شدیں ملانے کے بعد شخبے سرپراس کو ملاجائے تو آنج دور ہو کر عمدہ بال نکل آتے ہیں۔ مردہ کھی پر

أكر خب الحديد او م كاميل كچيل چرك ديا جائ توفوراً زنده موجاتى م-

آگر مکھی کا سرجدا کر کے باتی جسم کو پڑبال جینے کی جگہ پر رگڑ دیا جائے تواس جگہ پڑبال پیدا نہیں ہوں گے۔ آگر کوئی مخص آشوب کی بیماری میں جتلا ہو تواس کو چاہیے کہ چند محصول کو بکڑ کر کتان (ایک مخصوص کاغذی طرح کا کیڑا ہو تا ہے عام طور پر تعویذ وغیرہ میں استعال ہو تا ہے) کے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے گلے میں ڈال لے توانشاء اللہ آشوب چنٹم کی بیاری جاتی رہے گی۔ آگر مکھی کا سر جدا کر کے بقیہ جسم کو ورم شدہ آ نکھ پر ملاجائے تو ورم ختم ہو جائے گا۔ قرویتی کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتب طبیعات میں دیکھا ہے کہ آگر کسی مخص کو پاگل کتے نے کہ آگر کسی مخص کو پاگل کتے نے کہ آگر کسی مخص کو اپنا چرہ محصول سے چھپاکر رکھنا چاہیے ورنہ اس کو ان سے اذبیت پنچ گی۔ واللہ اعلم بالصواب

طلسم برائے وقع مگس اور جنگلی پیاز کے عرق میں گوندھ کر اس میں تیل طاکر اس کی ایک مورت (ایک شبیہ بنائی جائے اور

جب کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو اس تصویر کو دستر خوان پر رکھ لے تو جب تک یہ تصویر دستر خوان پر موجود رہے گی کھیاں دستر خوان کے قریب بھی نہیں آئیں گی اور اگر دودھ کو کندس ( کدو) میں ملاکر گھر کی پوتائی کر دی جائے تو گھر میں کھیاں داخل نہیں ہول گا۔ کندس یا قرع (کدو) کے پتوں کی دھونی دینے ہے بھی کھی گھر میں داخل نہیں ہوتی۔ اگر سادر یون گھاس کو گھر کے دروازے پر لاکا دیا جائے تو جب تک یہ گھاس گھرے دروازے پر لککی رہے گی کھیاں گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔

مکھی کی خواب میں تعبیر استراکی محصول کوخواب میں دیکھنااشیاء ذیل پر دلالت کر تاہے۔

کینہ ور دسمن 'لشکر ضعیف اور بعض مرتبہ خواب میں کھیوں کا اجتماع رزقِ طیب کی جانب اشارہ کر تاہے۔ بعض مرتبہ بیاری' دوا اور اعمالِ سیئہ پر دلالت کر تاہے اور بعض مرتبہ اس سے مراد الیی چیز میں مبتلا ہو تاہو تاہے جو باعث رنج اور ہاعث ذلت ورسوائی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:۔

"إِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ الله لَنْ يَخْلُقُوْا ذُبَاباً وَلَوِاجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذَّبَابُ شَيئاً لاَّ يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ محكمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد كتب پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ

ضَعفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ - (باره: ١٤ آيت: ٢٥)

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن کی تم لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو وہ ایک ادنیٰ تکھی تو پیدا کر ہی نہیں سکتے گوسب کے سب بھی کیوں نہ جمع ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی پچھے چھین لے تو اس کو تو اس سے چھڑا ہی نہیں سکتے الیاعابد بھی لچراور معبود بھی لچر"-

#### الذر

(سرخ چيوني)الذر نمل احميا سرخ چيوني كوكت بيس اس كاواحد ذرة آتا ب-الله تعالى كافران ب: إِنَّ اللهُ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةِ

"الله تعالی سی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرمائیں گے"-

علاء اس آیت کی تغییر میں ظلم کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے دن کسی عمل ٹیک میں سے لال چیونگ کے وزن کے برابر بھی کمی نہیں فرمائیں گے-

ثعلب سے جب ذرة کے وزن کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایک صد چیونٹیوں کاوزن ایک حَبَّه کے برابر

ہو تاہے۔

کتے ہیں کہ ایک بار ایک محض نے ایک روٹی رکھ دی تو اس پر اس قدر چیو نثیاں جمع ہو گئیں کہ انہوں نے بالکل ڈھانپ لیا-چنانچہ جب اس روٹی کا چیو نٹیوں سمیت وزن کیا گیاتو روٹی کے وزن میں کوئی اضافیہ نہیں ہوا-

، بھی کہا گیاہے کہ ذریہ اس غبار کامجموعہ ہے جو کسی سراخ میں ہو تاہے اور اس غبار کاکوئی وزن نہیں ہے صحیح مسلم ؓ وغیرہ میں حضرت انس ؓ کی روایت جو قیامت کے دن آپ کی شفاعت کے بیان میں نہ کور ہے:۔

"قیامت کے دن دوزخ سے وہ کلمہ کو حضرات بھی نکال لئے جائیں جن کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا"۔

مِنْقَالَ ذَرَّةِ كوبعض حضرات مِنْقَالَ ذُرَةٍ بھی پڑھا ہے۔ ابن بط منبلی نے اس آیت کی تغییر کرتے ہوئے لکھے ہے کہ مثقال القل سے ماخوز مفعال کے وزن پر ہے اور ذرہ اس سرخ چیونی کو کتے ہیں جس پر ایک سال گزر جائے۔ کیونکہ یہ بھی افعی سانپ کی طرح ایام گزرنے پرچھوٹی ہوتی اور گھٹتی ہے۔ چنانچہ اہل عرب کتے ہیں: افعی جاریة (لینی وہ پراتا ہمانپ بھوٹا ہو گئی ہے۔ چنانچہ اہل عرب کتے ہیں: افعی جاریة (لینی وہ پراتا ہمانپ بھوٹا ہو گئی ہے۔

من القاصرات الطرف لودب محول من الزرفوق الاتب منها الاثرا ترجمه: نیجی نگابول والیال اگر گھوم جائیں تواس کے نقش قدم بیشہ زمین پر قائم رہیں۔

محول اس چیز کو کہتے ہیں جس پر سال گزرگیا ہو اور اتب اس کیڑے کو کہتے ہیں جس کو عورت اپنے ملے میں ڈالتی ہے۔ حمان نے کہاہے ۔

لویدب الحولی من ولد الذر علیها لا ندبتها الکلوم ترجمه: اگروه میرے اردگر دچیونی کی چال کی طرح کے توالبته اس کی چال بیشہ بمیشہ قائم رہے گی۔ سہ بلی وغیرہ کہتے ہیں کہ قوم جرہم کو اللہ رب العزت نے چیونی اور تکسیر کے ذرایعہ ہلاک فرمایا تھا۔ اس قوم ہیں سب سے آخر میں مرنے والی ایک عورت تھی جو اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد عرصہ تک بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھی گئے۔ اس عورت کے قدو قامت کو دیکھ کر لوگ تعجب کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن کسی نے اس سے سوال کیا کہ کیا تم جن ہویا انسان؟ اس نے جواب دیا کہ میں قبیلہ جرہم کی ایک عورت ہوں۔ پھراس عورت نے خیبرجانے کے لئے جہینہ کے دو صحصوں سے ایک اونٹ کرایہ پرلیا۔ جب اونٹ والوں نے اس کو خیبر پنچادیا تو ان دونوں نے اس سے پانی کے بارے میں پوچھا۔ اس عورت نے ان کو بتادیا کہ فلاں جگہ پانی ہو وہاں سے آپ لے لیس۔ چنانچہ جب یہ دونوں محض اس سے رخصت ، وکر چلے گئے تو ایک لال چیونی آکر اس کو چیٹ گئی اور رفتہ رفتہ اس کے ناک کے نصنوں میں داخل ہوکر حلق تک پہنچ گئی اور اس کو ہلاک کر دیا۔

یزید بن ہارون نے ذرہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ذرہ ایک سمر نے کپڑا ہے لیکن اس کابیہ قول ٹھیک نہیں ہے۔ کسی عالم کا قول ہے کہ اگر میری نیکیاں میری برائیوں سے ذرہ برابر بھی بڑھ جائمیں تو وہ بھے کو دنیاو مافیہا سے محبوب ہے۔اللہ تعللٰ فرماتے ہیں:۔

فَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ حَيْراً يُتَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَوّاً يُتَرَهُ-

ترجمہ:۔ ''لپس جو مخص ذرہ برابر نیکی کرے گاوہ اس کو دہکھ لے گااور جو مخص ذرہ برابربدی کرے گاوہ بھی اس کو دہکھ لے گا''۔

حضور اکرم صلی الله علیه وسلم اس آیت شریفه کو معنی کے اعتبار سے منفرد فرمایا کرتے تھے۔

مديث مين ذره (چيونش) کاذ کرنه

بہتی نے شعب الایمان صالح المری کی بیر ردایت بیان کی ہے:۔

" حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت ہیں ایک سائل آیا آپ نے اس کو ایک کھجور مرحمت فرما دی۔ سائل کسنے لگا سجان اللہ کہ ایک نبی صدقہ ہیں ایک کھجور دے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بچھ کو معلوم نہیں کہ اس ایک کھجور کے اندر کتنی بردی مقدار میں نیکیاں بھری ہوئی ہیں۔ پھرایک دو سرا سائل آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو بھی ایک کھجور عنایت فرمائی۔ اس نے کما کہ اللہ کے نبی کے دست مبارک سے ملی ہوئی کھجور زندگی بھر مجھ سے جدا نہیں ہوگی۔ پھر آپ نے اس کو مزید دینے کے لئے فرمایا۔ ایک روایت میں ہوئی کے بات ہیں دہ اس سائل کو مزید دینے کے لئے فرمایا کہ جاکر ام سلمہ شسے کہ دے کہ جو چالیس در ہم ان کے پاس ہیں دہ اس سائل کو دیدیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ بچھ ہی عرصہ بعد یہ سائل غنی ہوگیا۔

امام احمد ابن حنبل "ف ائي "مسند" من حصرت الوجريره رضى الله عندس بيد روايت بيان كى ب:

"نى كريم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرماياكه (قيامت كے دن) مخلوق كو ايك دوسرے سے بدله دلوايا جائے گاحتی كه بي سينگ والے كوسينگ والے سے اور لال چيونئى كو دوسرى چيونئى سے بدله دلوايا جائے گا"-

حضرت سعدین و قاص رضی الله عنه نے کسی سائل کو دو تھجو رہیں عنایت کیں تواس سائل نے ہاتھ سمیٹ لیا-اس پر حضرت سعد ٹنے فرمایا کہ اے سائل اس کو قبول کر لواس لئے کہ اللہ تعالی نے ہم سے ذرہ پرابر چیزوں کو قبول کر لیا ہے- حضرت عائشہ رضی الله عنمانے بھی ایک اگور کے دانہ کے متعلق میں فرمایا تھا۔ صعصعہ بن عقال حمیمی نے آنحضور صلی الله علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اس آیت کو (فصن یعمل) سن کر فرمایا تھا کہ میں آیت میرے لئے کافی ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری آیت نہ ہوتو جھے کو پرواہ نہیں۔ اس آیت کو ایک مخص نے حضرت حسن بھری کے سامنے سن کر کما تھا کہ موعظت انتماکو پہنچ گئی۔ اس پر حضرت حسن بھری نے فرمایا کہ بید مخص فقیہ ہوگیا۔ حاکم نے متدرک میں حضرت ابواساء رجبی سے روایت کی ہے کہ:۔

روس بی سورة (زلزال) نازل ہوئی تو حضرت ابو بر صدیق رضی اللہ عنه 'آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا تناول فرمار ہے تھے۔اس آیت کو س کر آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور رونے لگے۔ حضور نے آپ سے رونے کاسب دریافت فرمایا تو عرض کیایا رسول اللہ کیا ہم سے مثاقیل ذرہ کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی محروہ چیزد یکھی ہی نہیں 'فرہ برابر شرکا تو ذکر ہی کیا' لیکن اللہ تعالی آخرت تک تہمارے لئے بہت سے ذرات کے برابر نیکیاں جمع فرما تارہے گا"۔

امام احمد في كتاب الزمد ميس حضرت الو مريرة سي يه روايت بيان كى ب:-

" بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جبارین اور متکبرین کو لال چیونٹی کی شکل میں لایا جائے گااور لوگ ان کو پال کرتے ہوں گے' اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کو بچے سمجھاتھا جب تک حساب کتاب ممل ہو گا تب تک ان کو پال کرتے ہوں گے ' اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کو بچے سمجھاتھا جب تک حساب کتاب ممل ہو گا تب تک ان کا یمی حال ہو گا۔ پھران کو تارالانیار کیا چیز ہے ؟ تو ان کا یمی حال ہو گا۔ پھران کو تارالانیار کیا چیز ہے ؟ تو آپ نے جواب دیا کہ دوز خیول کا پیدنہ"۔

اس مدیث کوصاحب ترغیب و ترہیب نے بھی بیان کیاہے-

"عمرین شعیب اپنے والد سے 'وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ دسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن متکبرین کو چھوٹی چیونٹی کے برابر بشکل انسانی جیع کیاجائے گا ہر جگہ سے ان کو ذات گھیر لے گی اور ان کو جہنم کی قید کی جانب بنکایا جائے گاجس کا نام بولس ہے اور ان پر آگ بلند ہو جائے گی اور ان کو طینیت خبال لینی دوز خیوں کا لہیں بلایا جائے صین

ترنديؓ نے اس مديث كوحسن غريب قرار ديا ہے۔

بیمقی کی کتاب شعب الایمان میں اصمعیؓ سے روایت ہے کہ میں بادیہ میں ایک اعرابیہ سے ملاجو نرکل کے گھر میں بیٹھی ہوئی مقی۔ میں نے اس سے معلوم کیا کہ اے اعرابیہ یمال تیما موٹس (ول بسلانے والا) کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا موٹس وہی ہے جو قبروں میں مردوں کاموٹس ہے۔ پھر میں نے اس سے بوچھا کہ تو کھاتی کمال سے ہے؟ اس پر اس نے جواب دیا کہ جو ذات میری بھی رازق ہے۔

علامہ ابو الفرج بن جو زی کی کتاب مدھش میں نہ کو رہے کہ ایک عجمی محض علم کی تلاش میں لگا۔ راستہ میں چلتے وقت اس کو ایک پھر کا نگڑا نظر آیا جس پر ایک لال چیونٹی پھر رہی تھی۔ اس نے اس پھر کوغور سے دیکھاتو معلوم ہوا کہ چیونٹی کے چلنے سے اس پھر پر نشان پڑ گئے ہیں۔ یہ و مکھ کر اس نے غور و فکر کیا کہ استے سخت پھر پر ایک معمولی چیونٹی کے بار بار چلنے سے نشان پڑ گئے تو میں اس بات کا زیادہ مستحق ہوں کہ طلب علم پر مدادمت کروں۔ شاید اسی طریقہ سے میں اپنی مراویالوں۔ چنانچہ میں چیز ہرطالب علم وین اور دنیا کے لئے اور بالخصوص طالب تولید و معرفت کے لئے واجب ہے کہ وہ طلب میں سستی نہ کرے اور اپنی جدوجہ د جاری رکھے۔ کیونکہ اس طریقہ سے یا تو کامیابی اس کے قدم چوم لے گی یا اس کو جام شمادت نصیب ہوگا۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

''نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں داخل ہو گاجنت میں وہ مخص جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہو'اس پر ایک مخص نے سوال کیا کہ یا نبی اللہ ہر مخص کی بیہ تمنا ہوتی ہے کہ میرالباس عمدہ ہو میراجو تا بہترین ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی جمیل ہے اور جمال کو پیند کرتا ہے''۔ (کبر کے معنی ہیں ترفع اور لوگوں کو کمتر سمجھنا)

بعض محدثین نے یماں اکبرے مرادایمان سے متعلق کبر لیا ہے۔ یعنی جس کے اندر رہے کبر ہوگاوہ قطعاً داخلِ جنت نہیں ہوگا۔
بعض نے کہا ہے کہ جنت میں دخول کے وفت کبر اس کے ول میں نہ ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُوْدِ هِمْ
مِنْ غِلِّ (اور الگ کر دیں گے ہم ان کے دلوں سے کھوٹ کو) لیکن یہ دونوں تاویلیں مفہوم سے بعید ہیں۔ اس لئے کہ حدیث وارد
ہوئی ہے اس کبر سے نفی کے سیاق میں جو مشہور ہے یعنی ترفع اور لوگوں کو کمتر سمجھنا۔ ظاہر مسلک وہ ہے جس کو قاضی عیاض اور
ویگر محققین نے اختیار کیا ہے کہ ''داخل نہیں ہوگا متکبر جنت میں کبر کی جزایا سے بغیریا اس کو دخول اولین حاصل نہیں ہوگا''۔

ا میک حدیث رسول میں کبر کی تشریح اس طرح ہے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ کبریائی میری چادر ہے اور جو کوئی کبر افتیار کرتا ہے گویا وہ میری چادر کو تھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں متکبرین کو سخت وعیدات اور سزاؤں کا مستوجب قرار دیا گیاہے اس لئے زیادہ صبح قول یمی ہے کہ متکبر سزا پائے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

حدیث میں جو "قال رجل" آیا ہے اس میں دجل سے مراد مالک بن مرارہ ربادی ہیں جیسا کہ قاضی عیاض اور ابن عبدالبرکا خیال ہے۔ ابو القاسم خلف بن عبدالملک بن بشکوال نے کہا ہے کہ اس بارے میں چند اقوال ہیں۔ اول یہ کہ اس حدیث میں رجل سے مراد ابو ریجانہ (جن کانام شمعون ہے) ہیں یا اس سے مراد ربیعہ بن عامر ہیں۔ بعض نے سواد بن عمر کو اور بعض نے معاذ بن جبل کو کہا ہے اور بعض کے قول کے مطابق اس سے مراد عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں۔

اور حضور کے قول "إنَّ اللَّهُ جَمِيْل" سے مراديہ ہے كہ الله تعالىٰ کے تمام افعال جميل اور حن ہيں۔ اس کے اساء حنیٰ ہيں اور صفات جمال و كمال سے متصف ہے۔ بعض نے كما ہے كہ جميل سے معنی مجمل اور كرم ہے جميسا كہ سميع و كوريم سے سمع و كريم سے معنی ميں ہے۔ ابو القاسم قشيرى نے اس کے معنی جليل بنائے ہيں اور بعض حضرات نے اس کے معنی بير لئے ہيں كہ الله تعالىٰ بندوں كے ساتھ جميل ہيں۔ يعنی ان كو آسان باتوں كامكلف فرماتا ہے اور اس پر بندوں كى اعانت فرماتا ہے اور اس پر جندوں كے ساتھ جميل ہيں۔

اورایک قول سے ہے کہ اس کے معنی نوراور رونق کے مالک کے ہیں۔

شیخ الاسلام یجیٰ نووی لکھتے ہیں کہ بیہ نام (جمیل) صحیح حدیث اور اساء حسنی میں وار د ہوا ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔ اس کا اطلاق اللہ رب العزت پر صحیح ہے۔ اگرچہ بعض علاء نے اس کا انکار کیا ہے۔ امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ جو شریعت میں وار د ہوا ہے۔ ہم اللہ پر اس کا اطلاق جائز قرار دیتے ہیں اور جن کے بارے میں جواز و منع پچھے وار د نہیں ہے۔ ہم اس کے بارے میں جواز و عدم جواز کا کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ کیونکہ احکام شرع کا تعلق موارد شرع سے ہے اور اگر ہم حلت و حرمت کا فیصلہ کر دیں تو ہم بغیر

تم شریعت ایک علم کو ثابت کرنے والے ہول گے۔

ا سرب بیت او منظم کے اور منظم کے اہل سنت کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ اللہ کانام یا اس کی صفت کمالی اور جلالی اور امام نووی رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اہل سنت کا اس بارے میں شریعت میں نہ اثبات ہے نہ نفی 'آیا جائز ہے یا نہیں؟ ایک جماعت اس کی تعریف کابیان ایسے لفظ کے ذریعہ کرنا جس کے بارے میں شریعت میں نہ اثبات ہے نہ نفی 'آیا جائز ہے یا نہیں؟ ایک جماعت

اس کی تعریف کابیان ایسے لفظ نے ذریعہ کرنا، س کے بارہے یک مریف میں کہ بات ہے ہوئی۔ اس فظ کا استعمال صحیح ہے جو کتاب وسنت کی رائے سے ہے کہ جائز ہے اور ایک جماعت اس کا انکار کرتی ہے ان کے نزدیک صرف اس لفظ کا استعمال صحیح ہے جو کتاب وسنت متواترہ سے ثابت ہویا اس کے استعمال پر اجماع ہو۔ پس اگر کسی لفظ کا ثبوت خبر واحد سے ہے تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس

لفظ کے ذریعے خدا کی تعریف اور اس سے دعا کرنا جائز ہے کیونکہ اعمال کے قبیل سے ہے اور خبرواحد پر عمل جائز ہے۔ بعض حضرات نے اس کابھی انکار کیا ہے کیونکہ بالواسطہ اس کا تعلق بھی اعتقاد سے ہے۔

قاضی نے لکھا ہے کہ درست میں ہے کہ جائز ہے کیونکہ کیونکہ اعمال کے باب سے ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے اللہ کے اللہ کے باب سے ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے اللہ کے بام ہیں پس تم ان کے ذریعہ اللہ کو پکارو-

عمط: روایت بالامیں جو غمط کالفظ استعمال ہوا ہے اس کے معنی ہیں لوگوں کو حقیر شار کرنا۔ بعض روایات میں غمص کالفظ آیا

ہے دہ اس کے ہم معنی ہے۔ خواب میں چیونی کی تعبیر خواب میں چیونی کی تعبیرنسل سے دی جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے" وَإِذْ أَخَلَ رَبُّكَ مِن خواب میں چیونی کی تعبیر

خواب میں چیوتی کی تعبیر است کے ادم مِن ظُهُوْرِهِم دُرِیَّتَهُمُ" اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو ان کی اور بھی ان کی اور بھی ان کی تعبیر دیتے ہیں۔

#### لذئب

(بھیڑیا) الذئب نے: بھیڑیا' اس کی مونث کے لئے لفظ ذئبہ استعال ہو تا ہے' اس کی جمع قلت اذوب اور جمع کثرت ذاب آتی ہے۔اس کو خاطف' سید' سرحان' ذؤالہ' عملس' سلق اور سمسام بھی کہتے ہیں۔ اس کی کنیت ابو ندقۃ آتی ہے۔

چنانچہ شاعر کہتا ہے۔ حتی اذا جن الطلام واختلط جاؤا بمذق هل رأیت الذئب قط ترجمہ:۔یمال تک کہ جب اندھیرے نے ڈھانپ لیا اور اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا اور آئے وہ چلاتے ہوئے توکیا اس وقت

سمی نے بھیڑیے کو دیکھاہے-اس کی مشہور ترین کنیت ابو جعدہ ہے- چنانچہ منذر بن ماء السماء ملک نے جب ابو عبیدہ بن ابرص کے قتل کاارادہ کیاتواس نے نرمزھا<sup>ں</sup>

شعرپزها و قالوا هي الخمر تكني الطلاء كما اذئب يكني ابا جعده

له الذئب: مصر میں Canis Variegatus اور C-Lupus کان میں C-Pallipes مقط میں ذئبۃ البحرشارک (Lamnalpallanzanii) کو کہتے ہیں۔ فارسکل "ذئب" ایک مجلی (Dethrinus (Sciaena) Eamak) کا ام بتا تا ہے جو کہ مقط میں خونچر (Khawdair) کملاتی ہے۔

ترجمہ: . لوگ کہتے ہیں کہ شراب کی کنیت طلا ہے گریہ کنیت ایسی ہی ہے جیسے بھیڑیئے کی کنیت ابو جعدہ ہے۔

شاعرنے یہ بطور مثل کماہے۔اس سے اس کامقصدیہ تھاکہ طاہر میں تو آپ بڑا اکرام کرتے ہیں گرنیت میرے قل کی ہے۔ چنانچہ یہ وہی مثل ہو گئی کہ شراب ایک بری شیئے ہے۔ گر طلاء کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ حالا نکہ طلا ایک اچھی شئے ہے۔ اس طرح بھیڑیا جو ایک فتیج الفعل درندہ ہے۔ لیکن ایک اچھی کنیت سے پکارا جاتا ہے۔ جعدہ ایک بکری کو کہتے ہیں اور ایک خوشبودار

بوفی کانام بھی جعدہ ہے جوموسم بمار میں پیدا موتی ہے اور جلد خشک موجاتی ہے۔

اعتبارے فتیج ہے۔جس طرح بھیڑئے کی کنیت اچھی ہے مگرخود بھیڑئے کے افعال فتیج ہیں۔

بھیڑیئے کی کنیت ابو ٹمامہ' ابو جاعد' ابو رعلہ' ابو سلعامتہ' ابو عطلس' ابو کا سب ادر ابو سلمہ بھی آتی ہیں۔ اس کا دوسرا مشہور نام اُوینس ہے۔ شاعربذلی کہتاہے ''

مافعل اليوم اويس بالغنم ياليت شعرى عنك والامر عمم ترجمہ: اے کاش! میری سمجھ میں تیری بات آجاتی حالاتکہ معالمہ عام ہے کہ آج بھیربوں نے بربوں کے ساتھ کیاسلوک

بھیڑیئے کے ادصاف میں غبیش کو وخل ہے۔ غبش عربی میں خاکستری رنگ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ عربی میں بھیڑیئے کی صفت اغبش اور بھیرن کی غبشا آتی ہے۔ چنانچہ کتے ہن "ذئب اغبش" لینی خاکسری رنگ کا بھیریا۔

امام احمد ابویعلیٰ موصلی اور عبدالباقی بن قانع نے روایت کی ہے کہ اعثی شاعرمازنی حرمازی جس کااصل نام عبداللہ بن اعور تھا کی بیوی معاذة تھی۔ ماہ رجب میں اعثی گھرسے خور دونوش کاسامان لینے لکلااس کی عدم موجو دگی

میں اس کی بیوی معاذۃ بھاگ گئی اور اپنے کنبے کے ایک فخص مطرف بن بہصل بن کعب نای فخص کی بناہ میں آ گئی۔ مطرف نے اس کو ایک کمرہ کے پیچھے چھپا دیا۔ چنانچہ جب اعثی خورد و نوش کے سامان کے ساتھ گھرواپس آیا تو بیوی کو گھر میں نہ پایا۔ کسی نے اس کو بتلایا کہ اس کی بیوی گھرہے بھاگ کر فلاں فخص کے پاس چلی گئی ہے۔ چنانچہ اعثی مطرف کے پاس گیااور اپنی بیوی کو طلب کیا۔ گرمطرف نے دینے سے انکار کر دیا۔ مطرف اپنی قوم میں اعشی سے زیادہ باعزت سمجھاجا تاتھا۔ چنانچہ اعشی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقد س میں استغاثہ کے لئے حاضر ہوا اور یہ اشعار پڑھے ''

ياسيد الناس وديان العرب اشكو اليك ذربة من الذرب ترجمہ:۔ اے لوگوں کے سردار اور عرب کو مطیع کرنے والے میں آپ سے ایک پخش یابد زبانی کی شکایت کرنے حاضر ہوا

ال شاعرى مراديه ب كد "خن "كارنك بهيرية كرنگ جيساتها- (ج)

<sup>ً</sup> لا ایک ننخ میں ابو العطاس لکھا ہے۔

خرجت ابغيها الطعام في رجب كالذئبة الغبشاء في ظل السرب ترجدند میں رجب کے ممینہ میں خاکسری بھیٹرنی کے مائند راستہ کے درختوں کے سامیہ میں اس کے لئے رزق تلاش كرنے لكلاتھا-

فخالفتنی بنزاع وهرب وقذفتنی بین عیص و موتشب ترجمہ: عورت نے میری مخالفت کی اور لؤ کر بھاگ گئی اور مجھ کو متجان در ختوں کے جھنڈ میں ڈال گئی لیعنی میری عدم موجودگی میں بھاگ گئی۔

اخلفت العهد ولطت بالذنب وهن شر غالب لمن غلب ترجمہ: اس نے عهد فحلنی کی اور مجھ سے اس ظرح پوشیدہ ہو گئی جس طرح او نمنی اپنی شرمگاہ کو دم سے دباکر نر کو جفتی ے رو کت ہے 'اور عورتوں کی شرارت اس قدر بردھی ہوئی ہے کہ جس کو جاہتی ہیں مغلوب کرلیتی ہیں۔

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اعثی کے اشعار کا آخری مصرعہ پڑھااور مطرف کے نام ایک خط لکھوایا جس میں اس کو اعثی کی عورت واپس کرنے کی تاکید فرمائی۔ اعثی آپ کا نامہ مبارک لے کر مطرف کے پاس پنچا اور اس کو پڑھ کر سایا۔ مطرف نے عورت کو اس کی اطلاع دی اور کھا کہ میں بسبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھے کو تیرے شوہر کے حوالہ کرنا چاہتا ہوں- اس پر عورت نے کہا کہ پہلے اعشی سے عہد و پیان لے لو کہ وہ مجھ کو مارے پیٹے گانہیں اور اس عہد پر اس کی صانت لے لو۔ چنانچیہ اعشی

نے اس شرط کو منظور کرلیااور مطرف نے عورت کو اس کے حوالے کر دیا۔ اس پر اعشی نے بیہ اشعار پڑھے۔

لعمرك ماحبى معاذة بالذى يغيره الواشى ولا قدم العهد ترجمہ: تیری جان کی قتم! میری محبت معاذہ سے ایسی نہیں ہے جس کوبد گواور زمانہ کی سمبھی متغیر کردے۔

ولا سوء ما جاء ت به اذا زلها غواة رجال اذينا جونها بعدى ترجمہ:۔ اور نہ وہ محبت اس برائی سے جس کی معاذہ مرتکب ہوئی جاسکتی ہے جبکہ بد چلن لوگوں نے میری عدم موجودگی

میں اس کو ورغلا کر اس پر اکسایا-

اس آیت "إِنَّ كَیْدِكُنَّ عَظِیْم" كی تغییر می علامه زمخشری فرماتے ہیں كه الله تعالى نے عورتوں كے فریب كوشیطان كے فریب سے زیادہ برا اور عظیم قرار دیا ہے۔ آگر چہ مردول میں بھی فریب ہے۔ ممرعور تول کا فریب مردول کے فریب سے زیادہ لطیف یعنی غیر محسوس ہو تاہے اور ان کاحیلہ مردوں پر جلد کامیاب ہو جاتا ہے۔اس بارے میں عور تیں رفق لیعنی نرمی کا ظمار کرتی ہیں اور اس نرمی (رفق) کے ذریعہ بت جلدی مردوں پر غالب آ جاتی ہیں-

ا يك دوسرى جكه الله تعالى كا ارشاد ب "وَمِنْ شَوِ النَّفَّافَاتِ فِي الْعُقَدِ (اور مين الله كى پناه طلب كرتا مولِ ان عورتول ك فریب سے جو گر ہوں پر پھونک مارتی ہیں) "نفاثات" وہ عور تیں ہیں جن کی سختی اور شرارت ویگر عورتوں سے کہیں زیادہ ہے۔ چانچہ اس بارے میں سی عالم کا قول ہے کہ "میں شیطان سے اتناشیں ڈر تا جتناعورتوں سے خاکف رہتا ہوں۔ کیونکہ شیطان کے

متعلق الله تعالى نے فرمایا ہے: ِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَان كَانَ صَعِيْفًا "بِ شَك شَيطان كا داؤ كمزور ہے-ليكن عورتوں كے متعلق ارشاد بارى ہے إِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمَ (بِ شك تهارا مروفريب براب) عورت کی ہوشیاری کا ایک واقعہ طواف کر رہے تھے۔ طواف کرتے ہوئے ان کا نگاہ ایک عورت پر پڑگئی جو طواف کر رہی تھی۔ یہ اس کورت پر پڑگئی جو طواف کر رہی تھی۔ یہ اس عورت کو دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو گئے اور اس سے پوچھ کچھ کرنے گئے۔ یہ عورت بھرہ کی باشندہ تھی۔ ابن رہید نے کئی مرتبہ اس سے بات چیت کرنی چاہی مگراس نے ان کی جانب قطعاً النفات نہ کیا اور کہنے لگی آپ جھے سے دور رہیں کیونکہ آپ

حرم مقدس میں ہیں اور یہ ایسامقام ہے جس کا احترام اللہ جل شانہ کے نزدیک بہت زیادہ ہے لیکن جب این رہید اس کے پیچے پڑ گئے اور اس کو طواف نہیں کرنے دیا تو وہ اپنے کسی محرم کے پاس گئی اور اس سے طواف کر انے کو کہا۔ جب عمراین رہید نے دیکھا کہ اس کے ساتھ اس کاکوئی عزیز ہے تو اس سے دور ہو گئے۔ اس پرعورت نے زبر قان بن بدر سعدی کابیہ شعر پڑھا۔

تعدوا الذئاب على من لا كلاب له وتنقى مربض المستأسد الضارى ترجمہ: بھیڑئے اس كى جانب دوڑتے ہیں جس كے پاس كتے نہيں ہوتے اور شیر ضرر رسال كى خواب گاہ كے قریب نہد تعنكة

جب منصور کو اس واقعہ کاعلم ہوا تو اس نے کما کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ کوئی پر دہ نشین عورت الی نہ رہے جو اس قصہ کو سن نہ لے۔

جس رات حفرت عمرفاروق رضی الله عنه پر خخم کاوار ہواای رات عمرو بن ربیعہ کی ولادت ہوئی عمرو بن ربیعہ نے ، کری جماد کیا تھا اور دشمنوں نے اس کی کشتی کو نذر آتش کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں یہ بھی جل کرہلاک ہوگیا تھا۔ جب حضرت حسن بھری کے سامنے عمرو بن ربیعہ کا تذکرہ ہو تا تو فرماتے "ای حق دفع و ای باطل وضع "کون ساحق اٹھااور کون ساباطل وضع ہوا۔ عمر بن ربیعہ کی وفات کاواقعہ ۵۳ میں پیش آیا۔

کی وفات کا واقعہ ۵۳ میں پیش آیا۔

بھیڑئے اور شیرے اندر بھوک پر صبر کرنے کا جو ملکہ ہے وہ دیگر جانوروں میں نہیں پایا جاتا۔ لیکن شیر انتمائی حرایص ہونے کے باوجوداس پر قادر ہے کہ مدتوں بھوکارہے۔ گر بھیڑیا آگر چہ شیرے مقابلہ میں کم مرتبہ اور تنگدست ہے لیکن دوڑ دھوپ میں شیر سے آگے ہے۔ آگر اس کو کھانے کو نہ ملے تو صرف باد نسیم پر ہی گزارہ کر تارہتا ہے اور اس سے غذا حاصل کر تارہتا ہے۔ بھیڑئے کامعدہ مضبوط سے مضبوط تر بڑی کو ہمضم اور تحلیل کر لیتا ہے گراس میں محبور کی تصلی کو ہمضم کرنے کی صلاحیت نہیں۔

سفادیعنی وظیفہ زوجیت اوا کرتے وقت جو مخصوص ہیئت کتے اور بھیٹریئے کی ہوتی ہے۔ یعنی التحام اور کمی جانور میں نہیں پایا جاتا۔ بھیٹریا اور اس کی مونث جب باہم ملاپ کے نتیجہ میں اس مخصوص ہیئت میں گر فقار ہو جائیں آگر اس وقت ان پر دفعتا ہملہ کر کے ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ آسانی سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ گراس حالت میں ان کو پانا تقریباً محال ہے۔ کوئلہ یہ جفتی کرنے ہو کے لئے ایسے مقام کو تلاش کرتا ہے جمال سے آدم ذاد کا گزر نہ ہو تا ہو۔ شروع میں بھیٹریا اپنی مونث کو چیت لٹاکر جفتی کرتا ہے اور پھرالتھام ہو جانے پر یہ وونوں بلیٹ جاتے ہیں اور ان کے چرے ایک دو سرے سے مخالف سمت میں ہو جاتے ہیں جیسا کہ کوں میں جفتی کرنے کے بعد ان کی ہیئت ہو جاتی ہیں افرادیت اور وصدت سے موصوف ہے جب یہ بھاگنے کا قصد کرتا ہے تو جست گفتی کرنے کے بعد ان کی ہیئت ہو جاتی ہے۔ بھیٹریا افرادیت اور وصدت سے موصوف ہے جب یہ بھاگنے کا قصد کرتا ہے تو جس وغریب گاتا ہے اور جب یہ ایک مرتبہ کسی شکار کو مار کر شکم سیر ہو جاتا ہے تو پھر ہاتی باندہ کے قریب بھی نہیں جاتا۔ اس کی عجیب و غریب فاصیت یہ ہے کہ یہ ایک آنکھ سے سوتا ہے اور دو سری سے جاگتا ہے۔ جب ایک آنکھ کی نیند پوری کر لیتا ہے تو یہ اس کو کھول لیتا خاصیت یہ ہے کہ یہ ایک آنکھ سے سوتا ہے اور دو سری سے جاگتا ہے۔ جب ایک آنکھ کی نیند پوری کر لیتا ہے تو یہ اس کو کھول لیتا

ہے اور دو سری کو جو تھلی ہوئی ہوتی ہے بند کرلیتا ہے۔ ایسا یہ اس وجہ سے کرتا ہے تاکہ بند آنکھ سے راحت حاصل کرے اور تھلی ہوئی آنکھ سے حفاظت کا کام لے۔ چنانچہ حمید بن ثور کے درج ذیل اشعار بھیڑتے کے وصف میں مشہور ہیں: "

ونمت کنوم الذئب فی ذی حفیظة اکلت طعاما دونه و هو جائع ترجمہ: میں ایک عضبناک مخص کے پاس بھیڑتے کی نیندسویا 'میں نے اس کے پاس کھانا کھایا اور وہ بھوکا رہا"۔

ینام باحدی مفلتیه ویتقی باخری الاعادی فهو یقظان هاجع ترجمہ: بھیڑیا ایک آئکھ سے سوتا ہے اور دو سری سے دشمنوں سے مفاظت کا کام لیتا ہے۔ چنانچہ وہ بیک وقت سوتا بھی ہے اور دو سری سے دشمنوں سے مفاظت کا کام لیتا ہے۔ چنانچہ وہ بیک وقت سوتا بھی ہے اور دو سری سے دشمنوں سے مفاظت کا کام لیتا ہے۔ چنانچہ وہ بیک وقت سوتا بھی ہے اور دو سری سے دونا بھی ہے۔

بھٹریا تمام جانوروں میں زیادہ ہولئے اور بھوکنے والا ہے لیکن جب پکر لیا جاتا ہے تو خواہ اس کو کتناہی مارا جائے یا تلوارے کھڑے بھی کر دیتے جائیں ہرگز نہیں ہو لتا اور اس طرح مرجاتا ہے۔اللہ تعالی نے بھیڑئے کو قوت شامہ اس قدر زبردست عطا فرمائی ہے کہ یہ میلوں سے ہو سو تھ لیتا ہے۔ بریوں کے شکار کے لئے یہ عام طور سے صبح کے وقت نکاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس کا یہ مگان ہو تا ہے کہ کے رات بھر پہرہ دے کر اس وقت سو گئے ہوں گے۔ اس کے اندر ایک عجیب و غریب بات یہ ہے کہ اگر بکری کی اور اس کی کھال ایک ساتھ طاکر رکھ دی جائے تو بکری کی کھال کے بال جھڑجاتے ہیں تو اس کے علازہ ایک جیرت انگیز بات یہ ہے کہ اگر بھیڑے کا پاؤں جنگی پیاز کے بیت پر پڑجائے تو یہ فور اً ہلاک ہو جاتا ہے۔ بھٹریا جب بھوک سے لاچار ہو جاتا ہے تو چلاا اٹھتا ہے۔ اس کی آواز س کر جنگل کے تمام بھٹریے اس کے پاس آکر ایک کے پیچھے ایک لائن سے جمع ہوجاتے ہیں اور جو بھٹریا اس چلانے والے کی آواز س کر جنگل کے تمام بھٹریے اس کے پاس آکر ایک کے پیچھے ایک لائن سے جمع ہوجاتے ہیں اور جو بھٹریا اس چلانے والے

بھو کے بھیڑئے کے قریب ہوتا ہے تمام بھیڑئے مل کراس پر حملہ کر کے اس کو کھاجاتے ہیں۔ جب بھیڑیا کسی انسان کے سامنے آ جاتا ہے اور اپنے آپ کو مقابلہ سے عاجز سمجھتا ہے تو چلانے لگتا ہے جس سے جنگل کے تمام بھیڑئے جمع ہو جاتے ہیں اور انسان کا مقابلہ کرنے لگتے ہیں۔ اگر انسان ان میں سے کسی ایک کو زخمی کر دے تو تمام بھیڑئے اس زخمی بھیڑئے کو کھانے کے لئے بل جاتے ہیں اور انسان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی مضمون کو شاعرنے اپنے مضمون میں بیان کیا ہے۔ یہ اشعار شاعرنے اپنے دوست پر جس کی اس نے اعانت کی تھی عماب کرتے ہوئے کہے ہیں۔

وکنت کذئب السوء لمارای دماً بصاحبه یومًا أحال علی الدم ترجمہ:۔ تیری مثال اس بدخو بھیڑئے کی سے جو اپنے کسی ساتھی کو زخمی دکھے کر اس کے خون پر بل پڑتا ہے۔

بہتی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے کہ اصمعی ایک دن ایک دہات میں پنچے تو دیکھا کہ ایک بڑھیا کھڑی ہوئی ہے اور اس
کے سامنے ایک مردہ کمری پڑی ہوئی ہے اور قریب ہی ایک بھیڑئے کا بچہ کھڑا ہوا ہے اور بڑھیا اس کو گالیاں دے رہی ہے۔ بڑھیا
نے میری طرف مخاطب ہو کر کما کہ آپ کو معلوم ہے کہ ما جراکیا ہے؟ میں نے لاعلمی کا اظمار کیا تو بڑھیا نے کما کہ یہ جو بھیڑیا کھڑا
ہے' اس کو جب یہ بچہ تھا پکڑ کر میں نے پال لیا تھا اور بمری کے دودھ سے اس کی پرورش کی۔ اب جبکہ یہ اس کا دووھ فی کر جوان ہو
گیا تو اس نے اس بکری کو چھاڑ ڈالا۔ چنانچہ اس کی غداری پر میں نے چند اشعار کے ہیں۔ میں نے کماذراوہ اشعار سناد بیجے تو بڑھیا نے۔
مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

بقرت شويهتي وفجعت قلبي وانت لشاتنا ولد ربيب

ترجمہ: ۔ تونے میری بکری کو چھاڑ ڈالا اور میرے دل کو صدمہ پنچایا حالا تکہ تو ہماری بکری کا پرور دہ ہے۔

غذیت بدرها و عذرت بها فمن انباک ان اباک ذئب

عدیت بدرها و عدرت بها کمک دخه کرد دخه کرد در کرد

ترجمہ: تونے ہمارے یمال ہی پرورش پائی اور پروان چڑھا ، تجھ کو کس نے خبروی کہ تیرا باپ بھیڑیا ہے۔ اذا کان الطباع طباع سوء فلا أدب ينيه الاديب

ترجمه: جب فطرت پیدائثی خراب موتو کوئی مصلح اس کی اصلاح نهیں کر سکتا-

جب انسان بھیٹریئے سے خوف زدہ ہو جاتا ہے تو بھیڑیا انسان پر حاوی ہو جاتا ہے اور آئر انسان اس کے مقابلہ میں جرأت کا

مظاہرہ کرتا ہے تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ بھیڑیا اپنی زبان سے ہی ہڈی تو ڑ ڈالٹا ہے اور تلوار کی مانند اس قدر آسانی سے اس کے عکڑے کر

دیتا ہے کہ ہڈی کی آواز تک نہیں سائی دیت- کھاجا تا ہے کہ بھیٹریا گئے کی طرح بھو نکتا ہے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے '' متاہم کہ ہڈی کی آواز تک نہیں سائی دیتی۔ کھاجا تا ہے کہ بھیٹریا گئے کی طرح بھو نکتا ہے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے ''

عَویٰ الذئب فاستأنست للذئب اذعویٰ وصوت انسان فکوت اطیر ترجمہ:۔ بھیڑما چلایا پس اس کی آواز سے دو سرے بھیڑئے مانوس ہو گئے اور انسان کی آواز الیں ہوتی ہے کہ اس کو سن کر بیرسب بھاگ جاتے ہیں۔

ود سراشاعراسی معنی میں کہتاہے ''

لیت شعری کیف المحلاص من الناس وقد اصبحوا ذئاب اعتداء ترجمہ:۔ بیہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ کس طرح لوگوں سے خلاصی ہوگی جبکہ لوگ ظلم کے بھیڑ یئے بن چکے ہیں۔ قلت لما بلاهم صدق حبری ترجمہ:۔ میں نے کماجب انہوں نے میری بات کی تقدیق کرنا چاہی کہ اللہ تعالی ابو درداء ؓ سے خوش ہو کہ ان کی تھیجت بری قیتی تھی۔

شاعرنے اپنے اس شعر میں حضرت ابو الدرداء یک اس قول کی جانب اشارہ کیا ہے۔ ایا کم و معاشر ۃ الناس فانھم مار کبو ا قلب امری الاغیرہ و لا جو ارأا الاعقروہ و لا بعیرًا الا ادبروہ . بچوتم لوگوں کے ساتھ اختلاط سے۔ اس لئے کہ سوار کسی شخص کے دل پر گراس کو بدل دیا اور سوار ہوئے کسی بمترین گھوڑے پر مگراس کی ٹاگوں کو کاٹ دیا۔

"سیملیؓ نے روایت کیا ہے کہ جب عبداللہ اساء "بن الزبیر پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دکھ کر فرمایا کہ رہے کعبہ کی قتم یہ تو وہ بچہ ہے آپ کی والدہ اساء "بیہ افاظ سن کر ان کو دودھ بلانے سے رک گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اساء ان کو دودھ بلاک آرچہ تمہاری آ تکھوں کا پانی کیوں نہ ہو' یہ لڑکا ان بھیڑیوں کے درمیان جو لبادہ انسانی میں ہوں گے مینڈھا ہوگا۔ یہ خانہ خدا کی حفاظت کرے گایا س کے قریب شہید ہوگا"۔

ا بن ماجهٌ اور بہم فی نے کعب بن مالک ّ ہے میہ روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح اور حسن قرار دیا ہے:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو بھو کے بھیڑئے جو بکریوں کے ایک گلے میں چھوڑے جائیں اس قدر مفسد نہیں ہوں گے جتنا کہ کسی مخص کی مال اور شرف دنیوی کی حرص اس کے لئے تباہ کن ہوگ۔ حرص کی ندمت میں اللہ تعالیٰ نے وَ لَتَحِدَنَهُمْ اللح (البتہ تویائے گاان لوگوں میں سب سے زیادہ حریص جینے پر) نازل فرمائی ہے"۔

ابن عدی نے بروایت عمرو این حنیف حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے:-

رون کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں جنت میں داخل کیا گیاتو میں نے اس میں ایک بھیٹریا دیکھا۔ میں نے کہا کہ جنت میں بھیڑیا؟ تو بھیڑے نے کہا کہ میں نے شرطی (سیابی) کے لڑے کو کھایا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سے بات جب ہے کہ اس نے اس کے لڑے کو کھایا ہے۔ اگر اس کو کھالیتا تو علیمین میں پہنچادیا جاتا ''۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث محمد بن محمد بن اساعیل طوس کے حالات زندگی میں تاریخ نمیشا پور میں دیکھی ہے-حالا نکہ یہ حدیث موضوع ہے-

حاكم نے متدرك ميں حضرت ابو معيد خدري رضي الله عنه سے نقل كيا ہے:-

" دفرماتے ہیں کہ حرہ میں ایک چرواہا بگریاں چرارہا تھا کہ اچانک ایک بھٹریا ایک بگری پر لپکالیس چرواہا بگری اور بھٹرئے کے درمیان حائل ہو درمیان حائل ہو گیا۔ پس بھٹریا اپنی سرین پر بیضا اور کہا کہ اللہ کے بندے تو میرے اور اس رزق کے درمیان حائل ہو گیاجو اللہ نے میری طرف بھیجا تھا۔ پس اس آدمی نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ مجھ سے بھٹریا تکلم کر رہا ہے۔ پس بھٹرئے نے کہا کہ میں تجھ کو اس سے بھی عجیب بات نہ بتاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرتین (دوگر م علاقوں) کے درمیان گذشتہ واقعات کی خبریں سنارہ ہیں۔ پس اس چروا ہے نے اپنی بگریوں کو مدینہ میں جع کیا پھر نی پاکٹی خدمت واقعات کی خبریں سنارہ ہیں۔ پس اس چروا ہے نے اپنی بگریوں کو مدینہ میں جع کیا پھر نی پاکٹی خدمت اقد س میں حاضر ہوا اور اس معاملہ کی اطلاع دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور ارشاد فرمایا اس ذات کی فقتم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس چروا ہے نے بچ کہا ہے "۔

فائدہ:۔ ابن عبدالبروغیرہ کابیان ہے کہ صحابہ رضوان اللہ اجمعین میں سے تین حضرات سے بھیڑیئے نے کام کیا ہے۔ ان کے اساء گرامی میہ ہن:۔

اہبان اُن اوس کا واقعہ سے کہ آپ ایک دن جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے کہ ایک بھیڑیا ان کی بکریوں پر حملہ آور ہوا۔
آپ نے شور مجایا تو بھیڑیا کھڑا ہو کر بولا اللہ تعالی نے جو رزق مجھ کو عطا فرمایا ہے تو مجھ کو اس سے روکنا چاہتا ہے۔ یہ من کر حضرت اہبان ابن اوس کو سخت تعجب ہوا۔ اور بولے کہ بھیڑیا بھی بولنے لگا۔ اس پر بھیڑئے نے جواب دیا کہ کیا بھے کو میرے بولنے پر تعجب ہوا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تھجوروں کے درمیان (مدینہ منورہ کی طرف اشارہ کرکے) گذشتہ اور آئندہ واقعات کی خوب بین اور لوگوں کو اللہ کی عبادت کی دعوت دے رہے ہیں۔ مگر لوگ آپ کی دعوت قبول نہیں کرتے۔

برن پر بہ بہ ہوں کہ اللہ ملی ہوں کی بیس کے میں بھیڑ ہے کی گفتگو من کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقد س میں حاضر ہوا اور حضرت اہبان اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقد س میں حاضر ہوا اور بھی پیش آیا بھیڑ کے کا قصہ بیان کر کے مسلمان ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قصہ لوگوں کو سادو۔اسی قشم کاواقعہ باقی دوصحابہ کے ساتھ بھی پیش آیا بھیڑ کے کا قصہ بیان کر کے مسلمان ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قصہ لوگوں کو سادو۔اسی قشم کاواقعہ باقی دوصحابہ کے ساتھ بھی پیش آیا ہمیں کا قسم بیان کر کے مسلمان ہو گیا۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ خبردی ہم کو شعیب نے روایت کرتے ہوئے زہری سے اور انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن

"حفرت ابو ہرریہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے نا ہے کہ فرما رہے تھے ایک محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چرواہا اپنے ربو ڑمیں تھا اچانک بھیڑیا اس پر ٹوٹا۔ پس ان میں سے ایک بکری کو لے گیا چرواہے نے اس سے اس بکری کا مطالبہ کیا۔ پس بھیڑیا اس کی جانب متوجہ ہوا اور کہا یوم سیع میں کون اس کا محافظ ہو گا؟ جب میرے سوا کوئی ان کا محافظ نہیں ہو گا اور ایک شخص ایک بیل پر بوجھ لاد کر لے جا رہا تھا پس وہ بیل اس کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ میں اس کے لئے پیدا نہیں کیا گیا البتہ میں تھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ پس لوگوں نے کہا کہ سجان اللہ ! بھیڑیا اور بیل بھی گفتگو کرتے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ابو بکڑ اور عمرؓ اس پر ایمان لائے "۔

این الاعرابی نے فرمایا کہ سبنٹے اس جگہ کانام ہے جمال قیامت میں حشر ہو گااور من لھا یوم السبع کامطلب ہیہ ہے کہ من لھا یوم القیامة (قیامت کے دن کون محافظ ہو گا) لیکن بعض حضرات فرماتے ہیں کہ بیہ تفییر اگلے والے جملہ سے فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ قیامت میں بھیٹریا اس کامحافظ نہیں ہو گا۔

بعض حضرات کاخیال ہے ہے ہوم السبع سے مراد ہوم الفتن ہے جبکہ لوگ مویشیوں کو چھوڑ دیں گے اور کوئی ان کا محافظ نہیں ہوگا۔ پس در ندے ان کے لئے رامی ہو جائیں گے۔ اگر یہ مطلب لیا جائے تو اب سبع باء کے ضمہ کے ساتھ گویا مقصود کلام آنے والے شرور وفتن سے ڈراتا ہے کہ ان فتوں میں لوگ اپنے جانوروں کو یو نمی چھوڑ دیں گے۔ یہاں تک کہ در ندے بلا روک ٹوک ان پر قابض ہوں گے۔ ابن مشفی ابو عبیدہ معمری رائے ہے ہے کہ یوم السبع ایا م جالمیت کی عید ہے۔ اس دن کفار کھیل کو داور خوردو نوش میں مصروف رہتے تھے۔ پس بھیٹریا آکر ان کی بکری لے جایا کر تا تھا۔ اس صورت میں لفظ سبع سے در ندہ مراد نہیں ہوگا۔ حافظ ابوعام رافعہدی نے اس لفظ کو باء کے ضمہ کے ساتھ ککھایا ہے۔ ابو عام رقابل وثوق اور لائق اعتاد شخصیت ہے۔

تصحیحین میں حضرت ابو جریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور دونوں کے ہمراہ ان کے لڑکے تھے بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکا اٹھا کر لے گیا۔ جس عورت کالڑکا چلا گیا وہ اپنی ساتھی عورت سے بولی کہ بھیڑیا تیرا لڑکا لے گیا۔ دو سری نے جواب دیا کہ میرا نہیں تیرا لڑکا ہی گیا ہے۔ دونوں فیصلے کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کمیں۔ آپ نے بڑی کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا (بینی جس کا بچہ بھیڑیا لے گیا تھا) اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر ہو کمیں اور آپ سے قصہ بیان کیا۔ آپ نے ان کے بیانات سننے کے بعد فرمایا کہ مجھے کو چھری دو تاکہ میں اس لڑے کے دو مکڑے کرکے آدھا آدھا تم دونوں میں بانٹ دوں۔ یہ سن کر چھوٹی عورت جس کا وہ بچہ تھا بولی کہ خدا آپ پر رحمت نازل کرے ایسانہ کیجئے یہ بچہ میرا نہیں اس کا ہے۔ لڑکے کی ماں کا یہ بیان سن کر آپ نے اس عورت کے حق میں فیصلہ فرمادیا"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سکین کالفظ اس سے پہلے کبھی نہیں ساتھا ہم آج تک چھری کے لئے مدید بولتے تھے۔

جو حفرات اس بات کے جواز کے قائل ہیں کہ عورت لقیط کو اپنے سے ملحق کر سکتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ملحق ہو جائے گا۔ ان حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ کیونکہ یہ بھی والدین میں سے ہے یہ ند ہب صاحب تقریب نے ابن سرتج سے نقل کیا ہے حالانکہ صبحے یہ ہے کہ وہ بچہ اس عورت سے ملحق نہیں ہو گا۔ کیونکہ جب وہ اس کو اپنانے کا دعویٰ کرے گی تو مشاہرین

ولادت میں کسی کی گواہی چیش کر سکتی ہے- برخلاف مرد کے کہ وہ اس پر قادر نہیں ہے- اس مسئلہ میں ایک تیسری رائے بھی ہے کہ جس عورت کاشو ہر نہیں ہے اس سے ملحق ہو جائے گانہ کہ شوہروالی عورت کے اس لئے کہ بغیرشو ہروالی عورت کے ساتھ الحاق اس کے شوہر کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ بسرحال واضح قول میں ہے کہ جب الیی عورت جس کاشو ہر موجود ہے وہ اپنے سے کسی بچہ کو ملحق کرنا چاہے گی تو وہ ملحق نہیں ہو گا اور شوہرے مراد وہ مخص ہے کہ بیہ عورت جس کے لئے فراش ہے لیتنی وہ مخص جس کے نکاح میں فی الحال یہ عورت ہے آگر لقیطہ کانب کسی عورت کے لئے گواہی کے ذریعہ نب ثابت ہو جائے تو اس کے شوہر کے لئے ثابت ہو جائے گاخواہ یہ عورت اس مرد کے نکاح میں ہو خواہ عدت میں ہو-

امام احمد اور طبرائي روايت فرمات بين:-

وونی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که شیطان انسانوں کے لئے بھیٹریا ہے ، جس طرح بکریوں کے لئے بھیٹریا ہے کہ ربو ڑے جدا ہونے والی بکری کو پکڑلیتا ہے تم گھاٹیوں سے بچو۔ عوام امت جماعت اور مسجدوں کولازم پکڑلو"۔

کاریخ ابن نجار میں وہب ؓ ابن منبہ سے روایت ہے کہ نبی اسرائیل کی ایک عورت ساحل پر کھڑی ہوئی کپڑے دھو رہی تھی اوراس کے قریب اس کالڑکا کھیل رہاتھا۔اتنے میں سائل آیا اور عورت سے سوال کیا۔عورت کے پاس ایک روثی تھی اس میں سے ایک لقمہ تو ژکر سائل کو دے دیا۔ تھو ڈی دیر ہی ہوئی تھی کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس کے بچہ کو اٹھاکر لے گیا۔عورت بھیڑئے کے پیچیے میرالڑ کا میرالڑ کا کمتی ہوئی دوڑی- اس پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو نازل فرمایا- اس نے بچہ کو بھیٹریئے کے منہ سے چھڑا کر عورت کے سامنے ڈال دیا اور کھا کہ بیراس لقمہ کے عوض میں ہے جو تم نے ابھی سائل کو دیا ہے۔

امام احدٌ نے کتاب زہد میں سالم بن ابی الجعدے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچہ کو لے کر کہیں باہر گئی۔ راستہ میں ایک بھیڑیا مل گیا اور اس سے بچہ کو چھین کر لے گیا۔ عورت بھیڑئے کے تعاقب میں دوڑتی چلی گئی- راستہ میں اس کو ا یک سائل ملا۔ عورت نے اپنے پاس موجود ایک روٹی سائل کو دے دی۔ تھوڑی دیر بعد بھیٹریا واپس آیا اور بچہ اس کے پاس چھوڑ

حضرت عمر بن عبد العزيز كے انصاف كا أثر ابن سعد كابيان ہے كہ حضرت عمر بن عبد العزيز كے مد خلافت ميں موسىٰ ابن امین کرمان میں بکریاں چرایا کرتے تھے۔ بکریاں 'بھیڑئے اور دیگر در ندے ساتھ

ساتھ چاکرتے تھے۔ایک دن ایساانفاق ہوا کہ رات کے وقت ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری کو اٹھاکر لے گیا۔ یہ واقعہ دیکھ کر ہم کہنے لگے کہ ایسامعلوم ہوتا ہے کہ وہ مرد صالح جن کی میہ برکت تھی شاید انقال فرما گئے۔ چنانچہ جب ہم نے صبح کو اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا انقال ہو گیاہے۔ آپ کی وفات ۲۰/ رجب اواھ میں ہوئی۔

امام احد " نے كتاب الزيد ميں مزيد نقل فرمايا ہے كه جب حضرت عمر بن عبدالعزيز خليفه ہوئے تو چروا ہے كہنے كلے كه يه مرد صالح كون ہے جو ہم پر حاكم ہوا ہے-ان سے كى نے دريافت كياكه تم كواس كاكسے علم ہوا؟ توچرواہوں نے جواب دياكه جب سے وہ مرد صالح خلیفہ ہوئے ہیں تب سے ہماری بکریاں شیر اور بھیڑیوں کے خطرے سے محفوظ ہیں اور اب عالم یہ ہے کہ بکریاں 'شیر اور بھیڑئے ایک ساتھ ہیں مگران در ندوں کے چنگل ہماری بکریوں سے رک گئے ہیں-

## بھیر نے کا شرعی تھم جھیڑنے کا گوشت کھانا حرام ہے۔ کیونکہ اس کا شار ذی ناب میں ہو تا ہے۔

دب "(بعيري سے زيادہ چركا منے والا)" اظلم و اجر من ذئب" (يعنى بھيري سے زيادہ جرى اور ظالم)" ايقظ من ذئب" (يعنى بھيري سے زيادہ جرى اور ظالم)" ايقظ من ذئب" (يعنى بھيري سے زيادہ جرى اور ظالم)" ايقظ من ذئب" (يعنى بھيري سے زيادہ جائے والا) نيز اہل عرب ميں ايک مثل بير رائج ہے کہتے ہيں من استوعى الذيب المعنم فقد ظلم اى ظلم المعنم " ليعنى جو مخص بھيريوں سے بحريوں كى گلہ بانى كاكام لے وہ ظالم ہے۔ كيونك بيد ظلم يا تو بحريوں پر ہو گااس وجہ سے كہ مباوا بھيريا ان كو كھالے يا بھيريوں پر ظلم ہو گاہيں طور كه اس كواس چيزى حفاظت كامكاف بنايا جارہا ہے جواس كى خوراك ہے ان كو كھالے يا بھيريوں پر ظلم ہو گاہيں طور كه اس كواس چيزى حفاظت كامكاف بنايا جارہا ہے جواس كى خوراك ہے

اس مثل كوسب سے پہلے استعال كرنے والا شخص المحتم بن صيفي تھا۔ اس كے بعد اس مثل كو حضرت عمر في ساريہ بن حصن كے قصد ميں استعال فرمايا تھا۔ اس كا واقعہ يوں ہے كہ ايك مرتبہ حضرت عمر رضى الله عنه مىجد نبوى ميں جمعه كا خطبہ پڑھ رہے تھے كہ وفعتاً آپ كى زبان مبارك سے يہ الفاظ نكلے "يا ساريه بن حصن المجبل المجبل من استرعى الذئب الغنم فقد ظلم "لينى كه وفعتاً آپ كى زبان مبارك سے يہ الفاظ نكلے "يا ساريه بن حصن المجبل المجبل من استرعى الذئب الغنم فقد ظلم "لينى السارية تم بہاڑكى آڑ لے لو 'جو بھيڑئے سے گله بانى كى توقع ركھے وہ ظالم ہے "۔

خطبہ کے درمیان میں اچانک آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ من کر لوگوں نے ایک دو سرے کو مڑکر دیکہ اگر کسی کی سمجھ میں اس کامطلب نہ آیا۔ نماز سے فراغت کے بعد حفرت علی کرم اللہ وجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کیا بیان کیا ہے؟ حضرت عمر نے حفرت علی ہے یوچھا کہ آپ نے بھی ان کلمات کو سناہ؟ آپ نے جواب دیا کہ میں ہی کیا تمام لوگوں نے سنا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس وقت میرے دل میں فور آیہ بات آئی کہ مشرکین نے ہمارے مسلم بھائیوں کو شکست لوگوں نے سنا ہے۔ حضرت عمر کین نے مرکین سے قبال کر س دیدی اور ان کے شانوں پر سوار ہو گئے مسلمان ایک بھاڑ سے گزر رہے ہیں۔ اگر وہ اس بھاڑ سے آڑ لے کر مشرکین سے قبال کر س تو کامیاب ہوں گے اور اگر بھاڑ سے آگے بڑھ گئے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ لہذا میری زبان سے دورانِ خطبہ بے ساختہ یہ الفاظ نکل گئے۔

اس واقعہ کے ایک ماہ بعد مسلمانوں کے پاس ایک قاصد فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ منورہ پہنچا۔ اس نے بیان کیا کہ فلاں وقت اور فلال دن جب ہم ایک پہاڑ سے گزر رہے تھے تو ہم نے ایک آواز سنی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز کے مشابہ تھی اور اس کے وہی الفاظ تھے جو اوپر گزرے جن کو حضرت عمرؓ نے دورانِ خطبہ بے ساختہ ادا کئے تھے۔ چنانچہ ہم نے ان الفاظ کو سن کر ان پر حملہ کیااور ہم کو فتح حاصل ہوئی کے

علامہ دمیری گھتے ہیں کہ یہ روایت ترذیب الاساء طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ میں بھی موجود ہے۔ ساریہ کا پورا نام ساریہ بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ بن جابر ہے۔

ای مثل کے ہم معنی شاعر کایہ شعر بھی ہے۔

ا و بد فوج حضرت عمر کی خلافت کے زمانے میں کرمان میں دراب گرومیں بھیجی گئی تھی۔ (ج)

نگاہوں میں محبوب اور دسمن پر غالب رہے گا۔

وراعی الشاۃ یحمی الذئب عنها فکیف اذا الرعاۃ لها ذئاب ترجمہ:۔ بکریوں کے چرواہے بھیڑیوں سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن آگر چرواہے ہی بھیڑیئے بن جائیں تو حفاظت کیے ممکن ہے؟

امام یکی بن معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ اپنے ذمانے کے علاء دین سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے اصحاب علم تہمارے محلاتِ قصریہ 'تہمارے گھر سرویہ 'تہمارے لباس طواو تیہ 'تہمارے موزے جالوتیہ 'تہمارے ظروف (برتن) فرعونیہ 'تہماری سواری قارونیہ 'تہمارے مواکد (دستر خوان) جالمیہ اور تہمارے نداہب شیطانیہ 'قواب بٹاؤ کہ تہماری کیاچیز محمد ہے؟

اگر بھیڑئے کے طبی فواکد

اگر بھیڑئے کا مراس برج میں جمال کو تر رہتے ہول ایکا دیا بائے تو دہاں بلی یا دیگر کوئی موذی جانور نہیں بھیڑئے کے طبی فواکد

اگر بھیڑئے کے طبی فواکد

اگر بھیڑئے کے طبی فواکد

اگر بھیڑئے کا داہنا پنچہ نیزے کے سرے پر اٹکا دیا جائے تو جس شخص کے ہاتھ میں وہ نیزہ ہوگا کوئی مخاص اس کی آئکھ اپنچ جم پر لٹکا لے تواس کو در ندول کا خوف نہیں ہوگا اور اگر اس کے خصیہ کو چیرکو اس میں نمک اور صعتر (بہاڑی پودینہ) بھرکر ایک مثقال کے بقدر ماء جر چیر(عرق نرہ) ایک قتم کی ترکاری جو پائی

اس کے خصیہ کو چیر کو اس میں نمک اور صعتر (پیاڑی پودینہ) بھر کر ایک مثقال کے بقدر ماء جر جیر(عرق نرہ) ایک سم کی ترکاری جوپائی میں بھی ہوتی ہے ملاکر پیاجائے تو کو کھ کے درد کے لئے مفیدہے اور ذات الجنب میں (پیلی کا چلنا) میں بھی اس کا چینامفیدہے۔ ذات الجنب میں اس کا استعمال گرم پانی اور شد کے ہمراہ کیاجائے۔ اگر بھیٹرئے کا خون روغن اخروث میں ملاکر بسرے کے کان میں ڈالا

الجنب میں اس کا استعال کرم پالی اور سد کے ہمراہ نیا جائے۔ اگر بطیرے کا مون رو کا مروف یا سام مرب رہ سے بالا اس جائے تو بسرہ بن ختم ہو جاتا ہے۔ بھیڑئے کے دماغ کو عرق سنداب اور شد میں ملاکربدن کی مالش کرنے سے سردی سے پیدا ہونے والی جملہ ظاہری اور باطنی بیاریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ بھیڑئے کی کھال دانت' اور آنکھ اگر کوئی مخص اپنے پاس رکھ لے تو وہ سب کی

بھیڑئے کا گردہ درد گردہ کے لئے نافع ہے۔ اگر بھیڑئے کا عفو ناسل توے پر بھون کر معمولی ساکھالیا جائے تو قوت باہ میں بیجان پیدا ہو جاتا ہے اور اگر اس کا پتہ پانی میں ملا کر بوقت جماع عضو مخصوص پر مل لیا جائے تو عورت اس سے شدید محبت کرنے لگتی ہے۔ اگر بھیڑئے کی دم بیلوں کی چراگاہ میں لئکا دی جائے تو بیل چراگاہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ خواہ شدت بھوک سے وہ بے قرار ہی کیوں نہ ہوں اور اگر بھیڑنے کی دم کی دھونی کسی جگہ پر دے دی جائے تو اس جگہ چوہے نہیں آئیں گے اور بعض کے قول کے مطابق

تمام چوہے دھونی دینے کی جگہ جمع ہو جائیں گے۔ جو مخص لگا تار بھیڑئے کی کھال پر بیٹھے گاوہ قولنج کی بیاری سے محفوظ رہے گا- اگر بھیڑئے کی دم کابال کسی آلہ سرور پر باندھ دیا جائے تو وہ آلہ (باجہ) بالکل بند ہو جائے گا- اگر ڈھول بنانے اور بیچنے والے کی دکان میں

بھیڑئے کی کھال کی دھونی دے دی جائی تو تمام ڈھول بھٹ جائیں گے۔ بھیڑیوں کی چربی دا الثعلب میں مفید ہے۔ بھیڑئے کا پتا استر خاء بطن (بچپش) میں چینے سے فائدہ دیتا ہے۔ اگر بھیڑئے کا پتا عفو تاسل پر مل کر عورت سے صحبت کی جائے تو بے پناہ امساک ہو تا ہے۔ چنانچہ جب تک چاہے جماع کر سکتا ہے۔ اگر بھیڑئے اور گدھ میں سے غیر دنیتہ دیتھ اس میں ملالہ مالہ والمان کے تو اس کر استعلال سے قوت ماہ میں زیردست اضافیہ ہو جاتا ہے اور اگر

کا پتا روغن ذنیق (ہمیلی کے تیل) میں ملا کر طلاء بنالیا جائے تو اس کے استعال سے قوت باہ میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے اور اگر تھیڑئے کا پتا روغن گلاب میں ملا کر اپنی بھنوؤں میں لگا کر کسی عورت کے پاس جائے تو وہ عورت اس سے محبت کرنے لگے گ-بھیڑئے کی میگئی میں جو ہڈی پائی جاتی ہے ان میں سے ایک ہڈی لے کر اگر در دہوتے ہوئے دانت یا داڑھ کو کریدا جائے تو در دبند ہو جاتا ہے (یہ علاج انتہائی زودا ترہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحکیم جالینوس کا قول ہے کہ درد سرکاپرانا مریض بھیڑئے کے پتاکو روغن بنفشہ میں حل کرکے ناک میں چڑھالے تو اس کادرد خواہ کتنا پرانا ہو ختم ہو جائے گااور آگر اس محلول کو بچہ کی ناک میں ٹپکا دیا جائے تو وہ بچہ تمام عمر مرگی سے محفوظ رہے گااور آگر بھیڑئے کا کا پتہ اور شعد ہم وزن لے کر آنکھ میں لگایا جائے تو آنکھ کے دھند لے پن اور ضعف بھرکو جرت انگیز فائدہ ہو تا ہے۔ لیکن شرط بی ہے کہ پتا کے ساتھ ملائے جانے والے شد کو حرارت نہ پنچی ہو (یعنی شدگر م کیا ہوا نہ ہو) آگر کسی عورت کا نام لے کر بھیڑئے کی دم میں گرو لگادی جائے تو جب تک وہ گرہ نہ کھلے گی کوئی مرد اس عورت پر قابو نہیں پاسلاً۔ آگر بھیڑئے کے پتاکو شد میں ملاکر ذکر کی مالش کی جائے اور پھرعورت سے مجامعت کی جائے تو وہ عورت اس محض سے شدید محبت کرے گئے گی۔ بھیڑئے کاخون زخموں کو پکا

بھیڑیوں کو جمع کرنے کا طلسم ایسٹے کی ایک تصویر (مجسمہ) تانبے کی بنالی جائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ یہ تصویر (مجسمہ) اندر سے خالی لینی کھو کھلی ہو۔ پھراس تصویر میں بھیڑیے کا ذکر رکھ کر سیٹی بجائے جائے۔ چنانچہ

جنگل میں جس کسی بھیڑیے کی کان میں اس سیٹی کی آواز پہنچے گی وہ بھیٹریا وہاں آجائے گا۔

بھیڑیوں کو بھگانے کا طلسم علی میٹروں کو بھگانے کا طلسم علیہ بھیڑیئے نہیں آیکتے۔

خواب میں بھیٹریوں کی تعبیر کے کوخواب میں دیکھنا کذب عدادت اور حیلہ کی دلیل ہے۔ یہ بھی کما گیاہے کہ بھیڑیے کے کو کواب میں بھیٹریوں کی تعبیر عنائی خالم چورسے واسطہ پڑناہے اور بھیڑیوں کے بچوں کی تعبیر چور کی اولاد

سے دیتے ہیں۔ للذا ہو مخص خواب میں بھیڑئے کا بچہ دیکھے تواس سے مرادیہ ہے کہ وہ مخص کی پڑے ہوئے بچہ کی پرورش کرے گاجو بڑا ہو کر چور بنے گا۔ اگر خواب میں بھیڑیا کسی ایسے جانور سے تبدیل ہو جائے جو انسان سے مانوس ہو جانے والا ہو تواس سے ایسا چور مراد ہے جو تو بہ کرنے والا ہے۔ اگر کوئی مخض خواب میں بھیڑئے کو دیکھے تو گویا وہ کسی انسان پر بہتان لگائے گااور متھم مخص بری ہو گا۔ یہ تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کی روشنی میں ہے۔ اگر کوئی مخص خواب میں کتے اور بھیڑئے کو ایک ساتھ دیکھے تو اس سے نفاق' فریب اور دھو کہ مراد ہے۔

## الذِيخ

(بجو) الذيخ : بكسرالذال اس كامونث ذيخة اور جمع ذيوخ اذياخ اور ذيخة آتى مين-

#### حديث ميس بجو كاتذكره:

الم بخاري في مناقب انبياء مين حفرت ابو هرره في سير حديث نقل كي منا

"نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ آذر سے ملاقات اس حال میں ہوگی کہ آذر کاچرہ غبار آلود ہوگا۔ آپ اپنے والد سے کمیں گے کہ کیامیں تم کو نمیں کہتا تھا کہ میرے خلاف نہ چلو (اور میرا کہنا مانو) آذر کمیں گے کہ آج میں تیرا کہنا نمیں مانوں گا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ العملوة والسلام اپنے رب چو اور میرا کہنا مانوں گا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ العملوة والسلام اپنے رب سے عرض کریں گے کہ اے میرے رب تو نے جھے سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تو جھے کو رسوانسیں کرے گا۔ آج

اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوگی کہ میراباپ دوزخ میں جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے کافرین پر جنت حرام کر رکھی ہے۔ پھرا براہیم علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ ابراہیم! دیکھو تنہارے باؤں کے نیچے کیا چیز ہے دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ خون آلود بچو پڑا ہوا ہے۔ اس کی ٹائلیں پکڑ کر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا"۔ نسائی 'بزار" اور حاکم نے متدرک میں حضرت ابو سعید خدری کی بیر روایت نقل کی ہے کہ:۔

دنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک فخص اپنے باپ کا ہاتھ کپڑے گا تاکہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔ اسنے میں ایک آواز آئے گی کہ جنت میں کوئی مشرک داخل نہیں ہو گا کیونکہ اللہ تعالی نے مشرکین پر جنت حرام کر دی ہے۔ وہ فخص اللہ تعالی ہے عرض کرے گا کہ اے میرے رب! یہ میرا باپ ہے۔ اس پر اللہ تعالی اس کے مشرک باپ کو ایک بد بیئت اور بری صورت میں جس ہے کہ بدبو آتی ہوگی تبدیل کر دے گا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر وہ جنتی اس کو چھوڑ کر چلا جائے گا"۔

رادی ندکورہ بالا حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا۔ تاہم صحابہ کرام اس جنتی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مراد لیتے ہیں۔ حاکم نے اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرح پر صحیح قرار دیا ہے۔ حاکم نے حماد بن سلمہ سے 'انہوں نے ایوب سے ایوب نے ابن سیرین سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی دیا ہے۔ حاکم نے حماد بن سلمہ سے 'انہوں نے ایوب سے ایوب نے ابن سیرین سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی

دونی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک فخص اپنے باپ سے ملے گا اور پوجھے گا کہ ابا جان آپ کا کیسا بیٹا تھا (یعنی فرمانبرداریا نافرمان) باپ کے گا کہ تو میرا بہت اچھا بیٹا تھا اس پر بیٹا کہے گا کہ کیا آج آپ میرا کہنا مائیں گے؟ باپ کے گا ضرور مانوں گا۔ اس پر لڑکا کے گا کہ اچھا آپ میرا ازار تھام لیں۔ چنانچہ باپ اس کا ازار تھام لے گا اور لڑکا اس کو لے کر بارگلو خداوندی میں پنچے گا۔ اس وقت اللہ تعالی کے حضور میں لوگوں کی پیٹی ہو رہی ہو گی۔ اللہ تعالی اس لڑکے سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کے گا اے میرے اس کریا میں اپنے باپ کو بھی ساتھ لے جاؤں؟ کیونکہ تو نے جھے سے وعدہ کیا تھا کہ قیامت کے دن جھے رسوا نہیں کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اس کے باپ کو بچوکی صورت میں مسمح کرکے دوزخ میں ڈلوا دے گا اور اس سے پوچھے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اس کے باپ کو بچوکی صورت میں مسمح کرکے دوزخ میں ڈلوا دے گا اور اس سے پوچھے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اس کے باپ کو بچوکی صورت میں مسمح کرکے دوزخ میں ڈلوا دے گا اور اس سے پوچھے گا۔ کہ کیا ہمی تیراباپ ہے؟ وہ کے گا تیری عزت کی قشم یہ میراباپ نہیں تیراباپ ہے؟ وہ کے گا تیری عزت کی قشم یہ میراباپ نہیں ہے "۔

مذكوره بالاحديث كو بھي مسلم كي شرط برصح كما كيا ہے۔

حيات الخيوان جلد دوم

مدورہ بات کے دن آذر کو بچوکی صورت میں مسم کرنے کی حکمت ابن الا ثیر نے یہ بیان کی ہے کہ بچوسب سے احمق جانور ہے۔
اس کی حماقت کا ثبوت یہ ہے کہ جس کام میں بیداری اور احتیاط کا مظاہرہ ہونا چاہیے اس میں یہ غفلت سے کام لیتا ہے۔ اس وجہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا تھا کہ میں (گفتار) بچوکی مائند نہیں ہوں۔ چونکہ بچو ہلکی ہی آہٹ من کر اپنی بل سے باہر نکل ہے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا تھا کہ میں (گفتار) بچوکی مائند نہیں ہوں۔ چونکہ آذر نے بھی ایسے شخص کو جو دنیا میں اس کاسب سے اور چونکہ آذر نے بھی ایسے شخص کو جو دنیا میں اس کاسب سے زیادہ شفیق تھا لیمن دنیا میں حضرت ابراہیم کی تھیں تھا کہ ٹھکر اکر اور اپنے سب سے بڑے دشمن شیطان کے شکار ہو گئے۔ لنذا وہ حماقت میں گفتار (بچو) کے مشابہ ہو گئے۔ شکاری لوگ جب بچو کے شکار کا قصد کرتے ہیں تو اس کے بل میں پھروغیرہ بھینک دیتے میں گفتار (بچو) کے مشابہ ہو گئے۔ شکاری لوگ جب بچو کے شکار کا قصد کرتے ہیں تو اس کے بل میں پھروغیرہ بھینک دیتے

ہیں 'وہ یہ سمجھ کر کہ کوئی شکارہ اس کو پکڑنے کے لئے باہر نکل آتا ہے اور بجائے شکار کرنے کے خود شکار ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ شکاری جب اس کاشکار کرنا چاہتے ہیں تو اس کے بل پر کھڑے ہو کریہ الفاظ کہتے ہیں:۔

اطوقی ام طویق خاموی ام عامر ابشری بجراد عطلی و شاذ هزلی- بیر الفاظ متواتر کتے رہتے ہیں یہاں تک کہ شکاری اس کے بل میں ہاتھ ڈال کراور ری ہے!س کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اس کو ہا ہر کھینچ لیتے ہیں۔

بالفرض اگر آذر کو کتے یا خزیر کی شکل میں مسخ کر دیا جاتاتو یہ بدصورتی کاسبب بن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سبکی کاسبب بن جاتا- لنذا اللہ تعالیٰ اپنے خلیل کے اکرام کی خاطر آپ کے والد کو ایک متوسط درجہ کے درندہ کی شکل میں مسخ کر دے گا- واللہ اعلم بالصواب-

#### بابالراء

### الراحلة

(سواری اور بوجھ لادنے کے لائق اونٹ) الو احلة: بقول جو ہری راحلہ وہ اونٹن ہے جو سفر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور یکی معنی رحول کے بھی آتے ہیں۔ یہ بھی کماگیاہے کہ راحلۃ سواری کا اونٹ ہے چاہے نرہویا مادہ راحلۃ کے آخر میں جو تاہے وہ مبالغہ کے لئے ہے۔ جیسے داھسة اونٹ یا اونٹی کو راحلۃ اس وجہ سے کتے ہیں کہ اس پر رحل یعنی پالان باندھاجا تاہے۔ للذا یہ فاعلہ جمعنی مفعولہ ہے جیسے داھسة اونٹ یا اونٹی کو راحلۃ اس وجہ سے کتے ہیں کہ اس پر رحل یعنی پالان باندھاجا تاہے۔ للذا یہ فاعلہ جمعنی مفعولہ ہے جیسا کہ قرآن کریم کی اس آبیت میں "فَھُوَ فِی عِیْشَةِ وَّاضِیَة "اس میں راضیہ جمعنی مرضیہ ہے۔ اس کے علاوہ کلام پاک میں اور بھی کئی جگہ فاعلہ جمعنی مفعول آبا ہے۔ مثلاً "لاَ عَاصِمَ الْمَوْفَ مِنْ اَمْوِ اللّٰهِ اِلاَّ مَنْ دَّجِمَ" میں عاصم جمعنی معصوم اور ماء وافق میں دافق جمعنی مدفوق اور حومًا اَمِنَا میں "آ مئا" جمعنی مامونًا ہے۔ اس کے بر عکس مفعول کاصیخہ فاعل کے معنی میں بکڑت استعال ہوا ہے۔ مثلا جہ جَابًا مَسْتُورَ اَمِن مستوراً ساتر کے جمعنی ہے اور اس طرح "کانَ وَ عُدُهُ مَاتِیًا مِیں ماتیًا جمعنی آتیًا استعال ہوا ہے۔ مثلا جہ جَابًا مَسْتُورًا میں مستوراً ساتر کے جمعنی عرب شاعرکا قول ہے کہ:۔

رواحلنا ست و نحن ثلاثة نجنبهن الماء في كل مورد ترجمہ: ہمارے چپل چھ ہیں اور ہم صرف تین ہیں اس لئے ہم ہر گھاٹ پر ان کو پانی سے بچاتے ہیں۔ نعلوں کو رواحل اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انسان کے قدم کی سواریاں ہیں۔

حدیث میں راحلہ کا تذکرہ:

بیمی نے اپنی کتاب شعب الایمان کے بچیسویں باب میں روایت کی ہے کہ:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی سواری سے اتر کر چھ میل پیدل چلا تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا"۔

بخاریؓ اور مسلمؓ نے زہریؓ کی ایک حدیث نقل کی ہے جس کو سالمؓ 'مصرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہے روایت کرتے

میں کہ:۔

«نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که لوگ ان سواونٹوں کی مانند ہیں جن میں کوئی راحلہ نہ ہو"۔

بیہ بی نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ لوگ احکام دین میں برابر ہیں 'ان میں شریف کو مشروف پر اور رفیع کو وضیع پر کوئی فضیلت نہیں ہے جیسا کہ وہ سو اونٹ جن میں کوئی راحلہ (لیعنی سواری کے لائق) اونٹ نہ ہو ایک دو سرے پر برتری نہیں سمہ

این سیرین سے منقول ہے کہ عبیدہ ابن حذیفہ عمدہ قضا پر مامور تھے۔ آپ ایک دن آگ جلارہے تھے کہ اسے میں اشراف میں سے ایک فخص آپ کے پاس آیا اور آپ ہے کوئی حاجت طلب کی۔ آپ نے اس ہے فرملیا کہ اپنی ایک انگی اس آگ میں داخل کر دو۔ اس مخص نے جواب دیا کہ یہ کیے ہو سکتا ہے؟ یہ سن کر آپ نے فرملیا کہ تو میری خاطراپنی ایک انگی آگ میں ڈالنے ہے بخل کر رہا ہے اور مجھ ہے یہ امید رکھتا ہے کہ میں تیری خاطراپنا پوراجم جنم میں داخل کر دوں؟ ابن فتیہ کہتے ہیں کہ راحلہ وہ شریف النسل اون ہے جس کو بہت ہے اونوں میں ہے سواری وغیرہ کے لئے مختب کرلیا جائے۔ یہ اون کامل الاوصاف مانا جاتا ہے اور آگر وہ بہت ہے اونوں میں مل جاتا ہے تو فور آشناخت کرلیا جاتا ہے۔ اس لئے نہ کورہ حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ سب لوگ آپ میں برابر ہیں۔ ان میں کسی ایک کو دو سرے پر نہی فضیلت نہیں ہے بلکہ ان میں کاہر ایک قطار کے اونٹ کی ماند ایک دو سرے کاشبیہ ہے۔ از ہری کا اس بارے میں یہ قول ہے کہ راحلہ سے مراد اہل عرب کے نزدیک وہ نریا مادہ اونٹ ہے جو شریف النسل ہو اور آء اس میں مبالفہ کے لئے ہے۔ چنانچہ از ہری کے قول کے مطابق ابن قتیبہ کی روایت کی ہوئی حدیث کی تشریخ غلط ہو اور آغرت کی جانب راغب ہو اور راحلہ کی طرح ہے کہ ذاہد کی الدنیا وہ مخص ہے جو ذہد میں کامل ہو اور آغرت کی جانب راغب ہو اور راحلہ کی طرح الیک ورکود وہ بہت کہ ۔

امام نووی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کامل الاوصاف لوگ جن کے جملہ اقوال وافعال پسندیدہ جوں اور راحلۃ ہی کی طرح انسانوں میں کمیاب ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک راحلۃ سے مرادوہ اونٹ ہے جو کامل الاوصاف' خوبصورت اور باربرداری اور سفرکے لئے مضبوط ہو۔

علامہ حافظ ابو العباس قرطبی جو اپنے زمانے کے شیخ المفسرین ہیں ' فرماتے ہیں کہ میری رائے اس حدیث شریف کی تمثیل راحلہ کے مناسب حال وہ محض معلوم ہو تا ہے جو کریم اور سخی ہو اور دوسرے لوگوں کی ضروریات کا متحمل ہو اور اس کے اخراجات مثل ادائیگی دین اور رفع تکالف کابار اپنے اوپر لے لے لیکن ایسے اوگ بہت کم پائے جاتے ہیں بلکہ میرے نزدیک ایسے لوگ بہت کم پائے جاتے ہیں بلکہ میرے نزدیک ایسے لوگوں کا وجود ہی مفقود ہے۔علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک قرطبی کی تاویل احسن ہے۔(واللہ اعلم بالصواب)

### الرأل

(شتر مرغ کا بچیہ) الوال: شتر مرغ کے بچہ کو کہتے ہیں- اس کامونث راکۃ اور جمع راک ورکلان مستعمل ہے- مزید تفصیل لفظ نعام کے تحت باب النون میں انشاء اللہ آنے دالی ہے-

### الراعى

(قمری اور کبوتر کا بچہ) الراعی: قمری اور کبوتر کے باہم ملاپ سے پیدا ہونے والا جانور جس کی عجیب شکل ہوتی ہے اور عمر بھی اس کی طویل ہوتی ہے۔ جیسا کہ قزویٰ نے بیان کیا ہے۔ جاحظ کہتے ہیں کہ یہ جانور کبوتر اور قمری سے زیادہ جسامت والا اور زیادہ بچے دینے والا ہو تا ہے اور اس کی آواز کبوتر اور قمری سے جدا اور عمدہ ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اس کی قیمت بھی زیادہ ہے اور لوگوں کو اس کے شکار کاشوق ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے اس کو راعی کے بجائے زاعی لکھا ہے جو کہ غلط ہے۔

#### الؤبى

(بکری کابچہ)الربی:بروزن فعلی اس بکری کو کہتے ہیں جو بچہ جن کر فارغ ہوئی ہو۔اگر اس کابچہ مرجائے تب بھی وہ رہی ہملاتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بچہ جننے کے ہیں یوم بعد تک بکری رہی کملاتی ہے اور بعض کا خیال ہے کہ بچہ جننے کے بعد دوماہ تک رہی کملاتی ہے۔ابو زیدنے لفظ رہی کو بکری کے لئے خاص کیاہے اور بعض نے اس لفظ کو بھیڑئے کے لئے خاص کیاہے۔

بعض کا خیال ہے کہ بکری کے لئے دہی اور بھیڑ کے لئے زغوث آتا ہے۔ دہی کی جمع دباب آتی ہے۔علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فعال کے وزن پر پندرہ کلموں کی جمع آتی ہے اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) رہی کی جمع رباب (۲) رخل کی جمع رخال (۳) رذل کی جمع رذال (۳) بسط کی جمع بساط (۵) نزل کی جمع نزال (۲) راع کی جمع رعاء (۷) قمئی کی جمع قما (۸) جمل کی جمعال (۹) عرق کی جمع عراق (۱۰) ظنر کی جمع ظؤار (۱۱) ثنی کی جمع ثناء (۱۳) عزیز کی جمع عزاز (۱۳) فریر کی جمع فراد (۱۳) تؤام کی جمع تو أم (۱۵) سبح کی جمع سحاح۔

### الرَّبَاح

(بلی کے مشابہ ایک جانور) الرباح: راء اور باء پر فقہ 'بلی کے مشابہ ایک جانور ہے جس سے ایک قتم کی خوشبو اخذ کی جاتی ہے کی تعریف درست ہے۔ امام جو ہری ؓ نے اپنے قلمی مخطوطہ میں یہ تعریف کی ہے کہ رباح وہ جانور ہے جس سے کافور حاصل کیا جاتا ہے۔ اس تعریف میں جو ہری ؓ نے فلطی کی ہے۔ کیونکہ کافور ایک ہندوستانی درخت کا گوند ہے اور رباح کافور کے مشابہ خوشبو کانام ہے۔ اس تعطی کی وجہ غالبا یہ ہوئی ہوگی کہ جو ہری نے جب سنا کہ حیوان سے خوشبو اخذ کی جاتی ہے تو موصوف کا ذہن کافور کی طرف منتقل ہوگیا ہوگا۔

علامہ ابن قطاع کی تظرجب امام جو ہرگ کے بیان کردہ غلط مفہوم پر پڑی تو موصوف نے درست کرتے ہوئے کہا کہ رہاح ایک شہر کا نام ہے جمال کافور تیار کیا جاتا ہے حالا نکہ یہ بھی خیال خام ہے۔ کیو نکہ کافور تو اس گوند کو کہتے ہیں جو لکڑی کے اندر خشک ہو جائے اور اس لکڑی کو حرکت دینے سے خارج ہو جاتا ہے۔ برخلاف رہاح کے وہ اس خوشبو کا نام ہے جو حیوان سے اخذ کی جاتی ہے۔ ابن رشیق شاعرنے اپنے مندرجہ ذیل شعر میں کتنی عمدہ بات کہی ہے۔

فکرت لیلة وصلها فی صدها فجرت بقایا أومعی کالعندم ترجمه: رات کوده آشیال نشین بموئی اور جب آشیانه میں بیٹھ گئی تومیرے آنسووک کاباقی حصہ جو ره گیاتھاوہ بھی بہہ پڑا۔ فطفقت امسح مقلتی فی نحوها اذعارة الکافور امساک الدم ترجمہ:۔ میں اپنی آئھوں کو طغے لگا اور چونکہ کافور کی خاصیت خون کو روکنا ہے ایسے ہی میں اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرنے لگا۔

## الرُّبَاح

(نربندر) الوُبَاح: (راء پرضمه باء موحده پر تشدید) تفسیل عنقریب آئے گی- بیر بردلی میں ضرب المثل ہے- اہل عرب کہتے ہیں کہ فلال بندرسے زیادہ بردل ہے-

## اَلرُّبحُ

(راء پر ضمہ اور ب پر فتحہ) او نٹنی یا گائے کا بچہ جو اپنی ماں سے جدا ہو جائے۔

#### الرُّبية

(حشرات الارض کی قتم) الوَّبَیه (راء پر ضمه) ابن سیده فرماتے ہیں کہ چوہ اور گر گٹ کے در میان کا یک جانور ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ چوہے کا دو سرانام ہے-

## ٱلرَّتُوْتُ

(ز خزیر)الرتوت: رت کی جمع ہے اور رت کے معنی رئیں' سردار اور خزیر کے آتے ہیں۔ کہاجاتا ہے هؤلاء دیوت البلاد کہ یہ شہرکے رئیس ہیں۔ محکم کہتے ہیں کہ رت ایک جانور کانام ہے جو خشکی کے خزیر کے مشابہ ہو تاہے اور بعض علاءنے کہاہے کہ نر خزیر کادو سرانام ہے۔ اس کا مفصل بیان باب الخاء مجمہ میں گزر چکاہے۔

#### الرثيلا

زہر پلا جانور) الو کیا کا را پر ضمہ اور فاء مفتوح) زہر ملے جانور کانام ہے۔ تفصیلی بان باب الصید کے آخر میں آئے گا۔ جاحظ کہتے ہیں رشلا کاڑی کی ایک فتم ہے اس کا دو سرانام عقرب الحیات بھی ہے۔ کیونکہ یہ سانپوں کو مار ڈالٹا ہے۔ ابو عمر موسیٰ قرطبی اسرائیلی کہتے ہیں کہ زشلا کا اطلاق حیوان کی کثیر انواع پر ہوتا ہے۔ بعض نے چھ نوع شار کی ہیں اور بعض نے آٹھ 'تمام ہی کھڑی کے اقسام ہیں۔ فن طب و حکمت میں ماہر بعض حکیموں کا قول ہے کہ ان اقسام میں سے سب سے زیادہ خطرناک مصری کھڑی ہے اور رہی وہ کمریاں جو گھروں میں پائی جاتی ہے تو ان کا نقصان بہت کم ہے اور ان کی بقیہ اقسام سبزہ زار جگہوں میں پائی جاتی ہے۔ انہی میں سے ایک فتم روئیں دار ہوتی ہے۔ اٹل مصراس کو ابو صوفہ کے نام سے جانتے ہیں اور ان کمڑیوں کے کامنے سے تکلیف الی ہوتی ہے جس طرح بچھو کے ڈسنے سے ہوتی ہے۔ انشاء اللہ اس کا کھل بیان باب الصید میں آئے گا۔

رُشِلا کے طبی فوائد اس کے بیبے کو مرچ کے ساتھ ملاکر استعال کرنے سے زہر ملے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

ر خیلا کی خواب میں تعبیر اس کی تعبیر فتنہ پرور اور اذیت پنچانے والی عورت سے دی جاتی ہے۔ نیز بھی دسمن بھی مراد ہو تا ہے۔واللہ اعلم۔

## ٱلرَّحٰلُ

(بھیڑ کا مادہ بچیہ) اَلوَّ خُولُ: بھیٹریئے کے مونث بچہ کو کہاجا تا ہے۔ اس کی جمع رخال آتی ہے۔

### الرخ

( ، کوی پرندہ ) النہ خوا کہ خیالی ہوا پرندہ ، کو چین میں پایا جاتا ہے جس کے ایک بازد کی لمبائی دس ہزار ہائ ہے ( ہائے دو نوں ہا تھوں کے در میان کے فاصلہ کو کتے ہیں ) ابو حامد اندگی نے ایک مغربی تاجر کا واقعہ بیان کیا ہے جو چین کا سفر کر چاتھ اور ایک مدت تک دہاں رہ چکا تھا کہ اس کے پاس رخ کے بازد کے پر کی جز تھی۔ ( جڑ سے مراد پر کاوہ حصہ جو گوشت سے متصل ہو تا ہے ) جس کے اندر ایک مشک پائی با سائی آ جاتا تھا۔ مغربی تاجر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بزریعہ کشی چین جارہا تھا اباد مخالف کے جھو کوں سے محراکر کشتی برے جزیرے میں پہنچ گئی۔ کشی کے مسافراس جزیرے پر آگئے اور اپنی ضروریات پائی نکڑی وغیرہ تلاش کرنے کے لئے لکل کشتی برے جزیرے میں پہنچ گئی۔ کشی کے مسافراس جزیرے بر آگئے اور اپنی ضروریات پائی نکڑی وغیرہ تلاش کرنے کے لئے لکل کئی۔ میلوری کے مسافراس جن بیانہ کی سوزی انداز ہو ۔ جینا نجہ سب نے اس کیں روشنی دچکہ معلوم ہو رہا تھی۔ سی مسافراس پہنچ تو معلوم ہو انکہ بید رخ کا اندا ہے ۔ چینا نجہ سب نے اس کو ککڑی اندال و پھروغیرہ سے مسافراس پر ٹوٹ پڑے اور پر ہوڑ گئے اور یہ بھڑ گئے اور یہ بھڑ گئے اور بازد وغیرہ کو کھینچنے گئے جس کی بناء پر اس کا بازد ٹوٹ کیا۔ اور پر بھڑ گئے اور یہ بی بڑ معرب ہاتھ لگ گئی۔ یہ بیات واضح رہے کہ یہ بچہ ابھی تک بیا میں انداز کیا ۔ کمانے والوں بیس ممر رسیدہ حضرات بھی تھے جن کے مطابق سفید ہو بچھ تھے لیکن سے اس کے گوشت کی خاصیت نہیں تھی ہو ہاتھ لگائی سے مار خواس کے گوشت کی خاصیت نہیں تھی بھہ جو ہتھ لگائی سے کام چلالیا۔ گوشت کو جلانے کے لئے اندازی بھی تھی۔ دو تک کی جو نکہ جنگل میں تھے بھائی تھی۔ جو ہتھ لگائی سے کام چلالیا۔ گوشت کو جلانے کے لئے اندازی کہائی تھی۔ چو نکہ جنگل میں تھے بھائی تھی۔ دو ہم سے اندازی کو رہت کی اندازی کے آلات ساتھ نہیں تھے جو ہاتھ لگائی سے کام چلالیا۔ گوشت کو جلانے کے لئے اندازی ہو۔ کہ انہ کی کرنی بل گئی۔ ان سے کام چلالیا۔ گوشت کو جلانے کے لئے اندازی کی درخت نشان کی کرئی بی گئی۔ کہ ان کی کرنی بی کی جو نکہ جنگل میں تھے ان کی اندازی کی کو جہ سے جو انجی سے کام چلالیا۔ گوشت کو جلانے کے لئے ان کی کرنی بی گئی ہوائی تھی۔

بسرحال جب ہم فارغ ہو گئے اور چلنے کا قصد کیا اور کشتی میں سوار ہو گئے تو اچانک کیاد کیھتے ہیں کہ رخ بادل کی طرح اڑتا ہوا ہماری طرف آ رہا ہے اس حال میں کہ اس کے پنجوں میں بڑا بھاری پنجر تھا جو جسامت میں کشتی ہے بھی بڑا تھا۔ جب وہ تشتی کے بالقابل آیا تو جلدی سے پھر اپنے پنجوں سے چھوڑ ویا۔ خدا کی قدرت کہ ہماری کشتی آگے نکل گئی اور پھر سمند رمیں گر گیا۔ حق تعالی نے صرف اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اس کے شرسے محفوظ رکھا ورنہ تو اس نے بدلہ لینے میں کمی نہیں کی۔ زخ شطر بج کے ایک مہرے کا بھی نام ہے اس کی جمع رخاخ ہے اور د حدیثہ آتی ہے۔ سری الرفاء شاعر نے کیا ہی عمدہ شعر کھے ہیں۔

وفتیة نهر الاداب بینهم ابهی والصر من زهر الریاحین ترجمہ:۔ اور کچھ نوجوان جن کے طور طریق اس پورے علاقے میں سبسے اچھے تھے اور وہ ترو تازہ بلکہ شاداب پھولوں۔ کی کلیوں سے بھی زیادہ تھے۔

داحوالی الراح مشی الرخ والضرفوا والراح یمشی بھم مشی البراذین ترجمہ:۔ وہ شراب خانہ کی طرف چلے اور شطرنج کے کھیل کی طرف برسے اور جب وہاں سے واپس ہوئے تو ان کی چال ایسی تھی جیسا کہ شطرنج کے مہوں کی۔

ای شاعر کاعمہ ہ ترین شعربہ ہے ''

بنفسی من اجودله بنفسی ویبخل بالتحیة والسلام ترجمه: مین اس پرایی جان قربان کرون اوروه سلام مین بھی بخل کرو-

وحتفی کامن فی مقلتیه کمون الموت فی حد الحسام ترجمہ:۔ میری موت اس کی آنکھوں میں اس طرح چھپی ہوئی ہے جیسا کہ تلوار کی دھار میں موت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ۔ ، شاتہ ارخ کی خواب میں تعبیر عجب و غرب خبرواطلاع سے بھی دی جاتی ہے۔اور دور دراز کے سفر

خواب میں رخ کی تعبیر اسلام ہو تا ہے بھورہ اور لا یعنی کلام کی جانب بھی اشارہ ہو تا ہے اور دور دراز کے سفر کی جانب بھی اشارہ ہو تا ہے اور عقالی بھی میں تعبیر

ہوتی ہے۔عنقا کے بارے میں مفصل بیان باب العین میں آئے گا۔

#### الرخمة

(گدھ کے مشابہ ایک پرندہ)المر حصۃ (بالتحریک) گدھ کے مشابہ ایک پرندہ' اس کی کنیت ام جعر ان' ام رسالہ' ام عجیبہ' ام قیس اور ام کبیرہے' انوق کے نام سے ماناجا تا ہے۔ اس کی جمع زخم آتی ہے تاء اس کے اندر جنس کے لئے ہے۔ اعشی شاعرنے اس کو اپنے شعرمیں استعال کیاہے۔

یا رحماء قاظ علی مطلوب یعجل کف الحادی المطیب ترجمہ: اے رخماء جانور مطلوب کو جلد ایک لیتے ہیں۔ ترجمہ: اے رخماء جانور مطلوب کو جلد کے آاوریہ کام بعجلت ہو جیساکہ پر ندے کے پنج جلد ایک لیتے ہیں۔ مطلوب سے مراد استخاب۔ یہ پرندہ احتیاط کے باوجود حماقت میں ضرب المثل ہے۔ کمیت شاعر کہتا

وذاتی اسمین والالوان شتی تحمق و هی کیسة الحویل ترجمہ:۔ اور وہ دو تاموں والدرنگ برنگا پرندہ ہے اوجو دچوق وچو بند ہونے کے احمق مانا جاتا ہے۔

امام شعبی کے سامنے جب روافض کا تذکرہ ہو تا تو فرماتے اگریہ دواب لیعنی چوپائے میں سے ہوتے تو یہ روافض گدھے ہوتے اور اگر پرندے میں سے ہوتے تو رخم لیعنی مردار خور ہوتے۔اس پرندہ کی خاص عادت ہے کہ پیاڑوں میں ایسی حکمہ کا انتخاب کر تا ہے جمال پر کسی کا گزر نہ ہو سکتا ہو۔ نیز ایسی جگہ تلاش کر تا ہے جو پھر یلی ہو اور بارش کافی ہوتی ہو۔ اس وجہ سے اہل عرب اس کو مثال میں بیان کرتے ہیں کہ اعز من بیض الانوق (فلال چیز رخمۃ کے انڈول سے نایاب ہے) اس کی مادہ سوائے اپنے شوہر (نر رحمہ) کے اسپنے اور کے اپنے اور ایک انڈادیتی ہے اور رخماء کا شار شری و کمین پر ندول میں ہو تا ہے اور یہ تین ہیں (۱) الو'(۲) کی اور ایک انڈادیتی ہے اور رخماء کا شار شری و کمین پر ندول میں ہو تا ہے اور یہ تین ہیں (۱) الو'(۲) کی دھ۔

رخمة كاشرى تعلم الله كالهاناحرام به كيونكه به مردار كهانا ب-جناب بى كريم صلى الله عليه وسلم نے اس كے كھانے سے منع فرمای بہتی نے حضرت عكرمہ سے روایت نقل كى به كه رسول اكرم نے (رخمه) گدھ كے كھانے سے منع

علامہ قرطبی نے آیت شریفہ کالگذین آ فَوْ مُوسٰی (کہ مثل ان لوگوں کے جنہوں نے حضرت موسی کو اذبت دی) کے بارے میں فرمایا کہ حضرت موسی کو تکلیف دینے سے مرادیہ ہے کہ بنی اسرائیل نے آپ پر الزام لگایا تھا کہ العیاذ باللہ حضرت موسی علیہ السلام نے آپ پر الزام لگایا تھا کہ العیاذ باللہ حضرت موسی علیہ السلام نے آپ بھائی ہارون علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے اور ملائکہ میں آپ کی موت کا چرچا تھا لیکن سوائے (رخمہ) گدھ کے کمی کو آپ کی قبر کا علم نہیں تھا اسی وجہ سے اللہ تعالی نے رخمہ کو بہرہ گو نگا بنا دیا تھا۔ علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ یہ جانور اپنی آواز میں مسبحان رہی الاعلٰی کہتا ہے۔

ضرب الامثال اور کماوتیں پرندوں میں اس کو حماقت کے لئے خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ارذل الطیور ہے۔ نجاست کو

پند کرتا ہے اور نجاست ہی کو استعال کرتا ہے۔ نیز اہلِ عرب کی کماوت ہے کہ انطق یار حم فانک من طیر اللّه (اے گدھ تو بھی بول کیونکہ تو اللّه کاجانور ہے) اس کماوت کی اصل ہے ہے کہ جنگ میں جب پر ند چرندا پی آ واز نکالتے ہیں تو ہے بھی ان کو د کھ کر بولنا شروع کر دیتا ہے۔ پر ندے از راہ مسنح اس سے کتے ہیں کہ تو خاموش کیوں رہے ، تو بھی بول اس لئے کہ تو بھی اللّه کی مخلوق ہے۔ یہ مثال دراصل اس آدمی کے حق میں کہی جاتی ہے جو کسی سے تعلق نہ رکھے۔ نہ دو سرے کی طرف متوجہ ہو اور نہ کسی سے کلام کرے۔ جیے اردو میں ایسے مخص کے لئے بولا جاتا ہے کہ فلال مخص الله تعالیٰ کی گائے ہے۔

رخمہ کے طبی فوا کہ ا کی بیٹ سرکہ میں ملاکر برص کے نشانات میں ملنے سے مرض ختم ہوجاتا ہے۔ اس کی کیجی کو بھون کر سکھلیا جائے اور باریک پیننے کے بعد کسی چیز میں ملاکر دیوانہ اور پاگل آدمی کو متواتر تین روز تک کھلائی جائے تو اس کا جنون ختم ہوجائے گا۔ اگر اس کے سرکو تعویذ کے مثل اس عورت کے گلے میں لئکا دیا جائے جس کو بچے کی ولادت میں دشواری پیش آرہی ہو تو بچہ باسانی اور جلدی پیدا ہوجائے گا۔ زخم کی آئتوں پر جو ذرو رنگ کی جعلی ہوتی ہے اس کو سکھانے کے بعد باریک پیس لیاجائے اور شہد میں ملا کر استعال کیاجائے تو ہر قتم کے ذہر کے لئے تریاق کاکام دے گا۔ درد سرکے سکون کے لئے اس کے سرکی ہڈی کو سرمیں لٹکانا مفید

م رخمہ کی خواب میں تعبیر اسلامی خواب میں تعبیر بے وقوف واحق انسان سے دی جاتی ہے۔ اگر کسی مخص نے رخمہ کو خواب رخمہ کی خواب میں تعبیر بے وقوف ریزی میں شریک ہوگاجس میں کثرت سے خون ریزی ہوگا اور بھی شدید مرض لاحق ہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نصاریٰ کتے ہیں کہ آگر کسی محض نے بہت سارے زخمہ کو دیکھا تو اس سے مراد لشکرہے اور ارطامیدورس نے کہا ہے کہ ز خمہ کو خواب میں دیکھنااس آدمی کے لئے اچھاہے جو شہرے باہر کام کرتا ہے اس لئے کہ رخمہ (گدھ) شہر میں داخل نہیں ہوتا بلکہ شرکے باہر رہتا ہے اور زخمہ کو خواب میں دیکھنے سے مجھی ایسے مخص بھی مراد ہوتے ہیں جو مردول کو عسل دیتے ہیں اور قبرستان

میں رہتے ہیں کیونکہ رخمہ مردار کھاتاہے اور شہرمیں داخل نہیں ہو تااور کسی آدمی نے رخمہ کو گھرکے اندر دیکھاتو دوصور تیں یا تو مرے اندر کوئی مریض ہے اور آگر مریض ہے تو اس کی موت کی جانب اشارہ ہے اور آگر مریض نہیں ہے تو مالک مکان کو شدید مرض كاياموت كانتظار كرنا چاہيے-

#### الرشا

(ہرن کا بچہ) الوشا: راء پر فتحہ۔ اس کا اطلاق ہرن کے اس بچہ پر ہو تا ہے جس کے اندر اپنی مال کے ساتھ چلنے پھرنے کی اور حرکت کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجائے'اس کی جمع ارشاء آتی ہے۔

مندرجہ ذیل اشعار جن میں الرشاء ہرن کے بچہ کا تذکرہ ہے علامہ جمال الدین عبدالرحیم نے سنائے ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ شعر شیخ الدین ابو حیانی سے بیں اور انہوں نے ابو جعفرے اور انہوں نے ابو الخطاب ابن الخلیل سے اور انہوں نے

براوراست ابو حفص عمربن عمرے (جن کے اشعار میں) ساعت کئے ہیں-

ان اشعار کاپس مظریہ بیان کیا جاتا ہے کہ ابو حفص عمر بن عمرے پاس ایک دفعہ بدیٹا بائدی آئی جس کی والدہ سے آپ وطی کر چے تھے تو آپ نے اس کو واپس کر دیا اور یہ اشعار پڑھے۔

تركت جفوني نصب تلك الاسهم م يا مهدى الرشا الذي الحاظه ترجمہ:۔ اے ہرن کاہدیہ دینے والے تونے میری پلکوں کو تیروں کی جگہ گاڑ دیا۔

لو لا المهيمن واجتاب المحرم ريحانة كل المنى في شمها ترجمہ:۔ اس کے سو تھنے سے ہر آرزو کی خوشبو محسوس ہوتی ہے بقینا ہیں اس کو حاصل کر تابشر طبیکہ اس کا شکار حرام نہ

صيد الغزاله لم يبح للمحرم ما عن قلى صرفت اليك وانما ترجمہ: میں نے تجھ سے اپنی آ تکھیں جو ہٹائی ہیں وہ صرف اس وجہ سے بے کہ طالت احرام میں شکار کی ممانعت ہے۔ ما شفى وجدًا وان لم اكتم يا ويح عنترة يقول وشفة ترجمہ: عنترہ کابرا ہو کہ وہ یوں کہتاہے کہ میں غم کو چھپانے کی قدرت نہیں رکھتااور اظہارِ غم میں بھی مجھے شفاء نصیب

حرمت على وليتها لم تحرم يا شاة ما قنص لمن حلت له ترجمہ:۔ اے بکری توجس کے لئے حلال ہے اس نے تیراشکار نہ کیااور میرے لئے شکار حرام ہے- کاش کہ احرام میں نہ ہو ہاتو تیراشکار ضرور کر ہا۔

ابوالفتح البتی نے بھی بت عمدہ شعر کیے ہیں ''

من این للرشا الغدیر الاحور فی الحد مثلی عذارک المتحدر ترجمہ:۔ ہرن کی آکھ میں وہ خوبی کمال جو محبوب کے رضار کے ڈھلاؤ میں ہے۔

رشا کأن بعارضية کليهما مسکا تساقط فوق ورد احمر ترجمدند برن اپني دونوں رضاروں سے مشک ريزی کرتی ہے جس کی سرخی گلاب کے پھول کی سرخی سے بھی زیادہ ہے۔

# الرُّشك

(پچھو)الوُّسٹک (راء پرضمہ شین مجمہ ساکنہ) اردو میں پچھو کو کہاجاتا ہے۔ قاضی ابو الولید ابن فرضی نے اپنی کتاب "الالقاب فی است انقلة المحدیث" میں اور خطیب ابو علی الفستانی نے اپنی کتاب تقید المصمل میں اور قاضی ابو الفصل عیاض ابن موئ نے دہمثار تل الانوار میں اور ان کے علاوہ حافظ ابو الفرح بن جو زی نے یہ بیان کیا ہے کہ پزید ابن ابو پزید جس کانام سنان ضبعی ہے جو رشک کے ساتھ مشہور ہیں ان کو اس لقب سے پکارنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی ڈاڑھی عام مقدار سے بھی زیادہ بڑی تھی۔ ایک مرتبہ آپ کی ڈاڑھی عیں بچھو تھس گیا اور مسلسل بین روز تک ڈاڑھی کے اندر لاکا رہا۔ لیکن ان کو ڈاڑھی کے دراز ہونے کے موجود ہونے کی مطلقاً خبرنہ ہوئی۔ ابن دحیہ نے اپنی کتاب "انعلم المنشور" میں ذکر کیا ہے کہ تعجب ہے تین روز تک موذی جانور انسان کی ڈاڑھی میں موجود رہے اور اس کو شعور واحساس نہ ہو۔ کم از کم پانچ وقت کی نماز کے لئے وضو کیاجا تا ہے اس موذی جانوں کے موزی جانوں کے میں تو احساس ہو جانا چاہیے ہے۔ کیاوہ وضو کرتے وقت اپنی ڈاڑھی کا خلال نہیں کرتے تھے یا پھر پچھو اس قدر صغیر ہو کہ بالول کے مرمیان الجھ گیاہو۔ نیز تین دن کی مقدار متعین کرنا بھی صبح معلوم نہیں ہو تا۔ اس لئے کہ اگر ابتداء بی پچھو کے داخل ہونے کا علم ہو میں دن تک انہوں نے پناہ کیسے دی؟ اور اگر ابتداء معلوم نہیں ہے پھر مقدار متعین کرنا درست نہیں ہے۔ ماری کیا قدین کرنا درست نہیں ہے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ وہ ایسے مقام پر پہنچ گئے جمال بچھو بکٹرت پائے جاتے سے اور اقامت کی مدت اس مقام میں تین دن رہی ہو اس بناء پر انہوں نے تین یوم کی تعیین کر دی۔ واللہ تعالی اعلم تحقیقة حالہ۔ بسرحال اس واقعہ کی تکذیب سے بہتر تاویل ہے ورنہ اس روایت کے جو ائمہ کرام راوی ہیں ان کی تکذیب لازم آئے گی۔

حاکم ابو عبداللہ نے اپنی کتاب ''علوم الحدیث'' میں کیجیٰ ابن معین سے نقل کیا ہے۔ یزید ابن ابویزید ایک مرتبہ اپنی ڈا ڑھی میں کنگھاکر رہے تھے تو ڈا ڑھی سے بچھو نکلااسی وقت سے ان کالقب (رشک) بچھو پڑ گیا۔

علامہ ومیری فرماتے ہیں کہ رشک کے ایک معنی بھرین کی لغت میں قسام (بعنی بہت زیادہ تقسیم کرنے والا) کے آتے ہیں اور یزید ابن پزید بھرہ کے اندر زمینوں اور مکانوں کی تقسیم پر مامور تھے۔اس وجہ سے ان کو رشک کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ •سالھ میں مقام بھرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

ان سے محدثین کی ایک جماعت نے حدیث کی روایت بھی کی ہے۔ امام ترفری ابو عیسی نے اپی مشہور کتاب ترفری باب ما جَاءَ فی صوم ثلثة ایاج من کل شهر " کے زیر عنوان حدیث کا سلسلہ سند جو نقل کیا ہے اس میں ان کانام بھی آ تا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

دوہم سے محمود ابن غیلان نے اور ان سے ابو داؤد نے اور ان سے شعبہ نے اور ان سے بزید نے بیان کیا کہ میں نے حضرت معاز سے ساوہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہ سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ ہر مہینہ میں تین دن روزہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنمانے جواب دیا کہ آپ دنوں کی تین دن روزہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنمانے جواب دیا کہ آپ دنوں کی تعین کالحاظ نہیں فرماتے تھے بلکہ مہینہ میں لا علی التعین تین روزے رکھتے تھے"۔

امام ترندگ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے 'صحیح ہے اور اس کے اندر جو راوی بزید رشک آرہے ہیں اس سے مراد ابو بزید الضبعی ہیں جن کو بزید قاسم بھی کما جاتا ہے کیونکہ رشک کے معنی قسام کے آتے ہیں بھڑین کی لغت میں جیسا کہ ماقبل میں بیان ہو

#### الوفواف

(ایک پرندہ) الموفواف: ایک پرندہ ہے جس کو ملاعب ظلہ اور خاطف ظلہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں تفصیل کلام باب المیم میں پیش کیا جائے گا۔ اس پرندے کا تام رفراف اس بناء پر رکھا ہے کہ رفراف کے معنی بھڑ پھڑانے کے آتے ہیں اور چونکہ وشمن کے پکڑ لینے کے بعد میہ پرندہ بہت زیادہ پھڑ پھڑا تا ہے اس لئے اس کو رفراف کہتے ہیں۔ ابن سیدہ فرماتے ہیں کہ رفراف ایک مجھلی کانام بھی ہے۔

#### الرق

(مگرمچھ کے مشابہ دریائی جانور) الموق راء اور ق پر کسرہ دریائی جانور ہے جو مگرمچھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ یہ جانور کچھوے سے ہڑا ہو تا ہے اس کی جمع رقوق آتی ہے۔ جو ہری نے ایک ضعیف روایت نقل کی ہے کہ فقہاء مدینہ اس کی خرید و فروخت کرتے تھے اور اس کو استعمال بھی کیاکرتے تھے۔اس لفظ کے اندر دولغت ہیں(ا) راء پر کسرہ (۲) راء پر فتحہ 'لیکن اکثرنے کسرہ کو ترجیح دی ہے۔

#### الزكاب

(سواری کے اونث) الرکاب: را پر کسرہ 'سواری کے اونٹ-اس کی جمع رکائب آتی ہے-

مدیث میں رکاب کا تذکرہ:۔

"د حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی ہے که رسول اکرم صلی الله علیه وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کی قیادت میں ایک لشکر روانه کیا اور انہوں نے جماد کیا اور سواری کی نو اونٹنیاں ذرج کرڈالیں- رسول اکرم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که سخاوت اس گھر کی فطرت ثانیہ ہے"-

رکاب کی جمع رکٹ بھی آئی ہے اور رکوبۃ کے معنی سواری کے ہیں۔ اہلِ عرب کسی کے فقروفاقد کی حالت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ماللاً رکوبة ولا حلوبة ولا حمولة 'نه اس کے پاس سواری کے لئے اونٹ ہے اور نه دودھ دینے کے لئے اونٹنی اور نه بار برزاری کے لئے کوئی جانور۔

#### الركن

(چوما) الركن: چومااور ركين بعيغه تصغير بھي استعال ہو تاہے جيساكه ابن سيده نے لكھا ہے-

### الرمكة

(تری گھو ڈی) الر مکة (بالتحریک) ترکی گھو ڈی-اس کی جمع رمکات 'رماک اور ارماک آتی ہے۔ جیسے ثمار اور اثمار۔

مسئلہ: الوسیط نامی کتاب میں کتاب البیوع کے دوسرے باب میں فدکورہ کہ آگر کسی نے کہا کہ میں نے یہ بھیڑ جھ کو فروخت کر وی اور سامنے ترکی گھوڑی موجود تھی تو ایک قول ہے کہ بھاس جز کی جانب لوٹے گی جس کی جانب اشارہ کیا گیا۔ لینی ترکی گھوڑی مشتری کو دینی پڑے گی اور دوسرا قول ہے کہ جس کی صراحت کی گئی اسی جز کی جانب لوٹے گی۔ کیونکہ ترکی گھوڑی بھیڑے مشابہ نہیں ہے۔

#### الرهدون

(چڑیا کے مشابہ پرندہ)المو ہدون (راء پر فتھ) ہیہ حمرۃ لیٹنی سرخ جانور سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کی جمع دہادن آتی ہے۔ مکہ میں خصوصاً مسجد حرام میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ چڑیوں کے مشابہ ہوتا ہے البتد اس کارنگ سیای ماکل ہوتا ہے۔

#### الروبيان

(چموٹی سرخ رنگ کی مچملی) الروبیان: نمایت بی چھوٹی سرخ رنگ کی مچملی کو کتے ہیں۔

الروبیان کے طبی فوائد سے سخت متنظر ہو جائے گا۔ اس کی شراب میں اس کی ٹانگ ڈال دی جائے تو وہ محض شراب اس کی ٹانگ ڈال دی جائے تو حمل ساقط ہو جائے گا۔ اس کی گر دن کی دھونی حالمہ عورت کو دی جائے تو حمل ساقط ہو جائے گا۔ اگر کسی کے تیریا کائٹا جبھے جائے تو اس کو تازہ کچل کر لیپ کرنے سے وہ تیریا کائٹا جسانی نکل آئے گا۔ اگر سیاہ چنے کے ساتھ اس کو پیس کر ناف پرلیپ کیا جائے تو کدو دانے پیٹ سے خارج ہو جائیں گے۔ نیز سنجین کے ساتھ میں بیس کر لینے سے بھی کی اثر ظاہر ہو گااور اگر اس کو سکھا کر باریک پیس لیا جائے اور بطور سرمہ اس کو استعال کرے تو آئھ کا دھندلاین ختم ہو جائے گا۔

#### الريم

(ہرن کا بچہ) الو بم: ہرن کا بچہ 'اس کی جع آرام آتی ہے۔ شاعر کہتا ہے ۔

بھا العیں و الارام یمشین خلفه واطلاؤها ینھضن من کل مجم ترجمہ:۔ وہاں جنگلی گدھے اور ہرن آگے پیچھے آتے جاتے ہیں اور ان کے بیچے ہرجگہ سے اچھتے کو دتے پھرتے ہیں۔ اصمعی فرماتے ہیں کہ آرام سفید ہرنوں کو کہتے ہیں۔ اس کا واحد الریم آتا ہے۔ یہ جانو رریگتانی علاقہ میں رہتا ہے۔ مینڈھے کی طرح کیم وسخیم ہوتا ہے۔ اس جانور میں ج بی وگوشت دیگر ہرنوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ نے کی الدین ابن کامل ابو الفضل " قتیل الریم و اسپرالهویٰ" کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی وفات ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ ہی کے شعار ہیں:۔

۔۔ لی مهجة کادت بحر کلومها للناس من فرط الجوی تتکلم ترجمہ:۔ میری ایک محبوبہ ہے قریب ہے کہ اس کے زخموں کا سمندر شورش غم کی کثرت کی باعث نوگوں سے باتیں کے ۔۔

لم یبق منها غیر ارسم اعظم متحدثات للهوی تنظلم ترجمد: اس میں بڑیوں کے نشانات کے علاوہ کھے باقی نمیں رہااور وہ بڑیاں گویا ہیں اور عشق کی داوخواہ ہیں-

### أمرباح

(باز کے مشابہ شکاری پرندہ) ام رماح راء پر فتحہ باء ساکن' باز کے مشابہ شکاری پرندہ' اس کا رنگ نمیالا ہو تا ہے اور پشت اور دونوں بازو سرخ ہوتے ہیں۔ یہ جانور انگور کھا تا ہے۔

#### ابورياح

(ایک پرندہ) ابو ریاح (راء پر کسرہ یاء ساکن) اس کا مفصل تذکرہ باب الیاء میں یُویُو کے بیان میں آخر کتاب میں آئے گا-انشاء اللہ

#### ذورميح

(چوہے کے مشابہ ایک جانور) ذور میع چوہ کے مشابہ ایک جانور ہے جس کی اگلی ٹائٹیں چھوٹی اور پچیلی ٹائٹیں کمبی ہوتی

# باب الزاي

# الزاغ

(غراب- کوا) کوے کی ایک قتم جس کو غراب ذرعی بھی کتے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہ اور قد چھوٹا ہو تا ہے اور بعض مقامات میں اس کی چونچ اور ٹائلیں سرخ ہوتی ہیں۔ اس کو غراب الزیتون بھی کتے ہیں۔ کیونکہ بیہ زیتون کھاتا ہے۔ بیہ کواپا کیزہ صورت اور خوش منظر ہوتا ہے لیکن عجائب النخلوقات میں لکھا ہے کہ "غراب ذرعی سیاہ اور بڑا ہوتا ہے۔ اس کی عمر بڑار سال سے بھی زیاوہ ہوتی ہے"۔علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ بیہ محض وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو اوپر لکھا ہے۔

ہے ۔علامہ و بیری مربائے ہیں تہ یہ س وہ ہے۔ می و ملے ہوا دیا سلطی کے تاب المنتق "میں اور عجائب المخلوقات کے آخر ورقه عجیب واقعہ عجیب واقعہ اللہ میں محمد ابن اسلمیل اسعدی کی ایک روایت دیکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن قاضی بیجی ابن اکثم نے جمعہ کو میں میں محمد ابن اسلمیل اسعدی کی ایک روایت دیکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن قاضی بیجی ابن اکثم نے جمعہ کو

وبلنغ زبان میں بیہ شعر پڑھنے لگا''

جس ہے بچاجائے۔

والدعوة

الفروة

عروة

بلایا۔ چتانچہ میں گیااور جب ان کے پاس پنچاتو دیکھا کہ ان کے پاس داہنی طرف ایک پٹارہ رکھاہوا ہے۔ قاضی صاحب نے مجھ کو بٹھا

لیا اور اس پٹارہ کو کھولنے کا تھم دیا۔ جب وہ کھولا گیاتو اس میں ہے کسی جانور نے اپنا سر نکالا۔ سرتو انسان جیساتھا کیکن ناف ہے لیے کرینچے تک باقی جسم کوے کا تھا اور اس کے سینے اور پشت پر دو مسے تھے۔ محمر بن اسلیل فرماتے ہیں کہ میں اس کو دیکھ کر ڈر گیا۔ قاضى كيي بھى مجھے دكھ كر مننے لگے۔ ميں نے قاضى صاحب سے دريافت كياكہ خدا آپ كابھلاكرے يہ تو فرمائے كه يہ ہے كيا چيز؟ قاضى صاحب بولے اسى سے پوچھئے يہ خود ا پنانام و پتہ بتلائے گا- چنانچہ میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ يہ س كروه اشااور نصيح

انا الزاغ ابو عجوه انا ابن الليث والبلوه

ترجمہ:۔ میں کوا ہوں جس کی کنیت ابو عجوہ ہے۔ میں شیراور شیرنی کا فرزند ہوں۔ احب الراح والريحا ن والقهوة والنشوة ريم مراب خوشبودار يما ، قدمان في آب دن م

ترجمہ:۔ مجھ کو شراب خوشبودار پھول ، قبوہ اور نشہ آور چیزوں سے محبت ہے۔

ر: می نو سراب توسیودار چول جوه اور تیزول سے تحبت ہے۔ فلا عدوی یدی تخشی ولا یحذرلی سطوة ترجمہ: میرے ہاتھوں میں کسی قتم کا چھوت نہیں ہے کہ جس سے بچاجائے اور نہ میرے اندر دست درازی ہے کہ

ولى اشياء تستظرف يوم العرس

ترجمہ:۔ میرے اندر وہ ظرافت آمیز ہاتیں ہیں جس کااظہار شادی اور دعوت کے دن ہو تاہے۔

فمنها سلعة فى الظهر تسترها

ترجمہ:۔ منجملہ ان کے میری پشت پر ایک مسہ ہے جو ہالوں میں نہیں چھپتااور ایک دو سمرا مسہ ہے۔

واما السلعة الاخرى فلو كان لها

ترجمہ:۔ اور آگر اس دو سرے مسہ کو بے تجاب کر دیا جائے تو اس کے بیالہ لماشک جمیع النا س فیھا انھار کو ق ترجمہ:۔ ہونے میں لوگوں کو شک وشبہ نہ رہے گا۔

اس کے بعد وہ زاغ ' زاغ کمہ کر چلانے لگا اور پٹارہ میں گھس گیا۔ میں نے قاضی کی ابن اکٹم سے کما کہ خدا آپ کو عزت بخشے ' یہ مجھ کو عاشق معلوم ہو تا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسابھی کچھ ہے وہ آپ نے دیکھ لیا۔ مجھ کو اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ البتہ اتناجانتا ہوں کہ امیرالمومنین (مامون الرشید) کے پاس کسی نے بھیجا تھااور اس کے ساتھ ایک سربمبرخط تھاجس میں اس کاحال بھی تحریر تھا۔ لیکن مجھ کو معلوم نہیں کہ اس میں کیالکھا ہوا تھا۔ علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ بعینہ ہی واقعہ اس کوے کا راویوں کے فرق کے ساتھ حافظ ابو طاہر سلفی نے بیان کیا۔ اس واقعہ میں ابو الحن علی بن محمر علی احمد ابن داؤد کے پاس جاتے ہیں اور یہی سوال وجواب کرتے

مورخ ابن خلکان نے قاضی یجیٰ ابن اکثم کے حالات میں لکھاہے کہ جس وقت آپ کو بھرہ کاحاکم بنایا گیاتو اس وقت آپ کی عمر

صرف ہیں سال تھی۔ بھرہ والوں نے ان کو کمن سمجھا اور ان سے پوچھنے گئے کہ آپ کی عمرکیا ہے؟ یہ سمجھ گئے کہ ان لوگوں نے بچھ کو کمن سمجھ کریہ سوال کیا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں عماب بن اسید سے جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمہ کا قاضی بناکر بھیجا تھا اور محاذ ابن جبل ہے جن کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحن کا گور نر مقرر فرمایا تھا اور کعب بن سور سے جن کو فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے بھرہ کا قاضی مقرر فرمایا تھا ، عمر میں ذیادہ ہوں۔ یہ جواب آپ نے طنزاً اور احتجاجا ان کو دیا۔ بہت ہیں کہ جب خلیفہ مامون الرشید کو عہد ہ قضاء کے لئے کسی فخص کی ضرورت ہوئی تو ان سے لوگوں نے بچی ابن اسم کی مستقریف کی۔ چنانچہ خلیفہ نے ان کو طلب فرمایا۔ جب یہ ان کے سامنے پنچے تو خلیفہ نے ان کی بدصورتی کی بناء پر حقارت کی نظر بہت تو یف کے اور خلیفہ ہے کہا کہ امیرالمومنین! اگر کوئی علمی مسئلہ مجھ سے پوچھنا ہے تو دریافت فرمائے میری صورت پر سمجھ گئے اور خلیفہ نے ان سے بچھ سوالات کے اور جوابات شانی اور معقول پانے پر ان کو قاضی مقرر کر دیا۔ مامون کے اس نے جاویں۔ چنانچہ خلیفہ نے ان سے بچھ سوالات کے اور جوابات شانی اور معقول پانے پر ان کو قاضی مقرر کر دیا۔ مامون کے آپ نہ جاویں۔ چنانچہ خلیفہ نے ان سے بچھ سوالات کے اور جوابات شانی اور معقول پانے پر ان کو قاضی مقرر کر دیا۔ مامون کے این بے جاویں۔ چنانچہ خلیفہ نے ان سے بچھ سوالات کے اور جوابات شانی اور معقول پانے پر ان کو قاضی مقرر کر دیا۔ مامون کے تو بوریات شانی اور معقول پانے پر ان کو قاضی مقرر کر دیا۔ مامون کے تو بوریات شانی اور جوابات شانی اور معقول پانے پر ان کو قاضی مقرر کر دیا۔ مامون کے تو بوریات کو تو بوریات کیا۔

زمانے میں جو غلبہ قاضی یجیٰ ابن اکثم اور احمد ابن ابی واؤد معتزلی کو خلیفہ پر حاصل تھاوہ کسی اور کو نہ تھا۔ یجیٰ ابن اکثم حنی المذہب سے۔ تھے۔ لیکن حضرت امام احمد بن حنبل پر خلق قرآن کے سلسلہ میں ان سے زیادہ کسی نے تشدد نہیں کیا۔ باب الکاف میں کلب کے بیان میں تفصیلی ذکر آئے گا۔ انشاء اللہ تعالی۔ بیان میں تفصیلی ذکر آئے گا۔ انشاء اللہ تعالی۔ فقہ میں جو کتابیں قاضی یجیٰ ابن اکثم نے تالیف کی تھیں وہ قابلِ قدر ہیں۔ گرطوالت کے باعث لوگوں نے اس کو تزک کر دیا۔ فقہ میں جو کتابیں قاضی یجیٰ ابن اکثم نے تالیف کی تھیں وہ قابلِ قدر ہیں۔ گرطوالت کے باعث لوگوں نے اس کو تزک کر دیا۔ وہ تالیفات متروک العمل ہو کر رہ گئیں۔ قاضی یجیٰ کو اسلام میں ایک الیادن حاصل ہوا ہے جو کسی دو سرے کو نہیں ہوا۔ وہ ہیہ ہے کہ وہ تالیفات متروک العمل ہو کر رہ گئیں۔ قاضی یجیٰ کو اسلام میں ایک الیادن حاصل ہوا ہے جو کسی دو سرے کو نہیں ہوا۔ وہ یہ ہے کہ

ایک مرتبہ خلیفہ مامون الرشید شام کو جارہے تھے۔ راستہ میں انہوں نے (شیعہ علماء کے برانگیختہ کرنے سے) اپنے تھم سے مناوی کراوی کہ نکاح متعہ حلال ہے۔ کسی عالم کو جرائت نہ ہوئی کہ وہ خلیفہ سے اس کی تحریم کے بارے میں احتجاج کرے۔ قاضی کیجی نے اتنی جرائت کی ہے کہ مامون کو اس کے ناجائز تھم کے صدور سے باز رکھا اور متعہ کی حرمت کا ثبوت دے کر اس کو مطمئن کر دیا۔ چنانچہ مامون نے توبہ کی اور دوبارہ منادی کراوی کہ نکاح متعہ جرام ہے۔

یہ پر اور دریات ہے کہ کمی شخص نے قاضی صاحب سے سوال کیا کہ انسان کو کتنا کھانا تناول کرنا چاہیے۔ قاضی صاحب نے جواب دیا کہ بھوک ختم ہو جائے لیکن شکم سیرنہ ہو۔ پھر سوال کیا کہ کتنا ہنسنا چاہیے؟ انہوں نے جواب دیا چرہ کھل جائے اور آوا زبلند نہ ہو۔ اور دریافت فرمایا کہ کتنا رونا چاہیے؟ جواب دیا کہ جتنا طبیعت چاہ اللہ کے خوف سے رونا چاہیے۔ عمل کے متعلق سوال کیا گیا کہ عمل میں کتنا اختاء کرنا چاہیے؟ آپ نے جواب دیا جتنی طاقت ہو اور اظہار کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ عمل کو اتنا ظاہر کرو کہ خشکی عمل میں کتنا اختاء کرنا چاہیے؟ آپ نے جواب دیا جنداس مردنے آپ کے علم کی تحسین کی۔

بررہنے والے جن وانس افتداء کرنے لگیں۔ اس کے بعد اس مرونے آپ کے علم کی تحسین کی۔

کتے ہیں کہ قاضی یجی این اکثم میں سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں تھا کہ وہ لڑکوں سے محبت رکھتے اور علوجاہ کی تمناکرنے

کے الزام میں عند الناس مشہور تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ جب وہ کسی فقیہ سے ملتے تو ان سے حدیث کے بارے میں سوال کرتے

اور اگر کسی محدث سے ملتے تو ان سے نحو کے مسائل پر گفتگو کرتے اور اگر کسی نحوی سے ملاقات کرتے تو اس سے علم کلام میں بحث

اور اگر کسی محدث سے ملتے تو ان سے نحو کے مسائل پر گفتگو کرتے اور اگر کسی نحوی سے ملاقات کرتے تو اس سے علم کلام میں بحث

کرنے لگتے۔ اس سے ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ اپنے سے مدمقائل کو شکست وے کر شرمندہ کر دیں۔ ایک دن کاذکر ہے کہ انفاق

سے کوئی خراسانی ان کے پاس آیا وہ علم میں ماہر اور حافظ حدیث تھا۔ قاضی صاحب نے ان سے بوچھاتم نے حدیث بھی پڑھی ہے۔

اس نے جواب دیا جی باں پڑھی ہے۔ اس پر قاضی صاحب نے ان سے سوال کیا کہ اصول حدیث کے بارے میں تم کو کیایا د ہے؟ اس

نے جواب دیا کہ میں نے شریک سے 'انہوں نے ابو اسحاق سے اور انہوں نے حرث سے سا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے ایک لوطی کو سنگسار فرمایا تھا۔ یہ من کر قاضی صاحب دم بخود ہو گئے اور پھرنہ بولے۔

قامنی کی ابن اکثم کی وفات ۱۳۰۰ یا ۱۳۰۰ میں بمقام زبدہ ہوئی ہے۔ ربذہ مدینہ منورہ کے قریب ایک گاؤں ہے جو حجاج کرام کے رام کے دونت میں پڑتا ہے۔ یہ وہی مقام ہے جمال پر حضرت عثمان فرمی مقام ہے جمال پر حضرت عثمان فرمی مقام ہوئی۔

بیان کیاجا ؟ بے کہ قاضی صاحب کی وفات کے بعد کسی محض نے ان کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ کیسی گزری؟ قاضی صاحب نے جواب دیا کہ اللہ تعلق نے مغفرت فرمادی-البتہ باز پرس بھی ہوئی- میں نے بار گاہ خداوندی میں عرض کیا کہ یا اللہ! میں تو ایک حدیث پر بھروسہ کرکے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں وہ حدیث بیر ہے کہ مجھ سے ابو معاویہ ضریر نے اور ان سے اعمش نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ نے نے یہ روایت نقل کی ہے کہ:۔

"جناب نی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که آپ بو ژھے مسلمان کوعذاب دیے سے شرماتے ہیں"۔ حق تعالی نے ارشاد فرمایا که رسول الله نے بچ کها ، ہم نے تمهاری مغفرت کر دی۔

زاغ ( سموے) کا شرعی تھی از خاک کا کھانا حلال ہے۔ فقیہ رافعی کے نزدیک بھی راج ہے اور اس کے قائل ہیں۔ حضرت تھم نے اس مسلک کو افتیار کیا ہے۔ حضرت حماد نے اور حضرت امام محمد بن حسن رحمتہ اللہ علیہ نے

اور جعفرت امام بیمنی نے اپنی کتاب میں روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت تھم سے کوے کی حلت و حرمت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ سیاہ اور بڑے قد کا کوا تو مکروہ ہے اور چھوٹے قد کا کوا جس کو زاغ کہتے ہیں تو اس کو کھانے میں کوئی مضائقہ نس ۔

زاغ کے طبی فوائد اگر کوے کی زبان سکھاکر بیاسے مخص کو کھلا دی جائے تو اس کی بیاس ختم ہو جائے گی۔ خواہ کتنی ہی شدید مرمی کیوں نہ ہو۔ میں خاصہ کوے کے قلب کا ہے اس لئے کہ یہ پر ندہ شدید گرمیوں میں بھی پانی استعال نہیں کر تا اور اگر کوے اور مرغ کا پتہ ملاکر آنکھ میں لگایا جائے تو دھندلا پن ختم ہو جائے گااور اگر اس کو بالوں میں مل لیا جائے تو بال

انتمائی سیاہ ہو جا کمیں گے۔اس کاحوصلہ (پوشہ) ابتدائے نزدل ماء کو روکتا ہے۔ زاغ کی خواب میں تعبیر ا خواب میں تعبیر ا طرب سے دی جاتی ہے اور ارطامیدورس کا قول ہے کہ خواب میں کواایسے لوگوں کی علامت ہے جو

مشارکت کو درست رکھتے ہیں۔ بعض او قات فقراء سے اس کی تعبیردی جاتی ہے یہ بھی کما گیاہے کہ خواب میں اس سے مراد ولد الزما بھی ہو تا ہے یا ایسا مخص ہے جس کے مزاج میں خیرو شردونوں موجود ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

#### الزاقي

(مرغ) الزاقى: اس كى جمع زواقى آتى ہے زقا۔ يزقو انفر يفرس آتا ہے جس كے معنى چيخے اور چلانے كے آتے ہيں-جو ہرى فراتے ہيں كہ ہر چيخے والے جانوركو زاق كما جاتا ہے- بوم (الو) كے بيان ميں تو ابن حميركا يہ شعر گزر چكا ہے - ولوأن ليلي الاخيلية سلمت على و دوني جندل و صفائح ترجمہ:۔ اور جبکہ لیالی نے مجھے سلام کیا حالا تکہ میرے اور اس کے درمیان بڑی چٹان اور عظیم پھر حاکل تھا۔ اسلمت تسليم البشاشة اونقا اليها صدى من جانب القبر صائح ترجمہ: . تواس کے قریب ہوتے ہوئے میں نے بھی سلام کیا حالا تکہ الو قبر کی طرف سے چیخ رہا تھا۔ اس كامفصل بيان باب الصادمين لفظ صدى كے بيان ميں آئے گا- انشاء الله تعالى-

#### الزامور

(صغیرالجشہ مجلی) الزامور: بقول توحیدی بدایک چھوٹی قتم کی مجلی ہے جو انسانوں کی آواز پر فریفتہ رہتی ہے وہ انسانوں کی آواز نے کی اس قدر شائق ہے کہ اگر وہ کشتی کو آٹا ہوا دیکھ لیتی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ہولیتی ہے۔ اگر وہ کسی بڑی مچھلی کو دیکھتی ہے کہ وہ کشتی سے رگڑنے اور اس کو تو ژنے پر آمادہ ہے تو یہ کودکر اس کے کان میں گھس جاتی ہے اور برابر پھڑکتی رہتی ہے۔ بیزی مجھلی عاجز ہو کر کسی چھریا شگاف کی خلاش میں ساحل کی طرف جاتی ہے اور جب اس کو کوئی چیز ملتی جاتی ہے تو اس پر اپنے سرکو دے مارتی ہے اور مرجاتی ہے۔ اسی وجہ سے اہل کشتی اس سے بہت محبت رکھتے ہیں اور اس کو کھلاتے رہتے ہیں۔ اگر وہ کسی وقت نہیں ہوتی تو اس کو تلاش کرتے ہیں تاکہ اس کی دجہ سے حملہ کرنے والی مجھلیوں کے شرسے محفوظ رہے اور اگر جال سچینکتے وقت سے مجھلی جال میں پینس جاتی ہے تو اس کی قدامت کے لحاظ سے اس کو فور اُچھوڑ دیتے ہیں۔

(جنگلی چوبا) الزبابة: زاء پر فخه- به ایک قتم کاجنگلی چوبا ہے جو ضرورت کی چیزیں چراکر لے جاتا ہے۔ به بھی کماکیا ہے کہ به چوبا اندھااور بسرہ ہو تا ہے۔ جامل آدمی کو اس سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ چنانچہ حرث ابن کلدہ کاشعرہے ۔

ولقد رائیت معاشرا جمعوا لهم مالا و ولدًا ترجمہ:۔ میں نے بہت ہے ایسے لوگ دیکھیے ہیں کہ جن کے پاس مال بھی ہے اور اولاد بھی بوجہ جمل کے۔ وهم زبابٌ حائرٌ لا تسمع الاذان رعدًا

ترجمہ:۔مثل کجروچوہوں کے ہیں جن کے کان بکلی کی کڑک اور گرج کی آواز کو نہیں سن سکتے۔

شاعرنے اس شعر میں زباب کی صفت حائر بیان کی ہے۔ یعنی جیرت میں پڑنا اور نابینا اور کو نگا بھی بسا او قات حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ شاعر کامقصد سیہ ہے کہ حق تعالیٰ نے رزق کی تقسیم بقد رعقول نہیں فرمائی۔ شعرکے اند رجو لفظ وُلد استعمال ہوا ہے وہ بقیم الواؤ ہے اور ثانی مصرعد میں جو دوسرا شعرب لا تسمع الاذان رعدا الاذان اصل میں آذانهم لینی مضاف الید فد کور کے ساتھ ہے-مضاف اليه كو حذف كرك ال ك بدله الف لام لے آئے۔ جيسے حق تعالى نے كلام پاك ميں ارشاد فرمايا ہے: فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ المُمَاوى (كد جنت بى مومنين كا مرجع و مُعكانه ہے) الماوى اصل ميں ماواجم تعايمال يرجى مضاف اليه كو ختم كركے اس كے شروع ميں الف لام بردھا ديا گيا-

الم تعلی فرماتے ہیں کہ کان سے نہ سنائی دینے کے مختلف درجہ ہیں۔ اگر کم سنائی دیتا ہے تو اس کو و قرکما جاتا ہے اور اگر اس سے بھی زیادہ سنائی نہیں دیتا تو اس کو صبم بسرہ کہتے ہیں اور اگر بالکل ہی نہ سنائی دے حتی کہ بجلی کی کڑک اور گرج کی آواز نہ آئے تو اس کو صلح کہتے ہیں۔ جنگلی چوہے کا شرعی تھم لفظ الفاء میں باب الفاء کے تحت بیان کیاجائے گا۔

الربابة (جنگلی چوہے) کی ضرب الامثال آگر کسی مخص کو چور سے تثبیہ دین ہوتی ہے تو کہتے ہیں اسوق من زبابة کہ فلاں آدمی جنگلی چوہے سے بھی زیادہ چور ہے کیونکہ جنگلی چوہا بھی ضرورت کی چیزیں چرا

كرلے جاتا ہے۔

(بلی کی طرح ایک جانور)الذبذب: بلی کے مشابہ ایک جانور ہے- کامل ابن الاثیر میں حواد ثات ۴ مسوھ کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ اہل بغداد کو آیک جانور سے جس کو وہ زبزب کہتے تھے بہت خطرہ پیدا ہو گیا تھاوہ رات کے وقت ان کے مکانوں کی چھتوں پر دکھائی دیتا اور چھوٹے بچوں کو کھا جاتا تھا بھی ایسی بھی ہو تا تھا کہ سوتے ہوئے مرد کایا عورت کا ہاتھ کاٹ کر کھا جاتا۔ اس کے ڈر سے لوگ رات بھرجا گئے تھے اور اپنے بچوں کی پاسبانی و حفاظت کرتے تھے اور اس جانور کے بھگانے اور ڈرانے کی وجہ سے برتن وغیرہ بجایا ً کرتے تھے۔اس جانور کی وجہ سے بغداد میں کافی عرصہ تک ہل چل رہی۔ آخر کار ایک روز سلطانی عملہ نے اس جانور کو پکڑلیا۔اس جانور کا رنگ اہلق مائل بسیاہی تھااور اس کے ہاتھ پاؤں چھوٹے چھوٹے تھے۔ اس کو مار کر منظرعام پر لاکا دیا گیا۔ یہ دیکھ کر لوگ سکھھ

#### الزخارف

(بانی پر اڑنے والے کیڑے) الز خارف: جمع ہے اس کاواحد زخرف آتاہے۔ ان جانوروں کو کماجاتاہے جو صغیرالجنہ ہوں اور پائی پرا ڑتے ہوں۔ اوس ابن حجر کا قول ہے<sup>۔</sup>

له حدب تستن في الزخارف تذكر عينا من عمان و ماؤها ترجمہ: میری آنکھیں عمان اور اس کے چشموں کو یاد کرتی ہیں جن میں زخارف بھی پانی کے لئے اترتے ہیں۔

(چریا کے مطلبہ ایک پرندہ) الزوزور: زاء پر ضمه- به چریا کی طرح ایک پرندہ ہے- چونکہ اس کی آواز میں ایک قسم کی ذرزیت یائی جاتی ہے اس لئے اس کانام بی زر زور ہوگیا- جاحظ کا قول ہے کہ ہروہ پرندہ جو قصیر الجاح ہو- یعنی جس کے بازوچھونے ہوں جیسے زراز پر اور عصافیر(گوریا) اگر اس کی ٹائلیس کاٹ دی جائمیں تو وہ اڑنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔ جس طرح اگر انسان کاپاؤں کاٹ دیا جائے تو وہ دو ژنے کے قابل نہیں رہتا۔ شرعی تھم باب العین میں عصفور کے تحت آئے گا- انشاء اللہ تعالے فائدہ: - طبرانی اور ابن شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنما ہے روایت کی ہے کہ مومنین کی روح زراز ریہ

جیسے پر ندول کے بوٹول میں رکھ دی جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور جنت کے پھل ان کو کھانے کو ملتے ہیں-علامہ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قد قلت کما مربی معرضا و کفه یحمل زد زورا ترجمہ: جبوہ میرے پاس سے منہ پھیرکر گزرااور ہاتھ میں اس کے ایک زر زورا تھی۔

یاذالذی عذبنی مطله ان لم تذر حفا فزرزورا ترجمہ:۔ تو میں نے کما کہ اے وہ مخص جس کی ٹال مٹول سے مجھ کو بہت و کھ و تکلیف پینی۔ آگر تو مجھ سے حقیقت میں ملنا

یں ہوئی۔ پہلے شعرمیں زرزور پرندہ کانام ہے اور دو سرے شعرمیں جملہ فعلیہ انشائیہ ہے-

پ ارین در در در پر مردان کی مستقد عبد المحسن بن عثان بن غانم میں لکھا ہے کہ امام صاحب فرماتے سے کہ رومید کاطلسم عجائب دنیا میں مناقب امام شافعی مصنفہ عبد المحسن بن عثان بن غانم میں لکھا ہے کہ امام صاحب فرماتے سے کہ دومید کاطلسم عجائب دنیا میں ہے۔ وہ چڑیا سال بھر میں صرف ایک دن بولتی ہے۔ اس کی آواز پر اس کی ہم جنس چڑیا لیعنی

کوئی الی زرزار باقی نمیں رہتی جس کی چونج میں زینوں کا کوئی دانہ نہ ہوادر سے دانے نحاس کی چڑیا کے پاس چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ میں سرمان سرم چھوں سرمیر سرتنا الجان ہیں میں تنا سے مامل وہ سرمان کھر کاخ چھوٹی سے۔

اس کے بعد ان کو جمع کرکے اس کا تیل نکالاجا تا ہے۔ اس تیل سے اہلی رومیہ کا سال بھر کا خرج چاتا ہے۔ رومیہ کا سرکا کی کا اس کا کم اناطال ہے اس گئر کہ یہ گورما کی جنس میں ہے ہے۔

زرزور کاشری تھم اس کا کھانا حلال ہے اس لئے کہ یہ گوریا کی جنس میں سے ہے۔

زرزورکے طبی فوائد اچھے ہوجاتے ہیں-اگر اس کو جلاکر اس کی راکھ زخم پرلگادی جائے تو زخم بہت جلد اچھا ہوجائے گا-

روب ہیں۔ اور اس کے بید ہو اس کے در ایک در اس کے بید ہو اس کے در ایک بعد ہو اور اسک بعد ہو اور اسک بعد ہو اور ا زرزور کی خواب میں تعبیم اس کے دیکھنے سے ایسافخص مراد ہو تا ہے جو کثرت سے سفر کرے جیسے فچر کراہ پر لینے
والاجس کا ایک جگہ پر قیام نہیں رہتا۔ بعض او قات نیک وبد عمل کے اجتماع پر ولالت کرتا ہے یا ایسافخص مراد ہو تا ہے جو نہ تو غنی

والاجس کاایک جگہ پر قیام نہیں رہتا۔ بعض او قات نیک وبدعمل کے اجتماع پر ولالت کرتا ہے یا ایسا ہخص مراد ہو تا ہے جو نہ تو غنی ہواور نہ فقیرنہ شریف ہونہ ذلیل-

#### الزرق

(شکاری پرندہ)الزرق:ایک شکاری پرندہ-بقول ابن سیدہ کہ یہ باز کے مانند ایک شکاری پرندہ ہے۔ فراء فرماتے ہیں کہ یہ سفید باز بی کی ایک قتم ہے۔البتہ اس کا مزاج خٹک وگرم ہوتا ہے اور بازو مضبوط ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بیہ تیزا ژتا ہے اور شکار پر اچانک حملہ آور ہوتا ہے۔اس کی جمع زراریق آتی ہے۔ پشت کالی ہوتی ہے اور سینہ سفید اور آٹکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ حسن ابن ہائی

نے اس کی تعریف میں یہ اشعار کھے ہیں "

قد اغتدى بصفرة معلقة فيها الذى يريد من مرفقة مبكرا بزرق او زرقه وصفته بصفة مصدقه كان عينه لحسن الحدقه نرجستة ثابتة في ورقه

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذو منسر مختضب بعلقه کم وزة صد نابه ولقلقه سلاحه في لحمها مفرقه

ترجمہ:۔ اس نے غذا حاصل کی ایک بچھے ہوئے دسترخوان سے ایسے دسترخوان سے جس پر تمام مطلوب چیزیں چنی ہوئی مسل سے تصیب سے بی مائی مطلوب چیزیں چنی ہوئی مسل سے تصیب سے بی صبح زرق نامی جانور جب لکاتا ہے تو اس کاحال ایسا ہو تا ہے جیسا کہ راست باز کا 'اس کی آئیسیں ہیوٹوں کی خوب صورتی کی بناء پر ایسی محسوس ہوتی ہیں جیسے کہ نرگس کا پھول شاخ پر کھل رہا ہو۔ بڑے پروں والا جن پر سبز دھاریاں ہیں اور اس کے ساتھ بی گر دن کا گوشت لئے اور اس کے ہتھیار خود اس کے جسم میں مختلف مواقع پر موجود ہیں۔ الزرق کا شرعی تھم اس کا کھانا حرام ہے۔ جس کی تفصیل باز کے بیان میں گزر چکی ہے۔

### الزرافة

(اونٹ کے مثابہ ایک جانور) الزرافہ: زا پر فتہ وضمہ دونوں' اس کی کنیت ام حینی ہے۔ ایک خوبصورت چوپایہ ہے اس کی اگلی المیں ابھی چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کا مجموعہ تقریباً دس ذراع کا ہوتا ہے۔ اس کا سراونٹ کے سرکے مانند ہوتا ہے اور اس کے سینگوں کی طرح' اس کی کھال جیسی' اس کا ہاتھ' پاؤں اور کھر گائے جیسے اور اس کی دم ہرن کی دم ہرن کی دم ہرن کی دم کے مثابہ ہوتی ہے۔ اس کے گھٹے پچھلے پاؤں میں نہوتے بلکہ اس کے پاؤں میں ہوتے ہیں اور جب یہ چاتا ہو تو ہر خلاف ویکر حیوانوں کے بایاں ہیراور دامنا ہاتھ آگے بردھاتا ہے۔ اس کی طبیعت میں حق تعالیٰ نے انس و محبت ودیعت کردی ہے۔ یہ جانور جگلی اور مینگذیاں کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بات کا علم دیا کہ اس کی روزی درختوں میں ہے تو ساتھ ہی اس کی اگلی ویک اس کی پیجلی ٹاگوں سے ابی بیزادیں تاکہ اس سے اس کو چرنے میں آسانی ہو۔

تاریخ این خلکان میں محمد بن عبداللہ العتی البصری الاخباری شاعر مشہور کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ زرافہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کی ولادت تین حیوانوں کے ڈریعے ہوتی ہے وہ حیوان یہ ہیں (۱) ناقہ وحشہ (جنگلی اونٹ)(۲) بقرہ وحشہ کے مشابہ ہو تا ہے۔
گائے)(۳) نربچو۔ جب او نٹنی پر چڑھتا ہے تو پچہ ناقہ اور بچو کی شکل میں پیدا ہو تا ہے اور اگر بچہ نرہو تو بقرہ وحشہ کے مشابہ ہو تا ہے۔
یہ عمل بلاد وحشہ میں جاری ہے۔ اس وجہ ہے اس کو زرافہ کہتے ہیں۔ کیونکہ زرافہ کے نفوی معنی جماعت کے ہیں اور چونکہ اس کی قولید ولادت کا سب کئی حیوان ہوتے ہیں اس لئے اس کو زرافہ کہتے ہیں اور الل عجم اس کو شرگاؤ اس وجہ ہے ہیں کہ اس کی تولید میں جنان جانوروں کی شرکت ہوتے ہیں کہ اس کی تولید میں جنان جانوروں کی شرکت ہوتی ہیں ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی پیدائش ہیں تین جانوروں سے بھی زیادہ مختلف حیوان شرکت ہوتے ہیں اور اس کا سب بیہ بنایا جاتا ہے کہ موسم گر ماہیں چو پایہ اور وحثی جانور پانی پینے کے لئے جمع ہوتے ہیں اور ایک جگہ تھے جمل میں رہ جاتا ہے اور بعض کا نہیں رہتا۔ بعض او قات الیا بھی ہوتا ہے اور بعض کا نہیں رہتا۔ بعض او قات الیا بھی ہو تا ہے اور بعض کا نہیں رہتا۔ بعض کے حیوانات پڑھ جاتے ہیں اور ان کا نطفہ آبی میں تکوط ہو کر مختلف رنگ وروپ کے حیوانات کی پیدائش کی سب بین جاتے ہیں مرجاتے ہیں گرجاحظ اس قول کو بالکل لغو اور جابلانہ سبحتے ہیں کیونکہ ان کے زدیک اللہ تعالی بی جیدا جہا تہ ہی کی بیدائش کی سبب بین جاتے ہیں گرجاحظ اس قول کو بالکل لغو اور جابلانہ سبحتے ہیں کیونکہ ان کے زدو کے اس کے حیوانات میں داخل ہے جو بلا شرکت غیر قائم ہے۔

زرافہ کا شرعی تھم اسے دارا میں کے خرب میں اس کے طال وحرام ہونے میں اختلاف ہے۔ ایک قول حرام کا ہے اس کو خرام ہونے میں صاحب تنبید نے اور امام نوویؓ نے اپنی کتاب "شرح مہذب" میں نقل کیا ہے کہ اس کے حرام ہونے میں

مرابعة ما مرك الم صاحب تنبيه في اور امام نووي في التي كتاب "شرح مهذب" من تقل كيا به كه اس مح حرام موقع من المع علاء كا انقاق ب اور ثاني قول حلال كا ب كيونكه اس كي جفتي من اور پيدائش من ماكول اللحم جانورون كا بھي حصه ب-اس بناء بر

پیدائش مانوں ہم اور میرمانوں ہم جانوروں ہے ،وی ہے ماہو مان کی میں مسل کو یہ جانبیدیں ہے۔ تحریم کے قائل ہیں۔علام احناف کے نزدیک میہ طال ہے۔اس پر شیخ تقی الدین ابن ابی الدموی الجمعوی نے فتویٰ دیا ہے اور اسی قول میں نے جب فتریک میں میں اداری سے قب معرب سے کہا کہ اس کر انجم کری میں اس مسئل کر تائید اس ج سے بھی ا

کو قاضی حسین نے نقل کیا ہے اور ابو الخطاب کے دو قولوں میں سے ایک قول بھی یہی ہے۔اس مسلم کی تائید اس جزئیہ سے بھی موتی ہے کہ بلخ اور زرافہ صالت احرام میں ہلاک ہو جائے تو اس کافدیہ بکری یا قیمت کے ذریعے دیا جائے گااور فدیہ ماکول اللحم کادیا

جاتا ہے تو معلوم ہوا یہ جانو ر ماکول اللحم یعنی طلال ہے۔ علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تحریم کی کوئی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آتی 'حرمت کی کوئی علت اس کے اندر موجود مدت

منیں ہے اور رہے تحریم کے قول جو اوپر صاحب تنبیہ اور امام نووی کے حوالہ سے نقل کئے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں شیخ تق الدین بن ابی الدموی الحموی تحریر فرماتے ہیں کہ صاحب تنبیہ نے جو ذکر کیا کتب فقہ کی تنابوں میں نہ کور نہیں ہے۔ حالا نکہ قاضی

الدین بن اتی الدموی الموی حریر فرمانے ہیں کہ صاحب سبیہ نے بو دکر تیا سب طقہ کی حابوں یں بہور کی سب مان کا الدین حسین فقیہ بھی اس کی حلت کا قائل ہے۔ علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ غالباصاحب تنبیہ اور امام نوویؓ نے اہل لغت سے سن لیا ہو گا کہ زرافہ درندوں میں سے ہے اور اسی پر اعماد کرتے ہوئے حرام ہونے کا فتوی صادر کر دیا۔ اسی وجہ سے صاحب کتاب العین نے اس کو درندوں میں سے شار کیا ہے لیکن اگر اس متولدین الماکول وغیر الماکول (یعنی اس کی پیدائش میں ماکول اللحم وغیر ماکول اللحم)

جانوروں کی شرکت کو بھی تشلیم کر لیاجائے توجب بھی حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ البتہ بیہ دیکھاجائے گامثلا کتے اور بکری کی جفتی سے بکری کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوا اس طور پر کہ بچہ کا سرکتے کے مثلبہ ہے اور بلق اعضاء بکری کے اعضاء کے مثابہ ' تو اس صورت میں بچہ کے سامنے گھاس دانہ اور گوشت رکھ دیا جائے گا۔ آگر بچہ گوشت کھائے

بلی اعظاء بری نے اعظاء کے مشابہ کو اس صورت میں بیت سامنے کا صورت اور کتا حرام ہے اور اگر گھاس کھائے تو اس بچہ کو ذرج کرکے گواس صورت میں اس کو کھاتا درست نہ ہو گا کیونکہ سے کاغلبہ ہو گیا ہے اور کتا حرام ہے اور اگر گھاس کھائے تو اس بچہ کو ذرج کرکے معربی عین دیا جائے اور باتی اعضاء کو استعمال کر لیا جائے گا ورنہ نہیں اور اگر حرمت کا بید معیار ہو گا۔ اگر وہ بکری کی آواز کرنے پر آواز کرے تو مرکو چھو ڈکر باتی اعضاء کو استعمال کر لیا جائے گا ورنہ نہیں اور اگر کے تو اور بکری دونوں کی آواز کی طرح آواز کرے تو بید دیکھنا چاہیے کہ پیٹ میں فقط انتریاں ہیں یا معدہ ؟ اگر فقط انتریاں ہوں تو اس کو

کھانا درست نہیں اور آگر معدہ ہو تو مرکو چھو ژکر ہاتی اعضاء کو کھانا درست ہے۔واللہ اعلم-میں میں مصل معلم میں کا میں سے انسان کیا ہار کا نہ موقد اس کا کہ افاد رست ہے۔

تواس مسئلہ سے معلوم ہوا کہ اگر اس جانور کا چارہ گھاس دانہ ہو تو اس کا کھانا درست ہے کیونکہ زرافہ کی غذا در ختول کے پتے میں اور یہ جگالی ادر میٹکنیاں کر تا ہے۔اس لئے دگیر مویشیوں کی طرح یہ بھی حلال ہے اور اس کا کھانا درست ہے۔

یں مرحال اس جانور کے سلسلے میں فقہاء وعلاء کا اختلاف ہے اور اس کی حرمت و حلت کے سلسلہ میں نص بھی موجود نہیں ہے۔ للذا اس کو ان جانوروں میں لاحق کر دیا جائے جن کے بارے میں شریعت میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی اور اس کا تفصیلی بیان اور قاعدہ کلیہ باب الواؤ میں ورل کے زیر عنوان آئے گاوہاں پر بیان کیاجائے گا کہ جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے تو اس کے طال وحرام ہونے کامعیار کیاہے- البتہ اتنایاد رکھنا چاہیے کہ حفیہ کے اصولِ فقہ کی روسے یہ جانور طال ہے-زرافہ کے طبی فوائد

زرافہ کی خواب میں تعبیر التعبیر عبیر کھنامال ودولت کی بربادی ہے کنایہ ہے اور بھی خوبصورت عورت ہے بھی اس کے تعبیر یہ جاتی ہے۔ اگر کسی مخص نے زرافہ کو خواب میں دیکھا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کے پاس کوئی عجیب و غریب خبر آئے گی جس کے اندر کوئی بھتری نہیں ہوگی۔ بعض او قات اس کو خواب میں دیکھناالیں عورت کی علامت ہے جو شو ہر کے ساتھ نباہ نہ کر سکے۔ واللہ تعالی اعلم۔

#### الزرياب

(چڑیا کے ماند پرندہ) الزریاب: چڑیا ہے کچھ بڑا ایک پرندہ ہو تا ہے اس کو الو ذریق بھی کتے ہیں کتاب "منطق الطیر" میں ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک فخص بغداد ہے کس باہر جارہا تھا اور اس کے پاس صرف چار سود رہم تھے۔ ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی افاۃ نہیں تھا۔ راستہ میں اس نے ذریاب کے بیچے فروخت ہوتے دیکھے۔ ان چار سود رہم کے وہ سب بیچے خرید لئے اور بغداد واپس چلا آیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے اپنی دکان کھولی اور ان بیچوں کا پنجرہ دو کان میں لڑکا دیا۔ اتفاقا سرد ہوا چل پڑی جس کی وجہ سے وہ سب بیچے مرکئے۔ صرف ایک بیچہ جو ان میں سب سے زیادہ ضعیف اور کمزور تھا باتی رہ گیا۔ یہ حادث واقعی اس کے لئے فاجعہ ثابت ہوا اور اس کو افلاس اور فقرو فاقہ کا کامل بھین ہوگیا۔ رات بھروہ بار گاہ خداوندی میں گڑگڑا کر دعا ما مگتا رہا اور زبان سے یہ کتا رہا یا غیاث المستعفین اعدنی ۔ جب صبح ہوئی اور سردی موقوف ہوگئی تو اس بیچ نے بھی پھڑپھڑا نا اور بزبان قصیح ہے بولنا شروع کر دیا یا غیاث المستعفین اعدنی۔ یہ آواز من کر لوگ بھاگتے ہوئے دو کان پر آگر جمع ہوگئے اور اس پرندے کی بول نمایت ہی شوق و ذوق سے سنے لگے۔ انقاق سے اس دوران امیرالمومنین کی ایک کنیز کا گڑر ہوگیا اس نے اس بیہ کو ایک ہزار در ہم میں خرید لیا۔

علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ بیہ صرف حق تعالیٰ کے سامنے بھنور قلب گربیہ و زاری کا نتیجہ تھا کہ تھوڑی دیر میں اس کے نقصان سے کہیں زیادہ فائدہ کر دیا۔ جو مخص بھی ایساکرے گافلاح پائے گا۔

فسبحان من يختص برحمته من يشاءوهو العزيز الوهاب.

#### الزغبة

(چوہے کے مشابہ ایک جانور)الز غبہ: بقول ابن سیدہ یہ ایک قتم کاکیڑا ہے جو چوہوں کے مشابہ ہو تاہے۔ عرب میں آدمی کانام بھی اس پر رکھ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ عیسیٰ ابن حماد البصری کو زغبہ کہاجاتا ہے۔ رشید ابن سعد اور عبداللہ بن وہب اورلیث ابن سعد سے روایت ہے۔ انہی حضرات سے مسلم 'ابو داؤر''نسائی'' ابن ماجہ ؒ نے نقل کیاہے کہ ان کی وفات ۲۲۸ ہے میں ہوئی۔

#### الزُغلول

(کبوٹر کا بچد) الز غلول (زاء پر ضمہ) کبوٹر کا بچہ جب تک چگا کھا تا رہے زغلول کملا تا ہے۔ چٹانچہ جب کوئی پر ندہ اپنے بچے کو دانہ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ڈالٹا ہے اور اس کو کھلا تا ہے تولوگ کہتے ہیں از غل الطائر فرحہ کہ پر ندے نے اپنے بچے کو چگا دیا۔ بکری یا اونٹ کا بچہ جو دودھ پینے پر حریص ہو تا ہے اور مردوں میں بھی جو شخض ضعیف ہو تو اس کو زغلول کہتے ہیں۔

### الزغيم

(ایک پرندہ)الزغیمہ:ایک پرندہ ہے-ابن سیدہ نے اس کو راء مهملہ کے ساتھ بیان کیا ہے-

#### الزقة

(دریائی پرنده) الزقہ: دریائی پرنده ہے۔ یہ پرنده پانی میں غوطہ لگاتا ہے اور کافی دور جاکر نکلتا ہے۔ اور

# الزُّلال

(برف کا ایک کیڑا) یہ ایک کیڑا ہے جو برف میں پرورش پاتا ہے۔ اس کے جسم پر زرد نقطے ہوتے ہیں اور قد میں انگلی کے برابر ہوتا ہے۔ چو نکہ یہ سرد بہت ہوتا ہے۔ لوگ اس کو اس کی جائے رہائش سے نکال کر اس کے جوف میں جو پانی ہوتا ہے اس کو پہنتے ہیں۔ اس دجہ سے اس پانی کو تشیبا زلال کہتے ہیں۔ صحاح میں زلال کے معنی آب شیریں کے لکھے ہیں اور بھی عوام میں مشہور ہے۔ چنانچہ سعید ابن زید ابن عمرو بن نقیل عشرہ مبشرہ میں ایک جلیل القدر صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:۔ "

واسلمت وجھی لمن اسلمت له المؤن تحمل عذبا ذلالا ترجمہ:۔ میں اس مخص کا تابع و فرمانبروار ہوں جس کے تابع وہ بادل ہیں جس میں آبِ شیریں بھرا ہوا ہے۔ حرث شاعر کا قول ہے:۔ ۔

قد کنت عدتی التی اسطوبھا ویدی اذا حان الزمان وساعدی ترجمہ:۔ تو میرا ہتھیار اور میرے ہاتھ اور ہازو ہے جس سے میں حملہ آور ہوتا ہوں جبکہ زمانہ مجھ سے بے عنوائیاں برتنا

فرمیت منک بصد ما املته والمرء یشرق بالزلال البارد ترجمہ: ۔ تو میں تجھ سے علط آرزو قائم کی اور آدی چکتا ہے تھنڈے اور صاف پانی سے۔

و قال الاخر 🗝

ومن یک ذافع مو مویض یجدهٔ به الما الزلالا ترجمہ:۔ جس فخص کاذا نقد مریض ہونے کی بناء پر کڑوا ہو گیا ہواس کو آبِ شیریں بھی کڑوا معلوم ہو تا ہے۔ دجیمہ الدولہ ابو المطاع بن حمدان الملقب بذی القرنین ایک بلند پایہ شاعر ہیں۔ ۴۳۸ ہے میں وفات ہوئی ہے کیا خوب فرماتے ہیں

قالت لطيف خيال ذارني ومضى بالله صفه ولا تنقص ولا تزد

ترجمہ:۔ اس عورت نے کما کہ رات میرے دل میں کسی کا خیال آیا اور جاتا بھی رہائینی میں اس کو بھول گئی للذا تو خدا کے واسطے اس کا صحح پنة دیدے وہ کیا تھااور اس میں کمی و زیادتی مت کر-

فقال ابصرته لومات من ظمأ وقلت قف عن ورود الماء لم يرد ترجمہ:۔ اس مخاطب نے جواب دیا کہ مجھ کو معلوم ہوگیا۔ یہ اس کاخیال تھا جو بیاس کی وجہ سے مرر ہا ہو اور اس سے کما جاتا کہ مردیانی پینے سے رک جاتو ہرگز قصدنہ کرتا۔

قالت صدقت الوفا فی الحب عادته یا برد ذالک الذی قالت علی کبدی ترجمہ: یہ جواب س کروہ بولی تو میرے جگر پر چھا ماتی۔

نہ کو رہ شاعر کے بمترین شعروں میں ہے ہی سے شعریں ۔

تری الثیاب من الکتان یلمحها نور من البدر احیانا فیبلیها ترجمد: توریکے گاکہ کان کا کیڑا بعض اوقات چورہویں رات کی چاندی پڑنے سے پرانا ہوجا تا ہے۔ فکیف تنکران تبلی معاصرها والبدر فی کل وقت طالع فیها

ترجمہ: لانداتو کیے انکار کر سکتا ہے اس کے ہم عصرے حالانکہ اس کے چمرے کابدر ہروقت اس کے اندر چکتا رہتا ہے۔

وقال الاخر

لا تعجبوا من بلا غلائله قد زرازارهٔ علی القمر بر تعجب مت كروكيونكه جاندكي روشني پڑنے سے اس كاكبڑا پرانا ہو گيا۔

صتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان ذکورہ بالااشعارے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چاند کی روشن ہے کتان کا کپڑا پرانا ہوجاتا ہے ہیں مماء کا قول ہے۔ یہ اثر خاص کر اس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ شمس و قمرکے اجتاع کے وقت کپڑا پانی میں ڈال ویا جائے۔

اس اجتماع كاوقت ٣٠٥٥ تاريخ كرورميان موتا كي ويناني رئيس الحكماء ابن سيناني التي اشعاريس الى جانب اشاره كيا كيا لا تغتسلن ثيابك الكتانا ولا تصدفيها كذا لحيتانا

ترجمہ:۔ جاند اور سورج کے اجتماع کے وقت اپنے کتان کے کپڑے کو مت دھونا اور نہ اس میں مچھلی کو باندھنا۔

عند اجتماع النيرين تبلى وذا صحيح فاتخذه اصلا

ترجمہ: کیونکہ اس وقت ایساکرنے پر کپڑا پرانا ہو جاتا ہے بھی ضیح ہے اس کو اصول بنالینا چاہیے۔

علامہ ومیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چاند اور سورج کے اجتماع کے وقت کپڑوں کو دھونے سے گریز کرنا چاہیے-

الزلال (برف کے کیڑے) کا شرعی تھم ابرف کے کیڑے کاپانی پاک ہوتا ہے۔

الزماج

(ایک پرنده) الزماج: بروزن رمان ایک پرنده موتا ہے۔شاعر کمتاہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اعلی العهد اصبحت ام عمرو لیت شعری ام غالبها الزماج ترجمہ:۔ ام عمرعمد کا پورا کرنے والی ہوگئی کاش کہ میں جان سکتا کہ کیا اس کی قیمت کو بردھا دیا زماج جانور نے۔

### الزمج

(ایک شکاری پرنده) الز مج: یہ ایک مشہور پرنده ہے۔ بادشاہ لوگ اس پرندے کاشکار کیا کرتے تھے۔ اہل بردورہ کے نزدیک یہ پرندہ شکاری پرندوں میں ہاکا سمجھاجا ہے۔ اس کا شہوت اس کی آٹھ اور حرکت سے ملہ ہے۔ اس کاشکار پر جملہ کرنا بہت تیز ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے اندر غداری اور ہے وفائی کا عیب بھی موجو وہ اور یہ اس وجہ سے کہ اس کی طبیعت گافت کی طرف زیادہ مائل ہے۔ اس کو تعلیم دینے میں بھی عرصہ لگہ ہے۔ یہ عاد تا زمین پرشکار کرتا ہے۔ اس کی خوبی میں اس کا سرخ ہونا داخل ہے۔ یہ عقاب کی ایک نوع ہے۔ بقول ابو حاتم یہ عقاب کا نرہو تا ہے۔ لیکن لیث کتے ہیں کہ ذرج عقاب سے علاوہ ایک پرندہ ہے اس کے جسم پر سرخی غالب ہوتی ہے۔ اہل مجم اس کو دو براوران یعنی دو بھائی کہتے ہیں اور یہ نام انہوں نے اس وجہ سے دکھا ہے کہ اس کے اندر سے بات قابلِ تعریف ہے کہ شکار بکڑنے سے قابر بھوجاتا ہے قوجم جنس بھائی آگر اس کی مدد کرتا ہے اور شکار بکڑوا ویتا

ندمج کا شرعی تعلم دیر شکاری پرندوں کی طرح اس کا کھانا حرام ہے-نرمج کا شرعی تعلم

زمج کے طبی فوائد اس کا گوشت مسلسل استعال کرنے سے خفقان قلب کو نفع ہوتا ہے اور اگر اس کا پیتہ سرمہ میں ملاکر آنکھ میں لگایا جائے تو آنکھ کے دھندلا بن کو اور ضعف بھر کو بہت فائدہ دیتا ہے۔ اس کی بیٹ سے چرہ اور بدن کی جھائیاں اور داغ ختم ہو جاتے ہیں۔

# زمجالماء

(کبوتر کے مانند پرندہ)اس پرندے کو مصرین نورس کہتے ہیں۔ رنگ میں سفید اور کبوتر کے برابریااس سے بڑا ہو تا ہے۔ اس کی خاص عادت یہ ہے کہ یہ ہوا میں بلند ہو کریانی میں غوطہ لگاتا ہے اور مچھلیاں پکڑلیتا ہے۔ یہ مردار نہیں کھاتا صرف مچھلیاں اس کی خوراک ہیں۔

زمج الجماء كاشرى تحكم اس كاكھانا حلال بے ليكن رديانى نے ضميرى سے نقل كيا ہے كہ جمع اقسام سفيد پرندے جو پانى ميں رجح بيں حرام بيں كو نكہ ان كے گوشت ميں نجاست ہوتى ہے اور رافع فرماتے بيں كہ صحيح بات يہ ہے كہ پانى كے تمام پرندے حلال بيں سوائے للقلق كے 'اس كا تفصيلى باب اللام ميں آئے گا۔انشاء اللہ۔

الزنيو ر

(بعرد- تتيه) الزنبور (الدير 'بعر' تتيه) يه مونث بحى استعال كياجاتا ب اور زنابير بحى- ايك لغت ب بيان كى جاتى ب- بهى شمد كى كهى پر بھى زنبور كااطلاق بوتا ب اس كى جمع زنابير آتى ہے- ابن خالوبد اپنى كتاب بيں تحرير فرماتے بيں كه بين سن اس كى كنيت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بارے میں کسی سے نہیں سناسوائے ابو عمراور زاہد کے- چنانچہ سید دونوں حضرات اس کی کنیت کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں اس کی کنیت ابو علی ہے-

زنبور کی دو قتمیں ہیں:۔ (۱) جبلی (۲) سملی

جبلی وہ ہے جو بیاڑوں میں رہتا ہے اور سہلی وہ ہے جو پشت زمین میں رہتا ہے۔ زنبور اپنی پیدائش کی ابتدائی حالت میں مثل کیڑے کے ہوتا ہے۔ پھر بردھتے بردھتے زنبور بن جاتا ہے۔اس کارنگ سرخ سیابی پائل ہوتا ہے۔شد کی مکھی کی طرح زنبور بھی اپنا چھتہ مٹی میں بنا تا ہے اور اس میں چار دروازہ رکھتاہے تاکہ چاروں طرف کی ہوااس میں <sup>پچپن</sup>جتی رہے۔اس کے ڈنک ہو تا ہے جس ہے وہ کاٹ لیتا ہے۔ اس کی غذامیں پھل و پھول داخل ہیں۔ اس کے نراور مادہ کی شناخت سے سے کہ نرجشہ میں مادہ سے بڑا ہو تا ہے۔ یہ اپنا چھتہ زمین کے اندر سے مٹی نکال کر بنا تا ہے جس طرح کہ چیونٹی اپنا مکان بناتی ہے۔ موسم سرمامیں یہ روپوش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آگر سردی میں باہر نکلے گاتو ہلاک ہو جائے گالندا جب تک سردی رہتی ہے وہ مردہ کی طرح سوتا رہتا ہے۔ چیونٹیول کے برظاف وہ جاڑوں کے لئے اپنی غذا جمع نہیں کر تا۔ جب فصل رہیج آتی ہے تو زنابیر (تتیہ) اپنی اپنی خواب گاہوں سے خشک لکڑی ہو کر نکلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جسم میں دوبارہ روح پھونک دیتا ہے اور پہلے کی طرح پھرموٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ اس کی کئی اقسام ہیں اور رنگ و جشہ میں بھی ہے آپس میں مختلف ہوتے ہیں۔ بعض کے جسم لمبے ہوتے ہیں۔ زنبور کی طبیعت میں حرص و شرہو تا ہے۔ باور چی خانوں میں جاکر از مشم طعام جو کچھ بھی موجو د ہو تاہے کھانے لگتاہے۔ سرکہ اور مٹھائی پروہ اپنی جان دیتاہے- سرکہ کی خوشبو اگر دور ہے اس کے ناک میں پہنچ جائے تو بیسوں کی تعداد میں وہاں آگر جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ تناا ڑتا ہے اور زمین اور دیواروں کے اندر رہتا ہے۔اس کا جسم دو حصوں میں منقسم ہے اس وجہ ہے وہ پیٹ سے سانس نہیں لے سکتا-اگر اس کو تیل میں ڈال دیا جائے تو جب تک اس میں بڑا رہے گااس کی حرکت تنگی کی وجہ ہے ساکت رہے گی اس کے برخلاف اگر اس کو سرکہ میں ڈال دیا جائے تو زندہ ہو کر اڑ جائے گا۔اس کامطلب سے ہے کہ اس کے زندہ ہو جانے اور اڑ جانے کی قوی امید ہے اور اس عبارت کے سلسلہ میں ز مخشری نے سورۂ اعراف کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض او قات متوقع چیز کو واقع کے منزلہ میں مان لیا جاتا ہے۔ یعنی جس کی آئندہ زمانے میں ہونے کی امید ہو اس کو ایساسمجھ لیاجاتا ہے گویا وہ ہو گیا جیسا کہ دعائیہ جملوں میں مستقبل کی جگہ ماضی کاصیغہ استعال کیا جاتا ہے۔ چتانچہ اس کی تائید میں انہوں نے حضرت صان ابن ثابت الانصاری مشہور شاعرے لڑے حضرت عبدالرحمان کا ایک واقعه بيان كياب:

ایک بار عبد الرحمٰن کے بچین میں شمد کی کھی نے کاٹ لیا 'وہ روتے ہوئے اپنے والد ماجد حضرت حسان کے پاس آئے۔ انہوں نے وریافت کیا کہ کیوں روتے ہو؟ اڑے نے جو اب دیا کہ زنبور جانور نے مجھ کو کاٹ لیا ہے اور وہ میری زرو چادر میں لیٹا ہوا تھا۔ حضرت حسان نے یہ سن کر فرمایا "یا بنی قلت الشعر "کہ توقع ہے تم عنقریب شاعر بن جاؤ گے۔ یہ قلت کے معنی ستقول کے ہیں۔ لینی صیفہ ماضی کو استقبال کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ کسی شاعر نے زنبور اور بازی کے بارے میں کیا ہی عمرہ اشعار کے ہیں۔ ولیزنبور والبازی جمیعاً لدی الطیران اجنحة و حفق

ِ ترجمہ: ۔ زنبور اور باز دونوں کے پر ہوتے ہیں۔ اڑان کے وقت ان میں سے پھر پھر کی آواز نکلتی ہے۔

ولُكن بين ما يصطاد باز وما يصاده الزنبور فرق محكم دلائل وبرابين سے مزين متنوع ومنفرد كتب پر مشتمل مفت آن لائن مكتبہ

ترجمہ: کیکن اس شکار میں جو ہاز کر تاہے اور اس شکار میں جو زنبور کر تاہے بڑا فرق ہے۔ ہمانا

شخ ظهیرالدین بن عسکرنے اپنان اشعار میں کیسی عمدہ صنعت کامظاہرہ کیا ہے۔

فی زخوف القول تزئین لباطله والحق قد یعتریه سوء تغییر ترجمہ:۔ بتاوئی بات کرتا گویا جھوٹی بات کو زینت دینا ہے اور حق بات کی بری تعیرلینا یہ حق سے دوری کی علامت ہے۔ تقول ھذا مجاج النحل تمدحه وان ذممت فقل قی الزنابیو ترجمہ:۔ چنانچہ جب تم شدکی تعریف کرتے ہو تو کہتے ہو کہ یہ شدکی کھی کالعاب دہن ہے اور جب تم برائی کرتے ہو تو

ترجمہ:۔ چنانچہ جب تم شدکی تعریف کرتے ہو تو کہتے ہو کہ بیے شدگی تھی کالعاب دہن ہے اور جب تم برائی کرتے ہو تو کہتے ہو کہ بیے شدکی مھی کی تے ہے-مدحًا و ذمًا وما غیرت من صفة سحر البیان یوی الظلماء کالنور

مد بی کی منہ کی صفت بدل کربیان کرناخواہ وہ مدح کے قبیل سے ہویا ذم کے قبیل سے اس قتم کی سحربیانی جس کے ذریعیہ ظلمت کو نور بناکر رکھ دے۔

شرف الدوله بن منقرز نبور اور نحل کے بارے میں فرماتے ہیں-

ومعزدین ترنما فی مجلس فنفاهمالاذاهما الاقوام ترجمہ: کسی مجلس میں شدکی کھی اور زنبور بھنبھناتی ہوئی گانے لگیں-اہل مجلس نے تکلیف دینے کی وجہ سے ان کو ہامر تکال دیا-

ھٰذا یجود بما یجود بعکسه ھذا فیحمد ذا وذاک یلام ترجمہ:۔شمد کی تکھی کاوجود زنبور کے وجود کے بر عکس ہے۔ بیے شمد دیتی ہے اور وہ زہر دیتا ہے للذاشمد کی تعریف اور زنبور کی برائی کی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیانے مختار متمی سے روایت کی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ ایک مرتبہ ہم سفر کو نگلے۔ہمارے ساتھ ایک ہخص تھاجو حضرت ابو بکرصدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنما کو برا بھلا کما کر تاتھا' ہم اس کو ہر چند سمجھاتے تھے لیکن وہ کسی طرح بھی بازنہ آتا تھا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ قضاء حاجت کے لئے جنگل گیا تو وہاں اس کو سمرخ بھڑیں لیٹ گئیں۔ اس نے شور مچایا۔ بھڑوں نے اس کا پیچھانہ چھوڑا یمال تک کہ اس کی بوٹیاں نوچ کر اس کو ختم کردیا۔

یمی دکایت ابن سیع نے شفاء الصدور میں لکھی ہے۔ اس میں اتن عبارت کا اضافہ ہے کہ ہم نے اس کو دفن کرنے کے لئے قبر کھودنی چاہی مگر زمین اس قدر سخت ہو گئی کہ ہم اس کو کھود نے سے عاجز آگئے۔ للذا ہم نے اس کو زمین پر ایسے ہی چھوڑ کر ہے اور پھرڈال دیئے۔ نیز انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک مخص وہیں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ ایک بھڑآ کر اس کے پیشاب کے مقام پر بیٹھ گئی مگراس کو بالکل نہیں کاٹا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بھڑیں منجانب اللہ اس مخص کے لئے سزا پر مامور تھیں۔ یکی ابن معین فرماتے ہیں کہ یعلی ابن منصور رازی کبار علماء میں سے ہیں اور حضرت امام مالک اور امام لیٹ سے حدیث بھی

یں ابن میں فرمائے ہیں کہ ہیں ایک مقور رادی عبر رحمہ یں اور سرت ہیں اور سرت مرید ہور آگر بیٹھ گئی۔ میں نے اس نقل کرتے ہیں۔ وہ اپناواقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نماز میں مشغول تھا کہ اچانک میرے سریر بھڑ آگر بیٹھ گئ۔ میں نے اس کی طرف مطلقاً توجہ نہیں کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرا سرچول کر بڑا ہو گیا ہے اس کے کاشنے کی وجہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ز نبور بعنی بحرکا شرعی تھم اس کا کھانا حرام اور اس کا مارنامتحب ہے۔ چنانچہ ابن عدیؓ نے مسلم ؓ ابن علی کے حالات میں عنور بعنی بحرکا شرعی تھم اس کا کھانا حرام اور اس کا مارنا سے کہ جس نے زنبور کو مارنا سے کہ جس نے زنبور کو مارنا سے نقین نکیاں کھائیں۔ لیکن ان کے گھروں کو آگ سے جلانا کمروہ ہے۔ یہ قول خطابی کا ہے۔ لیکن امام احمد بن عنبل ؓ سے

ان کے نیچے دھواں کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس سے تکلیف پینچنے کا اندیثیر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے گرمیرے نزدیک دھواں کرنا جلانے سے بسترہے۔

ز نبورے طبی فوائد ز نبورے طبی فوائد تیل میں کھولائے جائیں اور پھراس میں سنداب اور زیرہ ڈال دیا جائے تو قوتِ باہ اور شہوت میں زیادتی ہو

جائے گی-آگر بھڑ کے کائے پر عصارة الملوخيا فل ديا جائے تو آرام ہوجاتا ہے-

ز نبور کی خواب میں تعبیر ایک خواب میں دیکھناد شمن 'جنگ جویا قطاع الطریق یعنی ڈاکویا معماریا منہ سر لیعنی انجینئریاحرام مال کے حصول کی دلیل ہے۔ بعض اوقات اس کادیکھنا زہر کھانے یا پینے کی علامت ہے۔

#### الزندبيل

(بردا ہاتھی)الزندبیل:بردا ہاتھی'اس کے بارے میں کیلی بن معین کاشعرے

وجاء ت قریش قریش البطاح البناهم الدول الجالیة ترجمہ:۔ ہمارے پاس قریش یعنی قریش بطی آئے اور وہ دول جالمیہ میں یعنی ان کی کلی حکومت ختم ہو چکی ہے۔

ترجمہ: مارے پاس قریش یعنی فریش بھی آئے اور وہ دول جالمیہ پس یسی ان کی عمومت ہم ہو چی ہے۔ یقو دھم الفیل والزندبیل و ذو الضرس والشفة العالیه

ترجمہ: . اور ان کے قائد عبدالملک اور ابان ابن بشیر ہیں اور خاندان ابن مسلمہ محزومی ہیں-

اس شعرییں فیل اور زند بمل سے مراد سردار عبدالملک اور آبان ابن بشرین جوبشرابن مردان کے لڑکے ہیں جنہوں نے ابن ہبرق کی معیت میں قبال کیا تھا اور ذوالضرس اور شفۃ العالیہ سے مراد خالد ابن مسلمہ المحزدی ہیں جو فاء فاء الکوفی کے نام سے مشہور ہیں۔ اس سے مسلم اور محدث اربعہ نے روایت کی ہے کہ یہ مخص مرجیئہ فرقہ سے تعلق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغض رکھتا تھا۔ یہ مخص ابن ہبرة کے ساتھ گر فقار کیا گیا اور خلیفہ ابو منصور نے اس کی زبان کڑا کر اس کو قتل کردیا۔

#### الزهدم

(باز کے بیچ) الزهدم: زایر فتحہ ہاساکن دال مهملہ مفتوحہ) زہرم صقر کو کہتے ہیں۔ بقول دیگر باز کے بیچوں کانام بھی زهدم ہوتا ہے اور اسی نام کے ساتھ زهدم بن مفترب الجرمی بھی موسوم ہیں جن سے بخاری ومسلم و ترفدی و نسائی نے روایت کی ہے اور ذهد مان بی عبس کے دو بھائیوں کانام ہے لینی زہرم و کردم-ان دونوں بھائیوں کے بارے میں قیس ابن زہیر کا یہ شعرہے ہے۔ جزانی الزهدمان جزاء سو و کنت المر یجزی بالکو امه ترجمہ: ۔ زہد مان نے مجھ کو برابدلہ دیا حالا نکہ میں ایسا مخص تھاجس کا اکرام کیاجاتا ہے۔

#### ابوزريق

(جڑیا کے مائند پرندہ) ابو ذریق: جڑیا کے مائندایک پرندہ'اس کامخضرحال ذریاب کے تحت میں گزرچکا ہے۔ بیپرندہ لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔ تعلیم کو قبول کرلیتا ہے اور جو پچھ اس کو سکھایا جاتا ہے بہت جلد سکھ لیتا ہے۔ بعض او قات اس فضیلت میں طوطے سے بھی سبقت لے جاتا ہے کیونکہ بیراس سے زیادہ شریف النسل ہے اور جو الفائل اس کو سکھادیتے جاتے ہیں ان کو اس قدر صفائی

ہے بھی سبقت لے جاتا ہے کیونکہ یہ اس سے زیادہ شریف النسل ہے اور جو الفاظ اس ہے دہرا تا ہے کہ سننے والا سمجھتا ہے کہ یہ انسان بول رہاہے۔ سے اس میں میں اس کے سند اس کی شیار کی مستعملا شہر کی تا

ابوزریق کا شری تھم اس کا کھانا طال ہے کیونکہ وہ نجاست کو استعال نہیں کر تا۔

#### ابوزيدان

پرنده کی ایک هم ہے۔

# ابوزياد

(گدها) ابو زیاد: به گدهے کی کنیت ہے۔ چنانچہ کسی شاعر کا قول ہے:

زیادلست ادری من ابوه ولکن الحمار ابو زیاد ترجمہ:۔ مجھ کو میہ تومعلوم نہیں کہ زیاد کا باپ کون ہے؟ البتہ اتا جاتا ہوں کہ گدھا ابو زیاد ہے۔

وقمال الاخو:

تحاول ان تقیم ابازیاد ودون قیامه شیب الغواب ترجمہ:۔ تم چلو!اس سے پہلے کہ زیاد کھڑاہو جائے اس لئے کہ اس کے کھڑے ہونے کے دوران کو دُول کاسفید ہوتا ہے۔ الم السموں

# باب السين

سابوط

(دَرياني جانور)

# ساقحر

(نرقمری) ساق حوربیر پرندہ نرقمری ہے اس میں کسی اہل علم کا اختلاف نہیں ہے۔ کمیت شاعر کہتا ہے۔ تغرید ساق علمی ساق یجادبھا من الھواتف ذات الطوق والعطل ترجمہ:۔ ساق حریجی قمری جب کسی درخت پر بیٹھ کر گاتی ہے تو اس کے جواب میں سب پرندے خواہ ان کے مکلے میں

منتمی ہویا نہ ہو گانے لگتے ہیں۔

اس شعر میں ساق اول سے مراد قمری اور دو سرے ساق سے مراد درخت کی شاخ ہے۔ حمید بن ثور الهلالی ساق حرکے بار۔ میں فرماتے ہیں ۔

وما هاج هذا الشوق الاحمامة دعت ساق حر نزهة و ترنما ترجمہ: نہیں براگیخة کیااس شوق کو گرایک فاختہ نے جس نے دل بسلانے کے لئے ایک قمری کو بلالیا اور دونوں مل کر گئیں۔ گانے لگیں۔

مطوقه غراء تسجع کلما دنا الصیف وانحال الوبیع فانجماً ترجمہ:۔ وہ قمری طوق دار ہے اور روش پیشانی والی ہے۔اس وقت گاتی ہے جب موسم گرمااور موسم بهار شروع ہو جاتا ہے اور در ختوں میں شاخیس پھوٹ آتی ہیں۔

معلاۃ لم تکن طوق من تمیمۃ ولا ضرب صواغ بکفیه درهما ترجمہ:۔اس کے گلے میں طوق تو ہے گر تعوید نہیں اور نہ اس کے پنجوں میں ڈھلے ہوئے سکے ہیں۔

تغنت علی غصن عشاء فلم تدع لنائحة من نوحها متالما ترجمہ:۔ وہ ایک رات ایک شاخ پر بیش کر گانے گی اور اس نے کسی نوحہ کرنے والی کا کوئی نوحہ نہیں چھوڑا جس سے دل ند دکھا ہو۔

اذا حرکته الریح او مال میلة تغنت علیه مائلا و مقوما ترجمہ:۔ جباس کو بواہلاتی تھی یا وہ فودی ہلتی تھی۔ عجبت لها أنی یکون غناؤها فصیحا ولم تنغر بمنطقها ضما ترجمہ:۔ مجھے بڑا ہی تعجب کہ ایبا سریلا گانا اس نے کہاں سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کے سکھا کے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کی چونچ اس مقصد کے لئے نہیں بنائی سے سکھا حالا نکہ اس کے سکھا کے نہیں بنائی سکھا کے نہیں بنائی سے سکھا کی سے سکھا کی سکھا کے نہیں بنائی سکھا کے نہیں بنائی سکھا کی س

فلم ادمثلی شاقه صوت مثلها ولا عربیا هاجه صوت اعجما ترجمہ: میں نے اس جیسی آواز آج تک نہیں سی اور نہ کوئی ایسی عربی لے دیکھی جے عجمی سُرنے متاثر کیا ہو۔ ابن سیدہ کہتے ہیں کہ قمری کو سال حراس کی آواز کی مشاہت کی وجہ سے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب یہ بولتا ہے تواس کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہیں ساقِ حر' ساقِ حر۔ اس بناء پر اس پر اعراب نہیں آتے اور اس کو غیر منصرف پڑھا جا تا ہے۔ اس کا تفصیلی بیان باب القاف میں قمری کے بیان میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالی۔

#### السالخ

(کالا سانپ) المسالمنع: سانپوں میں کالے سانپ پر اس کا اطلاق ہو تا ہے۔ اس کا مفصل بیان باب البمزہ میں افعیٰ کے بیان میں گزر چکا ہے۔

#### سامابرص

(بڑاگرٹ) سام ابر ص (میم مشد د) بقول اہل گغت یہ ایک بڑی قتم کاگر گٹ ہے۔ یہ اسم دواسموں سے مرکب ہوکر ایک اسم بن گیا ہے۔ اس کے تلفظ کی دوصور تیں ہیں یا تو دونوں کو بنی علی الفتح پڑھا جادے جیسے خمسۃ عشر' دوسری صورت یہ ہے کہ اول کو معرب مان کر دوسرے اسم کی طرف مضاف کر دیا جائے اور مضاف الیہ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے مفتوح رہے گا۔ اس لفظ کا بحالت موجودہ نہ تنثیہ آتا ہے اور نہ جمع بلکہ تنثیبہ اگر لانا چاہیں گے تو یہ کہیں گے۔ ھذان سا ما ابو ص۔ اور جمع میں کہیں گے۔ ھو لاسوام ابو ص۔ اور اگر چاہیں تو یہ بھی کمہ سکتے ہیں ھو لاء السوام۔ اس کے برخلاف صرف ابر ص نہیں کمہ سکتے۔ البتہ ھو لاء البوصنه کمہ سکتے ہیں جیسا کہ شاعرنے اپنے شعر میں استعال کیا ہے۔

والله لو كنت لهذا حالصا ما كنت عبدًا آكل الا بارصا ترجمه: . بخد اا گرمین اس معامله مین مخلص بو تا تو کهی سام ابرص کی پرستش نه کرتا-

اس کی وجہ تسمیہ بیہ ہے کہ سام اس کو اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اندراللہ تعالیٰ نے سام لیعنی زہر رکھا ہے اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے اندراللہ تعالیٰ نے سام لیعنی زہر رکھا ہے اس وجہ سے کہ اس اس کو نمک کے ساتھ ملادیا جائے تو اس میں برص کے جراشیم پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے اگر اس کو انسان کھائے تو برص ذدہ ہو جائے۔

سام ابرص کا شرعی تھم اس کا کھانا حرام ہے۔ چو نکہ اس کے اندر زہر ہوتا ہے اور اس وجہ سے اس کو قتل کرنے کا امر کیا گیا ہے اور یہ ان جانوروں میں سے ہے جن کی بیچ کرنا جائز نہیں ہے اس وجہ سے اس کا کھانا حرام ہے۔

سام ابرص کے طبتی فوائد اگر سام ابرص کاخون دارالثعلب پر مل دیا جائے تو بال جم جائیں گے۔ اس کا جگر دانتوں کے دردکو سکون دیتا ہے اور اگر اس کا گوشت بچھوے کا نے پر رکھ دیا جائے تو درد کو سکون ہو جائے گا۔ اس ک

کھال اگر موضع الفتق پر رکھ دی جائے تو یہ عارضہ ختم ہو جائے گااور جس گھر میں زعفران کی خوشبو ہوتی ہے یہ وہاں نہیں جاتا۔ سام ابرص کی خواب میں تعبیر خواب میں دیکھنا فقرو فاقہ کی جانب اشارہ ہے۔

#### السانح

(ایک جانور) السانع: یہ سنوح مصدر ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے سنوح کے معنی آتے ہیں بائیں جانب سے آنا اللذا سانے وہ جانور ہے خواہ وہ ہرن ہویا کوئی پرندہ جس کا شکار کیا جاتا ہے جو شکاری کے بائیں جانب سے آئے۔ زمانہ جاہلیت ہیں عرب لوگ ایسے جانور کو مبارک سمجھتے تھے اور جو داہنی طرف سے آتا ہے اس کو بارح کھتے ہیں ایسے جانور کو منحوس سمجھتے تھے۔ چو نکہ یہ عقیدہ لوگوں کو ان کے حصول مقاصد سے مانع تھاللذا جناب نی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی کی ممانعت فرماکر اس عقیدہ فاسدہ کا قلع قمع کر ویا اور صاف فرمادیا کہ سانے کی جلب منفعت اور دفع مصرت کوئی تاثیر نہیں ہے۔ عرب کا مشہور شاعر لبید کہتا ہے۔

لعمر کی ماتدری الطوارق بالحمصا ولا زاجرات الطیر ما الله صالع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ:۔ تیری جان کی قتم جیسا کہ منگلاخ علاقہ میں اترنے والے شب میں نہیں جانتے ایسے ہی وہ بھی نہیں جانتے جو پرندوں کو بھگا کر فال نکالنے والے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیا کرنے والا ہے۔ بد فال کے متعلق مفصل گفتگو باب الطاء اور لام میں طیراور لقحہ کے بیان میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ ہے ۔ اُ

(بہت بالوں والا پرندہ) السبد (سین پرضمہ باء پر فتی) اس کی جمع سبدان آتی ہے۔ راجز شاعر کتا ہے۔ اکل یوم عرشها مقلتی حتی تری المئزر ذالفضول مثل جناح السبد الغسیل ترجمہ: ۔ میں کھانے والا ہوں اپنے گوشہ چشم کو تاکہ وہ دیکھے دور کے مناظر جیسا کہ پانی میں تر باز وہلائے جاتے ہیں۔ جب گھوڑے کو پیوند آتا ہے تو اس وقت اہلِ عرب اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ چنانچہ طفیل العامری کتا ہے کانہ سبد بالماء مغسول۔

# اكشبغ

(درمد) السبع (باء پر ضمہ و سکون) سبع کا اطلاق ان تمام پر ندوں پر ہوتا ہے جو پھاڑ کر کھانے والے ہیں۔ اس کی جمع اسبع و سباع آتی ہے۔ جس جگہ در ندے بکٹرت ہوں اس کو ارض سبعہ کہتے ہیں یعنی در ندوں والی زمین۔ حسن ابن حیواۃ نے کلام پاک کی آیت "قیما اکل السّبغ" کو باسکان الباء پڑھا ہے۔ یہ اہل نجد کی لغت ہے۔ چنانچہ حسان ابن ثابت الانصاری عتبہ ابن الی لمب کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

من يرجع العام الى اهله فما اكيل السبع بالراجع الراجع ترجمه: اس سال الله الله كي والرائد والرا

اس شعریں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکیلۃ السبع پڑھاہے۔ درندہ کو عربی ہیں سبع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ سبع کے معنی سات کے آتے ہیں۔ چو تکہ عام طور پر درندہ اپنی مال کے پیٹ میں سات مینے رہتا ہے ادر مادہ سات سے زیادہ پچے نہیں دہتی اور سات سال کی عمر میں نراس قابل ہو تاہے کہ وہ مادہ سے جفتی کرے۔اس لئے اس کو سبع سے تعبیر کیا گیا۔

ابو عبدالله یا قوت المحموی کتاب المشترک میں لکھتے ہیں کہ الغابہ ایک موضع کانام ہے جو مدینہ منورہ سے بجانب ملک شام چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے سلسلہ میں اس کانام آتا ہے۔ اس جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں درندوں کا ایک وفد آیا تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے خوراک کانعین فرمادیں۔ حدیث شریف میں سیع کا تذکرہ:

"طبقات ابن سعد میں حضرت عبداللہ ابن حنطب سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے اندر محابہ سے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک بھیڑیا خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے کھڑا ہوکر اپنی آواز میں کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک بھیڑیا خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے کھڑا ہوکر اپنی آواز میں کہتے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ بید درندوں کا قاصد تمهارے پاس آیا ہے 'آگر تم چاہو تو

در ندوں کے لئے کوئی غذا مقرر کر دواور اگر نہ چاہو تو ان کو ان کی موجو دہ حالت میں چھو ژ دواور ان سے احتراز ر کھواور جو چیزوہ پاکس وہی ان کی خوراک ہے۔ صحابہ نے جواب دیا کہ یا رسول الله! جمارا دل گوارا نہیں کر تاکہ ہم ان کے لئے کوئی چیز مقرر کر دیں۔ یہ جواب س کر آپ نے اپنے دستِ مبارک کی تین انگلیوں سے اس کولوٹ جانے کااشارہ کیا۔ چنانچہ وہ لوث گيا-

باب الذال كے زير عنوان لفظ ذئب كے بيان ميں بھيڑتے كا تفصيلي تذكره كزرچكا ب-

وادی ساع رقہ کے راستہ میں بھرہ کے قریب ایک مقام ہے۔ وہاں پر وائل ابن قاسط کا اساء بنت رویم پر گزر ہوا۔ اس لڑکی کو و مکھ کراس کے دل میں اراد ہ فاسد آیا۔ یہ دیکھ کروہ بولی اگر تونے میرے ساتھ کوئی بدارادہ کیاتو درندوں کو بلالوں گی۔ وہ کہنے لگا جھھ کو تو تیرے سواکوئی نظر شیں آتا۔ یہ س کروہ اینے اڑکوں کو ان ناموں کے ساتھ لکارنے گئی۔ یا کلب! یا ذئب! یا فید! یادب یا سرحان! یا اسد! یا سبع! یا صبح! یا نمرایدس کروه سب ماتھوں میں تکوار لئے ہوئے دوڑ کر آئے۔ ید دیکھ کروہ کینے لگاما هذا الاوادی السباع

(بہ تووادی سباع ہے) اس وقت سے اس کانام وادی سباع پر گیا-

" سیجین میں نہ کور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مصلی سجدے میں اسپنے ہاتھوں کو درندوں کی

ترندى وحاكم رحمته الله عليهان حفرت ابوسعيد فدرى سے روايت كى كه:-

"جناب نی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قتم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں سے گفتگو نہ کریں اور جب تک اس کا تازیانہ چابک اور اس کا چپل کا تسمہ اس سے گفتگو نہ کریں گے۔ وہ اس کو یہ بتلادیں گے کہ تیرے بعد تیرے اہل میں کیاکیا نئ باتیں پیداہوں گی"۔

اس کے بعد ترزی اور حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے صبح اور غریب ہے مگرہم کو سے حدیث قاسم بن ابن فاضل سے مپنی ہے جس کو الل حدیث ثقبہ مانتے ہیں۔

رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم گدھوں کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ آپ نے جواب

میں ارشاد فرمایا کہ وہما افضلت السباع کہ در ندوں کے بیچ ہوئے سے بھی۔ علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ آپ کامقصد اجازت دیتا ہے کیونکہ وہما افضلت السباع میں واؤ تعدیق کے لئے ہے جس

طریقہ پراس آیت شریف میں ہے کہ سبعة و ثامنے کلبے مفسرین نے کہاہے و ثامنم میں واؤ قائلین کی تقدیق کے لئے ہے کہ ان اصحاب کمف کے ساتھ آٹھوال نقائل تھاجیے مثلاً کوئی کے کہ زید شاعرہے۔ دو سراجواب میں کیے اور فقیہہ بھی ہے۔

قشیری نے اپنے رسالہ کے شروع میں بنان الجمال کا حال لکھا ہے کہ ایک عظیم الثنان صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کو ایک مرتبہ کی درندے کے سامنے وال دیا گیا۔ درندے نے آپ کوسو گھنا شروع کردیا اور کسی قتم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔جبوہ۔ درندہ واپس چلاگیاتو لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ جس وقت وہ درندہ آپ کو سوتھ مرہاتھا اس وقت آپ کی کیا حالت ہو رہی متى؟ آپ نے فرمایا كه علماء درندول كے (سور السبع) يعنى جھوٹے پانى ميں جو اختلاف ہے اس پر غور كر رہاتھا- كتے ہيں كه سفيان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توری شیبان الراعی رحمته الله علیه ساتھ ساتھ ساتھ جے کرنے جلے۔ راستہ میں ان کو کسی قتم پر ایک درندہ مل گیا۔ حضرت سفیان اس کو و کھھ کر حضرت شیبان سے کہنے لگے کہ دیکھتے ہیں سامنے یہ درندہ کھڑا ہے۔ شیبانؓ نے فرمایا آپ ڈریئے نہیں۔ اس کے بعد شیبانؓ اس در ندہ کے پاس جاکر اس کا کان پکڑ کر اس پر سوار ہو گئے اور وہ دم ہلانے لگا۔ حضرت سفیان ؓ نے کہا کہ یہ کیاشہرت کی باتیں کر رہے ہو؟ آپ نے جواب دیا کہ اگر شہرت کاخوف نہ ہو تاتو میں اپنے تمام اسباب کو لاد کر مکتہ المکرمہ لے جاتا۔ حافظ ابو نعیم حلیہ میں کھتے ہیں کہ شیبان الراعی کو جب غل جنابت کی حاجت ہوتی اور آپ کے پاس پانی نہ ہوتا تو آپ حن تعالیٰ سے دعا کرتے۔ چنانچہ بادل كالكراآ آكر آپ يربرستااور آپ عسل فرمات-جب فارغ موجاتے توبادل چلاجاتا-جب آپ جمعه كي نماز يرصف جاتے تو بكريون کے اردگر دایک خط تھینچ کر جاتے تھے اور جب نماز پڑھ کر واپس آتے تو بکریوں کو اس خط کے اند ریاتے۔

المام ابد الفرج ابن الجوزى وغيرون وركيا ب كه ايك مرتبه المام شافعي اور المام احد ابن حنبل شيبان الراعى ك باس س گزرے- امام احمد فرمانے لگے کہ اس رامی (چرواہے) سے پچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ امام شافعی ہولے جانے بھی دو- امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میں ضرور پوچھ کر رہوں گا۔ چنانچہ دونوں صاحبان ان کے پاس پنچے۔ امام احمد نے ان سے سوال کیا کہ اس مسللہ میں آپ کی کیارائے ہے کہ اگر کسی مخص نے چار رکعت نماز کی نیت باندھی تین رکعت پوری پڑھ لی 'چو تھی رکعت میں سجدہ کرنا بھول گیا تو اس کا کیا تھم ہے؟ شیبانؓ نے پوچھا آپ کے ندہب کے مطابق جواب دوں یا اپنے مسلک کے مطابق؟اس پر حظرت امام احرؓ بولے کہ کیاند بہب بھی دودو ہیں؟ شیبان ؓنے کہاہل میراند ب اور ہے اور آپ کا فد ب دوسرا۔ آپ کے مذہب کی روسے اس کو دو رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سمو کرلینا چاہیے اور میرے نہ ہب کا تھم یہ ہے کہ چو نکہ اس مخص کادل بٹاہوا ہے للذااس کو چاہیے کہ وہ يلے النے قلب كو خوب تكليف پنچائے تاكه وہ آئندہ ايبانه كرے-

اس کے بعد امام موصوف نے دو سرا سوال کیا کہ ایک شخص کی ملیت میں جالیس بمریاں ہیں اور ان پر ایک سال گزر چکا ہے تو اس پر کس قدر زکوۃ واجب ہے۔ شیبان نے جواب دیا کہ آپ کے فرجب میں ایک بکری واجب ہے اور ہمارے فرجب میں مولا کے ، ہوتے ہوئے بندہ کسی چیز کا مالک نہیں- للذا اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے- بیہ جواب سن کر حفزت امام احمد گو وجد آگیا اور ان پر ب ہوشی طاری ہوگئی۔ ہوش آنے کے بعد وہ دونوں امام صاحبان ان سے رخصت ہوئے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں لکھاد یکھاہے کہ حضرت امام شافعی شیبان الراعی کے پاس جاکر بیضتے تھے اور ان سے مسائل پوچھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ شیبانٌ ناخواندہ تھے اور جب ناخواندہ لوگوں کا اہلِ علم کی نگاہوں میں اتنا ہزا رتبہ تھا تو ہماری نگاہوں میں کتناعظیم الشان مرتبہ ہونا جا ہیے۔

حضرت امام شافعیؓ علماء باطن کی نضیلت کے معترف تھے۔حضرت امام ابو حنیفہ ؓ اور حضرت امام شافعیؓ کا قول ہے کہ اگر علماء دین اور اولیاء اللہ نہ ہوں گے تو پھر کون ہو گا؟

ابو العباس ابن شریح جب لوگوں کے سامنے کوئی علمی نکات بیان فرماتے تو اہلِ مجلس سے کہتے تم کو معلوم ہے کہ بیر فیض مجھ کو کس سے حاصل ہوا؟ پھر پعدیں کتے کہ جو پچھ مجھ کو حاصل ہوا وہ حضرت جینید بغدادی کی صحبت کا نتیجہ ہے۔

حضرت شیبانٌ الراعی اکثراس دعاکو پڑھتے تھے:۔

"ياودود! ياودود! ياذوالعرش المجيديا مبدى يامعيديا فعال لمايريداسئالك بعذك الذي لايرام وبملك

الذي لا يزول وبنور وجهك الذي ملا اركان عرشك وبقدرتك التي قدرت بها على جميع خلقك ان تكفيني شر الظالمين اجمعين-

سی شاعرنے اولیاء کرام کی مدح میں ایک قصیدہ رقم کیاہے جس میں حضرت شیبان الراعیٌ کابھی تذکرہ ہے۔اس قصیدہ کا ایک نعریب۔

شیبان قد کان راعی وسر سرہ ما اختفی تمہ بے تھے قوم کی گرانی کر نے دار کوشرہ نہ رہے۔

ترجمہ:۔ یہ تھے قوم کی گرانی کرنے والے اور انہیں کے راز پوشیدہ ند رہے۔ فاجھد وخل الدعاوی ان کان لک شئی بان

ی جہتے۔ ترجمہ: ۔ توتم بھی اس طرح کے بننے کی کوشش کرو'بشرطیکہ تمہارااس کاارادہ بھی ہو-

اولیاء اللہ کے واقعات ایک کمرہ تھاجس کولوگ بیت السباع کتے تھے۔ درندے آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ ان کواس کمرہ

میں لے جاتے ہگوشت وغیرہ کھلاتے اور پھررخصت کر دیتے تھے۔

(۲) حضرت سمل بن عبداللہ التسترى كاز مين پر بيٹھے بيٹھے دو سرى جگہ پنج جانے كاداقھ:

كفايت المقتدى ميں لكھا ہے وہ خود فرات ہيں كہ ميں ايك مرتب وضو كر جمعہ كى نماز پڑھنے جامع محبدگيا۔ جب اندر پنچاتو ديكھا كہ معبد نمازيوں ہے بھرى ہوئى ہے۔ خطيب ممبر پر بیٹھے كارادہ ہى كر رہے تھے كہ مجھ ہے يہ گتائى ہو گئى كہ ميں صفيل چرتا ہوا اور اور ان كى گونوں كو بھائد تا ہوا اگلى صف ميں جا بيٹے۔ ميرى نظردا ہى جانب ايك نوجوان پر پڑى جو خوش لباس اور ادنى جامہ نہوا اور اور كى گر ونوں كو بھائد تا ہوا اگلى صف ميں جا بيٹے۔ ميرى نظردا ہى جانب ايك نوجوان پر پڑى جو خوش لباس اور ادنى جامہ نزیب تن كے ہوئے تھا۔ اس كے بدن ہے خوشبو ممك رہى تھى جب اس نے ميرى طرف نگاہ كى تو ميرے ہے دريافت كيا كہ سمل بن عبداللہ آپ كے كيے مزاج ہيں؟ ہيں نے جواب ديا عافیت ہے ہوں۔ ميں ہيں تن كر تجب ہو دل ميں سوچنے لگا كہ ميں اس موج و فكر ميں تھا كہ دفعتا مجھ كو پيشاب كى شدت ہے حاجت ہوئى اور اس ہے مجھ كو بست تكليف ہوئى اور ميرى حالت غيرہو گئى۔ آگر بيٹھتا ہوں تو ميرى نماز نہيں ہوتى اور اگر باہر جاتا ہوں تو نماز بول عادت ہوئى اور اس ہوئى اور اس نوج ميں اس سوچ ميں تھا كہ اى نوجوان تے ميرى طرف مزكر ديكھا اور پوچھا كہ سمل كيا پيشاب كى حاجت ہوئى اللہ جو جاؤتا كہ نہان مل جو جاؤتا كہ ميں ان من الى جو جائا ديا ہوا ہوا ہو گئا۔ اور اس نے اپنے گھنوں کے نیچ ہے ایک کمبل نكالا اور ميرے اور خوال ديا اور كما كہ جلدى ہوئى طارى ہوگئى اور جب ميرى آتكھ كھى تو مير ہوئى خوات ہوا ہو گئا۔ ديكھا تو ايک ميں اندر داخل ہو گيا۔ ديكھا تو ايک ميں اندر داخل ہو گيا۔ ديكھا تو ايک ميں اندر داخل ہو گيا۔ ديكھا تو ايک ميں اندر داخل ہو گئا ہوا ہے۔ وال خال خال ہوا ہے اور اس كے آپ خوال خانہ ميں ايک توليد لاكا ہوا ہے۔ والى الى تو مير ہوئى خانہ ميں ايک خور كا در خت لگا ہوا ہے اور اس كے قریب ہی وضو خانہ ہے جس ميں پائى بحرام ہوات ہولى اور اس كے ايک طرف پائى گئى ہوئى ہے۔ عشل خانہ ميں ايک توليد لاکا ہوا ہے اور طاق ميں ہوئى ہے۔ عشل خانہ ميں ايک توليد لاکا ہوا ہے اور اس كے اور ہوئى ہوئى ہے۔ عشل خانہ ميں ايک توليد لاکا ہوا ہو اور اس كے اور ہوئى ہے۔ عشل خانہ ميں ايک توليد لاکا ہوا ہوں اس كے دوران ان کی دوران ایک ہوئى ہے۔ عشل خانہ ميں ايک توليد لاکا ہوا ہوا ہوں اس كے دسل ميں ہوئى ہے۔ عشل خانہ ميں ايک توليد کھور کا دور

میں ایک مسواک رکھی ہوئی ہے۔ میں نے کپڑے اتار کر عنسل کیااور تولیہ سے بدن خشک کرکے کپڑے بہن لئے۔ پھر میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ سل اگر ضرورت رفع کر چکے تو ہتلائئے؟ میں نے ہاں کمہ دیا میہ سن کر اس نوجوان نے میرے اوپر سے کمبل اتارلیا۔ میں نے دیکھا کہ میں اپنی اس جگہ پر موجود ہوں اور لوگوں کو میرے حال کا پچھ علم نہیں ہوا۔ گرمیں برابراس فکر میں رہا کہ معاملہ کیا ہے؟ اس کے بعد جماعت کھڑی ہوگئی اور میں نے جماعت کی نماز پڑھی۔ گر مجھ کو کیی فکر سوار رہا کہ آخریہ نوجوان کون ہے۔ جب
نماز ختم ہو چکی تو میں اس کے پیچھے بیچھے ہولیا۔ وہ ایک راستہ پر مڑنے ہی کو تھا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ سل جو پچھ آپ نے دیکھا
اس پر آپ کو بھین نہیں آیا۔ میں نے کہا نہیں۔ یہ سن کر وہ نوجوان بولاا پچھا آپ اس دروازہ میں داخل ہوجاؤ۔ میں اندر داخل ہوا تو
وہی محل ہے اور وہی دروازہ ہے۔ تولیہ اس طرح لٹکا ہوا ہے۔ غرض ہر چیزوہی تھی میں نے آئکھ اچھی طرح مل کر کھول لی تو نہ تو وہاں
نوجوان ہے اور رنہ محل۔

علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس تعجب خیز حکایت کو اپنی کتاب میں اس لئے جگہ دی ہے کہ ہماری جماعت کے علاوہ بعض نے بزرگوں کی کرامت کا انکار کیا ہے اور اس کی دوراز کار تاویل کی ہے کہ ممکن ہے ہے ہوشی کی حالت میں ان کو کوئی اٹھاکر لے گیاہو حالا نکہ ریہ خیال خام ہے محرامات اولیاء برحق ہیں۔

(۳) ہمارے بھنے یا فعی نے حضرت سل آ کے متعلق ایک دو سری حکایت بیان کی ہے وہ کتے ہیں کہ یعقوب ابن لیٹ امیر خراسانی کی الی پیاری میں جٹلا ہو گیا کہ تمام اطباء اس کے علاج سے عاجز آ گئے۔ لوگوں نے اس امیر سے کہا کہ آپ کی مملکت میں ایک مروصالح ہیں۔ اگر آپ ان کو بلاکر دعاکر اکمیں قوامید ہے کہ اس موذی مرض سے نجات ہو جائے۔ امیر نے دریافت فرمایا کون ہے؟ توجواب دیا گیا کہ سل آبن عبداللہ التستری۔ چنانچہ امیر نے آپ کو طلب کیا اور آپ سے دعا کا طالب ہوا۔ آپ نے امیر سے کہا کہ میری دعا آپ کے حق میں کیسے قبول ہو سکتی ہے درانحالیکہ آپ نے ظلم پر کمریاندھ رکھی ہے۔ یہ من کر اس نے تو ہہ کی اور وعدہ کیا کہ آئی کہ یا اللہ جیسی آپ نے اس کو معصیت کی ذات دکھالئی ایسی طاعت کی عزت سے سرفراز فرما۔ یہ سنتے ہی وہ فور آ اچھا ہو کر گھڑا ہو گئی کہ یا اللہ جیسی آپ نے اس کو معصیت کی ذات دکھالئی ایسی طاعت کی عزت سے سرفراز فرما۔ یہ سنتے ہی وہ فور آ اچھا ہو کر گھڑا ہو گیا۔ امیر نے آپ کے سامنے بہت سازر نفذ بیش کیا۔ گر آپ نے لیٹ سے انکار کر دیا اور واپس لوٹ آئے۔ راستہ میں لوگوں نے آپ سے کہا کہ آگر اس مال کو قبول فرما لیتے تو فقراء کے کام آ تا۔ یہ من کر آپ نے شکریزوں پر نگاہ ڈائی تو وہ جو اہرات ہن گئے اور فرمایا کہ لو اپنا مطلوب اٹھا لو۔ اس کے بعد فرمانے لگے جس کے اندر سے کمال ہو اس کو جھلا امیر خراسانی کے مال کی کیا عاجت ہو سکتی فرمایا کہ لو اپنا مطلوب اٹھا لو۔ اس کے بعد فرمانے لگے جس کے اندر سے کمال ہو اس کو جھلا امیر خراسانی کے مال کی کیا عاجت ہو سکتی فرمایا کہ لو اپنا مطلوب اٹھا لو۔ اس کے بعد فرمانے لگے جس کے اندر سے کمال ہو اس کو جھلا امیر خراسانی کے مال کی کیا عاجت ہو سکتی

ایک بازاری عورت کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ میں تیرے پاس رات میں عشاء کے بعد آؤں گا۔ یہ من کروہ ایک بازاری عورت کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ میں تیرے پاس رات میں عشاء کے بعد آؤں گا۔ یہ من کروہ عورت بست فوش ہوئی اور بناؤ سنگار کرکے آپ کی آمد کے انظار میں بیٹھ گئ۔ عشاء کے بعد حسب وعدہ آپ اس کے گھر پنچے اور دو رکعت نماز پڑھ کر رخصت ہونے گئے۔ یہ دکھے کروہ عورت بولی کہ آپ تو جارہ جیں آپ کا میرے پاس آنے سے فائدہ کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا میرے آنے کا جو مقصد تھاوہ پورا ہوگیا۔ آپ کے جانے کے بعد اس عورت کی حالت متغیرہ وگئی اور اس نے اپنے پیشہ سے کنارہ کئی افتیار کرلی اور شیخ کے ہاتھ پر تو ہہ کی۔ شیخ موصوف نے اس کا نکاح کی فقیر سے کر دیا۔ اس کے بعد شیخ نے تھم دیا اور پیشہ سے کنارہ کئی افتیار کرلیا جائے اور سالن بازار سے خرید لیا جائے گا۔ خدام نے ولیمہ کا کھانا تیار کرکے آپ کے سامنے رکھ دیا اور فقراء بھی آگر بیٹھ گئے لیکن شیخ کی آنے والی چیز کا انتظار کرنے گے۔ اس ولیمہ کی خبر کی امیر کو ہوگئی جو اس عورت کا پرانا آشنا تھاتو اس امیر سے فراء ہم کو شادی کا حال معلوم ہو اس اس امیر سے فرائی ہم کو شادی کا حال معلوم ہو اس اس امیر سے فرائی ہم کو شادی کا حال معلوم ہو اس اس امیر سے فرائی ہم کو شادی کا حال معلوم ہو اس اس امیر نے فرائی ہم کو شادی کا حال معلوم ہو

کر بہت مسرت ہوئی اور چونکہ ہم کو معلوم ہوا کہ ولیمہ کے لئے سالن نہیں ہے ہم سالن بھیجے ہیں۔ جب وہ قاصد شراب کی ہو تلیں اسے کے راس کو خوب ہلایا اور جب اس کو پیالوں میں نکالا تو نہایت عمدہ قسم کاشمد نکلا۔ اس کے بعد آپ نے دو سری ہوئل کے ساتھ بھی ایسانی کیا تو اس میں اور جب اس کو پیالوں میں نکالا تو نہایت عمدہ قسم کاشمد نکلا۔ اس کے بعد آپ نے دو سری ہوئل کے ساتھ بھی ایسانی کیا تو اس میں سے خالص تھی بر آمد ہوا۔ شخ نے قاصد کو بھی کھانا کھانے کے لئے بٹھالیا۔ جب وہ کھانے بیٹھااور شمد کھایا تو رنگ ' ہو اور ذا نقہ میں اس قدر عمدہ تھا کہ بھی اس نے ابیاشد نہیں کھایا تھا۔ قاصد دعوت کھا کر واپس ہوا اور اس نے امیر سے تمام ماجر ابیان کیا تو اس کو اس قدر عمدہ تھا کہ بھی پر تو ہوگیا اور اپنی غلطی پر نادم ہوا اور شخ کے ہاتھ پر تو ہدگ ۔ یقین نہیں آیا۔ چنانچہ خود آیا اور کھانا کھا کہ شخص کو دیکھا کہ وہ ایک میں بھر دہاتھا۔ میں نے ایک محض کو دیکھا کہ وہ ایک خاروار در خت سے تازہ مجبوریں تو ڈر کھا رہا ہے۔ میں نے پاس جاکر اس کو سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دے کر جھ سے کہا کہ خاروار در خت سے تازہ مجبوریں تو ڈر کھا رہا ہے۔ میں۔ عمر میرے ہاتھ میں جب آتی تو وہ بجائے مجبورے کا نابین جاتی تھی۔ تو تر تر بھی کھاؤ۔ چنانچہ میں نے بھی مجبوریں تو ڈرنی شروع کیں۔ عمر میرے ہاتھ میں جب آتی تو وہ بجائے مجبورے کا نابین جاتی تھی۔ تو تی تو وہ بجائے مجبورے کا نابین جاتی تھی۔ تی تو وہ بجائے مجبورے کا نابین جاتی تھی۔

یہ کیفیت دیکھ کروہ فخص مسکرایا اور کئے لگا اگر تو خلوت میں اللہ کی عبادت کر تا تو وہ خلوت میں تجھ کو پکی تھجور کھلا تا۔ علامہ ومیریؓ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی کرامات کی حکایات بکھڑت ہیں' جس قدر میں نے اس کتاب میں بیان کی ہیں وہ دریا ناپید کنارہ سے مثل قطرہ آب کے ہے۔ ان سب کا خلاصہ رہے ہے کہ اولیاء اللہ کی نگاہ میں دنیا کی حقیقت ایک بڑھیا جیسی تھی جس سے وہ خدمت لیا کرتے تھے۔

(۱) بیخ ابو الغیث کی حکایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ لکڑیاں چننے کے لئے جنگل گئے۔ لکڑیاں چن ہی رہے تھے کہ ایک درندے نے آپ کے گدھے کو پھاڑ ڈالا۔ آپ نے یہ منظرد کھی کر درندہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اپنے رب کی عزت کی قتم میں بھی لکڑیوں کا سمٹھو تیری کمر پر لاد کر لے جاؤں گا۔ چنانچہ درندہ نے یہ س کراپنی کمرجھکادی۔ اور آپ اس پر لکڑیاں لاد کر شہر لے گئے اور وہاں اس

کی پشت پر سے نکڑیوں کا گھڑا تارکر اس کو رخصت کر دیا۔
(۱) نقل ہے کہ شعوانہ کے ایک بچہ پیدا ہوا اس بچہ کی انہوں نے بہتر انداز میں تربیت و پرورش کی۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو ایک ون وہ اپنے والد سے کہنے لگا کہ ابا جان کیا چھا ہو کہ آپ جھے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جبہ کر ویں۔ والد نے جواب دیا کہ بادشاہوں کی خدمت میں وہی لوگ نذرانے میں بیش کے جاتے ہیں جن میں اہل اوب اور متقی ہونے کی صلاحیت ہو۔ تم ابھی نو عمر ہوا ور تم کو معلوم نہیں کہ تم سے ابھی کیا کام لیا جائے لہذا قبل از وقت ایسا نہیں ہو سکا۔ لڑکا والد کا جواب من کر خاموش ہو گیا۔ ایک دن وہ محموم نہیں کہ تم سے ابھی کیا کام لیا جائے لہذا قبل از وقت ایسا نہیں ہو سکا۔ لڑکا والد کا جواب من کر خاموش ہو گیا۔ ایک دن وہ محمد سے معلوم نہیں کہ تم سے ابھی کیا گیا۔ گدھے کو اس نے کسی جگہ باندھ دیا اور خود کٹڑیاں چفتے لگڑیاں چین کر گدھے کے باس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر کما کہ پاکلب اللہ تو نے گدھا بھاڑ ڈالا ہے۔ در ندہ بھی وہیں موجود تھا۔ لڑکے نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر کما کہ یا کلب اللہ تو نے گدھا بھاڑ ڈالا ہے تم ہا ہے ترب کی میں تجھ ہی پر کٹڑیاں لاد کر لے جاؤں گا۔ در ندہ نے آگے سر شلیم خم کر دیا۔ اور کٹڑیوں کا گھڑااس کی کمر پر لاد کر اپنے گھر لے آیا اور دروازہ پر دستک دی۔ اس کے والد نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ در دندہ پر کئڑیاں لدی ہوئی ہیں۔ ماں نے کما کہ بٹا اب تم اپنے بادشاہوں کی خدمت کے قابل ہو گئے ہو۔ لہذا میں تم کو اللہ کی راہ میں جسہ کرتی ہوں۔ یہ میں کے والد میں دخصت ہو کر چلا گیا۔

(A) صاحب مناقب ابرار نے شاہ کر مانی کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک دن سے شکار کھیلنے نکلا اور شکار کی طلب میں جنگل میں کافی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۹) کتاب احیاء العلوم میں ابراہیم ارتی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الخیرالدیلی التینانی سے ملاقات کرنے کا ارادہ کیا۔ جب میں ان کے پاس پنچاتو مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ سورۃ فاتحہ انہوں نے صبح نہیں پڑھی۔ اس پر ججھے خیال آیا کہ میراسفرتو ہے کارگیایعنی اس جاہل شخص سے جھے کو کیانیش پہنچ سکتا ہے؟ جب صبح ہوئی تو میں استنجا کے لئے باہر نکلا تو ایک در ندہ بھاڑ کھانے کے لئے میری طرف بڑھا۔ میں نے واپس آگر شخ ابو الخیرالدیلی نے عرض کیا۔ بیہ من کر شخ باہر نکلے اور در ندہ بھاڑ کھانے کے لئے میری طرف بڑھا۔ میرے مہمانوں کو مت ستاتا۔ در ندہ بیہ من کر چلاگیا۔ جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آیا تو شخ نے فرمایا کہ تم لوگ ظاہری حالت کی در تکی میں مشغول ہو لاندا تم در ندوں سے ڈر جاتے ہو اور ہم باطنی حالت کی در تکی میں مشغول ہو لاندا تم در ندوں سے ڈر جاتے ہو اور ہم باطنی حالت کی در تکی میں مشغول ہو لاندا تم در ندوں سے ڈر جاتے ہو اور ہم باطنی حالت کی در تکی میں مشغول ہوں لاندا تیں مشغول ہیں لاندا شیر ہم سے ڈر تا ہے۔

ا مام العلامہ جمال الدین بن عبداللہ اسعد الیافعی نے ادلیاء اللہ کے اوصاف میں اشعار کھے ہیں جو ایکلے صفحہ پر درج کئے جاتے

هم الاسد ما الاسد الاسود تهابهم وما النموما، اظفار فهد و نابه ترجمد: وه شیرین اور شیرکیا به وه شیرون کو دُرات بین اور چیتاکیا به اور چیت کے ناخن اور کنچیال کیا بین وما الرمی بالنشاب ما الطعن بالقنا وما الضرب با الماضی الکهی ما ذبابه ترجمد: تیراندازی کیا به اور کمانوں سے تیرچمو ژناکیا به اور آلوار کی نوک سے قل و قال کی حیثیت کیا به لهم همم للقاطعات قواطع لهم قلب اعیان المواد انقلابه ترجمد: مروح کی بهتین کیا بین ان کی بهتین بیار شمکن بین اور ان کے قلوب شجاعتوں کامعدن بین لهم کل شئی طائع و مسخو فلاقط یعصیهم بل الطوع دابه ترجمہ: ان کے لئے برشے اطاعت اور ممخر فلاقط یعصیهم بل الطوع دابه ترجمہ: ان کے لئے برشے اطاعت اور ممخر کی شے ان کی نافرانی شین کرتی بلکہ اس کا صال اطاعت بهذا الله خافوالا سواه مخافهم سواه جمادات الوری و دوابه ترجمہ: وہ بجزاللہ کی ذات پاک کے کی سے خوف شین کھاتے امذا اللہ تعالی کے سوا تمام چیزین از قتم جمادات اور

دواب ان سے خوف کھاتے ہیں-

لقد شمروا في نيل كل عزيزة ومكرمة مما يطول حسابه ترجمہ:۔ وہ ہرفتم کی بزرگی اور مکرمہ حاصل کرنے کے لئے کمریستہ ہیں جس کاشار کرنا قیاس سے باہر ہے۔

ألى أن جنوا ثمر الهوى بعدما جنى عليهم وصار الحب عذبا عذابه

ترجمہ:۔ انہوں نے اپنی خواہشات کے تمام پھل حاصل کر لئے اور ہر خواہش ان کے لئے آب شیریں ثابت ہوئی۔

خرمیں ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی تھیجی کہ اے داؤد تو مجھ سے ایساڈ رتا رہ کہ جیسے پھاڑ کھانے والا درندہ سے ڈرا جاتا ہے۔ اس کے معنی ہیہ ہیں کہ میرے اوصاف مخوفہ یعنی عزت 'عظمت' کبریا' جبروت' شدت بطش' نفوذ الا مر

میں اس طرح ڈر تارہ جس طرح کسی درندہ ضرر رسال کی شدت بدن شبوک ایناب ' جرأتِ قلب سرعت غضب سے ڈر تا ہے۔ علامہ دمیری رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کو بھی اللہ سے ایباہی ڈرنا چاہیے کہ جیسا اس کا حق ہے کیونکہ جو شخص

اس سے ڈرااس سے ہر چیزڈرتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر تاہے اس کی ہرشئے اطاعت کرتی ہے۔

درندے کا شرعی تھی اللہ علیہ وسلم نے رکوب سباع سے ممانعت فرمائی ہے۔ بے نفع سباع کی خرید و فروخت بھی درست

نہیں ہے اور جن درندوں سے انتفاع اٹھایا جاتا ہے اس کی پیچ جائز ہے۔ (والله تعالی اعلم)

#### السبنتي والسبندي

(چیتا) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنها فرماتی ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه کی وفات سے تین دن قبل جنات آپ پر نوحہ کرتے ہوئے سے گئے۔ پھر آپ نے بیر اشعار پڑھے <sup>س</sup>

أبعد قتيل بالمدينة أظلمت له الارض تهنز العضاه باسوق ترجمہ:۔ کیااس شخص کے بعد جو مدینہ میں قتل ہوا (حضرت عمرؓ) اور جس کے لئے تمام زمین تاریک ہو گئی بڑے بڑے در خت تنوں پر لہلهانے <u>لگ</u>ے۔

يد الله في ذاك الاديم الممزق جزی الله خیر آمن امام و بارکت ترجمه: الله تعالى اميرالمومنين (حفزت عمرٌ) كو بهتربدله دَے اور اس كھال كو بھى جو تعنجرے پار ہو گئى تھى-

ليدرك ما قدمت بالأمس يسبق فمن يسع أبركب جناحي نعامة

ترجمہ: جو مخص دوڑ کر چلے یا شتر مرغ کے بازوؤں پر سوار ہو کر چلے تاکہ ان اعمال کو حاصل کرے جو حضرت عمر ﷺ زمانه گذشته میں ظهور ہوئے تو دہ آپسے بیچھے رہ جائے گا-

بوائق في أكمامها لم تفتق قضيت أمورًا ثم غادرت بعدها ترجمہ: آپ نے اپنے عہد و خلافت میں امورِ عظیم کا فیصلہ کیا- اس کے بعد ان کے غلاموں میں ایسے مصائب چھوڑ دیئے جواب تک ظاہر نہیں ہوئے۔ وما كنت أخشى ان تكون وفاته بكفئ سبنتى ازرق العين مطرق

ترجمہ:۔ اور مجھ کو بدؤر نہیں تھا کہ آپ کی وفات ایک ظالم نیجی نگاہ والے چیتے سے ہوگی۔

علامہ ومیریؓ فرماتے ہیں کہ جو ہری نے ان اشعار کو شاخ کی جانب منسوب کیا ہے لیکن ''استیعاب'' نامی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت عمر كى وفات كے بعد لوگوں نے ان اشعار كو "دشاخ"كى جانب منسوب كرويا- حالا نكه يه اشعار اس كے نہيں تھے-شاخ تين بھائی تھے اور تینوں شاعر تھے۔

چیتے کابیان باب النون میں نمرکے بیان میں آئے گا۔ انشاء اللہ تعالی ۔

#### السبيطر

(ایک پرندہ) السبیطر: سین پر فتح اور باء مفتوح طاء مهمله ان دونوں کے درمیان یا اور راہ مهمله 'اس کے آخر میں العمثیل کے وزن پر ہے۔ ایک پر ندہ کا نام ہے جس کی گر دن لمبی ہوتی ہے ہیشہ پانی کے اوپر دیکھتا ہے۔ بقول جو ہری اُس کی کنیت ابو العیزار ہے-باب العین میں العمثیل کے بیان میں اس کا تفصیلی تذکرہ آئے گا-

#### السخلة

(خرگوش كابچه)السعلة: بروزن الهمزه خرگوش كے اس چھوٹے بچے كو كہتے ہیں جو اپنی والدہ سے جدا ہو كر چلنے پھرنے كے قاتل ہوجاتا ہے۔

#### الشخليه

(چیکلی کے مشابہ ایک جانور) الشب حلیة : (سین پر ضمہ) چیکلی بقول ابن صلاح چیکلی کے مشابہ اور قد میں اس سے بڑا ایک جانور ہے۔ کتاب الروضہ میں اس کو چھپکل کی ایک قتم شار کیا گیا ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔ مزید تفصیل باب العین میں العظامیہ كے بيان من آئے گا-انشاء الله تعالى

#### السحا

(چیگاوڑ) السحا (سین مفتوح) چیگاو ڑکادو سرانام ہے۔نضیرابن شمیل کتے ہیں کہ اس لفظ کاواحد السحاۃ آتا ہے۔ چیگاد ڈ کابیان لفظ خفاش باب الخاء مين گزرچكا ہے-

(ایک پرنده) سحنون: سین پرضمه و فتح دونوں پڑھے گئے ہیں- ایک پرنده کانام ہے جو اپنی چالا کی اور ذہانت میں تیز ہو تا ہے-چو تکہ مسحنون کے معنی بھی زیرک کے آتے ہیں اس لئے اس پرندہ کو اس نام کے ساتھ موسوم کرتے ہیں- محنون بن سعیدالتنوخی 

#### السخله

(بکری کابچہ) السلخلہ: بکری کے بچہ کو کہتے ہیں خواہ بکرے سے ہویا مینڈھے سے نر ہویا ماوہ سخلہ کہلا تا ہے۔اس کی جمع سخل و سخال آتی ہے۔ شاعر کہتا ہے ۔

فللموت تغذوالوالدات سخالها كما لخراب الدور تبنى المساكن ترجمد: ما كمي يعنى بكريال البيخ بجول كوموت كے لئے تقراويتي بيں جيسے كه مكانات كروش زمانہ سے ويران ہونے كے لئے تغير كئے جاتے بيں۔

یہ دو سرا شعر بھی اسی شاعر کا ہے۔

اموالنا لذوی المیراث نجمعها و دورنالخواب الدهر نبینها ترجمہ: ہم اپنامال اپنے وار توں کے لئے جمع کرتے ہیں اور اپنے مکانات گروش زمانہ سے ویران ہونے کی بناء پر تعمیر کرتے ہیں۔

علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں اگرچہ مکان بنانے کی غرض ویران کرنا نہیں ہو تا البتہ انجام اس کاویران ہوناہی ہے۔ چنانچہ شاعر کمتا

فان یکن الموت أفناهم فللموت ما تلد الوالدة ترجمہ:۔ اگرچہ موت اس کو فٹاکر دیتی ہے لیکن والدہ جو بچہ پیدا کرتی ہے وہ موت ہی کے لئے کرتی ہے۔ یعنی انجام ہم پیدا ہونے والے کاموت ہے۔

فائدہ:۔ ابو زید فرماتے ہیں کہ بکری کا بچہ خواہ نرہویا مادہ جس وقت اپنی مال کے پیٹ سے نکاتا ہے سخلہ کملا تا ہے اور جول جول بر معتا رہتا ہے اس کانام بھی بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ سخلہ کے بعد بھہ (جمع بہم) کملا تا ہے۔ جب چار ماہ کا ہو کر اس کا دودھ چھٹ جاتا ہے جفر (جمع جفار) کملا تا ہے۔ اس کے بعد سے نام ہوتے ہیں:۔

(۱) جب قوی ہو جاتا ہے اور چرنے لگتا ہے تو عریض کہلاتا ہے۔ اس دوران میں نرکو جدی اور مادہ کو عناق کہتے ہیں اور دوسرانام

عقود ہے اور میہ نام اس وقت تک رہتے ہیں جب تک کہ وہ سال بھر کا نہ ہو۔ (۲) جب پورے ایک سال کاہو جاتا ہے تو نر کو تیٹس اور مادہ کو عنز کہتے ہیں۔

(m) اور جب دو سرے سال میں لگ جاتا ہے اور دانت نکلنے لگتے ہیں تو نر کو جذع اور مادہ کو جذعہ کہتے ہیں۔

السخله كاحديث مين تذكره:

"امام احد اور ابو یعلی موصلی نے حضرت ابو ہریرہ کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بحری کے بچہ پر سے گزر ہوا جس کو اس کے مالک نے خارش میں مبتلا ہونے کی وجہ سے گھرسے نکال دیا تھاتو آپ نے محابہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس قدریہ بچہ اپنے مالک کی نگاہ میں حقیرہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں دنیا حقیر

بزارنے سند میں حضرت ابو دروا رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ:۔

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کی کوڑی خانہ سے گزرے دہاں پر ایک مرا ہوا بھری کا بچہ پڑا تھااس کو آپ نے دیکھ کر فرمایا کہ اس کے مالک کو اس کی حاجت نہیں ہے؟ صحابہ ٹے عرض کیایا رسول اللہ! اگر اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہوتی تو وہ اس کو پھینکتا نہیں۔ پھر آپ نے تشم کھا کر ارشاد فرمایا کہ جس قدر سے بچہ اپنے مالک کی نظر میں حقیرو ذلیل ہے اس سے بھی زیادہ دنیا اللہ کی نظر میں حقیرہے لندا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس دنیا سے نہ ملا قات کرے ورنہ جو ملاقات کرے گاہلاک ہو جائے گا۔

سيرت ابن بشام مين ندكور ہے كه: ـ

"دب رسول الله صلی الله علیه وسلم حضرات صحابه کرام رضوان الله تعالی علیهم اجمعین کی معیت میں غزوہ بدر کے لئے تریف لیے جلے تو ایک اعرابی (دیماتی) سے ملاقات ہوئی۔ صحابہ کرام نے اس اعرابی سے مخالفین (کفار کمہ) کے بارے میں جانا چاہا کہ کچھے خبر ملے مگراس سے ان کا کچھے حال معلوم نہ ہو سکا۔ صحابہ نے اس اعرابی سے کہا کہ رسول الله کو سلام کرو وہ کنے لگا کہ کیاتم میں جناب نبی کریم صلی الله علیہ وسلم بھی موجود ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں! چنانچہ اس نے حضور صلی الله علیہ وسلم کو سلام کیااور کنے لگا کہ آگر آپ فی الحقیقت الله کے رسول ہیں تو آپ یہ بتلائے کہ میری او ختی کے بیٹ میں کیا ہے؟ اس پر سلمہ بن سلامہ بن دقش جو اس وقت لڑے تھے بول پڑے کہ تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے ایساسوال مت کر بلکہ میرے سامنے آئیں تجھ کو بتلاؤں کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے 'اس کے پیٹ میں ایک سلم نے سلمہ بن سلامہ وقش سے فرمایا کہ خاموش رہو تم اس کے سامنے فش کتے ہو 'پھر آپ نے سلمہ سے منہ پھیرلیا"۔

حاکم نے متدرک میں اس مدیث کو پچھ زیادتی کے ساتھ بیان فرمایا اور وہ زیادتی ہے کہ:۔

"پھر آپ نے سلمہ سے منہ پھیرنے کے بعد اس سے بات نہیں کی-مقام روحاء میں مسلمانوں نے لوگوں کو مبارک بادوی توسلمہ بن سلامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مبار کبادی سے متعلق دریافت کیاتو آپ نے فرمایا کہ ہرقوم میں فراست ہے یہ صرف اشراف ہی جانتے ہیں"۔ پھر حاکم نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد بیان کیاہے کہ یہ حدیث صحیح مرسل ہے۔

علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فراست کے متعلق حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول حاکم نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ فراست دان تین محض گزرے ہیں:۔

(۱) عزیز مصر کہ جب اس نے حضرت یوسف علیہ العلوة والسلام کو دیکھاتو فراست کے ذریعے آپ کی بزرگی کا احسان کر لیا اور اپنی عورت سے کہا کہ "اکری مثواہ" اس کو عزت سے رکھ 'شاید یہ ہمارے کام آئے یا ہم اس کو بیٹا بنالیں۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ (۲) حضرت شعیب علیه السلام کی وہ صاحبزادی جس نے حضرت موسی علیه السلام کو دیکھ کر اپنے والد ماجد سے کہا تھا" یاآبَتِ السَّتأجِرَه" اباجان آپ اس کو نوکر رکھ لیس بیہ طاقت ور اور امین مخض ہیں-

الستا جِوں ' اب بال مو و حر رات میں یہ صف در اردا میں ۔ (۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنه ' جبکه آپ نے اپنی وفات کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنه کو اپناجانشین اور خلیفه

فتخب فرمايا-

اس کے بعد حاکم لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ ہے راضی ہو کہ کس خوبی کے ساتھ ان تینوں ہستیوں کو فراست میں جمع کر دیا۔

سخلہ (کچہ) کا شری سم کم کا بچہ آگر کتیا کے دودھ سے پرورش پاوے تواس کا شری سم جلالہ جانوروں کی طرح ہے۔ یعنی اس کا شری سم جلالہ جانوروں کی طرح ہے۔ یعنی اس کا شری سم کا ہے جن کو صاحب "الشرع الکبیرو روضہ اور صاحب المنہاج نے اختیار کیا ہے۔ اس کے قائل امام غزالی امام بغوی اور المنہاج نے اختیار کیا ہے۔ اس کے قائل امام غزالی امام بغوی اور امام رافعی ہیں۔

جلالہ ان جانو روں کو کماجاتا ہے جو کو ژبوں پر پھرتے رہتے ہیں خواہ وہ اونٹ ہو 'بیل ہویا گائے اور مرغی وغیرہ۔

جلالہ کا شرعی تھم باب الدال میں الدجاج (مرغی) کے تحت گزر چکا ہے اور بیہ حدیث بھی گزر چکی ہے کہ جناب نبی کریم صلی الله علیہ وسلم جب مرغی کھانے کا ارادہ فرماتے تو چند ایام روک کر اس کی حفاظت فرماتے اور اس کے بعد کھایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ ہے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (گندگی کھانے والے جانو ر) کے دودھ اور صحوشت کے استعمال سے منع فرمایا ہاو فتنکیہ اس کو چند روز روک لینے کے بعد حفاظت کرلی جائے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار نجاست کے استعال سے جانور جلالہ کے تھم میں شار ہو تا ہے۔ بعض فقهاءٌ فرماتے ہیں کہ اگر اس جانور کااکثر کھانا دانہ و چارہ وغیرہ نجاست ہے تو وہ جلالہ کے تھم میں داخل ہے درنہ نہیں۔ نیز بیہ بات واضح رہے کہ بیہ ماکول اللحم جانوروں کے بارے میں ہے۔ اگر غیر ماکول اللحم ہوں تو وہ بحث سے خارج ہیں۔ کیونکہ ان کا گوشت ہی استعال نہیں کیا حاتا۔

بعض فقہاء نے جانور کے جلالہ اور غیر جلالہ ہونے کے بارے میں یہ معیار مقرر کیا ہے کہ اگر اس کے کم (گوشت) میں نجاست کی بو محسوس ہو تو وہ جلالہ ہے اور نجاست کی بو محسوس نہ ہو تو وہ غیر جلالہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جلالہ وہ جانور ہے جس کے گوشت میں نجاست کی بو محسوس ہویا تمام گوشت میں یا اکثر میں اور اگر معمولی حصہ میں بو محسوس ہو تو اس کاکوئی اعتبار نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ اگر جلالہ جانور نے ایک مدت تک پاکیزہ صاف ستھرادانہ چارہ کھایا جس کی وجہ سے گوشت کے اندر کی بوختم ہو گئی اوراس کا سخرت مرکی ہو گیا تو اس کا کوشت مزکی ہو گیا تو ایسے جانور کا استعمال بلا کر اہت جائز ہے 'پاکیزہ چارہ ودانہ کا استعمال کسی زمانہ پر معلق نہیں ہے۔ بلکہ جب تک اس کا گوشت پاک وصاف نہ ہو جائے اس وقت تک استعمال کرایا جائے گا۔ اگر چہ بعض علماء نے چارہ کا ذمانہ کے ساتھ تعین کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر جلالہ جانور اونٹ یا گائے بیل وغیرہ ہو تو چالیس ہوم تک اس کو پاک چیز کھلانی چاہیے۔ اس وقت یہ جانور جلالہ کے تکم سے خارج ہو جائیں گے اور بکری میں سات دن اور مرغی کے بارے میں تین دن پاک چیز کھلانے پر غیر جلالہ جانوروں کا تھم

وے وہا جائے گا۔

جلالہ جانوروں کی کھال کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ آیا دباغت سے پاک ہوگی یا نہیں- ایک قول ہے کہ جلالہ جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جائے گی-

علامہ ومیری رحمتہ الله تعالمے علیه فرماتے ہیں کہ صبح بات یہ ہے کہ ان کی کھال بھی دباغت سے پاک نہیں ہوگی-

#### السِرحان

(بھیڑیا)السِوحان (بکسرالسین) بھیڑیا اس کی جمع سراح و سراحین اور مونث سرحانہ آتا ہے۔ لغت بذیل میں سرحان شیر کو کہتے ہیں۔ ابو المشلم شاعرنے ایک شخص کا مرہد کہا ہے جس کا ایک شعریہ ہے جس میں سرحان کو شیر کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ ھباط اُوریه جمعال الویة شہاد اُندیه سرحان فتیان ترجمہ:۔ وادیوں کا بماور جھنڈوں کا اُٹھانے والا اور مجلسوں کا شریک نوجوانوں کا شیر۔

امام النحو سيبويدن نروان فعلان مين نون كو زا كده شاركيا ہے-

عجائب المخلوقات میں علامہ قزوین نے کسی چرواہ کی حکایت نقل کی ہے کہ وہ بکریاں لے کر کسی وادی میں پہنچاوہاں پر بھیڑوا اس کی ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہ نے اس وادی میں کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارا۔ یا عام الوادی! اس کے جواب میں اس کے کان میں آواز آئی کوئی کمہ رہاہے کہ او بھیڑئے! اس کی بکری واپس کر دے۔ چنانچہ بھیڑئے نے بکری واپس لا کر اس کے پاس چھوڑ دی۔ بھیڑئے کا شرعی تھکم اور طبی فوا کداور تعبیر لفظ ذئب کے تحت میں گزر چکاہے۔

الم عرب المثال اور كهاوتيس بي "سقط العشاء به على سرحان" يعنى وه بهيريئ كارات كالقمه بهيريئ كي ضرب الامثال اور كهاوتين بي اليا- اس كهاوت كالس منظرية بحكد ايك شخص رات كا كهانا ما تكنف فكلا- انفاقاوه

سمی بھیڑئے کے پاس گر پڑا اور بھیڑئے نے اس کو اپنالقمہ بنالیا۔ حضرت اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ اس کمادت کی اصلیت سہ ہے کہ ایک مخص رات میں غذا حاصل کرنے کے لئے نکلا- راستہ میں اس کو بھیڑیا مل گیا- اس نے اس کو ہلاک کر دیا-

ابن الاعرابی فرماتے ہیں کہ سرحان نامی عرب میں ایک پہلوان تھالوگوں پر اس کا رعب تھا۔ لوگ اس سے بہت خوف زدہ رہتے تھے۔ ایک دن کسی مخص نے کہا کہ میں اپنے اونٹ اس وادی میں چراؤں گااور قتم کھاکر کہا کہ میں سرحان ابن ہزلہ نامی پہلوان سے بالکل نہیں ڈر تا سرحان کو بھی اس کی خبر ہوگئی۔ چنانچہ وہ آیا اور اس کے اونٹ پکڑ کر لے گیااور پھر بیدا شعار پڑھے "

ابلغ نصیحه ان راعی إبلها سقط العشاء به علی سرحان ترجمہ: بطور نصیحت کے بیات پنچادے کہ اونٹول کاچرانیوالا 'مرحان کی رات کی غذا بن گیا۔

سقط العشاء به علی متنمر طلق الیدین معاود لطعان ترجمہ:۔ وہ ایسے فخص کی غذا بن گیاجو مثل چیتے کے تھاجو انمرد تھا اور طعان کالوٹانے والا تھا۔ نہ کورہ بالا مثال ایسے طلب ضرورت کے وقت بولی جاتی ہے جو طالب ضرورت کی ہلاکت کا باعث بن جائے۔

# السَرَطان

(کیڑا)السوطان(س راء مفتری آخریس نون) کیڑا مشہور جانور ہے۔ اس کا دو سرانام عقرب الماء پانی کا پچھو ہے اس کی گئیت

ابو بحرہے۔ اس جانور کی پیدائش آگر چہ پانی میں ہوتی ہے لیکن اس کے اندر صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ ختگی میں بھی زندگی گزار سکتا

ہے۔ یہ نمایت زود رواں ہوتا ہے۔ تیز دو ٹرنے میں بھی تیز ہوتا ہے اس کے دو تالو ہوتے ہیں 'پنج اور ناخن بہت تیز ہوتے ہیں۔
دانت بہت ہوتے ہیں۔ اس کی کمر سخت ہوتی ہے۔ آگر کوئی انجان محض اس کو دیکھے تو یہ خیال کرے گاکہ اس جانور کے نہ سرہ اور نہ دم۔ اس کی آنکھیں اس کے شانوں میں اور اس کا منہ اس کے سینہ میں ہوتا ہے۔ اس کے تالو دونوں طرف سے چرے ہوئے ہوتے ہیں اور آٹھ پیر ہوتے ہیں۔ یہ ایک جانب سے پانی اور ہوا کو چرتا ہوا چاتا ہے۔ کیگڑا سال میں کئی مرتبہ اپنی کھال بدلتا ہے اور نہی میں دو دروازے رکھتا ہے۔ ایک دروازہ پانی کی طرف اور ایک دروازہ خشکی کی طرف 'جب یہ اپنی کھال بدلنے کے لئے اتارتا ہے تو پانی کی طرف کا دروازہ بھر کھول دیتا ہے تاکہ پانی کے جانوروں کے شرسے محفوظ رہے اور خشکی کی طرف کا دراست کے لئے اتارتا ہے تاکہ ہوا پہنچتی رہے اور اس کے بدن میں خشکی آجائی کی طرف کا دروازہ پھر کھول دیتا ہے۔ اس کے تام میں ختی آجائے۔ جب اس کے بدن میں خشکی آجائی ہے تاکہ ہوا نہ خوروں کے وقد احاصل کے واسطے پانی کی طرف کا دروازہ پھر کھول دیتا ہے۔

محیم ارسطاطالیس نے اپنی کتاب "النعوت" میں لکھا ہے کہ لوگوں کا گمان ہے کہ اگر کسی گڑھے میں مروہ کیگڑا جبت پڑا ہوا ملے تو جس شریا جس زمین میں وہ اس حالت میں ہے تو وہاں کے لوگ آفات ساویہ سے محفوظ رہیں گے۔ اگر کمیکڑے کو پھل دار درخت پر اٹکادیا جائے تو ان پر پھل بکٹرت آویں گے۔ کسی شاعرنے کیڑے کے اوصاف میں لکھا ہے۔ ع

فی سرطان البحر عجوبه ظاهرة للخلق لا تخفی ترجمہ:۔ سرطان بحری میں مجیب بات ہے جولوگوں پر ظاہر ہے مخفی نہیں ہے۔

مستضعف المشة لكنه البطش من جاراته كفا ترجمہ:۔ أكرچداس كى چال ميں كمزورى ہے ليكن اس كے پنجوں ميں ديگر بحرى جانوروں كے مقابلہ ميں قوت بطش (پكڑنے كى قوت) زيادہ ہے۔

یسفر للناظر عن جملة متی مشی قدرها نصفا ترجمہ:۔ دیکھتے وقت دیکھنے والوں کو پورا نظر آتا ہے اور جب چلتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ نصف ہے۔

کتے ہیں کہ بحرچین میں کیڑوں کی بہت کثرت ہے۔ جبوہ دریا سے نکل کر خشکی پر آتے ہیں تو پھروں میں تھس جاتے ہیں۔ حکیم حضرات ان کو پکڑ کر سرمہ بناتے ہیں جو بینائی کو تقویت دینے میں مفید ہے۔ کیڑا نرمادہ کی جفتی سے پیدا نہیں ہو تا بلکہ سیپ سے نکال م

کتاب الحلیہ میں ابو الخیردیلمی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک خیرالنساج کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی میرے لئے بهترین رومال بُن دواور یہ ہٹلاؤ اس کی اجرت کیا ہوگی- انہوں نے جواب دیا دو در ہم- کہنے لگی اس وقت تو میرے پاس در ہم نہیں ہیں البتہ کل آؤں گی اور ساتھ میں بننے کی اجرت اور رومال کے واسطے کپڑا بھی لیتی آؤں گی- آپ نے فرمایا کہ آگر میں کل گھریر نہ طاتوا یک کام کرنا کہ کیڑا اور درہم ایک ساتھ لیبیٹ کر دریائے دجلہ میں ڈال دینا۔ وہاں انشاء اللہ دونوں چزیں جھے کو مل جائیں گی۔ چنانچہ ایکے روزوہ عورت آئی اور وہ گھریر موجود نہیں تھے۔ کچھ دیر تو وہ ان کے انظار میں بیٹی رہی۔ گرجب وہ نہیں آئے تواس عورت نے دو درہم کیڑے میں لیبیٹ کر دریا میں ڈال دیا۔ ڈالتے ہی ایک کیڑا سطح آب پر آیا اور وہ اس کی منہ میں دہاکر ڈبکی مارگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے اپنی دوکان کھولی۔ اس کے بعد وضو کرنے دریا کے کنارے

گئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ کیکڑے نے پانی ہے منہ نکالا جلدی جلدی شخ کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ادر اس کی کمرپر کپڑے کی وہ پوٹلی رکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے ہاتھ بڑھاکر وہ پوٹلی لے لی اور کیکڑا لوٹ گیا۔ ابو الخیر فرماتے ہیں کہ یہ شیخ جب اپنی دو کان پر آکر بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا کہ میری نظروں نے ایسا ایسا ما جرا دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کے واسطے اس کامیری زندگی میں کسی سے تذکرہ نہ کرنا۔ میں نے کہا بہت اچھا انشاء اللہ ایسانی ہوگا۔

کیڑے کا شرعی تھم ایکڑے کا کھانا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نجس ہوتا ہے۔ بقول رافعہ کیڑے کا کھانا اس وجہ سے درست نہیں ہے کہ اس کے کھانے سے نقصان ہوتا ہے امام مالک کے ندہب میں اس کا کھانا حلال ہے۔

کیڑے کے طبی فوائد کی کا سے کھانے سے کمرے دردین نفع ہوتا ہے اور کمر مضبوط ہو جاتی ہے آگر کوئی مخص کیڑے کے کیارے کا سراپنے بدن پر لاکائے تو آگر رات گرم ہوئی تو اس کو نیند نہیں آوے گی اور آگر گرم نہ ہوئی تو نیند آ

کاسرائے بدن پر لاکائے اواکر رات کرم ہوئی تواس کو خذہ ہیں آدے کی اور آکر کرم نہ ہوئی تو نیند ہیں آدے کی اور آکر کرم نہ ہوئی تو نیند آ
جائے گی۔ آگر کیکڑے کو جلا کر اس کی راکھ بواسیر میں مل دی جائے تو بواسیر جاتی رہے گی خواہ وہ کیسی ہی ہو۔ آگر اس کی ٹانگ کسی
در خت پر لاکادی جائے تو اس در خت کے پھل بغیر کسی علت کے جھڑ جائیں گے۔ کیڑے کا گوشت سل کے مریضوں کو بہت نفع دیتا
ہے۔ آگر کیکڑے کو تیر کے زخم پر رکھ دیا جائے تو تیر کی نوک وغیرہ کو زخم سے نکال دیتا ہے۔ سانپ اور پچھو کے کائے پر آگر اس کو رکھ
دیا جائے تو بھی بہت نفع ہوتا ہے۔

کیارے کی خواب میں تعبیر ایک نمایت باہمت مکار اور فریم مخص کی دلیل ہے۔ اس کا گوشت کھاتا اس میں میں ہوگا اور جمی ایک نمایت باہمت مکار اور فریم مخص کی دلیل ہے۔ اس کا گوشت کھاتا اس معلم میں میں ہوگا اور جمی

كيكڑے كو خواب ميں ويكھنامال حرام كى علامت ہو تاہے۔ والله اعلم بالصواب۔

# اَلشُّرْعُوْب

(نيولا) اكشَّرْعُوْب: بضم السين وسكون الراء- نيولا 'اس كادوسرانام نمس بهي --

# السرفوت

(ایک قتم کاکیڑا)السوفوت: (سین پر فتحہ اور فاء پر ضمہ) ہے ایک قتم کاکیڑا ہو تا ہے۔ شیشہ کے اندر رہتا ہے اور اپنا گھونسلہ بنا تا ہے اور اس میں انڈے بیچے دے دیتا ہے اور بیہ اپنا ٹھکانہ الی جگہ بنا تا ہے جمال آگ ہروقت جلتی رہتی ہو۔ ابن خلکان نے یعقوب صابر کے حالات میں ایساہی تحریر کیا ہے۔

# الشُرْفَة

(ایک قتم کاکیڑا) الشّه فقه سین پر ضمه راه ساکن بقول ابن سکیت به ایک قتم کاکیڑا ہے جس کا سرکالا اور باقی بدن سرخ ہو تا ہے۔ یہ اپنا گھر مربع شکل کا اس طور پر بناتا ہے کہ نتگی تپلی کنڑیاں لے کر ان کو اپنے لعاب سے جو ڑتا ہے اور وہیں پر بیٹھ جاتا ہے اور

حديث شريف مي السرفة كاتذكره:

«حضرت عمر رضى الله عند نے ایک شخص سے فرمایا کہ جب تُومقام منى میں پنچے اور فلال فلال جُکہ جاوے تو وہال تجھ کو ایک در خت ملے گاکہ اس کے ہے بھی نہیں جھڑتے اور نہ اس سے ٹڈی گرتی اور نہ اس پر مُرفحۃ تصرف کر آاور نہ اس کو اونٹ وغیرہ چھوتے تچھ کو چاہیے کہ اس درخت کے نیچ قیام کرے کیونکہ اس درخت کے نیچے سترانبیاء کرام علیمم

السلام قيام فرما تيكي بين"-

شرفة كاشرعي تعلم اس كاكماناحرام بيكونكديد حشوات مين شامل ب-

ضرب الامثال المرعرب مثال دية بين كه فلال اضع من سرفة . تفصيل بيان باب الهمزه مين آ چكا به ملاحظه فرمالين-السّرمان

(بھڑ)الشرمان بھڑکی ایک قتم ہے جس کارتک مختلف ہو تاہے۔ زرد بھی ہو تاہے اور کالا بھی۔

السردة

(مونث مُدِی)

السرماح

(نُدِّي)السوماح: نرنْدُي

السعدانة

(کبوتری)

السعلاة

(غول بیابانی) السعلاة: بدغول بیابانی کی سب سے خبیث قتم ہے۔ اس کا خاصہ بدہے کہ مجھی کبی اور مجھی موٹی ہوجاتی ہے۔ اس کی جمع سعال آتی ہے۔جب عورت خبیثہ ہو جاتی تو عرب کے لوگ کہتے ہیں سعلاۃ یعنی خبیثہ ہو گئی۔شاعر کا قول ہے ۔ عجائزا مثل السعالى خمسا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ:۔ شام کے وقت میں نے ایک عجیب تماشاد یکھا کہ پانچ ہو ڑھی عور تیں جو چڑیلوں جیسی معلوم ہو رہی تھیں یا کلن ما اصنع همسا . همسا . لا ترک الله لمن ضرسا ترجمہ:۔ انہوں نے یہ کام کیا کہ جو کچھ میں نے لکایا تھا چکے چکے بیٹھی ہوئی کھاتی رہیں خدا ان کے ڈاڑھ اور دانت توڑ مں ل

ابو عمر شاعر کہتے ہیں ''

یا قبح الله بنی السعلاة عمرو بن یربوع شوار النات ترجمہ:۔اے اللہ بنوسعلاة کے ساتھ بدترین معالمہ کیجئو۔ کیونکہ عمرابن بربوع بدترین شخص ہے نہ یسراعفاولا اکبات

انهيس معانب كرنااور نه چھوڑنا

کتے ہیں کہ عمرابن برپوع جس کو شاعر نے شرار النات کہاہے انسان اور سعلاۃ کی ہم بسری سے پیدا ہوا تھا۔ قبیلہ جرہم کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ملائکہ اور بنی آدم کی لڑکیوں کی باہمی صحبت سے پیدا ہوئے تھے۔ بیان کیاجا تاہے کہ فرشتوں میں سے سمی فرشتہ نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی تواللہ تعالی نے اس کو ہاروت و ماروت کی طرح زمین پر اتار دیا۔ زمین پر آکر اس کا تعلق بھی عور توں سے ہوگیا۔ اس قبیلہ سے قبیلہ جرہم پیدا ہوئے۔

کہتے ہیں کہ بلقیس ملکہ سباء اور سکندر ذوالقرنین ای قتم کے باہمی تعلق سے پیدا ہوئے ہیں۔ ذوالقرنین کے متعلق مشہور ہے کہ آپ کی والدہ انسان اور والد فرشتہ تھے۔ ندکورہ بالا توہمات کے متعلق علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ ملائکہ 'انبیاء کرام علیم الصلوۃ والسلام کی طرح صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہوتے ہیں۔ اس کے قائل حضرت قاضی عیاض و دیگر علاء ہیں۔ قبیلہ جرہم اور ملکہ بلقیس اور ذوالقرنین کے بارے میں جولوگوں کا غلط خیال ہے وہ شرعی طور پر ممنوع ہے اور ہاروت و ماروت کے قصہ سے اس پر استدلال کرنایعنی اور نفنول ہے۔

حضرت ابن عباس کاخیال یہ ہے کہ ہاروت و ماروت شہر باہل میں دوجادوگر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلایا کرتے تھے۔ حسن بھری فرماتے ہیں کہ یہ دوبد دین مخص تھے جو لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے فرشتے ہرگز نہیں تھے۔ کیونکہ جادو سکھلانا فرشتوں کا کام نہیں۔ حضرت ابن عباس اور حسن بھری ؒ نے کلام پاک کی اس آیت میں "وَ مَا اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَا رُوْتَ وَ مَا رُوْتَ مَلَکُینَ کے متعلق مفصل گفتگو باب الکاف میں کلب کے تحت آئے گی۔ انشاء اللہ۔ لام کو زبر کے بجائے کسرو پر ھا ہے۔ ہاروت و ماروت کے متعلق مفصل گفتگو باب الکاف میں کلب کے تحت آئے گی۔ انشاء اللہ۔

ذوالقرنین کے نام و نسب کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ چنانچہ صاحب ابتلاء الاخیار فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین کا نام اسکندر تھا۔ آپ کے والد اپنے زمانے میں ملم نجوم کے متبحرعالم تھے۔ فلکی اثر ات کے جس قدر دہ ماہر تھے اس وقت اور کوئی نہ تھا ان کی عمر زیادہ ہوئی ہے۔ ایک رات انہوں نے اپنی ہوی سے کما کہ جاگتے جاگتے میری طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ لندا سے جی چاہتا ہے کہ آکھ لگالوں میرے بجائے تم جاگتی رہو اور آسمان کو تکتی رہو۔ جس وقت ایک ستارہ فلال جگہ (انگلی کے اشارہ سے جگہ کا تھین کر کے بتلایا) طلوع ہو تو تم مجھ کو جگا دینا میں اٹھ کر تمہارے ساتھ صحبت کروں گا اس سے تم حاملہ ہو جاؤگی اور تمہارے بطن سے ایک ایسالڑکا پیدا ہو گاجو اخیر زمانہ تک زندہ رہے گا۔ یہ کمہ کر وہ سو گئے۔ انفاق کی بات کہ ابو سکندر کی سالی یعنی ذوالقرنین کی خالہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لقب ہے جو وا کل بن حمیر کی اولاد میں سے ہے-

تھا تم نے میری ساری محنت اکارت کر دی۔ جیراب جو چھ ہوتا ھا ہو گیا۔ ایک ھری بعد ایک دو کرا مارہ سے عام کا حصائل تمہارے ساتھ ہم بستر ہوں گااور اس حمل سے ایسا بچہ ہو گاجو سوج کے دونوں قرنوں کامالک ہو گا۔ چنانچہ ایساہی ہوا اس سکندر ذوالقرنین پیدا ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی خالہ کے بطن سے حضرت خضرعلیہ السلام پیدا ہوئے۔ سکندر ذوالقرنین پیدا ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی خالہ کے بطن سے حضرت خضرعلیہ السلام پیدا ہوئے۔

زوالقرنین کے بارے میں وہب ابن منبہ کی روایت اس کے ظاف ہے۔ فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین ایک روی ہخص تھے وہ ایک برحیا کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اصل نام سکندر تھاچو نکہ آپ مرد صالح تھے تو اللہ تعالی نے جوان ہونے پر آپ کو لفظ ذوالقرنین سے خطاب کیا اور کہا کہ اے ذوالقرنین میں تم کو زمین کی مختلف قوموں کی جانب مبعوث کرنے والا ہوں۔ تو ذوالقرنین نے بارگلو خداوندی میں دعاکی کہ الہ العالمین! میں اس امر عظیم کی طاقت نہیں رکھتانہ میرے پاس مادی قوت ہے کہ میں ان کا مقابلہ کروں اور نہ قوت گویائی ہے کہ میں ان کا مقابلہ کروں اور نہ قوت گویائی ہے کہ میں ان سے گفتگو کروں اور نہ صبر کی طاقت کہ ان کے ظلم کا صبر کروں اور نہ ان کی ذبان کو جانتا ہوں کہ ان کی بات سمجھوں۔ نہ میرے پاس دلیل و جمت ہے اور نہ عقل و صلت ہے۔ کوئی بھی چیز میرے پاس ایس نہیں ہے کہ جن سے کہا جاسکتا ہو کہ میں اس امر عظیم کی صلاحیت رکھتا ہوں۔ آپ غفور الرحیم ہیں مجھے ضعیف بندہ پر رحم فرمائیے۔ آپ ہی کا ارشاد گرای ہے کہ ہم کسی بندہ کو اس کی وسعت و طاقت سے زیادہ مکلف نہیں بناتے۔ حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ ہم تہمارا سینہ علم و حکمت ہے کہ ہم کسی بندہ کو اس کی وسعت و طاقت سے زیادہ مکلف نہیں بناتے۔ حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ ہم تہمارا سینہ علم و حکمت سے مامور کر دیں گے۔ ہم طرح کی قوت سے مالا مال کر دیا جائے گا۔ ابن ہشام فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین صعب ابن ذی مرتد الحمدی کا سے مامور کر دیں گے۔ ہم طرح کی قوت سے مالا مال کر دیا جائے گا۔ ابن ہشام فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین صعب ابن ذی مرتد الحمدی کا

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آپ کا اصل نام مرزبان ابن مردویہ ہے اور اہل سیر نے ذکر کیا ہے کہ سکندر بونان ابن یافت کی اولاد میں ایک مخص ہیں اس کانام ہرمس تھااور اس کو ہر دیس بھی کہاجا تا تھا۔ علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتب سیرو تواریخ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سکندر نام کے دو مخص جدا جدا زمانے میں گزرے ہیں۔ ایک ان میں حضرت ابراہیم علیہ العلوة والسلام کے ہم عصراور دو سرے حضرت عیسیٰ سے زمانہ کے قریب گزرے ہیں۔ نیزیہ بھی کہاجاتا ہے کہ ذوالقرنین شاوفارس کالقب

ہے کہ جس نے حضرت ابراہیم علیہ العلوۃ والسلام کے زمانہ میں یا اس سے قبل ایک باغی بادشاہ کو قتل کیا تھا۔
علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ سکندر کو ذوالقرنین سے مقتب کرنے میں بھی کافی اختلاف ہے۔ ایک قول ہیہ ہے کہ چو نکہ وہ روم
اور فارس کا بادشاہ تھا اس وجہ سے اس کو ذوالقرنین کا لقب دیا گیا۔ دو سرا قول ہیہ ہے کہ قرن کے معنی سینگ کے آتے ہیں اور
ذوالقرنین کے معنی دو سینگوں والا 'چو نکہ آپ کے سرمیں دو سینگوں کی طرح کچھ چیز تھی اس لئے آپ کو ذوالقرنین کہا گیا۔ تیسرا قول
میں ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں سورج کے دونوں قرنوں کو پکڑے ہوئے ہوں جس کی تعبیریہ لی گئی کہ آپ مشرق و
مغرب کا دورہ کریں گے۔ چوتھا قول آپ نے اپنی قوم کو جس وقت توحید کی دعوت دی تو آپ کی قوم نے آپ کی کٹیٹی پر ضرب لگائی

اور جب دوسری مرتبه دعوت دی تو دوباره بھی دوسری کنیٹی پر ضرب لگائی۔ نب

پانچواں قول یہ ہے کہ آپ کے والد اور والدہ کی جانب سے نجیب الطرفین تھے اس سبب سے ذوالقرنین کہلائے۔ چھٹا قول ہے کہ آپ نے اپنی عمر میں دوصدی پوری کرلیس تھیں اس وجہ سے ذوالقرنین لقب پڑا کیونکہ قرن کے معنی صدی کے بھی آتے ہیں۔ ساتواں قول یہ ہے کہ جب آپ قال کرتے تو ہاتھ پاؤں اور رکابوں سے قال کرتے۔ آٹھواں قول ہے کہ آپ کے دو خوبصورت زلفیں تھیں اس وجہ سے ذوالقرنین کملائے۔ کیونکہ قرن کے معنی زلف کے بھی آتے ہیں۔ رامی شاعرنے مندرجہ ذیل شعر میں قرن کو زلف کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

فلشمت فاها آخذا بقرونها شرب النزيف لبور ماء الحشرج

ترجمہ:۔ میں نے اس کے منہ کو بند کیااور اس کی زلفیں پکڑیں 'اس نے خالص پانی بیا محتند اکرنے کے لئے اپنے جگر کو۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذکر کیا گیا کہ آپ کو علم ظاہر و باطن دیا گیا تھا اور یہ کہ آپ اسکندریہ کے ایک مخص تھے اور آپ کا نام اسکندر اور والد کانام فیلبش رومی تھا اور آپ کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کا زمانہ ہے۔

مجابد مخابد فرماتے ہیں کہ بادشاہ روئے زمین پر چار ہوئے ہیں ' دو مومن اور دو کافر ' مومنین پر حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام اور ذوالقرنین ہیں اور کافرین میں نمرود' بحنت نفراور اس امت محمریہ میں پانچویں ایک اور ہوں گے۔ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں۔

ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے جولوگ آپ کی نبوت کے قائل ہیں وہ اس آیت شریفہ سے استدلال کرتے ہیں "قلنا یا خالف یافذالقرنین" جو حضرات آپ کی نبوت کے قائل نہیں ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آپ ایک عادل صالح آدمی ہے اور یمی قول علامہ دمیری ؓ کے نزدیک صحیح ہے۔ آپ کی نبوت کے قائلین کا کہنا ہے کہ جو فرشتہ آپ پر نازل ہو یا تھا اس کانام قیائیل ہے اور یہ وہی فرشتہ ہے جو قیامت کے دن زمین کو سمیٹ لے گا اور سب مخلوق میدانِ حشر میں جمع ہوجائے گی۔ اب اصلی مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

جاحظ فرماتے ہیں کہ توالد و تاسل کاسلسلہ انسان اور جنات کے در میان واقع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے کلام پاک میں ارشاد فرمایا کہ "وَ شَادِ کُھُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلاَدِ" یعنی ان کے مال اور اولاو میں شریک ہو جاؤ۔ تو اس آیت شریفہ سے معلوم ہو تا ہے کہ شرکت ہو سکتی ہے اور اس کی وجہ سے ہو سکتی ہے کہ جنی عور تیں انسانی مردوں پر ہم بستری کی غرض سے فریفتہ ہو جاتی ہیں۔ اس طرح جنوں کے مرد انسانی مردوں پر اور جنی عور تیں انسانی عور توں کے مرد انسانی مردوں پر اور جنی عور تیں انسانی عور توں پر خوشنود ہوا کر تیں۔ حق تعالی سور و رحمٰن میں فرماتے ہیں "لَمْ يَظْمِفُهُنَّ إِنْسُ قَبْلَهُمْ وَلاَ جَانُ "اور ان حوروں کو انسانی عور توں کے مردوں میں انسان نے اور نہ کسی جن نے ہاتھ لگا۔ اس آیت شریفہ سے معلوم ہو تا ہے کہ آگر جنوں کے مردوں میں عور توں سے سما نہ ہوتی تو اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں جنتیوں کو اس قسم کا یقین کیوں ولاتے ؟

سہیلی سعلاۃ اور غول میں فرق بیان کرتے ہیں کہ سعلاۃ دن میں اور غول رات میں انسان پر ظاہر ہوتے ہیں۔علامہ قزو بی ٌ فرماتے ہیں سعلاۃ غول کے برخلاف ایک شیطانی فتم ہے۔عبید ابن ابوب شاعر کہتاہے ''

وساحرة عينى لوأن عينها رأت ما ألاقيه من العزل جنت

ترجمہ: اوروہ میری آنکھوں کی نظربندی کرنے والی ہے آگر وہ نظر اٹھاکر دیکھ لے تو خوف و دہشت کا انبار جمع ہو۔ ابیت و سعلاة دغول یقفرة اِذ اللیل واری المجن فیه أرنت

ابیت و معلاه دعول یقفده ترجمه:. سعلاهٔ آنی تورات کی تاریکیال اپنی ساتھ لائی اور تاریکیال بھی گھٹا ٹوپ۔

ا روستاند علام ای و رات می ماریدین این عاط مای اور ماریدین می عناوپ. سیانته نامه در حنگلون می این می این می از معنی اور جن مده کس از اور که این قط

سعلاۃ زیادہ تر جنگلوں میں پائے جاتے ہیں اور جب وہ کسی انسان کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں تو اس کو خوب نچاتے ہیں اور کھلاتے ہیں۔ بعض او قات ان کو بھیڑیا کھا جا ہے اور جب بھیڑیا ان کو پکڑلیتا ہے تو شور مچاتا ہے کہ بچاؤ مجھ کو بھیڑیا کھاڑ رہا ہے اور بعض او قات وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک ہزار دینار دوں گا۔ بعض او قات وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک ہزار دینار دوں گا۔ لوگ چو نکہ سعلاۃ کی آواز سے اور اس کے دھو کہ سے واقف ہیں اس لئے اس کو کوئی بچانے نہیں جاتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بھیڑیا اس کو کھالیتا ہے۔

# السَّفُنَّج

(ایک پرنده)السفنج: سین پرضمه فاء ساکنه به ملحق بخمای ہے اور تیسراحرف مشدد ہے ایک پرنده کو کہتے ہیں۔

#### السقب

(اونٹنی کا بچہ) المسقب: اونٹنی کا بچہ- اس کی جمع اسقب سقاب وسقوب آتی ہے اور مونث سقبہ اور والدہ کا نام مسقب و مسقب ہے-اہلِ عرب مثال دیتے ہیں کہ "اذل من المسقبان" کہ فلال آدمی سقبان سے بھی زیادہ کمزور ہے-

#### لسقر

(شاہین کے مثل ایک پرندہ) السقر: علامہ قزویٰی فراتے ہیں کہ السقر شاہین کے مثل ایک پرندہ ہوتا ہے۔ شاہین کے مقابلہ میں اس کی ٹائلیں موٹی ہوتی ہیں صرف سرد ممالک میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بلاد ترک میں بکٹرت موجود ہیں۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ جس وقت یہ پرندہ پر چھوڑا جاتا ہے تواس کے چاروں طرف بشکل دائرہ چکرلگاتا ہے اور جب اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جمال سے اس فیر بھران ہی جگرلگاتا شروع کیا تھاتو سب پرندے اس وائرے میں آ جاتے ہیں اس سے باہر کوئی نگلنے نہیں پاتا۔ اگرچہ شار میں ایک ہزار بی کیوں نہ ہوں۔ اس کے بعد وہ ان سب کو لے کر آہستہ آہستہ نیچ اتر تا ہے یماں تک کہ زمین سے آکر لگ جاتے ہیں چران کو شکاری پکڑ لیتے ہیں ایک بھی چکر نہیں جاتا ہے۔

## السقنقور

(سقنقور) السقنقور: يه جانور سقنقور بى كے نام سے مشہور ہے اور دو قتم كا ہوتا ہے ايك ہندى دو مصرى سقنقور بحر قلزم ميں جس ميں فرعون غرق ہوا تھا پايا جاتا ہے اور بلاد حبشہ ميں پيدا ہوتا ہے- پانى ميں مجھلى كا اور خشكى ميں قطاء كاشكار كرتا ہے- سانپوں كى طرح ان كو نگل جاتا ہے- اس كى مادہ بيں انڈے ديتى ہے اور ان كو بالو (ريت) ميں دباديتى ہے- بين اس كاسينا ہے- تميمى كتے ہيں كہ اس مادہ كے دو فرج اور نركے دو ذكر ہوتے ہيں-

تھیم ارسطو فرماتے ہیں سقنقور ایک بحری جانور ہے اور سمندر کے ان مقامات میں پیدا ہو تا ہے جمال بجلی کی چمک پیدا ہوتی ہے۔ اس کے اندر عجیب بات سے ہے کہ بیہ اگر انسان کے کاٹ لے تو انسان اگر پہلے پانی پر پہنچ جاتا ہے تو سقنقور مرجاتا ہے اور اگر سقنفور پہلے پہنچ جائے تو انسان مرجاتا ہے۔ سقنقور اور سانپ میں فطری عداوت ہے جو جس پر غالب آ جاتا ہے وہ اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ سقنقور اور گوہ کے ورمیان کئی اعتبار سے فرق ہے۔ اول سے ہے کہ گوہ خشکی کا جانور ہے اور خشکی میں ہی رہتا ہے اور سقنقور دریائی جانور ہے۔ پانی میں یا اس کے قریب رہتا ہے۔ (۲) سقفقور کی کھال گوہ کی کھال سے زیادہ نرم ہوتی ہے۔ گوہ کی پشت روادار اور ملیالی رنگ کی ہوتی ہے جبکہ سقفقور کی پشت زردادر کالی ہوتی ہے۔ سقفقور کا نر قابلِ قدر چیزہے کیونکہ جو نفع قوت باہ کے سلسلہ میں اس کی جانب منسوب کیا جاتا ہے وہ نرمیں ہوتا ہے مادہ میں نہیں ہوتا۔ یہ نفع تجربہ میں آچکا ہے بلکہ بیہ کمنادرست ہو گا کہ سقنقوراس نفع کے لئے خاص ہے۔اس کے اعضاء کاوہ حصہ جو کمر کی طرف سے اس کی دم سے ملا ہوا ہے اس کام کے لئے نافع ترچیز ہے اس کا طول تقریباً دوذ راع اور عرض نصف ذراع ہو تاہے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ مقفور ہمارے زمانے میں بلاد مصریہ میں سوائے فیوم شہرکے اور کہیں نہیں پایا جاتا ہے اور جب اس کی مانگ ہوتی ہے تو اس شہرہے منگلیا جاتا ہے۔اس کاشکار موسم سرمامیں ہو تاہے کیونکہ سردی کے زمانے میں وہ خشکی پر آ جاتا

سقنقور کا شرعی تھم اس کا کھانا حلال ہے کیونکہ یہ مجھلی کی ایک قتم ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی وجہ اس میں حرمت کی بھی ہو تو اس وقت حرام ہو جائے گا۔ کیونکہ آگر گوہ کے مشابہ لیا جائے توبہ حرام ہو جائے گا۔ اور رہی وہ قتم جوباب الہمزہ

میں گزر چکی ہے تو باتفاق حرام ہے کیونکہ وہ کچھوے سے پیدا ہو تا ہے اور کچھوے کا استعمال ممنوع ہے۔

سقنقور کے طبی فوائد ا جائے تو بہت زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ اس میں رطوبت بہت کم ہوتی ہے خاص طور پر جبکہ سقنقور کو لکنے ہوئے زیادہ عرصہ گزر جاوے اس بناء پر اس کا کھاناان لوگوں کے موافق نہیں آتاجن کامزاج گرم خشک ہو تاہے لیکن وہ لوگ جو سرو

تر مزاج والے ہیں ان کے لئے زیادہ موافق آتا ہے-اگر دو فخص جن میں آلیں میں عداوت ہو ساتھ مل کر اس کا گوشت کھالیں تو عدادت ختم ہو جائے گی-اور ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں گے-

سقنقور کے گوشت اور چربی کی خاصیت ہے کہ اس کے کھانے سے شہوت میں برائلیختگی پیدا ہو جاتی ہے اعصاب میں جو ا مراض بار دہ عارض ہوتے ہیں ان کو نافع ہے اگر تنما استعال کیاجائے تو زیادہ نافع ہو تاہے جبکہ دو سری چیزوں کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا زیادہ سود مند نہیں۔ استعمال کرنے والا اپنے مزاج اور عمراور موسم کے لحاظ سے ایک مثقال سے تین مثقال تک پتیا رہے تو بهت مفيد <del>ال</del>ابت مو-

حکیم ارسطو کا قول ہے کہ مقنقور کے گوشت ہے جسم موٹا ہو تا ہے اور در د کمراور در دگر دہ جاتا رہتا ہے۔ اگر اس کی کمرکے نگا کا حصه سمى هخص كى كمريس لفكاديا جائے تو ذكر ميں بيجان پيدا ہو اور قوت باه ميں زيادتي ہو جائے-

سقنقور کی خواب میں تعبیر استفور کو خواب میں دیکھناایے امام عالم کی علامت ہے جو ظلمات میں راہبری کرے۔ کیونکہ اس کی مقتور کی خواب میں تعبیر کی میں چمکتی ہے اور اس کا کھانا قوت کو بردھانا ہے اور بدن میں حرارت پیدا کر تا ہے۔
محکمہ دلائل وہ اسن سے مذہن متنوع ومنف دی تعبید مشتول وفوت آند الذہ میں محکمہ دلائل وہ اسن سے مذہن متنوع ومنف دی تعبید مشتول وفوت آند الذہ میں ا

## السلحفاةالبريه

(فقکی کا کچھوا) السلحفاۃ البریہ: فقکی کا کچھوا (لام پر فتحہ) اس کا واحد سلاحف آتا ہے۔ بھول راوی اس کا واحد سلحفۃ ہے۔ یہ جانور فقکی میں انڈے دیتا ہے ان میں ہے جو بیضہ دریا میں گر جاتے ہیں ان سے بحری کچھوے اور جو فقکی میں رہ جاتے ہیں ان سے بحری کچھوے پیدا ہوتے ہیں۔ دونوں قسمیں بڑھ کر بکری اور اونٹ کے بچوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ جب اس کا نر مادہ سے جفتی کا خواہشمند ہو تا ہے اور مادہ آمادہ نہیں ہوتی۔ وہ ایک قسم کی گھاس منہ میں رکھ کر لاتا ہے جس کی بوسونگھ کر وہ راضی ہو جاتی ہے۔ اس گھاس کی خاصیت یہ ہے کہ وہ جس کے پاس ہوگی تو وہ مخفس اپنے ہم جنسوں میں مقبول رہے گا۔ اس گھاس کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔ جب مادہ انڈے دیتی ہے تو وہ اس کو برابر دیکھتی رہتی ہے اور یمی دیکھنا اس کا سینا ہے اس لئے اس کے نیچے کا حصہ بہت سخت ہوتا ہے۔ اس سختی کی بناء پر اس کے اندر حوارت نہیں ہوتی جس سے کہ اس کو گرمی پنچے۔ بعض او قات پچھواسانپ کی دم دیالیتا ہے۔ اس کا سرکاٹ کر دم کی طرف سے چبالیتا ہے۔ سانپ اپنی دم کچھوے کی کھوپڑی میں دے کر مارتا ہے اور خود مرجاتا ہے۔ اور اس کا سرکاٹ کر دم کی طرف سے چبالیتا ہے۔ سانپ اپنی دم کچھوے کی کھوپڑی میں دے کر مارتا ہے اور خود مرجاتا ہے۔

اوراس کاسرکاٹ کر دم کی طرف سے چبالیہ اے۔ سانپ ای دم پھونے کی سوپری کی دھے کر مارہ ہے اور وو کر بہت ہے۔

پھوے کو اپنے شکار پکڑنے کا عجیب طریقہ معلوم ہے وہ پانی سے نکل کر خشکی میں لوشا ہے۔ اس طرح اس کے جہم پر مٹی چڑھ جاتی ہے۔ پھروہ چھپ کر الی جگہ بیٹھ جاتا ہے جہال سے پر ندے پانی پر گزرتے ہوں۔ پر ندے اس کو شاخت شیں کر پاتے۔ جب کوئی پر ندہ ادھر سے گزرتا ہے تو یہ جست لگاتا ہے اور پکڑ کر پانی میں لے جاتا ہے اور وہاں بیٹھ کر اس کو کھاتا ہے۔ اس کے نراور مادہ کے وو دو آلہ تناسل ہوتے ہیں۔ نر مادہ پر عرصہ تک سوار رہتا ہے۔ پچوے کو سانپ کھانے کا بہت شوق ہے۔ وہ اس کے زہر سے بہتے کے لئے سعتر کھالیتا ہے اس سے سانپ کا زہر اس پر اثر شیں کر تا۔ کسی شاعر نے اس کے وصف کے بارے میں کیا خوب کہا ہے۔

لحا الله ذات فم اخرس تطیل من السعی وسواسها ترجمہ: عارت کر دے اللہ تعالی اس جانور کو جو صاحب دھن ہونے کے باوجود گونگا ہے اور ذراسی ستی سے اس کے وسواس میں ترقی ہوتی ہے۔

تكب على ظهرها ترسَها وتظهر من جلدها رأسها ترجمه: این و هال کوانی کمریر الث دیتا ہے اور اپنی جلدے اپنا سرنکال لیتا ہے۔

اذ الحذر أقلق احشاها وضيق بالحوف أنفاسها ترجمہ:۔ اس لئے کہ ڈرنااس کو قلق پیدا کر دیتا ہے اور خوف کی وجہ سے اس کاسانس تنگی کرنے لگتا ہے۔

رجمہ:۔اس کے کہ ڈرنااس کو فلق پیدا کر دیتا ہے اور خوف کی دجہ سے اس کا ساس می کرنے للہ ہے۔ تضم الی نحوها کفها و تدخل فی جلدها راسها

ترجمہ: ۔ توانی گر دن ہے اپنے بنجوں کو ملالیتا ہے اور اپنے سر کو جلد میں داخل کر دیتا ہے-

ترجمہ: ۔ تواپی کردن سے اپنے چول و ملایہ اور اپ سرو جدیں دو اس کی حرمت کے قائل ہیں اس لئے کہ بیہ سانپوں کو پہلوے کا شرعی تھکم ا پھوے کا شرعی تھکم ا کھا تا ہے۔

ابن حزمٌ فرماتے ہیں کچھوا فشکی کا ہو یا دریائی دونوں حلال ہیں۔ چو نکه حق تعالی تفصیلی محرمات ادر محلات جانوروں کی بیان

كرنے كے بعد فرماتے ہيں:

كُلُواً مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيباً

آگے فرماتے ہیں:۔

قَدُ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا جَرَمَ عَلَيْكُمْ

. 'ڈکہ محرمات کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا

زمین سے حلال طیب چیزیں کھاؤ-

حالا مکد ان محرمات میں کچھوے کا تذکرہ نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ کچھوا حلال ہے خواہ خشکی کامویا دریائی۔ ضرب الامثال الل عرب مثال دية بي كه "فلانٌ ابلد من سلحفاة " يعنى وه كچوك سے بھى زياده ب و قوف ہے-

سے طبی فوائد علامہ قروبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی جگہ سردی کی شدت محسوس ہونے لگے اور اس ے تکلیف پینچے کا اندیشہ مو تو ایک کھوا پار اس کو النا چت لنادیا جائے تاکہ اس کے ہاتھ پاؤل

آسان کی طرف اٹھے رہیں تواس جگه سردی سے تکلیف نہ تھیلے گی-اگر ہاتھ پاؤں پراس کاخون مل دیا جائے تو وجع مفاصل (جو ژول کے دردمیں) نفع دے-اگر اس کاخون ملنے پر مداومت کی جائے تو کرز (ہاتھ باؤں کا پھٹنا) اور تشنج کو نفع دے-

اس كاكوشت كھانے سے بھى يى فائدہ ہو تا ہے اور آگر كچھوے كا كوشت سكھاكر اور پيس كرچراغدان ميں جلايا جائے توجو فحض چراغ جلائے گوز مارنے لگے۔ یہ بات تجربہ میں آ چکی ہے۔ انسان کے جس عضو میں در دہو اگر کچھوے کاوہی عضواس پر لٹکا دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے تھم ہے وہ در د جاتا رہے۔ اگر کچھوے کے ہیجان کے وقت اس کی دم کا کنارہ لے کر جو محض اپنے بدن میں لٹکائے تو

اس کی باہ میں بیجان پیدا ہو جائے آگر کچھوے کی کھوپڑی کاڈ مکن بنا کر ہانڈی پر ڈھٹ دیا جائے تو اس میں ابال نہ آدے۔

کھوے کی خواب میں تعبیر کوئی عالم یا قاضی القضاۃ ہے۔ کیونکہ وہ سمندر کے حالات سے بہت زیادہ واقف ہو تا ہے۔ لنذا

أكر كوئى فخص ديكھے كه كچھوے كابهت زيادہ أكرام كياجا رہاہے تو وہاں علماء كى خوب تواضع اور اكرام ہو گا-

اگر کوئی مخص خواب میں کچھوے کا گوشت کھائے تو اس سے علمی استفادہ ہو اور بقول نصاری وہ علم ومال حاصل کرے-(واللہ تعالی اعلم) www.KitaboSunnat.com

# السلحفاةالبحريه

(سمندر کا کچوا) السلحفاة البحويه: دريائي کچوا-اس کادوسرا نام لجات بھی ہے لنذا اس کا مفصل بيان باب اللام ميس آئ

جو ہری رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ کسی سپاہی کی لڑکی نے اپنے گلے کاہار ایک بحری کچھوے کو پہنا دیا۔ وہ اس کو لے کر سمندر میں ڈیکی مار گیا۔ اس پر لڑکی نے یہ کمایا قوم نزاف! نزاف لم یبق فی البحر غیر غیراف! اے توم سمندر! سمندر کاپانی سینچ والویهال تک که اس میں صرف چلو بھرپانی ن جائے-اس کھوے کی کھوپڑی کو عربی میں "فیل" کتے

ہیں۔ اس کی کنگھیاں بنائی جاتی ہیں اور ان کنگھیوں کی خصوصیت سیر ہے کہ اس کو سرمیں کرنے سے بالوں میں کیکھیں نہیں رہتیں۔ آگر اس کی کھوپڑی کو جلا کر اس کی راکھ کر لی جائے اور اس راکھ کو انڈے کی سفیدی میں ملا کرکے گھٹنوں اور ہاتھوں کی پھٹن پرلگایا جائز قانوج ہو۔

بعض علاء کہتے ہیں کہ ہندی کچھوے کی کھورٹری کو بھی ذَیل کہاجاتا ہے۔

فائدہ:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاج کی ایک تنظمی تھی۔عاج سے مراد ذکل ہے اور اس کی کنگھیاں اور کنگھن بنائے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثوبان کو حکم دیا کہ وہ حضرت فاطمہ زہرہ رمنی اللہ تعلق عنها کے لئے عاج کی دو کنگھی خریدلیں۔

علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاج ہاتھی کی ہٹری کو بھی کہا جاتا ہے۔ وہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک نجس اور حضرت امام ابو حنیفہ ؓ اور حضرت امام مالک رحمهم الله تعالیٰ کے نزدیک پاک ہے اور اس کی تنگھی بالوں میں استعمال کرنا جائز ۔۔۔

#### السلفان

(چکورکے بچے)المسلفان (سین پر کسرہ چکورکے بچے'اس کاواحد سلف بروزن صردِ آتاہے اور اس کے مؤنث کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ اس کامؤنث سلفۃ نہیں آتا اور بعض فرماتے ہیں کہ سلفۃ بروزن سلکہ آتاہے۔

## السلق

(بھیٹریا) السِلق (بکسرانسین) بھیڑیا۔ اس کامونٹ سلقۃ آتا ہے۔ یہ لفظ کلام پاک میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ لینی اس آیت نریف میں:

فَإِذَا ذَهَبَ الْحَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِٱلْسَنَةِ حِدَادٍ.

## السلك

(قطاء کے نیچ) السلک: قطاء کے نیچ اور بقول بعض چکور کے بیچ کو بھی سلک کماجاتا ہے۔ مونث سکلہ آتا ہے۔ اور اس کی جع سلکان آتی ہے اس کا واحد سلکانہ آتی ہے اور اہلِ عرب سلیک ابن سکلہ سے مثال بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک شخص کانام ہے جو سلکان آتی ہے اس کا واحد سلکانہ آتی ہے اور اہلِ عرب سلیک ابن سکلہ سے مشہور ہے۔ شاعر نے یہ مصرعہ اس کے بارے میں کماہے عالمی المھولی احضی من سلیک المقانب۔ یہ محض عرب کے ان بجیب وغریب لوگوں میں سے ایک ہے جس کا ذکر باب العین میں کیاجائے گا۔ انشاء اللہ۔

## السلكوت

(ایک پرنده) السلکوت: ایک پرندے کانام ہے-

# السَّلويٰ

(بٹیرکے مانندایک پرندہ)السلوی: بٹیرکے مانندایک سفید پرندہ ہے اس کاواحد سلوی ہے۔ سلوی کے معنی شہد کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ خالد این زہیر شاعر کہتے ہیں -

الذ من السلوى اذا مانشورها وقاسمها بالله جهدًا الا انتم ترجمہ:۔ اور ان دونوں کو خدا کی قتم دی اور قتم بھی نہایت مضبوط بٹیرکے طریقتہ پر جبکہ اس سے بہترین غذا تیار کی جائے۔

، اس شعرمیں سلوی سے مراد شد ہے لیکن زجاجی کہتے ہیں کہ خالدنے یہاں غلطی کی ہے جو سلوی کو شد کے معنی میں لیا ہے

بلکہ سلویٰ ایک پرندہ ہے۔ بعض علاء نے سلوی کے معنی گوشت کے بیان کئے ہیں۔ چنانچہ ججہ الاسلام حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ گوشت کو سلوی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انسانوں کو جملہ قتم کے سالنوں سے فارغ البال کر دیتا ہے۔ لوگوں نے اس کا نام

قاطع الشہوات رکھ دیا ہے۔ کیونکہ اس کو استعمال کرنے سے بعد دیگر سالنوں کی خواہش باتی نہیں رہتی۔

علامہ قروین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلوی ' یہ بیری کا دو سرا نام ہے جبکہ دو سرے حضرات کا کمنا ہے کہ یہ بیرنہیں ہے بلكه بيركى صورت كاليك الگرنده --

امام النحو اختش فرماتے ہیں کہ سلوی کا واحد سفنے میں نہیں آیا۔ ممکن ہے وفلی کے مانندی واحد اور یمی جمع ہو-

اوریہ ایسا پرندہ ہے جو بارہ مینے سمندروں کے درمیان رہتاہے اور شکاری پرندے مثلاً بازو وغیرہ جب دردِ جگر میں مبتلا ہوتے ہیں تو سلویٰ کی تلاش میں نکل جاتے ہیں اور جب وہ مل جاتا ہے تو اس کو پکڑ کر اس کا جگر کھا کر اچھے ہو جاتے ہیں-بفول مشہور سلویٰ وہ پرندہ ہے جس کو حق تعالیٰ نے "من" کے ساتھ بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھااور وہ شد نہیں تھا جیسا کہ خالدنے اس کو

صیح بخاری شریف میں حدیث الانبیاء میں اور مسلم شریف میں باب النکاح میں محمد ابن رافع کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبد الرزاق نے ان سے معمرؓ نے اور ان سے حمام ابن منبہ ؓ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ؓ نے : کہ رسول الله صلی الله علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت تہی نہ سرتا اور اگر حضرت حوانہ ہو تیں تو عورت اپنے شوہرے تہی

علاء فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے بنی اسرائیل میں "دمن وسلوئ" نازل فرمایا تو ان بنی اسرائیل سے اس من وسلوئ کے ذخیرہ کرنے کی ممانعت فرما دی مگرانہوں نے حق تعالی کے تھم کی خلاف ورزی کی اور اس کا ذخیرہ بنانا شروع کر دیا۔ للذا اس وقت سے وہ سرنے لگااور اس وفت سے گوشت میں سڑاند پیدا ہونے گئی۔

ابن ماجہ نے ابو الدرداء " ہے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل ونیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ انہی سے بیر بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہیں سے ہدییہ میں گوشت آ تا تھا تو آپ اس کو قبول فرما <u>لیتے تھے</u> اور جب تبھی آپ کی گوشت کی دعوت کی جاتی تھی تو آپ منظور فرما <u>لیتے تھے</u> اور پیر بھی ایک روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پاکیزہ اور عمدہ گوشت پیٹھ کا ہے۔ ہمارے شیخ برہان الدین نے کیا خوب کما ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لما رایت سلوی عزَّ مطلبه عنکم وعقد اصطباری صار محلولا ترجمہ:۔ اور جب میں نے دیکھاکہ تم سلوی کا طلب کرنا مشکل ہو گیا اور میرے صبر کی گرہ کھل گئی لیتنی میرے سے صبرنہ ہو سکا۔

دخلت با لرغم من تحت طاعتكم ليقض الله امرا كان مفعولا ترجمه: مين افي خلاف مرضى تمهارى اطاعت مين داخل مو كيا تاكه جو امر مونے والا ہے حق تعالى اس كو بورا فرمادين- اس كا كھانا بالاتقاق حلال ہے-

ابن زہر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص آشوبِ چیثم میں مبتلا ہو تو سلوئی کی آکھ اس کے بدن پر اٹکا دی جائے سلوئی کے طبی فوائد تو وہ اچھا ہو جائے گا۔ اگر اس کی آکھ کو بطور سرمہ استعمال کیا جائے تو ور دِ جگر کو نفع دے۔ اگر اس کی بیٹ کو سکھا کر چیس کر ایسے زخموں پر ملا جاوے جس میں خارش آتی ہو تو بہت نفع دے۔ اگر اس کا سر کبوتروں کے اڈے میں دفن کر دیا جائے تو اس جگہ جتنے کیڑے مکوڑے ہوں گے سب بھاگ جائیں گے۔ اگر گھر میں اس کی دھونی دی جائے تو کیڑے وہاں نہ رہیں جائے تو اس کے دھونی دی جائے تو کیڑے وہاں نہ رہیں

سلوی کی خواب میں تعبیر اوقات اس کادیکھنا کفرانِ نعب ' زوالِ مصیبت اور تنگی معاش کی علامت ہے اس لئے کہ حق تعالی فی اسرائیل سے جبکہ بنی اسرائیل نے دوسری جیز مثل پیاز "کری وغیرہ عنایت فرما تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ "اکتر میں تو آپ دوسری چیز مثلاً پیاز "کڑی وغیرہ عنایت فرما تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ "اکشینبدلون اللّذی هو اکنی پاللّذی هو حقوق میں جو دوسری چیز مثلاً پیاز "کڑی وغیرہ عنایت فرما تو حق تعالی نے ارشاد فرمایا کہ "اکشینبدلون اللّذی هو الله تعالی ہے۔ والله تعالی اعلم۔

### الشماني

(بیر)المسمانی: (سین پر ضمہ اور نون پر فتح) بقول ذبیدی یہ حباری کے وزن پر آتا ہے۔ یہ جانو ر زمین پر رہتا ہے اور جب تک اس کو اڑایا نہ جاوے خود سے نمیں اڑتا۔ اس کو عرب لوگ قتیل ارعد بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بجلی کی گرج سے مرجاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بیر کے بیچ انڈے سے نکلتے ہی اڑنے گئے ہیں۔ اس کے اندر عجیب بات ہے کہ موسم سرما میں خاموش رہتا ہے اور جب موسم مرا میں خاموش رہتا ہے اور جب موسم مرا تا ہے تو یہ پر ندہ بولنے لگتا ہے۔ اس کی غذا دو زہر قاتل ہیں جس کانام عربی میں بیش بیشاء ہے۔ بیراان پر ندوں میں سے ہے جن معلق کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں سے آتے ہیں؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بیر بر کرمالے سے آتی ہے کیونکہ وہ پر اڑتی ہوئی دیکھی گئے ہے اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس کا ایک بازو پانی میں ڈوبا ہوا اور دو سرا کھلا ہو تا ہے۔ اہلی مصرکو اس سے بہت رغبت ہے۔ وہ اس کوگر اس قبت پر خرید تے ہیں۔

بنيركا شرعي تحكم اس كا كهانا بالاجماع حلال --

بیرے طبی فوائد اسلے کھانے سے وجع مفاصل لین اس کے کھانے سے وجع مفاصل لیمی

جو ژوں کا درد دور ہوتا ہے۔ لیکن گرم مزاج والوں کے جگر کو نقصان دیتا ہے۔ البتہ اس کی اصلاح دھنیہ اور سرکہ ہے ہو جاتی ہے۔ اس کا گوشت گرم خون پیدا کرتا ہے۔ سرد مزاج دالوں اور بو ڑھوں کے موافق ہے۔ اس کا مسلسل استعال کرنا مثانہ کے پھرول کو ختم کر دیتا ہے اور پیٹاب کھل کر لاتا ہے۔ اگر بٹیرکا گوشت کھانے پر مداومت کی جائے تو دل کی تختی دور ہو کر اس میں نری پیدا ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں یہ خاصیت صرف اس کے دل میں پائی جاتی ہے۔

اس کو خواب میں تعبیر اس کو خواب میں دیکھنا کسانوں کے لئے فوا کد و منافع کی علامت ہے۔ بعض او قات امو و الب اور بیرکی خواب میں تعبیر افتحہ فند اللہ ہے۔ نیزاس جرم کے مرتکب ہونے کی علامت ہے جس کا نتیجہ قید ہو-

# السمحج

(گدھی)السمحج لبی ہشت والی گدھی یا گھوڑی دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ہاں البتہ فدکر کے لئے یہ لفظ استعال نہیں وی۔

# السِمْع

(بھیڑے کا بچہ) السمع:بکسر السین اسکان المیم و بالعین المهمله فی آخرہ) یہ بھیڑئے کا بچہ ہے جو بجو کی جفتی سے پیدا ہو تا ہے۔ یہ وہ درندہ ہے جس کے اندر بجو کی شدت قوت اور بھیڑئے کی جرات وہمت ملی جلی پائی جاتی ہے۔

جو ہریؓ فرماتے ہیں سمع وہ بھیڑیا ہے جو سبک ترین اور لاغر ہو۔ اس کی رانوں میں گوشت کم ہو تا ہے۔ نیز جو ہری فرماتے ہیں کہ ہر بھیڑیا طبعاً لاغر ہو تا ہے۔ بیہ صفت اس کے لئے نری ہے جیسا کہ بجو کی صفت لنگڑا پن ہے۔ شاعر کہتا ہے ''

تراه حديد الطرف ابلج واضحا أغر طويل الباع اسمع من سمع

ترجمہ: ۔ نُواس کو دیکھیے گا تیز نظروالا اور چو ڑے سینے والا اور سب سے زیادہ سننے والا-

کتے ہیں کہ اس کی جست (چھلانگ) ہیں یا تمیں ذراع ہے کم نہیں ہوتی بلکہ ببااو قات اس ہے بھی بڑھ جاتی ہے این ظفر

ز اپنی کتاب "خیر البشر بخیر البشر" میں رہیعہ این ابی نزار ہے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں نے جھے ہیان
کیاجب اللہ تعالی نے جنگ حنین میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی تو ہم لوگ گھاٹیوں میں جاچھے اور ہم میں اس قدر نفسا
نفسی کاعالم تھا کہ دوست 'دوست ہے منہ موڑ رہا تھا۔ وہ کتے ہیں کہ جس وقت میں ایک گھاٹی میں پناہ گزین تھاتو میری ایک لڑکی پر
نظر پڑی جس کا چت کو بروا سانپ بیچھا کر رہا تھا اور لونڈی بے تعاشا بھاگ رہی تھی۔ میں نے بید دیکھ کر ایک پھرا تھایا اور سانپ کے مار
ویا۔ اتفاقا وہ پھراس کے لگ گیا اور سانپ خلاے کوڑے ہوگیا۔ میں اٹھ کر اس کو دیکھنے ہینچا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ لڑکی تو میرے پخنچنے
سے پہلے ہلاک ہوگئی اور سانپ نڑپ رہا تھا کہ پکار نے والے نے ایسی ڈراؤنی آواز میں جھے کو پکارا کہ ایسی آواز اس سے قبل میں
نے نمیں سنی تھی وہ کمہ رہا تھا تو نے ایک در کیل کیار نے والے نے ایسی ڈراؤنی آواز میں جھے کو پکارا کہ ایسی آواز اس سے قبل میں
سے ایک جواب دینے والے نے جواب دیا کہ لیک لیک۔ پھراس نے جواب دینے والے ہے کہا کہ بی غدافر کے پاس جواب مینے والے میں آنا چاہتا ہوں
کر کہہ دے۔ اس کافرنے کیا کر ڈالا۔ میں نے اس پر چلاکر کہا کہ بے خبری میں جھے سے ایسا ہو گیااور میں تماری پناہ میں آنا چاہتا ہوں

تم جھ کو اٹی پناہ میں کے لو-اس نے جواب دیا کہ میں ہر گزامیانہیں کر سکتا۔ میں ایک مسلمان کے قاتل اور غیراللہ کے بوجنے والے کو ہر گز ہر گز پناہ میں نہیں لے سکتا۔ اس پر میں نے باواز بلند کہا کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تو مسلمان ہو گیا تو ہو تھے پر قصاص ساقط ہو جائے گا اور تیری خلاصی ہو جائے گی اور اگر تو نے ایسانہیں کیا تو کوئی منٹ میں تیری جان چلی جائے گی۔ میں نے فور اکلمہ شہادت پڑھ لیا۔ اس پر آواز آئی کہ تونے نجات پالی اور ہدایت حاصل کی۔ اگر تو مسلمان نہ ہو تا تو ہلاک ہو جا تا۔ اب تو جہال سے آیا تھا وہیں واپس چلا جا۔ چنانچہ میں اپنے آٹار قدم پر واپس چلا آیا اور اس کو کہتے ہوئے سا۔

امتط السمع الازل یعل بک التل ترجمہ:۔ ایک تیز رقار بھیڑئے پر سوار ہو جاوہ تجھ کو ایک ٹیلہ پر پہنچادے گا۔ فهناک ابو عامر یتبع بک الفل

ترجمہ: وہاں تھے کو ابو عامر ملے گاوہ تینج پرال لے کر تیرے پیچھے چلے گا-

میں نے مڑکر دیکھاتو تج مجے دہاں ایک بوٹ شیر جیساجانو رکھڑا ہے۔ چنانچہ میں اس پر سوار ہوگیا۔ وہ مجھ کو لے کر چل دیا اور مجھ کو لے کر ایک نیلہ پر پہنچااور اس کی چوٹی پر چڑھ گیاوہاں سے مجھ کو مسلمانوں کا انشکر دکھائی دینے لگا میں اس کے اوپر سے انر گیااور مسلمانوں کے انشکر کی طرف چل دیا۔ جب میں انشکر کے قریب پہنچاتو انشکر میں سے ایک شہ سوار نکل کر میرے سامنے آیا اور کہنے لگا کہ ہتھسیار ڈال دو۔ میں نے ہتھیار ڈال دو۔ میں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ بھراس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں۔ یہ سن کر اس نے کما السلام علیم و رحمتہ اللہ و برکاتہ اور پوچھا کہ تم میں ابو عامر کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ ہی کو ابو عامر کون ہو جو اس کے بیاس نے جواب دیا کہ مجھ ہی کو ابو عامر کہتے ہیں۔ یہ سن کر میں نے کما الجمد للہ ! پھروہ بولا کہ تم کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ سامنے

ے ؟ اسے بواب رہا ہیں۔ بھروہ فرمانے گئے کہ میں نے تم کو ٹیلہ پر سوار دیکھا تھاوہ تہمارا گھو ڑا کمال ہے؟ میں نے ان کو ابنا پورا قصہ سایا۔ جس کو سن کر انہوں نے بہت تعجب کا اظلمار کیا۔ پھر میں مسلمانوں سے مل کر ہواؤن کی تلاش میں نکلا- اللہ تعالی نے مسلمانوں کا ارادہ پورا فرمایا قبیلہ ہواؤن کو شکست اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

۔ وں ہارادہ پررا برہ یا بید ،وادن و سے ادر سماوں یوں جا سہوں۔ بھیڑیئے کے بچہ کا شرعی تھم کھیڑیئے کے بچہ کا شرعی تھم کوہلاک کر دیا تو اس کی جزاء واجب ہوگی یا نہیں؟ ابن القصاص فرماتے ہیں جزاء واجب نہیں

ہوگی-صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ جزاواجب ہوگی محرم کے لئے اس سے تعرض کرناجائز نہیں ہے-

ری کے بب رہے ہوئے ہوئے ہوئے کہتے ہیں "اسمع من سِمْع" کہ فلاں آدی بھیڑئے کے ضرب الامثال و کہاوتیں المجھڑ کے اس وجہ سے مثال دیتے ہیں کہ بھیڑئے کے بچے سے اس وجہ سے مثال دیتے ہیں کہ بھیڑئے کے بچے

ك لئ كرورى لازم ب جس طريقة پر بجوك لئے (لنگ) لنگراين لازم ب-

# السمائم

(ابائل کے مثل ایک پرندہ)

# السِمسم

(لومڑی)اس کابیان پہلے آ چکا-

# السفسمة

(سرخ چیونی) السمسمة (بکسرالسین) یه سرخ چیونی ہے اس کی جمع ساسم آتی ہے۔ ابن الفارس نے اپنی کتاب مجمل میں بیان کیا ہے کہ اکسِمنسمه چھوٹی چیونی کو کہتے ہیں اور اسی معنی کے ذریعہ حدیث کی تفییر بیان کی ہے جو حضرت امام مسلم نے حضرت جابر ہے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سزا بھگتنے کے بعد ایک جماعت (مسلمانوں کی) دوزخ سے تکالی جائے گی۔ اس وقت وہ ایسے معلوم ہوں گے گویا وہ "عیدان السماسم" ہیں۔ پھروہ جنت کی ایک نسر میں عنسل کریں گے۔ جب عنسل سے فارغ ہوں گے تو معلوم ہو گاسفید کاغذ ہیں۔ عیدان السماسم کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام نووی قرماتے ہیں کہ ساسم سمسم کی جمع ہے اور سمسم ایک مشہور دانہ ہے جس کا تیل تکالا جاتا ہے (اس کو ہندی میں تیل بھی کہتے ہیں) اذ

ابو السعادات ابن الا ثیر کہتے ہیں کہ ساسم سمسم کی جمع ہے۔ قِل کی لکڑیاں جبکہ ان سے دانہ نکال کر ڈال دیا جائے اس وقت وہ بہت تپلی ہوتی ہے اور اس قدر سیاہ ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی آگ سے نکالی گئی ہیں۔ امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک عرصہ تک اس لفظ کے صحیح معنی کی جبتو میں رہا اور لوگوں سے دریافت بھی کیا گر کسی سے مجھ کو تشفی بخش جو اب نہیں ملا۔ ممکن ہے یہ لفظ محرف ہوگیا ہو۔ بعض او قات عیدان السماسم سے مراد سیاہ لکڑی مثلاً آبنوس وغیرہ ہوتی ہے۔ قاضی عیاض اور دیگر علماء کا بھی میں قول ہے کہ مذکورہ لفظ کے معنی معلوم نہ ہوسکے۔ شاید کہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو سیاہ ہو جیسے آبنوس وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

#### السمك

(مجھلی) السمک: مجھلی- پانی میں پیدا ہونے والا مشہور جانور ہے۔ اس کا واحد سکہ اور جمع اساک اسموک آتی ہے۔ یہ بانی کا جانور کی السمک : مجھلی۔ پانی میں پیدا ہونے والا مشہور جانور ہے۔ اس ملسلہ میں حدیث شریف ٹڈی کے ذیل میں گزر چکی ہے۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کے ایک ہزار گروہ بنائے جن میں چھ سوپانی میں اور چار سوخشکی میں بسائے۔

مچھلی کی ایک قشم الیی بھی ہے کہ انسان کی نگاہ اس کی ابتداء اور انتماکو نہیں دیکھ سکتی۔ اس کے دراز ہونے کے سبب اور اس قدر چھوٹی بھی ہیں کہ نگاہ ان کے ادراک سے قاصر ہے۔ ان جملہ اقسام کی بود و باش پانی کے اندر ہے۔ وہ پانی میں اس طرح سانس لیتی ہے جس طرح کہ انسان اور خشکی کے دو سرے جانور ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ مچھلی اپنے قیام زندگی کے لئے ہوا سے مستغنی ہے۔ لیکن انسان اور حیوانات اس سے مستغنی نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے کہ مچھلی از جنس عالم ارض ہے عالم ہوا سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

جاحظ کا قول ہے کہ مچھی اللہ تعالیٰ کی تنبیع تر آب میں کرتی ہے سطح آب پر نہیں کرتی۔ خشکی کی باد نشیم جس پر کہ پرندول کی محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زندگی کا نحمار ہے آگر ایک گھنٹہ بھی مجھلی پر مسلط کر دی جائے تو جان سے چلی جاتی ہے۔ چنانچہ کی شاعر کابیہ قول ہے تغیمہ النشوة والنسیم ولا یزال مغرقا یعوم ترجمہ:۔ بوتے خوش اور باد نیم اس کوغم میں ڈال دیتی ہے اس لئے وہ برا بر ڈوبی رہتی ہے اور سمندر میں تیرتی فی البحر والبحر له حمیم وامه الوالدة الرؤم رہتی ہے اور سمندر اس کے لئے گرم چشمہ ہے اور اس کی والدہ وہاں سے نہیں نلتی اور اس کو کھا تلهمہ جھڑ او ما یو یہ

همه جهرا وسايريم ا

عالی ہے۔

مندرجہ بالا شعر میں مچھلی کے بارے میں لفظ اُم کا استعال کیا گیا تو معلوم ہوا انسانوں کے علاوہ بھی لفظ ام کا استعال جائز ہے۔ اور شاعر نے کہا کہ مچھلی اس کو کھا جاتی ہے اس بناء پر کہ بعض مچھلی ایسی ہوتی ہے کہ ان کارزق وخوراک مچھلی ہی ہوتی ہے اس لئے بعض بعض کو کھاجاتی ہے۔اسی بناء پر امام غزالیؓ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ مچھلی ہے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ جاحظ کا یہ کمنا کہ مچھلی ہوا سے مرجاتی ہے علی الاطلاق صبح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت امام غزالی نے بعض مجھلیوں کو اس قید سے مشتنیٰ کر دیا ہے۔ یعنی مجھلی کی بعض انواع ایسی ہیں کہ وہ ہوا میں زندہ رہ سمقیٰ کر دیا ہے۔ یعنی مجھلی کی ایک قشم وہ سمط میں سمط میں سمت سمط میں ان من میں میں ان من میں سمط میں سمل می

ہے جو سطح بحربر اڑتی ہے اور پچھ دور دوڑ کریانی میں گر جاتی ہیں۔شاعر کہتا ہے۔

لبسن الجواشن خوف الردى عليهن من فوقهن الخوف رجمد: دره پنی بلاکت کے خوف کی بناء پر اور سرول پر پسن رکھی ہے لوہ کی ٹوپی - لیکن جب بلاکت کا فلما اتیح لها اهلکت ببرد انسیم الذی یستلذ

وقت آیا تو ان کو ہلاک کر دیا تنیم سحرے جھو تکول ہی نے حالا تکہ یہ جھو تکے روح افزاء ہوتے ہیں۔

مجھلی کامعدہ اس کے منہ کے قریب ہونے کی وجہ سے سرد مزاج ہوتا ہے کہی وجہ ہے کہ وہ بہت کھاتی ہے مجھلی کے گردن منیں ہوتی اور انہ وہ بوتا ہے کہی کامعدہ اس کے شکم میں ہوا بالکل داخل نہیں ہوتی اور نہ وہ بولتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مجھلی کے کھی خرانہیں ہوتا۔ بید بھی مشہور ہے کہ گھوڑے کے تلی اور اونٹ کے پتہ اور شتر مرغ کے گودہ نہیں ہوتا۔ بیزی مجھلی چھوٹی مجھلی کو کھا جاتی ہے اس لئے چھوٹی مجھلی کنارے کے قریب کم پانی میں آ جاتی ہے۔ کیونکہ بردی مجھلی کم پانی میں نہیں ٹھسر سمتی۔ مجھلی تیزر فار واقع ہوئی ہے جس طرح سے کہ سانب تیز دوڑتا ہے۔

بعض مچھلیاں نر مادہ کی جفتی سے اور بعض کیجڑسے پیدا ہوتی ہیں۔ مچھلیوں کے انڈوں میں نہ سفیدی ہوتی ہے اور نہ زردی
ہوتی ہے بلکہ یک رنگ ہوتے ہیں۔ مچھلیوں میں پرندوں کی طرح قواطع اور اوابد ہوتے ہیں۔ قواطع ان جانو روں کو کہتے ہیں جو موسم
کے اعتبار سے جگہ بدلتے ہیں اور اوابدان جانوروں کو کہتے ہیں جو ہر حال میں ایک جگہ رہتے ہیں۔ لنذا بعض مچھلیاں کسی موسم میں
آتی ہیں اور کسی میں نہیں آتیں۔ مچھلیوں کی انواع میں سقنقور' دلفین' عزروغیرہ بھی داخل ہیں جس کاذکر موقع بموقع آئے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ

مچھلیوں میں ایک قتم وہ بھی ہوتی ہے جو سانپ کی شکل میں ہوتی ہے اس کو ہمارے یماں بام مچھلی کہتے ہیں-(از مترجم)

ایک مچھلی اور ہوتی ہے جس کو عربی میں رعادہ (کر جنے والی مچھلی) کتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی مچھلی ہوتی ہے۔ گراس کی خاصیت یہ ہے کہ جب یہ جال میں کچنس جاتی ہے تو جال آگر شکاری کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو اس کا ہاتھ کانپنے لگتا ہے شکاری چو نکہ اس سے واقف ہوتا ہے تو جب بھی وہ مچھلی جال میں آجاتی ہے تو اس کی رسی کو کسی درخت سے باندھ دیتے ہیں جب تک کہ وہ مرضیں جاتی رسی کو نہیں کو نہیں کمولتے اس لئے کہ مرنے کے بعد اس کی یہ خاصیت ذاکل ہو جاتی ہے۔ شیخ شرف الدین محمہ بن حماد بن عبداللہ

لقد عاب شعری فی البریة شاعر ومن عاب اشعاری فلابد ان یهجی ترجمہ:۔ لوگوں میں صرف ایک شاعر نے میرے اشعار میں عیب لگائے اس کی جوکرنی ضروری ہے۔

فشعری بحر لا یوی فیه ضفدع ولا یقطع الرعاد یوماله لجا ترجمہ: میرے اشعار سمندر کے مثل ہیں کہ ان میں مینڈک کانام ونشان تک نمیں ہے اور رعاد مجمل (مراد ابن الرعاد

شاعر نہ کور) ایک دن بھی اس کی تباہ کو منقطع نہیں کر سکتی۔ ہندوستان کے خکیم اس چھلی کو ان امراض میں استعال کرتے ہیں جو شدت حرارت سے عارض ہوں۔ ابن سیدہ کہتے ہیں آگر

اس چھلی کو کسی مصروع (وہ محض جس کو مرگی کاعارضہ ہو) کے قریب رکھ دیا جائے تو اس کو نفع دے۔ اگر عورت اس کے جزء کو اپنے بدن پر لٹکائے تو مرد کو اس کی جدائی گوارا نہ ہو۔ حق تعالیٰ نے سمند رہیں اتنے عجائب وغرائب رکھے ہیں کہ ان کا جھر ممکن نہیں ہے۔ اس بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کافی ہے کہ:

#### حَدِّ فَوْاعن البحرو الاحرج " "سمندر كاذكركياكروكه السين كوئي حمة شيس"-

مچھلی کی ایک قتم وہ ہے جس کو شخ الیبودی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔انشاء اللہ العزیز باب الشین میں اس کابیان آئے گا۔

عیب حکایت

بحر مخرب میں کشتی پر سوار ہوا۔ ہمارے ساتھ صقلیہ مقام کا رہنے والا ایک لڑکا تھا۔ اس کے پاس مچھلی پکڑنے کی دور اور کائنا تھا۔ جب ہماری کشتی موضع برطون میں پنچی تو اس لڑکے نے اپنی ڈور دریا میں پھیکی 'اس میں بالشت ہمر پھیلی پھنی۔

ڈور اور کانٹا تھا۔ جب ہماری کتنی موضع برطون میں چپی تو اس کڑکے نے اپنی ڈور دریا میں چیٹی ' اس میں باکشت بھر پھلی چسی۔ کڑے نے اس کو نکال لیا۔ جب ہم اس مچھلی کو دیکھنے گئے تو معلوم ہوا کہ اس کے داہنے کان پر اوپر کی جانب لا اِللہ الااللہ اور پنچے کی جانب ممدّ اور اس کے بائیں کان کے پنچے رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جب مداورا سے بال ہی تھے۔ الالباب میں لکھا ہے کہ بحروم میں ایک چھلی ہے جس کو تلب کتے ہیں اس کو آگر بند کر کے رکھ
دیا جائے توجب تک وہ بند رہے گی مرے گی نہیں بلکہ چھد کتی رہے گی۔ اور آگر اس کو کاٹ کر اس کا ایک کلوا آگ پر رکھ دیا جائے تو
دیا جائے توجب تک وہ بند رہے گی مرے گی نہیں بلکہ چھد کتی رہے گی۔ اور آگر اس کو کاٹ کر اس کا ایک کلوا آگ پر رکھ دیا جائے تو
رئوپ کر باہر آ جائے گی۔ بعض او قات اس زور سے ترب کر باہر آ جاتی ہے کہ پاس بیضنے والوں کے سینے پر آگلتی ہے۔ جب اس چھلی
کو کسی بانڈی میں پکایا جائے تو اس کو کسی لوہ یا پتر سے ڈھک دیا جائے تاکہ اس کے اجزاء ہانڈی میں سے نکل نہ جائیں جب تک
کہ وہ کھل طود پر بک نہیں جاتی مرتی نہیں خواہ اس کے ہزار کلڑے کیوں نہ کر دیتے جائیں۔ امام احمد بن حذبال نے کتاب الزہد میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نوف بکال سے روایت کی ہے کہ دو مخص ایک مومن اور ایک کافر ال کر مچھلی کاشکار کرنے گئے۔ کافرنے اپنے دیو تا کا اور مومن نے ایتے اللہ کانام لے کر اپنا اپناجال پھینکا۔ کافر ماہی گیر جتنی مرتبہ اپناجال نکالٹا مچھلیوں سے بھرا ہوا نکلٹا اور جب مومن اپناجال نکالٹا تو وہ بالكل خالى آئا۔ شام تك دونوں كى بى كيفيت رى - چلتے دقت مومن كے ہاتھ ايك مچىلى لكى بھى تواس كے ہاتھ سے چھوٹ كريانى میں جاری<sup>ں</sup>ی۔ غرض کہ جب دونوں واپس چلے تو مومن تو مچھلیوں سے بالکل تهی دست تھااور کافر کا جھولہ بھرا ہوا تھا۔ مومن کے فرشتہ کو اس حالت کو دیکھ کر افسوس ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاکر عرض کیا کہ اے میرے رب مومن بندہ جو تیرای نام لیتا ہے وہ تو خالی ہاتھ آوے اور کافر بندہ جو تیرے غیر کی عبادت کر تاہے وہ بھرپورلوٹے۔ حق تعالی نے فرشتہ کو مومن کا گھر جنت میں اور کافر کا ٹھکانہ دوزخ دکھلا کر ارشاد فرمایا کہ جنت کے اس گھرکے مقابلہ میں (جب دہ اس گھر میں آکر رہے گا) دنیا کی ہیہ تنگ دستی کچھ

نقصان نہیں دے گی- اب تو بی بتا کہ کافر کو اس کی مالداری اس عذاب عظیم سے پچھ نجات دے دے گی؟ فرشتے نے عرض کیا کہ اے میرے رب ہر گزنہیں-

كتاب صفوة العفوة ميں ابو العباس بن مسروق سے روايت ہے وہ فرماتے ہيں كہ ميں يمن ميں تفاوہاں ميں نے ايك مائى كيركو دیکھاکہ دریا کے ساحل پر بیٹےاہوا مچھلیاں پکڑ رہاہے اور اس کے ایک طرف اس کی چھوٹی لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ جب مجھی وہ چھوٹی مچهلی پکز کر زمین میں ڈالٹا تو لڑکی اس کو پکڑ کر اپنے باپ کی بے خبری میں دریا میں ڈال دیتی تھی۔ ایک مرتبہ اس ماہی گیرنے پیچھیے مڑ کر یہ دیکھنا چاہا کہ کتنی مجھلیاں ہوگئی ہیں؟ تو دیکھا کہ تھیلا بالکل خالی ہے۔اس نے لڑی سے پوچھا کہ بیٹی وہ مجھلیاں کمان سمئیں؟ لڑی نے جواب دیا کہ اباجان میں نے آپ کو کہتے ہوئے ساتھا کہ جمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مچھلی جب بی جال میں پینستی ہے کہ جب وہ اللہ تعالی کے ذکر سے غافل ہو جاتی ہے۔ لاندامجھ کو بیہ احجمامعلوم نہیں ہوا کہ میں الی چیزوں کو کھاؤں جواللد کے ذکر سے عافل ہو۔ اڑک کاب جواب س کرباپ رویرا اور جال کو پھینک دیا۔

كتاب الثواب ميں حضرت نافع سے روايت ہے كه حضرت ابن عمر رضى الله عنه بيار تھے۔ آپ كو تازہ مجھلى كھانے كاشوق بيدا ہوا۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں مجھلی بہت تلاش کی مگر نہیں ملی- کافی دنوں کے بعد انفاقا مجھلی مل می میں نے ڈیڑھ درہم میں خرید لی اور اس کو تَل کر ایک روٹی پر رکھ کر آپ کے سامنے لے گیا۔ اتنے میں ایک سائل دروازے ر آ ر ما تکنے لگا۔ آپ نے غلام سے فرمایا کہ مجھلی کو روٹی میں لپیٹ کر اس سائل کو دیدے۔ غلام نے عرض کیااللہ تعالی آپ کو صلاح عطا فرمائے آپ کامت سے مجمل کھانے کو جی چاہ رہاتھااور مجملی مل نہیں رہی تھی۔ اب جبکہ بہت کو مشش سے دستیاب کرکے ڈیڑھ ر ہم میں خرید کر آپ کے لئے پکائی تو آپ نے سائل کو دے دینے کا تھم دیا۔ ہم اس مچملی کو ہرگز نہیں دیں گے بجائے اس مچمل

کے ہم سائل کو قیت دے دیں گے۔ مرآب نے غلام کی ایک نمیں سن- پھروی فرمایا کہ روئی سمیت سے مجھلی فقیر کو دے دو- چنانچہ غلام روئی مجھلی لے کر سائل کے پاس گیااور بجائے اس کے اس کو قیت پر راضی کر لیا اور قیمت اس کو ادا کر دی۔ پھروہ غلام مچھلی لے کر حضرت ابن عمرتی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیامیں نے سائل سے مجھلی ایک درہم میں خرید لی- اب آپ اس کو تناول فرمالیں- بید سن کر آپ نے کھانے سے انکار فرمایا اور پھروی جملہ ارشاد فرمایا کہ روٹی سمیت یہ مچھلی سائل کو دے دو-اور اس سے اس کی قیت بھی جو تم اس کو دے بچے ہو واپس نہ لو کیونکہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہ فرماتے سناہے کہ آگر کسی کاکوئی شے کھانے کو جی محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چاہ رہاہے اور وہ اپنی خواہش کو مار کر وہ شے کسی دو سرے حاجت مند کو دیدے تو اللہ تعالی اس کے گناہ بخش دیتے ہیں۔

حفرت ابن عمر علی متعلق اس فتم کاایک اور واقعہ ہے جو طبرانی نے باسناد صحیح حضرت نافع سے روایت کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کو کسی بیماری کی شکایت ہو گئی اور آپ کا اگور کھانے کو جی چہا۔ چنانچہ ایک در ہم میں انگور کاخوشہ خرید لیا اور آپ کے پاس لایا گیا۔ اس وقت ایک سائل آگیا آپ نے وہ خوشہ سائل کو دے دیا۔ چی میں کسی مخص نے پڑ کر وہ خوشہ سائل سے ایک در ہم میں خرید لیا اور پھر آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے پھراس کو صدقہ فرہا دیا۔ غرضیکہ تین مرتبہ اس طرح دیا گیا اور خریدا گیا۔ چوتھی مرتبہ آپ نے کھالیا۔ اگر آپ کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ سائل سے خریدا گیا ہے تو آپ ہرگزنہ کھاتے۔

سرت کُٹُ ابن یونس فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی نماز پڑھنے جارہاتھا کہ ایک دکان پر دو تلی ہوئی مچھلیاں رکھی دیکھیں۔ان کو دیکھ کر بچوں کے لئے خریدنے کاشوق ہیدا ہوا۔ مگر میں نے بچھ نہیں کیاسیدھا نماز پڑھنے چلا گیا۔ نماز پڑھ کر گھرواپس ہی آیا تھا کہ دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ دیکھاتو ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور اس کے سرپر ایک طباق ہے جس میں تلی ہوئی مجھلیاں 'سرکہ اور کچھ بکی ہوئی تھجوریں تھیں اس نے وہ طباق جھ کو دے کر کہا کہ اے ابو الحرث یہ لواور بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ۔

عبداللہ بن امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے سرتے ہی بن یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رب العزت کوخواب میں دیکھا۔ اللہ تعالی نے مجھ سے فرمایا کہ اے سرتے اپنی حاجت مجھ سے بیان کر۔ میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب سربسر مولف فرماتے ہیں کہ سربسر مجمی لفظ ہے جس کے معنی راس براس کے ہیں۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ صرح بن یونس ابو العباس امام الفقهاء کے دادا تھے۔

مجھلی کا شرعی تکم این جمیع انواع و اقسام کے ساتھ بغیر ذرج کئے ہوئے حلال ہے۔ خواہ وہ مری ہوئی کیوں نہ ہو موت کا فلامری سبب موجود نہ ہو ہرصورت میں حلال ہے۔ کوئکہ اس سے قبل میہ صدیث گزر چکی ہے: احلت لنا میتتان و دمان السمک و الجراد و الکبد و الطحال. جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے واسطے دو مردار حلال کر دیئے یعنی مجھلی اور نڈی اور دو خون حرام کر دیئے یعنی جگملی اور نڈی اور دو خون حرام کر دیئے یعنی جگملی اور نڈی اور دو خون حرام کر دیئے یعنی جگملی اور نڈی اور دو خون حرام کر دیئے یعنی جگملی و شرور تئی "

تواس صدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مجھلی بغیر ذرج کئے ہوئے حلال ہے اور دوسری دلیل اُس کے حلال ہونے کی ہیہ ہے کہ مسلمانوں کااس پر اجماع ہے کہ یہ مری ہوئی بھی پاک ہے۔ اس بارے میں تفصیلی بیان انشاء اللہ تعالیٰ باب العین میں اس صدیث کے تحت میں ذکر کیاجائے گا کہ حضرت ابو عبیدہ "نے ایک مجھلی پائی تھی جس میں سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تناول فرمایا تھا۔

مجھلی کے فقہی مسائل مسلمہ نمبرا: مجوس کی شکار کی ہوئی مجھلی پاک ہے۔ اس کے ہاتھ سے خرید کراس کو کھانا جائز ہے۔ ولیل میہ ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیم کو

دیکھا کہ وہ مجوسی کی شکار کی ہوئی مچھلی کو خرید کر کھالیا کرتے تھے اور کوئی چیزان کے دل میں نہیں کھنگتی تھی۔ یہ ند کورہ تھم مچھلی کے ہارے میں متنق علیہ ہے۔البتہ حضرت امام مالک میڈی کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں۔ مسئله نمبر ا: مجهلی کو ذرج کرنا مکروه ب البته آگر وه کافی بردی جو تواس کو ذرج کرلینامتحب ہے تاکه اس کی آلائش بشکل خون جاری ہو

ہے۔ مسئلہ نمبرسانہ اگر چھوٹی مچھلی کو بغیراس کی آلائش صاف کئے ہوئے پکالی گئی اور پکانے کے بعد اس کے بیٹ سے وہ آلائش نہیں نگلی

تواس کا کھانا جائز ہے وہ پاک ہے۔
مسکد نمبر ہم: ۔ چھلی کے علاوہ دریائی جانوروں کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا تمام دریائی جانوروں کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقہاء فرہاتے ہیں کہ مینڈک کے علاوہ تمام دریائی جانوروں کا کھانا جائز ہے خواہ وہ دریائی جانوریشکل انسان ہی کیوں نہ ہو۔ شوافع میں متقدمین میں ہے ابو علی انطیبی نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ شرح القنیہ میں نہ کورہ کہ ابو علی انطیبی ہے کسی نے دریافت کیا کہ اگر وہ دریائی جانور بنی آدم کی صورت میں ہو تو کیا اس کا کھانا بھی جائز ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں آگرچہ عربی زبان میں گفتگوہ کی کیوں نہ کرے اور کیے کہ قلال فلال ابن فلال ہوں اس کی اس بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور بعض فقماء فرماتے ہیں کہ دریائی جانور تمام ہی قابل استعال ہیں البتہ وہ جانور مشخیٰ ہیں جو بشکل خزیر ممثل کہ جروہ جانور جو کا اس قاعدہ بیان کرتے ہیں کہ ہو گا۔ دریائی جانور جو کا جو اور اس کو ذرئے کرکے کھایا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جانور اور ان کے مشابہ خشکی کے جانور ہیں اور بعض فقماء مقرع موال جو گا۔ دریائی گنور ہیں اور بعض فقماء فرماتے ہیں کہ جو گا۔ دریائی گنے اور خزیر اور دریائی گدھاکا کھانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ جانور اور ان کے مشابہ خشکی کے جانور ہیں اور بعض فقماء فرماتے ہیں کہ کیڈ اور کیحوا ان کے علاوہ تمام دریائی جانور طلل ہیں خواہ وہ کئے کی شکل میں ہویا کی دو مری شکل میں ہویا کی جو مرصورت میں جائز ہے۔

ان ہیں سے سی مسل میں ہویا ہی دو سری سل میں ہو ہر صورت یں جو ہر سے ہوئے۔
مسئلہ نمبرہ:۔ اگر کسی نے یہ قتم کھائی کہ میں گوشت بالکل نہیں کھاؤں گاتو چھلی کے کھانے سے حانث نہیں ہوگا۔ کیونکہ عرف عام
میں چھلی پر محم (گوشت) کا اطلاق نہیں ہو تا آگر چہ حق تعالی نے کلام پاک میں اس پر محم کا اطلاق کیا ہے۔ یہ مسئلہ ایسا ہے جیسا کہ کسی
نے قتم کھائی کہ چراغ کی روشنی میں نہیں بیٹھوں گا اور وہ سورج کی روشنی میں بیٹھ جاتا ہے تو اس صورت میں بھی حانث نہیں ہوگا
اگر چہ سورج کو اللہ تعالی نے چراغ سے تعبیر کیا ہے۔ وجہ دونوں مسئلوں میں ہی ہے کہ عرف عام میں چراغ کا استعال سورج کے
اگر جہ سورج کو اللہ تعالی نے چراغ سے تعبیر کیا ہے۔ وجہ دونوں مسئلوں میں ہی ہے کہ عرف عام میں چراغ کا استعال سورج کے
لئے نہیں ہو تا اور قتم میں عرف عام کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ نیز اگر کسی نے قتم کھائی کہ میں فرش پر نہیں بیٹھوں گاتو ذھین پر بیٹھنے سے
حانث نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ وہی ہے کہ عرف میں فرش کا اطلاق زمین پر نہیں ہوتا آگر چہ اللہ تعالی نے زمین کو فرش سے تعبیر کیا
ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدا.

لفظ سمک (مجھلی) کے بارے میں اختلاف ہے کہ کیا تمام دریائی جانوروں پر اس کااطلاق ہوتا ہے یا صرف مجھلی پر- حضرت امام شافعیؓ نے فرمایا سمک کا اطلاق تمام دریائی جانوروں پر ہوتا ہے۔ چنانچہ باری تعالی نے کلام پاک میں فرمایا اُجل لکم صید البحو وطعامه کہ اللہ تعالی نے تممارے لئے دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا۔ طعام (کھانے سے) مراد تمام دریائی جانور ہیں۔ منهاج مای کتاب میں نہ کورہ کہ سمک کا اطلاق صرف مجھلیوں پر ہوتا ہے۔

مسئلہ:۔مطلق مچھلیوں اور ٹڈیوں کے اندر بھ سلم جائز ہے۔چو نکہ عام طور پر یہ دستیاب ہو ہی جاتی ہیں۔جس قتم کی کوئی مچھلی طلب کی جائے گی وہ اس کو فراہم کی جاسکتی ہے۔البتہ جو مچھلیاں پانی کے اندر ہیں وہیں پانی میں رہتے ہوئے ان کی بھے جائز نہیں کیونکہ سے مجبول بیج ہو جائے گی اور مجبول بیج جائز نہیں ہے اور نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ چنانچہ امام احمد محمد بن اساک سے اور وہ زید ابن ابی زیاد سے اور وہ مسیب بن رافع سے اور وہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مجملیوں کی پانی میں رہتے ہوئے خرید و فروخت مت کیا کرواس لئے کہ یہ ایک فتم کادھو کہ دیتا ہے۔

کچھ جانور ایسے بھی ہیں جو خشکی اور تری وونوں میں رہتے ہیں۔ مثلاً مینڈک مگر چھ سانپ مکیرا کچھوا تو یہ سب کے سب حرام

ہیں۔ان میں سے کھے جانو رول کابیان گزر چکاہے اور بعض کا اپنے اپنے مواقع پر آنے والا ہے۔

اور چھوٹی ہوتی ہوتی ہوتی ہے۔ اس سے عمدہ چھلی سمندر کی چھلی ہوتی ہے کہ جس کی پشت پر نقش ہوتے ہیں اور چھوٹی ہوتی ہے۔ اس سے عمدہ چھلی سمندر کی چھلی ہوتی ہے کہ جس کی پشت پر نقش ہوتے ہیں اور چھوٹی ہوتی ہے۔ اس سے کھانے سے بدن تازہ ہوتا ہے۔ عام طور پر چھلی ہوگر میوں میں کھائی گئتی ہے اور خلط بلغی پیدا کرتی ہے۔ البتہ کرم مزاج والوں اور نوجوانوں کے لئے اس کا کھانا مفید ہے۔ وہ چھلی جو کر میوں میں کھائی جا اور گرم ملکوں میں پیدا ہوتی ہے نمایت عمدہ چیز ہے۔ چھلیاں بہت قتم کی ہوتی ہیں ان میں جو سیاہ اور زرور تگ کی ہوتی ہیں وہ اور جو گوشت کھانے والی ہیں وہ بھی انچھی نہیں ہوتی ہیں اور ہوری مائی معدہ کے لئے مصریں ان کے کھانے سے درد اور غصہ پیدا ہوتا ہے۔ للذا سے کھانے کے قابل نہیں ہوتی۔ نہوں کی چھلیاں رقتی اور مرطوب ہوتی ہیں اور سور تا ہی جھلی جس کو جری بھی کہتے ہیں کیڑا لغذاء اور پیٹ کے جان اور پھیچھڑوں اور آواز کوصاف کرتی ہے اور ماڑھی چھلی منی میں زیادتی کرتی ہے۔

تھیم ابن سیناکا قول ہے کہ مچھلی کا گوشت آگر شد کے ہمراہ کھایا جاوب تو نزول الماء کے لئے مفید اور نگاہ کو تیز کر تاہے۔ ایک دوسرے حکیم کا قول ہے کہ مچھلی کا گوشت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ قزوینی فرماتے ہیں کہ اگر تازہ مچھلی تازہ پیاز کے ساتھ کھائی جائے تو باہ میں اضافہ اور برا تیجنگی پیدا کرتا ہے اور آگر کم اگر م کھالی جائے تو فائدہ دو چند ہو جائے۔ آگر شرابی مچھلی کو سونگھ لے تو اس کا نشہ اور میں میٹ میں آجا ہے۔

اترجائے اور ہوش میں آجائے۔

آگر مچھلی اور سمندری کوے کا پتہ طاکر اسے کسی کاغذ پر لوہے کے قلم سے لکھاجادے تو حروف سنری دکھائی دیں گے اور مچھلی اور پھلی اور سمندری کوے کا پتہ بلاکر آئکھوں میں لگایا جاوے تو نزول الماء (موتیا بند) کو فائدہ دے۔ مچھلی کا پتہ پانی میں ملاکر چینے سے خفقان دور ہو تا ہے۔ آگر شکر میں طاکر حلق میں پھوٹکا جاوے تو بھی ذکورہ فائدہ ہو۔

مجملی کی خواب میں تعبیر اگر کوئی مخص خواب میں مجملی دیکھے اور ان کی گنتی عدد معلوم ہوں تو اگر چار کو دیکھے تو وہ اس کی سیسے اس کے کہ اللہ تعالی نے کام پاک میں اور اگر چار سے زائد ہوں تو وہ مالی غنیمت ہے اس لئے کہ اللہ تعالی نے کام پاک میں اور شاد فرمایا وَهُوَ الَّذِیْ سَخَوَ لِکُمُ الْبَحْوَ لِقَاکُلُوا مِنْهُ لَحْماً طَرِیا اُکہ الله تعالی وہ ذات ہے جس نے دریا کو تہمارے لئے محرکر دیا

اکہ تم اس سے تازہ کوشت حاصل کرے کھاؤ۔

مجھلی کی تعبیرادشاہ کے وزیر سے بھی دی جاتی ہے۔ اگر اپنے آپ کو دیکھے کہ مجھلیاں پکڑرہا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بادشاہ کے لفکر سے مال حاصل ہوگا۔ اگر کسی نے اپنے آپ کو کو کیں میں مجھلی پکڑتے ہوئے دیکھاتو اس کی تعبیریہ ہے کہ صاحب خواب لوطی ہے یا اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ وہ اپنے غلام کو کسی انسان کے باتھ فروخت کر رہا ہے۔ نصرانی کا عقیدہ ہے کہ آگر گر لے پانی میں مجھلی پکڑتے ہوئے دیکھے تو یہ بھلائی اور خوشی پر دلالت ہے۔ اگر صاحب فراش مریض نے مجھلی کو خواب میں دیکھاتو کے مساتو محکمہ دلائل وہ راہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کا مرض رطوبات کی وجہ سے ہے۔ اگر کوئی مسافراہے بستر کے بنچ مجملی دیکھے توسفر میں بریشانی آنے کی علامت ہے۔ بسااد قات مچملی کا دیکھناصاحب خواب کے غرق ہونے کی علامت ہے۔ آگر کسی نے یہ دیکھا کہ یہ صاف پانی میں سے مچیلی کاشکار کر رہا ہے تو اس کے لئے نیک اڑے کی بشارت ہے۔ کھاری پانی کی مچیلی دیکھنا سلطان کی جانب سے فکر کی علامت ہے۔ بقول دیگر خیراور بھلائی کی نشانی ہے۔ چونکہ نمک مچھلی کو ہلاک ہونے سے محفوظ رکھتا ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ کھارے پانی کی مچیلی سے ملکوں کی جانب سے فکر کی علامت ہے اور بھنی ہوئی مچیلی کو دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ دیکھنے والاعلم کی تلاش میں

سنر کرے گا۔ آگر کسی مخض نے بید دیکھا کہ اس کی شرمگاہ ہے مچھلی نگل ہے آگر اس کی بیوی حاملہ ہے تو لڑکی پیدا ہونے کی بشارت تلی ہوئی مچھلی کو دیکھنااس بات کی علامت ہے کہ صاحب خواب نے دینی دعوت قبول کرلی یا اس کی دعامقبول ہو گئی- کیونکہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بار کاو خداوندی میں دعاکی تھی اور حق تعالی نے قبول فرمائی اور حضرت عیسیٰ کے وسترخوان پر تلی ہوئی

بردی مجھلیوں کو دیکھنامال غنیمت کی جانب اشارہ ہے اور چھوٹی مجھلیوں کو دیکھنا آلام ومصائب کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ چھوٹی چھوٹی مجھلیوں میں کوشت کی نسبت کائے زیادہ ہوتے ہیں اور چھوٹی مجھلی کو کھانے میں پریٹانی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ مجھلی کو خواب میں دیکھنائسی قشم کی جانب بھی اشارہ ہو تا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے اس کی قشم کھائی ہے اور بھی صالحین کی عبادت گاہ مراد ہوتی ہے اور مجمی مجد مراد ہوتی ہے۔ اس لئے کہ حضرت بونس علیہ السلام نے مجملی کے پیٹ میں جاکر حق تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کی تھی اور معجدوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ نیز بسا او قات رنج وغم' عمدہ کا زائل ہونا اور اللہ تعالیٰ کی نارا نسکی کی طرنب بھی اشارہ ہو تا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے قوم یہود پر اپناغضب نازل فرملیا اور ہفتہ کے دن ان پر مجھلیوں کاشکار کرناحرام کر دیا تھا۔حصرت بونس علیہ السلام کی مچھلی کو آگر خاکف دیکھے تو خوف سے امن ہو اور آگر فقیرد کھے تو مالدار ہو جائے اور پریشان حال دیکھے تو اس کی پریثانی دور ہو جائے۔ یمی تعبیراس وقت دی جائے گی۔ اگر کوئی محض حضرت بوسف علیہ العلوۃ والسلام کاقید خانہ اور امحابِ کمف کا عار اور حفرت نوح كا تنور خواب مين ديكھے 'ليني خائف كاخوف دور جو اور فقير الدار جو اور پريشان حال كى پريشانى ختم ہو جائے-مچل کے سلسلہ میں تعبیردیتے وقت اس بات کا بھی خاص خیال رکھاجائے کہ اس کی کیفیت اور حالت کیا ہے؟ مجھلی کی حالت

کیفیت سے تعبیریدل جاتی ہے مثلا بد دیکھنا چاہیے کہ تازہ مچھل ہے یا باس مکھارے پانی کی رہنے والی ہے یا ہم یا کیسے پانی کی- کانٹے دار مچمل ہے یا بغیر کانٹے کی۔ اس کامسکن کھارا پانی ہے یا میٹھادریا؟ آواز کر رہی ہے یا نہیں؟ اس مچمل کے خشکی میں کوئی جانور مشابہ ہے یا نمیں؟ نیزاس مچھلی کو آلہ سے شکار کیا ہے یا بغیر آلہ کے- چنانچہ ہرایک کی تعبیر علیحدہ علیحدہ ہے-

ا الرسمي نے دریا میں سے تازہ چھلی آلد کے ذریعے شکاری ہے تواس کی تعبیرے کہ وہ رزقِ حلال میں سعی کر رہا ہے اور اس کو

حاصل کر لے گا- نیز دیکھنے والے کی بھی حالت کا عبار کیاجاتا ہے۔ آگر مردشکار کر تا ہوا دیکھے توبداس بلت کی علامت ہے کہ وہ اچھی تدبيركر رباب- أكر خواب ديكھنے والاغير شادى شده ہو تو فكاح كى جانب اشاره ب اور أكر شادى شده ب تو ولد سعيد كى بشارت ب-عورت کا اینے آپ کو شکار کرتے ہوئے دیکھنااس کے شوہراور اس کے باپ کے مال کی جانب اشارہ ہے۔ غلام کا مجھلی کا شکار کرتے موے دیکھنااشارہ ہے کہ اس کے آقاکی طرف سے مال حاصل ہوگا۔ آگر کسی بچہ نے خواب دیکھا کہ وہ مجھلی کاشکار کر رہا ہے تواس سے مراد ہے کہ اس کواللہ تعالیٰ علم وفن کی دولت سے نوازیں گے یا اس کے باپ کی طرف سے مال کے وارث ہونے کی علامت ہے۔ آگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ ابائیل کایا ان جانوروں کا شکار کر رہا ہے جو دریا کی تمہ میں رہتے ہیں توصاحب خواب مشکلات سے دو جار ہو سکتا ہے۔ دریائی جانوروں کے بارے میں مزید تفصیل باب الفاء فرس البحرکے زیر عنوان آئے گی۔ انشاء اللہ۔

آگر کمی ہخص نے کھارے دریا میں مجھلی کا شکار کرتے ہوئے دیکھا تو فوا کد حاصل ہونے کی امید ہے یا کمی عجمی یا بدعت سے علم حاصل ہونے کی علامت ہے۔ اگر خواب میں مجھلی کا شکار کیا اور دیکھا کہ اس کے کانٹا بھی ہے تو کسی مدفونہ خزینہ کی طرف اشارہ ہے۔ اگر اس پر کھال نہ ہو تو اس کے عمل کے بطلان کی دلیل ہے۔ اگر بید دیکھا کہ میٹھے چشمہ کی مجھلیاں کھارے چشمہ میں منتقل ہو گئیں یا بر عکس دیکھا تو انشکر میں نفاق ہونے کی علامت ہے۔ اگر سطح آب پر مجھلیوں کو دیکھا تو کاموں میں آسانی پیدا ہونے کی علامت ہے۔ اگر اپنے پاس چھوٹی یا بودی مجھلیاں دیکھیں تو فرحت و خوشی کی جانب اشارہ ہے۔

اگر کسی نے انسان یا پر ندہ کے مشابہ مچھلی خواب میں دیکھی تو یا تو اس سے مرادیہ ہے کہ اس کی ملاقات کسی ایسے تا جرسے ہوگی ہو دشکی اور دریا میں سفر کرتا ہے یا مختلف زبان ولغت جانے والے سے تعارف ہو سکتا ہے۔ اگر مچھلی کو ان جانوروں کی شکل میں دیکھا جو عام طور پر گھروں میں رہتے ہیں تو یہ غرباء فقراء پر احسان کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ اگر کسی نے بڑے دریا سے مجھلی کپڑتے ہوئے دیکھا تو روزگار اور رزق کے حاصل ہونے کی علامت ہے یا سلطان کے مال سے تعرض کرنے کی طرف اشارہ ہے یا صاحب خواب چوریا جاسوس ہے۔ اگر میہ دریا کھلا اور اس نے مجھلی کھائی تو اللہ تعالیٰ اس کو علم غیب سے نوازیں گے اور اس کے لئے دین کو واضح کر دیں گے اور سید ھے راستہ تک پہنچادیں گے اس کا آخرت میں اچھا ٹھکانہ ہوگا۔ اگر کسی نے یہ دیکھا کہ مجھلی دریا میں واپس چلی تی ہو وہ اولیاء اللہ کا مصاحب ہوگا اور اولیاء اللہ سے وہ با تیں حاصل کرے گاجن پر کوئی مطلع نہیں ہوا۔ واللہ تعالیٰ میں واپس چلی تی ہو وہ اولیاء اللہ کا مصاحب ہوگا اور اولیاء اللہ سے وہ با تیں حاصل کرے گاجن پر کوئی مطلع نہیں ہوا۔ واللہ تعالیٰ علم۔

## السَمَندل

(آگ کا جانور) السمندل: بفتح السین والمیم و بعد النون الساکند دال مهمله واللام فی آخره-جوہریؓ نے اس کو سندل بغیر میم کے پڑھا ہے اور ابن خلکان نے سمند بغیرلام کے ذکر کیا ہے۔ یہ ایک حیوان ہے جس کی غذا بیش ہے۔ یہ ایک قتم کی زہر پلی بو فی ہوتی ہے جو ملک چین میں پیدا ہوتی ہے۔ چینی لوگ اس کو ہری اور ختک دونوں صور توں میں کھاتے ہیں اور باوجود زہر پلی ہونے کے یہ ان کو نقصان نہیں دیتی۔ اس کی یہ غذائی خصوصیت چین کے رہنے والوں کے اندر محدود ہے اور اگر اس کو حدود چین سے بقدر سو ہاتھ کے فاصلہ کے جماکر کوئی محض کھائے تو فور آمر جائے گا۔

سمندل سے متعلق تعجب خیزامرہ کہ اس کو آگ میں بہت لطف آتا ہے اور وہ اس میں مدتوں رہتا ہے۔ جب اس کے جسم پر میل جم جاتا ہے تو سوائے آگ کے اور کسی چیز سے صاف نہیں ہوتا۔ سمندل ہندوستان میں بہت پایا جاتا ہے۔ یہ زمین پر چلنے والا ایک جانور ہے جو لومڑی سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ خلنی 'آئکھیں سمرخ اور دم کمبی ہوتی ہے۔ اس کے بال کے رومال بنائے جاتے ہیں۔ جب یہ میلے ہو جاتے ہیں ان کو آگ میں ڈال دیا جاتا ہے آگ سے صاف ہو جاتے ہیں چلتے نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بلاد ہند میں سمندل ایک پرندہ ہے جو آگ میں انڈے دیتا ہے اور آگ ہی میں بچے نکالنا ہے۔ اس پر آگ کچھ اثر نہیں کرتی۔ نیزاس کے پروں کے بھی رومال بنائے جاتے ہیں جو ملک شام پہنچتے ہیں وہ بھی جب میلے ہو جاتے ہیں تو ان کا تھی شاری احال میں مدور ان معروم اترین آگر دائی مرکجھ اثر نہیں کرتی۔

کو آگ میں ڈال دیا جاتا ہے اور وہ صاف ہو جاتے ہیں آگ اس پر پچھ اثر نہیں کرتی-مورخ ابن خلکان کابیان ہے کہ میں نے سمندل کے بالوں کا بنا ہوا ایک کپڑا دیکھاہے جو کسی جانور کی جھول کی طرز پر تیار کیا گیا

تھا۔ لوگوں نے اس کو آگ میں ڈال کر آزمایا تو آگ کااس پر پچھا اثر نہ ہوا۔ پھراس کاایک کنارہ تیل میں ڈبو کر چراغ میں رکھ دیا وہ دیر تک جاتارہا۔ جب جراغ گل کر دیا گیانؤ کیڑے کو دیکھا گیاتو وہ اپنی اس حالت پر تھاکسی قتم کا تغیراس کے اندر نہیں آیا۔

دیر تک جانارہا۔ جب چراغ گل کر دیا گیانؤ کپڑے کو دیکھا گیاتو وہ اپنی اسی حالت پر تھا کسی قتم کا تغیراس کے اندر نہیں آیا۔ ابن خلکان نے ایک اور چثم دید واقعہ بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ علامہ عبداللطیف بن یوسف بغدادی کے

ہاتھ کی ایک تحریر دیکھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ ملک الظاہر بن ملک الناصر صلاح الدین شاہ حلب کے سامنے ایک عمزا سمندل کا پیش کیا گیا جو عرض میں ایک ذراع اور طول میں دوزراع تھا۔ اس عمڑے کو تیل میں بھگو کر جلایا گیا جب تک اس میں تیل رہاوہ برابر جلنا

ر ہااور جب تیل حتم ہو گیاتو وہ ایسانی سفید رہاجیسا کہ شروع میں تھا۔ یہ واقعہ ابن خلکان نے بعقوب ابن جابر کی سوانح حیات میں تحریر کیا ہے۔اس کے علاوہ کچھے ابیات (شعر) بھی ذکر کئے ہیں جن کو ماب العین میں عکبوت کے بیان میں ذکر کیاجائے گا۔

ب این یں مجوے ہیں اور یا بات ہے۔ قرویٰ فرماتے ہیں کہ سمندلِ ایک چوہا ہے جو آگ میں داخل ہوجاتا ہے۔ مگر مشہور قول میں ہے کہ وہ ایک پرندہ ہے۔ کتاب

فرویی فرمانے ہیں کہ سمندن ایک پوہا ہے ہو اٹ یں دو اس ہوج ماہے۔ کر معمور دل یں ہے کہ مدہ دیک پر مدہ ہے ہو ہا۔ المسالک والممالک میں بھی ایساہی ند کورہے۔

سمندل کے طبی فوائد استدل کا پہتہ بقدرایک چنے کے کھولائے ہوئے اور صاف کئے ہوئے پانی میں ملا کر دودھ کے ساتھ ایسے
سمندل کے طبی فوائد استحد کو جس کو مملک لولگ گئی ہو چند روز بار بار پلایا جائے تو وہ بالکل اچھا ہو جائے گا- اگر اس کا دماغ
سرمہ اصفہانی کے ساتھ ملاکر آنکھ میں لگایا جاؤے تو موتیا بند کا مریض بفضل ایزدی شفایاب ہو جائے اور اس کے بعدوہ آنکھوں کے
جملہ امراض سے محفوظ رہے گا-

اس کاخون اگر برص پر ملاجائے تو اس کارنگ بدل جائے گا۔ اگر کوئی شخص سمندل کے دل کا پچھے حصہ نگل جاوے تو جو بات وہ سنے گاوہ اس کو حفظ ہو جائے گی۔ جس مبگہ بال نہ جمتے ہوں اس کا پنة لگانے سے جم جاتے ہیں آگر چہ وہ ہاتھ کی ہتھیلی،ی ہو-

## لشَّمُوْر

(ہلی کے مشابہ جانور) السمور: سین پر فتحہ اور میم مشدد مضموم بروزن سفود) بلی کے مشابہ ایک خشکی کاجانور ہے۔ بعض لوگوں کاخیال ہے کہ بیر نیولا ہے۔ جس جگہ بیر رہتا ہے اس کے اثر سے بیر اپنا رنگ بدلتا ہے۔

عبد اللطیف بغدادی فرماتے ہیں کہ یہ ایک جری خیوان ہے۔ انسان کے ساتھ اس سے زیادہ جری کوئی حیوان نہیں ہے۔ اس کے پکڑنے میں حیلہ بازی کرنی پردتی ہے۔ زمین میں مردار دفن کرکے اس کو دھو کہ سے پکڑا جاتا ہے۔ اس کا گوشت گرم ہو تا ہے۔ تُرک لوگ اس کو کھاتے ہیں۔ دیگر کھالوں کے مثل اس کی کھال کو دباغت نہیں دی جاتی۔

علامه دمیری رحته الله علیه فرماتے ہیں که تعجب امام نووی نے اپنی کتاب "تهذیب الاساء واللغات" میں سمور کو پرندہ کیے

کھے دیا۔ ممکن ہے کہ لغزش قلم سے ابیا لکھا گیا ہو گا۔ لیکن اس سے زیادہ تعجب خیز ابن ہشام کابیان ہے جو انہوں نے شرح الفصیح میں تحریر کیاہے کہ سمور جنوں کی ایک قتم ہے۔

یہ جانور اپنی جلد کی خفت اور ملائمت اور خوب صورتی کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے بالوں کے بینے ہوئے کیڑے بادشاہ اور ا مراء لوگ استعمال کرتے ہیں۔ مجام کہتے ہیں کہ میں نے شعبی کوسمور کے بنے ہوئے کپڑے پنے ہوئے دیکھاہے۔

سمور کا شرعی تھم اس کا کھاتا حلال ہے۔ کیونکہ یہ نجاست استعال نہیں کر تا ہے۔

سمور کی خواب میں تعبیر ایک خالم چورے دی جاتی ہے جس کاکسی سے نبھاؤنہ ہوسکے۔(واللہ تعالیٰ ،علر،

## السميطر

(ایک پرنده)السمیطر: بروزن العمیشل ایک پرنده ہے جس کی گردن لمبی ہوتی ہے- بیشہ اتھے پانی میں دکھائی دیتا ہے-اس کی کنیت ابو العیزارہے۔شیطر کے نام سے بھی مشہورہے۔مزید تفصیل باب المیم میں آئے گی۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

# السمندروالسميدر

(ایک جانور) السمندر و السمیدر: الل مندوچین کے نزدیک یہ مشہور ومعروف پرندہ ہے-

(گینڈا) میناد: گینڈا: بقول دیگر کر کدن ورنی فرماتے ہیں کہ یہ جانور بیل سے بڑا اور ہاتھی سے جسامت میں چھوٹا ہو تا ہے۔ د کھنے میں ہاتھی جیسا لگتا ہے۔ اس کابچہ پیدا ہونے کے بعد چرنے لگتا ہے اور جب چلنے پھرنے کی صلاحیت ہو جاتی ہے توانی مال سے دور بھاگ جاتا ہے۔اس کو یہ خوف ہو تا ہے کہ میری ماں مجھ کو زبان سے چائے گی جیسا کہ عام طور پر جانو را پنے بچے کو زبان سے ہیار كرتے ہيں اس لئے كه اس كى زبان كانٹے كى طرح ہوتى ہے اور يہ خوف ظنى نہيں ہو تا بلكہ حقیقى ہو تا ہے۔ چنانچہ أگر وہ اپنے بچے كو پالتی ہے تو اپنی زبان سے اس کو اتنا جائی ہے کہ اس بچے سے گوشت علیحدہ ہو جاتا ہے اور وہ صرف بڈیوں کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے- ہیر جانور ہندوستان میں اکثر پایا جاتا ہے۔

گینڈے کا شرعی تھم الم ہتھی کی طرح اس کا کھانا حرام ہے۔

#### السنجاب

(چوہے کے مشابہ ایک جانور) السنجاب: یہ بربوع کے قدو قامت کا ایک جانور ہے جو چوہے سے بڑا ہو تا ہے- اس کے بال نمایت درجہ ملائم ہوتے ہیں۔ مالدار لوگ اس کی کھال کے کوٹ پہنتے ہیں۔ یہ بہت چالاک ہوتا ہے۔ جب سمی انسان کو دیکھے لیتا ہے تو کسی اونچے درخت پرچڑھ جاتا ہے اور درخت ہی اس کامسکن ہے۔ یہ جانور بلاد صقالیہ اور ترک میں سب سے زیادہ ہے۔ چونکہ اس

ی حرکت انسان کی حرکت کے مقابلہ میں سرایع ہے النذا اس کامزاج گرم تر واقع ہوا ہے۔ اس کی وہ کھال بهترین ہوتی ہے جو رنگ میں نیگگوں اور چکنی ہو۔ کسی شاعرنے کیاخوب کہا ''

تخيلت انه سنجاب كلما ازرق لون جلدى من البرد ترجمہ: جب بھی سردی کے سب میرارنگ نیلگوں ہو جاتا ہے تو مجھے خیال ہو جاتا ہے کہ میری کھال سخاب ہے۔

سنجاب كاشرعي تحكم اس كا كھانا جائز ہے كيونك يہ حلال طيب ہے- حنابلہ كے نزديك اس كا كھانا حرام ہے-علامہ دميري فرماتے النهیں چو نکہ سنجاب کی حلت وحرمت کے سلسلہ میں علاء کااختلاف ہے اس لئے جب حلت وحرمت کسی شے

میں جمع ہو جاتی ہے تو اباحت ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شریعت میں اصل اباحت ہی ہے۔ آگر سنجاب کو شرعی طور پر ذرج کر دیا جائے تو اس کی کھال کے کیڑے پننا جائز ہے۔ کیونکہ وہ کھال بھی ذبح سے پاک ہو جائے گی- البتہ دباغت سے اس کے بال پاک نہیں ہوں ھے۔ اس لئے کہ دباغت کابالوں پر اثر نہیں ہو تا اور بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ دباغت سے بال بھی پاک ہو جائیں گئے کھال کے تابع

حضرت امام شافعی کی ایک روایت بھی ہی ہے اس مسلم کی توثیق کی استاذ ابو اسحاق اسفراین اور رؤیانی اور ابن ابی عصرون وغیرہ نے ' کی نے بھی اس کو پندیدہ کہا۔ چو نکه محابہ کرام حضرت عمر کے زمانہ میں گھو ژول کے بالوں کا بنا ہوا کیڑا تقسیم کیا کرتے تھے مالا نکہ ان گھوڑوں کو مجوسی ذیج کیا کرتے تھے یعنی شرعی طور پر ذرج نہ ہونے کے باوجود بھی صحابہ کرام اس کو پاک سمجھتے تھے۔ صیح مسلم میں ابو الخیر مرثد بن عبداللہ کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن وعلہ کو اس فتم کے کیڑے بہنتے ہوئے

و یکھا تو میں نے ان سے وریافت کیا کہ جب ہم سفر میں مغرب کی طرف جاتے ہیں تو مجوسی مینڈھا ذرم کرکے لاتے ہیں۔ ہم اس کو استعال نہیں کرتے۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ میں نے اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وریافت

كياتهانوآب نے ارشاد فرمايا كه ايسے جانورجن كوغيرمسلم نے ذريح كيابوان كى كھال دباغت سے پاك ہوجائے گا-سنجاب کے طبی فوائد اگر سنجاب کا گوشت کسی مجنون کو کھلایا جائے تو اس کا جنون جاتا رہے گااور جو مخص امراض سودایہ میں

مبتلا ہو اس کو بھی اس کا کھانا نفع دیتا ہے۔

كتاب المفردات ميں مرقوم ہے كه سخاب كے اندر كرى كم ہے كيونكه اس كے مزاج ميں رطوبت كاغلبه زيادہ ہے اور قلت حرارت کی وجہ بیہ ہے کہ اس کی غذا میں میوہ جات داخل ہیں۔اسی وجہ سے گرم مزاج والے اور جوانوں کو اس کا کیڑا پہننامناسب ہے اس کے اندر گرمی معتدل طور پر آتی ہے۔

## السندواةالسنه

(ماده بحيثريا) السندواة السنه ماده بحيثريا كوكتي بينالسندواة السندواة السندل

(آگ کا جانور) سندن بیہ وی جانور ہے جس کو سمندل بھی کہتے ہیں جس کا تذکرہ اہمی پچھے صفحات پہلے کیا جاچکا ہے۔ نیز سندل

عمر بن قبس کی کا بھی لقب ہے۔ محدثین کے نزدیک ان کی روایت قابلِ اعتاد نہیں ہے۔ ابن ماجہ میں ان سے دو ضعیف روایت مروی ہیں۔

# السِنَّوْر

(بلی) السنور (سین پر کسرہ نون پر تشدید) بلی اس کا واحد سنانیر آتا ہے۔ یہ جانور متواضع ہے۔ انسانوں کے گھروں سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالی نے اس کو چوہوں کے دفع کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ عربی میں اس کے بہت نام ہیں۔ اس کی کنیت ابو خداش ' ابو غزوان ' ابو الہیشم ' ابو شاخ ہے۔ بلی اور اعرابی کا قصہ اس کے ناموں سے متعلق مشہور ہے وہ یہ ہے کہ کسی اعرابی نے ایک بلی کیڑی مگراس کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ جانور کیا ہے۔ جس شخص سے وہ ملتا اس سے اس کا نام بوچھتا۔ ہر شخص نے اس کے مختلف نام بنائے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

پهلاهخص: يه سنور ج- دو سراهخص: يه برة ج- تيسراهخص: يه قط ج-چو تفاهخص: يه صنيون ج- پانچوال هخص: يه خيدع ج- چھڻاهخص: يه خيطل ج-ساتوال هخص: يه دَم ج-

اس اعرابی نے خیال کیا کہ جس جانور کے استے نام ہیں وہ قیمت میں بھی گراں ہو گا۔ چنانچہ وہ اس بلی کو فروخت کرنے کی غرض سے بازار پنچاوہاں اس سے کسی نے پوچھ لیا کہ یہ بلی کتنے کی پیچو گے اعرابی نے جواب دیا سو درہم کی۔ خریداریہ من کر تعجب سے بولا سو درہم ؟ اگر تم کو اس کا نصف درہم ہی مل جائے تو بہت ہے۔ اعرابی نے یہ من کر بلی کو پھینک دیا اور کہنے لگا کہ خدا کی پناہ استے نام اور استے دام یعنی نام تو بہت ہیں اور دام پچھ بھی نہیں ہیں۔ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مونث کے لئے لفظ سنورہ آ تا ہے۔ مطریقہ پر صفادع (مینڈک) کامونث صفادع آتا ہے۔

مديث من بلي كا تذكره:

"ماکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے گھرانے میں تشریف لے جاتے اور اس کے قریب جو دو سرے گھرتھ وہاں پر نہیں جاتے تھے۔ دو سرے گھر والوں نے آپ سے شکایت کی کہ حضور وہاں تو تشریف لے جاتے ہیں اور ہمارے یمال قدم رنجہ نہیں فرماتے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ تمہارے یمال کتارہتا ہے اس وجہ سے میں نہیں آئا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ان کے یمال بھی تو بلی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بلی تو سبع ہے ، یعنی بلی اور کتاایک تھم کے تحت میں نہیں آتے "۔

رادی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

تعیم بن حماد نے کتاب الفتن ابو شریحہ الغفاری صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے:۔ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن قبیلہ مزنیہ کے دو شخص سب سے آخر میں پہنچنے والے ہوں گے 'وہ ایک پیاڑی سے جن میں دہ پوشیدہ تھے نکل کر ایک مقام پر آویں گے دہاں آکر بجائے آدمیوں کے دہ جنگی جانور دیکھیں گے 'وہاں سے نکل کر وہ مدینہ کا رخ کریں گے اور جب آبادی کے قریب پہنچیں گے تو آپس میں کہیں گے کہ آدمی کمال گئے یمال تو کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ ان میں سے ایک کے گا کہ اپنے اپنے گھرول میں ہوں گے۔ چنانچہ وہ گھروں کے اندر جاکر دیکھیں گے تو بستروں پر بجائے لوگوں کے وہ لومٹیاں اور بلیاں دیکھیں گے۔ ان میں سے ایک دو سرے ہے کیے گلاکہ میرے خیال میں تولوگ بازار میں خرید و فروخت کر رہے ہوں گے وہاں چل کر دیکھنا چاہیے۔ یہ سوچ کر وہ گھروں سے چل دیں گے اور چلتے چلتے مدینہ کے دروازہ پر آکر کھڑے ہو جائیں گے ' دروازے پر دو فرشتے

کھڑے ہوئے ملیں گے وہ ان کی ٹانگیں پکڑ کر تھنچتے ہوئے میدانِ محشر میں لادیں گے''۔ عجیب واقعہ ا کئے آبان ایس کریلی تھی جو اس کی نشست گاہ میں حاضرباش رہتی تھی۔ آگر کوئی حاجت مندان سے ملاقات کے کی میں ایکا دیتا۔ بلی

سیست کے آتا اور اس کے پاس کوئی ملاقات کاذر بعیہ نہ ہو تا تووہ ایک پرچہ میں اپنی صاحت لکھ کر ملی کے گلے میں ایٹکا دیتا۔ بلی اس کو لے کر رکن الدولہ کے پاس پہنچ جاتی۔ وہ اس پرچہ کو پڑھ کر اس کاجواب لکھ کر بلی کے گلے میں ڈال دیتاوہ اس کو صاحت مند کے پاس پہنچادیتی۔

بیان کیاجاتا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے اہل کشتی کو چو ہوں سے اذبیت پہنچنے گئی تو آپ نے شیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اس سے شیر کو چھینک آئی اور چھینک کے ساتھ بلی نکل پڑی- اسی بناء پر بلی کی صورت شیر سے زیادہ مشابہ ہے- جب تک انسان بلی کو نہ دکھیے اس وقت تک شیر کا تصور نہیں کر سکتا۔ بلی کی لطافت و ظرافت کی دلیل میہ ہے کہ وہ اپنے لعابِ دہمن سے اپنے چرہ کو صاف کرتی ہے۔ اگر اس کے بدن پر کوئی چیز لگ جاتی ہے تو وہ اس کو فوراً چھڑا دیتی ہے۔

جب موسم مرما کا آخر ہو تا ہے تو نر کی شہوت میں ہیجان پیدا ہو تا ہے۔ جب ماد ہ تولید کی سوزش سے اس کو تکلیف ہونے لگتی ہے تو وہ بہت چیختا ہے جب تک وہ مادہ خارج نہیں ہو تا اس کو سکون نہیں ہو تا۔

جب بلی کو بھوک لگتی ہے تو وہ اپنے بچوں کو کھاجاتی ہے اور سے بھی بیان کیاجاتا ہے کہ وہ شدتِ محبت سے ایساکرتی ہے۔ چنانچہ جاحظ کا قول ہے ۔

جاء ت مع الاشفین فی هودج تزجی الی النصرة اجنادها ترجمه: وه وونشان کے کر بودج میں آئی اور اپنا کشکروں کو فتح مندی کی طرف بنکانے گی۔

ترجمہ ہوں کہ وہ اپنے اس فعل میں ہلی کی طرح ہے کہ وہ اپنے نیچے کھانے کاارادہ کرتی ہے۔ سرجمہ ہوں کہ وہ اپنے اس فعل میں ہلی کی طرح ہے کہ وہ اپنے نیچے کھانے کاارادہ کرتی ہے۔

بلی جب پیشاب کرتی ہے تو اس کو چھپادیتی ہے تا کہ چوہااس کو سو تکھنے نہ پائے اور سو تکھ کر بھاگ نہ جائے کیونکہ چوہااس کے بول و براز کو پہچانتا ہے۔ پیشاب پائخانہ کرکے اول وہ اس کو سو تکھتی ہے اور جب دیکھتی ہے کہ بو سخت ہے تو اس کو مٹی وغیرہ سے ڈھانپ دیتی ہے تاکہ بدبو اور جرم دونوں چھپ جائیں۔

علامہ زمخش فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے بلی کو یہ سمجھ بوجھ اس وجہ سے دی ہے تاکہ انسان اس سے عبرت حاصل کریں کہ یہ بھی اپنابول و براز پوشیدہ کر دیا کریں۔ جب بلی کسی گھر سے مانوس ہو جاتی ہے تو یہ بلی کسی دو سری بلی کو وہاں نہیں آنے دیتی-اگر کوئی آ جاتی ہے تو دونوں میں سخت لڑائی ہونے لگتی ہے- اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ دونوں کے اندر رقابت کی آگ سلگ جاتی ہے۔ گھریلو بلی یہ خیال کرتی ہے کہ کمیں مالک غیر بلی سے مانوس ہو جائے اور اس کو میری خوراک میں شریک کر لے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگر شریک بھی نہ کرے تو مالک کی محبت بث نہ جائے۔ اگر بلی کسی وقت مالک کی کوئی ایسی چیز چرالیتی ہے جو مالک نے احتیاط سے رکھی ہو تو بلی اس ڈرے کہ کمیں ماری نہ جاؤں لے کر بھاگ جاتی ہے۔ مالک اپنے پاس سے جب اس کو دفع کرنا چاہتا ہے تو خوشامد کرنے لکتی ہے اور اپنابدن اس کے پیروں پر مس کرنے لگتی ہے۔ وہ ایسااس وجہ سے کرتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ خوشامد کرنے سے اس كواب مقدى معانى ال جائك.

الله تعالى نے التمى كے دل ميں بلى كاخوف ركھ ديا كيونكم التى جب بلى كو دكھ ليتا ہے تو بھاگ جاتا ہے كيونكم يہ مشہور ہے كم الل ہند کا یک نشکر جس میں ہاتھی بھی تھے ہلی کی ہدولت فکست کھاگیا۔ ہلی کی تین قشمیں ہیں (۱) اہلی (۲) وحثی (۳) سنور الزباد-

ا پل اور وحثی دونوں کے مزاج میں غصہ ہے۔ زندہ جان کر بیہ بھاڑ کر کھاجاتی ہے۔ کئی باتوں میں بلی انسان کے مشابہ ہے۔ مثلاً انسان کی طرح وہ جھینکتی ہے اور انگزائی لیتی ہے اور ہاتھ بردھاکر چیز لیتی ہے۔ بلی سال بحرمیں دو مرتبہ بچے دیتی ہے اس کی مت حمل پچاس دن ہے۔ جنگلی بلی کاڈیل ڈول اہلی بلی سے زیادہ ہو تا ہے۔ جاحظ کہتے ہیں کہ علاء دین کا قول ہے کہ بلی کاپالنامتحب ہے۔ مجلمہ کا بیان ہے کہ ایک مخص نے قامنی شریح کی عدالت میں کسی دو سرے مخص پر بلی کے بیچے کی ملکیت کے بارے میں دعویٰ دائر کر دیا-قاضی صاحب نے مدعی سے گواہ طلب کیاوہ کہنے لگا کہ میں الی بلی کے لئے گواہ کمان سے لاؤں جس کو اس کی مال نے ہمارے گھر جنا تھا۔ اس پر قامنی صاحب نے تھم دیا کہ تم دونوں اس بچے کو اس کی مال کے پاس لے جاؤ۔ آگر دہ اس کو دیکھ کر ٹھسری رہی اور کہیں نہ جائے۔ پھراس کو دودھ پلانے لگے توبہ بچہ تیراہے اور آگر وہ بال کھڑے کرکے غرانے لگے اور بھاگ جاوے توبہ بچہ تیرانہیں ہے۔ بلی کا شرعی تھم ا جنگلی اور گھریلو بلی کا کھانا حرام ہے- دلیل وہ حدیث ہے جو ما قبل میں آچکی ہے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ بلی کا شرعی تھم ا بلی در ندوں میں سے ہے اس سے آپ کا منشاء تھم کو بیان کرنا ہے کہ جس طریقتہ پر در ندوں کا گوشت حرام ہے اس طریقتہ پر بلی کا گوشت حرام ہے۔ بیعتی وغیرہ نے ابو زبیرے اور انہوں نے حضرت جابڑے یہ حدیث نقل کی ہے آنحضور صلی الله عليه وسلم نے بلي كے كھانے سے منع فرمايا۔ صحيح مسلم و مسند امام احمد دسنن ابو داؤد ميں بيه حديث موجود ہے كه آپ صلى الله علیہ وسلم نے بلی کی خرید و فروخت کرنے ہے منع فرمایا۔ بعض علاء نے اس حدیث کو جنگلی بلی پر محمول فرمایا کہ بیج و شراء کی ممانعت جنگلی بل سے ہے۔ بعض فقهاء فرماتے ہیں کہ نمی تحری نہیں ہے بلکہ تنزیمی ہے حتی کہ آگر لوگوں میں اس کارواج ہدایا وغیرہ دینے کی صورت میں ہو جاتا ہے یالوگ اس کو رعایت پر لیتے ہیں توبہ اس قبیل پر ہو جائے گی جس کے اندر نفع ہو تا ہے۔اس صورت میں بیج جائز ہوگی اور اس کی قیمت بھی حلال ہوگی ہی امام شافعی کامسلک ہے۔ باب الهاء میں ہرة کے بیان میں اس سلسلہ میں مزید تفسیل آئے گی۔ جنگلی بلی کے بارے میں روایتیں مختلف ہیں۔ اکثر روایتیں اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں اور گھریلو بلی حرام ہے۔

بلی کی ضرب الامثال اور کماو تیں | الل عرب کے درمیان ایک کماوت مشہور ہے اثقف من سنور کہ وہ بلی سے بھی زیادہ كرن من تيز ب- اثقف كر معنى آت ميں كرنے ميں علمت كرنا- كما جاتا ہے دجل

یقف اس مرد کے بارے میں ہیں جو ایکے میں تیز ہو۔ آیک دو سری کماوت ہے کہ کانۂ سنور عبدالله کہ وہ عبداللہ کی بلی ہے۔ یہ مثال اس آدمی کے سلسلہ میں دی جاتی ہے جو بھولا بھالا کم علم ہو۔ جس طرح اردو میں ایسے مخص کے بارے میں کہاوت ہے کہ وہ

الله تعالی کی گائے ہے۔بشار ابن بروشاعرنے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل شعر کماہے۔

ابا مخلف مازلت تباح غمرة صغيرا فلما شبت خيمت بالشاطى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمه: . ابو مخلف تو بچین مین بیشه چلاتا ربااور جب نوجوان موا تو ساحل دریا پر خیمه لگایا-

کسنور عبدالله بیع بدرهم صغیرًا فلما شب بیع بقیراط ترجمہ: جیساکہ عبدالله بیع بقیراط ترجمہ: جیساکہ عبدالله کی بلی جو بحین میں توایک درہم میں فروخت ہوئی ادرجب بڑی ہوگئی توایک قیراط میں بچی گئے۔
علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فہ کورہ بالا کماوت جو شاعرنے اپنے شعر میں استعال کی ہے یہ کلام عرب کے مزاح سے میل نہیں کھاتی بلکہ موضوع معلوم ہوتی ہے۔ ابن فلکان فرماتے ہیں کہ میں نے اس کماوت کے بارے میں کافی معلومات کیں لیکن جھے کو بچھ سراغ نہ فل سکا۔ البتہ شاعر مشہور فرزدتی کا ایک شعرط ہے۔

رأیت الناس یزدادون یوماً فیوماً فی الجمیل و انت تنقص ترجمہ: لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ بجائے ترقی کے نترلی کر رہاہے۔ نترلی کر رہاہے۔

کمثل الهورة فی صغریغالی به حتی اذا ما شب یوخص ترجمہ:۔یا تیری مثال بلی جیسی ہے کہ جب تک دہ کمن رہتی ہے اس کی قیت بڑھتی جاتی ہے اور جب دہ بوڑھی ہوجاتی ہے تواس کی قیمت گھٹ جاتی ہے۔

بلی سے طبی فوائد اگر گھریلو بلیوں میں سے کوئی فخص کانی بلی کا گوشت کھالے تو جادو اس پر اثر نہ کرے۔ آگر بلی کی تلی کسی سکھاکر استخاصہ عورت کے کمر میں باندھ دیا جائے تو استخاصہ کا خون بند ہو جائے گا۔ آگر بلی کی دونوں آئکھیں سکھاکر ان کی دھونی کوئی فخص لے تو وہ جو چیز طلب کرے گا پوری ہوگی اور جو مخض اس کا پھاڑنے والا دانت اپنے پاس رکھے گاتو رات کے وقت ڈر نہیں لگے گا۔ آگر بلی کا دل اس کے چڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھا جادے تو دشمن غالب نہ ہو سکے گا۔ آگر کوئی مخض بلی کا پہتہ آئکھوں میں لگا لے تو رات کو بھی ایسے ہی دیکھے جیسے دن میں دیکھتا ہے۔ آگر اس کو نمک ' زیرہ اور کرمانی کے ساتھ ملا کر پر انے اور وائمہ قسم کے زنموں پر ملا جائے تو زخم اجھے ہو جائیں گے۔ آگر جماع کے وقت بلی کا خون ذکر پر مل لیا جائے تو مفعول بہ (ہوی وغیرہ)

علامہ قزوینی کا قول ہے کہ آگر سیاہ ہلی ادر سیاہ مرغی کا پیتہ لے کر دونوں کو سکھالیا جائے۔ پھراس کو پیس کر سرمہ بیں ملالیا جائے اور آنکھ بیں نگلیا جائے سے آگر سیاہ ہلی کا پیتہ لے کر اور آنکھ بیں نگلیا جائے تواس محض کو جن دکھلائی دینے گئے اور اس کی خدمت کرنے گئے یہ عمل مجرب ہے۔ آگر سیاہ ہلی کا پیتہ لے کر بعدر نصف در ہم روغن زیتون میں حل کرکے لقوہ کا مریض اپنی ناک میں ڈالے تو اچھا ہو جائے۔ جنگلی ہلی کی ہڑی کا گودہ عسرالبول کے لئے عجیب تا شیرر کھتا ہے۔ آگر اس کو چنے کے پانی میں بھگو کر اور آگ میں پکا کر نمار منہ حمام کے اندر لیا جائے تو گر دہ کے درواور عسر البول کو فائدہ دی۔

فاعل سے بے حد محبت کرنے لگیں۔ اگر بلی کے گردہ کی کسی حاملہ عورت کو دھونی دی جاوے تو جنین ساقط ہو جائے۔

بفول قزویی آگر عورت بلی کے دماغ کی دھونی لے تو رحم سے منی خارج ہو جائے گی۔ بلی کی خواب میں تعبیر کابیان انشاء الله بب القاف لفظ قط کے بیان میں آئے گا۔

تیسری قتم بلی کی سنورالزیادہے۔ یہ سنوراہلی کی طرح موٹی ہوتی ہے لیکن اس کاڈیل ڈول پڑا ادراس کی دم لمی ہوتی ہے۔اس کے بالوں کا رنگ سابتی ماکل ہوتاہے ادر بعض دفعہ وہ حیت کبری ہوتی ہے۔ یہ بلاد ہنداور سندھ فیصے لائی جاتی ہیں۔ زباد ایک قتم کا

میل ہوتا ہے جو اس کی بغلوں اور دونوں رانوں اور پاخانہ کے مقام کے اردگر دیایا جاتا ہے۔ اس کے اندر خوشبو ہوتی ہے- یہ نہ کورہ تینوں اعضاء ہے ایک چھوٹے چمچے سے نکالاجاتا ہے اس کے بارے میں کچھ گفتگو باب الزامیں گزر چکی ہے۔ سنور الزباد كاشرى تحكم السنور الزباد بلى كاكهانا حرام ہے-جس طريقي راور دونتم كى ندكورہ بلى كا كھانا حرام ہے اور زباد جس سنور الزباد كاشرى تحكم الك فتم كى خوشبو آتى ہے- يد پاك ہے-مادردى اور رويانى كتے ہيں كه زباد دريائى بلى كادودھ ہو تا ہے جو مشک کی طرح حاصل کیاجاتا ہے۔ دریا کے قریب رہنے والے اس کا استعال کرتے ہیں۔ اس بات کا مقتفے یہ ہے کہ یہ پاک ہونا چاہیے۔ لیکن سوال ہے کہ غیر ماکول اللحم جانوروں کاجو دریا کے اندر رہتے ہیں۔ دودھ پاک ہے یا نہیں اگر پاک ہی تشکیم کرلیا جائے تو میں محل کلام ہے کہ سنور الزباد بری ہے یا بحری ہے ، صحح بات یہ ہے کہ یہ خشکی کاجانور ہے۔

## السنونو

(ابابیل) السنونو (سین پر ضمه) واحد سنونة آتا ہے- ابابیل کی ایک قتم ہے- اس سلسلہ میں جمال الدین رواحہ نے کیا عمدہ

فاتت اليه في الزمان المقبل وغربية حنت الى وكرلها ترجمہ: وحثی جانور کی طرح جو اپنے گھونسلے میں پہنچی ہو تو بھی آئے گا آئندہ زمانے میں اس انداز ہے۔

بالعاج ثم تقهقهت بالصندل فرست جناح الابنوس وصفقت

ترجمہ:۔ تیرے بازو آبنوس کے طریقے پر ہیں اور ان پر ہاتھی دانت جیسی بند کیاں ہیں اور ان بند کیوں پر صندل ڈال دیا گیا

ابابیل کا تفصیلی بیان باب الخاء میں خطاف کے بیان میں گزر چکاہے وہاں پر ملاحظہ کر لیا جائے۔اگر اس کی دونوں آنکھیں لے کر سمی پارچہ میں لپیٹ کر سمی تخت یا چار پائی میں لاکا دیا جائے تو جو اس پر سوئے گا نیند نہیں آئے گی-اگر چڑیوں کے رہنے کی جگہ اس کی دھونی وی جائے تو چڑیاں بھاگ جائیں گی- اگر بخار والے کو اس کی دھونی دی جائے تو بخار جاتا رہے گا-

# السودانيهوالسواديه

(ایک چریا) السودانیه والسوادیه بقول این سیده به انگور کمانے والی چریا ہے-

حکایت: ۔ ملکِ روم میں ایک پیپل کا درخت تھااور اس درخت پر ایک پیٹل کی سودانیہ جس کی چونچ میں زیتون کا کھل تھااس کی عجیب وغریب خاصیت سیر تھی کہ جب زینون کے پھل کاموسم آتا تووہ چڑیا آواز کرتی جس کی وجہ ہے اس علاقہ میں جتنی اس قشم کی چڑیاں ہوتی تھیں وہ اس کے پاس تین تین زیتون کے پھل لاتی تھیں۔ایک پھل ان کی چونچ میں ہو تا اور دو پنجوں میں دہاکر اثر تیں اور لا کر پیتل والی چڑیا پر بارش کی طرح ڈال دیتی تھی۔ پس اہل شہر جس کو جنتنی ضرورت ہوتی اٹھاکر لیے جاتے۔علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ یہ چڑیا وہ چڑیا معلوم ہوتی ہے جس کو زور زور کہتے ہیں اور جس کابیان باب الزاء میں گزر چکا ہے۔ السودانيي كے طبی فوائد اسودانيات كا گوشت بارديا بس اور ردى ہو تا ہے۔ خاص طور پر اس كاجو لاغر ہو- بهترين گوشت اس كا

ہے جو جال سے شکار کی گئی ہوں۔ اس کا گوشت دماغ کے لئے مصر ہے لیکن شور بہ دار کھانے سے اس کے نقصان میں کی ہو جاتی ہے۔ اس کے کھانے ہے۔ اس کے کھانے ہے۔ اس کے کھانے ہے۔ اس کا کھانا مفید ہے۔ اس کے کھانے ہے ایس کا کھانا مفید ہے۔ چو نکہ یہ چڑیا حشرات اور جراد یعنی ٹڈی کھاتی ہے اس لئے اس کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ اس بناء پر اس کے گوشت میں صدت ہے اور بد بو ہوتی ہے۔ رونس نامی محض نے پر ندوں کو تین در جوں میں رکھا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ خشکی کے پر ندوں میں سب سے بر تریہ پر ندے ہیں:۔

. بيات المرخ (۲) شخرور (۳) سانی (۴) جل (۵) دراج (۲) طيهوج (۷) شفنين (۸) فرخ الحام (۹) فاخته (۱۰) سلوي - والله تعالی اعلم (۱) رخ (۲) شخرور (۳) سانی (۴) جل (۵) دراج (۲) طيهوج (۷) شفنين (۸) فرخ الحام (۹) فاخته (۱۰) سلوي - والله تعالی اعلم

# السوذنيق

(باز)السوذنيق:بازكوكتے ہيں۔

# السوس

(گھن) المسوس: گھن ہیہ وہ کیڑا ہے جو اناج اور اون میں پیدا ہو تا ہے۔ چنانچہ جس غلہ میں سیر پیدا ہو تا ہے عرب لوگ اس کو طعام مسوس اور طعام مدود کہتے ہیں یعنی گھن کھایا ہوا یا کیڑالگاہوا غلہ-

مسی شاعر کا قول ہے۔

قد اطعمتنی دقلا حولیاً مسوّسا مدودًا حجر یا ترجمہ: نُونے مجھ کو سال بھرکا پر اناغلہ کھلایا جس میں تکنی آگئ تھی اور کیڑا لگ کربیکار ہو گیا تھا۔

مجاہد اور قادہ حق تعالیٰ کے اس قول کہ یَخلُقُ مَالاَ تَعَلَمُونَ (الله تعالیٰ وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جس کو تم نہیں جانے) کی تغییر میں کھتے ہیں کہ اس سے مراد پھلوں اور کیڑوں کے کیڑے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عرش کے داہنی جانب نور کی ایک نہر ہے جو وسعت میں ساتوں زمین اور ساتوں آسمان سے سر گنا زیادہ ہے۔ حضرت جبرا کیل علیہ السلام ہر روز ضبح کے وقت اس میں غوطہ لگا کر عنسل کرتے ہیں اس سے آپ کا جسد نور علیٰ نور ہو جاتا ہے اور آپ کا حسن و جمال اور جسامت دوبالا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ ایپ پروں کو جھاڑتے ہیں اور ہر ایک بال سے سر ہزار قطرے شیخے ہیں اور ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ سر ہزار فرشتے پیدا فرماتا ہو اور ان میں سے روزانہ سر ہزار فرشتے بیت العمور میں اور سر ہزار خانہ کعبہ میں داخل ہوتے ہیں اور قیامت تک پھران کی ہاری نہیں آتی۔ طبری فرماتے ہیں کہ مالا تعلمون سے مراد اللہ تعالیٰ کے وہ القابات ہیں جو جنتیوں پر ہوں گے اور جن کو نہ آتکھوں نے دیکھا اور نہ کاؤں سے سناہو گا۔ اور نہ بی دل میں میں کا خیال ہو گا۔

حرث بن الحكم سے روایت ہے كہ اللہ تعالى نے اگلى كتابوں میں جو آیات نازل فرمائى تھیں ان میں یہ مضمون بھی ہے (ا) اناالله
لا الله الا انا كہ اگر میں غلہ میں گھن نہ پیداكر تا تو بادشاہ ان كو خزانہ میں جمع كر لیتے - اگر مردہ لاش میں بدیو نہ پیداكر تا تو اس كو گھر
والے گھروں میں روك لیتے - من اناالله لا الله الا اناكہ میں ہى قحط زدہ ملكوں میں اناج كى فراوانى كر تا ہوں - میں ہى فلد كے نرخوں
میں گرانی پیداكر تا ہوں حالا نكہ فلد كے انبار كے ہوئے ہوتے ہیں -

انا الله لا اله الا انا- أكر ميس قلوب ميس اميديس پيدانه كر كاتو تفكرات كي وجه سے لوگ بلاك موجاتے- عمر بن مندنے جب متلس کو عراق کے غلہ سے محروم کرنا چاہا تو اس نے بیہ کہ<sup>اں</sup>

والحب يا كلمه في القرية السوس اليت حب العراق الدهر اطعمه ترجمہ: - کیا تو نے قتم کھالی ہے کہ تو عمر بحر عراق کا غلہ کھاجائے گا- حالا نکہ کسی شہریں جو غلہ ہو تاہے اس کو گھن ہی کھا تا

بيهق نے معرت عبداللہ ابن مسعود رضى اللہ عند سے روايت كى ہے كہ أكر كسى مخص من استطاعت ہوكہ وہ آسان ميں ياكسى الی جگه غله رکھے جمال چور کا گزرنه مواور نه اس کو گھن گھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ایساکرے کیونکہ ہر مخض کا خیال اپنے نزانه کی طرف لگارہتاہے۔

میخ العارف ابو العاس نے فرمایا کہ ایک عورت نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمارے یمال گھن لگے ہوئے گیہوں تھے ہم نے ان کو پوالیا اور ساتھ میں گھن بھی ہس گیااور ہمارے پہل گھن لگ گئی۔ ہم نے اُس کو چھلنی میں چھان لیا تو گھن زندہ نکل گئی۔ میں نے ان سے کماکہ اکابر کی معبت سلامتی کاباعث بن جاتی ہے۔ اس کے قریب قریب ایک وہ حکایت ہے جو ابن عطیہ نے سور و کہف کی تغییر میں بیان کی ہے' فرماتے ہیں کہ میرے والد سے ابو الفصل جو ہریؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنی مجلس وعظ میں یہ کہا کہ جو محض اہل خیر کی معبت افتایار کر تا ہے تو اس کی برکت اس کو پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ سگ امحابِ کمف نے صالحین کی محبت افتیار کی للذا آپ کی برکت سے اللہ تعالی نے اس کا ذکر قرآن شریف میں فرمایا جو قیامت تک لوگوں کے ورو زبان رہے گا- اس وجہ سے کماگیا ہے کہ جو مخص ذاکرین کی محبت میں بیٹھے گاوہ غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے اور جو صالحین کی خدمت کر تاہے اس کے مراتب بلند ہو جاتے ہیں۔

فائدہ عجیب وغریب مصنف "مصنف" مصنف" فی المحیوان" فرماتے ہیں کہ مجھ کو بعض اہلِ علم سے استفادہ ہوا ہے کہ اگر مدینہ مضوط رہیں مضوط رہیں مضوط رہیں گے میہ نام مندرجہ ذیل اشعار میں جمع کردیئے گئے ہیں: <sup>س</sup>

فقسمته ضيزى عن الحق خارجه الآكل من لا يقتدى بايمة

ترجم ناد عورے من اوجس فے ائمہ كاافتداء نہيں كياس كى قست ثيرهى ادروہ حق سے خارج ہے۔

سعيد' سلمان' ابوبكر' خارجه وخذهم عبيدالله عروه قاسم ترجمه: - للذا ان كااتباع كروده عبيد الله عروه "قاسم سعيد "سليمان ابو بكر فارجه-

آگر میں نام پریچ پر لکھ کر اٹکا دیتے جائیں یا سرپر چھونک دیتے جائیں تو درد سرجاتا رہے گا۔وہ آیات پاک درد سرمیں نافع ہیں ان کاذ کر باب الجیم میں لفظ جراد کے تحت میں گزر چکاہے۔

علامہ ومیری فرماتے ہیں کہ بعض اہلِ علم ہے مجھ کو بیہ بھی استفادہ ہوا ہے کہ مندرجہ ذیل اساء کو لکھ کر سربر اٹکا دیا جائے تو دردِ سراور آدھاسیسی جاتارہے گا۔وہ اساء یہ ہیں:۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم احدًا عليه ياراس بحق من خلق فيك الانسان والاضراس وكتبه والكتبة بلا قلم محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ولا قرطاس قو بقرار الله المحن واهدًا بهد الله بحرمة محمد بن عبد الله رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم اَلَمْ تَرَالَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّالظِّلَّ وَلَوْشَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكنا أسكن أيها الوجع والصداع والشقيقة والضربان عن حامل هذه الاسماء كم ما سكن عرش الرحمٰن وله ما سكن في اليل و النهار وهو السميع العليم و نُنزَّلِ مِنَ الْقُرُ آنِ مَا هُوَشِفَاءُ وَّرَحْمَةٌ لِلْمُوْمِنِيْنَ وَحَسُبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَصَلى الله عليه سيدنا محمدُ خاتم النبيين والمرسلين وعلى آله وصحبه وسلم-

نمبر ہمل است عمل بھی مجھ کو بعض ائمہ امامیہ سے پنچاہے اور مجرب ہے۔ چوب غاربر ایک جگہ جمال سورج نہ آتا ہو اور لکھتے وقت اور سختی کو لے جاتے وقت بھی سورج کا سامنا نہ ہو یہ عبارت لکھ کروہ سختی گیہوں یا بجو میں دبادی جائے تو اس میں گھن یا کیڑا نہیں گئے گا۔وہ اساء مندرجہ ذیل ہیں:۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم- اَلَمْ تَرَ اِلَى اللهِ عَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوَفْ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوْتُوْا فَمَاتُوا كَذَلَكَ يموت الفراش والسوس ويرحل باذن الله تعالى اخرج ايها السوس والفراش باذن الله تعالى عاجلا وإلا خرجت من ولاية امير المومنين على بن ابي طالب كرم الله وجهه ويشهد اليك انك شرقت لجام بغلة نبى الله سليمان بن داؤد عليهما الصلؤة والسلام

مرعی تعلم اس کا کھانا حرام ہے۔ چونکہ یہ ایک قتم کا کیڑا ہے۔

سی فرب الامثال کماو تیں اللے عرب کتے ہیں کہ العیاس سوس المال-خالد ابن صفوان سے پوچھاگیا کہ تمہار الوکا کیسا ہے ۔ کاس نے جواب دیا کہ وہ اپنے ہم عمر جوانوں میں سردار ہے۔ پھر سوال کیا گیا کہ روزانہ

اس کو کھانے کے لئے کیادیے ہو؟ جواب دیا کہ ایک درہم ہومیہ 'اس پراس سے کماگیا کہ تم تو صرف مہینہ ہیں تمیں درہم دیتے ہو
اوراس پر صرف تمیں درہم ماہوارہی خرچ ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ تمیں درہم ضائع ہوجاتے ہیں ہی کمترہے۔ بنبت اس
کے کہ گھن اونی کپڑوں میں لگ کر اس کو تیزی سے کھاجائے۔ اس کا یہ کلام جب حضرت امام حسن بھری کے سامنے پیش کیا گیا تو
آپ نے فرملیا کہ میں اس بات کی شمادت دیتا ہوں کہ خالد بن صفوان بنی تمیم کے خاندان سے ہے اور بنی تمیم بخل و تجوی میں شمرة
آفاق ہیں۔

#### السيد

(بھیڑیا) السید (سین پر کسرہ یاء ساکن) یہ بھیڑئے کے نامول میں سے ایک نام ہے۔ یمی نام ابو محمد عبداللہ ابن محمد بن سید بطلیوس کے دادا کا تھا۔ یہ ابو محمد ایک مشہور لغوی نحوی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بہت مفید کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مہم میں پیدا ہوئے اور الان میں ماہ رجب میں وفات پائی۔

#### السيدة

(مادہ بھیٹریا) السیدۃ (سین پر کسرہ یاء ساکن دال مفتوح) یہ بھیٹریا کی مادہ ہے۔ اس نام سے امام النحو واللغت محقق علامہ ابو الحن علی بن اساعیل بن سیدہ منسوب ہیں۔ علم لغت و نحو میں آپ کو امام کا درجہ حاصل تھا۔ اس فن میں آپ نے اپنی کتاب ''المحکم والمخصص'' تحریر فرمائی ہے۔ آپ اور آپ کے والد دونوں نامینا تھے۔ رہیج الاول ۴۵۰۰ پھیم بعمر ۲۰سال وفات پائی۔

#### سفنة

(ایک پرندہ) سیفنۃ: مصرکے اندرایک پرندہ ہے اس کی خاصیت سے ہے کہ اگر اس کے سامنے درختوں کے ہے ڈال دیئے جا کمیں تو یہ سب کو صاف کر جاتا ہے کوئی پہتہ باقی شیس رہتا۔ اس جانور سے ابواسحاتی ابراہیم ابن حسین بن علی المحدانی محدث کو تشبیہ وی جاتی ہے کیونکہ ان کی عادت شریفہ بھی کہی تھی کہ جب سے کسی محدث سے حدیث سنتے تو جب تک تمام حدیث معلوم نہ کر لیتے اس سے جدانمیں ہوتے تھے۔

### ابوسيراس

(ایک جانور) ابو مسیراس: بقول قزوین میر ایک جانور ہے جو جنگلوں میں رہتا ہے اس کے ناک کے بانسہ میں بارہ سوراخ ہوتے بیں۔ جب میہ سانس لیتا ہے تو اس کی ناک سے بانسری جیسی دکش آواز نکلتی ہے کہ جنگلی جانور تک سننے کے لئے اس کے اردگر دجمع ہو جاتے ہیں اور بعض جانور اس کی آواز سے مست ہو کر بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ میران کو پکڑ کر کھالیتا ہے۔ اگر کسی وقت کوئی جانور اس کے کھانے کے لائق شیں ہو تا تو وہ بے قرار ہو جاتا ہے اور الی بھیانک آواز نکالتا ہے کہ جانور ڈرکر اس سے بھاگ جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

# باب الشين

## الشادن

(ہرن) الشادی وال پر کسرہ: اس لفظ کا اطلاق اس نر ہرن پر ہو تاہے جس کے سینگھ نکل آئے ہوں۔ ہرن کا مفصل بیان ہاب انظاء میں ظبی کے بیان میں آئے گا۔ انشاء اللّٰہ تعالٰی۔

#### شادهوار

(ایک جانور) شادھواد: میہ ایک جانور ہے جو بلاو روم میں پایا جاتا ہے۔ قروینی ّ اپنی کتاب الاشکال میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے ایک سینگ ہوتا ہے جس میں بهتر شاخیں ہوتی ہیں جو اندر سے کھو کھلی ہوتی ہیں۔ جب ہوا جلتی ہے تو ان سینگوں میں سے بہت دل کش آواز تکلتی ہے جس کو سننے کے لئے جانور جمع ہو جاتے ہیں۔

قزوین رحمتہ اللہ علیہ نے کسی بادشاہ کاذکر کیا ہے کہ اس کے پاس کمیں سے اس جانور کاسینگ لایا گیا جس وقت ہوا چلتی بادشاہ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ اس کو اپنے سامنے رکھ لیتا تھا۔ اس میں ہے الیی عجیب و غریب آواز ٹکلتی تھی کہ بعض سننے والوں پر وجد طاری ہو جاتا تھااور جب اس کو پلٹ کر رکھ دیا جاتا تھاتو اس ہے ایسی غمگین آواز ٹکلتی کہ لوگ اس کو سن کر رونے کے قریب ہو جاتے تھے۔ .

### الشارف

(شترکان سال) الشادف شترکان سال-اس کے بارے میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی ایک صدیث ہے۔ فرماتے ہیں 'جنگ بدر کے مال نعیمت سے میرے حصہ میں ایک شارف آیا تھا اور ایک شارف مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مال خس میں سے عطا قربایا تھا۔ جب حسرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنما سے میرا عقد ہوا اور میں نے ولیمہ کا ارادہ کیا تو میں نے افر فر (زیورات) سناروں کے ہاتھ بچی تاکہ ولیمہ کی تاریخ میں اس سے اعانت حاصل کروں۔ چنانچہ بنی قینقاع کے ایک سنار سے میں نے وعدہ کر لیا کہ میرے ساتھ چل کر از خر لے لے ببلہ میں اپنے دونوں اونٹوں کے کباوے کے لئے سامان جمع کرنے کے لئے باہر چلاگیا تو میں اپنے دونوں اور پشت کا اور جب میں کٹریاں وغیرہ لے کر آیا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہانوں اور پشت کا گوشت کا نے لیا گیا ہیں۔ مجھ سے سے حالت ویکھی نہیں گئی۔ میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے ساتھ شراب یہ معاملہ کس نے کیا؟ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کا فعل ہے وہ اس مکان میں انصار کے ساتھ شراب یہ معاملہ کس نے کیا؟ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کا فعل ہے وہ اس مکان میں انصار کے ساتھ شراب نوشی کر رہے ہیں اور ایک مغنیہ بھی اس جماعت میں گاناگارہی تھی اور سے پڑھ دہی تھی "

الا یا حمزہ للشرف النواہ وهن معقلات بالفناء ترجہ: اے حمزہ! شرف کے علم برداروہ اونٹنیاں صحن میں بندھی ہوئی ہیں۔

ضع السكين في اللبات منها وضرجهن حمزة بالدماء ترجمہ:۔ آپ ان كے گلوں پر چھرى كھيروس ادر آپ ان كو چركھا أر داليں خون ريزى كريں-

وعجل من اطابيها لشرب طعاماً من قديد اوشواء

ترجمہ:۔ اور ان کے بہترین اجزاء بدن کابھناہوا گوش**ت مجلس شراب کے لئے تیار کریں**-

فانت ابو عمارة المرجى لكشف الضرعنا والبلاء ترجمد: اور آپ ابو عماره بین مجھے امید ہے کہ آپ ہم سے ضرر اور مصیبت کو دور قرماً کیں گے۔

ترجمہ:۔ اور آپ ابو عمارہ ہیں جھے امید ہے کہ آپ ہم سے صرر اور مطیبت کو دور قرما میں ہے۔ علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا باقی حصہ مشہور ہے اس کو امام بخاریؓ اور امام مسلمؓ نے روایت کیاہے حضرت حمزہ

عمامہ ویری مرات ہیں حامل طریف ہیں صفیف ہاں صفیہ وریب میں وقت اس است معاملہ وقت شراب نوشی جائز تھی شراب کی حرمت سید الشہداء رضی اللہ عنہ کایہ فعل شراب کے حرام کرنے سے قبل صادر ہوا تھا اس وقت شراب نوشی جائز تھی شراب کی حرمت غزوہ اُصد کے بعد ہوئی۔

#### الشاة

(بکری)الشاہ: بکری 'زکر اور مونث دونوں کے الئے استعال ہوتا ہے۔ شاہ کی اصل شاہتہ ہے اس لئے کہ اس کی تصغیر شعیب م آتی ہے اور تضغیرے کلے کی اصلی حرفوں کا پتہ چل جاتا ہے اور جمع شیاہ آتی ہے۔ عدد میں تین سے دس تک جمع استعال کریں گے اور ہے کمیں کے ٹلاٹ اَوَاربع شیاہ اور آگر تعدادہ س کے تو ہے کا طاب کا طابہ کا اور کی شاعر کا قول ہے ۔ لا ینفع الشاوی فیھا شاته ولا حماراہ ولا غلاته

ترجمہ: بعناہوا (بری کا) کوشت أسے فائدہ نہیں بنجاتا اور نہ کدھا اور نہ غلہ۔

کامل ابن عدی میں خارجہ بن عبداللہ بن سلمان کے حالات میں عبدالرحمٰن ابن عائدے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مخص کے پاس بحری ہواور اس کا دودھ اس کے کسی پڑوسی اور مسکین کونہ پنچے تو اس کو چاہیے کہ اس بحری کو ذریح کرڈالے یا بچ دے۔

تحکیم لقمان کا ایک واقعہ مشہور ہے۔ آپ کا کھمل نام لقمان بن عقاء بن بیرون تھا۔ آپ شرابلہ کے رہنے والے تھے۔ وہ واقعہ بیر ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو آپ کے مالک نے بمری دی اور فرمایا کہ اس کو ذریح کرکے اس کے گوشت کاوہ حصہ لاؤجو سب ہمتر ہے۔ چنانچہ آپ نے بمری کو ذریح کیا اور اس کا ول و زبان نکال کر مالک کے سامنے پیش کر دیا۔ وہ سرے دن مالک نے پھران کو ایک بکری دی اور کما کہ اس کے گوشت کاوہ حصہ لاؤجو سب سے خراب ہے۔ آپ نے اس کو بھی ذریح کیا اور اس کا دل و زبان نکال کر مالک کے سامنے پیش کر دیا۔ وہ سرے ہو سکتا ہے؟ آپ نے مالک کے سامنے پیش کر دیا۔ مالک نے تعجب کیا اور دریافت کیا کہ ایک بی جزاچھا بھی ہو اور برا بھی ہو یہ کسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے مالک کے سامنے پیش کر دیا۔ مالک بی بھر تین بھر کیا ور شرافت ہو اور بی دونوں چیزیں بدتر ہیں جب کہ اس کی ذات بھی بھلائی اور شرافت ہو اور بی دونوں چیزیں بدتر ہیں جب کہ اس کی ذات بھی شرافت و بھلائی نہ ہو۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ حضور اگرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسان کے جہم میں موشت کا ایک گلزا ہو تا ہے۔اگر وہ صحیح و سالم ہے تو تمام بدن صحیح و سالم ہے اور اگر اس میں بگاڑ پیدا ہو گیا تو تمام جسم میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ انسان کا قلب ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت حکیم لقمان کا مالک بیت الخلاء گیااور وہاں دیر تک بیشارہا۔ آپ نے پکار کر کما کہ بیت الخلاء میں دیرِ تک بیٹھنانہ چاہیے۔ کیونکہ اس جگہ دیر تک بیٹھنا جگر کو چیر تاہے 'ول کو مار تاہے اور بواسیر پیدا کر تاہے۔

حضرت حکیم لقمان بنے اپنے بیٹے 'جس کانام ٹاران تھا کو وصیت کی تھی کہ اے بیٹے! کمین آومی سے بچتے رہناجب تم اس کا اگرام کرواور شریف آدمی سے جب تم اس کی اہات کرواور تھند سے جب تم اس کی جو کرواور احمق سے جب تم اس سے خداق کرواور جاتل سے جب تم اس کی مصاحبت کرواور فاجر سے جب تم اس سے جھڑا کروا ہے بیٹے تین چیزیں قاتل تحسین ہیں (ا) کسی مخص کو اس کی غیر موجودگی میں جملائی سے یاد کرنا (۲) بھائیوں کابار اٹھانا (۳) مفلسی میں دوست کی مدد کرنا-

ابتداء میں غصہ کرنا جنون ہے اور اس کا آخر ندامت و شرمندگی ہے تین چیزیں ایک ہیں جن میں ہدایت مقسم ہے (ا) اپنے خیر خواہ سے مشورہ طلب کرنا(۲) دشمن اور حاسد کے ساتھ خیرخواہی سے پیش آنا (۳) ہر کسی کے ساتھ محبت سے پیش آنا- وھو کہ کھانے والاوہ مخص ہے جو تین پر بھروسہ کرے:۔

(۱) وہ قمخص جو بغیرونیکھے کسی کی تصدیق کر تاہو (۲) جو کسی نا قاتلِ اعتبار همخص کا اعتبار کر تاہو (۳) وہ ممخص جو کسی ایک چیز کی حرص کرے جو اس کو دستیاب نہ ہوسکے۔

آر تُو چاہے کہ حکمت سے قوت حاصل کرے تو عور تول کو اپنی جان کا مالک نہ بنا۔ کیو نکہ عورت کی ذات ایک الی جنگ ہے محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ جس سے صلح ناممکن ہے۔ عورت کی خاصیت سے ہے کہ آگر وہ تھے سے محبت کرنے لگے تو تھے کو کھاجاتے اور آگر تیرے سے بغض رکھے تو تجھ کوہلاک کر دے۔

علامه زمخشري ّا پي كتاب "الابرار" ميں تحرير فرماتے ہيں كه أكر مجھے حلال كي ايك روثي بھي مل جاتي تو ميں اس كو جلا كر مريفنوں کی دوا میں استعال کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کوفد کی بھریاں جنگل کی بھریوں کے ساتھ مخلوط ہو گئیں تو امام ابو حنیفہ کے دریافت کیا کہ بکری کی عمر کتنی ہوتی ہے؟ معلوم ہوا کہ سات سال۔ چنانچہ آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت استعال نہیں کیا۔

ما ان دعاني الهوى لفاحشة الاعصاه الحياء والكرم ترجمہ:۔ جب بھی خواہش نفسانی نے مجھ کو کسی فخش کام کی طرف راغب کرنا چاہاتو میرے حیاء و کرم نے اس کی نافرمانی

فلا الى حرمة مدرت يدى ولا مشت بى لريبة ترجمه: الندامي نه توا بنا ہاتھ برها اور نه ميراقدم جھ كوكسى برے كام كے لئے لے كرچلا-

تاریخ ابن خلکان میں فدکور ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ بشام بن عبدالملک نے اعمش کو لکھ کر بھیجا کہ وہ حضرت عثان غنی رضی الله تعالی عند کے مناقب اور حضرت علی کرم الله وجهد کے مناقب کے مساوی لکھ کر میرے پاس بھیج دے۔ اعمش نے وہ خط قاصد کے ہاتھ سے لے کر پڑھااور پڑھ کر بکری کے منہ میں دے دیا۔ بکری اس کو چباگئی۔ اس کے بعد قاصد سے مخاطب ہو کر کما کہ خلیفہ سے کمہ دینا کہ جو پچھ میں نے کیا ہی اس کے خط کاجواب ہے۔ یہ س کر قاصد چل دیا۔ پھر تھوڑی دور جاکر لوث آیا اور کہنے لگا کہ ظیفہ نے معم کھائی تھی کہ آگر توجواب کے کرنہ آیا تو میں جھے کو قتل کر دول گا- قاصد نے اپنے بھائیوں کو چ میں ڈال دیا- انہوں نے اعمش كوخوشامدكركے جواب لكھنے پر آمادہ كرليا- چنانچہ انهوں نے خليفہ كے نام خط لكھاجس كامضمون يہ تھا: ـ

ا العد أكر حضرت عثمان غنى رضى الله تعالى عنه مين دنيا بھركى خوبيال موں تو اس سے تم كو كوئى نفع نهيں ہے۔ اور اكر بفرض محال حضرت على كرم الله وجهه ميں دنيا بھركى برائياں موں تو اس سے تهمارا كوئى نقصان نہيں۔ للذا آپ كو چاہيے كه اپنے نفس ميں غور

اعمش کانام سلیمان بن مران تھا۔ آپ مشہور تابعی ہیں۔ آپ نے حضرت انس بن مالک اور ابوبکر التقفی رضی اللہ تعالی عنماکو دیکھا تھااور ابو بکر تقفی کی سواری کی رکاب پکڑی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا کہ بیٹا تو نے میری رکاب کیا پکڑی بلکہ تو نے اپنے رب کا اكرام كيا-اعمش كااخلاق بهت پاكيزه تھااور بهت خوش مزاج واقع ہوئے تھے۔ ستر سال بتك آپ كى تكبيراد كى فوت نهيں ہوئى۔

ان کے متعلق عجیب وغریب داقعات مشہور ہیں منجملہ ان کے ایک سے ب کہ ایک مرتبہ آپ کااپی بیوی سے جھڑا ہو گیا۔ میوی گوفه کی عورتوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھی اور خود اعمش بدصورت تھے۔ اسی اثناء میں ایک مخص جس کانام ابو البلاد بقاحديث شريف پڑھنے آيا۔ آپ نے اس سے فرمايا كه ميرے اور ميري بيوى كے درميان تعلقات كشيدہ مو كئے بين للذاتم اس کے پاس جاؤ اور اس کو بتلاؤ کہ لوگوں کے نزدیک میرا کیامقام ہے اور کتنی وقعت ہے۔ چنانچہ وہ گئے اور بیوی صاحبہ سے کما کہ الله تبارك وتعالى نے آپ كى قسمت اچھى بنائى كە آپ كااور ان كاساتھ ہوگيا-موصوف ہمارے شخ اور استاذ ہيں- ہم ان سے دينى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصول اور حلال وحرام کے احکام سکھتے ہیں۔ لنذا آپ ان کے ضعف بھراور ٹانگ کی خرابی سے دھوکہ میں نہ پڑیں۔ اس مخص کا آخری جملہ مُن کر اعمش عصہ سے سُمرخ ہو گئے۔ اور اُس سے کہنے لگے کہ خبیث خدا تیرے قلب کو اندھاکر دے تُونے اس پر میرے عیوب ظاہر کر دیئے۔ یہ کہہ کر اس کو اپنے گھرسے نکال دیا۔

ایک مرتبہ ابراہیم نخعی گاارادہ ہوا کہ اعمش کے ساتھ کہیں چلیں تو اس پر اعمش ہولے کہ جب ہم کولوگ ساتھ ساتھ ویکھیں گے تو کہیں گے کہ کاناور اندھاساتھ ساتھ جارہے ہیں۔ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ لوگ ہم کو کاناور اندھا کمہ کر خود گنگار ہوں گے۔ اعمش ہولے کہ اور اس میں آپ کاکیا حرج ہے کہ وہ گناہوں سے اور ہم اُن کی عیب جوئی سے محد دور گنگار ہوں گے۔ اعمش ہولے کہ اور اس میں آپ کاکیا حرج ہے کہ وہ گناہوں سے اور ہم اُن کی عیب جوئی سے

ایک مرتبہ اعمش ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے اور آنے والوں کے درمیان برساتی پانی کی خلیج حائل ہوگئی تھے۔ اعمش کے بالول کا پرانا کوٹ بہن رکھا تھا۔ انفاقا اس وقت ان سے کوئی طاقات کے لئے آیا اور بچ میں پانی حائل دکھ کر کما کہ ذرا اُٹھ کر مجھ کو اس سے پار کرا دیجئے۔ چنانچہ اعمش نے ان کاشانہ پکڑ کر اپنی طرف تھنچ کیا اور اس کو اپنی کمر پر بیٹھالیا۔ جب وہ اُن کی کمر پر سوار ہوگیا تو اُس نے بطور نداق قرآن شریف کی وہ آیت شریفہ تلاوت کی جو کہ سواری کے وقت پڑھی جاتی ہے لیمن شبختان اللَّذِی منظور کنا کہ مُفورِنین وَ إِنَّا اِلٰی رَبِنِا لَمُنْقَلِبُونَ۔ اعمش جب ان کو لے کر چلے اور پانی کے بالکل بھی میں پنچے تو اس کو گرا ویا اور یہ آیت سواری سے اُترتے وقت پڑھی جاتی ہو ای اس کے بعد آپ تمایانی سے فکل رَبِ اَنْوِلْنِی مُنْوَلًا مُنْارًا مُنْ مِنْ وَانْ مِن چھوڑ آئے۔

ایک مخص آپ کو تلاش کر تا ہوا آیا معلوم ہوا کہ بیوی صاحبہ کو لے کر معجد گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی معجد کی طرف چل دیا۔ راستہ میں آپ آتے ہوئے مل گئے۔ اس مخص نے پوچھا کہ آپ دونوں میں سے اعمش کون ہیں؟ آپ نے بیوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کما یہ ہیں۔

ایک مرتبہ آپ بیار ہوئے لوگ عیادت کے لئے آنا شروع ہو گئے۔ پھی لوگ آپ کے پاس کافی دیر تک بیٹھے رہے اور جب انہوں نے اٹھنے کا نام ہی نہیں لیا تو اعمشؒ نے مجبور ہو کر اپنا تکیہ اٹھلیا ادر کھڑے ہو گئے اور کہ کر چل دیئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے مریض کو شغاء عطا فرمائے۔

ایک دن کسی نے آپ کے سامنے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کابد ارشادگرامی پڑھاکہ جو مخص قیام لیل ترک کرکے سور ہتا ہے تو شیطان اس کے کان میں بیٹناب کر دیتا ہے۔ بدئن کر آپ بولے کہ میری آنکھوں میں جو تیرگی آئی ہوئی ہے دہ اس وجہ سے ہے کہ شیطان میرے کان میں بیٹاب کر گیا تھا۔

آپ نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو تعزیت نامہ لکھاجس میں مندرجہ ذیل اشعار تھے

انا نعزیک لا انا علی ثقة من البقاء ولکن سنة الدین ترجمہ:۔ ہم جو آپ کی تعزیت کر رہے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ ہم کو اپنی زندگی پر بھروسہ ہے بلکہ دجہ سے کہ تعزیت کرناسنت ہے۔

لا المعزى بباق بعد ميته ولا المعزى وان عاشا الى حين محكمه دلائل وبرايين سم مزين متنوع ومنفرد كتب بر مشتمل مفت آن لائن مكتب

ترجمہ: مرنے کے بعد نہ تو معزباتی رہے گااور نہ تعزیت کرنے والا باقی رہے گا۔ آگرچہ وہ دونوں برسول زندہ رہیں۔ اعمش کی وفات سے العقول دیگر مسلم ہے یا وسلم ہے میں ہوئی۔

تاریخ ابن خلکان میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب حضرت عبداللہ ابن زبیر مکۃ المکرمہ میں خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے اپنی بھائی مصعب ابن زبیر کو مدینہ کاوائی گور نر مقرر فرما دیا اور مروان ابن تھم کو اس کے بیٹے کے ساتھ وہاں سے نکلوا دیا۔ وہ شام چلے گئے۔ حضرت عبداللہ ابن فروان خلیفہ ہوا تو اس نے اہل شام کو جج حضرت عبداللہ ابن فریس نے بائل شام کو جج کرنے سے روک دیا۔ کیونکہ عبداللہ ابن زبیران لوگوں سے جو جج کرکے آتے تھے اپنے لئے بیعت خلافت لیتے تھے۔ جب اہل شام کرنے سے روک دیا۔ کیونکہ عبداللہ نے ایک قبۃ الصخرہ تعمیر کرایا اور تھم دیا کہ لوگ یوم عرفہ میں بیت المقدس جاکر و قوف کیا کریں۔ چنانچہ اہل شام نے اس پر عمل کیا۔

کتے ہیں کہ بیت المقدس اور دیگر شہوں کی مساجد میں عوفہ کرنے کی دسم ای وقت سے شروع ہوئی۔ بھرہ کی مساجد میں وقف بعرفہ کرنے کی دسم اس وقت سے شروع ہوئی۔ بھرہ کی مساجد میں شروع ہوئی اور مصرمیں عبدالعزیز ابن موان کے دورِ حکومت میں شروع ہوئی۔ جب عبدالملک نے مصعب ابن ذہیر کو قتل کرکے واپسی کا ارادہ کیا تو تجاح ابن یوسف خلیفہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نے عبداللہ بن ذہیر کو چگڑ کر ان کی کھال تھینچ لی ہے۔ لہذا آپ ان سے لڑنے کی مہم میرے سرد کیجئے۔ چنانچہ عبدالملک نے شامیوں کی ایک بوئی فوج کاسیہ سالار بناکر اس کو حضرت عبداللہ بن ذہیر ہے لڑنے کو مہم میرے سرد کیجے۔ چنانچہ عبدالملک نے شامیوں کی ایک بوئی فوج کاسیہ سالار بناکر اس کو حضرت عبدالله بن ذہیر ہوتے ہی اس کے روانہ کر دیا۔ تجاج نے مکہ المکرمہ کا محاصرہ کر لیا اور منجنیق لگا کر خانہ کعبہ پر سنگ باری شروع کر دی۔ یہ کار روائی ہوتے ہی آمان پر بجلی کی چیک اور کڑک پیدا ہوگی۔ شامیوں کی فوج سے کیفیت دیکھ کر ڈرگی اس پر تجاج کھڑا ہوگیا اور سنگ باری کرنے لگا۔ اس بالمان پر بجلی کی چیک اور گرت کا تا تا بندھ گیا اور تجاج کی فوج کے بارہ آدی مارے گئے۔ تجاج کو اپنی فوج کی ہمت بوھانے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج میں لاکار کر کہا کہ دیکھتے نہیں ہمارا دھمن بھی تو اس معیبت میں جتالہ ہے لیمی آسان کی بحلیل ان پر میں میں۔ تجاج مسل خانہ کعبہ پر سنگ باری کر تا رہا اور اس کو منہدم کر کے چھوڑا۔ اس کے بعد آگ کے گولے بھی گڑک رہی ہیں۔ تجاج مسلس خانہ کعبہ پر سنگ باری کر تا رہا اور اس کو منہدم کر کے چھوڑا۔ اس کے بعد آگ کے گولے بھی کہ کر خانہ کو منہدم کر کے چھوڑا۔ اس کے بعد آگ کے گولے بھی کرسانے شروع کر دیئے جس کا متجہ بر سنگ باری کر تا رہا اور اس کو منہدم کر کے چھوڑا۔ اس کے بعد آگ کے گولے بھی کرسانے شروع کردئے جس کا متجہ بر سنگ باری کر تا رہا اور اس کو منہدم کر سے چھوڑا۔ اس کے بعد آگ کے گولے بھی کرسانے شروع کردئے جس کا متجہ بر ساگھ کو خانے کو کو کھوڑا کے سال کو منہدم کر سے چھوڑا۔ اس کے بعد آگ کے گولے کو کہ کو کے کہ کو کے کو کھوڑا کی کھوڑا کے کو کھوڑا کے کو کھوڑا کی کو کھوڑا کے کھوڑا کے ک

حضرت عبداللہ ابن زیر ﴿ نے خانہ کعبہ کی یہ حالت دیکھ کر قیاس کیا کہ جب یہ خانہ کعبہ کو اس بیدردی ہے منہدم کر سکتے ہیں تو میں اگر ان کو ہاتھ آ جاؤں تو میرا کیا حال کریں گے؟ یہ سوچنے کے بعد اپنی والدہ ماجدہ حضرت اساء ہے عرض کیا کہ اگر میں مارا گیا تو یہ لوگ مجھ کو مثلہ بنائیں گے اور ضولی پر لئکا دیں گے۔ دالدہ نے عرض کیا بیٹا جب بکری کو ذریح کر دیا جاتا ہے تو کھال تھنچنے میں اس کو تعجمے تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ جواب سن کر آپ والدہ ماجدہ ہے رخصت ہو گئے اور باہر نکل کر دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑے اور اس کو چھھے ہٹا دیا۔ دشمن نے آپ کے چمہ پر کنگریاں مارنی شروع کیں جس کی وجہ سے آپ کا چمرہ مبارک خون آلود ہو گیا۔ جب آپ کو چمہ پر خون کی زبان سے یہ شعر نکلا ''

ولسنا على الاعقاب تدمى كلومنا ولكن على اقدامنا نقطر الدما ترجمہ: ہم وہ نہيں ہیں كہ مارے پشتوں پر زخموں كاخون ہے بلكہ ہم وہ لوگ ہیں كہ مارے سينہ سے ماراخون نيك رہا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن زبیررضی اللہ عنہ کی ایک مجنونہ باندی تھی اس نے جب آپ کو گرتے ہوئے دیکھاتو آپ کی طرف اشارہ کرکے چیخ مار کر رونے گئی اور اس کی زبان سے یہ الفاظ نکے "واامیر المو منیناہ" حضرت عبداللہ ابن زبیر کی شمادت ساا/ جمادی الآ تو سی یہ کو ہوئی۔ جب تجاج بربخت کو آپ کی شمادت کی خبر لی تو اس نے سجدہ شکر ادا کیا اس کے بعد وہ اور طارق نائی محض انھ کر آپ کی نفش کے پاس آئے۔ طارق نے آپ کو دیکھ کر کما کہ عورتوں نے آپ سے زیادہ ذاکر کوئی نہیں جنا۔ یہ سُن کر حجاج کہ نے گئے کہ تم ایسے محفص کی مرح کرتے ہو جو امیر المومنین کا مخالف تھا۔ طارق نے جو اب دیا کہ میں ضرور آپ کی تعریف کروں گا وہ میرے نزدیک معذور تے۔ آگر خلیفہ وقت کی مخالف نے بہوتی تو ہمارے پاس اُن سے قبال کرنے کاکوئی جواز نہیں تھا'ہم نے آپ کا محاصرہ کیا حالا تکہ ان کی طرف سے کسی قشم کی کوئی روک اور قلعہ بندی نہیں تھی۔ انہوں نے ہمارے ساتھ آٹھ ماہ سے نصفانصفی کا محاملہ کر رکھا تھا بلکہ ہم کو نصف سے زاکہ دے رکھا تھا۔ جب خلیفہ عبدالملک کو اس گفتگو کی اطلاع کپنچی تو اُس نے طارق کی گفتگو

تجاج نے حضرت عبداللہ ابن زہیرکا سرمبارک خلیفہ کے پاس دمشق بھیج دیا۔ اس نے اس کو عبداللہ بن حازم الاسلمی کے پاس بھیج دیا جو ابن زہیر گی جانب سے خراسان کے گور نر تھے۔ خلیفہ نے سرلے جانے والے کی معرفت یہ پیغام بھیجا کہ اگر تم میری اطاعت اختیار کر لوگے تو میں تہیں خراسان کی سات سال کی آلم نی بخش دول گا۔ عبداللہ بن حازم نے خلیفہ کے قاصد سے کما کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدول کے مارے جانے کا قاعدہ نہیں ہوتا تو میں اس وقت تیری گردن اڑا دیتا۔ لیکن جھے اپنے سامنے انتا ضرور کروانا ہے کہ تواپ آ قاکا خط چہاکر کھاجا۔ چنانچہ اُس نے ایسانی کیا اور بھری کی طرح خط کو چہاکر نگل گیا۔ عبداللہ ابن حازم نے واس سرکو لے کر عنسل دیا اور اس کو کفنا کر اور خوشبو دے کر دفن کر دیا اور یہ بھی ایک روایت ہے کہ عبداللہ ابن حازم نے وہ سرآل زہر کے پاس مدینہ منورہ بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو دفادیا۔ حضرت اساع حضرت ابن زہر کی شمادت کے پانچے دن بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ آپ کی عمرسوسال کی ہوئی۔

حافظ ابن عبدالبرنے ذکر کیا ہے کہ اس سے پہلے ایک مرتبہ خانہ کعبہ پر اور سنگ باری ہو چکی ہے۔ یہ اس وقت ہوئی جبکہ یزید ابن معاویہ ؓ کے عمد حکومت میں مسلم بن ولیدنے وقعۃ الحرہ کے بعد مکہ مکرمہ کامحاصرہ کیا تھا۔ لیکن اس دوران میں یزید کا انتقال ہو گیا تومسلم محاصرہ چھوڑ کر اینے ملک یعنی ملک شام واپس آگیا۔

محرین عبدالرحمٰن کابیان ہے کہ مین بقرعید کے دن اپنی والدہ کے پاس بیضا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک عورت میلالباس پنے ہوئے آئی اور میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم ان کو پہچا نتے ہو یہ کون ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو والدہ نے فرمایا یہ جعفر بن یجیٰ بر کمی کی والدہ ہیں۔ یہ سن کر میں نے ان کو سلام کیا اور عرض کیا کہ پچھ اپنا حال سنائیں۔ وہ کہنے آئی میں صرف ایک واقعہ سناتی ہوں جو عبرت کے لئے کافی ہے۔ بقرعید کا دن تھا میرے یہاں مانگنے والوں کا تابتا بندھا ہوا تھا۔ میرے چاروں طرف میری چار سوخد مت گار لونڈیوں کا اجتماع تھا اور مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ میری طرف سے میرے لائے جعفر نے قربانی کی تھی لیکن افسوس آج وہ میں نے کہ میری طرف سے میرے لائے جعفر نے قربانی کی تھی لیکن افسوس آج وہ میں نے اس کر ان کو پانچ سو در ہم رہی ہوں۔ میں یہ سن کر ان کو پانچ سو در ہم رہی ہوں۔ میں یہ سن کر ان کو پانچ سو در ہم رہی ہوں۔ میں یہ سن کر ان کو پانچ سو در ہم رہی ہوں۔ میں یہ سن کر ان کو پانچ سو در ہم رہی ہوں۔ ان کی آمد و رفت ہمارے یہاں برابر رہی 'یمان تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ جعفر برکی کے قتل کا ذکر انشاء اللہ تعالی عقاب رہی نے بیاں برابر رہی 'یمان تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ جعفر برکی کے قتل کا ذکر انشاء اللہ تعالی عقاب

#### کے تحت آئے گا۔

سنن ابن ماجہ اور کامل بن عدی میں ابو ذرین ابن عبداللہ کے حالات میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکر م صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بکری جنت کے چوپاؤں میں سے ہے۔

حافظ ابو عمرین عبداللہ کی کتاب "الاستیعاب" میں ابو رجاء العطاروی کے حالات میں لکھاہے کہ عرب والوں کا دستور تھا کہ وہ سفید بکری لاکر اس کی پرستش کیاکرتے تھے۔جب بھیڑیا اُس کو اٹھاکر لے جاتاتو اس کی جگہ دو سری بکری لاکر کھڑی کر دیتے۔

سنن بیهتی میں اور احادیث کی دیگر کتب میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فدیوحہ بحری کے سات اعضاء کا کھانا مکروہ سیجھتے تھے اور وہ یہ ہیں:۔ (۱) عضو تناسل (۲) تصیتین (۳) پتہ (۷) خون (۵) فرج (۲) غدود (۷) شانہ۔ اور بحری کامقدم آپ کو زیادہ پسند تھا۔

حصرت ام سلمہ رمنی اللہ تعالی عنما فرماتی ہیں کہ میرے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتھ کہ ایک بکری آئی اور ہمارے ملکے کے پنچ اپنے کھروں سے زمین کریدنے گئی۔ میں نے اس کی گردن پکڑلی تو آپ نے فرمایا کہ تم کویہ نہیں چاہیے تھا کہ اس کی گردن پکڑ کر دباقیں۔

سنن ابی داؤد دغیرہ میں ردایت ہے کہ خیبری ایک یہودی عورت نے بکرے کے گوشت میں زہر طاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیج دیا۔ آپ نے اور آپ کے صحابہ نے وہ زہر آلود گوشت کھایا۔ اس کو کھاکر صحابہ میں سے حضرت بشیر بن البراء کا انقال ہو گیا۔ آپ نے اس عورت کو بلوایا اور جب وہ آئی تو آپ نے اس سے بوچھا کہ تُونے یہ حرکت کیوں کی ؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ سمجھ کر ایساکیا ہے کہ آپ نبی برحق ہیں تو زہر آپ کے نقصان نہیں دے گااور آگر معاملہ اس کے بر عکس ہے تو آپ سے ہمارا پیچھا چھوٹ جائے گا۔ اس اقرار پر وہ عورت آپ کے عکم سے قتل کر دی گئی۔

علامہ دمیری فراتے ہیں کہ قبل کی روایت مُرسل ہے کیونکہ جو ہری نے حضرت جابر سے اس کے بارے ہیں پچھے نہیں سناگر محفوظ روایت یہ ہے کہ آپ سے پوچھاگیا کہ کیا آپ اس عورت کو قبل نہیں کریں گے؟ تو اس کاجواب آپ نے نفی میں دیا تھا- المام بخاری نے اس طرح روایت کی ہے گربیعتی نے دونوں روا توں کو اس طرح جمع کر دیا کہ ابتداء آپ نے انکار فرما دیا ہو گرجب بشر کی وفات ہو گئی تو آپ نے اس کے قبل کا تھم دے دیا۔

اس عورت کا نام ذینب بنت الحرث ہے بقول ابن اسحاق ہے مرحب بہودی کی بہن تھی اور محد ابن راشد نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ عورت مسلمان ہوگئی تھی۔ صحح بخاری اور سنن ابی داؤد' ترفدی وابن ماجہ میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ دسلم نے عروۃ بن الجعدہ اور بقول دیگر ابی الجعدہ کو ایک دینار ایک بحری خرید نے کے لئے دیا۔ عروہ نے اس دینار کی دو بحریاں خریدیں اور اُن میں سے ایک بحری ایک دینار کی فروخت کر ڈالی۔ ایک بحری اور ایک دینار لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقد س میں حاضر ہوئے اور بحریوں کی خریداری کا قصہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ان کے ہاتھ میں برکت ہونے کی دعاوے دی۔ اس کے بعد حضرت عودہ کو فرہ کے کنامہ (مقام کا نام ہے) میں نکل جاتے اور مال تجارت میں نفع حاصل کرتے۔ رفتہ رفتہ کو فہ کے مال داروں میں آپ کا شار ہونے لگا۔ شبیب ابن غرقد فرماتے ہیں کہ اس نے عروہ کے گھر میں ستر عصور شدی اللہ علیہ وسلم سے تیز مدیثیں روایت کی گھو ڈے جماد فی سبیل اللہ میں بندھے ہوئے دیکھے۔ عودہ ابن ابی الجعد نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز مدیثیں روایت کی

حيات الحيوان جلد دوم

ہیں۔سب سے پہلے آپ ہی نے کوفہ کی قضاء کاعمدہ سنبھالاتھا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عندنے آپ کو شریح سے پہلے کوفہ کا قاضی مقرر فرمایا تھا۔

عبیب این عدی نے حسن ابن واقد القصاب سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر جو اہل خیراور متقی لوگوں میں سے تھے نے بیان کیا ہے جیب کہ میں نے ذریح کرنے کے لئے ایک بکری زمین پر لٹائی پس ابوب سختیانی وہاں سے گزرے میں نے چھری زمین پر ڈال دی اور آپ کے ساتھ کھڑا ہو کر گفتگو کرنے لگا۔ بکری نے کود کر دیوار کی جڑ میں اپنی کھریوں سے ایک گڑھا کھودا اور چھری کو پاؤں سے لڑھکا کر اس گڑھے میں ڈال دیا اور اس پر مٹی ڈال دی۔ ابوب سختیانی بولے دیکھو دیکھو بکری نے یہ کیا کیا؟ بید دیکھ کر میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ آئندہ کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے ذری نہیں کروں گا۔

عمل برائے حفاظت بیان ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے مجھ پر حملہ کیااور تکواروں سے وارکئے مگر مجھ پر تکواروں کاذرہ برابر

مجى اثرنه موا-ان سے اس كى وجد دريافت كى كئى تو آپ نے فرمايا كداس وقت قرآن كريم كى يہ آيت بردھ رہاتھا .

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں کی حفاظت کر ال نہیں گررتی اور وہ عالی شان اور عظیم الشان ہے اور وہ تم پر عکمداشت کے والے بھیجتا ہے۔ بے شک میرا رب ہر چیز پر عکمبان ہے 'سو اللہ کے سپرد وہی سب سے بردھ کر تکمبان اور سب مہرانوں سے زیادہ مہریان ہے۔ ہر مخص کی حفاظت کے لئے کچھ فرشتے مقرر ہیں جن کی بدلی ہوتی رہتی ہے کچھ اُس کے مہرانوں سے زیادہ مہریان ہے۔ ہر مخص کی حفاظت کے لئے کچھ فرشتے مقرر ہیں جن کی بدلی ہوتی رہتی ہے کچھ اُس کے کہ اور ہم ان اُس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم اس کی ہرشیطان مرؤود سے اور ہم نے آسان کو محفوظ جست بنایا اور حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے (اور استراق شیطان سے) یہ تبحیز ہے خداء زیردست دافف الکل کی 'ادر آپ کا رب ہر چیز کو دیکھ بھال رہا ہے۔ اللہ ان کو دیکھ بھال رہا ہے اور آپ کو ان پر کوئی اختیار نہیں دیا گیااور تم پر تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں۔ کوئی مخص ایسا نہیں جس پر اعمال کا کوئی یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں۔ کوئی مخص ایسا نہیں جس پر اعمال کا کوئی یاد رکھنے والا فرشتہ مقرر نہ ہو۔ آپ کے رب کی دارو گیر بڑی سخت ہے۔ پس کفار پر سزا کے شدید کامواقع ہونا بعید نہیں اور نیز وہی پہلی بار پیدا کر تا ہے اور وہ دوبارہ قیامت ہیں بھی پیدا کرے گااور وہی بڑا بخشنے دالا اور بڑی محبت کرنے دالا اور بڑی عظمت والا ہو۔ وہ جو جاہے سب پکھ کر گزر تا ہے۔ کیا آپ کو ان لئکروں کا قصہ بہنی ہے والا اور عرش کا مالک اور بڑی عظمت والا ہے۔ وہ جو جاہے سب پکھ کر گزر تا ہے۔ کیا آپ کو ان لئکروں کا قصہ بہنی ہے

یعنی فرعون اور ثمود کا بلکہ یہ لوگ جنہوں نے کفراختیار کیااور قرآن کی تکذیب میں لگے رہے' اللہ ان کو ادھرادھرہے گھیرے ہوئے ہے۔ قرآن ایس چیز نہیں جو بھلائے جانے کے قابل ہو بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوحِ محفوظ میں لکھاہوا ہے۔

اس کے بعد مصعبی نے بیان کیا کہ ایک روز ایک جماعت کے ہمراہ لکلا تو ہم نے ایک بھیڑئے کو ایک دبلی تپلی بکری سے کھلنڈریاں کرتے ہوئے دیکھاجواس کو بچھ ضرر نہیں پہنچارہاتھا۔ جب ہم قریب پہنچاتو ہم کو دیکھ کر بھیڑیا بھاگ گیا۔ ہم بکری کے پاس گئے تو دیکھا کہ اس کی گر دن میں ایک تعویذ پڑا ہوا تھا جس پر مندرجہ بالا آیت لکھی ہوئی تھی۔ مصعبی کی ۵۵۳ ھے میں وفات ہوئی۔ گئے تو دیکھا کہ اس کی گر دن میں ایک تعویذ پڑا ہوا تھا جس کے اور ان گھروں موسرا عمل ایک مرتبہ آگ گئی جس میں نو ہزار گھر جل گئے۔ اور ان گھروں موسرا عمل کے۔ اور ان گھروں کے ساتھ قرآن کریم کے نو ہزار نسخ بھی آگ کی نذر ہو گئے۔ گر مندرجہ ذیل آیات کسی بھی نسخ میں نہیں جلیں بلکہ محفوظ رہیں۔ آیات میں بھی نسخ میں نہیں جلیں بلکہ محفوظ رہیں۔ آیات سے بین:۔

"ذَالِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْرِ الْعَلِيْمَ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّل الْمُؤْمِنُوْنَ وَلاَ تَخْسَبَّنَ الله غَافِلا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ وَإِنْ تَعْمُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ تَنْزِيْلاً مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمُوَاتِ الْعُلَى تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ تَنْزِيْلاً مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمُواتِ الْعُلَى الْرَحْمُنُ عَلَى الْعَرْشِ استَوى لَهُ مَا فِي السَّمُواتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُ مَا وَعَلَى السَّمُواتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُ مَا وَمَا تَحْتَ الظَّرَى يَوْمَ لاَ يَنْفَعُ مَالٌ وَلا بَنُونُ الله مَنْ الله بِقَلْبِ سَلِيْم اتَيْنَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالتَا آتَيْنَا طَابُومِيْنَ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونَ مَا أُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيْدُ انَّ يُطْعِمُونَ إِنَّ الله هُو الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُونَ مَا الله مُوالرَّرُقُ الله عَلَى السَّمَآءِ وَذُو الْعُورِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ إِنَّهُ لَحَقُ مِقْلَ مَا الله عُولَالِ اللهُ الْعَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَالْوَرَّ اللهُ اللهُ الْمَالَالُهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْوَلَالَةُ اللهُ اللهُ اللهُ الْحَلَقُ الْمَالَالُولُولُولُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللهُ اللّهُ اللللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللهُ اللللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ الللللهُ اللّهُ اللّهُ الللللهُ الللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ

ترجمہ:۔ یہ اندازہ بالکل اللہ کاباندھا ہوا ہے جو زبردست علم والا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان والوں کو اعتاد رکھنا چاہیے اور اے مخاطب ہو کچھ یہ ظالم (کافر) لوگ کر رہے ہیں اس سے خدائے تعالیٰ کو بے خبر مت سمجھوا ور اللہ تعالیٰ کی نعمیں آگر شار کرنے لگو تو شار میں نمیں لا سکو گے اور تیرے رہ نے تکم کر دیا ہے کہ بجزاس کے کسی اور کی عبادت مت کرو' یہ اس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسان کو پیدا کیا ہے اور وہ بردی رحمت والا عرش پر قائم ہے۔ ای کی ملک ہیں جو چیزیں آسانوں میں ہیں اور جو چیزیں نامان وونوں کے در میان ہیں اور جو چیزیں تعالیٰ میں ہیں اس دن کہ (نجات کے لئے) نہ مال کام آئے گانہ اولاد گربال (اس کی نجات کو گئی) جو اللہ کے پاس کفرو شرک سے پاک دل لے کر آئے گا۔ تم دونوں خوشی سے آئے یا زبرد تی سے دونوں نے عرض کیا خوشی سے صاضر ہیں۔ میں نے جن اور انسان کو ای واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔ میں ان سے (مخلوق) کی رزق رسانی کی درخواست نمیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ جھے کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق رسانی کی درخواست نمیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ جھے کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق رسانی کی درخواست نمیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ جھے کو کھلایا کریں۔ اللہ خود ہی سب کو رزق رسانی کی درخواست نمیں ہے۔ تو قسم ہے آسان و زمین کے پروردگار کی کہ وہ برخق ہے جیساتم با تیں کر رہے ہو۔

فرماتے ہیں کہ یہ آئیتیں جب بھی کسی سامان د کان اور مکان وغیرہ میں رکھی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کی برکت ہے اس کی حفاظت فرمائی۔ میں (مولف) کہتا ہوں کہ یہ آیات نافع اور آزمودہ ہیں۔ سیات، یوان بعدود ا ایک عجیب واقعه این عطیه اور قرطبی و غیرہم نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عجیب واقعه مارے یمال ایک قرآن کریم جل گیالیکن سے آیت باقی رہ گئی الا الی اللّٰہ تصیر الامور (یاد رکھوسب امور

اس کی طرف رجوع ہوں گئے)۔ ای طرح ایک مرتبه ایک نسخه قرآن کریم کاغرق آب ہو گیاتب بھی یہ آیت محفوظ رہی- باتی سب آیتیں محوہو گئی تھیں-حصول غناء 'ادائیگی قرض 'وشمنول پر غلبه اور بلیات سے حفاظت کیلئے عمل یافعی نے بیان کیاہے کہ مجھ کو امام عارف یا فعی نے بیان کیاہے کہ مجھ کو امام عارف

بالله ابو عبدالله محمد القرشي سے ميہ بات پنجي ہے كه ان سے أن كے استاذ شيخ ابو الربيع الالقى نے فرمايا كه كياميں تم كوايسے خزانه كى خبر نہ دوں کہ تم اس کو خرچ کرتے رہو اور اس میں کمی نہ آئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ضرور بتلائے۔ آپ نے فرمایا کہ بیر پڑھا کر د:۔ ياالله ياواحديا احديا موجود ياجواد ياباسط ياكريم ياوهاب ياذالطول ياغني يامغني يافتاح يارزاق يا عليم ياحكيم ياحي يدقيوم يارحمن يارحيم يابديع السموات والارض ياذوالحلال والاكرام ياحنان يا منان انفحني منك بنفحة خير تغنني بها عمن سواك إنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ إِنَّا فَتَحْنَالُكَ فَتْحًا مُّبِيِّنًا نصر من اللَّه فتح قريب اللَّهم ياغني ياحميد يامبدي يامعيد ياو دود يا ذالعرش المجيد يا فعال لما يريد اكفني بحلالك عن حرامك واغنى بفضلك عمن سواك واحفظني بما حفظت به الزكر وانصرني بما نصرت به الرسل انك على كل شئى قدير-

ترجمہ: اے اللہ اے واحد اے احد اے موجود اے جواد اے باسط اے بخشش کرنے والے اے بہت دینے والے اے قدرت والے اے بے نیاز اے بے نیاز کرنے والے کشادگی کرنے والے اے رزق دینے والے اے جانے والے اے حکیم اے حی اے قیوم اے رحمان اے رحیم اے زمین و آسان کو بے نمونہ پیدا کرنے والے- اے جلال واکرام والے اے حنان اے بہت احسان کرنے والے مجھے اپنی جانب سے خیر کاایک حصتہ عطا فرماجس کے ذریعہ مجھے اپنے علاوہ سے بے نیاز کر دے- اگرتم لوگ فیصلہ چاہتے ہوتو وہ فیصلہ تو تمہارے سامنے آموجود ہوا۔ بے شک ہم نے آپ کو ایک تھکم کھلافتے دی اللہ کی تسرت اور فتح قریب ہے۔اے اللہ اے غنی اے حمید اے پیدا کرنے والے اے لوٹانے والے اے بہت محبت کرنے والے اے بزرگ عرش والے 'ہرارادہ کو کر گزرنے والے اپنے حلال رزق سے میری کفایت فرمااور حرام ہے مجھ کو بچااور مجھے اپنے فضل کے ذریعے اپنے علاوہ سے بے نیاز کر دے اور میری حفاظت فرمااس چیز ہے جس ہے تو نے ذکر (قرآن کریم) کی حفاظت فرمائی اور میری اس قدرت ہے نصرت فرما جس سے رسولوں کی نصرت فرمائی بے شک تو ہرچیزیر قادرہے۔

ان آیات کو جو مخص ہر نماز کے بعد بالخصوص نماز جعہ کے بعد بیکٹی کے ساتھ پڑھے گانواللہ رب العزت ہر خوف ناک چیز ہے اس کی حفاظت اور وشمنوں کے خلاف اعانت فرمائے گااور اس کو غنی کر دے گااور ایسے ذرائع سے اس کو روزی پہنچائے گاجس کا اسے گمان بھی نہیں ہو گااور اس کی زندگی کو خوشحال بنا دے گااور اس کی قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا کر دے گاخواہ اس کا قرض میاڑکے بفتر رہو۔ اسم اعظم ابن عدی نے عبدالر حمٰن قرشی سے انہوں نے محمد بن زیاد بن معروف سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنے والد ا سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے ورات ہیں:-

«نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که میں نے الله تعالیٰ سے اسم اعظم پوچھاتھا پس میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام بند اور مربمہراس کو لے کر آئے اور وہ بیہ ہے اے اللہ! مَیں تیرے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کر تا ہوں جو پوشیدہ ہے طاہر مطہرہے پاک اور بابرکت ہے حق وقیوم ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنهانے عرض کیااے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے بھی اسم اعظم سکھا دیجئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں' بچوں اور ناسمجھ لوگوں کو اس کی تعلیم دینے سے ہمیں منع کیا گیا ہے"۔

عمل برائے وقع وروزہ طحرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یجیٰ علیم السلام کمیں علی برائے وقع وروزہ طحرت عیسیٰ نے حضرت یجیٰ سے فرمایا

کہ آپ بری کے پاس جاکریہ کلمات کہ دیں:۔

حَنة وَلَدَتْ يَحْنِي وَمَرْيَمُ وَلَدَتْ عِيْسَى ٱلْأَرْضَ تَدْعُوْكَ يَاوَلَدُ أَخْرُجُ يَا وَلَدُ-

ترجمہ:۔ حضرت صہنے بیچیٰ کو جنم دیا اور حضرت مربم ؓ نے حصرت عیسیٰ ٹمو جنم دیا اے بیچے تم کو زمین پکار رہی ہے باہر آ

حضرت حماد فرماتے ہیں کہ محلہ میں کوئی بھی اگر دردِ زہ میں مبتلا ہو تو اس کے پاس کھڑے ہو کرید کلمات کمہ دیئے جائمیں انشاء الله مجھ دريمس بيه كى ولادت موجائے گى-

حضرت عیسی پر سب سے پہلے حضرت بیجی ایمان لائے۔ بید دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت بیجی محضرت عیسی سے چھ ماہ عمر

میں برے تھے۔حضرت بیجیا کے قتل کے بعد حضرت عیسی کو آسان پر اٹھایا گیا۔ عمل آخر برائے دردِ زہ | یونس بن عبید سے منقول ہے کہ آگر کسی جانور یا عورت کے پاس جو دردِ زہ میں جتلا ہو یہ دعاپڑھنے دی

ا جائے تو تسمیل ولادت کے لئے مفیدہے-

ٱللَّهُمَّ ٱنْتَعِدَتِيْ فِي كُزْبَتِيْ وَانْتَ صَاحِبِي فِي غُزْبَتِيْ وَانْتَ حَفَيظِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ وَانْتَ وَلِي نِعْمَتِيْ-

ترجمہ:۔ "الله میری مصیبت میں تو میرا وعدہ ہے اور میری غربت میں تو میرا رفیق ہے اور ہر پریشانی میں میرا محافظ ہے اور تو ہی میری تعمتوں کامالک ہے"۔

بعض اطباءے منقول ہے کہ آگر سمندری جھاگ دردِ زہ میں جتلاعورت کے گلے میں لاکادیا جائے تو بچہ کی ولادت آسان ہو جاتی ہے۔ یمی تاثیرانڈا کے حصلکے کی ہے کہ آگر اس کو باریک پیس کریانی نسخه برائے تشهیل ولادت

مين المراكي عورت كو بلايا جائ- اس نسخه كومتعدد بار آزماياً كياب اوربيه مفيد البت مواج-

مدیث میں شاہ (بکری) کا ذکر:-

"مومن کی مثال اس بکری کی مانند ہے جو چارہ کے ساتھ سوئی نگل گئی ہو اور وہ اس کے معدہ میں چبھ رہی ہو' اس وجہ ہے وہ کوئی چیز نہ کھا سکتی ہو اور کھالے تو ہضم نہ ہوتی ہو"۔ یہ بھی آیا ہے کہ منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو بکریوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رابصنہ ان فرشتوں کو بھی کہتے ہیں جو حضرت آدم " کے ساتھ زمین پر نازل ہوئے تھے اور جو گمراہ لوگوں کو راہ د کھاتے ہیں۔ جو ہریؓ فرماتے ہیں کہ رابعنہ حاملین جبت ہیں جن سے زمین بھری رہتی ہے۔

شاۃ (بکری) کا شرعی تھکم است کے نزدیک اس کا گوشت طلال ہے۔ آگر کوئی شخص سی کے لئے بکری کی وصیت کرے تو وصیت کرے تو وصیت کے سے معلم اور ڈینے سب کو شامل ہوگی کیونکہ لفظ شاۃ سب پر صادق آتا

ہے۔ مسکد: قربانی سنت ہے واجب نہیں ہے۔ نیز قربانی صرف چوپائے جانور کی ہوسکتی ہے۔ ونبہ کی قتم سے قربانی میں جذعہ لیعنی جوالیک

سال کا ہو کر دو سرے میں لگ گیااس کی قربانی صحیح ہے اس سے کم عمر کی نہیں (صاحبِ کتاب چو نکد شافع المسلک ہے اس لئے شوافع

کامسلک بیان کیا ہے ورنہ احناف کے یمال بکری کی عمرا یک سال ضروری ہے اور دنبہ اگر چھ ماہ کا ہو کر سات میں لگ گیا ہو اور اتنا فریہ ہو کہ ایک سالہ کے مانند ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ قربانی کی سنت کا قول شوافع کا ہے 'احناف کے یمال قربانی واجب ہے) نیز جانور کا ہرا یہے عیب سے سالم ہونا ضروری ہے جو گوشت کے لئے مصر ہو۔ پس وُ بلے جانور کا نے اور بیار' لنگڑے اور سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانور اور خارش زدہ جانور۔ اسی طرح اس جانور کی قربانی جس کے پیدائش کان نہ ہو جائز نہیں ہے اور جس جانور کا کان شہو اس کے بارے میں جواز وعدم جواز دونوں قول منقول ہیں اور جب کانے کی قربانی صحیح نہیں ہے تو اندھے کی بدرجہ اولی صحیح ہوں میں ہوگا۔ البتہ بینائی کا قدرے کم ہونا ایک یا دونوں آئھوں سے 'مانع نہیں ہے۔ اسی طرح چند ھے جانور کی قربانی صحیح ہے اور عشواء یعنی جو دن میں دیکھنے کے قابل ہو رات کو نہ دیکھ سکتا ہو اس کے بارے میں دو قول ہیں۔ اس کے قول کے مطابق اس کی قربانی

سے ہے۔ تولاء یعنی پاگل جانور جو چراگاہ سے پشت بھرالے چارہ نہ کھائے اور دُبلا ہو جائے ایسے جانور کی فرمانی بھی ممنوع ہے۔ جس جانور کاکان کاٹ کر جسم سے جدانہ ہوا ہو بلکہ اس میں لگا ہوا ہو تو صیح قول کے مطابق ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔ قفال فرماتے ہیں ورست نہیں ہے اور اگر کٹ کر کان جسم سے جدا ہو جائے توالی صورت میں اگر مقطوع کثیرہے تو درست نہیں اور اگر کٹاہوا حصہ

کم ہو توضیح قول کے مطابق اس کی قربانی بھی درست نہیں ہے۔ قلیل وکثیر کا معیاریہ ہے کہ اگر دور سے نقص نظر آ جادے توکثیر ورنہ قلیل شار کریں گے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تمائی کان سے کم اگر کٹا ہوا ہو تو قربانی جائز ہے۔ چھوٹے کان والے جانور کی قربانی بھی درست ہے۔ جس بکری کی ران سے بھیڑئے نے ایک معتدبہ مقدار میں گوشت کاٹ لیا ہو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

وں کا در سے ہے۔ اس میں کا دان کے بیرے کے بیت مسلم بد تعداریں وسے اس بوروں من موں ہور ہور کا میں ہوت ہور اس کی قرمانی درست نہیں ہے۔ جس بکری کے پیدائش تھن یا خصیہ نہ ہوتو صبح قول کے مطابق اس کی قرمانی جائز ہے۔ تھن اور خصیہ کے بعض حصہ کاکاٹنا کل کا شیخے کے تھم میں ہے۔ اس طرح جس جانور کی زبان کئی ہوئی ہوتو اس کی قرمانی درست نہیں ہے۔ جس جانور کاعضو تناسل کاٹ لیا

الاست اصلے کے مہاں ہے۔ اس سری اس جوری رہان میں ہوں ہو ہو اس مرہ رہاں درست یں ہے۔ اس جورہ سورہ سورہ اس مات یہ ا گیا ہو اس کی قربانی اور خصی کی قربانی صحیح قول کے مطابق درست ہے۔ ابن کج نے اس سلسلہ میں نادر مسلک اپناتے ہوئے خصی کی قربانی کے عدم جواذ کا قول کیا ہے۔ جس بکری کے سینگ نہ ہو اسی طرح جس کے سینگ ٹوٹ گئے ہوں خواہ مندمل ہو گئے ہوں یا نہیں اصح قول کے مطابق قربانی صحیح ہے۔

حکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محاملی نے ''لباب'' کے اندر عدم صحت کا دعویٰ کیا ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔ قفال کہتے ہیں کہ اگر ٹوٹنے کی تکلیف کا اثر گوشت پر نہ ہوا ہو توصیح ہے ورنہ خارش کے تھم میں ہو گا ہے سینگ والی بکری کے مقابلہ میں سینگ والی افضل ہے۔اگر جانور کے کچھ دانت گرگئے ہوں اس کی قربانی درست ہے۔

فائدہ اللہ جو ہری لکھتے ہیں اضحیہ میں چار لغات ہیں (۱) اُضْحِیَّةً (ضمہ ہمزہ (۲) اِضْحِیَّةً (سمہ ہمزہ) دونوں کی جمع اضاحی آتی ہے۔ (۳) ضحیة اس کی جمع ضحایا آتی ہے (۲) اضحاة 'ارطاة کے وزن پر آتا ہے اس کی جمع اصحیٰ 'اد طلی کے وزن پر آتی ہے۔ اس کے اعتبار سے بقرعید کو عید الانتخ سے موسوم کرتے ہیں۔

مسئلہ: قربانی میں نیت شرط ہے نیت کو ذرج پر مقدم کرنا تھیج قول کے مطابق تھیج ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ میں نے اس بکری کو اضحیہ (قربانی کا جانور) بنا دیا تو کیا یہ تعین اور قصد نیت ذرج کے بغیر کافی ہے یا نہیں۔ تھیج قول بیہ ہے کہ صبح نہیں ہے کیونکہ قربانی سنت ہے جیسا کہ یا قبل گزرا اور فی نفسھا قربت ہے لہٰذا اس میں نیت شرط ہے۔ امام غزال کی رائے یہ ہے کہ کافی ہے تاہم تجدید نیت مستحد مستحد

مسئلہ: مستحب بیہ ہے کہ قربانی کرنے والاخود اپنے ہاتھ سے ذریج کرے اور دوسرے کے سپرد کر دینا بھی صحیح ہے۔ جس مخص کا ذبیحہ طلال ہے قربانی اس مخص کے سپرد کر دینا بھی جائز ہے لیکن بھتر ہیہ ہے کہ وہ مسلمان ہو اور فقیہہ ہو۔ کیونکہ وہ اس کے طریقہ اور شرائط سے واقف ہو تا ہے۔ کتابی کو نائب بنانا بھی صحیح ہے۔ امام مالک ؓ کے نزدیک صحیح نہیں ہے اور اس صورت میں قربانی صحیح نہیں ہوگی البتہ گوشت حال ہو گا۔ موفق ابن طاہر صبلی نے بھی امام احد ؓ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ قربانی کے گوشت میں مستحب سے کہ ایک تمائی خود استعمال کرے۔ ایک تمائی احباب واقارب کو ہدیہ کر دے اور ایک تمائی غرباء کو صدقہ کر دے۔

بعض کا قول ہے کہ آدھا خود استعال کرے اور آدھا صدقہ کردے۔ اگر کوئی مخص کُل گوشت خود ہی استعال کرے صدقہ نہ کرے ' توضیح ندہب یہ ہے کہ اتن مقدار کاضامن ہو گاجو کافی ہے بعنی کم اذکم اتن مقدار جس پر صدقہ کا اطلاق ہو جائے اور ایک قول یہ ہے کہ ضامن نہیں ہو گا ادر ایک قول یہ ہے کہ قدرِ مستحب کاضامن ہو گا بعنی آدھے یا ثلث کاضامن کے ہوگا قربانی کے جانور کی کوئی چیز فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور نہ اس میں سے قصاب کی اجرت دینا صحیح ہے۔ بلکہ قصاب کی اجرت قربانی کرنے والے کے ذمہ ہے۔

مسئلہ: ۔ تمام علماء کے نزدیک قربانی کا گوشت تین دن سے ذا کہ جمع کرکے رکھنا ممنوع ہے۔ کل گوشت کھاسکتا ہے یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں۔ اول رہے کہ کھاسکتا ہے۔ ابن سرت اصطخری ابن القاض ابن الوکیل نے اس کو اختیار کیا ہے اس لئے کہ جب قربانی کرنے والا اکثر حصہ کو کھاسکتا ہے و کُل کو بھی کھاسکتا ہے اور ثوابِ قربانی نیت قربانی ہے خون بہانے سے حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ آیت کے میں اس کی جانب اشارہ ہے۔ موفق حنبل نے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا ہی مسلک بیان کیا ہے۔ لیکن صحیح قول رہ ہے کہ اتنی مقدار کاصدقہ کرنا ضروری ہے جس پر قربانی کے گوشت کا اطلاق ہو سکے۔

ا لَن يَكُالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلا دِمَانُهَا وَلٰكِنَ يَكُالُهُ التَّقُوىُ مِنْكُمْ (ترجمه) الله ك پاس قرباني ك جانور كا كوشت يا خون نيس پنچنا بكد تهارا اضلاص پنچنا

زائل ہو گئی-اب اس بکری کے بارے میں اس مخص کا بچے ہمہ تبادلہ وغیرہ کا کوئی تصرف نافذ نہیں ہو گا۔ اگرچہ یہ تصرف کسی ایک جز میں ہی ہو۔ شیخ ابو علی وجہ سے منقول ہے کہ اس کی ملکیت اس بکری سے زائل نہیں ہو گی جب تک یہ اس کو ذرج کرکے صدقہ نہ کر دے جیسے کہ اگر کوئی مخص یوں کیے کہ اللہ کے لئے مجھے کو اس غلام کا آزاد کرناواجب ہے تواس غلام سے مالک کی ملکیت آزاد کرنے

مسئلہ:۔ آگر کسی نے کہا کہ میں نے اس بکری کو قرمانی کے لئے دیا یا کسی معین بکری کی قرمانی کو اس بکری سے اس کی ملکیت

رہے تیا جہ ہر یوں میں ہوگی۔ امام اعظم کامسلک ہیہ ہے کہ ملکیت زائل نہیں ہوگی اور اس کو بیچنااور تبادلہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ سے قبل زائل نہیں ہوگی۔ امام اعظم کامسلک ہیہ ہے کہ ملکیت زائل نہیں ہوگی اور اس کو بیچنااور تبادلہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ سے معدم میں سے میں کے دور ماذ تیں ہے۔

گا۔ آگر عین باقی رہے اور آگر مشتری نے اس کو ضائع کر دیا یا اس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو قبضہ اور تلف کے درمیانی مدت کے اعتبار سے وہ قیمت کاضامن ہو گا۔ آگر دو مخصول میں سے ہرایک نے بغیراجازت دوسرے کی قربانی کاجانور ذرج کر دیا تو ان میں ہرایک درمیانی قیمت کاضامن ہو گایا قربانی کافی ہو جائے گی۔

مسلہ: و مالی نے بیان کیا ہے اونٹ میں نحر کیا جائے گااور بکری کو ذرج ۔ پس اگر اُونٹ میں نحر کے بجائے ذرج یا بکری میں ذرج کی جگہ نحر کر دے توضیح ہے۔ سنت کے مطابق نحر کی جگہ لبہ ہے اور ذرج کی جگہ دونوں جڑوں کے ملنے کی جگہ سے نیچے ہے اور مکمل ذرج یہ ہے

کہ حلقوم مری اور ودجین کو کائے۔ <sup>سیم</sup> ذریح کی صحت کا قل درجہ رہے کہ حلقوم اور مری کو کاٹ دے۔ مسئلہ:۔ جو قربانی ذمہ میں واجب ہے آگر وہ بچہ دے تو اس بچہ کو بھی ذرج کیا جائے گا۔ آگر قربانی کاجانور دودھ دیتا ہے تو صاحب اضحیہ بچہ

مسئلہ:۔ جو فرمانی ذمہ میں واجب ہے اگر وہ بچہ دے تو اس بچہ تو جی ذرح کیا جائے 6-اگر فرمانی کاجاتور دورھ ریتا ہے تو صاحب استحیہ چہہ سے بچاہوا دورھ کی سکتا ہے۔

ے بچاہوا دودھ پی سلماہے۔ ضرب الامثال اور کماوتیں اہلِ عرب بولتے ہیں کُلُّ شَاقٍ مُعَلَّقَةٌ بِرِ جُلِهَا (ہر بَری اینے پاؤں پر لککی ہوتی ہے) اس کماوت کو

سب سے پہلے وکیج بن مسلمہ بن زہیرابن ایاد نے استعال کیاجو جرہم کے بعد بیت اللہ کامتو آب بنا ما میں میں حزورہ نامی ایک باندی کو رکھا۔ اسی وجہ سے اس محل کانام ہے پڑگیا۔ وہ حزورہ جو مکہ میں ہے اور اس نے اس محل میں ایک سیر حمی بنائی تھی اس سیر حمی پر چڑھ کر اپنے رب سے مناجات کر تا تھا اور بہت سے کل ایت خیر کہتا تھا۔ علائے عرب اس کو صدیقین میں شار کرتے تھے۔ جب اس کی وفات ہوئی تو اس نے اپنے لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ میری وصیت من لو۔ جو محض ہدایت کے راستہ پر چلے اس کی پیروی کرو اور جو مگراہ ہو جائے اس کو چھو ڑدو اور ہر برکری اپنے پیر پر میری وصیت من لو۔ جو محض ہدایت کے راستہ پر چلے اس کی پیروی کرو اور جو مگراہ ہو جائے اس کو چھو ڑدو اور ہر برکری اپنے پیر پر میری وصیت میں اس وقت ہے مثال جاری ہو گئی۔ یعنی ہر محض کو اپنے عمل کا بدلہ ملے گا اور کوئی کسی کے اعمال کا بوجھ نہیں

ا برصحت امام شافعی کے زویک ہے۔ احتاف کا صحیح مسلک یی ہے کہ آگر ضرورت ہو تو کل موشت خود استعال کر سکتا ہے۔

سے امام اعظم سے نزدیک چار وگوں کو ذکح میں کانا جاتا ہے تین وہی ہیں جس کو اوپر بیان کیا ہے ایک ادر خون کی رگ ہے۔ امام شافعی سے آر طلقوم اور مری کو تو بالکل کاٹ دیا جائے تو طال اور اگر ان دونوں کا پچھ حصہ باتی رہ جائے تو صحح نہیں ہے۔ امام صاحب کے یمال بلا تعین تین رگوں کا کاٹ دیٹا کافی ہو جاتا ہے۔ امام محمد کے نزدیک آگر چاردل کا پچھ حصہ کٹ کمیاتو صحح ہے ورنہ نہیں۔

اٹھائے گا۔

بکری کے طبی فوائد اسلام کی تازہ کھال لے کر اگر ایسے فخص کو پہنادی جائے جس کو کو ژوں سے بیٹا گیا ہو تو تکلیف ختم ہو کر سکون آجا تاہے۔ سیون آجا تاہے۔

## الَشَّامُرُك

(شاہ مرغ) جو مُرغ انڈے دینے کی پچھ کم عمر کا ہو اُس کو شامرک کہتے ہیں اس کی کنیت ابو یعلیٰ ہے اور بیہ شاہ مُرغ کامعرب ہے جس کے معنی ہیں پرندوں کا بادشاہ۔

## الشَّاهِين

(باز)اس کی جمع شواہین اور شیابین آتی ہے۔ یہ لفظ عربی نہیں ہے لیکن اہلِ عرب اس کو اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں چنانچہ فروق شاعرنے کماہے "

حُمّٰی لم یحط عنه سریع ولم یخف نویرة یسلی بالشیاهین طائره ترجمہ: کبوتر کو اس کی تیز رقاری سے کسی نے روکا نہیں اور وہ بازسے خوف زدہ بھی نہیں بلکہ مسلسل مصروف پرواز

ایک شعرمیں شوابین کالفظ بھی مستعمل ہے۔عبداللہ ابن مبارک نے کہاہے

قَدُ يَفْتَح المرء حانوتا لمتجرہ وقد فتحت لک الحانوت بالدین ترمہ: آدمی بھی دکان تھولی ہے۔ ترمہ: آدمی بھی کان کھولی ہے۔

بين الاساطين حانوتٌ بِلاَ غَلْقِ تبتاع بالدين اموال المساكين

بین الا تساطین مستحانوت بلر علی ہوئی ہیں جمال غربیوں کو دین کے عوض مال دنیا بھی دیا جاتا ہے۔ ترجمہ:۔ بادشاہوں کے بیمال کچھ د کا نیمی تھلی ہوئی ہیں جمال غربیوں کو دین کے عوض مال دنیا بھی دیا جاتا ہے۔

صیرت دینک شاهینا تصیدبه ولیس یفلح اصحاب الشواهین ترجمہ:۔ تیرادین شاہ بازی طرح ہے جس سے شکار کرتے ہیں حالا تکہ شاہین کے مالک کامیاب نہیں رہتے۔

باب الباء میں بازی کے بیان میں عبداللہ ابن مبارک کے اس سے ملتے جلتے اور اشعار گزر کے ہیں۔ عبداللہ ابن مبارک کابی

بہ قول بھی ہے: تعلمنا العلم للدنیا فدلَّنا علٰی ترک الدنیا۔ "جم نے حصول دنیا کے لئے علم حاصل کیالیکن علم نے ہماری ترک دنیار رہنمائی فرمائی"۔

شاہین تین قسم کا ہوتا ہے۔ شاہین 'قطای اور رہقی۔ شاہین کا مزاج زیادہ سرد خشک ہوتا ہے۔ اس وجہ سے شاہین کی حرکت اوپ سے نیچے کی جانب شدید تر ہوتی ہے۔

سیب کی بات اور پُر فتور ہوئے کے باوجو دشکار کا پیچھابہت سختی سے کر تا ہے۔ بعض دفعہ اس دوڑ دھوپ میں زمین سے مکرا کر مر جاتا ہے۔ تمام شکاری جانوروں کے مقابلہ میں اس کی ہٹریاں نہایت سخت ہوتی ہیں- کہاجاتا ہے کہ شاہین وصف کے اعتبار ہے اپنے نام کامصداق ہے یعنی شاہین کے معنی ترازو کی ڈنڈی کے ہیں۔ پس جس طرح ترازو کی ڈنڈی معمولی سی کمی بیشی کی صورت میں بھی برابر نہیں ہوتی اسی طرح شاہین بھی ادنیٰ سی بھوک اور بیاس کو برداشت نہیں سے سے

ان کی عمده صفات میں بیہ چیزیں ہیں (۱) سربردا ہونا (۲) آنکھیں بردی بردی ہونا (۳) سینہ چو ژا ہونا (۳) جم کا درمیانی حصہ فراخ ہونا (۵) رانوں کا پر از گوشت ہونا (۲) پنڈلیوں کا کو آہ ہونا (۷) کم پروں کا ہونا (۸) پنگی

دم ہونا-جس وقت اس کے بازو سخت ہو جاتے ہیں پھراس میں کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔اس عمر میں بیہ کر کی (بڑی بطخ) کا بھی شکار کرلیتا

ی وقت ان سے پارو ت ہو پات ہیں پر ان میں وق ربیدن میں ہوں۔ ان کر سے ہیں اور ان میں کہ ان قامیان ہے۔ نیاز میں کہ ان قامیان

بیان کیاجاتا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے بازے شکار کھیلا دہ قسطنیہ بازسے شکار کرنے والاسب سے پہلے جس شخص نے بازے شکار کھیلا دہ قسطنیہ شار کرنے والاسب سے پہلا شخص اللہ میں کہ جب وہ سوار ہو کر کہیں جاتا تو یہ پرندے اس کے اوپر گھومتے رہتے اور سایہ کرتے تھے اور کبھی نیچے ہوجاتے اور کبھی اوپر ہوتے۔ ایک روز سوار ہو کر جارہا تھا کہ اچانک ایک پرندہ جو ابی زمین سے اوپر کو اڑا فوراً ایک شاہین نے اس کو پکڑ کر شکار کرلیا۔ تسطنطنیہ کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور م

ای روزے وہ ان سے شکار کا کام لینے لگا-شاہین کا شرعی تھم اس کا تھم شرعی انشاء اللہ تعالیٰ باب الصاد صقر (شکرہ) کے باب میں آئے گا-

علامہ دمیری گاایک منظوم خط مینہ منورہ کے قیام کے دوران علامہ دمیری ؒ نے اپنے بھائی فارس الدین شاہین کو یہ خط لکھا مطامہ دمیری ؒ نے اپنے بھائی فارس الدین شاہین کو یہ خط لکھا مطامہ دمیری ؒ نے اپنے بھائی فارس الدین شاہین کو یہ خط لکھا

سلام کم فاحت بروض ازاهر یضئی کما لاحت بافق زَوَاهِرَ ترجمہ:۔سلام اس پیول کی طرح جو شگفتہ ہے اور جو چیک رہاہے روشن کناروں پر۔

اذا عقبت كتبى به قال قائل افى طينها نشرهن المسك عاطر ترجمه: . جب تُوميرى تحرير پر روئ گاتوكينے والاكے گاكه اس منى ميں مشك ملادياً كيا ہے۔

الی فارس الدین الذی قد ترحلت لخدمة خدام مصر الاکابر ترجمد: دین کاشمسوار جوممرک اکابر کی فدمت کے لئے معروف سفر ہے۔

اذا عد حدام الملوک جمیعهم فبینهم ذکر لشاهین طائر ترجمہ: جب بادشاہ کے تمام غلاموں کی فہرست تیار کی جائے گی تو اس میں ممدوح کا تذکرہ ایا ہو گاجیسا کہ تمام جانوروں میں جاند

میں شاہیں۔ وعندی اشتیاق نحوہ و تلفت الیه وقلبی بالمؤدة عامر

ترجمہ: مجھے بھی اس سے ملنے کاشوق ہے اور میرا دل اس کی محبت سے لبریز ہے۔ -

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تمنیت جهدی ان اراه بحضرة معظمة اقطادها وهو عاضر ترجمہ: میری کوششیں اس آرزومیں صرف ہو رہی ہیں کہ اس سے طلاقات کا شرف حاصل ہو- اس لئے ہیشہ اس کے لئے سرماندی کی دعائمیں کرتا ہوں۔

وادعو لهٔ فی کل وقت مشرف وکل زمان فضله متواتر ترجمد: اوربیک برزمانه بین اس کے انعالت مسلسل ہوتے رہتے ہیں-

وفی مسجد عال کویم معظم له شرف فی سائر الارض سائر ترجمہ:۔وہ ایک ایم بلند وبالام بحد میں جس معجد کو کائتات کی تمام ہی جگہوں پر شرف حاصل ہے۔

ترجمہ:۔ وہ ایک ایک بلند وبالا سحبہ میں سے جب س سحبہ کو کائٹائٹ کی مہام ہی جمہوں پر سرت کا سی ہے۔ جس جگہ شاہین رہتے ہیں اس جگہ بچھو نہیں پائے جاتے۔ شاہین کی گردن نمایت حسین ہوتی ہے اور اس کائرِ مبارک ہو تا ہے۔ چنانچہ جس کے پاس اس کے پَر ہوتے ہیں وہ سعاد تیں حاصل کر تا ہے۔ بادشاہوں کو اگر شاہین دستیاب ہو جاتا ہے تو بید زمانہ '

دراز تک اس سے شکار کرتے رہتے ہیں۔ شاہین کا ایک وصف میہ بھی ہے کہ میہ بردی بلندیوں پر پرواز کرتا ہے اور اپنے مالک کے احسان کو فراموش نہیں کرتا۔ پرندوں میں اسے اعلیٰ نسل کا سمجھا جاتا ہے۔ نیزاس کی کئی نسلیں (قشمیں) ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے مقابلے میں اچھی سمجھی جاتی ہیں۔ ٹھیک اس طریقہ پر میرے ممدوح بھی اپنے علاقہ میں بلند روایات کے لئے مشہور ہیں اور اِن کا

ے مقابے یں اپنی میں ہیں۔ میں ہیں۔ میں موسط پر سرت مدوں مائٹی ہاتھ نہیں جاتا۔ اللہ تعالی اُن پر اپنی نعمتوں کی سکیل حسب و نسب بھی بیچر عالی ہے اور ان کے یمال سے کوئی سوال کرنے والا خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ اللہ تعالی اُن پر اپنی نعمتوں کی سکیل فرمائے اور اپنے رحم و کرم سے اُن کے ان احسانات کی بهترین جزاء دے جوعام مخلوق پر اُن کی طرف سے ہوئے ہیں۔

فرمائے اور اپنے رغم و کرم سے ان کے ان احسانات کی بھترین جزاء دھے بوعام ملوں پر ان کی طرک سے ہوتے ایل شاہین کی خواب میں تعبیر | اس کی تعبیریاب الصادمیں صقر (شکرے) کے بیان میں آئے گی-انشاء اللہ تعالیٰ-

### اكشبَبُ

(بو ڑھائیل) شبب اور شبوب کے بھی یمی معنی آتے ہیں۔ اکا بیک میں میں

(کرئی) محکم میں لکھا ہے کہ شبث ایک جانور ہوتا ہے جس کے چھ لیے لیے پاؤں ہوتے ہیں۔ پشت زرد ہوتی ہے۔ سر کالا اور آئھ نیگوں ہوتی ہے۔ بعض کتے ہیں کہ شبث کثیرپاؤں والے دابہ کانام ہے جس کا سربرا اور منہ کشاوہ اور پچھلا حصہ اٹھا ہوا ہوتا ہے زمین کو کھود تا ہے جس کو شحمتہ الارض بھی کہتے ہیں اس کی جمع اشیاف اور شبثان آتی ہے۔ جو ہری کتے ہیں کہ شبث (متحرک الباء) ایک کثیرپاؤں والے دابہ کانام ہے اس کو باء کے سکون کے ساتھ استعال کرنا درست نہیں ہے۔ اس کی جمع شبثان آتی ہے جیسے

الباء) ایک طیرپاوں واسے دابہ کانام ہے اس و باتو سے سون سے ساتھ اسمال سرمادر خرب کی جمع خرابان آتی ہے۔ شبت کا شرعی تھکم | حشرات الارض میں ہونے کی دجہ سے اس کا کھانا حرام ہے۔

َ الشِّبْقَانُ اَلشِّبْقَانُ

(زمین سے چمٹ کر چلنے والا ایک جانور) قتیبہ نے ادب الکاتب میں لکھاہے کہ شبثان ایک کثیر پاؤں والا جانور ہو تاہے- رہت پر

رہتا ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ بیر ہے کہ طبیف کے معنی چیٹنے کے آتے ہیں اور یہ بھی زمین سے چیٹ کر چاتا ہے۔ شاعر نے کہا ہے۔

مداد ک شبیثان کا شرعی تھم حرام ہے کیونکہ بیہ بھی حشرات الارض میں سے ہے جو غیراکول ہیں۔

مبیثان کا شرعی تھکم ا

#### الشبدع

( پچھو) اس کی جمع شبادع آتی ہے شین اور دال کے کسرہ کے ساتھ ابو عمرو اور اصمعی نے اس طرح لکھا ہے۔ حدیث میں شیدع کاذکر:۔

مَنْ عَضَّ عَلَى شِبْدِعه سَلَمَ من الاثام "جس نے اپنے مجھو پر کنٹرول کر لیادہ سلامت رہا گناہوں سے"- یعنی جو خاموش رہا اور بکواس کرنے والوں کے ساتھ بکواس میں شامل نہ ہو تو وہ تمام گناہوں سے محفوظ رہا- زبان سے چو نکہ لوگوں کو تکلیف پینچی ہے اس لئے اس کو نقصان دہ بچھو سے تثبیہ دی گئی ہے۔

### اكشبربض

بروزن سفرجل چھوٹا أونٹ۔

### الشبلُ

شرکا بچہ جب شکار پکڑنے کی عمر کو پنچ 'اس کی جمع اشبال اور شبول آتی ہے۔

اکشکو قُ

(بچھو)جع شبوات آتی ہے۔ راجزنے کہاہے

قَدْ جَعَلْتُ شَبْوَةَ تُزْبِئرِ تكشوا ستها لحما وتقمطر ترجمہ:۔ بچھوجوڈنک ارتا ہے اس کے پچھلے حصہ پر گوشت ہے لیکن زہرسے لبریز۔

#### الشبوط

شبوط بروزن سفو ، مجملی کی ایک قتم -لیث نے بیان کیا ہے کہ سبوط بھی اس میں ایک لفت ہے - اس کی دم پہلی جسم کا در میانی حصد موٹا اور برچھوٹا اور چھوٹے میں چکنی معلوم ہوتی ہے - اس قتم میں نر زیادہ اور مادہ کم ہوتی ہیں اس وجہ سے اس کے انڈ ب بھی قلیل المقدار ہوتے ہیں - بفول صیادین (شکاری) جب بیہ جال میں بھنس جاتی ہے اور اس سے نکلنا دشوار ہوتا ہے تو فطر آاس کو بید احساس ہو جاتا ہے کہ اس جال سے نکلنے کو و نے کے علاوہ کوئی دو سرا راستہ نہیں ہے تو ایک نیزہ کے بقدر پیچھے کو ہٹتی ہے اور جسم کو سکیٹر کر جست لگاتی ہے - بسااو قات اس کی بیہ جست بلندی میں دس ہاتھ سے بھی زیادہ ہوتی ہے - اس کی اس جست سے جال ٹوٹ جاتا ہے اور بیر نکل جاتی ہوتی ہے ۔ اس کی اس جست سے جال ٹوٹ جاتا ہے اور بیر نکل جاتی ہوتی ہے۔ اس کی ہیں گوشت کافی مقدار میں ہوتا ہے - دریائے دجلہ میں یہ قتم کثرت سے پائی جاتی ہے۔

# اَلشُّجَاعُ

(ا ژدہاسانپ) یہ لفظ شین کے ضمہ ادر کسرہ دونوں طرح مستعمل ہے۔اس سانپ کو کہتے ہیں جو جنگل میں سوار اور پیادہ پالوگوں پر حملہ کر تاہے ادر اپنی دُم پر کھڑا ہو جاتاہے ادر بعض اد قات گھو ڑسوار کے سرکی بلندی تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ سانپ جنگلوں میں رہتا

ہ الک بن ادھم کا قصم ایک ابن ادھم آیک بارشکار کے لئے نکا۔ جبوہ کسی ایسے مقام پر پنجا جمال نہ پانی تھانہ مالک بن ادھم کا قصم کے اس کے ہمراہ اور رفقاء تھے سب نے پانی تلاش کیا مگر نہیں لما-ان

سے میں اسے اسے عمال دانہ اور اس کو پیاس لکنے گئی۔ اس کے ہمراہ اور رفقاء تھے سب نے پالی تلاش کیا مرہمیں ملا۔ ان نوگوں نے وہیں قیام کرکے مالک کے لئے ایک خیمہ لگا دیا۔ مالک نے اپنے ہمراہیوں کو پانی اور شکار کی تلاش کا حکم ویا۔ جب یہ حضرات نکل تری گردی کی لائے براک نے ان سے کہا کہ اس کو آبال کر تکنامت بلکہ اس کو آبال کر ہی کھانا شاید اس سے تمہاری تشکی کم

نکلے تو ایک گوہ مار کر لائے۔مالک نے ان سے کہا کہ اس کو اُبال کر تکنامت بلکہ اس کو اُبال کر ہی کھانا شاید اس سے تمہاری تعظی کم ہو جائے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ووبارہ نکلے۔ اس بار اُن کو ایک ا ژدہا ملا انہوں نے اس پر حملہ کیا وہ جان بچاکر مالک کے خیمہ میں داخل ہو گیا۔ مالک نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ میرے پاس پناہ کا طالب ہو کر آیا ہے اس کو پچھے مت کہو۔ انہوں نے اس کا پیچھا

وا س ہو جیا۔ ہانگ ہے اپ مل کیوں سے ماہ کہ میں مارک ہوں کا جدار کیا ہے۔ چھوڑ دیا۔ سانپ وہاں سے چلا گیا۔ اس کے بعد مالک خود اپنے رفقاء کو لے کر پانی کی تلاش میں نکلا۔ اچانک اُن کے کانوں میں کسی عامعلوم پکارنے والے کی آواز آئی کہ وہ یہ کمہ رہا ہے:۔

یا قوم یا قوم لا ماء لکم ابدًا حتٰی تحثوا المطایا یومها التعبا ترجمہ:۔اے لوگو! تم کوپانی ہرگز نہیں طے گاخواہ تم اپنی سواریوں کو پورے دن تھکا دو-

وسددوا یمنة فا لماء عن کثبا ماء غزیر وعین تذهب الوصبا ترجمہ: البنة اگر تم داہنی طرف مؤکر اس کی تلاش کرونو تم کو ٹیلوں میں پانی کا چشمہ طے گاجس میں پانی بکٹرت ہے اور

ر بعد: البعد الرعم وابن عرف فرمران من من فردوم و مدول من اس قدر عمدہ ہے کہ اس کے پینے سے بیاری بھی ختم ہوجاتی ہے-

حتى اذا ما اخذتم منه حاجتكم فَاسْقُوا المطايا وَمنه فَامْلُو الْقِرْبَاء

ترجمہ:۔ جب تم اس چشمہ سے اپنی ضرورت پوری کر لو تو اپنی سواریوں کو پانی پلاؤ اور اپنی مشکیس بھرلو-بیہ آواز سُن کر مالک اپنے رفقاء کے ہمراہ اس ست میں چل دیا جس کی آواز دینے والے نے اپنے اشعار میں نشاندہی کی تھی-

چنانچہ قریب ہی ان کو ایک چشمہ ملا اور سب نے سیراب ہو کر بانی پیا اور جانوروں کو بلایا اور پھراپنی مشکیس بھی بھریں- جب میہ لوگ اپنی ضروریات سے فارغ ہو گئے تو فور اً چشمہ غائب ہو گیااور اس آواز دینے والے کی آواز پھر کان میں آئی وہ کمہ رہاتھا ''

یَا مَالِ عَنِّی جزاک الله صالحة هذا وداع لکم منی و تسلیم ترجمہ: اے مالک تجھ کو اللہ تعالیٰ میری جانب سے جزائے خیرعطا فرمائے 'میں تم سے اب رخصت ہو تا ہوں میرا آخری سلام قبول ہو۔

لا تزهدن فی اصطناع المعرف من آحَدِ ان امرًا يحرم المعروف محروم ترجمہ:۔ کی کے ساتھ نیکی کرنے میں ہرگز بے رغبتی مت کرنا۔ کیونکہ جو فخص کسی کونیکی سے محروم کرتا ہے وہ خود محروم

ہو تاہے۔

النحير يبقى وان طالت مغيبة والشرما عاش منه الموء مدموم ترجمه: نيك كام بميشه باقى ربتا هم الكرچه اس كاثمره عرصه دراز تك غائب رب اور جس مخص نے برائى كو اپنايا وه ندموم هم يعنى برائى سے يادكيا جاتا ہے۔ له

مديث ميں شجاع كاذكر:..

صححین میں حضرت جابر عبدالله بن مسعود ابو ہریرہ رضی الله تعالی علیهم اجمعین سے مروی ہے:۔

"نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صاحب نصاب ہونے کے باوجود مال کی ذکوۃ نہیں دیتا تو قیامت کے دن وہ ایسے اثردھا کی صورت اختیار کرکے اس کا تعاقب کرے گاجو گاجا ہو گادر جس کی آنکے میں دوخوفناک نشان ہول گے اور وہ صاحب مال اس سے بھاگے گاختیٰ کہ یہ سانپ اس کی گردن میں لیٹ جائے گا"۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ وہ اثردھا مُنہ کھول کر اس کا تعاقب کرے گاجب اُس شخص کے قریب آئے گاتو وہ صاحب مال بھاگئے گا۔ پھروہ اثردھا آواز دے گا پناوہ خزانہ لے لے جس کو تونے جع کیا تھا۔ یہ آواز سن کروہ شخص سمجھ جائے گا کہ اس سے مفر نہیں ہے وہ اپناہا تھ اس کے منہ میں ڈال دے گائیں وہ اثردھا اس کے ہاتھ کو بجار کی طرح چباجائے گا۔ پھراس کے دونوں جبڑول کو پکڑ لے گا اور کے گامیں تیرا مال ہوں میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد یہ آیت کے دونوں جبڑول کو پکڑ لے گا اور کے گامیں تیرا مال ہوں میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد یہ آیت کے دونوں جبڑول کو پکڑ لے گا اور کے گامیں تیرا مال ہوں میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد یہ آیت کے دونوں جبڑول کو پکڑ لے گا اور کے گامیں تیرا مال ہوں میں تیرا میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد یہ آیت کے دونوں جبڑول کو پکڑ نے اپنی ہوگی ہیں ہول میں تیرا مال ہوں کی ہیں جو اللہ تعالی نے ان کو اپنے فضل سے دی ہو ایس کے بیت ہی بری ہے۔ دہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنادیے جائیں گا ہیں تیرا کی کی کہ دیا ہوں کا کہ کی ہو اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔

ا قرع اس سانپ کو کہتے ہیں جس کے سرکے بال اُکھڑ گئے ہوں اور سرز ہرکی وجہ سے سفید ہوگیا ہو۔ زبیبتان کثرت زہر کی وجہ سے اس کے منہ کی دونوں جانب دو بال ہوتے ہیں ان کو کہتے ہیں۔ کثرتِ کلام کے وقت انسان کے منہ کے دونوں جانب ایسے دو بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں زبیبتان سے مراد اُس کی آنکھ کے دو نکتہ ہیں۔ اس صفت والے سانپ سے خطرناک کوئی سانپ شیں ہوتا۔

بعض کہتے ہیں کہ زبیبتان سانپ کے مُنہ میں پائے جانے والے دو کیلوں کانام ہے۔ یَفُضَمْ سَمِعَ کے باب سے
ہو' دانت کے کناروں سے کھانے کے معنی میں آتا ہے۔ اس کے بالمقابل خضم بولاجاتا ہے جس کے معنی پورے منہ سے
کھانا ہے۔ بعض کی رائے ہیہ ہے کہ قضم خٹک چیز کھانے کے لئے بولتے ہیں اور خضم ترچیز کھانے کے لئے بولتے ہیں۔
اہلِ عرب کا گمان ہے کہ جب کوئی شخص عرصہ دراز تک بھوکا رہتا ہے تو اس کے بیٹ میں ایک سانپ بیدا ہوجاتا
ہے جس کو شجاع اور صفر کہتے ہیں۔ جیساکہ ابو خراش اپنی ہوئی کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔

اَردُّ شِجاع البَطنِ لو تعلمِينه وأوتر غيرى من عيالك بالطعم

ا به به اتف دراصل وبی شجاع تھا جس کو مالک نے بناہ دی تھی اور اژ دھے کی صورت میں وہ کوئی جن تھاجو اس جنگل کا سردار تھا (محمد عرفان سردھنوی)

ترجمہ:۔ کاش! تجھ کو معلوم ہو جاتا کہ ہیں اپنے شجاع بطن یعنی بھوک کو روکتاہوں اور تیرے خاندان والوں کو اپنا کھانا کھلا - عامه ا

واغتبق الماء القراح وانشنى إذا الزادُ اَمْسِيْ للمزلج ذَا طعم ترجمه: اورجب مين ديكتابون كه بدذا كقه شخص كو كهانا احجها معلوم بونے لگا تو مين اس كو اپنا كهانا كهلا ديتا بون اور خود

کھانے سے زک جاتا ہوں اور تازہ پانی پی کر سوجاتا ہوں۔ دوسرے شاعرنے کہاہے ۔

فاطرق اطرق الشجاع ولورأى مساغاً لنا باه الشجاع لصمما ترجمه: يس أس نے اثر دھے كى طرح سر جمكايا اور كاش وہ اپنے سخت شجاع اور ناب كاصفائى و كيم ليتا-

تر بمہ: بن اس کے اردے می سر عرب ساید اور ہی اور ہو اپ سب بان اور ماب و سان دیں ہے۔ یہ شعر بنی حرث ابن کعب کی لغت کے مطابق ہے۔ کیونکہ لصمه ما میں لام جارہ کے باوجود الف تنثنیہ باقی رہا- حالا نکہ مشہور

سید سربی رہ رہاں ہے۔ یہ سب کا سیارے سیار ہے۔ است میں سائند کی الفت میں سٹنید کا الف حالت نصبی و جری میں بھی باقی رہتا سلک کے مطابق یہ الف' باء سے بدل جاتا۔ لیکن کوفین اور اس قبیلہ کی لغت میں سٹنیہ کا الف حالت نصبی و جری میں بھی باقی رہتا

ہے۔ ای لغت کے مطابق اللہ تعالی کا قول اِنْ هٰذَانِ لَسَاجِرَانِ ہے۔ شجاع کی خواب میں تعبیر اِ شجاع کاخواب میں نظر آنا جری لڑکے اور ضدی عورت پر ولالت کر تا ہے۔

#### الشحرور

(کالے رنگ کاچڑیا سے بڑا ایک خوش آواز پرندہ) یہ لفظ عصفور کے وزن پر ہے۔ یہ پرندہ مختلف آوازیں نکالتا ہے۔ (یہ این سیدہ کاقول ہے)

ہ دن ہے) شخ علامہ علاؤ الدین باجی متوفی سمالے یہ نے اس کے بارے میں بہت اچھا شعر کہاہے ''

بالبلبل والهزاز والشحرور یکسی طربا قلب الشجی المغرور . ترجمہ:۔ اوربلبل ادر بزار اور شحرور کی آوازے عمگین مغرور کادل خوش ہوجا تاہے۔

فانهض عجلا وانهب من اللذة ما جادت كرمابه يد المقدور

ترجمہ:۔ پس جلدی سے آٹھ اور کارکنان قضاء وقدر کے ہاتھوں نے جو بارش کر رکھی ہے اس کو لوٹ لے۔ اس کی تعریف میں کسی نے یہ شعر بھی عمدہ کہاہے۔

وَرَوْضَة ازهرت اعضانها وشدت أطيارها وتولت سقيها السحب

ترجمہ:۔ اور وہ باغیچہ جس کی شاخوں نے پھول کھلائے اور جس کے پڑندے قوی ہو گئے اور جس کی سیرالی کی بادلوں نے ذمہ داری لے لی-

وظل شحرورها الغديد تحسبه اسيودًا زامرًا مزماره ذهب تجمد. جس كاشحردر گائة اس كے بارے ميں يہ گمان كرے گاكالا بانسرى بجانے والا ہے اور اس كى بانسرى سمرى

دو سرے شاعرنے اس کے بارے میں اچھاشعر کہا ہے۔

يدور به بنفسج له في خده الوردي خال!

ترجمہ: محبوب کے گلابی گالوں میں ایک تل ہے جس پر اُس کے رخساروں کا بنفشہ گھو متاہے۔

كشحرور تخباء في سياج مخافة جارح من مقلتيه

ترجمہ:۔ جیسا کہ شحرور خوف کی وجہ ہے شکاری کی آنکھوں ہے انگور کی ہاڑھ میں چھپ جاتا ہے۔

شحرور کا شرعی تھم انشاء اللہ عصفور (چریا) کے بیان میں آئے گا۔ یعنی طال ہے۔

شحرور کی خواب میں تعبیر والا مراد ہوتا ہے بھی طفل کمتب کی جانب اشارہ ہوتا ہے۔

### شخمةالارض

(کیچوا) یہ ایک کیڑا ہو تاہے جو انسان کے جھونے ہے کو ژی کے مثل ہو جاتا ہے۔اس کے بارے میں متعدد اقوال ہیں جو درج

.. (۱) قزوینی نے "الاشکال" میں لکھا ہے کہ شحمتہ الارض کیجوے کو کہتے ہیں- یہ سرخ رنگ کاایک کیڑا ہو تا ہے جو نمناک مقامات

(٢) ز مخشري نے رہيج الابرار ميں لکھا ہے كہ يد ايك كيڑا ہے جس ميں شرخ نقطے ہوتے ہيں اور ايسامعلوم ہو تا ہے كہ كويا وہ ایک سفید مچملی ہے۔ عورتوں کی ہتھایوں کو اس سے تشیبہ دی جاتی ہے۔

(۳) ہرمس کی رائے میہ ہے کہ شحمتہ الارض ایک کیڑا ہو تا ہے خوشبودار- آگ اس کو ضرر نہیں پہنچاتی- آگ میں اس جانب ے داخل ہو کر دو سری جانب کو نکل جاتا ہے۔

سے جاتے ہوائد اور اس کی چربی جم پر ال کر کوئی شخص آگ میں داخل ہو جائے تو آگ اس کو نمیں جلا سکت- آگر کیچوے کو خشک کرکے ایک درہم کے بقدر کسی چیز میں ملا کر دردِ زہ میں مبتلاعورت کو پلایا جائے تو فوراً

بچه پیدا ہوجائے گا۔

قرویٰ نے لکھاہے کہ اگر اس کو پکا کر روٹی گئے ہمراہ کھالیاجائے تو مثانہ کی پھری ٹوٹ کر نکل جائے گی- اگر خٹک کرنے کے بعد ہر قان کے مریض کو پلا دیا جائے تو اس کی زرؤی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر اس کی راکھ تیل میں ملا کر سنجے کے سرپر مالش کی جائے تو مختجا پن ختم ہو جائے اور بال نکل آئیں گے۔

اس کی تعبیراور حکم دود (کیڑے) کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یعنی خبائث میں شامل ہونے کے باعث حرام ہے۔

#### 271

#### الشذا

(کتے کی مکھی) بھی لفظ شذاہ ایک او نثنی کے لئے استعال ہو تاہے۔ الشران

مچھروں کے مشابہ جانور جو انسان کے منہ کو چھیالیتا ہے۔

### الشُرشق'الشقراق'الشرشور

چڑیا جیساایک جانور جس کارنگ کچھ ٹمیالا کچھ سرخ اور نیچے کا حصہ سیاہ ہو تاہے۔ جب میہ پروں کو کھولتی ہے تو مختلف نظر آتے ہیں۔ تمام چڑیوں کی طرح سے بھی طلال ہے۔

### الشرغ

(مینڈکی) مزید تفصیل باب الصادمیں ضفدع کے بیان میں آئے گی-الشرنبي

(ایک مشهور برنده)

### اَلشَّصُوُ

(ہرنی کا بچہ) شاصر کے بھی میں معنی ہیں جیسا کہ ابوعبیدہ "نے کہا-

### الشُعراء

(نیلی یا سرخ کھی) یہ لفظ شین کے فتہ و کسرہ دونوں طرح مستعمل ہے۔ نیلی یا سرخ کھی کو کہتے ہیں۔اونٹ اگدھے کتوں وغیرہ يرمينه كران كوشديد تكليف پنجاتي مين-

حديث ميں شعراء كاذكر: ـ

اطلاع ہوئی تو آپ نے صحابہ کرام کو برائے مشورہ جمع کیا۔ اس مشورہ میں آپ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول کو بھی مدعو کیاحالا نکہ اس سے قبل آپ نے اس کو تبھی بھی برائے مشورہ طلب نہیں کیا تھا۔ آپ نے اس سے بھی دفاع کے متعلق مشورہ کیا۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی سلول نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ مینہ میں مقیم رہ کر دفاع کریں باہر جاکر نہ لڑیں کیونکہ ہارا تجربہ ہے کہ جب کوئی لشکر مدینہ پر چڑھا تو ہم نے مدینہ میں رہ کر ہی اس کی مدافعت کی تو فتح اہلِ مدینہ کی ہوئی اور جب بھی باہر نکل کر لڑنے کا اتفاق ہوا تو متیجہ اس کے برعکس ہوا اور اس وقت چو نکہ آپ ہمارے در میان موجود ہیں

اس کئے ہمارا پلیہ اور زیادہ بھاری رہے گا۔ للذا آپ ان مشرکین کی پرواہ نہ کریں۔ اگر انہوں نے قیام کیاتو یہ بھی اپنے حق میں مصر ہو گااور اگر ہم پر چڑھائی کی تو مرد آمنے سامنے مقابلہ کریں گے اور عور تیں اور پنچے اوپر سے ان پر پھر برسائیں گے اور وہ لوگ لوٹ جاتے ہیں تو بے نیل و مرام لوٹیں گے۔

نمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی رائے کو پہند فرمایا۔ بعض صحابہ نے اس تجویز کے خلاف یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ!

آپ ہم کو ان کتوں کے مقابلہ میں باہر لے کر چلیں تاکہ ان کو یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان کے مقابلہ سے عاجز و قاصر ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گائے ذرج کی جارہی ہے اس کی تعبیر میں نے خیر بیس نے خیر کی ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میری تکوار کی دھار کند ہوگئ اس کی تعبیر میں نے شکست لی ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ ایک مضبوط ذرہ میں داخل کیا اس کی تعبیر میں نے مدینہ لی ہے۔ اگر تمہاری رائے ہو کہ مدینہ میں رہو تو بیس رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے کہ مشرکین مدینہ میں داخل ہوں اور ان سے گلیوں میں مقابلہ کما جائے۔

لیکن ان صحابہ " نے جو غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکتے تھے اور غزوہ احد میں اللہ نے ان کو جام شہادت سر فراز فرہا۔ عرض کیایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم کو ان وشمنانِ خدا کے مقابلہ کے لئے باہر لے کر چلئے۔ یہ من کر آپ دولت خانہ کے اندر تشریف لے گئے اور ہتھیار باندھ کر باہر تشریف لائے۔ صحابہ " یہ دیکھ کر نادم ہوئے اور آپس میں کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو وحی نازل ہوئی ہے اور ہم آپ کو آپ کی مرضی کے خلاف مشورہ دیں یہ کام ہم سے برا ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حضور سے معذرت چاہی اور عرض کیا جو آپ کی مرضی ہوسو کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ کانبی ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حضور سے معذرت جاہی کہ بغیر قال کئے ہوئے ہتھیار باندھ لبتا ہے تو اس کو یہ زیبانہیں کہ بغیر قال کئے ہوئے ہتھیار کھول دے۔

مشرکین مکہ نے بدھ اور جعرات کو اُحد میں قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعہ کے روز بعد نماز جمعہ ان کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے اور ہفتہ کی صبح کو شعب (گھائی) اُحد میں داخل ہوئے۔ یہ شوال ساھ کی 10/ تاریخ تھی۔ آپ کے اصحاب کی تعداد سات سو تھی۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو جو کہ حضرت خوات ابن جبیر کے بھائی تھے بچاس تیر اندازوں پر امیر مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ بہاڑی جڑ میں قائم رہیں۔ اگر دشمن ہماری بیت کی جانب سے جملہ آور ہوتو تیروں سے ان کی مدافعت کرنا اور خواہ ہماری جیت ہویا ہار تم بغیر میری اجازت کے اپنی جگہ سے نہ ہمنا کیونکہ جب تک تم اپنی جگہ پر وُٹے رہوگے غلبہ ہمارا ہی ہوگا۔ قریش آگے بڑھے ان کے داہنے بازوپر خالد بن ولیداور بائیں بازوپر عکر مہ بن ابی جملہ تھے (یہ وونوں اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے بعد میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے) ان کے ساتھ عور تیں بھی تھیں جو دف بجا بجا کرگار ہی تھیں۔ لڑائی شروع ہوئی اور بہت خت لڑنا پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں گوار کی اور میں تھیں۔ لڑائی ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں تھور فرمایا کہ اس تکوار کو کون میرے ہاتھ سے لے کروشنوں پر وار کرے گا۔

یہ من کر حضرت ابو دجانہ "ساک بن خرشہ نے وہ تلوار آپ کے ہاتھ سے لے لی اور ایک سرخ عمامہ باندھ کر اور تکوار ہاتھ میں لے کر اکڑتے ہوئے چلے۔ یہ دکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس موقع کے علاوہ اللہ تعالیٰ کویہ چال پہند نہیں ہے''۔ اس تکوار سے حضرت ابو دجانہ "نے کتنے ہی سرکش سرقلم کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مشرکین پر حملہ کرکے ان کو شکست دی۔ کفار کی ہزیمت دیکھ کر حضرت عبداللہ ابن جبیر کے تیراندازوں نے غنیمت غنیمت یکارنا شروع کر دیا اور کہنے لگے ہم بھی لوگوں کے ساتھ مال غنیمت لوٹیس گے۔ حضرت عبداللہ "نے ہرچندان کو منع فرمایا مگروہ نہیں مانے اور مال غنیمت لوٹے میں شامل ہو گئے۔ صرف دس آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے باتی سب جلے گئے۔ حضرت خالد " نے جو دیکھا کہ میدان خالی ہے اور تیراندازلوٹ کھسوٹ میں مشغول ہیں تو انہوں نے اپنے سواروں کو واپس بلایا اور اس راہ کی طرف ہے جہاں تیرانداز تعینات تھے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور اُن کو شکست دے دی (حضرت عبدالله ابن جبیر مع دس تیراندا زوں کے شہید ہو گئے) عبداللہ بن قمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پھر پھینک کر مارا جس ہے آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ ناک اور چرہُ مبارک بھی زخمی ہو گیااور آپ زخم کی وجہ سے کمزور ہو گئے اور آپ ایک گڑھے میں گر گئے۔ آپ کے اصحاب آپ سے جدا ہو گئے (مگر خاص خاص لوگ آپ کے پاس تھے) آپ نے ایک پھر کے سمارے اس گڑھے سے نکانا چاہا مگرچو نکہ اس وقت آپ دوز رہیں پنے ہوئے تھے ان کے بوجھ کے سب سے آپ اس گڑھے سے نہ نکل سکے۔ حضرت طلحہ آپ کے بیٹھ گئے۔ ان کے سہارے آپ اوپر آئے۔ ہندہ اور اس کے ساتھ کی عور تول نے مسلمان شمداء کی لاشوں کا مثلہ کرنا شروع کیا۔ ہندہ نے ان کٹے ہوئے اعضاء کاایک ہار بناکر وحشی' قامل حمزہ کو دیا اور حضرت حمزہ کا کلیجہ چیر کر دانتوں سے خوب چبایا۔ لیکن چو نکہ نگل نہ سکی اس لئے اُگل دیا۔ عبداللہ بن قمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے آگے بڑھا۔ حضرت مصعب بن عمیر نے جو آپ کے علمبردار تھے اس کو روکا- اس نے حضرت مصعب کو شہید کر دیا- ابن قمہ نے یہ سمجھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا۔ چنانچہ جب وہ لوث کر اپنے لشکر میں پہنچا تو اس نے وہال آپ کی شادت كا اعلان كرديا- اس ير ايك بكارنے والے نے 'اوروہ پكارنے والا شيطان تھا خوب بكار بكار كرميدان جنگ ميس كما کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے۔ یہ سن کر بعض مسلمانوں نے پشت پھیرنی شروع کر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اللہ کی عبادت کی جانب بلانے لگے۔اس پکار پر تمیں آومی آکر آپ کے گرد جمع ہو گئے اور کفار کا مقابله کرکے ان کو دفع کر دیا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے مابین دیوار بن کر کھڑے ہو گئے اور آپ کے ہاتھ میں ضرب آئی اور وہ ہاتھ سوکھ گیا۔ حضرت قادہ کی آئکھ فکل کر ان کے رخسار پر آپڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دست مبارک سے حلقہ چشم میں رکھ دیا اور اس میں پہلے سے زیادہ روشنی ہو گئی۔ ابی بن خلف جمی جو کفارِ قریش کے سرواروں میں سے تھا اور حضور سے بہت عناد رکھتا تھا آپ کے قل کے قصد سے آیا اور کہنے لگا کہ اگر آج میرے ہاتھ سے مجھ (صلی اللہ علیہ وسلم) نی جائمیں تو میں نہ بچوں۔ صحابہ نے چاہا کہ آپ کے پاس پہنچنے سے قبل اس کاکام تمام کر دیا جائے۔ مگر آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس آنے دو۔ اس سے قبل جب ابی بن خلف حضور سے ملکا تو کہا کرا تھا کہ میں فرمایا کرتے بلکہ میں کرتا تھا کہ میں نے ایک گھو ڈاپالا ہے جس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا۔ حضور اس کے جواب میں فرمایا کرتے بلکہ میں انشاء اللہ تھے کو قتل کروں گا۔ حضور اس سے دور جس طرح سرخ مکھی اوٹ کی انشاء اللہ تھے کو قتل کروں گا۔ حضور اس سے دور جس طرح سرخ مکھی اوٹ کی حرث بن القمہ سے نیزہ لے کر اس پر حملہ کیا۔ پس حملہ کے وقت ہم لوگ اس سے دور جس طرح سرخ مکھی اوٹ کی

پشت سے آپ نے اس کے ایک زخم لگایا بہت معمولی ساجس کی وجہ سے وہ اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور بجار کی طرح چلا تا ہوا ہے کہتا ہوا لشکر کفار کی جانب بھاگا مجھے محمد نے قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس سے کما تجھے کچھ نہیں ہو گاز خم معمولی ہو تو اس نے کما اگر یہ زخم ربیعہ اور مفز کا ہو تا تو میں ان کو قتل کر دیتا۔ لیکن سے زخم محمد کے ہاتھ کالگا ہوا ہے۔ کیا تہمیں معلوم نہیں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قتل کروں گا۔ خدا کی قتم! اس گفتگو کے بعد اگر محمد بھوک بھی دیتے تو میں مرجاتا۔ ایک ہی دن گذرا تھا کہ سے دشمن خدا سرف نامی مقام میں جنم رسید ہوگیا" حضرت حسان رضی اللہ تعالی عند نے اس کے بارے میں بیہ شعر کے ہیں۔

لَقَدُ وَرِثَ الطَّلاَلَةَ عَنْ اَبِيْهِ أَبِيهِ حِيْنَ بَارَزَه الرَّسُولِ رَجمہ: جَبِكہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے ابی سے مبارزت فرمائی - ابی کو گمراہی اسپ باپ سے وراثت میں حاصل ہوئی تھی۔

"نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہو گاجس نے کسی نبی کو قتل کیایا جس کو کسی نبی نبی کرتے اور اس کا انفاق مخلوق میں کو قتل کیایا جس کو کسی نبی کے فتل کیا ہو۔ کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ نبی کسی کو قتل نہیں کرتے اور اس کا انفاق مخلوق میں سب سے برے شخص کے بارے میں ہی پڑتا ہے"

#### الشغواء

(عقاب) یہ لفظ شین کے فتحہ غین کے سکون اور الف ممددہ کے ساتھ عقاب کے لئے بولا جاتا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شغا یشغو ان کے معنی آتے ہیں ایک دانت کا دوسرے دانت سے بڑھ جانا۔ پس شغو اء کے معنی ہوئے چھوٹے بڑے دانت والا اور عقاب کی اوپر کی چو پنج بھی پنچے کی چو نج سے بڑی ہوتی ہے۔اس لئے اس کو شغو اء کہتے ہیں۔ کسی شاعرنے کہاہے۔

> شُغُوَا بِوَطْنِ بَيْنَ الشَّيْق وَالنِيْق ترجمہ:۔ وہ لوگ اینے وطن 'بہاڑی چوٹیوں کے درمیان غالب آ گئے''۔

ں پروپر اکشفٰک

(مینڈ کی) حکاہ ابن سیدہ-

# اَكْشِفْنِيْنُ (جِنْكَى كورَ)

(دو ماکول اللحم پرندول کی شریک النسل) یہ لفظ یشنین کے دزن پر شین کے کسرہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ ایک پرندہ ہے جو دو ماکول اللحم پرندول کے اختلاط سے پیدا ہو تا ہے۔ جاحظ کی رائے یہ ہے کہ یہ کبوتر کی ایک قتم ہے بعض کہتے ہیں کہ شفنین جنگلی محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ کبوتر کو کہتے ہیں۔ اس کی آواز سارنگی کی طرح پر ترنم اور خمگین ہوتی ہے۔ اس کی جمع شفانین آتی ہے۔ تاریکی میں اس کی آواز مزید اچھی ہو جاتی ہے۔ اس کی خاص عادت یہ ہے کہ جب اس کی مونٹ گم ہو جاتی ہے یا فوت ہو جاتی ہے تو تاحیات یہ مجرد ہی رہتا ہے۔ کسی دو سرے سے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کر تا۔ یمی حال مونٹ کا ہے۔ جب یہ موٹا ہو جاتا ہے تو اس کے پُرگر جاتے ہیں اور سیہ جفتی کر تاترک کر دیتا ہے۔ یہ نمایت عزلت پہند اور دشمنوں سے منفراور ہوشیار رہتا ہے۔

شفنين كاشرى حكم الانفاق اس كاكهاناطال --

شفنین کے طبی فواکد اس کا گوشت گرم خٹک ہوتا ہے۔ کشر مقدار میں اگر تھی ملاکر استعال کرنے چاہئیں۔ اس سے پیدا ہون کے اس کے جمور نے بچے استعال کیا جائے تو اس کی حرارت ہون کی کم موجاتی ہے۔ دوغن زیجون کے ہمراہ اس کے انڈوں کا استعال قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کی ہیٹ عرق گلاب میں حل کر کے عورت اگر استعال کرے تو رحم کے درد کے لئے مفید ہے۔ آشوبِ چیثم اور آ کھے کے درم کے لئے اس کا گرم خون اگر ٹپکایا جائے تو ہو جد مفید ہے۔ اس طرح آگر اس کے انڈے کی سفیدی اور عرق گلاب میں روئی بھگو کر آ کھ پر رکھی جائے تو آشوبِ چیثم کے اور درم کے لئے نمایت بحرب نسخہ ہے۔

#### الشق

بقول قرویٰی شق از جنس شیطان ہے اس کے جسم کابالائی حصہ انسان جیسا ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ نسساس یعنی بن مانس انسان اور شق سے مرکب ہے۔ سفر میں بعض مرتبہ انسانوں پر ظاہر ہوتا ہے۔

کتے ہیں کہ علقہ بن صفوان بن امیہ کسی رات باہر نگلا۔ جب وہ چلتے چلتے کسی خاص مقام پر پہنچا تو اس کی شق سے ملا قات ہو میں۔ علقہ بولا کہ اے شق تیرا اور میراکیاواسطہ؟ النذا توجھ سے روپوش ہو جا اور اپنے تیر ترکش میں رکھ لے۔کیا توالیے مخص کو مارنا چاہتا ہے جو تچھ کو مارنا نہیں چاہتا۔ شق نے جو اب دیا کہ آؤنا ذرا دو دو ہاتھ بھی ہو جا کمیں۔ اچھا جب تک تم میں گرمی نہ آجائے میں محمد بی بتاہوں۔ جب شق کسی طرح نہ مانا تو علقہ بھی تارہو گیا اور دونوں آپس میں بھڑ گئے۔بالا خرشق مردہ ہو کر گرمیزا۔

تھرا رہتا ہوں۔ جب شق کسی طرح نہ مانا تو علقہ بھی تیار ہو گیا اور دونوں آپس میں بھڑ گئے۔ بالا خرشق مردہ ہو کر گرریڑا۔
عرب کے دو مشہور کا ہن اور سطیح عرب کے دو مشہور عالم کا بن تھے۔ شق نصف انسان تھا۔ اس کے ایک ہاتھ اور تیر اور
عرب کے دو مشہور کا ہن ایک آ کھ تھی اور سطیح کے جسم میں نہ بڈیاں تھیں اور نہ اس کے انگلیاں تھیں اور یہ زمین پر اس طرح لیٹ ہاتھ اجس طرح چٹائی بچھادی جاتی ہے۔ شق اور سطیح کی پیدائش اس روز ہوئی جس روز عمرو بن عامر کی بیوی طریفہ کا ہنہ کا انتقال ہوا۔

طریفہ کاہنہ نے اپی موت کے دن مرنے سے قبل سطیح نوزائیدہ کو بلوایا- جب دہ اس کے پاس لایا گیاتو اس نے اپنالعاب دہن اس کے حلق میں ڈال دیا اور کہا کہ یہ بچہ علم کہانت میں میرا جانشین ثابت ہو گا۔ سطیح کا چرہ اس کے سینے میں تھا اس کے گر دن اور سرنمیں تھا۔اس کے بعد اس عورت نے شق کو بلوایا اور اس کے ساتھ بھی ہیں فعل کیا۔اس کے بعد مرگئے۔مقامِ جمفہ میں اس کی قبر حافظ ابو الفرج ابن جوزی نے لکھا ہے کہ خالد بن عبداللہ الفہری اس شق کی اولاد میں سے تھے۔ ال

شاہ یمن مالک بن نصراللخی کاخواب اور آپ کی نبوت کی پیشین گوئی کے مالک بن نصر للخی کے ایک بھیانک خواب دیکھا کے مالک بن نصر لخمی نے ایک بھیانک خواب دیکھا

جس کی وجہ سے اس پر دہشت طاری ہوگئی۔ چنانچہ اس کی رعایا میں جس قدر ساحراور نجوی تھے سب کو طلب کیا۔ جب وہ سب جمع ہو گئے تو بادشاہ نے ان سے کہا کہ میں نے ایک وحشت ناک خواب دیکھاہے جس کا اب تک بھے پر اثر ہے۔ ان لوگوں نے کہا آپ ہمارے سامنے خواب بیان کیجئے تاکہ ہم آپ کے سامنے اس کی تعبیر بیان کریں۔

بادشاہ نے کہا کہ اگر میں خود خواب تمہارے سامنے بیان کر دول تو تمہاری بیان کردہ تعبیرے میں مطمئن نہیں ہوں گا۔ میں صرف اس مخص کی تعبیرے مطمئن ہوں گاجو میرے بتانے سے قبل خود خواب بیان کرے ہیں کہ سب نے آپس میں مشورہ کرے کہا کہ جو بادشاہ سلامت چاہتے ہیں وہ شق اور سطیح کے علاوہ کوئی تیرا مخص نہیں بتا سکتا۔ پس بادشاہ نے ان کے بلانے کے لئے ایک قاصد دو ڑایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو پہلے بادشاہ نے سطیح سے پوچھااس نے جواب دیا کہ جمال بناہ آپ نے خواب میں ایک کھوپڑی والوں کو کھالیا۔ بادشاہ نے بہ سن کر کہا کہ بالکل صحیح ہے اب تم کھوپڑی والوں کو کھالیا۔ بادشاہ نے بہ سن کر کہا کہ بالکل صحیح ہے اب تم محموبڑی والوں کو کھالیا۔ بادشاہ نے بہ سن کر کہا کہ بالکل صحیح ہے اب تم محموبڑی والوں کو کھالیا۔ بادشاہ نے بہ سن کر کہا کہ بالکل صحیح ہے اب تم کے ملک پر حبشیوں کا نزول ہو گا اور اہین اور جرش کے در میان جتنی زمین ہے وہ سب کے مالک ہو جا کمیں گے۔ بادشاہ بہ سن کر بولا کہ سطیح یہ تو تو نے بڑی در دناک و دل خراش بات بتائی ہے۔ اچھا یہ بتا کہ یہ واقعہ کب ہو گا؟ آیا میرے دورِ حکومت میں یا میرے کہ سطیح یہ تو تو نے بڑی در دناک و دل خراش بات بتائی ہے۔ اچھا یہ بتا کہ یہ واقعہ کب ہو گا؟ آیا میرے دورِ حکومت میں یا میرے نکال دیے جا میں گے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ ان کو کون نکالے گا؟ سطیح نے جواب دیا کہ ابن ذی بین عدن ان پر خردج کرے گا ور ان کالے گا؟ سطیح نے جواب دیا کہ ابن ذی بین عدن ان پر خردج کرے گا ور ان کالے گا؟ سطیح نے جواب دیا کہ ابن ذی بین عدن ان پر خردج کرے گا ور ان کالے گا؟ سطیح نے جواب دیا کہ ابن ذی بین عدن ان پر خردج کرے گا ور ان کالے گا؟ سطیح نے جواب دیا کہ ابن ذی بین عدن ان کر درج کرے گا ور ان کالے گا؟

کائن نے جواب دیا ایک نبی ذکی جس کے پاس اُس کے رب العلی کے بہال ہے وہی آئ گی اس کو ختم کرے گا۔ پھرماد شاہ نے دریافت کیا کہ یہ نبی کس قوم ہے ہوں گے ؟ سطیح نے جواب دیا کہ یہ بنی غالب بن فہرابن مالک بن نصر کی اولاد ہے ہوں گے اور ان کی قوم میں آخر وفت تک حکومت رہے گی-بادشاہ نے یہ سن کر پوچھاکیا ان کا ذما نہ بھی بھی ختم ہوگا۔ سطیح نے جواب دیا کہ ضرور ہوگا۔ اس دن اولین و آخرین جمع کے جائمیں گے اور جو نیکو کار ہول گے وہ خوشحال ہوں گے اور جو گناہ گار ہوں گے وہ بد حال ہول ہے۔ گے۔

پھر مادشاہ نے پوچھا کہ اب سطیح جو کچھ ٹو کمہ رہاہے آیا یہ پچ ہے؟ سطیح نے جواب دیا کہ میں شفق' عنق اور چاند کی (جب وہ پورا ہو جائے) کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے بتایا وہ ہالکل صحح ہے۔

اس کے بعد بادشاہ نے شق کو بلایا اور اس سے بھی ہی سوالات کے۔ پس شق نے اس سے کہا کہ آپ نے ایک کھوپڑی دیکھی ہے جو تاریکی سے نمودار ہو کر باغیچے اور بہاڑی کے مابین کھڑی ہو گئی اور ہرذی روح کو کھالیا۔ جب بادشاہ نے شق کی گفتگو سی توکھا کہ تُونے بالکل صحیح ہملایا ہے اب اس کی تعبیرییان کر۔ شق نے کہاان بہاڑیوں کے درمیان بسے دالے انسانوں کی قسم کھاکر کہتا ہوں محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ تمہارے ملک میں حبثی آئیں گے اور وہ سب پر غالب آ جائیں گے اور ابین سے نجران تک ان کی حکومت ہوگی-بادشاہ نے کہا

کہ میراباب تجھ پر قربان ہوا ہے شق! یہ تو نمایت وحشت ناک خبرہے یہ کب ہوگا؟ میرے زمانے میں یا میرے بعد؟ اس نے جواب
دیا کہ آپ سے ایک مت بعد یہ واقعہ رونما ہوگا۔ پھران سے ایک عظیم الشان شخص تم کو نجات دلائے گا اور ان حبشیوں کو سخت
اذیت میں جتلا کرے گا۔ بادشاہ نے پوچھا وہ عظیم الشان شخص کون ہوگا؟ شق نے جواب دیا یمن کا ایک غلام ہوگا جو ابن ذبی بین کا
گھرے نکلے گا۔ بادشاہ نے وریافت کیا اس کی سلطنت باتی رہے گی یا ختم ہو جائے گی؟ شق نے جواب دیا ختم ہو جائے گی اور اس کو
خاتم النبین ختم کریں گے جو اہل دین اور فضل کے در میان عدل وحق لے کر آئیں گے اور ان کی قوم میں یوم فصل تک حکومت

و اسلیل اسلیل اسلیل کیا۔ رہے گی-بادشاہ نے دریافت کیا یوم فصل کیا ہے؟ شق نے جواب دیا کہ بیدوہ دن ہے جس دن لوگوں کو بدلہ دیا جائے گا اور آسان سے پکارا جائے گاجس کو زندہ اور مُردہ سب لوگ سنیں گے۔ اس دن تمام لوگ جمع کئے جائیں گے۔ نیک خیر کے ذریعے فلاح یاب ہوں

گے۔ بادشاہ نے سوال کیا کہ تیری بات بچ ہے۔ شق نے کہا کہ زمین و آسان اور ان کی پستی وبلندی کی قتم جو خبر میں نے دی ہے وہ بچ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ بادشاہ نے جب ان دونوں کا ہنوں کی پیشین گوئی میں مطابقت پائی تو اس کو یقین ہو گیا اور اس

نے حبشیوں کے خوف کی وجہ سے اپنے خانہ کو بحیرہ منتقل کر دیا۔

آپ کی ولادت باسعادت پر ایوان کسری میں زلزلہ است حضور کی ولادت باسعادت ہوئی اس رات میں کسری شاہ فارس

کے محل میں زلزلہ آگیااوراس کے چودہ کئرے گریڑے۔اس وقت فارس کا حکمران کسرٹی نوشیروان عادل تھا۔اس واقعہ نے اس پر بیب طاری ہوگئی اور اس نے اس کو بدشگونی قرار دیا۔ للذا اس نے یہ مناسب سمجھا کہ اعیانِ مملکت کو اس واقعہ کی اطلاع دی جائے۔ چنانچہ اس نے رکیس موذبان ، قضاۃ کا نیڈرول 'امراء' اپنے وزیراعظم ہزر جہراور محافظین سرحد اور گور نرول وغیرہ کو جمع کرکے ایوان کے زلزلہ سے اور کنگرول کے گرنے کی اطلاع دی۔ یہ مُن کر رکیس موذبان نے بتایا کہ میں نے بھی خواب دیکھا ہے کہ ایک اونٹ کھوڑوں کو ہنکاتے ہوئے لئے جارہا ہے اور وہ دریائے دجلہ کو پار کرکے ملک فارس میں پھیل گئے جیں۔المل وربار نے یہ بھی خبرسائی کہ آج کی رات آتش کد ہ فارس (جو مجوسیوں نے ایک بزار سال سے روشن کر رکھا تھا) یک لخت محسندا پڑھیا تھا۔ یہ تمام احوال جان کر نوشیرواں اور تمام حاضرین گھرا گئے اور اس واقعہ کی کوئی مناسب وجہ وہ نہ جان سکے اور سب جیران و

ملی کہ اس رات بحیرہ سادہ کاپانی خٹک ہو گیا تھا۔

بس نوشیروال نے اپنے علائے دین کو جمع کیا اور ان سے واقعہ کے متعلق معلومات کیں۔ پس رکیس موذبان نے کہا کہ مجھے
ایسے لگتا ہے کہ عرب کے اندر کوئی عظیم حادثہ رونماہوا ہے اس پر نوشیروال نے نعمان بن منذر کو ایک خط لکھا کہ جو مخص عربول
کے حالات سے سب سے زیادہ واقف ہو اس کو ہمارے پاس بھیج دو۔ چنانچہ نعمان نے عبدالمسی بن عمرو غسانی کو اس کے پاس بھیج
دیا۔ یہ مخص نمایت معمر تھا جب یہ کسری کے پاس پنچا تو اس نے کہا میں جو تم سے پوچھنا چاہتا ہوں تم کو اس کا علم ہے۔ اس نے جواب دیا کہ آپ بیان فرمائیے کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ اگر مجھ کو اس کا علم ہوا تو ضرور بناؤں گا۔ کسری نے کہا کہ میں ایسے محف کی

بریثان داپس ہو گئے۔ ادھر ملک کے ہر گوشہ سے آج کی رات آگ سرد ہو جانے کی خبرین نوشیروال کو موصول ہوتی رہیں۔ یہ خبر بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تلاش میں ہوں جو میرے بتانے سے قبل یہ بتا دے کہ میں اس سے کیا پوچھنا چاہتا ہوں۔ عبدالمسی نے کہا کہ یہ علم تو میرے ماموں سطیح کو حاصل ہے جو مشارق شام میں رہتے ہیں۔ نوشیرواں نے کہا کہ اچھاجاؤ اور اپنے ماموں سے پوچھو۔ چنانچہ عبدالمسیح ملک شام کو روانہ ہو گیا۔ جب سطیح کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ اس پر عالم نزع طاری ہے۔ عبدالمسیح نے اس کو سلام کیا گروہ جواب نہ دے سکا پھرعبدالمسیح نے اس کو سلام کیا گروہ جواب نہ دے سکا پھرعبدالمسیح نے اس کو زور دار آواز سے بیکار کر کہا۔

اَصَمَ اَم يَسْمَعُ عَظُويْفَ الْيَمَنْ يَاحاجِبَ الْجِطَّةِ اَعْيَيتَ مَنْ ومِنْ ترجمہ:۔اے یمن کے سردار اکیاتُو بسرہ ہوگیاہے یا سُن رہاہے۔اے امور بہم کو کھولنے والے کیا تھے کو یادہے کہ میں کون ہول اور کہال سے آیا ہول۔

یہ ٹن کر مطیح نے آنکھیں کھولیں اور کہا کہ نُوعبدالمسیح ہے ایک ایسی او نٹنی پر سوار ہو کر آیا ہے جس کی را نیس بھینی ہوئی ہیں سطیح کے پاس نُواس حال میں جب کہ وہ قبر میں پیزائکائے ہوئے ہے تچھ کو ملک بنی ساسان (شاہ فارس) نے اس لئے بھیجا ہے کہ نو خات ور اونٹ عربی گھوڑوں کو ہنگاتے ہوئے ۔ وہ خواب یہ ہے کہ وہ طاقت ور اونٹ عربی گھوڑوں کو ہنگاتے ہوئے لئے جارہے ہیں اور وہ دریائے دجلہ کو پار کرکے ملک فارس میں پہنچ گئے ہیں۔ اے عبدالمسیح جب تلاوت کام پاک کاظمور ہو صاحب ہراوہ (آپ کا اسم توصیفی) مبعوث ہوں اور بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہوجائے تو اہل فارس کے لئے بامل جائے بناہ نہیں رہے گااور شام سطیح کے لئے مبارک رہے گا۔ کسری کے محل کے جتنے کنگرے گر گئے اتن ہی بادشاہ فارس پر حکومت کریں گے اور جو کچھ شام سطیح کے لئے مبارک رہے گا۔

یہ تعبیر بیان کرنے کے بعد سطیح نے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ عبدالمسیح اپنی او نٹنی پر سوار ہو کر کسری کے پاس واپس آ گیا اور جو پچھ سطیح نے بیان کیا تھا اس کو کسری کے سامنے پیش کر دیا۔ کسری نے یہ سن کر کہا کہ ابھی چودہ بادشاہ حکومت کرنے کے لئے باتی ہیں۔ یہ تعداد پوری ہونے کے لئے ایک مدت جاہیے۔ نہ معلوم اس وقت تک کیا کیا حوادث پیش آئیں گے لیکن چو نکہ بادشاہوں کی پیشین گوئی اس طرح ظہور پذیر ہوئی کہ دس شاہانِ فارس نے تو اپنی گنتی چار ہی سال میں پوری کرلی باقی چار حضرت عثمان کے عہد حکومت کے آخر میں ختم ہو گئے۔

اس پیشین گوئی میں بابل سے مراد بابل عراق ہے اس کو بابل اس لئے کہتے ہیں کہ یمال سقوط صرح نمرود کے وقت احتلاالنہ طاہر ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ربن کوفہ ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ جبل دنباوند کو بابل کہتے ہیں۔

کسری کا اپنے قاتل سے قصاص الاذکیاء" میں ذکر کیا ہے کہ کسری کو نجومیوں نے اطلاع دی تھی کہ تجھ کو قتل کیا سائے گاتو کسری نے اکا الاذکیاء " میں ذکر کیا ہے کہ کسری کو نجومیوں نے اطلاع دی تھی کہ تجھ کو قتل کیا سائے گاتو کسری نے کہا کہ بخدا میں بھی اپنے قاتل سے ضرور بدلہ لوں گا۔ چنانچہ اُس نے زہر قاتل لے کر ایک ڈبیہ میں بند کر کے اس پر مہرلگا دی اور اس پر ایک چپ لکھ کر چپاں کر دی جس پر یہ تحریر تھا کہ "اس ڈبیہ میں نمایت مجرب اور مفید دوا ہے جو کہ قوت باہ کے لئے ہے اور جو محفص اس کو کھالے گااس میں اس قدر قوت آجائے گی کہ وہ ایک قوت میں کئی کئی عور توں سے صحبت کر سکے گا"۔

پھراس نے اس ڈبیہ کو خزانہ میں حفاظت سے رکھ دیا۔ چنانچہ نجومیوں کی پیشین گوئی کے مطابق ایک عرصہ بعد جب اس کے لائے نے اس کو قتل کر دیا اور اس کے خزانہ پر تبضہ کر لیا تو وہ ڈبیہ اس کو خزانہ میں ملی اس پر تحریر شدہ عبارت کو پڑھ کر اس کو لیقین ہوگیا کہ اس کا باپ اس دواکی وجہ سے اس قدر قوی تھا اور اتن عور توں سے اس دواکی بدولت صحبت کر تا تھا۔ چنانچہ اس نے اس ڈبیہ میں سے وہ دوا (زہر قاتل) اس پرچہ پر درج شدہ مقدار کے مطابق نکال کر کھالی اور کھاتے ہی مُرگیا۔ پس کسریٰ وہ پہلا مقتول ہے جسے نے اپنے قاتل سے بدلہ لیا۔ باب الدال "دابہ" کے بیان میں گزر چکا ہے کہ کسریٰ کے حرم میں تعیس ہزار عور تیں تھیں۔

### اَلشَّقَحُطَكُ

الشقحطب: سفرجل كے دزن پر چارسينگول والے مينڈھے كو كتے ہيں-اس كى جمع شقاحط 'شقاطب' آتى ہيں-

#### الشقذان

الرگٹ)الشقذان: گرگٹ کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ ابن سیدہ نے لکھا ہے۔ نیز گوہ اور ورل (پیر بھی گوہ کے مشابہ مگر گوہ سے پچھ بڑا لمبی اور تپلی دُم والاا میک جانور ہے) طحن 'چھپکی اور سُرخ زہر یلے سانپ کو بھی شقذان کہتے ہیں۔ اس کاواحد شقذہ آتا ہے۔ رو میں جیسے

## الشِقُرَاقُ

(فاختہ سے بڑا ایک منحوس پرندہ) الشقراق: صاحب محکم اور ابن قتیبہ کے بیان کے مطابق اس کوشین کے فتحہ اور کسرہ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ بطلیوس کے نزدیک کسوہ زیادہ فصیح ہے اس لئے کہ اسموں کے اوزان میں فعلان (بکسرہ فا) موجود ہے جیسا کہ طوماح اور شنقار۔ لیکن فعلان (بفتحہ فاء) موجود نہیں ہے۔ مصنف کی دو سری کتاب ''الغریب'' میں بھی شقراق کسوہ کے ساتھ لکھا ہوا ہے اور کسرہ بی ظیل سے بھی منقول ہے اور بعض کا کمنا ہے کہ اس میں فتحہ عمدہ کسوہ تینوں لغات ہیں۔

اس کو شرقراق بھی کتے ہیں یہ ایک چھوٹا ساپر ندہ ہو تا ہے اس کو اخیل (منحوس پر ندہ) بھی کتے ہیں۔ یہ سبز رنگ کا کبوتری کے برابر ہو تا ہے اس کی سبزی جاذبِ نظر ہوتی ہے اور اس کے بازوؤں میں قدرے سیابی ہوتی ہے۔ اس کی فطرت میں حرص ' چالا کی اور دو سرے پر ندوں کے اندے چرانا داخل ہے۔ اہلِ عرب اس کو منحوس پر ندہ کتے ہیں۔ روم ' خراسان اور شام وغیرہ میں بکٹرت پایا ہو۔ انسانوں سے بھیشہ دُور رہتا ہے ادر خاص طور سے بہاڑ کی چوٹیوں پر رہنا پہند کر تا ہے۔ لیکن اپنے اندے الی بلند عمار توں پر ویتا ہے۔ انسانوں سے بھیشہ دُور رہتا ہے ادر خاص طور سے بہاڑ کی چوٹیوں پر رہنا پہند کر تا ہے۔ لیکن اپنے اندے الی بلند عمار توں پر ویتا ہے۔ جال او گوں کی پہنچ مشکل ہو۔ اس کا گھونسلہ شدید بد پو دار ہو تا ہے۔ شارح غذیہ اور جاحظ کی رائے ہیہ ہے کہ شقراق کوے کی ایک قدم ہے جفتی بہت کم کرتا ہے اور فطر تا فریاد چاہئے کا عادی ہو تا ہے۔ جب کسی جانور سے اس کی لڑائی ہو جاتی ہے تو اس کو مار کر اس طرح چلاتا ہے گویا یہ خود بی مصر دب ہے۔

ں من چوہ ہے رہ ہے۔ اور النوی نے اس کے خبث کی بتاء پر اس کی حرمت کا قول کیا ہے۔ رافعی نے بھی حمیری سے بھی شغراق کا شرعی حکم انقل کیا ہے۔ گا نقل کیا ہے۔ گا شارح غذیہ ابن سراج بھی اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ مادردی نے حادی میں اس کی اور عقعق ( کوے کے مانند ایک پرندہ) کی حرمت ، نقل کی ہے اور وجہ حرمت یہ بیان کی ہے کہ یہ دونوں پرندے اہل عرب کے نزدیک خبائث میں سے ہیں۔ میں اکثر دیگر علاء کا قول ہے لیکن پچھ لوگ اس کی حلت کے بھی قائل ہیں۔

الل عرب كى حرب الامثال عرب كى كو نحوست كى جانب منسوب كرتے ہوئے كہتے ہیں۔ فَلاَنْ اَسْنَامُ مِن الاحيَل (فلاں مقراق كى ضرب الامثال المثال عنص اخيل سے بھى زيادہ منحوس ہے) اخيل اور شقراق ايك ہى پرندہ كے دونام ہیں۔

سیمن اللی اور سفران ایک بی زیادہ سخوس ہے اسمی الی بی پر ندہ کے دونام ہیں۔
شفراق کے طبتی فوا کم اللہ اللہ ہو تو اس کو بگھلا کر اس پر شفراق کا پیتہ چھڑ کئے ہے اس کی چمک میں غیر معمولی اضافہ ہوجائے گاجیسا کہ لومڑی کی جھل ہے اس کی چمک ایک دم ماند پڑجاتی ہے اس کے پتے کے خضاب ہے بال بالکل سیاہ ہوجائے ہیں۔ اس کا گوشت نہایت گرم ہوتا ہے اور بدیو دار بھی ہوتا ہے لیکن اس کا استعال آنتوں میں رُکی ہوئی سخت ہوا کو خارج کر دیتا ہے۔

شقراق کی خواب میں تعبیر شقراق کوخواب میں دیکھنے کی تعبیر حسین وجمیل عورت ہے۔

الشین مسینی مسینی

(سُرخ رنگ کا چمکیلا سانپ) الشه مسیة: اس کو شمسیه اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جب اس کی عمر ذیادہ ہو جاتی ہے تو اس کی آنکھوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے جس سے یہ نابینا ہو جاتا ہے اس وقت سے کسی ایک دیوار کی تلاش میں نکلتا ہے جو مشرق روہو-چنانچہ جب اس کو کوئی شرق روئی دیوار مل جاتی ہے تو یہ اس پر بیٹھ کر سورج کی جانب منہ کر لیتا ہے اور پچھ دیر اس طرح بیٹھا رہتا ہے۔ جب سورج کی شعاعیں مکمل طور پر اس کی آنکھوں میں نفوذ کرتی ہیں تو اس کی تاریکی اور جالا ختم ہو جاتا ہے۔ یہ عمل سات دن تک مسلسل وہ کرتا ہے۔ چنانچہ سات دن کے بعد اس کی بینائی واپس آ جاتی ہے اس کے علاوہ دیگر سانپ جب نابینا ہو جاتے ہیں تو را ذیا نج کے ہرے پتوں پر آنکھیں تل کر بینا ہو جاتے ہیں۔ یہ واویان کے ہرے پتوں پر آنکھیں تل کر بینا ہو جاتے ہیں۔

اَلشُّنْقُك

(ایک پرنده)اکشُنْقُب: شنقب بروزن قنفذ ایک مشهور پرنده ہے-

#### شه

شه ابن سیدہ نے لکھا ہے کہ شہ شاہین جیساایک پر ندہ ہے جو کبوتروں کو پکڑلیتا ہے۔ میہ لفظ عجمی ہے۔

#### الشهام

(غول بیابانی)المشبهام:غول بیابانی (بھوت اور بھوتنی)اس کاذکر باب السین میں ''معلاۃ'' کے عنوان سے گزرچکا ہے-

### الشهرمان

(ایک بحری پرنده)الشهرهان:سارس سے قدرے براہو تاہے۔اس کی ٹائلیں چھوٹی اور رنگ ابلق (سیاہ وسفید) ہو تاہے۔

#### الشوحة

(چیل)الشوحة:اس کابیان باب الحاء میں "الحداة" کے عنوان سے گزر چکا ہے-

عکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

## الشَّوْف.

(سيسى)الشوف:اس كالممل بيان باب القاف مين قنفذك عنوان سے آئے گا-

## اَلشَّوْشَبُ

(جُول' بچھو' چیونٹی)

### الشوط

(مچھلی کی ایک قشم) الشوط: مچھلی کی ایک قشم کانام ہے جس کا سرچھوٹا اور درمیانی حصد بردا ہو تا ہے۔جو ہری نے اس کو ایک دوسری طرح کی مچھلی تکھاہے۔

### شوطبراح

(گيدڻ)

### الشول

(بغیردودھ والی اُونٹنیاں)المشول جن اُونٹنیوں کے حمل یا وضع حمل کو سات یا آٹھ ماہ گزرگئے ہوںاور دودھ ختم ہو کران کے مسلک گئر میں روسر کردیں شائلہ تا ہم میں شاہ بنان قبر قاس جمعے سر

تھن سکڑ گئے ہوں۔اس کاواحد شائلۃ آتا ہے اور شول خلاف قیاس جمع ہے۔

#### شولة

(بچھو) منسولة: شولہ دراصل بچھو کی بشت میں اُبھرے ہوئے ڈنک کو کتے ہیں-اس اعتبارے بچھو کو شولہ کہہ دیا جاتا ہے- پچھو کا تذکرہ باب العین میں عقرب کے عنوان سے آئے گا-

### الشيخاليهودي

(انسان نماایک جانور) شیخ بھو دی: ابو حامداندلسی نے اور قزویٹی نے اپٹی کتاب ''عجائب المخلو قات'' میں لکھا ہے کہ یہ ایک جانور ہے جس کاچرہ انسانوں جیسا ہو تا ہے اور اس کی ڈاڑھی سفید ہوتی ہے۔ باتی بدن مینڈک جیسا ہو تا ہے۔ بال گائے جیسے ہوتے میں اور قدو قامت میں بچھڑے کے برابر ہو تا ہے۔ یہ سمندر سے شنبہ کی رات کو نکاتا ہے اور یک شنبہ کے غروب آفتاب تک باہر رہتا ہے۔مینڈک کی طرح کُوو تا ہے۔جب یہ پانی میں داخل ہو جاتا ہے تو کشتی اُس تک نہیں پہنچ سکتی۔ شیخ یمودی کا شرعی حکم میں جمع عموم ہوک میں داخل ہے۔

شخ یمودی کے طبی فواکد اس کی کھال اگر نقرس پر رکھ دی جائے تو در د فور ابند ہوجاتا ہے۔

الشیز مان

(بھیڑیا)

### الشيصبان

(نه کرچیونٹی)

### الشيح

(شیر کابچیہ)الشیع: بروزن بیج (شیر کابچہ) باب الالف میں اسد کے عنوان سے گزرچکا ہے۔

#### الشيم

(مچمل)الشيم ايك نتم كي مچمل كو كتة بين- شاعر كهتاب

قل لطغام الأز لا تبطورا بالشيم والحريث والكنصد ترجمه: قبيله ازوك اكثر بازول سے كوكه ده اكري نہيں مجھليوں پر ' كچووك پر اور مينڈكوں پر-

#### الشِيهم

(زسیم)الشیهم:اعثی شاعرنے کماہے

لَئِنْ جَدَّ اَسْبَابُ الْعَدَاوَةِ بَيْنَنَا لَعَرْ تَحِلَنَّ مِنِّى عَلَى ظَهْرِ شِيْهَمْ رَجِمَد: الرَجارِ عَرْجائِ كَا- مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَى عَلَى ظَهْرِ شِيْهَمْ كَا لِمُتَ يَرِكُونِ كَرَجَائِ كَا- مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى

اصمعی کی رائے ہے کہ طیبم اشہام یعنی بھوت کے معنی میں ہے-

ابو ذویب ہذلی شاعر کابیان ہے کہ جب مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمار ہیں تو مجھ کو اس قدر رنج ہوا کہ مجھے رات کو نیند نہ آئی اور رات گزارنی دو بھر ہو گئی۔ صبح کے وقت میری آنکھ ذرا جھپکی تو کسی ہاتف کی آواز آئی۔وہ یہ کہہ رہاہے ''

خطب اجل ناخ بالاسلام بين النخيل ومعقد الاطام

ترجمہ:۔ نخیل اور معقد اطام کے درمیان لینی مدینہ منورہ میں اسلام میں ایک بڑا حادثہ ہو گیا-

قبض النبى محمد فعيوننا تذرى الدموع عليه بالاسجام

ترجمہ: یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی جس کی وجہ سے ہماری آ تکھیں متواتر کثرت سے آنسو بہارہی

ابو ذؤیب کتے ہیں کہ میں یہ آواز (اشعار) من کر ڈر کر چو تک پڑا اور آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی تو سوائے سعد الذائ (نام ستارہ) کے جھے کو کچھ نظرنہ آیا تو میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ عرب میں کشت و خون ہو گا اور یہ کہ رسول اکر م کی یا تو وفات ہو چکی ہے یا اسی بیاری میں آپ رحلت فرمانے والے ہیں۔ چنانچہ میں اسی فکر میں اپنی او نٹنی پر سوار ہو کر چلا اور لگا تار چلنا رہا۔ جب میج نمو دار ہو کی تو جھے اپنی او نٹنی کو تیز دو ڈانے کے لئے ایک چھی (کٹری) کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں پچی ملاش کرنے لگا۔ کیا دیکھا ہوں کہ ایک خار پشت نے سانپ کو نگل رکھا ہے اور وہ سانپ اس کو لیٹا ہوا ہے۔ چنانچہ پچھ سیمنڈ بعد اس خار پشت نے سانپ کو نگل رکھا ہے اور وہ سانپ اس کو لیٹا ہوا ہے۔ چنانچہ بچھ سیمنڈ بعد اس خار پشت نے سانپ کو نگل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات کے بعد امر حق ہے روگر دائی کرتے ہوئے کسی قائم (حاکم) کے خلاف جمع ہو جا میں گے۔ سانپ کو نگل جانے کو نگل جانے کا میں نے یہ مطلب لیا کہ آخر میں ای قائم کا خار پشت آیات کی فیردی۔ پھرا یک کو ایا میں طرف سے سی غابہ میں پہنچاتو میں نے ایک اور نہ بھر کیا۔ دب میں مدینہ پہنچاتو وہاں میں نے لوگوں کی چیخ دیکار سنی اور معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا وصال ہو چکا تو بیاں حضرت ابو بکر و ویل سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و وہل سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و وہل سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و وہل سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و مسلم کے دولت خانہ میں حضرت آباد کر اور خراجی اور عبیدہ بن الجراح معد ایک جماعت قریش رضی اللہ عنہ میں جن وہد وہیں۔ میں نے دہلی انصار کو ویکھا جن میں حضرت سید بن عبادہ اور شعراء انصار میں حضرت حسان بن بن خابت کہ کہت بن مالک موجود ہیں۔ میں نے دہلی انصار کو ویکھا جن میں میٹھ گیا انصار نے میں میٹھ گیا انصار کو ویکھا جن میں میٹھ گیا انصار نے لمبی گی تقار پر کمیں اور استحقاق خلافت پر دلا کل چیش کئے۔

اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تقریر فرمائی جو نمایت جامع اور مختفر تھی اور فن خطابت کے فن سے آراستہ تھی۔ جس نے بھی آپ کی تقریر سنی وہ آپ کا ہو کر رہ گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تھو ڈی سی تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہاتھ بوھائے میں آپ سے بیعت کر تا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھا دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کر لی۔

اس کے بعد تمام صحابہ کرام ؓ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھ کر آ گئے اور میں بھی ان کے ہمراہ لوٹ آیا۔میں آپ کی نماز جنازہ اور تدفین میں شریک ہوا۔

### *۠*ڹؙۅ۬ۺؠڡؘؙۅڹؘة

(ایک پرنده)ابو شبقونة بدایک پرنده موتاہے جوعمواً گدھوں اور چوپاؤں کے قریب رہتاہے اور ان کی تھیوں کو پکڑتاہے۔

# با**بُالصَّاد** اَلصُّوَّبَةُ

(جوؤل کے انڈے 'کیکے)المصوابة: اس کی جمع صواب اور صبان آتی ہے۔ بعض لوگ بغیر ہمزہ کے صیبان استعمال کرتے ہیں۔
سر میں جُوں پیدا ہوجانے کے وقت کماجا تا ہے فی رأسه صُؤابةٌ لینی اس کے سر میں جُوں ہے۔ قَدْ صِیْبَ راسه 'لینی اس کے سر میں جوں ہوگی۔ ایاس کی رائے ہے کہ صیبان ندکر جوں کے لئے ہے۔ اور جُوں ان چیزوں میں سے ہے جس کے ذکر 'مونث سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جیسے ذراریق اور براة۔

حديث مين موابه (ليكم) كاذكر-

خیشمہ بن سلیمان نے اپنی مسند کے بندر ہویں جزکے آخریس روایت کی ہے:

" حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میزان عدل قائم کی جائے گی اور اس میں نیکیاں اور برائیاں تولی جائمیں گی۔ پس جس کی نیکیوں کا پلزا برائی کے پلڑے سے لیکھ بھر بھی بھاری ہو گاوہ جنت میں داخل ہو جائے گااور جس کی برائیوں کا پلزا نیکیوں کے پلڑے سے لیکھ بھر بھی بھاری ہو گاوہ داخل جنم ہو گا۔ صحابہ فرخ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی اس کا کیا حشر ہو گا؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

صوابہ کا شرعی تھم اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ لیکھ جُوں کے تھم میں ہے۔ چنانچہ اگر کوئی محرم اس کو مار ڈالے · تواس کو صدقہ کرنامتحب ہے خواہ وہ صدقہ قلیل مقدار میں بی کیوں نہ ہو-

موابه کی ضرب الامثال جیسی معمولی برائی کو بھی شار کرتا ہے۔ جب کہ اس کی آئھوں میں جزہ ہے۔ میدانی کہتے ہیں ہی شار کرتا ہے۔ جب کہ اس کی آئھوں میں جزہ ہے۔ میدانی کہتے ہیں ہی مثال

اس وقت بولتے ہیں جب کوئی فخص کثرت عیوب کے باوجود دو سرے کی معمولی می خامیوں پر ملامت کرے۔ ریاشی شاعر کہتا ہے۔

الا ایهاذا اللائمی فی حلیقتی هل النفس فیما کان منک تلوم ترجمہ:۔ خبردار! اے مجھے میری عادتوں کے بارے میں المامت کرنے والے کیا تجھے تیرانفس تیری برائیوں پر بھی المامت کرتاہے؟"

فکیف تری فی علین صاحبک الفذی و تنسی قذی عینیک و هو عظیم ترجمد: تُوس طرح این دمقائل کی آگھ کا تکاد کھ لیتا ہے اور اپنی آگھوں کے شہتے کو کیے بھول جاتا ہے "۔

### الصارخ

(مرغ)صارخ:مرغ

مدیث میں صارخ (مرغ) کا تذکرہ:

بخاری مسلم ابوداؤداورنسائی میں حضرت مسروق رمھم اللہ سے مروی ہے:-

"فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے متعلق دریافت کیا تو حضرت عائشہ "نے فرمایا کہ آپ دائی عمل کو پیند فرماتے تھے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ جب مُرغ بولنا تھاتو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے"۔

صارخ کی وجہ تشمیم مام نودی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس مدیث میں صارخ سے تمام علماء کے نزدیک مرغ مارخ کی وجہ تشمیم مراد ہے۔ اس کو صارخ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ رات کو بہت زیادہ بولٹا اور چلاتا ہے۔ امام غزالی رحمتہ الله

علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت یہ بولتا ہے تو یہ وقت رات کا تقریباً چھٹا حصہ ہو تا ہے۔

#### اكصًافِر

(رات کو آواز کرنے والاایک پرندہ)الصافر:ایک مشہور پرندہ ہے-اس کی عادت یہ ہے کہ جب رات آتی ہے تو کسی درخت کی شاخ کو اپنی دونوں ٹانگوں سے پکڑ کر اُلٹالٹک جاتا ہے اور صبح تک برابر چلاتا رہتا ہے- یماں تک کہ جب روشنی تھیل جاتی ہے تو` خاموش ہو جاتا ہے۔

قردینی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آسان کے گرنے کے خوف سے شور مچاتا ہے اور اسی وجہ سے بیہ اُلٹا لگتا ہے تاکہ اُگر آسان گرے تو اس کا سراور چرہ محفوظ رہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ صافر سے مراد شوط ہے جس کا تذکرہ باب الناء میں گزر چکا۔ اگر اس کا گھونسلہ ہو تا ہے تو اس کو تھلیے نما بناتا ہے اور اگر گھونسلہ نہیں ہو تا تو پھر کسی درخت پر اُلٹا ہی لٹکتا ہے۔

صافری ضرب الامثال اللي عرب سمى كى بزدلى اور كم جمتى كے اظهار كے لئے كہتے ہيں فلان أَجْلُنُ وَاَمْيَوُ وَمِنْ صَافِر " (فلال عرب الامثال عند الله عند على الله عند الله عند الله عند الله عنداد صافِرُ " كُله مِن كوئى الله عنداد صافِرُ " كُله مِن كوئى الله الله عنداد صافِرُ " كُله مِن كوئى الله عنداد عنداد عنداد عنداد عند الله عنداد عندا

#### الصَّدَف

(سیپ)الصدف: یہ بحری جانور کی ایک قتم ہے۔ حضرت ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو صدف اپنا منہ کھول لیتا ہے اور جب بارش کا قطرہ اس کے مُنہ میں پہنچ جاتا ہے تو وہ منہ بند کر لیتا ہے اس طرح اس میں کر کو لیتن سچے موتی بنتے میں۔ صوادف ان اونٹوں کو بھی کہتے ہیں جو اس حالت پر حوض پر پہنچیں جب ان سے پہلے آئے ہوئے دو سرے اونٹ پانی لی رہے ہوں اور یہ آکر عجز کے باعث انتظار میں کھڑے ہو جائیں۔ تاکہ جو اونٹ پانی پی رہے ہیں وہ پانی پی کر نکل جائیں اور پھران کی باری آئے۔ راجز کے قول میں صوادف کے کی معنی ہیں۔

ع الناظرات العقب الصوادف "وليحي ربّ والي انظار كرنوالي اونث"-

لوگو (اصلی موتی) طبتی فوائد خفقان مره سودانی کو دور کر تا ہے اور دل وجگر کے خون کو صاف کر تا ہے۔ بینائی میں اضافہ کر تا ہے۔ اوگو (اصلی موتی) طبتی فوائد

اس لئے اس کو سرمہ میں ملایا جاتا ہے۔ اگر اس کو اس قدر حل کیا جائے کہ پانی ہو جائے۔ پھراس کی (ببق) چرے کے داغ اور مماے وغیرہ) پر مالش کی جائے تو ایک مالش سے تمام داغ و دھیے ختم ہو جائیں گے اور دوبارہ مالش کی

خواب میں اُولو کی تعبیر اِ لولو (موتی) بہت سی چیزوں مثلاً غلام 'باندیاں 'لڑ کے 'مال 'عمدہ کلام اور حسن پر دلالت کر تا ہے۔ آگر کوئی نوبت نہیں آئے گا۔

· ﷺ فخص خواب میں دیکھے کہ وہ موتوں کو سید هابنید رہاہے تو وہ قرآن پاک کی صحیح تفییر کرے گا-اگر کوئی شادی شدہ مخص اینے ہاتھ میں بکھرے ہوئے موتی دیکھے تو یہ دلالت فرزند کی علامت ہے اور اگر غیرشاوی شدہ مخص ایساہی خواب ر كھيے تو اس كي تعبيرييہ ہو گي كہ وہ كسي غلام كا مالك بنے گا۔ يہ تعبير كلام ِ باري تعالٰي " وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَانَّهُمْ لُوْلُوْ مَكُنُونَ " اور ان كے پاس ایسے لڑے آویں جاویں گے جو خاص اُنہی کے لئے ہوں گے۔ گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں ' کی روشنی میں ہے۔

اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ موتیوں کو توڑ رہا ہے یا فروخت کر رہا ہے تو یہ خواب قرآن پاک بھول جانے کی علامت ہے اور اگر کوئی ہید دیکھیے کہ وہ موتی بھیررہا ہے اور لوگ ان موتیوں کو پن رہے ہیں تو اِس کامطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو وعظ کرے گااور بذریعہ وعظ لوگوں کو فائدہ بہنچائے گااور آگر کوئی ایسا فمخص جس کی بیوی حاملہ ہو اپنے ہاتھوں میں لو لو کو دیکھے تو اس کے لڑ کاپیدا ہو گا اور اگر اس کی بیوی حاملہ نہ ہو تو وہ ایک کنیز خریدے گا۔اور اگر غیرشادی شدہ میں خواب دیکھیے تو اُس کی شادی کی علامت ہے۔اگر کوئی مخص خواب میں دیکھے کہ وہ سمندرے موتی نکال رہاہے جو تولے جارہے ہیں توبیداس بات کی علامت ہے کہ کسی ایسے مخص ہے جو سمند رکی جانب منسوب ہو اُس کو بہت مال ملے گا۔

جاماست کابیان ہے کہ جو مخص خواب میں موتیوں کو شار کرے وہ گر فقارِ مصیبت ہو گا ادر جس کو خواب میں موتی دیئے جائمیں اس کو ریاست حاصل ہو گی اور جو مخص خواب میں موتی دیکھے اس کو کوئی مسرت حاصل ہو گی-موتیوں کے ہار سے مراد حسین و جمیل عورت ہے۔ مجھی موتیوں کے ہارے نکاح بھی مراد ہو تاہے۔

سیپ کے طبق فوائد سیپ کے طبق فوائد استعال کیاجائے تو نکسیر کے لئے از حد نافع ہے۔ اس کا گوشت کتے کے کاشنے میں فائدہ مند ہے۔ اگر سیپ کو

جلا کر دانتوں پر ملاجائے تو دانت مضبوط اور چیک دار ہو جاتے ہیں اور اگر سرمہ میں ملا کر آنکھوں میں لگایا جائے تو آنکھ کے زخم ٹھیک ہو جائیں گے ادر اگر پڑبال اُکھاڑ کر ان پر سیپ کابرادہ مل دیا جائے تو دوبارہ پڑبال نہیں نکل کتے۔ آگ کے جلے ہوئے پر سیپ کالگانا مفید ہے۔ اگر سیپ کاکوئی صاف مکڑا بچہ کے ملے میں باندھ دیا جائے تو بچے کے دانت باسانی نکل جائمیں گے۔ اگر سیپ کو تھس کر سونے والے کے چرہ پر ڈال دیا جائے تو عرصہ دراز تک سوتا رہے گا-ای طرح آگرسیپ کوجاء شیرمایس حل کرکے ناک پرلیپ کیا محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ائے تو تکسیر بند ہو جاتی ہے۔

ا اگر کوئی شخص خواب میں اپنے ہاتھ میں سیپ دیکھے تو اس کامطلب سے ہے کہ جس کام کا اس نے ارادہ کر رکھاہے وہ اس سے باز آ جائے گااور اس کو ختم کر دے گاخواہ وہ کام اس کے حق میں باعث

میپ کی خواب میں تعبیر شرم ہویا باعث خیر-واللہ اعلم

### اكصّدي

(اُلو) الصدیٰ بید ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کے بارے میں اہل عرب کا زمانۂ جاہلیت میں بید عقیدہ تھا کہ بیہ پرندہ مقتول کے سرے پیدا ہوتا ہے اور جب تک اس کا برلہ نہیں لیا جاتا ہیں کے سرکے گر داگر دیولتا رہتا ہے"اَسْفُوْنِی اَسْفُوْنِی اَسْفُوْنِی '(میں پیاسا ہوں مجھے سیراب کرو) اور جب قاتل ہے برلہ لے لیا جاتا ہے تو یہ خاموش ہو جاتا ہے۔ صدیٰ کی جمع اصدیٰ آتی ہے۔ اس کو ابن الجبل ' بن طوو اور نبات رضوی بھی کما جاتا ہے۔

عدلیس عبدی کی رائے یہ ہے کہ صدیٰ اس پرندہ کو کہتے ہیں جو رات کے وقت اڑتا پھرتا ہے اور لوگ اس کو جندب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صدیٰ ہوتا ہے اور صدیٰ سے جندب چھوٹا ہوتا ہے۔ صدیٰ گونج اور آواز کی بازگشت کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ باب الباء اور باب زاء میں صاحب لیلی اخلیلیہ کا یہ شعرگزرچکا ہے۔

ولوان لیلی الا حلیلة سَلَّمْتُ عَلَیَّ وَدُوْ فِیْ جِنْدَل وصَفَائحٌ رَجمہ:۔ اور آگر لیلے اظیلیہ جھے اس مال میں سلام کرے کہ مَیں چٹان اور بڑے پھرکے ماوراء (یعنی قبرمیں) ہوں۔ لَسَلَّمْتُ تَسْلِیْمَ البشاشة اوزقا الیها صدیٰ من جانب القبر صائحٌ ترجمہ:۔ تومیں بثاشت کے ساتھ اس کے سلام کاجواب دوں گایا قبر کی جانب سے صدیٰ اس کی جانب چیجمائے گا۔

سر بمہ: یویں باسٹ کے ساتھ اسے معام 6 ہواب دوں 8 ہوران چھپانے پر قادر نہ ہو عمدہ شعر کہا ہے۔ اس طرح ابو المحاس بن ایشواء نے ایسے مخص کے بارے میں جو راز چھپانے پر قادر نہ ہو عمدہ شعر کہاہے۔

لئی صدیقٌ عدًا وان کان لا ینطق الا بغیذ او محالِ ترجمہ:۔ ایک ایما محتص میرا دوست بن گیاہے جس کے منہ سے سوائے گراہی اور محال کے کوئی بات نہیں نکلتی۔

اشبهٔ الناس بالصدی ان تعد شبه حدیثا اعادهٔ فی الحال ترجمہ: یہ لوگوں میں سب سے زیادہ صدی (آواز بازگشت سے مثابہ ہے کیونکہ آگر تُواس سے رازداری کی بات کمہ دے تو فوراً اس کولوٹادے (یعنی دو سروں کے سامنے بیان کردہ)۔

الل عرب بولتے ہیں "هم صَداهُ واصم اللّه صداه" یعنی الله تعالی اس کوہلاک کردے-

کیونگہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تواس کی آواز باز گشت بھی کوئی نہیں سنتا۔

جاج ابن یوسف نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اننی الفاظ سے مخاطب کیا تھاجس پر امیر المومنین نے اس کو تنبیہ فرمائی تھی۔ حضرت انس محرح بیان کیا ہے کہ ایک بار حضرت انس محضرت انس کے ساتھ حجاج کی گتاخی ایک بار حضرت انس محضرت انس کے ساتھ حجاج کی گتاخی اللہ عنہ حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس تشریف لائے جو نمایت ظالم وجابر تھا۔

اس بے ادب (تجاج) نے آپ کو بید دیکھ کر ناشائستہ الفاظ کے: ' فعبیث کہیں کابو رُھاہو کر فتوں کی آگ بھڑ کا تا ہے۔ بھی ابو تراب کی طرف ہو جاتا ہے اور بھی ابن الاشعث کا دَم بھرنے لگتا ہے اور بھی ابن الجارود کے گیت طرف ہو جاتا ہے اور بھی ابن الجارود کے گیت گانے۔ میں غدا کی فتم کھا کر کہتا ہوں کہ کسی دن میں تیری گوہ کی طرح کھال آثار لوں گااور تجھ کو اس طرح اکھاڑ دوں گاجس طرح در خت سلم (کانٹے دار ایک در خت جس کے طرح در خت سلم (کانٹے دار ایک در خت جس کے توں سے دباغت دی جاتی ہی جھے کو بڑا تجب تجوں سے دباغت دی جاتی ہے) کے بے جھاڑ دیئے جاتے ہیں۔ ایسے شریر لوگوں نے جو بخیل بھی ہیں اور منافق بھی جھے کو بڑا تجب تاہے۔'

حضرت انس رضی الله عند نے حجاج کے بیہ ناشائستہ الفاظ من کر اس سے بوچھا آپ بیہ کس کو کمہ رہے ہیں؟ حجاج نے بے ساختہ کما" اِیّاكَ اَغْنِیَ اَصَمَّ اللّٰهُ صَدَاک" یعنی میرا خطاب تجھ ہی سے ہے خدا تجھ کوغارت کرے-(نعوذ باللہ)

علی بن بزید کتے ہیں کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ تجاج کے پاس سے چلے گئے تو آپ نے فرمایا کہ بخد ااگر میرالڑکانہ ہوتا تو میں اس (تجاج) کو جواب دیتا۔ اس کے بعد حضرت انس ٹے تجاج کے ساتھ پیش آنے والے اس پورے واقعہ کا حال لکھ کر خلیفہ عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا۔ اس پر عبدالملک بن مروان نے تجاج کے نام ایک خط لکھا اور اس کو اساعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر مولی بن محزوم کے ہاتھ اس کے پاس روانہ کیا۔ اساعیل خط لے کر تجاج کے پاس بنچ گر پہلے وہ حضرت انس ٹے پاس پنچ المرب کے باس بنچ مرب انس ٹے پاس پنچ مرب کیا ہی ہوگا ہیں اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ تجاج کا بیہ رویہ خلیفہ کی تگاہ میں آپ سے کہ تابوں کہ خلیفہ کی تگاہ میں جو تجاج کی قدرو منزلت ہے وہ کسی کی نہیں۔ امیرالمومنین نے تجاج کو لکھا ہے کہ وہ آپ کے پاس آئے گرمیرے نزدیک بمتر یہ ہو تحاج کی قدرو منزلت ہے وہ کسی کی نہیں۔ امیرالمومنین نے تجاج کو لکھا ہے کہ وہ آپ کے پاس آئے گرمیرے نزدیک بمتر یہ ہوگا کہ وہ آپ سے معذرت کرے گا اور جب آپ اس کے پاس سے وہ تو تو ہ آپ کے پاس تشریف لے جا کیں۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ وہ آپ سے معذرت کرے گا اور جب آپ اس کے پاس سے واپس ہوں گے تو وہ آپ کے پاس تشریف لے جا کیں۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ وہ آپ سے معذرت کرے گا اور جب آپ اس کے پاس جو وہ تو ہوگا۔

اس کے بعد اساعیل تجاج کے پاس گئے اور اس کو خلیفہ کا خط دیا۔ اس کو پڑھ کر تجاج کا چرہ متغیرہ و گیا اور وہ اپنے چرے سے پیدنہ پو نچھنے لگا اور کہنے لگا اللہ تعالی امیرالمومنین کو معاف کرے میں نہیں سجھتا کہ امیرالمومنین کا خیال میری طرف سے اس قدر گرجائے گا۔ اساعیل کابیان ہے کہ اس کے بعد اس نے وہ خط میری جانب پھینک دیا اور وہ یہ سمجھا کہ گویا میں اس خط کو پڑھ چکا ہوں۔ پھر کہنے لگا کہ جھے کو اس کے (حضرت انس رضی اللہ عنہ) پاس لے چلو۔ میں نے کہا کہ اللہ آپ کی اصلاح فرمائے وہ خود آپ کے پاس تشریف لائمیں گے۔ آپ کو ان کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ پھر میں انس کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ تجاب کے پاس تشریف لائمیں گے۔ آپ کو ان کے پاس جنچ تو وہ آپ کو دکھ کر خوش ہو گیا اور کہنے لگا اے ابو حزہ! آپ نے امیر المومنین کے پاس میری شکایت کرنے میں جلدی کی میں نے جو آپ کے ساتھ بر تاؤ کیا تھا وہ کسی و شنی یا کینہ کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ اس وجہ سے تھا کہ اہل عوات کے منافقین اور فساتی کو بیہ معلوم ہو جائے کہ جب میں سیاست کے بارے میں آپ جیسی ہستی کو نہیں تختی تو ان کی میرے سامنے کیا حقیقت ہے؟ اب میں آپ سے معافی چاہتا ہوں' آپ جھسے راضی ہو جائے کہ جب میں سیاست کے بارے میں آپ جیسی ہستی کو نہیں بخشاتو ان لوگوں کی میرے سامنے کیا حقیقت ہے؟ اب میں آپ سے معافی چاہتا ہوں' آپ جھسے راضی ہو جائے کہ جب میں سیاست کے بارے میں آپ جیسی ہستی کو نہیں بخشاتو ان لوگوں کی میرے سامنے کیا حقیقت ہو جائے کہ جب میں سیاست کے بارے میں آپ جیسی ہستی کو نہیں بخشاتو ان لوگوں کی میرے سامنے کیا حقیقت ہو جائے معافی چاہتا ہوں' آپ جھسے راضی ہو جائے کہ جب میں سیاست کے بارے میں آپ جس کی ہو جائے کہ جب میں سیاست کے بارے میں آپ جسی ہستی کو نہیں

حضرت انس فی فرمایا " تاوقتیکه عام و خواص میں اس بات کی شهرت نه ہوگی اور میرے کانوں نے آپ کی زبان سے اپنے کو شرر نہیں من لیا اس وقت تک میں نے امیرالمومنین کو خط نہیں لکھا۔ آپ نے ہم کو اشرار گر دانا حالا نکه الله تعالی نے اپنے کلام محکمه دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبه

پاک میں ہم کو انصار فرمایا ہے۔ آپ نے ہم کو بخیل کما حالا نکہ ہم اپنے پر دو سروں کو ترجیح دینے والے ہیں۔ آپ نے ہم کو منافق کما حالانکہ ہم وہ لوگ ہیں جو دارالسلام (مدینہ) میں مهاجرین کی آمدے قبل قرار پکڑے ہوئے ہیں آپ نے اپنے زعم میں مجھ کو اہلِ عراق کے لئے اس امر کاذربعہ بنانا جاہا کہ وہ آپ کے ان افعال کوجو اللہ کے نزدیک حرام ہیں حلال سمجھنے لگیں حالا نکہ آپ کے اور ہمارے درمیان اللہ تعالی تھم ہے وہ نیک کام سے راضی اور بیے کام سے ناراض ہو تا ہے۔ بندوں کی سزا و جزا اس کے ہاتھ میں ہے۔وہ برائی کابدلہ برائی سے اور نیکی کابدلہ نیکی سے دیتا ہے۔خداکی قشم نصاری مشرک د کافرہونے کے باوجود آگر کسی ایسے شخص کو و کھے لیتے ہیں کہ جس نے ایک دن ہی حضرت عیسیٰ کی خدمت کی ہو تو وہ اس کی بے پناہ تعظیم و تحریم کرتے ہیں۔ میں نے رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی گرآپ نے میری اس خدمت کابالکل لحاظ نہیں کیا۔ ہم کو آپ کی طرف سے کوئی بھلائی نہ ملے گی تو ہم اس پر شکرادا کریں گے اور اگر برائی پنچے گی تو اس پر صبر کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے خلاصی کی کوئی صورت پیدا کر دے"۔

على بن زيد كت بيس كه خليفه نے حجاج كے پاس جو خط روانه كياتھااس كامضمون بير تھا: ـ

"البعد! تُووه شخص ہے جو اپنے معاملات میں صدیے تجاوز کر گیا ہے۔ اے انگور کی مخصلی چبانے والی عورت کے لڑے! خدا کی قتم میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ تجھ کو اس طرح بھنبو ژدوں گاجس طرح شیرلومڑیوں کو بھنبو ژدیتا ہے اور تجھ کو ایسا خبطی بنادوں کہ تواس وقت کی آر زو کرنے لگے جس وقت کہ تُواین ال کے پیٹ سے زحمت کے ساتھ ثکلاتھا۔جو بر آؤ تُو نے حضرت انسؓ کے ساتھ کیا ہے مجھے اس کی اطلاع مل گئی ہے۔ میرے خیال میں اس سے تیرا مقصدیہ تھا کہ تُوامیر المومنین کاامتحان لے اور آگر امیرالمومنین میں غیرت کامادہ نہ ہو تو اس سے اگلا قدم اٹھاؤں۔ تجھ پر اور تیرے آباؤ اجداد یر جو آنکھوں سے چوندھے اور جن کی پلکیں ملی ہوئی اور پنالیاں باریک تھیں خدا کی لعنت ہو 'کیا تُواپنے آباؤ اجداد کی مخصیت کو جو اُن کو طائف میں حاصل تھی بھول گیاہے کہ وہ کس قدر ذلیل اور کمین تھے اور اپنے ہاتھوں سے زمین میں لوگوں کے لئے کنوئمیں کھودتے تھے اور اپنی پشتوں پر پھرلاد کرلاتے تھے۔ جس وقت میرا یہ خط تیرے پاس پہنچے اور تواس کوپڑھ چکے توسب کام چھوڑ کر حضرت انس کے دولت کدہ پر جاکر ان سے معذرت کر 'آگر تُونے ایسانہ کیاتو میں ایک ایسا مخص تجھ پر تعینات کر دوں گاجو تجھ کو کمرے بل تھیٹ کر ان کے دولت کدے پر لے جائے گا اور وہی تیرے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ امیرالمومنین کو تیرے حالات سے آگاہی نہیں ہے۔ ہر خبر کے وقوع کا ایک وقت ہے اور جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا۔ تجھ کو چاہیے کہ میرے خط سے روگر دانی نہ کرے اور فور احضرت انس سے معذرت کرے اور آپ کا اور آپ کے صاحزادے کا اکرام کرے ورنہ میں تجھ پر ایسا شخص مسلط کر دوں گاجو تیرا ڈھکا ہوا پردہ کھول دے گااور تیرے دشمنوں کو تجھ پر بننے کاموقع فراہم کر دے گا"۔

حضرت انس کی وفات بمقام بصره ۹۹ ھ یا ۹۲ ھ یا ۹۳ ھ میں ہوئی۔ بصره میں وفات پانے والے آپ سب سے آخری صحابی تھے

## الصداخ

(مور) المصلاخ: كمّان كے وزن يرطاؤس (مور) كے معنى ميں ہے-باب الطاء ميں انشاء الله تعالى اس كابيان آئے گا-

## صرارالليل

(جھینگر) صواد الليل: اس كا تذكرہ باب الجيم ميں الجد جدكے عنوان سے گزرچكا-يد جندب (ندى) سے قدرے برا مو تا ہے-بعض الل عرب اس كو صدى بھى كہتے ہيں-

# اَلصُّراحُ

زمان کے وزن پر-ایک مشہور ماکول اللحم پرندہ ہےالصّور م

(الورا) الصيرة الورك كوكت بين-اس كى كنيت ابوكثرب- يريون سے قدرے برا موتا ہے اور چريوں كاشكار كرتا ہے-اس کی جمع صروان آتی ہے۔ اس کا رنگ حیت کبرایعنی نصف حصہ سیاہ اور نصف سفید ہو تا ہے۔ سرموٹااور چونچ و پنجے بڑے ہوتے ہیں۔ ورختوں پر الی جگہ بیٹھتا ہے جہاں عموماً کسی کی رسائی نہ ہو نہایت شریر النفس اور تتنفر طبیعت والا ہو تا ہے۔ اس کی غذا صرف موشت ہے۔اس کو مختلف آوازیں آتی ہیں۔جس پر ندہ کاشکار کرنا چاہتا ہے اُسی جیسی آواز نکال کر اس کو اپنے پاس بلالیتا ہے۔جب اس کے پاس مخلف قتم کی چڑیاں جع ہو جاتی ہیں تو ان میں سے کسی ایک پر اچانک بہت زور سے حملہ کر تا ہے اور پہلے ہی حملے میں ا پی چونے سے اس کی کھال کو پھاڑ دیتا ہے اور شکار کر لیتا ہے۔ عموماً در ختوں اور بلند مکانوں کو اپنا مسکن بنا تا ہے۔

حضرت موسى عليه السلام كاواقعه علامه ابو الفرج ابن الجوزيُّ ني الله "المدهش" من الله تعالى ك قول "وَإِذْ قَالَ

کے پانی اور لٹورے کی چونچ کے پانی میں ہے۔

مُؤسى لِفَتَاه" (اور حضرت موسيً نے جب اپ نوجوان ساتھى سے كما)كى تفسيرك سلسله میں حضرت ابن عباس' ضحاک اور مقامل رضی الله عنهم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت موکیٰ علیہ السلام تورات کامطالعہ خوب غورے کرکے اس کے تمام احکامات سے مطلع ہو گئے تو بغیر کسی سے کلام کئے ہوئے اپنے دل میں کہنے لگے کہ روئے زمین پر اب مجھ سے زیادہ عالم کوئی نہ ہو گا- ای دن رات میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ الله تعالی نے آسان سے اس قدر پانی برسایا که مشرق سے مغرب تک تمام زمین غرقاب ہو گئی۔ پھرد یکھا کہ سمند رپر ایک قناۃ ہے جس پر ایک لٹورا بیٹھا ہوا ہے اور وہ اس برسات کے پانی کو چونچ میں بھر کر لاتا ہے اور سمند رمیں ڈالتا ہے۔ چنانچہ حضرت موٹی علیہ السلام بیداری کے بعد تھرا گئے۔اتنے میں حضرت جرائیل نے فرمایا کہ آپ نے بید دعویٰ کیا تھا کہ آپ تمام علوم کاجامع ہیں اور دنیا میں مجھ سے برا کوئی عالم نہیں مراللہ کاایک بندہ ایا ہے جس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے اور اس کے اور آپ کے علم میں وہی نسبت ہے جو سمندر

یہ من کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ وہ اللہ کا کون سابندہ ہے؟ حضرت جبرائیل "نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر بن

مامیل ہیں جو طیب یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں- حضرت موی ؓ نے پوچھا کہ وہ مجھ کو کمال ملیں گے؟ حضرت جبرا کیل "نے کما کہ ان کو اس سمندر کے پس پشت تلاش سیجئے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ مجھے ان کا پتہ کون بتائے گا؟ حضرت جبرا کیل " نے کما کہ آپ کے زادِ راہ میں سے کوئی چیز آپ کی راہنمائی کرے گی (مفسرین کابیان ہے کہ حضرت موکی کو حضرت خضر سے ملاقات كااس قدر اشتياق مواكه آپ نے كسى كوائي قوم ميں سے ابنانائب بھى نہيں بنايا اور ايسے بى حضرت خضرعليه السلام كى تلاش میں چل دیئے) اس کے بعد حضرت جبرائیل رخصت ہو گئے تو حضرت موی علیہ السلام اپنے خادم حضرت یوشع علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا کہ کیا آپ میرے ساتھ چل سکتے ہیں۔ حضرت پوشع ؓ نے جواب دیا کہ ہاں میں تیار ہوں تو حضرت موی " نے فرمایا کہ اچھاذرا پہلے زاد راہ کا انظام کرو-چنانچہ حضرت یوشع " نے زاد راہ کے لئے چند روٹیال اور تلی موئی شمکین مچیلی ناشته دان میں رکھ لیں اور چل دیئے۔ راستہ میں تبھی پانی اور تبھی خشکی میں چلنا پڑا اس لئے دونوں صاحبان تھک گئے اور رفتہ رفتہ ایک پھر پر جانہنچے جو بحر آرمینیہ کے عقب میں پڑا ہوا تھا۔ اس پھر کو قلعۃ الحرس بھی کہتے ہیں۔ یمال پہنچنے کے بعد حضرت مو کا وضو کے لئے آگے بڑھے اور الی جگہ جا پہنچے جمال ایک جنتی چشمہ تھاوہاں بیٹھ کر آپ نے وضو فرمایا۔ جب وضو کر کے واپس ہوئے تو آپ کی ریش مبارک سے پانی کے قطرے نیک رہے تھے۔ انقاق سے ایک قطرہ ناشتہ دان میں رکھی ہوئی تلی ہوئی مچھلی کے منہ پرجا پڑا اور چو نکہ اس چشمہ کے پانی کی بیہ خاصیت تھی کہ جس مردہ جانور کے بدن پر پڑ جائے اس کو زندہ کر دے۔ چنانچہ اس چشمہ کاپانی جیسے ہی اس مچھلی پر پڑا جو ناشتہ وان میں رکھی تھی وہ زندہ ہو گئی اور ناشتہ دان سے نکل کر چل دی اور پانی میں جس طرف وہ گئی تھی اس طرح خشکی کی ایک سرنگ بنتی گئی۔ حضرت یو شع بے بید منظر دیکھا گر آپ اس کا تذکرہ حضرت موی سے کرنا بھول گئے جب اس پھرسے جہاں آپ ٹھسرے ہوئے تھے آگے بڑھے اور پھر حضرت موی انکو پچھ تھکان محسوس ہونے لگی تو آپ نے اپنے رفتق سفر سے ناشتہ طلب کیا۔ اس وقت حضرت ہوشع کو مچھلی کا زندہ ہو کر پانی میں چلنے کا واقعہ یاد آیا تو آپ نے جھزت موئ سے اس کا تذکرہ کیا جس کو من کو حضرت موسی ی نے فرمایا کہ ہم کو اس کی تلاش تھی۔ چنانچہ دونوں صاحبان النے پاؤں اپنی جگہ لوث گئے۔

ایا الله الله تعالی کے عم ہے منجد ہو گیا اور حضرت موسی اور حضرت یوشع علیہا السلام کے قدموں کے موافق ایک سمندر کا پانی الله تعالی کے عم ہے منجد ہو گیا اور حضرت موسی اور حضرت یوشع علیہا السلام کے قدموں کے موافق ایک سرنگ بن گئی اور دونوں نے اس سرنگ میں چلنا شروع کر دیا اور وہ زندہ مجھلی ان کے آگے آگے چلتی رہی یمال تک کہ وہ خشکی پر پہنچ گئی اور خشکی میں بھی یہ مجھلی کے پیچھے ہی چل رہے تھے کہ آسان سے ایک ندا آئی کہ جس راستہ پر تم چل رہے ہو یہ راستہ تخت ایک فراستہ اختیار کرو۔ چنانچہ یہ داہنی جانب مڑ گئے اور چلتے چلتے ایک بہت برے پھر پر ایک مصلی بچھا ہوا تھا۔ حضرت موسی علیہ السلام ہولے کہ یہ تو بہت ہی پاکیزہ جگہ ہے مکن ہے وہ مروصالح اسی جگہ رہجے بہتے جس پر ایک مصلی بچھا ہوا تھا۔ حضرت موسی علیہ السلام ہولے کہ یہ تو بہت ہی پاکیزہ جگہ ہے مکن ہے وہ مروصالح اس جگہ رہجے

یہ باتیں حضرت موی محضرت یوشع سے کہہ ہی رہے تھے کہ اتنے میں حضرت خضرعلیہ السلام بھی اُس جگہ آپنچے اور جب آپ اس جگہ آک کو دیکھ کر آپ اس جگہ آکر کھڑے ہوئے تو وہ جگہ سرسبز شاداب ہوگئی (اس وجہ سے آپ کو خضر کہتے ہیں) حضرت موی گئے آپ کو دیکھ کر کہا کہ السلام علیم یا خضر! آپ نے جواب دیا وعلیم السلام یا موی یا بنی اسرائیل! حضرت موی علیہ السلام نے پوچھا کہ میرانام آپ کو کس نے بنا دیا؟ آپ نے جواب دیا کہ جس نے آپ کو جھھ تک پہنچنے کا راستہ بنا دیا اس نے جھے کو آپ کا نام بنا دیا۔ اس کے بعد وہ واقعات پیش آئے جو قرآن کریم میں نہ کو رہیں۔ حضرت موی علیہ السلام اور حضرت خضرعلیہ السلام کا تذکرہ اور حضرت خضرً کے نام

ونسب اور نبوت کے بارے میں علماء کرام کاجو اختلاف ہے اس کو ہم باب الحاء میں لفظ الحوت (مچھلی) کے عنوان میں بیان کر چکے

يں-

ں۔ قرطبی فرماتے ہیں کہ اس پرندہ کو "الصروالصوام" بھی کہتے ہیں۔ مقال

صرد (الورا) کے متعلق ایک موضوع روایت فراتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں صرد (الورا)

ر کھے کر فرمایا کہ بیہ پہلا پر ندہ ہے جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا۔ حافظ ابو موسیٰ نے اس کو انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ لیکن ہیہ روایت اپنے راوی کے نام کی طرح غلیظ ہے اور بقول حاکم بیہ روایت ان روایات میں سے ہے جن کو قاتلین امام حسین ؓ نے گھڑا تھا۔

اس روایت کو عبداللہ بن معاویہ بن موئی نے بھی ابو غلیظ سے نقل کیا ہے جو بالکل باطل ہے اور اس کے جملہ راوی مجمول ہیں۔ خانہ کعبہ کی تغییر اپیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تغییر کے لئے شام سے چلے تو آپ کے ساتھ سکینہ اور صرو تھے۔ صرو خانہ کعبہ کی جگہ اور سکینہ اس کی مقدار کی تغیین پر مامور تھا۔ جب آپ منزلِ مقصود پر پنچ تو سکینہ خانہ کعبہ کی جگہ پر بیٹھ گئی اور آواز دی کہ ابراہیم جمال تک میراسایہ پڑر ہاہے آپ دہاں تک تغیر فرما کمیں۔

پی مفسرین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ جس خطہ زمین پر خانہ کعبہ واقع ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے باقی زمین سے دو ہزار سال قبل پیدا فرمایا۔ بیہ خطہ پانی پر ایک جھاگ کی مائند تیررہاتھا۔ پھراللہ تعالیٰ نے اس کے پنچے زمین کو بچھادیا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام بحکم اللی زمین پر اترے تو آپ پر وحشت سوار ہو گئی آپ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ چنانچہ رب کا نتات نے آپ کا دل بہلانے کے لئے بیت المعمور کو زمین پر نازل فرمایا۔ بیہ جنت میں یا قوت کا بنا ہوا تھا اور اس میں سبز ذبر جد کے دو دروازے ایک جانب مشرق اور ایک جانب مغرب گئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے فرمایا کہ میں نے تیرے لئے بیت المعمور کو اتار دیا ہے۔ اب قو اس کا اس طرح طواف کیا کر جس طرح کہ آسمان پر میرے عرش کا کیا کر تا تھا اور اس کے پاس

لئے بیت المعور کو اتار دیا ہے۔ اب قواس کااس طرح طواف کیا کر جس طرح کہ آسان پر میرے عرش کا کیا کر تا تھا اور اس کے پاس اس طرح نماز بھی پڑھا کر جس طرح میرے عرش کے قریب پڑھا کر تا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا تھم من کر ہندوستان سے مکہ کی طرف پیل روانہ ہو گئے۔ آپ کو مکہ کاراستہ بتانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر فرمادیا۔ مکہ معظمہ پہنچ کر آپ نے مناسک جج اوا فرمائے اور جب جج سے فارغ ہوئے تو ملائکہ نے آپ سے ملاقات کی اور کہا کہ اے آدم اللہ تعالیٰ نے جراسود آپ کو جزائے خیرعطا فرمائے ہم نے آپ سے دو ہزار سال قبل اس گھر کا طواف کیا ہے۔ بیت المعور کے بعد اللہ تعالیٰ نے جراسود نازل فرمایا۔ اس وقت یہ دودھ کی مانند سفید اور چکدار تھا۔ گرزمانہ جا جلیت میں حیض والی عور توں کے چھونے سے ساہ ہوگیا۔ بعض زوایات میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے مکہ جاکر چالیس مرتبہ جج فرمایا۔ بیت المعور طوفان نوح تک زمین پر

رہا۔ بھراللہ تعالی نے اس کو چوتھے آسان پر اٹھالیا اور جمراسود کو حضرت جبرائیل کے ذریعہ جبل ابو قبیس میں رکھوا دیا تاکہ طوفان کی زدمیں نہ آئے۔ حضرت ابرائیم کے زمانہ تک بیت الحرام کی جگہ خالی رہی۔ طوفان کے بعد جب آپ کا زمانہ آیا اور حضرت اساعیل علیہ السلام پیدا ہو چکے تو اللہ تعالی نے حضرت ابرائیم علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم فرمایا۔ آپ نے جناب باری میں عرض کیا کہ جمعے اس کی جگہ بتا دی جائے لاندا اللہ تعالی نے سکینہ کو جگہ بتانے کے لئے روانہ فرمایا۔

سکینہ ایک تیز اور بے جان ہوائی جسد ہے جس کے سانپ کی طرح دو سر ہوتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک تیز اور محمد دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نمایت چکدار گوشنے والی ہوا ہے۔ اس کا سراور دم بلی کے سراور دم کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کا ایک بازو زبرجد کا اور اس کا دو سرا بازو مروارید کا ہوتا ہے اور اس کی آنھوں میں چمک ہوتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سکینہ ایک تند ہوا ہے جس کے دو سراور چرہ انسان جیسا ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو تھم دیا کہ جس جگہ سکینہ ٹھرجائے اسی جگہ خانہ کعبہ کی تقمیر کرنا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سکینہ کے پیچھے پیچھے بیلے اور وہ خانہ کعبہ کی جگہ کنڈلی مار کر بیٹھ گئے۔ بھراللہ تعالی کی طرف سے ندا آئی کہ اتن ہی جگہ پر تقمیر کیا جائے نہ اس میں کمی کی جائے اور نہ زیادتی۔

ایک روایت سی بھی ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت جرائیل کو جمیجا انہوں نے آگر جگہ بتائی۔

حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بدلی کو بھیجااور وہ بدلی چلتی رہی- حضرت ابراہیم اس کے سامیہ میں چلتے رہے۔ چلتے چلتے وہ بدلی مکد معظمہ کعبہ کی جگہ پر پہنچ گئی تو نداء آئی کہ جمال تک اس کاسامیہ ہے اس پر بلا کمی و بیشی تقمیر کرو-

بعض روا یوں میں ہے کہ صرد (لٹورا) نے جگہ کی نشاندہی کی ہے جیسا کہ ما قبل سے گزرا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تقمیر کرتے تھے۔ بیت اللہ کے لئے پانچ پیاڑوں سے بھرلائے گئے۔ ان پانچ بہاڑوں کے نام یہ بین:۔ بہاڑوں کے نام یہ بین:۔

(۱) طور سینا (۲) طور زینا (۳) جبل زیون (۳) جبل لبنان جو ملک شام میں واقع ہے (۳) جبل جو دی ادر (۵) جبل حرا جو مکہ میں واقع ہے اس سے بنیاد بنائی گئی تھی اور باقی پیاڑوں کے پھروں سے دیواریں اٹھائی گئی تھیں-

جب ججراسود کی جگہ تک تغیر بینی تو خضرت ابراہیم علیہ السلام نے خضرت اساعیل سے فرمایا کہ کوئی عمدہ سابیھرلاؤ تاکہ لوگوں کے لئے نشانی رہے۔ چنانچہ حضرت اساعیل علیہ السلام ایک عمدہ سابیھر تلاش کرکے لائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے بھی اچھالاؤ تاکہ لوگوں کے لئے نشانی رہے۔ حضرت اساعیل دو سرا پھر لینے جاہی رہے تھے کہ جبل ابو قبیس سے ندا آئی کہ اے ابراہیم ! میرے پاس ایک مانت ہے دہ آپ لیس۔ چنانچہ آپ بہاڑ پر جاکر جمراسود لے آئے اور اس کواسی جگہ پر نصب کر دیا۔

اے ابراہیم ! میرے پاس ایک مانت ہے دہ آپ لیس۔ چنانچہ آپ بہاڑ پر جاکر جمراسود لے آئے اور اس کواسی جگہ پر نصب کر دیا۔

\*\*Www.KitaboSunnat.ch\*\*

یہ بھی ایک روایت ہے کہ سب سے پہلے خانہ کعبہ کی تغمیر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمائی تھی اور حضرت ابراہیم " نے ان کی من من من کر تھی ہے اور ان نے جامعہ میں اور ان منابعہ کی تغمیر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمائی تھی اور حضرت ابراہیم " نے ان کی

ا ننی بنیادوں پر تجدید فرمائی تھی جبکہ وہ طوفانِ نوح میں منهدم ہو گیاتھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ صرد کا شرعی تھکم ابن ماجہ اور ابو داؤد کی درجِ ذیل روایت کے بموجب جس کو مولانا عبدالحق نے صبح قرار دیا ہے کہ اس کا کھانا

"دعفرت ابن عباس رضی الله تعالی عنما سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے شمد کی کھی 'چیونی' بد بداور صرد (لثورا) کے مارنے سے منع فرمایا ہے"-

قل سے منع کرناحرمت کی دلیل ہے۔ نیزاس وجہ سے بھی حرمت ہے کہ اہل عرب صرد کی آواز اور صورت سے بدھگونی لیتے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ صرد کا کھانا حلال ہے کیونکہ امام شافعیؓ نے محرم پر اس کے قتل کی صورت میں جزا واجب قرار دی ہے اور امام مالک کا بھی میں قول ہے۔ علامہ قاضی ابو بکر بن العربی نے فرمایا ہے کہ حدیث میں اس کے قتل کی جو نئی وارد ہے وہ بوجہ حرمت نہیں بلکہ اس کا منتاء ہیہ ہے کہ اہلِ عرب کے قلوب میں اس کی نحوست کا فاسد عقیدہ جماہوا ہے اس کا قلع قبع ہوجائے۔

ایک انوکھاواقعہ اور نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے درمنثور میں نقل کیا ہے کہ ایک اعرابی لڑکے نے سفر کیا۔ سفرے واپسی پر اُس کے والد نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے داستہ میں (یعنی دورانِ سفر) کیا کیا نئی چزیں دیکھیں۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ایک جگہ راستہ میں مجھے بیاس کا احساس ہوا تو میں ایک مشک کے باس پانی لینے کی غرض سے آیا لیکن میرے آتے ہی صرد ہولئے لگا۔ اتا مُن کر والد نے کہا کہ کہا تو اُس کو چھوڑ دیا تھا ور نہ بصورت ویگر میں تیرا باپ نہیں ہوں۔ لڑکے نے جواب دیا کہ جی ہاں مشک سے پانی لینے کا میں نے چھوڑ دیا تھا۔ باپ نے پوچھا کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا۔ پھر میری بیاس بڑھی اور میں نے تیمری بار مشک سے پانی لینے کا ارادہ کیا تو پھر صرد بول پڑا۔ یہ سن کر والد نے ہوا کیا تو نے اس کو اپنی تلوار سے پھاڑ دیا تھا؟ ور نہ میں تیرا باپ نہیں ہوں۔ لڑکے نے جواب دیا جی باں میں نے ایسا ہی کیا تھا۔ والد نے کہا اس کے اندر تو نے سانپ دیکھا؟ لڑکے نے کہا جی بال! والد نے س کر کہا اللہ ا

ای طرح کا ایک واقعہ ایک دوسرے فخص کا بھی ہے جس کے لاکے نے سفر کیا تھا۔ سفرے واپسی پر والدنے لڑکے سے پوچھا سفر میں کیا کیا احوال پیش آئے؟ بیان کرو۔ لڑکے نے کہا کہ میں نے ایک ٹیلہ پر ایک صرد بیٹھا ہوا دیکھا۔ باپ نے کہا کہ کیا تو نے اس کو وہاں سے اڑایا درنہ تو میرا بیٹا نہیں ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے اس کو وہاں سے اڑا دیا۔ باپ نے پوچھا۔ پھر کیا ہوا؟

ال نے نے کہا کہ وہ صرد ایک درخت پر جاکر بیٹے گیا۔ باپ نے کہا کہ کیا تو نے اس کو دہاں سے اڑایا درنہ میں تیرا باپ نہیں ہوں۔ لڑکے نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے اس کو دہاں سے اڑا دیا۔ باپ نے کہا پھر کیا ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے اس کو دہاں سے اڑا دیا۔ باپ نے کہا پھر کیا۔ باپ نے کہا کہ تو نے اس کو دہاں سے اڑا دیا۔ باپ نے کہا پھر کیا ہوا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے ایسابی کیا تھا۔ باپ نے کہا کہ اچھا جو بچھ تو نے وہ پچر پلے کے دیا اس میں نے ایسابی کیا تھا۔ باپ نے کہا کہ اچھا جو بچھ تو نے اس پھر کے بنچ سے حاصل شدہ خزانے میں سے اپنے ہاں کو بھی اس کا ایک حصہ دے دیا۔

خواب میں صرد کی تعبیر اللہ میں نظر آنے کی تعبیر ریا کار شخص سے دی جاتی ہے جو دن میں لوگوں کے سامنے خواب میں نظر آنے کی تعبیر ریا کاریاں کرتا ہے۔ یا اس کی تعبیر ڈاکو ہے جو بہت سامال جمع کرکے ادر کسی سے اختلاط نہ کرے۔

#### الصوصو

(جھینگر)الصر صر:اس کو صرصار بھی کتے ہیں۔ یہ جانور ٹڈی کے مشابہ ہو تا ہے۔اکثر و بیشتررات کو باریک آواز سے بولٹا ہے اس وجہ سے اس کو صرار اللیل بھی کہتے ہیں۔اس کے مکان کا پتۃ تب چلنا ہے جبکہ اس کی آواز کا منبع تلاش کیاجائے۔ یہ مختلف رنگ کا ہو تا ہے۔

صرصر کا شرعی محکم اس کا کھانا حرام ہے۔

صرصرکے طبی فوائد | ابن سینانے لکھاہے کہ قرمانہ کے ہمراہ اس کا استعال بواسیرکے لئے مفیدہے اور زہر ملیے جانوروں کے زہر کے لئے بھی نافع ہے۔ اگر اس کو جلا کر پینے کے بعد اثد (سرمہ اصفهانی) میں ملاکر آئکھوں میں لگایا

جائے توبینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ آشوبِ چٹم کے لئے گائے کے پتد کے ساتھ ملاکر بطور سرمہ استعال کرنامفید ہے۔

# الصَّرْصَرَانُ

(ایک مشهور چکنی مچهلی)

# الصَّغُبُ

(ایک چھوٹاساپرندہ) اس کی جمع صعاب آتی ہے۔

الصّعوٰق

(چھوٹے چڑے)الصعوۃ: ممولاکو کتے ہیں اس کا سر سُرخ ہوتا ہے۔

امام احمد رحمة الله عليه في الى كاب الزمد مين مالك بن وينار كابية قول نقل كياب كه جن يرندون مين مختلف اجتاس موتى مين اس طرح انسانوں میں مختلف اشکال ہیں جیسے انسان اپنے ہم شکل کی طرف راغب ہو تا ہے ایسے بی پر ندے بھی اپنے ہم جنس سے انسیت رکھتے ہیں۔مثلاً کوا کوے سے مولامولے سے اوربط بط سے انسیت رکھتی ہے۔

قاضی احمہ بن محمہ الارجانی جو شیخ عماد الدین الکاتب کے استاد مشہور ہیں۔ ان کی وفات سم ۵۵ ہے میں ہوئی۔ ان کا بیہ شعر ہے ۔

لَوْ كُنْتُ اَجْهَلُ مَا عَلِمْتُ لَسَرَّنِيْ ﴿ جَهْلِيْ كَمَا قَدْ سَأَنِيْ مَا اَعْلَمُ ترجمه: اگريس اپناجانا موا بھول جاتا تو مجھے اس نہ جانے سے مسرت موتی جيسا كه جانے بددلى موتى ہے-

كَالصَّعْوِ يَرْتَعُ فِي الرياض وانما حُبِسَ الْهَزَادُ لِالَّهُ يَتَكَلَّمُ ترجمہ:۔ اس کی وجہ بیہ ہے کہ صعوۃ باغوں میں چرتا پھرتا ہے اور بلبل جو بو لنے والی ہے قید کرلی جاتی ہے

موصوف کامندرجہ ذیل شعر بھی نہایت عمدہ ہے:۔

- اَحَبُّ الْمَرْءِ ظَاهِرَهُ جَمِيْلٌ لِصَاحِبِهِ وَبَاطِنَهُ سَلِيْمٌ ترجمہ: میرے نزدیک سب سے پندیدہ مخص وہ ہے جس کا ظاہرا پنے رفق کے لئے جمیل ہو اور باطن سلیم لینی بے

مُؤدَّتُهُ قَدُومُ لِعُلِّ هَوْلٍ وَهَلْ كُلِّ مُؤَدَّتَهُ تَدُّومُ ترجمہ:۔ ہر حالت خوف و ہراس میں اس کی دوستی ہمیشہ رہے اور کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کی دوستی ہمیشہ رہتی ہو-اس دو مرے شعر میں خوبی رہ ہے کہ اگر اس کو معکوس لینی اول کو آخر اور آخر کو اول کرکے پڑھا جائے تو بھی بغیر کسی لفظی و معنوی قباحت کے اس کامنہوم بر قرار رہتا ہے۔

موصو**ف کے بیہ اشعار بھی لا ئق ملاحظہ ہ**ں<sup>۔</sup>

شاوِرْ سِوَاک اِذَا نَابَتْكَ نائبَةٌ يَوْماً وَإِنْ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ الْمَشْوَرَاتِ ترجمہ:۔ جب کسی روز تجھے کوئی مصیبت لاحق ہو تواپنے علاوہ سے مشورہ کر لے خواہ تیرا تار اہل رائے میں ہی کیوں نہ

فَالْعَيْنُ تَلَقَى كِفَاحًا مَنْ دَنَاوَنَائَ يَوْماً ترىٰ نَفْسَهَا اِلاَّ بِمِوْأَة ترىٰ نَفْسَهَا اِلاَّ بِمِوْأَة ترمدند يَوَمَّ ترى نَفْسَهَا اللَّ بِمِوْأَة ترمدند يَوَمَّ يَوْماً ترى نَفْسَها اللَّه بِمِوْمَا ترجمدند يَوْمَ يَوْم عَنْ الْعَذَارُ الْحَمْسُتِيْرُ بِخَدِّهٖ وَكَمَالُ بِهْجَةِ وَجْهِهٖ الْمَنْعُوْتِ يَاتَى الْعَذَارُ الْحَمْسُتِيْرُ بِخَدِّهٖ وَكَمَالُ بِهْجَةِ وَجْهِهٖ الْمَنْعُوْتِ ترجمدند اس كر دَحار برهو عهو عبال اور اس ك قابل تعریف چرے كی بے بناه چمک نے روك دیا۔ فكانَمَا هُوَ صُولُجَانَ زُمُرَدٍ مُنَا يَرِيْنَ مُونَى فَنْ يَرِيْنَ مُونَ الْبَاقُوْتِ ترجمدند يُولِي كُولَ مُن عَنْ يَرِيْنَ مُونَى يَرِيْنَ مُونَى اللّهِ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَى عَنْ يُرِيْنَ مُونَى اللّهَ عَلَيْ اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّه اللّهُ عَلَى عَنْ يُرِيْنَ مُونَى اللّهَ عَلَى اللّهُ عَلَى عَنْ اللّهَ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى الللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى

اور منقول ہے کہ ایک مرتبہ بیہ دونوں شاہی جلوس میں جمع ہوئے تو اس دفت غبار اس قدر بڑھا کہ پوری فضااس سے آلودہ ہو گئی تو عماد کاتب نے بیہ اشعار بڑھے۔

اَمَّا الْعُبَارُ فَانَّهُ لَهُ مِمَّا اَثَارَتُهُ السَّنَابِكُ ترجمہ: یہ غبار تووہ ہے جس کو شاہی جلوس کے گھو ژوں کے کھروں نے اڑایا ہے۔

وَالْجَوَّمنٰهُ السَّنَابِكُ الْكِنْ اَنَارَ بِهِ السَّنَابِكُ رَجِمہ: حالاتکہ فضاء اس گردو غبار کی وجہ سے بہت خوبصورت ہوگئے ہیں۔ یَادَهُولِی عبد الرحِیْم فَلَسْتُ اَخْشی مَسَّ نَابِكَ يَادَهُولِیْ عبد الرحِیْم فَلَسْتُ اَخْشی مَسَّ نَابِكَ

ترجمه: اپ زمانے میرا مرجع عبدالوجیم ہے لانوا مجھے تیرے مصائب کا کوئی خوف نہیں۔

شعر میں بیہ تجنیس نمایت ہی عمدہ ہے۔ عماد کا انتقال ۱۵/ رمضان السارک <u>۵۹۰ سے</u> کو دمشق میں ہوا اور تدفین مقابر صوفیہ میں عمل میں آئی اور فاصل کی وفات ۷/ رئیج الثانی کو قاہرہ میں ہوئی اور سفح المقعم میں مدفون ہوئے۔

صعوة كاشرى تھم'اس كے طبق فوائد اور خواب كى تعبيروغيرہ تمام چريوں سے ملحق ہے۔

# اَلصُّفَارِيَّةُ

(زردبرون والابرنده)الصفاريه: صادبر ضمه اور تشديد كے ساتھ اس كوالتبغير بھى كتے ہيں۔

## اكصَّفُرُ

کہاجاتا ہے کہ زمانہ جاہیت میں اہلِ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ انسان کے بیٹ میں پہلیوں کے کنارے پر ایک سانپ ہو تا ہے

جب یہ سانپ حرکت کر تا ہے تو انسان بھوک محسوس کرنے لگتا ہے اور یہ کہ بیہ مرض متعدی ہوتا ہے چنانچہ اسلام نے دیگر عقائد باطلہ کے مانند اس فاسد گمان کو بھی باطل کر دیا۔ چنانچہ امام مسلمؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو جابر رضی اللہ عنماسے روایت کی ہے:۔

ہے۔ '' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں تعدی امراض' بدشکونی' صفر' ہامہ اور غول وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ''

تشریح المرجک و غیرہ کے بارے میں عوام الناس کاعقیدہ ہے کہ یہ لیٹنے والی بیاریاں ہیں گرازروئے شریعت ہے عقیدہ باطل ہے۔
اور چیک وغیرہ کے بارے میں عوام الناس کاعقیدہ ہے کہ یہ لیٹنے والی بیاریاں ہیں گرازروئے شریعت ہے عقیدہ باطل ہے۔
جیسا کہ حدیث صحیح میں فذکور ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ تو فرماتے ہیں کہ عدوئی
ایعنی چھوت کوئی چیز نہیں ہے۔ گرجب ایک تذرست أونٹ کے پاس کوئی فارشی أونٹ آکر گھڑا ہو جاتا ہے تو وہ تذرست أونٹ
میں جتلائے فارش ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو بتا کہ سب سے پہلے جو
اونٹ اس مرض میں جتلا ہوا تھا اس کو میہ مرض کس سے لگا تھا؟ چنانچہ اعرابی سے یہ سوال فرماکر آپ نے اس وہم کی تردید فرمادی
اور اس کو بتلا دیا کہ بیاریاں تھم خداد ندی کے تابع ہیں وہی بیاری دیتا ہے اور وہی شفاء دیتا ہے اور ایک کی بیاری دو سرے کو نہیں
گئی۔

یہ مضمون لفظ اسد کے بیان میں بھی گزر چکا ہے۔

صفر احدیث شریف میں جو صفر کالفظ ندکور ہے اس کی تاویل میں ائمہ حدیث کا اختلاف ہے۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام

مالک علیہ الرحمہ کا خیال میہ ہے کہ اس سے مراد نسی کی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور جو زمانہ جاہلیت میں عربوں
میں رائج تھا کہ وہ اشہر حرم میں اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر لیا کرتے تھے۔ اور سے تبدیلی عموماً ماہ صفر میں ہوتی تھی۔ لیکن امام نووگ کے نزدیک اس سے مراد وہی تشکمی سانپ کا عقیدہ ہے جو اوپر ندکور ہوا اور اکثر علاء کے خیال کے مطابق کی راجج ہے۔

، برویک کی سے موجود میں کہ مکن ہے صفرے مراد دونوں عقیدے ہوں جو بالکل باطل اور بے اصل ہیں-واللہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے صفرے مراد دونوں عقیدے ہوں جو بالکل باطل اور بے اصل ہیں-واللہ

(ایک بردل پرندہ) الصفرد: صادے کسرہ اور قاء کے سکون کے ساتھ عرید کے وزن پر 'بیہ ایک بردل پرندہ ہے جس کی بردلی ضرب المثل ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ۔

تَوَاہ کاللیٹِ لدیٰ اَمْنِہٖ وَفِی الْوَغِیْ اَجْبَنَ مِنْ صِفُردِ ترجمہ:۔تم اے حالت امن میں شیر کی طرح دیکھو گے مگر جنگ کی حالت میں صفرد سے بھی زیادہ بزدل نظر آئے گا-جو ہری کی رائے یہ ہے کہ صفرد سے مرادوہ پر ندہ ہے جس کو عوام الناس ابو الملیح کتے ہیں- اپنے تھم وغیرہ کے اعتبار سے یہ عام

عصافیر میں شامل ہے۔

## الصّقرّ

(شکرہ)الصقر: بقول جو ہری ہے ایک شکاری پرندہ ہے جس کو نوگ بغرض شکار پالتے ہیں گرابن سیدہ کابیان ہے کہ ہرشکاری پرندہ کو صفر کتے ہیں۔ اس کی جمع اصفر' صفورہ' صفورہ' صفار اور صفارۃ آتی ہے۔ برندہ کو صفر کتے ہیں۔ اس کی جمع اصفر' صفورہ' صفورہ' صفار اور صفارۃ آتی ہے۔ مونث کے لئے صفرہ بولتے ہیں۔ اس کو قطامی بھی کہتے ہیں۔ اس کی کنیت ابو شجاع' ابو الاصبح' ابو الحمراء' ابو عمرو' ابو عمران' ابو عوان آتی ہے۔

امام نووی ّابو زید انصاری مروزی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ نراۃ 'شواہین وغیرہ جن جانوروں سے شکار کیاجاتا ہے ان کو صفور کہتے ہیں اور واحد کے لئے صفراور مونث کے لئے صفرہ استعال ہوتا ہے۔ اس لفظ کو صفر کے بجائے زقر بینی صاد کو زاء سے بدل کر اور سفر بینی صاد کو سین سے بدل کر بھی بولتے ہیں۔ صید لانی نے شرح مختصر میں لکھا ہے کہ ہروہ لفظ جس میں صاد اور قاف ہوں اس میں خدکو رہ بالا تینوں لغت صحیح ہیں جیسا کہ بصاق (تھوک) کو ہزاق اور بساق بھی لکھے سکتے ہیں۔ ابن سکیت نے بس کا انکار کیا ہے۔ کیونکہ بس ممعنی طال (لمبابونا) آتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے والمنحل باسقات (اور بلند کھجور کے درخت) حدیث ہیں صفر کا تذکرہ:۔

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مزاج میں بے پناہ غیرت متی۔ چنانچہ آپ کی عادت متی کہ جب بھی باہر تشریف لے جاتے تو باہرے گھر کا دروازہ بند کر جاتے تا کہ کوئی اجنبی آدی گھر میں نہ داخل ہو سکے۔ ایک دن آپ کہیں باہر تشریف لے گئے اور حسب معمول گھر کو باہرے متفل کر گئے۔ اتفاقا آپ کی المہیہ محرّمہ مردا نخانے کی طرف جھانکنے لگیں تو دیکھا کہ ایک اجنبی ہخص گھر کے صحن میں گھڑا ہے اس کو دیکھ کر آپ بولیں کہ بی غیر مرد کون کھڑا ہے اس کو دیکھ کر آپ بولیں کہ بی غیر مرد کون کھڑا ہے ؟ اور گھر کے اندر کیسے داخل ہوا جبکہ دروازہ متفل ہے بخدا ہم کو ڈر ہے کہ کہیں ہماری رسوائی نہ ہو جائے۔ اسے میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی واپس تشریف لے آئے اور اس اجنبی ہخص سے پوچھنے لگے کہ تو کون ہے گھر میں کیے داخل ہوا عالانکہ مکان کا تاکہ بند تھا۔ اس مخص نے جواب دیا کہ میں وہ مخص ہوں جو نہ بادشاہوں سے مرغوب ہو تا ہوں اور نہ دربان اس کو روک کے ہیں۔ یہ جواب من کر حضرت داؤد علیہ السلام نے قبل پر لیٹ گئے اور فرشتہ الموت ہے۔ میں بخو جی اپ کے علم کو قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی جگہ پر لیٹ گئے اور فرشتہ نے کی روح قبض کرئی۔ جب آپ کو عشمل دے کر اور کفناکر آپ کا جنازہ رکھاگیاتو آپ کے جنازہ پر دھوپ آگئی۔ خضرت سلیمان علیہ السلام نے پر ندوں کو حکم دیا کہ داؤد علیہ السلام پر سابیہ کرلیں۔ چنانچہ پر ندوں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سابے کئے دہ ہوئے سابے کے دہوئ کا گئی۔

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کو تھم دیا کہ ایک ایک کرکے بازو سکیر لیں۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں

الع اِنَّمَا النَّسِيْ زِيَادَةٌ فِي الْكُفُورِ "سواكاس كسنس كد آم يتي كراين كفر من زيادتى ب"-

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں کھول کر اور پھر بند کرکے بتلایا کہ پر ندول نے کس طرح پر کھولے اور بند کئے۔اس روز حضرت داؤد علیہ السلام پر سامیہ کرنے میں صفر کاغلبہ تھا۔ ذکورہ بالا حدیث کو تناامام حراثے ردایت کیا ہے۔اس کی سند جید ہے اور اس کے رادی قابلِ اعتماد ہیں ادر اس روایت کی

ں وہ ہر بب سف معلق کی اور تا ہوئی ہے۔ حضرت سلیمان ٹیے پرندوں کو آواز دی اور فرمایا کہ سورج کی جانب سے حضرت سلیمان ٹیے پرندوں کو آواز دی اور فرمایا کہ سورج کی جانب سے لوگوں پر سامیہ کر لیس اور ہوا کی جانب سے ہٹ جائیں۔ چنانچہ پرندوں نے ایساہی کیا اور لوگ سامیہ میں بھی ہو گئے اور ہوا بھی اُن تک آنے گئی۔ حضرت سلیمان کا یہ پہلا نمونہ تھاجس کالوگوں نے مشاہدہ کیا۔

فائدہ:۔ ضحاک اور کلبی کابیان ہے کہ جالوت کو قتل کرنے کے بعد حضرت واؤد علیہ السلام نے سترسال حکومت فرمائی-حضرت داؤد

علیہ السلام کے علاوہ بنی اسرائیل کسی ایک بادشاہ کی ماتحق میں جمع نہیں ہوئے۔ اللہ تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت اور بادشاہ سے بیک وقت سرفراز فرمایا۔ آپ سے قبل کسی کو بیہ مرتبہ حاصل نہیں تھا بلکہ ایک خاندان میں نبوت اور دو سرے میں سلطنت ہوتی تھی۔ اللہ جل شانہ کے اس قول وَ اَتَاہُ الْمُلْک وَ الْمِحِکْمَةَ (اور دی ہم نے اس کو حکومت اور حکمت) کا بھی مطلب ہے۔ حکمت سے یماں علم باعمل مراد ہے اور علم و عمل ہی سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت واؤد علیہ السلام کو سلطنت بدرجہ اتم عطاکیا تھا۔ آپ کی محراب کی جررات تین بزار افراد حفاظت کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے قول

"وَ شَدَدُنَا مُلْكُةُ" (اور ہم نے مضبوط كر ديا اس كى سلطنت كو)كا يمى مطلب ہے-مقاتل كابيان ہے كہ حضرت سليمان عليه السلام كى سلطنت حضرت داؤد عليه السلام سے وسيع تھى اور آپ مقدمات فيصل كرنے ميں اپنے دالد ماجد سے زيادہ ماہر تھے- اللہ كى نعمتوں كے شكر گزار تھے- ليكن حضرت داؤد عليه السلام عبادت اللى ميں آپ سے فاكق تھے۔ حضرت سليمان جب اپنے والد ماجدكى دفات كے بعد تخت نشين ہوئے تو آپ كى عمر كل تيرہ سال تھى اور ٥٣ سال كى عمر ميں

تھے۔ حضرت سلیمان جب اپنے والد ماجد ہی دفات نے بعد حت میں ہ آپ نے دفات پائی۔ حضرت واؤد علیہ السلام کی عمر••اسال ہوئی۔ مقد م

ا شکاری پرندول کی قسیس اسلام میں چار پرند صفر 'شاہین 'عقاب اور بازی واضل ہیں۔علاوہ ازیں سباع 'ضواری اور شکاری پرندول میں چار پرند صفر 'شاہین 'عقاب اور بازی واضل ہیں۔ علاوہ ازیں سباع 'ضواری اور شکاری پرندول کی قسیم ہوتی ہے۔ صفری تین قسمیں ہیں۔ صفر 'کونج اور بویو۔ ائلِ عرب نسر (گدھ) اور عقاب کے علاوہ ہر شکار کرنے والے پرندے کو صفر کہتے ہیں۔ائل عرب صفر کو اکد راجل اور اخیل بھی کہتے ہیں۔جوارح (شکاری پرندے) میں صفر کا مرتبہ ایسا ہے جیسا چوپاؤں میں خچرکا۔ کیونکہ وہ سختی برواشت کرنے میں زیادہ صابر اور بھوک و بیاس کی شدت کا زیادہ متحمل ہوتا ہے۔ یہ بمقابلہ ویگر جوارح انسان سے زیادہ مالوف و مانوس اور کرکی (بڑی بط) وغیرہ ویگر جانوروں پر حملہ کرنے میں زیادہ چست ہوتا ہے۔

دیگر جانوروں کی بہ نسبت صقر کامزاج سرد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہرنوں اور خرگوشوں پر جھپٹامار نے میں مشاق ہوتا ہے۔
چھوٹے پر ندوں میں صقر حملہ نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کی گرفت سے نکل جاتے ہیں۔ صقر بازی کے مقابلہ میں سُت ہوتا ہے۔ البتہ
انسانوں سے بہت جلد مانوس ہو جاتا ہے۔ اس کی غذا چوپاؤں کا گوشت ہے۔ اور یہ تھوڑی غذا پر بھی قناعت کر لیتا ہے۔ برودت مزاج
کے باعث صقر مدت تک پانی نہیں پیتا۔ اس وجہ سے اس کے مُنہ کی بدیو ضرب المثل ہے۔ اس کی فطرت یہ ہے کہ یہ درختوں اور
پہاڑوں پر رہنا پیند نہیں کرتا بلکہ غاروں اگر ھوں اور پہاڑ کے کھو کھلے حصوں کو بطور مسکن استعال کرتا ہے۔ در ندوں کی طرح صقر
کے بھی دو چنگل ہوتے ہیں جن سے یہ شکار کو دبوج لیتا ہے۔

صقرے شکار کرنے والاسب سے پہلا مخص ابتداء اس طرح ہوئی کہ حرث ایک شکاری کے پاس تھاجو جال سے چڑیوں کا

شکار کر رہاتھا۔ اسی اثناء میں جال میں بھنسی ہوئی چڑیوں پر ایک صقر حملہ آور ہوا اور چڑیوں کو اپناشکار بنانا شروع کر دیا۔ حرث یہ منظر دیکھ کر متبجب ہوا اور صقر کو پکڑنے کا حکم دیا اور اس کو گھر لاکر تربیت اور پرورش اور طریقہ شکار کی تعلیم کے لئے ایک فخص کے حوالہ کر دیا۔ بعد ازاں ایک دن حرث صقر کو لئے کر جا رہاتھا۔ اتفاقا ایک خرگوش راستہ میں نمودار ہوا۔ صقرنے فورا جھیٹ کر اس کا شکار کر لیا۔ حرث یہ دیکھ کر اور بھی متجب ہوا اور اس طرح اس دن سے اہلِ عرب اس کو شکار کے لئے پالنے گے۔

صقری قتم عانی اس کی دوسری قتم کونج ہے۔ دیگر مقور اور کونج میں اتنابی فرق ہے جتنا کہ زرق اور بازی میں فرق ہے۔ علاوہ انسی متم عانی انسی ہے اس سے بازو بھی صقرے خفیف ہوتے ہیں اور بؤ بھی اس میں کم

ہوتی ہے۔ یہ صرف آبی جانوروں کاشکار کر تاہے اور ہرن کے ایک چھوٹے سے بچے کو بھی نہیں پکڑ سکتا۔

ورنہ عموا مرتوں تک نہیں پیتا۔ اس کامنہ ہاش سے زیادہ بدبودار ہوتا ہے اور بیباش سے زیادہ بمادر بھی ہوتا ہے۔ یو یؤسے شکار کرنے والاسب سے پہلا شخص آ کی یو ہے شکار کرنے والاسب سے پہلا شخص بسرام گور ہے۔ ایک مرتبہ بسرام

سی میں جدوجہداور کے میں جدوجہداور کے این کا میں کا شکار کرتے دیکھا۔ شکار کرنے میں جدوجہداور طریقة کاربسرام گورکو پیند آیا۔ چنانچہ اس نے اس کو پال کر تربیت یافتہ شکاری بنالیا۔ ناثی شاعرنے اس کی تعریف کرتے ہوئے یہ شعر

وَيُوْيُوْمُهُوبُ دَشِيْقٌ كَانَ عينيه لدى التحقيقِ فصَّان مخروطان مِنْ عقيق ترجمہ: ۔ اور یویو مذب اور تیز نگاہ والا ہو تا ہے۔ بوقت تحقیق اس کی آئکھیں ایک معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ مخروطی شکل کے عقیق کے دو تکینے۔

ابونواس شاعرنے اس کی تعریف میں درج ذیل اشعار کے ہیں۔

قَدُ اِغْتَدَىٰ وَالصَّبِحُ فِي دِجَاهُ كَطُرَّةِ الْبُدُرِ لَدَىٰ مُثناةً محكم دلائل مداين سے مذین متنوع ومنفرد کتب یہ مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ:۔ وہ سوریے آیا اس حال میں کہ صبح اس کی تاریکی میں پوشیدہ تھی جیسے چاند کا کنارہ اس کے پیٹ میں۔

بِیُویُو یُعَجِب مَنْ راہ ما فی الیانی یُویُو سِوَاهٔ ترجمہ:۔ جو شخص یویو کو دیکھاہے خوشی محسوس کر تاہے۔ یویووں میں اس کے سواکوئی یویو ہی نہیں ہے۔

فَدَاه بالأم وقد فداه هو الذي خولناه الله تبارك اللُّه الذي هُدَاهُ

ترجمہ:۔اس پر والدہ فدا ہو اور وہ فدا ہو چکی ' ہی ہے وہ جو اللہ نے ہم کو بخشاہے پاک ہے وہ ذات خداوندی جس نے سے

مديه عطاكيا-

فائدہ ادبیہ: علامہ طرطوشی نے "سرائ الملوک" میں فضل بن مروان کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ فضل بن مروان کابیان ہے کہ میں نے روم کے سفیرسے شاہ روم کے خلاق وعادات کے متعلق سوال کیا تو اس نے جوابایہ کما کہ شاہ روم نے اپنی بھلائی کو صرف کرویا ہے اور اپنی تکوار کو سونت لیا ہے۔ لوگوں کے قلوب محبت اور خوف سے اس پر مجتمع ہوگئے۔ بخششیں آسان ہوگئی ہیں اور سزا سخت ہے۔ خوف اور امید دونوں اس کے ہاتھوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ اس کا طریقتہ حکومت کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ «مطلوموں کے حقوق واپس کرتا ہے اور ظالم کو ظلم سے روکتا ہے اور ہرمستی کو اس کاحق دیتا ہے۔ پس رعایا دو طرح کی ہے ایک رشک کرنے والی ایک خوش رہنے والی"۔

میں نے سوال کیا کہ لوگوں میں اس کا زعب کیسا ہے؟ تو اس نے کہا کہ ''لوگ جب دلوں میں شاہ روم کاتصور کرتے ہیں تو محض تصور ہی ہے ان کی نگاہیں جھک جاتی ہیں۔

فضل کتے ہیں کہ اس گفتگو کے وقت شاہ عبشہ کاسفیر بھی میرے پاس موجو دھا۔ جب اس نے سفیرروم کی جانب میری توجہ اور انماک کو دیکھاتو ترجمان سے معلوم کیا کہ رومی سفیرکیا کہ رہا ہے؟ ترجمان نے اس سے بتایا کہ وہ اپنے بادشاہ کی تعریف کر رہا ہے اور اس کے وصف بیان کر رہا ہے یہ من کر حبثی نے اپنے ترجمان سے گفتگو کی۔ ترجمان نے اس کی ترجمانی کرتے ہوئے جھے سے کہ ان کا بادشاہ ہوقت قدرت باوقار ہے اور حالت غصہ میں شجیدہ 'غلبہ کے وقت صاحب رفعت اور جرم کے وقت مزادینے والا ہے رعایا نے ان کی نعمتوں کا لباس زیب تن کر رکھا ہے اور اس کی مزاکا خوف تو ان کو کھول کر رکھ دیا ہے۔ پس وہ لوگ خیالوں میں باوشاہ کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ہلال کو دیکھا جاتا ہے اس کی مزاکا خوف لوگوں پر موت کے خوف کی طرح سوار رہتا ہے۔ اس کا عدل ان پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے غصہ نے ان کو خوف فودہ کر رکھا ہے۔ کوئی دل گی اس کو بے وقار نہیں کرتی اور کوئی خفلت عدل ان پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے غصہ نے ان کو خوف فودہ کر رکھا ہے۔ کوئی دل گی اس کو بے وقار نہیں کرتی اور کوئی خفلت اس کو جنالے فریب نہیں کرتی جب دہ دیتا ہے وار میں شاہ حبشہ کا اس کو جنالے فریب نہیں کرتی جب دہ دہ دیتا ہے اور نہ کسی خانف کی موت بعید ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ لوگوں میں شاہ حبشہ کا رعب کیسا ہے؟ تو اس نے جو اب دیا!

" آگھ اس کی طرف پلک نہیں مار سکتی اور اس سے کوئی آگھ نہیں ملا سکتا اس کی رعایا اس طرح خوف زدہ ہے جس طرح صقر کے حملہ سے برندے خائف رہتے ہیں۔

فضل کہتے ہیں کہ میں نے دونوں سفراء کی گفتگو مامون کے سامنے نقل کی تو مامون نے مجھ سے دریافت کیا کہ دونوں کی باتوں کی تیرے نزدیک کتنی قیمت ہے۔ میں نے جواب دیا دو ہزار درہم۔ مامون نے کہا میرے نزدیک ان دونوں باتوں کی قیمت خلافت سے

بھی زیادہ ہے۔ کیا تمہارے سامنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیہ حدیث نہیں ہے کہ ہر مخص کی قیمت وہ ہے جو اس نے احسان کیا ہے؟ کیا تمهاری نظرمیں کوئی ایساخطیب ہے جو خلفاء راشدین میں ہے کسی کی استے بلیغ اور موثر انداز میں تعریف کرسکے-میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ مامون نے پھر کما کہ میں نے ان کے لئے ہیں ہزار دینار نفذ کا تھم کیا ہے اور آئندہ بھی یہ رقم سالانہ میری جانب ے وی جاتی رہے گی اور آگر اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کاخیال نہ ہو تا تو میں بیت المال کا پورا خزانہ ان کو عطا کر دیتا اور سی بھی میری نظر میں تم ہو تا۔

فضل بن مروان نے بغداد میں معتصم کے لئے بیعت لی تھی جبکہ معتصم روم میں تھا۔معتصم نے اس کو اپنادستِ راست بنایا تھا اور وزارت سونپ دی تھی۔ فضل امورِ سلطنت میں اس قدر حاوی ہو گیا تھا کہ معظم کی خلافت بس برائے نام رہ گئی تھی۔ورنہ حقيقت مين امور خلافت كامالك فضل ابن مروان بي بن كمياتها-

ایک دن کاواقعہ ہے کہ جب فضل عوام الناس کے امور کی انجام دہی کے لئے بیٹھاتو عوام کی درخواستیں اس کے سامنے پیش کی گئیں توان میں ایک پرچہ پر بیاشعار لکھے ہوئے تھے۔

فقبلك كان الفضل والفضل والفضل

تفرعنت يافضل بن مروان فاعتبر

لئے کہ جھ سے پہلے بھی فضل اور فضل تھے۔ ترجمہ:۔ اے فضل بن مروان تو بڑا سر کش ہے ذرا سنبھل آبَارَتْهُمْ الْأَقْيَادُوالْحَبْسُ وَالْقَتْلُ ثَلَاثَةُ ٱمْلَاكٍ مَضُوا لسبيلهم ترجمہ:۔ یہ متنوں بادشاہ اپنے راہتے پر چل دیئے ان کو قید و بند اور قتل وغارت گری نے تباہ کر ڈیا۔

سَتُوْذَىٰ كَمَا أُوْذِى الثَلَاثَةُ مِن قَبْلُ وَإِنَّكَ قَدْ ٱصْبَحْتَ فِي النَّاسِ ظَالِماً ترجمہ: اور توبلاشبہ لوگوں پر ظلم کرنے لگا ہے اس لئے عنقریب تو بھی مبتلاء اذبیت ہو گاجیسا کہ تجھ سے قبل تین بادشاہ

مصرعد اول میں تینوں فضلوں سے مراو فضل بن کی برکی فضل بن رہے اور فضل بن سل ہیں-

معتصم نے اپنے رفقاءاور دوستوں کو ہدایا وینے کا تھم کیا تھالیکن فضل ان احکامات کا نفاذ نہیں کر تا تھا۔ چنانچہ اس ہے معتصم ناراض ہو گیا اور اس کو برطرف کرکے اس کی جگہ محمد بن زیات کو مقرر کر دیا۔ فضل نہایت بد اخلاق اور بد کردار تھاجب اس کو

برطرف كردياً كياتولوگوں نے اس پر آوازيس كسيس اور اظهارِ مسرت كيا- ايك فخص نے مندرجه ذيل اشعار پڑھے:-

لِتَيكِ عَلَى الْفَضْلِ بن مروان نفسه فَلَيْسَ له باكٍ مِن النَّاس يُعْرَفُ ترجمہ: علیسیے کہ فضل ابن مروان خود ہی اپنے نفس پر روئے کیونکہ لوگوں میں کوئی ایسا مخص معلوم نہیں جو اس پر

لَقَدُ صحب الدنيا منوعا لِخَيْرِهَا وَفَارَقَهَا وَهُوَ الظلوم الْمُعنَفُ ترجمہ : . فضل نے ونیا کی خیر کو روکتے ہوئے اس کی صحبت اختیار کی اور دنیا ہے اس حال میں جدا ہوا کہ وہ ظالم اور جابر

عَلَى أَيِّ شيِّ فاتنا مِنْهُ نَاسِف اِلَى النَّارُ فَلْيَذُهَبُ وَمَنْ كَانَ مِثْلَةً ترجمہ:۔ پس فضل بھی اور اس کے ہمنو ابھی جنم میں چلے جائیں ہماری کیا چیز گم ہو گئی جس پر ہم افسوس کریں۔ معتصم نے جب فضل کو ہر طرف کیا تو کہا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اللہ نے اس پر جمعے مسلط فرمادیا۔ معتصم نے فضل ر ر ط ف کرتے وقت صرف اس کامال ضبط کہا تھا اور اس کو کوئی جانی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کے گھرسے دس لاکھ

کو برطرف کرتے وقت صرف اس کا مال صبط کیا تھا اور اس کو کوئی جانی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کے گھرسے وس لاکھ دینار اور اتنی ہی مالیت کاسامان برآمہ ہوا تھا۔ معتصم نے اس کو پانچ ماہ قید میں رکھ کر رہا کر دیا تھا اس کے بعد فضل نے خلفاء کی ایک جماعت کی خدمت کی اور ۲۵۹ ہے میں انتقال کیا۔ فضل کا ایک مقولہ ہے کہ:۔

"بوقت اقبال اپنے وسمن سے تعرض مت کر کیونکہ اس کا قبال تیرے خلاف اس کا مددگار ہو گا اور بوقت ادبار اس کا

تعاقب مت کر کیونکہ اس کاادبار ہی تیرا کام بتانے کے لئے کافی ہے"۔ فائدہ اُ خری درج ذیل اشعار کی جانب اس کتاب میں اشارہ گزر چکا ہے جس کو ہم نے شاہین کے بیان میں نقل کیا ہے جس میں ابواکحن علی بن رومی کاوہ قصیدہ ندکور ہے جس میں اس نے کہا ہے "

هٰذَا ابو الصقر فردًا فی محاسِنِهٖ مِنْ نَسْلِ شیبانَ بین الضال والسَّلم رَجمہ: یہ ابو صقر ہے جو اپی خوبیوں میں یکتا ہے شیبان نسل میں سے ہے اور ضال و سلم کے در میان رہتا ہے۔

گانکهٔ الشَّمْسُ فی البرج المنیف به علی البریَّةِ لاَ نازٌ عَلٰی عَلَیم ترجمہ: گویا کہ وہ سورج ہے برج میں جو اس برج میں مخلوق پر بلند ہے نہ کہ علم پر آگ ہے۔

ربعہ، ریا مردہ ویا میں میں میں میں میں میں ہے۔ برج سے مراد ابو صقر کا قصر عالی ہے۔ جب شاعر نے ابو صقر کو سورج سے تشبیہ دی تو اس کے محل کو برج سے تشبیہ دے دی اور اس شعر سے خنسا پر چوٹ کرنا مقصود ہے۔ اس شعر کے سلسلہ میں جو اس نے اپنے بھائی مسخر کے بارے میں کما ہے۔ شعر یہ ہے

وان صحرًا لتاءِ تم الُهداة به کانَّهُ عَلَمٌ فِی رَاسِهِ نَارُّ ترجمہ:۔ اور بلاشبہ صخرکے پاس ہادی جمع ہوتے ہیں گویا کہ وہ ایک علم ہے جس کے سرمیں آگ ہے۔

شیخ شمس الدین محد بن عماد کا کہنا ہے کہ ابو الصقر کے حالات زندگی اور تاریخ وفات وغیرہ معلوم نہ ہو سکیں۔ ابو الصقر کے والد معن بن زائدہ شیباتی کے چھازاد بھائی ہیں جو خلیفہ ابو جعفر منصور کے بچے تھے۔ برے برے عمدوں اور مرتبوں پر فائز رہے اور ۱۸ معن بن زائدہ شیباتی کے چھازاد بھائی ہیں جو خلیفہ ابو معاجزادے ابوصقر دونوں دیمات میں رہتے تھے۔ ابن روی کے شعر میں وبین الصال والسلم میں اس جانب اشارہ ہے۔ ضال وسلم دونوں دیمات کے درختوں کے نام ہیں۔

ابو صفروا ثق ہارون بن معقم کے زمانہ میں بعض ریاستوں کے گور نر رہے اور وا ثق کے بعد ان کے صاحبزادے متفرکے زمانہ میں بھی بعض عہدوں پر فائز رہے۔ ابو صفر معتضد اور معتمد کے دورِ خلافت تک بقید حیات رہے۔ اہلِ عرب میں دیمات کی رہائش قامل مدح شار ہوتی تھی۔ چنانچہ کسی کا قول ہے۔

الموقدين بنجد نَازَ بَادِيَةٍ لاَ يَخْضُرُوْنَ وَفَقَدَ الْعَزُّ فِي الْحَضُرِ ترجمہ:۔وہلوگ نجد میں دیمات کی آگ روش کئے ہوئے ہیں۔شرمیں نہیں آتے اور شرمیں عزت فوت ہو گئے۔ ابوالحن بن الروی شاعرنے (جن کے اشعار اوپر فہ کور ہوئے) بغداد میں ۱۸۲سے میں وفات پائی۔اس تاریخ میں کچھ اختلاف بھی ہے۔ ابو الحن کی موت کا سبب ابن خلکان کی تحریر کے مطابق یہ ہوا تھا کہ معتفد کے وزیر قاسم بن عبیداللہ کو اس سے بہو کا خوف تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف ابو فراس نے سازش کر کے اس کو زہر آلود خشکنانہ کھلا دیا۔ چنانچہ جب ابو الحسن کو زہر کا احساس ہوا تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا۔ قاسم بن عبیداللہ نے ان سے کہا کہ کہاں جاتا ہے؟ ابو الحسن نے جواب دیا کہ جمال تو نے جھے بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ وزیر قاسم بن عبیداللہ نے اس سے کہا کہ میرے والد کؤ سلام کر۔ ابو الحسن نے جواب دیا کہ میرا راستہ آگ پر نہیں ہے۔ پھر چند دن کے بعد ابو الحسن کی وفات ہو گئی۔

ب ورای معلم ہے۔ معلم ہرزی ناب اور ذی مِخلف کی حرمت کے عموم کے پیشِ نظر صفر بھی حرام ہے۔ معلم اسری معلم

صیدلانی نے بیان کیاہے کہ جوارح کی تعین میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ ہروہ جانور جوشکار کو ناب مخلب یا ناخن سے جھاڑتا ہو وہ جوارح میں شامل ہے۔ بعض کی رائے میہ ہے کہ جوارح کو کواسب کو کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنماکی رائے کے مطابق ہرشکار کرنے والا جانور جوارح میں داخل ہے۔ چنانچہ سے معنی بھی کواسب کی جانب راجع ہیں۔

پی ہمارے نزدیک تمام جوارح حرام ہیں اور امام مالک کی رائے ہے کہ جس جانور کی حرمت کے بارے میں کوئی نفس نہیں ہے وہ حلال ہے۔ بعض مالکیہ نے کئے "شیر' چیئے" ریچھ اور بندر تک کی حلت کا قول کیا ہے۔ بالتو گدھے کی کراہت اور گھوڑے و فیجر کی حرمت کے قائل ہیں اور قرآن کریم کی آیت " قُلُ لا اَجِدُ فیما اُوجِی اِلی محرما علٰی طاعم" الایہ (آپ کمہ دیجئے کہ میں ان امکانات میں جو مجھ پر وحی کئے جین کوئی حرام چیز نہیں پاتا)۔ سے استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت میں ذکورہ بالاجانوروں کا ذکر نہیں ہے اس لئے یہ حلال ہیں۔ اگریہ حرام ہوتے تو آیت میں ان کو شار کر دیا جاتا لیکن یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ کو تکہ آیت کا حکم ان چیزوں کے بارے میں ہے جو عرفا کھائی جاتی تھیں اس لئے کہ جن چیزوں کو لوگ نہ کھاتے ہوں اور اس کو پاک سمجھتے ہوں تو ایک چیئے ہوں تو ایک جھتے ہوں تو ایک جیئے ہوں تو ایک جیئے ہوں تو ایک جھتے ہوں تو ایک جیئے ہوں تو ایک جہتے ہوں تو ایک جھتے ہوں تو ایک جہتے ہوں تو ایک حرمت بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جی جانور مراد ہیں جن کا عرفاً شکار ہوتا ہے نہ کہ وہ جانور جو پہلے ہی سے حرام ہے۔ اس لئے کہ ان کی حرمت بیان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

صقر کی ضرب الامثال الله عرب منه کی بدیو کی شدت ظاہر کرنے کے لئے کتے ہیں احلف من صقر "یعنی صقر سے زیادہ گندہ درس ضرب الامثال درس اظاف خلوف بعد سے ماخوذ ہے اس کے معنی ہونے کے ہیں۔ اس سے حضور اکرم صلی الله علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے "لَخَلُوْفَ فَمُ الصَّائِم عِندَ اللهِ اَظْیَبُ مِنْ دِیْحِ الْمِسْک" (یقیناً روزہ دار کے منه کی بدیو الله تعالی کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ اور بمتر ہے)

یہ خوشبو صرف آخرت کے اعتبار سے یا دنیا و آخرت دونوں جہاں میں ہے اس بارے میں شیخ ابو عمرو ابن صلاح اور شیخ عز الدین بن عبدالسلام کے مابین اختلاف ہے۔ شیخ عز الدین کی رائے ہے کہ یہ خوشبو خاص طور پر آخرت میں ہوگی دنیا میں نہیں اور دلیل اس کی مسلم شریف کی یہ روایت ہے جس میں خاص طور پر قیامت کا تذکرہ ہے۔

"قتم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی الله علیہ وسلم) کی جان ہے بلا شبہ الله کے نزدیک روزہ دار کی منہ کی خوشبو بروز قیامت مشک سے زیادہ خوشبو دار ہوگی"۔

شیخ عمر بن صلاح فرماتے ہیں کہ یہ دنیاو آخرت دونوں کو عام ہے اور اس کے متعدد دلا کل ہیں۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ ابن حبان نے اپنی مند میں اس بارے میں دو باب قائم کئے ہیں (۱) باب فی کون ذالک یوم القیامة (۲) باب فی کونه فی الدنیا اور باب نمبر ۲ میں بند صبح یہ روایت نقل کی ہے:۔

"نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که روزه دار کے منه کی بوجب وه سانس لیتا ہے الله تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے"۔

اور امام ابو الحن بن سفیان نے اپنی مسند میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیہ روایت نقل کی ہے:۔

" نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که میری امت کو رمضان کے ممینه میں پانچے انعام عطا کئے گئے ہیں فرمایا که ان میں سے دوسرا انعام بیہ ہے که روزہ وار اس حالت میں شام کرتے ہیں که ان کے منه کی بومشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے "۔۔

اس روایت کو حافظ ابو بکرسمعانی نے بھی "امالی" میں نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جملہ محدثین نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ اس بو کے اللہ ہونے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ اس کی تفییر میں جو کچھ میں نے عرض کیا ہے علماء مشرق و مغرب نے بھی یمی فرمایا ہے۔ خطابی کتے ہیں کہ اطب ہونے کا مطلب اللہ کااس سے راضی ہونا ہے۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ اس کامطلب اذکی اور اقرب ہونا ہے۔ اور مشک کی خوشبو سے بلند مرتبہ ہونا مراد ہے۔ علامہ بغوی نے "شرح النہ" میں بیان کیا ہے کہ اس کے معنی صائم کی مدح کرنا اور اس کے فعل سے اظہارِ رضامندی مقصود ہے۔

ای طرح حنیہ کے امام علامہ قدوری نے اپنی کتاب میں کھا ہے کہ اس کے معنی رائحہ مشک سے افضل ہوتا ہے۔ علامہ بونی '
صاحب اللمعت 'امام ابو عثمان صابونی ' ابو بکر سمعانی ' ابو حفص بن الصفار اکابر شافعیہ نے اپنی امالی میں اور ابو بکر بن العربی مالی وغیرہ جو
مشرق و مغرب کے مسلمانوں کے امام جیں ان سب نے اس کے علاوہ پچھ نہیں کہا جو اس بارے میں میں نے عرض کیا ہے۔ ان
حضرات نے آخرت کے ساتھ اس کی شخصیص کی کوئی وجہ ذکر نہیں کی ہے حالا نکہ ان کی کتب احادیث مشہورہ وغریبہ سب کو حاوی
جیں اور وہ روایت جس میں "یوم المقیامة" کاذکر ہے وہ بلاشبہ مشہور ہے لیکن ان سب حفرات نے اس بارے میں جزم کا اظہار کیا
ہے کہ اس سے رضا قبول وغیرہ مراد ہے اور یہ ونیا و آخرت دونوں میں ثابت ہے۔ رہا قیامت کا تذکرہ پس دہ اس وجہ سے کہ وہ
بوم الجزاء ہے اور اسی روز مشک کی خوشبو کے مقابلہ میں اس کا رائح ہونا ظاہر ہو گا۔ پس یمال یوم قیامت کاذکر ایسانی ہے جیسا کہ
اللہ رب العزت کے قول ان یک بھیم پوچیزے آگاہ ہے۔
بروز قیامت باخبر ہوگا آج بھی ہر چیزے آگاہ ہے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ بہاں تک شخ ابو عمر کے ولائل کھمل ہو گئے ہیں۔ واضح رہے کہ جس مسلہ میں بھی ان دونوں حضرات (شخ عز الدین اور شخ ابو عمر) کا اختلاف ہے ان میں صحیح رائے وہی ہے جس کو شخ عز الدین نے اختیار کیا ہے۔ لیکن اس مسلہ میں صحیح بات شخ ابو عمرابن صلاح کی ہے۔ واللہ اعلم۔

نیزابل عرب به مثال بھی دیتے ہیں اُنٹخو مِنْ صَقر (صقرے زیادہ گندہ دہن)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شاعر کہتاہے۔

ترجمہ:۔ اور اس کے منہ میں شیر جیسی بدیو ہے جس میں صقر کے منہ کی بدیو آمیز ہو گئی ہے۔

صقر کے طبی فوائد میں ہوتا۔ صقر کا دماغ اگر ذکر پر تل لیا جائے تو قوت باہ تیز تر ہو جاتی ہے۔ "ابو ساری دیلی" نے عین الخواص میں لکھا ہے کہ اگر کالی جھائیوں والا شخص اس کے دماغ کی مالش کر لے تو یہ جھائیوں کو ختم

كرك بدن كوصاف كرويتا ہے۔ ورو گلوك لئے بھى اس كى الش مفيد ہے۔

خواب میں صقر کی تعبیر این المقری کا بیان ہے کہ خواب میں صقر کو دیکھنا عزت 'سلطنت' دشمنوں کے خلاف اعانت مواب میں صقر کی تعبیر المیدوں کی بار آوری' رتبہ' اولاد' بیویاں' غلام' باندیاں' بهترین اموال' صحت' غم وافکار سے نجلت'

آنکھوں کی صحت کرت اسفار اور اسفار سے بے شار منافع کے حصول پر دلالت کر تاہے۔ بھی اس سے مُوت بھی مراد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ جانوروں کاشکار کر تاہے۔ بھی قید و بند کے مصائب کی جانب بھی اشارہ ہو تاہے جو شخص خواب میں کسی شکاری جانور کو بغیر

کیونلہ یہ جانوروں کا شکار کر تاہے۔ بھی قید و بند کے مصائب می جانب بنی اشارہ ہو ماہے جو محص خواب میں سمی شکاری جانور کو بھیر جھڑے کے دیکھیے تو وہ یقیناً مال و دولت سے بہرہ ور ہو گا۔ اسی طرح تمام شکاری جانور مثلاً کما' جیتا اور صقروغیرہ کی تعبیر بہادر لڑکے سے دی جاتی ہے۔ پس جس شخص کے پیچھے صقر چلتا ہوا نظر آئے تو کوئی بہادر شخص اس پر مہرمان ہو گااور اگر کوئی ایسا شخص جس کی

سے دی جان ہے۔ پن ، ن مس سے بیچے سر پہن ہوا سرائے تو تو ہی بعادر مس اس پر ہمریان ہو مااور اس میں اس میں اس کی بیوی حاملہ ہو صقر کو اپنے پیچھے چلتا ہوا دیکھے تو اس کے ایک بمادر لڑکا پیدا ہو گا-تمام سدھائے ہوئے جانوروں کو خواب میں دیکھناذاکر

لڑکے کی علام**ت** ہے۔

ایک خواب ایک خواب البلد کی برجی میں آکر بیٹھ گئی اور پھراس کو ایک صقرنے آکر نگل لیا۔ خواب من کر ابن سیرین ؓ نے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچاہے تو حجاج بن یوسف طیار کی لڑکی ہے شادی کرے گا۔ چنانچہ ایسابی ہوا۔

اكصاني

(خطرناک سانپ) اَلصِّلُ : صل اس سانپ کو کہتے ہیں جس کے زہر کی کاٹ کے لئے منتر بھی کار آمد اور مفید نہیں ہو تا۔ اس سے یہ مثل چلی ہے "فلان صلُّ مطرق" کہ فلال بہت تیز اور خطرناک ہے۔ امام الحرمین نے اپنے شاگر د ابو المظفر احمد بن محمد الخوافی کو اسی لقب سے موسوم کیا تھا۔ ابو المظفر شہر طوس کے علامہ اور امام غزالیؓ کے ہم چلہ تھے۔ مناظرہ میں نمایت عجیب ممارت اور فصیح البیانی کے مالک تھے۔ ۵۰۰ مصر میں ان کی وفات ہوئی۔ ابو المظفر کیا الحرباسی اور امام غزالی امام الحرمین کے اجل تلافہ میں سے ہیں۔

## اكصُّلْتُ

ایک مشہور پرندہ ہے۔

# اَلصُّلْنَبَاجُ

(تىلى اور كېمى مچىلى)

# اَلصُّلْصُلُ

(فاخته) مكمل تفصيل باب الفاء ميس آئے گي- انشاء الله تعالى-

# الصَّنَاجَةُ

(ایک طویل الجسم جانور)اَلصَّنَاجَةُ:علامه قزویٰ نے 'وکتاب الاشکال'' میں لکھاہے کہ بیہ جانور تبت میں پایا جاتا ہے-اس جانور ہے بروائسی جانور کا جسم نہیں ہو تا۔ یہ تقریباً ایک فرسخ زمین میں اپنا گھر بنا تا ہے۔اس کی خاصیت یہ ہے کہ جس جانور کی تظراس پر پڑ جاتی ہے وہ جانور فوراً مرجاتا ہے اور اگر اس کی نظر کسی جانور پر بر جاتی ہے توبیہ خود مرجاتا ہے۔ تمام جانور چو نکہ اس بات سے آگاہ ہیں اس لئے جمال یہ جانور ہو تاہے تمام جانور وہاں ہے آئکھیں بند کرکے گزرتے ہیں تاکہ ان کی نظرصناجہ پر نہ پڑے اور صناحبہ کی تظران پر پڑے اور وہ مرجائے اور بیہ خود محفوظ رہیں۔ جب بھی بیہ جانور مَر جاتا ہے تو دیگر جانوروں کی بہت دنوں تک خوراک کے لئے کافی ہو تاہے۔ یہ عجیب الوجود جانورہے۔

"صاحب مقامات حریری" نے چھیالیسویں مقامہ میں لفظ صناجہ کا استعال کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: "اَ خُسَنْتُ مانغیش یاصناجة الجیش "شارحین مقامات کتے ہیں کہ تغیش کے معنی حقیراورپ قد کے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے:-

"نبي كريم صلى الله عليه وسلم نے ايك پسته قد كو ديكھا تو سجده ميں كر كئے"-

اور "صناحة الجيش" كى تفيير طبل جنگ سے كى ہے جو مشہور ہے-علامہ وميريٌ فرماتے ہيں كه ميرے خيال ميں طبل كو صناحه کنے کی وجہ بیہ ہے کہ جملہ جماعت حاضرین اس کی آواز س کر مسرور ہوتے ہیں اس وجہ سے اس کوصناجۃ کہنے گئے۔صناجہ ایک باجہ بھی ہوتا ہے جو پیتل کا بناہوا ہوتا ہے ادریہ آپس میں نکرانے سے عجیب آواز پیدا کرتا ہے۔

اسلام میں سب سے پہلاوارث وموروث افظ ابن عبدالبروغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلا موروث عدى بن نضله اور سب سے پہلا وارث نعمان بن عدى ہے- عدى بن نضله

ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے نتھ ادر وہیں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ ان کے لڑکے نعمان بن عدی ان کے وارث بنے- حضرت عمر رضی الله عند نعمان كو ميسان كاگور نر مقرر فرمايا تھا۔ اپني قوم كے بيه ننما مخص بين جن كو حضرت عمر في عمده بخشاكسي اور كو ان كے خاندان میں یہ شرف حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی کو ساتھ لے جانے کی بہت کوشش کی کیکن بیوی رضامند نہ ہوئی تو انہوں نے اس کو بیراشعار لکھے ''

بِمِيْسَانَ يَسْقِيٰ فِيْ زُجَاجٍ وَحَنْتَمِ مِنْ مَبْلَغ الْحَسْنَاءَ أَنَّ حَلِيْلَهَا ترجمہ: حسین عورتوں کی رسائی کی حدہ کہ اس کے شوہر کو میسان میں کانچ کے سبز رنگ کے پیالوں میں شراب پلائی إِذَا شِنْتِ عَنتَنِيْ وَهَاقِيْنَ قَرْيَةٍ وَصَنَاجَةٍ تَحُدُو عَلَى كُلِّ مَنْسَمٍ رَجِم: الرَّوَعِ إِن وَجِه وَكَاوَل وَ وَمَقَانُول اوران راكول ہے بناذ كردے جو كائ جاتے ہيں ہر بلند ٹيلہ ہر۔ اِذَا كُنْتَ نَدُمَانِيْ فَبِالاكبو أَسقنِيْ وَلاَ تُسْقِيْ بِالْاَصْغِوا الْحَطَّمِ رَجِم: جب توميرى ہم نشين ہو تو جھ كو بڑے بيالہ ميں شراب بلانا اور ئيتے ہوئے چھوٹے بيالے ميں نميں۔ لَعَل امير المؤمنين يَسُوهُ تَناوَمَنَا بِالْجَوْسَقِ الْمُنْهُدَمِ رَجِم: شايداميرالمومنين كو ہمارى ہم نشيني خوابول ميں ناكوار گزرے۔

ان اشعار کی جب حضرت عمر کو خر ملی تو آپ نے ان کے پاس سے خط لکھا:۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم طحم. تنْزِيْلُ الْكِتَابِمِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. غَافِر الذَّنوب وقَابِلِ التَّوبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِيُ الطَّوْلُ الاية ـ المابعد مجمع تيرايه شعر

لَعَلَّ امير المومنين يَسُوْهُ تناومنا بالجوسق المتهدم المتهدم المومنين يَسُوْهُ المتهدم المت

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بر طرف کر دیا۔ معزول ہونے کے بعد جب بہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بال حاضر ہوئے تو حضرت عمر فی کاکوئی واقعہ رونما نہیں ہوا یہ تو حاضر ہوئے تو حضرت عمر اللہ عنہ نے کہا کہ در حقیقت شراب نوشی کاکوئی واقعہ رونما نہیں ہوا یہ محض شاعرانہ تخیل تھا اور میں نے بھی شراب نہیں پی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بھی بہی گمان تھا لیکن اب تم کسی سرکاری عمدہ پر کام نہیں کروگے۔ اس کے بعد نعمان بن عدی نے بھرہ کی سکونت اختیار کرلی اور برابر مسلمانوں کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ ان کے اشعار فصیح ہیں۔ اہلِ لغت ان کے اس شعر سے اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ ندمان بمعنی ندیم مستعمل ہے۔

### الصِّوار

(گائے کا ربوٹر) الصواد: اس کی جمع صیران آتی ہے۔ صوار 'مشک کی ڈبیہ کو بھی کہتے ہیں۔ شاعرنے اپنے اس شعر میں دونوں معنوں کو جمع کر دیا ہے۔

اِذَا لاَحَ الصِّوَارُ ذَكَرْتُ لَيْلِيَ وَاَذْكُرُهَا اِذَا نَفَحَ الصِّوَارُ ترجمہ:۔ جب گایوں کاریو ژ ظاہر ہو تاہے تو مجھے اپنی رات یاد آتی ہے۔ جب مثک کی خوشبو پھوٹتی ہے تو مجھے محبوبہ کی یاد آتی ہے۔

#### الصَّوْمَعَة

(عقاب)الصومعه:عقاب كوصومعه اس وجه سے كہتے ہيں كه ميه حتى الامكان بلند سے بلند مكان پر ٹھمر تا ہے۔

# اَلصِّيْبَانُ

باب اول میں اس کابیان گزر چکاہے۔

# اَلصَّيْدُ

(وہ جانور جس کا شکار کیاجائے) اَلصَّینہ: صید مصدر ہے جس کے معنی شکار کے آتے ہیں لیکن اس کو اسم کے معنی میں استعال کرتے ہوئے اس جانور کو کہنے لگے جس کا شکار کیاجائے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

يَاتَيُهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لاَ تَقْتَلُو االصَّيْدَ وَانْتُمْ حُرُمٌّ (اسايمان والواجم شكاري جانورول كو بحالت احرام قل مت كرو)-حضرت ابوطلحه انصاري رضي الله عنه كاشعرب

أَنَا أَبُوْ طَلْحَةً وَاِسْمِى زَيْلًا وَكُلَّ يومٍ فِي سَلَاحِيْ صَيْلًا

ترجمہ: میں ابو طلحہ ہوں اور میرانام زید ہے اور ہر روز میرے ہتھیاروں میں ایک شکار ہے۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب کے چوتھ رائع کے اول میں ایک باب قائم کرتے ہوئے فرمایا:۔ باب قولِ اللّه تعالٰی اُجِلَّ لَکُمْ صَیْدُ البحر وطَعَامُهُ الْحُ (اللّه تعالٰی کے قول "اور تہمارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا"۔ حضرت عمر رضی الله عنہ نے فرمایا کہ سمندر کا شکار وہ ہے جس کا اس میں سے شکار کیا جائے اور اس کا کھانا وہ ہے جو اس سے برآمہ

حضرت ابو بمرصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طافی حلال ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ (طعام البحر) سے مراد سمندر کے مردہ جانور ہیں۔ مگروہ جانور جن پر قدرت ہو۔ اور چرمی کو ہم کھاتے ہیں مگریبودی اس کو نہیں کھاتے۔ اور ابو شرخ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سمندر کی ہر چیز غذیو ہے اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ پر ندے کے بارے میں میری رائے ہیہ ہے کہ اس کو ذرح کیا جائے۔ ابن جرت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ نہروں کے شکار اور سیلاب کی ذرمیں آئے ہوئے جانور صید البحر میں داخل ہیں یا نہیں؟ تو انہوں نے جو اب دیا کہ ہاں میہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کے بعد حضرت عطاء نے ہو آیت بیڑھی:۔

هذا عَذُبٌ فُرَاتُ سَائِغٌ شَرَابُهُ وهٰذَامِلْحٌ أَجَاجٌ وَمِنْ كُلِّ تَاكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا ـ "ايك وريا توشيرين پياس بجعانے والا ہے اور بيد دوسرا شور تلخ ہے اور تم لوگ ہروریا ہے (مجھل نکال کران کا) گوشت کھاتے ہو"-

اور حضرت حسن کلاب مالی کھالوں سے تیار شدہ ذین پر سوار ہوتے۔ شعبی کہتے ہیں کہ آگر میرے اہل وعیال مینڈک کھائمیں تو میں ان کو مینڈک کھلا دوں۔ حضرت حسن نے کچھوے کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا اور حضرت ابن عباس ٹے فرمایا کہ تو نصرانی' میودی یا مجوسی کاشکار کھا لے۔ حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالی عنہ مرس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خمر کاذبح نون مچھلیاں اور و ھوسے ہے۔

قَلاَّتُ السَّيْلِ: اس جانور كوكت بين جوسيلاب كي زومين آكر بلاك موجائ-

مِوسى : اس خاص كھانے كو كہتے ہيں جو اہلِ شام تيار كرتے ہيں۔ جس كى تركيب بيہ ہے كه شراب لے كر اس ميں نمك اور مچھل ڈال کر دھوپ میں رکھاجاتا ہے۔ دھوپ کی وجہ سے وہ شراب طعام مری میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے جیسا کہ ہیئت تبدیل ہو کر شراب کا سرکہ بن جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ جس طرح مردار حرام ہے اور غربوحہ حلال ہے ایسے ہی یہ اشیاء شراب کو ذرج کرکے اس کو حلال بنادیتی ہیں- یمال ذبح کو استعارة تحلیل کے معنی میں استعال کرلیا گیاہے۔

ابو شریح ان کا اصل نام بانی ہے اور اصلی کے نزدیک ابن شریح مراد ہے حالا تکہ یہ وہم ہے۔ حافظ ابن عبدالبر کی کتاب "الاستيعاب" مين مذكور م كم شريح ايك عجازي صحابي بين- ابو الزبيراور عمروبن دينارنے ان سے روايت كى ب- ان دونول نے حضرت ابو برا کو بیا صدیث بیان کرتے ہوئے ساہے۔ "فرمایا کہ سمندر کی ہرچیز فدبوح ہے اللہ نے تہمارے لئے ذرم کیا ہے ہراس جانور کوجو سمندر میں پیدا کیا گیا"۔

ابو زبیراور عمروین دینار فرماتے ہیں کہ بیدوی شریح ہیں جنوں نے نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے ابو حاتم فرماتے ہیں کہ شری کو شرف صحبت حاصل ہے۔

پہلی آیت میں لفظ صید کے عام معنی مراد ہیں اور اس کے علاوہ میں خاص- ان ہے وہ جانو رمشنیٰ ہیں جن کے بارے میں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں قتل کرنے کی اجازت مرحت فرمائی ہے-"آپ صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که پانچ جانور خبیث ہیں ان کو حل میں بھی اور حرم میں بھی قتل کیا جائے گا

كوا 'چيل' چوما' كچھواور كاٹ كھانے والاكتا"-

اس مدیث کے ظاہریر توقف کرتے ہوئے سفیان توری امام شافعی امام احمد بن حنبل رحمم اللہ اور اسحاق ابن راہویہ نے ان پانچ جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کو مارنے کی محرم کو اجازت نہیں دی ہے اور امام مالک علیہ الرحمہ نے شیر' چیتا' ریچھ اور بھیٹریا

اور ہرعادی درندہ کو کتے پر قیاس کیا ہے اور بلی' لومڑی اور بجو کو محرم قتل نہیں کر سکتا اور اگر ان میں سے کسی جانور کو قتل کر دے تو

اور اصحاب رائے کہتے ہیں کہ آگر درندہ محرم پر حملہ کرنے میں پہل کرے تو محرم کے لئے اس درندہ کو قتل کرنے کی اجازت ہے اور آگر محرم ابتداء کرے تواس پر قیمت واجب ہوگی- مجاہد اور تخعی کہتے ہیں کہ محرم کسی درندہ کو قتل نہیں کر سکتا- الاب کہ کوئی در ندہ اس پر جملہ کرے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ نے محرین کو سانپ کے مارنے کی اجازت دی ہے اور اس پر تمام لوگوں کا اجماع ہے اور حضرت ابن عمر ہے زنبور (بھڑ) کے مارنے کی اجازت بھی ثابت ہے۔ کیونکہ یہ بھی مجھو کے تھم میں ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ اس کے مارنے والا کچھ صدقہ کرے گا۔ یمی تھم مالک اس شخص کے بارے میں دیتے ہیں جو مچھر کھی اور چیونٹی کو مار دے- اصحاب رائے کہتے ہیں کہ ان چیزوں کو مارنے والے پر پچھ واجب نہیں-پرند 'ورندہ (عقاب 'صقروغیرہ) كے بارے ميں امام مالك كى رائے يہ ہے كہ أكر محرم ان كو قتل كر دے تو فديد دينا مو گا- ابن عطيد فرماتے ہيں كد افعي تيلا (كيرے كوژے) تمام زہر ليے جانور سانپ كے علم ميں ہيں۔

قتهه: معنرت امام ابو حنیفة فرماتے ہیں کہ جو چیز مباح الاصل ہو جیسے سمندر اور خشکی کے شکار اور تمام پرند تو ان کے چور کے ہاتھ

نہیں کائے جائیں گے۔ امام شافعی 'امام مالک اور امام محر اور جہور علماء کے نزدیک اگر چہ یہ چیزیں محفوظ ہوں اور رائع دینار کے برابر قیمت کی ہوں تو اس کے چور کے ہاتھ کائے جائیں گے۔ جب کوئی محرم کسی جانور کا شکار کرے تو بالانفاق علماء بحالت احرام وہ شکار اس کے لئے حرام ہے۔ محرم کا شکار کسی اور کے لئے حرام ہے یا حلال لیعنی محرم کے ذریعے کیا گیا شکار غیر محرم کے لئے کیسا ہے؟ اس بارے میں دو قول ہیں۔ صبح قول یہ ہے کہ غیر کے لئے بھی وہ شکار حرام ہو گاجیسا کہ مجوسی کا ذبیجہ۔ پس وہ مردار شار ہو گا اور ایک بارے میں دو فیر کے لئے حلال ہے۔ اگر کوئی محرم صید کا دودھ دوہ لے تو اس کا تھم بھی انڈا تو ڈنے کا ہے لیمی وہ دودھ اس کے لئے حرام ہے۔

سے مرا ہے۔ مسئلہ:۔ اگر کوئی محرم کسی شکار پر چلایا اور چلانے کے سب مرگیااور اگر کسی غیر محرم نے حرم کے شکار پر چیخ ماری اور وہ شکار مرگیاتو اس میں وو قول ہیں۔ اول سے کہ وہ ضامن ہو گا۔ کیونکہ وہ اس کی ہلاکت کا سبب بنا ہے۔ جیسا کہ اگر کسی نے کسی بچہ کو ڈانٹا اور وہ ڈانٹ کی وجہ سے مرگیاتو وہ ضامن ہو گا۔ امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ سے ہی ظاہر ہے اور دو سرا قول سے ہے کہ ایسا ہخص ضامن شمیں ہو گا۔ جیسا کہ اگر کسی نے بالغ مخص کو ڈانٹا اور وہ مرگیاتو ڈانٹنے والاضامن شمیں ہو گا۔ اگر کسی شکار کو زخم لگا اور وہ شکار زخم کی وجہ سے کسی دو سرے شکاریا اینے انڈے یا بچہ یر گرگیا اور وہ ہلاک ہوگیاتو تمام کاضان دینا ہوگا۔

مسئلہ: ۔ اگر کسی محرم کا کوئی ایسا رشتہ دار مرگیا جس کے قبضے میں کوئی شکار تھاتو یہ محرم اس شکار کا مالک بن جائے گااور حسب منشاء اس میں تصرف کر سکتا ہے مگراس کو قتل یا ضائع شیں کر سکتا-

مسئلہ:۔ رویانی نے بیان کیا ہے کہ وہ عمرہ جس میں کسی جانور کاشکار نہ کیا گیا ہو اس حج سے افضل ہے جس میں کسی جانور کاشکار کیا گیا ہو۔ گراضح یہ ہے کہ حج ہی افضل ہے خواہ اس میں شکار کی جتابت واقع ہو۔

مسله: مسلم شریف میں ندکور حضرت جابر رضی الله تعالی عند کی اس روایت کے پیش نظر حرم مدینه کاشکار حرام ہے:۔

"نی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که حضرت ابراہیم علیه السلام نے مکمہ محرم قرار دیا اور میں مدینہ کو دونوں وادیوں کے درختوں کو کاثانہ جائے اور اس کے جانوروں کاشکارنہ کیاجائے"۔

اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا جس طرح مکہ کے شکار کا ضان ویا جاتا ہے اس طرح حرم کمینہ کے شکار کا بھی ضان دیا جائے گایا نہیں؟ امام شافعیؒ کا قول جدید ہیہ ہے کہ اس کا ضان نہیں ہو گاکیو تکہ وہ الیی جگہ ہے جس میں بغیراحرام کے داخل ہونا جائز ہے پس اس کے شکار کا صان نہیں ہے جسیا کہ طاکف کا شکار' اس لئے کہ سنن بہتی میں بسند ضعیف یہ روایت ہے:۔

''نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا خبردار طائف کاشکار اور اس کے درخت بھی حرام ہیں''۔

امام شافعی کا قول قدیم ہے ہے کہ حرم مدینہ کاشکار کرنے والے کا سامان ضبط کر لیا جائے گا اور یہی سزاحرم مدینہ کے درخت
کاشنے والے کی ہے۔ امام نووی ؓ نے دلائل کی روشنی میں اس کو اختیار کیا ہے۔ علاوہ ازیں سلب کے بارے میں اتمہ کرام کی مطلق
عبارات سے معلوم ہو تا ہے کہ سامان کی ضبطگی شکار کے فوت ہو جانے پر موقوف نہیں ہے بلکہ محض شکار کرلینا کافی ہے اور اکثر علماء
کے نزدیک اس کا سلب بھی مقتول کفار کے مائند ہے۔ بعض کے نزدیک صرف اس کا لباس چھینا جائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ کل
سامان چھین کر صرف بفتدرستر عورت کرڑااس کو دیا جائے گا۔ روضہ اور شرح مہذب میں اس کو درست قرار دیا ہے۔

بھی ہے۔ پھریہ ضبط کیا ہوا سامان کس کو دیا جائے گااس بارے میں کئی اقوال ہیں۔ اول مید کہ سالب کو دیا جائے گا۔ بعض کے نزدیک مدینہ کے فقراء کو دیا جائے گاادر بعض کے نزدیک بیت المال میں جمع کیاجائے گا- اگر کسی جانورنے کسی شخص پر حملہ کیااوراس شخص نے وفعیہ کے طور پر اس کو مار ڈالا تو وہ ضان سے متثنیٰ ہو گا-

مسئلہ:۔ آگر حرم کے راستہ میں مڈی دل تھیل جائے اور ان کو روندے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو ظاہر قول کے مطابق ان کو روندنے سے ضان واجب نہیں ہوگا۔ اگر کوئی کافر حرم میں داخل ہو کر حرم کاشکار کر لے تواس سے صان لیا جائے گا۔

بیخ ابو اسحاق نے "ممتذب" میں اپنی رائے یہ ظاہر کی ہے کہ اس سے صان نہیں لیا جائے گا۔ امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ شیخ ابو

اسحاق اینی رائے میں تناہیں۔

تنبیہات اجاب تجریم ترجے دیے ہوئاں شکار کو جرام قرار دیا جائے جن میں سے ایک جیج ہو اور دو سرامحرم تو الی صورت میں سنبیہات جانب تجریم ترجے دیے ہوئے اس شکار کو جرام قرار دیا جائے گا۔ مثال کے طور پر کوئی شکار تیراور بندوق سے مرجائے یا کہی جانور کو تیرکا پھل لگا جس سے دہ زخی ہو گیا اور تیرع خی ہاس کے بدن پر لگا اور وہ مرگیا۔ ای طرح کی جانور کو تیرمارا اس وقت وہ چھت کے کنارہ پر تھا۔ تیر لگنے سے وہاں سے گرا اور نیچ گر کر مرگیا یا کو کیں میں گر کر مرگیا۔ یا پہاڑ پر تھا تیرلگ کر وہاں سے لاھک گیا اور مرگیا یا تیر لگنے کے بعد پانی میں گر کر مرگیا یا درخت پر تھا تیر لگنے کے بعد شاخوں سے کرا کر مرگیا تو یہ شکار حرام ہوگا و کی معلوم نہیں کہ اس کی موت کس سبب سے ہوئی جبح سے یا محرم سے۔ اس طرح کوئی جانور کسی تیز دھاروا لے آلے (چاتو) وغیرہ پر گر گیا وہ بھی حرام ہے اور اگر کسی جانور پر تیر چلایا اور تیر فضاء میں اس جانور کو لگ گیا اور پھردہ زمین پر گر کر مرگیا تو وہ حلال ہو گاہ دی کہ اس کی موت زمین پر گر کر مرگیا تو وہ حلال ہو گاہ دی کہ اس کی موت زمین پر گر کے نے اس مون نظر کیا جاتا ہو کہ اس کی موت زمین پر گر ناگر ہر ہے۔ لذا اس سے صرف نظر کیا جائے تو بھی طال ہے۔ اس طرح آگر شکار کھڑا ہوا ہو اور تیر لگنے کے بعد اپنے پہلو پر گر جائے تو بھی طال ہے۔

امام مالک فراتے ہیں کہ اگر زمین پر گرنے کے بعد موت واقع ہو تو طال نہیں ہے۔ تیر لگنے کے بعد کچھ دیر الر کھڑاتا معر نہیں کے ونکہ اس کے ونکہ یہ زمین پر گرنے کے مانند ہے۔ اگر تیر لگنے کے بعد شکار پہاڑ سے پہلو در پہلو زمین پر گرا تو اس سے حرام نہیں ہو گا کیو نکہ اس طرح گرنے کو موت میں کوئی وخل نہیں ہو تا گر کسی شکار کے فضاء میں تیر لگاجی سے اس کے بازو ٹوٹ گئے اور وہ زخی نہیں ہوا اور گر کر مرگیا تب وہ حرام ہے کیو نکہ بوقت موت اس کو کوئی زخم نہیں لگا اور اگر زخم بلکا ہو عمونا موثر نہیں ہو تا لیکن بازوبیکار ہونے کے سبب سے گر کر مرگیا تب بھی حرام ہے۔ اگر شکار فضاء میں تیرسے زخمی ہوکر کنو کیس میں گر کر مرگیا تو یہ ویصاحاتے گا کہ کنو کس میں پائی ہے یا نہیں ہے؟ اگر پائی ہے تو حرام ہو جائے گا اور اگر پائی نہیں ہے تو طال ہو گا۔ کیو نکہ بغیرپائی کے کنو کمیں کا گڑھا زمین کے مان نہیں ہے۔ لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ شکار گرتے وقت کنو کمیں کی دیواروں سے نہ کرایا ہو۔ آگر شکار ورخت پر بیٹھا ہوا تھا اور تیر لگنے کے بعد زخمی ہو کر زمین پر گر گیا تو وہ طال ہے اور آگر ورخت کی شاخوں پر گر تا ہوا تب زمین پر گرانا قو طال نہیں ہے۔ کیو نکہ ورخت کی شاخوں پر گر تا ہوا تب زمین پر گرانا تو طال نہیں ہے۔ کیو نکہ ورخت کی شاخوں یہ کہ کارانا تو مال نہیں ہے۔ کیو نکہ ورخت کی شاخوں سے ککرانا ضروری نہیں۔

پرندے چونکہ کثرت کے ساتھ درختوں پر رہتے ہیں اس لئے امام کے نزدیک اس میں دونوں احتال ہیں-اگر آبی پرندے کو تیر مارا تو دیکھاجائے گاکہ سطح آب پر ہے یا اس سے خارج-اگر سطح آب پر تھااور تیر لگنے کے بعد زخمی ہو کرپانی میں گر کر مرگیا تو حلال ہے اور اگر بانی سے باہر تھا اور تیر لگنے کے بعد پھر بانی میں گر گیا تو اس میں ووصور تیں ہیں جو حاوی میں مذکور ہیں:-

اول یہ کہ وہ حرام ہے کیونکہ زخم لگنے کے بعد پانی اس کی ہلاکت میں معاون ہے گا-اور دو سری صورت سے ہے کہ وہ طال ہے کیونکہ پانی اس کو غرق نہیں کرے گا اس لئے کہ عموماً وہ پانی میں رہتا ہے للذا اس کا پانی میں گرنا زمین پر گرنے کے مانند ہے اور میں ۔۔۔

تہذیب میں ندکور ہے کہ اگر شکار سمندر کی فضاء میں ہے تو یہ دیکھاجائے گاکہ مارنے والاسمندر میں ہے یا خشکی میں؟اگر خشکی میں ہے تو ہیں ہے تو ہیں ہے تو ہیں ہے ہو ہوا ور تیر لگنے کے بعد وہ اس میں گر جائے تو اس میں ہیں ہے اور اگر سمندر میں ہے تو طال ہے۔ پس اگر پرندہ پانی سے باہر ہو اور تیر لگنے کے بعد وہ اس میں گر جائے تو اس کے بارے میں دو رائے ہیں۔ علامہ بنوی نے تہذیب میں اور شیخ ابو محمہ نے مخضر میں حلت کا قول کیا ہے "۔ یہ جتنے بھی مسائل ہم نے ما قبل میں بیان کئے ہیں اس صورت میں ہیں جبکہ لگنے والا زخم حد ذرج کو نہ پنچا ہو۔ اگر حلقوم اور مرکی وغیرہ کٹی ہوں تو پھر اس کی ذکاۃ کمل ہوگئی اور بعد میں پیش آنے والے حالات کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

آگر کوئی شکار زخمی ہونے کے بعد مرانہ ہو بلکہ غائب ہو گیا ہو اور پھروہ مردہ حالت میں ملے تو بعض کے نزدیک حلال ہے اور بعض کے نزدیک حلال ہے اور بعض کے نزدیک حرام۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے بشر طیکہ یہ زخم حد ذرج کو نہ پنچا ہو تو بھر اگر وہ پانی میں پایا جائے یا اس پر صدمہ یا دو سرے زخم کا اثر ہے تو وہ حلال نہیں ہو گااس بو اور اگر وہ زخم حد ذرج کو نہ پنچا ہو تو پھر اگر وہ پانی میں پایا جائے یا اس پر صدمہ یا دو سرے زخم کا اثر ہے تو وہ حلال نہیں ہو گااس بارے میں دو قول ہیں جن میں مشہور قول صاحب تہذیب کے بارے میں دو قول ہیں جن میں مشہور قول صاحب تہذیب کے نزدیک حلت کا ہے اور اہل عراق اس کی تحریم کی جانب مائل ہیں۔ دو سرا قول قطعیت کے ساتھ حلت کا ہے۔ اور تیسرا بعینی طور حرمت کا۔

اہام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر تیر مارنے کے بعد اس کا تعاقب کیا اور وہ مردہ پایا تو طال ہے اور اگر تیر مارنے کے بعد تعاقب تاخیرہ کیا تو حرام ہے۔ امام مالک ہے مروی ہے کہ اگر اس شکار کو خشکی میں پایا تو طال ہے ورنہ نہیں۔ نووی اور امام غزائی نے ان اعادیث کی روشنی میں جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں حلت کو صبح اور راج قرار دیا ہے۔ اگر کسی بنے تیر چلایا اور وہ شکار کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اور نہ شکار کا خیال اس کے ذہن میں تھا اس نے زمین سے ہوا میں تیر چلایا یا کسی نشانہ پر تیر چلایا اور بچ میں شکار آگیا اور وہ تیر شکار کا خیال اس کے ذہن میں تھا اس نے زمین سے ہوا میں تیر چلایا یا کسی نشانہ پر تیر چلایا اور بچ میں شکار آگیا اور وہ تیر شکار کو لگا اور شکار زخمی ہو کر مرگیا تو اس میں بھی دو قول ہیں اصح منصوص سے ہے کہ وہ حرام ہے اس لئے کہ نہ اس نے ابھا اور نہ بین بھینا شکار کا قصد نہیں کیا۔

اور اگر کسی نے پھر سمجھ کہ تیر چلایا اور اتفاقاوہ شکار نکلااور تیرینے مرگیاتو وہ حلال ہے۔اسی طرح اگر کسی جانور پر صید غیرماکول سمجھ کر تیر چلایا اور وہ ماکول نکلا تو وہ بھی حلال ہے۔ بی مسئلہ اس صورت میں بھی ہے جبکہ کسی کی دو بکریاں تھیں اس نے ان میں سے ایک کو دو سرے کے گمان میں حلال کر دیا تو وہ حلال ہو گی۔امام مالک بھی اس مسئلہ میں اس کے قائل ہیں۔

اگر کسی نے زمین پر چاقونصب کر دیایا اس کے ہاتھ میں چھری تھی اور چھری بکری کے حلق پر گر پڑی جس سے بحری ذبح ہو گئی تو وہ بکری حرام ہوگی اس لئے کہ اس نے نہ ذبح کیا ہے اور نہ ذبح کرنے کا ارادہ اور جو کچھ بھی ہواوہ بکری کے فعل سے ہوایا فعل غیر اختیاری سے ہوا ہے۔ تہذیب میں ہے کہ ابو اسحاق کے نزدیک چھری گرنے کی صورت میں بکری حلال ہوگی اور شکار کا بھی ہی تھم اگر کسی کے ہاتھ میں چھری ہوجس کو وہ حرکت دے رہا ہو اور بکری بھی اس پر اپنا حلقوم رگڑ رہی ہو اور اس طرح حلقوم کث جائے تو وہ حرام ہے کیونکہ موت ذائح اور چوپائے کے اشتراک عمل سے واقع ہوئی ہے۔ قاضی ابوسعید ہردی نے ''لباب'' میں بیان کیاہے کہ اگر کوئی نابینا شخص کسی بیناکی رہنمائی سے شکار پر تیرچلائے اور وہ شکار مرجائے تو وہ حرام ہوگا۔

جھیڑاور مشترک شکار کے مسائل اسمیٹراوراشتراک کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ ایک شکار پر دو مخصول کے دوزخم کیے بعد دیگرے واقع ہوں۔ پس ان دونوں میں سے پہلا زخم یا تو جلدی مارنے والا ہو گایا بدریا خصاری مان نے والان میں اس کی خصار کا کہ کہ نے والا ہون میں برقہ وہ شکار والد نہیں ہو گاوں گا فی آبار میں الک کے نے والا ہو

بعد دیگرے واقع ہوں۔ پس ان دونوں میں سے پہلاز تم یا تو جادی مارنے والا ہو کا یا بدیا تو میں سے پہلاز تم یا تو جادی مارنے والا ہو کا اور آگر فوراً بالک کرنے والا ہو تو شکار دو سرے مخص کا ہو گا اور پہلے پر اس زخم کا کوئی ضان عائد نہیں ہو گا اور اگر پہلے مخص کا زخم فوراً ہلاک کرنے والا ہو تو شکار دو سرے مخص کا بو گا اور پہلے پر اس زخم کا کوئی ضان عائد نہیں ہو گا اور اگر پہلے مخص کا زخم نگایا ہو تو وہ اس زخم لگائے کی اول کا ہو گا اور دو سرے مخص پر نقصان کا ضان ہو گا اور اگر پہلے مخص نے دیر سے ہلاک کرنے والا زخم لگایا ہو تو وہ اس زخم لگائے کی وجہ سے شکار کا مالک ہو جائے گا۔ دو سرے میں دیکھا جائے گا کہ اگر اس کے زخم سے ملقوم اور مری کٹ گئے تو وہ طال جہ اور دو سرے مخص پر زخمی اور غم لا ور غم اور خمی اگر وہ سالم ہویا اس حال میں کہ اگر ذنج نہ کیا جائے تو ہلاک ہو جائے گا تو ایس صورت میں ذنج کرنے سے اس میں کہا متنظرہ ہو۔ پس آگر وہ سالم ہویا اس حال میں کہ آگر ذنج نہ کیا جائے تو ہلاک ہو جائے گا تو ایس صورت میں ذنج کرنے سے اس میں کہا تو تعصان نہیں ہو گا اور آگر دو سرے نفوری طور پر ہلاک کر دیا لیکن حلقوم اور مری کو نہیں کا ٹا تو وہ مردار ہو گا اور دو سرے مخص پر نشصان نہیں ہو گا اور آگر دو سرے نفوری طور پر ہلاک کر دیا لیکن حلقوم اور مری کو نہیں کا ٹا تو وہ مردار ہو گا اور دو سرے مخص پر خوص کی تو بیت واجب ہو گا۔

تہذیب میں ہے کہ ندکورہ بالامسلہ ایساہی ہے جیسا کہ کوئی اپنے غلام کو زخمی کر دے اور اس کے بعد دوسرااس غلام کو زخمی کر دے اور غلام کی موت واقع ہو جائے اور بیہ مسئلہ اس صورت پر جنی ہے جب کوئی اجنبی کھخص کسی غلام کو زخمی کر دے جس کی قیمت دس درہم ہو اور کوئی دوسرا کھخص اس کے بعد زخمی کر دے اور وہ غلام مرجائے تو اس میں مختلف صور تیں ہیں۔ مزنی کی رائے یہ ہے کہ اس صورت میں ہر کھخص کے ذمہ اس کے لگائے گئے زخم کی جنایت ہوگی اور ابقیہ قیمت دونوں میں آدھی آدھی تقسیم کر دی جائے گی۔ بعض کی رائے ہیہ ہے کہ زخم لگانے کے دن اس غلام کی جو قیمت ہے ہر کھخص اس کی آدھی قیمت کاضامن ہوگا۔

ابن خیرنے بیان کیا ہے کہ اگر دونوں کے دن اس کی قیمت مختلف ہو۔ مثلاً پہلے ہی ہے جس دن غلام کو زخمی کیا اس دن اس
کی قیمت دس درہم ہے اور جس روز دوسرے نے زخم لگایا اس روز قیمت نو درہم ہے تو اول پر دس درہم کی تہیف اور طانی پر نو
درہم کی تہیف کی جائے گی۔ اور فقال کہتے ہیں کہ ہرایک پر اس کے زخم کی ارش ہوگی۔ پھردو زخم گئے ہوئے غلام کی جو قیمت بنے
گی وہ آدھی آدھی دینی ہوگی۔ دوسرا طریقہ مشتر کہ شکار کا بیہ ہے کہ اول ہی اگر شکار کو زندہ نہ پائے تو ٹانی پر زخم کی قیمت واجب
ہوگی اور اگر اس نے شکار کو زندہ پالیا کین اس کو ذرئے نہیں کر سکا تو دوسرے ہی جنس پر زخم کی جنایت لازم ہوگی۔ اگر دو شخصوں نے کسی
شکار پر تیر چلایا اور دونوں کے تیر بیک وقت اس شکار کو لگ گئے اور مار ڈالا تو دونوں اس کے مالک ہوں گے اور اگر ایک نے پہلے
زخمی کیا اور دونوں ہی قتم کے ساتھ اولیت کے مدی
ہوں تو پھروہ دونوں کے درمیان منقسم ہو گا۔ اگر ان میں سے کسی نے ہلکا زخم لگایا اس طرح کہ ذرئے کی جگہ میں ٹھیک سے نہیں لگاتو
شکار حرام ہوگا۔

مسكلہ: ۔ اگر كسى مخض نے ايسے جانور كاشكار كرلياجس پر آثار ملكيت نماياں ہوں۔ مثلاً كوئى علامت لكائى گئى ہويا مهندى وغيره لكى ہويا

بازووغیرہ کئے ہوئے ہوں یا کان کئے ہوئے ہوں توالی صورت میں بیہ مخص اس شکار کا مالک نہیں ہو گا۔ کیونکہ مذکورہ بالاتمام نشانیاں اس بات کی علامت ہیں کہ یہ جانور کسی کا مملوک ہے اور اڑ کر چلا آیا ہے۔ اس صورت میں اس احتمال کو وقعت نہیں دی جائے گی

کہ ممکن ہے کسی محرم نے اس کاشکار کر لیا ہو اور پھر یہ صورت بناکر چھو ژدیا ہو کیونکہ بیراحمال بعید ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کسی نے وار کرے شکار کو دو حصول میں بھاڑ دیا تو وہ پورا شکار حلال ہو گا اور اگر شکار کا کوئی ایک جزوبدن سے جدا ہو گیا اوراس کے تھوڑی دیر بعد ذبح کرنے ہے قبل مرگیا تو اس صورت میں وہ الگ شدہ جز ایک قول کے مطابق حلال ہو گااور بقیہ جسم

حرام ہو گاجیسے کہ فوراً مرنے کی صورت میں پوراشکار حلال ہو تاہے اور اگر ایک جز الگ ہونے کے بعد شکار زندہ ملااوراس کو ذرح

کر لیا تو بورا شکار حلال ہو گا اور وہ الگ شدہ حصہ حرام ہو گا- اگر شکاری جانور کے بوجھ سے شکار کی موت واقع ہو جائے تو الیمی

صورت میں ایک قول کے مطابق یہ شکار حلال ہو گابرخلاف تیرے بوجھ کے کہ اس صورت میں حلال تہیں ہوگا۔ مسئلہ: پند چیزوں کے ذریعہ شکار پر حق ملکیت ثابت ہو جاتا ہے۔ قبضہ کا ثبوت ' پو ٹھل بنا دینا' اڑان کو محتم کر دینا' ڈوریا جال سے

چمٹ جانا۔ اگر شکار سے جال گِر گیا اور اس میں شکار کچنس گیا تو اس میں دو قول ہیں۔ یہی مسئلہ جال' پھندوں والی رسی اور پھندوں ا (بھاند)وغیرہ کاہے۔

مسئلہ: اگر کسی مخص نے مچھلی کاشکار کیا اور مچھلی کے پیٹ سے موتی برآمہ ہوا پس اگر وہ موتی سوراخ والا ہے تو لقط کے حکم میں آئے گااور اگر بغیرسوراخ کے ہے تو وہ شخص اس کامالک ہو جائے گااور اگر چھلی خریدی اور اس کے پیٹ سے بغیرسوراخ کاموتی برآمہ جواتو یہ اس کامالک ہو گااوراگر سوراخ شدہ موتی برآمہ ہوا گو ہائع کا ہو گا'بشر طیکہ بائع اس کادعوی کرے 'تهذیب میں اسی طرح

نمر کور ہے۔ حالا نکہ مناسب یہ معلوم ہو تاہے کہ شکاری کا ہونا چاہیے۔ جیسا کہ زمین پر برآمہ ہونے والا خزانہ زمین کھودنے والے کا

خاتمہ:۔شکار کو چھو ژکر آزاد کر دیا جائے تو اس سے شکاری کی ملیت ختم ہو گی یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں۔ ظاہراور صحیح یہ ہے کہ ملکیت مختم نہیں ہوگی لیکن ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا تسیب کے السوائب والاعمل ہے۔ اور شکار کا یہ حق ہے

کہ اس فعل سے احتراز کیا جائے۔ سانبہ پر مفصل گفتگو باب النون میں اور کتے اور جارجہ کے شکار کی تفصیل باب الکاف میں آئے گی-انشاءالله-اً رسكار چھوٹ كر بھاگ جائے تو اس سے ملكيت ختم نہيں ہوتى۔ اگر كوئى مخص ايسے شكار كو پكڑے تو پہلے مخص كو لوٹا دينا

ضروری ہے خواہ وہ شکار جنگل میں وحشی جانوروں میں شامل ہو جائے۔ خواہ آبادی سے دور چلا جائے یا آبادی میں اس کے گر د گھومتا رہے بسرصورت میں مسلہ ہے۔ امام مالک کی رائے یہ ہے کہ جب تک آبادی میں یا آبادی کے قریب گھومتا ہے تواس وقت تک مکیت ختم نہیں ہوگی-البتہ اگر آبادی ہے دور چلاجائے اور جنگل میں جنگلی جانوروں میں شامل ہو جائے تو مکیت ختم ہو جاتی ہے اور

اله زمانية جالميت من نذر وغيره كے لئے كسى او ننى كو آزاد چھوڑ ديا جاتا تھا۔ چنانچہ نداس پر كوئى سوار مو تا اور ند كوئى اس كا دودھ استعال ميں لا تا تھا صرف اس کے بچے یا مهمان ہی اس کا دودھ استعال کرتے تھے اور چارہ وغیرہ کھانے پر بھی کوئی اے اپنے کھیت وغیرہ سے نہیں روکتا تعاجیسا کہ جارے یہاں مشرکین بجار وغیرواینے دیو تاؤل کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں- (مترجم)

اگر تھوڑا عرصہ گزرا ہوتو ملکت ختم نہیں ہوتی۔ امام مالک سے یہ بھی منقول ہے کہ از خود غائب کرنے سے ملکت مطلقا ختم ہو جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک اس کو بھی چوپائے کے بدکنے اور غلام کے فرار پر قیاس کیا جائے گا۔
تتمہ:۔ اگر کوئی شکار کھیت میں دھنس کر پکڑا جائے تو اس کے مالک ہونے میں دو قول ہیں اور صبح قول ہیہ ہے کہ مالک نہیں ہوگا۔
کیونکہ صاحب زمین نے زمین کی سیرابی کے لئے کھیتی کا قصد کیا ہے نہ کہ شکار کا۔ اگر کوئی شکاری کسی کے باغ میں داخل ہو کر کسی
پر ندے کا شکار کرے تو قطعی طور پر وہ ہخص اس کا مالک ہو جائے گا اور باغ کے مالک کا کوئی حق اس میں نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔
کسی نے کیاہی عمدہ یہ اشعار کے ہیں۔

یَشْفُی رِجَالٌ ویشقی آخَرُوْنَ بِهِم وَیَسعِدُ اللَّهُ اقواماً بِاقوَائمُ ترجمہ:۔ کچھ لوگ بربخت ہوجاتے ہیں اور دو سرے لوگ بھی ان کی دجہ سے بدبخت ہوجاتے ہیں اور اللہ تعالی بعض قوم کو بعض کی دجہ سے نیک بخت بتاتے۔

وَلَيْسَ رِزِقُ الفتى من فضلِ حيلته لكن حُدُودٌ بِأَدُزَاقٍ وَاَفْسَاهِ ترجمہ:۔اورانسان كارزق اس كے حيلے كاكمال نيں ہے ہال البتررزق اور قستول كے كچھ حدود ہيں۔

کالَصَّیْدِ یُحَرِّمه الرامی المجید وَقَد یَرِّمی فیعرزهٔ من لیس بالرامی ترجمد: بیا شکار کوده مخص روک لیتا جورگری شخص اور شکار کوده مخص روک لیتا ہے جس نے تیم نہیں چلایا۔

فائدہ:۔ تاریخ ابن خلکان میں مذکورہ ہے کہ جب رشید نے فضل بن یجیٰ کو خراسان کا امیر بنادیا تو کچھ مدت گزرنے کے بعد ڈاک سے
ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ فضل کو شکار کے شوق اور عیش پرسیؒ نے رعایا کے امور کی جگہ بانی سے عافل کر دیا (رشید
نے بچیٰ سے کہا کہ پیارے اس خط کو پڑھواور فضل کے پاس ایسا خط لکھو جو اس کو ان حرکتوں سے باز رکھے۔ چنانچہ یجیٰ نے فضل کو
ایک خط لکھا اور خط کے آخر میں بید اشعار لکھے۔

اِنْصِبْ نَهَارًا فِي طِلاَبِ الْعُلاَ وَاصْبِرْ عَلَى فَقْدِ لِقَاء الْحَبِيْبِ رَجِمد: دن بَعربلندي كى تلاش مِن كَمرُاره اور محبوب كى الما قات نه مون پر صبركر-

حَتَّى إِذَا اللَّيْلُ آتى مُقْبِلاً وَالكَتْحَلَتَ بِالْغَمْضِ عَيْنَ الرَّقِيْبِ ترجمہ: یہاں تک جب تیرے سامنے آجائے اور رقیب کی آنکھ میں پوشیدگی کا سرمہ لگادے-

فبار داسیل بِمَا تَشْتَهِیْ فَانَّمَا اللَّیْلُ نَهَادُ الْآدِیْبِ
ترجمہ:۔ تورات دن اس کام کو انجام دے جس کی تجھے خواہش ہواس لئے کہ رات عقمند (فخص) کا دن ہے۔
کم مِنْ فتی تَحْسِبْهَ ناسکا یَسْتَقْبِلُ اللَّیْلَ بِاَمْرٍ عَجِیْل
ترجمہ:۔ بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو تو عابد و زاہد سمجھتا ہے لیکن وہ رات کا استقبال جیب۔۔۔ سے کرتے ہیں۔
غطی علیٰ اللَّیٰلُ اَسْتَادَهُ فَبَاتَ فِیْ لَهُو وَعَیشٍ خَصِیبٍ
ترجمہ:۔ رات اس پر اپنا پرہ ڈال دیتی ہے۔ پس وہ نمایت عیش و آرام میں رات گزار تا ہے۔

وَلَذَّةُ الْاَحْمَقِ مَكْشُوْفَةٌ يَسْغَى بِهَا كُلُّ عَدُوٍ مُرِيْبٍ ترجمہ:۔اوراحق کی رات ظاہر ہوتی ہے ہر چغل خور دشمن اس کی چغلی کر سکتا ہے۔

جب فضل بن نجی کو به خط موصول ہوا تو وہ دن میں ہمیشہ مسجد میں رہنے لگا۔

فضل کو یخیا کی فتمتی نصیحت جواتو یخیا نے اس حرکت پرناپندیدگی کااظمار کیااور کھا کہ حکماء کا قول ہے کہ آدمی کے اندر بخل

اور جہل تواضع کے ساتھ اس علم اور سخاوت سے بهترہے جو کبر کے ساتھ ہو۔ پس کس قدر بهترہے یہ خوبی جس نے دو بہت بری خامیوں کو چھپادیا اور کس قدر مذموم ہے یہ برائی (کبر) جس نے دوبردی خوبیوں کو پس پشت ڈال دیا۔

رشید کی مروت اور فضل کی خدمتِ والدین جب یجی اور فضل قید خانے میں تھے تو موکل نے ایک دن ان کی تیز ہنسی کی اور اس کی اطلاع رشید کو پنچائی۔ رشید نے مسرد رکو بھیجا کہ جاکر ان دونوں سے ہنسی کاسبب معلوم کرواور ان سے کہو کہ امیرالمومنین نے فرمایا ہے کہ یہ کیا طریقہ ہے کہ تم لوگ امیرالمومنین کے

غصہ اور نارانسگی کا نتسنح کر زہے ہو۔ امیرالمومنین کے بیہ الفاظ سن کروہ دونوں اور ہنے۔ اس کے بعد یجیٰ نے کہاکہ ہماری طبیعت سكباج (ايك قتم كاسالن جو گوشت مركه اور خوشبودار مصالحول سے تيار ہو تا ہے) كو جابى ہم نے اس كے لئے بانڈى مگوشت اور سرکہ وغیرہ خریدنے کا نظم کیا اور سکباح پکایا۔ گرجب یہ یک کر تیار ہو گیا اور فضل اس کو انارنے لگا تو ہانڈی گر گئی اس وجہ سے

ہمیں اپنے حالات پر تعجب ہوا اور ہنسی آنے لگی۔ مسرور نے جب اس واقعہ کی اطلاع رشید کو دی تو وہ روپڑا اور تھم دیا کہ روزانہ ان (یجیٰ اور فضل) کے لئے دسترخوان تیار کیا

جائے اور ایک آدی کوجو ان سے مانوس تھا تھم دیا کہ روزانہ تو ان کو کھانا کھلایا کر اور ان سے گفتگو کیا کر۔ اور منقول ہے کہ فضل اپنے باپ کے ساتھ بہت ہی حسن سلوک کر تاتھا۔ اس کے والدیکی کو موسم سرمامیں محتد ایانی نقصان میتا تھا اور قید خانہ میں پانی گرم کرنے کا کوئی نظم نہیں تھا تو فضل تانبے کے لوٹے میں پانی لے کر بہت دیر تک اپنے بیٹ سے لگائے

ر کھتا تھا تاکہ بدن کی گرمی سے پانی کی ٹھنڈک کچھ کم ہو جائے اور اس کے والد اس پانی کو استعال کر شکیں۔ یجیٰ کی جیل میں ۱۹۳۰ھ ، میں وفات ہو گئی۔ جب رشید کو ان کی وفات کی اطلاع ملی تو کھا کہ میرا معاملہ بھی اس کے معاملہ کے قریب ہے۔ چنانچہ کیجیٰ کی وفات

اَلصَّيْدَح

( سخت آواز والا گھوڑا) المصیدح: جو ہری کی رائے میں صیدح الو کو کہتے ہیں۔ اس کو صیدح کہنے کی وجہ اس کی آواز ہے۔

کونکہ صیدح کے معنی چلانے کے آتے ہیں۔ جیسا کہ شاعرنے کہاہے وَقَدُ هَاجَ شُوقِيْ إِنْ تَغَلَّتُ حَمَامَةٌ ﴿ مَطْوَقَةٌ وَرَقَاء تَصَدَحُ بِالْفَجْر

کے پانچے ماہ بعد رشید بھی اس دنیا ہے رخصت ہو گئے۔

ترجمہ: ۔ اور میرا شوق موجزن ہو گیاجب وہ سنر رنگ والی گنڈے دار کبوتری گنگنائی جو فجر کے وقت بولتی ہے۔ جاحظ نے کما ہے کہ بوم اور تمام طور الليل سحركے وقت ضرور بولتے ہيں۔ صيدح ايك سفيد او نمنى كا بھى نام ہے۔ بلال ابن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بردہ ابن ابی موسیٰ الاشعری نے شعرمیں اس کی تعربیف کرتے ہوئے کہاہے۔

فَقُلْتُ لِصَيْدَحَ انتجعى بَلالا رَأيتُ النَّاسَ ينتجعون نَميثاً ترجمہ: میں نے لوگوں کو بخشش کی تلاش کرتے ہوئے دیکھاتو صیدح سے کما کہ بلال کو بھی بخشش دے دے۔

یہ شعرباب الالف میں اہل کے بیان میں بھی گزرچکا ہے۔

#### اَلصَّيْدَنُ

(لومڑی)باب الناءمیں تعلب کے عنوان سے اس کا تذکرہ گزرچکا-

اكصينكناني

(الك كيراجو مخلوق سے يوشيدہ رہنے كے لئے زمين ميس مسكن بناتا ہے) الطّينة

(چھوٹی مچھلیاں)

صير كاحديث من تذكره:-

سنن بہمق میں "باب مَاجَاءَ فِی اکل الْجِوَادِ" کے عنوان کے تحت وہب بن عبدالله مغافری سے مروی ہے:-"وہب کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنها کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہارے سامنے تھی میں تلی ہوئی ٹڈی رکھی اور فرمایا اے مصری اس کو کھاؤشاید صیرتم کواس سے زیادہ محبوب ہے میں نے کماکہ ہم صیر کو پیند نہیں کرتے"۔

دوسري حديث مين ي:-

"حضرت سالم بن عبداللہ کے پاس سے ایک مخص صیر (نمک میں تلی ہوئی مجھلی) لے کر گزرا' آپ نے اس میں سے چکھا اور پھراس كا بھاؤ دريافت فرمايا"-

جریرنے ایک قوم کی ہجو کرتے ہوئے یہ شعر لکھاہے۔

ثُمَّ اشتودا كنعذ من مالح جدفوا كَانُوْا إِذَا جَعَلُوْا فِيْ صَيْرِهِمْ بصلا ترجمہ:۔ وہ لوگ جب اپنی صیر پیاز میں ملاتے ہیں تو پھر کنعد (ایک قتم کی مچھلی) نمکین پانی میں کاٹ کر بھونتے ہیں-

منقول ہے کہ کسی نے حضرت حسن ؓ سے صنحاۃ کے متعلق دریافت کیاتو آپ نے فرمایا کہ کیامسلمان صنحاۃ کھاتے ہیں جس کو صیر بھی کہتے ہیں۔ منحاۃ اور صیروونوں غیرعرفی لفظ ہیں۔

صیرے طبی فوائد جریل بن بختیشوع نے بیان کیا ہے کہ ابازیر سے پکڑی ہوئی صنحاۃ کا استعال معدے کی رطوبت اور گندگی کو صاف کر تا ہے اور مند کی بدبو کو ختم کرکے خوشبو پیدا کر تا ہے۔ بلغم کی وجہ سے پیدا ہونے والے کو کھول کے

در وکی خبم کر تا ہے۔ بچھوے ڈیسے ہوئے کو اس کی مالش فائدہ پہنچاتی ہے۔

#### بابالضاد

# اَلضَّان

(بھیڑ' ڈنبہ)الضان ، یہ ضائن کی جمع ہے 'مونث کے لئے ضانۃ بولتے ہیں۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ الیی جمع جس کاکوئی واحد نہیں ہے۔ بقول دیگراس کی جمع صین آتی ہے۔ جیسے عبد کی عبید آتی ہے۔

ضان كا قرآن كريم مين تذكره:.

الله تعالیٰ کا فرمان ہے:

ثَمَائِيَةَ اَزُوَاجٍمِنَ الصَّانِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلَدَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَجِ الْأَنْفَيَيْنِ اَمَّا الشُتَمَلَتْ عَلَيهِ اَرْحَامُ الْأَنْفَيَيْنِ - (الاستِ)

" بيد موليثي آخر نروماده پيدا كے يعنى بھيراور ونبه دو قتم نروماده اور بكرى ميں دو قتم نروماده "آپ ان سے كہتے كه كياالله تعالى نے ان دونوں نروں كو حرام كيا ہے يا ان دونوں ماده كويا اس ( بچه ) كوجس كو دونوں ماده اسپنے بيٹ ميں لئے ہوئے ہيں"-

ا نائد عالمیت کی منجلہ رسوم باطلہ میں ایک رسم ہے بھی تھی کہ کھیتی اور جانور کا ایک حصہ بنوں کے نام پر مخصوص کر لیا جاتا جس کو صرف مهمان وغیرہ استعمال کر سکتے تھے۔ای جانب اشارہ ہے۔

بلا امتیاز ند کر ومونث حرام ہو جائمیں کیونکہ رحم سب کو شامل ہے۔ اور پھریہ تخصیص کہ پانچواں بچہ حرام ہے یا ساتواں یا بعض حرام اور بعض حرام نہیں کمال سے آئی؟

آیت بالا میں فَمَانِیَةَ ازواج پر نصب بدلیت کی بناء پر ب فَمَانیة حَمَولةً (جواس سے پہلے و من الانعام حمولةً وَفَرْسُاً میں فَرَور ہے) سے بدل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے چوپاؤں میں سے ان آٹھ ازواج کو لینی آٹھ قسموں کو پیدا فرمایا-ضان کی دو صنف نذکر و مونث پس ذکر ایک زوج اور مونث ایک زوج ہوا- اہل عرب ہراس واحد کو جو دو سرے سے منقل نہ ہو زوج کہتے ہیں۔ بحیرة 'سائبہ 'وصیلہ اور حامی کی تفصیل انشاء اللہ باب النون میں نعم کے عنوان سے آئے گی-

یں ہے ہو، وہ بہ دریاں اللہ تعالی نے خاص برکت رکھی ہے چنانچہ یہ سال میں ایک مرتبہ بیاتی ہے اور اس کو کثرت کے ساتھ کھایا جاتا ہے مگر پھر بھی روئے زمین پریہ کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اس کے برخلاف در ندے سال میں دو مرتبہ یعنی جاڑے و ساتھ کھایا جاتا ہے مگر پھر بھی روئے زمین پریہ کثرت سے پائی جاتھ ہیں۔ اس کے برخلاف در ندے سال میں دو مرتبہ یعنی جاڑے و سمر میں بچے جفتے ہیں اور کھانے کے مصرف میں نہیں آتے پھر بھی بہت کم خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

بھیڑی کھال نمایت نرم ہوتی ہے اس کی نرمی ضرب المثل ہے۔ حدیث شریف میں اس کی مثال دی گئی ہے بیہ قی اور ترندی میں حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے مروی ہے:۔

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں پھھ لوگ ایسے نمودار ہوں گے جو دنیا کو دین کی آٹریس چھپائیس گے' ان کی زبانیں شد سے زیادہ شیریں ہوں گی اور ان کے قلوب بھیڑیوں سے زیادہ شخت ہوں گے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی قلوب ایلوں سے زیادہ تلخ ہوں گے۔ بظاہر اس قدر نرم کہ لوگوں کے سامنے بھیڑی کھال میں نمودار ہوں گے اور دنیا کو دین کے بدلہ میں خریدیں گے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کیا یہ لوگ مجھے دھو کہ دے رہ ہیں اور کیا جھے پر جر اُت کا مظاہرہ کر رہے ہیں تو میں بھی اپنی ذات کی قتم کھاتا ہوں کہ ان کو ایسے فتنوں میں جتلا کروں گا کہ ان کے عاقل و سنجیدہ لوگ بھی جران و ششدر رہ جائیں گے"۔

بھیراور بکری میں اس قدر طبعی تضادہ کہ یہ باہم بھی جفتی نہیں کر سکتے۔

بھیراور بکری کے خصائل یہ ہاتھی اور بھینس جیسے عظیم الجیژ جانو روں سے نہیں گھبراتیں مگر ذرا سے بھیڑئے کو دیکھتے ہی ان پر خونبِ عظیم طاری ہو جا تا ہے۔اس کی وجہ صرف یمی ہے کہ یہ خوف اللہ تعالی کا دیا ہوا فطری ہے۔

دوسری ایک عجیب بات ان کی فطرت میں یہ ہے کہ بکری ایک رات میں بہت سے بچے جنتی ہے اور صبح کو چرواہا بچوں کو گھر چھوڑ کر بکریوں کو چرانے لے جاتا ہے اور شام کو جب واپس لے کر آتا ہے تو ہر بچہ دودھ پینے کے لئے اپنی مال کے پاس پہنچ جاتا ہے اور اس میں قطعاً بھول نہیں کرتا۔

ہندوستان میں ایک خاص فتم کی بھیڑ (ؤنبہ) ہوتی ہے جس کے سینے 'سانوں اور رانوں و دُم پر ایک ایک چکی ہوتی ہے اور بسا او قات اس قدر بردھ جاتی ہیں کہ اس کو چلنے میں دشواری ہونے لگتی ہے۔

اگر بھیڑ کسی تھیتی یا درخت وغیرہ کو چرلیتی ہے تو وہ دوبارہ اگ آتی ہے لیکن اگر بکری چر لے تو ایسا نہیں ہو تا ای لئے اہلِ عرب بھیڑ کے چر لینے کی صورت میں جَزَّضائنة (بھیڑنے کاٹ دیا) بکری کے چرنے کی صورت میں حَلَق معزۃ (بکری نے روند دیا) کتے بھیٹریا بکری شال کی جانب چلنے والی ہوا کے وقت جفتی کریں تو نربچہ پیدا ہو تا ہے اور آگر دکھن کی جانب چلنے والی ہوا کے وقت جفتی کریں توبادہ بچے پیدا ہوتے ہیں اور آگر بارش کے وقت جفتی کریں تو استقرارِ حمل نہیں ہو تا۔

بعیر کا شرعی تھم البلاجاع اس کا کھانا طال ہے۔

بھیڑی ضرب الامثال المثال عرب کی دفت وجمالت کو ظاہر کرنے کے لئے کتے ہیں "آجھل مِنْ رَاعِیٰ الضَّان" (بھیڑکے جیشرکی ضرب الامثال چواہے نیادہ جابل) وَ آخِمَقُ مِنْ طَالِبِ ضَانٍ فَمَانِیْن " (اَسِّی بھیڑوں کے طالب سے زیادہ احمق)

ان امثال میں چرواہے کی جانب ممانت کو منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بھیڑ گی یہ عادت ہے کہ وہ ہر چیزے بدک کر منتشر ہو جاتی میں اور چرواہا ہرماران کو اکٹھاکرنے کے لئے دوڑ دھوپ کر تاہے۔ لہذا اس دوڑ دھوپ کی وجہ سے اس کو حمافت کی جانب منسوب کر

میں اور پڑواہا ہم واران اوا تھا ارے سے دور دو ہوپ ار ماہے۔ ہمدان ن دور دوپ ن دہدے، ان و سسان ہاہ ہے۔ رہے ر دیا گیاہے۔ سند مصلحہ میں سند میں مصلحہ میں ایک تھا تھا کہ استان حق استان حق استان حق استان میں استان میں استان میں ا

چنانچہ صحاح میں ندکور ہے اَخْمَق مِنْ صاحب صان ثمانین (اَسّی بھیٹردل دالے سے زیادہ احق) یہ اس وجہ سے کہاجاتا ہے کہ ایک اعرابی نے سمریٰ بادشاہ کو ایک خوشخبری سنائی جس سے وہ مسردر ہوا اور اس نے اعرابی سے کہا کہ جو چاہو مانگو تو اس اعرابی نے کہا کہ مجھے استی بھیٹریں دی جائمیں)۔

ابن خالویہ کتے ہیں کہ ایک مخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حاجت پوری کر دی تو حضور نے اس سے فرمایا تو میرے پاس مدینے آنا-وہ مخص مدینہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا- آپ نے اس سے فرمایا کہ تجھے ان دونوں باتوں میں سے کیا پہند ہے؟ کہ تجھے اس بکریاں دے دی جائیں یا میں تیرے حق میں دعاکروں کہ تو میرے ساتھ جنت میں رہے؟ تو اس محض نے کما

کہ جھے ای بھیڑدے دی جائیں۔ حضور نے اشارہ فرمایا کہ اس کو ای بھیڑدے دو-اس کے بعد آپ نے فرمایا:۔ "لیقینا موکی علیہ السلام کی ساتھی عورت تھے ہے زیادہ عقلند تھی' اس لئے کہ جب اس نے حضرت موکی علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی نعشِ بتلائی تھی تو حضرت موکیا نے اس سے کہاتھا کہ تھے کیا پہند ہے تیرے لئے اپنے ساتھ

حعزت یوسف علیہ السلام کی تعش بتلائی تھی تو حضرت موی ؓ نے اس سے کہاتھا کہ تجھے کیاپند ہے تیرے لئے اپنے ساتھ جنت میں رہنے کی دعاکروں یا تجھ کو سو بکریاں دے دوں؟ تو اس عورت نے جواب دیا کہ مجھے آپ کے ساتھ جنت میں رہنا زیادہ پند ہے ''۔

اس حدیث کو ابن حبان ؓ نے روایت کیاہے اور حاکم نے اس کو صبح الاسناد کماہے۔ حضرت ابو مویٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

" دعفرت موی اشعری کابیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حنین میں ہوازن کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو لوگوں میں ہے ایک فخص کھڑا ہو کر بولا کہ حضور آپ کے ذمہ میرا ایک وعدہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تو بچ کمہ رہاہے 'تو چاہ اپنے حق میں فیصلہ کر تا ہوں اور ان چاہ اپنے حق میں فیصلہ کر سے ہوا کا ہوں اور ان سی جا ہے اپنے حق میں فیصلہ کر کا ہوں اور ان سی سے لئے ایک چرواہ کا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تھے وسے ویا گیالیکن تو نے بہت معمولی سافیصلہ اپنے حق میں کیا بھینا حضرت موی علیہ السلام کو جس عورت نے حضرت بوسف علیہ السلام کی نعش بتلائی تھی وہ تجھ سے زیادہ حق میں کیا بھینا حضرت موی علیہ السلام کو جس عورت نے حضرت بوسف علیہ السلام کی نعش بتلائی تھی وہ تجھ سے زیادہ عقلمند تھی۔ جب حضرت موی علیہ السلام کو فیصلہ کا اختیار دیا تو اس نے کما کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ جمجھے دوبارہ جوان بنادیں

اور مجھے اپنے ساتھ جنت میں داخل کرادیں"-

"إحياء" مين زبان كى آفتول مين سے تير بويس آفت كے عنوان كے ذيل مين بيان كياہے كد "لوگ اس چيزكو جس كاكد انسان تھم بنایا جائے بہت کمزور کرتے ہیں یمال تک کہ اس کو ضرب المثل بنالیتے ہیں۔ چنانچہ لوگ مثال دیتے ہیں اَفْنَعُ مِنْ صَاحِب

القَمانِيْنَ وَالرَّعِيْ (ح واب اوراسي بعيرون والون س زياده قالع)-

ضان کے طبی فوائد اسمیرکا گوشت سودا و خلطوں کو روکتا ہے اور منی میں اضافہ کرتا ہے۔ زہروں میں نافع ہے لیکن بکرے کے

ا گوشت کے مقابلہ میں گرم ہو تا ہے۔ ایک سالہ بھیڑ کا گوشت نہایت عمدہ ہو تا ہے اور معدے کے لئے نفع بخش ہے۔ لیکن جس مخص کوشب کوری کی عادت ہو اس کے لئے مصرہے۔ البتہ قابض شوربوں کے ذریعے اس کا دفاع ممکن ہے۔ مادہ بھیڑ کا گوشت بہتر نہیں ہو تا کیونکہ اس سے فاسد خون پیدا ہو تا ہے۔ شش ماہ بچہ کا گوشت کیر الغذا ہو تا ہے مگر گرم تراور بلغم پیدا كر تا ہے۔ مينڈھے كا گوشت ديگر موسموں كے لحاظ سے موسم رہيج ميں اچھا ہو تا ہے۔ خسى مينڈھے كا گوشت قوت ميں اضاف كر تا ہے-میندھے کاخون بوقت ذبی مرم لے کر برص پر ملاجائے تواس کارنگ بدل جائے گاادر برص ختم ہوجائے گا- اگر بھیڑی تازہ کلجی لے کر جلالی جائے اور پھراس کو دانتوں پر ملاجائے تو دانت سفید اور چمک دار ہوجاتے ہیں- اگر مینڈھے کاسینگ کسی درخت کے نیچے وفن کر دیا جائے تو اس در خت پر کثرت سے پھل آئمیں گے۔ اگر بھیڑ کے پتہ کو شد میں ملاکر آٹھوں میں لگایا جائے تو نزول الماء کی بیاری دور ہو جاتی ہے۔اس کی ہٹری آگر جھاؤ کے درخت کی لکڑی کے ساتھ جلا کر اس کی راکھ روغن گلاب جو چراغ میں جلا چکا ہو ملا کر ٹوٹے ہوئے دانت پر لگالی جائے تو دانت ٹھیک ہو جائمیں گے۔ آگر بھیٹر کے بال عورت اپنی اندام نمانی میں رکھ لے تو حمل ضائع ہو جائے گا۔ آگر شمد کے برتن کو سفید بھیٹر کی اون سے ڈھک دیا جائے تو وہ چیو نٹیوں سے محفوظ رہے گا۔

(ایک پرندہ)الطُوض و: ایک منحوس پرندہ جس کے پرول پر طرح طرح کے نقطے ہوتے ہیں۔

(گوہ) الصب: بدایک بری جانور ہو تاہے جو سوسار کے مشابہ ہو تاہے۔

بقول اہل نغت منب اساء مشترک میں سے ہے۔ متعدد معانی کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اونٹ کے پاؤں کے ورم کو بھی صنب کتے ہیں اور مسار آہنی کو بھی صنب کتے ہیں۔ منی میں واقع مسجد خیف کی اصل واقع بہاڑ کانام بھی صنب ہے۔ صبة الكوفة وضبة البصرة عرب ك دو قبيلول كانام ب- او نثنى كادوده دوئ ك لئے منى ميں تھن كو دبانا مو بھى صب كت ہيں-چنانچہ اس معنی کے تائید ابن ورید کے اس شعرہے ہوتی ہے<sup>۔</sup>

كَمَا جَمَعَ الْخَلْفَيْنَ فِي ضب حَالِبٌ جَمَعْتُ لَهُ كَقِيْ بِالرمِح طَاعِناً ترجمہ: میں نے نیزہ مارنے کے لئے اس طرح مٹھی میں دہالیاجس طرح دودھ دوہے والا اپنی مٹھی میں او نمنی کے دو تھن و**باليتاہے**- اس کی کنیت ابو حسل آتی ہے اور جمع ضباب اور اصنب جیسے کف کی جمع اکف آتی ہے۔ مونث کے لئے صَبَّةٌ بولتے ہیں۔ اللِ عرب کا قول ہے " لَا فَعَلُهُ حَتَّی مَرِ دَالصَّبُ" (جب تک گوہ پانی میں نہ اترے میں اس کام کو نہیں کروں گا) اور چو نکہ گوہ پانی میں نہیں آتی للذااس کے معنی یہ ہوئے کہ اس کام کو کبھی نہیں کروں گا۔

ابن خالویہ کا قول ہے کہ گوہ پانی نہیں پہتی اور سات سو سال یا اس ہے بھی ذیادہ زندہ رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہر چالیس دن کے بعد ایک قطرہ پیشاب کا آتا ہے۔ اس کے وانت کبھی نہیں گرتے۔ نیز اس کے وانت جدا جدا نہیں ہوتے بلکہ پورا دانتوں کا ایک قطعہ ہوتا ہے۔ شعراء نے جانوروں کی زبانی جو اشعار وضع کئے ہیں ان ہیں گوہ کی زبانی وضع کردہ یہ شعر ہیں۔ فیم قالت السّمہ کھ اُد دُیّا طَبَ وَ اَسْتُ عَلَیْ صَوْدُ الاَ یَشْتَ بِی اَنْ مِیْرَدُا الْمُعْوَادُ اِنْ وَصَلّمَانَا اَبْرُدُا۔ وَعَن کشا مُلْتَدِدُا تَرْجہ : را مجلی نے کہا اے گوہ چپ رہ) صب نے جوا باکہا: میرا قلب خالی ہو گیا ہر آرزو تمناسے اور اب اسے ٹھنڈک کی بھی کوئی ترجہ : ۔ (مجلی نے کہا اے گوہ چپ رہ) صب نے جوا باکہا: میرا قلب خالی ہو گیا ہر آرزو تمناسے اور اب اسے ٹھنڈک کی بھی کوئی آرزو نہیں رہی اب شدید گری اور ٹھنڈک دونوں برابر ہیں خواہ لوث پوٹ ہو جاؤں گرم ریت میں یا نمناک مٹی ہیں۔

مجلى اوركوه كے اس تضادكى جانب حاتم اصم رحمتہ اللہ عليہ نے اپنے اس شعر ميں اشارہ فرمايا ہے ۔ وَكَيْفَ اَخَافُ الْفَقُرَ وَاللّٰهُ وَازِقِى وَالْذِقِى وَوَاذِقُ هَذَا الْحَلْقِ فِي اَلْعُسْرِ وَالْيُسْرِ

ترجمہ:۔ اور میں کس طرح نقرے خوفزدہ ہو جاؤں جبکہ الله تعالی میرا رزق ہے اور دہ محلوق کی تنگی و فراخی میں رازق

تَكَفَّلُ بِالْأَزْزَاقِ لِلْحَلْقِ كُلِّهِمْ وَلِلْطَّتِ فِي الْبَيْلِ اَولِلْحُوْتِ فِي الْبَحْرِ تَرْجمہ: وہ اپنی تمام مخلوق کے رزق کی کفالت کر تا ہے اور گوہ کو جنگل میں اور مجھلی کو سمندر میں رزق دیتا ہے۔

جس علاقے میں کوہ کثرت سے پائی جاتی ہے اس کے لئے "ضَبُّ الْبَلَدُ" یا "اَصَبُّ الْبَلَدُ" استعال کرتے ہیں لیعن اس علاقے میں کثرت سے کوہ پائے جاتے ہیں اور "اَرضِ ضَبْتُه" بہت کوہ والی زمین"۔

عبداللطیف بغدادی کہتے ہیں کہ سو سار ہموہ ہم سمت 'چیکی اور شمتہ الارض (سانڈ)صورت وشکل میں ایک دوسرے سے ملتے للتے ہوئے ہیں۔ سوسار اور حرزون کی طرح کوہ میں نر کے دوذکر اور مادہ کے دو فرج ہوتی ہیں۔

جلتے ہوتے ہیں۔ سوسار اور حرذون کی طرح کوہ میں نرکے دو ذکر اور مادہ کے دو فرج ہوتی ہیں۔ عبد القاہر کابیان ہے کہ کوہ گٹریال کے چھوٹے بچہ کے برابر ایک جانور ہے۔ اس کی دم بھی اسی جیسی ہوتی ہے اور سے کر گٹ کی

طرح آفتاب کی تمازت سے رنگ بدلتی رہتی ہے۔ ابن ابی الدنیا نے دوکتاب العقوبات " میں حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ گوہ اپنے بل میں بنی آدم کے ظلم سے لاغر ہو کر مرجائے گی۔

جب حضرت ابو حنیفہ ہے گوہ کے ذکر کے متعلق دریافت کیا گیاتو آپ نے فرمایا کہ سانپ کی زبان کی مائند جڑتو ایک بی ہے البتہ اس میں دوشاخیس بن گئی ہیں۔

سوہ جب انڈا دینا چاہتی ہے تو زمین میں ایک گڑھا کھود کر اس میں دیتی ہے۔ پھراس کو مٹی ڈال کر دیادیتی ہے اور روزانہ اس کی مگرانی کرتی رہتی ہے۔ چالیسویں دن بچے نکل آتے ہیں۔ گوہ ستریا اس سے بھی زائد انڈے دیتی ہے اور اس کے انڈے کیوٹری کے مشابہ ہوتے ہیں۔

موہ اپنے بل سے کم بینائی کی حالت میں نکلتی ہے اور پھر سورج کو تک کر اپنی بینائی بردھاتی ہے۔ جب اس پر بردھلیا آجاتا ہے تو

اس کی غذا صرف باد نشیم ہو جاتی ہے۔ ہوا کی ٹھنڈک پر اس کادارومدار ہو تاہے کیونکہ بڑھاپے میں اس کی رطوبت فناہو کرحرارت عزیزی کم ہو جاتی ہے۔

پچھو اور گوہ میں دوستی ہوتی ہے اس وجہ سے یہ اپنی بل میں پچھو کو داخل کرلیتی ہے تاکہ جب کوئی اس کو پکڑنے کی غرض سے
اس کے بل میں ہاتھ ڈالے تو پچھو اس کو ڈنک مار دے۔ یہ اپنا گھر پچھر بلی نہیں میں بناتی ہے تاکہ پانی کی رواور زمین کھودنے والے
سے محفوظ رہے۔ سخت اور پچھر بلی زمین میں گھر بنانے کی وجہ سے اس کے ناخن کند ہو جاتے ہیں۔ گوہ میں نسیان اور راستہ بھول
جانے کی عادت ہے اس لئے جرانی میں اس کی مثال دی جاتی ہے اور یکی وجہ ہے کہ یہ اپنا گھر بلند مقامات یا ٹیلوں پر بناتی ہے تاکہ
جب اپنی غذاکی تلاش میں نکلے تو اپنے گھر کو نہ بھولے۔ عقوق کینی ایڈا رسانی میں ضرب المثل ہے کیونکہ یہ اپنے بچوں کو کھاجاتی
ہے اور صرف وہی بچے ہیں جو بھاگ جاتے ہیں۔ اس کی جانب شاعر نے اشارہ کیا ہے۔

۔ اکلُتَ بَنِیْكَ اکْلَ الطَّبِ حَتَٰى تَرَکُتَ بَنِیكَ لَیْسَ لَهُمْ عَدِیْدٌ ترجمہ:۔ تونے گوہ کی طرح اپنو لڑکے کو کھالیا حتیٰ کہ تونے اپنو لڑکوں کو اس قدر محدود تعداد میں چھوڑا ہے جن کاکوئی شار نہیں۔

رَجمہ:۔ جب کوئی مخص ایک روز تیری تعریف کردے تو یہ ایک دن کی تعریف باربار کی تعریف سے بهتر ہے۔ کوین م لا یعَیِّرُهٔ صَبَاحٌ عَنِ الْحَلْقِ الْجَمِیْلَ وَلاَ مَسَاءَ

ترجمہ: کریم مخص کی صبح و شام اخلاق حسنہ کو تبدیل نہیں کرتی-

يُبَارِيح الرِّيحَ تَكُوْمَةً وَفَجْدًا إِذَا مَا الضَّبُّ أَخْجَرَهُ الشِّنَاءَ تَجِمد. بَس وقت كُوه كو سردى بل مِن بندكر ديتي مِ شرافت اور بزرگ مِن بوا ، مقابله كرتا مِ-

فَارُضُكَ كُلَّ مَكُومَةِ بَنَاهَا بَنُوْتَمِيْمِ وَانْتَ لَهَا سَمَاءُ رَجِمه: برشرافت اور بزرگی تیری زمین ہے جس کو بنو تمیم نے بنایا ہے اور تواس زمین کا آسمان ہے۔

حدیث میں حنب کا تذکرہ:۔

دار قطنی مبیع اور ان کے استاد ابن عدی نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے:۔ " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک محفل میں تشریف فرماتھے کہ ایک اعرابی قبیلہ بنوسلیم کا آیا۔ یہ مخض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گوہ کا شکار کر اے اپنی آسین میں رکھ کر اپ مقام پر لے جا رہا تھا۔ جب اس نے بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طقہ بناتے ہوئ ایک جماعت کو دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ جماعت کس کے پاس جمع ہے؟ اوگوں نے بتایا کہ اس محض پر جو بنوت کا مدی ہے۔ پس وہ محض صفور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کسنے لگا کہ اے محمداً عورتوں نے تجھ جیسا زبان دراز جھوٹا محض کوئی نہیں جنا (نعو فیاللہ) پس آگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ اہل عرب مجھے کو جلد باز کہیں گو تھے ہیں اور کھے گئا کہ اللہ عزب مجھے کو جلد باز کہیں گو تھے میں تھے کو تل کر کے تیرے قل سے تمام لوگوں کو مسرور کر دیتا۔ یہ بے ہودہ گوئی من کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں ، عرکیا تم کو معلوم نہیں کہ بردبار مخض نبوت کا مستی ہوتا ہے۔ پھروہ اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں ، عرکیا تم کو معلوم نہیں کہ بردبار مخض نبوت کا مستی ہوتا ہے۔ پھروہ اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں ہم کر ایمان نے آواز لگائی اے گوہ آسین سے نکال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھوڑ دی اور کہا کہ آگر بیا گوہ تم پر ایمان نے آغاز میں بھی تم پر ایمان نے آغاز سلی کہ تربیاں ہے۔ تھے کویا ہوئی " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز لگائی اے گوہ! آپ کی آخر بیا کہ آگر بیا آواز من کر کوہ نمایت بی شہت اور وہ تھی وہ نمی کو بیان میں جس کو سب لوگ سمجھ رہے تھے گویا ہوئی " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز مین پر جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور دیان پر جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور دیان پر جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور دیان پر جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور دیان پر جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور دیان پر جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور دیان پر جس کی سلطنت ہے اور سمندر میں جس کی سبیل ہے اور دون خیس کی عبار ہیں۔

ب سین مل من رسا میں مورور دی ہوئی ہیں ہیں ہوں؟ گوہ نے جواب دیا آپ پروردگارِ عالم کے رسول کی تھی تھی ہیں ہیں ہوں؟ گوہ نے جواب دیا آپ پروردگارِ عالم کے رسول بالنہ بنین ہیں ہیں ہیں ہوں؟ گوہ نے ذبانی سے خاتم النہ بین ہیں ہیں ہیں ہوں گا۔ گوہ کے ذبانی سے خاتم النہ بین ہیں ہیں ہیں ہوا ہوں ہیں گا اور جس نے تکذیب کی وہ خائب و خاسر ہوگا۔ گوہ کے ذبانی سے من کر اعرائی نے کلمہ سمادت پڑھا کہ ہیں گوائی و تا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالی کے سواکوئی معبود نہیں اور ہیں دوئے ذہین پر اللہ تعالی کے رسول برخی ہیں۔ خدا کی قسم میں جس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا میرے نزدیک روئے ذہین پر میرا رواں میری اوالا سے محبوب ہیں۔ میرا رواں میری اوالا سے مولان سب آپ پر ایمان لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ قبل میں فرمات نے ہیں جس نے خوال سے کہ ہوائت دی جو غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالی اس دین کی بدائت دی خوالا سے کوئی شعر نہیں ہوتا۔ اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورہ فاتحہ اور سورہ افاقہ اور سورہ فاتحہ اور سورہ فاتحہ اور سورہ افاق میں میں سے جدب تو سورہ افاق میں میں سے کہ کہ اور سورہ فاتے اور سورہ افاق میں میں سے کوئی شعر نہیں ہے۔ جب تو سورہ افاق میں میں میں مرتبہ اس کو پڑھ لیا تو نے ایک شکھ قرآن کر یم پڑھ لیا اور جب اس کورہ میں بہت سارتا ہے۔ اس کے بعد حضور آکرم مملی اللہ اور سے معلوم کیا کہ چرے ہیں مال و دولت ہے۔ اس نے بتایا کہ پورے بنو سلیم ہیں جھے نیادہ تک علیہ دسلم نے اس سے معلوم کیا کہ تیرے پاس مال و دولت ہے۔ اس نے بتایا کہ پورے بنوسلیم ہیں جھے نے زیادہ تک

دست کوئی مخص نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تھم فرمایا کہ اس کو مال دو۔ پس صحابہ نے ان کو انتامال دیا کہ جیران کر دیا۔ عبدالر حمان بن عوف نے کہا کہ میں ان کو ایک دس ماہ کی گاجس او نٹنی دیتا ہوں جو اس قدر تیز رفتار ہے کہ آگے والے کو پالیتی ہے لیکن کوئی پیچھے والا اس کو نہیں پکڑ سکتا جو تبوک کے لئے بھیجی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے جو پچھ دیا ہے اس کو بیان کر دیا اور اس کے عوض اللہ تعالی جو تم کو عطا فرمائے گا میں اس کو بیان کروں۔

حضرت عبدالرحمان نے عرض کیا حضور بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایاتم کواس کے عوض میں ایک اونٹنی ملے گ جو سپید کشادہ موتی کی طرح ہوگی جس کے پاؤں سبز زبرجد کے اور آنکھیں سرخ یا قوت کی ہوں گ-اس کے اوپر ایک ہودن ہوگا اور ہودج پر سندس اور استبرق ہوگا۔ یہ اونٹنی تم کو پل صراط پر کوندتی ہوئی بجلی کی مانند لے کر گزر جائے گ ۔ پھر اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر باہر نکلے تو ان کو ایک بزار گھو ڈوں پر سوار تکواروں سے مسلح ایک بزار اعرابی طے۔ ان مومن اعرابی نے ان سے دریافت کیا کہ کمال جارہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس جھوٹے کے پاس جارہ ہیں جو مدی نبوت ہے۔ ان مومن اعرابی نے ان لوگوں کے سامنے کلمہ شمادت پڑھاتو ان لوگوں کے کما کہ اچھاتم بھی صابی ہو گئے؟ تو انہوں ہے پورا قصہ ان لوگوں کو سنایا۔ قصہ سن کریہ بزاروں بیک وقت لا اِلٰہ اِللّا اللّٰہ پڑھکر مشرف باسلام ہو گئے (رضوان اللہ علیم اجھین)۔

اس کے بعد بیہ حضرات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں خدمت پر مامور فرمائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تھم دیا کہ آپ لوگ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ آپ کے زمانہ مبارک میں ان ایک ہزار لوگوں کے علاوہ اتنی بڑی تعداد میں ایک ساتھ پھر

بھندے نے بیچ من ہو جاو۔ اپ سے رہامہ مبار مجمعی نہ عرب میں نہ عجم میں لوگ ایمان لائے۔

کوہ کا شرعی تھم اسلام کا کھانا (شوافع کے یہاں) بالاتفاق حلال ہے۔ وسیط میں نہ کور ہے کہ حشرات الارض میں کوئی جانورسوائے سے محرہ کا شرعی تھم اسلام کے ابن صلاح نے اپنی کتاب "مشکل" میں لکھا ہے کہ کوہ ناپندیدہ ہے۔ شیغین نے

حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے-

"نى كريم صلى الله عليه وسلم سے كوه كے متعلق دريافت كياكيا كه كيابيه حرام ہے؟ تو آپ نے فرمايا نهيں كيكن ميرے وطن ميں پائى جاتى ہے اس لئے ميں اس كو ناپند كر تا ہوں"-

سنن ابی داؤد میں مروی ہے:۔

"جب نی کریم صلی الله علیه وسلم نے دو بھنی ہوئی گوہ دیکھیں تو تھوکا اس پر حضرت خالد نے عرض کیا کہ یا رسول الله! شاید آپ اس کو ناپیند فرماتے ہیں؟ اس کے بعد ابو داؤد نے پوری حدیث نقل کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نہ میں اس کو کھا تا ہوں اور نہ ہی حرام قرار دیتا ہوں"-

دو سری روایت میں ہے:۔

وگوہ کوئم لوگ کھالواس لئے کہ بی طال ہے"۔ پس بی تمام روایتی ایاحت کی صری ولیل ہیں"۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ روسری دلیل یہ ہے کہ اہل عرب اس کو اچھا اور پاک سیمھتے تھے۔ جیسا کہ شاعر کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے۔

اکلنت الطّبابَ فَمَا عفتها وَاتِّی اِشْتَهَیْتُ قَادِیْدَ الْفَنَیم رجہ۔ یس کے کوہ کھائی اور پس اس سے نہیں رکا اور جھے اب بکری کے سوکھے ہوئے کوشت کی خواہش ہے۔

وَلَحْمُ الْخُورُوفِ حَنِيدا وَقُلْ اَتَیْتُ بِهِ فَاتِواْ فی الشبم رجہہ: اور بکری کے بحثے ہوئے کوشت کی اور شخیق کہ بی اس کو جلد ہی لایا مند بی پائی آنے کی حالت میں۔

وَامَا البِهَضْ وَحِیتَانُکُمْ فَاصْبَحْتُ مِنْهَا کَوْیَدُ السَّقِم رَجہہ: اور دووہ آمیز چاول اور تہماری مجھیوں سے میں بیارہو گیا۔

وَرَکَّبْتُ زُیداً عَلَی تَمَوَّةً فَنِعْمَ الطَّعَامُ وَنِعْمَ الْاِدَم وَرَکَّبْتُ زُیداً عَلَی تَمَوَّةً فَنِعْمَ الطَّعَامُ وَنِعْمَ الْاِدَم رَجہہ: اور میں نے مجور پر مسکہ رکھائی بھرین کھاٹا اور بہرین وسر خوان تیارہ و گیا۔

زجمہ: اور میں نے مجور پر مسکہ رکھا کی بھترین کھاٹا اور بھترین دسترخوان تیار ہولیا-وَقَدُ نِلْتُ مِنْهَا كَمَا نِلْتُمُوُ فَلَمْ اَلَمْ فِیْهَا كَضَبِ هَرَهِ زجمہ: اور میں نے اس سے الیاجسا کہ تم نے ملائے کی میں نے اس میں کوہ جیسی عمد کی نہیں دیکھی-

ترجمہ:۔اور میں نے اس سے پالیا جیسا کہ تم نے پایا۔ پس میں نے جیسی عمری نہیں دیکھی۔ وَهَا فِي التِّيُوْسِ كَبَيْضِ الدَّجَاجِ وَبَيْضُ الدَّجَاجُ شِفَاء الْقَوْمِ

ترجمہ:۔ اور بکروں میں مرغی کے انڈوں جیسی خوبی نہیں ہے اور مرغی کے انڈے کوشت کے شوقین کی دوا ہے۔ وَ مَكُنُ الصَّبَابِ طَعَامَ الْعَرْبِ وَكَاشِيْهِ مِنما دؤس العجم ترجمہ:۔ اور کوہ کے انڈے اہلِ عرب کی غذا ہے اور اس کی دم کی گرجیں عجمیوں کے سرول کی مان تدہے۔

ترجمہ: ۔ اور اوہ کے انڈے اہل عرب می عذاہے اور اس می دم می کر جی میلوں کے سرون می مدہ ہے۔ ہمارے (شوافع) نزدیک اس کا کھانا بلا کر اہت جائز ہے جبکہ احناف کے یہاں مکروہ ہے۔ قاضی عیاض نے ایک جماعت سے اس نتیب

ی حرمت نقل کی ہے لیکن علامہ نودیؓ نے اس کی صحت کا انکار کیا ہے۔

اور میہ حدیث عبدالرحمٰن بن حسنہ سے مروی ہے۔

"فراتے ہیں کہ ہم نے ایک ایس جگہ قیام کیا جہاں گوہ بکٹرت موجود تھیں۔ پس جب ہمیں بھوک گی تو ہم نے گوہ پکائی۔ جس دفت ہنڈیا جوش مار ری تھی تو ہمارے پاس حضور اقد س صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرملیا یہ کیا پک رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ ہے۔ تو آپ نے فرملیا کہ بنی اسرائیل کی ایک قوم کی صورت مسخ کرکے حشرات الارض بنا دیا گیا تھا۔ جھے اندیشہ ہے کہ کمیں یہ گوہ بھی پہنی میں سے نہ ہو اس لئے میں نہ اس کو کھا تا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں"۔

صیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:-

"ونی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کا گزر مشرکین کے آیک درخت کے قریب سے ہوا جس کانام "ذات انواط" تھا۔ اس پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکایا کرتے تھے صحابہ کرام نے اس درخت کو دیکھ کر حضور سے درخواست کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنا دیجئے جس طرح ان لوگوں کاذات انواط ہے۔ حضور نے صحابہ سے فرمایا سجان اللہ! یہ ایسائی مطالبہ ہے جیسا کہ موئ علیہ السلام کی قوم نے محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیاتھا کہ اے موکی اہمارے لئے بھی ایک ایساہی معبود بنادیجئے جیسا کہ ان لوگوں کے معبود ہیں۔ اس ذات کی قتم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی ذرہ ذرہ چیزوں میں پوری پوری اتباع کرو گے۔ حتی کہ آگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ضرور اس میں داخل ہونے کی کوشش کروگے۔ صحابہ نے عرض کیا یہود و نصاریٰ کی۔ حضورے فرمایا تو پھر کس کی۔

سوه کی ضرب الامثال الموقی که عموا راسته بھول جاتی ہے اس لئے گراہ کے لئے اہل عرب بولتے ہیں۔ اَضَلَّ مِنَ الضَّبِ " (گوہ سے رُوہ سے زیادہ کم کردہ راہ) کی کی ایذا رسانی کے اظہار کے لئے کتے ہیں "اَعَقُ مِنَ الضَّبِ" (گوہ سے زیادہ آزاردہ) یہ مثل اس لئے چلی ہے کیونکہ گوہ اپنے بچوں کو کھاجاتی ہے کسی کی طویل العری کو ظاہر کرنے کے لئے کتے ہیں آخیا مِنَ الضَّبِ الله مِن الطَّبِ (گوہ سے زیادہ دراز عمر) یہ اس لئے کتے ہیں کیونکہ گوہ کی عمر بہت طویل ہوتی ہے۔ اس طرح کتے ہیں آجُبَنُ مِنَ الطَّبِ (گوہ سے زیادہ دھوکہ باز) (گوہ سے زیادہ دھوکہ باز) ماعر نے کہا ہے۔

أَخْدَعُ مِنْ ضَبِ إِذَا جَاءَ حَارِسٌ اَعْدَلَهُ عَنْدَالذَّبَابَةِ عَقْرَبًا

ترجمہ:۔ اور گوہ اس قدر چالاک ہے کہ جب کوئی شکاری اے شکار کرنے آتا ہے تو یہ اپ بل کے منہ پر پچھو رکھتی ہے۔
اور کسی شئے کی پیچیدگی کو ظاہر کرنے کے لئے کتے ہیں "اَغْفَدْ مِنْ ذَنْبِ الضَّبِ" (گوہ کی دم سے زیادہ گرہ دار) یہ اس دجہ سے
کتے ہیں کیونکہ گوہ کی دم میں گر ہیں بہت ہوتی ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ کسی مخص نے کسی اعرابی کو کپڑا پسادیا تو اس اعرابی نے کہا
کہ میں اس کے صلہ میں تم کو ایسی بات بتاتا ہوں جس کا تجھے ابھی تک علم نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ گوہ کی دم میں ایس گر ہیں ہوتی
ہیں۔

کوہ کے طبی فواکد اس کو تم اور خفتان سے نجات ہو جائے گی۔ گوہ کی جربی بکھلا کر ذکر پر مالش کرنے سے جماع کی خواہش بہت تیز ہو جاتی ہے۔ آگر کوئی گوہ کھالے تو عرصہ دراز تک اس کو بیاس نہیں لگتی۔ جو شخص گوہ کے خصیہ اپنے پاس رکھ لے تو اس کے ملاز مین اس کے فرمانبردار اور اس سے محبت کرنے لگیں گے۔ گوہ کا ٹخنہ اگر کسی گھو ڈے کے منہ پر باندھ دیا جائے تو کوئی بھی گھو ڈااس سے تیز نہیں دو ڈسکا۔ آگر گوہ کی کھال کا غلاف بنا کر اس میں تکوار رکھ لی جائے تو صاحب تلوار کے اندر شجاعت پیدا ہو جائے گی۔ آگر اس کی کھال کی کپی بنا کر اس میں شد رکھاجائے تو جو شخص بھی اس شد کو جائے لے گااس کی قوت جماع میں بہناہ طلات اور برص کے لئے مفید ہے۔ بطور سرمہ آئھ میں اس کی بیٹ کا استعمال نزول ماء کے لئے نافع ہے۔

گوہ کی خواب میں تعبیر ا جول النب هخص بھی مراد ہو تا ہے اور بھی ملعون فخص مراد ہو تا ہے کیونکہ یہ مسخ شدہ جانور ہے اور بھی اس سے مفکوک کمائی مراد ہوتی ہے اور بھی اس کو خواب میں دیکھنا بیاری کی علامت ہے۔

## الضبع

(کفتار۔ بجو) الصبع: صبع اسم جنس ہے۔ نرکے لئے مبعان بولتے ہیں اور جمع ضاعین آتی ہے جیسے سرحان کی جمع سراحین آتی ہے۔ مادہ کے طبعانات آتی ہے۔ صبعانات آتی ہے۔ صباغ نراور مادہ دونوں کی مشترک جمع ہے۔

این بری کتے ہیں کہ یہ کہنا کہ مادہ کے لئے ضبعانۃ کالفظ آتا ہے۔ یہ غیرمشہورہ۔ ضبع کے بارے میں ایک لطیف مسکلہ ہے

کہ لغت عرب عام اور معمول بہ اصول یہ ہے کہ جب نہ کر اور مونٹ کا اجتماع ہو تو مونٹ پر نہ کر غالب ہو تا ہے۔ کیونکہ نہ کر اصل
ہے اور مونٹ اس کی فرع ہے۔ گردو جگہ ایسی ہیں جہال یہ اصول نہیں چاتا۔ اول یہ کہ جب آپ نر اور مادہ ضبع کا تثنیہ بناؤ گے تو ضبع مونٹ کو تثنیہ بناتے ہوئے ضبعان کا تثنیہ بنایا جائے تو حروف و فرع کو تثنیہ بنایا جائے کو حروف و زوا کہ زیادہ تعداد میں آئیں گے اس لئے کثرت زوا کہ سے بچنے کے لئے ایساکرتے ہیں۔

دوسرامقام مونث کی ترجیح کابہ ہے کہ تاریخ جب بیان کی جائے تو مونث یعنی رات سے شروع ہوگی دن سے نہیں حالا تکہ دن نہ کر ہے۔ تاریخ کے باب میں ایسا اسبق کی رعایت کے لئے کرتے ہیں کیونکہ ہر ممینہ کی رات بی پہلے ہوتی ہے۔ اس کو حریری نے بھی "درہ" میں بیان کیا ہے کہ جب بھی مونث و نہ کر کا اجماع ہو تو نہ کر غالب ہو تا ہے گر تاریخ میں اس کے بر عکس ہے اور ضبع کا تثنیہ میں بھی معالمہ بر عکس ہے۔

ابن الانباری کی رائے یہ ہے کہ ضع نراور مادہ دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ ابن ہشام خصراوی نے بھی اپنی کتاب "الافصاح فی فوائد الابیناح للفارس" میں ابو العباس سے اس طرح نقل کیا ہے تاہم مشہور وہی ہے جو پہلے ندکور ہوا۔ ضبع کی تصغیراضیع آتی ہے جیسا کہ باب الالف میں "الاسد" کے عنوان میں مسلم شریف کے باب "اعطاء القتل سلب المقتول" میں ابو قمادہ کے حوالہ سے لیٹ کی حدیث میں ندکور ہوا۔

" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (بیر سن کر اس شخص سے) کما کہ خدا کی قتم بیہ ہرگز نہیں ہو سکتا (کہ ہم مقتول کا سلمان) قریش کے ایک چھوٹے سے بجو کو دے دیں اور (ابو قادہ) اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ہیں"۔

خطابی کاشاذ قول یہ ہے کہ اصبیع ایک قتم کا پرندہ ہے۔ ضبع کے اور بھی مختلف اساء ہیں مثلاً جَینلَ جعاد اور حفضته وغیرہ۔ اس کی کنیت ام خور' ام طریق' ام القبور اور ام نو فل آتی ہیں اور نرکی کنیت ابو عام' ابو کلدہ اور ابو هنبر آتی ہیں۔

۔ باب الہمزہ والف میں نیہ بات گزر چکی ہے کہ ارنب (خرگوش) کی طرح بجو کو بھی حیض آتا ہے چنانچہ کماجا تا ہے "حَسَعِحکَتِ الارنب" (خرگوش کو حیض آگیا)

شاعر کہتاہے ''

فضحک الارانب فوق الصفا کمثل دم الحرب یوم اللقاء ترجمہ:۔ صفاکے اوپر فرگوش کا حیض مقابلہ کے دن لڑائی کے خون کی مائند ہے۔

اور ابن الاعرابي نے اپنے بھانج تابط شرأ کے قول سے بھی میں معنی مراد لئے ہیں۔

تضحكُ الضبع لِقَتْلَى هُذَيْلُ وترى الذئب لها يستَهِلُّ

ترجمہ: مقتولین ہزیل کی وجہ سے بجو کو حیض آنے لگا اور تو دیکھے گا کہ بھیڑیا اس کو بھونکتا ہے (لیعنی جب بجو لوگوں کا محوشت کھا تاہے اور ان کاخون پیتاہے تو اس کو حیض آنے لگتاہے)

ایک دو سراشاعر کهتاہے -

واضحکتِ الضِباَعَ سيوفُ سَغدِ لقتلٰی مادُفن وَلاَ وَدِیْنَا عَمَانَ مِنْ مُعَالِمِنَ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ

ترجمہ: اور بچو بنے سعد کی تلواروں پر اور مقتولین نہ تو دفن کئے گئے اور نہ ان کی دیت دی گئی۔ این ورید نے اس بات کی تردید کی ہے کہ بچو کو جیش آتا ہے۔ ان کاکمناہے کہ کیاکوئی ایسا شخص ہے

این ورید نے اس بات کی تردید کی ہے کہ بچو کو حیض آتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کیاکوئی ایسافخص ہے جس نے حیض آتے وقت

بچو کو دیکھا ہے جس سے کہ یہ فابت ہو سکے کہ بچو کو حیض آتا ہے۔ دراصل شاعر کی مرادیہ ہے کہ بچو گوشت کھانے کے لئے کثرت

سے دانت چلاتا ہے اور شاعر نے سمواً دانت چلانے کو ہننے سے تعبیر کر دیا۔ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ بچو مقتولین کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ جب ان مقتولین کو کھاتا ہے تو ایک دو سرے پر دانت چلاتا ہے اور اس دانت چلانے کو ہننے سے تعبیر کر دیا۔ اور

بعض کی رائے یہ ہے کہ چو نکہ بچو ان مقتولین کو دیکھ کر مسرور ہوتا ہے اس لئے اس کی مسرت کو ضک سے تعبیر کر دیا۔ کیونکہ ہنا

"تستهل الذاب" كے معنی بھيڑئے كا جلانا اور بھونكنا ہے جيسا كہ ابن سيدہ نے لكھاہے۔ جاحظ نے اور زمخشرى نے "ربیج الابرار" میں اور قزویتی نے "عجائب المخلوقات" اور "مفيد العلوم ومبيد الهموم" میں اور ابن اصلاح نے اپنی كتاب "رحلت" میں ارسطا طاليس وغيرو كے حوالہ سے نقل كيا ہے كہ خرگوش كی طرح بجو بھی ایک سال نراور ایک سال مادہ رہتا ہے۔ حالت مونث میں

ئے ویتا ہے اور حالت ذکورہ میں حاملہ ہو تاہے۔

قزدینی کابیان ہے کہ عرب میں ایک قوم ہے جس کو لوگ صنبعی کہتے ہیں۔ آگر کسی مکان میں ایک ہزار لوگ جمع ہوں اور ایک مخص اس قوم (صنبعی) کا ہو تو الی صورت حال میں آگر بجو اس مکان میں آ جائے تو سوائے اس مخص (صنبعی) کے کسی کو نسیس پکڑے گا۔

بوت کی دو اول عرج این لنگ سے منسوب کرتے ہیں گرور حقیقت میں یہ لنگرا نہیں ہوتا۔ ویکھنے والوں کو لنگرااس لئے نظر آتا ہے کیونکہ اس کے جو ڑقدرتی طور پر ڈھیلے ہوتے ہیں اور اس کی دائن کروٹ میں بمقابلہ بائیں کروٹ کے رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔
انسان کے گوشت کا بے حد شوقین ہونے کی وجہ سے قبریں کھود نااس کا خاص مشغلہ ہے۔ بجو جب کمی انسان کو سو تا ہوا پا تا ہے اس کے سرکے بنچے زمین کھود کر بیٹے جاتا ہے اور نیٹوا دبا کر اس کا خون چوس کر ہلاک کر دیتا ہے۔ بجو فاسق یعنی بدکار جانور ہے۔
جزانچہ اس کی نوع کا کوئی بھی جانور جب اس کے پاس سے گزرتا ہے تو یہ فوراً اس پر چڑھ بیٹھتا ہے بعنی جفتی کر لیتا ہے۔ عرب میں بجو
فسادی ہونے میں ضرب المثل ہے۔ کیونکہ جب بھی یہ بحریوں میں تھس جاتا ہے تو تابئی مجادیت ہیں تو بکریاں ان دونوں سے محفوظ رہتی ہیں کیونکہ
اٹھا کر نہیں لے جاتا البتہ جب بھیٹریا اور بجو ایک ساتھ کی ریو ڈمیں تھس جاتے ہیں تو بکریاں ان دونوں سے محفوظ رہتی ہیں: الملھ بھی تھی میں۔ اس لئے اہلِ عرب اپنی وعا میں کہتے ہیں: الملھ بھی تھی تاکہ بحریاں ان کے شرسے محفوظ رہیں۔ کی شاعرنے ای

محمون لواس معرفیں عم لیاہے ہے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَارَبِ سَلِّطُ عَلَيْهَا الذَّنب والضُّبا تفرقت غنى يَوْمًا فَقُلْتُ لها ترجمہ:۔ ایک روز میری بکریاں تنز بتر (منتشر) ہو گئیں تو میں نے بید وعاماتی اے میرے رب ان پر بھیڑئے اور بجو کو ایک ماتھ مسلط کر دے۔

جب اصمعی سے اس شعرے بارے میں دریافت کیا گیا کہ آیا یہ شعر بکریوں کے بارے میں دعا خیرے یا بددعاتو اصمعی نے

جواب دیا که دعاخیرے۔

أكر جاندني رات ميں كتاكسي ديواريا چھت وغيره پر كھڑا ہوا ہو اور زمين پراس كاسابيه پر رہا ہو تو اگر اس سابيه پر بجو كاقدم پر جائے تو کتا فورآ نیچے گر جاتا ہے اور پھر بچو اس کو کھا جاتا ہے۔ بچو حماقت سے موصوف ہے اس لئے کہ اس کے شکاری اس کے بل کے دروازے پر کھڑے ہو کروہ کلمات بولتے ہیں جن ہے اس کاشکار کیاجاتا ہے تو یہ گرفت میں آجاتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے دیخ (نر بجی کے بیان میں ہم لکھ چکے ہیں۔ جاحظ ان کلمات کو جن کو بول کر اس کاشکار کیا جاتا ہے عرب کی بے ہودہ کوئی کہتے ہیں۔ بھیڑئے ے ایک بچہ پیدا ہو تاہے جس کو «عسبار» (بجو کے مشابہ ایک جانور جو افرایقہ میں ہو تاہے) کما جاتا ہے۔ راجزنے کماہے <sup>سے</sup> يَالَيْثَ لِي نَعْلَيْنِ من جلدِ الضَّبع وشركاً من ثفرها لا تنقطع كل الجزاءِ يحتذ الحافى الواقع

ترجمہ: ۔ کاش کہ میرے پاس جوتے ہوتے بچوکی کھال کے اور ان جوتوں کے بند بھی بچوکے بالوں کے ہوتے تو وہ بھی نہ

بجو کا شرعی تھم اسوافع کے پہل اس کا کھانا حلال ہے-امام شافعیؓ اس کی حلت کی دلیل اس طرح دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرذی ناب درندہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ پس جس جانور کے ناب طافت ور ہوں اور وہ اپنے ناب سے شکار پر حملہ کر تا ہو تو اس جانور کا ناب سے حملہ کرنا یہ تحریم کی علت ہے حمریہ علت بچو میں نہیں ہے اس لئے کہ بچو ناب

ے حملہ نہیں کرتا بلکہ بغیرتاب کے مدد سے حملہ کرتا ہے جیسا کہ باب البحزہ والف میں "الاسد" کے عنوان میں گزرچکا۔` ام احد اسحاق ابو تور اور اصحاب مدیث اس کی صلت کے قائل ہیں۔ امام مالک اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں اور مکروہ کی

تعریف ان کے بہاں سے ہے کہ جس کا کھانے والا گنامگار ہو۔ چنانچہ امام مالک متمی طور پر اس کی حرمت کے قائل نہیں ہیں۔ امام شافعی حضرت سعد بن ابی و قاص کے تعل ہے استدلال کرتے ہیں کیونکہ وہ بھی بچو کو کھاتے تھے۔حضرت ابن عباس اور عطاء میمی اس کے قائل ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحتہ اللہ علیہ اس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ سعید بن المسیب اور سفیان توری مجی اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ ان معرات کامتدلل بیہ ہے کہ بجو ذی ناب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی ناب کے کھانے سے منع فرملیا ہے- ہماری (شوافع کی) دلیل به حدیث ہے جو حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار سے مروی ہے:-

"فرماتے ہیں کہ میں نے معرت جابرین عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بچو کے متعلق وریافت کیا کہ کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے معلوم کیا کہ کیاب ہات رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمائى ہے؟ انهوں نے كما كم بال"-

اس مدیث کو امام ترندی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سے صدیث حسن اور صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی الله عنه فرماتے ہیں:<sub>-</sub>

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"نى كريم صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه بجو شكار ب اور اس كى جزاجوان ميندُها ب اور بيد ماكول اللحم ب- اس حديث كو حاكم نے روايت كيا ہے اور كہا ہے كه بيد حديث صحح الاسناد ب"-

ابن الکسکن نے بھی اس کو اپنی کتاب ''صحاح'' میں نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری علیہ الرحمتہ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیاتو انہوں نے جواب دیا کہ بیہ حدیث صحیح ہے۔

بيهق مي حضرت عبدالله بن المغفل سللي رضى الله عند سے مروى ہے:-

"فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بجو کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ تو آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھا تا ہوں اور نہ ہی اس کے کھانے سے کسی کو روکتا ہوں۔

رادی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ جب اس سے منع شیں فرماتے تو میں اس کو کھاؤں گا۔ (اس حدیث کی سند

ضعیف ہے)-

امام شافعی فرماتے ہیں کہ صفااور مروہ کے پاس ہیشہ بغیر کسی تکیر کے بجو کا گوشت فروخت ہوتا رہا ہے للذا یہ اس کی حلت کی دلیل ہے اور رہی وہ حدیث شریف جس میں ہرذی تاب کے کھانے کی ممانعت ہے۔ تو وہ اس صورت پر محمول ہے جبکہ وہ جانور اپنی تاب سے شکار کرکے غذا حاصل کرتا ہو اور اس کی ایک دلیل خرگوش ہے۔ جو ذی ناب ہونے کے باوجود حلال ہے کیونکہ اس کے ناب کمزور ہوتے ہیں جس سے یہ کسی پر حملہ نہیں کرتا۔

بحوکی ضرب الامثال

ال سے ہیں "احمق مِن الفَنْهُ عَ" (بجوے زیادہ بو توف) بجو کے متعلق عرب میں رائج مشہور مثالوں میں المثنی ہے روایت کیا ہو ما میں کہ میں نے ہوئی مثرین المثنی ہے روایت کیا ہو وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یونس این حبیب ہے جیرام عامری مشہور مثل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا قصد اس طرح ہے کہ چند لوگ گرمیوں کے موسم میں شکار کے لئے نگے۔ جب وہ شکار کی تلاش میں بھررہ ہے تھ تو ان کو ایک ام عام (بجو) نظر آیا۔ شکاریوں نے اس کا بیچھاکیا گرشکاری دوڑتے تھک گئے۔ اور وہ بجو ان کے ہاتھ نہ آیا۔ چنانچہ آخر میں شکاری اس بجو کو بھگاتے بھگاتے ایک اعرابی خیمہ کے شکاری اس بجو کو بھگاتے بھگاتے ایک اعرابی خیمہ کے باہر لکلا اور شکاریوں ہے ہو چھاکیا معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا ایک شکار جس کو ہم ہنکار ہے تھے آپ کے خیمہ میں تھس گیا ہے ہم اس کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر اعرابی یوالکہ خدا کی قتم جب تک میرے ہاتھ میں تکوار ہے تم ہرگز اس تک نہیں بینج کیا ہے ہم اس کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر اعرابی یوالکہ خدا کی قتم جب تک میرے ہاتھ میں تکوار ہے تم ہرگز اس تک نہیں بینج کیا ہوابی کا چینچ میں گر شکاری بجو کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اس کے بعد اعرابی کا دودھ دوہا اور ایک برش میں ویا تو ایک بیٹ میں بانی لے کر بجو کے سامنے رکھ ویا۔ بجو بھی دودھ اور بھی پانی چیتا رہا اور جب سیراب ہو گیا تو ایک کونے میں جاپڑا۔ رات کے وقت جب اعرابی اپنے خیمہ میں سوگیا تو بجو نے آگر اس کا پیٹ بھاڑ ڈالا اور اس کا خون پی لیا اور جو بھی اس کے پیٹ میں اس کو جو سرکھالئے اور پھروہاں سے بھاگ گیا۔

صیح کو جب اس کا پچپا زاد بھائی آیا تو اغرابی کو اس حال میں دیکھ کر اس جگہ پنچاجمال دودھ پی کر بچو بیٹھ گیا تھا۔ جب اس کو وہاں نہیں پایا تو اس نے سوچا کہ جو نہ ہویہ بچو ہی کا کام ہے۔ چنانچہ وہ تیمرو کمان لے کر نکلا اور اس بجو کو تلاش کرکے اس کو مار ڈالا اور سیا اشعار پڑھھے۔ ومن یَصنع المعروف من غیر اَهْلِهٖ یکلاَقی الذی لاَقی مُجِیْرُ أَمِّ عَامِرٍ رَجمہ:۔ جو کی ناائل کے ساتھ بھلائی کرے گاتواس کاوبی انجام ہو گاجوام عام (بجو) کو پناہ ڈینے والے کا ہوا۔
ادَامَ لِهَا حِیْنَ اِستجارت بِقُوْبِهٖ قَرَاهَا مِنَ الْبَابِ اللِّقَاحِ الغزائر رَجمہ:۔ جب سے اس بجو نے اس کے قریب یعنی خیمہ کی پناہ کی تھی وہ برابر گابھن او نمٹی کے دودھ سے اس کی ضیافت کر تارہا۔

وَاشْبَعَهَا حَتَٰى إِذَا مَا تَمَلاتُ فَوَتْهُ بانيابِ لها وَاظافر ترجمہ:۔ جبوہ شکم سیرہو گیاتواس نے اس احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اپنے دانتوں اور پنجوں سے اپنے محسن کا بی پیٹ جاک کردیا۔

فَقُلْ لَذُوى المعروف هٰذا جَزاءُ مِنْ عَدا يَصْنَعُ الْمَعُرُوْفَ مَعَ غَيْرِ شَاكِرٍ تَرَمَدَد لَهُ اللَّهُ عُلُونَ مَعَ غَيْرِ شَاكِرٍ تَرَمَدَد لَهُ اللَّهُ اللَّهُ عُلَى كَرَابٍ- تَرْجَمَدَد لَهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى كَرَابٍ- تَرْجَمَدَد لَهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى كَرَابٍ- تَرْجَمَدَد لَهُ اللَّهُ عَلَى كَرَابٍ- فَعَلَى كَرَابُ اللَّهُ عَلَى كَرَابُ- فَعَلَى كَرَابُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى كَرَابُ اللَّهُ عَلَى اللَّ

کے لئے بولتے ہیں جوعوام الناس میں مشہور ہو-بچو کے طبی فوائد | صاحب عین الخواص کا کہنا ہے کہ بچو کتے کو ایسے کھنچتا ہے جیسے لوہے کو مقناطیس۔ چنانچہ آگر کتا جاندنی رات

بر کے بی سیست میں کسی چھت یا دیوار وغیرہ پر کھڑا ہوا ہو اور اس کا سابیہ زینن پر پڑ رہا ہو تو آگر بجو کا قدم اس کے سابی پر پڑ جائے تو گتا فوراً پنچ گر جاتا ہے اور پھر بجو اس کو کھالیتا ہے۔ آگر کوئی مخص بجو کی چربی اپنے بدن پر مل لے تو گتوں کی مصرت سے محفوظ رہے گا۔ آگر بجو کا پیتہ خٹک کرکے بقدر نصف دانق کسی عورت کو بلا دیا جائے تو اس کو ہم بستری سے نفرت ہو جائے گی اور شہوت کلیتا ختم ہو جائے گی۔ آگر بجو کی کھال کی چھانی بناکر غلہ کا نیج اس میں چھان کر بویا جائے تو یہ کھیت ڈٹری کے نقصان سے محفوظ

شہوت کلین ختم ہو جائے گی۔ اگر بجو کی کھال کی چھلنی بنا کر غلہ کا بچ اس میں چھان کر بویا جائے تو سے کھیت ٹڈی کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔ ندکورہ بالا فوائد محمد بن ذکر یا را ذی ؒ کے بیان کردہ ہیں۔ عطار دبن محمد کا قول ہے کہ بجو عنب الثعلب یعنی مکوہ سے بھاگتا ہے للذا اگر عرق مکوہ کی بدن پر مالش کی جائے تو بجو کی مصرت

ے حفاظت ہو جاتی ہے۔ جو مخص بجو کی کھال اپنے پاس رکھ لے اس کو کتے نہیں بھونک سکتے۔ اگر بجو کے پتا کو بطورِ سرمہ استعال کرس تو آنکھوں کی دھند اور پانی اتر نے کو فائدہ کر تاہے اور اس سے آنکھوں کی روشنی تیز ہو جاتی ہے۔ بجو کی دائن آنکھ نکال کر اور اس کو سات ہوم تک سرکہ میں ڈبو نے کے بعد اگر انگو تھی کے تکینہ کے پنچ رکھ لیا جائے تو جو مخص اس انگو تھی کو پہنے گا اور جب تک اس مخص پر نگاو بد اور چادو وغیرہ اثر انداز نہیں ہوں سے اور اگر اس انگو تھی کو بیانی میں ڈال کر وہ پانی کسی محور کو بلایا جائے تو اس کا سحر (جادہ) ختم ہو جائے گا اور یہ عمل مخلف قتم کے جادوؤں کے لئے بہت نافع ہے۔ بجو کا سراگر برج حمام (کبوتروں کا ممکن) میں رکھ دیا جائے تو اس برج میں کبوتروں کی کثرت ہو جائے گی۔ بجو کی زبان اگر کوئی

پاں میں دان مروہ پان کی مور و بیایا جانے وہ س و مروجودہ کا ہوجات مادورید کی محصہ کے جوردوں ہے۔ یہ بست کے جوروں کے جب کہ بیان آگر کوئی ہے۔ بجو کا سراگر برج حمام (کبوتروں کا مسکن) میں رکھ دیا جائے تو اس برج میں کبوتروں کی کثرت ہو جائے گی۔ بجو کی ذبان آگر کوئی فخص اپنے ہاتھ میں لے لیے اور نہ ضرر پہنچائیں گے۔ چو راور ڈاکو وغیرہ اکثر ایسا کرتے ہیں۔ جس شخص کو بجو کا خوف ہو وہ شخص جنگلی بیاز کی جڑ اپنے ہاتھ میں لے لیے بجو اس کے قریب بھی نہیں آئے گا کیونکہ جنگلی بیاز سے بجو بھاگنا ہے۔ آگر بجو کی گدی کے بالوں کی دھونی کسی بیار بچے کو سات بوم تک دی جائے تو وہ بچہ صحت یاب ہو جائے گا۔

آگر بے خبری میں کسی عورت کو بجو کاذکر تھس کر بلادیا جائے تو اس عورت کی شوت بالکل ختم ہو جائے گی اور جو مخص بجو کی شرمگاہ کا بچھ حصہ اپنے گلے میں بطور تعویز ڈال لے تو ہر کوئی اس سے محبت کرنے لگے گا۔ بچو کے دانت کو آگر بازو میں بائدھ لیا جائے تو نسیان ختم ہو جائے گا اور دانتوں کے درو میں بھی ایسا کر تافا کدہ مندہ ہے۔ آگر کمیال پر بچو کی کھال چڑھائی جائے اور پھراس سے وہ غلہ باپا جائے جو بچے کا ہو تو جس کھیت میں ہے بچے بویا جائے گاوہ کو کست تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ بچو کی ایک عجیب خاصیت ہے ہو وہ غلہ باپا جائے جو بچے کا ہو تو جس کھیت میں ہے بچ بویا جائے گاوہ کو بی جو جاتا ہے اور جو مخص اپنے ہاتھ میں حنظل (اندرائن) کے لے بچو اس مخض سے دور بھاگ جائے گا۔ آگر کوئی مخص اپنے بدن پر بچو کی چہلی کی مالش کر لے تو وہ کوں کے کا شنے سے مامون رہے گا۔ اگر کوئی مخص اپنے بدن پر بچو کی چہلی کی مالش کر لے تو وہ کوں کے کا شنے سے مامون رہے گا۔ اگر کوئی مخص اپنے بدن پر بچو کی چہلی کی مالش کر لے تو وہ کوں کے کا شنے سے مامون رہے گا۔ اس جگہ بال نہیں جتا۔ آگر کوئی مخص بجو کا تضیب سکھا کر اور پیس کر بقد روانق فی لے تو اس کی شہوت جماع برا تگیختہ ہو اور عور توں سے کھی اس کادل نہ بھرے۔

ایک حکیم کا قول ہے کہ آگر بجو کا پتانصف درہم کے بقد رنصف درہم شد کے ساتھ ملاکر ٹی لیا جائے تو سراور آتھوں کے جملہ امراض سے شفاء حاصل ہوگی اور نزول ماء کو خاص فائدہ ہو گااور انتشار (ایستادگی ذکر) میں بھی اضافہ ہو گا- اور آگر اس کا پتہ شمد میں ملاکر آتکھ میں لگایا جائے تو اس میں جلاء اور خوبصورتی پیدا ہوگی- بیہ دوا جنٹی پرانی ہوگی آتی ہی بستراور مفید ہوگی- حکیم ماسرحوب کا قول ہے کہ بچوکے پتہ کو آتکھوں میں بطور سرمہ استعمال کرنے سے تیرگی اور پانی بہنے کو فائدہ ہو تا ہے۔

بجو کی ایک نادر خاصیت جس پر تمام اطباء کا انفاق ہے یہ ہے کہ اس کی داہنی ران کا بال جو اس کی سرین کے قریب ہو اکھاڑ کر جلانے کے بعد اس کو پیس کر زیتون کے تیل میں ملالیا جائے اور پھراس کو ایسے مخص کے لگایا جائے جس کے بغا(وہ پھوڑایا زخم جس میں رہم جمع ہوگئی ہو) ہو تو وہ بغا(زخم) اچھا ہو جائے گا اور اگر مادہ بجو کا بال لے کریہ عمل کیا جائے تو الثااثر ہوگا اور اچھے محض کو بیار کردے گا۔علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ یہ عجیب عمل متعدد بارکا آزمودہ ہے۔

بجو کی خواب میں تعبیر ا خواب میں دوہ ہو کا دیکھنا کشف اسرار اور فضول کاموں میں پڑنے کی علامت ہے۔ بعض ادقات نر بجو کو خواب میں دھوکہ دہی مراد ہوتی ہے اور بھی جادوگر عورت مراد ہوتی ہے۔ ارطامیدورس کی رائے ہیہ ہے کہ بجو سے خواب میں دھوکہ دہی مراد ہے۔ جو محض خواب میں بجو پر سوار ہو جائے اس کو سلطنت حاصل ہوگی۔ واللہ اعلم۔

## ابه ضبة

(سیس)باب الدال میں دراج کے عنوان سے گزرچکا-

## الضرغام

(شیریبر) الصنوعام: ابو المظفر سمعانی نے اپنے والد سے بہت ہی عمدہ بات نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن نصر الواعظ الحیوان کو بیر کتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک واقعہ کی وجہ سے بہت ہی خالف اور روپوش تھا اور خلیفہ کی جانب سے میری · تلاش ہو رہی تھی۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بالاخانہ میں کری پر بیٹھا ہوا پچھ لکھ رہا ہوں اتنے میں ایک مخص میرے سامنے آگر کھڑا ہو گیااور کہنے نگا کہ جو پچھ میں بولوں اسے لکھو۔ چنانچہ اس نے درجے ذیل اشعار پڑھے م

إِذْ فَعْ بِصَبْرِكَ حَارِثَ الْأَيَّامِ وَمُرْجِ لُطْفَ الْوَاحِدِ الْعَلَّامِ ترجمہ: حوادث روزگار کو صبرے دفع کر اور خدائے واحد علام کی مہرمانی کی امید رکھ-

لاً تَيْأْسَنَّ وَإِنْ تَضَايَقَ كَرْبُهَا وَرَمَاكَ رَيْبٌ صُرُوفُهَا بِسَهَامِ ترجمہ: اور ناامید مت ہو اگر چہ مصائب کی سختی تنگی پکرجائے اور ان حوادث کے تیر تیرے اوپر بڑنے لگیں۔ فَلَهُ تَعَالَى بَيْنَ ذَٰلِكَ فَرْجَةٌ تُخْفى عَلَى الْأَبْصَارِ وَالْأَوْهَام ترجمہ:۔اس تنگی کے درمیان اللہ تعالی کے بہال آسانی ہے جو آئکھوں سے او جھل اور وہم و گمان سے مخفی ہے۔ كُمْ مَنْ نَجِي بَيْنَ أَطْرَافِ الْقَنَاء

وَفَرِيْسَةٌ سَلَمَتْ مِنَ الضَّرْعَامِ ترجمہ: کتنے لوگ ہیں جو نیزوں کی نوک ہے رکی جاتے ہیں اور کتنے جانور ہیں جو شیروں کے چنگل سے صحیح وسلامت نکل

آتےیں۔

فرماتے ہیں کہ جب صبح موئی تو منجانب الله کشائش پینی اوروہ خوف دور موگیا-

علامه طرطوشی کی کتاب "سراج الملوک" میں ذکور ہے کہ عبداللہ بن حمدول نے بیان کیا ہے کہ جب خلیفہ متو کل دمشق بنچ تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ ایک دن وہ گھوڑے پر سوار ہو کر خلیفہ بشام بن عبدالملک بن مروان کے رصافہ میں بنیج اور اس کے محلات دیکھے۔جب وہ باہر نکلے تو کھیتوں انسرول اور درختوں کے درمیان ایک پرانادیر نظر آیا۔خلیفہ اس دیر میں داخل ہو گئے جب وہ اس میں گھوم رہے تھے تو دیکھا کہ اس کے صدر دروازہ پر ایک کتبہ چیپاں ہے آپ نے اس کو اکھاڑ کر دیکھاتو اس میں یہ اشعار

تُلاعِبُ فِيهِ شِمَالٌ وَ دَبُورٌ آيَامُنْزَلا بِالدِّيرِ اصَبَحَ خَالِياً ترجمہ: در کیمووہ دریکامکان خالی پرا ہواہے اور اس کے اندرباد شال وباد جنوب اٹھکیلیال کر رہی ہیں۔

وَلَمْ تَتَبِخْتَرُ فِيْ فَنَائِكَ حُوْرٌ كَانَّكَ لَمْ يَسْكَنْكَ بِيْضٌ اَوْ اِنْسٌ ترجمه: اوراے مکان توابیا ہو گیا گویا تیرے اندر خوب صورت اور اُنس دینے والی عور تیں بی بی نہ تھیں اور نہ ہی سیاہ چیثم حسین عورتیں تیرے صحن میں نازوانداز سے چلی تھیں۔

صَغِيْرُهُمْ عِند الْأَنَامِ كَبِيْرٌ وَٱنْبَاءُ ٱمْلاَكِ غَوَاشِمْ سَادَةً ترجمه: . اور شنراد گان جو جنگ جو اور سردار تھے اور ان کا چھوٹا بھی لوگوں کی نظر میں بڑا تھا۔

إِذَا لَبِسُوْا اَدْرَعُهُمْ فَعَوَابِسٌ وَإِنْ لَبِسُوْا تِيْحَانَهُمْ فَلَهُوْرٌ ترجمه: جب ده اپنی زرمیں بہن لیتے ہیں تو ترش ہو جاتے ہیں اور جب اپنے سروں پر تاج رکھ لیتے ہیں تو چود هویں رات کاچاند معلوم ہوتے ہیں۔

وَٱيْدِيهِمْ يَوْمَ الْعَطَاءَ بَحُوْرٌ عَلَى أَنَّهُمْ يوم اللِّقَاءَ دَرَاغِهِمْ

ترجمہ:۔علاوہ ازیں وہ جنگ کے دن شیر ہوتے ہیں اور بخشش کے دن ان کے ہاتھ مثل سمندر کے ہوتے ہیں-وَفِيْكَ اِبْنُهُ يَادِيْرُ وَهُوَ اَمَيْرُ لْيَالِيْ هِشَامٌ بِالرُّصَافَةِ قَاطِنٌ ترجمه: بشام کی راتیس زصافه میں خوشگوار تھیں اور اس کالڑکا تیرے اندر اے دیر امیر تھا۔ إِذَالدَّهْرُ غَضَّ وَالْخِلاَفَةُ لُدُنَةٌ وَعَيْشُ بَنِيْ مَرْوَانَ فِيْكَ نَضِيْرٌ ترجمه: . جبکه زمانه سازگار اور خلافت نرم تھی اور بنی مروان میں تیری زندگی ترو تازہ تھی۔ بَلْى فَسْقَاكَ اللَّهُ صَوْبَ غَمَامَةٍ عَلَيْكَ بِهَا بَعْدَ الرَّوَاحِ بَكُورٌ ترجمہ: الله تعالی تجھ کو باول کی بارش سے سیراب کرے تجھ پر اس کے ساتھ شام کے بعد صبح ہے۔ تَذَكَّرُت قَوْمِيْ خَالِياً فَبَكَيْتُهُمْ بِشَجْوٍ وَمِثْلِيْ بِا الْبُكَاءَ جَلِيْلًا ترجمہ: میں نے اپنی قوم کو تنائی میں یاد کیاتو میں ان پرغم کی وجہ سے رودیا اور مجھ جیسا فخص رونے کا زیادہ مستحق ہے۔ لَهَا ذِكْرُ قَوْمِيْ أَنة وَزَفِيْرٌ فَعَذَيْتُ نَفْسِيْ وَهِيَ نَفُسٌ إِذَا جَرَىٰ ترجمہ: یس میں نے اپنے والد کو تسلی دی اور بیانفس ہے جب اس کے سامنے میری قوم کا قصہ چھرجاتا ہے تو اس کے لئے کراہنااور مصیبت ہے۔ لَهُمْ بِالَّذِي تَهْوى النَّفُوسَ يَدُوْرُ لَعَلَّ زَمَانًا جَارِ يَوْمًا عَلَيْهِمْ ترجمہ:۔شاید زمانہ نے ان پر ایک روز ظلم کیا ہے۔ اس وجہ سے وہ خواہشات جو دلی ہیں وہ بھی پوری نہیں ہو کیں۔ وَيُطْلَقُ مِنْ ضَيْقِ الوِثَاقِ اَسِيرٌ فَيفرَحُ مَخْزُوْنٌ وَينعم بَائشٌ ترجمہ: پس غمزدہ خوش اور محتاج صاحب نعمت ہو تاہے اور رسی کے پھندے سے قیدی آزاد ہو جاتا ہے۔ رُويْدَكَ اَنَّ الْيَوْمَ يتبعُهُ غَدٌّ وَإِنَّ صَرُوفَ الدَّائراتِ تَدُورٌ

رُونِدَكَ اَنَّ الْيَوْمَ يَتِبِعُهُ عَدُّ وَإِنَّ صَرُوفَ الدَّائِراتِ تَدُورٌ لَرَجِمَدَ. تَيْرِي رَفْنَارِيهِ ہِ كَهِ آج كِبِعِد كُل آنے والى ہے اور بلاشبہ مصائب كى جولانياں گروش كررى ہيں۔ جب متوكل نے ان اشعار كو پڑھاتوان كو بدشكونى سجھ كر ڈرگيا اور دير كے راہب سے پوچھے لگا كہ يہ اشعار كس نے لكھے ہيں۔ راہب نے جواب ديا كہ مجھ كو اس كاعلم نہيں۔ چنانچہ جب متوكل بغداد پنچا تو تھوڑے ہى عرصہ كے بعد اس كے لڑكے متصر نے اس كو قتل كر ديا۔ اس كے قت بيان كر چكے ہيں۔ اس كو قتل كر ديا۔ اس كے قت بيان كر چكے ہيں۔

ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں شابشتی کے حالات میں لکھا ہے کہ ذکورہ بالا واقعہ رشید کا ہے اور آگے لکھا ہے کہ شابشتی کی نبیت س جانب ہے معلوم نہیں ہوسکا۔

## اكضريش

(چکور جیساجانور) المضریش: اس کابیان باب الطاء میں طیہوج کے عنوان سے آئے گا- اس کے بارے میں ایک مثل مشہور ہے کہ "اکٹسل مِنَ العَشَرِیس" (ضرایس سے زیادہ کابل) اس کی وجہ سے کہ میہ کابلی کی وجہ سے اپنے ہی بچوں پر پاخانہ کر دیتا ہے-

# اكضَّغْبُوْسُ

(لومړی کابچه)

# اكضِّفُدَعُ

(ميندُك) الضِّفْدَع: خصر كوزن ير بكسر الضادو سكون الفاءو العين وبينهما دال ممله-

اس کی جمع صفادع اور مونث کے لئے صفدعة بولاجاتا ہے۔ عوام اس کو دال کے فتح کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ خلیل کا قول ہے کہ کلام عرب میں چار حرفول کے علاوہ اور کوئی لفظ فعلل کے وزن پر بنیں آتا۔ وہ چار لفظ بید ہیں (۱) درہم (۲) هجرع جمعتی طویل (۳) صلح جمعتی بلند ذہین (۲) بلتم۔ ابن صلاح کا قول ہے کہ اس میں لغت کے اعتبار سے دال پر کسرہ مشہور ہے اور عوام کی زبان پر دال پر فتح مشہور ہے اور بعض ائمہ لغت نے اس کا انکار کیا ہے۔

بطلیوسی نے ادب الکاتب کی شرح میں لکھا ہے کہ وال کے ضمہ کے ساتھ ضفدع بھی منقول ہے اور وال پر فتح بھی منقول ہے اور مطرزی نے اس کو بیان کیا ہے۔

کفامیہ میں مذکورے کہ مینڈک کو علجوم بھی کہتے ہیں۔ مینڈک کوابو المسیح'ابو ہمیرہ'ابو معبداورام ہمیرہ بھی کماجا تا ہے۔ ایم مقد مقد سے ایم ایم ایم کا ایم دورہ اور دورہ اور المسیح'ابو ہمیرہ'ابو معبداورام ہمیرہ بھی کماجا تا ہے۔

مینڈک مخلف فتم کے ہوتے ہیں۔ بعض سفاد تینی جفتی سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض بغیر سفاد کے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی پیدائش ایسے پاندوں سے ہوتی ہے جو ہتے نہیں اور گندے ہوتے ہیں۔ نیز ہارش کے بعد بھی ان کی پیدائش ہوتی ہے حتی کہ بارش کے بعد سطح آب پر ان کی کثرت سے ایسا محسوس ہو تاہے کہ بادل سے برسے ہیں۔ یہ کثرت نراور مادہ کے مادہ تولید کا کھل نہیں ہے بلکہ یہ محض اس قادرِ مطلق کی صناعی کا کرشمہ ہے کہ اس نے مٹی ہیں ایسی ضاصیت رکھ دی ہے کہ اس سے گھڑی بھر ہیں ان کا ظہور ہوتا ہے۔ مینڈک ان حیوانات ہیں ہے کہ جن ہیں بڑی نہیں ہوتی۔ بعض مینڈک بولتے ہیں اور بعض نہیں بولتے۔ جو بولتے ہیں ان کی آواز ان کے کانوں کے پاس سے نکلتی ہے۔ جب مینڈک بولئے کا ارادہ کر تا ہے تو اپنے نیچے کے جڑے کو پانی میں واضل کرتا ہے اور جب اس کے منہ میں پانی بھر جاتا ہے تو بولنا بند کر ویتا ہے۔ ایک شاعر جو قلت کلام پر عمل کا شکار ہوا تھا اس نے بہت ہی محمدہ شعر کما ہے۔

قَالَتِ الضِفْدَعُ قَوْلا فَسَرَّنَهُ الْحُكَمَاءُ فِي فَعِي فَعِي مَاءٌ وَهَلْ يَنْطِقُ مَنْ فِي فِيْهِ مَاءٌ ترجمہ: مینڈک نے ایک بات کمہ دی اور حکماء نے اس کی تغییر کردی - میرے منہ میں پانی ہے اور بھلاجس کے منہ میں پانی ہووہ کہیں بولتا ہے۔

عبدالقاہر کا قول ہے کہ سانپ مینڈک کی آواز ہے اس کا سراغ لگاکر اس کو پکڑ کر کھالیتا ہے اور اس کے متعلق میہ شعر پڑھا

یَجْعَلُ فِی الْاَشْدَاقِ مَاءً یُنْصِفُهٔ حَتٰی یُنقِ وَالنَّقِیْقُ یَنْطَفُهٔ ترجمہ: وہ اپنے جبڑوں میں بقدر نصف پانی بھرتا ہے حتی کہ بولنے لگتا ہے اور سے بولنای اس کو تباہ کر دیتا ہے ( یعنی جب مینڈک چلاتے ہیں تو سانپ ان کی آواز کا پیچھاکر تاہے اور ان کو پکڑ کر کھالیتا ہے)۔

ایک دو سرے شاعر کاشعرے<sup>۔</sup>

فَدَل عَلَيْهَا صَوْتُهَا حَيَّةَ الْبَحْرِ ضَفَادِعٌ فِي ظُلْمَاءِ لَيْلِ تَجَاوَبَتُ

ترجمہ:۔ رات کی تاریکی میں مینڈکوں نے باہم گفتگو کی پس ان کی آواز نے سمندر کے سانپ کو ان کا پت دے دیا۔

"حية البحر" اس افعي سانپ كو كت بين جو خشكي مين بيدا موتا ب اور خشكي و سمندر دونون جكه زندگي بسركرتا ب جيساكه ما قبل میں بیان ہوا۔ بعض مینڈکوں کو دیگر جنگلی جانوروں کی طرح آگ کو دیکھ کر بڑی جیرت ہوتی ہے اور یہ بولنا چھوڑ دیتے ہیں اور برابر آگ کو تکتے رہتے ہیں۔جب مینڈک پیدا ہوتا ہے تو باجرے کے دانوں کے مانند پانی پر پھیلا ہوا ہوتا ہے اورجب پانی سے برآمد ہو تا ہے تو دعموص (سنگ ماہی) کی صورت میں ہوتا ہے۔اس کے بعد اعضاء بننے شروع ہو جاتے ہیں۔

حديث مين ميندك كاتذكره:

ابن عدى كى "الكامل" ميں عبدالرحمٰن بن سعد بن عثان بن سعد القرظ موذن نبى كريم صلى الله عليه وسلم كے حالات زندگى ميں حفرت جابر ہے مروی ہے:۔

دنی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو محض حرم میں مینڈک کو مار ڈالے-اس کے ذمہ بکری کامعدقہ ہے خواہ

وه مارف والامحرم مويا طلال مو"-

حضرت سفیان کا قول ہے کہ مینڈک سے زیادہ ذکر اللہ کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ "الکامل" میں بی حماد بن عبید کی سوائح میں ہے کہ انہوں نے جابر جعفی عن عکرمہ کے حوالہ ہے حضرت ابن عباس رمنی الله عنماکا بیہ قول نقل کیا ہے کہ ایک مینڈک نے خونب خداوندی کے باعث اپنے آپ کو آگ میں ڈال لیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اس کے اجر و ثواب کے طور پر تمام مینڈکوں کو پانی

کی ٹھنڈک عطافرمائی اور اس کے بولنے کو تنبیج کے قائم مقام بنادیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنمانے فرمایا۔ دنی کریم صلی الله علیه وسلم نے مینڈک مرداور شد کی تھیوں کو مارنے سے منع فرمایا"-

مولف فرماتے ہیں کہ حماد کی اس کے علاوہ کوئی اور حدیث ہم نے نہیں سن- امام بخاری کا قول ہے کہ حماد کی حدیث صحیح نہیں

ہے۔ ابو عاتم کتے ہیں کہ حماد صحیح الحدیث نہیں ہے۔

مینڈک کی حضرت داؤد علیہ السلام ہے گفتگو | "کتاب الذاہر" مصنفہ عبداللہ القرطبی میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت واؤد علیه السلام نے فرملیا کہ آج کی رات میں اللہ تعالی کی الی تسیع بیان

کروں گاجو اس کی مخلوق میں کسی نے نہ کی ہو گی۔ بیہ من کر ایک مینڈک نے جو آپ کے گھر کی حوض میں رہتا تھا پکار کر کہا کہ اے واؤد کیا آپ اللہ کی بارگاہ میں اپنی تنبیع پر فخر کرتے ہیں حالا نکہ مجھ پر ستر سال گزر گئے اور میری زبان ذکر اللی سے خشک نہیں ہوئی۔

علاوہ ازیں دس راقیں گزر چکی ہیں کہ میں نے ابھی تک نہ کوئی سبزی چکھی ہے اور نہ پانی پیا ہے۔بس دو کلمے میری زبان پر جاری ہیں۔ معرت داؤد علیہ السلام نے دریافت فرمایا وہ دو کلے کون سے ہیں؟ تو مینڈک نے تایا "مَسبَّحًا بِكُلِّ لِسَانِ وَمَذْكُوْرًا بِكُلِّ مَكَانِ " بيه من كر حضرت واؤد عليه السلام كے ول ميں خيال آيا كه ميرے لئے بيه ممكن نہيں ہے كہ ميں ان سے زيادہ بليغ الفاظ ميں

الله كى تتبيع بيان كرول-

۔ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بہمق نے شعب الایمان میں حضرت انس سے نقل کیاہے:۔

" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمائے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک بار اپنے دل میں گمان کیا کہ جیسی حمہ 'اللہ ک میں کر تا ہوں الیک کوئی نہ کر تا ہوگا۔ آپ اپنی محراب میں بیٹھے ہوئے تنے اور آپ کے قریب ایک حوض تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ اس نے آپ ہے کہا کہ اے داؤد! ذرا اس مینڈکی کی آواز سنو کہ کیا کہ رہی ہے؟ چنانچہ آپ نے کان لگاکر اس کی آواز سنی تو وہ کہ رہی تھی" شبہ خانک وَبِحَمْدِكُ و منتھی عِلْمكَ "فرشتہ نے پوچھا کہ اب تا کے کیا خیال ہے؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس ذات پاک کی قتم جس نے مجھے نبوت سے نواز ا

علامہ حافظ جعفر بن محمر بن الحن الغربانی کی تصنیف "فضل الذکر "میں حضرت عکرمہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مینڈک کاٹرانا اس کی تشبیع ہے۔ اس کتاب میں میہ بھی لکھا ہے کہ اعمش نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ انہوں نے دروازہ بند ہونے کی آواز سن کر فرمایا کہ یہ دروازہ کی تشبیع ہے۔

فائدہ:۔ رئیس ابن سیناکا قول ہے کہ جس سال مینڈکول کی تعداد معمول سے زیادہ ہو جائے توبید وہاکی آمد کی دلیل ہے۔

سره به رسین میں اور میں ہے۔ اس میں میں میں میں میں اندے دیتا ہے اور اس کی دو قشمیں ہیں (۱) جبلیہ (۲) مائیہ۔

قلب انسانی میں شیطان کا ممکانہ ان مخشری نے کتاب الفائق میں حفزت عمربن عبدالعزیز سے نقل کیا ہے کہ ایک مخض نے استانی میں شیطان کا محکانہ دکھا دیا جائے۔ چنانچہ

اس نے خواب میں ایک بلوری (شیشہ کا) انسان دیکھاجس کا اندرونی حصہ باہر سے صاف نظر آرہا تھا اور شیطان مینڈک کی صورت میں بیٹھا ہوا اس بلوری انسان کے اندر نظر آیا اور مجھمر کی طرح اس شیطان کے ایک سونڈ بھی گئی ہوئی نظر آئی جس کو اس نے اس انسان کے داکمیں مونڈ ھے میں داخل کر رکھا ہے جو بقلب تک پنچی ہوئی ہے اور اس سے انسان کے دل میں وسوسے آرہے ہیں جب انسان اللہ کاذکر کر تاہے تو شیطان اس سونڈ کو سکیٹر کر ہیجھے ہٹالیتا ہے۔ اس کا مزید تذکرہ انشاء اللہ باب الکاف میں اس عنوان کے تحت سمیلی کے کلام میں آئے گا۔

مینڈک کا شرعی تھم مینڈک کا کھانا حرام ہے کیونکہ اس کے مارنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:۔

سنن بہتی میں سل بن سعد عدی سے مروی ہے:۔

''نی کریم صلی الله علیہ وسلم نے پانچ جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا ہے' چیونٹی' شد کی مکھی' مینڈک' لٹورا اور ، ، ، ''۔

مند ابو داؤوطیالی منن الی داؤد انسائی اور حاکم میں عبد الله بن عثمان تیمی کی به روایت منقول ہے:۔

"ایک طبیب نے نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کو دوا میں ڈالنا ہے تو حضور نے اس کو مارنے سے منع فرمایا-

پس حدیث ند کور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کااس کو منع فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا کھانا حلال نسیس ہے اور بیران

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جانوروں میں شامل نہیں ہے سمندری جانوروں کو مباح قرار دیا گیا ہے۔

الورون میں سال میں ہے ممکدری جا وروں و عب طرور ہو یا ہے۔ بعض فقهاء کا قول ہے کہ اس کی حرمت کی علت سیر ہے کہ ارض وساء کی تخلیق سے پہلے مینڈک اُس پانی میں جس پر اللہ تعالی

کاعرش تفاالله تعالی کاپروسی تھا۔ معاد مصدور میں میں مصروب کا مسابقہ مضروبات کا مسابقہ کا مسابقہ کا مسابقہ کا مسابقہ کا مسابقہ کا مسابقہ کی کا

ابن عدی نے حعزت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنماہے روایت کی ہے:-ونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاار شاد ہے کہ مینڈک کو مت مارواس لئے کہ اس کاٹرانا تنہیج ہے"-

'' بی کریم مشی اللہ علیہ و مہم کاار ساد ہے کہ متیندک تو مت ہاروہ ن سے نہ ان کا کربا ہی ہے۔ سلمی کہتے ہیں کہ میں نے اس مدیث کے متعلق دار قطنی سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ بیہ ضعیف ہے۔ میری (علامہ

دمیری کی) رائے میں صبح بات سے کہ یہ روایت حضرت عبدالله ابن عمررضی الله عنما پرمو قوف ہے۔ خطاف کے عنوان میں زمحشری کا بیہ قول گزر چکا ہے کہ مینڈک اپنے ٹرانے میں کہتا ہے "سبحان المملک القدوس" اور

خطاف کے عنوان میں زختری کا یہ قول گزر چکا ہے کہ مینڈک آپے برائے یں ہماہے سبعت الطلب العلاق الدور علام الزر چکا ہے کہ مینڈک کو مت مارواس لئے کہ جب مینڈک کاگزراس آگ پر ہواجس میں نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا تھاتو مینڈک آپ مند میں پانی بھرکر اس آگ پر چھڑک رہے تھے۔

۔ شفاء الصدور میں حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص سے مروی ہے:-... برای میں میں اللہ میں العام میں العام ہے: اللہ میں العام ہے: اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں ا

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مینڈکوں کو مت مارو کیوں کہ ان کاٹرانات ہے ہے" -بانی میں مینڈک کے مرجانے کا تھم اپنی میں مینڈک کے مرجانے سے پانی ٹاپاک ہوجاتا ہے جس طرح دیگر غیرماکول جانوروں بانی میں مینڈک کے مرجانے کا تھم ا

بائی میں مینڈک کے مرجانے کا عمم اسے کا عملے کے مرجانے سے ناپاک ہوجاتا ہے۔ کفایہ میں ماءور دی کے حوالہ سے ایک قول سے نقل کیا ہے کہ مینڈک مرنے سے بانی ناپاک نہیں ہو تالیکن ہمارے شیخ نے اس حوالہ کو غلط قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ حاوی اور دیگر

کتب میں اس قول کا کمیں ذکر نہیں ہے-مینڈک جب ماء قلیل میں مرجائے تو امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم اس کوغیر ماکول مانتے ہیں تو بلااختلاف پانی اس سے

مینڈ ک جب ہاء میں میں مرجامے تو اہم تودی مرہائے ہیں تہ بب م ہن تو یرن وں بسے بنی ربعہ معلی ہی تا ہو جائے پاپاک ہو جائے گااور مام وردی نے اس میں دو قول نقل کئے ہیں۔ اول میہ کہ دیگر نجاستوں کی مانند اس سے بھی پانی ناپاک ہو جائے موں میں کہ درب یہ ذریک اور معضوعہ سرویں سرمانی طاک نہیں ہو گا۔ سلا قول اصح ہے۔

گا۔دوم یہ کہ پوکے خون کی ماند یہ معنوعتہ ہے اس سے پانی عاباک نہیں ہوگا۔ پہلا قول اصح ہے۔ جب مسیلہ کذاب کے قتل کے بعد بمامہ کا وفد حضرت ابو بحر وفد بمامہ کی حضرت صدیق اکبر کے دربار میں حاضری مدیق کے دربار میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے دریافت کیا کہ

تمهارا صاحب (مسلم) كياكهاكر تا تفا- وفدك لوكول نے پہلے قربتانے سے معذرت كى محرجب آپ نے اصرار فرمايا اور كهاكه ضرور بتاؤ توانسوں نے كهاوہ يه كهاكر تا تھا: "يَاضِفَدَعُ إِبْنَةُ ضِفْدَعٍ كُمْ تَنَقِيْنَ أَعْلاَكَ فِي الْمَاءِ وَأَسْفَلَكَ فِي الْطِيْنِ لاَ أَشَّارِبَ تَمْنَعِيْنُ وَلاَ الْماء تَكُذُرِيْنَ" - (اے ميندُكول كى بينى ميندُكى! توكب تك رُرُكَ جائے گى - تيرا اوپر كا حصد پانى بين اور نيچ كا حصد پانى ميں ہے تونہ پانى پينے والے كوروكتى ہے اورنہ پانى كو كدلاكرتى ہے)

ضَفَادَع فِى ظُلَماء لَيْلٍ تَجَاوَبَتُ فَدَلُ عَلَيْهَا صَوْتُهَا حَيَّة الْبَحْرِ محكمه دلائل وبرابين سے مزين متنوع ومنفرد كتب پر مشتمل مفت آن لائن مكتبه ترجمہ: مینڈکوں نے تاریک رات میں باہم گفتگو کی پس ان کی آوازنے سانپ کو ان کا راستہ تا دیا۔

یہ شعر گذشتہ صفحات پر گزر چکا ہے۔ یہ شعرایا ہی ہے جیسا کہ اہل عرب کا یہ قول ہے "عَلَی اَ هَلِهَا دَلَّتُ بَرَاقِشُ" (براقش نے ایپ اصل کا پنہ تناویا) اس مثال کا پس منظریہ ہے کہ ایک کتیانے چوپاؤں کے کمروں کی آواز س کران کو بھوکنا شروع کر دیا۔ اس کے بھو نگنے ہے ان کو اس کے قبیلہ کو ہلاک کر دیا۔ حزہ ابن بیض شاعر نے کہا ہے ۔

اس کے بھو نگنے ہے ان کو اس کے قبیلہ کا علم ہو گیا اور ان چوپاؤں نے اس کے قبیلہ کو ہلاک کر دیا۔ حزہ ابن بیض شاعر نے کہا ہے ۔

ام یکٹن عن جِعَایَة لَجِقَنی لاَ یَسَادِی وَلاَ یَمِیْنِی جَنَعَیٰی جَنَعَیٰی جَنَعَیٰی جَنَعَیٰی جَنَعَیٰی جَنَعَیٰی جَنَعَیٰی جَنَعَیٰی ترجمہ: ۔ کی جرم کی بنا پر جس کا ارتکاب مجھ سے ہوا ہو شیں ہوا میرے دائیں جانب سے اور نہ بائیں جانب ہے۔

بَلْ جَنَاهَا اَتَّ عَلَی کَوِیْج وَعَلٰی اَ هَلِهَا بَرَاقِشُ تَجُنِیٰ وَعَلٰی اَ هَلِهَا بَرَاقِشُ تَجُنِیْ

ترجمہ: بلکہ زیادتی کی ہے بھائی نے اپنے شریف بھائی پر اور اس شریف بھائی کے اہل وعیال پر-

مینڈک کے طبی فوائد اس بھی ہے۔ اپنی کتاب "الارشاد" میں لکھا ہے کہ مینڈک کا گوشت خون میں فساد اور خونی پیچش کر تا ہے۔ مینڈک کا گوشت خون میں فساد اور خونی پیچش کر تا ہے۔ اور اس کے کھانے سے جسم کارنگ متغیراوزبدن پر ورم ہو جاتا ہے اور عقل میں فقور آتا ہے۔ ماحب میں الخواص کابیان ہے کہ جنگلی مینڈک کی چربی آگر دانتوں پر رکھ دی جائے تو بالڈی میں ابال نہیں آئے گا۔ آگر مینڈک کو سائے میں سکھا کر اور کوٹ کر معطمی کے ساتھ پکایا جائے۔ بعد ازاں جس جگہ کے بال صاف کرنے ہوں اس جگہ کو چونے اور بڑتال سے صاف کرے اس دواکولگایا جائے تو پال نہیں آگیں گے۔

آگر ذندہ مینڈک شراب خالص میں ڈال دیا جائے تو مرجا تا ہے لیکن آگر اس کو ٹکال کرصاف پانی میں ڈال دیا جائے تو دوبارہ زندہ ہوجا تا ہے۔

محمہ بن ذکریا رازی سے منقول ہے کہ آگر مینڈک کی ٹانگ نقرس کے مریض کے بدن پر افکادی جائے تو درد بیں سکون ہو جاتا ہے اور آگر کوئی عورت پانی کامینڈک لے کر اور اس کامنہ کھول کر تین بار اس کے منہ میں تھوک کر اس کو پانی میں ڈلوا دے تو وہ عورت کبھی حالمہ نہیں ہوگی۔

اگر مینڈک کو کچل کر کیڑوں کے کامٹنے کی جگہ پر رکھ دیا جائے تو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ مینڈک کی ایک عجیب خاصیت سے ہے کہ اگر اس کو دو برابر حصوں میں سرسے نیچے تک پھاڑا جائے اور اس وقت اس کو کوئی عورت دیکھے لے تو اس کی شہوت میں زیادتی ہو اور مردوں کی جانب اس کامیلان بڑھ جائے گا۔

آگر کسی سوتی ہوئی عورت پر اس کی زبان رکھ دی جائے تو جو پچھ اس عورت کو معلومات ہیں سب اگل دے گی۔ آگر اس کی زبان رکھ دی جائے جس پر چوری کا الزام ہو تو آگر اس نے چوری کی ہوگی تو وہ اس کا قرار کرلے گا۔ جس جگہ کے بال اکھاڑے گئے ہوں اس جگہ آگر مینڈک کا خون لگا دیا جائے تو پھر اس جگہ بال نہیں جمیں گے اور جو مخفص اس کا خون اگلا دیا جائے تو پھر اس جگہ بال نہیں جمیں گے اور جو مخفص اس کا خون اپنے چرے پر مل لے تو تمام لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے۔ آگر اس کا خون مسوڑ ھوں پر مل دیا جائے تو دانت بغیر کسی دقت کے اکھڑ جائیں۔

مینڈکوں کے شورسے حفاظت کی تدبیم اِن قروین کا قول ہے کہ میں موصل میں تھااور وہاں میں اپنے ایک دوست کے پاس اس مینڈکوں کے شورسے حفاظت کی تدبیم اے باغ میں تھااس دوست نے اپنے باغ میں حوض کے پاس ایک قیام گاہ بنوائی تھی۔

اس حوض میں کافی تعداد میں مینڈک پیدا ہو گئے اور ان کی ٹرٹراہٹ (شور) سے تمام گھروالے پریٹان ہو گئے ان کو خاموش کرنے کے لئے بہت سے بقن کئے مگر کامیابی نہ ملی۔ اتفاقا ایک دن ان کے بہاں ایک مخص آیا اس نے جب مینڈکوں کی ٹرٹر سی تواس نے یہ ترکیب بنائی کہ ایک طشت او ندھاکر کے حوض کے پانی پر رکھ دو۔ چنانچہ ایسانی کیا گیا۔ اس کے بعد پھر بھی مینڈکوں کے ٹرٹرانے کی آواز نہیں آئی۔

محمہ بن ذکریا رازی کا قول ہے کہ جس پانی میں مینڈک ہوں اس پانی پر ایک طشت میں چراغ جلا کر رکھنے سے مینڈک خاموش ہو جاتے ہیں اور پھر بھی نہیں بولتے۔

خواب میں مینڈک کی تعبیر ا خواب میں مینڈک کی تعبیر ا کہ مینڈک نے نارِ نمرود پرپانی ڈال کرایک نیک کام کیا تھا۔

کشر تعداد میں مینڈکوں کا نظر آناعذاب کی علامت ہے اس لئے کہ میہ موٹی علیہ السلام کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:۔

"فَأَرْسَلْنَاعَلَيْهِمُ الْطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالصَّفَادِعَ وَالدَّمَ ايَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ-

(پیر جم نے ان پر طوفان بھیجااور ٹدیاں اور گھن کاکیڑا اور مینڈک اور خون کہ بیہ سب کھلے کھلے معجزے تھے)

نصاریٰ کا قول ہے کہ جو مخص خواب میں اپنے آپ کو مینڈکوں کے ہمراہ دیکھے اس کی زندگی اپنے اقارب اور پڑوسیوں کے ساتھ عمرہ گزرے گی۔ جو مخص خواب میں مینڈک کا گوشت کھالے تواس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ مخص گر فتارِ مصیبت ہو گا۔

ارطامیدورس نے کماہے کہ خواب میں مینڈ کول سے دھو کہ بازدں اور ساحروں کی جانب اشارہ ہوتا ہے۔ جاماس کا قول ہے کہ جو مخص خواب میں مینڈک سے ہم کلام ہو تو اس کو سلطنت حاصل ہوگی۔ کسی شہرسے مینڈ کول کو نکلتے ہوئے دیکھنااس بات کی علامت ہے کہ اس شہرسے عذاب الٰہی اٹھالیا گیاہے۔ واللہ اعلم۔

اَلضُّوْعُ

(ٹر الو) المطنّی غی: اس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ حشرات الارض کی جنس سے کوئی جانور ہے اور مفضل کا قول سے ہے کہ ضوع نر الو کو کہتے ہیں۔ جو ہری کہتے ہیں کہ ضوع رات میں اڑنے والے جانوروں میں سے الو کے قبیل کا ایک جانور ہے اس کی جمع اضواع اور منیعان آتی ہے۔

برون دویات میں ہے۔ الصوع کا شرعی تھم اس کے بارے میں دو قول ہیں اور اضح قول کے مطابق اس کا کھانا حرام ہے جیسا کہ شرع مہذب میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔ رافعی کتے ہیں کہ اس قول کو دیکھتے ہوئے معلوم ہو تا ہے کہ ضوع نرالو کو کہتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ اگر ضوع کے بارے میں کوئی قول یا رائے ہو تو وہ رائے یا قول ہوم میں بھی

آکے فرماتے ہیں کہ اس سے بیہ بھی لازم آتا ہے کہ اگر صوح کے بارے میں کوئی فول یا رائے ہو تو وہ رائے یا نول ہوتم میں جن جاری ہو گا۔ کیونکہ جنس داحد کے نرو مادہ کا تھم ایک ہی ہو تا ہے-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اَلْطِنْیْبُ: کتے جیسی شکل وصورت کا ایک جانور جیسا کہ ابن سیدہ نے بیان کیا۔

الطنسین کُتُ میسی کُتُ اللہ میں کا ایک جانور جیسا کہ این سیدہ نے بیان کیا۔

(سانپ)اَلطَّينلَةُ بوہری نے کہا ہے کہ یہ ایک پتلاسانپ ہو تا ہے۔ خیّد (سانپ) کا تذکرہ باب الحاء یں گزرچکا ہے۔ اَلصیو نُ

(كربه ز-بلاو) الصيون: اس كى جع ضياون آتى ہے- چنانچه حضرت حسان بن ثابت رضى الله عنه فرماتے مين:

عَيْوَنُهُ كَانَ الشَّمْسَ فِي حُجْرَاتِهِ نَجُوْمُ الثَّرَيَّا أَوْ عَيْوَنُ الضياوَنِ

ترجمہ: وہ چاہتاہے مویا کہ اس کے حجروں میں سورج یا ثریا کے ستارے یا بلیوں کی آنکھیں ہوں۔

الل عرب كمت بين "ادَبُّ مِنَ الصيونِ" بلي كى طرح دب باول (ب آواز) چلن والا-

چنانچه شاعر کهتاہ<sup>ے</sup>

یکُٹُ بِاللَّیْلِ لِجَارَاتِهِ کَضَیْوَنِ رَبِّ اِلٰی قَرْنَبِ ترجمہ:۔ وہ اپنی ہمسایہ عورتوں کے پاس رات کے وقت دبے پاؤں جاتا ہے جیسا کہ بلی چوہوں کی طرف دبے پاؤں جاتی ہے۔

نیز عرب سه بھی کہتے ہیں "اَصْیَدُ مِنْ صَیْوَنِ" (بلاوَ سے زیادہ شکاری اور اَزُنٰی وَ اَنْزُیْ مِنْ صَیْوَنِ" (بلاوَ سے زیادہ زانی اور جفتی نے والا)

خاتمہ: - صقلی کتے ہیں کہ صرف تین اساء ایسے ہیں جن میں یاء ساکن کے بعد واؤ مفتوحہ ہے وہ تین اسم یہ ہیں: - (ا) حیوۃ (۲) حَنَیُونٌّ (۳) کیوانٌ - کیوان زحل کو کہتے ہیں- ہیئت دانوں کا کہناہے کہ زحل کا مخصوص دورہ مشرق ومغرب کی طرف ۲۹سال ۸ماہ اور ۲ روز میں مکمل ہو تاہے-

اللِ نجوم زحل کو مخس اکبر کہتے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ نحوست میں مریخ سے بردھاہوا ہے۔ نجومی اس کی طرف ہلاکت' فکر وغم کو منسوب کرتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زحل کی طرف دیکھناغم و فکر کے لئے مفید ہے۔ جس طرح زہرہ کی جانب دیکھنے سے فرحت و ممرور بیدا ہوتا ہے۔

## باب الطاء

## طامربنطامر

(پو-رؤیل مخص) گمنام اور بے وقعت مخص کے لئے کماجاتا ہے" هُوَظامِرْ بِنْ طَامِرْ" (وه گمنام کی اولاد بھی گمنام ہے)

الگلاؤیس

(مور) الطاؤس: یہ ایک مشہور پر ندہ ہے' اس کی تفقیر طولیس آتی ہے۔ اس کی کنیت ابو الحن اور ابولوشی ہیں۔ حسن وعزت کے اعتبار سے پر ندول میں مور کاوبی مرتبہ ہے جو دیگر حیوانات میں گھوڑے کا مرتبہ ہے۔ اس کے مزاج میں ''عفت اور اپنے حسن ذاتی اور پروں کی خوب صورتی اور دم پر جب کہ وہ اس کو پھیلا کر مثل محراب کے کر لیتا ہے''۔ ناز و گھمنڈ ہے خصوصااس وقت جبکہ اس کی ماوہ اس کے سامنے ہوتی ہے تو یہ اپنی دم کو پھیلا کر اس کے سامنے ناچتا ہے۔ مورنی جب تین سال کی ہو جاتی ہے تو انڈ سے اس کی ماوہ اس کے سامنے ہوتی ہے تو یہ اپنی دم کو پھیلا کر اس کے سامنے ناچتا ہے۔ مورنی جب تین سال کی ہو جاتی ہے تو انڈ مور کے برج شروع کرتی ہے اور سال بحر میں صرف ایک بار لگ بھگ بارہ انڈ ہو دیتی ہے۔ مگریہ مسلسل انڈ سے نہیں دیتی۔ موسم بمار میں مور مورنی سے جفتی کرتا ہے۔ موسم خزاں میں جب پت جمڑ ہو جاتا ہے تو مور کے پر بھی جھڑ جاتے ہیں اور پھر جب ورختوں پر سے خلکل آتے ہیں تو مور کے بھی جھڑ جاتے ہیں اور پھر جب ورختوں پر سے خلکل آتے ہیں تو مور کے بھی جھڑ جاتے ہیں تو مور کے بھی خلکل آتے ہیں تو مور کے بھی جھڑ جاتے ہیں تو مور کے بھی جھڑ جاتے ہیں تو مور کے بھی جھڑ جاتے ہیں تو مور کے بھی جو بیں جو بی جھڑ جاتے ہیں تو مور کے بھی جس تو بھی تو بیں تو مور کے بھی جھڑ جاتے ہیں تو مور کے بھی جس تو بی خاتی ہو جاتے ہیں۔

جب مورنی انڈوں کو سبتی ہے تو موراس سے بہت زیادہ کھیل کر تا ہے اس کا نتیجہ سے ہو تا ہے کہ اکثر انڈے ٹوٹ جاتے ہیں۔

ای وجہ سے پالتو مور کے انڈے عموماً مرغی کے بنچے رکھے جاتے ہیں۔ گر مرغی بیک وقت زیادہ سے زیادہ مور کے دو انڈے سی سکتی ہے۔ اس وقت خاص طور پر مرغی کے کھانے بینے کاخیال رکھاجا تا ہے تاکہ وہ بھوک اور بیاس کے باعث انڈول پرسے نہ اٹھے جائے

ہ من سے معن معنی سوچ ہوں ہے۔ اور انڈے ہوا لگ کر خراب نہ ہو جا کیں۔ مرفی کے ان انڈوں کو سینے کی مدت تمیں یوم ہے۔ مور کے بیج جب انڈوں سے نکلتے ہیں تو مرفی کے بچوں کی طرح پروبال لے کر کھاتے پیتے نکلتے ہیں۔ چنانچہ مور کے وصف میں کسی شاعر نے بہت ہی عمدہ اشعار کے ہیں

سٹون کی مین خلقه الطّاؤس طین علٰی اَشْکَالِهٖ رَنِیْسُ شبخانَ مَنْ مِنْ خَلْقِهِ الطّاؤس ہے جواپنے ابناء جنس یعنی پرندوں میں رئیس سمجھاجا ہے۔ ترجمہ:۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کی مخلوق میں طاؤس ہے جواپنے ابناء جنس یعنی پرندوں میں رئیس سمجھاجا ہے۔

رجمہ: پاک ہے وہ وَات لہ ، مَن مَى طول مِن طاو ل ہے ، جو اپ رباط ل اللہ مِن الرباط مِنْ مَا لَمُ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّهُ مِنْ أَلَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّمِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّمُ مِنْ اللَّهُ مِنْ أَل

ترجمہ:۔ اپنے پیروں کے نقوش کے اعتبار سے وہ دلہن ہے ادر اس کے پروں پر پیسوں کے نشانات ہیں۔

شَوَق فِی داریه شموس فِی الوَّاسِ مِنْهُ شَجَوٌ مَغْرُوْسٌ ترجمہ:۔اس کے سربر آفتاب روشنی بخشے والا ہے اور اس کے بال ایسے ہیں جیسا کہ شاخیس پھوٹ رہی ہول-

ترجمہ:۔ اس کے مرربر افاب رو علی مصفے والاسے اور اس کے ہاں جیس کہ کا گائی کا میں ہوگ وسی مربی ہوگا ہوں مربی کا کانگهٔ بِنَفْسَمْ بِمَنْ حَرَمَ مَرَمَ مَرَمَ

ترجمہ: محویا کہ بنفشہ ہے نمایت زم ونازک یا چھکتی ہوئی کلیاں ہیں شاخوں پر-

مورکی سزا دجہ سے (واللہ اعلم) ہے کہ مور جنت میں اہلیس کے دخول کااور اس سے حضرت آدم کے خروج کاسب بناتھا۔ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وجہ سے لوگ اس کو گھروں میں پالنے سے محترز ہیں۔

شراب كانشه \ كتے بيں كه جب حضرت آدم عليه السلام نے الكور كے درخت لگائے تو ابليس لعين نے آكر ان كے اوپر مور ذرج شراب كانشه | ا کر دیا اور ان کاخون درختوں نے جذب کر لیا اور جب ان درختوں پر پتے نکلنے شروع ہو گئے تو اس ملعون نے ان پر ایک بندر ذرج کر دیا۔ در ختوں نے اس کاخون بھی جذب کر لیا اور جب ان در ختوں پر پھل آنے گئے تو اس نے ایک شیر ذرج کر کے ان کی جڑوں میں ڈال دیا اور جب پھل پختہ ہو گیا تو اس نے ایک خزیر ذرج کرے اس کے خون کی کھاد ان در ختوں پر نگادی-للذا جب کوئی انگوری شراب ہی لیتا ہے تو ان چاروں جانوروں کے اوصاف اس پر غالب آ جاتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو اولاً اس کے اعضاء پر اس کا اثر ہو تا ہے اور ترو تازگی پیدا ہو کر اس کے اندر ایک قتم کی خوب صورتی اور چک ظاہر ہوتی ہے اس حالت میں وہ مور سے مشابہ ہو تا ہے اور جب نشہ آنے لگتا ہے تو وہ بندر کی مائند ناچ کود اور ناشائستہ حرکات کا مرتکب ہو تا ہے۔ جب نشہ کا پیجان ہو تا ہے تو اس کے اندر شیر جیسی درندگی رونماہوتی ہے اور وہ جنگہوئی پر آمادہ ہو جاتا ہے اور ہذیان بکنے لگتا ہے۔ اس کے بعد وہ خزیر کی طرح کشت وخون پر آمادہ ہو جاتا ہے اور آخر میں تھک کراس کو نیند آجاتی ہے اور اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ فائدہ:۔ طاؤس بن لیاس نامی ایک تابعی گزرے ہیں جو فقیہ یمن کہلائے۔ ان کااصلی نام ذکوان ہے اور چو نکہ یہ علماء اور قراء کرام میں امتیازی حیثیت اور بے پناہ خوبیوں کے حامل تھے۔ اس بناء پر ان کالقب طاؤس (مور) پڑ گیا۔ اور بعض کے قول کے مطابق ان کا اصل نام طاؤس تھااور ان کی کنیت ابو عبدالرحمان تھی۔ یہ علم وعمل کے سردار اور سادات تابعین میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ عليه وسلم كے پچاس صحابه كي صحبت وملاقات كاشرف اسيس حاصل ہے- انهول نے حضرت ابن عباس محضرت ابو مريرة ، جابر بن عبدالله عبدالله بن الزبيررضي الله عنهم وغيروت روايت كي باوران سے مجابد عمروبن دينار عمربن شعيب محمد بن شماب زهري و دیر علاءنے روایت کی ہے۔

ابن صلاح نے اپنی کتاب "رحلت" میں لکھا ہے کہ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اللہ است اللہ ایک بار میں عبد الملک ابن مروان کے پاس پنچاتو عبد الملک نے مجھ سے دریافت کیا کہ زہری کماں سے تشریف لا رہے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ مکہ سے عبد الملک نے سوال کیا کہ دہاں کون مخص ایسا ہے جس کولوگ امیر منتخب کریں۔ میں نے کما

رہے ہو؟ یں بے بواب دیا کہ مدیسے جواب کیا کہ عطاع لی النسل ہے یا موالی میں سے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ موالی میں سے برالملک نے دریافت کیا کہ عطاع لی النسل ہے یا موالی میں سے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ موالی میں سے بیرے عبد الملک نے کہا کہ دیانت اور روایت کی بناء پر-اس پر عبد الملک نے کہا کہ دیانت اور روایت کی بناء پر-اس پر عبد الملک نے کہا کہ بے شک اہل دیانت و روایت قیادت کے مستحق ہیں۔ پھر عبد الملک نے پوچھا کہ اہل یمن کس کو قائد بنائمیں سے جواب دیا کہ موالی۔ عبد الملک نے بوچھا کہ طاؤس بن کیاس کو۔ عبد الملک نے پوچھا کہ وہ عربی النسل ہے یا موالی؟ میں نے جواب دیا کہ موالی۔ عبد الملک

ہے؟ ہیں نے کہا کہ طاوی بن میاں تو بر طرا ملک سے پو بھا کہ وہ گربا ہس ہے دران میں سے مراب ہوں سے سوس مجاء نے کہا کہ اہلِ یمن کس قابلیت و خوبی کی بناء پر طاؤس کو اپنا قائد بنائیں گے؟ میں نے کہا کہ جس خوبی کی بناء پر عطاء امارت کے مستحق ہیں۔ عبدالملک نے کہا کہ بلاشبہ جو ان صفات سے متصف ہووہ قیادت کے لئے موزوں ہے۔

پھر عبد الملک نے سوال کیا کہ اہلِ مصر کس کو سردار بنائمیں گے؟ میں نے جواب دیا کہ یزید ابن حبیب کو۔ اس نے سوال کیا کہ یزید موالی ہے یا عربی النسل؟ میں نے جواب دیا کہ موالی- پھریزید کے متعلق بھی وہی سوال جواب ہوئے جو طاؤس عطاو غیرہ کے متعلق ہوئے تھے۔ پھراہلِ شام کے متعلق عبد الملک نے ذکورہ سوال کیا۔ میں نے کماکہ اہلِ شام کھول دمشقی کو ابناا میر بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ پر عبد الملک نے کھول کے بارے میں پوچھا کہ عرب میں سے ہے یا موالی میں سے؟ میں نے کماوہ غلام ہے جس کو ہدیل کی ایک عورت نے آزاد کیا ہے اور یہ موالی ہیں-

پھراس نے سوال کیا کہ اہلی جزیرہ کس کو اپناامیر فتخب کریں ہے۔ میں نے کہا کہ میمون ابن مران کو- ان کے متعلق بھی ذکورہ سوال و جواب ہوئے۔ پھراس نے پوچھا کہ اہل خراسان کس کو اپناامیر بنائیں ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ضحاک بن مزاحم کو- ان کے حسب و نسب کے متعلق بھی پہلے بی جیسے سوال وجواب ہوئے۔ پھر عبدالملک نے کہا اہلِ بھرہ کس کو اپنا قائد بنائیں ہے؟ میں نے کہا کہ حسن بن ابی الحن کو- ان کے متعلق بھی پہلے کی طرح سوال وجواب ہوئے۔

پرعبدالملک نے کماکہ تیراناس ہو' پر اہل کوفہ کس کو اپنالیڈر بنائیں گے؟ ہیں نے کماکہ ابراہیم نختی کو۔ ان کے متعلق بھی عبدالملک نے جھے سے دہی پہلے والے سوال دہرائے اور ہیں نے پہلے ہی کی طرح ان کے جواب دیئے۔ اس کے بعد عبدالملک نے کماکہ زہری تو نے میری مشکل آسان کر دی۔ خدا کی قتم! یہ موالی یوں ہی اہل عرب پر سیادت کرتے رہیں گے۔ جب تک کہ یہ لوگ منبر پر خطاب کرتے رہیں گے اور عرب نیچے رہیں گے۔ میں نے کمااے امیرالمومنین! یہ تھم خداوندی اور دین الی ہے جواس کی جفاظت کرے گاوہ مردار ہو گااور جواس کو برباد کرے گاوہ نیچ گرے گا۔

حضرت عمر بن عبد العزيز كوطاؤس كى تعييجت جب معرت عربن عبد العزيز منعب خلافت پر فائز ہوئ توطاؤس نے ان كو كائر من عبد العزيز كوطاؤس كى تعييجت كما كم آپ اپن تمام كاموں كو خير كے سانچ ميں دُھالنا چاہيں تو امور

سلطنت الل جَمِرِي كَ سِرِد كردي - حفرت عمرين عبدالعزيز نے يہ تقيحت پڑھ كر فرايا كہ ميرے لئے يہ تقيحت كافى اور وائى ہے۔

جہاج كے دربار ميں ايك خدا ترس كاجواب

نے طلب كرلیا- چنانچہ جب ميں اس كے پاس آيا تواس نے جھے اپنے پاس بنما الما اور جھے نہاں لگا ہے جہ اس دوران تبيہ كى بلند آواز آئى - جہاج نے تم ديا كہ اس تبيہ بڑھنے والے فض كو ميرے پاس الاؤ۔ چنانچہ اس فض كو ايا گيا جہاج نہ تہ ہے اس سے پوچھا كہ تو كن ميں ہے ہے؟ اس كون ميں نے جواب ديا كہ ميں مسلمانوں ميں ہے ہوں۔ جہاج نے اس ہے كما كہ ميراسوال تيرے شراور قبيلہ كے متعلق تھا۔ اس مخص نے جواب ديا كہ ميں کا باشندہ ہوں۔ جہاج نے اس ہے اپنجھائی مجہ بن يوسف كے متعلق سوال كيا (جو بمن كا گور تر تھا) ہوں۔ جہاج نے کہ اس کو تومند 'ریشی لباس ميں ملبوس عدہ اور بمترین سواريوں پر چھوڑ كر آيا ہوں۔ جہاج نے كما كہ ميراسوال اس كے (مجہ بن يوسف كے) كروار كے متعلق تھا۔ اس فض نے جواب ديا كہ ميں اس كو تومند 'ریشی لباس ميں ملبوس عدہ اور بمترین سواريوں پر چھوڑ كر آيا ہوں كہ وہ سفاك اور خلام تلوق كا مطبح اور خالق كانافرمان ہے۔ جہاج نے كما كہ تھے كو معلوم ہے كہ ميرے نزديك ميں اس كو اس كا (محمد بن يوسف كا) كيا مرتبہ ہے پھر مجی تو اس كے متعلق الى با تيں كہ رہا ہے۔ اس مخص نے جواب ديا كہ ميں اس كو تومند وہ بورے دربے۔ اس مخص نے جواب ديا كہ ميں اس كو اس كا اس كا (محمد بن يوسف كا) كيا مرتبہ ہے پھر مجی تو اس كے متعلق الى با تيں كہ درباہے۔ اس مخص نے جواب ديا كہ كيا تو اس مقام ہے جبكہ ميں اس كو سف كو جو برے نزديك ميرامقام ہے جبكہ ميں اس كو بھرے دربا كے نزديك ميرامقام ہے جبكہ ميں اس كو بھرے دربائے۔ اس فیص نے دوال موں اور اس كے گھر كا مشاق ہوں۔

تجاج یہ من کر خاموش ہو گیا اور وہ مخص تجاج سے اجازت لئے بغیرہا ہر نکل گیا۔ میں (طاؤس) نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے مصاحبت کی درخواست کی۔ اس مخص نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں کیا تو ایجی تکید لگائے اس کے (مجاج کے) ہرا ہر میں نہیں بیٹھا تھا مصاحبت کی درخواست کی۔ اس محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس نے بلا بھیجا تھااس لئے میں اس کے پاس آگیا تھا۔ اس مخص نے کہا کہ اچھا پھر تکبید نگانے کاکیامطلب تھااور کیا تجھ پر اس کی خیر خواہی ضروری نہیں تھی اور کیااس کی رعایا کا وعظ کے ذریعے حق کرنا ضروری نہ تھا؟ میں (طاؤس) نے کہا کہ ''استغفراللہ واتوب اليه "آپ مجھے اپنی صحبت میں لے لیں۔ تو اس مخص نے جواب دیا کہ اللہ تیری مغفرت کرے میرا ایک ساتھی ہے جو شدید الغیرہ ہے۔ پس اگر میں نے اس کے علاوہ کسی سے انس کیا تو وہ ناراض ہو جائے گااور مجھے چھوڑ دے گا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ اس گفتگو کے بعدوه فخف مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔

حالا نکہ میں نے دیکھاہے کہ لوگ جھے سے دین کے متعلق فتوی حاصل کرتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ وہ (حجاج) ہم پر مسلط ہے۔

حضرت طاؤس کی ایک کارگر تصیحت است خاکان میں عبدالله شای سے منقول ہے کہ میں طاؤس کے پاس آیا تو میرے سامنے ایک بو ڑھا مخص آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا آپ ہی طاؤس ہیں۔ اس مخص

نے کہا کہ نہیں میں طاؤس کابیٹا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر تو حضرت طاؤس کابیٹا ہے تو حضرت طاؤس تواجعے بو ڈھے ہو چکے ہوں گے کہ بدھایے کے باعث ان کی عقل خراب ہو گئی ہو گی۔ اس نے کہا نہیں علاء کی عقل خراب نہیں ہوتی۔ پس میں ان سے بیٹے کے مراہ حضرت طاؤس کی خدمت میں پہنچ گیا۔ حضرت طاؤس نے مجھ سے کہا کہ کیاتو یہ پند کرے گاکہ میں تیرے سامنے انجیل ' تورات ورور ورآن كريم كى تعليمات كانچور پيش كرون؟ ميس نے كماجى مال! تو حضرت طاؤس لے فرمايا كه تو الله سے اتا ورك اس سے زیادہ کسی کاخوف تیرے ول میں نہ ہو اور اس سے اتنی شدید امید رکھ جو اس کے خوف سے بھی زیادہ ہو-اور اپنے بھائی كے لئے وہ پندكر جو تواہے لئے پندكر تاہے۔

حضرت طاؤس کی عفت و پاکدامنی ایک عورت کابیان ہے کہ حضرت طاؤس کے علاوہ کوئی فخص ایسانہیں کہ جس کو میں نے فتنہ میں جالانہ کر دیا ہو- چنانچہ میں ایک روز خوب بناؤ سنگار کرے ان کے پاس پیچی

تو انہوں نے کما کہ اب موقع نہیں ہے فلال وقت آنا۔ چنانچہ میں وقت مقررہ پر پھران کے پاس پہنچ گئی تو وہ مجھے مسجد حرام میں لے سے اور فرمایا کہ جیت لیٹ جاؤ - میں نے کہا کہ کیا یہاں ایساکام کرو گے؟ تو حضرت طاؤس نے فرمایا کہ جو ذات یہاں ہماری غلط کاری کو و کھے رہی ہے وہ دو سری جگہ بھی دیکھ لے گی۔ یہ سن کراس عورت نے توبہ کرلی۔

حضرت طاؤسؓ فرماتے تھے کہ جو ان کی عبادت مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ شادی نہ کر لے۔ نیزیہ بھی بارہا فرماتے تھے کہ انسان جو کھے بھی بولتا ہے اس کاحساب وشار ہوتا ہے سوائے حالت مرض میں کراہنے کے۔

شيطان اور حضرت عيسى عليه السلام كامكالمه حضرت طاؤس رحمته الله عليه كابيان ب كه ايك دن حضرت عيسى عليه السلام کی ملاقات شیطان سے موئی توشیطان نے حضرت عیلی علیہ السلام سے کما کہ

آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ کی تقدر کے خلاف آپ کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔ حضرت عیسی انے فرمایا کہ ہال ایساہی ہے۔ شیطان نے کما کہ چرآپ اس بیاڑ کی چوٹی پر چڑھتے اور وہاں سے گر کر دیکھئے آپ ذندہ رہتے ہیں یا نہیں؟ حضرت عینی "نے شیطان سے فرمایا که کیا تھے اللہ تعالی کاب فرمان معلوم نہیں کہ میرے بندے میرا امتحان نہ لیں اس لئے کہ جو میں جاہتا ہوں کرتا ہوں۔ بندہ ا ا ہے رب کو نہیں آزمائے گاالبتہ رب اپنے بندوں کو آزماسکتا ہے۔ حضرت طاؤس کتے ہیں کہ یہ جواب من کر اہلیس خاموش ہو گیا۔ مصیبت سے نجات جو کسی وصیت میں داخل نہیں ہوا اس کو کوئی بھی پریشانی اور مصیبت لاحق نہیں ہوگی اور جو کسی معاملہ

بو می ویت بین و می ایران می ایران می بین اور مشقت نهیس موسکتی-میں لوگوں کا فیصل ند بنے اس کو مصائب اور مشقت نهیں موسکتی-

الصال تواب مسبت رہے ہیں۔ الذاب مجوب ہوتا ہے کہ مسکینوں کو کھانا کھلاکر انہیں ایصل تواب کیاجائے۔

حضرت طاؤس كي دعا حضرت طاؤس عمواً بيد دعا ما تكت ته:

اَللَّهُمَّ ازْزُقْنِيْ الاَيْمَانَ وَالْعَمَلَ وَمَتِّعْنِيْ بِالْمَالِ وَالْوَلَدِ- "اس الله جِمِه ايمان وعمل س نواز دس اور مال اور اولاد س جَمِه بهره ور فرما"-

صبراور والدکی خدمت کاصلہ طفظ ابو تعیم وغیرہ نے حضرت طاؤس سے نقل کیا ہے کہ ایک محض کے چار لڑکے تھے۔ پس وہ مسراور والدکی خدمت کاصلہ طفض جب بیار ہو گیا تو ان چاروں میں سے ایک نے اپنے بھائیوں کو مخاطب کرکے کہا کہ یا تو تم میں سے کوئی والد صاحب کی تیمار داری کر لے اور حق وراثت سے محروم ہو جائے یا میں سے کام کروں اور حق وراثت جھوڑ دوں۔ اس کے بھائیوں نے کہا کہ تو بی علاج و معالجہ کر اور حق وراثت سے محروم ہو جا۔ چنانچہ اس نے اپنے والد کاعلاج کیا۔ لیکن وہ جانبرنہ ہو

سکااورای بیاری میں اس کی وفات ہو گئی۔ بعد وفات نتیوں بیٹے وراثت کے حق دار بن گئے اور بیہ محروم رہا۔ ایک دن اس کے والد اس لڑکے کے خواب میں آئے اور کما کہ فلاں جگہہ جاکر وہاں سے سودینار لے لے۔ لڑکے نے سوال کیا

کہ کیاان میں کچھ برکت ہوگی۔ باپ نے جواب دیا کہ نہیں۔ جب صبح ہوئی تواس لڑک نے اپناخواب اپنی ہیوی کے سامنے بیان کیا۔ یوی نے جواب من کر اس سے سو دینار حاصل کرنے کا المرار کیا اور کہا کہ کم سے کم اس سے اتنا تو فائدہ ہوگا کہ کپڑے اور کھانے پینے کا کچھ سامان مہیا ہو جائے گا۔ گر لڑک نے عورت کی بات نہیں مائی۔ اگلی رات پھر خواب نظر آیا اور والد نے لڑک سے کہا کہ فلاں جگہ دس دینار ہیں وہ لے لو۔ لڑک نے پھروی سوال کیا کہ کیااس میں پچھ برکت ہوگی یا نہیں؟ باپ نے اس مرتبہ بھی نفی میں

مل جمہ وی دیا۔ صبح کو بیہ خواب بھی اڑکے نے اپنی بیوی سے بیان کیا اور عورت نے وہی مشورہ دیا۔ لیکن اس بار بھی اس نے عورت کی بات نہیں مانی۔ تیسری رات پھرخواب میں آگر والدنے کما کہ فلاں جگہ ایک دینار رکھاوہ لے لو-لڑکے نے پوچھا کہ کیااس وینار میں

کچھ برکت ہوگی۔باپ نے اثبات میں جواب دیا تو اڑے نے صبح کو وہ ایک دینار مقررہ جگہ سے حاصل کر لیا۔ دینار لے کر جب وہ بازار کی جانب گیا تو اس کو ایک مخص ملاجس کے پاس دو مچھلیاں تھیں اس نے اس آدی سے مچھلیوں کی

قیمت معلوم کی تواس مخص نے ان کی قیمت ایک دینار ہلائی۔ چنانچہ اس لڑکے نے اس آدی سے ایک وینار میں دونوں مچھلیال خرید لیں۔ گھر لاکر جب اس نے ان کی آلائش صاف کرنے کے لئے ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں کے بیٹ سے ایک ایک قبتی موتی برآم ہوا۔ لوگوں نے پہلے بھی ایسے موتی دیکھے بھی نہ تھے۔ انفا قاباد شاہ وقت کو ایک قبتی موتی کی ضرورت پیش آئی۔ جب بادشاہ کا مطلوبہ موتی تلاش کیا گیا تو اس لڑکے کے علاوہ کسی کے پاس سے دستیاب نہ ہو سکا۔ بادشاہ نے وہ موتی تمیں د قرسونے کے عوض خریدلیا۔

جب بادشاہ نے اس موتی کو حاصل کر لیا تو اس کو خیال ہوا کہ بغیرجو ڑے کے بید موتی اچھامعلوم نہیں بڑتا اس کاجو ڑا ہونا چاہیے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ 349

تھا۔وہ اپنے متعلق یہ شعر پڑھا کر تا تھا''

چنانچہ اس نے اپنے کارندوں کو تھم دیا کہ ایسانی ایک موتی اور تلاش کروچاہے وہ دوگئی قیت پر دستیاب ہو۔ چنانچہ شانی کارندے پھراس کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ کے پاس اس موتی کاجو ژا ہو تو وہ بھی دے دیجئے چاہے اس کی دوگئی قیت لے لیجئے۔ لڑکے نے دوگئی قیت پر معالمہ طے کر کے وہ موتی بھی فردخت کر دیا اور مالا مال ہوگیا۔

حضرت طاؤس رحمة الله عليه كى وفات الترويد سے ايك روز قبل لانا مر ميں انقال فرمايا- آپ كى نماز جنازہ امير المومنين

ہشام بن عبدالملک نے پڑھائی۔ آپ نے چالیس مرتبہ جج فرمایا۔ آپ نمایت ہی متجاب الدعوات تھے۔

مور کا شرعی تھم اس کا کھانا حرام ہے۔ کیونکہ اس کا گوشت خراب ہوتا ہے۔ بعض (احناف) کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے کیونکہ مور متنقذرات نہیں کھاتا۔

مورکی ضرب الامثال از دن و جمال کے اظہار کے لئے کہتے ہیں "اُڈھی مِنْ ظافوس" اور "اَخْسَنُ مِنْ طَافُسِ" (مور سے مورکی ضرب الامثال ازیادہ با رونق اور خوب صورت) جو ہری نے کما ہے کہ اہلی عرب کا مقولہ ہے "اَشاَهُ مِنْ طُوْیْسِ" (طولیس سے زیادہ منحوس) طولیس مدینہ میں ایک مخت (زنانہ) تھاوہ کہاکر تا تھا کہ اے مدینہ والوجب تک میں تہمارے درمیان ہول تم اپ تو خروج وجال سے مامون مت مجھتا اور جب میں مرجاؤں گائو تم لوگ اس کے خروج سے مامون ہو جاؤ گے کیو تکہ میں اس روز پیدا ہوا تھاج س روز نہیں کرمے صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا ہے رخصت ہوئے اور جس دن حضرت ابو بکررضی اللہ عنہ نے وفات بائی۔ اس روز میرا دودھ چھڑایا گیا اور جس دن حضرت عمرفاروق شمید ہوئے اس روز میں بالغ ہوا اور جس دن حضرت عمرفار وق شمید ہوئے اس روز میں اور جس دن حضرت عمرفاروق شمید ہوئے اس روز میں اور جس دن حضرت عمرفاروق شمید ہوئے اس روز میں اور جس دن حضرت عمرفاری کیا کہ "اَخْصِ رَضَی اللہ عنہ شمید ہوئے اس دیا ہو کہ اس کے کہ ایک میں ایک کو ان اس طرح بڑھا اللہ تعنی مدید منورہ میں جتنے ہجڑے ہیں ان کی گئی کرو "انفاق سے لفظ احص کی جاء پر نقط لگ گیا اور فرمان اس طرح بڑھا گیا" اِخْصِ الْشُخَوْدِين" یعنی مدید منورہ میں جتنے ہجڑے ہیں ان کی گئی کرو "انفاق سے لفظ احص کی جاء پر نقط لگ گیا اور فرمان اس طرح بڑھا گیا" اِخْصِ الْشُخَوْدِين" یعنی مدید منورہ میں جتنے ہجڑے ہیں ان کی گئی کرو "انفاق سے لفظ احص کی جاء پر نقط لگ گیا اور فرمان اس طرح بڑھا گیا "اِخْصِ الْشُخَوْدِين" یعنی جتنے ہجڑوں میں طویس بھی تھا۔ حکومت کے اس عمل پر اظمارِ خیال کرتے ہوئے تمام ہجڑوں نے کہا کہ ہم لوگ ایے ہوئیں نے کہا کہ تم اورٹ کی کہا کہ تم لوگ ایک ہوئیا ہے کہ تم نے جمے پیشاب کے بہائے سے مطابق تمام نے متم نے جمے پیشاب کے بہائے سے مطابق تمام نے تھے ہیں ہے کہ تم نے جمے پیشاب کے بہائے سے مطابق تم کی تم نے جمے پیشاب کے بہائے سے مطابق تمام نے تم نے جمے پیشاب کے بہائے کے بیائے سے مسابل کی کھاکہ تم ایک کی تم نے جمے پیشاب کے بیائے سے مسابل کی کھاکہ تم نے جمے بیشاب کے بیائے کہا کہ تم نے جمے پیشاب کے بیائے کہائے تم نے جمے بیٹا ہے کہائے کہائے کہائے کہائے کہائے کومت کے اس عمل کی تم نے جمے کے تم نے جمے بیائے کیا کہ تم نے بیائے کیا کہ تم نے بعر کے بیائے کیا کہ تم نے بیائے کیا کہ تم نے بھولی کے کھاکہ کیا کہ تم نے کیا کہ تم

اِنَّنِيْ عَبْدالنَّعَيْم اَنَا طَاوْسُ الْجَحِيْم وَانَا شام مَنْ يُمشِى عَلَى ظَهْرِ الْحَطِيْم ترجمدند مِن عبدالنعيم مون من طاؤس الجيم مون اور حطيم كى پشت پريينى روئ زمن پر چلنے والے لوگوں ميں سے

محروم كر ديا- طويس كااصل نام طاؤس تھا- ليكن جب وہ جيڑا ہو گياتواس كو (بصيغہ تصغير) طويس كينے لگے- اس كادوسرا نام عبدالنعيم

سب سے زیادہ منحوس ہوں۔

ترجمہ:۔ میں جاء پھرلام پھر قاف اور میم کے درمیانی حرف یعنی یاء ہوں (یعنی حلقی) کے بے ریش ہوں-طویس نے حشومیم سے یاء مراد لی ہے کیو مکہ جب آپ میم کا تکلم کریں گے تو دو میموں کے مابین تکلم میں یاء آئے گی سے اللہ سرورہ ہوں میں طولیس کا انتقال ہوا۔

مور کے طبی فوا کد مور کا گوشت دیر ہضم اور ردی المزاج ہوتا ہے۔جوان مور کا گوشت اچھاہوتا ہے۔اور گرم معدہ کو نفع بخش

ا ہے۔ مورے گوشت کو آگر پکانے سے قبل سرکہ میں ترکر لیا جائے تو اس کی مصرت دور ہو جاتی ہے۔ اس ك كوشت كو كھانے سے خلط غليظ بيدا ہوتى ہے اور بير كرم مزاج والوں كے لئے مفيد ہوتا ہے۔ اطباء نے اس كے كوشت كو مكروه سمجھاہے کیونکہ اس کا گوشت تمام پر ندوں کے گوشت کے مقابلہ میں سخت اور دیر ہضم ہو تاہے۔ مور کو ذرج کرکے میہ ضروری ہے کہ اس کے گوشت کو رکھ دیا جائے اور اگلے دن اس کو خوب پکایا جائے۔ آرام طلب لوگوں کو اس کا گوشت نہیں کھانا چاہیے-

ابن زہرنے مور کے خواص میں لکھاہے کہ آگر مور کسی زہر آلود کھانے کو دیکھ لیتا ہے یا اس کی بوسو تھ لیتا ہے توخوش ہو تا ہے اور خوشی سے ناچنے لگتا ہے اور اس پر خوشی کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں۔ اگر اسمال کا مریض مور کا پیترم پانی اور سنجین میں حل كركے بى لے توشفایاب ہو جائے گا۔ ہرمس سے منقول ہے كہ موركا پنة سركه بيس ملاكر بينا زہر ملے جانور كے كئے ہوئے كے لئے مفید ہے۔ لیکن صاحب عین الخواص نے بعض حکماءاوراطہورس سے نقل کیاہے کہ اگر کوئی فخص مور کا پتہ بی لے تو پاگل ہو جائے گااور میں نے (اطہورس نے)اس کا تجربہ کیا ہے۔ ہرمس کا کہنا ہے کہ آگر مور کاخون نمک ادر انزروت میں ملا کر ایسے شدید زخموں پر لگایا جائے جن کے ناسور بن جانے کا اندیشہ جو تو وہ زخم صیح ہو جائیں گے۔ آگر مورکی بیٹ مسوڑ ھوں پر مل دی جائے تو دانتوں کو ا كها ويصيك - أكر موركى بدى جلاكر چهائيون مين مل دى جائے تو انشاء الله چهائياں ختم موجائيں گ-

خواب میں مور کی تعبیر ا صاحب حسن و جمال کو خواب میں مور کا نظر آنا کبر و محمنڈ کی علامت ہے اور کبھی اس کی تعبیر

اً وشمنوں کے سامنے جھکنا' زوالِ نعمت' بربختی اور ننگ حالی مراد ہے اور مجھی اس کی تعبیر زیور اور تاج سے دی جاتی ہے اور مجھی خوب صورت بیوی اور خوبرو اولاد بھی مراد ہوتی ہے۔ مقدی کے قول کے مطابق مور کی تعبیر مالدار اور خوب صورت عجمی عورت ہے لیکن وہ عورت بد قسمت ہوگی- نرمور کی خواب میں تعبیر عجمی بادشاہ سے کی جاتی ہے- چنانچہ جو شخص خواب میں مورسے دوستی کرے تو اس کی تعبیر ہے ہے کہ اس محض کی عجمی شاہوں سے دوستی ہو گی اور اس کو ان سے ایک نطی باندی ملے گی- بقول ارطامیدورس مورول کی تعبیر خوبصورت اور ہس کھ قوم ہے اور بقول بعض غیرمسلم اس کی تعبیر عجمی عورت ہے-(واللہ اعلم) '

(پرندہ)الطَّائر:اس كى جمع طيور آتى ہے اور مؤنث كے لئے طَائرةٌ بولتے ہيں- يہ طيرے ماخوذ ہے- طَيْرٌ كَ معنى الران ك آتے ہیں۔ لینی ہر پکھ والے جانور کافضاء میں اپنے پنکھوں سے حرکت کرنا۔ طائر كاكلام پاك ميس تذكره

وَمَامِنْ دَابَيْهِ فِي الْأَرْضِ وَلاَ طَانِرٍ يَطِينُو بِجَنَا حَيْهِ إِلاَّ أُمَمَّ الْمُفَالْكُمْ - (سورة الانعام آيت ٣٨)

"اور جتنے فتم کے جانور زمین پر چگنے والے ہیں اور جتنے فتم کے پر ندے (جانور) ہیں کہ اپنے ہازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی فتم ایسی نہیں جو کہ تمہاری ہی طرح گروہ نہ ہوں"-

"اُمَمْ اَمْفَالْکُمْ" کی تغییر میں بعض علماء کا قول ہے کہ اس میں علق 'رزق 'موت وحیات' حشروحساب اور ایک دوسرے سے قصاص لینے میں مماثلت مراد ہے۔ یعنی یہ بھی تمہاری طرح ان امور سے دوچار ہیں۔

علامہ دمیری فراتے ہیں کہ جب یہ چوپائے اور پرندے جو بے عقل ہیں ان امور کے مکلف ہیں تو ہم بدرجہ اولی اس کے مستحق ہیں۔ کو نکہ ہمارے پاس عقل سلیم ہے۔ بعض کے نزدیک توحید و معرفت میں مماثلت مرادہ اور عطاء کا کی قول ہے۔ آیت کریمہ میں افظ بہجنا حیّنہ تاکید کے لئے اور استعارہ کے تخیل کو دور کرنے کے لئے ہے۔ کیونکہ طیرا ژان کے علاوہ دیگر معانی مثلاً سعد و نحس میں بھی استعال ہے۔ زمخش سی سیجنا حیہ کے ذکر کرنے کی غرض اللہ تعالی کی قدرت عظیم الطف عمیم علم وسیع اور وسعت سلطنت اور قدر کا جو اس کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے کا ظمار مقصود ہے۔ دار نحالیکہ مخلوقات طرح طرح کی ہیں۔ جنس بھی بے بناہ ہیں اور ان کی اقسام بھی بے شار 'اس کے باوجود اللہ تعالی اپنی مخلوق کے نفع و نقصان کا محافظ اور ان کے جملہ حالات کا تکمیان ہے۔ اس کو ایک شخل دو سرے شغل سے غافل نہیں کرتا۔

### مديث ميں طائر كاذكر:

امام احمد رحمة الله عليه في بسند مجم حضرت انس رضى الله تعلق عند سے يه مديث روايت كى ہے-

''نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آرشاد فرمایا کہ جنت کے پرندے بغتی اُونٹوں کی مانند ہوں گے جو جنت کے سبزہ ذاروں میں چرتے پھرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیایا رسول اللہ! یہ پرندے تو بہت ہی اچھے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے کھانے والے ان سے بھی اچھے ہوں گے (آپؓ نے یہ الفاظ تین بار ارشاد فرمائے) اور میں امید رکھتا ہوں کہ تم ان کے کھانے والوں میں شامل ہوں گے۔ اس مدیث کو ترفی ؓ نے بھی انہی الفاظ میں نقل کیا ہے اور اس مدیث کو حسن قرار دیا ہے''۔

بزارنے حضرت عبداللد ابن مسعود رضی الله عنه سے روایت کی ہے:۔

''نی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که توجنت میں کسی پر ندے کی جانب دیکھے پس تیری طبیعت اس کی جانب راغب ہو گی تو فوراً وہ تیرے لئے بھنا ہوا آگر گر جائے گا''۔

اورافراد مسلم میں حضرت ابو ہریرہ ہے:

"نی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے قلوب پر ندول کے دلول جیسے ہول عر"۔

اس تمثیل کے متعلق امام نووی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وقت اور ضعف میں مماثلت ہوگی جیسے کہ ایک دوسری مدیث

"ابل يمن بهت رقيق القلب اور كمزور دل بين"-

بعض کے نزدیک خوف اور ہیبت مراد ہے۔ کیونکہ تمام جانو رول میں پرندے سب سے زیادہ خاکف ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اے:

إنَّمَا يَخْشَى اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلْمَاءُ-

"الله تعالی ہے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اس کی عظمت کا)علم رکھتے ہیں "-

گویا مرادیہ ہے کہ ان پر خوف اور بیب کاغلبہ ہوگا۔ جیسا کہ اسلاف کی جماعتوں کاشدت خوف منقول ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے متوکل لوگ مراد ہیں۔

اور کما گیا ہے کہ پرندے سے جو نیک فٹکون یا بدفٹکونی لی جاتی ہے اس کی اصل پروں والے پرندوں سے ہے چنانچہ اٹلِ عرب کتے ہیں کہ "اللہ کاپرندہ نہ کہ تیرا پرندہ" اس جملہ میں "اللہ کاپرندہ" ایک مغموم دعاپر مشتمل ہے اور "انسان کاطائر" تو اس سے مراد انسان کاعمل ہے جو قیامت میں اس کے ملے میں ڈال دیا جائے گا۔

بعض علاء کی رائے ہے کہ انسانی پرندے سے مراد انسان کا رزق مقوم ہے اور پرندہ بول کر بھی خیر مراد لیتے ہیں اور بھی شر- چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد کُلِّ اِنسَانِ اَلْزَ مُناهُ طَائرَهُ کا مطلب انسان کی تقدیر اور نصیبہ ہے ادر مفسرین کی رائے ہیں اس آیت کا مطلب انسان کے برے اعمال یا بھلے اعمال ہیں تو گویا ہر شخص بھلائی یا برائی اتن ہی اٹھائے گا جفتی کہ اللہ تعالی نے اس کی تقدیر ہیں مطلب انسان کے برے اعمال یا بھلے اعمال ہیں تو گویا ہر شخص بھلائی یا برائی اتن ہی اٹھائے گا جفتی کہ اللہ تعالی نے اس کی تقدیر ہیں کہ دی۔ اس مفہوم کے پیش نظر تقدیر انسان کو اس طریقہ پر لاحق ہے جیسا کہ کوئی چیز گلے کا ہار بن جائے اور خیرو شرکو جو پرندہ کہا گیا ہے عرب والوں کے ایک مقولہ کی بناء پر ہے کہ جب کوئی بری بات پیش آتی ہے تو بطور بدشگونی کہتے ہیں 'ڈکہ پرندہ اس طرح اڑا تھا''۔ یہ عرب والوں کے ایک مقولہ کی بناء پر ہے کہ جب کوئی بری بات پیش آتی ہے تو بطور بدشگونی کہتے ہیں 'ڈکہ پرندہ اس طرح اڑا تھا''۔ اس قول سے پرندہ بول کر برائی مراد لی جاتی ہے۔

سنن ابوداؤد وغیرومیں حضرت ابورزین رضی الله عنه سے مروی ہے-

''ابورزین کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک تو خواب کو کسی پر ظاہر نہ کرے تو وہ پرندے کے بازوپر ہے (بینی اس کاو قوع نہ ہوگا) پس اس کو ظاہر کر دے تو اس کاو قوع ہو جائے گا۔ (راوی کا قول ہے کہ میرا خیال سے ہے کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سے بھی فرمایا کہ تو اپنا خواب کسی پر ظاہر مت کر سوائے دوست یا معتبر عالم کے''۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کادستر خوان المام کاد کر شرطلیطہ تک (جوبنات نعش کے نیچ واقع ہے) فیج کر لیاتواس فیج کی اطلاع لے کر خلیفہ عبد الملک بن مروان کے پاس آیا تو ساتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کاما کدہ (دستر خوان المرے) بھی الیاجو شہر طلیطہ سے دستیاب ہوا تھا۔ یہ ماکدہ (ٹرے) سونے اور چاندی سے تیار شدہ تھا اس میں طوق تھا ایک یا قوت کا دو سرا مروارید کا اور تیسراز مردکا موسیٰ بن نصیراس ماکدہ کو ایک توان فیجر پر لادکر لایا تھا گریہ اس قدر بھاری تھا کہ خیجراس کو تھو ڈی بی دور لے کر چلا تھا کہ اس کے سم بھٹ گئے۔ موسیٰ اپنے ساتھ شاہانِ یونان کا تاج بھی لایا تھا جس میں جوا ہرات گئے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ تمیں ہزار غلام بھی اس کے ساتھ شاہانِ یونان کا تاج بھی لایا تھا جس میں جوا ہرات گئے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ تمیں ہزار غلام بھی اس کے ساتھ تھے۔

اندلس کابانی ابن فلکان کابیان ہے کہ اہل یو بان جوصاحب حکمت سے اسکندر کی آبادی سے قبل بلاد مشرق میں قیام پذیر سے گر جب فلرس کابانی جب فارس والوں نے یو بانیوں سے مقابلہ کرکے ان سے ان کا ملک چیس لیا تو یو بانی جزیرہ اندلس میں منتقل ہو گئے۔ یہ جزیرہ اس وقت آباد دنیا سے ہٹ کر ایک کنارہ پر واقع تھا اور اس جزیرہ کا اس وقت تک کسی کو علم نہیں تھا اور نہ ہی کسی قالم ذکر بادشاہ کی اس خطہ پر حکمرانی تھی اور نہ پورے طور پر یہ جزیرہ آباد تھا۔ اس جزیرہ کو سب سے پہلے آباد کرنے والے اور اس کی جغرافیائی صد بندی کرنے والے "اندلس ابن یا فث ابن نوح علیہ السلام "بیں۔ اس لئے یہ خطہ ان کے نام سے موسوم ہے۔ جب طوفان نوح کے بعد اولاً دنیا آباد ہوئی تو اس کی شکل ایک پر ندہ کے مانند تھی جس کا سر مشرق میں اور دم مخرب میں اور اس کے بازو شمل و جنوب کی طرف اور بچ میں شکم تھا۔ چو نکہ مغرب کی جانب اس پر ند کا کمترین عضو یعنی دم تھی اس لئے وہ لوگ مغرب کو معیوب سمجھتے تھے۔

یونانیوں کی جنگ و جدل کے ذریعہ لوگوں کو فناکر دینااچھامعلوم نہیں ہوتا تھاکیونکہ اس اقدام ہے آنسان کے جان و مال کے ضاع کے علادہ حصولِ علم سے محرومی ہوتی تھی جو ان کے نزدیک سب سے اہم کام تھااس لئے یہ لوگ اہل فارس سے پیچھاچھڑا کر اندلس میں آکر آباد ہو گئے۔ یہاں ان لوگوں نے شہروں کو آباد کیا۔ نہریں کھدوا کیں 'آرام گاہیں نقیم رَرُدا میں اور باغات لگوائے۔ انگور اور دیگر اجناس کی کاشت شروع کی۔ الغرض یونانیوں نے اندلس کو اس شاندار طریقہ پر آباد کیا کہ جس پرند کو وہ معیوب سمجھتے ابوہ طاؤس معلوم ہونے لگاجس کی سب سے خوبصورت چیزاس کی دم ہے۔ جب یونانیوں نے جزیرہ اندلس کی تقیمر کو کمل کر فیانوں نے شرطیطلہ کو جو دسط میں واقع تھادار السلطنت اور دارا لحکمت قرار دیا۔

کتے ہیں کہ آسان سے حکمت تین اعضاء پر نازل ہوئی ہے (۱) یونانیوں کے دماغ پر (۲) چینیوں کے ہاتھ پر (۳) اہل عرب کی زبان

ایک عارف باللہ کاواقعہ الغارض بھال الدین الیافی کی کتب "کفایۃ المعتقد" میں غدکور ہے کہ شخ عارف باللہ عمرو بن الغارض مصریں ایک مدرسہ کے افتتاح کے لئے پنچے۔ آپ نے وہاں ایک مجد میں دیکھا کہ ایک بوڑھاجو قوم کابقال تھام بحد کے حوض پر خلاف قاعدہ وضوکر رہاہے۔ آپ نے اس سے کما کہ اے شخ آپ من رسیدہ ہوکر اور ایس شہر میں جمال تھام بحد کے حوض پر خلاف قاعدہ وضوکر رہاہے۔ آپ نے اس سے کما کہ اے عمرو تم کو مصر میں فتح حاصل نہیں ہوگی (چو نکہ شہر میں جمال علماء کی کمی نہیں با قاعدہ وضو نہیں سکھ سکے۔ شخ نے یہ من کر کما کہ اے عمرو تم کو مصر میں فتح حاصل نہیں ہوگی (چو نکہ شخ نے آپ کانام لے کر آپ کو مخاطب کیااور فتح کالفظ استعال کیااس لئے عمرو سمجھ گئے کہ یہ کوئی معمولی محض نہیں ہے لاندا) یہ من کر آپ ان شخ کے پاس جا بیٹھے اور کہنے گئے کہ حضرت یہ تو فرمائیے کہ مجھ کو فتح کمال حاصل ہوگی؟ شخ نے جواب ویا مکہ محرمہ میں۔ آپ نے پوچھا کہ مکہ مکرمہ کمال ہے؟ شخ موصوف نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ یہ ہے۔ چنانچہ شخ کے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہی کہ مکرمہ عمرو کے دوبرو منکشف ہوگیااور آپ آن کی آن میں اس میں داخل ہو گئے اور بارہ سال تک وہاں رہے۔ وہاں آپ کو بہت کی فتوحات دوحانی حاصل ہو کی اور اس میں وہ اس تعلی وہاں آپ کو بہت کی فتوحات دوحانی حاصل ہو کیں اور آپ نے اپنام شہور دیوان میں وہی تھنیف کیا۔

ایک مدت کے بعد آپ کے کان میں شخ مصری کی آواز آئی وہ آواز یہ تھی کہ شخ مصری کمہ رہے ہیں اے عمرو! یمال آکر میری جمیزو تکفین کاانتظام کرو۔ چنانچہ شخ مصری کی یہ آواز من کر آپ مصر پنچے۔ شخ نے آپ کو ایک دینار دیا اور کما کہ اس سے میرا کفن وغیرہ خریدنااور جھے کو کفناکر اس جگہ (ہاتھ سے قرافہ کے قبرستان کی جانب اشارہ کیا) رکھ دینا۔اس کے بعد انتظار کرنا کہ کیا ہو تاہے؟ ھیخ عمر بن الفارض فرماتے ہیں کہ اس گفتگو کے کچھ دیر بعد ھیخ بقال کی وفات ہو گئی اور میں نے ان کو نہلا کر اور کفنا کر اس جگہ لینی کرافیہ میں رکھ دیا۔

کچھ دیر کے بعد آسان سے ایک مخص نازل ہوا اور ہم دونوں نے مل کر ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد ہم انتظاد کرتے رہے۔ کچھ دیر کے بعد یکایک پوری فضاء پر سبز رنگ کے پر ندے منڈلانے لگے اور ان میں سے ایک بہت بڑا پر ندہ نیچے اترا اور شیخ علیہ الرحمة کی نعش کو نگل لیا اور پھراڑ کر دو سرے پر ندوں کے ساتھ مل کر نگاہوں سے او جھل ہو گیا۔

مسائل مختلفہ

یک در ایساکر نا جائز ہے اور چھوڑا ہوا پر ندہ یا شکار اس کی ملیت سے نکل جائے گاجیسا کہ خلام آزاد کرنے سے وہ اس کے بارے میں وو تول ہیں اول سے مناس مختلفہ

آزاو ہو جاتا ہے' ابن ابی ہریرہ نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔ وو سرا قول ہیہ ہے کہ ایساکرنا جائز نہیں ہے۔ شخ ابو اسحاق نقال اور قاضی ابو طیب وغیرہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ایس صحیح ہے اور اگر کسی نے ایساکیاتو وہ گناہگار ہو گااور بہ پر ندہ اس کی ملیت سے خارج نہیں ہو گا کیونکہ ذمانہ جاہلیت کے سائبہ کے مائند ہے۔ جیساکہ باب الصاد میں گزرچکا۔ قفال کتے ہیں کہ عوام اس کو عتق سے موسوم کرتے ہیں اور اس کو کار ثواب سمجھے ہیں حالانکہ سے حرام ہے اور اس سے بچٹالازمی ہے اس لئے جو پر ندہ اس طرح چھوڑا جائے گاوہ مباح اور غیر مملوک پر ندوں میں جاکر مل جائے گا اور کوئی دو سرا کچڑنے والا اس کو پکڑ کر ہیہ سمجھے گا کہ وہ اس کا مالک بن گیا حالانکہ مالک نہیں سے گا۔ اس طرح ایساکرنے والا اپ دو سرے مومن بھائی کے لئے جتالے معصیت ہونے کا سبب ہے۔

علامد مالت ین ہے ہا۔ ان طرح ایون کیا ہے کہ اگر ایسانواب سمجھ کر کرتا ہے تو وہ جانوراس کی ملکت سے خارج ہوجائے گا
ورنہ نہیں۔ پہلے قول کی صورت میں بیر چھوڑا ہوا پرندہ اپنی اصل یعنی اباحت کی جانب لوٹ جائے گا۔ اوراس کاشکار جائز ہوگا۔ اور
و سرے قول کی صورت میں ایسے مخص کے لئے جو اس کے مملوک غیر ہونے کو جانتا ہے اور سندی 'خضاب' بازووں کا کئے ہونایا
گلے وغیرہ میں پڑے گھنگروں کے ذریعہ اس کے مملوک ہونے کو پھائتا ہے قو اس کے لئے اس کو پکڑنا جائز نہیں اور مملوک ہونا
مشکوک ہو قو اصل یعنی حلت کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر پرند کو چھوڑنے والاچھوڑتے وقت سے کمہ دے کہ میں نے اس کو اپنے بھائیوں
کے لئے مباح کر ویا تو اس صورت میں اس کاشکار کرنا جائز ہے اور تیبرے قول کی روسے اس کے شکار کے جواز میں دو قول ہیں۔
اول سے کہ جائز ہے کیونکہ آزاد کرنے سے بیر اپنی اباحث پر آگیا ہے۔ نیزاگر ہم اس کے شکار کو منع کریں تو زمانہ جالمیت کے
سائنہ کے مشابہ ہو جائے جو ناجائز ہے اور بی قول صحیح ہے۔

دوسرا قول بہ ہے کہ اس کاشکار ممنوع ہے۔ کیونکہ جس طرح غلام آزادی کے بعد کسی کا مملوک نہیں بنآ اسی طرح بہ بھی آزادی کے بعد کسی کا مملوک نہیں بنآ اسی طرح بہ بھی آزادی کے بعد کسی کا مملوک نہیں ہوگا۔ لیکن مناسب بہ ہے کہ اس صورت سے اس صورت کو منتقیٰ کر لیا جائے جبکہ کوئی کافر اس کو آزاد کرے تو اس صورت میں اس کا شکار جائز ہے کیونکہ اس کا عتق معتبر نہیں اور اس کے آزاد کردہ کو غلام بنایا جا سکتا ہے۔ امل مافعی نے پرندیا شکار کو آزاد کرنے کو اگر چہ مطلقا ممنوع قرار دیا ہے لیکن اس سے چند صورتوں کا احتثاء ضروری ہے۔ اول محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ کہ آگر وہ جانور دوڑنے کاعادی ہو تو مقابلہ میں اس کو چھو ڑنا جائز ہے۔ دوم ہید کہ اس پرندہ کو پکڑے رہنے ہے اس کے پچول کی موت کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں اس کا آزاد کر ناواجب ہے اس لئے کہ بچے حیوان محترم ہیں للذا ان کی جان کی حفاظت کی سعی لازم ہے۔ علماء کرام نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے جب کسی حالمہ عورت پر رجم یا قصاص واجب ہو جائے تو پچہ کو دودھ پلانے کے لئے اتنی مدت کی مملت دی جائے گی کہ بچہ کی مدت رضاعت ممل ہو جائے اور پھراس کے بعد اس کو سزا دی جائے گی۔ اس طرح شیخ ابو محمد جو بنی نے ایسے حالمہ جانور کو جس کا حمل ابھی غیرماکول حالت میں ہو ذرج کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس صورت میں ایک ایسے جانور کو جس کا ذرح حال نہیں ہے قبل کر نالازم آتا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی ہے کہ اس وجہ ہے چھوڑ دیا تھا کہ جنگل میں اس کے دو بچے تھے۔ پس آپ کا اس کو آزاد کرناوجو ہی کہ دلیل ہوتی ہے۔ کیونکہ جو بی کریم منع منسوخ نہ ہوا ہو پھر بعض حالات میں اس کی اجازت دی جائے تو اجازت وجو ہی کہ دلیل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب انور اس طرح چھوڑ نا ممنوع تھا سائبہ سے مشابہ ہونے کے باعث پھر بعض احوال میں اس کی اجازت دی گا تو یہ اجازت دی گا تو یہ اجازت دی گا

تیسری صورت استناء کی میہ ہے کہ اگر کوئی فخص کسی جانور کو پکڑلے ادر اس کے پاس نہ ذرج کرنے کا آلہ ہو اور نہ اس جانور کی خوراک کا نظم ہو تو ایسی صورت میں چھوڑنا ضردری ہے تاکہ وہ جانورا پنی خوراک حاصل کرلے۔ چوتھی صورت جومتنٹی کی گئ ہے وہ میہ ہے کہ پکڑنے والے نے احرام کاارادہ کرلیا ہو تو اس پر اس جانور کا آزاد کرنا ضروری ہے۔

خواب میں طائر کی تعبیر اللہ تعالی کے قول "وَکُلَّ اِنْسَانِ اَلْوَمْنَهُ طَائِوَهُ فِی عُنْقِهِ" (اور ہم نے ہرانسان کا عمل اس کے گلے تواب میں طائر کی تعبیر "عمل" سے کی جاتی ہے۔ غیر معروف پر ندہ کی تعبیر اللہ تعالی کے اس قول "فَالُوْا طَائِوْ کُمْ مَعَکُمْ اَئِنْ دُکِوْتُمْ بَلُ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِ فُوْنَ" (ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی گلی ہوئی ہے۔ کیااس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصبحت کی جائے بلکہ تم (خود) صد (عقل و شرع) سے نکل جانے والے لوگ ہو) کی روشنی میں انذار و نصبحت ہے۔ خواب میں حسین پر ندہ کو دیکھنا حسن عمل کی دلیل ہے یا اس کے پاس کوئی خوشخبری لے کر آئے گاجو شخص خواب میں جنگلی بد ظل پر ندے کو دیکھتے تو اس سے اس کی بد عملی کی جانب اشارہ ہو تا ہے یا اس کے پاس کوئی بری خبر آئے گاجو شخص خواب میں جنگلی بد ظل پر ندے کو دیکھتے تو اس سے اس کی بد عملی کی جانب اشارہ ہو تا ہے یا اس کے گونسلہ کی تعبیر پیوی ہے یا وہ مرتبہ جس پر عارف ٹھر جاتا ہے۔ حاملہ عورت کو خواب میں گھونسلہ نظر آناولادت کی جانب اشارہ ہے۔

کونسلہ نظر آناولات کی جانب اشارہ ہے۔
عش' پر ندوں کے اس آشیانہ کو کتے ہیں جو درخت کی شاخوں پر ہو اور جو آشیانہ دیوار' غاریا پہاڑ پر ہواس کو وکٹو کہتے ہیں۔
خواب میں وکر سے مراد زناۃ کے گھ' عابدین و زاہدین کی مساجد ہیں۔ پر ندے کے انڈوں کا خواب میں دیکھنا ہویوں یا باندیوں کے بطن
سے پیدا ہونے والی اولاد کی جانب اشارہ ہے اور بھی انڈوں کی تعبیر قبروں سے دی جاتی ہے اور بھی دانتوں کی سفیدی اور نوجوان خوبرو عورت مراد ہوتی ہے۔ بھی انڈوں کی تعبیر در ہم و دنانیر جمع کرنے سے دی جاتی ہے اور بھی اہل وعیال اعزہ وا قارب کی معیت کی جانب اشارہ ہوتا ہے۔ پر ندوں کے پروں کی تعبیر مال سے دی جاتی ہے اور بھی اس کی تعبیر خانہ داری کے سامان کی خریداری ہوتی ہے کہ میں پر ندوں کے پروں کی تعبیر مال سے دی جاتی ہے اور بھی اس کی تعبیر مال جاہ و دبد ہے کے مشہور ہے کہ: "فُلاَنْ ہوتی ہے کبھی پر ندوں کے پروں کی تعبیر مال سے دی جاتی ہے اور بھی پروں کی تعبیر میں جاتی ہے۔ دی جاتی ہے۔ اور بھی پروں کی تعبیر کھیتی سے دی جاتی ہے۔ اور بھی پروں کی تعبیر کھیتی سے دی جاتی ہے۔ مشہور ہے کہ: "فُلاَنْ ہوتی ہے بھی پر ندوں کے پروں کی تعبیر مال سے دی جاتی ہے اور بھی پروں کی تعبیر کھیتی سے دی جاتی ہے۔ مالی کی تعبیر کھیتی سے دی جاتی ہے۔ مالی کی تعبیر کھیتی سے دی جاتی ہے۔ کہا ہو کہا ہو کہا ہو کہا ہے۔ کہا ہو کہا ہو کہا ہی تعبیر کھیتی سے دی جاتی ہے۔ کو کا مور کی جاتی ہے۔ کو کہا گور کہا ہوں کہا ہوں کہا تعبیر کھیتی سے دی جاتی ہے۔

پرندہ کا چنگل آگر خواب میں ویکھا جائے تو یہ متر مقابل کی نصرت و کامیابی کی دلیل ہے کیونکہ چنگل پرندوں کے لئے بچاؤ اور ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ پر ندے کی چونچ کو دیکھنا وسیع تر عزت و رفعت کی دلیل ہے۔ اگر خواب میں پرندہ کی بیٹ نظر آئے تو طلال پرندہ کی بیٹ سے مال طلال اور حرام پرندہ کی بیٹ سے مال حرام مراد ہو تا ہے۔ پرندوں کے خواب کی تعبیرے بارے میں جو را جنمااصول تصوه جم نے بیان کر دیئے۔ اب آپ جسب حالات اپن ذہانت کا استعال کیجئے انشاء الله کامیابی ہوگی۔

مصائب سے خلاصی اور قید سے رہائی کے لئے وعا اس بھکوال نے احمد ابن احمد سے ان کے والد کے حوالہ سے یہ قصہ مصائب سے خلاصی اور قید ہوگئی تھی اور وہ ہیں مصائب سے خلاصی اور قید ہوگئی تھی اور وہ ہیں کہ جارے ایک جسایہ کو قید ہوگئی تھی اور وہ ہیں

سال تک قید خانہ میں رہااور اپی بیوی بچوں کو دیکھنے سے مایوس ہو چکاتھا کہ اجانک ہیں سال بعد اس کی رہائی ہوئی- اس قیدی کابیان ہے کہ ایک رات میں اپنے اہل و عمال کو باد کر کے بیشا ہوا رو رہاتھا کہ دفعتاً ایک پرندہ قید خانہ کی دیوار پر آکر بیٹھ گیاادر ایک دعا <u>رد ہے</u> لگا۔ میں نے کان لگا کر اس دعاکو سنااور یاد کر لیا۔ اس کے بعد تین یوم تک میں نے برابر یہ دعاپڑھی اور تیسرے دن اس دعاکو پڑھنے کے بعد میں سوگیا۔ جب صبح کو میری آنکھ کھلی تومیں نے اپنے آپ کو اپنے مکان کی چھت پر پایا۔ میں نیچے اپنے مکان میں اترا تو میری بیوی میری بدلی ہوئی ہیئت اور بد حالی کو دیکھ کر گھبرا گئ- لیکن جب اس نے مجھے غور سے دیکھاتو پہچان لیا اور میں نے بیوی بچوں كو مطمئن كر ديا تو وه بهت خوش ہوئے-

میں کچھ عرصہ تک گھر رہااور پھر جج کے لئے مکہ مکرمہ گیا۔ جب میں دوران ِ طواف اس دعاکو پڑھ رہاتھاتو اچانک ایک بو ڑھے مخص نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور پوچھا کہ یہ دعاتم کو کہاں ہے ملی؟ کیونکہ یہ دعابلاد روم میں صرف ایک پرندہ اڑتے ہوئے پڑھتا ہے۔ میں نے ان بزرگ کو اپنے قید خانہ میں رہنے اور اس دعاکو سیکھنے کا پورا قصہ سنادیا۔ یہ سن کر ان بزرگ نے فرمایا کہ تم بچے کہتے ہواس دعا کی میں تاثیرہے۔ پھرمیں نے ان بزرگ سے ان کانام دریافت کیاتو انہوں نے فرمایا کہ میں خضر (علیه العلوة والسلام) ہوں۔

"ٱللُّهُمَّ إِنِّي ٱسْتَالُكَ يَا مَنْ لَا تَرَاهُ وَلَا تُحَالِظُهُ الظُّنُونَ وَلا يَصِفْهُ الْوَاصِفُون وَلا تُعَيُّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلاَ الدُّهُورُ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْحِبَالِ ومكاييل الْبَعَارِ وَعَدَدَ قَطَرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا يُظْلِمْ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَيُشْرِقُ عَلَيْهِ النَّهَارُولاً تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءُولاً اَرْضٌ اَرْضاً وَلاَّ جَبَلُ الايَعْلَمُ مَا فِي وَعْرِهٖ وَسَهْلِهِ وَلاَ بَحُرَّ اِلاَيعْلَمُ مَا فِيْ قُعْرِهِ وَسَاحِلِهِ۔

ٱللَّهُمَّ اِنِّي ٱسأَلُكَ ٱنْ تَجْعَلَ خَيْرَ عَمَلَى اخِرَهُ وَخَيْرَ آيَامِيْ يَوْمَا ٱلْقَاكَ فِيْهُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْي ءٍ قَدِيْرٌ - ٱللَّهُمَّ مَنْ عَادَايِيْ فَعَادَةُ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِذْهُ وَوَمَنْ بَعَى عَلَىَّ بِهَلْكِةٍ فَاَهْلِكُهُ وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ فَخُذْهُ وَاطْفِيْ عَنِيْ نَارَ مَنَ اَشَبَّ لِيْ نَارَةُ واِكْفِنِيْ هُمَّ مَنْ اَدْخَلَ عَلَيَّ هِمَّةُ وَادْخِلْنِي فِيْ دَرْعِكَ الْحَصِينَةِ وَاسْتُرْنِيْ بِسَنْرِكَ الْوَافِيْ يَا مَنْ كَفَانِيْ كُلَّ شَيى ۽ إِكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْانْحِرَةِ وَصَدِّقُ قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ بِالتَّحْقِيْقِ يَا شَفِيْقُ يَا رَفِيْقُ فَرِجْ عَنِي كُلَّ صَيْقٍ وَلاَ تَحَمَّلُنِيْ مَا لاَ أَطِيَّقُ آنْتَ إِلٰهِيْ الْحَقَ الْحَقِيقُ يَا مُشْرِقَ الْبُرْهَانَ يَا قُوِيَّ الْأَرْكَانِ يَامَنْ رَحْمَتُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَفِي هٰذَا الْمَكَانِ يَامَنْ لاَ يَخُلُومِنْهُ مَكَانٌ اِخْرِسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لاَ تَنَامُ وَاكْنِفْنِي فِي كَنْفِكَ ٱلَّذِيْ لَا يُوَامُ إِنَّهُ قَدْ تِيقَّنَ قَلْبِيْ ٱنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَإِنِّيْ لَا ٱهْلِكَ وَٱنْتَ مُحِيَ يَا رَجَائِي فَارْحَمْنِيْ بِقُدُرَتِكَ عَلَىَّ يَا محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَظِيْمًا يُرْجَى لِكُلْ عَظِيمٍ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ أَنْتَ بِحَاجَتِيْ عَلِيْمٌ وَعَلَى خَلاّصِيْ قَدِيْرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ يَسِيرٌ فَامْنَنُ عَلَىَّ بِقَصَائِهَا يَا اَكُرَمَ الْاَكْرُمِيْنَ- وَيَا اَجُودَ الْاَجْوَدَيْنِ وَيَا اسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ اِرْحَمْنِيْ وَاَرْحَمُ جَمِيعَ الْمُذْنَبِيْنَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ إِنَّكَ عَلَى كُلَّ شَيْئَ قَدِيثًر -

ٱللُّهُمَّ اَسْتَجِبُ لَنَاكَمَا اَسْتَجَبْتَ لَهُمْ بِرَحْمَتِكَ عَجِلْ عَلَيْنَا بِفَرْجِ مِنْ عِنْدِكَ بِجُوْدِكَ وَكَرْمِكَ وَارْتِفَاعِكَ فِيْ عُلُّةٍ سَمَائِكَ يَا اَزْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ إِنَّكَ عَلَى مَاتَشَاءُقَدِيْرٌ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَعَلَى

الهصخبه أجْمَعِيْنَ.

"اے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کر تاہوں اے وہ ذات جس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور نہ جس کو خیالات پاسکتے ہیں اور تعریف کرنے والے جس کی کماحقہ تعریف کرنے پر قاور شیس میں اور حوادث سے اور گروش زمانہ سے جس کی ذات متاثر نہیں ہوتی جو پیاڑوں کے وزن سمند رول کی گہرائی اور بارش کے قطرات درختوں کے اوراق کے عدد اور ہر اس چیز کی تعداد کو جس پر رات چھاجاتی ہے اور ہراس چیز کو جاننے والا ہے جس پرون طلوع ہو تا ہے۔ نہ آسان اور نہ زمین اس سے پوشیدہ ہے اور کوئی بہاڑ ایسانسیں جس کے سخت و نرم کو وہ نہ جانتا ہو اور کوئی سمند رنسیں ہے مگر الله جانتا ہے کہ اس کی گرائی میں کیا ہے اور اس کے ساحل پر کیا ہے۔اے اللہ! تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے سب سے اچھے عمل کو آخری عمل بنا اور میرے ایام میں سب سے اچھے دن کو وہ دن بنا جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں-بلاشبہ تو ہر چیزیر قادر ہے۔ اے اللہ جو مجھ سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ اور اے اللہ جو قریب ہو تو اس کے قریب ہو جااور جو مجھے پر ہلاکت کے ذریعہ تعدی کرے تُواس کو ہلاک کر دے اور جو میرے ساتھ برائی کاارادہ کرے اس ک گرفت فرما۔ جس نے میرے لئے آگ بھڑکائی اس کی آگ کو گل کردے اور جو مجھ پر غم لادے اس کے غم سے میرے لئے کافی ہو جااور مجھے اپنی محفوظ زرہ میں رکھ لے اور مجھے اپنے محفوظ پر دہ میں چھپا لے۔ اے وہ ذات جو میرے لئے ہر چیز کے واسطے کانی ہو جا میرے لئے ہراس دنیا و آخرت کے معاملہ کے لئے جو مجھے پیش آئے اور میرے قول کو حقیقت سے مصدق کر دے۔ یا شفیق یا رفیق میری ہرتنگی کو کھول دے اور مجھ پر وہ چیزمت لاد جس کامیں متحمل نہیں ہوں' تو میرا حقیقی معبود برحق ہے۔ اے برمان کو روشن کرنے والے' اے قوی الار کان' اے وہ ذات جس کی رحمت ہر جگہ ہاوراس جگہ بھی ہے اور کوئی مکان جس سے خالی نہیں ہے اپنی اس آنکھ سے میری حفاظت فرماجو بھی نہیں سوتی اور مجھے اپنی اس حفاظت میں لے جو ہرایک کی پہنچ سے بالا ہے-بلاشبہ میرادل اس برمطمئن ہے کہ تیرے سواکوئی معبود نہیں اور میں ہلاک نہیں ہو سکتا جبکہ تیری رحمت میرے ساتھ ہے۔ اے میری امیدول کے مرجع' اپنی قدرت کے وريع مجھ پر رحم فرما۔ اے عظیم جس سے بوے سے بوے کام اے علیم لگائی جاتی ہے۔ اے علیم اے علیم تو میری حاجت سے باخبرہے اور تُومیری رہائی پر قادرہے اور یہ تجھ پر بہت آسان ہے۔ پس میری رہائی کے فیصلے سے مجھ پر احسان فرما۔ اے اگرم الاکر مین! اے اجود الاجودین 'اے اسرع الحاسین 'اے رب العالمین مجھ پر رحم فرمااور امت محمد کے جملہ كنابكارول يررحم فرما- بينك تو ہر چيزير قادر ہے۔ اے اللہ! ہمارى دعاكو قبول فرماجس طرح تونے ان لوگوں كى دعاؤل كو قبول فرمایا- اینے فضل وجود و کرم د رفعت ہے ہماری کشائش میں جلدی فرما- اے ارحم الراحمین بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر

ہے اور اللہ رحمت کللہ نازل فرمائے ہمارے آقا محر خاتم النیتین صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل واصحاب پر سب پر۔ اس دعاکے ایک کلڑے کو طبرانی نے بسند صحیح حضرت انس سے نقل کیا ہے۔

إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه و سلم مَرَّ بِاغْرَابِي وَهُوَيَدُعُوْفِى صَلاَتِه وَيَقُولُ يَامَنُ لاَ تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلاَ تَخَالِطُهُ الظُّنُونُ وَلاَ يَخِفُهُ الْوَاصِفُونَ وَلاَ تُعَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلاَ يَخْشَى الدَّوَائِويَعُلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ وَمَكَايِبُلَ البُحَارِ وَعَدَد قَطِرِ الْعَمَاءُ سَمَاءٌ سَمَاءٌ سَمَاءٌ وَالْمُوصُلُ وَرَقَ الْاَشْخَارِ وَعَدَد وَرَقَ الْاَشْخَارِ وَعَدَد مَا اظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلاَ تُوَارِئُ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءٌ وَالْاَرْضُ ارْضَا وَلاَ بَحْرٌ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلاَ تَوَارِئُ مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءٌ سَمَاءٌ سَمَاءٌ مَعَلِيْ وَالْاَرْضُ ارْضَا وَلاَ بَحْرٌ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَبْوَ مِلْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْعَبْوَ مِلْمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ فِي عَلْمِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَالْمُ عَلَيْهُ وَسَلَمْ وَالْمُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَالْمُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَالْمُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ وَالْمُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ هَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمْ مَلُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى الل

" بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز میں یہ دعا پڑھ رہا تھا" اے وہ ذات جس کو آئھیں و کیھ نہیں سکتیں جو خیال و گمان کی رسائی سے برتہ اور وصف بیان کرنے والے اس کاوصف بیان نہ کر سکیں اور جو حوادث سے متغیر نہیں ہو تا اور نہ گر وشوں سے ڈر تا ہے وہ بہاڑوں کے بوجھ سے واقف ہے اور سمند رکے بیا نول سے بھی واقف' ہراس چیز کی تعداد جس پر رات آتی ہے اور دن طلوع ہو تا ہے سب اس پر عیاں ہیں ممونی آسان اور کوئی زمین اس کی نظروں سے مخفی نہیں ہے محوفی سمند رنہیں ہے گراللہ تعالی اس سے واقف ہے کہ اس کی گمرائیوں میں کیا ہے اور کوئی پیاڑ نہیں ہے گراللہ اس کے مخت پھروں کے مرائد تعالی اس سے واقف ہے کہ اس کی گمرائیوں میں کیا ہے اور کوئی بیاڑ نہیں ہے گراللہ اس کے مخت پھروں کے مرائد تعالی اس سے واقف ہے کہ اس کی گمرائیوں میں کیا ہے اور کوئی بیاڑ نہیں ہے گراللہ اس کے خت پھروں کی بہترین دان کو وہ دن بنا جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ وعاسی تو ایک بہترین دان کو وہ دن بنا جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں"۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ وعاسی تو ایک گیا تو ایک گیا تا ہے کہ باس کی کان سے الما گیا سے والمور ہر یہ پیش کیا گیا تات کرویا کہ تو باس کی کان سے الما گیا سے والمور ہر بہتش کیا گیا تات کرویا کہ بیات کے باس کی کان سے الما گیا سے والمور ہر بہتش کیا گیا تات اعرابی! تو کس قبیلہ " بنون ملک کو جب کرویا کہ صلہ رحی بھی ایک حق ہے دسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تجھے معلوم ہے میں نے یہ سونا کی دویا کہ کیا تھے معلوم ہے میں نے یہ سونا کی کیا تھے معلوم ہوگی بنیاد پر دیا ہے یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے والم کی بناء بہت بمترانداز میں کی ہوئیوں عمل کیا تھے موروں میں میں نے یہ سونا سے فرمایا کہ حق ہے لیکن میں نے یہ سونا سے فرمایا کہ دیا کہ ہوئی کی بنیاد پر دیا ہے یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باکر کیا تھے معلوم ہے میں نے یہ سونا کی میں بیاد پر دیا ہوئی کی بیاد پر دیا ہوئی کی بیاد پر دیا ہوئی گیا کہ دی بیاد پر دیا ہوئی گیا کہ ہوئی گیا تات کر دیا تھوں کی گیا کہ دی بیاد پر دیا ہوئی گیا کہ دی بیاد پر دیا ہوئی گیا کہ دی بیاد پر دیا ہوئی گیا کو تات کی بیاد پر دیا ہوئی گیا کہ دی بیاد پر دیا ہوئی گیا کہ دی بیاد پر دیا ہوئی گیا کہ دی ہوئی گیا کہ دیا گیا کہ دیا کی کو تات ک

الطَّبْطَابُ

بڑے بڑے کانوں والا ایک پرندہ-

### الطبوع

چیزی-باب القاف میں اس کا بیان آئے گا-انشاء الله-

## الطثرج

(چیونی)الطشر ج: چیونی کو کتے ہیں جیسا کہ جو ہری نے بیان کیا۔ اس کا تذکرہ باب النون میں نمل کے عنوان سے آئے گا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ طفرج چھوٹی چیونی کو کتے ہیں۔

# الطّخن

گر گٹ جیساایک چھوٹاجانور) اَلطَّنٹ فن: جو ہری نے کہا ہے کہ ایک چھوٹا ساگر گٹ جیساجانور ہے۔ زمخشری نے ''ربیج الابرار'' میں کھاہے کہ طحن ایک گر گٹ جیساجانور ہو تا ہے اور بیچاس کو گھیر کراس سے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے آٹا پیس- چنانچہ وہ زمین پر چکل کے مان پرعمل کرنے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ مٹی میں غائب ہوجاتا ہے۔

# ٱلطَّرْسُوْحٌ

(بحری مچھلی) طَوْسُوْحُ: ایک مچھلی کو کہتے ہیں۔ اگر اس مچھلی کو پکا کر کھالیا جائے تو آئکھوں میں جالا پیدا ہو جاتا ہے۔ میں مرکز کی مجھلی) طَوْسُوْحُ: ایک مجھلی کو کہتے ہیں۔ اگر اس مجھلی کو پکا کر کھالیا جائے تو آئکھوں میں جالا پیدا ہو جاتا ہے۔

## ڟۯۼۘڶۏۮۺٞ

(چکور جیساایک پرندہ) طَلَوْ عَلَوْ دَسٌ : یہ پرندہ خاص طور پر اندلس میں پایا جاتا ہے اس لئے اللِ اندلس اس سے بخوبی واقف ہیں اور وہ اس کو طُنو لیس کے نام سے نکو کی ایک چڑیا ہے اور وہ اس کو طُنو لیس کے نام سے نکو کی ایک چڑیا ہے جس کارنگ میالہ ہوتا ہے جس میں کچھ سرخی اور کچھ زردی بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے بازوؤں میں ایک سنهرائی ہوتا ہے۔ اس کی جونچ باریک ہوتی ہے اور اس کی دم پر متعدد سفید نقطے ہوتے ہیں یہ بیشہ بولتی رہتی ہے۔ اس میں جو ذراموئی تازی ہواس کا گوشت عمرہ ہوتا ہے۔

طرغلودس کا شرعی تھم ا

طرغلودس کے طبی فوائد استال ہونے والی پھری توڑنے کے لئے عجیب و غریب تاثیری عال ہے آگر پھری بنے سے طرغلودس کے طبی فوائد استعال کیاجائے تو پھری کو بننے سے روکتا ہے۔

# الظرف

. (شريف النسل گھو ژا)

## الطغام

(رذیل قتم کے پرندودرند)الطغام: رذیل انسان کوطفام کماجاتاہے۔ جمع 'واحدسب کے لئے ایک ہی لفظ مستعمل ہے۔

القطفل السلامی المی الم

(لڑکا) المطفل: عربی میں یہ لفظ انسان نیز دیگر حیوانات کی نرینہ اولاد کے لئے مستعمل ہے۔ اس کی جمع "اطفال" آتی ہے۔ گر بعض او قات جمع کے لئے طفل بھی بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

آوِالطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوَاعَلَی عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (یا ایسے لڑکوں پرجوعورتوں کے پردے کی باتوں سے ابھی ناواقف ہیں) اس طرح بولتے ہیں:المطفل الظَّبِية مَعَهَا طِفْلُهَا۔ (مطفل ہرنی کے ساتھ اس کے بچے ہیں) مطفیل اس ہرنی یا او نمٹی کو کہتے ہیں جس کو بچے جنے ہوئے بچھ ہی عرصہ گزرا ہو۔مطفل کی جمع مطافیل آتی ہے 'جیسا کہ ابو ذویب نے اس شعر میں استعال کیا ہے۔

وَإِنَّ حَدِيثًا مِنْكَ لَو تَنْذُلِيْنَةً جنِٰى النَّحْلُ فِي الْبَانِ عَوْدٍ مَطَافِلٍ ترجمہ:۔اور تیرے متعلق گفتگو اگر تُوپند کرے گویا کہ شدکی کھیاں ہیں جو پھلوں اور پھولوں سے رس چوس رہی ہیں۔

مَطَافِیْلُ اَبُکَارِ حَدِیْثُ نِتَاجُهَا تَشَابَّ بِمَاءٍ مِثْلَ مَاءَ الْمَفَاصِلِ ترجمہ: نو خِرنِ کے ہیں جو کم سی کی عمرے گزررہے ہیں اور شاب کی جانب قدم بڑھارہے ہیں اس تیزی سے کہ گویا کوئی تیے رہاہے۔
تیے رہاہے۔

ایک دو سرے شاعرنے کہاہے<sup>۔</sup>

فَيَا عَجَبًا لِمَن رَّبَيْتُ طِفُلا الْفَمَهُ بِالْطَرَافِ الْبُنَانِ الْفَنَانِ الْبُنَانِ الْبُنَانِ الْبُنَانِ ترجمہ: جھے اس پچہ پر تعجب ہے جس کی میں نے پرورش کی اور اُس کو اپنے ہاتھوں کے پوروؤں سے کھلایا۔

اُعَلِّمُهُ الرِّمَاية كُل يَوْمِ فَلَمَّا الشَّدَّ سَاعِدُهُ رَمَانِي تَرْجَمَد: مِن روزانداس كو تيرانداز موكيا) توجمه ترجمه: مِن روزانداس كو تيراندازي سكها تا تفالي بس جب اس كى كلائيوں مِن يَخْتَلَى آگن (اوروه پورا تيرانداز موكيا) توجمه برعى اس نے تير چلاديا-

﴿ الْعَلَّمَةُ الْفَتُورَةِ كُلَّ وقت فَلَمَّا طَوَّ شَارِبُهُ جَفَانِيْ الْعَلَّمَا مِلْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَ ترجمہ: میں ہمہ وقت اس کو جوانمردی کی تعلیم دیتا تھالیکن جب اس کے مونچیس نکل آئیں یعنی جوان ہو گیا تو مجھ پر ہی ظلم کرنے لگا۔

وَكُمْ علمته نظم القوافى فَلَمَّا قَالَ قافية هجانى ترجمہ: اور متعدد بار میں نے اس کو قافیہ سازی یعنی شعر گوئی کی تعلیم دی۔ پس جب دہ شعر کہنے کے قابل ہوا تو میری ہجو سے شعر گوئی کی ابتداء کی۔

### ذوالطفيتين

(خبیث قتم کاسانپ) دوالطفیتیں: طفیہ دراصل گوگل کی پی کو کتے ہیں جس کی جمع طفی آتی ہے۔ سانپ کی پشت پر پائی جانے والی وو لکیروں کو گوگل کی دو پتیوں سے تشبیہ دیتے ہوئے اس سانپ کو ذوالطفیتین کہنے لگے۔ علامہ زمخشری ؓ نے 'کتاب العین'' کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ طفیہ کے معنی شریر پتلے سانپ کے ہیں اور ولیل میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

وَهُمْ يُدِلُّونَهَا مِنْ بَغُدِ عِزَّتِهَا كَمَا تَذِلُّ الطَّلْفِ مِنْ رُقَيَةِ الرَّاقِيْ رَحِمَا تَذِلُ الطُّلْفِ مِنْ رُقَيَةِ الرَّاقِيْ رَجِمَد: اور وہ لوگ اس کوعزت کے بعد اس طرح ذلیل وخوار کرتے ہیں جس طرح شریر سانپ منتر پڑھنے والے کے رجمہ: داور وہ لوگ اس کوعزت کے بعد اس طرح ذلیل وخوار کرتے ہیں جس طرح شریر سانپ منتر پڑھنے والے کے

منترے بے بس اور ذلیل ہو جاتا ہے۔

ابن سیدہ کی بھی میں رائے:

ذوالطفيتين كاحديث مين تذكره: م

صححین ودیگر کتب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

«نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا سانپوں اور خاص طور پر ذوالطفیتین اور اہتر کو مار ڈالو کیونکہ دونوں حمل کو ساقط کرا دیتے ہیں اور آئکھوں کو نابیٹا کر دیتے ہیں"۔

شیخ الاسلام نوویؓ نے بیان کیا ہے کہ علاء کا قول ہے کہ طفتیان سانپ کی پشت پرپائی جانے والی دو لکیریں ہیں۔ "اہتر" کے معنی قصیر الذنب (لانڈا) کے ہیں۔ نفر بن شمیل کا کہنا ہے کہ اہتر سانپ کی ایک قتم ہے جو نیلگوں اور لانڈے ہوتے ہیں۔ عمواً جب کوئی حالمہ اس کو دیکھے لیتی ہے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ امام مسلمؓ نے زہری سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ سقوط حمل میرے خیال میں اس کے شدید زہرکا اثر ہے۔

حدیث ندکور میں بلتمان لفظ کے بارے میں علاء کے دو قول ہیں۔ ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آتھوں میں جو خاصیت رکھی ہے اس کے اثر ہے محض اس کی جانب دیکھنے ہے آتھوں کی نورانیت سلب ہو جاتی ہے اور یہ رائے ہی اصح ہے۔مسلم شریف کی روایت کے ان الفاظ ہے بھی اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔

یَخْطِفَانِ الْبَصَرَ (یہ وونوں سانپ آٹھوں کی بینائی کواچک لیتے ہیں) بعض علاء کی رائے کے مطابق اس جملہ کامطلب میہ ہے کہ بیہ دونوں سانپ ڈینے کے لئے آٹھوں کانشانہ لیتے ہیں-

علاء کرام نے لکھا ہے کہ سانپ کی ایک قتم ناظرہ اس کا اثر یہ ہے کہ آگر اس کی نظر کسی انسان پر پڑجائے تو انسان فور آمر جاتا ہے۔ ابو عباس قرطبی کہتے ہیں کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو پچھ ہوتا ہے وہ ان دونوں قتم کے سانپوں کی تاثیر ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے۔ کیونکہ ابو الفرج بن الجوزی نے اپنی کتاب ''کشف المشکل لمافی الصیحین'' میں نقل کیا ہے کہ عراق مجم میں بعض اس قتم کے سانپ پائے جاتے ہیں کہ محض جن کے دیکھنے سے انسان مرجاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کے راستہ پر مرز نے سے ہی انسان ہلاک ہوجاتا ہے۔

# الطِلُحُ

(چیچری)الطلع: اس کا تذکرہ انشاء اللہ باب القاف میں بعنو ان قرار آئے گا۔ کعب بن میرنے بید شعر کما ہے۔ و جلدھا من اطوم لا یویسه طلح بضاحیة المتنین مهزول ترجمہ:۔ اس کا چڑا اطوم سے ہے جو عام چڑوں کے طریقہ پر نہیں ہے اور وہ ان سواریوں کی پشت پر ڈالا جا آ ہے جو سواریوں کے لئے دیلے کئے گئے ہیں۔

### الظلاء

(كرواك جانورون كابچه)الطلاناس كى جمع أظلاءً آتى --

طلاء کی ضرب الامثال اور کہاوتیں جس محض کی مصیبت ختم ہو جائے اور اس کی زبان دراز ہو جائے اس کے لئے بولتے ہیں "کنفَ الطِّلاَ وَاُمُّهُ" (طلاء اور اُس کی ماں کاکیا صال ہے)

#### الطلي

(بکری کے چھوٹے بچے)الطلبی:اس کی وجہ تسمید ہیہ ہے کہ طلی کے معنی باندھنے کے آتے ہیں اور ان چھوٹے بچوں کے ہیر بھی رسیوں سے کھونٹیوں میں باندھے جاتے ہیں-اس کی جمع طلیان آتی ہے۔ جیسے رغیف کی جمع رغفان آتی ہے-

## الطَّمْرُوٰق

(تِمِكَادِ رُ) الطَّلْمُزُوق: جِمَّادِ رُكوكت مِي جيساك ابن سيده نے لکھا ہے-باب الخاء میں اس كابيان ہو چكا-

## الطمل الطملال اطلس

(بھیٹریا)

## الطنبور

(ایک قتم کی بھڑ) الطنبور: ایک قتم کی بھڑکا نام ہے جو لکڑی کھاتی ہے- امام نوویؓ نے شرح ممذب میں لکھا ہے کہ وُنک والے جانوروں کے تھم (حرمت) سے مُڈی مشتیٰ ہے- کیونکہ بیہ طال ہے- نیز قنفذ کا بھی صبح قول کے مطابق بی تھم ہے-بھڑکا تذکرہ باب الزاء میں گزر چکا-

## الطورانى

(خاص فتم كاكبوتر)

## الطوبالة

(بھیڑ)

# انطول

(ایک پرندہ) جیسا کہ ابن سیدہ نے کہا-

## الطوطى

(طوطا) جبة الاسلام امام غزالى رحمة الله عليه في "الباب الثانى في حكم الكسب" ك شروع مين لكصاب كه طوطى كم معنى بغاء (طوطا) بعد ببغاء (طوطا) بعد ببغاء كاذكر باب الباء مين بوچكا-

# الطَّير

(پرندے) الطّنیر: طیرطائری جمع ہے جیسے صاحب کی جمع صب آتی ہے اور طیری جمع طیور ہے۔ جیسے فزنج کی جمع فُرُوخ آتی ہے۔ قطرب کا قول ہے کہ واحد پر طیر کا اطلاق ہو تاہے۔

حضرت ابراجيم في كن پرندول كو ذرى كياتها جب حضرت ابراجيم عليه السلام في الله تعالى سے درخواست كى كه كس طرح مضرت ابراجيم عليه السلام في الله رب العزت في فرمايا:

" فَخُذْ أَ ذِيَعَةً مِّنَ الطَّلِيرِ فَصُوْهُ مَّ إِلَيْكَ" الايه (احِهاتم چار پرندے لو پھران کو (پال کر) اپنے لئے ہلاک کرلو- الح) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو چار پرندے لئے تنے ان میں ایک مور' دوسرا گدھ تیسرا کوا اور چوتھا مرغ تھا۔

بعض قول کے مطابق آپ نے کیوتر کوا' مرغ اور بطح کو ذرج فرمایا تھا۔ مجاہد' عطاء اور ابن جریج کے مطابق وہ چار پرند مور' مرغ کیوتر اور کواتھے۔ بعض کی رائے ہے کہ وہ جانور اس طرح تھے۔ ہری بطخ تمالا کوا' سفید کیوتر' سرخ مرغ۔

چار کے عدد (یعنی چار پر ندوں کو ذرج کرنے) میں بیہ حکمت تھی کہ طبائع حیوانی چار ہیں اور ان پر ندول میں ہرایک پر ندے پر ایک طبع غالب تھی۔

پھر تھم ہوا کہ ان چاروں کو ذرج کرنے کے بعد ان کے گوشت بوست بال ویر اور خون وغیرہ ایک جگہ خلط ملط کرکے چار مختلف ست کے بہاڑوں کی چوٹیوں پر پھینک دو۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسانتی کیا۔ بعض مفسرین کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چاروں کے سروں کو اپنے پاس رکھ لیا تھا اور ابقیہ اجزاء کو پھینک دیا تھا۔ پھر تھکم اللی آپ نے ان کو آواز دی۔ چٹانچہ وہ چاروں جانور زندہ ہو کر اپنے اپنے بال و پر کا جامہ پس کر چلے آئے اور اپنے سروں سے آطے۔

حیات ابدی کے حصول کا طریقہ اس واقعہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ حیات ابدی نفس کی ان چار شہوتوں کو مار کر حاصل ہو عیات ابدی کے حصول کا طریقہ کتی ہے (۱) ظاہری شپ ٹاپ جو مور کا خاصہ ہے۔ (۲) صولت یعنی ایکا یک جفتی کے لئے مادہ پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چڑھ بیر مرغ کا خاصہ ہے (۳) روالت نفس اور بُعدِ امل جو کو سے کا خاصه بے او نجا اٹھنا اور خو اہشات کی تکمیل میں تیزی کرنا جو کبو ترکا خاصه ہے۔

اس واقعد بیل پرندول کو اختیار کرنے کی وجہ سے کہ سے تمام حیوانول میں انسان سے زیادہ قریب اور جملہ خصا کل حیوانسے کے

ب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت 'احیاء موتیٰ کے اظمار کے لئے دوماکول اور دوغیرماکول پرند اور دو محبوب بعنی مرغ و کبوتر اور دو نفرت انگیز بعنی مور اور کوا اور اسی طرح دو سریع الطیران بعنی تیز رفتار اور دو بطئی الطیران کو منتخب کیا۔ سریع الطیران کبوتر اور کواہے اور بطئ الطیران مرغ اور مورہے۔ اسی طرح دوالیے پرندول جن میں نر اور مادہ کی تمیز ممکن ہو بعنی مرغ اور مور اور دوالیے پرندول کو

جن میں نراور مادہ کی تمیز ماہر کر سکے جیسے کبوتریا تمیز ممکن ہی نہ ہو جیسا کہ کوا کو منتخب کیا۔

ابن ساعانی نے کیاہی عمدہ شعرکہاہے<sup>۔</sup>

وَالطَّلُّ فِيْ سِلْكِ الغُصُوْنِ كَلُولُوْءِ وَطَبٍ يُصَافِحُهُ النَّسِيمَ فَيَسْقُطُ تَرِجمہ:۔ اور بارش ورخت كى شاخوں كى لڑى ميں آب وار موتى كے مائد ہے۔ سيم ضح جب اس سے مصافحہ كرتى ہے تو وہ موتى نيك جاتا ہے۔

وَالطَّيْرُ يَقْوَأُ وَالغَدِيْرُ صَحِيفَةٌ وَالرِّيخُ يَكُتُبُ وَالْغَمَامُ يَنْقُطُ رَاحِهِ اللَّهِ الْعَمَامُ يَنْقُطُ رَاحِهِ الرَّبِولِ الْقَطَ لَكَادِيَا ہے۔ اور ہواكابت كرتى ہے اور ہادل نقط لگادیتا ہے۔ علامہ دمیریٌ فرماتے ہیں كه شاعرى بيان كرده به تقسیم بهت انوكھى ہے۔

مديث ميں طير کا تذکرہ: حدیث میں طیر کا تذکرہ:

امام شافعیؓ نے سفیان ابن عیبنہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی یزیدسے انہوں نے سباع بن ثابت سے انہوں نے ام کر ذسے بیر صدیث نقل کی ہے۔

"حضرت ام کرز رضی الله عنها کابیان ہے کہ میں نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تومیں نے آپ کو کمتے ہوئے سنا اقروا المطیو علی مکناتھا" اور ایک روایت میں مکناتھا کی جگہ و کناتھا آیا ہے لیعنی پرندول کو اپنی جگہ بیٹھار بنے وو"۔

اس مديث كوامام احمر 'اصحاب سنن اور ابن حبان وغيره نے روايت كيا ہے-

حضرت سفیان توریؓ نے امام شافعی علیہ الرحمہ ہے اس کامطلب دریافت کیاتو امام صاحب نے فرمایا کہ اہلِ عرب کا دستور تھا کہ وہ پر ندوں سے فال لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی شخص سفر کے ارادہ سے نکلتا اور کوئی پر ندہ اس کو کسی جگہ بیشا ہوا مل جا تا تھاتو وہ اس کو اڑا دیتا اور اگر وہ پر ندہ داہنی جانب کو اڑتا تو وہ شخص سفر پر روانہ ہو جاتا اور اگر اس کی پرواز بائمیں جانب کو ہوتی تو وہ شخص برفالی لیتے ہوئے واپس گھر لوٹ آتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بالا میں اس طریقہ کار اور عقیدہ کی ممانعت فرمائی

حفرت سفیان سے اس کے بعد جب بھی کوئی شخص اس صدیث کا مطلب بوچشا تو آب امام شافعی کا فرکورہ بالا قول بیان کر محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیتے۔ حضرت سفیان گابیان ہے کہ میں نے وکی سے جب اس حدیث کامطلب معلوم کیاتوانہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس حدیث کا منشاء رات کے شکار کی ممانعت ہے۔ پھر میں نے دکی سے سامنے امام شافعی کا قول پیش کیاتوانہوں نے اس کو پسند کیا۔ احمد میں مماجر کابیان ہے کہ میں نے اصمعی سے اس حدیث کامطلب دریافت کیاتوانہوں نے بھی وہی بیان کیاجو امام شافعی نے بیان کیا

کھا۔
ہیمق نے سنن میں نقل کیا ہے کہ ایک فخص نے حضرت یونس بن عبدالاعلیٰ سے حدیث ندکور کامطلب دریافت کیاتو انہوں
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بات کو پند فرماتا ہے۔ اس کے بعد امام شافعیؒ کابیان کردہ مطلب اس شخص کو بتادیا۔ پھر فرمایا کہ امام شافعیؒ
اس مطلب کے بیان کرنے میں نکسینے وَ خدِه کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابن قتیبہ نے نیبج وحدہ کامطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ ایک اس مطلب کے بیان کرنے میں نکسینے وَ خدِه کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابن قتیبہ نے نسبج وحدہ کامطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ ایک باریک اور نمایت نفیس کیڑا ہوتا ہے جس کامثل تیار کرناممکن ہوتا ہے اور اگر کیڑا عام ہو تو اس کامثل تیار کرناممکن ہوتا ہے تونسیج

باریک اور نمایت خیس کبڑا ہو ماہے بس کا مل تیار کرنا تعلق ہو ماہے اور اگر پیرا تھا م، وحدہ کے معنی ہیں بے نظیر نفیس کپڑا- چنانچہ ہر کریم فخص کو نتیج دحدہ کہنے لگے-۔

صیدانی نے شرح مختصر میں بیان کیا ہے کہ "مکونّة " جائے قرار و تمکن کو کتے ہیں۔ مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کی شرح میں علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ اول بید کہ اس ہے رات میں پرندوں کے شکار کی ممانعت ہے۔ دوم وہی مطلب ہے جو امام شافتی کے حوالہ سے اوپر فذکو رہوا۔ سوم بید کہ اس کا مطلب بیر ہے کہ جب پرندہ اپنے انڈے سیتا ہے تو اس کو ان انڈوں سے نہ اٹھایا جائے کیونکہ اس صورت میں اس کے انڈے خراب ہو سکتے ہیں اور دراصل "کمن "گوہ کے انڈوں کو کہتے ہیں۔ یہ مطلب ابو عبیدہ قاسم بن سلام کا بیان کردہ ہے۔ صیدلانی کہتے ہیں کہ اس مطلب کی روسے لفظ "مکونّة "کاف کے کسرہ کے بجائے کاف ساکن پڑھا جائے بین سلام کا بیان کردہ ہے۔ صیدلانی کہتے ہیں کہ اس مطلب کی روسے لفظ "مکونّة "کاف کے کسرہ کے بجائے کاف ساکن پڑھا جائے ہیں ہو سے میں کہ اس مطلب کی روسے لفظ "مکونّة "کاف کے کسرہ کے بجائے کاف ساکن پڑھا جائے ہوں ہوں سے تو میں کہ دور سے ان کا میں ساکن پڑھا جائے گانہ ساکن پڑھا جائے گائے ہوں کہ میں تو بھی کہ دور سے ان کا میں تو بھی کہ دور سے ان کا میں سیارے کے کسرہ کے بوائے کاف ساکن پڑھا جائے کا میں سیارے کا میں سیارے کی میں سیارے کی میں سیارے کی میں سیارے کی سیارے کی میں سیارے کی میں سیارے کی کسرہ کی کہ کاف سیارے کی کی میں سیارے کی کسرہ کی دور سے کہ کی میں سیارے کی کسرہ کی کو کی کی کان کی کاف سیارے کی کو کی کسرہ کی کو کی کسرہ کی کی کی کسرہ کی کی کی کو کی کسرہ کی کی کہ کا کی کاف سیارے کی کسرہ کی کو کی کسرہ کے کا کسرہ کی کو کی کسرہ کو کی کسرہ کی کی کسرہ کی کو کی کسرہ کی کسرہ کی کے کرا کی کسرہ کی کی کسرہ کی کو کی کسرہ کی کو کی کسرہ کی کسرہ کی کسرہ کی کو کی کسرہ کی کسرہ کی کا کسرہ کی کو کی کسرہ کی کسرہ کی کہ کی کسرہ کی کو کسرہ کی کسرہ کی کا کسرہ کی کسرہ کی کانگ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کی کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کرنے کی کسرہ کسرہ کسرہ کسرہ کسرہ کی کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کی کسرہ کسرہ کسرہ کسرہ کس

گا۔ جیسے "تمرة"اس کی جمع "تمرات" آتی ہے-ایسے ہی مکنة کی جمع کمنات آئے گی-زمانهٔ جاہیت کافاسد عقیدہ تشاؤم ملسطیرة" کے معنی بیں بدفالی لینا-جیسا کہ اللہ تعالی کاارشادہ:۔

وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّنَةٌ يَّطُيَّرُوْا بِمُوْسَى وَمَنْ مَعَهُ اَلا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللّهِ . "اور اگر ان کو کوئی بدفالی پیش آئی تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔ یاد رکھو کہ ان کی نحوست اللہ تعالیٰ

''اور اگر ان کو کوئی بدفالی چیں ای کو مو می اور ان کے ساتھیوں می موست بھائے۔ یاد تر سو صراف می موست اللہ میں کے علم میں ہے''۔

لیعنی ان کی بر بختی الله تعالیٰ کی جانب ہے ہے اور جو پچھ پیش آتا ہے وہ بقضاء وقدرت خداوندی پیش آتا ہے۔ کما جاتا ہے " تَطَلِیَرَ طِیْرَۃٌ " یعنی اس نے بد فالی لی اور " تَخَیِّرَ خَیْرَۃٌ " یعنی اُس نے نیک فال لی۔ خیرہ اور طیرہ کے علاوہ اس وزن پر کوئی مصدر نہیں آتا۔

یہ بدفالی ان کو ان کے مقاصد سے روکتی تھی۔ چنانچہ شریعت نے آکر اس عقیدہ کو باطل کر دیا اور حضور پر نور نے اپنے اس قول سے اس کی تردید فرمائی۔

"طیرہ کی اسلام میں کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ اس سے بہترفال ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیایا رسول اللہ! فال کا کیامطلب ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نیک کلمہ جس کو تم میں سے کوئی سنے اور ایک روایت میں ہے کہ جھے فال پند ہے اور نیک فال کو پند کر تاہوں۔

حکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اہل عرب دائیں اور ہائیں سمتوں سے فال لیتے تھے۔ چنانچہ یہ لوگ جب بھی کسی کام کا قصد کرتے تو ہرنوں کو اور پرندوں کو بھگاتے اور اڑاتے تھے۔ پس آگر وہ ہرن یا پرندہ داہنی ست جاتا تو اس کو باعث برکت سمجھتے تھے اور اسپنے اسفار اور دیگر ضروریات میں مشغول ہو جاتے اور ہائیں سمت میں جاتا تو وہ اس کو منحوس سمجھتے ہوئے اسپنے ارادوں کو ملتوی کر دسیتے۔

ایک دوسری حدیث میں طیرہ کو شرک سے تعبیر کیا ہے۔
الطَّلْیُرَةِ مشرک جلیرہ شرک ہے لینی یہ اعتقاد کہ اس سے نفع و ضرر پنچتا ہے شرک ہے۔ طیرہ کو طیر سے لیا گیا ہے۔ کیونکہ ان
کے عقید ہ کے مطابق جس طرح پر ندہ سرعت کے ساتھ پرواز کر تا ہے اس سرعت اور تیزی کے ساتھ بلائیں لاحق ہو جاتی ہیں۔ فال
مہوز ہے لیکن بغیر ہمزہ بھی اس کا استعال درست ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفیر نیک اور صالح کلمہ سے کی ہے۔
فال کا استعال عموماً مواقع مسرت میں ہوتا ہے اور بھی اس کے خلاف بھی اس کا استعال ہو جاتا ہے لیکن طیرہ کا استعال بھیشہ برائی میں

علاء کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "أجب الفال" كامطلب يه بيان كيا ہے كہ جب انسان اللہ تعالی كے فضل كى اميد ركھتا ہے تو اس كولامحالہ خبر پنچتی ہے اور جب اس كى اميد اللہ سے منقطع ہو جاتی ہے تو اس كو برائی پہنچتی ہے اور طيرہ ميں بيہ خرابی ہے كہ اس ميں سوء ظن بلاؤں كى آمد كى توقع ہوتی ہے۔

ایک مدیث میں ہے کہ محابہ کرام نے عرض کیا۔

"یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ہم میں سے کوئی هخص بھی طیرہ 'حسد اور بد گمانی سے محفوظ نہیں ہے ہی ہم کیا کریں؟ تو نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو طیرہ سے واسطہ پڑے (بعنی کوئی پرندہ اچانک تہمارے بائیں جانب کو اڑجائے تو تم اپنا کام جاری رکھو اور جب تم کو کسی سے حسد ہو تو اس پر تعدی مت کرد اور تم کو بد گمانی ہو جائے تو اس کو حقیقت میں مت سمجھو"۔

طیرو کے متعلق مزید تفصیل انشاء الله باب اللام میں تقحة کے عنوان سے آئے گی-

"مفّاح دارالسعادة" مِين مَدُور ہے كہ طيرہ يعنى بدشگونى اسى كو نقصان پنچاتى ہے جو اس سے ڈرتا ہے اور خاكف رہتا ہو اور جو اس كى پرواہ نهيں كرتا اس كا پچھ نهيں بگرتا بالخصوص جب اس كو د كھ كريد دعا پڑھ لى جائے تو نقصان كا پچھ بھى انديشہ نهيں رہتا-اَللَّهُ مَّ لاَ طَيْمُو إِلاَّ طَيْمُو لَا خَيْرَ الاَّ خَيْرُكَ وَلاَ اِللهَ غَيْرُكَ اَللَّهُ مَّ لاَ يَاتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلاَّ اَنْتَ وَلاَ يَذْهَبُ بِالسَّيِنَاتِ اِلاَّ اَنْتَ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةً اِلاَّ بِكَ-

"اے اللہ! تیرے طیرکے علاوہ کوئی طیر نہیں اور تیری خیرکے علاوہ کوئی خیر نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں 'اے اللہ تمام بھلائیاں تیری عطامے ملتی ہیں۔ تمام برائیاں تو ہی ختم کر تا ہے اور بدوں تیری مدد کے کسی کو کوئی طاقت و قوت نہیں ۔ "."

جو محض اس طیرہ کا اہتمام و خیال کر تاہے تو یہ اس مخص کی جانب اس تیزی سے بڑھتا ہے جس تیزی سے سیلاب کاپانی کسی ڈھلان کی جانب بڑھتا ہے اور ایسے مخص کے قلب میں وساوس کا دروازہ کھل جاتا ہے اور شیطان اس کے ذہن میں الی قریب و بعید مناسبتیں لا تاہے جس سے اس کاعقید ہُ دینی بگڑجاتا ہے اور زندگی خراب ہو جاتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت عمر بن عبد العزيز كاواقعه ابن عبد الحكم في بيان كياب كه جب عمر بن عبد العزيز مدين سے فكے تو بن لخم ك ايك مخض

ا کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ چاند دہران میں ہے (دہران چاند کی اس منزل کا نام ہے جو مح قور کے پانچ ستاروں کے درمیان ہے) میں نے بیہ بات سیدھے لفظوں میں امیرالمومنین سے کہنی مناسب نہ سمجی اس لئے میں

نے اندازبدل کر کہا کہ امیرالمومنین دیکھئے آج چاند کس قدر مستوی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے میرے یہ کہنے پر جب سراٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ جاند دہران میں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ

اس بات سے شاید تمهارا منشاء مجھے اس بات پر مطلع کرنا ہے کہ جاند دیران میں ہے لیکن سنو! ہم نہ جاند کے بحروسہ پر نکلتے ہیں اور نہ

سورج کے بھروسد پر 'ہم صرف الله واحد قمار کے بھروسد پر نکلتے ہیں۔

جعفرین کی کی کاواقعہ ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ ابو نواس کو پیش آنے والے فتیج معاملات میں سے ایک واقعہ یہ ہے ت کہ جعفرین کی پر کی نے ایک مکان تقمیر کرایا اور اس کی تقمیر کی عمد گی میں اپنی تمام کو ششوں کو صرف کر دیا۔ جب اس مکان کی تقیر مکمل ہو گئ اور جعفر رہائش کے لئے اس مکان میں منتقل ہو گیاتو ابو نواس نے اس مکان کی

تحریف وتوصیف میں ایک قصیدہ قلمبند کیاجس کے ابتدائی اشعاریہ ہیں " آرْبَعُ الْبَلَى إِنَّ الْخُشُوعَ لَبَادى عَلَيْكَ وَإِنِّى لَمْ آخُنُكَ وِدَارِيْ ترجمہ: فداکرے کہ یہ نی ممارت اپنے رہنے والوں کے لئے خوشگوار ہو اور اس پر تم بھی مطلع ہو کہ میں نے تماری

قلبی محبت میں کوئی کی نہیں آنے دی-سَلَامٌ عَلَى الدُّنْيَا إِذَا مَا فَقِدْتُهُ بِي بِرَمَكَ مِنْ رَائِحَيْنَ وَغَادِيْ

ترجمہ: ونیاپر سلام ہو جبکہ تم بنو بر مک کو تم کرو تو سلامتی کے پیغالت تہمیں پہنچیں ہر آنے جانے والے کی طرف ہے۔ بنو برمک نے اس قصیدہ سے بدشگونی لی اور کما کہ اے ابو نواس تونے ہم کو ہماری موت کی خبر دی ہے۔ چنانچہ پچھ ہی دن بعد

رشيدان برغالب آكيااوربد شكوني صحيح مو گئ-طری 'خطیب بغدادی اور ابن خلکان وغیرونے لکھاہے کہ جعفرین یجی بر کمی نے جب ایک محل بنوایا اور جب اس کی زیبائش و

آرائش مکمل ہو گئی تو اس بنے اس میں سکونت کاعزم کیاتو اس نے اس محل میں منتقل ہونے کے لئے مناسب اور موزوں وقت کے انتخاب کے لئے نجومیوں کو جمع کیا- نجومیوں نے محل میں منتقل ہونے کے لئے رات کے وقت کا انتخاب کیا- چنانچہ جعفر نجومیوں کے مجوزه وقت پراس محل کی جانب چل دیا- رائے سنسان تھے اور تمام علاقہ پُر سکون تھا کہ اچانک ایک مخص یہ شعر پڑھتا ہوا نظر آیا ۔ تَدْبِرْ بِالنُّجُوْمِ وَلَسْتَ تَدْرِىٰ وَرَبُّ النَّجْمِ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

ترجمہ: قوستارول کے ذریعہ انجام کو سوچ رہا ہے اور اس بات سے بے خبرہے کہ ستاروں کا پرورو گار جو چاہتا ہے کر تا

جعفرنے اس شعرہے بدشگونی لی اور اس مخص کو بلا کر دوبارہ وہ شعر پڑھوایا اور دریافت کیا کہ تو نے بیہ شعر کس مقصد ہے پڑھا ہے؟ اس مخص نے جواب دیا کہ کوئی خاص مقصد نہیں تھا میں کسی خیال میں منہمک تھا کہ اجانک بیہ شعر زبان پر جاری ہو گیا۔ جعفر نے اس کو ایک دینار وینے کا حکم دیا اور روانہ ہو گیا۔ لیکن بیہ شعر سن کر اس کی خوشیاں ختم ہو گئیں اور زندگی برکار ہو گئی۔ کچھ ہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عرصه بعد رشيدان برغالب أكيا-

جعفرے قتل کاواقعہ انشاء اللہ باب العین میں لفظ عقاب کے عنوان میں آئے گا۔

ابن عبدالبرکی کتاب "تمبید" میں مقبری کی حدیث ابن لہیعہ عن ابن ابی هبیرہ عن ابی عبدالرحمٰن الجیلی عن عبدالله بن عمر رضی الله عنماکی سند سے منقول ہے ۔۔۔

بعد اینے کام میں مصروف ہوجائے۔

ضروری تنبیہ اسلام العربی نے سورہ مائدہ کی تفییر میں تاکیداً لکھا ہے کہ مصحف بینی قرآن شریف سے فال لینا قطعا ضروری تنبیہ اسلام ہے۔ قرآنی نے علامہ ابو الولید طرطوشی علیہ الرحمتہ سے بھی یمی نقل کیا ہے۔ ابن بطہ حنبلی نے اس کو مباح

قرار دیا ہے اور ہمارے (شوافع) نمر ہب کے مطابق قرآن کریم سے فال لینا مکروہ ہے۔

وليد بن يزيد كابد بختانه عمل اوراس كا نجام في الدب الدين والدنيا" ناى كتاب من ندكور م كه وليد بن يزيد بن عبد الملك في المين المي

جَبَّادٍ عَنِيْدٍ" (اور کفار) فیصلہ چاہنے لگے اور جتنے سرکش (اور)ضدی (لوگ) تھے وہ سب بے مراد ہوئے۔ یہ آیت دیکھ کر ولید بد بخت نے قرآن کریم کو بھاڑڈ الا اور یہ شعر پڑھے۔

زُجمہ:۔کیاتَ ہر سر کش و ضدی کو ڈرا کا ہے کو بس میں ہی وہ صدی اور سر س ہوں۔ اِذَا مَا جِنْتَ رَبَّكَ يَوْمَ حَشْرِ فَقُلْ يَا رَبِّ مَزَّقَنِيْ ٱلْوَلِيْكُ

ترجمہ زَ۔ جب تُوحشر میں اپنے رب کے ساتھ آئے تُو کمہ دینااے میرے رب مجھے ولیدنے بھاڑ و<u>ما</u> تھا۔

پناہ کی برخی پر انکا دیا گیا جیسا کہ باب الالف میں اَلاَ وُر کے بیان میں گزر چکا۔ وکل استرندی 'ابن ماجہ اور حاکم نے بسند صحیح امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیے سے نقل کیا ہے کہ:۔ وکل ا

دنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ اللہ رب العزت پر کماحقہ ' تو کل کرو تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گاجس طرح پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح کو خالی بیٹے جاتے ہیں اور شام کو بھرے بیٹ والے ہو کر لوٹے ہیں 'لینیٰ

صبح کو بھوک کی وجہ سے خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر لوٹنے ہیں ''۔ امام احمد ؓ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں کسب معاش سے دستبردار ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں تلاش رزق

کی دلیل ہے اور منشاء کلام یہ ہے کہ لوگ آگر اپنے جانے آنے اور دیگر تصرفات میں خدا پر بھروسہ کریں اور بیہ خیال رکھیں کہ تمام محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ خیرو بھلائی اس کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اس کی جانب سے خیر ملتی ہے توایسے لوگ ہمیشہ سالم وغانم لوٹیں گے جیسا کہ پرندے مبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کرواپس آتے ہیں۔ لیکن لوگوں کا عجیب حال ہے کہ اپنی قوت کمائی پر بھروسہ کرتے ہیں حالا نکہ یہ بات تو کل کے خلاف ہے۔

"احیاء العلوم" میں کتاب احکام الکسب کے شروع میں ندکور ہے کہ امام احد سے دریافت کیا ترک وسائل توکل نہیں ہے گیاکہ ایسے فخص کے بارے میں جواپنے گھریامسجد میں بیٹھ جائے اور یوں کے کہ میں کچھ نہیں کروں گامجھے اسی طرح میرارزق مل جائے گا آپ کی کیارائے ہے؟ امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ایسا محض جامل اور علم سے نابلد ہے۔کیا اُس مخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سنا"اِنَّ اللَّهَ جَعَلَ دِذْقِیْ قَحْتَ ظَلِّ دُلحیْ" (الله تعالی نے میرارزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے رکھاہے)اور پرندوں کے بارے میں آپ کاارشادہے" تَغُدُو حِمَاصًا وَ تَرُوحُ بَطَانًا (پرندے صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر آتے ہیں) امام احمد رحمت الله علیہ نے ذکورہ محض کے بارے میں مزید کماکد کیااس احق کو معلوم نہیں ہے کہ صحابہ کرام شکھی اور تری میں تجارت کیاکرتے تھے اور اپنے باغات میں کام کیاکرتے تصلافا ہم کو ان کی افتداء کرنی ضروری ہے۔

مسکلہ: ۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ توکل کاشتکاروں کے عمل میں ہے۔ کیونکہ یہ لوگ کاشتکاری کرتے ہیں اور اپنے بیجوں کو زیر زمین ڈال دیتے ہیں۔ دراصل میں لوگ متو کلین ہیں۔ اس قول کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جس کی بہتی نے شعب میں اور عسكرى نے الامثال میں نقل كيا ہے كه حضرت عمر رضى الله عنه كى يمن كے كچھ لوگوں سے ملاقات ہوئى۔ آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم متو کلین ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جموث بولتے ہو کیونکہ متو کل وہ اوگ بیں جو اپنا بیج زمین میں بھیردیتے ہیں اور رب الارباب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بعض قدیم فقهاء بیت المقدس كااسي پر فتو ، ہے۔امام نووی اور رافعی نے بھی کاشتکاری کی نضیات پر استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ کاشتکاری تو کل کے زیادہ قریب ہے۔

دشعب "میں عمروبن امیہ ضمری سے مروی ہے:-

"فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنی او نٹنی کو کھلاچھوڑ دوں اور تو کل کروں تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کو باندھ کر تب توکل کرو"۔

فدكوره صديث "باب النون" مين ناقد كے عنوان مين آئے گي- انشاء الله-

حلیی فرماتے ہیں کہ ہراس مخص کے لئے جو کھیت میں مخم ریزی کرے مستحب ہے کہ استعادہ (یعنی اول اَعودُ بالله من الشيطان الرجيم برهے) كے بعديہ آيت تلاوت كرے-

اَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ أَانْتُمْ تَزْرَعُوْنَهُ آمَ نَحْنُ الزَّارِعُوْن-

"اچھا پھر ہلاؤ کہ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) ہوتے ہواس کو تم اگاتے ہویا ہم اگانے والے ہیں"-

مذكوره بالا آيت كے يڑھنے كے بعديد كلمات كے:۔

بَلِ اللَّهُ الزَّارِعُ وَالْمُنْبِثُ وَالْمُبْلِغُ اللَّهُمَّ صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى المُحَمَّدِ وَارْزُقْنَا ثَمَرَهُ وَجَنَبْنَا ضَرَرَهُ وَاجْعَلْنَا لِأَنْعُمِكُ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ- دوبلکہ اللہ بی زارع ہے وہی اگانے والا ہے وہی مبلغ ہے-اے الله محرصلی الله علیه وسلم پر رحمت کاملہ نازل فرمااور آپ کی آل پر' اور ہم کو اس کا ثمرعطا کر اور اس کے نقصان سے ہمیں دور رکھ اور ہم کو ان لوگوں میں شامل کر دے جو تیری نعتوں کاشکرادا کرتے ہیں"۔

ابو تور فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پاک وصاف اور آپ کے مراتب کو بلند فرمایا اور

ذات خداوندی ہی بھروسہ کے قابل ہے

ارشاد فرمایا:

وَتَوَكُّلُ عَلَى الْحِيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ-

"اور بھروسہ کر اس زندہ رہنے والے پر جس کو موت نہیں آئے گی"-

یہ تھم اس وجہ سے ہوا کہ لوگوں کے توکل کے بارے میں مختلف احوال تھے۔ کسی کو اپنی ذات پر بھروسہ تھا کوئی اپنے مال پر بھروسہ کر تا تھا اور کوئی اپنی جان پر کوئی اپنے دبد بہ پر اور کوئی اپنی سلطنت پر بھروسہ کر تا تھا۔ کوئی اپنے پیشہ پر 'کسی کو اپنے غلے پر اور کوئی دو سرے لوگوں پر بھروسہ کر تا تھااور چونکہ بیہ تو کل و بھروسہ فانی اور حتم ہونے والی اشیاء پر ہے۔ لنذا الله تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان سب سے منزہ فرمایا اور علم دیا کہ صرف اس ذات پر بھروسہ کروجو ہمیشہ زندہ رہے اور جس کو بھی موت نہیں آئے گی-

ابل الله كانوكل الشيخ شريعت و طريقت علامه ابو طالب كى نے اپنى كتاب "قوت القلوب" ميں فرمايا ہے كه علماء حق الله پر اس ا غرض سے توکل نہیں کرتے کہ اللہ تعالی ان کی دنیا کی حفاظت کرے اور نہ ہی ان کا مشاء اپنی مرادوں اور

مرضیات کی محیل ہوتی ہے اور نہ ان کو بہ تمنا ہوتی ہے کہ اللہ ان چیزوں کافیصلہ فرمائے جو ان کو محبوب ہوتی ہیں اور نہ ہی ان کے ۔ توکل کا بیہ مقصد ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ان کے ناپند واقعات کے وقوع کو روک دے یا اپنی سابقہ مشیت کو ان کی عقل کے مطابق تبدیل کر دے یا یہ کہ اللہ تعالی کاجو امتحان و آزمائش کا طریقہ ہے ان کے لئے اللہ اس کو تبدیل کر دے بلکہ حق جل مجده ان

حضرات کے نزدیک اس سے بہت اجل وارفع ہیں اور ان کو اس کی معرفت حاصل ہے-

پس آگر کوئی عارف ان ندکورہ مقاصد میں سے کسی مقصد کے لئے توکل کرتا ہے تو وہ معصیت کا مرتکب ہوگا۔ اور اس کو اس گناو كبيره سے توبد لازم ب بلكه الل الله كاتوكل بير ب كه ان لوگول نے اپ نفوس كو احكام خدا پر صابر بناويا ب كه وه جس طرح

بھی ہوں ان پر راضی رہے اور بیاوگ اپنے قلوب سے مشیت ایزدی پر رضا کے طالب ہیں۔ پرندہ کی انتہائی پرواز | پرندہ کی انتہائی پرواز | نیس- آسان وزمین کے درمیان جو ہوا ہے اس کو جو کہتے ہیں اور اس کے اوپر سکاک ہے-

خواب میں طیری تعبیر پندی تعبیررزق ہے جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

وما الرزق الطائر اعجب الورى فمدت له من كل فن حبائل ترجمہ:۔ رزق تمام محلوق کاپندیدہ پر ندہ ہے جس کے حصول کے لئے ہرفن سے جال بچھادیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کی تعبیر سعادت و ریاست بھی ہے۔ کالے برندے اعمال سینہ اور سفید پرندے اعمال حسنہ کی دلیل ہیں۔ کسی

جگہ اتر ہتے اور اڑتے ہوئے پر ندوں سے ملائکہ مراد ہوتے ہیں- ایسے پر ندوں کی تعبیر جو انسانوں سے مانوس ہیں ان سے بیویاں اور اولاد مراد ہیں اور غیرمانوس پر ندوں کی تعبیر غیرمانوس اور عجمی لوگوں کی صحبت ہے-

عقاب کو خواب میں دیکھنا شر' تکدستی اور تاوان کی علامت ہے۔ سدھائے ہوئے شکاری پرندے کو خواب میں دیکھنا شر' تگدستی اور تاوان کی علامت ہے۔ سدھائے ہوئے شکاری پرندے کو خواب میں دیکھناعزت' سلطنت' فوا کداور رزق کی دلیل ہے۔ مکول اللحم پرندے کی تعبیر سل ترین فاکدہ ہے اور آواز والے پرندوں سے صلحاء مراد ہیں۔ نرپرندوں سے مرد مراد اور مادہ سے عور تیں مراد ہوتی ہیں۔ غیر معروف پرندوں سے اجنبی لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ ایسے پرندوں کو خواب میں دیکھناجو خیرو شردونوں کے حامل ہوں ان کی تعبیر مشکل کے بعد راحت اور تنگی کے بعد وسعت مراوہے۔

رات میں نظر آنے والے پرندوں کو خواب میں دیکھنا جرائت' اخفاء اور شدتِ طلب کی دلیل ہے۔ بے قیمت پرندے کو اگر خواب میں ایسے رہاء اور سود مراد ہے اور بھی ناحق مال کا استعمال بھی مراد ہو تا ہے۔ اگر خواب میں ایسے پرندوں کو جو بھی کسی خاص وقت رونما ہوتے ہیں بغیروفت رونما ہوتے دیکھے تو اس کی تعبیرا شیاء کا غلط مواقع پر استعمال مراد ہے یا اس سے انو کھی خبریں مراد ہوتی ہیں یا ایسی مشغول ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ جتنے پرندے خدکور ہوئے یا خدکور ہوں گے ان سب کے متعلق ہم نے یہ اصول بیان کر دیتے ہیں للذا آپ غور و فکر کرکے قیاس کیجئے۔

تہ استمارین کا قول ہے کہ تمام پرندوں کی بولیاں صالح اور عمدہ ہیں للذا جو مخص خواب میں پرندے کو بولتے ہوئے دیکھے تو اللہ استماری کی استاد کی روشنی میں رفعت شان ہے سرفراز ہوگا۔

يَاتُهُ النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطيْرِ وَأُوتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْي ءِانَّ هٰذَالَهُ وَالْفَضْلُ الْمُبِينُ-

"اے لوگو! ہم کو پر ندوں کی بولی (سمجھنے) کی تعلیم دی گئی اور ہم کو (سامانِ سلطنت کے متعلق) ہر قتم کی (ضروری) چیزیں دی گئی ہیں۔واقعی بیر (اللہ تعالیٰ کا)صاف فضل ہے"۔

بحری پرندوں اور مور و مرغ کی آواز کو معبرین نے ناپندیدہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس سے غم ' فکر اور موت کی خبر کی جانب اشارہ ہو تا ہے۔ نرشتر مرغ کی آواز خادم کی جانب سے قتل کا اشارہ ہے اور اگر شتر مرغ کی آواز کو خواب میں برا محسوس کیا تو خادم کے غلبہ کی دلیل ہے۔ کبوتر کی غزغوں سے مراد قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی عورت ہے۔

خطاف (اہائیل جیساایک پرندہ) کی آواز سے مراد واعظ کی پند ونفیحت ہے۔ واللہ اعلم۔

وہ پرندے جن کاؤکر قرآن کریم میں ہے ۔ پندے ایسے ہیں جن کاؤکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں کیا ہے(ا) بَعُوْضَةً (چمرا

سورة بقره مین خدکور ب (۲) غواب (۷و) سورة ما کده مین خدکور ب - (۳) جواد (ندی) سورة اعراب مین خدکور ب (۳) نحله (شدکی کمی ) سورة نمل مین خدکور ب (۵) سلوی سورة بقره اور سوره ظلامین خدکور ب (۲) نمله (چیونی ) سورة نمل مین خدکور ب (۵) هد میه بحص سورة نمل مین خدکور ب (۹) فواش (پروانی) سورة قارعه مین خدکور ب - (۱۰) ابلیل سوره فیل مین خدکور ب - (۱۰) ابلیل سوره فیل مین خدکور ب - (۱۰)

# طَيْرُالْعَرَاقِيْب

(بد شكوني كابرنده) طير العواقيب: جس برند عاجيز الل عرب بدشكوني ليتے تھے اس كوطيرالعراقيب كتے تھے-

غیرکے پر ندوں کو چھوڑ دینے کا تھم | جو مخص کسی کا پنجرہ کھول کر اس کے پر ندے کو باہر نکالے اور اس وجہ ہے وہ پر ندہ اڑ جائے تو یہ مخص اس اڑنے والے پرندہ کی قیمت کا ضامن ہو گا۔ کیونکہ اس نے پنجرہ کھول کر اس برندہ کو اڑنے کاموقع فراہم کیا ہے اور اگر کسی نے صرف پنجرہ کھولا اور برندے کو اڑانے کی کوشش نہیں کی تو اس صورت میں تین قول ہیں۔ اول ہیر کہ مطلقاضامن ہو گا۔ دوم ہیر کہ بالکل ضامن نہیں ہو گا۔سوم جو صحیح ہے وہ ہیر کہ اگر پنجرہ تھلتے ہی فوراً اڑ کیا تو ضامن ہو گااوراً کر پنجرہ کھلنے کے بعد ٹھمرا رہاتو اس کے بعد اڑا تو ضامن نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ فوراً اڑ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ بیراڑان پنجرہ کھولنے والے کی وجہ سے ہے اور توقف کے بعد اڑنااس امر کی دلیل ہے کہ وہ پر ندہ اپنے اختیارے اڑا

آگر پنجرے سے نکلتے وقت اس نے کوئی چیز ضائع کر دی یا اس کے نکلنے سے پنجرہ ٹوٹ گیایا وہاں ہلی موجود تھی اور اس نے پنجرہ کھلتے ہی اس پر حملہ کر کے برندہ کو ہلاک کر دیا تو ان تمام صور تول میں پنجرہ کھولنے والا نقصان کاضامن ہو گا۔ والله اعلم-

### ظيرالماء

(ایک مائی پرندہ) طَیْزُ الْمَاءِ:اس کی کنیت ابوسحل ہے اور اس کو ابن الماء اور بنات الماء بھی کماجاتا ہے۔اس کا ذکر انشاء الله بب الميم من آئ گا-

طیرالماء کاشری تھم ارافعی نے کہاہے کہ لقلق (سارس کی قتم کا ایک پرندہ ہے جس کی گردن اور ٹائٹیں کبی ہوتی ہیں اور بیہ سانیوں کو کھاتا ہے) کے علاوہ اس کی جملہ اقسام طلال ہیں۔ صبیح قول کے مطابق لقلق کا کھانا حرام ہے۔ رویانی نے طیرالماء کے متعلق جواز اور عدم جواز دونوں قول نقل کئے ہیں لیکن صحح وہ ہے جو رافعی نے بیان کیا ہے-طیرالماء میں بطہ' آؤز اور مالک حزین سب داخل ہیں۔ ابو عاصم عبادی نے کہا ہے کہ طیرالماء کی تقریباً سوفتمیں ہیں اول اہلِ عرب ان میں سے اکثر

کے نامول سے ناواقف ہیں۔ کیونکہ ان کے ممالک میں ان کا وجود نہیں ہے۔ ضرب الامثال اساكن وصامت اور غير متحرك لوكول كے لئے اہل عرب بولتے ہيں "كَانَّ عَلَى دِوْسِهِمُ الطَّلْيُوَ" لين ان ميں سے ہرایک کے سربر ایک پرندہ ہے جس کو شکار کرنے کا اس کا ارادہ ہے اس لئے وہ حرکت نہیں کر رہاہے۔ یہ صفت نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی مجالس شریفه کی ہوا کرتی تھیں کہ جب آپ تکلم فرمایا کرتے تھے تو آپ کی مجلس کے شرکاء اس طرح کرون جھکا لیتے تھے گویا ان کے سرول پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں یعنی بالکل خاموش رہتے تھے اور پچھے نہیں بولتے تھے اور پرندہ ساکت چیز پر بیٹھ سکتا ہے۔ اس مثل کاپس منظریہ ہے کہ جو کوا چیچڑی وغیرہ بکڑنے کے لئے اونٹ پر بیٹھتا ہے تو اس کے چیچڑی کو پکڑنے سے اونٹ کو آرام ملک ہے۔ للذا اونٹ اس خوف سے کہ کہیں کوااڑنہ جائے حرکت نہیں کر ٹاللذا ہر ساکن وصامت کے کئے یہ مثل بن حمیٰ۔

(ایک مائی پرندہ) طَیْطُوی: ارسطاطالیس نے 'کتاب النعوت'' میں بیان کیاہے کہ طبیطوی ایک پرندہ ہے جو ہیشہ جھاڑیوں اور پانی میں رہتا ہے اس لئے کہ بیر پر ندہ نہ کوئی زمین ہے اگنے والی چیز کھا تا ہے اور نہ گوشت بلکہ اس کی غذا وہ بدیو دار کیڑے ہیں جو تھوڑے رکے ہوئے پانی کے کنارے پیدا ہوجاتے ہیں-

باز جب مجھی بیار ہو جاتا ہے تو اس پرندہ (طبیطوی) کو تلاش کر تاہے۔ باز کو عموماً حرارت کے سبب جگرمین بیاری لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ اس پرندہ کو پکڑ کر اس کا جگر کھالیتا ہے جس سے اس کو شفاء حاصل ہو جاتی ہے-

طیطوی اطمینان کے ساتھ زندگی بسرکر تاہے اور اپنی جگہ تبدیل نہیں کر تا البتہ جب باز اس کو تلاش کر تاہے تو ہے بھاگ جا تا ہے اور اپنی جگہ تبدیل کر لیتا ہے۔ آگر رات میں یہ اپنی جگہ سے بھاگتا ہے تو چلاتا ہے مگردن میں خاموشی کے ساتھ گھاس میں چھپ جاتاہے۔

برندے اپنی آوازوں میں کیا کہتے ہیں اور بغوی وغیرہ نے سورہ نمل کی تغییر میں "عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّنْوِ" بر کلام کرتے ہیں اس کے کہ ان کی بولی بھی منطق اس لئے کما گیا ہے کہ ان کی بولی بھی اننانی تفتگو کی طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔ ان حضرات نے کعب احبار اور فرقد سنجی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت سلیمان کا ایک بلبل کے پاس سے گزر ہوا جو در خت کے اوپر جیٹھی ہوئی دم اور سمرملا رہی تھی۔ حضرت سلیمان ٹنے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ

معلوم ہے یہ کیا کمہ رہی ہے؟ ساتھیوں نے عرض کیااے اللہ کے نبی جمیں معلوم نہیں ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ بیر کمہ ربی ہے کہ میں نے آدھی تھجور کھالی۔ پس دنیا ہلاک ہونے والی ہے۔ پھربد ہد کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ہد ہد سے کمہ رہاہے کہ جب قضاء خداوندی نازل ہوتی ہے تو آ کھ اندھی ہو جاتی ہے اور کعب کی ایک روایت کے مطابق ہدم یہ کہتا ہے کہ جو رحم نہیں کر تااس پر رحم نہیں کیا جائے گااور فاختہ کہتی ہے کہ کاش بیہ مخلوق پیدا نہ ہوتی اور جب پیدا ہو گئی تو کاش مقصد تخلیق کو

جان لیتی اور اس نے مقصد تخلیق کو جان لیا تو کاش میہ مخلوق اپنے علم پر عمل کرتی۔ لٹورا میہ کہتا ہے "میں اپنے عالی شان پرورد گار کی زمین و آبهان بھرتنبیج بیان کر تاہوں"۔ اور کیکڑا یہ کہتاہے "اے گناہ گارو! اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو"۔ اور طبیطوی یہ کہتاہے "ہر زندہ کو موت آتی ہے اور ہرنئ چزیرانی ہو جائے گی" خطاف کمتاہے "مجھلائی کو آگے بھیجو اس کو تم اللہ کے پاس پاؤ گے"- درشان (قمری) کہتاہے۔ "موت کی تیاری کرواور اجڑے دیار کو آباد کرد"۔ مور کہتا ہے "جیسا کروگے دیسا کھل پاؤگے"۔ کبوتری کہتی ہے

"پاک ہے میرا رب جو ہر زبان پر ندکور ہے"۔ سپی کہتی ہے اکر اُحمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوى" (اور وہ برى رحمت والاعرش پر قائم ہے)عقاب كتاب وور رہنے ميں راحت ہے يالوگوں سے دور رہنے ميں انس ہے"-

خطاف سورہ فاتحہ مکمل پڑھتی ہے اور و لا الضالين ميں مركرتی ہے جس طرح قارى مدكر تاہے "اور بازى كمتاہے- "ميں اپنے رب کی تسبیج و حمر بیان کر تا ہوں"۔ قمری کہتی ہے"میراعالی شان رب پاک ہے"۔ اور بعض کے مطابق قمری" یا کریم کہتی ہے اور · كوا (دسوال حصه لينے والوں پر لعنت بھيجا ہے اور ان كويد دعاديةا ہے"- اور طوطا كهتا ہے" دبرا ہو اس مخص كاجس كو دنيا كاسب سے زیادہ فکر ہو"۔ اور زر زور کہتا ہے" اے اللہ! میں آج صرف آج کار زق تجھ سے مانگا ہوں" اور چنڈول کہتی ہے"اے الله! محمد

صلی الله علیه وسلم اور آپ کی آل سے بغض رکھنے والوں پر العنت فرما"۔ مرغ کمتا ہے"اے عافلو! الله کا ذکر کرو"۔ گدھ کمتا ہے "اے ابن آدم جیسے چاہے زندگی گزار لے بلاشبہ تجھے موت آنے والی ہے"۔

ایک روایت میں ہے کہ دو لفکروں کے درمیان نہ بھیڑ کے وقت گھو ڑا کہتا ہے" سُٹُوٹے قُدُّوْسٌ دَبُّ الْمَعَلاَئِکَة وَالرُّوْحِ"اور گدھامکاس(ٹیکس وصول کرنے والا) پر اور اس کی کمائی پر لعنت بھیجتا ہے اور مینڈک کہتا ہے" سُنِحَانَ دَتِیَ الْاَعْلٰی-طبیطوی کی خواب میں تعبیر ابن سیرین رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے قول کے مطابق اس کی تعبیر عورت ہے۔

طیطوی کے طبی فوائد اس کا کوشت پیٹ چھانٹتا ہے اور قوت باہ میں اضافہ کر تا ہے۔

## اَلطَّيْهُوْج

(چھوٹی چکور جیساایک پرندہ) اَلطَّنْهُوْج:اس کی گردن سرخ ہوتی ہے اور چوٹی و پیر بھی چکور کی طرح سرخ ہوتے ہیں-دونوں بازووَں کے نیچے سابی اور سپیدی ہوتی ہے اور یہ سیمی کی طرح ہلکی پھلکی ہوتی ہے-

طیهوج کاشری تکم یوطال -

www.KitaboSunnat.com

طیہوج کے طبی فوائد معتدل ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہضم کے لحاظ ہے اس کا تیسرا نمبرہے۔ جو ذرا موئی تازی ہو موسم خریف میں زیادتی باہ کا گوشت خریف میں استعال مفید ہے۔ سخت بھاری کے علاج کے وقت مصرہ البتہ ہرائس (دلیہ) میں پکانے سے اس کی مصرت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا گوشت معتدل خون بناتا ہے اور معتدل مزاج والے بچوں کو اس کا گوشت موافق آتا ہے۔ سب سے بمتر موسم ربح میں اور خاص کر بلاد مشرق میں ہوتا ہے۔ طیہوج ' دراج اور چکور تینوں غذائیت ' اعتدال اور لطافت میں مطتے جلتے ہیں۔ پہلا نمبر طیہوج کا ووسراوراج کا اور تیسرا چکور کا ہے۔

## بنتطبقوامطبق

(کچھوا) بنت طبق وام طبق : باب السین میں اس کا تذکرہ ہو چکا۔ بقول بعض بنت طبق ایک بڑا سانپ ہو تا ہے جو چھ روز تک سو تا ہے اور ساتویں دن بیدار ہو تا ہے۔ پس جس چیز پر اس کی پھٹکار پڑ جاتی ہے وہ ہلاک ہو جاتی ہے اور ان دونوں کا تذکرہ ان سے متعلقہ باب میں گزیر چکا۔

بنت طبق دام طبق کی ضرب الامثال جو کوئی مخص براکام انجام دیدے اس کے لئے بولتے ہیں۔ "جَاءَ فُلاَنٌ باَحدیٰ بناتِ طبقی"فلاں ایک بنت طبق کے آیا۔

# بَابُ الطَّاءِ المعجمة

# الظبي

(ہرن)الظبی:اس کی جمع اَظُلْبُ اور ظباء آتی ہے اور مادہ کو "مبة "آتی ہے۔اس کی جمع "ظَبِیَاتٌ" اور "ظباء" آتی ہیں۔ جس جگہ کثرت سے ہرن پائے جائمیں اس جگہ کو "اَرْضُ مُظَابًاةً" کتے ہیں۔

ظبیہ نای ایک عورت بھی ہے جو خروج دجال سے قبل ظاہر ہوگی اور مسلمانوں کو اس سے ڈرائے گی-

عبیت بای ایک ورت کے جو کہتے ہیں اور مادہ کو غزال کتے ہیں۔ لیکن بقول امام یہ کرخی کا خیال خام ہے۔ کیونکہ غزال تو ہرن کے اس بچے کو کہتے ہیں جو ابھی چھوٹا ہو اور اس کے سینگ نہ نکلے ہوں امام نووی گی بھی کی رائے ہے اور کی درست ہو۔ صاحب تبیہ نے اپنی کتاب میں "فَانِیْ اَتْلَفَ ظَانِیا مَا حِضًا" جو جملہ استعمال کیا ہے اس پر امام موصوف نے تبعرہ کرتے ہوئے فرایا ہے کہ صحبح "ظبیت ما حضًا" ہے۔ کیونکہ ماخص حاملہ کو کہتے ہیں اور موثث کے لئے ظبیتہ بی کا استعمال ہو تا ہے اور نرکے لئے فرایا ہے کہ صحبح "ظبی کا ظانیۃ کی جمع ظباء آتی ہے۔ اس لئے یہ قاعدہ ہے کہ جو معمل فَعْلَةٌ (بفتح الفاء) کے وزن پر ہوگا۔ ہیشہ اس کی جمع الف ممدود کے ساتھ ہوگی۔ صرف لفظ قریہ اس قاعدہ سے مشتیٰ ہے کہ اس کی جمع ظانب قیاس قری آتی ہے۔ ہرن کی کنیت ام خشف 'ام شادن اور ما الطاء آتی ہے۔ ہرن کی کنیت ام خشف 'ام شادن اور المادء آتی ہے۔ ہرن کی کنیت ام خشف 'ام شادن اور المادء آتی ہے۔

ہرن کی قتمیں اور ان کا رنگ ہوتے ہیں اور ان کی تین قتمیں ہیں جن کو آرام کماجاتا ہے اور ان کا رنگ بالکل سفید ہون کی قتمیں ہیں جن کو قدان المناء ہوتا ہے اور ایک کے لئے لفظ رجم ہولتے ہیں۔ یہ قتم رقبیلے مقامات میں پائی جاتی ہے۔ اس قتم کو ضان المضباء (ہرنوں کے مینڈھے) کماجاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح بھیڑا در دنے کیم سخیم ہوتے ہیں اس طرح تمام ہرنوں میں سے اس قتم کے ہرنوں میں سب سے زیادہ گوشت اور چربی ہوتی ہے۔

دوسری قتم کانام عفرہے یہ سرخ رنگ کے ہوتے ہیں اور ان کی گر دنیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ دوڑنے میں یہ قتم تمام ہرنوں سے کمزور ہے۔ اس قتم کے ہرن بلند اور سخت مقامات پر رہتے ہیں۔ کمیت شاعرنے کماہے ۔

وَكُنَّا اِذَا جِبَارُ قَوْمِ اَرَادَنَا بَكَيْدٍ حَمَلْنَاهُ عَلَى قَرْنِ اعفرا ترجمہ: اور جب کمی ظالم قوم نے ہمارے ساتھ فریب کاری کا ارادہ کیا تو ہم نے اس کو عفر برن کے سینگوں پر اٹھالیا۔ ایعنی ہم اس کو قتل کر دیتے ہیں اور ان کے سروں کو نیزوں پر اٹھالیتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں نیزے سینگوں کے بھی بنائے طاتے تھے)۔

تیسری قتم ادم ہے۔اس قتم کے ہرنوں کی گردن اور ٹائٹیس کمبی ہوتی ہیں اور پیٹ سفید ہو تاہے۔

ہرن کی ایک خاص صفت ہے ہے کہ اس کی نگاہ بہت تیز ہوتی ہے اور تمام جانوروں سے زیادہ چو کنارہتا ہے۔ ہرن کی عقلندی ہے ہے کہ جب یہ اپنی کناس (خواب گاہ) میں داخل ہوتا ہے تو پشت کی جانب سے بعنی النے پاؤں داخل ہوتا ہے اور آتکھیں سامنے کر کے دیکھتارہتا ہے کہ کمیں اس کو ایساکوئی جانور تو نہیں و کچھ رہاجو اس کایا اس کے بچوں کاطالب ہے اور آگر اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کو کسی نے دیکھ لیا ہے تو پھر ہر گزیہ اندر داخل نہیں ہو تا۔

ہرن کی مرغوب غذا ہرن کو خظل (پھل بھندوا) بہت مرغوب ہے اور اس کو مزے سے کھا تا ہے۔ سمندر کے کھاری پانی میں ہمرن کی مرغوب غذا ہمی اس کو بہت لذت آتی ہے۔

مرن کے بیچے این قتیبہ نے کما ہے کہ ہرن کے ایک سالہ بچہ کو طلا اور خشف کیتے ہیں اور دو سالہ بچے کو جذع اور تین سالہ بیک کے بین سالہ بیک کی میں اور پھر تادم حیات فنی ہی کہلاتا ہے۔

ابن فلکان نے حضرت جعفرصادق کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ ہے سوال کیا کہ اگر کوئی محرم مرن کے رہائی دانت تو ڈؤالے تو آپ کے نزدیک اس پر کیاجنایت ہوگی؟ امام صاحب ؒ نے فرمایا۔ اے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند مجھے نہیں معلوم 'تو حضرت جعفر صادق نے فرمایا کہ مرن کے رہائی دانت بی نہیں ہوتے بلکہ دہ بیشہ شی ہوتا ہے۔ کشاجم نے بھی مرن کے متعلق دیم کتاب المصابہ والمطارد ''میں کی لکھا ہے۔ جو ہری نے س س ن ن کی مادہ میں اونٹ کی تعریف میں کے گئے اس شعر کے متعلق لکھا ہے کہ وہ اور نئی جس کا شاعر نے تذکرہ کیا وہ ٹنی تھی اور شی اس جانور کو کماجاتا ہے جو دو دانت ہو جائے اور بھیشہ دودانت رہتا ہے۔ شعر یہ ہے۔

فَجَاءَ تُ كَسِنِّ الضبِیْ لَمْ اَرَمِثْلَهَا شَفَاءُ عَلَيْلِ اَوْ حَلُوْبَةُ جَائِعِ تَرجمہ: وہ ہرن کی عمر میں آئی میں نے اس جیسی کوئی او نٹنی نہیں دیکھی وہ بیار کے لئے شفاء ہے یا بھوکے کے لئے دودھ دینے والی ہے۔

ابن شرمہ کابیان ہے کہ میں اور امام ابو حنیفہ جعفر ابن صادق کے پاس گئے تو میں اور امام ابو حنیفہ جعفر ابن صادق کے پاس گئے تو میں امام اعظم سے جعفر صادق کے سوالات کے حضرت جعفر صادق سے امام صاحب کا تعارف کراتے ہوئے کما کہ یہ عراق کے

نقیہ ہیں۔ یہ من کر جعفر نے کہا کہ شاید یہ وہی محص ہے جو دین جی اپنی طرف سے قیاس کرتا ہے۔ کیا یمی نعمان بن طابت ہے۔ ابن شہرمہ کا بیان ہے کہ اب تک مجھے امام صاحب آپی طرف سے قیاس کرتا ہے۔ کیا یمی نعمان بن طابت ہے۔ ابن شہرمہ کا بیان ہے کہ اب تک مجھے امام صاحب کا نام معلوم نہیں تھا اس لئے امام صاحب ؓ نے جعفرصادق ٹو جواب دیا کہ ہال میں بی نعمان بن طابت ہوں اللہ آپ کے حال پر رخم فرمائے۔ جعفر ؓ نے امام صاحب ؓ سے کہا کہ اللہ سے ڈریئے اور دین میں اپنی رائے سے قیاس نہ جبکہ اس نے یہ کہا تھا کہ میں حضرت آدم علیہ قیاس نہ جبکہ اس نے یہ کہا تھا کہ میں حضرت آدم علیہ اللام سے افضل ہوں۔ پس اس قول میں اس نے اپنے قیاس میں غلطی کی اور گراہ ہوگیا۔ پھر جعفرصادق ؓ نے کہا کہ کیا تم کو یہ بات پہند ہے کہ تمہارے مرکو تمہارے جم کے دیگر اعضاء پر قیاس کیا جائے۔ امام صاحب ؓ نے فرمایا نہیں۔ پھر جعفرصادق ؓ نے سوال کیا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ آتکھوں میں ملوحت کو کیوں پیدا فرمایا اور کانوں میں جعلی اور نضوں میں بانی پیدا کرنے میں کیا مصلحت ہے؟ کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ آتکھوں میں ملوحت کو کیوں پیدا فرمایا اور کانوں میں معلوم تو حضرت جعفرصادق ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اس میں ملوحت کو پیدا فرمایا کو نکوں میں بیا اور انسان پر احسان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے اس میں ملوحت کو پیدا فرمایا کو نکوں میں بیدہ نہ ہو جاتیں۔ اللہ تعالی نے انسان فرماتے ہوئے کانوں میں بیدہ آگر ملوحت نہ ہو تی اللہ تعالی نے انسان فرماتے ہوئے کانوں میں بیدہ آگر ملوحت نہ ہو تی تو اس میں جانور گس کر انسان کا دماغ کھا جاتے اور ناک کے نشنوں میں بیدہ نہ ہو تا تو اس میں جانور گس کر انسان کا دماغ کھا جاتے اور ناک کے نشنوں میں اور آگھیں گو بیدا فرمائے کھا جاتے اور تاک کے نشنوں میں اور کھی کو بیدا فرمائے کہا کہا کہا کھا کہا تھا کہ کے تھنوں میں بید کردہ کی کھوں میں بید بعرہ نہ ہو تا تو اس میں جانور گس کر انسان کا دماغ کھا جاتے اور تاک کے نشنوں میں بیادہ کھا

رطوبت اس لئے پیدا کی تاکہ سانس آ اور جاسکے اور اس کے ذریعہ انسان خراب ہوا کو نکال کر اچھی اور تازہ ہوا حاصل کرسکے اور

لبوں میں مٹھاس اس لئے پیدا فرمایا تاکہ انسان اس کے ذریعے کھانوں اور مشروبات کی لذت ہے محظوظ ہو سکے۔

پھر حضرت جعفر صادق نے امام صاحب سے فرمایا کہ ایسا کلمہ بتاؤجس کا اول حصہ شرک ہو اور آخری جزو ایمان ہو- امام صاحب ؓ نے فرمایا کہ مجھے ایساکلمہ معلوم نہیں تو حضرت جعفرصادق ؓ نے فرمایا کہ ایساکلمہ "لا اِلله الا الله" ہے۔ کیونکہ آگر کوئی مخص صرف لا الدكمدكر خاموش مو جائے توبي شرك و كفرى - چرسوال كياكدكيا زنا اور قتل ميں سے كون ى چيزالله كے نزويك زياوه مبغوض ہے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ قتل نفس زیادہ تھین جرم ہے۔ حضرت جعفر نے کما کہ قتل میں اللہ تعالی نے صرف دو صوابوں کی شہادت کو معتبرمانا ہے اور زنامیں جارے کم گواہوں کی شہادت معتبر نہیں ہے۔ پس قیاس نے تمہاری تائید کمال کی؟ پھر پوچھاکہ اللہ تعالی کے نزدیک نماز کادرجہ اہم ہے یا روزہ کا؟ امام صاحب نے فرمایا کہ نماز روزہ سے زیادہ اہم ہے-حضرت جعفر نے کما کہ بھر کیابات ہے کہ حائفنہ عورت روزہ کی قضاء کرتی ہے نماز کی نہیں۔ اے اللہ کے بندے اللہ سے ڈراور دین میں اپنی رائے ے قیاس مت کر- بلاشبہ ہم اور ہمارے مخالفین کل اللہ تعالی کے سامنے کھڑے ہوں گے- پس ہم کمیں گے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول نے کمااور تم اور تمہارے ساتھی کہیں گے ہم نے سااور رائے دی-

جواب اناکے متعلق جارہے کم کی شادت قبول نہ کرنے کامطلب سے نہیں کہ زناقتل سے بڑھ کرہے بلکہ ایساپردہ ہو تی کے لئے کے کارے میں سے تاکہ کسی مسلمان کی آبروریزی نہ ہواور قضاء روزے کے بارے میں سے ہے کہ چو نکہ روزہ صرف سال بھر میں ایک دفعہ آتا ہے للذااس کی قضاء میں اتنی مشقت نہیں جتنا کہ نماز کی قضاء میں ہے کہ تمام دن رات میں پانچ مرتبہ ہے اس لئے اگر حائفنه عورت كونماز كي قضاء كامكلف بنايا جائے تو وہ مشقت اور تنگی میں متلا ہو جائے گی- والله اعلم-

حفرت جعفرصاوق كانام اورسلسلة نسب يه به:-

«جعفرين محمر الباقرين على زين العلدين بن العسين بن على بن ابي طالب رضى الله تعالى عنهم اجمعين-

جعفر سادات اہل بیت میں سے ہیں اور امامیہ فرقہ کے عقیدہ کے مطابق بارہ اماموں میں سے ایک امام ہیں-صادق کالقب ان کو صدق قول کی وجہ سے ملاہے۔ کیمیا فال اور شکون وغیرہ کے بارے میں ان کے متعدد اقوال ہیں-باب الجیم میں گزرچکاہے کہ ابن قتیبہ کابیان ہے کہ 'کتاب الجفر'' میں امام جعفر نے ہراس چیز کو لکھ دیا ہے جس کی اہل بیت کو ضرورت ہے اور جو واقعات قیامت تک رونما ہونے والے ہیں۔ ابن خلکان نے بھی اس طرح نقل کیا ہے۔ بہت سے لوگ کتاب الجفر کو حضرت علی کرم الله وجهه کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ لیکن میہ صرف ان کاوہم ہے اور صحیح یہی ہے کہ اس کو امام جعفر نے وضع کیا ہے۔

امام جعفرصادق ملی وصیت اجعفرصادق نے اپنے بیٹے موی کاظم کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

"اے پیارے بیٹے! میری وصیت کو یاد رکھنا سعادت مندانہ زندگی پائے گا شمادت کی موت پائے گا- اے بیٹے جو مخص ا پی قسمت پر قناعت کر تا ہے وہ بے نیاز رہتا ہے اور جو دو سروں کی ملکیت کی جانب آنکھ اٹھا تا ہے وہ حالت فقریش مرتا ہے اور جو اس چیز پر راضی نہیں ہو تاجو اللہ نے اس کی قسمت میں رکھ دی ہے تو گویا وہ قضاء اللی کو متہم کر تا ہے اور جو مخص اپنے قصور کو کم سمجھتاہے اس کو دوسروں کے قصور بڑے نظر آتے ہیں اور جو مخص اپنے قصور کو بڑا سمجھتا ہے اس کو غیروں کے قصور معمولی نظر آتے ہیں۔ جو مخص دو سرول کی پردہ دری کر تاہے اس کے گھر کے پردے کھل جاتے ہیں

اور جو مخص بغاوت کی تلوار سونتآ ہے وہ اس تلوار سے قتل ہو جاتا ہے۔ جو مخص اپنے بھائی کے لئے کنوال کھود تا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔ جو مخص سن رہتا نے وہ باوقعت ہو خود اس میں گرتا ہے۔ جو مخص برائی کے مقامات پر جاتا ہے وہ متم ہوتا ہے۔ اے میرے بیارے بیٹے بیشہ حق کمو خواہ وہ تمہارے موافق ہو یا مخالف۔ اپنے کو چغل خوری سے دور رکھ اس لئے کہ چغل خوری لوگوں کے دلوں میں بغض وعداوت پیدا کرتی ہے۔ اے بیٹے! جب مختجے سخاوت کی طلب ہو تو سخاوت کی کانوں میں تلاش کر"۔

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ کسی نے جعفر صادق سے معلوم کیا کہ کیا وجہ ہے کہ انسان کی بھوک مہنگائی میں بڑھ جاتی ہے اور ارزانی میں گھٹ جاتی ہے تو جعفر صاوق نے جواب دیا کہ انسان زمین سے پیدا ہوا ہے اور یہ زمین کی اولاد ہے۔ چنانچہ جب زمین قحط زدہ ہو جاتی ہے تو انسان پر بھی قحط کے آثار ہو جاتے ہیں اور جب زمین سرسبز ہو جاتی ہے تو یہ بھی سرسبز ہو جاتا ہے۔ امام جعفر کی ولاوت وی ہے اور بقول بعض سام ہے میں ہوئی اور وفات میں ہوئی۔

مديث ميں ہرن كاذكر

''نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کااور آپ کے صحابہ کا بحالت احرام در خت کے سابیہ میں سوئے ہوئے ایک ہرن پر گزر ہوا۔ آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ اے فلال تم یہال کھڑے ہو جاؤ جب تک سب لوگ یہاں سے گزریں تاکہ کوئی مخض اس کو نہ چھیڑے''۔

متد دک میں قبیصہ بن جابر اسدی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حالت احرام میں تھا کہ میں نے ایک ہرن دیکھا اور اس پر تیرچلا کر اس کو زخمی کر دیا اور زخموں کی تاب نہ لا کر وہ مرگیا۔ میرے دل میں اس کی موت کا احساس ہوا تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جھے ان کے برابر میں ایک خوب صورت مخص نظر آیا۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ وہ عبد الرحمٰن "بن عوف تھے۔ میں نے حضرت عمر سے سوال کیا تو انہوں نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کی رائے میں کیاایک بکری کافی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا جی بال کافی ہے۔

پی حفرت عمر نے جھے ایک بکری ذائر کرنے کا تھم دیا۔ پس جب ہم ان کی مجلس سے اٹھے تو میرے ایک ساتھی نے کہا کہ امیر
المومنین نے خود آپ کو فتو کی نمیں دیا بلکہ دو سرے مخص سے پوچھ کر جواب دیا۔ حضرت عمر نے میرے ساتھی کی بیہ تفتگو من کی اور
کو ژااٹھا کر ان کو ایک کو ژا رسید کر دیا۔ اس کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور جھے بھی کو ژا رسید کرنا چاہا۔ میں نے عرض کیا کہ
حضرت میں نے کچھ نمیں کماجو کچھ بھی کہا ہے وہ اس نے کہا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر نے جھے چھو ژ دیا اور پھر فرمایا کہ تیرا ارادہ میہ
ہو کہ تو حرام کام کرے اور ہم فتو کی دینے میں تعدی کریں۔ اس کے بعد فرمایا کہ انسان میں دس عاد تیں ہوں اور ان میں نوعاد تیں
اچھی ہوں اور ایک بری ہو تو یہ بری عادت ان سب اچھی عاد توں کو خراب کر دیتی ہے۔ پھر فرمایا کہ زبان کی لغز شوں سے اپ آپ کو
مفعد نا رکھ۔

حکایت اسم کی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک فخص نے پانی چی ہوئی ایک ہرنی کو دیکھا۔ پس اس سے ایک اعرابی حکایت نے کما کہ کیا تو اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے؟ اس فخص نے کما کہ ہاں۔ اعرابی نے کما کہ تم چار درہم جھے کو دے دو میں اس کو پکڑ کر تیرے حوالے کر دوں گا۔ پس اس فخص نے چار درہم اعرابی کو دیدئے۔ چنانچہ اعرابی ہرنی کے پیچھے دو ڑنے لگا۔ بری بھاگ

دوڑ کے بعد بالا خراس اعرابی نے ہرنی کے سینگ پکڑی لئے اور میہ شعریر مصتے ہوئے ہرنی اس کے حوالہ کر دی ہ وَهِيَ عَلَى الْبُغْدِ تَلُوِيْ خَدَّهَا لَا تَزِيْغُ شَدِّى وَازِيْغُ شَدَّهَا ترجمه: وه هرنی دوری پر اینے رخسار خشک کر رہی تھی 'وہ میری طاقت کو موڑ رہی تھی اور میں اس کی طاقت کو موڑ رہاتھا۔ وَكُلُمُا جَدَت تُرَانِيْ عِنْدُهَا كيف ترى عدوى غَلامٍ وَهَا ﴿ ترجمہ:۔ اس نوجوان کی رفتار کے بارے میں تیراکیا خیال ہے اور جب اس نے بھاگنے کی کوشش کی تُونے مجھے اس کے قريب ديكها-

ایک عاشق کا قصم این خلکان نے ذکر کیا ہے کہ کثیر عزة ایک دن عبد الملک بن مروان کے پاس آیا تو عبد الملک نے اس سے کما اً كياتُونے اپنے سے زيادہ عاشق كسى كو ديكھا ہے۔ اس نے جواب ديا كه جى ہاں ديكھا ہے اور وہ اس طرح كه ایک مرتبہ میں جنگل میں جارہاتھا تو میں نے ایک مخص کو دیکھاجو جال لگائے بیشاتھا میں نے اس سے پوچھا کہ ٹوکیوں بیشاہے تو اس نے جواب دیا کہ بھوک نے مجھے اور میرے خاندان کو تباہ کر دیا۔ اس لئے میں نے بہ جال لگادیا ہے تاکہ میرے اور میرے خاندان کے لئے کوئی شکار اس میں آ جائے میں نے اس سے کہا کہ اگر میں تمہارے پاس رہوں تو کیا تم مجھے اپنے شکار میں حصہ دار بنانے پر

رضامند ہو؟ اس نے جواب دیا کہ منظور ہے۔ چنانچہ ہم دونوں بیٹھ گئے۔ پچھ دیر کے بعد جال میں ایک ہرنی پھنس گئی۔ پس اس مخض نے مجھ سے پہلے لیک کراس ہرنی کو جال سے نکالااور آزاد کر دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تُونے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے بتایا کہ اس ہرنی کو دیکھ کر میرا دل بھر آیا۔ کیونکہ میہ لیٹی کی ہم شکل ہے۔اس کے بعد اس نے بیہ شعر پڑھے۔

أَيَاشِبْهُ لَيْلَى لاَ تَراعِى فَإِنَّنِي لَكَ اليوم من وَحُشِةٍ لِصَدِيْقِ ترجمہ:۔ اے وہ کہ جو لیل کے مشابہ ہے میں آج تجھ سے وحشت محسوس کر رہا ہوں۔

اَقُوْلُ وَقَدْ اَطْلَقْتُهَا مِنْ وَثَاقِهَا فَانْتِ لِلَيْلَى مَا حَيَّيْتِ طَلِيْقٌ

ترجمہ: میں نے اس کو نیجیرے آزاد کرتے ہوئے کہا کہ تولیل کی ملیت ہے اور جب تک توزندہ ہے آزاد ہے۔

بسرام گور کی نشانہ بازی ایک کاب "فرا القلوب" کے تیرہویں بلب میں ندکور ہے کہ بسرام گورسے زیادہ نشانہ باز پورے علی منظورِ نظرایک باندی کو علی منظورِ نظرایک باندی کو علی منظورِ نظرایک باندی کو بیچیے بٹھالیا۔ پچھ دور چل کراس کو ہرنوں کی ایک ڈار نظر آئی تواس نے باندی سے کما کہ بتاان ہرنوں کے کس جگہ تیم ماروں؟ باندی نے کہا کہ ان میں سے نروں کو مادہ اور مادہ کو نرول جیسا بنادیجئے۔ چنانچہ بسرام گورنے ایک دوشاخ تیر نر ہرن کے ماراجس سے اس کے دونوں سینگ اکھڑ گئے اور پھرا یک ہرنی کے دو تیرمارے جو سینگوں میں گڑ گئے۔ پھراس باندی نے فرمائش کی کہ ایک ہرن کے کھر

کو اس کے کان میں پرو دیا جائے۔ چنانچہ سرام گورنے ایک ہرن کے کان کی جڑمیں بندوق کانشانہ لگایا جس سے اس کے کان میں سوراخ ہو گیا۔ پھرجب ہرن نے ابنا پاؤل کان تھجلانے کے لئے کان کی طرف بڑھایا تو ہمرام نے اس کے پاؤں میں ایک تیر مارا جس ہے اس کاپاؤں کان میں تھس گیا۔ اس کے بعد بسرام گورنے شدت جذبات میں اس باندی کو آغوش میں لینا چاہاجس ہے وہ زمین پر

تحریزی اوراس کو اونٹ نے کچل دیا۔ پھر بسرام گورنے کما کہ اس نے میرے عجز کے اظہار کا قصد کیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ باندی مر

فصل تیسری قتم میں غزال المک یعنی مشکی ہرن بھی شامل ہیں۔ مشکی ہرن کا رنگ سیاہ اور جسامت 'ٹاٹگوں کا پتلا پن 'کھروں کا جداجد اہو ناتمام اوصاف میں تیسری قتم کے ہرنوں کے مشابہ ہو تا ہے۔ صرف ایک فرق سے ہو تا ہے کہ اس کے ملک سے دو دانت ہوتے ہیں۔ یہ دونوں دانت انگشت شمادت سے دانت ہوتے ہیں۔ یہ دونوں دانت انگشت شمادت سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

کتے ہیں کہ مشکی ہرن تبت سے ہندوستان آجاتا ہے اور یہال آگر اپنامشک ڈال دیتا ہے گریہ مشک ردی قسم کا ہوتا ہے۔ مشک
اصل میں خون ہے جو سال بھر میں کسی وقت، معین پر ہرن کی ناف میں جمع ہوجاتا ہے۔ اس مواد کی طرح جو آہستہ آہستہ کسی اعضاء
کی طرف بوھتا ہے۔ اللہ تعالی نے ناف کو اس مشک کے لئے کان بنا دیا ہے۔ چنانچہ در ختوں کی طرح ہر سال پھل دیتی ہے۔ جب
خون کا مواد ناف میں جمع ہوجاتا ہے تو جب تک وہ ناف بن کر مکمل نمیں ہوتا ہرن بیار رہتا ہے۔ کہتے ہیں اہل تبت اس ہرن کے
لئے جنگلوں میں کھونے گاڑ دیتے ہیں تاکہ ہرن ان سے رگڑ کر نافہ جھاڑ دے۔

قروینی نے "کتاب الاشکال" میں لکھا ہے کہ دابہ مشک پانی سے نکاتا ہے۔ جس طرح ہرن وقت معین پر ظاہر ہوتے ہیں۔ پس لوگ اس جانور کو شکار کر لیتے ہیں اور جب اس کو ذرج کیا جاتا ہے تو اس کی ناف کی نانی سے ایک خون برآمہ ہوتا ہے یہ خون مشک ہی کہلاتا ہے۔ جس جگہ اس جانور کو ذرج کیا جاتا ہے وہاں اس میں خوشبو نہیں آتی۔ بلکہ جب اس کو دو سری مقام پر خفل کر دیا جاتا ہے تب اس میں خوشبو پھوئت ہے۔

علامہ دمیری کہتے ہیں کہ قروینی کابیہ قول شاذ ہے اور مشہور بات وہی ہے جو پہلے ہم نے بیان کی-

ابن صلاح کی کتاب "بشکل الوسیط" میں ابن عقیل بغدادی سے منقول ہے کہ نافہ مشک کی ہرن کے پیٹ میں وہ بی شکل ہے جو بکری کے دودھ پیتے بچہ کے پیٹ سے ایک چیز پر آمد ہوتی ہے جس کو فوراً جو بکری کے دودھ پیتے بچہ کے پیٹ سے ایک چیز پر آمد ہوتی ہے جس کو فوراً کپڑے میں لت پت کر لیتے ہیں بھروہ پنیر کی مائند جم جاتی ہے۔ عوام اس کو مجینہ کہتے ہیں۔ منقول ہے کہ ابن عقیل نے بلاد مشرق کا سفر کیا اور وہاں سے ایک مشکی ہرن بلاد مغرب میں لے گئے تاکہ اس کے بارے میں پائے جانے والے اختلاف کا تحقیق کے بعد تصفیہ کیاجا سکے۔

ابن صلاح کی کتاب "العطر" میں علی بن مهدی طبری سے منقول ہے کہ مثک ہرن کے پیٹ سے اس طرح بر آمد ہو تا ہے جس طرح مرغی انڈا دیتی ہے۔ علامہ دمیری کہتے ہیں کہ میرے نزدیک مشہور نہی ہے کہ مثک ہرن کے پیٹ میں خلقی طور پر پیدا شدہ کوئی چیز نہیں بلکہ یہ ایک عارضی شے ہے جو اس کی ناف میں پیدا ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

مشک کا شری تھم الم مسلم علیہ الرحمہ نے حضرت سعید خدری رضی اللد تعالے عنہ کی روایت نقل کی ہے:۔

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو کہ بت قامت تھی اور یہ الی دو عور توں کے ساتھ چل رہی تھی جو طویل القامت تھیں تو اس عورت نے لکڑی کے دویاؤں بنوائے اور ایک سونے کی انگو تھی اور اس میں مشک میں بنایا۔ پھریہ ان دونوں طویل القامت عور توں کے ساتھ چلی توعام طور پر اسے پہچانا نہیں گیا۔ چنانچہ اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ دیا۔ شعبہ راوی نے روایت کے بیان کرنے کے وقت عورت کے اشارے کو

سمجھانے کے لئے اپنے ہاتھ سے اشارہ دے کر طلباء کو سمجھایا"۔

امام نووی فراتے ہیں بیر حدیث اس پردال ہے کہ مشک تمام خوشبوؤں سے بمتراور افضل ہے اور بیر کہ مشک پاک ہے اور بدن ولباس وغیرہ میں اس کا استعلل درست اور جائز ہے اور اس کی خرید و فروخت بھی جائز ہے۔ ندکورہ جملہ مسائل متنق علیہ ہیں۔ بعض حضرات نے اس بارے میں شیعہ مسلک بھی نقل کیاہے جو کہ غلط ہے کیونکہ اجماع مسلمین اور ان احادیث صححہ کی زوسے ان حضرات کامسلک باطل ہے جن احادیث میں حضور سے مشک کا استعال خابت ہے اور صحابہ کرام سے بھی مشک کا استعال خابت ہے۔ علاء نے بیان کیا ہے کہ مشک اس قاعدہ مشہورہ سے مشٹی ہے کہ جو چیز کسی جاندار کے جسم سے ہاہر نکلے وہ مردار ہے۔

ند کورہ صدیث میں عورت کا لکڑی کے پاؤل لگا کر جو چلنا ند کورہے جس کی وجہ سے وہ دو لمبی عورتوں کے درمیان نہیں پہچائی سنی- ہماری شریعت میں اس کا حکم ہیہ ہے کہ اگر اس کا منشاء صبح اور مقصود شرعی ہو تاکہ وہ اپنے کو چھپائے اور اس کو کوئی پہچان نہ سے اور انبت نہ پنچاسے تو ایباکرنے میں کوئی حرج نہیں اور آگر ایباکرنے کا منشاء بزائی جنانا اور اینے آپ کو کامل عورتوں کے مثابہ ابت كرناہے يالوكوں كو دھوكه دينا مقصود ہے توالياكرناحرام ہے۔

منى كا قرار توحيد و رسالت من حفرت سعيد خدرى رضى الله عند سے اور بيه قي في عب الايمان من كا قرار توحيد و رسالت من حفرت سعيد خدرى رضى الله عندسے روایت كى ہے:۔

" فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جس نے ایک ہرنی کا شکار کرے اس کو خیمہ کے ستون سے باندھ رکھاتھا۔ اس ہرنی نے کہااے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دو بچوں کو جنم دیا ہے آپ ان لوگوں سے میرے لئے اس بات کی اجازت لے لیں کہ میں ان بچوں کو دودھ پلا کر ان کے پاس واپس آ جاؤں۔ پس رسول الله صلى الله عليه وسلم في ان لوكول سے فرمايا كه اس كو چھو ڑ دو تاكه بيد اسى جيوں كے پاس جائے اور اسين دودھ بلاكر تمهارے ياس واپس آ جائے- ان لوگوں نے عرض كيايا رسول الله جمارے اس كاضامن كون ہو گا؟ حضور صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا ميں اس كاضامن مول- ان لوكول نے اس كو چھو ژديا- وه كى اور اينے بچول كو دورھ بلاكر ان کے پاس لوث آئی- انہوں نے اس کو دوبارہ باندھ دیا- حضور صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیاتم لوگ اس ہرنی کو میرے ہاتھ فروشت کر سکتے ہو؟ ان لوگوں نے کما کہ حضوراً ہم یہ آپ کو دیتے ہیں لے لیجئے۔ یہ کمہ کر انہوں نے رسی کھول دی اور حضور نے اس کو آزاد کر دیا۔اور زید ابن ارقم کی روایت میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے اس کو آزاد فرمادیا تویس نے اس کو جنگل میں تنبیع پڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ کمہ رہی تھی:

لآ إِلْهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُّ رَّسُولُ اللَّه"-(صلى الله عليه وسلم)

طرانی نے مفرت ام سلم کی حدیث نقل کی ہے:۔

" حضرت ام سلمه" فرماتی بین که حضور صلی الله علیه وسلم ایک مرتبه جنگل میں تھے که ایک پکارنے والایا رسول الله کهه کر آوازلگار ہاتھا۔ آوازس کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لیکن کوئی مخص نظر نہیں آیا۔ آپ نے دوبارہ توجہ فرمائی تو ایک بندھی ہوئی ہرنی نظر آئی۔ اس نے کما کہ اے رسول اللہ میرے قریب تشریف لائے۔ حضور اس کے قریب تشریف لے مجنے اور اس سے بوچھاکیا ضرورت ہے؟ تو اس کے کما کہ اس بہاڑ میں میرے دوچھوٹے بچے ہیں آپ مجھے محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کھول دیجئے تاکہ میں ان کے پاس پہنچ جاؤں اور ان کو دودھ بلا کر داپس آپ کے پاس آ جاؤں۔حضور نے فرمایا کہ لوٹ آئے گی؟ تواس ہرنی نے کہا کہ اگر میں واپس نہ آؤں تواللہ تعالی مجھے عشار جیسے عذاب میں مبتلا کر دے۔حضور صلی اللہ عليه وسلم نے اس کو کھول دیا۔وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کرواپس آگئی۔ آپ نے اس کو دوبارہ باندھ دیا۔اتنے میں وہ اعرابی جس نے اس کو باندھ رکھاتھاوہ بیدار ہو گیا۔اس نے پوچھا کہ حضور کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں چاہتا ہوں کہ تُواس کو آزاد کر دے۔اس نے اس ہرنی کو آزاد کر دیا۔وہ نکل کر بھاگ گئی اور سے کہ رہی تھی: ٱشْهَدُانُ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللَّهُ وَإِنَّكَ رَسُولُ اللَّه-

بیھی کی دلائل النبوة میں حضرت ابوسعید خدری رضی الله عند سے مروی ہے:-"ابوسعيد" فرماتے ہيں كه حضور صلى الله عليه وسلم كاكزرايك خيمه سے بندهى موئى برنى پر موا-اس مرنى نے حضور صلى الله عليه وسلم سے درخواست كى كه آپ مجھے كھول ديں تاكه ميں جاكر اپنے بچوں كو دودھ بلاكر آپ كے پاس واپس آ جاؤں اور آپ دوبارہ مجھے باندھ دیں۔حضور نے قرمایا لوگوں کے شکار کی میں ضانت لیتا ہوں اور ہرنی سے قتم لے کراس کو کھول دیا۔ وہ گئی اور اپنے بچوں کو دورھ بلا کر اپنے تھن خالی کر کے واپس آگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باندھ دیا اور اس کے بعد خیمہ میں اس ہرنی کے مالکان کے پاس تشریف لے گئے اور ہدیہ میں اس ہرنی کو طلب فرمایا- ان لوگوں نے وہ ہرنی آپ کو ہبہ کر دی- آپ نے اس کو آزاد کر دیا اور پھر فرمایا کہ لوگو موت کے بارے میں جو معلومات تم کو حاصل ہیں آگر چوپاؤں کو معلوم ہو جائیں تو تم کو کوئی تنومند جانور کھانے کے لئے نصیب نہ ہو سکے "-

اورای بارے میں صالح شافعی نے اپنے تصیدے میں کہاہے۔

لَهَا وَلَدٌ خِشْفٌ تَخْلُفُ بِالْكَدَا وَجَاءَ اِمرو قد صَادَ يَوْمًا غَزَالَةً ترجمہ:۔ اور ایک محض آیا جس نے ایک روز ایک ہرنی کاشکار کیا جس کا ایک چھوٹاسا بچہ تھا جو چراگاہ سے پیچھے آ رہاتھا۔ فَأَطْلَقَهَا وَالْقَوْمُ قَدْ سَمِعُوا لِندَا فَنَادَتُ رَسُوْلَ اللَّه وَالْقَوْمُ حَضْرٌ ترجمہ:۔ پس اس ہرنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم کے سامنے آوا زدی۔ چنانچہ آپ نے اس کو آزاد کر دیا ادر قوم نے اس ہرنی کی نداسی-

عسالح شافعی کے دودیگر اشعار انشاء اللہ باب العین میں العشراء کے عنوان میں آئیں گے۔

ہران کا شرعی تھم اسمام کے ہرن کھانا حلال و درست ہے۔ فقہاء کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ اگر محرم ہرن کو مار دے ا تواس پر بمری واحب ہوگی۔امام صاحب نے بھی میں کہاہے اور رافعی نے بھی اس کو پند کیاہے اور امام نووی " نے بھی اس کو صبح قرار دیا ہے حالاتکہ یہ وہم ہے اس لئے کہ برن نرہے اور بکری مادہ الذا درست یہ ہے کہ برن کے قتل کی صورت میں ثنی کی قرمانی دین ہوگی-

مشک بھی پاک ہے اور صحح قول کے مطابق اس کا نافہ بھی پاک ہے بشرطیکہ سے نافہ ہرن سے حالت حیات میں علیحدہ ہو گیا ہو-عالى نے "دستاب اللباب المسك بالظبى" ميں لكھا ہے كہ وہ مشك جو ہرن سے برآمد ہوتا ہے پاك ہے-اس قيدسے محالمي كا مشاء فاره

ے ماصل ہونے والے مشک تبتی کو مشتی کرتا ہے کیو تکہ وہ تایاک ہے۔فارہ کا تذکرہ انشاء اللہ باب الفاء میں آرہا ہے۔ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فارہ سے حاصل شدہ مثلک کی عدم طمارت ہی ہے اس پر استدلال کیا ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے۔ کیونکہ آگر فارہ ماکول اللحم ہو تا تو اس سے حاصل شدہ مثل بھی مثلہ ہرن کے تھم میں شامل ہو تا۔

طبیب حضرات مشک بتی کو مشک تر کی کہتے ہیں۔ چنانچہ اطباء کے نزدیک مشک تبتی سب سے عمدہ اور قبیتی مشک ہے۔ لیکن بوجہ نجاست اس کے استعال ہے گریز کرنا چاہیے۔فارہ مشک کے متعلق جاحظ کی رائے انشاء اللہ باب الفاء میں نقل کی جائے گی۔

علی میں میں میں میں میں میں ہوئی ہے۔ اور اس کے اندریائے جانے والے مفک سے دباغت حاصل ہو جاتی ۔ شیخ ابو عمرو بن صلاح نے قفال شاشی سے نقل کیا ہے کہ نافہ کو اس کے اندریائے جانے والے مفک سے دباغت حاصل ہو جاتی

ہے۔ لنذا جس طرح و گیر کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں ای طرح یہ نافہ بھی پاک ہو جاتا ہے۔ غنیہ ابن سرت کے بعض شار حین کاخیال ہے کہ وہ ہال جو نافہ کے اوپر ہوتے ہیں وہ ناپاک ہیں کیو نکہ مشک صرف اس کھال کو

یہ ہیں رک سے متعل ہوتی ہے ادر جواس سے متعل نہیں ہوتی جیسے اطراف نافیدان پر دباغت کااثر نہیں ہوتا۔ دباغت دیتا ہے جواس سے متعل ہوتی ہے ادر جواس سے متعل نہیں ہوتی جیسے اطراف نافیدان پر دباغت کااثر نہیں ہوتا۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ بالوں کی نجاست کے بارے میں ہمارا ان شار حین سے اختلاف ہے۔ کیونکہ دباغت یافتہ کھال پر پائے جانے والے بال بھی تبعایاک ہو جاتے ہیں۔ رہیج جیزی نے امام شافعی سے یمی نقل کیا ہے۔ سبکی وغیرہ نے بھی اس کو افتایار کیا ہے اور استاذ ابو اسحاق اسفرائینی نے بھی اس کو درست قرار دیا ہے اور رویانی و ابن ابی عصرون وغیرہ نے بھی اس کو پہند کیا ہے جیسا کہ باب السین میں سنجاب کے عنوان کے تحت گزرا۔

حرم کے جانوروں کاستانے کا انجام ارزقی نے حرم کے صید کے احترام کے بارے میں عبدالعزیز ابن ابی رواد سے نقل کیا ہے

کہ کچھ لوگ مقام ذی طوی میں پنچ اور وہاں پڑاؤ کیا۔ کچھ دیر بعد حرم کے جرنوں میں
سے ایک جرن چرتا ہوا ان کے قریب آگیا۔ چنانچہ ان پڑاؤ ڈالنے والوں میں سے ایک محض نے اس کی ٹانگ کچڑ لی۔ اس کے

سے ایک ہرن چر تا ہوا ان کے قریب آگیا۔ چنانچہ ان پڑاؤ ڈالنے والوں میں سے ایک مخص نے اس کی ٹانگ پکڑئی۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے کما کہ اس کو چھوڑ دو لیکن وہ مخص تمسنوانہ انداز میں ہنتارہااور اس مخص کو چھوڑ نے سے انکار کر تا رہا۔
تھوڑی دیر کے بعد اس ہرن نے پیشاب اور پاخانہ کیا۔ تب اس مخص نے اس ہرن کو چھوڑ ویا۔ رات ہو گئی یمال تک کہ وہ لوگ
اپ خیمہ میں سو گئے۔ در میان رات میں چھ لوگوں کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اس ہرن پکڑنے والے مخص کے پیٹ پر ایک سانپ لیٹا
ہوا ہے۔ اس کے ساتھیوں نے اس کو آواز دے کر کما تیرا برا ہو حرکت مت کرنا۔ چنانچہ وہ مخص بے حس و حرکت بڑا رہا یمال تک کہ اس ہرن کی طرح اس مخص کا بیشاب پاخانہ لکل گیااور اس کے بعد وہ سانپ اس کے اوپر سے ہٹا۔

حفرت مجاہد سے منقول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قصی بن کلاب کے دور سے قبل شام کا ایک تاجر قافلہ مکہ آیا اور وادی طوی میں ان بول کے در ختوں کے بنچ قیام پذیر ہوا جن کے سامیہ میں اوگ آرام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے قیام کے بعد بھوٹل پر روٹی پکائی لیکن سالن بنانے کے لئے اس کے پاس کوئی چیز نہ تھی المذا ان میں سے ایک شخص نے اپنا تیر کمان لیا اور حرم شریف کی ایک ہرنی کوجو ان کے قریب چر رہی تھی مار ڈالا اور اس کے کھال اتار کر اس کا سالن بنانے گئے۔ جس وقت وہ لوگ اس گوشت کو بھون رہے تھے اور ان کی ہانڈی جوش مار رہی تھی اچا تک ہانڈی کے بنچ سے ایک آتئی بہت بڑی گردن برآمہ ہوئی اور اس نے پورے رہے تھے اور ان کی ہانڈی جوش مار رہی تھی اچا تک ہانٹ ایس اور در ختوں کو جس کے ذیر سامیہ یہ لوگ مقیم تھے اس آگ نے کوئی نقصان نہیں ہنچایا۔

مرن کی ضرب الامثال کتے ہیں "امن مِنْ ظِبَاءِ الْحَوَمِ" لین حرم شریف کے جرنوں سے زیادہ مامون، جو اشخاص بست بی ع و كنار جع بين ان كے لئے مثال دى جاتى ہے" قرَكَ الطَّنبي ظِلَّهُ اور أَتُوكُهُ تَوَكَ الْعِزَال" مرك نے اپنا سامیہ چھوڑ فیا اور تواس کو چھوڑجس طرح ہرن اپنے سامیہ کو چھوڑ دیتا ہے"۔ ظل سے مراد ہرن کے آرام کرنے کی وہ جگہ ہے جس پر ہرن گری سے بچنے اور سامیہ حاصل کرنے کے لئے پناہ لیتا ہے اور ہرن جب اس جگہ سے متنفر ہو جاتا ہے تو تبھی اس کی جانب نہیں

باب الغین میں غزال کے عنوان میں مزید مثالیں آئیں گی-انشاء الله-

مرن کے طبی فوائد ابن و حشیہ کابیان ہے کہ ہرن کے سینگ کو چھیل کر مکان میں اس کی دھونی دینے سے تمام زہر ملیے جانور مران کے طبی فوائد ابنا و حشیہ کابیان ہے ہیں۔ ہرن کی زبان کو سائے میں سکھا کر آگر زبان دراز عورت کو کھلا دیا جائے تو اس کی زبان درازی ختم ہو جائے گی۔ آگر ہرن کا پتہ کسی ایسے مخص کے کان میں ٹیکا دیا جائے جس کا کان درد کر رہا ہو تو اس کو فوری سکون ہو جائے گا۔ ہرن کی میگنی اور کھال سکھاکر اور پیس کر بچہ کے کھانے میں ملادیا جائے تو بچہ اس کو کھاکر ہونمار' ذہین اور قوت حفظ کا مالک اور نصیح اللمان ہو جائے گا- ہرن کامشک آجھوں کو تقویت دیتا ہے- رطوبات کو جذب کر تاہے اور قلب و دماغ کے لئے مقوی ہے-آ تھوں کی سفیدی کو چکدار بنا ؟ ہے اور خفقان کے لئے مفیدہے اور زہروں کے لئے تریاق ہے حمراس کے استعال سے چرے پر زردی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔مشک کی ایک خاصیت یہ ہے کہ اس کو کھانے میں استعمال کرنے سے تجر (منہ کی بدبو (پیدا ہوتی

فصل مشکرم خشک ہوتا ہے اور سب سے عمدہ مشک صفدی ہے جو تبت سے لایا جاتا ہے۔ محرکرم وماغ والوں کے لئے مضربے۔ اس کی مصرت کو کافور کے ذریعہ دور کیاجا سکتا ہے۔ سرد مزاج والوں اور بو ڑھوں کے لئے اس کی خوشبو موافق ہوتی ہے۔ بقول رازی مرن کا گوشت کرم خشک اور تمام شکاروں سے عمرہ ہوتا ہے اور ان میں نوزائدہ بچہ کا گوشت سب سے بهتر ہوتا ہے۔اس کا گوشت قولنج والے اور برھے ہوئے بادی بدن کے لئے مفید ہے لیکن اس کا گوشت اعضاء کو خشک کر تا ہے محر کھٹائی اس

ی مصرت کو دور کر دیتی ہے۔ بیگرم خون بناتا ہے اور سردیوں میں اس کا استعال مفید ہے۔

فائدہ اللہ بنی ملک کی ایک رقبق سم ہے مرجر جاری رقت اور خوشبو میں اس کے بر عکس ہے ، قینوی متوسط ہے ، لیکن صوبری رفت اور خوشبومیں قینوی سے بھی کمترہے۔ نافہ والا ہرن سمندرسے بقنادور رہے گا اتنابی اس کامشک لذیذ اور عمدہ ہوگا۔

خواب میں ہرن کی تعبیر ا خواب میں ہرنی عرب کی حسین عورت ہے۔ بذریعہ شکار ہرن کامالک ہونے کی تعبیریہ ہے کہ یہ و من مرو فریب سے سی باندی کا مالک بنے گایا فریب سے بی سی عورت سے شادی کرے گا۔ آگر کوئی خواب میں ہرنی کو ذرج کرے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ خواب دیکھنے والا کسی جاریہ کی بکارت زاکل کرے گا۔جو مخص خواب میں بلاارادہ شکار پر تیر کھلائے تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ مخص کسی ہے گناہ عورت پراتھام لگائے گااور جو مخص بغرض شکار خواب میں تیمر

چلائے تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ فخص عورت کی طرف سے مال حاصل کرے گا۔ آگر خواب میں کسی ہرنی کی کھال اتاری تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ محض کسی عورت کے ساتھ مکاری کرے گا۔جو محض خواب میں ہرن کاشکار کرے تو اس کو دنیا حاصل ہوگی۔ اگر خواب میں کسی مخص پر ہرن حملہ آور ہوا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کی بیوی

جملہ امور میں اس کی نافرانی کرے گی۔ جو مخص خواب میں ہرن کا پیچھا کرے اس کی قوت میں اضافہ ہو گا۔ خواب میں اگر انسان ہرن کے سینگ 'بال اور کھال وغیرہ کا مالک بنے تو یہ سب چیزیں عور توں کی جانب سے مال حاصل ہونے کی دلیل ہیں۔

مثک کی تعبیر محبوب یا باندی سے دی جاتی ہے اور بھی اس سے مال بھی مراد ہوتا ہے کیونکہ یہ سونے سے زیادہ قیتی ہے اور بھی مثک کی تعبیر خوش عیشی سے دی جاتی ہے اور بھی تھت زدہ افراد کی برأت کی جانب اشارہ ہوتا ہے۔ بعض نے کما

ہے کہ مثک کی تعبیرلڑکاہے۔

مشک ہرن کی ناف میں کمال سے آیا؟ الشارح تبیہ شیخ شرف الدین بن یونس کی کتاب "مخضرالاحیاء" میں باب الاخلاص میں مشک ہرن کی ناف میں کمال سے آیا؟ اللہ کے علاوہ کے اللہ کے علاوہ کے علاوہ کے اللہ کے علاوہ کے علاوہ کے اللہ کے علاوہ کے اللہ کے علاوہ کے علاوہ کے اللہ کے اللہ کے علاوہ کے اللہ کے کہ کے اللہ کے اللہ کے اللہ کے اللہ کے کہ کے کہ کی کا کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کی کے کہ کے کہ کی کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کی کہ کے کہ ک

کوئی دو سرا مقصود نہیں ہو تا تو اس پر اور اس کی آنے والی نسلول پر اس کی برکت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ندکور ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اتر کر زمین پر تشریف لائے تو جنگل کے تمام جانور آپ کو سلام کے لئے حاضر ہوئے اور آپ سلام کے جواب کے ساتھ ساتھ ان کی ضروریات کے مطابق ان کو دعائیں دیتے رہے۔ چنانچہ آپ کے پاس ہرن کا ایک ربو ڑ آیا آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کی پشت پر ہاتھ چھیردیا۔ آپ کے ہاتھ چھیرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مشک جیسی قیمتی چیز ان میں بیدا فرما دی- جب باقی ہرنوں نے دیکھاتو معلوم کیا کہ تہمارے اندریہ قیمتی چیز کمال سے آئی؟ انہوں نے بتایا کہ صفی اللہ حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت کرنے گئے تھے تو انہوں نے جارے حق میں دعا فرمائی اور ہماری پشت یر اپنادست مبارک پھیردیا۔ یہ س کر باقی ہرن بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ آپ نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی اور ان کی پشتوں پر بھی ہاتھ پھیرا کیکن ان کے اندر مشک جیسی کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے شکایت کی کہ جو کام تم نے کیاوی ہم نے کیا اور ہمارے ساتھ بھی وہی معاملہ پیش آیا لیکن جوشئی تم کو حاصل ہوئی وہ ہم کو حاصل نسیں ہوئی۔ کیاوجہ ہے؟ چنانچہ ان ہرنوں کو بتایا عمیا کہ تمہارا بیہ عمل اس لئے تھا کہ تم کو وہ شئے مل جائے جو تمہارے بھائیوں کو ملی ہے لیکن تمہارے بھائیوں کاوہ عمل خالص اللہ کے لئے تھااور اس میں کوئی طبع شامل نہیں تھااس نئے اللہ تعالیٰ نے ان کواور ان کی آنے والی نسلوں کو اس برکت سے نواز دیا اور قیامت تک یہ اس سے مستفید ہوتے رہیں گے-اخلاص اور ریاء کے متعلق ہم (علامہ دمیریؓ) نے اپنی کتاب "الجوا ہرالفريد" میں بحث کی ہے۔ قارمین تفصیل کے لئے اس کامطالعہ کریں۔

(بلی جیساایک بدبودار جانور) ظوبان، کتے کے لیے کے برابرایک بدبودار جانور اور بہت گوز مارنے والا جانور ہے اوراس کو اپنی بربواور گوز کے بارے میں معلوم ہے اور اس لئے یہ اس بدبو کو اپنے دفاع کے لئے بطور ہتھیار استعمال کر تا ہے جیسا کہ حباری اپنی بیٹ صقر (شکرا) سے بچاؤ کے لئے بطور ہتھیار استعال کر تا ہے۔ چنانچہ ظرمان گوہ کے بل میں پہنچ جاتا ہے جس میں گوہ کے بچے اور انڈے ہوتے ہیں اور بل کاجو سب سے ننگ مقام ہو تا ہے اس جگہ پہنچ کر اس کو اپنی دم سے بند کر دیتا ہے اور اپنی ؤبر کو اندر کی جانب ر کھتا ہے اور پھر تین گوز مار تا ہے اور اس ہے گوہ ہے ہوش ہو جاتی ہے اور اس طرح یہ گوہ کو آسانی سے کھالیتا ہے اور پھر اس کے بعد انڈوں وغیرہ کو بھی اسی بل میں رہتے ہوئے حیث کر جاتا ہے۔

اعرابیوں کا قول ہے کہ جب کوئی اس کو بکڑلیتا ہے توبیہ اس کے کپڑوں میں گوز مار دیتا ہے اور اس کی بدیوا تن سخت ہوتی ہے کہ یہ سے مطنز رہی نہیں جاتی۔

کپڑے کے بھٹنے پر بھی نہیں جاتی۔ متنبی شایو کی لغت میں مہاری | ابو علی فارس طبیب نے احمد بن حسین متبنی شاعر سے جو لغت کی نقل میں ماہر تھاسوال کیا کہ

معنبی شاعر کی لغت میں ممارت کیا "فغلے" کے وزن پر کوئی جمع آتی ہے؟ اس نے برجتہ جواب دیا کہ "حجلے" اور "طربی" آتی ہیں۔ ابو علی کابیان ہے کہ میں نے تین رات تک لغت کامطالعہ کیا لیکن ان دو کے علاوہ اس وزن پر تیسری جمع نہیں۔ "طربی" آتی ہیں۔ ابو علی کابیان ہے کہ میں نے تین رات تک لغت کامطالعہ کیا لیکن ان دو کے علاوہ اس وزن پر تیسری جمع نہیں۔

ملی۔ ۔

ظریان بلی اور پستہ قد کتے کے برابرہوتا ہے اور سے ہیرونی واندرونی دونوں اعتبارے نمایت بدبو دار ہوتا ہے۔اس کے کان نمیں ہوتے بلکہ کانوں کی جگہ دوسوراخ ہوتے ہیں۔ ہاتھ چھوٹے ہوتے ہیں اور نمایت تیز چنگل ہوتے ہیں۔ دم لمبی ہوتی ہے اور کمر میں منکے اور جو ڑنمیں ہوتے بلکہ سر کے جو ڑتک ایک ہی ہڈی ہوتی ہے۔ بسااد قات جب آدمی اس پر قابو بالیتا ہے اور تکوارے اس پر وار کرتا ہے تو تلوار اس پر اثر انداز نمیں ہوتی کیونکہ اس کی کھال بہت سخت ہوتی ہے جیسا کہ قد (ایک مجھلی جس کا تیل نکالا جاتا ہے) کی کھال سخت ہوتی ہے اس کی عادت سے ہے کہ جب سے اثر دہے کو دیکھتا ہے تو اس کے قریب آگر اس پر کود پڑتا ہے اور جب اثر دہا اس کو پکڑ لیتا ہے تو سے لمبائی میں سکڑنے گئا ہے بیاں تک کہ اس کا جسم ایک رسی کا گلزا معلوم ہونے گئا ہے اور اثر دہا اس کو لیٹ جاتا ہے تو پھر سے پھولنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر یہ ایک سائس مارتا ہے جس سے اثر دہا پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

ظریان پر ندوں کے تلاش میں دیوار پر بھی چڑھ جاتا ہے اور جب بھی سے دیوار سے گرتا ہے تو پیٹ پھیلالیتا ہے جس سے اس کو گرنے کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ سے اونٹوں کے ریوٹر کے بچ میں پہنچ کر گوز مارتا ہے جس وجہ سے اونٹ اس طرح منتشر ہوتے ہیں جس طرح چیچڑیوں کے مقام سے منتشر ہوتے ہیں اور ایسی حالت میں چروا ہے کے لئے ان پر کنٹرول کرنادشوار

ظرح منشر ہوئے ہیں بس طرح پیچر یوں نے مقام سے مستر ہونے ہیں اور ایسی حالت یں پرواہے ہے ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے اہلِ عرب اس کو مفرق النعم کہتے ہیں۔ بلادِ عرب میں سے کثرت سے پایا جاتا ہے۔

ظربان كاشرى تملم بوجه خبث اس كا كمانا حرام -

ظربان کی ضرب الامثال جب لوگ منتشر ہوتے ہیں تو کہاجاتا ہے" فَسَابَیْنَهُمْ الظَّربان" (ان کے درمیان ظربان نے گوزکر - دیا، شاعرنے کہا ہے۔

الاً اَبْلِغَا قَيْسًا وَجُنْدَبَ اَنَّنِي ضَرَبْتُ كَثِيْرًا مضربَ الظُّرْبَانِ

ترجمہ: الى تم دونوں پيغام پنچاؤ قيس اور جندب كو ميں نے جمع كركے قتل كياہے قوم كے افراد كو-

## لظلِيْهُ

(نرشتر مرغ)المظلیم: اس کاذکر باب النون میں آئے گا۔ اس کی کنیت ابو الیس 'ابو هلاثین اور ابو صحاری ہیں اور جمع"ظمان" ہے۔ جیسے "ولید" کی جمع "ولدان" آتی ہے۔ ظہیرنے اس مصرعہ میں ظلمان کو بطور جمع استعمال کیا ہے۔ ع صن المظلمان جؤ جؤہ ہواء (ظلمان میں سے ہو بردل ہے) 387

ولدان کو قرآن کریم میں استعال کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:-

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلَدَانُ مُعَلِّدُوْنَ (لِئَے پُھرتے ہیں ان کے پاس لڑکے سدارہنے والے) کینٹا منتقب سنتیں کو ایف کی نام اندر کو انسان کے ایک کا معالم میں میں ماندا

اورای کی نظیر" قضیب اور قضبان' عریض اور عرضان' اور نصیل و فصلان ہیں۔ ان الفاظ کو سیبوییہ نے بطور جمع نقل کیا ہے اور اس کی شارقوں اور میں بعض حفن میں زیاں وزن سر مجمداور الفاظ کی جمع نقل کی ہے جسے "قری" کی جمع" قرمان" (مانی پینے

اور دلدان کو شاد قرار دیا ہے۔ بعض حفرات نے اس وزن پر پھھ اور الفاظ کی جمع نقل کی ہے جیسے "قری" کی جمع" قریان" (پانی پینے کی جگہیں) ایسے ہی" سری" کی جمع" سریان" اور "خصی" کی جمع "خصیان"۔

فاتمه فی آوازکو "عرار" کتے ہیں۔ چنانچہ کماجاتا ہے "عاد الطلیم عرادا" (شتر مرغ نے آوازکی) این خلکان وغیرہ نے خاتمه کی اور کی عروری شاس اسدی کانام اس سے لیا گیاہے جس کے بارے ہیں اس کے والد نے یہ شعر کے ہیں آزاد تُن عِوَازًا بِالْهُوَانِ وَمَنْ يُوِذُ عِوازًا لَعُمْری بالہوانِ فَقَدُ ظَلَمَ ترجمہ:۔ اس عورت نے عرار کے ساتھ تھارت کا ارادہ کیا اور میری زندگی کی قتم! جس نے عرار کے ساتھ تھارت کا

اراده كياس نے ظلم كيا-فَإِنَّ عِرَادًا إِنْ يَكُنْ غَيْرَ وَاضِحٍ فَإِنِّيْ أُحِبُّ الْجَوْنَ ذَا المَنْكِبِ الْعَمَمِ

ترجمہ: کیونکہ عوار آگر چہ خوب صورت نہیں ہے الیکن کامل انعقل کالے شخص کو میں پیند کر تاہوں-ترجمہ: ۔ کیونکہ عوار آگر چہ خوب صورت نہیں ہے الیکن کامل انعقل کالے شخص کو میں پیند کر تاہوں-

عوار کے والد کی ایک بیوی اسی توم کی تھی اور میہ عوار باندی کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ عرار اور اس کی سوتیلی مال کے درمیان عداوت پیدا ہو گئی تھی۔ عرار کے والد ابو عمرد نے دونوں کے مابین صلح کی کانی کو شش کی لیکن کامیابی نہیں ملی اس لئے تنگ آکر ابو عمرو نے بیوی کو طلاق دیدی تگر پھرنادم ہوا۔

عوار نمایت فصیح اور عقمند تھا۔ مهلب ابن ابی صفرہ نے کئی اہم معاملات میں عوار کو نما کدہ بناکر تجاج بن یوسف ثقفی کے پاس بھیجا تھا۔ اعرار جب نما کندہ کی حثیت سے حجاج کے سامنے پیش ہوا تو حجاج نے اس کو نہیں پہچانا اور حقیر سمجھا۔ لیکن جب عوار نے صفتگو کی تب اس کاجو ہر کھلا اور اس نے نمایت عمدہ طریقہ سے حجاج کے سامنے ماتی الفہر اداکیا۔ چنانچہ حجاج اس کی قدرت کلای سے متاثر ہوا اور وہ شعر پڑھنے لگاجو اوپر ندکور ہوئے۔ عوار نے یہ شعر کما کہ اللہ آپ کی تائید فرمائے میں ہی عوار ہوں۔ حجاج یہ جان کراس اتفاقی ملاقات پر بہت خوش ہوا۔

علامہ ومیری رحمتہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ بیہ قصہ بھی ای قصہ سے ملتا جاتا ہے جس کو "ونیوری" نے "مجالسة" میں اور حریری نے "ورہ" میں بیان کیاہے کہ عبید بن شریہ جرہمی تین سوسال تک زندہ رہے-اسلام کا زمانہ پایا تو مشرف باسلام ہو گئے اور حضرت معاویہ "سے ملک شام میں ان کے دورِ خلافت میں ملاقات کی-حضرت معاویہ "نے ان سے کماکہ آپ نے اپنے مشاہدات میں جو واقعہ عجیب تردیکھا ہو بیان کیجئے۔

آپ نے کہا کہ ایک دن میراگز را یک گروہ پر ہوا جو کسی مردہ کو دفن کر رہے تھے۔ میں ان کے قریب آیا تو مرنے کے بعد سب سے پہلی منزل یعنی قبر کی مختی نظروں میں پھر گئی اور دل بھر آیا اور میری آنکھوں سے آنسوگر نے لگے اور میں یہ اشعار پڑھنے لگا یَا قَلْبُ اِنَّكَ مِنَ اسْمَاءَ مَغُرُورٌ فَا فَادَّكُورُ وَهَل یَنْفَعُكَ الْیَوْمَ تَذْکِیْرٌ ترجہ:۔ اے دل بے شک تواساء کی طرف سے دھو کہ میں ہے سونصیحت حاصل کر ادر کیا آج تجھ کو تصیحت مفید ہوگی؟ قَدْ بُخْتَ بِالْحُبِّ مَا تُخْفِیْهِ مِنْ اَحَدِ حَتَٰی جَوَتْ لَكَ اَظْلاَقًا ضِیْزٌ ترجمہ:۔ تُونے رازِ محبت کو فاش کر دیا کہ وہ کسی سے بھی مخفی نہیں ہے پہال تک کہ دوڑ گئے تیری محبت کو لے کرشری باشندے یا تیری محبت کی داستانیں گھوڑوں کی جال چل پڑیں-

فَلَسْتَ تَدْرِیْ وَمَا تَدْرِیْ اَعَاجَلُهَا اَدُنی لِرُشْدِكَ آمُ مَا فِیْهِ تَاجِیْرُ ترجہ: نہ تُواب جانتا ہے اور نہ آئندہ جانے گاکہ ونیاکا قریبی زمانہ تیری ہدایت کے لئے قریب ترب یا کہ وہ جس میں عند م

میروب فاستقیر الله خیرا وازضین به فَبَیْنَمَا الْعُسُو اِذْ دَارَتْ مَیَاسِیْوْ فَاسْتَقْدِرَ اللهِ خَیرا وازضِین به فَبَیْنَمَا الْعُسُو اِذْ دَارَتْ مَیَاسِیْوْ ترجمہ:۔الله سے خیرکاطالب بن اور اس پر راضی رہ کیونکہ تنگی کی طالت میں اچانک گھو منے گئے ہیں جوئے کے پاسے وَبَیْنَمَا الْمَوْءُ فِی الْاَحْمَاءِ مُغْتَبِطُ اِذْ هُوَ الرُّمْسُ تَعْفُوهُ الاعَاصِیْوُ ترجمہ:۔اس دور ان کہ آدمی زندوں میں شادماں ہو تا ہے ناگاہ تیز آندھیاں اس کی قبر کے نشان بھی مٹاوی ہے۔ بینکی الْعَرِیْبُ عَلَیْهِ لَیْسَ یَعْرِفُهُ وَدُوْ قَرَابَیّهِ فِی الْحَیّی مَسْرُوْدٌ یَبَیّکِی الْعَرِیْبُ عَلَیْهِ لَیْسَ یَعْرِفُهُ وَدُوْ قَرَابَیّهِ فِی الْحَیّی مَسْرُوْدٌ

یبکچی العرب علیه کیس یعربی سردر ترجمہ: پردیسی اس پر روتا ہے حالانکہ وہ اس کو جانتا بھی نہیں اور اس کا رشتہ دار خاندان میں مسرور ہوتا ہے-

عبید بن شربہ کتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ جانتے ہوان اشعار کا کہنے والاکون ہے؟ میں نے کہانہیں۔اس شخص نے کہا کہ جانتے ہوان اشعار کا کہنے والاکون ہے؟ میں نے کہانہیں۔اس شخص نے کہا کہ آپ نے جوابھی اشعار پڑھے وہ اسی مردہ کے ہیں جس کو ابھی ہم نے دفن کیا ہے اور تو وہ مسافر ہے جو اس پر رورہا ہے اور اس کے اس کا اور نون کا) قریبی رشتہ دار ہے اور اس کے مرنے ہے جد خوش ہے۔

راوی کابیان ہے کہ میں ان اشعار کو سن کر بہت خوش ہوا اور میں نے کہا۔

يَانَّ الْبَلاَءَ مُوَكَّل بِالْمُنْطِق "مصيبت زبان ك سروب-

پس بیر مثل بن گئی۔ پھرامیرمعاویہ نے عبید بن شریہ سے کہا کہ بلاشبہ تم نے بہت عجیب واقعہ دیکھا۔ انچھایہ بناؤ کہ یہ مردہ جس نے یہ شعر کے تھے کون تھا؟ عبیدہ بن شریبہ نے کہا کہ یہ عثیر بن لبید عذری تھا۔

# باب العين المهملته

#### العاتق

(اڑنے کے قاتل پرندہ کا بچہ) المعاتق: بقول جو ہری عاتق پرندے کے اس بچہ کو کہتے ہیں جو "ناهف" (اڑنے کے قاتل) سے قدرے برا ہو۔ چنانچہ کما جاتا ہے:۔

ا خَذْتُ فَرْخَ قَطَاةٍ عَاتِقًا- مِن نَ ارْنَ كَ قاتل قطاة ك يَهِ كُو بَكِرًا-

ابن سیدہ نے کما ہے کہ عالق قطاۃ کے اس بچہ کو کہتے ہیں جس کے پہلے بال دپر اگر کر نے بال دپر اگنے لگے ہوں۔ بعض کے

نزدیک عالق کبوتر کے نو عمراور ناتواں بچے کو کہتے ہیں اس کی جمع عوالق آتی ہے۔ «عتیق"عمرہ اور خوبصورت کے معنی میں مستعمل ے-چنانچہ کماجاتا ہے"الفوس العتيق" (شريف النسل عمده گھو ڑا) اور "إمراة عتيقة" (خوبصورت عورت)-

صیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ وہ سورہ بنی اسرائیل 'کہف' مریم' طہ اور سور ہ انبیاء کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:۔

"إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأَوْلِ وَهُنَّ مِنْ تَلَادى" (يه سورتيس عَالَ اول اور ميرى دولت ميس بيس)

عمال سے عتیق کی جمع مراد ہے۔ اہلِ عرب اس چیز کو جو جورہ اور عمد گی میں اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے عتیق کہتے ہیں۔ حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عنه کا منشاء دیگر سورتوں پر ان سورتوں کی فضیلت کا اظهمار کرنا ہے۔ کیونکہ بیہ سورتیں فضص اور انبیاء کرام کے اخبار پر مشمل میں اور دیگر ام کی خبریں ان میں ند کور ہیں-

" تلاد" قديم مال كو كها جاتا ہے۔ تلاد سے حضرت ابن مسعود رضی الله عنه كا منشاء بيہ ظاہر كرنا ہے كه بيہ سور تيس اسلام كے دورِ اول میں سب سے پہلے نازل ہوئی ہیں۔ کیونکہ میہ سب سور تمیں کی ہیں اور سب سے پہلے ان بی کی تلاوت اور حفظ ہوا ہے۔

(گھوڑا) اُلْعَاتِكْ: اس كى جمع عوا تك آتى ہے جيسا كە شاعرنے اس شعريس استعال كى ہے ''

نُثْيِعُهُمْ خَيْلاً لَنَا عَوَاتِكَا فِي الْحَرْبِ جُرْدًا تَرْكَبُ الْمَهَالِكَا ترجمہ:۔ ہم ان کے گھو ڑوں کا پیچھا کرتے ہیں اور اپنے گھو ڑوں سے میدانِ جنگ میں اور سوار ہوتے ہیں ہلا کتول کے

عبدالباقى بن قانع نے اپنى مجم میں اور حافظ ابو طاہراحمہ بن محمہ بن احمد سلفى نے حضرت سیانہ رضى اللہ عنہ سے يہ حدیث فائدہ اللہ عنہ سے يہ حدیث نقل کی ہے:

« نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے یوم حنین میں ارشاد فرمایا که میں قبیله سلیم کی عوا تک کابیٹا ہوں ''۔

عواتک قبیلہ سلیم کی تین عورتیں ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امهات میں شامل ہیں-ان میں سے ایک عاتکہ بنت ہلال بن فالج بن ذکوان ہیں جو عبد مناف بن قصی کی والدہ ہیں- دو سری عاتکہ بنت مرہ بن ہلال بن الفالج سلمیہ ہیں جو ہاشم بن عبد مناف کی والدہ ہیں اور تبیری عاتکہ بنت او قص بن مرہ بن ہلال سلمیہ ہیں۔ یہ حضور کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ کے والد وہب کی والدہ ہیں۔ ان تینوں میں پہلی دوسری کی پھو پھی اور دوسری تیسری کی پھو پھی ہیں۔

بنوسلیم اس رشتہ پر فخرکیا کرتے تھے۔علاوہ ازیں بنوسلیم کے لئے اور بھی بہت سی قابلِ فخرماتیں ہیں جن میں سے ایک سے ہے کہ فتح مکہ کے دن اس خاندان کے ایک ہزار افراد حضور کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ دو سری قابلِ فخریات یہ ہے کہ حضور کے فتح کمہ کے دن تمام جھنڈوں سے آگے بنوسلیم کے جھنڈے کو کیاجو سرخ رنگ کا تھا۔ تیسری بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اہل کوفہ 'اہلِ شام اور اہلِ بھرہ اور اہلِ مصر کو خط لکھے کہ اپنے یہاں کے سب سے افضل محض کو میرے پاس سجیجو۔ چنانچہ اہل کوفہ نے عتبہ بن فرقد سلمی کو' اہلِ شام نے ابو الاعور سلمی کو اور اہلِ بھرہ نے مجاشع بن مسعود سلمی کو اور اہلِ مصر

نے معن بن بزید سلمی کو حضرت عمر رضی الله عند کے پاس بھیجا-

محدثین کی ایک جماعت کی رائے تو یہ ہے کہ فتح مکہ کے دن بنوسلیم کی تعداد ایک ہزار تھی۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ ان کی تعداد نوسو تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ کیا تم میں کوئی شخص اتنی خصوصیات کامالک ہے جو سو کے برابر ہو تاکہ تمہاری تعداد پوری ایک ہزار ہو جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اور ضحاک بن سفیان کو پیش کیا جو ان کا سردار تھا:۔

### الُعَافِيَه

(طالب رزق) العافیه: انسان چوپائے اور پرند سب کویہ لفظ شامل ہے۔ یہ عفا' یعفو' عفو ہ سے ماخوذ ہے۔ کما جاتا ہے۔ عَفَوْتَهُ (تواس کے پاس بھلائی کاطالب بن کر آیا)۔

حدیث میں عافیہ کاذ کر:۔

"جس نے بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنایا وہ اس کا مالک ہے اور جو پچھ اس زمین کی پیداوار عافیہ کھا لے وہ اس کے لئے صدقہ ہے"۔

ایک روایت میں عافیہ کی جگہ جمع کالفظ العوافی نہ کورہے۔اس حدیث کو امام نسائی نے نقل کیا ہے اور بیعتی نے 'ابن حبان نے اس کو حضرت جابر بن عبداللّٰہ کی روایت سے صحیح قرار ویا ہے۔

صحیح منلم میں بروایت زہری عن سعید بن المسیب حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے:-

"نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ مدینہ منورہ کو بہترائی اور بھلائی پر چھوڑو گے اس میں صرف عوافی آئیں گے۔ (راوی کہتا ہے کہ عوافی ہے حضور کی مراد عوافی سباع اور عوافی طیریں) پھر قبیلہ مزنیہ کے دوچرواہے مدینہ کا قصد کر کے نکلیں گے 'اپنی بکریوں کو آواز دیتے ہوئے۔ پس وہ ان بکریوں کو غیرمانوس اور وحثی پائیں گے۔ یمال تک کہ جب یہ دونوں ثعنیة الوداع پر پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے "۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ مختار مسلک کے مطابق یہ ترک مدینہ آخری زمانہ میں وقوع قیامت کے وقت رونماہوگا۔ جیسا کہ مزینہ کے دوج واہوں کے اس قصہ سے جو صحیح بخاری میں فہ کور ہے واضح ہوتا ہے کہ یہ دونوں اوند ھے منہ گر جائیں گے جب قیامت ان کو پالے گی ادر سب سے آخر میں ان دونوں کا حشر ہوگا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ زمانہ اول میں فاہر ہو چکا اور گر چکا اور یہ آپ کے مجزات میں سے ہے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کو بمترین حالت میں اس دفت چھوڑا جا چکا جس وقت خلافت مدینہ سے شام اور عراق منتقل کی گئی اور یہ وقت دین اور دنیا دونوں کے لحاظ سے اچھا اور بمتر تھا۔ دین کے لحاظ سے اس لئے کہ اس وقت مدینہ میں کثیر تعداد میں علاء کرام موجود تھے اور دنیا کے اعتبار سے ہایں طور کہ اس کی محارت کیجی انچھی تھی اور باشندگائی مدینہ اس موجود شے اور دنیا کے اعتبار سے ہایں طور کہ اس کی محارت کیجی انجھی تھی اور باشندگائی مدینہ اس وقت خوب خوشحال تھے۔ فرماتے ہیں کہ مور خین نے مدینہ میں آنے والے بعض فتنوں کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اہلی مدینہ اس بات سے خاکف ہو گئے کہ اس کے اکثر باشندے کوچ کر گئے اور مدینہ کے تمام پھل یا اکثر پھل عوائی کے لئے رہ گئے۔ پھراہلی مدینہ کے ممام پھل یا اکثر پھل عوائی کے لئے رہ گئے۔ پھراہلی مدینہ کے ممام میں کو خوراتے ہیں کہ آج کے حالات اس کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ اس (مدینہ) کے اطراف ویران ہو چکے ہیں:۔ مدینہ لوٹ آئے۔ آگے فرماتے ہیں کہ آج کے حالات اس کے زیادہ قریب ہیں کیونکہ اس (مدینہ) کے اطراف ویران ہو چکے ہیں:۔

## لُعَائِذُ

(وہ او نٹنی جس کا بچہ اس کے ہمراہ ہو) العائذ: بعض کا خیال ہے کہ او نٹنی وضع حمل کے بعد سے بچہ کے طاقتور ہونے تک عائذ کملاتی ہے۔

مدیث میں عائذ کا تذکرہ:۔ صدیث میں نم کور ہے:

ود قریش حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ و قال کے لئے نکل پڑے اس حال میں کہ ان کے ساتھ تازہ بیائی ہوئی

ً او نثنیاں تھیں

عوذ عائذ کی جمع ہے ' مدیث کامطلب میہ ہے کہ وہ لوگ دودھ والی اونٹنیوں کو ساتھ لے کر آئے تھے تاکہ دودھ کو توشہ میں رکھتے رہیں ادر جب تک" اپنے گمان فاسد کے مطابق" محمد اور آپ کے اصحاب کا خاتمہ نہ کر دیں واپس نہ ہوں۔"نمایت الغریب میں نہ کو رہے کہ مدیث میں "عوذ مطافیل" سے مراد عور تیں اور بچہ ہیں 'او نمنی کو عائذ اس لئے کما جاتا ہے کہ آگر چہ بچہ ہی اس کی

پاه ليتا ہے ليكن بير اس پر مهرمان ہوتی ہے جيسا كه كهاجاتا ہے" تَجَارَةً ذَابِخَةً " (نفع والی تجارت) اور "عِیْشَةِ دَّاضِيَةِ" (الحَهِي زعدًى) **الْعُتر فان** 

(مرغا)اس كاتذكره باب الدال مي ديك كے عنوان سے كررچكا-عدى بن زيدنے كما ب:-

ثَلاَلَةُ اَخْوَالِ وَشَهْرًا مُحَرَّمًا الْفُضَى كَعَيْنِ الْعُتْرَفَانِ الْمُحَارِبِ ترجمہ:۔ تین سال اور ایک مہینہ جس میں جنگ حرام ہے وہ فیصلہ کرنے والے ہیں اس مرغ سے بھی زیادہ جو جنگجو واقع

الُعُتُودُ

( كمرى كا بچيه) العتود: اس كى جمع أغتِدَةُ اور عُدَّانٌ آتى ہے-عدان اصل ميں عتدان تھا- آء كو دال ميں مرغم كركے عدان بنايا كيا

جديث مين عتود كا تذكره:

الم مسلمٌ نے عقبہ "بن عامرے ردایت کیا ہے:۔

"نى كريم صلى الله عليه وسلم نے عقبه بن عامركو ايك بكرى دى جو آپ اپنے اصحاب میں تقسیم فرمایا رہے تھ' آخر میں كرى كاايك سالہ بچہ في گیا۔ آپ نے فرمایا كه اس كو بھى تُولے جا"۔

بیعتی اور ہمارے تمام علاء کی رائے یہ ہے کہ یہ خاص طور سے عقبہ بن عامرے لئے رخصت تھی جیسا کہ ابوبردہ ہانی بن نیار بلوی کے لئے تھی اور بیعتی نے روایت کی ہے:۔

۔ سے مالی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ "بن عامرے فرمایا کہ اس کو تم لے جاؤ اور ذرج کر لواور تمہارے بعد اس میں کسی کو کوئی رخصت نہیں ہے"۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اورسنن ابو داؤد میں ہے:۔

ودنبي كريم صلى الله عليه وسلم في اس مين زيد بن خالد كو رخصت دى تقى-

اس اعتبارے اس میں رخصت پانے والے تین حضرات ہو گئے۔ حضرت ابو بردہ " حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت زید بن خالد "

(كيرون اور أون كو چائيے والا كيرا) اَلْعُثَةُ اس كى جمع عُتْ اور عُفْتٌ آتى ہے۔ يه كيرا اون يس كثرت سے پايا جاتا ہے۔ محكم ميں نہ کورہے کہ عثہ وہ کیڑاہے جو کچے چڑے کو چہٹ کر اس کو کھا تاہے۔ بیہ ابن الاعرابی کی رائے ہے۔ ابن درید کا قول ہے کہ عثہ بغیر ھاء کے یعنی عث ہے اور یہ کیڑا عموماً اون میں پایا جاتا ہے۔ ابن قتیبہ کا خیال ہے کہ یہ کیڑا لچائے ہوئے چمڑے کو کھاتا ہے اور بیہ دیمک سے متاجلتا ہو تاہے۔جو ہری نے کماہے کہ وہ کیڑا ہے جو اون کو چانتا ہے۔

عثه كاشرعي تعلم اس كا كھانا حرام ہے-

عشر كي ضرب الامثال الل عرب كت بين عُنَينَةٌ تَقْرَهُ جِلدًا أَمْلَسْ " (ايها كيرًا جو نرم حَلِيْ چَرْب كو كها تا ب) به مثال اس شخص کے لئے دی جاتی ہے جو کسی شئے میں اثر کرنے کی کوشش کرے جس پر قادر نہیں۔ یہ مثال احنف بن قیس نے حارثہ بن زید کے لئے دی ہے۔ جب اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ درخواست کی کہ اس کو حکومت میں شریک کرلیاجائے۔ فاکق میں نہ کورہے کہ احف نے بیہ مثال اس شخص کے لئے کہی ہے جس نے اس کی ججو کی تھی۔ جیسا کہ کما گیا

تَشْتِمُوْنَا عَلَى لَوْمِكُمْ فَقَدْ تَقرهُ الْعُثْ مَلْسُ الْآدم ترجمہ:۔پس آگرتم لوگ ہم کو اپنی ملازمت پر گالی دیتے ہو تو کیڑا نرم چکنے چڑے کو کاٹنے کی کوشش کر تا ہے۔

(طاقت ور او ٹن) نر کو عثمثم کتے ہیں۔ بقول جو ہری شیر کو بھی عثمثم کتے ہیں۔ جو ہری کا خیال ہے کہ شیر کو عثمثم ثقل وطی کی وجہ ہے کہتے ہیں۔ راجز نے کماہے ع. خَبَعَثْنَ مَشْيَتُهُ عُثْمُثُمُ-

# اَلْعِجُلْ

(گو سالہ مچھڑا) العجل: اس کی جمع عاجیل آتی ہے اور مچھڑی کو عَجْلَةٌ کہتے ہیں۔ مچھڑے والی گائے کو بَقَرْةٌ مُغْجَلَةٌ كما جاتا

علی البیمیرے) کی وجہ تشمیہ چوٹ نکہ بنی اسرائیل نے اس کی پرستش میں عبلت سے کام لیا تھا اس کئے اس کو عبل کہتے ہیں۔ چوٹکہ بنی اسرائیل نے اس کی پرستش میں عبلت سے کام لیا تھا اس کئے اس کو عبل کہتے ہیں۔

چونکہ بی اسرائیل نے اس کی پرسٹش میں عبلت سے کام لیا تھا اس کو عبل کتے ہیں۔ بی اسرائیل نے گوسالہ کی پرسٹش کتے دن کی؟ میں دہ عالیس سال تک میدان تیہ میں جتائے عذاب رہے۔اللہ تعالی

نے ایک یوم سے مقابلہ میں ایک سال ان کی سزا کے لئے تبویز فرمایا اور اس طرح چالیس سال قرار دیتے گئے۔

منصور دیلمی نے "مسند فردوس" میں حضرت حذیفہ بن الیمان کی بید روایت نقل کی ہے:-

"نبی كريم صلى الله عليه وسلم في ارشاد فرماياكه برامت كے لئے ايك گوساله به اور اس امت كا گوساله دينارودر بم يند-

جت الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ قوم موکا مینی بنی اسرائیل کے گوسالہ کی سافت سونے اور چاندی کے زبورات کی تھی۔

گوسالہ کی پرستش کاسب اور آغاز اللام کے لئے تمیں یوم کی مت معین کی تھی۔ پھراس کی تخیل کے لئے دس دن کااور اضافہ فرمایا۔ چنانچہ جب معزت موئ علیہ السلام عاشورہ کے دن فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل کو دریائے قلزم عبور کرکے آگے لئے کر برھے تو ان کا گزرایک الی قوم پر ہوا جو گائے کی شکل کے بتوں کی پوجاکر رہے تھے۔ ابن جرتج کہتے ہیں کہ یہ گوسالہ پرتی کا نقط آغاز ہے۔ یہ دیکھ کربی اسرائیل نے مصرت موئ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے بھی ایس کہ یہ ہوا دی ہوا ہو گائے کی شکل کے بتوں کی پوجاکر رہے تھے۔ ابن جرتج کہتے ہیں کہ یہ گوسالہ پرتی کا نقط آغاز ہے۔ یہ دیکھ کربی اسرائیل نے مصرت موئ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے بھی ایس کی جب بنوا دیں تاکہ ہم لوگ بھی ان کی طرح پرستش کیا کریں۔ اس درخواست سے ان کا مشاء عقیدہ وحدا نہت میں گزوری یا شک نہیں تھا لیکہ ان کا مشاء یہ تھا کہ ان بتوں کی تعظیم کے ذریعہ تقرب الی اللہ کا حصول تھا اور یہ کام ان کے خیال میں دینداری کے خلاف نہیں تھا کہونکہ یہ لوگ تعلیم سے نابلہ سے اور یہ درخواست اسی شدت جمل کا نتیجہ تھی۔ جیسا کہ ارشاد میں اس کے حیات کہ اس کے حیات کہ اس کے حیات کہ ارشاد

مرارين ب "إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَحْهَلُونَ" (بِ شِك تم ايك جاتل قوم مو)

"باذکہ فوہ تجھلون" (جرب میں مایہ بال ہوم ہو)

قیام مصر کے دوران حضرت موی علیہ السلام نے بی اسرائیل سے وعدہ فرمایا تھا کہ جب اللہ تعالی تہمارے دشمنوں کو ہلاک کرنے کے بعد تم کو ایک ایس کتاب دے گاجس میں تہمارے لئے دینی دنیوی معاملات کے لئے دستور العلی ہوگا۔ چنانچہ جب بی اسرائیل کو فرعون کے ظلم وستم سے نجات مل گئی تو حضرت موی علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب یعنی توریت کے لئے درخواست کی' اللہ تعالی نے آپ کو تمیں دن کے روزے رکھنے کا تھم فرمایا۔ جب آپ تمیں روزے رکھ کر فارغ ہوئے تو آپ کو اپنے منہ کی ہو ناگوار معلوم ہوئی تو آپ نے مسواک کرلی یا کسی درخت کی چھال پی لی۔ طائکہ نے کما کہ آپ کے منہ سے جو مشک کی خشہو آتی تھی وہ آپ نے مسواک کر کی اللہ آپ نے دس یوم کے روزے اور رکھے۔ اس دس یوم کے اضافہ کی مدت میں گوسالہ پرسی کا ظہور ہوا۔ جس کا بانی سامری تھا۔ یہ مخص اس قوم سے تھا جو گائے کی پرستش کیا کرتی تھی۔ آگر چہ سامری بظا ہم مسلمان ہو گیا تھا گیا تھا گئی ناس کے دل میں گائے کی محبت قدرے قلیل جال گزیں تھی۔ پس اللہ تعالی نے اس کے ذریعے بنی اسرائیل کو مسلمان ہوگیا تھا گئی ناس کے دل میں گائے کی محبت قدرے قلیل جال گزیں تھی۔ پس اللہ تعالی نے اس کے ذریعے بنی اسرائیل کو مسلمان ہوگیا تھا گئی ناس کے دل میں گائے کی محبت قدرے قلیل جال گزیں تھی۔ پس اللہ تعالی نے اس کے ذریعے بنی اسرائیل کو مسلمان ہوگیا تھا گئی ناس کے دل میں گائے کی محبت قدرے قلیل جال گزیں تھی۔ پس اللہ تعالی نے اس کے ذریعے بنی اسرائیل کو

سرور میں اس کے اردگر در قص کرنے گئے۔

آزمائش میں مبتلا فرمایا۔ چنانچہ سامری نے جس کااصل نام موئ بن ظفرتھا' بنی اسرائیل سے کہا کہ سونے چاندی کا جس قدر زیور تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔

چنانچہ سب نے اپنے اپنے زیورات لا کر اس کے پاس جمع کر دیتے۔ سامری نے ان تمام زیورات کو بکھلا کر بھڑے کا ایک قالب ڈھال لیا جس میں آواز تھی اور حضرت جمرائیل علیہ السلام کے گھو ڈے کے قدم کے نینچ کی ایک مٹھی خاک جو اس نے وریا عبور کرتے وقت اٹھالی تھی اس بچھڑے کے اندرڈال دی جس سے اس کے اندر گوشت پوشت پیدا ہو گیااور وہ بچھڑے کی طرح بولنے لگا۔ ذکورہ قول قادہ 'ابن عباس 'حسن اور اکٹر علماء تغییر کا ہے اور میں اصح ہے جیسا کہ تغییر بغوی وغیرہ میں ندکورہے۔

بولنے لگا۔ نہ کورہ قول قادہ' ابن عباس' حسن اور اکثر علماء تغییر کا ہے اور یمی اصح ہے جیسا کہ تغییر بغوی وغیرہ میں نہ کورہے۔ بعض کا قول ہے کہ بیہ گوسالہ محض سونے کا ایک قالب تھا اور اس میں روح نہیں تھی البتہ اس سے ایک آواز آتی تھی۔ بعض کا قول ہے کہ بیہ گوسالہ صرف ایک مرتبہ بولا تھا اور جب بیہ بولا تھا تو پوری قوم اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت میں لگ گئی اور وجد و

بعض مغمرین کہتے ہیں کہ یہ گو مبالہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کثرت سے بولتا رہتا تھااور جب یہ بولتا تھالوگ اس کو سجدہ کرتے تھے اور جب یہ خاموش ہو جاتا تو یہ لوگ سجدہ سے سراٹھا لیتے تھے۔ وہب ؓ فرماتے ہیں کہ اس گوسالہ سے آواز تو آتی تھی مگراس میں حرکت نہیں تھی۔سدی کا قول ہے کہ یہ گوسالہ بولتا اور چلتا تھا۔

"جدد" بدن انسانی کو کہتے ہیں اور اجسام مغتذبہ میں سے کسی کے لئے اس کے علاوہ جد نہیں کہا گیا۔ بھی بھی جنات کے لئے بھی جد کا استعمال ہوتا ہے۔ پس بنی اسرائیل کا گوسالہ ایک قالب تھاجو آواز کر تا تھاجیسا کہ گزرچکا۔ یہ گوسالہ نہ کھا تا تھا اور نہ پتیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے قول "وَ اُشُو بُوْا فِی قُلُوبِهِمُ الْعِجُلَ" کا مطلب یہ ہے کہ الن کے قلوب میں گوسالہ کی محبت شدت کے ساتھ جربہ سے میں تھا۔

پوست اور جاگزیں ہو گئی تھی۔ حضرت ابراہیم کی مہمان نوازی اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "فَجَاءَ حضرت ابراہیم کی مہمان نوازی

ر براہیم علیہ السلام کا پیشتر مال از قتم گاوال تھا۔ آپ نے مهمانوں کے اکرام کی خاطرایک فربہ بچھڑا چھانٹ کراوراس کو تل کر ان کے سامنے پیش کیا۔ ان کے سامنے پیش کیا۔

قرطبی کا قول ہے کہ بعض لغات میں عجل کے معنی شاۃ (بکری) ندکور ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بے حد مهمان نواز تھے۔ چنانچہ آپ ؓ نے مهمانوں کے لئے ایک جائداو وقف کر رکھی تھی اس سے آپ ؓ بلا اتمیاز قوم و ملت کے لوگوں کی ضیافت کیاکرتے تھے۔ عون بن شداد کا قول ہے کہ جب مهمانوں نے جو وراصل فرشتے تھے کھانے سے دست کشی کی تو حضرت جبرائیل ؓ نے اس پچھڑے کو اپنے بازوے مس کرویا جس سے وہ پچھڑا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیااور اپنی مال سے جاملا۔

بارے ہیں کیا رائے ہے جس نے ایک نفرانی عورت سے زناکیا جس کے نتیجہ میں اس عورت نے ایک بچہ کو جنم دیا جس کابدن انبانی سافت اور سر'بیل کا ہے۔ زانی اور زائیہ وونوں گر فآر کر لئے گئے ہیں۔ قاضی صاحب موصوف نے فوراً جواب تحریر کیا کہ بیہ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ یمودیوں کے ملعون ہونے کی تھلی شادت ہے۔ کہ ان کے دلوں میں گوسالہ کی محبت شدت کے ساتھ جاگزین ہے۔ میری رائے ہے کہ اس یمودی کے سربر بچھڑے کا سر مڑھ کر ادر پھراس زانیہ نھرانیہ کی گردن سے باندھ کر ان دونوں کو زمین پر تھمیٹتے ہوئے میہ اعلان کیاجائے:۔ ظُلْمَاتُ بَغْضُهَا فَوْقَ بَغْصِ (اوپر تلے بہت سے اندھیرے بی اندھیرے ہیں)۔ والسلام

ر قص ووجد کرنے والے نام نماد صوفیوں کا تھکم اسلام کی ابو بکر طرطوشی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ان سے ایسے لوگوں کے متعلق سوال کیا گیا جو کسی جگہ جمع ہوئے۔

دکیاان لوگوں کی مجالس میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اکابر صوفیہ کامسلک یہ ہے کہ یہ بات غلط اور جمالت پر مبنی ہے اور گمراہی ہے"۔

میری (علامہ دمیری کی) رائے ہے ہے کہ طرطوثی کا جواب یہ نمیں تھا بلکہ ان کا جواب اس طرح تھا کہ ''صوفیاء کامسلک غلط جمالت و صلالت ہے۔ اسلام صرف کتاب اور سنت رسول اللہ کانام ہے اور ناچنا وجد کرنا کفار اور گوسالہ پرستوں کا شعار ہے۔ صحابہ کرام کے جلومیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجالس اس طرح پروقار ہوتی تھیں گویا ان کے سروں پر پر ندے بیٹھے ہیں۔ لہذا حاکم اور اس کے امراء کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو مساجد و غیرہ میں آنے پر پابندی لگائیں۔ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی بھی فضف کے لئے ان کی مجالس میں شرکت اور ان کی اعانت جائز نہیں ہے۔ انمہ اربعہ اور جملہ انکہ مسلمین کا بھی مسلک ہے۔

مخص کے لئے ان کی مجالس میں شرکت اور ان کی اعانت جائز نہیں ہے۔ انمہ اربعہ اور جملہ انکہ مسلمین کا بھی مسلک ہے۔

بی اسمرا کیل کا قصم اسلام ہے کہ بی اسرا کیل میں ایک مالدار مخص تھا (جس کانام عامیل تھا) جس کا سوائے ایک ناوار سی کا فقصہ اسلام کی فارث نہ تھا۔ جب چچا کے مرنے میں دیر ہوگئی تو اس بھتیجائے وراثت کے لائج میں اپنے پچا کو قتل کر ڈوالا اور اس کی لاش لے جاکر دو سرے گاؤں میں قریب ڈال دی۔ جب صبح ہوئی تو وہ اپنے بچپا کے خون کامدی ہوا اور علی کر خوال اور اس کی لاش لے جاکر دو سرے گاؤں میں حاضر ہوا اور ان پر اپنے بچپا کے خون کامدی ہوا اور سے قتل کے متعلق دریافت کیاتو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ للذا مقتول کا معالمہ حضرت موئی علیہ السلام نے لوگوں سے قتل کے متعلق دریافت کیاتو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ للذا مقتول کا معالمہ حضرت موئی علیہ السلام ب

کلبی کا بیان ہے کہ یہ واقعہ تورات میں تقتیم میراث کا تھم نازل ہونے کا ہے۔ لوگوں نے معنرت موئ علیہ السلام سے ورخواست کی کہ آپ اللہ رب العزت سے دعا فرمائیں کہ مفتول کا حال آپ پر منکشف ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تو ہار گلو خداوندی میں سے تھم آیا کہ بنی اسرائیل سے فرمادیں کہ اللہ تعالی ان کو ایک گائے ذرج کرنے کا تھم دیتا ہے۔

کتے ہیں کہ پنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھااس کے ایک لڑکا تھااور اس صالح ہمض کے پاس ایک بچھیا تھی۔ ایک دن وہ
اس بچھیا کو جنگل لے گیا اور اللہ سے دعاما تگی کہ اے اللہ! میں اس بچھیا کو تیرے سپرد کر تا ہوں تاکہ یہ بچھیا میرے لڑکے کے کام
آئے جبکہ وہ ہوا ہو جائے۔ بچھیا کو جنگل میں چھوڑنے کے بچھ عرصہ بعد اس مخص کا انتقال ہو گیا اور یہ بچھیا جنگل میں جوان ہو گئے۔
اس بچھیا کی یہ حالت تھی کہ جب کوئی مخص اس کے قریب آنے کی کوشش کر تا تو یہ اس مخص کو دیکھتے ہی دور بھاگ جاتی۔ جب
لڑکا ہوا ہو گیا اور اپنی والدہ کا بہت مطبح اور خد مت گزار نگا۔ اس لڑکے کی حالت یہ تھی کہ اس نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر
رکھا تھا۔ ایک حصہ عبادت خداد ندی کے لئے 'ایک حصہ سونے و آرام کرنے کے لئے اور ایک حصہ میں اپنی والدہ کی خد مت میں
حاضر رہتا تھا۔ جب صبح ہوتی تو جنگل سے لکڑیاں جمع کرکے لا تا اور بازار میں ان کو فروخت کرکے حاصل شدہ رقم کے تین جھے کر تا۔

ایک حصہ صدقہ کرتا'ایک حصہ کھانے پینے میں صرف کر تااور ایک حصہ اپنی والدہ کو دے دیتا۔

ایک ون اس کی والدہ نے کہا کہ بیٹا تمہارے والد نے وراثت میں ایک بچھیا چھوڑی تھی اور اس کو اللہ کے سپرد کرکے فلال جنگل میں چھوڑ دیا تھا۔ للذاتم وہاں جاؤ اور حضرت ابراہیم محضرت اساعیل و حضرت اسحاق اور حضرت لیقوب کے رب سے دعامانگو کہ وہ اس بچھیا کو تمہارے حوالہ کر دے۔ اس بچھیا کی پہچان ہیہ ہے کہ جب تم اس کو دیکھو گے تو اس کی کھال سے سورج جیسی شعاعیں نکلتی ہوئی معلوم ہوں گی اس بچھیا کی خوب صورتی اور زردی کی وجہ سے اس کانام نہ بہہ (سنہری) پڑگیا تھا۔

چنانچہ جبوہ الرکااس جنگل میں پنچاتو دیکھا کہ وہ بچھیا چر رہی ہے۔ لڑکا چلا کر بولااے گائے میں تجھ کو حضرت ابراہیم ' حضرت اساعیل و حضرت اسحاق و حضرت یعقوب علیم السلام کے رب کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تو میرے پاس چلی آ۔ بیہ س کروہ گائے دو ٹرتی ہوئی آکر اس کے سامنے کھڑی ہو گئے۔ لڑکااس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کو ہنکا تا ہوا گھر کی طرف چل دیا۔ بحکم خداوندی وہ گائے گویا ہوئی اور کہا کہ تو بھے پر سوار ہو جااس میں تجھ کو آسانی ہوگی۔ لڑکے نے کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ کیونکہ میری والدہ نے جھے کو سوار ہونے کے لئے نہیں کہاتھا کہ اس کی گردن پکڑ کرلے آنا۔ گائے نے کہا کہ بھڑ ہواتم جھے پر سوار نہیں ہوورنہ میں ہرگز تیرے قابو میں نہ آتی 'اور والدہ کی فرمانبرداری کی وجہ سے تیرے اندر یہ شان پیدا ہوگئ ہے کہ اگر تو بہاڑ کو یہ تھم دے کہ وہ جڑے اکھڑ کر تیرے ساتھ ہولے تو وہ بھی ایسانی کرے گا۔

لڑکا جب گائے کو لے کر والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو والدہ نے فرمایا کہ بیٹاتم نادار ہو تہمارے پاس بیسہ بھی نہیں ہے۔
رات بھر شب بیداری کرنا اور دن میں لکڑیاں جمع کرنا تہمارے لئے بہت مشقت کاکام ہے اس لئے تم اس گائے کو بازار میں لے جا
کر فروخت کر دو۔ لڑکے نے وریافت کیا کہ اماں جان کتنے میں فروخت کروں؟ والدہ نے کہا کہ نین دینار میں الیکن میرے مشورہ کے
بغیراس کو فروخت مت کرنا۔ اس وقت گائے کی قبت تین دینار ہی تھی۔ لڑکا اس گائے کو لئے کر بازار پہنچا۔ اللہ تعالی نے ایک فرشتہ
بھیجا تاکہ اپنی مخلوق کو اپنی قدرت کاملہ کانمونہ دکھلائے اور اس لڑکے کا امتحان لے کہ وہ اپنی والدہ کاکس قدر فرماں بردارہ۔

چنانچہ فرشتہ نے اس لاکے سے پوچھا کہ یہ گائے کتنے میں بچو گے؟ لڑکے نے جواب دیا کہ تین دینار میں بشر طیکہ میری والدہ اس کو منظور کر لیں۔ فرشتہ نے کہا کہ میں تم کو اس کی چھ دینار قیمت دیتا ہوں بشر طیکہ تم ابی والدہ سے مشورہ نہ کرو۔ لڑکے نے جواب ویا کہ اگر تم بھے کو اس گائے کے برابر سونا دو تو بھی میں اپنی والدہ کی اجازت کے بغیراس کو فروخت نہ کروں گا۔ بعد ازاں وہ لڑکا اپنی والدہ کے پاس گیا اور کہا کہ ایک محض گائے کو چھ دینار میں خریدنا چاہتا ہے۔ والدہ نے کہا کہ چھ دینار میں فروخت کر دو میری اجازت کے ساتھ۔ چنانچہ لڑکا گائے کو لے کر بازار واپس گیا۔ فرشتہ نے پوچھا کہ کیاا بنی والدہ سے مشورہ کر آئے؟ لڑکے نے جواب دیا کہ ہاں پوچھ آیا ہوں'وہ فرماتی ہیں کہ میری اجازت کے بغیرچھ دینار سے کم میں فروخت مت کرنا۔ فرشتہ نے کہا کہ اچھا میں اس کے تم کو بارہ دینار دیتا ہوں بشر طیکہ تم اپنی والدہ سے منظوری نہ لو۔ لڑکے نے کہا کہ سے ہرگز نہیں ہو سکتا اور سے کمہ کر لڑکا گائے واپس لے گیا اور والدہ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔

والدہ نے یہ س کر کما کہ بیٹا ہو سکتا ہے وہ آدمی کی شکل میں کوئی فرشتہ ہواور تیراامتخان لینا چاہتا ہو کہ تو میری اطاعت میں کس قدر ثابت قدم رہتا ہے۔ اب کے اگر وہ تممارے پاس آئے تو اس سے کمنا کہ تم ہماری گائے ہم کو فروخت کرنے دو گے یا نہیں؟ چنانچہ لڑکا گیا اور اس نے ایسا ہی کیا تو فرشتہ نے اس لڑکے سے کما کہ اپنی والدہ سے کمنا کہ ابھی اس گائے کو باندھے رکھیں اور محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ فرو فت کرنے کا ارادہ فی الحال نہ کریں۔ کیونکہ حضرت موئی علیہ السلام کو ایک مقتول کے معاملہ میں ایک گائے کی ضرورت ہے وہ اس گائے کو خریدیں گے مگر جب تک وہ اس کے برابر سونا نہ دیں مت بیچنا۔ چنانچہ فرشتہ کے مشورہ کے مطابق انہوں نے گائے کو رہ س کیا۔

خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس لڑکے کی اطاعت والدہ کی مکافات کے لئے بعینہ اس گائے کے ذرج کرنے کو مقدر کردیا۔ چنانچہ جب بنی اسرائیل کو گائے ذرج کرنے کا تھم ہوا تو وہ برابراس کے اوصاف کے بارے میں استفسار کرتے رہے۔ چنانچہ ان کے لئے بعینہ وہی گائے معین ہوگئی۔

کے بعینہ وہی گائے کارنگ کیساتھا؟

اس گائے کارنگ کیساتھا؟

فراتے ہیں کہ اس گائے کارنگ کیرا تور ہوا وہ اس کائے کارنگ گرا زرد تھااور بقول قادہ اس کارنگ صاف تھااور حضرت حسن بھری کے قول کے مطابق اس کارنگ زرد سیاہی مائل تھا۔ لیکن قول اول ہی اصح ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اس کی تعریف میں "صفوا فاقع" (تیز زرد) واقع ہوا ہے اور سواد کے ساتھ فاقع کا استعمال نہیں ہوتا۔ للذا "سواد فاقع" نہیں کماجاتا 'بکہ صفرا فاقع کما جاتا ہے اور سواد کے ساتھ مبالغہ کے لئے حالک مستعمل ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں "اسود حالک" سخت ترین سیاہ اور سرخ کے ساتھ مبالغہ کے لئے تاضر ہولا جاتا ہے۔ جیسے "انحضر کی افور سرخ کے ساتھ مبالغہ کے لئے تاضر ہولا جاتا ہے۔ جیسے "انحضر کی افور سرخ کی ساتھ مبالغہ کے لئے ناضر ہولا جاتا ہے۔ جیسے "انحضر کی افور سرخ کی ساتھ مبالغہ کے لئے ناضر ہولا جاتا ہے۔ جیسے "انحضر کی افور سرخ میں سفید")۔

جب ان لوگوں نے گائے کو ذرج کر لیا تو اللہ تعالی نے ان کو تھم دیا کہ اس نہ بوجہ گائے کے ایک حصہ کو مقتول کے بدن پر یں۔

گائے کاوہ جز جو مقتول کے بدن میں مارا گیا تھا علاء کا اختلاف ہے کہ وہ حصہ کیا تھا۔ چنانچہ ابن عباس اور جمہور مفسرین کا قول ہے کہ وہ جمہد کیا تھا۔ چنانچہ ابن عباس اور جمہور مفسرین کا قول ہے کہ وہ ہڈی تھی جو خضروف کے متعلق ہوتی ہے۔ (عضروف نرم ہڈی کو کہتے ہیں جمید کان اور تاک وغیرہ) مجاہد اور سعید بن جبیر کی رائے یہ ہے کہ وہ دم کی جڑ تھی کیونکہ سب سے پہلے اس کی تخلیق ہوتی ہے اور ضحاک کہتے ہیں کہ زبان ماری گئی تھی کیونکہ زبان ماری گئی تھی کیونکہ زبان کا میں گئی تھی کیونکہ زبان کا میں کہ آلہ تکلم ہے۔

عکرمہ اور کلبی کی رائے ہے کہ داہنی ران ماری گئی تھی اور بعض کا قول ہے کہ کوئی معین جر نہیں تھا۔ چنانچہ جب انہوں نے اس نہ بوحہ گائے کا گوشت اس مقتول کے بدن سے مس کیا تو مقتول بھکم خداوندی زندہ ہو گیا۔ اس حال میں کہ اس کی گرون کی رگیس خون سے پھول رہی تھی اور زندہ ہو کر اس نے بتادیا کہ جھے فلال نے قتل کیااور اتنا کہنے کے بعد پھر مردہ ہو کر گر گیا۔ للذا اس کا قاتل میراث سے محروم ہو گیا۔ خبر میں ہے کہ اس کے بعد کوئی بھی قاتل میراث کا مستحق نہیں ہوا'مقول کانام عامیل تھا۔

کا قال میراث سے طروم ہو لیا۔ حبریں ہے لہ اس لے بعد لوی ہی قائل میرات کا سی ہیں ہوا مسوں 60م عالی ہی ساتھ۔

زمخشری وغیرہ نے بیان کیاہے کہ مردی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نیک بو ڑھا تھا اس کے پاس ایک بچھیا تھی وہ اس کو لے

کر جنگل میں پنچا اور کما کہ اے اللہ! میں اس کو اپنے لڑک کے بڑا ہونے تک تیری حفاظت میں دیتا ہوں۔ چنانچہ لڑکا بڑا ہو گیا جو اپنی
والدہ کا نمایت فرماں بردار تھا اور وہ گائے بھی جو ان ہو گئے۔ یہ گائے نمایت خوبصورت اور فربہ تھی 'للذا بنی اسرائیل نے اس یتیم
اور اس کی ماں سے سودا کرکے اس کی کھال بھر سونے کے بدلہ میں اس کو خرید لیا جبکہ اس زمانہ میں گائے کی قیمت صرف تین دینار
متھی۔

ز مخشری وغیرونے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل جالیس سال تک اس گائے کی تلاش میں سرگر داں رہے۔ صدیث میں ذکورہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگر بنی اسرائیل حکم ملتے ہی کسی بھی گائے کو ذریح کرویتے تو کافی

ہو تالیکن انہوں نے شدت اختیار کی تواللہ تعالیٰ نے بھی ان کامعالمہ شدید بنادیا اور استقصاء نحوست ہے-

حضرت عمر بن عبد العزيز كاواقعه اليك بار حضرت عمر بن عبد العزيز رحمته الله عليه نے اپ ايك گور نركو لكها كه جب ميں تجھ كو تحکم دوں کہ فلاں کو ایک بکری عطاکر دو تو تم پوچھو گئے کہ ضان یا معز؟ اور آگر میں سے بھی ہیان

کر دوں تو تم سوال کرو گے کہ نریا مادہ؟ اور آگر میں سے بھی بتا دوں گاتو تم پوچھو گے کہ کالی بکری دوں یا سفید؟ للذا جب میں کسی چیز کا هم دول تواس میں مراجعت مت کیا کرو-

ایک دوسرے خلیفہ کا واقعہ ہے کہ اس نے اپنے گور نر کو لکھا کہ فلال قوم کے پاس جاکران کے درختوں کو کاٹ دو۔ اور ان کے مکانات کو منہدم کر دو' تو کور نرنے لکھا کہ درخت اور مکانات میں سے کون سی کارروائی پہلے کروں؟ خلیفہ نے جواب میں لکھا کہ

آگر میں تم کو لکھ دوں کہ در ختوں سے کام کا آغاز کروتو تم بوچھو گے کہ کس قتم کے در ختوں سے آغاز کروں۔ تتميه المركسي عبكه كوئي مقتول پرواموا پایا جائے اور قاتل كاپت نه چل سكے-اور كسي مخص پر لوث مو (لوث ان قرائن كو كہتے ہيں جس

ے مدعی کی صداقت معلوم ہو سکے۔ جیسے چند لوگ کسی مکان یا جنگل میں جمع ہوں اور ایک مقتول کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائمیں تو گمان غالب ہی ہو گا کہ قاتل اس جماعت کا کوئی فرد ہے یا کوئی مقتول کسی محلہ یا گاؤں میں پایا جائے اور پو را محلہ یا گاؤں اس مقتول کا

و مثمن ہو تب بھی کمان غالب میں ہو گا کہ قاتل میں اہل محلہ یا اہلِ قربیہ ہیں) اور ولی ان پر دعویٰ کر دے تو مدعی کے خلاف مدعی ہے پچاس قتمیں کھلائی جائیں گی اور آگر اولیاء مقتول ایک سے زیادہ ہوں تو ان بچاس قسموں کو باہم سب پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ پھر قشم کھا لینے کے بعد مرعاعلیہ کے عاقلہ ہے مقتول کی دیت وصول کی جائے گی- اگر اس پر قتل خطاء کاوعویٰ ہو اور دعویٰ قتل عمر کا ہے تو

دیت صرف قاتل کے مال سے دی جائے گی اور اکثر علماء کے نزویک اس صورت میں قصاص نہیں ہے۔ البتہ حضرت عمر بن عبد العزير وجوب قصاص كے قائل بير-امام مالك اور امام احمد عليها الرحمه بھى اسى كے قائل بير-

آگر کسی پر الزام قتل کاکوئی قریند نه ہو تو اس صورت میں معاعلیہ کی بات قتم کے ساتھ تشکیم کی جائے گی اور اس صورت میں کتنی قشمیں ہوں؟ اس میں دو قول ہیں۔ اول ہیر کہ دیگر تمام دعوؤں کی مانند اس صورت میں بھی ایک قشم ہوگی اور دو سرا قول ہیہ

ہے کہ خون کے معاملہ کی شدت کے پیش تظریجاس قتم لی جائیں گ-

ام ابو صنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے میں کہ لوث کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور نہ ہی ابتداً مدعی سے قسمیں لی جا کمیں گی- بلکہ جب کسی محلہ یا گاؤں میں کوئی مفتول پایا جائے گاتو امام وقت اس گاؤں یا محلہ کے صلحاء میں سے بچپاس افراد کا انتخاب کرکے انہیں فقم دلائے گاکہ نہ انہوں نے اس مخص کو قتل کیا ہے اور نہ اس کے قاتل کو جانتے ہیں۔ اس کے بعد اس محلہ یا گاؤں کے باشندوں سے د**یت** وصول کرے گا۔

وجود لوث کی صورت میں مرعی ہے قسم لینے کی دلیل یہ حدیث ہے جس کو امام شافعیؒ نے سمل بن الی خثیمہ سے نقل کیا ہے:۔ '' مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سهل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبرے لئے چلے وہاں پہنچ کروہ اپنی ضرورت کے مطابق ملیحدہ ہو گئے۔ پس حضرت عبداللہ بن سل " قتل کر دیئے گئے۔ للذا محیصہ بن ابی مسعود اور مقتول کے بھائی محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت عبدالرحمٰن اور خویصہ بن مسعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ نبی سل کے قتل کی اطلاع کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرہایا کہ ہم لوگ پچاس فسمیں کھالوا پے ساتھی کے خون بھے کے مستحق ہو جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیایا رسول اللہ نہ ہم نے دیکھا ہے اور نہ بوقتِ قتل ہم حاضر ہے 'تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرہایا کہ پھر یہود پچاس فسمیں کھا کر تمہارے دعوے سے بری ہو جا میں گے۔ انہوں نے عرض کیایا رسول اللہ علیہ وسلم نے اسپنیاں سے نے عرض کیایا رسول اللہ ہم قوم کفار کی قسموں کا کیسے اعتبار کرلیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپنیاں سے ان کی دیت اوا فرمائی ''۔

علامہ بغوی ؓ نے معالم التریل میں فرملی ہے کہ اس صدیث میں استدلال بایں طور ہے کہ آپ نے بدعین سے قتم لینے کی ابتداء فرمائی کیونکہ بوجہ لوث ان کامقدمہ مضبوط تھا۔ اس لئے کہ حصرت عبداللہ کا قتل خیبر میں ہوا تھا اور انصار اور ببود کے درمیان عداوت فلاہر ہے۔ لاذا گمان غالب بمی تھا کہ ببودیوں نے قتل کیا ہو اور قتم بحیثہ اس کے لئے جمت ہوتی ہے جس کی جانب قوی ہو۔ عدم لوث کی صورت میں مرعاعلیہ کا مقدمہ مضبوط ہوتا ہے اس لئے کہ اصل ان کابری الذمہ ہوتا ہے۔ لاذا قتم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہوگا۔

سوسالہ کے طبی فوائد اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ اللہ کا خصیہ سکھاکر جلاکہ پینے ہے شہوت میں تیزی اور کشرت جماع میں مدد دیتا ہے اور سلام کے جائے ہیں کراگر کوئی فخص آیک درہم کے بقد رئی کے تو ایسابو ڑھا جو جماع سے قاصر ہو گیا ہو وہ بھی باکرہ لڑی کے پردہ بکارت کو ذائل کر سکتا ہے اور اگر اس کا تضیب تھس کر ٹیم برشت (ادھ بھنا) انڈے پر ڈال کر استعال کیا جائے تو قوت باہ میں بے مثال اضافہ کرتا ہے۔ بعض اطباء کا قول ہے کہ گوسالہ کا خصیہ سکھاکر تھس کر پینے سے قوت باہ میں بے مثال اضافہ کرتا ہے اور اس کا تضیب جلاکہ ہیں کر سکتا کے دانتوں کا درد ختم ہو جاتا ہے اور سمنجمین کے ساتھ پینے سے جگر بڑھنے میں فائدہ ویتا ہے۔

خاتمہ اس کی یہ تھی کہ اس کے پاس ایک بھترین گھو ڈا تھااس سے کسی نے کہا کہ ہر بھترین گھو ڈے کا ایک نام ہوتا ہے ' وجہ اس کی یہ تھی کہ اس کے پاس ایک بھترین گھو ڈا تھااس سے کسی نے کہا کہ ہر بھترین گھو ڈے کا ایک نام ہوتا ہے ' تہمارے گھو ڈے کا کیانام ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کا کوئی نام نہیں رکھا ہے۔ تو اس سے کہا گیا کہ تو اس کانام فَفَقَا اِخْدِیٰ عینیہ (اس کی ایک آئکھ پھو ڈ دی گئی) رکھدے 'اس نے جواب دیا کہ میں نے اس کانام اعور رکھ دیا۔ اس کے بارے میں عرب کے ایک شاعر نے کہا ہے۔ "

اَمَتْنِی بنو عَجْلِ بِدَاءِ اَبِیْهِمْ وَهَلْ اَحَدَّ فی الناسِ اَحْمَقُ مِنْ عِجْل رَجمہ: مجھے بنو عجل نے باپ کی (حمالت) کی وجہ سے تیرار دیا اور کیالوگوں میں عجل سے زیادہ کو کئی احمٰ ہے۔

اَکَیْسَ ابُوْهُمْ عَازَ عَیْنَ جَوَادِهٖ فَسَارَتْ بِهِ الْاَمْثال فِی الناسِ بَالْجَهْلِ تَرْجَمہ: کیاان کے باپ نے اپنے بہترین گھوڑے کی آنکھ کانی نہیں کروی تھی جس سے لوگوں میں اس کی جمالت ضرب المثل بن گئی ہے۔

### العجمجمة

(طاقتوراو نمنی)العجمجمة جوہری نے اس کے بارے میں یہ شعر پڑھاہے۔ بات ابتاری ورشات کالْفَظاء عُجْمُجْمَات خشفا تَحت السَّریٰ ترجمہ:۔ شب گزاری معروف فخرہوتے ہوئے جیساکہ قطاء جانور گونگا ہو جائے تریٰ کے نیچ۔

## عَدَسُّ

( فچر) عَدَشَّ: عدس اس آواز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے فچر کو ہانکا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے فچر الکی عدس کما جانے لگا۔ شاعر کے کہاہے ۔

اِذَا حَمَلْتُ بِزَتِیْ عَلَی عَدَسٍ عَلَی الَّذِی بین الحمادِ وَالفرس فما ابالی مَنْ عَدَا وَ مَنْ جَلَسَ رَجمہ: جب میں ہتھیار (یا سامان) اس تجربر لادویتا ہوں جو گدھے اور گھوڑے کی مشترک اولاد ہے تو پھر جھے اس کی برواہ نہیں ہترک کے دروں کی دورہ ہوئے ہے۔

نہیں رہتی کہ کون دوڑ رہاہے ادر کون بیشاہے۔ بزید بن مفرع نے کہاہے ۔

عَدَسٌ مَالِعِبَادٍ عَلَيْكَ إِمَارَةٌ نَجَوْتَ وهَذَا تَحْمَلِيْنَ طَلِيْقٌ ترجمہ:۔ خچراس کاانسانوں پر کوئی تسلط نہیں تونے نجات پائی اور پیراب تجھ کو بسولت سوار کرکے لے جاکمیں گے۔

## عِرَارٌ

(گائے) عِوَادِ: ایک کماوت ہے "بَاءَ نُ عِوَازٌ بِکُمُحُلِ" (گائے سرمہ سے ہلاک ہو گئ) اس کماوت کا پس منظریہ ہے کہ دو گاپوں نے آپس میں ایک دو سرے کو سینگ سے مارا تو دونوں فوراً مرگئیں-

## العَرَبْدُ

(سانپ) اَلْعَزَنْدُ: ایک سانپ جو صرف بھنکار مار تا ہے' موذی نہیں ہو تا۔ عرید کے معنی بد خلقی کے آتے ہیں' اہلِ عرب کا قول "رجل معربد" (بد خلق مخض) اس سے ماخوذ ہے۔

## الُعُرُس

(شیرنی) اَلْعُوْسُ: اس کی جمع اعراس آتی ہے-مالک بن خویلد خناعی نے بید شعر کماہے

لَيْثُ هُزْبُرُ مدل عِنْدَ حَيْسَتِهِ بِالرَّقْمَنَينِ لَهُ أَجْرٌ وآعراسٌ رَجِم: شَرِمْ مَحْرَك بواريتِك ميدان مِن جَس وتت كه شيرنى اس كرسائت آئی- الله ميدان مِن جَس وتت كه شيرنى اس كرسائت آئى- الله ميدان مِن جَس وتت كه شيرنى الله ميدان مِن الله ميدان مِن الله ميدان مِن الله ميدان مِن الله ميدان م

(بھیڑیتے اور بچو کے مشترک بچے) اَلْعِسْبَالُ بھیڑیئے اور بچو کے مشترک بچوں کو کہتے ہیں- مادہ کیلئے عِسْبَارَةُ اور جمع کے لئے عسابر آتا ہے-

عسبار کا شری تھم اس کا کھانا حرام ہے۔ کیونکہ ماکول اور غیرماکول کی مشتر کہ اولاد ہے۔

الْعَشْمَ اَعُ

العشراء: دس ماہ کی حالمہ او نمنی کو کہتے ہیں۔ جب او نمنی دس ماہ کی گابھن ہو جاتی ہے تو اس کو مخاص کمنا بند کر دیتے ہیں اور بیانے تک وہ عشراء ہی کما جاتا ہے۔ دو کے لئے "عشراوان" اور جمع کے لئے "عشار" بولا جاتا ہے۔ کلام عرب میں "عشراء" اور "نفساء" کے علادہ فعلاء کے وزن پر کوئی بھی ایسالفظ نہیں آتا جس کی جمع افعال کے وزن پر آتی ہے۔ عشراء کی جمع عشار اور نفساء کی جمع "نفاس" آتی ہے۔

فائدہ:۔ شیخ ابو عبداللہ بن نعمان نے "المستغنین بنجیر الانام" نای کتاب میں لکھا ہے کہ لکڑی کے اس ستون کے رونے کی حدیث "جرب کی ٹیک لگار آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے "متواتز ہے "صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی کیر تعداداور جم غفیر نے اس کو روایت کیا ہے۔ جن میں حضرت جاربن عبداللہ "اور ابن عمر جھی شال بیں اور ان دونوں بی کی سند سے امام بخاری علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب میں اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ اس کے راوی حضرت انس بن مالک عبداللہ ابن عباس "سل بن ساعدی الوسعید خدری "بریدہ ام سلمہ "مطلب بن ابی وراعہ رضی اللہ عنم بھی ہیں۔ حضرت جابر نے اپنی حدیث میں کما ہے:۔

"وہ لکڑی بچوں کی ماند جلانے گئی۔ چنانچہ آپ نے اس کو چمٹالیا"۔

حفرت جار کی بی مدیث میں ہے:۔

"ہم نے اس لکڑی کے ستون کی آواز سن ہے جیسے کہ دس ماہ کی گابھن او نٹنی کے رونے کی آواز آتی ہے"۔

حضرت ابن عمر رضي الله عنه كي روايت ہے:۔

'' جب منبرتیار ہو گئے تو آپ اس پر خطبہ دینے لگے۔ پس وہ لکڑی کاستون رونے لگا۔ آپ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر دستِ مبارک پھیرا''۔

بعض روایات میں ہے:۔

"اس ذات کی قتم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو تسلی نہ دیتا تو سے قیامت تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کی مفار فتت کے غم میں اس طرح رو تا رہتا"۔

حضرت حسن جب اس روایت کو نقل فرماتے تو رو کر کما کرتے تھے اے خدا کے بندو! لکڑی رسول الله صلی الله علیه وسلم کی

محبت میں روتی ہے' حالا نکہ تم لوگ اس کے زیادہ مستحق ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملا قات کاشوق دل میں موجزن ہو۔ صالح شافعی نے اس بارے میں بیہ شعر کہا ہے۔

وَحَنَّ إِلَيْهِ الْحِذِعُ شَوْقًا وَدِقَّةً وَرَجَعَ صَوْتًا كَالْعِشَارِ مُرَدَّدًا تَرْجَمِهِ: اور لکڑی کاستون فرطِ شوق اور رفت قلبی کی وجہ سے رونے لگا اور آواز کو اس طرح علی سے تھما تھما کر نکالتا تھا جس طرح عشار نکالتی ہے۔

من سر سمارہ کی ہے۔ فَبَادَرَهُ صِمْهَا فَتَمَرَّ لِوَقْتِهٖ لِلكُلِّ الْمُرِیْ مِنْ دَهْرِهٖ مَاتعودًا ترجمہ:۔ وہ اس کی طرف تیزی سے بوسطے اور اس وقت کو غنیمت سمجھا اور آدمی دنیا میں اپنی عادات ہی پر چاتا ہے۔ آپؐ کے فراق میں لکڑی کے ستون کارونا اور پھرول کا سلام کرنا ہے آپ کے خصوصی مججزے ہیں۔ آپؓ کے علاوہ کسی اور نمی کو کیے مججزے نہیں دیتے گئے۔

## العصفور

(چریا)عصفور: یہ لفظ عین کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ابن رشیق نے کتاب "الغوائب و الشذوذ" میں عصفور (بفتح العین) بھی نقل کیا ہے۔ مادہ کو عصفورہ کہاجاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

کَعَصْفُوْرَةٍ فِی کَفِّ طِفْلِ یَسُوْمَهَا جِیاضٌ الردی والظِفْلُ یَلْهُو ویَلُغْبُ ترجمہ:۔ جیساکہ چڑیا کا بچہ کس بچہ کے ہاتھ میں ہو اور چڑیا پر تو موت کی تلوار لئک رہی ہو گربچہ اس کو اپنا تھلونا بنائے ہوئے ہو۔

اس كى كتاب ابو الصعو' ابو محرز' ابو مزاحم اور ابو يحقوب آتى ہيں۔

عصفور کی وجہ تسمیہ کے جان کیا ہے کہ چڑیا کو عفصور اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے نافرمانی کی اور بھاگ گئی۔ للذا علی اور فر کو ملا کر عصفور بنالیا گیا ہے۔

چڑیوں کی متعدد اقسام ہیں بعض وہ ہیں جن کی آواز بہت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے۔ بعض خوبصورت ہوتی ہیں۔ ایک چڑیا اصرار
کہ اتی ہے۔ اس چڑیا کو جب بلایا جائے تو یہ جواب دیتی ہے۔ ایک عصفور الجند (ابابیل) ہے۔ ان دونوں کا تذکرہ ہو چکا اور کچھ چڑیا
گریلو ہوتی ہیں۔ ان گریلو چڑیوں کی طبیعتیں مخلف ہوتی ہیں لیمنی ان میں ہے بعض کی طبیعت میں درندگی ہوتی ہے جو گوشت کھاتی
ہیں اور بچوں کو چگا نہیں دیتی۔ بعض کی طبیعتیں بمائم جیسی ہوتی ہیں۔ ان کے محنلب اور منسروغیرہ نہیں ہوتیں۔ جب چڑیا شاخ پر
ہیں اور بچوں کو چگا نہیں ویتی۔ بعض کی طبیعتیں بمائم جیسی ہوتی ہیں۔ ان کے محنلب اور منسروغیرہ نہیں ہوتیں۔ جب چڑیا شاخ پر
ہیں اور بچوں کو چگھے کرکے بیٹھے ہیں۔ جڑیا عام طور پر دانہ اور سنریاں کھاتی ہیں۔ نرکی تمیز کالی ڈاٹر ھی سے ہوتی ہے۔ جیسے مرد 'بحرے
اور مرغ کی' روئے زمین پر چڑیا سے زیادہ اپنے بچوں پر شفیق کوئی جانور نہیں۔ اس بات کا مشاہدہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کے
بچوں کو پکڑلیا جائے۔ شکاری پر ندوں کے خوف سے یہ گھروں کی چھتوں میں گھونسلے بناتی ہیں۔ جب کوئی آبادی انسانوں سے خالی ہو
جاتی ہے تو چڑیا بھی اس جگہ سے نکل کر دو سری جگہ بسیرا کر لیتی ہے اور دوبارہ جب وہ بستی آباد ہوتی ہے تو چڑیا بھی وہیں بسیرا کر لیتی ہے اور دوبارہ جب وہ بستی آباد ہوتی ہے تو چڑیا بھی وہیں بسیرا کر لیتی ہے اور دوبارہ جب وہ بستی آباد ہوتی ہے تو چڑیا بھی وہیں بسیرا کر لیتی ہے اور دوبارہ جب وہ بستی آباد ہوتی ہے تو چڑیا بھی وہیں بسیرا کر کے

لگتی ہیں-چ'یا چلنے سے بالکل ناواقف ہوتی ہیں بلکہ کود کو د کر راستہ قطع کرتی ہیں-

چڑا بہت زیادہ جفتی کر تا ہے چنانچہ بعض دفعہ ایک گھنٹہ میں سوبار بھی جفتی کرلیتا ہے اس کے اس کی عمر بہت کم ہوتی ہے ادر سے زیادہ سے زیادہ ایک سال زندہ رہتا ہے۔ چڑیا کے بچوں میں اُڑنے کاحوصلہ بہت زیادہ ہو تا ہے۔ چنانچہ جب بھی اس کے والدین اس

کواڑنے کااشارہ کرتے ہیں وہ فوراً اڑنے لگتے ہیں۔ چڑیوں کی ایک قتم وہ ہے جس کو "عفصو رالشوک" یعنی خاردار چڑیا کہتے ہیں۔ یہ زیادہ ترانگوروغیرہ کی باڑھ پر رہتی ہے۔ ار سطو کا قبارے کہ اس حڑیا اور گدھے میں عدادت ہوتی ہے۔ آگر گدھے کی پشت پر زخم ہوتو یہ حڑیا اس کے زخم کو اپنے کانٹے ہے

ارسطو کا قول ہے کہ اس چڑیا اور گدھے میں عداوت ہوتی ہے۔ اگر گدھے کی پشت پر زخم ہو تو یہ چڑیا اس کے زخم کو اپنے کانٹے ہے کریدتی ہے اور جب گدھے کا داؤ (موقع) لگتا ہے تو گدھا اس کے کانٹے کو رگڑ کر تو ژدیتا ہے اور چڑیا کو مار ڈالتا ہے۔ بسااو قات ایسا ہوتا ہے کہ جب گدھا بولتا ہے تو اس چڑیا کے انڈے یا بچے گھونسلے سے گر جاتے ہیں۔ اسی دجہ سے یہ چڑیا جب گدھے کو دیکھتی ہے

تواس کے سرکے اوپر چلانے اور اڑنے لگتی ہے ادر گدھے کو خوب اذیت پہنچاتی ہے۔ چڑیا کی ایک قتم قبرہ ہے اور ایک قتم حسون ہے۔ دیگر اقسام میں سے کچھ کا تذکرہ ہو چکا اور کچھ کا آئندہ ابواب میں ہوگا۔

نہ ان اڑا تا ہے۔ اس محض نے جواب دیا کہ میں نے تیرا نہ ان نہیں اڑایا بلکہ میں نے چڑیا کو آفرین کما کہ خوب اللہ نے اس کی جان بچائی۔

حمدان نے کماکہ آپ نے چڑیا کے ساتھ بہت اچھاکیا کہ اس کی جان بچادی۔ چڑیا کے ساتھ ابوب جمال کا حسنِ سلوک ایک مرتبہ وہ ابوب جمال کے ساتھ جج کرنے گئے۔جب ہم صحرا میں داخل ہوئے

ایک رہے۔ میں رے۔ بھی تو ایک چڑیا کو دیکھا کہ وہ ہمارے مروں پر گھوم رہی ہے۔ ابوب نے سراٹھا کر دیکھا تو کہنے گئے کہ یمال بھی پیچھانہ چھوڑا۔ پھرانہوں نے روٹی کاایک ٹکڑا مل کر اپنی ہشیلی پر رکھا۔ چڑیا ہشیلی پر آ بیٹھی اور کھانے گئی۔ پھرانہوں نے چلومیں پانی

کے کر اس کو پلایا۔ جب وہ پانی پی چکی تو اس سے کہااڑجا۔ چنانچہ وہ اڑگئی۔ اگلے دن وہ پھر آئی۔ آپ نے اس کو اس طرح کھلایا اور پلایا۔ الغرض وہ چڑیا آخر سفر تک روزانہ اس طرح آتی رہی تو ابوب جمال نے کہا کہ کیاتم کو اس چڑیا کا قصہ معلوم ہے۔ پلایا۔ الغرض وہ چڑیا آخر سفر تک روزانہ اس طرح آتی رہی تو ابوب جمال نے کہا کہ کیاتم کو اس چڑیا کا قصہ معلوم ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کا جواب تغی میں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ بید چڑیا روز میرے گھر میرے پاس آیا کرتی تھی اور میں اس کو کھلایا پلایا کر تاتھا۔ اب جب میں سفرمیں چلاتو یہ بھی میرے ساتھ ہولی۔

ایک چڑے کاواقعہ جڑے کاواقعہ جڑے کے پاس سے ہوا جو ایک چڑیا کے اردگرد چکر لگارہا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کاگزرایک جڑے کے پاس سے ہوا جو ایک چڑیا کے اردگرد چکر لگارہا تھا۔ حضرت سلیمان نے ہمرائیوں سے کہا کہ معلوم ہے یہ چڑاکیا کمہ رہاہے؟ ہمرائیوں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ! آپ ہی فرہائیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اس چڑیا کو شادی کا پیغام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دے رہا ہے اور کمہ رہا ہے کہ تو جھے سے نکاح کر لے اور پھر تو دمشق کے جس محل میں جاہے گی تھے کو بسادوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس چڑے کو معلوم ہے کہ دمشق کے محلات تنگین ہیں اور ان میں کہیں بھی گھونسلہ رکھنے کی جگہ نہیں ہے مگر پھر بھی سے جھوٹ بول رہاہے۔اس کی وجہ سے ہے کہ شادی کے پیغام دینے والے اکثر جھوٹ بولنے کے عادی ہوتے ہیں۔

چڑیا (عصفور) کا حدیث میں ذکر:-امام مسلمؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنها کی روایت نقل کی ہے کہ:

"حضرت عائشہ" نے انصار کے ایک بچہ کی وفات پر (جس کے ماں باپ مسلم تھے) فرمایا کہ یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ من کر فرمایا کہ عائشہ معاملہ اس کے سوابھی ہو سکتا ہے-اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق جنت کے لئے پیدا کی اور وہ بھی مخلوق جنت کے لئے پیدا کی اور وہ بھی ابھی پیدا نہیں ہوئے اور ایسے بی ایک مخلوق دوزخ کے لئے پیدا کی اور وہ بھی ابھی پیدا نہیں ہوئے"۔

بعض لوگوں نے اس مدیث کی سند پر کلام کیا ہے کہ یہ روایت طلحہ بن یجیٰ سے مروی ہے اور یہ متکلم فیہ ہے لیکن حق بات سے

ہے کہ یہ صبح ہاوریہ صبح مسلم میں فہ کو رہ- ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعی طور پراس طرح کہنے سے انکار فرمایا ہے۔ اس نبی کی علت بعض لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ شاید یہ نبی اس وقت فرمائی ہو جب آپ کو اس کاعلم نہ ہو کہ مسلمانوں کے بچ جنتی ہیں 'لیکن یہ تاویل صبح نہیں ہے کیونکہ سورہ طور کمیہ ہے جو بچوں کے والدین کے تابع ہونے پر والات مسلمانوں کے بچ جنتی ہونے کا قطعی تھم ان کے کرتی ہے اور نہیں کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنما نے اس بچے کے جنتی ہونے کا قطعی تھم ان کے ابوین کے ایمان کی قطعیت کی بناء پر لگایا ہو۔ حالا تکہ ان کا قطعی مومن ہونا ضروری نہیں کیونکہ اس کا خمال ہے کہ وہ منافق ہوں۔ البین کے قطعی تعرب کا تھم لگانا درست نہیں ہونے وادر پر اس کے جنتی ہونے کا تھم لگانا درست نہیں ہوا در پر اس کے جنتی ہونے کا تھم لگانا درست نہیں ہوا در اس کے جنتی ہونے کا تھم لگانا درست نہیں ہو اور اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ تھو اس سے منع فرمایا ہو۔

ابن قانع نے شرید بن ثقفی کے حالات زندگی میں یہ روایت نقل کی ہے:-

" نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مخص بے غرض و مقصد کسی چڑیا کو ہلاک کر دے گاتو چڑیا قیامت میں چیچ کر الله تعالیٰ ہے کھے گی تیرے بندے نے مجھے مار ڈالا اور میرے مارنے کا کوئی مقصد نہ تھا"۔

ایک دو سری حدیث میں ندکور ہے:۔

"اصحاب صف میں سے ایک صحابی شہید ہوئے تو ان کی والدہ نے کہا تھے مبارک ہو' جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے تو نے تو ان کی والدہ نے کہا تھے مبارک ہو' جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں شہید ہوگیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھے کیا معلوم؟ شاید بید لا یعنی گفتگو کر تا ہو اور اس چیزکو منع کر تا ہو جو اس کے لئے مصرت رسال نہیں ہے"۔ بیعتی نے شعب الا بیان میں مالک بن دینار سے نقل کیا ہے:۔

ا وَالَّذِيْنَ اَمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ فِرَيَّتَهُمْ بِاِيْمَانِ الْحَقْنَابِهِمْ ذُرِّيَتَهُمْ (اور جولوگ ايمان لائ اور ان كى اولاد نے ايمان من ان كاساتھ ديا تو ان كى اولاد كو جم ان كے ساتھ طاديں مے)

"فرماتے ہیں کہ اس زمانے کے قراء کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک جال گاڑا 'لیں ایک چڑیا آئی تو اپنے جال میں بیٹے گیا۔ چڑیا نے اس سے کماکیابات ہے کہ میں تجھ کو مٹی میں چھپا ہوا دیکھ دہی ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ تواضع کی وجہ سے ٹیرچڑیا نے اس سے کماکہ کس وجہ سے تیری کمرجھک گئی۔ اس نے جواب دیا کہ طول عبادت کی وجہ سے 'چڑیا نے پوچھا کہ تیرے منہ میں بید دانہ کی اس نے جواب دیا میں نے بید دانہ روزہ داروں کے لئے جمع کیا ہے۔ جب شام ہوئی تو اس نے اس دانہ کو کھالیا۔ پھروہ جال اس کی گردن میں پڑگیا جس سے اس کا گلا گھٹ گیا۔ چڑیا نے کما آگر بندوں کا گلااس طرح گھٹ جاتا ہے جس طرح تیرا تو پھراس زمانہ میں بندوں میں کوئی خیر نہیں ہے"۔

ا ما اس سری صف جا ہے . سری جراو ہرا سرہ میں ہمدوں میں وق بر سات ۔ الممان کی اپنے بیٹے کو نصیحت النہاں ؟ بی میں حضرت حسن سے منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے الفمان نے اپنے النہاں میں نے النہ النہ میں النہ سے کہا۔ اے بیارے بیٹے! میں نے چمان کو ہے اور ہر بھاری چیز کو اٹھایا لیکن میں نے

پڑوسی سے زیادہ تعلٰل کسی چیز کو نہیں پایا اور میں نے تمام کڑوی اور تکنخ چیزوں کاذا نقد چکھ لیالیکن فقرو تنگد تی سے تکام کوئی چیز نہیں پائی۔ اے بیٹے! جامل محض کو ہرگز اپنا قاصد اور نمائندہ مت بنااور آگر نمائندگی کے لئے کوئی قابل اور عقلند محض نہ ملے تو تُوخود اپنا قاصریں جا

بینے! جھوٹ سے خود کو محفوظ رکھ کیونکہ یہ چڑیا کے گوشت کی مانند نمایت مرغوب ہے۔ تھوڑا ساجھوٹ بھی انسان کو جلادیتا ہے۔ اے بیٹے! جنازوں میں شرکت کیا کر اور شادی کی تقریبات میں شرکت سے پر ہیز کر 'کیونکہ جنازوں کی شرکت تھے آخرت کی یاد دلائے گی۔ اور شادیوں میں شرکت دنیا کی خواہشات کو جنم دے گی۔ آسودہ شکم ہوتے ہوئے دوبارہ شکم سیر ہو کر مت کھا کیونکہ اس صورت میں کتوں کو ڈال دینا کھانے سے بہترہ۔ بیٹے نہ اتنا شیریں نہ بن کہ لوگ تھے نگل جائیں اور نہ اتنا کروانہ ہو کہ تھوک دیا جائے۔

میں (مولف) نے حضرت حسن کے بعض مجموعوں میں دیکھا ہے کہ حضرت لقمان کے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹے واضح رہے کہ تیرے دربار میں یا تو تجھ سے محبت کرنے والا آئے گایا تجھ سے ڈرنے والا۔ پس جو خائف ہے اس کو قریب بیٹھااور اس کے چمرے پر نظر رکھواور اس کے پیچھے سے اشارہ سے خود کو بچا'اور جو تجھے چاہئے والا ہے اس سے خلوص دل اور خندہ پیٹانی سے مل'اور اس کے سوال سے پہلے اس پر نوازش کر'اس لئے کہ اگر تو اس کو سوال کا مواقع دے گاتو وہ تجھ سے چمرے کی معصومیت کی وجہ سے وگران مالے کہ اگر تو اس کے متعلق بیر شعر کما گیا ہے۔

دوگنا حاصل کرے گاجو تو اس کو دے گا۔ چنانچہ اس کے متعلق بیر شعر کما گیا ہے۔

إِذَا اَعْطَلِتَنِيْ بِسُؤَالِ وَجْهِيْ فَقَدْ اَعْطَلِتَنِيْ وَاَحَدُّتَ مِنِيْ لَوَ اللهِ المِلْمُ اللهِ اللهِ المِلْمُ اللهِ المَا اله

بیٹے! قریب بعید سب کے لئے اپنا حکم وسیع کر دے اور اپنی جمالت کو روک لئے کریم سے اور لئیم سے ' رشتہ داروں سے صلهٔ رحمی کر تاکہ وہ لوگ تیرے بھائی بن جائیں اور جب تُوان سے جدا ہویا وہ تجھ سے جدا ہوں تو نہ ان کی عیب جوئی کر اور نہ وہ تیری عیب جوئی کریں گے۔

لقمان کی اس نفیحت سے مجھے (مؤلف) وہ واقعہ یاد آگیاجو مجھے میرے شیخ نے سایا تھا کہ شاہ اسکندر نے بلاد مشرق کے ایک یادشاہ کے پاس ایک قاصد روانہ کیا۔ یہ قاصد والسی میں ایک خط لے کر آیا جس کے ایک لفظ کے بارے میں اسکندر کوشک ہوگیاتو

اسکندر نے اس سے کما تیراناس ہو' بادشاہوں پر کوئی خوف نہیں ہو تا'گراس وقت جب ان کے رازافشاء ہو جائیں تو میرے پاس ایک صحح اور واضح خط لایا ہے مگرایک حرف نے اس خط کو ناقص بنادیا ہے؟ کیا یہ حرف مفکوک ہے یا یہ لفظ یقیناً بادشاہ ہی کار قم کر دہ ہے۔ قاصد نے جواب دیا کہ بینی طور پر بادشاہ کا رقم کر وہ خط ہے۔ اسکندر نے محرر کو تھم دیا کہ اس خط کے مضمون کو دو سرے کاغذیر حرف بحرف لکھ کر دو سرے قاصد کے ذریعہ بادشاہ کے پاس واپس بھیج دیا جائے اور اس کے سامنے پڑھ کر اس کا ترجمہ کیاجائے۔ چنانچہ جب وہ خط شاہِ مشرق کے حضور میں پڑھا گیاتو اس نے اس لفظ کو غلط قرار دیا اور مترجم سے کما کہ اس کو کاٹ دیا جائے۔ چنانچہ وہ لفظ خط سے کاٹ دیا گیااور اسکنڈر کو لکھا کہ میں نے خط ہے اس حصہ کو حذف کر دیاجو میرا کلام نہیں تھا۔ اس لئے کہ آپ کے قاصد کی زبان کامنے کا مجھے کوئی اختیار نہیں تھا۔ چنانچہ جب قاصد اسکند رکے پاس یہ خط لے کر آیا تو اس نے پہلے والے قاصد کو طلب کرے اس سے دریافت کیا کہ تونے کس وجہ سے بید کلمہ اپنی طرف سے لکھاجو دوبادشاہوں کے درمیان فساد کاسبب بن سکتا تھا؟ تو اس قاصد نے اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ جس بادشاہ کے پاس آپ نے مجھے بھیجاتھا اس کی ایک کو تاہی کے سبب میں نے ایسا كياتھا- اسكندرنے اس سے كماك ميں سمجھتا ہوں كہ جو پچھ سعى تونے كى وہ اپنے مفاد كے لئے كى جمارى خيرخوابى كے لئے نہيں-چنانچہ جب تیری امید یوری نہ ہو سکی تو تُونے معزز اور بلند مرتبہ نفوس کے درمیان اس کوبدلہ کے طور پر استعال کیا-اس کے بعد اسکندرنے اس کی زبان گدی سے تھنچوا دی-

یجیٰ بن خالد بن بر مک کا قول ہے کہ لوگوں کی عقل کا اندازہ تین چیزوں سے ہو تا ہے: ہدیہ ' قاصد اور خط- ابو الاسود د کلی نے ایک فخص کو بید شعر کتے ہوئے سنا<sup>۔</sup>

إِذَا كُنْتَ فِي حَاجَةٍ مُرْسِلاً فَأَرْسِلْ حَكِيْماً وَلاَ تُوْصِهِ ترجمہ: جب تُوسی ضرورت کے لئے کوئی نمائندہ یا قاصد بھیجے تو عقلند فمخص کو بھیج اور اس کو کوئی وصیت مت کر۔ ابو الاسود نے کما کہ اس کمنے والے نے غلط کماکیا یہ نمائندہ عالم الغیب ہے 'وہ اس کے مقصد کو کیسے سمجھے گا- اس نے بول کیول

إِذَا أَرْسَلْتَ فِيْ أَمْرٍ رَسُولًا ۖ فَأَفْهِمُهُ وَأَرْسِلْهُ أَرِيْبًا ترجمہ: . جب کسی معاملہ میں توکسی کو نمائندہ بنائے تو اس کو سمجمادے اور اس کو سکھا کر ردانہ کر۔ وَلاَ تَثْرُك وَصِيَّة بشَيْي ءٍ وَإِنْ هُوَ كَانَ ذَا عَقْلِ آرِيبًا ترجمه: اس کو کسی بھی چیز کی وصیت میں دُھیل مت دے خواہ وہ عقمند اور ذی شعور ہی کیوں نہ ہو-فَإِنْ ضَيَّعَتَ ذَاكَ فَلاَ تُلِمْهُ عَلَى أَنْ لَمْ يَكُنْ عِلْمُ الغُيُوْبَ ترجمہ: پن اگر تُونے وصیت کوضائع کر دیا تو پھراس کو ملامت نہ کر کیونکہ وہ عالم الغیب نہیں ہے۔ ز مخشری کا واقعہ استان خلکان و دیگر کتب تواریخ میں نہ کور ہے کہ زمخشری مقطوع الرجل تھے۔ یعنی ان کی ایک ٹانگ کی ا ہوئی تھی۔ لوگوں نے ان سے اس کاسب دریافت کیاتو انہوں نے کہا کہ یہ میری والدہ کی بد دعاء کا متیجہ ہے۔

میں نے بچپین میں ایک چڑیا پکڑی اور اس کی ٹانگ میں ایک ڈورا باندھ دیا۔ اتفاقاً وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اڑتے اڑتے ایک دیوار کے شکاف میں گھس گئے۔ میں نے ڈورا پکڑ کر (جو کہ شگاف کے باہرانکا ہوا تھا کافی لسبا ہونے کی وجہ سے) زور سے کھینچا تووہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس شگان سے نکل آئی گرڈورے سے اس کی ٹانگ کٹ گئی۔ دالدہ کو اس کا بڑا صدمہ ہوا اور جھے بیہ کمہ کربد دعادی کہ جس طرح تونے اس کی ٹانگ کاٹ دی خدا تیری بھی ٹانگ ایسے ہی تو ڑ دے۔ چنانچہ جب میں طالب علمی کی عمر کو پہنچااور مخصیل علوم کی غرض سے بخارا کے لئے چلا تو دورانِ سفرسواری سے گر پڑا۔ بخارا جا کر میں نے بہت علاج کرایا گرٹانگ کٹائے بغیریات نہ بنی اور انجام کار ٹانگ کٹوانی بڑی۔

حافظ ابو نعیم کی کتاب "الحلیہ" میں امام زین العابدین کے حالات کے تحت ندکور ہے کہ ابو حمزہ یمانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی ہن حسین علی ہن حسین کی خدمت میں موجود تھا کہ یکا یک بہت ساری چڑیاں ان کے قریب اڑنے اور جلانے لگیں تو حضرت علی ہن حسین نے بھوسے پوچھاابو حمزہ! تم کو معلوم ہے کہ بیہ چڑیاں کیا کہ رہی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں تو 'آپ نے فرمایا کہ بیہ اپنے رب کی تسبیح و نقدیس بیان کر رہی ہیں اور اس سے رزق طلب کر رہی ہیں۔

ی جو دست بین روبی میں اور اس دران سب روبی ہیں۔
حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ

عنما سے حضرت ابن عباس کی حدیث منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرایا کہ موسی علیہ السلام بی اسرائیل کے سامنے خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سب

بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسی علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ اللہ تعالی نے آپ کے اس جواب پر

اظمار ناراضگی فرہایا۔ چنانچہ حضرت موسی کے پاس دی نازل ہوئی کہ ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین پر رہتا ہے جو آپ سے زیادہ عالم ہے۔

اظمار ناراضگی فرہایا۔ چنانچہ حضرت موسی کے پاس دی نازل ہوئی کہ ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین پر رہتا ہے جو آپ سے زیادہ عالم کون ہے؟ حضرت

موسی نے لاعلمی کا ظمار فرہایا تو اللہ تعالی نے بذریعہ وی موسی علیہ السلام کو مطلع فرہایا کہ ہمارا بندہ خضرعلیہ السلام سب سے زیادہ

موسی نے لاعلمی کا ظمار فرہایا تو اللہ تعالی نے بذریعہ وی موسی علیہ السلام کو مطلع فرہایا کہ ہمارا بندہ خضرعلیہ السلام سب سے زیادہ

موسی مجھی رکھ لو' جہاں دہ مجھی عائب ہو جائے وہیں خضر سے طلاقات ہوگی۔ چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام حسب ہدایت توشہ میں روانہ ہوگئے۔

جب ایک پھر رہنچ تو دونوں اس پھر رہر کھ کر سوگے اور مجھی توشہ دان سے کھسک گئی اور سمندر میں راستہ بناتی ہوئی گزر
کی جس کو حضرت ہو شع علیہ السلام نے دیکھا اور وہ مجھلی کی اس جیرت اگیز کارکردگی کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گوش گزار نہ کر
سکے۔ کیو نکہ جس وقت مجھلی دریا میں راستہ بناتے چلی اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام عبادت میں مصوف شے اور اس کے بعد
حضرت ہوشع اس بات کو بھول گئے۔ اس کے بعد ان دونوں حضرات نے پھر سفر شروع کر دیا تو اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
مضرت ہوشع نے نے اپنے ہمراہ ہی حضرت ہوشع سے کہا کہ ہمارا ناشتہ تو لاؤ اس سفر میں تو ہمیں بری تکلیف پہنچی۔ تب
حضرت ہوشع نے کہا لیجئے یہ تو بجیب بات ہوگئی کہ ہم آپ کو مجھلی کا واقعہ بنانا ہی بھول گئے اور وہ مجھلی تو ای سنز میں تو ہمیں ہوگئی تھی۔ چنانچہ دونوں
جب ہم اس پھر کے پاس سوئے تنے یہ من کر حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ہیں وہ جگہ ہے جس کی ہم کو تلاش تھی۔ چنانچہ دونوں
حضرات اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور جب اس پھر کے پاس پنچے تو وہاں ایک ھنص کو جو چادر اور شے
ہوئے لیئے شے پایا محضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ حضرت خضرت نے پوچھاکیا ہیں آپ کے ساتھ دہ سکا امرائیل کا نبی موسی ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ نے پوچھاکیا ہیں آپ کے ساتھ دہ سکا امرائیل کا نبی موسی ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ نے پوچھاکیا ہیں آپ کے ساتھ دہ سکا امرائیل کا نبی موسی ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ نے پوچھاکیا ہیں آپ کے ساتھ دہ سکتا امرائیل کا نبی موسی ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ نے پوچھاکیا ہیں آپ کے ساتھ دہ سکتا امرائیل کا نبی موسی ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ نے پوچھاکیا ہیں آپ کے ساتھ دہ سکتا

موں؟ تاكہ آپ مجمعے وہ علم سكھاديں جو آپ كو (منجانب الله) سكھايا گيا ہے۔ حضرت خضر نے جواب دیا كہ آپ ميرے ساتھ رہ كر (ميرے افعال پر) صبرنہ كر سكيں گے۔ حضرت موسىٰ عليه السلام نے فرمايا كہ آپ مجمعے انشاء الله صابر پائيں گے اور ميں كى معالمہ ميں آپ كى نافرمانى نہيں كروں گا۔

اپ فی ماروں کی سے کتی اس گفتگو اور معلوہ کے بعد دونوں سمندر کے کنارے کنارے چلائے۔ چلتے چلتے ان کو ایک کشی نظر آئی اور انہوں نے اہل کشی سے کشی میں سوار ہونے کی بات چیت کی۔ اہل کشی نے حضرت خصر کو پچپان لیا اور بغیرا جرت کے بی ان کو سوار کر لیا۔ پچھ دیر بعد ایک چڑیا کشی کے کنارہ پر آ بیٹی اور اس نے پانی پینے کے لئے سمندر میں ایک یا دو چو پخے ماری تو حضرت خصر نے فرمایا اے موکی ایم میں اور آپ کے علم میں سے صرف انتا حصہ کم کیا (پایا) جتنا اس جڑیا نے اس سمندر سے پانی کم کیا۔ اس کے بعد حضرت خصر نے اس کشی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا اس پر حضرت موکی نے تعجب سے کما کہ ان کشی والوں نے ہم کو بغیر کسی اجرت کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشی کو تو ڑ دیا کہ وہ ڈوب جا ئیں۔ حضرت خصر نے کما کہ میں نے پہلے بی نہیں کما تھا کہ میرے ساتھ رہ کر آپ سے صر نہیں ہو سکے گا۔ حضرت موکی نے کہا کہ مجھ کو یاد نہیں رہا تھا' سو آپ بھول چوک پر میری گرفت نہ میرے ساتھ رہ کر آپ سے صر نہیں ہو سکے گا۔ حضرت موکی نے کہا کہ مجھ کو یاد نہیں رہا تھا' سو آپ بھول چوک پر میری گرفت نہ میرے۔ اور میرے اس معالمہ میں مجھ پر زیادہ نگی نہ بیجئے۔ اور میرے اس معالمہ میں مجھ پر زیادہ نگی نہ بیجئے۔ اور میرے اس معالمہ میں مجھ پر زیادہ نگی نہ بیجئے۔ اور میرے اس معالمہ میں مجھ پر زیادہ نگی نہ بیجئے۔ اور میرے اس معالمہ میں مجھ پر زیادہ نگی نہ بیجئے۔

شرط کی پہلی خلاف ورزی حضرت موی علیہ السلام سے نسیانا سرزد ہوئی۔ بھردونوں کشتی سے اتر کر چلے۔ پس دیکھا کہ ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل کو دمیں مصروف ہے۔ حضرت خضرانے اس بچہ کا سراوپر سے مکڑ کر الگ کر دیا۔ حضرت مولی گھبرا کر کہنے گگے کہ آپ نے ایک بے گناہ جان کو مار ڈالا اور وہ بھی کسی وجہ کے بغیر' بے شک آپ نے یہ بڑی بے جاحر کت کی۔

د اپ سے ایک بال من فرمایا کہ میں نے پہلے ہی کما تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا-ابن عیبینہ فرماتے ہیں کہ پہلے کے مقابلہ میں حضرت خصر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے پہلے ہی کما تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا-ابن عیبینہ فرماتے ہیں کہ پہلے کے مقابلہ میں حضرت خصر کی جانب سے بیہ سخت اور موکد ہے۔ پھر دونوں حضرات آگے چلے یمال تک کہ ایک گاؤں والوں پر گزر ہوا تو ان حضرات نے ان گاؤں والوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا-اس گاؤں ان حضرات نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا-اس گاؤں میں چلتے چلتے ان کو ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خصر نے ناس کو ہاتھ کے اشارہ سے سیدھا کر دیا- موک نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تواس کام پر پچھا جرت ہی لے لیتے۔ حضرت خصر نے کہا کہ بید وقت آپ کے اور ہمارے در میان جدائی کا ہے اور میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت ہتا ہے دیتا ہوں جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکانی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اللہ سے سرا ہے قوال کی دیان فرمای کے اس میں کہا کہ فرد اللہ تعالی ان در موز واس ارکو بیان فرماوے۔

اس واقعہ میں کون سے موسیٰ تھے؟ عباس رضی اللہ عنما سے عرض کیا کہ نوفا بکالی کتا ہے کہ اس واقعہ میں جس موسیٰ کا تذکرہ ہے یہ بنی اسرائیل کے پنجبر حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں تھے بلکہ موسیٰ نامی کوئی اور مخص تھا۔ یہ سن کر حضرت ابن عباس

تذکرہ ہے یہ بنی اسرائیل کے پیچیر حضرت موٹی علیہ السلام سیس سے بللہ موٹی نامی لوئی اور محص تھا۔ یہ سن کر مصرت ابن حباس رضی اللہ تعالی عنمانے فربایا کہ وہ دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے۔ بھی سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ یہ کہ کر پوری حدیث بیان کی جس میں حضرت خضر اور حضرت موٹ کا کھمل واقعہ تھا اور فرمایا کہ ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور پھر اس نے سمندر میں ٹھونگ ماری تو حضرت خضر نے فرمایا کہ اے موٹ آپ کے اور میرے علم نے علم خداوندی میں سے اتنا کم کیا ہے کہ جفنااس چڑیا نے اس سمندرسے بانی کم کیا۔

علاء فرماتے ہیں کہ یماں تقص (کی) کا جو لفظ بیان ہوا ہے وہ یمال اپنے ظاہری معنی پر محمول نہیں ہے بلکہ سمجھانے کے لئے اس لفظ کااستعمال کیا گیا ہے ورنہ موکی اور خضر کاعلم ، ملم خداوندی کی نسبت سے اس سے بھی کم ہے۔ چڑیا کا شرعی تحکم اس کو کھانا حلال ہے۔

حضرت عبدالله ابن عمررضی الله عنماے منقول ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی فخص بھی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے کسی جانو رکو بلاحق کے مارے گاتو اس سے ضرور اللہ تعالی اس کے متعلق سوال فرمائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیایا رسول اللہ اس کاحق کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کاحق بہ ہے کہ اس کو ذرئے کرکے کھایا جائے اور اس کا سرکاٹ کرنہ پھینکا جائے"۔ (رواہ النسائی) حاکم نے خالد سے انہوں نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سے نقل کیا ہے کہ:۔

"ابوعبیده رضی الله عند فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که انسان کاول چڑیا کی مانند ہے دن میں سات موتند ماتا ہے"۔

میح قول کے مطابق چریا کو پکڑ کر پھر آزاد کرنا صحح نہیں ہے اور بعض کے نزدیک جائز ہے اس لئے کہ حافظ ابو تعیم نے حضرت
ابو الدرداء سے نقل کیا ہے کہ وہ بچوں سے چریوں کو خرید کرچھوڑ دیا کرتے تھے۔ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ اختلاف ان چریوں کے
متعلق ہے جو بذریعہ شکار قبضہ میں آئی ہوں۔ سود اور رہاء کے معالمہ میں چریوں کی جملہ انواع واقسام ایک جنس شار کی جائیں گ۔
اس طرح بطنی کا جملہ اقسام جنس واحد شار کی جائیں گی۔ کبوتر کی جملہ اقسام رہا کے معالمہ میں ایک ہی شار کی جائیں گی۔ مرغ کی بھی
جملہ اقسام جنس واحد مانی جائیں گی۔ سارس 'مرغانی اور سرخاب بھی علیحدہ ایک جنس ہیں۔

مانوس جانوروں کو آزاد چھوڑنا زمانہ جاہلیت کے سوائب کے مشابہ ہونے کے باعث تفعاناجائز اور باطل ہے۔ جیسا کہ صید ک باب میں گزرچکا-

بین این شیرازی نے اپنی کتاب "عیون المسائل" میں لکھا ہے کہ چڑیوں کی بیٹ بخس غیر معفوعنہ ہے اور مشہور اس بارے میں ہے۔ بارے میں ہیہ ہے کہ اس میں بھی ای نوعیت کا اختلاف ہے جیسا اکول اللحم جانوروں کے پیٹاب کے بارے میں اختلاف ہے۔ چڑیا کی ضرب الامثال اور کماو تیں ۔ پر شعر کماہے۔ پر شعر کماہے۔

لاً بأسَ بِالْقَوْمِ مِنْ طُوْلِ وعَظِيْمٍ جِسْمُ الْبِعَالِ وَاخْلاَمِ الْعَصَافِيْرِ رَجِمَةً الْبِعَالِ وَاخْلاَمِ الْعَصَافِيْرِ رَجِمَةً عَرَاهُ مِنْ عَلَيْلُ جَرَاهِ اللهِ عَلَيْلُ جَرَاهُ اللهِ عَلَيْلُ عَلَيْلُ جَرَاهُ اللهِ عَلَيْلُ عَلَيْلُ جَرَاهُ اللهِ عَلَيْلُ عَلَيْلُ جَرَاهُ اللهِ اللهِ عَلَيْلُ عَلَيْلِ عَلَيْلُ عَلْمُ عَلَيْلُ عَلَيْلُولِ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُولُ عَلَيْلُ عَلَيْلِ عَلْمُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُكُمْ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُكُولُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلِ عَلْمُ عَلَيْلِكُمْ عَلَيْلُ عَلَيْلِكُمْ عَلَيْلِكُمْ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَ عَلَيْلُ عَلَيْلُكُمْ عَلِي عَلَيْلُمْ عَلَيْلُمْ عَلَيْلِمِ عَلَيْلُمْ عَلَيْلُمْ عَلَيْلُ عَلَيْلُ عَلَيْلُ

تعنب نے یہ اشعار کے ہیں<sup>۔</sup>

ان یسمعوا ریبة طاروا بِهَا فَرْحًا مِیْنِی وَمَا سَمِعُوا مِنْ صَالِحٍ دَفَنوا رَجِمہ:۔ اگر میری کوئی بات کر بجائے پھیلانے کے دفن ترجمہ:۔ اگر میری کوئی بات کو بجائے پھیلانے کے دفن

کر دیتے ہیں۔

مِثْلَ الْعَصَافِيرِ احلامًا ومِقْدِرَةً لَوْ يُوْزَنُوْنَ بِرِقِ الرِّيشِ مَاوُزِنُوْا ترجمہے: یہ چڑیوں کی طرح عقل والے اور طاقت والے ہیں اور ایک پر کے برابر بھی ان کاوزن نہیں ہے-

كثيراسفاد "كثرت سے جفتى كرنے والے كو كہتے ہيں- فلان أسفاد مِن عُضفُوْدٍ" وہ جڑے سے زیادہ جفتى كرنے والا ہے-

چڑیا کے طبی فواکد چریوں کا گوشت گرم خشک اور مرغی کے گوشت سے زیادہ تخت ہوتا ہے۔ چریا کاسب سے عدہ گوشت موسم ت سرما میں چربی دار ہو تا ہے۔ اس کا گوشت منی اور قوت باہ میں اضافہ کر تا ہے۔ رطوبت والے اصحاب کے لئے اس کا گوشت مضربے۔ لیکن روغن بادام سے اس کی مضرت حتم ہو جاتی ہے بو ڑھوں اور سرد مزاج والوں کو موسم سرمامیں موافق آتا ہے۔ چڑیا کا گوشت خلط صفراوی پیدا کر تا ہے۔

مخار بن عبدون کا کہنا ہے کہ اس کا گوشت نہ کھانا بھترہے کیونکہ اگر اس کی معمولی سی بھی ہڈی پیٹ میں چلی جائے تو اس سے بتااور آنت میں جربی پیدا ہو جاتی ہے-

آگرچڑیا کے بچوں کا انڈوں اور پیاز کے ساتھ ملاکر خاگینہ بناکر استعال کیاجائے تو قوت باہ میں زبردست اضافہ ہو تاہے- چڑیا کے گوشت کاشوربہ طبیعت کوصاف کرتا ہے۔ اس کا گوشت تقیل ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ نمایت کمزور جزیا کا ہو۔ سب سے زیادہ نقصان دہ گوشت اس چڑیا کاہو تاہے جو کسی گھر میں رہے اور چربی دار ہو جائے۔ بعض اطباء کاخیال ہے کہ چڑیا کامغزعرق سنداب (ایک بدیو دار در دنت جس کے بیتے صفر نماہوتے ہیں) اور قدرے شد میں ملا کر نمار منہ پینے سے بواسیر کے دردوں کے لئے نافع ہے-چڑیوں

کی بیٹ کو لعابِ دہن (لعابِ انسان) میں حل کر کے تھنسیوں پر لگایا جائے تو پھنسیاں بالکل حتم ہو جائیں گی- یہ نسخہ مجرب ہے-آگر جزیا کامغزشیرج کے ہمراہ بچھلا کر شراب کے عادی شخص کو پلایا جائے تو اس کو شراب سے نفرت ہو جائے گی- یہ بھی نمایت مجرب ہے۔ عصفور الشوک (خار دار جڑیا) آگر نمک ملا کر بھون کر کھائی جائے تو مثانہ ادر گر دے کی پھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ مہرا ریش کا قول ہے کہ اگر چڑیا کو ذرج کرکے اس کاخون مسور کے بیس پر ٹیکالیا جائے اور پھراس کی گولیاں بناکر خشک کر لی جائیں تو ان کا استعال قوت باہ میں اضافہ اور بیجان پیدا کر تا ہے اور اگر اس میں سے ایک گولی کو زینون کے تیل میں ملا کر احلیل کی مالش کرلی جائے توعضوتاسل نهايت سخت اورمضبوط موجاتا ہے-

الم شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں قوتِ جماع میں اضافہ کرتی ہیں- چڑیوں کا گوشت-ایک کامیاب ترین نسخہ اطریفل اکبر- بادام اور بستہ- اور چار چیزیں عقل کو بڑھاتی ہیں- لابعنی باتوں سے پر ہیز- مسواک کا

استعال-صلحاء کی مجلس اور اپنے علم پر عمل کرنا- اور چارچیزیں بدن کو مضبوط بنا دیتی ہیں- گوشت کا کھانا- خوشبوسو تھنا- کثرت سے نمانا (جماع اور صحبت کے بعد نسیں بلکہ بلا ضرورت) اور کتان کالباس بہننا۔ چار چیزیں بدن کولاغراور پیار بنادیتی ہیں- کثرت جماع-

نمار منه کثرت سے پانی پینا، ترش چیزوں کا کثرت سے استعمال کرنا اور افکار وہموم-

فائدہ:۔ جو شخص کثرتِ جماع کو وطیرہ اور شعار بنا لے اس کے بدن میں خارش' قوت میں ضعف اور بینائی کمزور ہو جاتی ہے اور ایسا ھنص جماع کی حقیقی لذت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس پر جلدی بڑھایا آ جاتا ہے۔ جو ھنص پیشاب یا پاخانہ کو روکتا ہے اور بوقت تقاضاان سے فراغت حاصل نہیں کر تا اس کامثانہ کمزور جلد سخت اور پیشاب میں جلن وسوزش کی بیاری ہو جاتی ہے اور مثانہ میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بقرى بھى ہو جاتى ہے۔ جو مخص ہميشہ اپني بيشاب پر تھو كنے كى عادت ڈال لے وہ كركے درد سے محفوظ رہے گا۔ قرو بني كے اس بات کو نقل کرکے لکھاہے کہ بارہااس نسخہ کو آزمایا گیاہے اور ہربار فائدہ ہواہے۔

خواب میں چڑیا کی تعبیر کو خواب میں چڑیا سے ایسا مخص مراد ہوتا ہے جو قصہ کو اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور لوگوں کو

حکایات اور کہانیاں سناکر ہنسا تا ہو اور بقول بعض اس کی تعبیر لڑکا ہے۔ چنانچہ اگر کسی کالڑ کا بیار ہو اور وہ خواب میں چڑیا کو ذرج کرے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کے لڑکے کی موت کا اندیشہ ہے۔ بھی اس کی تعبیر پو ڑھے 'تومند اور مالدار فخص سے دی جاتی ہے جو کہ اپنے کاموں میں چالاک صاحب ریاست اور تدبیر گر ہو اور تبھی اس کی تعبیر خوبصورت اور شفیق عورت سے دی جاتی ہے۔ چڑیوں کی آواز کی تعبیر عمدہ کلام یا دراست علم ہے۔

ا یک مخص ابن سیرین رحمته الله علیہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھاہے کہ میں چربیوں کے بازو پکڑ پکڑ کرایتے كمرے ميں بندكر رہا ہوں- ابن سيرين نے اس مخص سے پوچھاكد كيا تھے كتاب الله كاعلم ہے- اس مخص نے كماكد ہال وابن سیرین ؓ نے اس سے کہا کہ مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں اللہ سے خوف کر۔ ایک اور محض ابن سیرین ؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھاہے کہ میرے ہاتھ میں چڑیا ہے اور میں نے اس کو ذرج کرنے کاارادہ کیاتو اس چڑیا نے کما کہ تیرے لئے مجھے کھانا حلال نہیں ہے- ابن سیرین ؓ نے تعبیردیتے ہوئے کہا کہ توصد قہ کا مستحق نہ ہوتے ہوئے بھی صدقہ وصول کر تاہے-اس فخص نے کہا کہ آپ میرے بارے میں ایک بات کمہ رہے ہیں- ابن سیرین ؓ نے جواب دیا کہ ہاں اور اگر تُو کھے تو میں صدقہ کے ان دراہم کی تعداد بھی تختیے بتادوں جو تیرے پاس ہیں- اس محض نے کہا کہ بتائیے- ابن سیرین ؓ نے کہا کہ وہ چھ دراہم ہیں- اس مخص نے کہا كرآب ين عج فرمايايد ويكفئ ميرك باته مين بي- اورين اب توبدكر تابول كر آئده بهي صدقدند اول كا-

بعد میں ابن سیرین سے پوچھاگیا کہ آپ نے یہ تعبیر کیسے اخذ کی تواہن سیرین ؓ نے فرمایا کہ چریا خواب میں سے بولتی ہے اور اس کے چھ اعضاء ہیں-اور چڑیا کے قول ''لاَ يَجِلُّ لَكَ أَنْ تَأْكُلِنِيْ "سے میں نے یہ سمجھا کہ یہ مخص اس مال کو حاصل کر تاہے جس کا یہ

ایک محض جعفرصادق رضی الله عند کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں ایک چڑیا ہے- حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھے وس دینار حاصل ہوں گے۔ وہ شخص میہ تعبیر سن کر چلا گیاتو اس کو نو دینار حاصل ہوئے۔اس نے واپس آکر حضرت جعفر سے بیان کیا۔ حضرت جعفر نے اس سے کہا کہ اپنا خواب دوبارہ بیان کرا۔ اس مخص نے بیان کیا کہ میرے ہاتھ میں ایک چڑیا ہے میں نے اس کو پلٹ کر دیکھا تو اس کے دم نہیں ہے۔ حضرت جعفر ؓ نے فرمایا کہ اگر اس کے دم ہوتی تو پورے دس دینار حاصل ہوتے۔ واللہ اعلم۔

## العضرفوط

(نرچیکل)العصر فوط:اس کی تفخیر "عُضَیرُف" آتی ہے جیسا کہ جو ہرنے بیان کیا۔

چھکلی کاایک نیک کارنامہ این عطیہ نے آیت کریمہ "قُلْنَایَا نَادُکُوْنِیٰ بَوْدًا وَسَلاَ مَاعَلَی اِبْوَاهِنِمَ" کی تفیرے ذیل میں لکھا ہے کہ کوا حفرت ابراہیم کی آگ کے لئے لکڑیاں جمع کرے لارہا تھا اور گرگٹ و خچر آگ کو دہکانے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے لئے پھو تکیں مار رہے تھے اور خطاف' مینڈک اور چھپکلی اپنے اپنے منہ میں پانی بھر کرلا رہے تھے تاکہ اس آگ کو بجھایا جائے۔ المدّالله تعالی نے خطاف اور چھکی کو اپنی حفاظت میں لے لیا اور کوے سمر گٹ اور خچر رمصیبت و تکلیف مسلط کر دی۔ دفع بخار کے لئے ایک عمل علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ جھے بعض مشائخ ہے معلوم ہوا کہ قُلْنَا یا نَازُکُونِیْ بَرُدًا وَّسَلاَمُا سَلاَمًا سَلاَمًا" كے تين تعويذ لكو كرروزانه ايك تعويذ نهار منه جب بخار آئے تب پلايا جائے۔

ان شاء الله تعالى جيسا بھى بخار ہو گاختم ہو جائے گا- يد عمل نهايت عجيب الاثر اور مجرب ہے-

(ایک سیپ کاکیڑا) قزونی نے 'کتاب الاشکال میں لکھا ہے کہ عطار سیپ میں اور گھو نگے میں رہنے والاایک کیڑا ہے جو بلاد ہند میں رکے ہوئے پانی میں اور بابل کی سرزمین میں پایا جاتا ہے۔ یہ مجیب قتم کا جانور ہوتا ہے۔ اس کے سر منه ' دو آ کھ اور دو کان ہوتے ہیں۔اس کا گھر صد فی ہو تا ہے۔جب یہ کیڑا اپنے گھر میں داخل ہو جاتا ہے تو دیکھنے والا یہ سجھتا ہے کہ یہ سیپ ہے اور جب بیہ باہر نکل کر چاتا ہے تواپنے گھر کو بھی ساتھ ساتھ تھیدٹ کر چاتا ہے۔جب گرمیوں کے موسم میں زمین خٹک ہو جاتی ہے تواس کو جمع کیاجاتا ہے اس میں سے عطر جیسی خوشبو آتی ہے۔

عطار کے طبی فوائد اسکی دھونی دینا مفید ہے۔ اس کی راکھ دانتوں کو سفید اور چکدار بناتی ہے۔ اگر آگ عطار کے طبی فوائد اسکی حصہ پر اس کو رکھ دیا جائے یہاں تک کہ یہ خشک ہوجائے تو بے حد فائدہ مندہے۔

الركث سے براايك كيرا) العِظاءَةُ اس كى جمع عظاء اور عظايا آتى بين عظاءة اور عظاتيد دونوں مستعمل بين عبدالرحمٰن ابن عوف رضى الله عنه كاقول ہے- ع

"كَمَثَلِ الهِرِيَلْتَمِسُ الْعَظَايَا" (اس بلي كي ماندجوعطايا كي مثلاثي م)

از ہری کا قول ہے کہ عظاء قالیک بچلنے جسم کا کیڑا ہے جو دوڑ کر چلتا ہے اور چھپکلی کے مشابہ ہو تا ہے تکراس سے خوبصورت ہو تا ہے ، کسی کو اذبیت نہیں دیتا۔ اس کانام شحمۃ الارض اور شحمۃ الرمل ہے۔ اس کی متعدد اقسام ہیں۔ مثلاً سفید ، سرخ ' ذرد اور سبز۔ اس کے بیہ متفرق رنگ اس کے مسکن کے اختلاف کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بعض رتیلی زمین میں ابعض پانی کے قریب اور ابعض کھاں کے قریب رہتے تھے۔ بعض انسانوں سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ یہ کیڑا چار ماہ تک بغیر کچھ کھائے رہ سکتا ہے۔ یہ طبعاً سورج کا مرویدہ ہوتا ہے اور دھوپ میں رہ کر اس کے بدن میں تخی آ جاتی ہے۔

الل عرب کے خرافات ہو گیا اور ہر حیوان نے مقدور بھرا پنا حصہ حاصل کر لیا مگر عظاء ۃ کو قید کر دیا گیا تھا چنا نجہ جب زہر ختم ہو رہا تھا تھا۔ ای لئے ہو کہ اور ہر حیوان نے مقدور بھرا پنا حصہ حاصل کر لیا مگر عظاء ۃ کو زہر کا بچھ بھی حصہ نہیں ملا- اس لئے اس میں زہر نہیں ہو تا۔ اس کی فطرت ہیہ ہے کہ پچھ دور تیز دوڑتی ہے اور پھر ٹھہر جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے اس اندازے چلنے کی وجہ بیہ ہے کہ زہرے محرومی کی یاداور افسوس کی وجہ سے بیدالیاکرتی ہے۔مصرمیں سیر کیڑا تحیلہ کے نام سے جاناجا تا ہے۔

# عظاءة كاشرى حكم اس كاكمانا حرام ب- سيله كے عنوان ب باب السين ميں گزر چكا-

عظاء ق کے طبی فوائد ہے۔ اگر مرواس کا داہنا ہاتھ اور ہلیاں پاؤل کپڑے میں لپیٹ کراپٹے اوپر لٹکالے توجب تک چاہے عورت سے مطاء ق کے طبی فوائد ہم بستری کر سکتا ہے۔ جس کسی کو پرانا چوتھیا بخار آتا ہو وہ نہ کو رہ اعضاء کو کالے کپڑے میں لپیٹ کربدن میں لٹکالے تواس کا بخار ختم ہو جائے گا۔ اگر اس کا دل کسی عورت کے بدن پر لٹکا دیا جائے تو یہ جب تک بدن پر رہے گاولادت شیں ہو سکتی اور اگر گائے کے تھی میں تل کر سانپ کی ڈسی ہوئی جگہ پر ملاجائے تو زہر ختم ہو جائے گااور شفاء عاصل ہوگی۔

اگر اس کو کسی پیالے میں ڈال کر اور پیالے کو روغن زیتون سے بھر کر دھوپ میں رکھ دیا جائے یہاں تک کہ روغن اس میں جذب ہو جائے توجب اس روغن کو اس میں سے نچو ڑا جائے گاتو وہ نچو ڑا ہوا روغن زہر قاتل ہو گا۔

عظاءة كى خواب ميں تعبير اس كى تعبير تليس اور اختلاف اسرار ہے-

## العفريت (جن-ديو)

قرآن كريم من عفريت كاذكراور تخت بلقيس كاقصه الله تعالى كالرشاد ب: قالَ عِفْرِيْتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا البِيكَ بِهِ ا

ابورجاء عطاردی اور عیسیٰ تعقی نے اس کو عَفْوِیته پڑھاہے اور بعض نے عَفَوْ پڑھاہے۔ تخت بلقیس لانے والے اس عفریت کا کیا نام تھا اس میں اختلاف ہے۔ چنانچہ وہب نے اس کانام کوذا بتایا ہے اور بعض نے اس کانام ذکوان بتایا ہے۔ اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس کانام صخر جن تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو کیوں اور کس مقصد سے منگوایا تھا اس میں بھی مفسرین کا اختلاف ہے۔ چنانچہ قمادہ اور دیگر مفسرین کی رائے ہے کہ جب بدہد نے آگر اس تخت کے اوصاف خوبیاں اور عظمت کو میان کیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہ پہند آگیا اور آپ نے بلقیس اور اس کی قوم کے مشرف باسلام ہونے سے قبل بی اس پر بیان کیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہ پہند آگیا اور آپ نے بلقیس اور اس کی قوم کے مشرف باسلام ہونے سے قبل بی اس پر بیان کیا تو حضرت سلیمان اس کے مالک نہیں بن سکتے تھے۔ بعضہ کرنے کا خیال کیا۔ کیو نکہ بلقیس اور اس کی قوم کے اسلام الانے کے بعد شرعاً حضرت سلیمان اس کے مالک نہیں بن سکتے تھے۔ ابن ذید کا قول بیہ ہے کہ حضرت سلیمان گا (تخت منگوانے کا) منشاء سے تھا کہ بلقیس کے سامنے اللہ تعالی کی عطا کر دہ قدرت و سلطنت کا مظاہرہ ہو سکے۔

تخت بلقیس کی ساخت اور دیگر جوابرات بڑے ۔ بلقیس کا تخت سونے اور چاندی کا بنا ہوا تھا اور اس میں یا قوت اور دیگر جوابرات بڑے ۔ ہوئے تبادی کا منازی اور خوبصورت تھا اور اس کا اگلا حصہ سونے کا اور پچھلا حصہ چاندی کا تھا۔ اس گلے جصے میں سرخ یا قوت اور سبز زمرو اور پچھلا حصہ جاندی کا تھا۔ اس گلے جصے میں سرخ یا قوت اور سبز زمرو اور پچھلا حصہ میں مختلف قتم کے رنگ برنگ موتی اور جوابرات بڑے ہوئے تھے۔ اس تخت میں چارپائے تھے۔ ایک پایہ سرخ یا قوت کا دو سرا فرد و سرا سفید موتیوں کا تھا اور اس کے تنتے خالص سونے کے تھے۔ بلقیس کے کھل محل تھا اس میں سات کمرے تھے اور ساتوں کمرے مقفل تھے۔ بلقیس کے حکم کے مطابق یہ تخت سب سے آخر والے کمرہ میں رکھا گیا تھا۔

حيات الحيوان جلد دوم

بقول حضرت ابن عباس میں گزلمبا تمیں گزیمبا گر چوڑا اور تمیں گزاونچا تھااور تمیں گزاونچا تھااور تمیں گزاونچا تھااور تمیں گزاونچا تھااور ایک قول کے مطابق سے اس ہاتھ لمبا اس ہاتھ چوڑا تھااور ایک قول کے مطابق

اس كاطول اس باته اور عرض جاليس باته اوربلندي تميس باته تقى-حضرت ابن عباس کابیان ہے کہ حضرت سلیمان مایت رعب اور دبدبہ کے مالک تھے۔ کسی مخص میں آپ کو مخاطب کرنے اور سلسله کلام شروع کرنے کی جرأت نه تھی تاوفتیکه آپ خود ہی سلسله کلام شروع نه فرمائیں۔ ایک دن آپ نے خواب میں اپنے نزریک ایک آگ جیسی چمک دیکھی۔ اسے دیکھ کر آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ تخت بلقیں ہے۔ آپ نے صبح کو

اہل وربار کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم میں سے کون مخص بلقیس کے تخت کو میرے پاس لا سکتا ہے؟ قبل اس کے کہ بلقیس اور اس کی قوم مطیع ہو کر میرے پاس آئیں۔ حاضرین میں سے ایک دیونے کما کہ میں لاسکتا ہوں اور آپ کے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے ى وه تخت آپ كے پاس آجائے گا-حضرت سلیمان کی عادت شریفہ تھی کہ آپ صبح سے ظهرتک لوگوں کے معاملات سننے کے لئے دربار لگایا کرتے تھے۔ بعد ازال

اس عفریت نے کہا کہ میرے اندراتنی طاقت ہے کہ اس تخت کو اس مدت میں آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں۔ ساتھ ہی ہے بھی کہ امین بھی ہوں اور اس تخت میں چوری اور خیانت جیسا کوئی تصرف نہیں کروں گا۔ اس کے بعد ایک دو سرا ہخص جس کو کتاب (قورات) کاعلم تھابولا کہ اس سے پہلے کہ آپ کی نگاہ اس کی طرف لوٹے میں اس کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا۔

یہ دو سرا فعض کون تھا؟ اس کے بارے میں علامہ بغوی اور اکثر علاء کا خیال ہے کہ یہ آصف ابن برخیا تھااور ریہ صدیق تھااور اس کو اسم اعظم معلوم تھا۔ اسم اعظم کے وسیلہ سے جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

نگاہ لوٹنے کا کیا مطلب ہے؟ اس بارے میں اختلاف ہے۔ سعید ابن جبیرٌ فرماتے ہیں کہ نگاہ لوٹنے کا میہ مطلب ہے کہ آپ کو منتهائے نظریر جو آدمی نظر آئے اس کے آپ تک کینچنے ہے قبل تخت حاضر کر دیا جائے گا۔ قادہ نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ نگاہ محوضے سے پہلے وہ شخص آپ کے پاس آ جائے۔ مجام نے سے بیان کیا ہے کہ جب تک نگاہ تھک کر تھرجائے۔ وہب نے سے مطلب

بیان کیا ہے کہ آپ اپنی نگاہ پھلائیں۔ آپ کی نگاہ پھیلنے بھی نہ پائے گی کہ میں تخت کو لا کر حاضر کر دوں گا۔

کے بارے میں ہے۔ بسرکیف بنی امرائیل کے اسطوم نامی عالم نے جس کو اللہ تعالی نے قہم ومعرفت سے نوازا تھا حضرت سلیمان " سے کما کہ میں تخت بلقیس کو اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ آپ کی جانب لوٹے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا۔حضرت سلیمان ٹنے فرمایا تولے آؤ۔ان عالم صاحب نے کما کہ آپ نبی ہیں اور نبی کے جگر گوشہ ہیں ادر الله تعالیٰ کے نزدیک آپ سے زیادہ کوئی مقرب نہیں۔ اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائمیں اور اس کو طلب کریں تو وہ تخت آپ کی خدمت میں آ جائے گا۔ حضرت سلیمان ً نے فرمایا کہ تمہاری بات صحیح ہے۔

ا سے اعظم استے ہیں کہ اسطوم کو اسم اعظم عطاکیا گیا تھا اور انہوں نے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا فرمائی تھی۔ اسم اعظم یہ ہے: یَا حَيِيُّ يَا قَيُّوهُ يَا الْهَنَا وَاللَّهَ كُلِّ شَي ءِ اللَّهَا وَاحِدًا لاَ اللهَ إلاَّ أنْتَ- اور بقول بعض وه اسم اعظم يه ب: "يَا ذَالْجَلاَلِ سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَالْإِكْرام"-

حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس تخت بلقیس کس طرح پہنچا گیا۔ بعد ازاں اندر ہی اندر چشمہ کی طرح بہتار ہااور پھر

بعض حضرات نے کہا ہے کہ تحت بلقیس ہوا میں اڑا کر لایا گیا تھا۔ یہ تخت حضرت سلیمان کی قیام گاہ ہے اتنی دوری پر تھا کہ ایک تیز رفتار مخض اس دوری کو دو ماہ میں قطع کر ہے۔ جب تخت بلقیس آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیاتو آپ نے خدائے قادر کا شکرادا فرمایا اور شکریہ میں ایسے الفاظ استعال فرمائے جن میں لوگوں کے لئے پند ونصیحت تھی۔ اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ اس تخت کی ہیئت بدل دو۔

تخت کی ہیئت تبدیل کرنے کا منشاء اللہ میں نیادتی کرنا مقصود تھا۔ مفسرین کی ایک جماعت کی رائے میہ ہے کہ جب جنات

ا عجاب میں زیادتی کرنا مقصود تھا۔ مفسرین کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ جب جنات کی جماعت کو یہ محسوس ہوا کہ ممکن ہے حضرت سلیمان بلقیس سے شادی فرمالیں اور پھر اس کے ذریعہ آپ کو جنات کے تمام حالات معلوم ہو جا میں گے (کیو نکہ بلقیس کی والدہ بھی ایک جدنیہ تھی) اور پھر بلقیس کے اگر کوئی لڑکا پیدا ہوا تو وہ ہم پر حکمران ہو گااور اس طرح سلیمان اور اس کی اولاد کی حکمرانی ہیشہ ہمارے سروں پر مسلط رہے گی۔ للذا جنات نے آپ کے سامنے بلقیس کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں۔ تاکہ اس کی جانب سے آپ کا دل پھر جائے۔ چنانچہ جنات نے کما کہ بلقیس ایک بے وقوف اور نادان عورت ہے۔ اس میں عقل و تمیز نہیں۔ نیز ہید کہ اس کے پیر گھو ڑے کے سم کی مانند ہیں اور بھی یہ کہتے کہ اس کے پیر گھ ھے کے پیروں کے مشابہ ہیں اور اس کی پیڈلیوں پر کثیر تعداد میں بال ہیں۔ للذا آپ نے تخت کی صورت بدل کر اس کی عقل و فراست کا امتحان لیا اور شیشے کے حوض سے اس کی پیڈلیوں کی حالت دیکھی۔ تخت بلقیس کی ہیئت بایں طور پر تبدیل کی گئی تھی کہ اس کے سی اصافہ اور کسی حصہ میں نقص کر دیا گیا تھا۔ کتب تفیر میں یہ قصہ شرح و بسط کے ساتھ منقول ہے۔

جب ملکہ بلقیس مسلمان ہوگئی اور حضرت سلیمان کی اطاعت قبول کرکے اپنی ذات پر زیادتی کی مقربو گئی تو حضرت سلیمان ٹے اس سے شادی کر لی اور اس کو اس کی سلطنت پر واپس یمن جیج دیا۔ حضرت سلیمان مرماہ بذریعہ ہوا اس سے ملاقات کے لئے اس کے پاس جایا کرتے تھے۔ بلقیس کے بطن سے حضرت سلیمان کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ آپ نے اس کا نام داؤد رکھا مگریہ لڑکا آپ کی حیات میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیاتھا۔

وربارِ سلیمانی میں بلقیس کی حاضری ایستے ہیں کہ جب تخت بلقیس میں نقص واضافہ یعنی سبزجو ہر کی جگہ سرخ اور سرخ جو ہر کی جگہ سبزجو ہر کر دیا گیااور پھر بلقیس حضرت سلیمان کے دربار میں حاضر ہو کی تواس سے

کماگیا کہ کیا یمی تیرا تخت ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں ہے تو ایباہی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس نے تخت کو پہچان لیا تھا۔ لیکن اس نے شبہ میں ڈالنے کے لئے صراحا اس کا اقرار نہیں کیا تھا جیسا کہ ان لوگوں نے اس کو شبہ میں ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ بیہ

رائے مقاتل کی ہے۔

عکرمہ کمتے ہیں کہ بلقیس نمایت دانا عورت تھی اس نے تخت کے اپنا ہونے کا صراحنا اقرار تکذیب کے خوف سے نہیں کیا تھا اور انکار نکتہ چینی کی وجہ سے نہیں کیا تھا بلکہ اس نے ابہائا " تکانّگۂ ہُؤ" (ہاں ہے تو ایسا ہی) کہا۔ چنانچہ حضرت سلیمان نے اس کی حکمت اور کمال عقل کو پر کھ لیا کہ نہ اس نے انکار کیا اور نہ اقرار۔

ابعض مفرین کی رائے ہے ہے کہ تخت کا معالمہ اس پر مشتبہ ہو گیاتھا کو نکہ جب اس نے حفرت سلیمان ہے پاس روا تھی کا قصد

کیاتھا تو اپنی قوم کو یکجا کر کے کہاتھا کہ بخدا ہے مخص صرف بادشاہ نہیں ہے اور ہم میں اس کے مقابلہ کی سکت نہیں ہے۔ پھر بلقیس
نے حضرت سلیمان ہے پاس قاصد بھیجا کہ میں آپ کے پاس آ رہی ہوں اور میری قوم کے رؤسابھی میرے ہمراہ آ رہے ہیں تاکہ
تہمارے معالمہ کی دیکھے بھال کریں اور جس دین کی آپ نے دعوت دی ہے اس کو دیکھیں۔ اس کے بعد بلقیس نے اپنے تخت کو جو
سونے چاندی سے بنا اور یا قوت وجوا ہر سے مرضع تھاسات کمروں میں سات تالوں میں بند کرا دیا اور اس کی حفاطت کے لئے تگران
مقرر کر دیتے۔ پھراپنے نائب اور قائم مقام کو تھم دیا کہ اس تخت کی حفاظت کرنا کوئی اس تک نہ پہنچ سکے اور کسی کو بھی ہم گزیہ تخت
نہ دکھلانا۔

اس کے بعد بین کے رؤسامیں سے بارہ ہزار رؤساکو ہمراہ لے کر حضرت سلیمان کی خدمت میں روانہ ہو گئی۔ ان بارہ ہزار رؤساکے ماتحت بے الفکر تھے۔ جب بلقیس حضرت سلیمان کے خدمت میں پنچی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا ہی تیرا تخت ہے؟ چو تکہ ملکہ اپنا تخت محفوظ مقام پر چھوڑ کر آئی تھی ادر یہ بعینہ اس کا تخت تھااس لئے اسے اشتباہ ہو گیا اور اس نے اسے کہ دیا کہ "بال ہے تو ایسانی" پھر بلقیس سے کما گیا"اُڈ خیلی الصَّرْحَ" (اس محل میں داخل ہو جا) بعض کہتے ہیں کہ "صرح" سفید اور چمکدار شیشہ کا محل تھا جو پانی سامعلوم ہو تا تھا اور بعض کا قول ہے ہے کہ "صرح" سے مراد اٹھر کا صحن ہے اور اس کے صحن کے بنچ پانی جاری کر دیا گیا تھا اور بہت سے بحری جانور مثلاً مچھلی مینڈک وغیرہ اس میں ڈال دیئے گئے تھے۔ چنانچہ جب کوئی اس "صرح" کو دیکھا تواس کو کشریانی سمجھتا تھا۔ اس "صرح" کے درمیان حضرت سلیمان کا تخت بچھا دیا گیا تھا۔

کتے ہیں کہ یہ "صرح" حضرت سلیمان" نے اس لئے بنوایا تھا تاکہ وہ بلقیس کی پنڈلیوں کو کھولنے کی فرمائش کے بغیرد کھ سکیں۔
بعض کہتے ہیں کہ اس سے بلقیس کی فہم و فراست کا متحان مقصود تھاجیسا کہ بلقیس نے فدام اور خادمات کے ذریعہ امتحان لیا تھا۔ پھر جب حضرت سلیمان" تخت پر بیٹھ گئے اور بلقیس کو بلاکر اس محل میں داخل ہونے کی دعوت دی تو بلقیس نے اس کو پانی سے بھرا ہوا سمجھا اور اس نے اس میں داخل ہونے کے لئے اپنی پنڈلیوں اور قدموں کو منہ سمجھا اور اس نے اس میں داخل ہونے کے لئے اپنی پنڈلیوں اور قدموں کو نمایت حسین و جمیل پایا گراس کی پنڈلیوں پر بال تھے۔ سلیمان علیہ السلام نے ایک نظرد کھے کر اس سے نظر ہٹائی اور فرمایا کہ سے بانی نہیں ہے بلکہ شیشوں سے تیار کردہ ایک محل ہے۔ بعد اذاں آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی اور بلقیس پہلے ہی "مخت" اور "صرح ممرد" کا صال د کھے کر آپ کی نبوت کی ول سے قائل ہو چکی تھی۔

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ جب بلقیس اس بلوری محل کے قریب پنچی اور اس کو پانی بھرا ہوا سمجھاتو اس کے دل میں یہ بدگمانی پیدا ہوگئی کہ حضرت سلیمان مجھے اس میں غرق کر کے ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ مجھے آگر قتل کر دیتے تو میرے لئے آسانی ہوتی۔ "اننی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ" (میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا) میں ظلم سے یمی بدگمانی مراد ہے۔ جمام اور پاؤڈر کی ابتداء کشیر ہالوں ہے کر اہت ہوئی تو ان کے دفعیہ کے لئے آپ نے انسانوں ہے مصورہ لیا۔ انہوں نے استوال کرنے کا مصورہ دیا لیکن استرہ کے استعال کرنے کو بلقیس نے نہ ماٹا اور کہا کہ میرے بدن کو بھی استرہ نہیں لگا ہے۔ اس کے علاوہ حصرت سلیمان نے بھی اس خوف ہے کہ کمیں استرہ کے استعال سے نازک پنڈلیال ذخی ہوجا کیں۔ اس کو مناسب نہیں سمجھا اور اس سلسلہ میں پھر آپ نے جنوں ہے مصورہ کیا لیکن ان ہے بھی یہ عقدہ حل نہ ہوا تو آپ نے شیاطین سے استعمواب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو اسی ترکیب بتلاتے ہیں جس ہفتیس کی پنڈلیال چاندی کی مائند سفید اور پیکدار ہوجا کیں گی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو اسی ترکیب بتلاتے ہیں جس ہے بلقیس کی پنڈلیال چاندی کی مائند سفید اور پیکدار ہوجا کیں گی۔ چنانچہ انہوں نے حمام اور بال صاف کرنے کا پاؤڈر تجویز کیا۔ چنانچہ اسی دن سے تمام اور پاؤڈر کا رواج ہو گیا۔ اس سے قبل کوئی ان چیزوں کو استعمال نہیں کرتا تھا۔ جب آپ نے بلقیس ہے شادی کرلی تو آپ کو اس سے بہناہ محبت ہو گئی اور آپ نے اس کی سابقہ حکومت استعمال نہیں کرتا تھا۔ جب آپ نے ذریعہ اس کے لئے آپ نے تین محل تقیر کرائے جن کی خوبھورتی اور باندی بے نظیر تھی ان

(۱) سيلجين (۳) بينون (۳۳) غمدان-

حضرت سلیمان مرماہ ایک بار بلقیس سے ملاقات کیاکرتے تھے اور اپنے ہوائی تخت پر شام سے یمن اور یمن سے شام تشریف لایا اور لے جایا کرتے تھے۔

بلقیس کانسب کے خاندان میں چالیس بادشاہ ہوئے جن میں شراجیل آخری بادشاہ ہوا۔ پورے بین براس کی سلطنت تھی۔ یہ شادی شاہ ہوا کے خاندان میں چالیس بادشاہ ہوئے جن میں شراجیل آخری بادشاہ ہوا۔ پورے بین پراس کی سلطنت تھی۔ یہ شاہانِ عرب سے کماکر تا تھا کہ تم لوگ میرے کفو شیں ہو'اس لئے اس نے اپنے اطراف کے کسی بھی بادشاہ کی لڑکی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا اور ایک جدید عورت سے شبادی کرلی تھی جس کانام ریحانہ بنت سکن تھا۔ اس کے بطن سے بلقیس پیدا ہوئی تھی۔ بلقیس کے علاوہ اس کے بطن سے بلقیس پیدا ہوئی تھی۔ بلقیس کے علاوہ اس کے بطن سے اور کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی۔ اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ اس کی مال جدید تھی۔ حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ اس کی مال جدید تھی۔ حدیث سے جی۔

إِنَّا اَحَدَ اَبُوى بِلقِيْسَ كَانَ جَنِيًا. ووبلقيس كوالدين مِن ايك (والديا والده) جَيْ تَفَا"-

آپ ہے کیسے روگر دانی کر سکتی ہوں۔ اب آپ میری قوم کے توسط ہے مجھ کو نکاح کا پیغام بھیجیں۔ چنانچہ اس نے بلقیس کی قوم کے سرداروں کو جمع کیااور ان کو طلبہ ہے نکاح کا پیغام دیا۔ انہوں نے اپنی طلبہ ہے مشورہ کیااور اس کی رضامندی سے نکاح کر دیا۔ جب زفاف کا وقت آیا اور طلبہ بلقیس اپنے شوہر کے کمرہ میں داخل ہوئی تو اس نے اپنے شوہر کو خوب شراب بلائی اور جب وہ نشہ میں بالکل مدہوش ہوگیا تو بلقیس نے اس کا سرکاٹ لیا اور راتوں رات اس کا سرکے کر اپنے محل واپس آگئی اور صبح کو سرکو محل کے وروازے پر لؤکا دیا۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا اور اس کا سرلئا ہوا دیکھا تب دہ سمجھے کہ یہ نکاح دھو کہ تھا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے بلقیس کو اپنی طکہ تشلیم کرلیا اور وہ پورے ملک یمن کی حکمران بن گئی۔

عورت کی حکومت حدیث کی روشنی میں

درجب نمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی لڑک کو اپنا حکمران سلیم کرلیا ہے تو آپ نے ارشاد فربایا کہ جس قوم نے اپنے امور کی باگ ڈور عورت کے سرد کر دی وہ قوم بھی فلاح یاب نہیں ہو سکتی "- (بیہ حدیث بخاری شریف میں ہے)

تذنیب فوا کد میر کابیان ہے کہ حمام اور نورہ (چونا اور بال صفا پاؤڈر) کے استعال میں فوا کد و مفزات دونوں چزیں ہیں۔ حمام کے اندنیب فوا کد میر ہیں کہ اس ہے بدن کے مسامات وسیع ہوجاتے ہیں جس سے فاسد بخارات خارج ہوجاتے ہیں۔ ہوا تخلیل ہو جاتی ہے۔ طبیعت ہیضہ اور رطوبت سے محفوظ رہتی ہے۔ میل کچیل سے بدن صاف ستھ اور رطوبت ہے محفوظ رہتی ہے۔ میل کچیل سے بدن صاف ستھ اور رہا ہے۔ تروشک خارش کو ختم کر تا ہے۔ اعضاء اور شکن دور کر تا ہے۔ بدن کو نرم کر تا ہے۔ توت ہاضمہ کو درست اور طاقتور بناتا ہے۔ بدن میں استعداد ہفتم پیدا کر تا ہے۔ اعضاء کے تشنج کو کھولتا ہے۔ نزلہ اور زکام کو پکاتا ہے اور جملہ اقسام کے بخار ' یومید ' چھو تھید ' وقن ' بلغمیہ بخار کے لئے نافع ہے بشرطیکہ طبیب حاذق اس کو تجویز کرے۔

حمام کے نقصانات بیہ ہیں:۔

اعضاء ضعفہ میں فضول ماوہ آسانی ہے سرایت کر جاتا ہے۔ بدن میں استرخاء پیدا کر تا ہے۔ بدن میں حرارت عزیزہ کم ہو جاتی معند المعصد اللہ قد میں ضعفہ میں اک تا ہے۔

ہے۔اعضاء عصبیہ اور قوت باہ میں ضعف پیدا کر تاہے۔

حمام کے اوقات

ری کے وقت نہ جمام میں داخل ہوں اور نہ اس سے خارج ہوں۔ کپڑے اتار نے کی جگہ ٹھر ٹھر کر جانا کری کے وقت نہ جمام میں داخل ہوں اور نہ اس سے خارج ہوں۔ کپڑے اتار نے کی جگہ ٹھر ٹھر کر جانا چاہیے برہنہ نہ جائے۔ بلکہ اپنے اوپر کوئی صاف اور بھاپ دیا ہوا کپڑا ڈال لیں۔ ایک رات اور ایک دن عورت کے پاس نہ جا کیں۔ حمام میں مجامعت کرنا برا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے استسقاء کی بیاری لاحق ہو جاتی ہے اور امراضِ روئئے کا باعث ہوتا ہے۔ گرم کھانے کے فوراً بعد محدث کرنا چھا تھیں ہے اور نہ بیٹھا کھانے کے بعد اور نہ جماع کرنے کے بعد اور نہ تھکن کی صورت میں کیونکہ صحت کے لئے معزہے۔ برھیا جمام وہ ہیں جو قدیمی ہوں اور پاک وصاف ہوں۔

نورہ (بال صفایاؤڈریا چونا) گرم اور خشک ہو تا ہے- امام غزالی نے کتاب الاحیاء میں نقل کیا ہے کہ حمام سے پہلے نورہ استعمال کورہ استعمال کرنے سے جذام نمیں ہوتا۔ سردیوں میں دونوں پاؤں مستدے پانی سے دھونا نقرس سے حفاظت کرتا ہے- حمام میں موسم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سروامیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنابہت می بیاریوں کے لئے دواپینے سے زیادہ نافع ہے۔ حمام کی دیوار کے قریب پھول لگانا اچھا نہیں ہے۔ ہے۔

حمام سے پہلے نورہ کے استعال کا طریقہ یہ ہے کہ بدن پر پانی ڈالنے سے قبل چونے کی مالش کرے اور پھر حمام میں جائے۔ نورہ سے قبل جسم پر خطمی کا استعال کرنا مناسب ہے تاکہ چونا کی حرارت سے محفوظ رہے۔ اس کے بعد خصنڈ نے پانی سے نمائے اور بدن کو صاف کرے۔ اگر کوئی شخص بغیر خطمی کے اوائی نورہ کا استعال کرنا چاہے تاکہ جذام سے محفوظ رہے تو چاہیے کہ اپنی انگلی پر تھو ڑا سانورہ لے کر اس کو سو تکھے اور یہ کے دوصلی اللہ علی سلیمان بن داؤد" اور یمی عبارت اپنی دائنی ران پر لکھ دے۔ اس کا اثر یہ ہوگا کہ نورہ لگانے سے قبل اس کو پیندہ آئے گا۔ پھر پیندہ پونچھ کرنورہ لگائے۔ یہ عمل کسی گرم کمرہ میں کرے تاکہ پبیندہ آنے میں جلدی ہو۔ اس کے بعد مندرجہ چیزوں کا استعال کرے۔ (ا) عصفر (کسم) (۲) تختم خربوزہ (۳) پہا ہوا چاول۔ ان مینوں چیزوں کو آس سیب اور گلاب کے عرق میں ملاکر گوندھ لے۔ پھر کسی برتن میں اس کو گرم کیا جائے اور پھر شمد کے ہمراہ بدن پر اس کی مالش کی جائے۔ اس ترکیب سے بدن صاف رہتا ہے اور تمیں بیاریوں کا از الہ ہو جاتا ہے۔

ں حریب سے بدن صاب رہیں ہے اور ایں پہ ریوں ہیں ہر اب ہو۔ حکیم قروینؓ کا قول ہے کہ اگر نورہ میں ہڑ تال اور انگور کی لکڑی کی راکھ ملا کربدن پر ملاجائے اور اس کے بعد جو کا آٹااور ہاقلہ و اور نہ کر پیج سے جندیار جسم کہ دھولیا جائے قابل کمزور ہو جائیں گے اور ایک عرصہ دراز تک مال نہیں نکلیں گے۔امام فخرالدین

خربوزہ کے بیج سے چند ہار جسم کو دھولیا جائے تو بال کمزور ہو جا کیں گے اور ایک عرصہ دراز تک بال نہیں نکلیں گے۔ امام فخرالدین رازی کا کہنا ہے کہ ہڑ تال سے قبل چونا استعمال کرنے سے اکثر کلف پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا دفعیہ بسے ہوئے چاول اور عفصر کی مالش سے ہو جاتا ہے۔ گرم مزاج والوں کے لئے اس کا طریقہ سے ہے کہ اس کو چاول جو اور تخم خربوزہ کے پانی اور اندوں میں ملاکر گوندھا جائے اور سرد مزاج والوں کے لئے مرز نجوش اور نمام (ایک مشہور گھاس) کے عرق میں گوندھ کر استعمال کیا جائے۔ چونا میں اگر ایک در ہم کے بقدر ایلوہ اور اس مقدار میں حفظل اور خمر ملالیس تو زیادہ بستر ہے تاکہ بھنسیوں اور خشک خارش سے محفوظ رہے۔ واللہ اعلم۔

خاتمه الله رحمته الله تعالى عليه في موطامين حفرت ابو جريره رضى الله تعالى عنه كي بيه حديث نقل كي به:

'' فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج میں میں نے ایک عفریت الجن کو دیکھا کہ وہ مجھ کو آگ کے ایک شعلہ کے ذریعہ بلا رہاہے' جب میں نے اس کو مڑ کر دیکھا تو جبریل نے مجھ سے کماکیا میں تم کو ایسے کلمات نہ بتاؤں جس سے اس کا یہ آگ کا شعلہ مجھ جائے اور یہ اوندھے منہ گر پڑے۔ میں نے کما ضرور بتلائے۔ حضرت جبریل "نے کما یہ دعا پڑھئے:۔

"قُلْ اَعُوْدُ بِوجهِ اللهِ الْكَرِيْم وَبِكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرُّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّمَا يُنزِّلِ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُج فيها و مِنْ شَرِّمَا ذِرا فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْاَطَارِقَا يَظُرِق بحيرِيا رَخْمُنُ-

قُلْ اَعُوْذُ بِوجِهِ الله الكريم وَبِكَلِمَاتِهِ التَّامَاتِ التي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بِرُّ وَلا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يُتَزِّل مِنَ الْسَمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَا فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيلِ وَالنَّهارِ وَمِنْ طَوَارِقِ ؞الحيوان جلد دوم اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْاَطَارِقَا يَطُّارُقُ بِخَيْرِيَا رَحْمُنُ-**الْحُقَاب**ِ

(عقاب) میر مشہور پرندہ ہے اس کی جمع "اعقب" آتی ہے۔ اس لئے کہ عقاب مونث ہے۔ اور اَفْعَلُ کاوزن جمع مؤنث کے لیے مختص ہے جیسے عناق کی جمع اعنق اور ذراع کی جمع اذرع آتی ہیں عقاب کی جمع کثرت عقبان اور جمع الجمع عقابین آتی ہیں جیسا کہ شاعر کے اس قول میں مذکور ہے:۔

عُقَابَيْنَ يَوْمُ الْجَمْعِ تَعْلُوْوَ تَسْفَلْ (مقالمد ك دن عقاب زير وبالا بوت بي)

اس کی کنیت ابو الانتیم' ابو المحجاج' ابو احسان' ابو الدهراور ابو الهثیم آتی ہیں۔ مادہ کے لئے ام المحوار' ام الشعور' ام طلبہ' ام لوح اورام الشيم آتي ہيں-اہلِ عرب عقاب كو "مكاسر" كہتے ہيں اور اس كو رنگ كے اعتبارے خداريہ بھى كها جاتا ہے-عقاب مونث لفظ ہے۔ بعض کی رائے سے ہے کہ نرومادہ دونوں پر اس کااطلاق ہو تا ہے۔ نرومادہ کی تمیزاسم اشارہ سے ہوتی ہے۔

وصامل" میں ندکور ہے کہ عقاب کو تمام پرندوں کا سردار اور نسر (گدھ) کو اس کا کار گزار مانا گیا ہے۔ ابن ظفرنے کہا ہے کہ عقاب نمایت تیز بینائی کا مالک ہوتا ہے۔ اس وجہ سے عرب میں اس کی بینائی ضرب المثل ہے۔ چنانچہ کما جاتا ہے۔ "أَبْصَدُ مِنْ عِقَابِ" (عقاب سے زیادہ بینا) مادہ عقاب کو "لقوہ" کہاجاتا ہے۔ خلیل کے مطابق لقوۃ اور لقوۃ کے معنی سریع الطیران عقاب ہیں۔ اس کو دوعنقاء مغرب" بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بہت دور سے آتا ہے۔ لیکن اس سے وہ عنقا مراد نہیں جس کابیان آگے آنے والا ہے۔ می مطلب ابوالعلاء کے قول میں نہ کور عقاء کالیا گیاہے

فَعَانِدُ مَنْ تُطِيْقُ لَهُ عَنَادًا آرَى الْعُنْقَاءَ تكبر أَنْ تُصَادَ ترجمہ: میرے خیال میں عقاب کا شکار کرنا ہوا مشکل ہے اپس تُواس سے دعثمنی کر جس سے دعثمنی کی تیرے اندر طاقت

وَلاَ تأمَنُ عَلَى سو فُؤادا وَظَنَّ بِسَائِرِ الْآخُوَانِ شَواً ترجمہ:۔ وہ تمام ہم جنسوں سے بھی شرکاخطرہ محسوس کر تاہے اور اپنے دل کے رازسے بھی مامون نہیں ہے۔ لَمَا طَلَعْتُ مَخَافَةً أَنْ تُصَادا فَلَوْ خَبَرَتُهُمْ الجوزاء خَبَرَى ترجمہ:۔ اگر جو زاء بھی ان کو میری خبردے تب بھی وہ شکار کئے جانے کے خوف سے باہر نہیں آئیں گے۔ وَتَفْقَدُ عِنْد رُوَيَتِي السوادا وَكُمْ عَيْنِ تَامَلُ أَنْ تَوَانِيْ ترجمہ:۔ اور بہت سی آنکھیں الی ہیں کہ آگر تو ان سے توقع قائم کرے گاتو معاملہ کے وقت ان سے کوئی خیرحاصل نہیں

ابو العلاء کا ایک قصیرہ ہے جس میں بھترین بات کی ہے۔

فَإِن كُنْتَ تَهْوِی الْعَیْشَ فابغ تَوَسُطاً فَعِندَ التَّنَاهِی یَفْصُرُ الْمُتَطَاوِلُ ترجمہ:۔ آگر تُورِسکون زندگی کا خواہال ہے تو میانہ روی اختیار کرکیونکہ انتہاکو پینچ کر لمبی سے لمبی چیز بھی ختم اور چھوٹی ہو

جاتی ہے۔

ب المنه الم

اس معنی میں عفیف تلمسانی کابیہ شعرہے

نَعَمْ قَدْ تَنَاهِىٰ فِى الْجَفَاء قَطَاوُلا وَعِنْدَ التَّنَاهِىٰ يَقْصُرُ الْمُتَطَاوِل ترجمدن بال مِن ظلم مِن انتار بَيْ گيااورجب كوئى انتار بَيْ جاتا ہے تو وہل سے اسے لوٹنائى پڑتا ہے۔

کتے ہیں کہ عقاب جب آواز نکالتا ہے تو یہ کتا ہے "فیی الْبُغدِ عَنِ النَّاسِ داحَةً" (لوگوں سے دور رہنے میں راحت ہے) عقاب کی دو قسمیں ہیں ایک کو عقاب اور دو سری کو زمج کہتے ہیں۔ عقاب مختلف رنگ کا ہوتا ہے ساہ 'خوقیہ (سیابی اکل سرخ) سفید 'کبرا۔ ان کی جائے رہائش بھی مختلف ہیں۔ بعض بہاڑوں میں بعض ریکتانوں میں 'بعض جنگلوں میں اور بعض شہول میں رستے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عقاب بہت نازک اندام ہوتا ہے اور اس کی اس نزاکت میں کوئی پرندہ اس کا ہمسر نہیں ہے۔

مورخ ابن فلکان نے عماد الکات کے حالات کے آخر میں لکھاہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ عقاب علی العموم مادہ ہو تا ہے اور اس کا نر نہیں ہو تا۔جو نر اس سے جفتی کر تا ہے وہ کوئی دو سرا جانور ہو تا ہے جو اس کا ہم جنس نہیں ہو تا۔ کہتے ہیں کہ لومڑی عقاب کی مادہ سے جفتی کرتی ہے۔ یہ امر عجائب روز گار میں سے ہے۔ ابن عنین کے اس شعرسے جو اس نے ابن سیدہ کی ہجو میں کہاہے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔

مَّا أَنْتَ إِلَّا كَالْعُقَابِ فَأُمُّهُ مَعْرُوفَةً ولَهُ أَبُ مَجْهُولُ مَعْرُوفَةً ولَهُ أَبُ مَجْهُولُ ترجمہ: تیری مثال عقاب جیسی ہے کہ اس کی ہال کو تولوگ جانتے ہیں مگراس کے باپ کو نمیں جانتے کہ کون ہے۔

سربمہ: یری سمان طاب میں ہے دہ اس میں ووروں بات ہیں را اس کے بپ و یں بات کہ وال ہے۔ مراس کے برخلاف دیگر سب شکاری پرندے دو انڈے دیتے ہیں اور بیس دن سیتے ہیں۔ جب عقاب کے بچے نکل آتے ہیں تو ان مین سے تیسرے بچہ کو وہ نیچے گرا دیتی ہے۔ کیونکہ تیسرے بیچے کو پالناوہ گرا ان محسوس کرتی ہے یہ اس کی قلت صبر کی وجہ سے ہے۔ جس بچہ کو عقاب مادہ گرا دیتی ہے اس کو ایک پرندہ جس کو مماس العظام" (ہڈی مسکن) کتے ہیں پرورش کر تا ہے۔ اس پرندے کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ہر پرندے کے مماس کے میں پرورش کر تا ہے۔ اس پرندے کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ہر پرندے کے مماس کے بیں پرورش کر تا ہے۔ اس پرندے کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ہر پرندے کے مماس کے بیں پرورش کر تا ہے۔ اس پرندے کا یہ خاصہ ہے کہ وہ ہر پرندے کے مماس کے بیات

عقاب جب کی جانور کا شکار کرتا ہے تو فوراً ہی اس کو اپنے ٹھکانہ پر نہیں کے جاتا بلکہ جگہ جگہ لئے پھرتا ہے۔ عقاب نمایت بلند مقابات کو اپنی نشست گاہ بناتا ہے۔ جب یہ خرگوش کا شکار کرتا ہے تو اول چھوٹے خرگوش کو اور پھربڑے خرگوشوں کا شکار کرتا ہے۔ عقاب شکاری پر ندوں میں سب سے زیادہ حرارت والا اور تیز حرکت والا ہوتا ہے۔ یہ خشک مزاج ہوتا ہے اور اس کے بازو ملک محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوتے ہیں اور اس قدر تیز دوڑ تا ہے کہ اگر صبح کو عراق میں ہے توشام کو یمن میں۔

جب عقاب بھاری ہوجاتا ہے اور اڑنے پر قادر نہیں رہتا اور اندھا ہوجاتا ہے تواس کے بیچے کو اپنی کمریر سوار کرکے جابجا گئے پھرتے ہیں اور جب بلادِ ہند میں ان کو کوئی صاف پانی کا چشمہ د کھائی رہتا ہے تو اس میں غوطہ دے کر اس کو دھوپ میں بٹھادیتے ہیں-جب سورج کی شعاعیں اس کے بدن میں نفوذ کرتی ہیں تواس کے پر جھڑ جاتے ہیں اور پھرنئے پر نکل آتے ہیں اور اس کی آنگھوں کی ظلمت دور ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد پھروہ خود اس چشمہ میں غوطہ لگاتا ہے اور جب پانی سے نکاتا ہے تو پھرویہاہی جوان ہو جاتا ہے۔ فسبحان القادر على كلشى الملهم كل نفس هداها

توحیدی نے لکھاہے کہ عقاب کے ملمات الہید میں یہ عجیب ترامرہ کہ جب یہ اپنے گردوں میں کسی قتم کی تکلیف محسوس کر تا ہے تو خرگوش اور لومڑیوں کا شکار کرکے ان کے گر دوں کو کھا کر شفایا بہو جاتا ہے۔عقاب سانپ کو بھی کھالیتا ہے مگراس کا سر نہیں کھا تااور ای طرح دیگر پر ندول کادل نہیں کھا تا۔ اس بات کی تائید امراء لقیس کے اس شعرہے بھی ہوتی ہے <sup>سے</sup>

كَانَّ قُلُوْبَ الطِّيْرِ رطباً ويابِساً لدى وَكَرْهَا الضاب والخشف الْبَالِي ترجمہ: برندوں کے قلوب خشک و تران کے گھونسلوں کے آس پاس ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا کہ وہ عماب اور خشک

اسی شعرے ہم معنی طرفہ بن عبد کابیہ قول ہے ''

نوى القسب ملقى عِند بعض المارب كَأَنَّ قُلُوْبَ الطَّيْرِ فِي قَعِرْعشها

ترجمہ:۔ پرندوں کے قلوب اس کے گھونسلے کی تلی میں ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا وہ خشک تھجوروں کی گھلیاں ہیں جو بوفت دعوت پھينک دي گئي ہوں۔

www.Ki boSunnat.com

بشار بن برداعیٰ شاعرے کسی نے بوجھا کہ اگر آپ کو اللہ تعالی حیوان بن جانے کا اختیار دیدیں تو آپ کونساحیوان بنالپند کریں هے؟ اس نے جواب دیا کہ میں عقاب بنتا پیند کروں گا کیونکہ وہ الیمی جبگہ رہتا ہے جہاں نہ درندے پینچ سکتے ہیں اور نہ چوپائے۔ شکاری جانور اس سے دور ہی رہتے ہیں۔عقاب خود بہت کم شکار کر تا ہے۔ اکثر دوسرے شکاری جانوروں سے ان کے شکار چھین لیتا ہے۔ عقاب کی ایک خاص شان میہ ہے کہ اڑان کے وقت ہیشہ اس کے پروں سے آواز نکلتی رہتی ہے۔ چنانچہ عمرو بن حزم کا میہ شعر

عقاب کی اس مخصوص صنعت کاموید ہے ''

لَقَدُ تَرَكَتُ عَفْرَاءُ قَلْبِي كَانَّهُ جِنَاحُ عُقَابٍ دَائِمُ الْحَفْقَانِ ترجمہ: عفراء نے میرے دل کو ایساکر کے چھوڑ دیا ہے گویا وہ عقاب کابازو ہے جو ہیشہ پھڑ پھڑا تا ہے۔

عجائب المخلوقات میں پھروں کے بیان میں لکھا ہے کہ حجرالعقاب ایک پھری ہے جو تمرہندی(املی) کے بیچ کے مشابہ ہوتی ہے-آگر اس کو ہلایا جائے تو آواز کرتی ہے اور اگر تو ژا جائے تو اس میں سے پچھ نہیں نکاتا۔ یہ پھری عقاب کے گھونسلہ میں پائی جاتی ہے جس کو میہ بلاد ہند سے حاصل کرتا ہے۔ جب کوئی انسان اس کے گھونسلہ کے قریب آتا ہے تو یہ پھری کو اس کی جانب پھینک دیتا ہے۔ کیونکہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کامقصودیہ پھری ہی ہے۔اس پھری کی خاصیت بیہ ہے کہ جو عورت عسرولادت میں مبتلا ہواس کے مگلے میں اس کو اٹکا دیا جائے تو بہت جلد ولادت ہو جائے گی- اگر کوئی مخص اس پھری کو اپنی زبان کے نیچے دبالے تو دہ اپنے فریق مخالف پر

جے میں غالب رہے گااور اس کی جملہ ضروریات پوری ہوجائیں گی۔

سب سے پہلے ہالی مغرب نے عقاب کو سدھایا اور اس سے شکار کیا۔ مور خین نے بیان کیا ہے کہ قیصر شاہ روم نے شاہ فارس کرئی کو عقاب ہدیہ میں بھیجا اور لکھا کہ یہ بہت سمجھد ارہے اور بہت سے وہ کام جن سے باز قاصر ہیں یہ ان پر قادر ہے۔ شاہ فارس نے اس کو قبول کیا اور سدھا کر اس سے شکار کیا تو بہت پیند آیا۔ شکار کی غرض سے ایک دن اس نے اس کو بھوکا رکھا تو عقاب نے شاہ فارس کے ہم نشیں کے بچہ پر جملہ کر کے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ کسرٹی یہ معاملہ ویکھ کر بولا کہ قیصر نے بغیر لشکر کے ہمارے ہی ملک میں ہم سے جنگ کی۔ اس کے بعد کسرٹی نے بطور ہدیہ قیصر کے پاس چینا بھیجا اور لکھا کہ ہم آپ کے پاس ہدیہ میں ایساجانور بھیج رہے میں ہم سے جنگ کی۔ اس کے بعد کسرٹی نے بطور ہدیہ قیصر کے پاس چینا بھیجا اور لکھا کہ ہم آپ کے پاس ہدیہ میں ایساجانور بھیج رہے

ساہ فارس کے ہم میں نے چہ پر سمنہ سرے ہی تو ہوں سروروں سری ہیں سامہ دیں سروں سے سرت میں ایسا جانور بھیج رہے میں ہم سے جنگ کی۔اس کے بعد کسریٰ نے بطور ہدیہ قیصر کے پاس چیتا بھیجااور لکھا کہ ہم آپ کے پاس ہدیہ میں ایسا جانور ہیں جس کے ذریعہ آپ ہرن دو مگر جنگلی جانوروں کاشکار کر سکتے ہیں۔ عقاب نے کسریٰ کے یمال جو کچھ واردات کی تھی اس کو اس نے پوشیدہ رکھا۔ قیصر نے جب چیتے میں نہ کورہ اوصاف پائے تو بہت خوش ہوا۔ایک روز قیصراس سے غافل ہوا تو اس نے قیصر کے

نے پوسیدہ رکھا۔ میکٹرے جب پیے یں یہ تورہ دوسات پات و جبت کو ن ہوا۔ بیٹ رز رئی سے ب می براس کا شکار کیا تھا۔ جب کسریٰ کو جوانوں میں سے ایک کو مار ڈالا تو قیصرنے کہا کہ کسریٰ نے ہمارا شکار کیا تو کوئی حرج نہیں۔ ہم نے بھی اس کاشکار کیا تھا۔ جب کسریٰ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ میں ساسان کا باپ ہوں۔

یں . واقعہ: مورخ ابن خلکان نے جعفرین کی برکمی کے حالات میں لکھاہے کہ امام اصمعی فرماتے ہیں کہ جب رشیدنے جعفر کو قتل کیاتو ایک رات مجھے طلب کیا۔ میں گھبرایا ہوا آیا۔ اس نے اشارہ سے بیٹھنے کو کما۔ میں بیٹھ گیا۔ پھروہ میری جانب متوجہ ہوا اور کما میں چند

ایک راف کے ملب یا اس خرور روا کہ اگر امیرالمومنین کا ارادہ ہے تو بہت بہترہے۔ اس پر رشیدنے یہ شعرسائے۔ اشعار تھے سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ اگر امیرالمومنین کا ارادہ ہے تو بہت بہترہے۔ اس پر رشیدنے یہ شعرسائے۔ لَوْ اَنَّ جَعْفور خاف اسباب الردی لَنَجَابِهٖ مِنْهَا طَمَقٌ مُلْجِمٌ

ترجمہ: اگر جعفر مملک چیزوں سے پر ہیز کر تا تو ہلاکت سے محفوظ رہتا۔

وَلَكَانَ مِنْ حظر المنية حَيْثُ لاَ يَرْجُوْ اللحاق بِهِ الْعُقَابِ الْقُشَعَمْ ترجمه: اورجو فخص موت ع اپنا بچاؤ کر رہا ہو اور یہ سمجھ رہا ہو کہ موت اس کو لاحق نہیں ہوگی۔

لَكِنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ يَوْمِهِ ! لَهُ يَدُفَعُ الْحَدَثان عَنْهُ مُنْجِمٌ لَكِنَّهُ لَهُ يَدُفَعُ الْحَدَثان عَنْهُ مُنْجِمٌ ترجمہ: لَكِن موت ایك دن آكر رہے گی اور كوئی تجربہ و ذہانت اس كے حملہ سے نہيں بچاسكا-

اشعار سنتے ہی میں سمجھ گیا کہ بید اشعار رشید ہی کے ہیں۔ النذامین نے کما کہ بہت اجھے اشعار ہیں۔ اس کے بعد رشید نے کما کہ

اب تم جاسکتے ہو۔ میں نے بہت غور کیا کہ آخر رشید نے مجھے یہ اشعار کس مقصدے سنائے ہیں۔ لیکن سوائے اس کے اور پچھ سمجھ میں نہ آیا کہ رشید کا منشاء یہ ہے کہ میں ان اشعار کو جعفرے نقل کر دوں۔

جعفرے قتل کاسبب میں سے چند ورج ذیل کی وجہ کے متعلق مخلف حکایتیں بیان کی ہیں۔ جن میں سے چند ورج ذیل میں اسبب میں ۔ میں:۔

حکایت اول:۔ ابو محمد بزیدی سے منقول ہے کہ اگر کوئی مخص یوں کے کہ رشید نے جعفر کو یجی بن عبداللہ علوی کے بغیر سبب قتل کیا ہے تو اس کی تقدیق مت کرنا کیو تکہ یجی بن عبداللہ ہی کی وجہ سے رشید نے جعفر کو قتل کیا تھا اور یہ واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ رشید نے بچی ابن عبداللہ کو جعفر کے حوالے کیا۔ جعفر نے اس کو قید کر دیا۔ بعد ازاں ایک رات جعفر نے بچی کو بلا کر اس سے پوچھ ہاچھ کی۔ بچی نے صبح جواب دیا۔ اس کے بعد بچی نے جعفر کو مخاطب کر کے کہا کہ اے جعفر میرے معاملے میں خدا کا خوف کر اور

ا پن باتھ کو میرے خون میں آلودہ مت کر۔ کیونکہ آگر تونے ایساکیا تو قیامت کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں تھے سے مخاصت کریں گے۔ خدا کی قتم! نہ میں نے کوئی شرکیا ہے اور نہ کئی شری کو پناہ دی ہے۔ یہ بات س کر جعفر پکھل گیااور اس کو رہا کر دیا اور سے صلف دے دیا کہ آئندہ وہ کوئی شرارت نہ کرے گااور ایک آدمی کوجو بیچی کو اس کے گھر تک پہنچا سکے اس کے ہمراہ روانہ کیا مگرشدہ شدہ یہ بات رشید تک پہنچ گئی۔ رشید نے جعفر کو بلاکر اس سے معلوم کیا کہ بیچی کاکیاحال ہے؟ جعفرنے جواب دیا کہ وہ علی حالہ قید و بند میں جگڑا ہوا ہے- رشید نے کہا کہ میری زندگی کی قتم کھا کر بناؤ کہ وہ حقیقت میں قید ہے- جعفر چو نکہ نمایت ذى اور فطين تھالنداوہ فوراً سمجھ كياكم اميرالمومنين كو يجيلى رمائى كاعلم موكياہے- چنانچداس فے كماكمدا اميرالمومنين آپ كى حیات کی قتم اس کومیں نے رہاکر دیا ہے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہو گیاتھا کہ اس کاکوئی قصور نہیں ہے۔

بظاہر رشیدنے جعفرے اس فعل کو سراہا اور کما کہ یقیناتم نے وہی کیاجو ہمارے دل میں تھا۔ لیکن اسی واقعہ سے اس کے دل میں جو خلش ہوئی اس کو اس نے جعفرہ یوشیدہ رکھااور جب جعفر جانے لگانواس کو دیکھتار ہااور کہنے لگائے جعفراگر میں نے مجھے

قل نه کیاتواللہ تعالی مجھے دشمنوں کی تکوارے قتل کرادے۔ حکایت دوم: - صاحبِ حمام کی تاریخ میں نہ کور ہے کہ رشید کو جعفرے بے پناہ محبت تھی اور اس سے کسی بھی وقت جدائی گوارا نہ تھی اور بھی حال اپنی بمن عباسیہ بنت ممدی کے ساتھ تھا۔ چنانچہ رشید نے جعفرے کما کہ میں عباسیہ سے تیری شادی کر دیتا ہول تاکہ تیرے لئے اس کو دیکھنا جائز ہو جائے اور مجلس میں بیٹھنے میں دشواری نہ ہو لیکن تُوعباسیہ کو ہاتھ نہیں لگائے گا کیونکہ یہ نکاح صرف حلت نظر کے لئے ہے۔ چنانچہ نکاح کے بعدیہ دونوں رشید کی مجلس میں حاضر ہوتے اور اختیام اجلاس پر رشید تو مجلس سے اٹھ كر چلاجا آاوريد دونوں شراب پيتے اور چونكه دونوں جوان تھے اس لئے جعفراس سے جماع كر تااور جب يد سلسلة كافى دن ايسے بى چلاتو عباسیہ حاملہ ہوگئی اور اس نے ایک لڑے کو جنم دیا۔عباسیہ نے رشید کے خوف کی وجہ سے اس لڑکے کو اپنی خاص باندیوں کے ہمراہ مکہ بھیج دیا۔ پچھ دن توبیہ معاملہ صیغه راز میں رہا۔ لیکن ایک بار عباسیہ کی اپنی باندی سے کسی بات پر ناچاتی ہوگئی اور اس باندی نے یہ تمام معاملہ رشید پر ظاہر کر دیا اور لڑے کی پرورش کے مقام 'اس کی تکسبانی کرنے والی باندی اور جو پچھ ساز و سامان اس کے مراہ تھاسب تفصیل سے رشید کو آگاہ کر دیا۔ چنانچہ رشید جج کرنے گیا تو اس نے لڑکے اور اس کے پرورش کرنے والے کو بلایا اور

باندی کی اطلاع کو صحیح پایا۔ پس تب ہی ہے رشید خاندانِ برمک کی تابی کے دریے ہو گیا۔ حکایت سوم: . بعض کاخیال ہے کہ رشید نے جعفر کو اس لئے قتل کیا کہ جعفر نے اپنے لئے دنیا کاساز و سامان جمع کرلیا تھا۔ چنانچہ

رشید کاجب مجمی بھی کسی باغ یا زمین پر گزر مواتواس کو بتایا جاتا کہ بیہ بھی جعفر کی ملیت ہے اور بید معاملہ کافی دنوں تک ایسے ہی چاتا ر ہا اور جعفر کی جائداد کی تعداد بڑھتی رہی لیکن ایک بار جعفرنے اپنے پر ایک ظلم یہ کیا کہ ایک مخص کو بغیر کسی قصور کے قتل کر

والا۔ پس رشیدنے جعفر کواس بمانے قتل کر دیا۔ حکایت چهارم: بعض کتے ہیں کہ جعفرے قتل کاسب یہ ہوا کہ رشید کو ایک قصہ سنایا اور اس قصہ کے راوی کانام مخفی رکھا گیا۔

اس قصه میں بیراشعار ند کورتھے والُعَقْدُ وَمَنْ إِلَيْهِ الْحَل قُلُ لاَ مِين الله فِي أَرْضِهِ

ترجمہ:۔ امین اللہ اور اُس مخص سے جو اس سلطنت میں حل وعقد کا مالک ہے کہہ دو کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جَدَّ هُذَا إِبْنُ يَحْلِي قَدْ عَدَا مَالِكُا مِثْلُكَ مَا يَيْنَكُمَا ترجمہ: یہ جعفراین کی تیری سلطنت کامالک بن گیااورتم دونوں کے ورمیان کوئی حدفاصل اور فرق نہیں ہے۔ أَمْرَك مَرْدُوْدٌ اِلَى أَمْرِهِ وَأَمْرُهُ لَيْسَ لَهُ ترجمہ:۔ تیرا تھم تواس کے پاس جاکر روہو جاتا ہے لیکن اس کے تھم کو کوئی رد کرنے والا نہیں ہے۔ الهند وَقَدَ بنى الدارالتي ما بني اك اَلْفُرس لَهَا مِثْلا وَلاَ ترجمہ:۔ اور اس نے ایک ایسامحل تیار کیاہے کہ اس جیسانہ اہل فارس بناسکے اور نہ اہل ہند-وَالدُّرُ وَالْيَاقُوٰتُ حَصْبَاء هَا وَتَربُهَا الْعَنبُر والندُّ ترجمہ:۔ اور موتی ویا قوت اس تحل کی انیٹیں ہیں اور عنبرو تقبنم اس کا گارا ہے۔ مُلُكَ إِنْ غِيْبَكِ اللحدُّ وَلَحُنُ لَحَشَى اَنَّهُ وارثُ ترجمہ: اور ہمیں اس بات کاخوف ہے کہ تیرے مرنے کے بعد میں تیرے ملک کاوارث ہو گا-وَلَنْ يُبَاهِيْ العبدُ اَرْبَابَهُ ۚ إِلَّا اِذَا مَا بَطَرَالْعَبْدُ ترجمہ:۔ اور غلام مجمی بھی اپنے آ قاؤں پر فخر نہیں کر سکتا۔الاب کہ جب غلام کثرت نعمت کی وجہ سے اترانے گئے۔ جب رشید کوید معلوم ہوا۔ عبھی اس کے دل میں خلش پیدا ہوگئی اور اس نے جعفر کو قتل کرا دیا۔ حکایت پیجم: ۔ کچھ لوگوں کا کمناہے کہ خاندانِ برکس نے زندقہ اور ملک میں فساد برپاکرنے کی کوسٹش کی تھی-اس وجہ سے رشیدان کا مخالف ہو گیااور ان کو قتل کر دیا لیکن میرے (علامہ دمیری) نزدیک میہ غلط ہے اور مجھے اس کی صحت کا بقین نہیں ہے-حکایت مشم: کتے ہیں کہ مسرور کا قول ہے کہ میں نے رشید کو ۱۸۱ ہے میں جج کے موقعہ پر طواف کے دوران یہ کہتے ہوئے سا:۔ "اے اللہ او جانا ہے کہ جعفرواجب القتل ہے اور میں تجھ سے اس کے قتل کے بارے میں استخارہ کر تا ہول الندا مجھ پر معامله واضح کر دے۔

رشید جب جج سے فارغ ہو کر داپس انبار پہنچا تو مسرور اور حماد کو جعفر کے پاس بھیجا۔ جب یہ دونوں جعفر کے پاس پنچے تو ایک گویا اس کے سامنے یہ شعر پڑھ رہاتھا۔

فَلاَ تَنْعُدُ فَكُل فَتى سَياتِيْ عَلَيْهِ الْمَوْتُ يَظُرُقُ اَوْ يُعَادِيْ رَجِم: تودورمت جاكيونكم بر موت آتى ہے رات ميں آجائے اصح ميں آجائے۔

مسرور نے یہ شعر س کر کہا ہیں ای وجہ سے آیا ہوں۔ خدا کی قتم تیری موت آ چکی۔ امیرالمومنین کے پاس چل۔ جعفر نے اپنا تمام مال صدقہ کر دیا اور غلاموں کو آزاد کر دیا اور لوگوں کو اپنے حقوق معاف کر دیئے۔ پھر مسرور کے ہمراہ اس مکان میں آیا جہاں رشید قیام پذیر تھا۔ اس کے پہنچے ہی گر فار کر کے گدھے کی رس سے باندھ دیا گیا اور رشید کو اس کی اطلاع دی گئی۔ رشید نے تھم دیا کہ اس کا سرکاٹ کر میرے سامنے پیش کیا جائے۔ چنانچہ اس کا سرکاٹ کر رشید کے سامنے پیش کیا گیا۔ یہ واقعہ اوا کل صفر کے ملاح میں جبکہ جعفر کی عرب سامال تھی 'پیش آیا۔ اس کے بعد اس کا سربل پر لاکا دیا گیا اور پھر بر عضو کو بھی پل پر لاکا دیا اور ایک عرصہ تک اس طرح لیکے رہے۔ یماں تک کہ جب خراسان جاتے ہوئے رشید اس پر سے گزرا تو اس نے کہا کہ اس کے سراور بدن کو جلا دیا جائے۔ چنانچہ اس کو جلا دیا گیا۔ جب رشید نے جعفر کو قتل کیا تو پورے خاندان برمک اور ان کے متعلقین کو احاطہ میں لے کر اعلان کرا دیا کہ محمد بن خالد بن برمک کے علاوہ کسی کو امان نہیں ہے یا اس کی اولاد اور اس کے ہمراہ ہی امان میں ہیں۔

جائے کہ یہ میرا کر تا اس رازے واقف ہے کہ میں نے جعفر کو قتل کیا تو میں اس کرنہ کو بھی نذیہ آتش کر دوں گا- جب جعفر کو قتل کرکے سولی پراٹکا دیا گیااور پزید رقاشی شاعر کو معلوم ہوا تو وہ آیا اور آکر مرہیہ کے طور پر مندرجہ ذیل اشعار کے

سوى پر نظاريا نيا اور يزيد رفاعى ساطر لو علوم جوالووه ايا اور الرسر طيب عور پر سدرجه وي استعار سے المام الله ا اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لاَ خَوْفُ وَاشٍ وَعَيْنٍ لِلْحَلِيْفَةِ لاَ تَنامُ

ترجمه: - خدا کی قتم!اگر چغل خور کااور خلیفه کی اس آنکه کاجو نهیں جھپکی خوُف نه ہو تا-

لَطْفُنَا حَوْلَ جِدْعكَ وَاسْتَلَمْنَا كَمَا لِنَّاسِ بِالحَجَرِ اِسْتَلَامُ تَرَى سُولَى كَاطُواف كرتے اور اسے بوسد دیتے جس طرح لوگ جراسود کو چومتے ہیں-

فَمَا ابْصَرْتُ قَبْلُكَ يَا إِبْنَ يَحْيى جِسَاماً فَلَهُ السَّيْفُ الحِسَامُ ترجمہ:۔ اے کی کے بیٹے! تُونے اس سے پہلے قاطع تلوار دیکھی ہی شیں' الی تلوار جو قطع کرے المعن خیال اور ونیا

ترجمہ:۔ اے یکی کے بیچے! تو نے اس سے پہلے قام موارد میں بن میں ایک موار ہو ک کرمے ملف میاں اور دو۔ دونوں کو-

عَلَى للذات وَالدُّنْيَا جَمِيْعاً لِدَولَهِ أَلِ بِرْمَكِ السَّلاَمُ السَّلاَمُ ترجمہ:۔موت کے گھاٹ اتارنے والی ہے خداان حالات میں خاندان پر مک کو محفوظ رکھے۔

جب رشید کو ان اشعار کاعلم ہوا تو رقاشی کو بلوایا اور اس سے کما کہ یہ اشعار کنے کی تجھے جرائت کیو نکر ہوئی؟ جبکہ تجھے معلوم ہے کہ جو فخص جعفر کی نغش کے پاس آئے گایا اس کا مرہیہ کے گاہم اس کو شدید ترین سزادیں گے۔ رقاشی نے جواب دیا کہ جعفر مجھے ہرسال ایک ہزار دینار دیتا تھا اس لئے میں نے اس کا مرہیہ کما۔ رشید نے کما کہ جب تک ہم حیات رہیں گے ہماری جانب سے مجھے سمالانہ دو ہزار دینار ملیں گے۔

کتے ہیں کہ ایک عورت جعفری نغش کے پاس آئی اور اس کے سولی پر لٹکے ہوئے سرکو دیکھ کر کما" بخدا آج تُونشانی بن گیا ہے اور مکارم کے اعلیٰ مقام پر ہے"۔ پھریہ اشعار پڑھے"

وَلَمَّا رَأَيْتُ السَّيْفَ خَالَطَ جَعْفَرًا وَنَادَى مَنَادٍ لِلْحَلِيْفَةِ فِى يَحْيى رَجِم: جب مِن نَ تُواركوويكاكوه جعفرك مرربرس اور خليف ني يَكِي كَ بَي قَلَ كَا حَكُم د والله والمُنْفَقَ وَلَا عُلَى الدنيا وَأَيْقَنْتُ أَنَّمَا فَصَارى الْفَتى يَوْمًا مُفَارِقَةَ الدُّنْيَا

بعیت محمی العدی وایست العدی العد ترجمہ: ۔ تومیں ونیا کے انقلابات پر رو دیا اور جھے یقین آگیا کہ یہ دنیا ایک دن یقیناً چھوٹے والی چیز ہے۔

وَمَا هِيَ إِلَّا دَوْلَةٌ بَعْدَ دَوْلَةٍ تَحُولُ ذَا نَعْمَتَى وَتَعَقَّبُ ذَا بَلُوى

ترجمہ: دنیا کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ آج وہ اس کے پاس اور کل اس کے پاس ہے۔

اِذَا ٱنْزِلَتْ هٰذَا مَنَازِلُ رَفْعَةٍ مِنْ الملْكِ حطت ذَا اِلَى الغَايَةِ السَّفْلَى ترجمہ: کی کواوٹے مرتب پر پنچاتی ہے توکی کو پتیوں کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ اشعار کنے کے بعد وہ عورت ہوا جیسی تیز رفتار کے ساتھ چلی گئی اور ایک لمحہ کے لئے بھی وہاں نہیں رکی-جب سفیان بن عینیہ کو جعفر کے قتل کی خبر ملی تو آپ نے قبلہ رو ہو کریہ دعا کی "اے اللہ! جعفر نے ہماری دنیوی ضروریات کا خیال رکھا آپ جعفر کی اخروی ضرورت کا خیال فرمائیے"-

جعفر نمایت صاحب جود و کرم تھا اس کی سخاوت و بخشش کے واقعات مشہور ہیں اور بہت سی کتابوں میں بھی ندکو رہیں۔ رشید کے نزدیک جو مرتبہ جعفر کو حاصل تھا وہ اور کسی وزیر کو حاصل نہیں تھا اور رشید اس کو اپنا بھائی کما کر تا تھا اور اس کو اپنے لباس میں بھا تا تھا۔ رشید نے جب جعفر کو قتل کیا تو اس کے والد یکی کو ہمیشہ کے لئے جیل میں ڈال دیا۔ خاندانِ برمک کو جو دو سخامیں بڑا او نچا مقام حاصل تھا جیبا کہ مشہور ہے 'سترہ سال تک یہ لوگ رشید کی وزارت پر فائز رہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب نے اس سانپ کے بارے میں "جس کی وجہ سے قریش بناء کعبہ سے گھبرا رہے تھے۔ یمال تک کہ ایک عقاب اس سانپ کو اچک کر لے گیا۔ یہ شعر کے ہیں "

عَجِبْتُ لَمَّا تَصَوَّبَتِ الْعَقَارِبِ الْعَقَارِبِ الْعَقَارِبِ الْعَقَارِبِ الْعَقَارِبِ الْعَقَارِبِ الْعَجَانِ وهِي لَهَا اِضْطِرَابٌ مِنْ الْعَبَانِ وهِي لَهَا الشيش وَاحْيَانًا يَكُونُ لِهَا وِثَابٌ وَقَدْ كَانَتُ يَكُونُ لَهَا الشيش وَاَحْيَانًا يَكُونُ لِهَا وِثَابٌ رَجمہ:۔ بھی ان کو اضطراب آتا ہے اور بھی وہ اچھلتے ہیں۔

إذا قُمْنَا إلى التأسِيْس شدت فَهَبْنَا لِلْبِنَاءِ وَقَدْ تَهَابُ رَجمہ: جب ہم بنیاد رکھتے ہیں الا کہ کی مضبوط عمار تیں ایک دم گرجاتی ہیں۔
فَلَمَّا اَنْ خَشِیْنَا الرَّجْزَ جاء تُ عُقَابٌ حَلَفَتُ وَلَهَا إِنْصِبَابٌ رَجمہ: ہم تو صرف ڈانٹ ڈپٹ سے ہی ڈرتے تھے حالا تکہ اس کے بعد ایسی مصیبتیں آئیں جو نہ للنے والی ہابت ہو تیں۔
فَضَمَّتُهَا اِلْنَهَا ثُمَّ خَلَّتُ لَنَا البنیان لَیْسَ لَهُ حِجَابٌ رَجمہ: میں اسے لیٹا مگروہ ایسی عمارت نکلی جس میں اوٹ کانام ونثان نہیں تھا۔

فَقُمْنَا حَاشِدِيْنَ الْي بناء لَنَا مِنْهُ القَوَاعِدُ والتَّرَابُ حمد أَمُمِوهُ تُرْمِهِ تُرَاعِي عَالِمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ

ترجمہ:۔ ہم دوڑتے ہوئے اپنی محارتوں کی طرف چلے تو وہاں نہ ستون تتے اور نہ مٹی۔ غداۃ فرفع التاسیس مِنْهٔ وَلَیْسَ عَلٰی مَسَاوِیْنَا ثیابٌ

ترجمہ:۔ آنے والی صبح ہم پھر بنیادیں اٹھائیں گے حالائکہ ہارے عیوب کاکوئی پردہ پوش نہیں ہے۔ اَعَزَّ بَهُ اَلْمَلِیْكَ بنی لؤی فَلَیْسَ لِاَصْلَهٖ مِنْهُ

اُعَزَّ بَهُ اَلْمَلِیْكَ بنی لؤی فَلَیْسَ لِاَصْلَهِ هِنْهُ ذَهَابٌ ترجمہ: عزتوں کے زیادہ مستحق تو خاندان بی لوی والے ہیں جن کو کوئی ختم نہیں کرے گا۔

وَقَدُ حَسْدَت هُنَاكَ بنی عدی وَمَرَّةً تَعْهِدُها كلابٌ ترجمہ:۔ بنوعدی نے اس خاندان پر ایساہی حملہ کیا جیسے راہ گیرکو کتے بھو نکتے ہیں۔

فبوأنا المليك بذاك عَزَا وَعِنْدَ الله يَلْتَمِسُ الثوابُ

حکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

ترجمہ: ہم نے اس بادشاہ سے پناہ طلب کی اور اس نے دی' اس حسن سلوک کا تواب خدا ہی اس کو دے گا۔ ابن عبدالبرنے "تمہید" میں عمروبن دینار کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب قریش نے کعبہ کی تعمیر کا ارادہ کیا تو وہال سے ایک بواسانپ برآمہ ہوا جو کعبہ اور قریش کے درمیان حائل ہو گیا۔ اچا تک ایک سپید عقاب آیا اور اس سانپ کو اٹھا کرلے گیا اور اس کو

اجیادی جانب پھینک دیا۔ تہمید کے بعض شخوں میں سپید عقاب کے بجائے سفید پرندہ ندکور ہے۔
فائدہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنما نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ہدہ کو غائب پایا تو عقاب کو جو
پرندوں کا سردار ہے بلایا اور اس کو سزا اور سختی کی دھم کی دی اور کہا کہ فور آ اس کو میرے پاس لاؤ۔ چنا نجیہ عقاب آسان کی جانب اٹھا
اور ہوا ہے جا ملا اور دنیا کو اس طرح دیکھنے لگاجیے کوئی مخص اپنے سامنے کسی تھالی کو دیکھے۔ پھردا بنی اور بائیس جانب متوجہ ہوا تو ہدہ
کو یمن کی جانب جاتے ہوئے دیکھا تو عقاب نے اس کو جاکر پکڑ لیا۔ ہدہد نے اس سے کہا کہ میں اس ذات کے واسطے سے سوال کر تا
ہوں جس نے تہتے بھے پر قدرت وطاقت بخشی تو بھے پر رحم کر دی۔ عقاب نے جواب دیا کہ تیراناس ہو اللہ کے رسول سلیمان علیہ
السلام نے قسم کھائی ہے کہ وہ تھے سزا دیں جے یا تھے ذری کر دیں تے۔ پھر عقاب اس کو لے کر داپس ہوا تو راستہ میں گدھ اور دیگر
پرندوں کے لشکر طے۔ انہوں نے اس کو خوف دلایا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی دھم کی کی خبردی۔ ہدہ نے کہا جو میری تقدیر میں
کوئی واضح دلیل لے آیا تو نی جائے کہ اللہ کے نئی نہیں کیا۔ پرندوں نے جواب دیا کہ ہاں استثناء کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر
کوئی واضح دلیل لے آیا تو نی جائے گا۔ ہدہ نے کہا تو پھر نجات ہوگئی۔

پس جب ہدم حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو تواضعا اپنا سراٹھالیا اور اپنی دم و بازوؤں کو جھکالیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ تُوا پنی خدمت اور جگہ چھوڑ کر کمال چلا گیا تھا۔ میں بقیناً تجھے سخت سزادوں گایا ذرج کر دول گا۔ ہد ہدنے کمااے اللہ کے نبی! اس وقت کا خیال سیجئے جب اللہ کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں گے جس طرح آج میں آپ کے سامنے کھڑا ہوا۔ یہ من کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے رو تکٹے کھڑے ہوگئے اور بدن پر لرزہ طاری ہوگیا۔

عقاب کا شرعی تھم اعقاب کا کھاناحرام ہے کیونکہ یہ ذی مخلب ہے۔

عقاب کو مارناپندیدہ ہے یا نہیں؟اس میں اختلاف ہے۔ چنانچہ امام رافعی اور امام نووی نے فرمایا ہے کہ اس کامارناپندیدہ ہے اور شرح مہذب میں ہے کہ عقاب اس فتم میں شامل ہے کہ جن کامارناپندیدہ ہے۔ اور تاپندیدہ 'اور میں ہے کہ اس میں نفع ہیں ہے۔ اس کی تقدیق قاضی ابو الطب طبری نے فرمائی ہے اور میں میرے (علامہ دمیری) نزدیک معتد ہے۔ میمی ہے اور نقصان بھی ہے۔ اس کی تقدیق قاضی ابو الطب طبری نے فرمائی ہے اور میں میرے (علامہ دمیری) نزدیک معتد ہے۔ اللہ عرب میں چیزی دوری کو ظاہر کرنے کے لئے کہتے ہیں "اَمْنَعُ مِنْ عُقَابِ الْجَوِّ عَقَابِ الْجَوِّ عَقَابِ الْجَوِّ عَقَابِ الْجَوِّ عَقَابِ الْجَوِّ عَقَابِ اللّٰ عرب کی خارے عقاب ہے بھی زیادہ دور) ہے مثال عمرو بن عدی نے قصیر بن سعد کے بارے

میں زباء نامی عورت کے مشہور قصد میں بیان کیا ہے اور اس بارے میں ابن درید نے مقصورہ میں سے اشعار لکھے ہیں۔

واخترم الوضائح مِنْ دون التي املها سيف الحمام المنتضى ترجمه: اور مِس توثر تا بول ان تمام ركاوثول كوجو ميري راه مِس حاكل بوتي بين -

وقد سيما د عمرور اين الى مزين منتوع ومنفرد كتب پر مشتمل مفت آن لائن مكتب

ترجمہ: عمرائی معراح کو پہنچ گیااور استے اونی مقام کو پہنچا کہ وہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔
فاستنزل الزّباءَ قَسْرًا وَهِی مِنْ عُقَابِ لوح الحوا علی الْمُنْتَهِی تھے۔
ترجمہ: دباء نے اس کے عودج کو نزول میں بدل دیا اور خود زباء ان بلندیوں پر پینی جمال عمر کے قدم تک نہ پہنچ تھے۔
عقلب چو نکہ بہت بلندی پر پرواز کر تاہ اور کی کے ہاتھ نہیں آتا اس لئے شاعر نے اس کو "لوح المجو" سے تشبیہ دی ہے۔
لوح زمین و آسان کے مابین فضاء اور خلاکو کتے ہیں اور جَوَّ کے معنی بھی کی ہیں۔ یہ قصہ ابن ہشام اور ابن جو زی وغیرہ نے اس طرح بیان کیا ہے۔ باقدین کا خیال ہے کہ مور خین کے کلام کو ناقلین نے ایک وو مرے سے مخلط کر دیا ہے۔ جذبیہ ابرش نامی ہوشاہ ہے جس طرح بیان کیا ہے۔ باقدین کا خیال ہے کہ مور خین کے کلام کو ناقلین نے ایک وو مرے سے مخلط کر دیا ہے۔ جذبیہ ابرش نامی ہوشاہ ہے۔ جبرہ اور اس کے اطراف و جو انب کا سلطان تھا اور ساٹھ سال تک اس نے ان علاقوں پر حکومت کی ہے۔ یہی وہ پہلا باوشاہ ہے جس کے اپنے سامنے شع روش کر ائی اور جنگ میں منجنی نصب کر ائی۔ تمام معاصرین پر اس کا رعب و دبد ہو تھا۔ یہی وہ پہلا باوشاہ ہے جس کی پوری سرز مین عراق پر حکومت قام ہوئی۔ اس نے بلیج بن براء سے جنگ کی ' بلیج حضر کا حکم ان تھا اور روم و فارس کے مابین حدفاصل بتا ہوا تھا۔ یہ بلیج وہی باوشاہ ہے جس کاعدی بن زید نے اپنے اس قول میں ذکر کیا ہے۔ حضر کا حکم ان تھا ور میں جس کی بین در اس نے بیج بن براء سے جنگ کی ' بلیج حضر کا حکم ان تھا اور میں و در بر ہیں و قارس کے مابین حدفاصل بتا ہوا تھا۔ یہ بلیج وہی باوشاہ ہے جس کاعدی بن زید نے اپنے اس قول میں ذکر کیا ہے۔

وَاحو الحضر اذبنا واِذْ دَجْلَةٌ تُخبى اِلَيْهِ وَالْمَحَابُوْرُ تَرْجمہ: حضرنای مقام کاباد شاہ جس نے اس شرکو آباد کیا دجلہ نامی ندی شرسے نکلی اس ندی کو مر مرسے۔

شادَهٔ مَرِمرًا وَجُلَهٔ کَلِسًا فَلِلطَّلَيْ فِی فِرَاهُ وَکُورٌ ترجمہ:۔مضبوط کیااور اس پرسفیدی پھیری تو اب پرندے ندی کے کنارے ورخوں پر اپنے آشیانے بنانے گئے۔ لَمْ یَهَبُهُ ریب المنون وَبَادَ الْمُلُكُ عَنْهُ فَبَابُهٖ مَهْجُورٌ

سم یہب ریب مسوی وبت ترجمہ:۔ مگرانہیں بھی موت نے نہیں چھوڑا ملک جاتا رہااور محلات کے دروازے اب بند ہیں۔

جذیمہ نے ملیح کو قتل کر دیا اور اس کی لڑکی زباء کو چھوڑ دیا۔ وہ لڑکی روم چلی گئی۔ یہ لڑکی نمایت عقلند' عربی زبان کی ادیب' نمایت شیریں بیان شدید القوہ بلند وہمت تھی۔ کلبی کا بیان ہے کہ اس زمانہ میں کوئی عورت زباء سے زیادہ حسین و جمیل نہیں تھی۔ اس کا اصلی نام فارعہ تھا۔ اس کے بال اشنے لمبے تھے کہ جب یہ چلتی تھی تو اس کے بال زمین پر گھٹے تھے اور جب ان کو کھولتی تھی تو یورے بدن کو چھپالیتے تھے۔ ان بالوں کی ہی وجہ سے اس کانام زباء پڑگیا۔

پرسبری رہ پا کہ اس کے باپ کا قتل حضرت عینی علیہ السلام کی بعثت سے پہلے ہوا تھا۔ اس نے اپنی ہمت و محنت کے ذریعے لوگوں
کو جمع کیا اور مال صرف کیا اور اپنے باپ کی سلطنت واپس لے لی اور جذیمہ کو وہاں سے بھگا دیا اور اس نے دریائے فرات کے دونوں جانب مشرق و مغرب میں دوشہر آباد کئے اور ان دونوں کے درمیان فرات کے بنچ سے ایک سمرنگ بنائی اور جب و شمن کا خوف ہو تا تو اس میں جاکر محفوظ ہو جاتی۔ ابھی تک کسی مرد سے اس کا اختلاط نہیں ہوا تھا۔ اس لئے یہ دوشیزہ اور کنواری تھی۔ جذیمہ اور اس کے درمیان جنگ کے بعد مصالحت ہو گئی تھی۔ ایک بار جذیمہ کے دل میں اس کو پیغام نکاح دینے کا خیال آیا تو اس نے خصوص مشیروں کو طلب کیا تمام لوگ خاموش رہے۔ قصیر جو اس کا پچپا زاد بھائی تھا نمایت عظمند و ذہین تھا اور جذیمہ کاوزیر خزانہ اور معالمات میں اس کا معتمد تھا۔ اس نے کما اے بادشاہ! اللہ آپ کو بری چیزوں سے محفوظ رکھے۔ زباء ایک الی عورت ہے جو مردوں سے علیمہ و رہی۔ للذا وہ دوشیزہ اور کنواری ہے۔ اس کو مال میں کوئی رغبت ہے نہ جمال میں 'اور آپ کے ذمہ عورت ہے جو مردوں سے علیمہ و رہی۔ للذا وہ دوشیزہ اور کنواری ہے۔ اس کو مال میں کوئی رغبت ہے نہ جمال میں 'اور آپ کے ذمہ

اس کا خون بہا ہے اور اس نے آپ کو مصلی اور خوف کی وجہ سے چھوڑ رکھا ہے حالانکہ اس کے قلب میں حسد اس طرح چھپا ہوا ہے جس طرح بیخر میں آگ پوشیدہ ہوتی ہے کہ اگر آپ اس کو رگڑیں تو وہ ظاہر ہو جائے گی اور اگر آپ اس کو چھوڑ دیں تو پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ شنرادیوں میں آپ کا کفوء موجود ہے اور ان سے رشتہ کرنے میں نفع ہے اور اللہ رب العزت نے آپ کو ان چیزوں کی طبع سے رفیع بنایا ہے جو آپ کی شایانِ شان نہیں ہیں۔ نیز اللہ نے آپ کو رفیع الشان بنایا ہے۔ آپ سے بلند مرتبہ کوئی شخص نہیں ہے۔ فرکورہ بالا تفصیل ابن جو زی وغیرہ کے بیان کے مطابق ہے۔

شارح "دربدید" ابن ہشام وغیرہ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ زباء نے خود پغامِ نکاح دیا تھا اور اپنے آپ کو پیش کیا تھا تاکہ جذیمہ کے ملک میں شامل کر سکے۔ زباء کے اس پغام کے بارے میں مشورہ کے لئے جذیمہ نے اپنے مشیروں کا اجلاس طلب کیا۔ تمام مشیروں نے اس کی تصویب کی گر صرف قصیر نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ اے بادشاہ! یہ دھو کہ اور فریب ہے۔ لیکن جذیمہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کہا۔ یہ قصیر حقیقت میں بہت قد نہیں تھا بلکہ اس کانام بی قصیر تھا۔

ابن الجوزی کتے ہیں کہ شاہ جذیرہ نے تصیر کی رائے سن کر کہا کہ اے قصیرالرائے تُونے جو پچھ کہا وہ اپنی جگہ ہے لیکن میرا
دل اس کو قبول نہیں کر تا بلکہ میرا دل ذباء کا خواہال اور مشاق ہے اور ہر ہخس کی تقدیر معین ہے جس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔
اس کے بعد شاہ جذیرہ نے ایک پیغام رسال کو روانہ کیا اور اس سے کہا کہ ذباء کی رائے معلوم کرو کہ وہ میرے بارے میں کیا رائے
محق ہے؟ شاہ جذیرہ کا پیغام رسال ذباء کے پاس آیا۔ جب زباء نے جذیرہ کا پیغام سانو قاصد سے کہا کہ میں آپ کے اور اس پیغام
کے استقبال کے لئے جو آپ لائے ہیں اپنی آئے تھیں بچھاتا چاہتی ہوں۔ اس طرح سے ذباء نے بہت رغبت اور مسرت کا اظہار کیا اور
قاصد کا بہت اعزاز و اکر ام کیا اور کہا کہ میں خود اس بات کی متفی تھی۔ لیکن اس خوف سے کہ میں شاہ جذیرہ کی نوء نہیں ہول
پیغام دینے سے اعراض کرتی رہی ہوں۔ کیونکہ شاہ کا مرتبہ بچھ سے بلند ہے اور میرا رتبہ شاہ سے کمترہے۔ میں آپ کے پیغام کو بسرو
پیغام دینے سے اعراض کرتی رہی ہوں۔ کیونکہ شاہ کا مرتبہ بچھ سے بلند ہے اور میرا رتبہ شاہ سے کمترہے۔ میں آپ کے پیغام کو بسرو
ہوتی۔ ذباء نے اس پیغام رسال کے ذریعہ شاہ جذیرہ کے لئے ہوایا میں برے قبتی غلام 'باندیاں ' ہتھیار' ذرہیں اور بہت سارے
ہوتی۔ ذباء نے اس پیغام رسال کے ذریعہ شاہ جذیرہ ایک میں برے قبتی غلام 'باندیاں ' ہتھیار' ذرہیں اور بہت سارے
اموال اونٹ بکریاں وغیرہ اور بیش بہالباس وسامان جو اجرروانہ کے۔

اموال اوت جریال و جرواور بین بها بال و حمائ بوابر اردائه ہے۔
جب یہ قاصد شاہ جذیمہ کے پاس آیا اور شاہ جذیمہ نے زباء کے جواب کو سنا اور اس کے جران کن لطف و کرم کو دیکھا تو بہت کوش ہوا اور یہ سمجھا کہ یہ سب کچھ زباء نے میری محبت میں کیا ہے۔ بعد ازال نور آ اپنے خواص و و زراء کو ساتھ لے کر روانہ ہو گیا جن میں جذیمہ کا و ذیر خزانہ تھیر بھی تھا۔ اپنے چیچے سلطنت کی انجام وہی کے لئے عمرو بن عدی کخی کو اپنا نائب بنایا۔ خاندانِ تم میں بادشاہ بننے والا یہ پہلا فخص تھا۔ اس کی سلطنت کی انجام وہی عمرو بن عدی ہے جس کو بحیبن میں جنات اٹھا کر لے گئے تھے بادشاہ بننے والا یہ پہلا فخص تھا۔ اس کی سلطنت ۱۲۰ برس رہی۔ یہ وہی عمرو بن عدی ہے جس کو بحیبن میں جنات اٹھا کر لے گئے تھے اور پھر جوان ہو جانے کے بعد چھوڑ ویا تھا۔ جنات سے رہائی پانے کے بعد اس کی والدہ نے اس کو سونے کا ایک ہار پہنا کر اس کے ماموں شاہ جذیمہ سے ملاقات کے لئے بھیجا۔ جذیمہ نے اس کے گلے میں ہار اور اس کے چرے پر ڈاڑھی دیکھ کر کما کہ عمرو تو تو جوان ہو گیا۔ ابن بشام کی رائے میں عدی کی حکومت ۱۸ سال رہی۔

آگے ابن الجوزی لکھتے ہیں کہ شاہ جذیمہ عمروبن عدی کو نائب بناکر روانہ ہو گیا اور شرفرات پر واقع ذباء کے نیفہ نای شربینی گیا۔ وہاں اس نے قیام کیا اور شکار کر کے کھایا اور شراب بی - بعد ازال دوبارہ اپنے رفقاء سے مشورہ کیا۔ بوری قوم نے سکوت اختیار محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا۔ گر قصیرنے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ اے بادشاہ ہرعزم جزم سے موید نہیں ہوا کر تا اس لئے آپ جہاں بھی ہوں بے مقصد اور فضول باتول پر بھروسہ مت میجے اور رائے کے مقابلہ میں خواہشات کو نہ لائے کیونکہ اس طرح رائے فاسد ہو جائے گی۔ میر مفتلکوسن کر جذبیمہ حاضرین کی جانب متوجہ ہوا اور کہا کہ تم لوگوں کی اس بارے میں جو بھی رائے ہو اس کو ظاہر کرو کیونکہ میری

رائے بھی جماعت کے ساتھ ہے جوتم بہتر سمجھووی درست ہے۔ قصیرنے کہا۔ اَزی اَلْقَدَرُ یُسَابق المحذر- (میرے خیال میں قدر

حذرے سبقت کر جائے گی) اور قصیر کی بات نہیں مانی جائے گی۔ قصیر کایہ قول کماوت بن گیا۔ اس کے بعد جذیمہ روانہ ہو گیااور جب زباء کے شہر کے قریب پنچاتو زباء کے پاس اپنی آمد کی اطلاع کرائی- زباءنے اس کی آمد کی خبرس کر بردی مسرت اور خوشی کااظهار کیااور جذیمہ کے پاس کھانے پینے کاسامان بھیجااور اپنے لشکرو خواص وعوام سے مخاطب

ہو کر کہا کہ اپنے سروار اور اپنے ملک کے بادشاہ کا استقبال کرو۔ جب قاصد زباء کا جواب لے کر جذیمہ کے پاس پہنچا اور اس کے

سامنے زباء کی رغبت ومسرت کا تذکرہ کیاتووہ بہت خوش ہوا۔جب جذیمہ نے آگے بردھنے کاارادہ کیاتو پھر تھیر کو طلب کیااور پوچھا کہ کیا تُوایی رائے پر قائم ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ہاں بلکہ میری بھیرت اور زیادہ ہو گئ ہے اور کیا آپ بھی اپنے ارادہ پر قائم

بين؟ جذيمه نے جواب ديا كم بال كيونكم ميرا شوق اور براھ كيا ہے- قصير نے كما- "لَيْسَ الدَّهُو بِصَاحِب لِمَنْ لَم ينظو في العواقب" (جو مخض عواقب اور نتائج پرغور نه کرے زمانه اس کاساتھی شیں ہے) قصیر کا یہ قول بھی ضرب المثل بن گیا۔ اس کے بعد قصیرنے کہا کہ فوت ہونے سے قبل معاملہ کا تدارک ممکن ہے اور بادشاہ کے ہاتھ میں ابھی معاملہ ہے۔ اس لئے اس کا تدارک

ممكن ہے-اے بادشاہ! أكرتم كويد اعماد ہے كہ تم حكومت و سلطنت كے مالك خاندان اور اعوام والے ہو تو يقين سيجئے كه آپ نے اپی سلطنت سے ہاتھ تھینج لیا ہے اور آپ اپنے خاندان و معاونین سے جدا ہو گئے ہیں اور آپ نے اپنے آپ کو ایسے فخص کے قبضہ میں دے دیا ہے جس کے مکرو فریب سے آپ محفوظ و مامون نہیں ہیں۔ پس آگر آپ سے اقدام کرنے والے ہیں اور اپنی خواہشات کی ا تباع كرنے والے بيں تو ياد ركھئے كه كل كو زباءكى قوم آپ كو قطار در قطار ملے گى اور آپ كے استقبال كے لئے دو صف بناكر كھرى

موجائے گی-اورجب آپان کے درمیان میں پہنچ جائیں گے تووہ آپ کو ہر طرف سے گھرکر آپ پر جملہ کریں گے۔ بروایت ابن جوزی پھر قصیر عمروبن عدی کے یمال سے بھاگ کر زباء کے پاس پہنچا۔ زباء نے اس سے آنے کی وجہ دریافت کی۔

اس نے جواب دیا کہ عمرونے اپنے چھاکے قتل کا الزام میرے سرتھوپ دیا ہے کہ میں نے اس کو آپ کے پاس آنے کامشورہ دیا تھا اور ناک کان کاٹ کر مجھے قتل کی دھمکی دی۔ مجھے اپنی جان کاخوف ہوا تو میں آپ سے امن طلب کرنے کے لئے وہاں سے بھاگ آیا

زباء نے سے سن کر قصیر کو خوش آمدید کھا اور بہت ہی اعزاز واکرام کیا۔ وہ عرصہ تک اس کے پاس رہااور موقع تلاش کر تارہا۔

اس نے ملکہ کے ساتھ اس قدر احسانات کئے اور اتنی وفاداری کا ثبوت دیا کہ وہ اس کی گرویدہ ہو گئی۔ کئی مرتبہ وہ عراق جاکر اس کے لئے بہت ساسلان از قتم جوا ہرات و رکیٹی لباس وغیرہ لے کر آیا۔ اس دوران وہ اس سرنگ ہے بھی واقف ہو گیا تھا جس کے اوپر

ملکہ کا محل تھااور جو درمائے فرات کے نیچے کو جا رہی تھی۔ ایک مرتبہ جب ملکہ نے اپنے کسی دسممن پرچڑھائی کرنے کاارادہ کیااور قصیرے فراہمی سلمان کی استدعا کی تو اس کو اپنا منشاء پورا کرنے کا خوب موقع مل گیا۔ چنانچہ وہ عمرو کے پاس پہنچااور اس سے تمام واقعہ بیان کیا۔ عمرومعہ لشکر کے دوڑ پڑا۔ تھیر قافلہ ہے آگے تھاجب وہ زباء کے پاس آیا تو اس سے کہا کھڑی ہواور قافلہ کی طرف

نگاہ کر۔ زیاء اپنے محل کی چھت پر چڑھی۔ اس نے دیکھا کہ قافلہ آدمیوں ادر سامان سے بھرا ہوا ہے۔ پھراس نے بیر اشعار پڑھے۔ ماللجمال مشيها روثيدا اجندا يحملن ام حديدًا ترجمہ: اونٹوں کو کیا ہوا کہ ان کی چال سبک نہیں رہی کیاان پر فوجیس سوار ہیں یا وہ ہتھیاروں کے بوجھ سے دبے ہوئے

امصر فانا باردا شديدًا ام الرجال جثما قعودًا ترجمہ: یا شدید سردی نے ان کے پیروں کو سن کر دیا یا خود سوار بھی حوصلہ ہار کر اکڑوں بیٹھ گئے۔

تصیرنے عمروسے زباء اور اس کی سرنگ کے متعلق سب پچھ بیان کر دیا تھا۔ قافلہ شہر میں داخل ہوا تو زباء پہلے تو یہی سمجھی کہ سیر قصیر کی امدادی فوج ہے۔ گرجب فوج محل کے اندر داخل ہوگئی تو عمرو کو ان اوصاف سے جو قصیرنے اس سے بیان کئے تھے 'پیچانا تو

اس کو قصیر کی غداری اور سازش کالیتین آیا۔اس کے ہاتھ میں ایک زہر آلود انگشتری تھی۔ قبل اس کے کہ وہ وشمنوں کے ہاتھوں مر فقار ہو کر ذات کی موت مرے اس نے الگو تھی چوس لی اور مرگئی-(انتی)

بقول ابن جرير طبري زباء كانام نائله ہے- ابن جرير في اس شعرے استدلال كيا ہے

القديم اتعرف منزلا بين النقاء وبين ممر نائله ترجمہ:۔ کیاتم وہ مقام جانتے ہو جو مقام نقع اور ناکلہ کے قدیم گذرگاہ کے درمیان ہے۔

اور بقول ابن درید میسون 'ہے اور بقول ابن بشام وابن جوزی 'فارعہ 'ہے۔

ضرب الامثال اسمع من فرخ عقاب عقاب كر يجدس زياده سننه والإ-

اعز من عقاب الجو-فضامي ارت والع عقاب سے بھى زياده بلند-

این زہرنے تھیم ارسطاطالیس سے نقل کیا ہے کہ عقاب ایک سال میں چیل ہوجاتی ہے اور چیل عقاب بن جاتی ہے- ہر عجیب اسل اولتی بدلتی رہتی ہے-

خواص اصاحب عین الخواص نے عطار دین محمد نقل کیا ہے کہ عقاب ایلوے سے بھا گتا ہے اور اس کی بوسو تھے لے تواس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ عقاب کے پرول کی گھر میں دھونی دینے سے گھر کے سانپ مرجاتے ہیں- بقول قزو بی آگر

عقاب کا پتہ بطور سرمہ آنکھ میں لگایا جائے تو آنکھ کے دھندلے بن اور نزول الماء کو ختم کر دیتا ہے۔

جو مخص دشمنوں سے برسر پیکار ہواس کے لئے عقاب کاخواب میں دیکھنا فتح مندی کی علامت ہے۔ کیونکہ وہ رسول اللہ ملی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تھا۔ جس کے پاس عقاب اترا اس کے لئے سزاکی علامت ہے۔ جو مخص دیکھے کہ وہ چیل یا

عقاب کا مالک ہو گیا تو اس کوغلبہ و نصرت حاصل ہو گی اور طویل عمریائے گا۔ اگر خواب دیکھنے والا محنت و مشقت کرنے والا ہے تو لوگوں سے الگ ہو کر زندگی گزارے گا۔ آگر دیکھنے والا بادشاہ ہے تو دشمنوں سے صلح کرے گا۔ ان کے شراور مکاری سے محفوظ رہے

گاور دشمنوں کے مال وہتصیار ہے اس کو نفع حاصل ہو گا۔ اس لئے کہ عقاب کے پر تیر بھی ہیں اور مال بھی۔ اور بقول ابن المقمری چھوٹے پر اولاد زنا ہیں۔ بقول مقدی جس نے عقاب کو دیکھا کہ وہ اس کو اپنے پنج سے مار رہا ہے تو اس کے مال میں سخت حالات

آئیں گے اور جس نے عقاب کا گوشت خواب میں کھایا تو یہ لالج کی علامت ہے۔ بسااو قات عقاب کو دیکھنے سے جنگجو آدمی مراد ہو تا ہے جس کو قریب اور بعید میں بناہ نہ ملے۔ اگر عقاب کو کسی سطح پر اگھر کے اوپر یا کسی کمرہ پر دیکھا گیاتو اس سے مراد ملک الموت ہے۔ جو محض خواب میں عقاب پر سوار ہو گیا اور خواب دیکھنے والا فقیر تھاتو اس کو مال ملے گا۔ اور اگر مالدار تھایا بردے لوگوں میں سے تھاتو موت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ دور قدیم میں وفات شدہ مالدار لوگوں کی تصویریں عقاب کی صورت پر بناتے تھے۔

## العقرب

(کژدم. پچو) ند کرومونٹ کے لئے بید لفظ مشترک ہے۔ بعض او قات مؤنث کو عقربہ 'عقرباء کہتے ہیں۔ اس کی جمع عقارب اور تفغیر عقیرب آتی ہے۔ جیسے زینب کی تفغیر زمینب آتی ہے۔ اس کی کنیت ام عربط اور ام ساہرہ ہے۔ فارسی میں اس کانام رشک ہے۔

پچو ساہ 'سبز اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ تینوں قسمیں مملک ہیں لیکن سب سے زیادہ مملک سبز رنگ کا ہوتا ہے اس کی طبیعت مائیہ ہوتی ہے۔ بچ بہت دیتا ہے۔ مجھلی اور گوہ سے زیادہ مشابہ ہے۔ ہرے بچھو کے متعلق عام طور پر لوگوں کا گمان ہے کہ جب اس کی مادہ حالمہ ہوتی ہے تو بچہ کی ولادت اس کی مال کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔ کیونکہ جب بچ بیٹ کے اندر پورے ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی مال کا بیٹ کھا کر چاک کر دیتے ہیں اور باہر نکل آتے ہیں اور مال مرجاتی ہے لیکن جاحظ جو ایک مشہور ماہر حیوانات ہیں ان کو اس قول سے انفان نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جھے سے ایک قائل وثوق نے بیان کیا کہ میں نے ایک بچھو کو اپنے منہ سے بچے دیتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ بھی دیکھا ہے کہ وہ اپنے بچول کو کمر پر چڑھائے ہوئے پھرتی تھی۔ یہ بچے جول کے برابر تھے جو بہت تیزی سے دوڑتے پھررہے ہے۔ مؤلف کی رائے میں جاحظ کا قول ورست ہے۔ پچھو دورانِ حمل بہت تیز مزاج ہو جاتی ہے۔ پچھو کے اندر یہ عجیب بات ہے کہ وہ نہ مردہ کو کا ناہے نہ سوئے ہوئے کہ وہ نہ مردہ کو کا ناہے نہ سوئے کہ وہ تو تھی گھو کے آٹھ ٹا نگیں ہوتی ہیں اور اس کی آٹھ پشت پر ہوتی ہے۔ پچھو کے اندر یہ عجیب بات ہے کہ وہ نہ مردہ کو کا ناہ ہو نہ سوئے ہوئی کو تاو قتیکہ سویا ہوا آدمی ہاتھ پیرنہ ہلائے۔

بچھو ضفاء (گہریلا) کیڑے ہے بہت میل جول رکھتاہے۔ بسااو قات اس کے کا ٹنے سے سانپ بھی مرجاتا ہے۔ حکیم قزوینی نے اپنی کتاب میں لکھاہے کہ جب بچھو سانپ کے کاٹ لیتا ہے تو اگر بچھو اس کے ہاتھ لگ گیااور اس نے اس کو کھالیا تو سانپ پچ جاتا ہے ورنہ مرجاتا ہے۔ چنانچہ فضیہہ عمارۃ الیمنی نے بھی اپنے ان اشعار میں قزوینی کے اس قول کی تائید کی ہے۔

اذالم یسالمک الزماں فحارب وباعد اذا لم تنتفع بالاقارب ترجمہ:۔ اگر زمانہ تیرے موافق نہ ہو تواسے جنگ کر اور آگر اقارب سے نفع نہ پہنچ توان سے دوری اختیار کر۔ ولا تحتقر کید الضعیف فربما تموت الا فاعی من سموم العقارب ترجمہ:۔ اور کمزور کے داؤں کو حقیرمت سمجھ کیونکہ افاعی (انتمائی زہر یلے سانپ) بااوقات بچھو کے زہرسے مرجاتے

بي-

فقد هد قدما عوش بلقیس هدهد و حرب فار قبل ذاسد مأرب ترجمہ:۔ بلقیس نے ہر ہر جانور کو گم کر دیا اور چوہے نے محارب کے بند کو توڑ دیا۔

انا

اذا کان رأس المال عموک فاحتوز علیه من الانفاق فی غیر واجب ترجمہ: جب تمهارااصل سرمایہ عمری ہے تواس اپنی زندگی کوناپندیدہ چیزوں پس ضائع نہ کرو-

فلبین اختلاف اللیل والصبح معوی یکر علینا جینه بالعجائب ترجمہ:۔ صبح وشام کے انقلابات بمہ دم ہمارے سامنے ہیں اوریہ انقلابات عجائب کا ایک وفتر ہمارے سامنے کھولتے ہیں۔ رأیت علی صحرة عقربا وقف جعلت ضربها دیدنا ترجمہ:۔ میں نے ایک خت پھر رایک پچود یکھا کہ وہ اپن عادت کے موافق اس پر ڈنک مار رہاتھا۔

فقلت لها انها صحرة وطبعك من طبعها الينا

ترجمہ: میں نے اس سے کما کہ یہ توایک چٹان ہے اور تیرا مزاج اس کے مزاج سے بہت نرم ہے۔ ترجمہ: میں نے اس سے کما کہ یہ توایک چٹان ہے اور تیرا مزاج اس کے مزاج سے بہت نرم ہے۔

فقالت صدقت ولکننی ارید اعرفها من انا ترجمہ:۔یہ س کر بچھو بولا کہ آپ کا فرمانا صحیح ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ اس کو یہ بتادوں کہ میں کون ہوں۔

بچھو میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب وہ کسی انسان کو کاٹ لیتا ہے تو وہ اس طرح بھاً گتا ہے جیسے کوئی مجرم سزا کے ڈرسے بھاگا یہ بھندل جاجۂ 'وہ سری عجب بات یہ ہے کہ وہ تیر نہیں سکا اور اگر اس کو مانی میں ڈال دیا جائے تو وہ حرکت نہیں کرے گا

بھاگتا ہے۔ بفول جاحظ' دو سری عجیب بات سے سے کہ وہ تیر نہیں سکتا اور اگر اس کو پانی میں ڈال دیا جائے تو وہ حرکت نہیں کرے گا خواہ پانی ٹھسرا ہوا ہو یا بہتا ہوا ہو۔

بچھو کو نڈی کھانے کابہت شوق ہے۔ جب ٹڈیاں آتی ہیں تو وہ ان کو کھانے کے لئے اپنے سوراخ سے نکل پڑتا ہے۔ چنانچہ بچھو کو پکڑنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ ایک ٹڈی پکڑ کر کسی لکڑی میں پھنسادی جائے۔ پھروہ لکڑی بچھو کے سوراخ میں ڈال دی جائے۔ ٹڈی کو دیکھتے ہی وہ اس کو چمٹ جائے گا۔ پھراس لکڑی کو تھنچ لیا جائے۔ ساتھ میں بچھو بھی تھنچا چلا آئے گا۔ دو سری ترکیب اس کے

نڈی کو دیکھتے ہی وہ اس کو چھٹ جائے گا۔ چراس کنڑی کو سیج کیا جائے۔ ساتھ یں چکو ہی ۔ پیا چوا اے 8- دو سری کریب پکونے کی ہے ہے کہ کروث(گندنا)اس کے سوراخ میں داخل کرکے نکال لیا جائے بچھو بھی اس کے ساتھ ساتھ چلا آوے گا-''

بعض او قات بچھو پھریا وُھلے پر وُنگ مار تاہے-اس بارے میں کسی شاعرنے خوب کہاہے<sup>۔</sup>

رأیت علمی صنحرہ عقربا وقد جعلت ضربھا دیدنا ترجمہ: میں نے ایک سخت پھر پر ایک مجھو دیکھا کہ وہ اپنی عادت کے موافق اس پر ڈنک مار رہاتھا۔

فقلت لها انها صخرة وطبعک من طبعها الينا ترجمہ: میں نے اس سے کما کہ بیہ توایک چٹان ہے اور تیرا مزاج اس کے مزاج سے بہت نرم ہے۔

منادیل عزال کے اور میں منافظ من اللہ اعرفها من فقالت صدقت ولکننی اللہ اعرفها من

ترجمہ: یہ سن کر بچھو بولا کہ آپ کا فرماناصیح ہے مگر میں جاہتا ہوں کہ اس کو بیہ بتا دوں کہ میں کون ہوں-عرب میں میں میں کا ایک ہونے کا فرمانا صحیح ہے مگر میں جاہتا ہوں کہ اس کو بیہ بتا دوں کہ میں کون ہوں-

جان ہے مار ڈالنے والے پچھو دو جگہ لینی شمر زور اور عسکر مسکر میں پائے جاتے ہیں۔ یہ دوڑ کر ڈنک مارتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں۔ بعض او قات ان کے ملسوع (کاٹے ہوئے) کا گوشت بکھرجا تا ہے اس میں لغفن (سڑن) پیدا ہو جاتی ہے اور لئک جاتا ہے۔ لغفن اس قدر کہ کوئی محض بغیر ناک بند کئے اس کے قریب نہیں جاسکتا۔ لطف سے ہے کہ صغیرالجث ہونے کے باوجود اونٹ اور ہاتھی تک کو بھی ڈینے کے بعد بغیرمارے نہیں چھوڑتا۔ بچھو کی ایک قتم اڑنے والی ہے۔ جاحظ اور قزونی کا کہنا ہے کہ غالبا یہ وہی بچھو ہے جس کا

کاٹا ہوا نہیں بچتا۔ رافعی و عبادی کا بیان ہے کہ شہر تعیین میں جہاں پہ اڑنے والا بچھو ہو تا ہے۔ چیونٹیوں کی بیچ درست مانی گئی ہے۔ کیونکہ چیو نٹیاں اس کچھو کے علاج میں کام آتی ہیں اس کامزید بیاں چیونٹیوں کے باب میں آئے گا۔شہر تصیبن کے زہر ملیے کچھوؤل کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ وہ شہرزور سے ہی آئے ہیں۔ ایک بادشاہ نے شہر نصیبن کا محاصرہ کیا۔ وہاں کے بادشاہ نے زندہ بچھو پکژوا کر اور ان کو سخت کو ژول میں بھر کر بذریعہ منجنق دشمنوں کی فوج میں پھٹکوا دیا۔

جاحظ نے لکھا ہے کہ نصرین تجاج سلمی کے گھر میں بچھو رہتے تھے جو کاٹ کر مار ڈالتے تھے۔ان کے یمال کوئی مہمان آیا۔جب وہ قضائے حاجت کے لئے بیٹھاتو بچھو نے اس کی شرمگاہ میں کاٹ لیا۔ نصربن حجاج کو جب خبر ہوئی تو وہ مہمان کے پاس آئے اور کہنے

ودارى اذا نام سكانها أقام الحدود بها العقرب ترجمہ:۔ جب میرے گھروالے (نمازے عافل ہو کر) سوجاتے ہیں تو بچھوان پر حد شرعی جاری کر تا ہے۔ یہ اذا غفل الناس عن دينهم فان عقاربها تضرب ترجمہ:۔ جب لوگ اپنے دین سے غافل ہو جاتے ہیں تو بچھو اپنے ڈ نگوں کی ضرب لگاتے ہیں-فلا تامنن سرى عقرب بليل اذا اذنب المذنب ترجمہ: جب کسی گنامگارے کوئی گناہ سرزد ہو تاہے تو رات کے وقت بچھو کے چلنے سے مامون نہ ہو-پھروہ اپنے گھرکے چاروں طرف گھوہے اور کینے لگے کہ ان بچھو کو اسود سالخ ( کینچلی دار سیاہ ناگ) سے زہر پہنچتا ہے۔ چنانچہ گھر میں ایک خاص جگہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس کو کھودا جائے۔ جب وہ جگہ کھودی گئی تو وہاں پر کالے ناگ کا ایک جو ڑا میشا پایا گیا۔

حديث ميں جھو كاذكر:

"ابن ماجةً نے حضرت ابو رافع رضی الله عند سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے نماز پڑھتے ہوئے ایک

حضرت عائشہ رضی الله عنهاہے روایت ہے کہ:

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے بچھونے کاٹ لیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ مچھو پر لعنت فرمائے کہ وہ نہ نمازی کو چھوڑ تا ہے اور نہ غیرنمازی کو 'لہٰذا اس کو حل اور حرم میں جہاں پاؤ مار ڈالو''- (ابن ماجہٌ)

احادیث میں بچھوکے کا شنے کاعلاج صرت علی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے ایک مرتبہ بچھونے کاٹ لیا تھاتو آپ نے نمازے فارغ ہونے کے بعد فرمایا:

"الله بچھو پر لعنت بھیجے کہ وہ کسی نمازی یاغیرنمازی 'نبی یاغیرنی کو کاٹے بغیر نہیں چھوڑ تا"۔

اور آپ نے جو تا لے کراس کو مار ڈالا۔ پھر آپ نے پانی اور نمک منگا کراس کائے کی جگہ پر ملااور قُلْ هُوَ الله احدو معو ذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنها ہے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائمیں پاؤل کے انگوشی میں مچھونے کاٹ لیا تو آپ نے فرمایا "کہ وہ سفید چیز لاؤجو آئے میں ڈالی جاتی ہے (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) کہ ہم نمک

لے گئے۔ آپ نے اس کو ہھلی پر رکھ کر تین مرتبہ چاٹا اور باقی کو کاٹے ہوئے پر رکھ دیا جس سے درو کو سکون ہو گیا"۔ (عوارف المعارف)

حکایت کے لئے دریائے نیل پنچا۔ یکا یک سامنے سے ایک بہت بڑا کچھو آٹا ہوا نظر پڑا ہیں اس کو و کھے کر ڈرگیااور اس کے شرسے محفوظ رہنے کے لئے دریائے نیل پنچا۔ یکا یک سامنے سے ایک بہت بڑا کچھو آٹا ہوا نظر پڑا ہیں اس کو و کھے کر ڈرگیااور اس کے شرسے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالی سے استعادہ کرنے لگا۔ وہ بچھو جب دریا کے کنارے پر پنچاتو پانی ہیں سے ایک مینڈک نکلااور بچھو کو اپنی پشت پر سوار کرکے دریا کے دو سرے کنارہ کی طرف تیر تا ہوا چل دیا اور ہیں بھی ایک تمبند باندھ کر دریا ہیں اتر گیااور جب تک بچھو دریا کے دو سرے کنارہ پر پنچا ہیں برابر اس کو ویکھا رہا۔ جب مینڈک بچھو کو لے کر دریا کے کنارہ پنچاتو بچھونے مینڈک کی پشت سے اتر کر جلد جلد چلنا شروع کر دیا اور ہیں بھی اس کے بچھے ہو لیا۔ چلتے چلتے ایک بہت گھنے سایہ دار درخت کے پاس پنچا۔ اس درخت کے پیچھے ایک سفید امرد لڑکا سور ہا تھا اور شراب کے نشہ ہیں چور تھا۔ میں نے یہ و کھے کر لاحول پڑھی اور ول میں کہنے لگا کہ درخت کے پیچھے ایک سفید امرد لڑکا سور ہا تھا اور شراب کے نشہ ہیں چور تھا۔ میں نے یہ و کھے کر لاحول پڑھی اور ول میں کہنے لگا کہ شاید اس کو کا لیے گی وجہ سے پچھو بمال آیا ہو۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ دفتا آیک اثر دھا سامنے سے لڑے کو ڈینے کے لئے آٹا ہوا وکھ اور جھال ویا۔ پھو اڈد ہے کو دیکھتے ہی اس کے مربی لیٹ گیااور اس کو مار ڈالا۔ اس کے بعد بچھو مینڈک کی پشت پر سوار ہو کر جمال سے آیا تھا وہال لوٹ گیا۔ حضرت ذوالنون فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ دیکھ کریک گئت میری ذبان سے یہ اشعار جاری ہو گئے۔

سے آیا ھا وہاں توٹ لیا۔ عظرت دوا تون فرمائے ہیں لدیہ واقعہ دمیھ کریک حت میری زبان سے یہ استعار جاری ہو گئے ہے یَا رَاقَدًا وَالْجلیل یَحْفَظُلْهٔ مِنْ کُلِّ سُوْء یَکُوْنُ فِی الظَّلم

ترجمہ:۔ اے سونے والے تُوتوسور ہاہے اور خدا تاریکی میں ہونے والی ہربرائی سے حفاظت کر رہاہے۔

كَيْفَ تَنَامُ الْعُيُونُ عَنْ مَلِكِ تَاتِيكَ مِنْهُ فَوَائد النعم ترجمد: للذاالي بادشاه عجس الحجى المجهى المحمى المحمى

حضرت ذوالنونٌ کابیه کلام من کر لڑکا جاگ اٹھا آپ نے اس کو بچھو کا پورا ماجرا سنایا۔ بیر من کروہ سخت متاثر ہوا اور توبہ کی۔

تحصرت ذوالنون کابیہ قلام من کر کر کاجات اٹھا آپ کے اس کو پھو کا پورا ما جرا سنایا۔ نیہ من کروہ حت متاکر ہوا اور لوبہ کی۔ حضرت ذوالنون مصری گانام توبان بن ابراہیم اور بقول بعض فیض بن ابراہیم تھا۔ آپ کے حکیمانہ کلام کا پچھ حصہ یہ ہے:

سے نفرت کی جائے اور حق تعالیٰ کی رضا کو طلب کیا جائے اور جو چیز مرضاۃ رب میں حائل ہو اس کو ترک کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں کسی ملامت کی پرواہ نہ کی جائے۔

آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ عارف باللہ ہمیشہ فخراور فقر کے درمیان رہتا ہے۔ حق تعالیٰ کا ذکر باعث فخر ہے اپنا تذکرہ باعث فقر

مندرجہ ذیل آدمی عقلاء کی جماعت سے خارج ہیں:۔

(۱) جو مخص دنیوی معاملات میں کو مشش کرے اور اُنٹروی معاملات میں تعافل کرے۔

(r) علم وبردباری کی جگه حماقت کااظهار کرے-

(m) تواضع کی جگه تکبرکو اختیار کرنے والا-

(٣) تقوى كو فراموش كرف والا-

(۵) کسی کاحق غصب کرنے والا-

(٢) عقلاء كي مرغوبات سے اجتناب كرنے والا اور عقلاء كي مرغوبات ميں مشغول ہونے والا-

(2) اینے متعلق غیرے انصاف طلب کرنے والا-

(٨) حق تعالى كى اطاعت كے او قات ميں اس كو بھولنے والا-

(٩) وہ فخص جس نے علم حاصل کیا شرت کی وجہ سے اور پھراس علم کے مقابلہ میں اپنے ہوائے نفس کو ترجیح دی-

(۱۰) حق تعالی کے شکرسے غافل ہونے والا-

(H) این و مثمن لیعنی تفس سے مجاہدہ کرنے سے عاجز ہونے والا-

اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی معاف فرمائے 'کلام کاسلسلہ جب چاتا ہے دراز ہو جاتا ہے جب اس کو ختم نہ کیا جائے توختم نہیں ہو سکتا-

امام ابو الفرج ابن جوزی فرماتے ہیں کہ آپ کا وطن اصلی لوبہ تھا۔ آپ اس خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کا پیشہ کنوال صاف کرنے کا تھا۔ آپ توجہ سے مصر منتقل ہو گئے اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ ذوالنون آپ کالقب تھا۔ امام ابو القاسم القشيري کھتے ہیں کہ آپ اپنے ہم مشرب لوگوں پر فوقیت رکھتے اور علم ورع ادب کے اعتبار سے بگانہ روز گار تھے۔ آپ کی وفات مقام جیز ہ

میں ہوئی جب کہ ماہ ذی تعدہ کی دو راتیں گزر چکی تھیں اور قرافة الصغری میں مدفون ہوئے۔ حصرت معروف کرخی کانام ابن القیس الکرخی تھا۔ آپ مقبولیت دعا کے لئے مشہور تھے۔ اہل بغداد آپ کی قبر کے پاس بارش

کے لئے اللہ تعالی سے دعامانگاکرتے تھے اور کماکرتے تھے کہ آپ کی قبر تریاق مجرب ہے۔ حضرت سری مقطی ہ آپ کے تلمیذ تھے۔ حضرت معروف مرخی ہے مرض وفات میں وصیت کرنے کے لئے کما گیاتو آپ نے وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے بدن پر جو كر تا ہے اس كو بھى صدقه كر ديناميں دنيا سے اس حال ميں جانا چاہتا ہوں كه جس حالت ميں دنيا ميں آيا تھا-

حفرت معروف کرخی کا گزرایک پانی پلانے والے پر ہواجو زبان سے یہ آواز لگار ہاتھا کہ جو محض پانی ہے گاحق تعالی اس پر رحم فرمائے گا۔ حضرت معروف کر فی آگے برھے آپ نے پانی پیا حالا نکہ آپ اس وقت روزہ دار تھے۔ آپ سے کماگیا کہ آپ تو روزہ دار ہیں۔ تو آپ نے فرمایا جی ہاں! لیکن میں نے روزہ اس کی دعا کی وجہ سے تو ٹر دیا۔ آپ کی وفات منسم یہ میں ہوئی۔

زمخشری نے رہیج الابرار میں تحریر کیا ہے کہ لوگوں کا خیال ہے کہ شہر حمص میں بچھو زندہ نہیں رہتے۔ وہاں کے لوگوں کادعویٰ ہے کہ بید ایک طلسم کا اثر ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی دوسری جگہ سے بچھو لاکر چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ فوراً مرجاتا ہے۔

حص مشارق الشام کاایک مشہور شرہے- ابتداء میں یہ شرعلم و فضل کے اعتبار سے دمشق سے زیادہ مشہور تھا- بقول تعلی یہاں برسات سوصحابہ رمنی اللہ عنهم الجمعین کے غزوات کے سلسلہ میں نزول فرمایا-

فائده: ورقيه العقرب يعنى بچھوكى جھاڑ شرعاً جائز ہے۔

بچھو کی جھاڑ کا صدیث میں تذکرہ الم مسلم ؓ نے حضرت جابر ؓ ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مخض کو بچھو نے کاٹ لیا اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر منے 'ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول الله اگر آپ فرما دیں تو میں اس کو جھاڑ دوں- آپ

نے فرمایا ووکہ تم میں سے جو کوئی بھی اپنے بھائی کو فائدہ پنچاسکے تو ضرور بہنچاہے۔

ایک ووسری روایت میں ہے کہ آل عمرین حزم رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ایک منتر آتا ہے جس سے ہم بچھو کے کانے کو جھاڑا کرتے ہیں اور آپ نے اس جھاڑ کی ممانعت قرمادی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ منتر مجھ کو پڑھ کر سناؤ چنانچہ وہ آپ کو سنایا گیا۔ آپ نے فرمایا "اس میں تو کوئی حرج کی بات معلوم نہیں ہوتی- جو ا پنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ بہنچائے"-

أيك روايت مِن بيه الفاظ آئے ہيں:-

" مجھے اپنا منتر سناؤ کیونکہ اس منتر میں کوئی حرج نہیں جس میں خلافِ شرع کوئی چیز نہ ہو"۔

اس سے ثابت ہوا کہ کتاب اللہ اور ذکر اللہ سے جھاڑ پھونک جائز ہے البتہ وہ رقبہ ممنوع ہے جو فارسی یا عجمی زبان میں ہویا اس ے الفاظ ایسے ہوں کہ اس کے معانی سمجھ میں نہ آویں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان کے معانی مفنی الی الكفر ہوں الل كتاب كے رقيہ میں علائے دین کا ختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ ؓ نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ امام مالک ؓ نے اس کو مکردہ قرار دیا ہے اس وجہ سے کہ ممکن

ہے کہ رقیہ اس میں سے ہوجن کو انہوں نے بدل ڈالا ہے۔ مجرب جھاڑ پیونک | جھاڑنے والا بچھو کے کانے ہوئے سے یہ پوچھے کہ بدن کے حصہ میں کہاں تک تکلیف ہے پھر تکلیف کے ا اوپر کے حصے پر لوہے کا کلوار کھ کر مندرجہ ذیل عزیمت کو بار بار پڑھنا رہے اور درد کی جگہ کو لوہے کے

کھڑے سے اوپر کی جانب سے پنچے کی جانب مسلماً رہے۔ تاکہ تمام زہر پنچے کے حصہ میں جمع ہو جائے۔ پھر جمع شدہ زہر کے مقام کو چوسنا شروع كرے يمال تك كه تمام تكليف دور ہو جائے-عزيمت يہ سے:-

"سلام على نوح في العلمين وعلى محمد في المرسلين من حاملات السم اجمعين لادابة بين السَّماء والارص الاربي اخذينا عينها اجمعين لذالك يحزمي عباده المحسنين ان ربي على صراط مستقيم نوح نوح قال لكم نوح من ذكرني لا تاكلوه ان ربى بكل شئى عليم وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه

مولف فرماتے ہیں کہ میں نے ابن صلاح کے قلم سے ان کے سفرنامہ میں ایک رقیہ لکھا ہوا دیکھا۔ آگر انسان اس سے جھاڑ وے توکوئی بچھو اس کے نہ کانے گا۔ اگر ہاتھ سے بھی پکڑے گاتو بھی نہ کانے گااور اگر کاٹ بھی لے تو جھاڑنے والے کو نقصان نہ

"بسم الله و بالله وباسم جبريل وميكائيل كازم كازم ويزام فتيز الى مرن الى مرن يشتاموا يشتاموا هوذا هو ذالطاانا الراقي والله الشافي-

صنعت خاتم جو بچھو کے کائے مجنون کے افاقہ ککسیراور اس دروچٹم کے لئے جو رہے بارد سے لاحق ہو نافع ہے-بلور احمر کے ا محمینہ پریہ اساء نقش کئے جا کمیں گے۔

خطلسلسله كطودة دل صحره اوسططا ابى محه بيده سفاهه

بچھو کے کاٹے کے لئے اس خاتم کو صاف پانی میں غوطہ دے کر کاٹنے کی جگہ پر رکھ دیا جائے اور مجنون اس کو برابر دیکھتا رہے

اللہ کے علم سے افاقہ ہو گا۔ نکسیرے لئے اس نقش کو پیٹانی پر لکھ دیا جائے۔ بخار والے کے لئے اس نقش کو برگ زیتون پر لکھ کر اس کو کھلاویا جائے۔ ریح کے لئے اس تگینہ کو جس جگہ ریح کادروہ و پھیرا جائے۔

بخار والے کے لئے | تین پیوں پر نقش ذیل لکھ کر بخار والے کو اس کی دھونی دی جائے۔

(ووم)

بخار کے لئے نین پتوں پر عبارت ذیل لکھ کر بوقت بخار روزانہ ایک پتہ کھائے۔

(اول)بسم الله نارت و استنارت (روم)بسم الله في علم الغيب غارت (سوم)بسم الله حول العرش دارت. تكبيراورب ہوشى كے لئے تين سطروں ميں يہ الفاظ لکھے جاديں (پيشاني پر)لوطا لوطا لوطا

صاحب مین الخواص نے لکھا ہے جس کو تیز بخار ہو یا سانپ نے کاٹا ہو تو اس کے لئے کسی پتہ پریا کسی صاف طشت میں یا

اخروٹ کے پیالہ میں اسائے ذیل لکھیں اور اس پر مریض کے مال اور باپ کا نام لکھیں اور پھر مریض کو پلا دیں۔ باذن الله فوراً افاقیہ

سارا ساراالي سارا مالى يرن يرن الى بامال و امال باطوطو كالعو مارا سباب يا فارس اردد باب هاكانا ما ابين لهانارًا اناركاس متمرنا كاطن صلوبيرص صاروب اناوين ودى-

بعض علائے حقد مین كا قول ہے كه أكر رات اور ون ميں اول وقت اَشْهَدُ اَنْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّه پڑھ لیا جائے تو بچھو و سانپ کی زبان اور چور کا ہاتھ بندھ جائے گا۔ حضرت ابو ہریرہ ہے روایت ہے کہ ایک مخص رسول الله صلی الله عليه وسلم كي خدمت اقدس ميں حاضر ہوا اور بچھو كے كامنے كى شكايت كى- آپ نے فرمايا أگر تَوشام كے وقت سه كه ليتا "اعو فد بكلمات الله التَّامَّات من شَرِّ ما حلق" تو تجھ كو الله كے فضل سے كوئى گزند نه پہنچتا (اس حدیث كوسوائے بخاريّ كے سب نے نقل کیا) کامل ابن عدی میں ہے کہ اس روایت میں جس شخص کا ذکر ہے وہ حضرت بلال ﷺ تھے۔

تر ذری کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ اس دعاکو پڑھے گاتو اس رات کو کی ڈنگ اس کو نقصان نہ

پہنچائے گا۔ اس دعامیں "کلمات الله" سے مراو قرآن شریف ہے اور "مالت" کے معنی یہ ہیں کہ اس میں کوئی عیب یا نقص جیسا کہ

لوگوں کے کلام میں آ جاتا ہے نہیں آئے گا۔ اور یہ بھی کما گیا کہ وہ نافع اور کافی ہیں۔ ہراس چیز کو جن کے لئے ان کلمات سے پناہ حاصل کی جائے۔

بقول بیسی کلام الله کو "تامه" "ای وجه سے کما گیاہے که به ممکن ہی نہیں که کلام اللی ناقص یا عیب دار ہو جیسا که لوگوں کا كلام ہوتا ہے۔ ابو عمرو بن عبدالبرنے تميد ميں لكھا ہے كه أكر كوئى فخص شام كے وقت بير آيت پڑھے گاتواس كو بچھونه كائے گا-ِسَلاَمٌ عَلَى نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ-

عمروبن دینار ؓ سے منقول ہے اگر کوئی شخص صبح و شام یہ آیت پڑھاکرے تو بچھو سے محفوظ رہے گا۔ ابن وہب " ہے منقول ہے کہ جس کو سانپ یا بچھونے کاٹ لیا ہو تو وہ آیت شریفہ پڑھ کر دم کرے-

"نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"-

شخ ابو القاسم القشرى نے اپى تفرير ميں بعض ديگر تفاسير سے نقل كيا ہے كہ سانپ اور پچھو حفرت نوح عليه السلام كى خدمت ميں حاضر ہوئے اور عرض كيا كہ ہم كو بھى شقى ميں سوار كر ليجئے۔ آپ نے فرمايا كہ ميں تم كو سوار نہيں كروں گا كيونكہ تم انسان كى تكيف اور ضرر كاسب ہو۔ انہوں نے پھرع ض كيا كہ اے اللہ كے نبى آپ ہم كو سوار كر ليں اور ہم آپ سے وعدہ كرتے ہيں اور اس امركا ذمه ليتے ہيں كہ جو فخص آپ كو ياد كرے گاہم اس كو نہيں ستائميں گے۔ آپ نے يہ عمد لے كران كو سوار كرليا۔ للذا جس فخص كو ان سے تكليف بينے كا انديشہ ہو۔ اس كو چاہيے كہ صبح و شام يہ آيت پڑھ لياكر ہے۔ "سَلاَمٌ عَلَى نُوْحٍ فِي الْعُلَمِيْنَ إِنَّا كُمُوْمِنِيْنَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِ نَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اس كو سانپ پچھو كوئى نقصان نہيں پہنچائيں گے۔

حفزت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے دو سال میں کشتی نتار فرمائی۔ اس کا طول تین سو ذراع' عرض پچاس ذراع اور بلندی تمیں ذراع تھی۔ یہ سال کی لکڑی سے بنائی گئی تھی اور تمیں منزلہ تھی۔ سب سے نیچے کی منزل میں وحوش (جنگلی جانور) سباع (درندے) اور ہوام (کیڑے کموڑے) تھے۔ دو سری منزل میں مولیثی وغیرہ تھے۔ سب سے اوپر کی منزل میں آپ خوداور آپ کے ساتھی سوار ہوئے۔

مولف فرماتے ہیں شخ امام حافظ فخرالدین عثان ابن محد بن عثان توریزی جو مکہ میں مقیم سے ان ہے ہم کو روایت پنجی ہو فرماتے ہیں کہ میں شخ تق الدین حورانی ہے کتاب الفرائض پڑھ رہاتھا کہ ایک بچھو ریٹگتا ہوا نظر آیا۔ شخ موصوف نے اس کو پکڑ کر ہاتھ میں لے لیا اور اس کو الٹاسید ھاکر نے گئے۔ میں نے کتاب ہاتھ ہے رکھ دی۔ شخ نے فرمایا پڑھتاکیوں نہیں میں نے عرض کیا کہ جب تک آپ ہے بچھو کا افسوں نہ سکھ لوں گا اس وقت تک نہیں پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ بہ تو تیرے پاس موجود ہے۔ میں نے عرض کیا مجھ کو معلوم نہیں وہ کیا ہے۔ فرمانے گئے نبی علیہ السلام سے فابت ہے کہ جو شخص صبح شام یہ پڑھے گا: بیسیم اللهِ اللّٰذِی لاّ یَضُدُّ مَعَ اِسْمِهِ شَنِی ءٌ فِی الْاَرْضِ وَلاَ فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پنچائے گی۔ اور میں اس کو شروع دن میں بی پڑھ چکا ہوں۔

آگر سوتے وقت تین مرتبہ یہ پڑھ لیا جائے "اعو ذہر ب او صافہ سمیة من کل عقر ب و حیة سلام علی نوح فی العلمین انا کذالک نجزی المحسنین اعو ذبکلمات الله التامات من شر ما خلق" تو پڑھنے والا سانپ بچھو کے شرسے محفوظ رہے گا۔

فائدہ:۔ ابو داؤد طیالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تفییر میں "لا یلدغ المو من من جبحر موتین" (مومن کی شیر میں "لا یلدغ المو من من جبحر موتین" (مومن کی شیان میہ ہے کہ وہ ایک سوراخ سے دو' بار نہیں ڈساجا تا) فرماتے ہیں کہ مومن کو اس کے گناہ پر دد مرتبہ سزا نہیں دی جائے گی۔ یعنی دنیا میں بھی اس کو سزا دی جائے اور آخرت میں بھی میہ نہیں ہو سکتا۔

جس فخص کے بارے میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھاوہ ابو العزة جمی شاعر تھااس کانام عمرہ تھا یہ فخص غزوہ بدر میں قید کر لیا گیا تھا گراس کی مفلسی اور عیالداری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس شرط پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ دوبارہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شرکت نہ کرے۔ جب وہ مکہ واپس گیا تو (ازراہ تکبر) رخساروں پر ہاتھ چھرکر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ چکمہ دیا۔ جب وہ دوبارہ غزوہ احد میں مشرکین کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلہ میں چڑھ کر آیا تو رسول اللہ صلی محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الله عليه وسلم نے الله تعالى سے اس كى گر فتار كى دعاماً كى - دعا قبول ہوئى اور صرف وہى كيلزا گيا-اس نے پھروہى عيالدارى كاعذر پيش كيا اور رہائى كى درخواست كى-اس وقت آپ نے فرمايا: "لا يلدغ المومن من جعور موتين" اور اس كے قتل كا تعم فرمايا-للذا اس كامطلب يه ہوا مختلط مومن دو مرتبه و هوكانهيں كھاسكيا-

"لا یلدغ" کی غین پر ضمہ اور کسرہ دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔ ضمہ کی صورت میں سے جملہ خبریہ ہو گالیعنی مومن کامل وہ ہے جو ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ دھوکہ نہ کھائے۔ غین پر کسرہ پڑھنے کی صورت میں "لا یلدغ" نمی غائب کاصیغہ ہوا جس سے سے

ریک سرتبہ سے جمعر دو سرن سرتبہ را رہ کہ حاصف میں پیسٹو چہات ہا۔ جملہ انشائیہ بن گیا۔ لیعنی مومن کو غفلت کی وجہ سے دو مرتبہ دھو کہ نہ کھانا جا ہیے۔

جملہ التائيہ بن ليا۔ ين موس و حفت فاوجہ سے دو اس موس و لا تہ ها، چہہے۔ امام نسائی نے مند علی میں ابو تخلیہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت علی کولوگوں سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ کیا میں تم کو قرآن، شریف کی سب سے بہتر آیت نہ بناؤں۔ لوگوں نے کما کیوں نہ بتائیے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی "وَ مَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ

ربی، ریاں طبیبی میں میں میں اور کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علیٰ جو تجھ پر دنیا غیر کوئی مرض یا مصیبت وغیرہ آئے تو وہ تیرے کارتاموں کی وجہ سے ہے اور ذات باری تعالیٰ اس سے برتر ہے کہ وہ دوبارہ اپنے بیٹرہ کو آخرت میں سزادے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا (وہ کردیا) یہ نہیں کہ وہ معاف کر دینے کے بعد بھی دوبارہ سزادیں۔

اسی وجہ سے واحدی نے کہاہے کہ بیہ آیت قرآن میں زیادہ پر امید ہے کیونکہ اس میں مومنین کے گناہوں کی دوقتم بیان کی گئی ہیں-

ایک قتم وہ ہے جن کامصائب وپریٹاٹیوں سے کفارہ ہو جاتا ہے۔ گناہوں کی دوسری قتم وہ ہے جو اللہ تعالی معاف فرمادیتے ہیں اور وہ رحیم وکریم ذات ایک مرتبہ معاف کرنے کے بعد ووبارہ

گرفت نهیں فرمائے گی۔ ایک مات و میرون اور تاریخ اور تاریخ اور کا معروف کا میرون کی ایساڈ ساک وہ ڈیک زوہ

دو سرافائده ما جاتا ہے نسعته العقرب والحية تلسعه نسعافهو ملسوع سانپ اور پھونے اس کو ايسا ڈساکہ وہ ڈنک زوہ موگيا۔

قالوا حبیبک ملسوع فقلت لھم من عقرب الصدغ ام من حیة الشعر ترجمہ:۔ لوگوں نے کما تیرا محبوب ڈنک زدہ ہے میں نے ان سے پوچھا کس نے ڈس لیا کیٹی کے بچھو جیسے بالوں نے 'یا سر کے سانب جیسے بالوں نے۔

قالوا بلی من افاعی الارض قلت لھم وکیف تسعی افاعی الارض للقمر ترجمہ:۔ انہوں نے جواب ویا کہ ہاں زمین کے تاکنوں نے اس کو ڈس لیا۔ میں نے کہا یہ تاممکن ہے زمین کے تاگ چاند کو

حاصل کرنے کے لئے کس طرح چل سکتے ہیں؟ عقرب یعنی بچھو کے ضمن میں مؤلف نے شطرنج اور زد کا بھی بیان کر دیا ہے۔اس کی وجہ بیہ ہوئی کہ شیخ کمال الدین اوفوی نے اپنی کتاب "الطالع السعید" میں لکھا ہے کہ شیخ تقی الدین بن دقیق العید اپنے بچپن کے زمانے میں اپنے بہنوئی شیخ تقی الدین بن شیخ ضیاء الدین کے ساتھ شطرنج کھیل رہے تھے کہ عشاء کی اذان ہوگئی۔اذان سن کر انہوں نے کھیل چھوڑ دیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو

ضیاء الدین کے ساتھ شطرج طیل رہے تھے کہ عشاء ی ادان ہو ی- ادان کن ترا موں سے میں چوردو ادر من کرچھ سرف ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد شخ تقی الدین نے اپنے بہنوئی سے کما کہ پھر کھیلئے گا-اس کے جواب میں بہنوئی صاحب نے فضل بن عباس بن عتبہ بن لہب کا بیہ شعر پڑھ دیا جو انہوں نے عقرب تاجر مدینہ کی ججو میں کما تھا۔

ان عادت العقرب عد نالها وكانت النعل لها حاصره

ترجمہ: اگر بچھولوٹاتو ہم بھی لوٹیں گے اور جوتی اس کے لئے حاضرہوگی-

شیخ تقی الدین کے اپنے بہنوئی کا بیہ جواب بہت ناگوار گزرااور مرتے مرگئے مگر پھر شطرنج ہر گزنہیں <u>کھیلے</u> چو تکہ اس قصہ شطرنج بازی میں عقرب کالفظ آگیا تھااس لئے مولف نے شطر بجاور اس کے فرد کا بھی ذکر کر دیا-

"عقرب" نامی مدینه کا تا جر نال مٹول والا آدمی تھا اسی وجہ سے لوگ مثال میں بیان کرنے لگے" ھو امطل من عقر ب" یعنی وہ

عقرب سے بھی زیادہ ٹال مٹول کرنے والا ہے۔ فائدہ :۔ ابن خلکان نے ابو بکر الصولی مشہور کاتب کی سوانح میں لکھا ہے کہ وہ شطرنج بازی میں یکتائے روزگار تھا اس وجہ ہے اکثر لوگوں کو خیال پیدا ہو گیا تھا کہ یمی اس تھیل کے موجد ہیں۔ لیکن سے خیال غلط ہے۔ شطر نج کاموجد اول ایک مخص مصه نامی تھااس نے ہندوستان کے راجہ شرام کے لئے اس کو ایجاد کیا تھا۔ اردشیر بن بابک فارس کے بادشاہوں میں سے سب سے پہلا بادشاہ ہے جس نے نردوضع کیاتھاای وجہ سے اس کو نردشیر بھی کہتے ہیں۔ اس بادشاہ نے نرد کو دنیا اور اصل دنیا کی ایک تمثیل قرار دیا۔ چنانچہ اس نے زر کی باط میں بارہ خانے سال کے بارہ مینے کے حساب سے رکھے تھے اور مہینہ کے دنوں کے لحاظ سے ایک خانہ میں تمیں چھوٹے خانے رکھے تھے اور فصوص (بانسوں) کو قضاو قدر قرار دیا تھا۔ اہلِ فارس پر فخر کرتے تھے کہ وہ نرد کے واضع نہیں۔ چنانچہ معه ایک ہندوستانی حکیم نے ہندوستان کے لئے شطرنج ایجاد کیا۔اس زمانے کے حکماء نے جب شطرنج کو دیکھاتو انہوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ شطریج نزدے اعلیٰ ہے۔

کتے ہیں جب صدیے شطر بچ کو راجہ کے سامنے پیش کیااور اس کو اس کے کھیلنے کا طریقہ بتایا تو راجہ کو یہ کھیل بہت پسند آیا اور موجد سے کمابول کیا مانگتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو پچھ نہیں چاہیے صرف اتنا پیجئے کہ بساط کے پہلے خانہ میں صرف ایک درہم رکھ دیجئے اور اخیر خانہ تک اس کو دو گناکرتے چلیے جائیے۔ راجہ بیر سن کر کہنے لگا کہ تُونے کچھ نہ مانگا۔ بلکہ اس صنعت کی تُونے قدر کھو دی۔ راجہ کا وزیر راجہ کی بیر بات س کر جلدی سے بول اٹھاجمال پناہ ٹھریتے آپ کے اور روئے زمین کے بادشاہول کے خزانے ختم ہو جائیں گے مگر پھر بھی اس کامطالبہ یو را نہیں ہو گا۔

ابن خلکان نے کچھ نرد کی صفات چھوڑ دی ہیں۔ منجملہ ان میں سے ایک سے سے کہ نرد کی بساط پربارہ خانہ سال کے چار موسموں کی طرح چار پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ایک یہ کہ تمیں چھوٹے خانے رات ددن کی طرح کالے اور سفید ہوتے ہیں اور چھ مروں سے چھ جمات کی طرف اشارہ ہے اور جو پانسول کے اوپر نیچے سات نقطے ہوتے ہیں ان سے افلاک و زمین اور آسمان و کواکب سارہ کی طرف اشاره ہے کہ بیر سب سات سات ہیں۔

شطر کج اور سطر کج سین مہملہ اور شین مجمہ دونوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔ اگر سطر کج ہے تو یہ تسطیر سے مشتق ہو گااور اگر شطر نج ہے تو مشاطرہ سے مشتق ہو گا۔ (لیکن صاحب مصباح اللغات نے لکھا ہے کہ شطرنج سنسکرت کے لفظ چرانک کامعرب ہے۔

اشارہ | مؤلف فرماتے ہیں کہ شطرنج کا کھیلنا شوافع کے نزدیک مکروہ تنزیبی ہے۔ لیکن بعض علائے شافعیہ نے اس کو حرام اور بعض نے مباح کما ہے۔مؤلف کے نزدیک قول اول لینی اس کا مکروہ تنزیبی ہونا اصح ہے۔ محکمہ دلائل وہراسن سے مزین متنوع ومنفرد کتب یہ مشتما مفت آن

امام ابو صنیفہ "امام مالک اور امام احمد بن حنبل ی نزدیک شطرنج بازی حرام ہے۔ ائمہ شافعیہ میں صرف حلیمی اور رویانی نے

اس کی حرمت کی تائید کی ہے۔

نردبازی بقول اصح حرام ہے-(حدیث)

من لعب بالنود فقد عصى الله ورسوله

''جو نردے کھیلااس نے خدااور رسول کی نافرمائی کی''۔

دوسري حديث ہے:

"جو نرد سے کھیلا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اس کی مثال الی ہے کہ کوئی فخص قے اور خزریر کے خون سے وضو کرکے نماز

مجھو کا کھانا حرام ہے اور مقام حل وحرم میں اس کا مار ڈالنامستحب ہے۔ بچھو کا شرعی تھکم

بچھو کے طبی فوائد مصاحب عین الخواص کا قول ہے کہ بچھو جب چھپکلی کو دیکھ لیتا ہے تو وہ مرجاتا ہے اور فوراً سو کھ جاتا ہے۔اگر بچھو کو جلا کر گھر میں دھونی دی جائے تو بچھو وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔ اگر بچھو کو تیل میں پیکا کر بچھو کے کا فیے

پر لگادیا جائے تو در دجا تارہتا ہے۔ بچھو کی راکھ مثانہ کی پھری کو تو ژوالتی ہے۔ اگر ممینہ حتم ہونے سے تین دن پہلے بچھو کو پکڑلیا جائے اور اس کو کسی برتن میں بند کرے اس کے اوپر ایک رطل تیل ڈالا جائے پھر برتن کامنہ بند کرے اس کو اتنی مت تک چھوڑ دیا جائے کہ تیل میں بچھو کا پورا اِثر آجائے۔ پھر یہ تیل اس مخص کے ملاجائے جس کی کمراور رانوں میں در د ہو تو انشاء الله در د کو فائدہ ہو گا اور کمراور رانیں مضبوط ہو جائمیں گی-اگر مختم خس کو کسی پینے کی چیز میں ملاکر پی لیا جائے تو پینے والا بچھو کے کا شخے سے محفوظ

اگر مولی کا ایک عکرا کسی ہانڈی میں ڈال کر رکھ دیا جائے تو جو بچھواس ہانڈی پر آئے گافوراً مرجائے گا-اگر خس کے پتے تیل

میں مخلوط کرے بچھو کے کاٹے پر لگائے جائمیں تو آرام ہو جائے گا۔ اگر گائے کے تھی میں بچھو کو لکا کر بچھو کے کاٹے پر ملاجائے تو فوراً

حمیم ابن سویدی کا کہناہے کہ بچھو کو کسی مٹی کے برتن میں رکھ کر اس کامنہ بند کر دیا جائے اور پھراس کو تنور میں رکھ دیا جائے یماں تک کہ بچھو جل کر راکھ ہو جائے اور وہ راکھ کسی چیز میں گھول کر پھری والے کو پلادی جائے تو اس کو نفع ہو گا کہ پھری ٹوٹ کر نکل جائے گی۔ اگر بچھو کا کانٹاکسی انسان کے کپڑے میں ڈال دیا جائے توجب تک کانٹا کپڑے میں رہے گا کپڑے والا بھار رہے گا۔ اگر بچھو کو کوٹ کر بچھو کے کائے پر لگادیا جائے تو آرام ہو جائے گا۔ اگر بچھوپانی میں گر جائے ادر بے خبری میں کوئی مخص اس پانی کو بی لے تواس کاجسم زخموں سے بھرجائے گا۔

آگر گھر میں سرخ ہڑ تال اور گائے کی چربی کی دھونی دے دی جائے تو بچھو وہاں سے بھاگ جائیں گے۔ قزوین ؓ اور رافعی ؓ کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص حب الاترج کو باریک کوٹ کر دومثقال کے بقد رپانی میں حل کرکے بی لے تو اس کو سانپ مجھو اور دیگر زہر میلے جانوروں کے کانبے سے اچھاکر دے یہ عمل مجرب ہے۔ عجائب المخلوقات میں لکھا ہے کہ اگر درخت زینون کی جڑ کے ریشہ بچھو کے

كافي موئ يربانده ديئ جائين توفوراً آرام موجائ-

آگر درخت انار کی لکڑی کی دھونی دے دی جائے تو چھو بھاگ جائیں گے۔اگر مینڈھے کی چربی 'گائے گاگھی ' زردہڑ تال گدھے ے سم اور گندھک ان تمام اشیاء کو ایسے پانی میں ملا کر جن میں ہینگ بھگوئی ہوئی ہو گھر میں چھٹرک دیں تو کچھو بھاگ جا کیں گے۔گھر

میں مولی کے حصلکے رکھ چھو ژنا بھی بچھو کو بھگا تاہے۔ یہ تمام عملیات بھی مجرب ہیں:۔ كتاب موجز مين لكھا ہے كه اگر كئى موئى مولى يا مولى كاعرق يا اس كے بيت اور باذروخ پاس ركھ جاويں تو بچھو بھاگ جائيں گے-

آگر کٹی ہوئی مولی بچھو کے سوراخ پر رکھ دی جائے تو اس کو نکلنے کی جر اُت نہ ہو- روزہ دار کالعاب دہن بھی سانپ بچھو کو مار ڈالٹا ہے-مرم مزاج والوں کے تھوک میں بھی ہی تاثیرہے۔ "سا" ستارہ کا دیکھنا بھی چھو کے کاٹے سے محفوظ رکھتا ہے۔ ان خواص کو شخ الرئيس بوعلى سينانے اپني كتاب ميں تحرير كيا ہے-

بچھو کی خواب میں تعبیر | خواب میں بچھو کا نظر آنا چنل خور مرد کی جانب اشارہ ہے- اگر بچھوسے جھڑتے ہوئے دیکھاتواس کی تبيريه ب كه صاحب خواب كاكسي چفل خورس جهرا ابو گا-

آگر کسی نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس نے بچھو کو بکڑ کراپنی المیہ پر ڈال دیا تواس کامطلب میہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ غیر فطری عمل کر تاہے۔

آگر کسی نے خواب میں مچھو کو ہلاک کر دیا تو اس کے مال کے نگلنے کی جانب اشارہ ہے۔ مگر بعد میں وہ مال واپس آ سکتا ہے۔ پائجامہ میں بچھو کو دیکھنا فاسق مرد کی جانب اشارہ ہے۔جس آدمی نے خواب میں بچھو کا بھنا ہوا گوشت کھایا تو اس کو وراثت سے مال ملے گا۔ واللہ تعالی اعلم۔

(ایک پرندہ)العقق: یہ ایک پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہو تاہے لیکن اس کے بازو کبوتر کے بازوسے بڑے ہوتے ہیں اور اس کی شکل کوے کی شکل ہے ملتی ہے۔اس کی دم لمی ہوتی ہے اس کی دوفتمیں ہیں:

یہ پرندہ نہ چھتوں کے نیچے رہتا ہے اور نہ اس کے سامیہ میں آتا ہے۔ بلکہ اونچے مقامات پر اپنا گھونسلہ بناتا ہے۔ اس پرندہ کی طبیعت میں زنا' خیانت' سرقہ اور خبث بھرا ہو تا ہے۔ عربوں کے نزدیک بیہ پرندہ ان اوصاف میں ضرب المثل ہے۔ جب اس کی مادہ انڈا دیتی ہے تو ان کو چنار کے پتوں میں چھپادیتی ہے چیگاد ڑے ڈرسے۔ کیونکہ اس کے انڈے چیگاد ڑکی ہوسے فور آگندے ہوجاتے

ز مخشريٌ وغيره نے الله تعالى كے اس قول كى تفسير ميں "وَكَاتِنْ مِنْ دَآبَةٍ لاَ تَحْمِلُ دِزْقَهَا اللَّهُ يَزُزُقُهَا" لَكُمَا سِهَ كَه حيوانات میں سوائے انسان 'چیونٹی' چوہے اور عقل کے علاوہ اور کوئی حیوان ایسانہیں ہے جو اپنا کھانا چھپا کر ر کھتا ہو-

عقق پر ندہ کی بھی اپنی غذا کو چھپانے کی جگہیں ہیں لیکن وہ اس کو بھول جاتا ہے۔ بعض نے کماہے کہ ہم نے بلبل کو بھی ایساہی كرتے ديكھاہے۔ عقق كے اندر زيور لے جانے كى بہت برى عادت ہے۔ كتنے ہى قيمتى ہاركو وہ دائيس بائيس سے ايك ليتا ہے- چنانچہ

اس بارے میں عرب کے شاعر کا قول ہے ''

اذا بارك الله في طائر فلا بارك الله في العقق ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ کسی پرندہ میں برکت دے لینی اس کی نسل بڑھائے توعقق کو اس سے محروم رکھے لینی اس کی نسل

قصير الذنابي طويل الجناح متى مايجد غفلة يسرق ترجمہ:۔ اس کی دم چھوٹی اور بازو کمبے ہیں 'جس وقت وہ غفلت پاتا ہے تو چوری کر تا ہے۔

يقلب عينيه في راسه كانهما قطرتا زئبق ترجمہ: جبکہ دہ اپنی آنکھوں کو اپ سرمیں گھماتا ہے تواہیے معلوم ہوتا ہے کہ گویا دہ پارہ کے دو قطرہ ہیں۔

فائدہ:۔ ماہرین حیوانات کااس بارے میں اختلاف ہے کہ اس پرندہ کو عقق کیوں کہتے ہیں- جاحظ کا قول ہے کہ اس کی وجہ تشمیہ بیہ ہے کہ وہ اپنے بچوں سے بے مروتی کر تا ہے کیونکہ ان کو بلا کھلائے چھوڑ دیتا ہے۔اس سے ظاہر ہو تا ہے کہ عقق کوے کی ایک نوع ہے کیونکہ کوے بھی اپنے بچوں کے ساتھ ابتدا میں میں معاملہ کرتا ہے۔ یہ بھی کما گیا ہے کہ اس کانام اس کی آواز سے لیا گیا ہے کیونکہ بو لتے وقت اس کی زبان سے عقق صادر ہو تاہے۔

عقق کا شرعی تھم اس کی حلت و حرمت میں دو قول ہیں (۱) کوے کی مانند حلال ہے (۲) حرام ہے۔ ٹانی قول رائج ہے اس پر فتو کی استرعی تھم کا شرعی تھم اس کے حضرت امام احمہ بن حنبل ؓ سے عقق کی حلت و حرمت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب

دیا کہ آگر بیہ نجاست کھا تا تو حرام ہے ورنہ تو حلال ہے۔ محقق علماء کابیان ہے کہ بیہ نجاست کھا تاہے تو اس قول کی بناء پر بیہ حرام ہو گا۔ الم جو ہری کا بیان ہے کہ عرب لوگ عقق اور اس کی آواز کو منوس سیجھتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ وہ پر ندوں اور ان کی آوا زوں سے محلون لیا کرتے تھے۔ مثلاً اگر وہ عقق کو بولتے ہوئے سنتے تھے تو وہ اس سے عقوق والدین لیعنی والدین کی نافرمانی مراد لیا كرتے تھے اور اسى طرح اگر وہ درخت خلاف (بيد كاورخت) ديكھتے تو اس سے اختلاف وافتراق كاشگون ليتے۔

مسئلہ:۔ رافعی کابیان ہے کہ فرض کرو کہ ایک مخص سفر کے لئے نکلا۔ راستہ میں اس نے عقق کو بولتے ہوئے س لیا اور اس کو بدشگونی سمجھ کر گھرواپس آگیا۔ ایسے مخص پر کفر کا فتو کی لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ تو حنفیہ کے نزدیک بیہ مخص کافر ہے ہی تھم فاوی

قاضی خال کے اندر مذکور ہے لیکن امام نووی فرماتے ہیں کہ محض اس حرکت پر وہ شوافع کے نزدیک کافر نہیں ہو سکتا۔ عقق کی ضرب الامثال الل عرب کے نزدیک عقل چوری اور حماقت میں ضرب المثل ہے۔ چنانچہ بولتے ہیں: اَلْتُ من عقق"

🗀 لینی وہ عقت سے زیادہ چورہے"واحمق من عقق"اور عقت سے زیادہ بے و قوف ہے اس لئے وہ شتر مرغ کی طرح اپنے انڈوں اور بچوں کو ضائع کر دیتا ہے اور دوسرے جانو روں کے انڈوں میں مشغول ہو تا ہے۔ جیسا کہ شاعرنے کہا

بيضها بالعراء وملبسة بيض اخرى جناحا كتاركة ترجمہ: اس جانور کی طرح جو اپنے انڈوں کو چھو ڑ دیتا ہے اور دو سرے کے انڈوں کو اپنے یروں میں چھپالیتا ہے۔ عقق کے طبی فوائد اگر کسی کے تیری نوک یا کا نٹا گھس گیا ہو تو عقق کا بھیجہر روئی کے پھالیہ میں رکھ کر اس جگہ لگا دیا جائے تووہ اس جا ہے تاہد کا دیا جائے تو وہ اس جا ہے تاہد کا دیا جائے تو وہ اس جا ہے تاہد کا دیا جائے تو وہ اس جائے تاہد کا دیا جائے تو وہ اس جائے تاہد کا دیا جائے تو وہ اس جائے تاہد کا دیا جائے تاہد کا جائے تاہد کا دیا جائے تاہد کی جائے تاہد کا دیا جائے تاہد کی جائے تاہد کا دیا جائے تاہد کی جائے تاہد کا دیا جائے تاہد کی تاہد کی دیا جائے تاہد کی تاہد کی تاہد کی تاہد کا دیا جائے تاہد کی تا تیریا کا نا آسانی سے نکل آئے گا۔ عقل کا گوشت گرم خشک ہے۔

عقق خواب میں ایسے شخص کی دلیل ہے جس میں نہ امانت ہو اور نہ وفاء۔ اگر کوئی شخص اپنے کو عقق سے باتیں کرتے ہوئے دکھیے تو کسی غائب شخص کی خبر سننے کی طرف اشارہ ہے۔ عقق کو

خواب میں دیکھناایے فخص کی علامت ہے جواس نیت سے غلہ خریدے کہ جب گراں ہو گاتو پیچوں گا-

(كبوترى) العكر مه (بكسرالعين): عكرمه كبوتري كوكت بين-عرب مين انسانون كانام بھي عكرمه ركھاجاتا ہے- چنانچه عبدالله بن عباس کے آزاد کردہ غلام کانام بھی عکرمہ تھا۔ یہ عکرمہ تخبینہ علم تھے جب حضرت عبداللہ بن عباس کی وفات ہوئی تو آپ غلام ہی تھے آزاد نہیں ہوئے تھے۔ لازا حضرت ابن عباس کے صاحبزادہ علی نے خالد بن بزید کے ہاتھ چار ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔ جب عكرمه كوايني فروختكي كاعلم ہواتو آپ نے اپنے آقاعلى سے كهاكه آپ نے اپنے والدكے علم كوچار بزار درہم ميں فروخت كرديا-بير س كر على بن عبدالله كو ندامت ہوكى اور خالد سے ان كى واليسى كامطالبه كيا- چنانچه خالد نے ان كو واپس كر ديا اس كے بعد على فے ان که آزاد کردیا۔

حضرت عکرمه اور کثیرعزه شاعر کی دفات ۱۰۵ میر ایک ہی دن مدینه منوره میں ہوئی ادر ایک ہی جگه دونوں کی نماز جنازه پڑھائی سنى ـ لوگ كينے لگے كه آج سب سے برے عالم اور سب سے برے شاعر كى وفات ہو گئی-

ابن خلکان اور دیگر مورخین کا قول ہے کہ کثیر عزہ شعراء' عرب کا آخری شاعرتھااور مذہب کیسانیامعقد تھا۔ کیسانیہ روافض کا ایک فرقد ہے جو محمد ابن علی بن ابی طالب کی امامت کامعقد ہے۔ اس فرقہ کا کہنا ہے کہ محمد ابن علی جبل رضوی میں مع اپنے ساتھیوں اصحاب کے مقیم ہیں اور بقید حیات ہیں اور ہیر کہ وہ دنیا میں دوبارہ آگر اس کو عول سے پر کر دیں گے۔ چنانچہ عزہ شاعر کہتا ہے '' وسبط لا يندوق الموت حتى تعود الخيل يقدمها اللواء ترجمہ: ایک وہ کرتا ہے جو موت کا ذا کقہ اس وقت تک نہیں عکھے گاجب تک کہ گھو ڑے سوار جن کے آگے آگے جھنڈ البر ہاہو گا۔لوٹ کر نہیں آئمں گے۔

عنده عسل وماء يغيب فلا يرى فيهم زمانا بر ضو ي ترجمہ: وہ ایک زمانہ تک کوہ رضوی میں غائب رہیں گے اور لوگوں کو دکھائی نہیں دیں گے اور ان کے پاس کھانے پینے کے لئے شداوریانی ہے۔

علامہ ومیری فرماتے ہیں یہ اشعار حمیری کے ہیں کثیر عزہ کے نہیں ہیں- محمد ابن الحنفیہ کی وفات سوے کی ہے میں ہوئی-والله تعالی

### العلامات

(مچھلیاں)العلامات: ابن عطیہ کا قول ہے کہ میرے والد رحمتہ اللہ علیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ بلادِ مشرق میں 'میں نے بعض اہلِ علم کو یہ فرماتے سنا کہ بحر ہند میں بڑی بری تھی مچھلیاں ہیں جو اطراف وحرکات میں سانپوں سے ملتی جلتی ہیں ان کو علامات کہتے ہیں کیونکہ یہ بلادِ ہند میں داخل ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ چو نکہ یہ سمند ربہت لمباہے اور اس کے عبور کرنے میں بسااو قات ممالک کاسامنا کر تا پڑتا ہے۔ للذا ان مجھلیوں کا دیکھناان ممالک سے نجات کی نشانی سمجھاجا تا ہے۔

بعض مفسرین سے منقول ہے کہ ان علامات سے مرادوہ علامات ہیں جو قرآن شریف کی اس آیت "وَعَلاَ مَاتٍ وَّبِالنَّهُمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ" مِس ندکور ہے۔

ابن عطیہ کتے ہیں کہ جن لوگوں نے ان مچھلیوں کو دیکھا ہے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ مچھلیاں جن کو علامات کہتے ہیں بحرہند میں ہندوستان کے قریب بکٹرت پائی جاتی ہیں۔

# المُعُلُق

(جونک) العلق: (بضم العین واللام) میہ سرخ اور سیاہ رنگ کا ایک دریائی کیڑا ہے جو بدن کو چمٹ جاتا ہے اور خون چوستا ہے- میہ حلق کی بیار پوں میں بطور دوا کے استعال ہو تا ہے- چو نکہ انسان کے جسم میں جو خون غالب ہو تا ہے میہ اس کو چوستا ہے- حدیث عامرٌ میں ہے: حیر الدواءِ العلق والحجامة " یعنی جو نک اور مجھنے لگوانا بهترین دوا ہے-

"علیق" وہ درخت ہے جس پر حفرت موسی علیہ السلام نے وادی طوئ میں آگ جلتی ہوئی دیکھی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ
ایک خاردار درخت ہے جس کو عربی میں (ابتدائی حالت میں) "عوجی" اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو اس کو "غرقد" کہتے ہیں۔ حدیث
شریف میں اس کو شجرة الیہود فرمایا گیا ہے۔ قرب قیامت میں جب حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گااور آپ یمود سے قال کریں
گے تو جو یہودی اس درخت کی آڑ میں چھپا ہو گا تو وہ بحکم اللی پکار کر کے گااے مسلم! میرے چھپے یہ یمودی چھپا ہوا ہے اس کو قتل

الْفَزِيزُ الْحَكِيْمُ طَ" كى تفير ميں ول" أنْ ، بُوْدِكَ مَنْ فِي النَّار وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعُلْمِيْنَ ـ يَا مُوْسَى إِنَّهُ أَنَا اللّٰهُ اللّٰهِ رَبِّ الْعُلْمِيْنَ ـ يَا مُوْسَى إِنَّهُ أَنَا اللّٰهُ اللّٰهِ رَبِّ اللّٰهِ رَبِّ اللّٰهِ رَبِّ اللّٰهِ رَبِّ اللّٰهِ رَبِّ اللّٰهِ رَبِّ اللّٰهِ مَن فَي الناد "كاتر جمه ہوا كہ پاك ہے وہ ذات ہو آگ میں ہے۔ اس سے حق تعالی "بورك" كے معنى تقدس كے بيں اور "بورك من في الناد"كاتر جمه ہواكہ پاك ہے وہ ذات ہو آگ میں ہے۔ اس سے حق تعالی فے خود اپنی ذات مرادلی ہے۔ اللہ تعالی كے آگ كے اندر ہونے كابيہ مطلب نہيں ہے كہ وہ آگ ميں اس طرح موجود ہے جس طرح اجماد بشرى آگ كے اندر ہوتے بیں۔ ممكن ہے اس كاوجود آگ كے اندر اسى نوعیت كاتھا۔

اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو درخت کی ایک جمت سے پکارااوران سے کلام فرمایا اور اپنی ربوبیت کااظمار کیا۔ لہذا درخت نہ کور کلام پاک کامظربن گیا۔ یہ ظہور اس فتم کاتھا جیسا کہ توریت شریف میں لکھا ہوا ہے کہ حق تعالی طورِ سینا پر آیا ساعیر پر چکااور فاران کے بہاڑوں پر بلند ہوگا۔ یمال طور سینا پر چلنے سے مراد بعثت موسیٰ ہے۔ساعیر پر جیکنے سے مراد بعثت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فاران کے بیاڑوں پر بلند ہونے سے مراد بعثت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ہے۔ فاران سے مراد مکه مکرمہ ہے۔

کتے ہیں کہ آیت نہ کور میں آیت ہے مرادحق تعالی کانور پاک ہے۔اس نور کو لفظ نارے اس لئے تعبیر کیا گیا کہ حضرت موی علیہ السلام نے اس کو آگ ہی سمجھا۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ وہ حقیقت میں آگ ہی تھی کیونکہ حجابات الہیہ میں ایک

عاب نار بھی ہے۔ آیت ندکور میں "حَوْلَهَا" سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

بعض علاء نے "بُوْدِكَ مَنْ فِي النَّار" سے اللہ تعالی كی قدرت اور سلطنت مرادلى ہے اور "من حولها" ميں الله تعالی كی جانب سے حضرت موئ عليه السلام كے لئے تحيہ ہے جے كه اس نے فرشتوں كى زبانی حضرت ابراجيم عليه السلام كو پنچائى تھى- فرشتوں

سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے تحیہ ہے جے کہ اس نے فرشتوں کی زبائی حضرت ایرا ہیم علیہ السلام کو پہنچائی سی- فرشتوں نے کہا تھا" رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَ كَاتُهُ عَلَيْكُمُ اَهْلَ الْبَيْتِ واِنَّهُ حَمِيْلاً مَّجِيْد وحق تعالی كاب فرمان "بورك من فی الناد" عرب محاورہ

نے کہا تھا" رُخمةُ اللّهِ وَبَرَ كَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ، إِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْد، حَن تعالى كاب فرمان "بورت من فى النار" عرب محاوره كى مطابق ہے۔ فرشتوں كے ذريع حضرت ابرائيم عليه السلام كے لئے تحيه پنچانا در حقيقت فرشتوں كے ذريع سے بيہ خود حق تعالى كى تعريف ہے۔ جب بندہ حق تعالى كاذكر كرتاہے يا حمد و ثناء بيان كرتاہے تو بندوں كے واسطے حق تعالى خودا بني حمد و ثناء بيان كر رہے

یں طریعت ہم میں بابلیوں کی مارٹ کی جانب ہے ہے۔ اگر حق تعالی ذکر وعبادت کی توفیق نہ دیں تو بندہ قطعاً پچھ نہیں کر سکتا۔ تو بندہ کاذکر کرنا خود حق تعالی کاذکر کرنا ہے۔ حق تعالی نے ارشاد فرمایا ہے" لَیْسَ لَكَ مِنْ الْأَمْرِ شَیْئی "وَالَیْدِ یُرْجَعُ الْاَمْرِ ط کہ معاملہ

آپ کے افتیار میں ہے۔ نیز تمام امور حق تعالی کی جانب راجع ہیں۔ رہی بیہ بات کہ بندہ کہ جانب اس فعل کی نسبت کیوں کی جاتی ہے وہ اس لئے کہ بندہ اس فعل کا کاسب ہے' خالق حق تعالیٰ

مِين - وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ " حَتْ تَعَالَى كَا قُول " بُورِكَ مَنْ فِي النَّاد " بورك مِن چارلغتين مِين:

(۱) بارك الله لك (۲) بارك الله فيك (۳) بارك الله عليك (۳) باركك

شاعر کہتاہے ''

ترجمہ: بہب آپ پیدا ہوئے تو پیدائش بھی باعث برکت تھی' پروان چڑھے تو مبارک انداز میں اور بڑھاپا آیا تو وہ بھی برکات سے لبریز-

اور رہاحضرت موسی گاورخت سے کلام سناتواس میں اہلِ حق کا ند جب سے کہ اللہ تعالیٰ کلام 'حد' جہت اور مکان و زمان سے مستعنی ہے۔ یہ حدوث کی علامتیں ہیں۔ حضرت موسی گابیان ہے کہ جب انہوں نے ورخت سے کلام سناتو ورخت کی طرف

سے مصفیٰ ہے۔ یہ حدوث کی علامتیں ہیں۔ حضرت موسی کابیان ہے کہ جب انہوں نے درخت سے ظام شانو درخت کی طرف سے ہی آواز نہیں آئی بلکہ ہر چہار جانب سے آواز آرہی تھی۔ فائدہ:۔ اس بارے میں علائے دین کااختلاف ہے کہ آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اپنے رب سے ہم کلامی

ما حرف گئی ہے کہ یہ جم کلای بلاواسطہ ہوئی ہے اور ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے۔ اس طرف گئی ہے کہ یہ جم کلای بلاواسطہ ہوئی ہے اور ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے۔

اسی ظرح رؤیت یعنی دیدارِ ہونے میں بھی اختلاف ہے۔ اہلِ بدعت میں اکثر لوگ دنیا و آخرت میں دیدارِ اللی کے منکر ہیں۔ برخلاف اکثر اہلِ سنت و سلف صالحین اس کے قائل ہیں اور آخرت میں اس کے وقوع پریقین رکھتے ہیں۔ اس رویت کا 'رصدیقہ' معنرت ابو ہربرہ'' معنرت ابن مسعود اور سلف کی ایک جماعت نے انکار فرمایا ہے۔ لیکن سلف کی ایک جماعت

نے اس کی تقدیق کی ہے اور کما ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس قول میں حضرت ابن عباس محضرت ابوذر "کعب الاحبار" حضرت الم حسن بصری" ، حضرت الم شافعی اور الم احمد ابن صنبل شریک ہیں ، وقوع رویت کی ابوالحن اور آپ کے اصحاب کی ایک جماعت نے تائید کی ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت موئی علیہ السلام جمکلامی کے لئے 'حضرت ابراہیم علیہ السلام خلت کے لئے اور حضرت بین عباس فرماتے ہیں کہ حضرت موئی اختیار کی ہے حضرت محمد صلح اللہ علیہ وسلم خلت کے لئے مختص ہیں۔ علاء کی ایک جماعت نے اس معاملہ (رؤیت) میں خاموشی اختیار کی ہے کیونکہ ان کے نزدیک اس کے انکاریا اثبات پر کوئی دلیل قاطع نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے بھی عقلاً اس کے جواز کو تشکیم کیا ہے اور قرطبی وغیرہ نے اس کو صحح کماہے۔

ربی و یوست میں رہ میں کہ دنیاہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت کا وقوع بدلائل عقلیہ و نقلیہ ممکن و جائز ہے۔ دلائل عقلیہ تو علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ دنیاہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رؤیت کا وقوع بدلائل عقلیہ و نقلیہ ممکن و جائز ہے۔ دلائل عقلیہ السلام کا وہ سوال ہے جواس آیت شریفہ میں نہ کور ہے " دب آرنی کا افظار الکیا ہیں سوال ہے تمک کی وجہ ہے کہ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات کا پوراعلم تھا کہ رؤیت اللی کا دنیا میں واقع ہونا ممکن اور جائز ہے۔ ای وجہ ہے آپ نے رؤیت کا سوال کیا۔ آگر آپ کو معلوم ہوتا کہ رؤیت اللی کا وقوع دنیا میں نامکن ہوتا کہ روئیت اللی کا وقوع دنیا میں نامکن ہوتا کہ ہوتا کہ دوئیت اللہ میں سوال کرتے اور آگر بالفرض ہے علم نہ ہوتا تو اس سے بدلازم آتا ہے کہ آپ باوجودا ہے مرتبت کے جس کی انتہا ہے تھی کہ حق تعالی نے آپ کو اپنی ہمکلامی سے سرفراز فرمایا (العیاذ باللہ) جابل تھے کہ ایسے نامکن الوقوع چیز کے لئے حق تعالی سے سوال کر بیٹھے۔

دو سری دلیل میہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندگانِ موسنین پر اس احسان کا اظهار فرمایا کہ ان کو آخرت میں اس کا دیدار نصیب ہوگا۔ چنانچہ فرماتے ہیں: وُجُوْدٌ یَّوْمَئِدْ نِاضِرَةٌ اِلٰی دَیِّهَا فَاظِرَة "اور کتنے چرے اس دن ترو تازہ ہوں گے اپنے رب کو ویکھتے ہوں گے۔ اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ موسنین و آخرت میں اپنے رب کو ان کی تیز نظری کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں احادیث متواترہ اس پر شاہد ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے مطابق اللہ کا دیدار ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنما کے انکارِ رؤیت کی دلیل صرف یہ آیت قرآنی ہے "لاَ تُدُرِکُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ یُدُرِكُ الْأَبْصَارِ" آئسیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ ان کو پالیتا ہے۔ یہ آیت عدم رؤیت کے ثبوت میں کافی ہے اس لئے کہ ادراک اور ابصار میں فرق ہے۔ "لاَ تُدُرِکُهُ الْأَبْصَارٌ" کے معنی یہ ہوئے کہ آئسیں اس کود کھے توسکتی ہیں لیکن اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

سعید بن المسیب نے اس آیت کا یمی مطلب لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کے قول "فَلَمَّا تَر آءَالْجَمْعُنِ قَالَ اَصْحَابُ مُوسٰی انا لَمُدُرَكُوْنَ قَالَ كلا" (جب دونوں جماعتیں لینی بنی اسرائیل اور فرعون کی جماعت نے ایک دوسرے کو دیکھا تو حضرت موسیًا کے جمرابیوں نے کہا کہ ہم پکڑے گئے لینی دشمنوں کے نرخہ میں آگئے تو حضرت موسیًا نے کہا کہ جرگز ایسا نہیں ہو سکتا) باوجود رؤیت کے ادراک کی نفی کی گئی ہے۔

فائدہ: "إِقْرَأَبِّاسَمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ طَاقْرَأُ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ طَعَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَالَمُ اللهُ عليه وسلم برِ غارِ حرامِ ما نازل مولى جيساكه صحين ميں معلَم "بية قرآن باك كى سب سے كِهٰى آيت ہے جو رسول اكرم صلى الله عليه وسلم برغارِ حرامِ من نازل مولى جيساكه صحين ميں معلق "معرت عائشه صديقة رضى الله تعلل عنهاكى حديث سے ثابت ہے 'اس كے بارے ميں مفرين كابه قول ہے كه "خلق من علق"

اور تعلیم بالقلم" اور تعلم مَالَمُ يَعْلَمُ" كے مابين بير مناسبت ہے كہ انسان كا ادنى مرتبہ اس كا مرتبہ "علق" يعنى جے ہوئے خون كا لوتھڑا ہوتا ہے اور اعلی مرتبہ اس کاعالم ہوتا ہے۔ لنذا اللہ تعالی نے انسان پراحسان فرمایا کہ اس کو کمترین مرتبہ یعنی علقہ سے نکال کر بلند تربن مرتبه پر پہنچادیا-

و مخشری کا کمناہے کہ آگر کوئی سے سوال کرے کہ اللہ تعالی کے دوسرے قول "مِنْ نَظْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَة" سے ثابت ہے اس کا

جواب ہے کہ یمال انسان جمع کے معنی میں استعال ہوا ہے-اس کی نظیر سورہ والعصر کی آیت ہے-

"وَزَيُّكَ الْأَكْرَهُ \* الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ . عَلَّمَ الْإِنْسَانَ حَالَمْ يَعْلَمْ" اس آيت شريف ميں جواسم تفضيل استعال كياكيا ہے لين لفظ اکرم کاصیغہ 'اس کی وجدیہ ہے کہ اکرم وہ ذات ہے کہ جس کے اندر تکرم کامادہ کمال زیادتی کے ساتھ موجود ہو'یہ ذات صرف الله پاک کی ہے جو اپنے ناچیز بندوں کو ایسے ایسے انعامات سے نواز تا ہے جس کا احصاء ممکن نہیں ہے اور ساتھ ہی وہ حلیم بھی ہے

کیونکہ وہ اپنے گنگار بندوں کو باوجود ان کے کفراور ار تکابِ جرائم پر جلدی سے سزا دینے کے لئے نہیں پکڑتا بلکہ اگر وہ تائب ہو جائیں تو ان کے جملہ معاصی پر قلم عفو پھیردیتا ہے۔للذا اس کے حلم و کرم کی کوئی حد نہیں ہے۔اس سے بڑھ کر اور کیا کرم ہو گا کہ

اس نے انسان کو جہل کی تاریجی سے نکال کر علم کی روشتی میں لا کھڑا کیا-"عَلَّمَ بِالْقَلَمِ" مِن فضيلت كتابت كي طرف اشاره ب- أكر كتابت نه موتى توعلوم 'اخبار اور مقالات بهم تك كيي بينج پاتے اور

امور دین و دنیا کیسے قائم رہتے۔ کیونکہ قرآن پاک اور کتب احادیث سے افادہ کتابت ہی کے ذریعہ ہے۔

فائدہ:۔ شیخ الاسلام شیخ تقی الدین سبی ہے کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطهرے آپ کی صغرتی میں جو ساہ حصد نکالا گیا تھااور نکالنے کے بعد فرشتہ نے کہا تھا کہ یہ آپ کی جانب سے شیطان کا حصہ ہے اس کی وجہ کیا تھی؟ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ بہ وہ حصہ ہے جو اللہ تعالی ہربشر کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ اس کا خاصہ ہے کہ شیطان انسان کے قلب میں جو وساوس

پیدا کرتا ہے ان کو بیہ قبول کرلیتا ہے۔ یہ حصہ آپ کے قلب اطهر سے نکال دیا گیا۔ للذا اس کے اندر شیطانی وساوس کی قبولیت کی کوئی عكدندرى-اس طرح آپكى ذات شريف مين شيطان كے لئے كوئى حصدندرا-اس سلسلدمين پر فيخ سے يد يو چھاكياكد آپكى وات شریف میں اللہ تعالی نے ایس چیز پیدا ہی کیوں کی تھی؟ کہ بعد کو اس کے نکالنے کی ضرورت بڑی- حق تعالی شانہ میں سے بھی قدرت تھی کہ آپ کو بغیراس حصہ کے پیدا فرمادیتا۔ اس کاجواب شیخ الاسلام نے بید دیا کہ وہ حصہ جملہ اعضاء انسانی کا ایک جزوہے۔ بغیراس کے انسان کی خلقت پوری نہیں ہوتی اور اس کا آپ کے قلب اطسرے نکال دینے میں کرامت ربانیہ کا ظہور ہے۔

جونك كاشرعي حكم جونك كا كهانا حوام ب-

جونك كي ضرب الامثال المعلق من علق "جرج إلى مخص كے لئے استعال ہو تا ہے۔

جونگ کے طبی فوا کد ا جونگ کے طبی فوا کد ا جونگ کے طبی فوا کد الگانے سے نفع ہو تا ہے کیونکہ یہ چھنوں کے قائم مقام ہو کر فاسد خون کو چوس لیتی ہے۔ بالخصوص بچوں عور توں اور آرام طلب لوگوں کو اس سے زیادہ فائدہ ہو تا ہے۔ بعض او قات ایسا ہو تا ہے کہ پانی مثلاً کنوئیں وغیرہ میں جونک

پیدا ہو جاتی ہے اور پانی کے ساتھ انسان اس کو پی جاتا ہے تو وہ حلق میں چٹ جاتی ہے۔ اس کے خارج کرنے کی ترکیب سے کہ ِ طلق میں لومڑی کے ریٹم کی دھونی دی جائے۔ دھوال حلق میں پہنچتے ہی ہے گر پڑے گی- اونٹ کی کھری کی دھونی دینے سے بھی ہے مر

جاتی ہے اور سے دونول ترکیب محرب ہیں-قزویی اور صاحب الذخیرہ الحمیدہ کا قول ہے کہ اگر جو تک تالومیں چمٹ جائے تو شراب کے سرکہ میں باقلا کے اندر کی تکھی بقدر

ایک درہم حل کرے غرغرہ کیاجائے تو جونک تالوسے الگ ہوجائے گی۔ آگر کسی خاص جگد کاخون نکالنا مقصود ہو تو جونک کو مٹی کے

غلہ میں لپیٹ کر اس جگہ لگا دی جائے تو وہ جونک خود چیک جائے گی اور خون چوہنے لگے گی اور اگر چھٹرانا ہو تو اس پر نمک کا پانی ح مِرْک دیا جائے تو تورا اگریزے گی-

صاحب عین الخواص کابیان ہے کہ اگر جونک کو سامیہ میں سکھا کر نوشادر کے ساتھ پیس لیا جائے اور پھراس کو داء الثعلب پر ملا جائے تو بال نکل آئیں گے۔ کسی دوسرے تحکیم کا قول ہے کہ اگر گھر میں جو نک کی دھونی دی جائے تو وہاں سے کھٹل اور مچھو وغیرو

بھاگ جائیں گے۔ اً گر جونک کو کسی شیشی میں رکھ کر چھوڑ دیا جائے اور جب وہ مرجائے تو اس کو نکال کرباریک پیس لیا جائے اور جس جگہ کے بال

اکھاڑنے مقصود ہوں وہاں کے بال اکھاڑ کر اس جگہ اس کو ملاجائے تو پھراس جگہ بھی بال نہ آئیں گے۔

جو تک کے جس خاصہ کا تجربہ کیا گیااور اس کو نافع پایا وہ یہ ہے کہ ایک بڑی جو تک جو اکثر ندیوں میں ہوتی ہے ' لے لی جائے لامر اس کو عمدہ قتم کے تیل میں تلاجائے اور پھراس کو سرکہ میں پیس لیا جائے اور اس قدر پیساجائے کہ وہ مثل مرہم کے ہوجائے۔

اس مرجم كا پهايد بناكر بواسير برلگايا جائے تو آرام ہو جائے گابلكه بالكل جاتى رہے گی-

جو نک کے خواص عجیبہ میں ایک سے ہے کہ اگر شیشہ کی دکان میں اس کی دھونی دی جائے تو دوکان میں جس قدر شیشے ہول گے سب ٹوٹ جائیں گے۔ اگر تازہ جونک پکڑ کر احلیل پر مل دی جائے توبلادرد کے احلیل (ذکر کاسوراخ) بڑا ہو جائے گا۔

جونک کی خواب میں تعبیر جونک خواب میں بنزلہ دودیعنی کیروں کے ہیں جوبقول "حلق الانسان من علق" اولاد کی نشانی

ہے۔ اگر کوئی مخص خواب دیکھے کہ اس کی ناک یا ذکر یا دبرسے کوئی خونی کیچوا نکل پڑا ہے تو سے

اسقاطِ حمل کی علامت ہے۔

ا یک مخص حضرت ابو بکرصدیق رضی الله عنه کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیایا خلیفۃ الرسول میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس ایک تھیلی ہے اور میں نے اس تھیلی کو الٹ دیا تو اس میں از قتم در ہم جو پچھ تھاسب باہر ہو گیا۔ اس کے بعد اس میں ہے ایک "علق" بعنی جونک نکل پڑی۔ حضرت ابو بمررضی اللہ عنہ نے میہ سن کر فرمایا کہ تُو میرے پاس سے فوراً چلاجا- چنانچہ وہ چلاگیااور ابھی چند ہی قدم چلاتھا کہ کسی جانورنے اس کوسینگ مار کر ہلاک کر ڈالا۔ جب حضرت ابو بکرصد بی رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ بخدا میں نے اس وجہ سے اسے اپنے پاس سے نکال دیا تھا کہ تاکہ وہ میرے سامنے نہ مرے۔ کیونکہ تھیلی مبنزلہ قالب انسان تھی ادر اس کے اندرجو درہم تھے وہ اس کے سالِ حیات تھے اور وہ جو نک جو بعد میں نگلی وہ اس کی

## "العناق"

(ہری کا مادہ بچہ) العناق: ہری کے مادہ بچے کو کہتے ہیں۔ اس کی جع "اعنق" اور "عنوق" آتی ہے۔ اصمعی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یمن کی سڑک پر جارہا تھا کہ سڑک کے کنارے ایک لڑکا گھڑا ہوا جھے ملا۔ اس نے اپ دونون کانوں میں بندے پنے ہوئے تھے۔ جن میں جو اہرات کے تگلنے جڑے ہوئے تھے جن کی چیک سے اس کا چرہ جگرگارہا تھا اور وہ سڑک کے کنارے گھڑا ہوا موالی کی حمد و ثناء پر مشمل اشعار پڑھ رہا تھا۔ میں لڑکے کے پاس آیا اور اس کو سلام کیا۔ گراس نے سلام کا جواب دینے کہ بجائے کہا کہ میں اس وقت تک آپ کے سلام کا جواب نیس دول گاجب تک کہ آپ میرا حق جو آپ پر واجب ہے ادانہ کریں۔ ہمان کو چھا کہ وہ کیا حق ہوں۔ جب آپ نے سلام کا جواب دیا کہ میں ایک لڑکا ہوں اور محمان نوازی میں حضرت خلیل اللہ سیدنا اہراہیم علیہ السلام کا ہم مشرب ہوں۔ جب تک میں معمان کی تلاش میں ایک یا دو میل نہیں چل لیتا اس وقت تک میں صبح وشام کا کھاتا نہیں کھاتا وہ میں ایک اور میں ایک بی اس کی دعوت قبول کر لی۔ وہ بہت خوش ہوا آور مجھ کو ساتھ لے کر اسلام کا ہم ایک خیمہ پر پہنچ۔ لڑکے نے گھڑے ہوں اور میل نہیں کو آواز دی۔ اس نے گریہ آمیز لہجہ میں جواب دیا۔ ہوکر اپنی بہن کو آواز دی۔ اس نے گریہ آمیز لہجہ میں جواب دیا۔ ہمائی بولا کہ میمان کی ضیافت کا انتظام کرو۔ لڑکی نے جواب دیا کہ پہلے میں نماز شکرانہ تو اداکر لوں؟ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے میں میمان کی ضیافت کا انتظام کرو۔ چنانچہ اس نے دور کعت نماز شکرانہ پڑھی۔ لڑکے نے جھے خیمہ کے اندر لے جاکر بٹھادیا۔ پھروہ چھری لے کر عمل میمان بھیج دیا۔ چنانچہ اس نے دور کعت نماز شکرانہ پڑھی۔ لڑکے نے جھے خیمہ کے اندر لے جاکر بٹھادیا۔ پھروہ چھری لے کر عمل میمان بھیج دیا۔ چنانچہ اس نے دور کعت نماز شکرانہ پڑھی۔ لڑکے نے جھے خیمہ کے اندر لے جاکر بٹھادیا۔ پھروہ چھری لے کر

اصمعی کتے ہیں کہ جب میں خیمہ کے اندر جاکر بیٹھا تو میری نگاہ اس لڑکی پر پڑی تو معلوم ہوا کہ وہ نمایت حسین وجمیل ہے۔ میں بار بار نگاہیں چرا کر اس کو دیکھ رہا تھا۔ لڑکی کو بھی میری اس حرکت کا احساس ہو گیا تو مجھ سے اس نے مخاطب ہوکر کما کہ سے دیدہ وزوی (آئکھیں چرا کر دیکھنا) چھوڑ و بیجئے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آئکھوں کا زناکسی غیر محرم عورت کو گھور گھور کر دیکھنا ہے۔ لیکن اس سے میرامقصد تو نیج نہیں ہے بلکہ تادیب ہے پھراہیا ہرگزنہ کریں۔

اصمعی کہتے ہیں کہ جب سونے کادفت آیا تو میں اور لڑ کا خیمہ کے اندر سوئے اور لڑ کی اندر ہی۔ میں نے رات بھر نہایت عمدہ اور ول کش لیجے میں قرآن پاک کی تلاوت سنی- اس کے بعد نہایت والهانہ لہجہ میں بیہ اشعار پڑھنے کی آواز سائی دی ''

ابی الحب ان یخفی و کم قد کتمته فاصبح عندی قد اناخ وطبنا ترجمہ:۔ محبت پوشیدہ رکھنے کی کوشش کی مگروہ ظاہر ہوئے بغیرنہ رہی۔ چنانچہ وہ میرے پاس اس طرح آئی کہ اس نے مجھے کو اپنی خوابگاہ بنالیا اور میرے پاس ابناڈیرہ ڈال دیا۔

اذا اشتد شوقی هام قلبی یذکره وان رمت قربا من حبیبی تقربا ترجہ: جب میراشوق حد سے بردھ گیاتو میرے دل نے اس کویاد کرنے کا ارادہ کیا اور جب میں نے اس کو اپنے پاس بلانے کا ارادہ کیا تو وہ میرے پاس آگیا۔

ویبدو فافنی ٹم احیا بذکرہ ویسعدنی حتی الذوا طربا ترجہ:۔ اور وہ ظاہر ہوتا ہے تو میں فنا ہو جاتی ہوں اور اس کویا دکرکے ذندہ ہو جاتی ہوں اور وہ میرااس قدر ساتھ ویتا ہے

که مجھ کو اس کی محبت میں لذت اور طرب حاصل ہوتی ہے-

اصمعی کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں نے لڑے سے بوچھا کہ بیاس کی آداز تھی؟ تواس نے جواب دیا کہ وہ میری بس کی آواز تھی۔ روزانہ رات کو اس کا کی مشغلہ رہتا ہے۔ میں نے لڑے سے کما کہ بمقابلہ اپنی بمن کے تم اس شب بیداری کے زیادہ متحق تھے کیونکہ تم مرد اور وہ عورت ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ توفیق اور تقرب سباس کی طرف سے

ہے۔اصمعی کہتے ہیں کہ اس گفتگو کے بعد میں نے ان دونوں سے رخصت ہو کر اپنا راستہ لیا۔ عناق کا شری تھی اور ہماری جین وغیرہ نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضیٰ کی نماز کے بعد خطبہ پڑھااور فرمایا کہ جس فض نے ہماری جیسی نماز پڑھی اور ہماری جیسی قرمانی کی اس کی

قرمانی درست ہے اور جس نے نماز سے پہلے ہی قرمانی کرلی اس کی قرمانی درست نہیں ہوئی۔اس پر ابو بردہ بن نیار "نے جو حضرت براء بن عازب کے ماموں تھے 'عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے تو یہ سمجھ کر کہ آج کھانے پینے کادن ہے اپنی بکری نمازے پہلے ہی ذرج كرلى- ييس نے يه اچھا سمجھاكە سب سے پہلے ميرى بى بكرى ميرے گھريس قرمانى ہو اور نمازسے پہلے ميس نے اس كے كوشت سے ناشتہ بھی کرلیا۔ یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری بکری کھانے کی بکری ہوئی قرمانی کی نہیں ہوئی۔

ابوبردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک عناق (بمری کا بچہ) ہے جو مجھ کو دد سری بمربوں سے زیادہ محبوب ہے کیا بیہ میری جانب سے قرمانی کے لئے کافی ہو گا۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہال مگر تیرے بعد بیر کسی کے لئے کفایت نہیں

حاكم نے باسناد صحیح اور ابو عمر بن عبدالبرنے استیعاب میں قیس بن نعمان سے روایت كى ہے كہ وہ فرماتے ہیں كہ جب ني كريم صلی الله علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرصدیق رضی الله عنہ ججرت کی نیت سے مدینہ منورہ پوشیدہ طور پر جارہے تھے ایک غلام کے پاس

سے گزرے جو بکریاں چرا رہاتھااس سے آپ نے دودھ طلب فرمایا۔اس نے جواب دیا میرے پاس کوئی دودھ کی بکری تہیں ہے البتہ ا کیے عناق (جوان ہونے کے قریب) ہے جو شروع جاڑوں میں بلاحمل دودھ دیتی تھی مگراب وہ بھی خالی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عناق (پڑھیا) کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ لایا۔ آپ نے اس کے پاؤں باندھ کراس کے تقنوں کو سہلایا ' سہلاتے ہی دودھ اُتر آیا۔ حضرت ابو بکڑا یک پیالہ نما پھرڈھونڈ لائے۔ آپ نے اس میں دودھ دوہا۔ پھر آپ نے وہ دودھ حضرت ابو بکڑ صديق كو پلاديا - بحردوباره اس چرواج كو پلايا اور بهر آخريس آپ نے سا-

چروا ہے نے جب یہ معجزہ دیکھاتو کہنے لگا بچ بتائے آپ کون ہیں؟ میں نے آج تک آپ جیسا مخض نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس شرط پر تم کو اپنا نام بتا سکتا ہوں کہ تم کسی کو میرا پہتا نہ دو۔ اس نے کما کہ میں کسی سے نہ کموں گا۔ بیہ وعدہ لے کر آپ م نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول محمد ہوں۔ بیر من کر وہ کہنے لگا کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ نبی ہیں اور سچا دین کے کر آئے ہیں اور میں آپ کے ساتھ چانا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی نہیں مگر جب تم کو بیہ معلوم ہو جائے کہ میرا غلبہ ہو گیا ہے تو

ابوداؤد' ترندی سائی اور حاکم رحم الله اجمعین نے عمرین شعیب سے اور انہوں نے اپنے والدسے اور انہوں نے اپنے دادا ے روایت کی ہے کہ مرثد ابن ابی مرثد تامی ایک مخص تھا اس کاکام بیرتھا کہ وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ لے جایا کر تا تھا۔ مکہ میں

ایک بر چلن عورت تھی جس کو عناق کتے تھے۔ اس عورت کا مرثد سے یارانہ تھا۔ مرثد نے مکہ کے ایک قیدی سے بید وعدہ کر لیا تھا

کہ میں تھے کو آکر لے جاؤں گا۔ وہ کتے ہیں کہ میں حسب وعدہ آیا اور مکہ کی ایک دیوار کے سابیہ میں بیٹھ گیا۔ رات کا وقت تھا اور
چاندنی کھی ہوئی تھی۔ انقاق سے عناق نای اس عورت کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے میری پرچھائی سے پہچانا کہ یمال کوئی مخض بیٹھا
ہوا ہے۔ جب وہ میرے بالکل قریب پہنچ گی تو بھی کو پہچان کر کہنے گی کہ کیا تو مرثد ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں میں مرثد ہوں۔ بیہ
من کر وہ بہت خوش ہوئی اور کئے گئی کہ تم آج رات ہمارے پاس سونا۔ میں نے کہا کہ اے عناق! اسلام نے زنا کو حرام کر دیا ہے۔ یہ
من کر وہ جل گئی اور چنج چیح کر کہنے گئی کہ اے اہل فیمہ بیہ مخض تہمارے قیدی کو چرا کر یمال سے لے جاتا ہے۔ بیہ من کر آٹھ آدی
میری طرف جمھے پکڑنے کے لئے دو ڑے۔ میں ایک گمام رائے کو بھاگ گھڑا ہوا اور ایک غاریس جاچھیا۔ میرے متلاثی بھی غار تک
میری طرف جمھے پکڑنے کے لئے دو ڑے۔ میں ایک گمام رائے کو بھاگ گھڑا ہوا اور ایک غاریس جاچھیا۔ میرے متلاثی بھی غار تک
کے بعد میں مکہ واپس گیا اور اسپ نے اس قیدی کے پاس پہنچا جس سے وعدہ کرچکا تھا وہ بہت بھاری شخص تھا گھریس جو ل قول کرے اس
کے بعد میں مکہ واپس گیا اور اسپ کھول دیں اور اس طرح ہم دونوں مدینہ منورہ آگئے اور میں جناب رسول آگرم صلی اللہ علیہ و سلم کی
خومت میں حاضر ہوا اور سب ماجرہ بیان کیا۔

پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں عناق سے نکاح کر سکتا ہوں' آپ میہ س کر خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر بعد ہیہ آیت شریف نازل ہوئی:

"ٱلزَّانِيۡ لاَيَنۡكِحُ إلاَّ زَانِيَةُ ٱوۡمُشۡرِكَةُ وَالزَّنِيَةُ لاَيۡنَكِحُهَا الاَّ زَانِ ٱوۡمُشۡرِكِ؞

چنانچہ رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم نے بدی تھم پڑھ کرسادیا۔

ہدیوں را ہی است کے متعلق خطابی کہتے ہیں کہ یہ خاص اس عورت سے متعلق ہے عام نہیں ہے لیکن مسلمان زانیہ کے ساتھ عقد صحیح ہے اور غیر منفع ہے۔

امام شافعیؓ فرماتے ہیں کہ بفول عکرمہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ زانی کاارادہ سوائے اس کے اور پچھ نہیں ہو تا کہ وہ زانیہ سے نکاح کرے۔ لیکن سعید بن المسیب کا قول یہ ہے کہ یہ آیت "وَ اُنْکِ حُوْاالْاَ یَالْمِی مِنْکُمْ " سے منسوخ کی گئی ہے۔

### العنبر

(بوی مچھلی) عنبو : یہ ایک بہت بردی مچھلی ہوتی ہے جو عام طور پر سمند رمیں پائی جاتی ہے۔ اس کی کھال کی ڈھالیس بنائی جاتی ہیں اور ان کو بھی عنبر کہتے ہیں۔

امام بخاری نے حضرت جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اگرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو زیر
امارت حضرت ابو عبیدہ بن الجراح قافلہ قریش سے تعرض کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور ایک بوری مجبوروں کی بطور زاد راہ مرحمت
فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے علاوہ اور کچھ بھی دینے کو نہ تھا۔ حضرت ابو عبیدہ ہم کو صرف ایک مجبور فی کس
کھانے کو دیتے تھے۔ حضرت جاہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس مجبور کے دانوں کو بچوں کی طرح چوستے تھے اور اوپر سے
پانی فی لیتے تھے اس طرح چودہ دن گزار دیئے تھے۔ اس کے علاوہ جب بہت بھوک لگتی تو اپنی لاٹھیوں سے درختوں کے بتے جھاڑ کر
محمد دلائل وہراہیں سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور پانی میں ان کو بھگو کر کھالیتے تھے۔ جب ہم ساحل سمند رپر پہنچ تو ہم نے سمند رکے کنارے پر کوئی چیز مثل ایک اونچے ٹیلے کے پری ہوئی دیکھی۔ چنانچہ ہم اس کے قریب گئے تو دیکھا کہ وہ ایک عنبرماہی ہے۔

حضرت عبیدہ فی نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ بیہ مردہ ہے۔ پھر پچھ سوچ کر فرمایا کہ چو نکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرستادہ بیں اور اللہ کی راہ میں جماد کرنے نکلے بیں اور تم لوگ بھوک سے بے قرار بھی ہو للذاتم اس کو کھاؤ۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم تعداد میں تین سوا فراد ہے اور ہم نے پورے ایک مہینہ تک اس مجھلی سے پیٹ بھرا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم بھوک کی وجہ سے جو لاغر اور کمزور ہو گئے تھے اس کے گوشت کی وجہ سے ایک ماہ میں کافی طاقت ور ہو گئے اور ہم کو یہ مچھلی نہ ملتی تو ہم میں ہرگز قوت و تازگی نہ آتی۔

ندکورہ راوی ہی فرماتے ہیں کہ وہ اس عزرماہی (مجھلی) کا آنکھ کاحلقہ اس قدر بڑا تھا کہ اس کے اندر تیرہ آدمی با فراغت بیٹھ گئے تھے اور اس کی ایک پیلی اتنی بڑی تھی کہ جب اس کو کھڑا کیا گیا تو اس کے نیچے سے ایک قد آور اونٹ معہ سواریوں کے نکل جاتا تھا۔
کہتے ہیں کہ عزر دریا سے نکلتا ہے۔ دریا کے بعض جانو راس کو چکنائی کی وجہ سے کھالیتے ہیں اور پھراس کو بیٹ سے خارج کر دیتے ہیں جو ایک بڑے بیچرکی صورت میں سطح آب پر تیرتا رہتا ہے اور لریں اس کو ساحل تک پہنچادیتی ہیں۔ ابن سیدہ کہتے ہیں کہ عزر دریا سے برآ کہ ہوتا ہے اور رہے زیادہ تران مجھلیوں کے شکم میں پایا جاتا ہے جو اس کو کھاکر مرجاتی ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ عبروریا ہے اسانی کھوپڑیوں کی شکل میں نکاتا ہے۔ اس کے برے بڑے کھڑے کاوزن ایک ہزار مثقال بالا عب بعضایاں اس کو بہت کھاتی ہیں اور کھا کہ مرجو جانور اس کو کھاتا ہے 'اہل عرب اس جانور کو بھی عہر کھتے ہیں۔
حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک محض نے جھے ہیان کیا کہ ایک مرتبہ اس نے ایک بحری سفر کیا۔ باد مخالف کے سبب ہماری کشتی ایک غیر معروف جزیرہ پر پہنچ گئی اہل کشتی جزیرہ پر اتر پڑے۔ میں بھی کشتی ہے اتر گیا اور میں نے وہاں پر چند درخت اسے ہماری کشتی ایک غیر معروف جزیرہ پر پہنچ گئی اہل کشتی جزیرہ پر اتر پڑے۔ میں بھی کشتی ہے اتر گیا اور دیس نے وہاں پر چند درخت اسے دیکھے جو بحریوں کی گرون کے مشابہ سے اور ان پر پھل بھی آ رہے ہے۔ پچھ دیر بعد تیز ہوا کے چلنے کی وجہ سے ان درختوں کے پھل سمندر میں جا پڑے۔ راوی کہتے ہیں کہ جیسے ہی یہ پھل سمندر میں گرتے ہیں ایسے ہی مجھلیاں اور دیگر آئی جانور ان پھلوں کو کھل جاتے ہیں اور چو نکہ یہ پھل کی جانور مرجاتے ہیں۔ کیونکہ ان سے اس کی گرمی برداشت نہیں ہوتی اور دوہ اس کے شکم میں عبردیکھتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ عبرای پھلی کی پیداوار ہے حالا نکہ وہ ایک درخت کا پھل

عنر کے طبی فوائد ابن عبدون کا قول ہے کہ عنرگرم خشک ہے گرانٹاگرم نہیں ہے کہ جتنا خشک ہوتا ہے۔ اس کی بہترین عبر کے طبی فوائد استمال کے جو اشہک کہ کہاتی ہے۔ اس قتم میں چکنائی کم ہوتی ہے۔ عنرمقوی قلب و دماغ ہے۔ فالج اور لقوہ میں نافع ہے اور شجاعت پیدا کر تا ہے گران لوگوں کو جو بواسیر میں جتلا ہوں ان کے لئے مضر ہے۔ لیکن اس کی مضرت کافور اور کھیرا سو تھنے سے دور ہو جاتی ہے۔ سرد تر مزاج والوں اور بوڑھوں کو اس کا استعال موافق آتا ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعال زیادہ مناسب ہے۔ یہ بھی کہاگیا ہے کہ عنرکسی جانور کا گوبر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ سمندر کا کو ڈا ہے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

## العندليب

(بلبل) عندلیب بلبل کو کتے ہیں چو نکہ اس کی آواز میں اعتدال ہوتا ہے۔ چنانچہ ابو سعید الموید بن محمدالاندلسی کا قول ہے۔
وطنبور ملیح الشکل یحکی بنغمة الفصیة عندلیبا
ترجمہ:۔ طنبورہ جو دیکھنے میں اچھی شکل کا ہے اور بجئے میں اس کا نغمہ فصیحہ بلبل کے نغمہ کے مشاہ ہے۔
دوی لما ذوی نغماً فصاحاً حواها فی تقلبه قضیبا
ترجمہ:۔ جب وہ خوش آوازی کے ساتھ بجتا ہے تو وہ گانے والی کی آواز کو دہراتا ہے اور وہ آواز لکڑ یول کے لوث پوٹ
کرنے سے نکاتی ہے۔

کذامن عاشر علماء طفلا یکون اذانشا شیخا ادیبا ترجمہ:۔ ای طرح وہ مخص جو بچپن سے علماء کی صحبت اختیار کرتا ہے برابو ڑھا ہو کر ان جیسا ہو جاتا ہے۔ ابو سعید الموید کے چند بمترین اشعار ہے بھی ہیں ۔۔

أحِبُ العذول لتكراره حديث حبيب على مسمعى ترجم: من طاوت گر كواس وجه محبوب ركتابول كه وه مير عبيب كاذكر بار بار مير كانول كوساتا ربتا به واهو الرقيب لان الرقيب يكون اذا كان حبى معى ترجمن اور رقيب به بهي مجمد كو محبت به كو تكه وه اس وقت رقيب بنتا به جب ميرا محبوب مير كياس بوتا به ابوسعيد المويدكي وفات 200 ع من بوئي -

بلبل كاشرى تكم البل طالب اسك كه يه طيبات ميس عب

خواب میں تعبیر خواب میں اس کادیکھناولدذی کی دلیل ہے۔واللہ تعالی اعلم

# العنز

(بکری)العنز:بکری کو کماجاتاہے۔

العنز كاحديث مين تذكره:

''بخاری و ابو داؤد نے حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سم نے فرمایا کہ چالیس خصلتیں ہیں جن میں سب سے اعلیٰ منبعۃ العنز ہے لیعنی بکری کو دودھ بینے کے لئے کسی کو دے ڈائنا رجو شخص ان میں سے کسی پر بھی عمل کرے گااور اس پر حصولِ تواب کی امید رکھے گااور جو کچھ کہ اس کے بارے میں وعدہ کیا گیاہے اس کی تصدیق کرے گاتواس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرماکیں گے''۔ حسان بن عطیہ جنہوں نے ابو کبشہ سے احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے (حدیث فد کورہ میں ذکر کی گئی) ان جالیس خصائل کاشار کرنے کی کوشش کی تو ہم نے منبحة العنز کو چھوڑ کر بیہ شار کیں:۔

(۱) سلام کا جواب دینا(۲) اگر چھنگنے والا الحمد للہ کے تو یو حمک اللّٰہ ہے اس کا جواب دینا(۳) راستہ میں سے کسی تکلیف وہ چیز کو ہٹا دینا وغیرہ وغیرہ۔ مگر باوجود کو شش کے ہم پند رہ سے زیاوہ شار نہ کر سکے۔

ابن بطال فرماتے ہیں کہ آگر چہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ۳۹ خصائل کا ذکر نہیں کیا گراس میں شک نہیں ہے کہ آپ کو لامحالہ ان کا علم تھا گر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص مصلحت سے صراحتاً بیان نہیں فرمایا۔ واللہ اعلم سے مصلحت ہو کہ آگر ان خصائل کی تعیین و تصریح کر دی جاتی تو دیگر خصائل از قتم معروف جو تعداد میں بے شار ہیں اور جن کے تعمیل میں آپ نے بے حد

تاکید فرمائی ہے لوگوں کے دلوں میں ان سے بے رغبتی پیدا ہو جاتی-ابن بطال مزید فرماتے ہیں کہ ہمارے معاصرین نے احادیث سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر بیہ خصائل نکالیں تو ان کی تعداد چالیس سے بھی زمادہ مائی۔

صاحب ترغیب و ترہیب نے قضاء حوائج المسلمین کے باب میں امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرمسلمان پر اپنے بھائی مسلمان کے تمیں حق ہیں جن سے کہ تاوقتیکہ ادایا معاف نہ کر دیئے جائیں خلاصی نہیں مل سکتی-وہ حقوق یہ ہیں:۔

(۱) اپنی بھائی کی لغزشوں کو معاف کرتا (۲) اشکاباری پر رخم کرتا (۳) شرمگاہ کو ڈھانپنا کینی آگر کوئی نگاہو تو اس کو کپڑا و غیرہ دینا (۳) معذرت کو قبول کرتا (۵) فیبت کی تردید کرتا (۲) بیشہ خیر خواتی کرتا (۷) دوستی کی تگہداشت کرتا (۸) ذمہ داری کی رعایت کرتا (۹) بیاری میں عیادت کرتا (۱۰) میت میں شرکت کرتا (۱۱) دعوت کو قبول کرتا (۱۲) سلوک کابدلہ دینا (۱۳) انعام پر شکرید ادا کرتا (۱۳) اچھی طرح مدو کرتا (۱۵) عورت کی حفاظت کرتا (۲۱) ضرورت کو پورا کرتا (۱۷) سوال کے وقت سفارش کرتا (۱۸) سفارش قبول کرتا (۱۹) مقصد کو ناکام نہ کرتا (۲۰) چھینک پر الحمد للہ کابر محک اللہ سے جو اب دینا (۱۲) کھوئی ہوئی چیز کو خلاش کرتا (۲۷) سلام کاجو اب دینا (۱۳) کلام سے خوش ہوتا (۲۷) وادو دہش میں زیادتی کرتا (۲۵) اس کی قسموں کی تصدیق کرتا (۲۷) طالم و مظلوم ہونے کی حالت میں مدد کرتا۔ لیخی آگر وہ ظالم ہوتا (۲۷) دو دوس کرتا دشتی سے گریز کرتا (۲۸) دھو کہ نہ دینا (۲۷) جو چیز اپند ہو وہ دو دوسرے کے لئے بھی پند کرتا اور جو خود کو ناپند ہو اس کو دوسرے کے لئے بھی ناپند یدہ سمجھنا۔

اس کے بعد حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ان میں سے کوئی بھی حق ادانہ کیا گیاتو قیامت میں اس کامطالبہ ہو گاحتی کہ چھینک کاجواب نہ دیا تواس کی بھی باز پرس ہوگ۔

ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی نے کتاب الدعوات میں سوید بن غفلہ کی سندسے روایت کی ہے کہ:۔

" حفرت على كرم الله وجهه فاقد سے تھے آپ نے حفرت فاطمته الز ہرا سے كماكه اگر آپ حضور اكرم صلى الله عليه وسلم كى خدمت ميں جاتيں تو اچھاتھا۔ چنانچه حفزت فاطمہ تشريف لے كئيں۔ اس وقت جناب رسول الله صلى الله عليه وسلم حفرت ام اين، كے يمال تشريف فرماتھے۔ حضرت فاطمہ تنے دروازہ پر دستك دى آپ نے ام ايمن سے كماكه دستك تو فاطمہ کی معلوم ہوتی ہے اور وہ ایسے وقت آئی ہے کہ ان کی عادت اس وقت آنے کی نمیں تھی 'جاؤ دروازہ کھول وو۔ چنانچہ ام ایمن نے دروازہ کھول دیا۔ جب اندر پنچیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ ''! اس وقت تو تہمارے آنے کی عادت نمیں تھی کیا بات ہے؟ فاطمہ '' نے عرض کیا (ایک بات معلوم کرنے آئی ہوں) کہ ان فرشتوں کی خوراک تو جی تعالی کی تنبیع 'تخمید و تقدیس ہے اور ہماری خوراک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قتم ہے اس ذات پاک کی جس نے جھے کو دین جی دی رہے تھی دن سے آل محر (ازواج مطمرات) کے گھروں میں آگ نمیں جلی۔ میرے پاس کی عنزیعنی بحریاں آئی ہیں آگر تم چاہو تو ان میں سے پانچ بحریاں تم کو دے سکتا ہوں یا آگر چاہو تو تم کو پانچ ایسے کلمات سکھا دوں جو ابھی ابھی جریل امین میرے پاس لے کر آئے تھے۔ حصرت فاطمہ '' نے عرض کیا کہ آپ مجھے کو وہ پانچ کلے ہی سکھا دوں جو ابھی ابھی جریل امین میرے پاس لے کر آئے تھے۔ حصرت فاطمہ '' نے عرض کیا کہ آپ مجھے کو وہ پانچ کلے ہی سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھ لیا کہ یہ پڑھ لیا کرون

"یااول الاولین ویاا خوالا خوین ویا فوالقوة المتین ویادا حم المساکین ویااد حم الواحمین" یہ دعایاد کرکے حضرت فاطمہ کمر تشریف لے آئیں اور حضرت علی سے کماکہ میں آپ کے پاس سے دنیا کمانے گئی تھی اور آخرت لے کرواپس آئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ من کر فرمایا کہ یہ دن آپ کے لئے سب دنوں سے بمتر

حافظ ابو الفضل محمر بن طامري كتاب صفوة التصوف مين روايت ب كه:

ود حضرت جابر بن عبداللہ اللہ ملی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ آپ ملی آیا نے فرمایا کہ اے جابر! گیارہ بکریاں جو گھر میں ہیں وہ تم کو زیادہ محبوب ہیں یا وہ کلمات جو جربل نے ابھی مجھ کو سکھائے ہیں اور جن میں تہمارے لئے دنیاو آخرت کی بھلائی جمع ہے۔ حضرت جابر نے عرض کیایا رسول اللہ! بخدا میں ان کلمات کا زیادہ حاجت مند ہوں آپ مجھ کو سکھلاد بیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھا کرون

"اَللَّهُمَّ إِنَّكَ خَلاق عليهم اللَّهم انك غفور حليم إِنَّكَ إِنَّكَ تواب الرحيم اللَّهم انك رب العرش العظيم اللَّهم انك الجواد الكريم اغفرلي وارحمني واجبرني ووفقني وارزقني واحدني ونجني وعافني واسترني ولا تضلني وادخلني الجنة برحمتك ياارحم الراحمين"-

حضرت جابر" فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باربار اس دعاکو پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں نے اس دعاکو حفظ کر لیا۔ پھر فرمایا کہ اے جابر! اپنے بعد اس دعاکی دوسروں کو بھی تعلیم دیٹااور اس کو حفاظت سے اپنے پاس رکھنا- چنانچہ میں نے ایسان کیا۔

تفیر قشیری وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب حفزت ابراہیم علیہ السلا) معزت اساعیل علیہ السلام اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ مولے کر مکہ شریف تشریف لے جارہے تھے تو آپ کاعمالقہ کی ایک قوم پر گزر ہوا۔ انہوں نے حضرت اساعیل کو دس بکریاں نذرانہ میں دیں۔ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں جتنی بکریاں ہیں وہ سب انہی دس بکریوں کی نسل سے ہیں۔ اسی طرح مکہ کے حرم شریف کے جتنے کبوتر ہیں وہ کبوتر کے اس جو ژے کی نسل سے ہیں جنہوں نے بوقت چرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی

> رک*ی سے حکم انکی عار تو رہر انڈرے دیے تھے۔* محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتب

یکنیطے فیھاعنزان" یعنی مکہ شریف میں دو بکریاں سینگ نہیں ماریں گی-اس کا قصدیہ ہوا تھا کہ مکہ مکرمہ میں بنی امیہ کے خاندان میں ایک عورت تھی جس کانام عصماء بنت مروان تھا- اس عورت کا یہ وستور تھا کہ یہ لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتی تھی اور بہت اذبت پنچاتی تھی اور مسلمانوں کی جو میں اشعار کہتی تھی- حضرت عمیر ابن عدی نے نذر مانی کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ

فائدہ:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ذی شان ہے جو بطور ضرب المثل عرب میں چلا آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ "لاّ

بہت اذیت پہنچائی تھی اور مسلمانوں کی جو میں اشعار کہتی تھی۔ حضرت عمیر ؓ بن عدی نے نذر مائی کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدرسے صبح وسالم واپس آ گئے تو میں اس عورت کو قتل کر ڈالوں گا۔ چنانچہ جب آپ غزوہ بدرسے فاتحانہ واپس تشریف لائے تو حضرت عمیرنے آوھی رات کے وقت اس عورت پر تکوار کا وار کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد آپ ہمرینہ منورہ

تشریف لے گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صبح کی نماز اوا کی۔ جب حضور نمازے فارغ ہوکر اپنی نشست گاہ پر جانے لگے تو آپ نے حضرت عمیر سے وریافت فرمایا کہ کیاتم نے عصماء کو مار ڈالا؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! پھر پوچھنے لگے کہ اس میں تہمیں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟ اس وقت آپ کی زبان فیض ترجمان سے یہ الفاظ لکلے "لا ینتطح فیھا عنزان اس کامطلب یہ تھا کہ مکہ شریف میں اب کوئی الی عورت نہ ہوگی ہو مسلمانوں کو اذبت

ئے۔ علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ بیہ کلام موجز وبدلیج اور لا ٹانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نے ایسا کلام نہیں کہا۔

علاوہ اذیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند کلمات اس فتم کے اور ہیں جو بطور ضرب المثل استعال ہوتے ہیں۔ مثلاً "حصی الموطیس" (تنور گرم ہو گیا) یعنی لڑائی سخت ہو گئی۔ "و ها تحتف انفه" (ناک کی راہ دم نکل کر مرکیا) یہ اس وقت کها جاتا ہے جب کوئی مخص لڑائی میں نہ مرے بلکہ بستر پر پڑے پڑے اس کا دم نکل جائے۔ "و لا یلدغ الموهن هن جسحر هو تين" (مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نمیں ڈساجاتا)۔ یعنی مومن کی شان ہے کہ وہ ایک مرتبہ دھوکہ کھاکر دوسری مرتبہ کسی کے دھوکہ میں نہیں

آنا-"یاخیل الله اد کبی" (اے اللہ کے سوار 'سوار ہو جا) ہی کلمات بھی آپ نے کسی موقعہ پر فرمائے تھے"الولد للفواش" (جس کابستراس کالڑ کا) اگر شوہر کی عدم موجود گی میں کسی عورت کے بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ شوہر ہی کاسمجھاجائے گا تاو قشکیہ وہ انکار نہ کرے۔ پیما کی مذہب اللہ برانکھ مال پر گلاد مال میں اللہ میں اللہ میں استعمال کا کسی کاسمجھاجائے گا تاو قشکیہ وہ انکار نہ کرے۔

الكاركرني برلعان كانتم ديا جائے گا"وللعاهو المحجز" (يه زانيه عورت كا تقم ہے كه اس كوسنگساركر ديا جائے)"المحوب خدعة" الكاركرني برلعان كانتم ديا جائے گا"وللعاهو المحجز" (يه زانيه عورت كانتم ہے كه اس كوسنگساركر ديا جائے)"المحوب خدعة " لعنه حاك الله معرض في منظم المحدد بين كريان برجم مرب ساكا بار مدرد المحاض و المحقل ستها ميں تا

( یعنی جماد کی حالت میں دشمن کو فریب دینا درست ہے) ان کے علاوہ اور بھی بہت سے کلمات ہیں جو بطور ضرب المثل استعال ہوتے ہیں۔

مکری کے طبی فوائد اس جگہ بال بھی نوشادر طاکر آگر اس جگہ پر جمال کے بال اکھاڑنے منظور ہوں بال اکھاڑ کر طاجائے تو اس جگہ بال بھی نہیں اگیس گے۔ تکیم ارسطو کا قول ہے کہ اگر بکری کا پیتہ کراٹ یعنی گندنا میں طایا جائے تو میہ بھی بالوں کو اگنے نہیں دے گا۔ اگر بکری کی پیڈلی دھوکر اس کا پانی کسی سلسل البول کے مریض کو پلادیا جائے تو وہ اچھا ہو جائے گا۔

اگر بکری کے دودھ سے کسی کاغذ پر لکھا جائے تو حروف ظاہر نہ ہوں گے البتہ اگر اس کاعذ پر راکھ چھڑک دی جائے تو لکھا ہوا ظاہر ہو جائے گا۔

ہرمس کا کہتاہے کہ بکری کا بھیجہ اور بجو کا خون ایک ایک دانق اور دوحبہ کافور لے کر اور اس پر کسی کانام لے کر تینوں کو گوندھ لمیا جائے اور پھرند کورہ شخص کو کھلا دیا جائے تو اس کے اندر محبت کی روحانیت پیدا ہو جائے گی۔ اگر بکری کا پنتہ بفتدرا یک دانق اور اسی محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ قدراس کاخون اور سیاہ بلی کا بھیجہ نصف دانق لے کر اور ان سب کو ملاکر کسی کو کھلا دیا جائے تو اس کی قوتِ جماع بالکل جاتی رہے گی اور جب تک اس کا اتار نہ کیا جائے وہ عورت کے پاس نہیں جا سکتا۔ اس کے اتار کی ترکیب یہ ہے کہ اس مرد کو ہمنی کی اوجھڑی مجمری کے دودھ میں پکاکر گرم گرم پلائی جائے۔ واللہ اعلم

## عنقاءمغرب

(عنقاء) عنقاء مغوب مغوبہ: اس کے بارے میں بعض لوگوں کاخیال ہے کہ یہ ایک انو کھاپرندہ ہے جو پہاڑ کے برابرانڈا دیتا ہے اور اس کی پرواز بہت دور دراز تک ہوتی ہے۔ اس کو عنقاء اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی گردن میں طوق کی طرح سفیدی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ پرندہ غروب آفماب کے مواقع پر ہوتا ہے۔ اس پرندہ کے متعلق قزوینی کا قول ہے کہ یہ پرندہ باعتبار جشاور خلقت پرندوں میں سب سے بڑا ہوتا ہے۔ ہاتھی کو اپنے پنجوں سے اس طرح اٹھاکر لے جاتا ہے کہ جس طرح چیل چوہے کو لے جاتی

زمانہ قدیم میں عقاانسانوں کے ساتھ رہتا تھالیکن انسانوں کو اس سے اذبیت پہنچی تھی اس لئے انسانوں کا اس کے ساتھ رہتا و شوار ہو گیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ کاذکر ہے کہ وہ کسی دلهن کو مع زیور کے اٹھالے گیا۔ اس پر نبی وقت حضرت حنظلہ علیہ السلام نے اس کو بدوعادی للذا اللہ تعالیٰ نے اس کو بحرمحیط کے کسی جزیرہ میں خط استواء پر منتقل کر دیا۔ اس جزیرہ میں انسان کا گزر نہیں ہے۔ گر اس جزیرہ میں جنگلی جانور از قتم ہاتھی 'گینڈا' بھینسا' گائے' بیل' بکھڑت موجود ہیں اور ان کے علاوہ جملہ اقسام کے درند و پرند بھی میں جنگلی جانور از قتم ہاتھی 'گینڈا' بھینسا' گائے' بیل' بکھڑت موجود ہیں اور ان کے علاوہ جملہ اقسام کے درند و پرند بھی میں جنگلی جانور از قتم ہاتھ کے درند و پرند بھی

عقاجس وقت پرواز کرتا ہے تو اس کے پروں سے ایسی آواز نکلتی ہے جیسے کہ بحلی گرج رہی ہے یا زور کا سیلاب بہہ رہا ہو- سیہ
ایک ہزار برس زندہ رہتا ہے۔ جب اس کی عمر پانچ سو برس کی ہو جاتی ہے تو نر مادہ سے جفتی کرتا ہے۔ جب انڈے دینے کا وقت آتا
ہے تو مادہ کو بہت نکلیف ہوتی ہے۔ حکیم ارسطا طالیس نے اپنی کتاب ''النعوت'' میں لکھا ہے کہ عقاء مغرب کا شکار کیا جاتا ہے اور
اس کے بنجوں سے پانی چینے کے لئے بڑے برے برے پیالے بنائے جاتے ہیں۔ عقاء کے شکار کرنے کا طریقہ سے کہ اول دو بیل کھڑے
کئے جاتے ہیں اور ان کے در میان ایک قتم کی گھاس بچھادی جاتی ہے اور بیلوں پر بڑے برے پھرلاد کرخوب ہو جھل کر دیتے ہیں اور
عین گھاس کے مقابل ایک کو ٹھڑی بناکر اس میں ایک فیض ہاتھ میں آگ لے کرچھپ کر بیٹھ جاتا ہے۔

عقاء ان بیلوں پر گرتا ہے اور جب اس کے ناخن ان دونوں بیلوں یا ایک بیل کے جسم میں تھس جاتے ہیں تو وہ ان کو چھروں کے بوجھ کی وجہ سے جلدی سے نہیں اٹھاپا تا تو اس وقت وہ چھپا ہوا آدمی ہاتھ میں جلتی ہوئی آگ لے کر اس کو ٹھڑی سے نکلتا ہے اور اس کے پروں میں آگ نگادیتا ہے جس سے اس کے پرجل جاتے ہیں اور وہ اڑ نہیں پاتا۔ حکیم ارسطوکا بیان ہے کہ عنقاء کا شکم بیل جیسااور اس کی ہڈیاں پرندوں جیسی ہوتی ہیں اور یہ شکاری پرندول میں سب سے بردا ہوتا ہے۔

امام العلامہ ابو البقاء مقامات حریری کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اہلِ رس کے یہاں ایک بہاڑ تھاجس کو مخ کہتے تھے اس کی بلندی ایک میل تھی اور اس پر پرند بکثرت رہتے تھے جن میں عنقاء بھی تھا۔ یہ سب سے بڑا جانور تھا اس کاچرہ انسان جیسا اور باقی اعضاء پرندوں جیسے تھے اور یہ بہت خوبصورت تھا اور یہ سال بھر میں ایک مرتبہ اس بہاڑ پر آتا تھا اور پرندوں کو اٹھا کر لے جاتا تھا۔ ایک محممہ دلائل وہراہیں سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سال یہ بھوکا رہا کیونکہ اس کو پرندے نہیں مل سکے تھے اس لئے کہ جب اس کی آمد کا زمانہ آتا تھاتو پرندے اس بپاڑ کو چھو ژکر کسی دو سری جگہ چھپ کر بیٹھ جاتے۔ چنانچہ اس سال اس نے آبادی کا رخ کیا اور دہاں سے پہلے ایک لڑکے کو اور پھرا یک لڑکی کو اٹھالے گیا۔ لوگوں نے اپنے نبی حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السلام سے اس امر کی شکایت کی۔ چنانچہ آپ کی بددعاسے عنقار بھلی گری اور اس کو ہلاک کر دیا۔

حفرت حنظلہ علیہ السلام زمانہ فترۃ میں حفرت عیسیٰ اور حفرت محمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مامین نبی ہوئے ہیں۔ کسی دوشرے مخص کا قول ہے کہ اس بیاڑ کا نام فتح تھا اور یہ کہ عنقاء کو عنقاء اس وجہ سے کہتے ہیں اس کی عنق یعنی گردن کمبی تھی۔ عنقاء کے ہلاک ہونے کے بعد اصحاب رس نے اپنے نبی حضرت حنظلہ علیہ السلام کو شہید کر دیا جس کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو

**بلاک کر دیا۔** 

سیملی نے اپنی کتاب "التعریف والاعلام" میں لکھا ہے کہ قرآن پاک کی آیت "بِنُو مُعَظَلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٌ" کی تغییر میں لکھا ہے کہ "رس" ہی وہ کنواں ہے جو اس آیت میں نہ کور ہے اور یہ کنواں عدن میں تھا اور ان لوگوں کی ملکیت میں تھا جو ہلاک شدہ قوم مُمود کے باتی ماندہ افراد تھے۔ اس قوم کا بادشاہ "مبت ہی خوش خلق اور منصف مزاج تھا۔ اس کنو کمیں سے پورا شہر مع مواثی کے سیراب ہو تا تھا یہ کنواں ان کے لئے بہت بایر کت تھا اور بہت سے لوگ اس کی پاسبانی کے لئے مامور تھے۔ اس پرسنگ رضام کے بہت برے برتی رکھے ہوئے تھے جو حوضوں کا کام دیتے تھے اور لوگ ان میں پانی بھر بھر کر اپنے گھروں کو لے جاتے رضام کے بہت برے برتی رکھے ہوئے تھے جو حوضوں کا کام دیتے تھے اور لوگ ان میں پانی بھر بھر کر اپنے گھروں کو لے جاتے تھے۔ غرض کہ یہ کنواں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام تھا۔ اس کنو کیں کے علادہ ان کے یماں اور کوئی چشمہ نہیں

اس بادشاہ (علس) کی عمر بہت ہوئی گرجب وہ مرگیاتو اس توم نے اس کی لاش پر ایک قتم کا روغن ملا تاکہ وہ گلنے اور سڑنے سے محفوظ رہے۔ کیونکہ ان لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب بھی ان کے یہاں کوئی معزز شخص مرجاتاتو یہ اس کی لاش اسی طریقہ سے محفوظ رکھتے تھے۔ اس بادشاہ کا مرفاان کے لئے بہت شاق گزرا۔ کیونکہ اس بادشاہ کے مرنے کے بعد ان کا انتظام سلطنت ورہم برہم ہونے لگا۔ چنانچہ سلطنت کی یہ حالت دکھ کروہ قوم رونے پیٹنے گئی۔ چنانچہ شیطان ملعون کو اس قوم کے گراہ کرنے کا اچھاموقع ہاتھ آیا۔ چنانچہ شیطان مردود بادشاہ کی لاش میں حلول کرے کہنے لگا کہ دسیس مرانہیں ہوں اور نہ بھی مروں گا بلکہ میرے اور تمہارے درمیان ایک ظاہری حجاب ہوگیا ہے تاکہ میں دیکھوں کہ تم لوگ میری عدم موجودگی میں کیا کرتے ہو؟

در میان ایک ظاہری تجاب ہو گیا ہے تاکہ میں دیکھوں کہ تم لوک میری عدم موجود کی میں لیا کرتے ہو؟

یہ آواز س کر یہ لوگ بہت خوش ہوئے اور ان میں جو لوگ ممتاز تھے ان کے ایماء سے انہوں نے بادشاہ اور لوگوں کے در میان ایک پردہ ڈال دیا تاکہ پردہ کے بیچھے وہ ان سے بولتا رہے۔ اس کے بعد قوم نے اس بادشاہ کا ایک بت بنا کر پردے کے بیچھے لاش کے مصل رکھ دیا اور پھراس بت سے یہ آواز آنے گئی کہ میں نہ کھاتا اور نہ بیتا ہوں اور نہ جھے کو بھی موت آئے گی اور میں بی تہمارا معبود ہوں۔ مگریہ سب شرارت اس شیطان کی تھی جو بادشاہ کے مردہ جسم میں حلول کئے ہوئے تھے اور بادشاہ کے لہجہ میں ان سے ہمکلام ہو تا تھا۔ اس طرح کافی تعداد میں لوگ اس کی تقدین کرنے گئے۔ پچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اس کو شیطانی ڈھونگ کتے تھے مگران لوگوں کی تعداد قلیل تھی۔ مگر جب کوئی خدا ترس مومن ان لوگوں کو سمجھاتا کہ یہ شیطانی ڈھونگ ہے آپ اس کی تقدیق نہ کریں۔ اس پر یہ لوگ اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر خاموش کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ دھرے دھیرے اس قوم میں کفراور بت پرستی تھے۔ پین نہ کریں۔ اس پر یہ لوگ اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر خاموش کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ دھرے دھیرے اس قوم میں کفراور بت پرستی تھے۔ پہنا تھی حدیرے دھیرے اس قوم میں کفراور بت پرستی

کا آغاز ہوا اور جب اس قوم کی سرکشی حد سے بردھ مئی توحق تعالیٰ نے ان کی طرف ایک نبی مبعوث فرمایا جس پرخواب میں وحی نازل ہوتی تھی۔ یہ نبی حضرت منظلہ علیہ السلام تھے۔ آپ نے اس قوم کو بہت سمجمایا کہ اس بت کے اندر روح نہیں ہے بلکہ شیطان اس کے اندر سے بولتا ہے اور یہ کہ حق تعالی کسی مخلوق کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتا ہے لندا تہمارا یہ مراہوا بادشاہ ہرگز ہرگز خدا کی

خدائی میں شریک نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ہرچندان لوگوں کو نصیحت فرمائی مگرید نصیحت مطلق کارگر نہ ہوئی بلکہ اللی یہ قوم آپ کی وسمن بن من اور آپ کو اذیتیں پنچانے لکی اور آپ کو شہید کر دیاجس کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس قوم پر عذاب نازل فرمایا اور وہ

اس طرح کہ جب رات کو یہ قوم کھانی کر آرام ہے سوگئی۔ تواللہ تعالی نے کنو کمیں کو خشک کر دیا صبح جب لوگ جاگے توان کو یہ حال معلوم ہوا اور آخر نتیجہ یہ ہوا کہ پوری قوم مع مواثی کے پیاس سے تڑپ تڑپ کر مرگئی اور پوری بستی درندوں کامسکن بن گئی اور بجائے انسانوں کے وہاں شیروں اور جنوں کی آوازیں آنے لگیں اور تمام باغات خار دار جھاڑیوں میں تبدیل ہو گئے۔

اور اس طرح ان کاوہ "قصرمشید" بھی جس کو شداد بن عاد بن ارم نے بنایا تھا اور جو دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھنا تھا کنو کیں کی طرح بے نام ونشان ہو گیا۔ حل تعالی نے قرآن پاک میں اس چاہ (کنوکیس) اور قصر کا ذکر فرماکر مکذبین کو اپنے رسول کی نافرمانی سے ڈرایا اور ان کوغیرت دلائی ہے۔

محد بن اسحاق نے محد بن کعب سے روایت کی ہے کہ رسول آ رم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے قیامت کے دن جو مخص جنت میں داخل ہو گاوہ ایک حبشی غلام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شہروالوں کے پاس اپناایک پیغمبر بھیجاتو سوائے اس غلام کے اور کوئی ان ہر ایمان نہ لایا بلکہ الثا ان پر ظلم اور زیادتی شروع کر دی۔ یماں تک کہ اس قوم نے شہرسے باہر

ایک کنواں کھدوا کر اپنے پیمبرکو اس میں قید کر دیا اور اس کے منہ پر ایک بھاری پھررکھ دیا۔جب ان پیمبرکاان لوگول نے کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ کیا تو یہ غلام جنگل میں جا کر لکڑیاں جمع کر تا اور ان کو سرپر لاد کر بازار لے جاتا اور لکڑیاں فروخت کر کے جو قیت

وصول ہوتی اس سے کھانا خرید کر اس کنوئیس پر آتا اور پھر ہٹا کر وہ کھانا رس میں باندھ کر نبی اللہ کو پہنچا دیتا اور پھر پھر کو بدستور و هانگ دیتا۔ حق تعالی نے اس غلام کو اتنی قوت دی کہ وہ آسانی سے اس پھر کو اٹھالیتا اور پھراس کو کنو کیس پر ڈھک دیتا۔

ا یک دن ایبا ہوا کہ جب اس نوجوان غلام نے لکڑیوں کا تمخر باندھ کر تیار کر لیا اور اس کو سرپر اٹھانے ہی کو تھا کہ اللہ تعالیٰ نے

اس پر نیند طاری کر دی اور وہ سو گئے۔ چنانچہ سات سال تک کہ وہ ایک ہی کروٹ سوتے رہے۔ اس کے بعد انہول نے دوسری کروٹ بدلی اور اس کروٹ پر بھی سات سال تک سوئے۔ چنانچہ چودہ سال کے بعد جب وہ جاگے تو پیر سمجھے کہ میں صرف ایک گھنٹہ

ہی سویا ہوں۔ چنانچہ یہ سوچ کر لکڑیاں سرپر رکھیں اور بإزار لے گئے اور ان کو فروخت کرکے کھانا خریدا اور اس کو لے کر اس کنو نمیں ر پنچ تو دیکھاکہ نبی الله موجود نہیں ہیں-انہوں نے ہرچندایے نبی کو تلاش کیامگران کا کوئی سراغ نه الما-

گزرے ہوئے چودہ سال میں بڑے بڑے واقعات گزر گئے اور سب سے بڑی بات سے ہوئی کہ اس شہروالوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی تھی اور وہ اپنے نبی کو کنو کمیں میں سے نکال کرلے گئے تھے اور ان پر ایمان لے آئے تھے۔ نبی اللہ بار بار لوگول

سے ان حبثی غلام کے بارے میں پوچھے کہ اس حبثی غلام کاکیا ہوا۔ گرلوگ ہر مرتبہ کی جواب دیتے کہ ہم کو معلوم نہیں۔ علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں لکھاہے کہ خود میں نے احمد بن عبداللہ کی تاریخ میں دیکھاہے کہ

عزیز ابن نزار بن المعزصاحب مصرکے چڑیا خانے میں ایسے عجیب وغریب پر ندے جمع تھے جو کسی بادشاہ کے پاس بھی نہیں تھے-ال

پرندوں میں عنقاء بھی تھا۔ یہ طول میں ''بلشون'' (نام حیوان) کے برابر تھا مگر جسامت میں بلشون سے زیادہ تھا۔ اس کے منہ پر ڈاڑھی اور سرپر ایک چھتہ تھا جس میں مختلف قتم کے رنگ تھے۔ زمخشری نے لکھا ہے کہ عنقاکی نسل اب ختم ہو چکی ہے اور یہ اب دنیا میں محمد نہیں المانا۔

کتاب رہیج الابرار میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اللہ تعالی نے ایک جانور پیدا کیا جس کانام عنقاء تھااس کے ہردو جانب چار چار بازو تھے اور اس کا چرہ انسان کے چرہ کے مشابہ تھااور اس کو اللہ تعالی نے ہر شے سے حصہ عطاکیا تھا۔ بعثی اس جانور میں ہر جاندار کی مشابہت تھی۔ خاص طور سے پرندوں میں جو خصوصیات ہیں وہ اس میں

سے سے مصد عطا ہے گا۔ ہی ہی ہوریں ہرجہ میں ہوتی ہے۔ موجود تھیں۔ پھراللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا کہ میں نے دوپر ند عجیب وغریب پیدا کئے ہیں اور بیت المقدس کے اردگر دجو جانور ہیں ان کو اس کارزق قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس جو ڑے سے عنقا کی نسل بڑھی۔

جب حصرت موی علیہ السلام کی وفات ہو گئی تو یہ جانور نجد و تجاز کی جانب منتقل ہو گئے اور وہاں پر برابر جنگلی جانوروں کو کھاتے رہے اور پھر جب اس جانور نے انسانوں پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا تولوگ حضرت خالد بن السنان علیہ السلام (جو کہ زمانہ فترة میں نبی ہوئے ہیں) کی خدمتِ اقد س میں حاضر ہوئے اور عنقاء کی شکایت کی۔ چنانچہ آپ نے اس کے لئے بددعا فرمائی جس کی وجہ

ابو خیتمہ کی کتاب میں حضرت خالد بن السنان العبی علیہ السلام کا ذکر آیا ہے کہتے ہیں کہ وہ نبی مرسل تھے اور حضرت مالک خازن نار آپ کے ساتھ موکل تھے۔ آپ کی نبوت کی نشانی ایک آگ تھی جس کو نار الحد ثان کتے تھے۔ یہ آگ ایک میدان سے نگلتی اور آدمیوں ومویشیوں کو جلاد یتی تھی کوئی اس آگ کو روک نمیں سکتا تھا۔ حضرت خالد علیہ السلام نے اس کو روک دیا اور وہ پھر بھی نکا

دار قطنی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خالد بن سنان علیہ السلام نبی سے مگران کی قوم نے ان کو ضائع کر ویا۔ بہت سے علماء کا کہنا ہے کہ حضرت خالد بن سنان کی صاحبزادی ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رواء مبارک ان کے لئے بچھادی اور فرمایا "اھلا ببنت حیر نبی" یاس سے ملتے جلتے کچھ الفاظ آپ نے استعال فرمائے۔

ز مخشری اور دیگر علاء نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین چار نبی گزرے ہیں۔ تین اسرائیلی اور ایک عربی اور وہ خالد بن سنان ہیں اور بغوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔

عنقاء کے بارے میں نسی شاعر کا قول ہے۔

الجود و الغول والعنقاء ثالثة اسماء اشياء فلم توجد ولم تكن

ور مند کارے اربر راسیاں در یہ کر مان کے ساتھ نہ رہتا ہو۔ عنقاء کی خواب میں تعبیر اور اگر کوئی مخص خواب میں عنقاء سے کلام کرے تواس کی تعبیریہ ہے کہ کلام کرنے والا مخص باوشاووقت سے رزق حاصل کرے گایا وہ وزیر ہو جائے گا۔ عنقاء پر اپنے آپ کوسوار دیکھنااس بات کی علامت ہے کہ وہ کسی بے نظیر فخص پر غالب آئے گا۔ خواب میں عنقاء کا شکار کرنا کسی حسین عورت سے نکاح کرنے یا ہونمار لڑکے کی علامت ہے بشرطیکہ اس کی بیوی صالمہ ہو۔ واللّٰہ اعلم

## العنكبوت

(کڑی) عنکبوت: ایک کیڑا ہے جو ہوا میں جالا تنآ ہے جس کو کڑی کہاجاتا ہے۔ اس کی جمع عناکب آتی ہے ذکر کے لئے مخلک استعال ہوتا ہے۔ اس کی کنیت ابو خیثمہ ' ابو قشعم ہے اور مونٹ کے لئے ام قشعم بولا جاتا ہے کڑی کی ٹائکیں چھوٹی اور آئکھیں بوئی بوئی بوئی بوئی ہوئی جس وہ کھی پکڑنے کا ارادہ کرتی ہے تو زمین کے کس محمد میں بوئی ہیں جب وہ کھی پکڑنے کا ارادہ کرتی ہے تو زمین کے کس محمد میں سکڑ کر بیٹھ جاتی ہے اور جب مجھی اس کے پاس آتی ہے تو ایک دم اس کو پکڑلیتی ہے۔ اس کا وار بھی خطاء نہیں ہوتا۔ محمد میں اور سب سے زیادہ تربھی کھی اور سب سے زیادہ قانع کڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ تھیں ماؤں کے سب سے زیادہ تربھی کھی اور سب سے زیادہ قانع کڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ

قانع (كرى) كارزق سب سے زيادہ حريص (كمي) كو بناديا- فسمان الطيف الخبير-

وسعت اتنی رکھتی ہے کہ اس میں خود ساسکے۔

کڑی کی ایک قتم الی ہے جو مائل بہ سرخی ہوتی ہے اور اس کے بال زرد ہوتے ہیں۔ اس کے سرمیں چار ڈنک ہونے ہیں سے قتم جالا نہیں تنتی بلکہ زمین میں گھر بناتی ہے اور دیگر حشرات الارض کی طرح رات کو نکلتی ہے۔ ایک دوسری قتم جس کو عربی میں رفتا کہتے ہیں یہ زہر ملی ہوتی ہے۔ اس کا کاٹا قریب تر پچھو کا اثر رکھتا ہے۔ اس کا تفصیلی بیان باب الراء میں زیتلا کے بیان میں گزر چکا

جاحظ کا قول ہے کہ حیوان کے ان بچوں میں جو مال کے پیٹ سے کھاتے پیتے اور تن ڈھکے نگلتے ہیں ان میں کمڑی کے بچے جیب
ترواقع ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کا خاصہ یہ ہے کہ یہ پیدا ہوتے ہی جالا تننے لگتے ہیں اور یہ ان کا فطری عمل ہے کسی تعلیم و تلقین کے
یہ مختاج نہیں۔ بوقت پیدائش یہ چھوٹے چھوٹے کیڑوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور تین دن کی قلیل مت میں وہ بڑھ کر کمڑی کی
صورت افتیار کر لیتے ہیں۔ کمڑی عرصہ تک جفتی میں مشغول رہتی ہے۔ جب نرجفتی کا ارادہ کرتا ہے تو جالے کے بعض تاروں کو فیج
سے اپنی طرف کھینچتا ہے اس کشش کو محسوس کرکے مادہ بھی اس کی طرف کھینچی چلی آتی ہے۔ اس طریقہ سے بتدر ترج دونوں ایک
دوسرے کے قریب ہوتے چلے آتے ہیں اور آخر میں ایک دوسرے سے ابنا ابنا شکم ملا لیتے ہیں۔

کڑی کی وہ فتم جو جالا تنتی ہے اس کو حکیم کتے ہیں کیونکہ وہ اپنا گھر بنانے میں حکمت سے کام لیتی ہے۔ پہلے وہ تار کو لمبائر لیتی ہے اور پھر جالا تنتی ہے اور پیر جالا تنتی ہے اور جب جالے کا گھر تیار ہوجاتا ہے تواس سے متصل ایک دو سرا خانہ شکار کو رکھنے کے لئے بطور مخزن بناتی ہے۔ جب کوئی چیزاز قتم مکھی جالے میں پھنس کر حرکت کرنے گئی ہے تو یہ جلدی سے آکر اس کو جالے میں خوب جکڑ دیتی ہے اور جب وہ ہے اس ہو جاتی ہے تواس کو مخزن میں لے جاکر اس کا خون چوستی ہے۔ اگر شکار کے اچھلنے کو رئے سے جالے کا کوئی تار ٹوٹ جاتا ہے تو یہ اس کو درست کر دیتی ہے۔ مگڑی کا وہ مادہ (لعلب) جس سے وہ جالا بنتی ہے اس کے پیٹ سے نسیں ذکتا بلکہ اس کی جلد کے خارجی حصہ سے نکاتا ہے۔ جالا تننے والی مکڑی اپنا گھر بھیشہ مثلث نما بناتی ہے اور اس کی پیٹ سے نسیں ذکتا بلکہ اس کی جلد کے خارجی حصہ سے نکاتا ہے۔ جالا تننے والی مکڑی اپنا گھر جمیشہ مثلث نما بناتی ہے اور اس کی

تعلی ابن عطیہ اور دیگر محدثین نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اپنے گھروں سے کمڑی کے جالے صاف کر دیا کرو کیونکہ ان جالوں کو گھروں میں چھوڑے رکھنا فقرلا تا ہے "-

ابو تعیم نے اپنی کتاب ''الحلیہ '' میں مجامد کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول ''اینکھا تکُوْنُوُا فیڈو کُٹُکھُم الْمَوْتُ وَلَوْکُنُنُم فِی ہُوہِ مِ مُشَیّدَہُ '' یعنی (جمال کمیں بھی تم ہو کے موت تم کو آجائے گی اگر تم مضوط قلعوں میں بھی ہو)۔ کی تفییر میں فرملیا کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک عورت تھی اور اس کے یہاں ایک شخواہ دار ملازم تھا۔ اس عورت کے ایک لؤکی پیدا ہوئی 'اس نے نوکر سے کہا کہ کسی سے آگ لے آ' چنانچہ جب نوکر آگ لینے کے لئے گھر سے نکالا تو اس کو دروازہ پر ایک مختص کو ابوا ملا۔ اس مختص نے نوکر سے بوچھا کہ اس عورت کے کیا پیدا ہوا ہے؟ نوکر نے جواب دیا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ یہ سن کر اس مختص نے کہا کہ یہ لڑکی ہیدا ہوئی ہے۔ یہ سن کر اس مختص نے کہا کہ یہ لڑکی جب تک سو مردوں سے زنا نہیں کرائے گی ہرگز نہیں مرے گی اور آ ٹر میں اسی نوکر سے نکا کہ میں ایسی لڑکی سے کرے گی اور اس کی موت ایک کمڑی کے ذریعہ واقع ہوگی۔ یہ پیشین گوئی من کر نوکر نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی لڑکی سے نکاح کرے کیا کروں گاجو سو مردوں سے زنا کر چکی ہو۔ للذا اس لڑکی کو قتل کر دینا ہم ہے۔ چنانچہ اس نے ایک چھری کی اور اندر جاکر اس لڑکی کا شکم چاک کر دیا اور وہاں سے فرار ہوگیا اور ساحل پر پہنچ کرا یک جماز میں سوار ہوگیا۔

ادھراڑی کے زخم کاری نہیں لگا تھالہذا لڑکی کے پیٹ میں ٹانگے لگوائے گئے اور اس طرح وہ چند روز کے بعد تندرست ہوگئ۔ پھر جب وہ جوان ہو گئی اور اس کارنگ روپ نکھرا تو اپنے وقت کی نہایت حسین و جمیل عور توں میں اس کاشار ہونے لگا۔ پچھ دن بعد اس لڑکی نے جسم فروش کا دھندا شروع کر دیا اور ساحل سمندر کے قریب سکونت اختیار کرلی اور مسلسل اس خدموم کام میں مشغول ربی۔

انفاق کی بات وہ طازم ایک عرصہ کے بعد اس شہر میں واپس آیا اور ساحل پر جہازے اترا- اب اس کے پاس کافی دولت تھی جو
کہ اس نے اس عرصہ میں دوسرے شہردں سے کمائی تھی۔ چنانچہ اپنے شہر کے ساحل پر اثر کر اس نے اہلِ ساحل سے کہا کہ میرے
لئے کوئی حسین عورت تلاش کرو تا کہ میں اس سے نکاح کر سکوں۔ اہلِ ساحل کی عور توں میں سے ایک عورت نے کہا یہاں ساحل
پر ایک حسین و جمیل عورت رہتی ہے مگروہ جم فروشی کا دھندہ کرتی ہے۔ اس طازم نے کہا کہ اچھاذرااس کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ
یہ عورت اس لڑکی کے پاس گئی اور تمام ماجر ابیان کیا۔ لڑکی نے جواب دیا کہ میں نے اب جسم فروشی کا دھندا چھوڑ دیا ہے آگر جھے
نکاح کرنا چاہتا ہے تو جھے کوئی اعتراض نہیں۔

غرضیکہ اس ملازم اور لڑی کا اہل ساحل نے نکاح کرا دیا اور اس طرح اس شخص کی پیشین گوئی کا پہلا جزو پورا ہو گیا۔ ملازم کو بیہ لڑکی بہت پند آئی اور وہ اس سے محبت کرنے لگا اور ایک دن اس نے اپنی بیوی کو آپ بیتی سنائی اور سے بھی اس کو بتا دیا کہ میں ایک نوزائیدہ لڑکی کو قتل کرکے بیماں سے کانی عرصہ پہلے بھا گاتھا۔ بیوی نے سہ ماجرا سن کر کہا کہ میں بی وہ نوزائیدہ لڑکی ہوں اور اپنا پیٹ کھول کر شوہر کو چھری کے زخموں کے نشانات و کھائے اور اپنے زائیہ ہونے کا بھی اعتراف کر لیا اور کہا کہ مجھے کو بید اندازہ نہیں کہ میں نے کتنے مردوں کے ساتھ سے فعل کیا ہے۔ شوہر نے بیوی کے تمام حالات سننے کے بعد کہا کہ تمہاری موت کا سبب ایک کمڑی بئے گئے۔

اس کے بعد شوہراور بیوی نے جنگل میں ایک مضبوط محل بنوایا اور چونااور عجمہ سے اس کو مزید پختہ کرایا تاکہ کوئی موذی جانور

اور کمڑی وغیرہ اس میں نہ تھس سکے اور تمام طرف سے اطمینان کر لینے کے بعد بید دونوں میاں بیوی اس محل میں رہنے گئے۔ ایک دن شوہرنے چھت میں ایک زہر ملی کمڑی دیکھی تو اس نے بیوی سے کہا کہ دیکھنا بید وہی مکڑی تو نہیں ہے جو تیری موت کاسب ہو سکتی ہے۔ بیوی نے مکڑی کو دیکھ کر کہا کہ ہاں بید مکڑی ہی ہے گرمیں اس کو ابھی مار ڈالتی ہوں۔

چنانچہ اس نے مڑی کو گرا کر اپنے ہیرے انگوشے سے رگڑنے کا ارادہ بی کیاتھا کہ مکڑی نے اچانک انھیل کر اس کے انگوشے میں کاٹ لیاجس سے اس کا زہر بیوی کے جسم میں سرایت کر گیااور اس کاپاؤں سیاہ پڑ گیااور دھیرے دھیرے تمام خون زہر آلود ہو گیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔

کتے ہیں کہ ندکورہ بالا واقعہ بی آیت ند کورہ بالا کاشانِ نزول ہے۔ لیکن اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت غزوہ احد کے موقعہ پر منافقین پرینہ کے بارے میں تازل ہوئی۔ کیونکہ منافقین نے شہداء احد کے بارے میں کما تھا:۔ "لَوْ کَانُوْا عِنْدُنَا مَا مَا تُوْا وَمَا قُتِلُوْا

لینی به لوگ اگر ہمارے ساتھ ہوئتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کاجواب اس آیت میں دیا ہے لیعن "اَیْنَهَا تَکُونُوْا یُدُرِکْکُمُ الْهَوْتُ"۔

علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ مکڑی کے لئے ہی فخرو شرف کافی ہے کہ اس نے غارِ ثور کے منہ پر جالا تن دیا تھاجب کہ رسول صاریف سلس سلس ہیں میں فتہ جون سال عند بیا مند بیان سے میں دیا ہے ہوئی ہے۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دورانِ بجرت آرام فرمارہے تھے۔ نیز اس غار میں بھی مکڑی نے جالا تنا تھا جس میں حضرت عبداللہ میں انسان اللہ علیہ وسلم کو حضرت عاصم اور ان کے جمرابیوں کے قتل کاحال معلوم ہوا تو آپ کو بہت رنج ہوا اور آپ نے حضرت عبداللہ ابن انساری کو خالد بن نیج المندلی کے قتل کے لئے مقام عرفہ روانہ فرمایا۔ چنانچہ آپ وہاں پہنچے اور اس بر بخت ازلی کو قتل کر کے معہ اس کے سر

کو خالد بن نیج الهندلی کے قتل کے لئے مقام عرفہ روانہ فرایا۔ چنانچہ آپ وہاں پنچ اوراس بد بخت ازلی کو قتل کرکے معہ اس کے سر کے مدینہ منورہ واپس ہوئے اور راستہ میں ایک غار میں پوشیدہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم ہے اس غار کے منہ پر ایک کمڑی نے جالا پور دیا۔ جب خالد کی قوم کو خبر ہوئی تو وہ حضرت عبداللہ ابن انیس کی حلاش میں بھاگے اور تلاش کرتے کرتے اس غار تک بھی پہنچ گئے۔ گرآپ او حلاش نہ کرسکے۔ آخر مایوس ہو کرناکام واپس ہو گئے۔

چنانچہ ان لوگوں کے واپس ہونے کے بعد حفرت عبداللہ عارسے نکے اور بعد قطع منازل مدینہ طیبہ پننچ اور اس لعین کا سر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا جس سے آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے حفرت عبداللہ کو دعادی اور اپنے ہاتھ کا ایک عصاء ان کو دیا اور ارشاد فرمایا کہ اس عصاء کو ہاتھ میں لے کر جنت میں داخل ہوتا۔ آپ کا دیا ہوا یہ عصاحفرت عبداللہ جمروقت اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ چنانچہ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ اس عصاء کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد ایسا ہی کیا گیا۔

حافظ ابو تعیم کی کتاب "الحلیہ" میں عطاءً بن میسرہ سے روایت کی مٹی ہے کہ مکڑی نے دو انبیاء علیہ السلام پر جالا تنایعنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم پرغار تورمیں اور دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام پر جبکہ جالوت نے آپ کی تلاش کرائی تھی۔

امام حافظ ابو القاسم بن العساكركى تاريخ ميں لكھا ہے كہ جب حضرت زيد بن على بن الحسين بن على بن ابي طالب رضى الله تعالى عنهم اجمعين كواتا ہے ميں سولى پر برہند لئكايا تھا تو اس وقت بھى مكڑى نے آپ كاستر ڈھانپنے كے لئے جالا پورا تھا۔ آپ چار سال تك متواتر تختہ وار پر لفكے رہے۔ آپ كاچرة مبارك سمت قبلہ سے چھيرويا گيا تھا۔ ليكن تختہ وار از خود قبلہ كى طرف بھرگیا۔ اس كے بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ کے جد مبارک کو معہ تخت کے آگ سے جلادیا گیا۔ آپ کا پوسف بن عمیر بن عم تجاج بن بوسف القفی گور نرعراق سے محاربہ ہوا تھا۔ پوسف کو آپ کے مقابلہ میں فتح حاصل ہوئی تھی تب اس بد بخت نے آپ کے ساتھ سے معاملہ کیا۔ آپ کا ظہور خلیفہ مشام بن عبدالملک بن مروان کے عمد ہ ظافت میں ہوا۔ آپ سے ایک کثیر تعداد نے بیعت کی تھی اور کوفیوں کی ایک جماعت کثیرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اگر آپ حضرت ابو بکڑ اور حضرت عمر سے تیرا فرمادیں تو ہم آپ سے بیعت کرلیں گے-آپ نے انکار فرمایا تو کوفیوں نے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ چنانچہ اسی وقت سے مید لوگ رافضی کملائے۔ مرى كاشرى حكم المكنى كو كهاناحرام ب-

مری کی ضرب الامثال اور معبود شمرا رکھ بیں ان کی مثال مری کے جائے سے دی ہے کیونکہ وہ اس قدر کمزور ہوتا سوا اور معبود شمرا رکھے بیں ان کی مثال مری کے جائے سے دی ہے کیونکہ وہ اس قدر کمزور ہوتا ہے کہ ذراہے اشارے سے ٹوٹ جاتا ہے اس طرح ان کے بیر من گھڑت معبود بھی ان کو قیامت کے دن عذابِ النی سے نہیں بچا

جهلاء قریش از راو مسنح آپس میں مشخصے مار مار کرید کماکرتے تھے کہ محمد کارب مکھی اور مکڑی کی مثالیس بیان کرتا ہے مگران کو بید

معلوم نهیں کہ ان ظاہری مثالوں میں کتنے وقیق معنی مخفی ہیں-مری کے طبی فواکد اس پر کردی کاسفید جالانگادیا جائے تو زخوں کی حفاظت ہو۔ اگر کسی زخم سے خون بہنابند نہ ہو تو اس پر کردی کاسفید جالا چپا دیا تو خون بند ہو جائے گا اگر چاندی وغیرہ پر میل جم گیا ہو اور اس کی صورت

بدل گئی ہو تو اس پر کمڑی کا جالا ملنے سے جلد (چیک) آ جائے گی- وہ کمڑی جو پائخانہ وغیرہ میں جالا تمنّی ہے اس کو آگر بخار والے بدن پر الکادیا جائے تو بحکم خداوہ امچھا ہو جائے گا۔ آگر اس کو کسی پارچہ میں لپیٹ کر کسی چو تھئے بخار والے مریض کے گلے میں لٹکادیا جائے تو

اس کا بخار اتر جائے گا۔ اگر درخت آس کے تازہ پوں کی گھر میں دھونی دی جائے تو تمام مکڑی گھرسے بھاگ جائے گی۔

مگڑی کی خواب میں تعبیر ہوا ہو- مکڑی کا گھراور جالا دیکھنا سستی اور کمزوری کی علامت ہے بھی بھی اس عورت کی طرف

بھی اشارہ ہو تا ہے جو شو ہر کی نافرمان ہو اور ہم بستری سے کنارہ کش ہو-

(گدھا) العيبر (خر۔ گدھا) عربی میں بید لفظ وحثی اور احلی دونوں فتم کے گدھوں کے لئے استعمال ہو تا ہے۔ ابن ماجہ نے عتبہ بن عبدالله اسلمی کی ایک روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کاارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی المبیہ کے پاس آئے تو چاہیے کہ اپنے اوپر کوئی کیڑا ڈال لے اور گدھے گدھی کی طرح برہند ہو کرید کام نہ کرے-ابو منصور الدیلی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مخص اپنی عورت براس طرح نہ پڑے جس طرح گدھا گدھی پر پڑتا ہے 'جبکہ دونوں میاں بیوی کے درمیان "رسول " ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ "رسول "

کیا چیزہے؟ آپ نے فرمایا کہ بوسہ اور نرم کلام- مدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی نااہل بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس پر لاد تا رہتا ہے تاکہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا بدلہ دے اور گناہوں سے لدا ہوا وہ ایسامعلوم ہو تا ہے جیسا کہ گدھا۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ گناہوں کی گراں باری کی وجہ سے اس کو گدھے سے تشبیہ دی ہے۔ یہ بھی کما گیاہے کہ عمیر مینہ منورہ میں ایک پیاڑ کانام ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محروہ سمجھتے تھے اور محروبات میں اس سے مثال دی جاتی ہے۔ «عمیر العین" آنکھ کے حلقہ کو بھی کہتے ہیں۔

فا گدہ:۔ روایت ہے کہ جب حضرت خالد بن سنان العسبی کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ جب تم مجھ کو وفن کر چکو تو وحثی گدھوں کی کھیپ میری قبر پر آئے گی اور ان کے آئے ایک نرگدھاہو گا۔ جب تم بیہ واقعہ دیکھوتو میری قبر کو کھول دینا میں تم کو علم الاولین والآ خرین کا پند بتاؤں گا۔ چنانچہ جب آپ کی وفات ہو گئی اور آپ کو وفنانے گئے تو گدھوں کا بیہ واقعہ پیش آیا تو آپ کی قوم نے آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی قبر کھولنی چاہی تو آپ کے کسی صاحبزادے کو آپ کی قبر کا کھودنا تاگوار معلوم ہوا تو انہوں نے بیہ کمہ کر قبر کھولنے سے منع کر دیا کہ ہم کو لوگ طعن و تشنیع کریں گے اور کسیں گے کہ بیہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی قبر کھودی تھی۔

راوی کہتے ہیں کہ اگر وہ قبر کھدوا دیتے تو حضرت خالد قبرے نکل کر ضرور خبریں سناتے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہی نہ تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت خالد علیہ السلام کی صاجزادی کے آنے کا قصہ گزر چکا ہے۔ اس کے متعلق مزید روایت یہ ہے کہ جب اس لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قل حواللہ احد پڑھتے ہوئے دیکھاتو اس نے کہا کہ میرے والد ماجد بھی میں پڑھاکرتے تھے۔

سی شاعرنے کسی مخص کی ججومیں یہ اشعار کیے ہیں جن میں عیر(گدھے) کا تذکرہ ہے ۔ \*

لَوْ كَنتَ سيفاً كنت غير عضب اَوْ كنت هاءً كنت غير عذبٍ رَجمه: اَرُو كنت هاءً كنت غير عذبٍ رَجمه: اَرُرة تكوار بو تا تُوار بو تا يأرياني بو تا توشير سنه بو تا -

اَوْ كُنْتَ لَحُمَّا كُنْت لحمَ كلبِ اَوْ كُنْت عبرًا كُنت غبر ندب ترجمه: ياتُوَّار گوشت بوتاتوكة كالوشت بوتاياتُوَّار گدها بوتاتو چلنے میں كزور بو؟

# إبن عِرْس (راسونيولا)

ابن عرس: اس کی کنیت ابو الحکم اور ابو الوثاب ہے جمع کے لئے "بنات عرس" اور "بی عرس" استعال ہو تا ہے۔ قزوبی کے بیان کے مطابق یہ ایک پتلا ساجانور ہے جو چو ہوں سے عداوت رکھتا ہے اور ان کے بلوں میں گھس کر ان کو نکال لیتا ہے۔ گرچھ سے بھی اس کی دشمنی ہے۔ گرچھ عموماً اپنا منہ کھولے رکھتا ہے۔ نیولا اس کے منہ میں گھس کر اس کے بیٹ میں بہنچ جاتا ہے اور اس کی آئتیں کاٹ دیتا ہے اور پھر ماہر نکل آتا ہے۔ سانپ سے بھی اس کی عداوت مشہور ہے۔ چنانچہ یہ سانپ کو دیکھتے ہی اس کو ہلاک کر ویتا ہے۔ نیولا جب بھی بیار ہو جاتا ہے تو مرغی کے انڈے کھا کر شفایا بہو جاتا ہے۔

نیولا کی ہوشیاری کا ایک واقعہ اسکتے ہیں کہ ایک نیولا چوہ کاشکار کرنے کے لئے اس کے پیچھے دو ژا۔ چوہا پی جان بچانے ک

خاطر ایک در خت پر چڑھ گیا گرنیولا بھی برابراس کا پیچپاکر تا رہایمال تک کہ چوہا درخت کی

چوٹی پرچڑھ گیااور جب اس کو بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملاتو وہ ایک شاخ کا پتہ منہ میں دہاکر لٹک گیا۔ نیولانے جب چوہے کی میہ چالاکی

ریکھی تواس نے اپنی مادہ کو پکارا چنانچہ جب اُس کی مادہ اس کی آواز سن کر آئی اور درخت کے نیچے پہنچے گئی تونیولانے اس شاخ کو جس

ابن عرس کی ذہانت کا ایک واقعہ انیولا طبعًا چورہو تا ہے۔ چنانچہ جب اس کو سونا چاندی کی کوئی چیز ملتی ہے تو اس کو اٹھاکر اپنے

ا بل میں لے جاتا ہے۔ چوری کرنے کے ساتھ ساتھ یہ ذہین بھی ہو تاہے۔ چنانچہ نہ کورہے کہ

ایک شخص نے نیولا کا ایک بچہ پکڑا اور اس کو پنجرے میں بند کرکے ایک الیی جگہ رکھ دیا جمال سے اس کی مال اس کو دیکھ سکے۔

کے پاس رکھ دی۔ گویا یہ بتانا مقصود تھا کہ اب اس کے پاس کوئی اور دینار نہیں ہے۔ پچھ دیر انتظار کرتی رہی مگرجب شکاری نے پنجرہ

رفقة بَعْدِ رفَقَةٌ مِن

صاعِدًا في طىقة رأس ً

الْعَيْن سَوَادِ

زُرْقَة تلقة

ير چومالاكاموا تفاكات ديا-شاخ كنے سے چو بانچ گرا توكرتے ہى اس كونيولا كى مادہ نے شكار كرليا-

چنانچہ جب ماں نے اپنے بچہ کو پنجرے میں بند دیکھا تو اپنے بل میں گئی اور ایک دینار لے کر آئی اور اس کو پنجرے کے پاس رکھ دیا۔ گویا یہ اس کے بچہ کی رہائی کافدیہ تھااور رہائی کا نظار کرنے لگی۔ مگراس مخص نے پنجرہ نہیں کھولا۔

چنانچہ کچھ دیر انتظار کرکے وہ پھراپنے بل میں گئی اور ایک دو ہمرا دینار الاکر پہلے دینار کے برابر میں رکھ دیا اور پھرا نتظار کرنے تکی گرجب اس کابچہ رہانہ ہوا تو پھراپنے بل میں گئی اور ایک تیسرا دیٹار لا کر پہلے دو دیٹاروں کے برابر رکھ دیا۔ غرض کہ اس طرح اس نے پانچ دینار لا کر جمع کر دیتے مگراس پر بھی جب اس کابچہ رہانہ ہوا تو وہ پھراپنے بل میں گئی اور ایک خالی تھیلی لا کر ان پانچوں دینار

نہیں کھولا تو دیناروں کی طرف کیلی جس پر شکاری نے تیزی سے جاکر دینارون پر قبضہ کر لیا اور پنجرہ کھول کر اس کے بیچے کو رہا کر دیا۔ جا حظ کہتے ہیں کہ ابن عرس چوہے کی ایک قشم ہے اور دلیل میں شمقمق شاعر کا میہ قول پیش کیا ہے<sup>۔</sup> بَيْتِي

ترجمہ:۔ چوہ اب میرے گھر میں میرے رفق ہیں اور پرانے رفیق جا چکے۔ وابنٌ عرس رَأس بَيْتِيْ

ترجمه: گر كاسرمايداب صرف ده نيولے بين جو اوپر نيچ بر جگه گھريس نظر آتے بين-

پراس کی صفت بیان کرتے ہوئے کہاہے<sup>۔</sup>

صبغة ابصرت

ترجمہ: رنگ جوچ صابح آئکھول کی ساہی میں درانحالیکہ وہ آئکھیں نیلی تھیں-مِثْلُ هٰذَا فِيْ اِبْنِ عِرس ترجمہ: ایابی رنگ نیولے میں ہو تا ہے- ملکی سابی جس پر سفیدی چھائی ہوئی ہے-

شاعرنے ند کورہ بالاشعرمیں ابن عرس کو اغیش اور ابلق قرار دیا ہے جو چوہوں کی تیرہ اقسام میں شامل ہے جیساعنقریب بیان ہو

ارسطاطالیس نے "نعوت الحیوان" میں اور توحیدی نے "الامتاع والموانسہ" میں بیان کیا ہے کہ نیوس کا توالد و تناسل نیولاکی مادہ منہ کے ذریعہ حالمہ ہوتی ہے اور دم سے بچہ جنتی ہے۔

نیولاکا شرعی تھم شافعی نہ ہب میں اس کے بارے میں حلت و حرمت کے دونوں قول ہیں۔ مگراحناف کے یمال یہ حرام ہے۔

نیولاکا شرعی تھم میں اس کے بارے میں حلت و حرمت کے دونوں قول ہیں۔ مگراحناف کے یمال یہ حرام ہے۔

سے ولاکا مری می فوا کد اس کے مغز کو بطور سرمہ استعال کرنے ہے آتھوں کی دھند ختم ہو جاتی ہے۔اس کاوماغ خشک کرے سرکہ فیولا کے طبی فوا کد اس کے ہمراہ پینے ہے مرگی میں فائدہ ہو تا ہے اور جو ڈول کے درد بیں اس کے گوشت کی مالش مفید ہے۔ دانتوں پر اس کی چربی ملنے ہے فوراً دانت گر جاتے ہیں۔ اس کا گرم پنہ پی لینا فوری موت کا باعث بن جاتا ہے۔ اس کے خون کی مالش سے کنٹھ مالا تحلیل ہو جاتی ہے۔ اس کے اور چوہ کے خون کو اگر پانی میں ملاکر کسی گھر میں چھڑک دیا جائے تو اہل خانہ میں جھڑا شروع ہو جائے گا اور ہی تا ہے۔ اس کے اور چوہ اور نیولا کو کسی گھر میں دفن کر دینے کی ہے۔ زخم پر اس کا پاخانہ لگانے ہے خون فوری موری کے میں دفن کر دینے کی ہے۔ زخم پر اس کا پاخانہ لگانے ہے خون فوری طور سے بند ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی دونوں ہتھیلیاں کسی عور ت کے گلے میں ڈال دی جائیں تو دہ حالمہ نہیں ہوگ۔

فور الی خواب میں تعبیر اس کا خواب میں دیکھنا اس امر کی علامت ہے کہ کوئی رنڈوا مرد کسی کمن لڑکی سے شادی کرے گا۔

واللہ تعالی اعلم

بكبالغين

# الغراب

(کوا)الغواب: کوے کوسیاہ رنگ کی وجہ سے غراب کما گیاہے۔ کیونکہ عربی میں غراب کے معنی "سیاہ" کے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے "وَغَوَابِیْبُ سُود" (بعض بپاڑ نمایت کالے ہیں) اس طرح حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ راشد ابن سعد نے روایت کیاہے:

«نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که الله تعالی کالے بو ڑھے کو ناپسند فرماتے ہیں "-

راوی مدیث راشد نے اس مدیث کی تشریح کرتے ہوئے کہاہے کہ اس سے مرادوہ بو ڑھاہے جو خضاب لگاتا ہو- غراب کی جمع غوبان اُغرَبة اُغربان اُغربان اُغربان اُغربان اُغربان اُغربان کی جمع کیا ہے۔ جمع غوبان اُغرب اُخمَعُ غُراباً ثُمَّ اَغْرِبَةٌ وَاغْرَبُ وَاعْرَابِيْنِ وَغُرْبَانٌ وَاغْرَابِيْنِ وَغُرْبَانٌ

ترجمہ: غراب کی جمع غرب آتی ہے اور اغربہ واغرب ادر غرابین وغربان (بھی) آتی ہیں-

اس کی کنیت ابو حاتم 'ابو تجادف اور ابو الجراح 'ابو حذر 'ابو زیدان ابو زاجر 'ابوالشوم اور ابو غیاث آتی ہیں۔ اس کی کئی قشمیں ہیں مثلاً غداف (گرم کواجس کارنگ راکھ کے مشابہ ہو تاہے) اور زاغ اور اکس اور غرب الزرع (لین کھیتی کاکوا) اور "اورق " یہ کوا جو بچھ سنتا ہے اسے اپنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ غراب کی ایک قتم "غراب اعظم" ہے جو نمایت قلیل الوجود ہے۔ چنانچہ عرب اس کی قلت کو کماوت کے طور پر استعمال کرتے ہیں "اعز من الغواب الاعصم " (غراب اعظم سے بھی زیادہ کمیاب)۔

غراب العصم كاحديث مين تذكره:

«نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که عورتوں میں نیک عورت کی مثال ایسی ہے جیسا که سو کوؤل میں ایک غراب اعظم"-

ایک روایت ہے کہ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ غراب اعظم کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا ایک پاؤل سفید

امام احد اور حاكم من في متدرك مين حضرت عمرو من عاص سے روايت كيا ہے-

«عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مرالظہران میں تھے تو ہم نے وہاں بہت کوے دیکھے

جن میں ایک غراب اعظم بھی تھاجس کی چونچ اور دونوں پاؤں سرخ تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں عور توں میں

ے نہیں داخل ہوں گی محراتی مقدار میں جتنی مقدار کہ ان کوؤں میں غراب اعظم کی ہے"-احیاء میں ندکور ہے کہ غراب اعظم اس کوے کو کہتے ہیں جس کا پیٹ سفید ہو۔ بعض کے نزدیک وہ کواغراب اعظم کملا تا ہے

جس کے دونوں بازوسفید ہوں یا دونوں یاؤں سفید ہوں۔

حضرت لقمان کی وصیت حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو نفیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "اے پیارے بیٹے! بری عورت سے بیجتے رہنا اس لئے کہ وہ تجھ کو وقت سے پہلے بوڑھا بنا دے گی اور شری عورتوں سے بھی بیجتے رہنا

کیونکہ وہ تختے کبھی خیر کی طرف نہیں بلائمیں گی اور احتجی عورتوں ہے مختلط رہنا"۔ ۔ حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ قتم خدا کی جو محض بھی اپنی عورت کی خواہشات کے تابع ہو جاتا ہے اللہ تعالی اس کواوند ھے منہ

جنم میں ڈال دے گا۔ حضرت عمر کا ارشاد ہے کہ عور توں کی مخالفت کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ اس طرح بعض حضرات کا قول ہے کہ عور توں سے مشورہ کرواور پھران کے مشورہ کے خلاف عمل کرو-

زمزم کی صفائی کاواقعہ اللہ میں زمزم کی کھدائی کے سلسلہ میں ندکورہ کہ جب حضرت عبدالمطلب نے پوچھا کہ "طیبہ"کیا

ہے؟ تو كنے والے نے بتايا كه زمزم ہے آپ نے وريافت كياكه اس كى علامت كيا ہے؟ جواب آيا كه وه اوجھ اور خون کے درمیان غراب اعظم کے انڈے دینے کی جگہ ہے۔

سہملی کہتے ہیں کہ اس واقعہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کعبہ کو منہدم کرنے والا ہخص کوے کی صفات پر ہو گااور وہ ذوالسويقتين (حبشه كاايك شخص) ہے جيسا كه مسلم شريف ميں حضرت ابو ہريرہ رضي الله تعالیٰ عنه كی روايت ہے:-

«نبي كريم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا كه كعبه كو ذوالسويقتين حبشه كاايك فخص منهدم كرے گا"-

اور بخاری میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے:

"نى كريم صلى الله عليه وسلم سے منقول ہے كه آپ نے ارشاد فرمايا كه ميں د كيد رہا ہوں كه وہ اسود ہے باندا ہے ، خانه کعبہ کے پھروں کو اکھاڑ رہاہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ وہ ایک حبثی ہے 'کشاوہ پنڈلیوں والا' نیلی آ تھوں والا' چپٹی ناک والا' بڑے پیٹ والا اور اس کے ساتھی خانہ کعبہ کے پھروں کو تو ڑ رہے ہیں اور ان کو اٹھاکر سمند رہیں پھینک رہے ہیں"۔ (اس کو ابو الفرج جوزی نے نقل کیا ہے)۔

صلی نے ذکر کیا ہے کہ تخریب کعبہ کابد واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان کے زمانہ میں ہو گا- عدیث میں

**ہ**:۔

"اس گھر (خانہ کعبہ) کا خوب طواف کر لواس سے پہلے کہ اس کو اٹھالیا جائے۔ کیونکہ بیہ دو مرتبہ منہدم ہو چکاہے اور تیسری مرتبہ میں اس کو اٹھالیا جائے گا"۔

کوے کی ایک فتم غراب اللیل ہے۔ جاحظ کے قول کے مطابق ہید ایک ایسا کوا ہے جس نے عام کوؤل کی عادت کو ترک کرویا ہے اور الو کی مشاہت اختیار کر لی ہے اس لئے اس کو غراب اللیل کہتے ہیں۔ بعض معتبرا فراد کابیان ہے کہ اکثر رات میں اس کوے کو دیکھا گیا ہے۔ ارسطونے اپنی کتاب ''بعوت الحجوان'' میں لکھا ہے کہ کوے چار فتم کے جوتے ہیں اور یہ قتمیں رگول کے اعتبار سے ہیں (ا) بالکل سیاہ (۲) سیاہ و سفیدہ (۳) سراور دم قدرے سفید اور (۳) سیاہ طاؤی جس کے پرول پر قدرے چک ہوتی ہوتی ہے اور ناگل سیاہ کی کرتے ہیں جس کا طریقہ یہ اختیار کرتے ہیں کہ ناگوں کا رتگ مرجان اپنی موقئے جیسے ہوتا ہے۔ جملہ اقسام کے کو ہے چھپ کر جفتی کرتے ہیں جس کا طریقہ یہ اختیار کرتے ہیں کہ وفاکا مادہ اس کے اندر بست کم ہوتا ہے۔ کوے کی مادہ عموان اپنی ہی اور بعد فراغت جفتی ترمادہ کی طرف مؤکر شمیں دیکھٹا اس لئے کہ وفاکا مادہ اس کے اندر بست کم ہوتا ہے۔ کوے کی مادہ عموان اپنی ہی اور چھوٹر دیتا ہے۔ کوے کی مادہ عموان اپنی ہی اور چھوٹر دیتے ہیں تو مادہ ان کو چھوٹر دیتا ہے۔ کوئی اس وقت وہ بھوٹی ہوتے ہیں۔ جب ان میں دیکھوٹ ہوتے ہیں۔ جب ان کی روزی ان کو اس صالت میں دیکھ کر آگرچہ والدین ان کو چھوٹر دیتے ہیں لیکن اللہ جل شانہ جو رزاق مطلق ہے ان کی روزی ان کی دو تر ان کے پیس جب ان کی روزی کا انتظام کرتا ہے۔ جب وہ اڑنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو ان کے والدین ان کو پھر گئے پھرتے ہیں اور نے کا کمیں کا کمیل کا کمیل کا کیل روزی کا انتظام کرتا ہے۔ جب وہ اڑنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو ان کے والدین ان کو گھر لئے پھرتے ہیں اور نیچ کا کمیں کا کمیل کی روزی کا انتظام کرتا ہے۔ جب وہ اڑنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو ان کے والدین ان کو گھر لئے پھرتے ہیں اور نیچ کا کمیں کا کمیل

کوا شکار نمیں کر تا بلکہ جمال کہیں گندگی پاتا ہے اس کو کھالیتا ہے ورنہ بھوکا مرجائے <sup>سا</sup> اور اس طرح چلتا اور چڑھتا ہے جس طرح بہت کمزور پرندے۔

غداف نای کواالوے لڑتا ہے اور اس کے انڈے کھاجاتا ہے ادر اس کوے کی ایک خاص بات سہ ہے کہ جب کوئی انسان اس کے بچوں کو اٹھا کہ افسالیتا ہے تو نر اور مادہ دونوں اپنے بنجوں میں کنگریاں اٹھا کر فضاء میں اڑتے ہیں اور اپنے بچوں کی رہائی کے لئے وہ کنگریاں ان بنچ پکڑنے والے انسانوں کے مارتے ہیں۔صاحب "منطق الطیر"کا کہنا ہے کہ کوا بڑا لئیم جانور ہے اور اس میں کسی قشم کی کوئی بھی خوبی نہیں پائی جاتی۔

فائدہ:۔ عرب کوے کو منحوس خیال کرتے ہیں اس وجہ سے انہوں نے اس کا نام یعنی غراب سے اساء ذیل مشتق کے ہیں "غربت ' اغترب" اور بیر سب پرے معنی پر دال ہیں۔ چنانچہ محمد ابن ظفرنے اپنی کتاب "السلوان" میں لکھاہے کہ اسم "غربہ" ان اساء کا

لے یماں کا کواچ یا' مرغی اور دیگر چھوٹے پر ندوں کے بچوں اور فاختہ وغیرہ کے انڈوں کو اچک کرلے جاتا ہے۔ علاوہ ازیں انسان کی خور دنی اشیاء بھی کھالیتا

مجموعہ ہے جو معنی ذمل پر دلالت کرتے ہیں "غ"سے غدر'غرور'غیبت'غم'غلہ (کیبنہ)غرہ اورغول"ب"سے بلوی بوس (منگی) برح ( کمر) بوار (ہلاکت)" ر" سے رز (مصیبت) ردع اور ردی معنی ہلاکت اور "ه" سے هوان' ہول' هم اور هلک ماخوذ ہیں۔

کوے کی ایک قسم غراب مین 'بقول جو ہری غراب اس کوے کو کہتے ہیں جو سیاہ اور سفید ہو-صاحب مجالست فرماتے ہیں کہ اس كوغراب اس وجه سے كہتے ہيں كيونكه يه حضرت نوح عليه السلام سے جدا ہو گياتھا-جب نوح عليه السلام نے اس كوپاني كاحال معلوم

کرنے کے لئے بھیجاتو میہ مردار کھانے میں مشغول ہو گیااور واپس آگر حضرت نوح علیہ السلام کو جواب نہیں دیا اس لئے لوگ اس کو منحوس بھی سیجھتے ہیں۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اس کو فاس کہنے کی وجہ بھی میں ہے۔

صاحب منطق الطیر فرماتے ہیں کہ کوا ان جانوروں میں سے ہے جن کو حل وحرم میں ہر جگہ مارنے کا حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور اس کوغواسق میں شار کیا ہے۔

بقول جاحظ غراب بین کی دو قشمیں ہیں ایک وہ جو چھوٹا ہو تا ہے ادر بیدلؤم اور ضعف کے لئے مشہور ہے دو سری قسم وہ ہے جو ان گروں میں آگر بیٹھتا ہے جن کو لوگ خالی کرکے چلے جاتے ہیں۔ جب اہلِ عرب غراب مین سے نحوست مراد لیتے ہیں تو ایک صورت میں مید لفظ کوؤں کی جملہ اقسام کوشامل ہوتا ہے نہ کہ خاص اس کوے کو جوسیاہ وسفید ہوتا ہے-

مقدى نے "كشف الامرار" ميں لكھا ہے كہ غراب بين اس كالے كوے كو كہتے ہيں جو اپني آواز ميں نوحه كر تا ہے اور جب دوست واحباب یکجاد کیمتا ہے تو ان کے پاس آگر بیٹھتا ہے اور ان کی جدائی اور مکانوں کی ویرانی کی خبرویتا ہے۔

غراب كاحديث مين ذكر: "نی کریم صلی الله علیه وسلم نے کوے کی طرح ٹھو تکیں مارنے سے منع فرمایا ہے بعنی سجدے میں صرف اتنی دیر سرر کھنا جنتنی دہر کوا کھانے میں رکھتاہے''۔

الم بخاري في والادب من اور حاكم في "متدرك" من اور بيه في في "شعب الايمان" من اور ابن عبدالبروغيره في عبداللد ابن حرث اموی سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی مال اربط سے نقل کرتے ہیں وہ اپنے باپ کا قصہ بیان کرتی ہیں:

''وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک ہوا' حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تهارانام کیاہے؟ میں نے کماغراب "آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تیرانام مسلم ہے"۔

نی کریم صلی الله علیه وسلم نے ان کانام اس وجہ سے تبدیل فرمایا کہ غراب فعل اور غذا کے لحاظ سے خبیث ہے چنانچہ آپ نے حل اور حرم میں اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے کہ ایک مخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟اس نے جواب دیا کہ میرانام احرم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تیرانام ذرعہ ہے۔ یہ نام آپ نے اس وجہ سے تبدیل کیا كيونكه احرم ميں قطع كے معنى پائے جاتے ہيں- ابو داؤر فرماتے ہيں كه حضور صلى الله عليه وسلم نے مندرجه ذيل نامول كو تبديل فرمایا جن کی وجوہات سے ہیں:۔

(۱) "عاص" اس کے معنی نافرمان کے ہیں اور مومن کی شان اطاعت اور فرمانبرداری ہے اس لئے اس کو تبدیل فرمایا۔ (٢) "عزيز" اس كے معنى صاحب عزت كے بين اور چونكه عزت الله تعالى كے لئے خاص ہے اور بندے كى شان نرى اور

#### مهولت ہے اِس کئے اس کوبدل دیا۔

(m) "عقلة "اس كے معنی شدت اور غلظت كے بس جبكه مومن كي شان نرمي اور سهولت ہے-

(٣) "شيطان" اس كے معنی معبد عن الخيركے ہيں اس وجہ سے اس كو مكروہ معجمااور بدل دیا۔

(۵) دشماب" اس کے معنی آگ کے شعلہ کے ہیں اور چو نکہ آگ اللہ کی عقوبت میں داخل ہے اس لئے اس نام کو تبدیل فرما

ويا.

(٢) "حكم"اس كے معنى يہ بيں كه وہ حاكم جس كافيصله الله مواور بير شان صرف الله تعالى كى ہے-

(۷) ''عقرہ'' اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کچھ بھی اگانے کی صلاحیت نہ ہو۔

کوے کی آواز پر کیاکمنا چاہیے اس پر امام احمہ نے کتاب الزهد میں لکھا ہے کہ جب کو ابولتا تھا تو حضرت ابن عباس فرمایا کرتے

تقيي

اللهُمَّ لاَ طَيْرُ الاَطْيُرُكُ وَلا خير الاَ خَيْرُكُ وَلاَ اِللهُ غَيْرُكَ"-

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ ہم کو ابن طبرزو کی مندے روح ابن حبیب کابیہ واقعہ پنچاہے کہ وہ ایک بار حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کے پاس موجود سے کہ آپ کے پاس ایک کوالایا گیا۔ آپ نے اس کے بازو دیکھ کر فرمایا ''الجمد للہ'' پھر کھنے گئے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی جانور شکار نہیں ہو تاجب تک کہ اس کی شہیع میں کمی نہ آئے اور حکم خداوندی
سے اگنے والی کوئی جڑی بوٹی ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ مقرر نہ ہو جو اس کی شہیع شار کرتا رہتا ہے اور کوئی درخت ایسا نہیں جو
جھاڑا یا کانا جاتا ہو گر شہیع کی کمی کی وجہ ہے اور انسان کو کوئی برائی نہیں پینچی گراس کے گناہوں سے اور بہت سے گناہ اللہ تعالی
معاف فرمادیتے ہیں۔ پھر آپ (حضرت ابو بکڑ) نے فرمایا کہ اے کوے اللہ کی عبادت کر اور یہ کہ کر چھوڑ دیا۔

فائدہ:۔ ابولقیم فرماتے ہیں کہ کوا زمین کے اندر کی چیزا تن گرائی تک دیکیے لیتا ہے جتنی کہ اس کی چوٹیج کی لمبائی ہے۔ قاملہ دنیں میں میں کہ اپنا کی قتل کی مات کی شدال میں میں ایس کی سے کا میں کا میں کا میں کہ اس کی جو جس کی میں

جب قائل نے اپنے بھائی ہائل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالی نے اس کے پاس ایک کوے کو بھیجا آپاکہ اس کو اپنے بھائی کی تدفین کا طریقہ سکھلائے۔ اللہ تعالی نے کوے کے علاوہ کسی اور جانور کو کیوں نہیں بھیجا اس میں حکمت یہ نقی کہ چو نکہ یہ نعل ایک مستفراب یعنی انو کھے قتم کا تھاجو اس سے پہلے بھی نہیں ہوا تھا اور کو ابھی اپنے نام کے اعتبار سے استفراب میں شریک ہے۔ للذا اس نعل یعنی قتل اور معلم تدفین میں ایک قتم کی مناسبت ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے "وَ اتّلُ عَلَيْهِمْ نَبَا ابْنَنی اُدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا أَوْ رَبّاناً"۔

مفسرین نے اس قصہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ قابیل کاشت کاری کیا کر تاتھا اور اس نے قرمانی میں ایسی چیز پیش کی جو اس کے یہاں بہت کم قیمت کی تھی۔ ہائیل کے یہاں بھیڑا ور بجریاں تھیں اس نے ان میں سے ایک نمایت عمدہ جانور چھانٹ کر اللہ تعالی کی بارگاہ میں پیش کیا۔ چو نکہ دونوں بھائیوں کی نیت میں زمین آسان کا فرق تھا' للذا ہائیل کامینڈھامقبول ہوا اور اس کو جنت میں چھوڑ دیا گیا اور وہ چرنے لگا اور پھر حضرت ابراہیم کے پاس اساعیل علیہ السلام کے فدید میں قرمانی کے لئے لایا گیا۔

کتے ہیں کہ حفزت آدم علیہ السلام کی اولاد میں قابیل برا تھاجب حفزت آدم گج کرنے گئے تو قابیل کو اپنے لڑکوں پر وصی بنا مجئے تھے۔ پھر جب آپ جج سے واپس آئے تو آپ نے قابیل سے پوچھا کہ ہابیل کماں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھ کو نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معلوم- یہ جواب سن کر حفزت آدم نے ارشاد فرمایا "اللّهُمَّ اَلُعِنْ اَرْضاً شوبت دمه" یعنی جس خطه زمین نے ہائیل کاخون پیا ہے الله تعالی اس پر لعنت فرمائے- چنانچہ اس وقت سے زمین نے خون بینا چھوڑ دیا- اس کے بعد حفزت آدم علیہ السلام سوسال تک حیات رہے- مگر مرتے دم تک مسکرائے نہیں- چنانچہ جب ملک الموت آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کما "حَیَّاكَ اللّه یا ادم و بیاک" یہ سن کر حفزت آدم نے وریافت کیا کہ "بیاک" کے کیا معنی ہیں؟ تو ملک الموت نے کما کہ یہ تو میں نے صرف آپ کو است است کیا کہ الله علی ال

کتے ہیں کہ قابیل اپنے بھائی کی لاش کو ادھرادھراٹھائے پھر تا تھا یہاں تک کہ شام ہو گئی اور کوئی حل اس کے ذہن میں نہیں آیا۔ لنذا اللہ تعالیٰ نے دو کوؤں کو بھیجاان میں سے ایک کوے نے دو سرے کو مار ڈالا اور اس کے بعد اپنی چو نچے سے زمین کرید کر اس مقتول کوے کی لاش کو دبادیا۔ چنانچہ قابیل نے بھی کوے کی افتداء کرتے ہوئے ہابیل کی لاش کو دفن کر دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اللہ کا بنی آدم پر برااحسان ہے کہ اس نے روح خارج ہونے کے بعد اس پر بدیو (سران) کو مسلط کر دیا ورنہ کوئی حبیب کو دفن نہ کرتا۔

کتے ہیں کہ قائل سب سے پہلا فض ہو گاجس کو جہنم کی طرف ہنکایا جائے گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے رَبّنا اَرِنا اللّذينِ
اَضَلْنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ" (اے ہمارے رب ہم کو دکھلا دے وہ دونوں جنہوں نے ہم کو برکلیا تھا جو جن ہے اور جو آدمی ہے) اس
آیت کریمہ میں جن وانس سے قائیل اور ابلیس مراد ہیں۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سہ شنبہ
(منگل) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ یوم الدم (خون کا دن) ہے۔ اس روز حواکو حیض آیا اور اس دن ہائیل کو
قائیل نے قتل کیا۔

مقاتل کابیان ہے کہ اس خون ریزی سے پہلے پرندے اور وحثی جانور بی آدم سے مانوس تھے۔ گرجب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو پرندے اور در ندے سب انسانوں کے پاس سے بھاگ گئے اور در خون پر کانٹے آگئے اور بہت سے بھل اور میوے کھٹے ہو گئے اور سمندروں کابانی کھاری ہو گیاادر زمین گرد آلود ہو گئے۔ ابو داؤڈ نے حضرت سعد بن ابی و قاص سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آگر کوئی شخص مجھ پر دست درازی کرے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کرنا جو حضرت آدم علیہ السلام کے دولڑکوں میں سے نیک لڑے نے کیا تھا۔ اس کے بعد آپ نے وہ آیت پڑھی جس میں ہائیل اپنے بھائی قائیل کی دست درازی کاجواب ندکور ہے۔

ایک بجیب دکایت

اس کنیہ پر ایک بڑا قبہ بنا ہوا ہے جس پر ایک کو ابیضا ہوا ہے جو دہاں سے بھی نہا۔ اس قبہ کے مقابل ایک معجد بنی ہوئی ہے۔ لوگ اس معجد بنی ہوئی ہے۔ لوگ اس معجد بنی ہوئی ہے۔ لوگ اس معجد کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یمال دعا قبول ہوتی ہے۔ اس گرج کے پادریوں سے یہ طے ہے کہ جو مسلمان زائرین یمال آئیں وہ ان کی ضیافت کریں۔ چنانچہ جب کوئی زائروہال پنچنا ہے تو وہ کواقبہ کے پادریوں سے یہ طے ہے کہ جو مسلمان زائرین یمال آئیں وہ ان کی ضیافت کریں۔ چنانچہ جب کوئی زائروہال پنچنا ہے تو وہ کواقبہ کے ایک سوراخ میں اپنی چونچ ڈال کر آواز لگاتا ہے۔ زائرین کی تعداد جتنی ہوتی ہے اتن ہی بار آواز لگاتا ہے۔ کوے کی آواز من کر پادری انٹائی کھاتا ہے کر آتے ہیں جتنا کہ ان موجود زائرین کے لئے کافی ہو۔ اس کیسہ کانام کیسہ الغراب (کوے والاگر جا) مشہور ہو گیا۔ پادریوں کا کہنا ہے کہ ہم اس کوے کو ای جگہ دیکھتے چلے آرہے ہیں نہ معلوم یہ کمال سے کھاتا پیتا ہے۔

پادریوں کا کہنا ہے کہ ہم اس کوے کو ای جگہ دیکھتے چلے آرہے ہیں نہ معلوم یہ کمال سے کھاتا پیتا ہے۔

الوالفرج نے "الجلیس والانیں" میں نقل کیا ہے کہ ہم قاضی ابو الحن کے پاس بیٹا کرتے تھے۔ ایک دن حسب معمول ہم ان کے سال گئے گرچونکہ قاضی صاحب اس وقت باہر موجود نہیں تھے اس لئے ہم دروازہ پر ہی بیٹے گئے۔ اتفاقا ایک اعرابی بھی کسی ضرورت سے وہاں بیٹا ہوا تھا۔ قاضی صاحب کے گھر میں تھجور کا ایک درخت تھا اس پر ایک کوا آیا اور کائیں کائیں کرتے چلاگیا۔ وہ اعرانی کوے کی آواز س کر بولا کہ یہ کوا کمہ رہاہے کہ اس گھر کا مالک سات روز

میں مرجائے گا- اعرابی کی مید بات س کر ہم نے اس کو جھڑک دیا۔ جس پر وہ اعرابی اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے ہم کو اندر بلایا جب ہم اندر پنچے تو دیکھا کہ قاضی صاحب کے چیرے کا رنگ بدلا ہوا ہے اور افسردہ ہیں۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ کیامعاملہ ہے؟ فرمانے لگے کہ رات میں نے خواب میں ایک مخص کو دیکھاجو یہ شعر پڑھ رہا ہے

عَلَى اَهْلِيْكَ وَالنَّعَمِ السَّلاَمُ مَنَازِلُ ال عِبَادِ بِنْ زَيْدٍ ترجمہ:۔اے آل عباد کے گھرو! تم پر اور تمہاری نعتوں پر سلام ہے"۔

جب سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے میرا دل پریشان ہے۔ یہ خواب سن کر ہم قاضی صاحب کو دعائیں دے کر واپس آگئے۔

جب ساتوال دن ہوا تو ہم نے ساکہ قاضی صاحب کا انتقال ہو گیا اور تدفین بھی ہو گئ-

امید بن ابی الصلت کی موت کاواقعه مشغول تھا کہ ایک کوا آکر بولنے لگا۔ امید نے اس کی آواز س کر کما کہ تیرے مند ہیں خاک مکوا پھر دوبارہ بولا۔ اس بار بھی امیہ نے نہی کہا کہ تیرے منہ میں خاک' اس کے بعد امیہ حاضرین کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ جانتے ہویہ کواکیا کہ رہاہے؟ حاضرین نے نفی میں جواب دیا توامیہ نے کہا کہ کوا کہ رہاتھا کہ تو (امیہ) یہ شراب کا پیالہ پیتے ہی مرجائے گااور اس کی علامت یہ ہے کہ میں (کوا) فلال ٹیلے پر جاکر ایک بڑی کھاؤں گااور وہ بڑی میرے حلق میں پھنس جائے گی جس

ہے میری موت واقع ہو جائے گی-چنانچہ ایہای ہوا کہ وہ کواایک ٹیلے پر پہنچااور وہاں پر پڑی ایک ہٹری نگلنے کی کوشش میں اس کی موت ہو گئی-اس کے بعد امیہ نے وہ شراب کا پیالہ بیا اور پیتے ہی مرگیا-

امیه ابن صلت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگروہ مسلمان نہیں ہوا اور کافر ہی مرگیا۔ زمانہ حاہلیت میں امیہ نے تورات اور انجیل پڑھی تھی۔ ان کے مطالعہ ہے اس کو اس بات کاعلم ہو گیاتھا کہ عرب میں عنقریب ایک نبی مبعوث ہونے والے ہیں' اس وقت ہے اس کو بیر طع ہوگئی کہ وہ میں ہی ہوں۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس کی سے امید بر نه آئی اور حمد کی وجہ سے ایمان نه لایا-

عرب میں امیہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے کتابت کے شروع میں "ماسمک اللّٰہم" لکھنا شروع کیا اور پھر رفتہ رفتہ قریش جاہلیت کے جملیہ مکتوبات میں اس کلمہ کو لکھنے گئے۔ امیہ کو میہ کلمیہ کمال سے دستیاب ہوا اس کے متعلق مسعودی نے ایک عجيب وغريب داستان نقل كى هه:-

کتے ہیں کہ امیر معوب تھالینی اس کو جن نظر آیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ قریش کے کسی قافلہ کے ساتھ سفر کے لئے نگلا' مستح ہیں کہ امیر معکمہ دلائل وہ اس سے مذہب مقام وہ نفر کتاب مرتبہ وہ قریش کے کسی قافلہ کے ساتھ سفر کے لئے نگلا'

کتے ہیں کہ اس قافلہ میں امیر معادیہ کے دادا حرب ابن امیہ بن عبد شمس بھی تھے اور اس واقعہ کے بعد جنات نے اس سانپ کے قصاص میں ان کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ کسی شاعر کا قول ہے ۔۔۔

وقبرُ حربٍ بمكانِ قفرٍ وَلَيْسَ قُربَ قَبْرِ حربِ قَبْرُ ترجمہ:۔ حرب كى قبرا يك ہوۓ مقام ميں ہے اور اس كى قبرے قريب كوئى قبر نميں ہے۔

امیہ ابن صلت بعثت اور توحید یا قائل تھا۔ اس بارے میں اس کے عمدہ اشعار مشہور ہیں۔ چنانچہ ترندی 'نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ

میں کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کااس کے اشعار کو سننااوران کی شخسین متعدد روایات میں موجود ہے۔ میں متابوں میں حضور صلی اللہ علیہ و سلم کااس کے اشعار کو سننااوران کی شخسین متعدد روایات میں موجود ہے۔

کوے کا شرعی تھم اللہ اقسام حرام ہیں-البتہ زاغ زرغی جو دانہ کے سوا کچھ نہیں کھا تا وہ طلال ہے-

صیح بخاری میں ہے کہ پانچ جائے رایسے ہیں کہ ان کے قاتل پر گناہ نہیں ہے وہ یہ ہیں:۔کوا' چیل' چوہا' سانپ اور کاٹ کھانے والا کتا۔

سنن ابن ماجہ اور بیہ قی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنها سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سانپ فاست ہے 'چوہافاست ہے محوافاست ہے۔

كوے كى ضرب الامثال:

وَمَن يَكُنِ الغُوَابُ لَهُ دَلِيْلاً يَهُر بِهِ عَلَى جِيْفِ الْكِلاَبِ ترجمہ: جس شخص كار بنماكوا: ووه اس كوكتوں كے مردار پر لے جاكر كھڑاكر دے گا-الل عرب كامقولہ ہے "لا افعلُ كذاحتًى يشيب الغُوابُ" (جب تك كوابو ژهانہ ہو اس وقت تك ايسا نہيں كرول گا) بيہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقولہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی ہمیشہ کے لئے کسی کام کو نہ کرنے کاعمد کرے۔ کیونکہ کوا بھی بوڑھا نہیں ہوتا۔ معسر بن كدام سے روایت ہے كد ايك مخص بحرى سفر پر روانہ ہوا مگربادِ مخالف كى وجہ سے كشتى ٹوث كى اور وہ ايك جزيرہ

میں پہنچ گیا۔ وہاں اس کو تین دن تک نہ نو کوئی انسان نظر آیا اور نہ کچھ کھانے کو مل سکا۔ چنانچہ زندگی سے مایوس ہو کر اس نے بیہ شعر

إذا شَابَ الغُرابُ آتيتَ اهلى وَسَارَ الْقَارُ كَاللَّبن الْحَلِيْب

ترجمہ: میں اپنے گھر اس ونت آؤں گاجب کہ کوابو ڑھاہو جائے گا-(چو نکه یه وونوں چیزیں ناممکن ہیں اس لئے اس کامطلب میہ تھا کہ اب میں تبھی نہیں جاسکوں گااور یہیں مرجاؤں گا)-

یہ شعرر منے ہی اس کے کانوں میں آواز آئی۔

عَسى الكربُ الذي اَمْسَيْتَ فيه يَكُوْنُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

ترجمہ:۔امیدے کہ جس مصیبت میں پھنساہواہے عقریب اس کے بعد فراخی ہونے والی ہے۔ اس کے پچھ ویر بعد ہی اس مخص کو ایک مشتی آتی ہوئی نظر آئی۔ مشتی قریب آئی تو مشتی والوں نے اس کو سوار کرلیا۔ چنانچہ

اس سفرمیں اس مخص کو بیور منافع ہوا اور وہ بعافیت اپنے گھر پہنچ گیا۔

ای طرح اہل عرب کہتے ہیں اَبْصَدُ مِنْ غُرَابِ" (کوے سے زیادہ تیز نگاہ والا) ابن الاعرابی کا قول ہے کہ کوابہت تیز بینائی کا مالک ہوتا ہے اس لئے اہل عرب اس کو اعور لینی کانا کہتے ہیں کیونکہ یہ بینائی کی تیزی کے سبب سے ایک آنکھ بند کئے رکھتا ہے۔

پچھ جانوروں کی خاص عاد تیں استوری نے فارس کے ایک حکیم کا قول نقل کیا ہے کہ وہ کتا ہے کہ میں نے ہرشے سے وہ عادت سے اور ماس کی خاص عادت ماصل کرلی جو اچھی تھی۔ لوگوں نے ان حکیم صاحب سے پوچھا کہ آپ نے کتے سے کون سی خصوصیت اخذ کی؟ تو اس نے جواب ویا کہ مالک کے گھر والوں سے اس کی الفت ادر مالک کے جان ومال کی حفاظت کرنا'

اور بلی سے اخذ کی خوشاد کیونکہ کھانے کی چیز مانکتے وقت بلی جو خوشاد اور چاپلوس کرتی ہے اس کی نظیر نہیں ملتی اور خزر سے سورے سورے اپنی ضروریات سے فراغت پالینے کی اچھائی اور کوے سے مختی کے ساتھ اپنی حفاظت اور بچاؤ کرنا-

خدا کیے حفاظت کر تاہے؟ کو زیر ابن اسلم نے اپنے والد کے حوالہ سے نقل کی ہے' کہتے ہیں کہ حضرت عمرفاروق میں بیٹے

ہوئے لوگوں سے مخاطب تھے توایک مخص اپنالڑ کا ساتھ لئے ہوئے حاضر مجلس ہوا۔ اس کو دیکیے کر حضرت عمرفاروق نے فرمایا کہ میں نے ایسی مشابہت کوؤں میں بھی نہیں دیکھی جیسی کہ تجھ میں اور تیرے لڑکے میں ہے۔ اس مخص نے جواب دیا کہ امیرالمومنین اس لڑ کے کواس کی والدہ نے اس وقت جنم دیا جبکہ وہ مرچکی تھی۔ یہ سن کر حضرت عمرفاروق سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اس

بچه کا قصه مجھ سے بیان کرو۔

چنانچہ اس فخص نے کما کہ اے امیرالمومنین ایک مرتبہ میں نے سفر کاارادہ کیااس وقت اس کی والدہ کو اس کا حمل تھااس نے مجھ سے کما کہ تم اس حال میں چھوڑ کر سفر پر جا رہے ہو میں حمل کے بار سے بو حجل ہو رہی ہوں۔ میں نے کما کہ میں اس بچے کو جو تیرے بطن میں ہے اللہ کے سپرد کر تا ہوں۔ یہ کہ کر میں سفرپر روانہ ہو گیااور کئی سال تک گھرسے باہر رہا۔ پھرجب گھرواپس آیا تو محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گھر کا دروازہ مقفل و کھے کرمیں نے پڑوسیوں سے معلوم کیا کہ میری ہوی کمال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اناللہ واٹا الیہ راجعون پڑھا۔ اس کے بعد میں اپنی ہوی کی قبر پر گیا۔ میرے چچا زاد بھائی میرے ساتھ تھے۔ میں کافی دیر تک قبر پر رکار ہارو تا رہا۔ میرے بھائیوں نے مجھے تسلی دی اور واپسی کا ارادہ کیا اور مجھے واپس لانے لگے۔ چند گزی ہم آئے ہوں گے کہ مجھے قبرستان میں ایک آگ نظر آئی۔ میں نے اپنے بھائیوں سے پوچھا کہ یہ آگ کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ آگ روزانہ رات کے وقت بھائی مرحومہ کی قبرسے نمودار ہوتی ہے۔

میں نے یہ سن کر اناللہ داناالیہ راجعون پڑھی اور کہا کہ یہ عورت تو بہت نیک اور تبجد گزار تھی تم جھے دوبارہ اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ وہ لوگ جھے قبر پر لے گئے۔ جب میں قبرستان میں داخل ہوا تو میرے پچا زاد بھائی وہیں تصحک گئے اور میں تنہاا پنی مرحومہ بیوی کی قبر پہنچاتو کیاد بھیا ہوں کہ قبر کھلی ہوئی ہے اور میری بیوی بیٹھی ہے اور یہ لڑکا اس کے چاروں طرف گھوم رہا ہے۔ ابھی میں اس طرف متوجہ تھا کہ ایک تیبی آواز آئی کمہ اے 'اللہ کو اپنی امانت سپرد کرنے والے اپنی امانت واپس لے لے 'اور اگر تو اس کی والدہ کو اللہ کے سپرد کر تا تو وہ بھی تجھ کو مل جاتی۔ یہ من کر میں نے لڑے کو اٹھالیا۔ میرے لڑے کو اٹھاتے ہی قبر پرا برہوگئی۔ امیرالمومنین میں خدا کی فتم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ صبح ہے۔

حفاظت خداوندی کا یک دو سراواقعہ میری ایک فخص سے ملاقات ہوگئی جس کے ہمراہ ایک لڑکا تھا جو کہ نمایت خوب صورت تھا تیز رفتار تھا۔ میں نے اس فخص سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ اس فخص نے جواب دیا کہ یہ لڑکا ہمراہی ہے اور اس کے متعلق ایک بجیب و غریب واقعہ ہے جو میں آپ کو سناتا ہوں اور وہ داقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں جج کے لئے گیا میرے ہمراہ میری یوی یعنی اس لڑکے کی والدہ بھی تھی اور اس وقت یہ لڑکا اس کے بطن میں تھا' دورانِ سفراس کی والدہ کو دردِ زہ شروع ہوا اور یہ لڑکا پیدا ہوا لیکن اس کی والدہ عسرتِ ولادت کی وجہ سے انتقال کر گئی۔ چنانچہ میں اس کی والدہ کی تجییزہ تھفین میں مصروف ہو گیا ور جب تھفین وغیرہ سے فارغ ہوا اور روا تگی کا وقت قریب آیا تو میں نے اس لڑکے کو ایک پارچہ میں لیسٹ کر ایک غار میں رکھ دیا اور اس کے اور اس کے اور بھر کے ساتھ روانہ ہو گیا کہ یہ بچہ بچھ دیر بعد مرجائے گا۔

جے سے فارغ ہو کر جب ہم لوٹے ادر اس منزل پر پنچے تو میرے ہمراہیوں میں سے ایک ہخص دوڑ کر فور اُ اس غار پر پنچااور پھر ہٹائے تو کیاد بکھا ہے کہ لڑکا زندہ ہے اور اپنی انگلی چوس رہاہے اور اس میں سے دودھ جاری ہے چنانچہ میں نے اس کو اٹھالیا اور اب یہ آپ کے سامنے موجو دہے۔

کوے کے طبی فوا کم اگر کوے کی چونچ کسی انسان کی گردن میں لئکادی جائے تو وہ نظرید سے محفوظ رہے گا۔ اس کی کیلجی اگر آنکھ میں لئکانے سے فوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر کسی شرابی کو کوے کا خون شراب میں طاکر پلا دیا جائے تو دہ شراب کا دشمن ہو جائے گا اور پھر بھی بھی نہیں ہے گا۔ اس کا خون خشک کر کے بواسیر پر لگانا مفید ہے۔ اگر کوے کا سر نبیذ میں ڈال کر کسی مخص کو پلا دیا جائے تو پہنے والا پلانے والے سے محبت کرنے بواسیر پر لگانا مفید ہے۔ اگر کوے کا سر نبیذ میں ڈال کر کسی مخص کو پلا دیا جائے تو پہنے والا پلانے والے سے محبت کرنے گا۔ وہ کواجس کے گلے میں طوق ہوتا ہے اس کا بھنا ہوا گوشت قولنج کے لئے مفید ہے۔ اگر اس کا بہنا مسور کے جسم پر ملا جائے تو بال

ساہ ہو جائمیں سے۔ غراب اہلق (ساہ سفید) جس کو یہودی کہتے ہیں اس کی بیٹ خنازیر اور خوانیق کے لئے مفید ہے۔ اس کی بیٹ سکپڑے میں لپیٹ کر کھانمی میں مبتلانا ہالغ بچے کے مکلے میں لٹکانے سے کھانمی ختم ہو جائے گی۔

ر من المار المار

عرب 'برشکونی' غم و فکر' طویل سفر گھر والوں میں ہے وہ محض جو دعاکا مختاج ہو غراب زراعت کی تعبیرولدالز نااور اس مخص سے دی جاتی ہے جس کے مزاج میں خیرو شرملا جلا ہو۔ غراب البقع کی تعبیراس محض سے دی جاتی ہے جس کے مزاج میں خیرو شرملا جلا دی جاتی ہے جس کے مزاج میں خیرو شرملا جلا ہو۔ البقع کی تعبیراس محض سے دی جاتی ہے جس کے مزاج میں خیرو شرملا جلا

دی جبی ہے ہیں کے کاشکار کرنا مال حرام حاصل ہونے کی علامت ہے۔ کوے کو گھر میں دیکھنے سے وہ مخص مراد ہے جو گھر میں ہواور دیکھنے والے کی عورت سے خیانت کرے کو باتیں کرتے ہوئے ویکھناولد خبیث کی علامت ہے۔ خواب میں کوے کا گوشت کھانا چوروں سے چوری کا مال حاصل ہونے کی علامت ہے۔ جو مخض کوے کو زمین کریدتے ہوئے دیکھیے تو وہ اپنے بھائی کا قتل کرے گا۔

اللهم احفظنامنه

ایک خواب کی تعبیر ایک مخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک کوا آکر خانہ کعبہ پر بیٹھ گیا۔ اس مخص نے حضرت عبداللہ این ای ایک خواب کی تعبیر ایس سے خواب بیان کیاتو آپ نے فرمایا کہ اس کی تعبیریہ ہے کہ کوئی فائن مخص کسی نیک عورت سے شادی کرے گا۔ چنانچہ اس کے مچھ دن بعد حجاج نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی صاحبزادی سے شادی کرلی۔

## الغرنيق

( کانگ۔ کونج) بفول جو ہری و زمخشری یہ سفید رنگ اور لمبی گردن کا ایک آبی پرندہ ہے "نمایت الغریب" میں ہے کہ یہ نر آبی پرندہ ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ بوی بطخ ہے۔ ابو صبرہ کتے ہیں کہ اس کانام غرنوق اس کی سفیدی کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ غرنوق بط کی برابر ایک سیاہ آبی پرندہ ہے۔

ووں ن رائے بیہ ب نہ مرون ہو ن برابر ایک میاہ اب برانی نے باسناد صحیح سعید بن جبیرے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابن عباس کی حضرت ابن عباس کی مقبولیت عنداللہ اللہ اللہ میں وفات ہو گئی تو ہم لوگ ان کے جنازے میں شرکت کے لئے گئے۔ ہم

نے دیکھا کہ غرنیق کی شکل کا ایک پرندہ آیا اور ان کی نغش میں داخل ہو گیا۔ ہم نے پھراس کو نغش سے باہر نگلتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو قبر کے کنارہ سے یہ آیت تلاوت کرنے کی آواز آئی گریہ معلوم نہ ہوسکا کہ تلاوت کرنے والا کون تھا:۔

"يَانَيْتُهَا النَّفُسُ الْمُظْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰي رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَةً طَفَادُخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ - وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ" -"يَانَيْتُهَا النَّفُسُ الْمُظْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰي رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَةً طَفَادُخُلِيْ فِي عِبَادِيْ - وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ" -

عیم قروی کابیان ہے کہ غریق موسمی پرندوں میں شامل ہے جب اس کو محسوس ہوتا ہے کہ موسم بدل گیاتو یہ اپ وطن جانے کا قصد کرتا ہے۔ اڑنے جانے کا قصد کرتا ہے۔ اڑنے بختی کرلیا جاتا ہے۔ اڑنے دوت پوری جمعیت ایک ساتھ چلتی ہے اور بہت بلندی پر پرواز کرتے ہیں تاکہ کوئی شکاری جانور حملہ نہ کرسکے۔ جب اس کوبادل نظر آتے ہیں یا اندھیرا ہو گیایا کھانے پینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو الی کسی ضرورت کے لئے جب نیچ اترتی ہے تو بولنا بند کر وی ہے تاکہ دشمن کو ان کا پتہ نہ چلے۔ جب سونے کا ارادہ کرتی ہے تو جرایک اپنامنہ اپنی بازووں میں چھپالیتی ہے۔ کیونکہ اس کو محکمہ دلائل وہرابین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس بات کاعلم ہے کہ بازد بمقابلہ سرکے صدمہ برداشت کرنے پر زیادہ قادر ہے اور سے کہ آ تکھ اور دماغ اشرف الاعضاء ہیں اور وہ بھی سرمیں ہی ہیں۔ سوتے وقت ہرایک اپناایک پاؤل اٹھالیتی ہے تاکہ نیند گھری نہ آ سکے۔ جو پر ندے حارس اور قائد کے طور پر

دُیوٹی پر مامور ہوتے ہیں وہ قلعانمیں سوتے اور چارول طرف نگاہ رکھتے ہیں اور اگر کسی کو آتے ہوئے دیکھ لیتے ہیں تو بہت زورے

شور مجاتے ہیں۔

میں لا ڈالا۔ وہاں میں چاتا چاتا ایک بستی میں پنچا۔ میری جیرت کی انتہانہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگوں کاقد صرف ایک بالشت ہے اور ان میں سے اکثری ایک آنکھ کانی تھی۔ مجھے دیکھ کروہ لوگ میرے اردگر دجمع ہو گئے اور جھے اپنے بادشاہ کے پاس لے مجے۔ بادشاہ نے مجھ کو ایک قید خانہ میں جو پنجرے کی مائند تھا بند کر دیا۔ پچھ دن کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ جنگ کی تیاریاں کر رہے

ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم سے جنگ کی تیاریاں کیوں کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پچھے وسمن ہیں جو آکر ہم پر حملہ کرتے ہیں ادر سے موسم ان کی آمد کا ہے۔ تھوڑے دنوں بعد میں نے دیکھا کہ غرانیق کا ایک جھنڈ آیا اور ان کے ٹھو تکلیں مارنے

حملہ کرتے ہیں اور بیہ موسم ان کی آمد کا ہے۔ تھوڑے وبول بعد میں نے دیکھا کہ عراییں کا ایک بھند آیا اور ان کے تھو میں مارے لگا اور ان کی یک چشمی کی وجہ بھی ہی تنی-وہ پرندے اپنی چونچ سے ان کی آئکھیں پھوڑ رہے تھے۔ میں نے ایک بانس لے کران کونجوں کو بھٹانا شروع کیا۔ چنانچہ وہ تھوڑی ہی دریش سب بھاگ گئیں۔ اس وجہ سے وہ مجھ سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے

تو جون تو بھانا سروے ہیا۔ چہا چہ وہ سوری اور یک سب بھات یں۔ ان وجہ سے وہ سط سے بھی وی برت اور وہ سوت میری بدی خاطر مدارات کی۔ میری بدی خاطر مدارات کی۔ ایک بے بنیاد واقعہ | قاضی عیاض وغیرہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم تلاوت فرمائی اور اس

ا بيك ب بيرورسيا التحريب بيني "اَفَرَءَ يُتُهُم اللَّلاتَ وَالْعُزَّى وَ مَثَاةَ النَّالِفَةَ الْاُنْحُزَى" تلك الغرانيق العلاوان شفاعتهن لترتجى "جب آپ پورى سورة تلادت فرما يجكي تو آپ في سجده كيا اور آپ كي پاس جو مسلمان تقع ان سب نے بھى سجده كيا اور كفارِ مكه نے بھى اپنے معبودوں كى ثاء من كر حضور صلى الله عليه وسلم كے ہمراہ سجده كيا- إس كے بعد الله تعالى نے بير آيت نازل كفارِ مكه نے بھى اپنے معبودوں كى ثاء من كر حضور صلى الله عليه وسلم كے ہمراہ سجده كيا- إس كے بعد الله تعالى نے بير آيت نازل

کفارِ ملہ نے بھی اپنے معبودوں کی ناء تن کر خصور ملتی اللہ علیہ و ملم کے ہمراہ محبدہ کیا۔ اِس کے بعد اللہ تعالی سے نیہ ایک فرمائی:"وَهَا أَدْسَلْنَاهِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلِ وَلاَ نَبِي إِلاَّ اِذَا تَهَنِّى ٱلْقَى الشَّيْطَانُ فِي ٱمْنِيَّتِهِ دَ"(الامیہ)

(اور جو رسول بھیجا ہم نے بھے سے پہلے یا نبی سوجب لگا خیال باندھے 'شیطان نے ملادیا اس کے خیال میں پھراللہ مٹادیتا ہے شیطان کا ملایا ہوا پھر کمی کر دیتا ہے اللہ اپنی باتیں) علماء نے اس کاجواب بید دیا ہے کہ بید حدیث ضعیف ہے کیونکہ اہل صحیح اور رواۃ تقد میں سے کسی نے باسناد صحیح و متصل اس کو نقل نہیں کیا بلکہ بید حدیث اور الیکی دیگر روایتیں اِن مفسرین کی من گھڑت ہیں جنہوں

نے ہرانہونی سیح وسقیم بات کو بیان کرنا آسان سمجھ رکھا ہے۔ صبح حدیث میں صرف اتناواقعہ ندکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کرمہ میں ہے تو آپ نے سورۃ النجم پڑھ کر سائی۔ اس کے بعد آپ نے سجدہ کیااور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا۔ نیز مشرکین اور جن وانس نے بھی سجدہ کیا۔ بیہ حدیث کی لفظی توجیہ ہے اور معنی کے لحاظ سے توجیہ میہ ہے کہ اس امر پر دلیل شرعی اور اجماع امت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریفہ اس قتم کے جملہ امور سے مصفی اور منزہ تھی کیونکہ اللہ تعالی نے آپ کو اور دیگر انبیاء علیم السلام کی ذات

شریفہ پر شیطان کا کوئی تسلط نہیں رکھا اور اگر بالفرض محال اس روایت کو تشکیم بھی کر لیا جائے تو محققین کے نزدیک اس کی راجح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توجید بیہ ہے کہ اللہ جل شانہ کی حسب ہدایت آپ قرآن شریف کی تلاوت ترتیب و تفصیل کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ اس ترتیل و تفصیل میں جو سکتات واقع ہوتے تھے ان کی تاک میں شیطان لعین لگا رہتا تھا۔ چنانچہ موقع پاکر شیطان نے ان سکتات کے دوران کفار کے کان میں بیہ کلمات ڈال دیئے اور وہ بیہ خیال کرنے لگے کہ بیہ کلمات حضور کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئے بیں حالا تکہ حضور کی زبان مبارک سے ان کلمات کاصد ور نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کو ان کلمات کاعلم ہی نہیں ہوا تھا۔

قصہ ذوالقرنین است عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطورِ خادم حاضر تھا-اہلِ
قصہ ذوالقرنین کتاب کے پچھ لوگ مصاحف یا پچھ اور کتابیں لئے ہوئے میرے پاس آئے اور کئے لئے کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کا پیغام پنچا مسلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کا پیغام پنچا

دیا اور ان کاحلیہ بھی بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کامجھ سے کیا واسطہ وہ مجھ سے الی باتیں پوچھتے ہیں جو مجھ کو معلوم نہیں۔ آخر میں بھی اس کابندہ ہی تو ہوں صرف وہی بات جانتا ہوں جس کاعلم میرا رب مجھے عطاکر تا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا مجھے وضوکرا دو۔ چنانچہ آپ کو وضو کرایا گیا۔ پھر آپ گھر کے مصلے پر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ جب آپ نمازے فارغ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چرے پر بشاشت کے آثار نمایاں ہیں۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ان لوگوں کو میرے باس بلا لاؤ اور میرے صحابہ ہیں سے جو اس وقت موجود ہوں ان کو بھی بلالاؤ۔ حذائج میں ہے جو اس وقت موجود ہوں ان کو بھی بلالاؤ۔

چنانچہ ہیں سب کو خدمت اقد س میں بلالایا۔ جب اہل کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کے گئے تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو آگر تم چاہو تو میں تمہارے سوال کے بغیر تم کو بتلا دوں اور آگر تم چاہو تو خود سوال کرنا چاہتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ خود بی ابتدا فرمادیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کرنا چاہتے ہو۔ لازا میں تم کو بتلا تا ہوں کہ جو کچھ تمہاری کتابوں میں ان کے بارے میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ ذوالقرنین ایک روی لڑکا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو سلطنت عطا فرمائی۔ پھروہ بلادِ مصرے ساحل پر پہنچا اور وہاں ایک شرآباد کیا جس کانام اسکندریہ رکھا۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہوا تو اس کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس کو رو بقبلہ کرکے آسان کی طرف کی طرف نگاہ کرو اور بتا کہ تجھ کو کیا نظر آ رہا ہے؟ چنانچہ اس نے ذمین کی طرف دیکھ کو میرا شراور ساتھ میں دو سرے شہر نظر آ رہا ہے؟ چنانچہ اس نے زمین کی طرف دیکھ کو میرا شراور رساتھ میں دو سرے شہر نظر آ رہا ہے؟ اور اور پاکے گیا اور کھا کہ اب دیکھ کو میرا شراور دیگر شہر ملے جلے نظر آ رہ ہیں میں اپنے شہر کی شناخت نہیں کر سکا۔ پھر فرشتہ اس کو اور اوپر لے گیا اور کھا کہ اب دیکھ کو میرا شراور دیگر شر ملے جلے نظر آ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بیں میں اپنے شہر کی شناخت نہیں کر سکا۔ پھر فرشتہ اس کو اور اوپر لے گیا اور کھا کہ اب دیکھ کو آ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بین میں اپنے شمر کی شناخت نہیں کر سکا۔ پھر فرشتہ نے کہا کہ یہ سب زمین ہے اور جو پچھ اس کے چاروں طرف ہے وہ سمند رہے 'اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اس کا سلطان مقرر کیا ہے۔

اس کے بعد ذوالقرنین نے دنیا کاسفراختیار کیااور چلتے چلتے وہ مغرب الشمس (آفآب غروب ہونے کی جگہ) پر پہنچ گیاادر پھروہال ہے چل کر مطلع الشمس یعنی پورب کی طرف جا پہنچا۔ وہاں ہے چل کر ''سدین '' یعنی دو دیواروں پر پہنچاجو دو پہاڑتھ اورا تنے نرم تھے کہ جو چیزان سے مس کرتی وہ ان سے چپک جاتی تھی۔ اس کے بعد اس نے دیوار تقمیر کی اور یاجوج ماجوج کے پاس پہنچااوران کو دیگر مخلوق سے جدا کیا۔ بعد ازاں اس کا گزرا ایک الی قوم پر ہوا کہ جن کے چرے کتول کے مشابہ تھے اور وہ یاجوج ماجوج سے قال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس نے ان کو بھی جدا جدا کر دیا۔ پھرایک قوم کے پاس پہنچاجوا یک دو سرے کو کھاجاتے تھے۔ وہال ایک صخرہ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ عظیم بھی دیکھا۔ آخر میں وہ بحر محیط کے ایک ملک میں گیا۔ بیہ سن کر وہ اہلِ کتاب بولے کہ ہم شمادت دیتے ہیں کہ ذوالقرنین کے متعلق جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بالکل وہی ہماری کتابول میں نہ کو رہے۔

روایت ہے کہ جب ذوالقرنین اسکندریہ کی تغیرے فراغت پاچکے اور اس کو خوب مشتحکم بنادیا تو آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا
اور چلتے چلتے آپ کا گزر ایک الی صالح قوم پر ہوا جو راہ حق پر گامزن تھی اور ان کے جملہ امور حق پر بہنی تھے اور ان میں یہ اوصاف حسنہ بدرجہ کمال موجود تھے۔ روز مرہ کے امور میں عدل اور ہر چیز کی مساوی تقیبی 'انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا' آپس میں صلہ رحی '
حال وقال ایک' ان کی قبریں ان کے دروازوں کے سامنے' ان کے دروازے غیر مقفل' نہ ان کا کوئی امیرو قاضی' نہ آپس میں امایازی سلوک' نہ کسی قتم کا لڑائی جھڑا' نہ گالی گلوچ اور نہ تبقہہ بازی' نہ رنج وغم' آفات ساویہ سے محفوظ 'عمریں دراز نہ ان میں کوئی مسکین اور نہ کوئی فقیر۔ ذوالقرنین کو ان کے یہ حالات د کھے کر تعجب ہوا اور کنے گئے کہ تم لوگ مجھ کو اپنے حالات سے مطلع کرو کیئے میں تمام دنیا میں گھویا ہوں اور بے شار بحری اور بری اسفار کتے ہیں مگر تم جیسی صالح اور کوئی قوم نظر نہیں آئی۔ ان کے کیونکہ میں تمام دنیا میں گھویا ہوں اور بے شار بحری اور بری اسفار کتے ہیں مگر تم جیسی صالح اور کوئی قوم نظر نہیں آئی۔ ان کے نمائندہ نے کہا کہ آپ جو چاہیں سوال کریں میں ان کاجو اب دیتا جاؤں گا۔

ذوالقرنین: تهاری قبرین تهارے گھروں کے دروا زوں کے سامنے کیوں ہیں؟

نمائندہ قوم: ابیاہم نے عمد أاس لئے كيا ہے تاكہ ہم موت كوند بھول جائيں بلكہ اس كى ياد ہمارے دلوں ميں باقی رہے۔

ذوالقرنین: تهمارے وروازوں پر قفل کیوں نہیں ہیں؟ نائیہ جم ملہ ہے کا مہنتہ نہیں اگر ہے مان میں میں ہیں۔

نمائندہ:۔ ہم میں سے کوئی مشتبہ نہیں بلکہ سب امانت دار ہیں۔

ذوالقرنین: تهمارے یہاں امراء کیوں نہیں ہیں؟ .

نمائندہ:۔ ہم کو امراء کی حاجت نہیں ہے۔

ذوالقرنين: تمهارے اوپر حکام کیوں نہیں ہیں؟

نمائندہ:۔ کیونکہ ہم آپس میں جھگڑا نہیں کرنتے جو حکام کی ضرورت پیش آئے۔

ذوالقرنین: تم میں اغینیاء لیعنی مالدار کیوں نہیں ہیں؟ نمائندہ: کیونکہ ہمارے یہاں مال کی کثرت نہیں ہے۔

ذوالقرنين: تمهارے يمال بادشاہ كيوں نہيں ہيں؟

نمائنده: - جارے میال دنیوی سلطنت کی کسی کو رغبت ہی نہیں۔

ذوالقرنين: متهارے اندرا شراف كيوں نہيں؟

نمائندہ: کیونکہ جارے اندر نفاخر کامادہ ہی نہیں ہے۔

ذوالقرنین - تهارے درمیان باہم اختلاف کیوں نہیں؟ - سر سر مصل

نمائندہ:۔ کیونکہ ہم میں صلح کامادہ بہت زیادہ ہے۔

ذوالقرنین: تنهارے یہاں آپس میں صلح کا جھگڑا کیوں نہیں؟ نمائندہ: جمارے یہاں حلم اور بردباری کوٹ کوٹ کر بھردی گئی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ذوالقرنین: تم سب کی بات ایک ہے اور طریقہ راست ہے؟

نمائندہ:۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم آپس میں نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ دھوکہ دیتے ہیں اور نہ غیبت کرتے ہیں۔

ووالقرنین: تمهارے سب کے دل میساں اور تمهارا ظاہروباطن بھی میساں ہے اس کی کیاوجہ ہے؟

نمائندہ:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم سب کی نیٹیں صاف ہیں ان سے حسد اور دغانکل گئے ہیں۔

ذوالقرنین: تم میں کوئی مسکین وفقیر کیوں نہیں ہے؟

نمائنده: کو نکه جو پچھ جارے یمال پیدا ہو تاہے ہم سباس کو برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔

ذوالقرنین: - تمہارے یہال کوئی درشت مزاج اور تندخو کیوں نہیں ہے؟ سے سے سے میں سے میں مزاج اور تندخو کیوں نہیں ہے؟

نمائنده: . کیونکه ہم سب خاکسار اور متواضع ہیں-ذوالقرنین: . تم لوگوں کی عمریں دراز کیوں ہیں؟

ذوالقرنين: تم باہم ہنسي خداق كيوں نسيس كرتے؟

نمائندہ:۔ تاکہ ہم استغفارے غافل نہ ہوں-

ذوالقرنین: تم عملین کیوں نہیں ہوتے؟ نمائندہ:۔ ہم بچپن سے بلاو مصیبت جھیلنے کے عادی ہو گئے ہیں للذا ہم کو ہر چیز محبوب و مرغوب ہو گئی ہے-

ذوالقرنين - تم لوگ آفات ميں كيوں نہيں مبتلا ہوتے جيساكہ دوسرے لوگ ہوتے ہيں؟

نمائندہ:۔ کیونکہ ہم غیراللہ پر بھروسہ نہیں کرتے اور نہ ہم نجوم وغیرہ کے معقد ہیں۔

نمائندہ:۔ ہمارے آباؤ اجداد بہت اچھے لوگ تھے وہ اپنے مساکین پر رحم کرتے اور جو ان میں فقیر ہوتے ان سے بھائی چارہ کرتے۔ جو ان پر ظلم کر تا اس کو معاف کر دیتے اور جو ان کے ساتھ برائی کرتا وہ ان کے ساتھ بھلائی کرتے تھے۔ جو ان کے ساتھ

جمل كامعالمه كرتاتووہ ان كے ساتھ بردبارى كامعالمه كرتے۔ آپس ميں صله رحى كرتے۔ نماز كے اوقات كى حفاظت كرتے۔ اپن وعدہ كو پوراكرتے تھے۔ اسى وجہ سے الله تعالى نے ان كے ہركام درست كر ركھے تھے اور جب تك وہ زندہ رہے ان كو الله تعالى نے

آفات سے محفوظ رکھااوراللہ تعالیٰ نے اب ان کی اولاد یعنی ہم کو بھی انہی کے نقش قدم پر ٹاہت رکھا-منت سے مناو زامہ نور ناک کی جس کے قام کا تھا۔ سراس کی کہ کیاں اللہ تعال

یہ سب باتیں س کر ذوالقرنین نے کما کہ اگر میں کسی جگہ قیام کر تاتو تمہارے پاس کر تا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے کمیں قیام کی اجازت نہیں ہے اس لئے معذور ہوں۔

والقرنين كے نام ونسب اور نبوت كے بارے ميں جو اختلاف ہے اس كو ہم باب السين ميں "سعلاة" كے تحت بيان كر كھكے

ہیں۔ غرنیق کے طبی فوائد اس کی بیٹ آگر پانی میں پیس کر اس پانی میں ایک بتی ترکرکے تاک میں رکھی جائے تو تاک کا ہر زخم اچھا ہو غرنیق کے طبی فوائد کا جائے گا۔

حکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غرنیق کا شرعی تھکم فرنیق حلال ہے۔

والله تعالى اعلم بالصواب

# الغرغر

(جنگلی مرغی) "کتاب الغریب" میں از ہری کابیان ہے کہ بنی اسرائیل جو ارضِ تہامہ میں رہتے تھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے معزز تھے گران کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل گیاجو کسی کی زبان پر نہیں آیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے عذاب میں جتا فرمادیا جو لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مردوں کو بندر' ان کے کتوں کو کالا' ان کے اناروں کو حظل' انگوروں کو اراک اور افزوٹ کے درختوں کو سرو اور ان کی مرغیوں کو غرغر یعنی حبثی مرغی بنا دیا جو شدت ہو کی وجہ سے نا قابلِ استعمال ہے۔

### الغزال

(ہرن کا بچہ) جب تک ہرن کے بیچ کے سینگ نہیں نگلتے اس وقت تک اس میں قوت نہیں آتی۔ اس حالت میں اہل عرب اس کو غزال کہتے ہیں۔ اس کے بعد نر کو ظبی اور مادہ کو ظبتیہ کہتے ہیں۔

غزال حال ہے۔

غزال کے طبی فوائد کے اس کا دماغ آگر روغن غار میں ڈال کر خوب جوش دیا جائے اور پھراس میں ماء ا کیمون یعنی زیرہ کاپانی اضافہ کرے اس کا ایک گھونٹ پی لیا جائے تو کھانی کو زبردست فائدہ جو گا۔ آگر اس کا پتانمک میں ملاکر کسی ایسے فخص کو پلایا جائے جس کو کھانی میں خون اور پیپ آتا ہو تو انشاء اللہ اس کو شفاء ہوگی۔ غزال کی چربی کو آگر کوئی فخص اطلیل (سوراخ ذکر) پر مل کر اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس کی بیوی پھراس کے علاوہ کسی کو پہند نہیں کرے گی۔ غزال کا گوشت فوائد کے اعتبارے سب جانوروں کے گوشت سے بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

#### الغنم

(بکری) بیہ لفظ اسم جنس ہے۔ نر' مادہ اور ہر قتم کی بکریوں کو شامل ہے بینی بھیٹریں بھی اس میں شامل ہیں۔ حضرت امام شافعیؓ نے اپنے اشعار میں جمال کو غنم سے تعبیر کیا ہے۔

سَاكُتُمُ عَلْمِیْ مِنْ ذَوِیَ الْجَهْلِ طَاقَتِیْ وَلاَ اَنْفُرَ الدَّرَ النَّفِیْسَ عَلَی الْغَنَمِ رَجِمد. مِن حَی المُقدور این عَلَم کو جاباوں سے پوشیدہ رکھتا ہوں اور نفیس موتیوں کو بکریوں کے سامنے نہیں بھیرتا ہوں۔
فان یَسَّرَ اللّٰهُ الْکُویْم بِفَضْلِهٖ وَصَادَفت اَهْلا لِلعلوم وللحکم رجمہ: پس آگر اللّٰهُ الْکُویْم اللّٰ بِیدا فرمادی اور بچھ کوکوئی ایبا فخص مل گیا جو علم و حکمت کا اہل ہو' تو جمہ: پس آگر اللّٰهُ کریم نے کوئی آسانی پیدا فرمادی اور بچھ کوکوئی ایبا فخص مل گیا جو علم و حکمت کا اہل ہو' تو بَشَفْدت وَدَارَهُمْ والافحد خزون لَدَی و مُکتَتُمْ مَر جمہ: میں اس پر علوم مفیدہ پیش کردوں گا اور خود بھی اس کی دوستی سے فائدہ حاصل کروں گا ور نہ میر سے علوم میر سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یاس محفوظ رہیں گے۔

وَمَنْ مَنَع الْمُسْتَوْجَبِيْنَ فَقَدْ ظَلَمَ فَمَنْ مَنَعَ الجُهَالَ عِلْماً أَضَاعَهُ ترجمہ:۔جس نے جاہلوں پر علم کی بخشش کی اس نے علم کو ضائع کر دیا اور جس نے مستحقین سے علوم کو پوشیدہ رکھاوہ ظالم

حديث مين عنم كاذكر:

حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه سے مروی ہے:-

'' فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونٹ والوں اور بکریوں والوں نے ایک دو سرے پر اظہار فخركيا حضور صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا سكينه اور وقار بكرى والول ميں ہے اور فخرو خيلا (تكبر) اونث والول ميں

یہ حدیث سیحین میں مختلف الفاظ سے منقول ہے۔ حدیث میں سکینہ سے مراد سکون اور و قار سے تواضع مراد ہے۔ نیز فخر سے کثرت مال پر تفاخر اور خیلاء کے معنی تکبراور دو سروں پر اپنی بڑائی جناتا ہے۔ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پچھ ارشاد فرمایا ہے وہ عمومی اغلب احوال کے اعتبار سے ہے۔ بعض حضرات کاخیال ہے کہ اہل عنم سے اہل یمن مراد ہیں- کیونکہ رہیعہ اور مصرے علاوہ بقیہ سب اہل کین بکری والے ہیں اسلم میں حضرت انس سے منقول ہے-

ونی كريم صلى الله عليه وسلم سے ايك فخص نے چھ مانگا آپ نے اس كو وہ سب بكريال وے ديں جو دو بہاڻوال ك درمیان تھیں جب وہ بکریاں لے کر اپنی قوم میں پہنچا تو کہنے لگالوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ قتم ہے خدا کی محمد صلی الله علیہ

وسلم كاريناايي فخص كاديناب كه جس كو فقر كاكوئي خوف نه مو"-

عنم کی دو قتمیں ہیں بینی بکری اور بھیڑ۔ جاحظ ٌ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس پر انفاق ہے کہ بھیڑ ' بکری سے افضل ہے۔ علاء نے اس کی تقریح کی ہے کہ ذر کورہ افضلیت قربانی کے بارے میں ہے اور اس افضلیت بردلا کل پیش کئے ہیں:

(۱) الله تعالی نے قرآن پاک میں پہلے بھیڑ کاذکر فرمایا ہے اور اس کے بعد بکری کا چنانچہ ارشاد ہے: "فَهَانِيَةَ أَذْوَاجِ مِنَ الصَّأَنِ ا ثُنَيْنِ وَمِنَ الْمَغْزِ اثْنَيْنِ" (آثھ جو ڑے میں سے دو بھیڑوں میں سے اور بکریوں میں سے دو)" اِنَّ هَذَا اَحِيْ لَهُ تِسْعُ وَ تِسْعُونَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ" (يه ميرا بهائي إس اس كياس دو دنبيال بين اور مير عياس ايك دنبي --

(٣) وَ فَذَيْنَاهُ بِذَبِعِ عَظِيمٍ (اور جم نے فدیہ میں اس کو ایک بڑا ذبیحہ جمیع) اس پر مفسرین کا انفاق ہے کہ حضرت اساعیل علیہ السلام کے عوض جو قربانی کاجانور بھیجاتھاوہ مینڈھاتھا۔

علاوه ازیں دیگر وجوہات بیہ ہیں:۔

(۱) بھیڑ سال میں ایک مرتبہ بیاتی ہے اور بسااو قات ایک ہی بچہ دیتی ہے اور بکریاں سال میں دو مرتبہ بیاتی ہیں-اور دواور تین تین بچے دیتی ہیں پھر بھی برکت بھیڑ میں بمقابلہ بکری زیادہ ہے۔ لیٹنی بھیٹروں کی تعداد بکریوں سے زیادہ ہوتی ہے-

(۲) بھیڑاگر کسی درخت وغیرہ کو چرکیتی ہے تو وہ دوبارہ سرسبز ہو جاتا ہے 'گربکری کاچرا ہوا دوبارہ سرسبز نہیں ہو تا-اس کی وجہ ہیر ہے کہ بھیڑور خت کا صرف اوپر کا حصہ چرتی ہے جبکہ بکری درخت کو جڑتک کھالیتی ہے۔

(m) بھیٹری اون بکری کے بالوں سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے-

(٣) الل عرب جب کسی کی مدح کرتے ہیں تو اس کو مینڈھے سے تعبیر کرتے ہیں اور جس کی برائی کرتے ہیں اس کو بکری سے

تشبيه ديتے ہيں-

یں جاتیا ہیں۔ (۵) اللہ تعالی نے بکرے اور بکری کو مہتوک السر پیدا کیا ہے یعنی اس کے قبل اور ڈبر کھلی رہتی ہے جبکہ بھیڑیں ہیہ بات نہیں

ہے۔ (۱) بھیڑی سری بکری کی سری سے افضل و طبیب ہوتی ہے۔ یمی تفاوت دونوں کے گوشت میں بھی ہے۔ یعنی بکری کا گوشت سودائیت 'بلغم اور فسادِ خون نیزنسیان پیدا کر تاہے۔اس کے برخلاف بھیڑکے گوشت میں یہ نقصانات نہیں ہیں۔ ل

سودائیت بہم اور فسادِ جون نیزنسیان پیدا کر ماہے۔اس نے برطاف بسیر۔ ابن ماجہ نے حضرت ام ہانی رضی الله عنهاسے روایت نقل کی ہے:۔

"رسول الله صلى الله عليه وسلم في حضرت ام بانى " ارشاد فرمايا كه بكريال بالوكيونكه ان ميں بركت ب ايك عورت في الله عليه وسلم في الله عليه وسلم في الله عليه وسلم في اس سے دريافت فرمايا كه ان كريوں كارنگ كيما بيات ؟ اس عورت في جواب ديا كه كالا " آپ في فرمايا كه ان كوبدل كرسفيد بكريال پال لو كيونكه سفيد بكريوں ميں بركت ہے"۔

جمله انبیاء کرام نے بکریاں چرائی ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد ہے:۔

"الله تعالى نے كوئى مى نسيس مبعوث فرمايا تكراس نے بكرياں چراكيس"-

ایک چرواہے کی دیات

ایک چرواہے کی دیات

ماتھوں کے ساتھ نکا۔ کھانے کے وقت ساتھوں نے دستر خوان لگایا تواسی اثناء میں ایک چرواہا دھر

ساتھوں کے ساتھ نکا۔ کھانے کی دعوت دی۔ اس نے جواب دیا کہ میں روزہ سے ہوں۔ ابن عمر نے کہا کہ

استے شدید گری کے موسم میں تم روزہ سے ہو؟ جبکہ پہاڑوں میں تم بکریاں چرا رہے ہو۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس کی ایمانداری کا امتحان لینے کی غرض سے اس سے کہا کہ کیا توا پی بکریوں میں سے کوئی بکری فروخت کر سکتا ہے؟ کہ ہم تجھے اس کی قیمت ایمانداری کا امتحان لینے کی غرض سے اس سے کہا کہ کیا توا پی بکریوں میں سے کوئی بکری فروخت کر سکتا ہے؟ کہ ہم تجھے اس کی قیمت وے دیں اور تواس کے گوشت سے افظار کرے۔ اس نے جواب دیا کہ بکریاں میری نہیں ہیں بلکہ میرے آقاکی ملکیت ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ایک بکری کو بھیٹریا کھا گیا۔ چرواہا یہ س کریہ کتے ہوئے چل دیا کہ اللہ کو کیا جواب دول گا؟ حضرت ابن عمر نے اس چرواہے کی دیانت سے متاثر ہوکر اس چرواہے کے آقا سے اس غلام کو اور بکریوں کو خرید لیا اور غلام کو آذاد

کرکے وہ بکریاں اس کو بہہ کر دیں۔ حضرت اسود معنی کا اسلام لاتا علیہ دسلم جب خیبر کے کسی قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

اے ہندوستانی اطباء کی رائے اس کے خلاف ہے اور وہ بکری کے گوشت کو بھیڑے گوشت پر ترجیح دیتے ہیں اور مریضوں کو بکری کائی گوشت کھانے کے لئے تجویز کرتے ہیں۔

خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور میرے سامنے اسلام کی تعلیمات پیش کیجئے۔ چنانچہ آپ نے اسلام کی تعلیمات ان کے سامنے پیش کیں اور بید ایمان لے آئے۔ پھرانہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ان بکریوں والوں کاملازم ہوں اور یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں میں ان کا کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے مند پر کنگریاں مار دویہ اپنے مالک کے پاس لوث جائیں گی۔ چنانچہ حضرت اسود حسب تھم کھڑے ہوئے اور کنگریاں لے کر بکریوں کے مند پر مارویں اور کما کہ تم سب اپنے مالک کے پاس چلی جاؤ' اب میں تہمی بھی تمہاری ممہانی نہیں کروں گا۔ یہ سن کر بکریاں اس طرح مجتمع ہو کر چل دیں جس طرح کوئی تكهبان ان كو مانك كرلے جار ماہو اور اس طرح وہ اپنے مالك كے كھر پہنچ كئيں-

اس کے بعد حضرت اسود مسلمانوں کے ہمراہ کفار سے مقابلہ میں شریک ہوئے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ حضرت اسود کو اسلام لانے کے بعد ایک بھی نماز پڑھنے کاموقع نہیں ملا- حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نعش کے پاس آئے اور نعش کو دیکھ کرایک

طرف چرہ مبارک پھیرلیا۔ لوگوں نے آپ سے اس اعراض کاسب پوچھاتو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت ان کے پاس جنت کی حوروں میں سے دو بیویاں ہیں جو ان کے گرو آلود چرے کو صاف کر رہی ہیں اور سے کمہ رہی ہیں کہ اللہ اس مخص کا چرہ گرو آلود فرمائے جس نے تیرے چیرے کو گر و آلود کیاہے اور جس نے تیجے قتل کیاہے اللہ اس کو قتل فرمائے۔

حضور صلی الله علیه وسلم کاخواب صلی الله علیه وسلم نے فرایا کہ میں نے خواب میں سیاہ بریاں دیکھیں جن میں بہت می

سفید بمریاں آکر مل گئیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنم نے عرض کیا کہ حضور نے اس کی کیا تعبیرلی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عجمی لوگ تمهارے دین ونسب میں شریک ہوجائمیں گے۔ محابہ نے عرض کیا کہ یا رسول الله کیا عجمی لوگ جمارے شریک ہوں گے؟ آپ نے فرایا کہ دین آگر ٹریا میں معلق ہو گانو عجم کے لوگ اس کو وہاں سے بھی نکال لائمیں گے۔

وو سری روایت میں ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کالی بکریوں کے پیچھے

سفيد بكريال آربي بي-

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اس کی تعبیر بیان کرو۔ صدیق اکبڑنے فرمایا کہ عرب دین میں آپ کا اتباع کریں سے اور مجم ان کا اتباع کریں گے۔ بیس کر جضور صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح ہے۔ فرشتہ نے بھی یمی تعبیروی ہے۔ شیخین کی خلافت کی خوشخبری | حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک کنو کمیں سے ڈول بھر سیخیین کی خلافت کی خوشخبری | یہ جسمین

ا بھر کر بانی تھینچ رہا ہوں اور میرے اردگر دسیاہ اور سفید بکریاں ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابو بکڑ تشریف لائے اور انہوں نے تھنچیا شروع فرمایا مگرخدا ان کی مغفرت فرمائے ان کے تھنیخے میں کمزوری تھی۔ اس کے بعد حضرت عمر

آئے اور انہوں نے ڈول ہاتھ میں تھاما' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کوئی مرد ایسا قوی نہیں دیکھاجس نے آپ کی طرح آب کشی کی ہو۔ لوگوں نے اس بنواب کی تعبیریہ لی کہ حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکرصدیق اور ان کے بعد حفرت عمرفاروق منعب خلافت برفائز ہوں گے-

مرحاكم راعى ہے ايك مرتبہ ابومسلم خولانى امير معاوية كے پاس حاضر بوئ اور ان الفاظ ميں آپ كوسلام كيا: "السلام عليك ايھا الامير" آپ نے مجروبى كما "السلام عليك ايھا الامير" آپ نے مجروبى كما "السلام عليك

محکمه دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبه

ایھاالاجیو"لوگوں نے پھرٹوکا کہ "اجیر" کے بجائے "امیر" کئے۔ آپ نے پھروہی کہااورلوگوں کی تکیری کوئی پرواہ نہیں گی۔ اس پر امیر معاویہ نے لوگوں نے فرمایا کہ جو پچھ یہ کہیں ان کو کئے دو کیونکہ یہ علم میں تم سے افضل ہیں۔ جب لوگ خاموش ہو گئے تو ابو مسلم نے امیر معاویہ نے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ ان بحریوں کے ربو ڑ (بعنی مسلمین) کے اجیراور تنخواہ دار ملازم ہیں اور ان بحریوں کے مالک نے آپ کو اس وجہ سے رکھا ہے کہ آپ ان کی دیکھ بھال کریں۔ بیار ہوں تو ان کاعلاج معالجہ کریں اور مالک نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر تو نے بیاروں کا معالجہ کیااور کمزوروں کی دیکھ بھال کی تو تم مستحق انعام ہوگے اور اگر تم نے ایسا نہیں کیاتو مورو عماب بن

جودے۔ وعالی مقبولیت کے لئے حضورِ قلبی ضروری ہے۔ گزرایک ایسے مخض پر ہواجو خوب کر کڑا کر اللہ سے دعامانگ رہاتھا۔

کر ایک ایسے حص پر ہوا جو حوب کر کر اگر اس کی حاجت میرے قبضہ میں ہوتی تو ضرور اس کو پورا کر دیتا۔ اللہ تعالی نے آپ پر حضرت موئی نے اللہ تعالی ہے اگر اس کی حاجت میرے قبضہ میں ہوتی تو ضرور اس کو پورا کر دیتا۔ اللہ تعالی نے آپ پر وی نازل فرمائی کہ اے موئی اس محض پر تم سے زیادہ مہمان ہوں۔ لیکن اس کے پاس بکمیاں ہیں سے دعاق مجھ سے مانگ رہا ہے گر اس کا دل بمرے فیرسے وابست مراس کا دل بمریوں میں لگا ہوا ہے۔ میں ایسے بندوں کی دعا قبول نہیں کر تا جو مجھ سے دعا مانگے اور اس کا دل میرے فیرسے وابست ہو' حضرت موئی نے اس محض سے میہ بات بتا دی۔ اس کے بعد اس محض نے خوب دل لگا کر اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اس کی حاجت پوری فرمادی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کاعدل وانصاف کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عمد خلافت میں برائی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عمد خلافت میں بریاں اور شیر اور دوسرے جنگلی جانور ایک ساتھ چراکرتے تھے۔اعین رائی کابیان ہے کہ ایک دن ایک بھٹریا بریوں میں تھس گیااور ایک بری کو اٹھا کر لے گیا میری زبان سے انالله واناالیه راجعون لکلا اور فوراً میرے ذہن میں سے خیال آیا کہ شاید وہ مرد صالح جس کی ہی برکت تھی دنیا سے رخصت ہو گیا۔ چنانچہ بعد میں معلوم ہوا کہ جس رات بھٹریا بکری کو اٹھاکر لے گیااس رات میں حضرت عمر بن عبدالعزیز

کی وفات ہوگئی۔

ایک جنتی عورت

ایک جنتی عورت ہوگئی۔

کی رفیقہ ایک عورت ہوگئی کہ بھی کا دے جو جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جھے کو الهام ہوا کہ تیری جنت کی رفیقہ ایک عورت ہے جس کانام میمونہ سوداء ہے اور وہ کوفہ میں فلال قبیلہ میں بکریاں چراتی ہے۔ چنانچہ میں کوفہ پنچااوراس کا پیتہ معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ وہ فلال جنگل میں بکریاں چرا رہی ہے۔ چنانچہ میں اس کی تلاش میں جنگل میں پنچاتو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی ہو اور اس کی بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ چر رہی ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو کہنے گئی کہ اے این زید وفاء وعدہ کی جگہ تو جنت ہے یہ دنیا نہیں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ میں ابن زید ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ تم کو معلوم ہوا کہ میں ابن زید ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ تم کو معلوم نہیں کہ جب ارواح کو ایک جگہ جمع کیا گیا تھا اس وقت بہت می روضیں متعارف ہوئی تھیں اور بہت می نہیں۔ پس جو وہال متعارف تھیں وہ یہال بھی غیر متعارف ہیں۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تجماری کمریاں اللہ جو خود واعظ ہو وہ دو سرول کے وعظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں اللہ جو خود واعظ ہو وہ دو سرول کے وعظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کھی خور سے کہا کہ تمہاری کمریاں کھی خور سے کہا کہ تمہاری کمریاں کی کہا کہ تمہاری کمریاں کو معلوم ہوا کہ میں اس نے کہا کہ تمہاری کمریاں کو معلوم کی اس نے کہا کہ تمہاری کمریاں کو عظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو عظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو عظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو عظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کم کو کو عظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو عظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو حوالیں کمریاں کو دو موروں کے وعظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کمریاں کو دی سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو دو سروں کے وعظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو دو سروں کے وعظ کا محتاج ہے۔ پھرمیں نے اس سے کہا کہ تمہاری کمریاں کو دو سروں کے وعظ کا محتاج ہے۔

بھیڑیوں کے ساتھ جر رہی ہیں یہ کیسے ممکن ہے؟ کہنے لگیں کہ میں نے اپنامعالمہ اللہ سے درست کر لیا ہے اس کے عوض میں اللہ تعالی نے میری بکریوں کامعالمہ بھیڑیوں سے درست فرمادیا ہے۔

حضرت سلیمان کافیصله تقده اور از بری سے روایت ہے کہ دو فخص حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان

میں سے ایک کسان اور دوسرا بکریوں والا تھا۔ کسان نے جو مدعی تھابیان کیا کہ مدعاعلیہ نے رات کے وقت اپنی بکریاں کھلی چھوڑ دیں جس سے وہ میرے کھیت میں آگھیں اور سارا کھیت چرگئیں اور پچھ بھی نہ چھوڑا' اس لئے آپ فیصلہ بیجئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام

نے سے فیصلہ کیا کہ بکریوں والے کی بکریاں کھیت والے کو اس کے نقصان کے عوض میں دلادیں-

چنانچہ اس فیصلے کے بعد فریقین حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان سے معلوم کیا کہ تہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہوا ہے۔ انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے فیصلہ سے ان کو مطلع کیا۔ اس پر حضرت سلیمان سے کہا کہ اگر تہمارا معالمہ میرے سپرد ہو تا تو میں دو سرا فیصلہ کرتا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ بیٹا تجھے حق نبوت اور حق ابوت کی قشم بتا تو اس میں کیافیصلہ کر تا؟ حضرت سلیمان نے عرض کیا کہ اباجان بکریاں تو کسان کو دے دیجئے تاکہ وہ ان کے دودھ 'صوف اور نسل وغیرہ سے فائدہ اٹھائے اور کھیت بکری والے کے حوالے کر دیجئے تاکہ وہ اس کو بوئے اور کھیت کرے۔ اس طرح جب کھیت کی صالت الی ہو جائے جیسا کہ بکریوں کے چرنے سے پہلے تھا تو اس وقت کھیت کسان کو اور بکریاں بکری والے کو دلا دیجئے۔ چنانچہ حضرت واؤد ٹے اپنے فیصلہ کو منسوخ کر کے حضرت سلیمان کے فیصلہ کو نافذ فرمایا۔

خدا تعالے کا نظام قدرت ایک الحاد قات کے شروع میں ندکور ہے کہ حضرت موٹی بن عمران علیہ السلام کا گزرایک چشمہ پر اسلام کا گزرایک چشمہ پر افعاد اللہ کا معاد کے بہاڑ پر ہے کے لئے بہاڑ پر ہے کے بہاڑ پر ہے گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک سوار آیا اور چشمہ سے پانی بی کر چلاگیا اور جاتے ہوئے ایک تھیلی درا ہم بھول گیا۔ اس کے بعد ایک کمریاں چرائے والا آیا اور دراہم کی تھیلی اٹھا کر لے گیا۔ بھرایک غریب بوڑھا ہخص جس کے سرپر لکڑیوں کا گھڑ تھا آیا اور لکڑیاں ایک طرف رکھ کر چشمہ کے زدیک آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ بھد دہ سوار اپنی تھیلی کی تلاش میں چشمہ پر آیا گرجب اس کو تھیلی وہاں نہ ملی تواس نے بوڑھے سے تھیلی کا مطالبہ کیا۔ بوڑھے نے کہا کہ میں نے نہ تھیلی دیکھی اور نہ لی۔

چنانچہ بات بڑھ گئ اور نوبت مار پیٹ کی آگئی اور سوار نے بو ڑھے کو اس قدر مارا کہ وہ مرگیا۔ حضرت موی جو یہ ماجراد کھ رہے تھے حق تعالیٰ سے عرض پرداز ہوئے کہ اے میرے رب اس معالمہ میں کیا انساف ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت موی علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی اور ان کو اطلاع دی کہ اس بو ڑھے نے اس سوار کے باپ کو مار ڈالا تھا اور اس سوار پر اس چرواہ کے باپ کا قرضہ تھا۔ اور اس قرضہ کی تعداد اتن ہی تھی جتنے اس تھیلی میں دراہم تھے۔ چنانچہ قرض خواہ کو قرض وصول ہو گیا اور قاتل سے قصاص لے لیا گیا اس طرح معالمہ برابر ہو گیا۔ میں حاکم عادل ہوں میرے یہ ال ناانسانی نہیں ہے۔

چند بری باتن کتاب" المحکم" اور "غایات" میں لکھاہے کہ اہل تجربہ کے قول کے مطابق سے چیزیں باعث غم ہوا کرتی ہیں:-

(۱) کرریوں کے درمیان چلنا (۲) بیٹے کر عمامہ باندھنا (۳) کھڑے ہو کر پائجامہ پیننا (۲) دانتوں سے داڑھی کترنا (۵) دروازہ کی چو کھٹ پر بیٹھنا (۲) باکیں ہاتھ سے کھانا (۷) دامن سے منہ بونچھنا (۸) انڈول کے چھلکوں پر چلنا (۹) داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا (۱۰)

قبرول يرققهه مار كربنسا-

عنم كا كھانا اور خريد و فروخت كرنا بالاتفاق جائز ہے۔ پچھ طبی فوا كد اور كهاو تيس باب الجيم اور باب الشين ميں گزر چكيں-غنم کی خواب میں تعبیر خواب میں بری کادیکھنامندرجہ ذیل چیزوں کی علامت ہے:۔

(۱) نیک اور فرمانبردار رعایا (۲) مالِ غنیمت (۳) بیویال (۳) اولاد (۵) کھیتی اور تھلدار درخت- اون والی بکری کی تعبیر شریف \* خوب صورت 'باحیاء عورت سے دی جاتی ہے اور بالوں والی بکری سے نیک مگر فقیرو غریب عور تیں مراد ہوتی ہیں۔

بقول مقدی جو هخص خواب میں معز (بکری) اور ضان (بکری) کو ہائلے وہ عرب اور عجم کا سمر براہ ہے گا اور اگر خواب میں ان کا دودھ بھی دوھ لے تو بہت سارا مال بھی حاصل ہو گا۔ آگر کسی مکان میں بکریاں کھڑی ہوئی دیکھے تو اس کی تعبیرایسے لوگ ہیں جو کسی معالمہ کے لئے کسی جگہ جمع ہوں۔ آگر خواب میں سامنے سے آتی ہوئی بکریاں دیکھے تواس سے دستمن مراد ہیں جو مغلوب ہو جاکیں

گے۔جو مخص خواب میں دیکھے کہ بحری اس کے آگے آگے بھاگ رہی ہے اور ہاتھ نہیں آ رہی ہے تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس مخص کو آمدنی بند ہونے کا اندیشہ ہو گا۔ یا دہ کسی عورت کا تعاقب کرے گااور اس میں ناکام رہے گا۔

جا اسب نے کہا ہے کہ جو مخص خواب میں بربوں کا ربو ڑ دیکھے تو وہ بھشہ شاداں رہے گا- اور اگر ایک بکری دیکھے تو ایک سال تک خوش رہے گا۔ نعجہ (دنبی) کی تعبیر عورت ہے۔ للذا جو مخص خواب میں نعجہ لعنی دنبی کو ذرج کرے تو وہ کسی مبارک عورت سے جماع کرے گا۔

آگر خواب میں کئی کی صورت بکری جیسی ہو جائے تو اس کو مال دستیاب ہو گا۔ جو مخص خواب میں بکری کے بال کاٹے تو اندیشہ ہے کہ وہ تمن یوم تک گھرسے نکل جائے گا۔

# الُغَوَّاصُ

(مچھلی مار) اہل مصراس کو غطاس کہتے ہیں۔ بقول قزوین ؓ یہ پرندہ نسروں کے کنارے پلیا جاتا ہے اور مچھلی کاشکار کر تا ہے اور اس کے شکار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ پانی کے اوپراڑ تا رہتا ہے اور جیسے ہی اس کو پانی میں کوئی مچھلی نظر آتی ہے یہ اپنے منہ کی طرف سے پانی میں غوطہ لگا کر اس مچھلی کو پکڑ لا تا ہے۔ یہ جانور ہندوستان اور بصرہ میں کثرت سے پایا جا تا ہے۔ ایک صاحب نے اس کا ایک واقعه اس طرح بیان کیاہے کہ ایک مرتبہ اس جانور نے ایک مچھلی کاشکار کیا گراس مچھلی کو اس سے ایک کوے نے جھپٹ لیا۔ اس کے بعد اس نے ایک دو سری مچھلی کاشکار کیالیکن اس کو بھی کوے نے اس سے جھیٹ لیا۔ مچھلی جھیٹ کر جب کوااس کو کھانے میں مشغول ہوا تو مچھلی مارنے اس کوے کی ٹانگ چکڑلی اور اس کو لے کریانی میں غوطہ لگا دیا اور جب تک کوا مر نہیں گیااس کو پانی ہے۔ باہر شیں آنے دیا۔

غواص کا کھانا جائز بعنی حلال ہے۔ اگر مچھلی مار کاخون خشک کرکے انسان کے بالوں کے ساتھ پیس لیا جائے اور پھراس کی مالش کی

جائے تو طحال (تلی کابردھ جانا) کے لئے مفید ہے اور یمی تا ثیراور طریقہ استعال اس کی ہٹری کی بھی ہے-

(خول بیابانی - بھوت) غول: جنات اور شیاطین کی ایک جماعت ہے۔ ان کاشار جنات کے جادوگر دل میں ہو تاہے۔ بقول جو ہری غول اور سعالی ایک چیز ہیں۔ ہروہ چیز جو انسان کو ناگاہ پکڑ کر ہلاک کر دے وہ غول کملاتی ہے۔ غول "نتغول" سے ماخوذ ہے جس کے معنی رنگ بدلنے کے ہیں جیسا کہ حضرت بن زہیر بن ابی سلمی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے معلوم ہو تا ہے ۔

فَمَا تَدُوْمُ عَلَى خَالِ تَكُوْنُ بِهَا كُمَا تَلُوَّنُ فِي أَثْوَابِهَا الْغُوْل ترجمہ: ۔ وہ بھیشہ ایک حال پر نہیں رہتی بلکہ اپنی حالت بدلتی رہتی ہے جس طرح غول بیابانی اپنے کپڑول میں رنگ بداتا

اس طرح جب عورت اون مزاجي كامظاهره كرتى ہے تو عرب اس كى تعبية "تغولت الموأة" (عورت نے رنگ بدل دیا) سے كرتے بين- نيزجب كوئى مخص بلاكت ميں جالا موتا ہے تو كتے بين "غالفة غول" (اس كوغول نے كارليا)-

علم كے ساتھ عمل ضرورى ہے اللہ عبدہ سے اللہ تعالیٰ كے اس قول كے متعلق سوال كيا: "طَلْعُهَا كَانَةُ وَ اللهِ على اللهِ على اللهُ على الله اس مخص کا یہ اعتراض تھا کہ جب کسی برائی یا بھلائی کی دھمکی یا خوش خبری دی جاتی ہے توالیں چیزوں سے دی جاتی ہے جولوگوں کی

جانی پیچانی ہو۔ مگراس مثال میں یہ بات نہیں ہے کو نکہ شیاطین کے سرغیر معروف ہیں۔ ابو عبیدہ نے اس مخص کو بیہ جواب دیا کہ الله تعالیٰ نے اہل عرب سے کلام امنی کے محاورات کی رعایت سے کیا ہے۔ انہوں نے غول کو مجھی دیکھا نہیں تھالیکن اس سے

ڈرتے تھے جیسا کہ امراالقیس کے اس شعرے ظاہرہے۔

أَتَقْتُلْنِي والمشرفي مَضَاجِعِي وَمَسْتُوْنَةٍ زرقٍ كاليّاب أَغْوَالٍ ترجمہ: . تکوار میرے پاس ہے پھر بھی تو مجھ پر حملہ کا ارادہ کرتا ہے اور نیزے میرے پاس ایسے ہیں جیسا کہ شیطان کے

وانت ہیں۔

الغرض آگرچہ انہوں نے دیکھانہیں لیکن اس سے گھبراتے ہیں۔ اس دجہ سے اس کو وعید کے طور پر ذکر کر دیا گیا۔ ابو عبیدہ کانام علامه معمر بن مثنیٰ بھری نحوی ہے۔ یہ مختلف علوم و فنون کا مالک نفا۔ بالخصوص عربیت اور اخبار و ایام عرب کا ماہر تھا کیکن اس فنی مهارت اور جودت کے باوجود اکثر اشعار اس طرح غلط پڑھتا تھا کہ شعر 'شعر نہیں رہ پا تاتھا۔ او رہیہ قرآن بھی اسی طرح غلط پڑھتا تھا۔ اس کی طبیعت کا میلان خارجی عقائد کی جانب تھا۔ کوئی حاکم اس کی شادت قبول نسیس کر تا تھا کیونکہ یہ اغلام بازی سے متم تھا۔ چنانچہ اصمعی کہتے ہیں کہ ایک بار میں ابو عبیدہ کے ہمراہ مسجد میں واخل ہوا تو دیکھا کہ مسجد کے اس ستون پر جمال ابو عبیدہ بیشاکر تا تھا۔ بیہ شعر لکھا ہوا ہے<sup>۔</sup>

اَبَا عُبَيْدَة قُلْ امِيْنَا صَلَى الْإِلَٰهُ عَلَى لُوْطٍ وَشِيْعَتِهِ ترجمہ: ۔ اللہ تعالی حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کے تمبعین پر رحمت نازل فرمائے 'اے ابو عبیدہ خدا کے واسطے تو آمین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصمعیؓ فرماتے ہیں کہ ابو عبیدہؓ نے اس شعر کو دیکھ کر مجھ سے کہا کہ اسے مٹاڈالو۔ چنانچہ میں نے ان کی کمریر سوار ہو کر اس کو

مٹادیا۔ لیکن صرف حرف ط باقی رہ گیا۔ ابو عبیدہ کہنے لگے کہ ط ہی توسب سے براحرف ہے اس حرف سے "طَامَّة " یعنی قیامت شروع ہوتی ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ ابو عبیدہ کی نشست گاہ میں ایک ورق پڑا ہوا ملاجس پر ند کو رہ بالا شعر کے علاوہ یہ شعر بھی درج تھا۔

فَأَنْتَ عِنْدِى بِلاَ شَكٍّ بَقِيَّتُهُمْ مَنْدُ الْحَتَلَمْتَ وَقَدْ جَاوَزْتَ تِسْعِيْناً ترجمہ: کیونکہ تُوبھی میرے نزدیک قوم لوط کابقیہ ہے جب سے تُوبالغ ہوا ہے اور اب جبکہ تو ۹۰ سال سے متجاوز ہو چکا

ا یک روایت میں ہے کہ ابو عبیدہ ایک مرتبہ موی بن عبدالرحمٰن ہلالی کے پاس بلاد فارس میں گئے۔ جب بیہ وہال پنچے تو

عبدالر حمٰن نے اپنے تمام چھوکروں سے کمہ دیا کہ ذرا ابو عبیدہؓ سے پچ کر رہناان کی باتیں بڑی دقیق ہوتی ہیں۔جب کھانا کھانے بیٹھے تو کمی لڑ کے نے ان کے دامن پر شورباگرا دیا۔ موی نے بید دیکھ کر کما کہ آپ کے دامن پر شورباگر گیا ہے میں اس کے عوض میں آپ کو دس کیڑے دے دوں گا۔ ابو عبیدہ کے کہا کہ کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ کے شور بے سے کیڑے کو نقصان نہیں پنچا۔ یعنی

اس میں ردغن نہیں ہے جو کپڑوں کو خراب کرے۔ موی ابو عبیدہ کامطلب سمجھ کر خاموش ہو گئے۔ ابو عبیدہ کی وفات <del>۴۰۹</del> میں ابوعبیدہ کے علاوہ ایک اور عالم ہیں جن کی لغت کی کنیت بھی ہی ہے گراس میں فرق سے ہے کہ ان کی کنیت بغیر "ھا" کے ہے

یعنی "ابو عبید" ہے۔ ابو عبیدہؓ کے والد باجروان گاؤں کے باشندہ تھے۔ یہ وہی بہتی ہے جس میں حضرت موسی و خضر علیها السلام نے ا پنے قیام کے دوران ضیافت کامطالبہ کیا تھاجس کا قرآن میں ذکر ہے۔

بھوتوں سے نجات پانے کا طریقہ طرانی اور ہزارنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیہ حدیث نقل کی ہے:-

وونی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگوں کو بھوت دھو کہ دینا چاہیں تو اذان پڑھ دیا کرواس کئے کہ شیطان جب اذان کی آواز سنتاہے تو گوزمارتے ہوئے بھاگ جاتاہے"۔

امام نووی نے 'کتاب الاذکار'' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر اللہ کو دفع ضرر كاوسليد قرار ديا ہے-

اس طرح نسائی نے ایک روایت حضرت جابر سے نقل کی ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کابیر ارشاد منقول ہے-اول شب میں گھر آیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین سمنتی ہے۔ اگر غیلان تم پر ظاہر ہوا کریں تو جلدی سے اذان پڑھ دیا کرو-امام

نووی نے بھی کی نقل کیاہے۔ مسلم نے سہیل ابن ابی صالح سے نقل کیا ہے" فرماتے ہیں کہ میرے والد نے جھے اور ایک غلام کو بی حارثہ کے ایک محلہ میں مجیجا۔ راستہ میں ایک دیوار کے اوپر سے کسی نے غلام کانام لے کر اس کو پکارا۔ میہ سن کر غلام دیوار پر چڑھ کیا گرکوئی نظرنہ آیا۔ گھر بہنچ كريد واقعد ميں نے والدے ذكر كياتو آپ نے ارشاد فرمايا كه أكر جھ كويد معلوم ہوتا كه تمهارے ساتھ بيد واقعہ بيش آئے كاتو ميں

تم کو ہرگز وہاں نہ بھیجنا۔ لیکن جب بھی تم کو الی آواز سنائی دے تو تم اذان پڑھ دیا کرو۔ کیونکہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے کہ وہ حضور کا بید ارشاد نقل کرتے ہیں کہ شیطان اذان کی آواز سن کر لوٹ جاتا ہے۔مسلم میں حضرت جابڑے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"اسلام میں نہ عدویٰ کی کوئی حقیقت ہے اور نہ بدفالی کی اور نہ غول کی کوئی حقیقت ہے"۔

ائل عرب کابی گمان اور عقیدہ تھا کہ غول جنگوں میں ہوتے ہیں اور سے کہ وہ شیاطین کی ایک جنس ہیں جو انسانوں پر ظاہر ہوتے ہیں اور رنگ بدل کر اس کو راستہ بھلادیتے ہیں اور مارڈالتے ہیں۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں حضور نے اس عقیدہ کی تردید فرما دی کہ بھوت کوئی چیز نہیں ہے اور بعض علماء کی رائے ہیہ ہے کہ اس حدیث میں غول کے وجود کی نفی نہیں ہے۔ بلکہ اس عقیدہ کا بطلان ہے کہ وہ طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے اور دھوکہ دیتا ہے للذا ''کا غول' کا مطلب یہ ہوا کہ غول میں یہ قوت نہیں ہے کہ وہ کسی کو راستہ بھلا دے۔ چتا نچہ اس کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں حضور نے ارشاد فرمایا ''لا غُولَ فلکن المسعالی ''علماء فرماتے ہیں کہ سعالی سحرۃ الجن ہیں۔

ترفدی اور حاکم بین حضرت ابو ابوب انصاری ہے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر بین ایک بخاری تھی جس بیل کھجوریں رکھی رہتی تھیں۔ فول بلی کی صورت بناکر آتے اوراس بیں ہے کھجوریں نکال کرلے جاتے۔ بین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس بات کی شکایت کی۔ "آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور جب پھر آئے تو اس سے کہنا بسم اللّٰہ اجیبی رسول الله (بینی اللہ کے نام کی برکت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو) حضرت ابو ابوب فرماتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ آئی تو میں نے اس کو پھوڑ دیا۔ پھر جب میں خدمت اقدس میں حاضر عمول وقت فرمایا کہ تہمارے قیدی کاکیا ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے قتم کھالی ہے کہ میں اب نہیں آؤل گی۔ آپ ہواتو آپ نے دریافت فرمایا کہ تہمارے قیدی کاکیا ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے قتم کھالی ہے کہ میں اب نہیں آؤل گی۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولا اس کی عادت ہے۔ چنانچہ اس کے دن وہ پھر آئی اور میں نے اس کو پھوٹر ویا۔ اس نے قتم کھائی اور میں نے اس کو پھوٹر ویا۔ اس کے دن وہ پھر آئی اور میں نے اس کو پھوٹر ویا۔ اس نے وہی ہواب کیا اور میں نے اس کو پھوٹر ویا۔ اس مرتبہ بھی آپ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا اور جھوٹ اس کی عادت ہے۔ تیسری بار جب وہ پھر آئی تو میں نے اس کو پھوٹر ویل گا۔ اس مرتبہ میں تجھ کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جو شیل بخر جس وہ پھر آئی تو میں نے اس کو پھوٹر ویا۔ اس مرتبہ میں تجھ کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جائی بغیر نہیں چھوٹروں گا۔

یہ سن کراس نے جواب دیا کہ میں آپ کو ایک گر کی بات بتائے دیتی ہوں وہ سے کہ تم اپنے گھر میں آیت الکری پڑھ لیا کرواس کے پڑھنے سے آپ کے گھر میں شیطان یا اور کوئی چیز نہیں آئے گی۔ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پھروہی سوال کیا۔ میں نے جواب میں پورا واقعہ آپ کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ سے تو اس نے بچ بات بتائی ہے گرفی نفسہ وہ بہت جھوٹ کی عادی ہے۔

ای مضمون کی ایک حدیث امام بخاری ؓ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے ''وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کے مال کا محافظ مقرر فرمایا اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی قصہ پیش آیا جیسا اوپر ذکور ہے۔ حضرت ابو ہریرہ اللہ ایس کے اس کو اس لئے چھوڑ ویا کیونکہ اس نے مجھے ایسے ابو ہریرہ اللہ ایس کہ میں نے حضور صلی اللہ ایس کے ایس کا مات تلقین کئے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے کو نفع عطا فرمائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کون سے کلمات تلقین کئے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے کو نفع عطا فرمائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کون سے کلمات

الرطب

ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ تم اپنے بستر پر لیٹنے سے پہلے پوری آیت الکرسی پڑھ لیا کرویہ اللہ کی طرف سے تمہاری محافظ بن جائے گی اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے پاس نہیں پھکلے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے یہ بات صحیح کس ہے آگرچہ وہ بہت جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابو جریرہ ابکیا تم کو معلوم ہے کہ تم تین روز تک کس سے مخاطب ہوتے رہے۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

# بَابُالفَاء

# الفاحته

(فاختہ) فاختہ ان پرندوں میں ہے ہے جن کے گلے میں طوق ہوتا ہے۔ فاختہ کو صلصل بھی کہتے ہیں کہ اجاتا ہے کہ فاختہ کی آواز سے سانپ بھاگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ کسی شہر میں سانپوں کی کثرت ہوگئ تو لوگوں نے کسی حکیم سے اس کی شکایت کی۔ اس حکیم نے ان کو مشورہ دیا کہ کمیں ہے فاختہ لا کر یمال چھوڑ دو۔ چنانچہ لوگوں نے ایسانی کیا اور وہاں سے سانپ بھاگ گئے۔ یہ خاصیت صرف عراقی فاختہ میں ہے جازی میں نہیں۔ فاختہ کی آواز میں فصاحت اور کشش ہوتی ہے اور یہ فطری طور پر انسانوں سے مانوس ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے گھروں میں بھی رہتی ہے۔ عرب لوگ فاختہ کو کذب سے منسوب کرتے ہیں۔ کیونکہ بقول ان کے یہ اپنی بولی میں "ھذا او ان الرطب" (یہ مجبور پکنے کاوقت ہے) کے الفاظ کہتی ہے صالا نکہ اس وقت مجبور کرفے شے تک نہیں نگلتے۔ چنانچہ ایک، عربی شاعر کہتا ہے۔

ترجمہ: فاختہ سے جھوٹا (کون موسکتا ہے) وہ کلیاں پھوٹنے کے وقت کہتی ہے:

والطلع لم يبدلها هذا او ان ترجمه: جب كه خوشے بھى برآمد نہيں ہوتے كه بير كھبوركے يكنے كاوقت ہے۔

میراخیال ہے کہ فاختہ کو کاذب اس لئے کہاجاتا ہے جیسا کہ امام غزائی نے اپنی کتاب "احیاء العلوم" کے آخر میں لکھا ہے کہ جن عشاق کی محبت حدے تجاوز کر جاتی ہے ان کی باتیں سننے میں لطف آتا ہے 'وہ اپنے کلام میں معذور سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک فاختہ کا نراپی مادہ کو اپنے پاس بلا رہاتھا لیکن وہ اس کے پاس آنے ہے انکار کر رہی تھی۔ جب نرسے نہ رہا گیاتو کھنے لگا کہ تو کس وجہ ہے جمھ سے برگشتہ ہے حالا نکہ تیری محبت میں میرا یہ حال ہے کہ اگر تو چاہے تو میں تیری خاطر تخت سلیمانی کو پلٹ دوں۔ حضرت سلیمان انرکی اس گفتگو کو من رہے تھے اس لئے آپ نے اس کو طلب کرے اس سے دریافت فرمایا کہ تیری ایسا کئے کی جرائت کیسے ہوئی ؟

فاختہ کے نرنے جواب دیا کہ حضور میں عاشق ہوں اور عاشق اپنی باتوں میں معذور ہو تا ہے اور اس کی باتیں قاتلِ گرفت نہیں ہو تیں۔ عشاق کی باتوں کا چرچانہیں ہو تا بلکہ ان کو لپیٹ کر رکھ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ شاعرنے کماہے <sup>۔۔</sup> اُرِیْدُ وِصَالَه وَیُرِیْدُ هِجْرِی فَاتْوُكَ هَا اُرِیْد لِهَا یُرِیْدُ ترجمہ:۔ میں محبوب کاوصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے جدائی چاہتا ہے۔ لنذا میں اپنے ارادے کو اس کے ارادہ کے مقابلہ میں ترک کردیتا ہوں۔

میت کی حقیقت اور مرات اجتماد کے مطابق بری تفصیل سے خامہ فرسائی کی ہے لیکن ہم یماں مخضر قول فصیل بیان کرتے

ہیں جو عشق و محبت کی حقیقت اور مراتب کو سجھنے کے لئے کافی ہے-میں جو عشق و محبت کی حقیقت اور مراتب کو سجھنے کے لئے کافی ہے-

عبدالرحمٰن ابن نصر کے بقول اہل طب نے عشق کو ایک مرض قرار دیا ہے جو نظراور ساع یعنی کسی کی صورت دیکھنے یا اس کی • سننہ سب دہ تا سران اول اور نہ اس بہولا ج بھی لکھا ہے جسا کہ دیگر امراض کا علاج ہوتا ہے۔

آواز سننے سے پیدا ہوتا ہے اور اطباء نے اس کاعلاج بھی لکھا ہے جیسا کہ دیگرا مراض کاعلاج ہوتا ہے۔

مجبت کے چند مراتب ہیں جو ایک دوسرے سے فائن اور بڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ محبت کا پہلا درجہ اسخسان (کسی چیز کا اچھالگنا)

ہم اور یہ نظرو ساع سے پیدا ہوتا ہے۔ محبوب کی خوبیاں اور اچھائیاں بار بار کرنے سے یہ درجہ ترقی کرتا ہے تو اس کو مود ق (دوسی)

کتے ہیں۔ اس درجہ میں محبوب کی ذات سے انسیت اور رغبت پیدا ہوتی ہے اور پھریہ رغبت اور انسیت موکد ہو کر محبت میں

تبدیل ہو جاتی ہے۔ محبت ایتلاف روحانی یعنی دلی محبت کا تام ہے۔ جب محبت کا مرتبہ اور ترقی کرتا ہے تو اس کو خلت سے تعبیر کرتے

ہیں۔ انسانی خلت کا حاصل یہ ہے کہ محب کے قلب میں محبوب کی محبت جاگزین ہو جاتی ہے اور ان میں جو درمیانی پردے ہیں وہ

ساقط ہو جاتے ہیں۔ پھر خلت بوسے برسے موسی کی درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔ اس مرتبہ میں محب کے قلب میں محبوب کی محبت میں

میں تشم کا تغیرو تکون داخل نہیں ہو تا اور پھر رفتہ رفتہ ترقی کرکے یہ مرتبہ مرتبہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ عشق افراطِ محبت کا تام

ہے اور اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ خود معثوق کے دل میں اپنے عاشی کا تخیل پیدا ہو جاتا ہے اور اس کاذکر اس کے دل سے بھی غائب نہیں ہوتا۔

پھرعاشق کی یہ طات ہوتی ہے کہ وہ اپ شہوانی قوئی ہے بے نیاز ہو جاتا ہے اور کھاتا پینا سوناسب رخصت ہو جاتے ہیں اور پھر
عشق ترقی کرکے اپنی آخری حالت کو پہنچ جاتا ہے جس کو نیم کہتے ہیں۔ اس مرحلہ میں آکر عاشق کے قلب میں معثوق کی صورت کے
علاوہ اور کوئی چیز نہیں رہتی اور وہ معثوق کے علاوہ کسی چیز ہے راضی نہیں ہوتا۔ "تیم" کے آگے ایک اور مرتبہ بھی ہے جس کو
«ولہ "کہتے ہیں۔ اس درجہ میں عاشق حدود و تر تیب ہے باہر آجاتا ہے۔ اس کی صفات بدل جاتی ہیں اور احوال غیر منضبط ہو جاتے
ہیں۔ ہروقت وساوس میں جتلا رہتا ہے۔ اس کو خود یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اور کمال جا رہا ہے؟ جب حالت اس
مرحلہ کو پہنچ جاتی ہے تو اطباء اس کے علاج سے قاصر ہو جاتے ہیں اور ان کی عقل اس کے بارے میں کوئی کام نہیں کرتی۔ کسی شاعر
نے اس بارے میں بہت عمرہ کلام کیا ہے۔

یقول اُناسٌ لَوْ نِعِتَ لنا الهوی وَوَاللّٰه مَا اَدری لَهُم کیفَ اَنْعَتُ رَجِم: لوگ مِحمے فرائش کرتے ہیں کہ کاش میں ان کے سامنے عشق کی تعریف کر دوں طالا تکہ بخدا مجھے نہیں معلوم کہ میں ان کے سامنے کس طرح عشق کی تعریف کروں۔

فَلَيْسَ لِشَى عِ مِنْهُ حَدُّ أُحِدُّهُ وَلَيْسَ لِشَىٰ ءٍ مِنْهُ وَقُتَّ مُؤَقَّتُ مُؤَقَّتُ مُؤَقَّتُ مَوْقَ مَعْمَد كتب ير مشتمل مفت آن لائن مكتبه

ترجمہ:۔ عشق کی کوئی چیزالی نہیں جس کی حد بندی ہو سکے اور اس کی کوئی چیزالی نہیں کہ اس کے لئے وقت کا تعین ہو سئ

اِذَا اِشْتَدَّ ماہی کان اُخِرُ حیلتی لَهٔ وضعُ کَفِی فَوْقَ خَدِیْ وَاصْمِتُ رَجمہ: جب میری طالت عشق میں شدت ہوتی ہے تو مجھ کو بجزاس کے کوئی تدبیر نہیں بن پڑتی کہ اپنے رخسار پر ہاتھ رکھ کر خاموش بیٹھ جاؤں۔

وَانْضَعْ وَجُهَ الْأَرْضِ طور بِعَنْرِتِیْ وَاَفْرَعْهَا طورًا بِظَفْرِی وَاَنْکَتُ رَجِمہ:۔ اور بَسِی سطح زمین کو ایٹ اشکوں سے سراب کروں بھی اپنا ناخوں کے ذریعے اس کو کریدوں۔
وقد زغم الواشوں آنی سلوتھا فَمَالِیْ ارَاها مِنْ بَعِیْلٍ فَاَبْهِتُ رَجِمہ:۔ چنل خورلوگ ہے ہیں کہ میں نے محبوبہ کو چھوڑ دیا گروہ لوگ مجھے یہ تو بتادیں کہ جب اس کو دور سے دیکھا ہوں تو میں ہوت کیوں ہو جاتا ہوں۔

حکیم جالینوس کا قول ہے کہ عشق نفس کا ایک فعل ہے جو دماغ اور قلب و جگر میں پوشیدہ رہتا ہے۔ دماغ تین چیزول کا مسکن ہے ' دماغ کا اگا حصہ تخیل کا اور درمیانی حصہ فکر اور پچھلا حصہ ذکر کا مسکن ہے۔ للذا کوئی محض اس وقت تک عاشق نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ معثوق کی جدائی میں اس کا تخیل اور فکر وذکر معطل نہ ہو جائے اور اپنے قلب و جگر کی مشغولیت کے باعث کھانے اور پینے سے غافل نہ ہو جائے اور دماغ کے معثوق کے فراق میں مشغولی کے سبب نیند نہ اڑ جائے گویا اس کے جملہ قوئی معثوق کی دھن میں لگ جائیں اور اگر کسی میں یہ اوصاف نہیں ہیں تو وہ عاشق کہلانے کا مصداق نہیں ہے اور وہ حالت اعتدال پر سمجھا جائے گا۔

ابوعلی و قاق فرماتے ہیں کہ محبت میں صدے گزر جانے کا نام عشق ہے اور یکی وجہ ہے کہ اللہ تعالی کو عشق ہے متصف نہیں
کیاجاتا کیونکہ اس شانِ اعلیٰ سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنے کسی بندہ سے محبت میں صدسے تجاوز کر جائے۔ اس کی توصیف صرف محبت
سے ہو سکتی ہے جیسا کہ وہ خود اپنے کلام میں فرماتے ہیں "یحبھم ویعسونه" (وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے
ہیں) لنذا بندہ سے اللہ کی محبت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے بندہ کو کوئی خصوصی انعام دینے کا ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ اس کی رحمت کا مفہوم بندہ کو کسی خاص نعمت سے مخصوص کرنے کا ہوتا ہے۔

البعض لوگوں کاخیال ہے کہ کسی بندہ سے اللہ کی محبت اس کی مدح و شاء ہے اور بعض کا قول ہے کہ یہ صفات خداوندی میں

ایک مخصوص صفت کانام ہے اور یہ ایک خصوصی احسان ہے جو وہ اپنے بندے پر اس کی حسب لیافت کرنا چاہتا ہے اور اللہ

تعالی سے بندہ کی محبت ایک مخصوص کیفیت کانام ہے جو محبین اپنے ولول میں محسوس کرتے ہیں جس کے آثار یہ ہیں کہ محب کے

ول میں عظمت اللی گر کرلتی ہے اور اس میں رضاو ایٹار کاجذبہ پیدا ہوجاتا ہے اور اس کو یادِ خدا اور ذکر اللی کے بغیر چین نہیں ملتا۔

محبت کمال سے آئی ہے؟

البعض لوگ کہتے ہیں کہ محبت "صفاء مودة" (خالص دوستی) کانام ہے اس لئے کہ عرب خالص سپیدی

محبت کمال سے آئی ہے ؟

و "حب" کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ محبت "حباب الماء" (کثیریانی) سے مخوذ ہے۔ کیونکہ
محبت دل میں پائی جانے والی سب سے عظیم اور اہم چیز ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ "احب البعیر" (چہٹ جانا) سے ماخوذ ہے۔ جب اونٹ

بیٹ کر اٹھنے نہ پائے تو اس کو اہل عرب "احب البعیر" سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ محب کا قلب بھی ذکر حبیب سے خالی نہیں ہو پا آ۔ اور عشق "عَشَفَته" سے مشتق ہے۔ عشقة ایک گھانس ہوتی ہے جو در ختوں کی جڑوں کو لیٹ جاتی ہے۔ اس طرح جب عشق عاشق کو لیٹ جاتا ہے تو موت کے علاوہ کوئی چیزاس کو جدا نہیں کر سکتی۔

لیمن کہتے ہیں کہ عشقہ اس زرد گھاس کو کہتے ہیں جس کے پتے متغیر ہو جاتے ہیں اور چو نکہ عاشق کاحال بھی متغیر ہو جاتا ہے اور اس کی شادا بی ختم ہو جاتی ہے۔

کتے ہیں کہ فاختہ بردی طویل العمر ہوتی ہے اور بعض فاختہ الی دیکھی گئی ہیں جو پچیس اور چالیس سال تک زندہ دیکھی گئی ہیں۔ فاختہ کا شرعی تھم اس کا کھانا اور فروخت کرنا دونوں جائز ہیں۔

فاخت کے طبی فواکد اور کا کے اگر فاخت اور کالے کبوتر کے خون کی مالش کی جائے تو رنگ فوراً تبدیل ہو جائے گا۔ جس بچہ کاخت کی بیٹ ڈالنے سے شفاء ہو جائے گا۔ چوٹ اور زخم کے جو نشانات آئکھوں میں ہو جاتے ہیں ان کے لئے آئکھوں میں فاخت کاخون ٹیکانا بہت مفید ہے۔

خواب میں فاختہ کی تعبیر المقری فاختہ ' قری اور دلی جیسے جانوروں کاخواب میں مالک ہونا عظمت و رفعت اور خواب میں فاختہ کی تعبیر المقری فاختہ کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ یہ چیزیں عموماً مالداروں شے پاس ہی ہوتی ہیں۔ بھی ان

جانوروں سے عابدین "قارمین اور تنبیع و تهلیل کرنے والی جماعت مراد ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:۔

وَإِنْ مِنْ شَنى عِالاً يُسَيِّحُ بِحَمْدِهِ" (مرچيز الله تعالى كى حمدوثاء كرتى ب،

مجمی فاختہ سے مراد گانے بجانے والے اور کھیل کود کرنے والے مراد ہوئتے ہیں۔ بھی اس سے بیویاں ادر باندیاں مراد ہوتی

بين-

بقول مقدی فاختہ کی تعبیر جھوٹالڑ کا ہے یا بے وفا' بے دین اور جھوٹی عورت ہے اور بقول ارطامیدورس فاختہ کی تعبیر ماوفااور خوبصورت عورت ہے۔

# والله تعالی اعلم بالصواب **اکفار**

(چوہا) یہ جمع کاصیغہ ہے اس کا واحد فارۃ ہے۔ اس کی کنیت ام خراب ہے ام راشد آتی ہیں۔ چوہوں کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً کھونس 'چھچھوندروغیرہ۔ گریمال صرف ان چوہوں کا ذکر کرنا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔ یہ بھی فویسقہ میں شامل ہیں جن کو قتل کرنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حل و حرم اور ہر جگہ تھم دیا ہے۔ فسق کے لغوی معنی اطاعت سے نکل جانے کے ہیں اور اس وجہ سے عاصی کو فاسق کہتے ہیں۔ فواسق میں چوہے کے علاوہ اور بھی متعدد جانور داخل ہیں جیسے سانپ 'بچھو وغیرہ۔ ان جانوروں کو ان کی خبائت کی وجہ سے فواسق کماجا تا ہے۔

دوسری وجہ تسمید سے کہ حل وحرم میں ان کی حرمت ختم ہو گئی اس وجہ سے ان کو فواس کماجا تاہے۔ تیسری وجہ سے کہ

انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی رسی کان دی تھی۔ امام طحادیؓ نے احکام القرآن میں یزید بن ابی تعیم کی سند سے لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ چوہے کو فولیستہ کیوں کہاجاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چوہے نے آپ کے گھر میں آگ لگانے کے لئے جراغ کی بتی اٹھا رکھی ہے۔ آپ نے اس کو اٹھا کر مارڈ الااور محرم و حلال ہر محض کے لئے اس کا مارڈ النامباح کردیا۔

سنن ابی داؤر میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ چوہے نے آکر چراغ کی بتی اپنے منہ میں لے لی اور اس کو لے جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مصلی پر جس پر آپ تشریف فرمانتے ڈال دیا جس کی وجہ سے مصلی کاوہ حصہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کیاکرتے تنے بفذر ایک درہم جل گیا۔

حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ چوہا آیا اور اس نے چراغ کی بتی منہ میں اٹھالی- ایک لونڈی چوہ کو جھڑ کئے گئی گر آپ نے اس کو منع کر دیا۔ چوہاوہ بتی لے کر اس مصلے پر جس پر آپ تشریف فرہا تھے 'لا کر ڈال دی جس سے مصلی بقد را ایک در ہم جل گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرہایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو چراغ گل کر دیا کرو- کیونکہ شیطان ان جیسوں کو ایسے کام کرنے کی رغبت دلا تا ہے تاکہ تم کو جلادے۔

یہ حدیث صبح الاساو ہے۔ صبح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں مروی ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھم دیا ہے سوتے وقت آگ بجمادیا کرواور اس کی علت بیربیان فرمائی کہ فویسقہ یعنی چوہ گھر میں آگ لگا کر گھروالوں کو جلانا چاہتے ہیں۔

فار (چوہا) کی دو قشمیں ہیں (۱) جرذان (۲) فران-سیست سے میں در میں کہ ان شہد

کتے ہیں کہ چوہے سے زیادہ مفسد کوئی جانور نہیں۔ چوہے نہ کسی چھوٹے کو بخشتے ہیں اور نہ بڑے کو 'جو چیز بھی ان کے سامنے آتی ہے اس کو تلف کر دیتے ہیں۔ اس کے فسادی ہونے کے لئے ''سد مارب''کا قصہ ہی کافی ہے جو باب الخاء میں خلد کے عنوان سے بیان ہوا ہے۔ اس کی حیلہ سازی کا بیا عالم ہے کہ جب یہ کسی ایسی تیل کی بوش یا برتن کے پاس آتا ہے جس میں اس کے منہ کی رسائی نہیں ہو پاتی تو یہ اس میں اپی دم ڈال کر تیل میں ترکر لیتا ہے اور بھراس کو چوس لیتا ہے اور اس طرح بیہ تمام تیل ختم کر دیتا

حضرت نوح می کشتی کارقبہ اور اس کشتی کا طول تین سو ہاتھ کے بقدر اور عرض بچاس ہاتھ اور بلندی تمیں ہاتھ تھی- یہ

کشتی ساج کی لکڑی سے بنائی گئی تھی اور اس میں آپ نے تین منزلیس بنائی تھیں۔ ینچے کی منزل میں جنگلی جانور' درندے اور حشرات الارض کو رکھاگیا تھااور درمیانی منزل میں سواری کے جانور اور چوپائے تھے اور اوپر والے جھے میں حضرت نوح اپنے تمبعین اور سامانِ ضرورت کے ساتھ تشریف فرماتھا۔ بعض مور خین کاخیال ہے کہ نچلے جھے میں جانور' درمیانی درجہ میں انسان اور اوپر کے درجے میں برندے تھے۔

جب نشتی میں بہت زیادہ گوبرادرلید دغیرہ جمع ہو گیاتو اللہ تعالی نے حضرت نوح کو تھم دیا کہ ہاتھی کی دم کو دباؤ- چنانچہ حضرت نوح ً نے ایہا ہی کیا جس کی دم کو دباؤ- چنانچہ حضرت نوح ً نے ایہا ہی کیا جس کے نتیجہ میں ایک سور اور ایک سوری بر آمہ ہوئے۔ چنانچہ ان دونوں نے نکلتے ہی کشتی میں موجود تمام شلا ہت کو کھا کر صاف کر دیا۔ اس طرح جب چوہا کشتی کے کنارہ پر آکر اس کے کنگر کی رسیوں کو کا شنے لگاتو حق تعالی نے حضرت نوح ً

کو تھم دیا کہ شیر کی دونوں آنکھوں کے درمیان چوٹ ماریں۔ چنانچہ حضرت نوح ؓ نے ایسابی کیاجس سے ایک بلاؤ اور ایک بلی نکلی اور ان دونوں نے چوہے پر حملہ کرکے اس کو رسی کاشنے سے باز رکھا-

حضرت حسن ؓ سے منقول ہے کہ سفینہ نوح "کی لمبائی ۴۰۰ اگز اور چو ڑائی ۴۰۰ گز تھی۔ لیکن مشہور وہی مقدار ہے جو حضرت ابن

عباس في بيان فرمائي - حضرت قاده بيان كرتے ہيں كه اس كشتى كادروازه عرض ميں تھا-

کشتی سازی کی دت مفروف رہے۔ پھر ۱۰۰ سال کشتی بنانے میں صرف ہوئے۔ بقول کعب احبار کشتی بنانے میں ۳۰ سال

صرف ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ ۴۰ سال تک شجر کاری کی اور ۴۰ سال تک اس کو خشک کیااور پھر کشتی بنائی۔

الل تورات کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو تھم دیا کہ ساتھو کی لکڑی سے کشتی تیار کریں۔ اور اس کو مضبوط بنائمیں اور اس کے اندروباہر تارکول کالیپ کر دیجئے اور اس کاطول ۸۰ گز اور عرض ۵۰ گز اور بلندی ۳۰ گز رکھیں۔

بن اسرائیل کی ایک مسخ شدہ قوم اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابو جریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور "حضور صلی اللہ عنہ اسرائیل کی ایک قوم گم ہو گئی کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ ان کاکیا

انجام ہوا؟بس اس مقام پر صرف چوہے نظر آئے تھے اور ان چوہوں کا بیہ حال تھا کہ جب ان کے سامنے او نٹنی کا دودھ رکھاجا تا تھاتو اس کو نہیں پینتے تھے گرجب بکری کا دودھ ان کے سامنے رکھتے تھے تو اس کو پی لیتے"۔

امام نوویؓ فرماتے ہیں کہ چونکہ بنی اسمرائیل پر اونٹ کا گوشت اور دودھ حرام تھا اور بکری کا دودھ اور گوشت حلال تھا- اس لئے ان چوہوں کا اونٹنی کے دودھ سے اعراض کرنا اور بکری کے دودھ کو پی لینا اس امر کی دلیل ہے کہ بیہ چوہے بنی اسمرائیل کی مسخ شدہ قوم تھی۔

چوہے کی ایک قتم فار بیش کملاتی ہے۔ بیش ایک قتم کا زہرہے اور فار بیش چوہا نہیں بلکہ چوہے کا ہم شکل ایک جانورہے یہ جنگلوں اور باغات میں رہتا ہے اور ایک زہر بلی ہوئی سم قاتل ہے جیسا کہ علامہ قزویئ نے کہاہے اور قزوین کے جنگلوں اور باغات میں رہتا ہے اور ایک زہر بلی ہوئی کو کھاتا ہے یہ بوٹی سم قاتل ہے جیسا کہ علامہ قزوین نے کہاہے اور قزوین کے قول ہی کے مطابق چوہے کی تیسری قتم وہ ہے جو ذات النظاق ہوتے ہیں اور بالائی حصہ ساہ ہوتا ہے۔ اس کا نام ذات النظاق عورت سے تشبیہ دیتے ہوئے رکھا ہے۔ ذات النظاق اس عورت کو کہتے ہیں جو دو فقیض مختلف رنگ کی اس طرح پنے ہوئے ہو کہ کمر میں بی باندھ کر اوپر والاحصہ نے والے حصہ پر اور پنچ والاحصہ زمین پر لاکا دیا سماہ۔

چوہے کی ایک قتم فارہ المسک (مشکی چوہا) کملاتی ہے اور بقول جاحظ اس مشکی چوہے کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو تبت میں پایا جاتا ہے اور اس کو ناف کی غرض ہے لوگ شکار کرتے ہیں اور اس کو بکڑ کر ایک کیڑے کی پٹ سے اس کی ناف کو باندھ کر لئکا دیا جاتا ہے اس طرح اس کا خون ایک جگہ مجتمع ہو جاتا ہے۔ پھراس کو ہلاک کر دیا جاتا ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو اس کی ناف جو کیڑے میں بندھی ہوئی ہوتی ہے کا ب لی جاتی ہے اور اس کو ''جو ''میں دبادیا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہ خون منجمد ہو کر نمایت خوشبو دار مشک بن جاتا ہے۔ مشکی چوہے کی دو سری قتم وہ ہے جو گھروں میں رہتی ہے اور وہ ایک سیاہ رنگ کی گھوس ہوتی ہے۔ اس میں مشک نہیں ہوتا ہا۔ بال میں مشک جیسی خوشبو ہوتی ہے۔ اس میں مشک نہیں ہوتا ہا۔ بال میں مشک جیسی خوشبو ہوتی ہے۔

آیت کریمہ "حَتیٰی تَضَعَ الْحَوْبُ اَوْذَارَهَا" کی تفییریں حاکم اور بہاق نے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں اور ہریبودی اور نھرانی اور ہر ملت کا پیروکار اسلام قبول کر لے اور چوہا بلی سے اور بکری بھیڑئے سے مامون ہو جائے اور چوہ تھلے کا منے جھوڑ دیں اور تمام باہمی عداوتیں ختم ہو جائیں تو یمی وقت ہو گاکہ دین اسلام تمام ادبیان پر غالب آجائے گا۔

چو ہوں کا شرعی تھم "يربوع" كے علاوہ جملہ تمام چو بے حرام بيں اور ان كا جھوٹا بھى مكروہ ہے-

ابن وہب نے لیث کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ابن شاب زہری چوہے کا جھوٹا اور کھٹاسیب کھانے کو نسیان کے اسباب کمانے کو کمروہ قرار دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ان دونوں چیزوں سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور شد کثرت سے

نوش فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ شمد سے ذہن میں ترقی ہوتی ہے۔ شیخ علیم الدین سخاوی نے نسیان پیدا کرنے والی چیزول کو ان اشعار میں جمع فرمادیا ہے۔

تُوْقِ حِصَالًا خَوْفَ نِسْيَانٍ مَا مَضى قِرَاةُ الْوَاحِ الْقُبُوْدِ تُدِيْمُهَا ترجہ: گذشتہ باتوں کو بعول جانے کے خوف سے تو چند خصلتوں سے احتراز کر'اول قبروں کے کتبوں کو باربار اور لگا تار

وَاكْلِكَ للتَّفَّاحِ مَا كَانَ حَامِضاً وَكَزْبَرَةَ خِضْرَاءَ فِيْهَا سُمُوْمَهَا رَجمه: اور ترش سيب كهان عامرًا ذكر اور جراد هنيا جبكه السيس تيز خوشبو مو-

كذا المُشى مابين القطار و جحمك آل مقفاء وَمِنْهَا اللهُمُ وَهُوَ عَظِيْمُهَا رَجِمد: اللهُ طرح قطارك ورميان چلنا اور نشانات قدم پر چلنا اور اسباب نسيان مين سب سے براسب غم ہے۔

ترجمہ:۔ ان اسباب نسیان میں ٹھسرے ہوئے پانی میں پیٹاب کرنا بھی ہے اسی طرح جوں پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا بھی باعث نہ ان

وَلاَ تَنْظُرِ الْمُصْلُوْبَ فِى حَالِ صَلْبِهِ وَاكْلَكَ سُؤرَ الْفَارِ وَهُوَ تَمِيْمُهَا رَجِم: اورنہ بی تُوسول پر لئے ہوئے فخص کود کھے اور چوہے کا جھوٹا کھانانسیان کاسب سے قوی سبب ہے۔

مسئلہ:۔ امام بخاری نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنما سے روایت کی ہے:۔ "حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنما فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ تھی میں ایک چوہاگر کر مرگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھاگیا تو آپٹ نے فرمایا کہ چوہے اور اس کے آس پاس کے تھی کو پھینک دواور بقیہ تھی استعال کرلو"۔

یہ صوریت مدیث کی متعدد کتب میں مختلف الفاظ سے مروی ہے اور سب روایات کی روشنی میں تمام علماء کامتفقہ فیصلہ یہ ہے کہ آگر جے ہوئے تھی میں چوہایا کوئی مردار گر جائے تو اس مردار اور اس کے آس پاس کے تھی کو پھینک دیا جائے اور بقیہ کو استعمال کر لیا جائے۔ آگر سیال چیز مثلاً سرکہ 'ردغن زیون' پکھلا ہوا تھی' دودہ اور شہد دغیرہ میں کوئی مردار آگر گر مرجائے تو بالانفاق ان کا کھانا ناجہ۔ البتہ اس ناپاک تھی یا تیل کو چراغ میں استعال کرنے کے بارے میں مشہور کی ہے کہ جائز ہے۔ آگر چہ بعض لوگ "وَالدُّ جُوزَ فَاهٰ جُوز "کی روشنی میں عدم جواز کے قائل ہیں۔ نیز جواز کا یہ فتوی مساجد کے علاوہ دیگر مقامات کے لئے ہے۔ مساجد میں اس ناپاک تیل یا تھی کو چراغ میں استعال کرنا درست نہیں۔ اس تیل کو کشتی میں لگانا اور کپڑے وغیرہ دھونے کا صابی بنانا بھی جائز ہے۔ اس کی فروخت ناجائز ہے۔ مگرامام ابو حنیفہ اور لیٹ کی رائے میہ ہے کہ اس ناپاک تیل کو ناپاکی کا اظہار کرنے کے بعد فروخت کرنا جائز ہے۔

اہل ظاہر کا خیال یہ ہے کہ ناپاک تھی کا استعال اور فروخت دونوں جائز ہیں۔ البتہ تیل اور دیگر چیزیں اس حرمت میں شامل نہیں کیونکہ حدیث میں صرف تھی کے بارے میں نمی وار دہوئی ہے نہ کہ ویگر اشیاء کے بارے میں۔

چوہے کی ضرب الامثال المثال المثال المثال المثال اللہ والا)

چوہے کے طبی فوا کم جو شدید دردِ سریں کھاہے کہ آگر چوہے کا سرکتان کے کپڑے میں لیبیٹ کراس شخص کے سرپرلگادیا جائے جو ہے کے طبی فوا کم جو شدید دردِ سرمیں جتلا ہو تو فوراً اس کا درد جاتا رہے گا۔ یہ عمل مرگی کے لئے بھی مفید ہے۔ آگر کسی شخص کو چو تھید بخار آتا ہو تواس کے مطلع میں چوہے کی آنکھ کپڑے میں لیبیٹ کر ڈال دی جائے تو بخار جاتا رہے گا۔

سخص کو چوتھید بخار آتا ہو تواس کے ملے میں چوہے کی آتاھ کپڑے میں لپیٹ کر ڈال دی جائے تو بخار جاتا رہے گا۔ حاکم پر اثر انداز ہونے کے لئے اچوہے کی دم گدھے کی کھال میں رکھ کر اور ان دونوں کو ریشم کے مکڑے میں سی کرجو شخص

اپ ایر میر استان استان استان استان استان استان استان استان اور بادشاه یا حاکم کے پاس کوئی ضرورت لے کر جائے تو اس کی حاجت یوری ہو جائے گی۔

چوہوں کو ختم کرنے اور بھاگنے کا طریقہ اگر آئے میں کبوتر کی بیٹ ملا کرچوہے یا کسی اور جانور کو کھلاوی جائے تو وہ فوراً مر عائے گا۔ اگر بیاز کوٹ کر جوے کے بل کے منہ سر رکھ دی جائے توجو جوہاں کو

جود ارس و المراح المرا

گ-آگر ذیرہ 'بادام اور نظرون (بورہ ارنی) کی دھونی چوہوں کے بلوں کے پاس دیدی جائے تو فوراً سب چوہ مرجائیں گ۔
آگر کالے فچرکے سم کی گھریں دھونی دیدی جائے تو تمام چوہ وہاں سے بھاگ جائیں گے۔ رانگ کے چار کلروں پریہ کلمات "ہَارَینِیْ یَاسَلُویْوَا" لکھ کر اگر چوہوں کے بل میں رکھ دیئے جائیں تو وہاں سے سب چوہ بھاگ جائیں گے۔"سم الفار" ایک قشم کی مملک مٹی ہے جس کو اہل عواق خراسان سے لاتے ہیں اور یہ چاندی کی کانوں میں ملتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں سفید اور ذرو' اگر اس مٹی کو آئے میں ملاکر گھریں ڈال دیں توجو چوہاس کو کھالے گادہ فوراً مرجائے گااور اس مرے ہوئے چوہے کوجو بھی ذندہ چوہاسو تھے لے گادہ کو گادہ اس مرے ہوئے گا۔

تحرير مثانے اور كاغذ صاف كرنے كا طريقه | جوم كا بيثاب كاغذ سے تحرير كو مثا ديتا ہے- چوم كا بيثاب حاصل كرنے كا

طریقہ یہ ہے کہ لوہے کے چوہے دان میں جو پنجرے کی شکل کا ہو تاہے اس میں چوہے کو قید کرلیا جائے۔ پھراس چوہے دان کو کسی برتن میں رکھ کر بلی کو چوہے دان کی جانب چھوڑ دیا جائے۔ چوہا بلی کو دیکھ کر خوف کی وجہ سے پیشاب کر دے گا۔

وہ مٹی جو جلی ہوئی پیلے رنگ کی ہوتی ہے جس کو عورتیں جام میں کاغذ وغیرہ سے تیل کے داغ دھبے چھڑانے کا طریقہ استعال کرتی ہیں اس مٹی کو خوب باریک پیس کر کاغذیر جمال دھبہ ہو

لگاوی جائے اور ایک دن اور ایک رات کسی وزنی چیزے دبادیا جائے تو نشانات (دھیے) بالکل ختم ہو جائیں گے۔ یہ عمل عجیب تاثیر کا مالک ہے اور آزمودہ ہے۔

خواب میں چوہے کی تعبیر چوہے کی تعبیر فاسقہ عورت ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فواسق میں شار کیا اس کی تعبیر نوحہ کرنے والی ملعون میںودی عورت سے دی جاتی ہے یا فاس میودی مردسے اور مجھی چور نقب زن سے اس کی تعبیر مراد ہوتی ہے۔ مجھی چوہے سے رزق کی فراوانی مراد ہوتی ہے۔ للذاجو مخص خواب میں اپنے گھر میں چوہے دیکھے تواس کارزق بڑھ جائے گا۔ کیونکہ چوہے اس گھر میں رہتے ہیں جس گھر میں رزق ہو۔ اور جو کھخص خواب میں یہ دیکھیے چوہے اس کے گھرسے نکل گئے ہیں تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس کے گھرسے خیرو برکت رخصت ہو جائے گی۔

آگر کوئی شخص خواب میں چوہے کا مالک بن جائے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ کسی خادم کا مالک بنے گا۔ کیونکہ یہ چوہے وہی کھاتے ہیں جو چیز صاحب خاند استعال کر تا ہے۔ اس طرح خادم بھی وہی کھاتا ہے جو مخدوم کھاتا ہے۔ جو مخض خواب میں دیکھے کہ اس کے گھرمیں چوہے تھیل رہے ہیں تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس سال اس کو خوشحالی نصیب ہوگی۔ کیونکہ تھیل کود انسان آسودگی میں ہی کر تاہے۔ کالا اور سفید چوہادن اور رات کی علامت ہے۔للذا جو فخص کالے اور سفید چوہے کو آتے جاتے دیکھے یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی زندگی طویل ہے اور یہ بہت ہے لیل ونمار دیکھے گا۔ اگر کوئی مخص یہ دیکھے کہ چوہااس کے کیڑے کاٹ رہا ہے تواس کی عمرے گزر جانے کی دلیل ہے اور اگر چوہے کو گھر میں سوراخ کرتے ہوئے دیکھے تواس سے نقب زن چور مراد ہے اس لئے اس سے حفاظت کی تداہیرا ختیار کرنی چاہیے۔واللہ اعلم

(مویثی) جیسے اونٹ 'گائے 'بھینس اور بکریاں وغیرہ- ان کو فاشیہ اس لئے کہتے ہیں کہ فاشیہ کے معنی منتشر ہونے والی چیزیں ہیں اور په بھی جنگلوں اور میدانوں میں پھیلی رہتی ہیں-

حديث مين مواشي كاذكر:

مسلم اور ابو داؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مردی ہے:۔

" معضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مویشیوں کو اور بچوں کو کھلا مت چھوڑو جب سورج غروب موجائے يهال تك كه فحمة عشاء ختم موجائ ". "اور ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ شیاطین غروب آفاب کے وقت چھوڑے جاتے ہیں"۔

فمہ سے مراد تاریکی اور ظلمت ہے۔ اور بعض نے اس کی تغییر رات کی تاریکی کے اولین حصہ کی آمدسے کی ہے ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب رات ہو جائے تواپنے جانو رول کو ہا ندھ دو-

## اَلْفَاعُوْس

(سانپ) کلام عرب میں ایسے کلمہ جو فاعول کے وزن پر ہوں اور ان کے آخر میں س ہو صرف چند ہیں جیسے "فَاعُومْن" (سانپ) "بابوس" (شیرخوار پچر)" راموس" (قبر)" قاموس" (وسط سمندر)" قابوس" (خوبصورت) "عاطوس" (ایک جانور جس سے لوگ بدفالی لیتے ہیں) "فانوس" (چفل خور) "جاموس" (جینس) "جاروس" (بست کھانے والا) "کابوس" (ایک بیاری کانام ہے جس میں آدمی کو بحالت نیند ایبا معلوم ہو تا ہے کہ کہی چیزنے اس کو دہا رکھا ہے 'اور یہ مرگی کامقدمہ ہے) "جاموس" (شرکے راز کا ملک) "ہاموس" (خیرکارازدال)-

"ناموس" کا معیمین کا روایت میں ذکر منقول ہے کہ ورقہ بن نو فل سے فرمایا کہ بیہ وہی ناموس (جبریل فرشتہ) ہے جو موی ابن عمران کے پاس آیا تھا۔ نووی اور دیگر محدثین کا قول ہے کہ تمام علاء اس بات پر متفق ہیں کہ اس جگہ ناموس سے حضرت جبریل مراد ہیں۔ حضرت جبریل موناموس کنے کی وجہ بیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کے کام کے لئے مخصوص فرمالیا ہے۔

## الُفُحُلُ

(سانڈ) جن جانوروں کے کھر ہوتے ہیں مثلاً گائے 'جینس' بھیڑ' بکری' ہرن اور جن جانوروں کے سم ہوتے ہیں جیسے گدھا' گھوڑا' فچر' اور جن جانوروں کے گدی ہوتی ہے جیسے ہاتھی اور اونٹ تو ان سب جانوروں کے نرکو عربی میں فخل کہتے ہیں۔اس کی جمع افخل' فحولۃ فحال اور فحالہ آتی ہے۔ بخاری میں نہ کورہے کہ سلف گھوڑیوں کے مقابلہ میں گھوڑوں کو زیادہ پند فرمایا کرتے تھے کیونکہ گھوڑا زیادہ جری اور تیزر فآر ہوتا ہے۔

حديث مين فخل كاذكر:

حافظ ابو تعيم بن غيلان كے حوالہ سے نقل كيا ہے وہ فرماتے ہيں كد:-

دوہم نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر رفظے۔ راستہ میں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب مجزہ ویکھادہ یہ کہ

ایک مخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا ایک باغیچہ ہے جو میری اور میرے اہل وعیال

می گزر او قات کا ذریعہ ہے ' اس باغ میں میرے دو نر اونٹ ہیں جن کو میں رہٹ میں چلا تا تھا اب وہ دونوں (فحلان) نہ
مجھے اپنے پاس آنے دیتے ہیں اور نہ ہم کو باغ میں تھنے دیتے ہیں یہ سن کر آپ اٹھے اور باغ کے پاس پنچے اور باغ والے

میں دروازہ کھولو' وہ کہنے لگا کہ ان کا معالمہ بڑا تھیں ہے (یعنی دروازہ کھولنے میں خطرہ ہے) آپ نے فرمایا نہیں تم
دروازہ کھولو۔ جول ہی اس مخص نے دروازہ کھولنا شردع کیا دونوں (فحل) اونٹ دوڑتے اور ہڑ بڑاتے ہوئے دروازہ کے حروازہ کے جب دروازہ کھا اور ان کی نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو دونوں فوراً بیٹھ گئے اور آپ کو سجدہ کیا۔

آنحضور صلی الله علیه وسلم نے دونوں کا سر پکڑ کر ہاغ والے کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ لوان سے کام لواور ان کو عدہ چارہ دیا کرو۔ یہ معجزہ دیکھ کر صحابہ نے عرض کیا کہ حضورًا! آپ کو چوپائے سجدہ کرتے ہیں 'آپ ہم کو کیوں اجازت سیں فرماتے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ سجدہ کرناسوائے حی قیوم لایموت کے اور کسی کو جائز سیں

ہے۔ اگر میں غیراللہ کے سجدہ کی اجازت دیتاتو ہوی کو اس کا حکم دیتا کہ وہ شو ہر کو سجدہ کرے "-ندكوره بالاحديث كوطبراني نے حضرت ابن عباس سے نقل كياہے اور لكھاہے كه اس كے رجال تقد ہيں۔

ایک واقعہ اللہ عافظ دمیاطی نے "کتاب الخیل" میں عروہ البارتی سے نقل کیا ہے کہ لکھا ہے کہ میرے گھو ژیاں تھیں اور ان میں ایک واقعہ ایک فیل تھا جس کو میں نے بیئ ہزار درہم میں خریدا تھا' ایک دن میرے اس فخل (گھو ڑے) کی ایک آ نکھ ایک

دیماتی نے پھوڑ دی۔ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس واقعہ کے بارے میں شکایت کی- آپ نے حضرت سعد بن ابی و قاص کو لکھا کہ اس دہقانی کو کہو کہ یا تووہ ہیں ہزار دراہم دے کر گھو ڑالے لیے یا گھو ڑے کی چوتھائی قیمت بطور تاوان

ادا کرے۔ چنانچہ جب اس دہقانی کو ہلا کر حضرت سعد نے مطالبہ کیاتو اس نے کما کہ میں تین گھو ڑے کیا کروں گااور چوتھائی بطور تادان اوا کر دی۔

مسکلہ حرمت ورضاعت کا اہام شافعی علیہ الرحمہ نے اپی مند میں حفرت عبداللہ بن زبیرے نقل کیا ہے اَنَّهُ قَالَ لَبَنُ الْفَحْلِ لا يحرم" (يعنى لبن فل باعث حرمت نهيس م) آپ ك اس قول كامطلب يه ب ك

دووھ پینے والے بیچ اور دودھ پلانے والی عورت شوہر کے درمیان رضاعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ حرمت کا تعلق صرف مرضعه کے اقارب سے ہوتا ہے۔عبداللہ بن عمرٌ کا قول بھی بھی ہے اور اس کو داؤ داصم عبدالرحمٰن نے اختیار کیا ہے۔ لیکن فقهاء سبعہ ائمہ اربعہ اور دیگر علاء امت کا مسلک یہ ہے کہ حرمت و رضاعت وووھ پینے والے بیچے اور مرضعہ اور مرضعہ کے شوہر جس سے عورت کا دودھ بنا ہے کہ درمیان ثابت ہوتی ہے۔ پس مرصنعہ عورت اس بچے کی ماں اور اس کا شوہراس بچہ کا باپ بن جاتا ہے۔

اس کی دلیل ہے حدیث ہے۔ قلح ابن الی قیس کے واقعہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنماسے مروی ہے:۔ دنبی کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که وہ تمام رشتے جو نسب سے حرام ہو جاتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہو

حرمت رضاعت کے ثبوت کے لئے دو شرطیں ہیں- اول میہ کہ دورہ پینے کا شحقق دو سال مکمل ہونے سے قبل ہو- کیونکہ قرآن نے دت رضاعت ووسال بیان کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:۔

"وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أُولاً دَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ"

(اور مائيس اين بچوں كو بورے دوسال دودھ پلائيس) اسی طرح حضور صلی الله علیه وسلم کاارشاد ہے:۔

"حرمت رضاعت کا ثبوت نہیں ہو تا ہے گراس صورت میں کہ وہ رضاعت آنتوں کو کھولے اور ایک روایت میں ہے رضاعت صرف وہی معتبرہے جو ہریوں اور گوشت کی نشوونما کاسبب ہے "-

اور طاہر بات ہے کہ یہ کیفیت صرف بجین میں ہوتی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ نے مدت رضاعت ۳۰ ماہ قرار وی ہے

"وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ فَلُقُونَ شَهْرًا (اور بچه کے دت حمل اور دت رضاعت ۳۰ ماہ جس)

حرمت رضاعت کے ثبوت کے لئے دوسری شرط یہ ہے کہ بچہ نے دودہ کم از کم پانچ بار متفرق او قات میں بیا اور ہمار سیراب ہو کر بیا ہو۔ حضرت عائشہ اور عبداللہ بن الزبیر ہے ہی منقول ہے۔ امام مالک اور امام شافعی نے اس کو اپنایا ہے۔ مگراہل علم کی ایک جماعت کا مسلک میہ ہے کہ تھو ڑا پینا بھی اسی طرح حرمت و رضاعت کا سبب ہے۔ جس طرح زیادہ پینا کو مطلق پینا باعث حرمت ہے ' ابن عباس اور ابن عمر ہے کی منقول ہے۔ سعید بن مسیب ' توری' امام مالک آ (ایک روایت کے مطابق) اوزائ ' عبداللہ " بن مبارک اور امام ابو حنیفہ و غیرہ نے اس کو افتایار کیا ہے۔ اس مسلد کی مزید تفصیل کتب فقہ میں ندکور ہے۔ امام احد آ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:۔

'' حضور صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں صرف دددھ سے اندیشہ رکھتا ہوں کیونکہ شیطان دودھ کے جھاگ اور تقنوں کے درمیان ہو تاہے ''۔

عقبه بن عامر رضی الله عنه سے روایت ہے:۔

"رسول کریم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که میری امت میں دودھ والے ہلاک ہوں گے۔ لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے لوگ مراد ہیں جو دودھ کو پند کرتے ہیں اور دودھ کی تلاش میں جماعت سے نکل جاتے ہیں اور جمعہ کو ترک کر دیتے ہیں"۔

حربی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں جماعت سے نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ دودھ کی تلاش میں چرا گاہوں اور جنگلوں کی طرف نکل جاتے ہیں اور شہروں اور جماعت کی نمازوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس حدیث کا مصداق وہ لوگ ہیں جنہوں نے نمازوں کو ضائع کر دیا اور خواہشات کی بھیل ہیں کھنس گئے۔

سانڈی جفتی کی اجرت کا تھم علیہ وسلم نھی مفرت عبداللہ ابن عمر ہے مروی ہے "ان النبی صلی الله علیه وسلم نھی اللہ علیہ وسلم نھی عسب الفحل" (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عسب الفحل کی ممانعت فرمائی ہے)

عسب فنل کی مشہور تفییر سانڈول کی لڑائی ہے اور بعض کتے ہیں کہ عسب سے مراد سانڈ کاپانی (مادؤ منویہ) ہے۔

سانڈ کی ضرب الامثال عکری کتے ہیں کہ سب سے عمرہ کماوت عرب کا یہ تول ہے " ذٰلِکَ الْفَحْلُ لاَ يَقْدَعَ اَنْفَهُ" (یہ نرا بی مانڈ کی ضرب الامثال عاک نہیں رگڑے گا) ورقہ بن نو فل نے یمی مثال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کی متی۔ جب آپ نے حضرت خدیجہ کو ثکاح کا پیغام دیا تھا۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ مثال ابو سفیان ٹی بین کی تھی جب آپ نے ابوسفیان ٹی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنما کو نکاح کا پیغام دیا تھا۔

مسئلہ:۔ اگر کسی مخص نے کسی کا بکراچھین کرانی بکری کو اس سے گابھن کرالیاتو پیدا ہونے والابچہ بکری والے کاہی ہو گااور بکرے والے کو کچھ نہیں ملے گاالبتہ اگر بکرے کا کچھ نقصان ہوا تو اس کا آوان دینا ہو گااور اگر کسی محض نے کسی کی بکری چھین کر اپنے

برے سے اس کو گابھن کرا دیا تو ہونے والا بچہ بکری والے کو ملے گا۔

کچھ دودھ کے متعلق متعلق کے بیش دودھ جوان بھیڑوں کا ہو تا ہے۔ یہ سینہ اور پھیچھڑے کو فائدہ دیتا ہے لیکن بخار والوں کو مصرہے۔

ہے۔ ترش دودھ لینی دبی سرد تر ہے اور بہترین دبی دہ ہے جو بالائی دار ہو۔ اس کے پینے سے بیاس میں تسکین ہوتی ہے۔ لیکن دائتوں اور مسوڑھوں کو نقصان دبتی ہے اس کو کھا کر اگر شمد کے پانی سے کلی کر لی جائے تو اس کی مضرت دور ہو جاتی ہے۔ دبی کے استعال کابمترین دفت موسم گرما ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے چالیس روز بعد جانور کادودھ بلا ضرر قابلِ استعال ہوتا ہے۔ دبی سے دوسری چیزوں کے اختلاط سے دودھ کی خاصیت بدل جاتی ہے۔ چنانچہ جب دودھ میں گیہوں اور چاول ڈال کر پکایا جائے تو گرم مزاج دالوں کے لئے موافق ہے۔ نیز مکھن نکالا ہوا دودھ جس کو عربی میں "ورع" کہتے ہیں جمرم مزاج دالوں کے لئے مفید ہے۔ اگر آگر میں پھر پکا کر دودھ میں ڈال ویا جائے تاکہ اس کی مائیت خشک ہو جائے تو یہ دودھ "زِ رب" (جگر کی بیاری) کے لئے مفید ہے۔ وہ میں پھر پکا کر دودھ میں ڈال ویا جائے تاکہ اس کی مائیت خشک ہو جائے تو یہ دودھ "زِ رب" (جگر کی بیاری) کے لئے مفید ہے۔ وہ

اس کے پینے سے عمدہ غذا بنتی ہے اور بیہ معتدل مزاج والوں اور بچوں کو موافق آتا ہے۔ اس کے استعال کا بهترین وقت موسم رہج

دودھ جس کی غلظت پھونک مار کر دور کر دی گئی ہو اس کو هنجبین کے ہمراہ استعال کرنے سے تر خارش کو فائدہ ہو تاہے۔ گدھی کا وودھ سل اور دِق کے لئے مفید ہے۔ گابھن گدھی کا دودھ اگر اس کے پیثاب میں ملاکر استعال کیا جائے تو استسقاء کے لئے مفید ہے۔ گدھی کے دودھ کے دی بھی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ طبیعت میں امساک خلط غلیظ 'سدے اور گروے میں پھری پیدا کرتی ہے۔ خواب میں دودھ کی تعبیر اخواب میں دودھ دیکھنا فطرتِ اسلام کی علامت ہے اور اس سے مالِ حلال مراو ہے جو بلا تعب کے

وب سن رورس میلا ماصل ہو۔ ترش دودھ بعنی دہی کا خواب میں دیکھنا مال حرام کی علامت ہے۔ بوجہ چکنائی کے نکل جانے اور ترشی آجانے کی وجہ سے۔ بحری کے دودھ کی تعبیر شریف مال ہے۔ گائے کا دودھ غنی کی علامت ہے۔ گھو ژی کے دودھ کی تعبیر شاء حسن ہے۔ لومڑی کا دودھ شفاء پر دال ہے۔

فچری کے دودھ کی تعبیر شکل سے دی جاتی ہے جبکہ چیتے (مادہ چیتا) کے دودھ کی تعبیرغالب آ جانے والا دسمن ہے۔شیرنی کے دودھ کی تعبیرایسے مال سے ہے جو بادشاہ سے حاصل ہو۔ تمار وحشی کے دودھ سے دین میں شک مراد ہو تا ہے۔ خزیر کے دودھ سے فتورِ عقل اور مالی خسارہ مراد ہو تاہے اور بعض کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہخص خواب میں خزیر کادودھ بی لے تو اس کو مال کثیر ملنے کی امید

ہے گرساتھ ہی فتورِ عقل کا ندیشہ ہے۔ عورت کا دودھ پینے سے مال کی زیادتی مراد ہوتی ہے لیکن خواب میں اس کو پینے والے قابل تعریف نہیں کیونکہ میہ ایک ناپندیدہ بیاری کی علامت ہے۔ علامہ سیرین فرماتے ہیں کہ میں نہ راضع کو اچھا سمجھتا ہوں اور نہ مرضع کو۔ اگر خواب میں کسی نے عورت کا دودھ کی لیا تو اس

کی بیاری سے شفاء ہو جائے گی- اور جس نے دودھ کو گرا دیا تو گویا اس نے ابنادین ضائع کر دیا۔ اگر کوئی مختص خواب میں زمین سے دودھ نکلتا ہوادیکھے توبیہ ظہور فتنہ کی علامت ہے۔ چنانچہ جس قدر دودھ زمین سے نکلتے ہوئے دیکھااتن ہی خون ریزی ہوگی۔ کتے ' ملی اور بھیڑوں کادودھ خواب میں دیکھناخوف یا بیاری کی علامت ہے اور بقول بعض بھیڑیوں کے دودھ کی تعبیرادشاہ

منے والا مال ہے یا قوم کی سربراہی کی علامت ہے۔ اور حشرات الارض کا دودھ جو مخص کی لے تو اس کی تعبیر میہ ہے کہ وہ اپنے وشمنوں سے مصالحت کرے گا۔ واللہ اعلم

# الُفَرُاءُ

(حماروحش) اس كى جمع فواءً آتى بي جي جَبَلٌ كى جمع جِبَالٌ آتى ب-

کماوت اور حدیث بین اس کا تذکرہ اللہ علیہ وحق کے پیٹ بین موجود ہے) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مثال ابو سفیان بن حرث یا ابو سفیان بن حرث یا ابو سفیان بن حرث یا ابو سفیان بن حرث کے استعال فرمائی تھی۔ سہیلی فرمائے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حضور نے یہ مثال ابو سفیان بن حرب کے لئے استعال فرمائی تھی اور اس کا واقعہ یہ ہوا کہ ابو سفیان بن حرب لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے اجازت جابی مگر پھھ دیر تک آپ نے اس کو اسٹ بایا اور پھر اجازت مرحمت فرمائی۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کما کہ جتنی دیر میں آپ وادی کی کئر بوں کو اجازت دی۔ آپ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا "یَا اَبَا سُفْیَان اَنْتَ کَمَا قِیْلَ کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الْفُوْاءُ" (کہ اے ابوسفیان تو ایسانی ہے جیساکہ کماگیا ہے کہ گلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الْفُوْاءُ" (کہ اے ابوسفیان تو ایسانی ہے جیساکہ کماگیا ہے کہ گلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الْفُوْاءُ"

اس کا مطلب یہ تھا کہ آگر تم رکے رہے تو تمہاری وجہ سے دو سرے لوگ بھی رکے رہے۔ یہ جملہ آپ نے ابو سفیان کی تالیف قلب کے لئے فرملیا تھا۔ سہملی نے بی فتح مکہ برگلام کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اصح قول کے مطابق آپ نے یہ مثال ابو سفیان بن حرث کے لئے استعال فرمائی تھی۔ ابو سفیان بن الحرث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رضائی بھائی ہیں۔ دونوں نے حضرت علیمہ سعدیہ رضی اللہ عنها کا دودھ پیا ہے۔ بعثت سے پہلے ابو سفیان بن حرث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے بناہ محبت رکھتے تھے اور ایک گھڑی بھی آپ سے جدا نہیں ہوتے تھے گرجب آپ نے نبوت کا اعلان فرمایا اور تبلیخ اسلام کا کام شروع فرمایا تو ابو سفیان غیرسے بدتر ہو گیا اور آپ کی ججو کرنے لگا لیکن بھرجب مسلمان ہو گئے تو وہ عداوت پھر گزشتہ محبت میں تبدیل ہو گئی حتی کہ آپ کاویدار کئے بغیر چین و سکون نہ ملیا۔

اس کماوت کاپس منظر اس کماوت کاپس منظریہ ہے کہ ایک بار ایک جماعت شکار کے لئے گئی ان میں سے ایک فخص نے جماوت کاپس منظر اس کماوت کاپس منظر اس کماوت کاپس منظر اس کماوت کاپس منظر اس کے جرن اور دو سرے نے فرگوش کا شکار کیا اور ایک تیسرے فخص نے تمار وحثی کا شکار کیا۔ پس جنوں نے ہرن اور فرگوش کا شکار کیا وہ اپنے شکار پر ناز کرتے ہوئے تمار وحثی کا شکار کرنے والے کو طعنہ دینے گئے کہ میاں نے کیا مارا ہے جنگلی گدھا۔ اس پر اس فخص نے کمار پک العقب ند فئی جوف الفَوْ آُئ یعنی جو شکار میں نے کیا ہے وہ باعتبار ذوا فی محم اس قدر برا اس میں ساجائے۔ چنانچہ اس وقت سے یہ مثل جاری ہوگئی اور ہراس چیز کے لئے استعمال ہونے گئی جو دوسری چیزوں کو شامل اور حاوی ہو:۔

# اَلُفَوَاشُ

(پردانہ) یہ مجھرکے مشابہ ایک اڑنے دالا کیڑا ہے۔ اس کاواحد "فراشہ "آتا ہے۔ یہ شمع کے اردگر د چکرلگاتا ہے چو نکہ اس کی بینائی ضعیف ہے اس لئے یہ دن کی روشنی کاطلب گار ہوتا ہے چنانچہ جب رات ہو جاتی ہے اور اس کو چراغ کی بتی جلتی ہوئی نظر آتی ہے تو یہ سجھتا ہے کہ میں اندھیری کو تُھڑی میں ہوں اور چراغ اس اندھیری کو تُھڑی سے نگلنے کا سوراخ ہے۔ لندا یہ برابرروشنی کی طلب میں سرگر دال رہتا ہے اور آگ میں گر جاتا ہے اور آگر یہ اس جگہ سے جہاں چراغ جل رہا ہے باہر چلا جاتا ہے اور تاریکی دیکھتا ہے تو یہ سجھتا ہے کہ وہ باہر نگلنے کا سوراخ اس کو ہاتھ نہیں آیا اور بسبب قلت بینائی اس کی اس تک رسائی نہیں ہوئی۔ اس

طرح بدباربار معمع کی روشی میں آتا جاتا ہے یمان تک کہ جل کر ختم ہو جاتا ہے۔

انسان پروانہ سے زیادہ تادان ہے ۔ پروانہ کے الاکت اس کی قلت فہم اور جمالت کی وجہ سے ہوتی ہے مگر تیرا یہ مگان غلط ہے۔

پھر فرمایا کہ مجھے یاد رکھنا چاہیے کہ انسان کا جہل پروانہ کے جہل سے بڑھ کر ہے بلکہ انسان جس صورت سے شہوات پر پڑتا ہے اور ان میں منهمک ہو جاتا ہے وہ اس سے کمیں زیادہ ہے جو پروانہ کو پیش آتی ہے۔ کیونکہ پروانہ تو مثمع کا طواف کرتے اس میں جل کر ہیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ کاش انسان کا جمل بھی ایساہی ہو تاجیسا کہ پروانہ کا۔ کیونکہ پروانہ تو ظاہری روشنی پر فریفتہ ہو کر فی الحال ختم ہو جاتا ہے لیکن انسان کو اپنے معاصی کاصلہ ابدالاباد تک یا ایک مدت تک بھکتنا پڑے گااور دوزخ کی آگ میں جلنا پڑے گا-ای وجہ سے حضور ارشاد فرمایا کرتے تھے:

إتَّكُمْ تَتَهَا فَتُوْنَ فِي النَّارِ تَهَافُتُ الفراش وَآنَا اخِذُّ بحِجْزِكُمْ

"" اوگ آگ میں اس طرح کر رہے ہوجس طرح پروانے اور میں تمہاری ازار پکڑ کرتم کو روک رہا ہوں"۔

مہلہل بن یموت نے بروانہ سے تشبیہ دیتے ہوئے کیاخوب اشعار کیے ہیں<sup>۔</sup>

جَلَّتْ مُحَاسِنَةٌ عَنْ كُلِّ تَشْبِيْهِ وَجَلَّ عَنْ وَاصِفٍ فِي الْحُسْنِ يَحْكِيْه ترجمہ: اس کے بعنی محبوب کے عامن ہر قتم کی تشبیہ سے اعلی اور برتر ہیں اور ہر تعریف حسن کرنے والے کی تعریف ہے بالاتراس کاحس ہے۔

سُبْحَانَ خَالِقِهٖ سُبْحَانَ بَارِيْهِ ٱنْظُرُ اِلٰى جُسْنِهِ وَاِستغن عن صِفتى ترجمہ:۔اس کے حسن کی طرف نگاہ کر اور میری تعریف سے بے نیاز ہو جا ایعنی اس کا حسن دیکھنے کے بعد مجھّے خود اندازہ موجائے گا) اور تجھے اس کاحسن و کیھ کر کہنا پڑے گا کہ پاک اور بے عیب ہے وہ ذات جو اس کی خالق ہے۔

ٱلنَّرجِسُ ٱلْغَضُّ وَالْوَرَدُ الْجَنِيٰ لَهُ والاقُحَوان التَّضِيْرُ الغض فِي فِيْهِ

ترجمہ:۔اس کی آگھ زگس اور اس کے رضار گلاب ہیں۔

دَعَا بِالْخَاظِهِ قَلْبِيْ اِلِّي عَطَبِي فَجَاءَةُ مُسْرَعاً طَوْعاً يُلبتيه ترجمہ: اس نے آئکھ کے اشارے سے میرے ول کو میری ہلاکت کی طرف بلایا۔ چنانچہ میں خوثی خوشی لبیک کہتے ہوئے دور تا مواجلا آیا۔

إلى السِّراجِ فَتُلْقِئ نَفْسَهَا فِيْهِ مِثْلُ الْفَرَاشَةِ تَأْتِي اِذَا ترى لَهَباً ترجمہ: ۔ جس طرح پروانہ جراغ کی لو کی طرف دوڑ تاہے اور گر جاتا ہے۔

عون الدین عجمی نے بھی اسی مضمون کے دو شعر کیے ہیں<sup>۔</sup>

هُوَ قُلْبِيْ عَلَيْهِ كَالْفَرَاشِ لَهِيْبُ الْخَدِّجِيْنَ بَدَلِطْرُفِيْ ترجمہ: مجبوب کی رخساروں کی لیٹ یعنی سرخی جب میری آئکھوں کے سامنے ظاہر ہوئی تو میرا دل پروانہ کی طرح اس کی طرف متوجه هوا-

فَاَخُرَقَهُ فَصَارَ عَلَيْهِ خَالاً وَهَا أَثَرُ الدُّحانِ عَلَى الْحَوَاشِيْ ترجمہ:۔ اس سرخی (جو مثل شعلہ نار تھی) نے میرے دل کو جلادیا اور وہ جل کر اس کے رخسار کا قائل بن گیااور سے دیکھ اس کے پر دھوئیں کا اثر (بعنی بالول کاروال)۔

مديث و قرآن ش پروانه كاذكر:

الله رب العزت كاارشاد كرامى ہے "يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْقُوْث" (جس دن كه لوگ بكھرے موتے پردانول كے مثل موجائيں گے)۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل قیامت کو منتشر پر وانوں سے تشبیہ دی ہے کیونکہ قیامت کے روز اپنی کثرتِ انتشار' ضعف اور ذلت کے سبب دامی کی طرف ہر طرف سے اس طرح دو ژکر آئیں گے جس طرح پر وانے شمع کی طرف دو ژتے ہیں-امام مسلمؓ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے- وہ فرماتے ہیں کہ:۔

" میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کویہ فرماتے ہوئے ساہے کہ تمہارے مقابلہ میں میری مثال اس مخص جیسی ہے کہ جس نے آگ جلائی اور اس پر پروانے اور بھنگے آنے شروع ہوئے 'وہ مخص ان کو اس آگ میں گرنے سے روک رہا ہے مگروہ ہیں کہ گرتے جاتے ہیں۔ اس طرح میں بھی تمہاری ازار پکڑ کرتم کو آگ میں گرنے سے روک رہا ہوں 'گرتم ہو کہ میرے ہاتھوں سے چھوٹے جارہے ہو"۔

سونے کے پروانے والم مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئ تو آپ سدرة المنتهیٰ پر پنچ - یہ سدرة المنتهیٰ چھٹے آسان پر ہے اور زمین سے جو چیزیں اوپر پنچائی جاتی ہیں وہ وہاں پر لے لی جاتی ہیں اور یمال چیزیں اوپر پنچائی جاتی ہیں وہ اس پر پنچاویے جاتے ہیں اور یمال

الماری کی اللہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا "إذْ يَعْشَى السِّدُرَةَ مَا يَعْشَى" (جب سدرہ (بيرى كادرخت) كو دُھانپ لياجس چرے دُھانپا) عبداللہ بن مسعود رضى اللہ عنہ فرماتے ہيں كہ وہ دُھانپنے والى چرسونے كے پردانے تھے۔

المين جھوٹ جو جائز بيں الله عند سے روايت نقل كى ہے:- تين جھوٹ جو جائز بيں الله تعالى عند سے روايت نقل كى ہے:-

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیابات ہے کہ میں تم کو کذب میں اس طرح کرتے ہوئے دیکھ رہاہوں جس طرح پروانے آگ میں گرتے ہیں (من لو) ہرایک جھوٹ لکھاجاتا ہے سوائے اس جھوٹ کے جولڑائی میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے بولاجائے اور وہ جھوٹ جو دو مخصوں میں صلح کی خاطر بولا جائے اور وہ جھوٹ جو شوہرا پنی ہوی کو خوش کرنے کئے بولے"۔

پروانے کا شرعی تھم ان کا کھانا حرام ہے۔

بروانے کی ضرب الامثال الل عرب جمالت 'سفامت 'ضعف' ذلت 'خفت اور خطاء کو بیان کرنے کے لئے کہتے ہیں "احف من فراشه"۔ "واضعف منه"۔ "وازل منه"۔ "واخطأ واجهل منه" کیونکه پردانه اپنے آپ کو آگ میں ڈال کر ہلاک کر لیتا ہے۔ جس طرح کھی کے بارے میں خطاء اور جمالت کی مثال دیتے ہیں کیونکہ کھی بھی اپنی جمالت کی وجہ سے گرم کھانے اور دیگر مملک چیزوں میں گر کر ہلاک ہو جاتی ہے۔

خواب میں پروانہ کی تعبیر کو انہ کا نظر آنا کمزور اور زبان دراز دشمن کی علامت ہے اور بقول ارطامیدورس آگر کو اب میں پروانہ کی تعبیر کیاری ہے:۔
کسان پروانہ کو خواب میں دیکھے تو اس کی تعبیر بیکاری ہے:۔

### الفراصفة

(شیر) فراصفہ آگر فاء کے ضمہ کے ساتھ ہو تو اس کے معنی شیر کے ہیں اور آگر فاء کے فتحہ کے ساتھ ہو تو یہ انسان کا نام ہے۔
بعض لوگوں کا کمنا ہے کہ کلام عرب میں فراصفہ ہر مقام پر فاء کے ضمہ کے ساتھ مستعمل ہے سوائے ''فراصفہ ابو نا کلہ" کے جو کہ
مفرت عثان رضی اللہ عنہ کے واماد ہیں۔ یہ (فراصفہ ابو نا کلہ) نام فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے اور یہ فراصفہ ابو نا کلہ وہی شخص ہیں جن
کا ایک قوم حضرت امام مالک ؓ نے موطاء کے باب 'کتاب السلوة'' میں نقل کیا ہے اور وہ قول یہ ہے کہ فراصفہ نے کہا کہ میں نے
سورہ یوسف حضرت عثال کی فجری نماز میں س کریاد کی۔ کیونکہ حضرت عثمان گثرت سے نماز فجر میں اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے:۔
سورہ یوسف حضرت عثمان کی تجری نماز میں س کریاد کی۔ کیونکہ حضرت عثمان گثرت سے نماز فجر میں اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے:۔

الفرْخ

(پرندہ کابچہ) ابتداء میں یہ لفظ پرندوں کے بچوں کے لئے وضع کیا گیا تھا مگر بعد میں دیگر حیوانات کے بچوں پر بھی اس کا اطلاق ہونے لگا۔ مونث کے لئے فرخۃ بولتے ہیں۔

فرخ كاحديث مين تذكره:

ابو داؤرنے حضرت عبداللہ بن جعفر سے بیر روایت نقل کی ہے:۔ دنیں بم صلی ٹی ماں سلمی زیما جعف ضریق عوں تعریب کے ۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفررضی اللہ عنہ کو تین دن تک (غم منانے کی) مہلت وی-اس کے بعد آپ ان کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا- پھر فرمایا کہ میرے بھائی کے لڑکوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہمیں آپ کی خدمت میں اس حال میں لایا گیا کہ جیسے ہم "پر ندہ کے بچ" ہوں 'پھر آپ نے فرمایا کہ نائی کو بلاؤ اور آپ نے نائی سے ہمارا سرمنڈوایا"۔

الله تعالی کی اپنے بندوں سے محبت فروہ میں صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لے جارہ تھے۔ راستہ میں چلتے چم میں سے

کمی ہخص نے کمی پرندہ کے بچہ کو پکڑلیا۔ اس بچہ کے ماں باپ میں سے کوئی ایک آیا اور اس پکڑنے والے کے ہاتھ پر آگر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیہ دیکھ کر فرمایا کہ تم کو اس پر تعجب نہیں ہوا کہ کس طرح بیہ پرندہ اپنے بچوں کی محبت میں بچہ پکڑنے والے کے ہاتھ میں آگرا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہاں تعجب تو ہو رہاہے۔ پھرآپ نے فرمایا کہ بخد اللہ تعالی اپنے بندوں پر اس پرندہ سے بھی ذیادہ رحیم ہے۔

ر حمت خداوندی کا حصم الله علیه میں حضرت ابو جریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے

ارشاد فرمایا که الله تعالی کے یمال سور حمتیں ہیں اور ان میں سے ایک رحمت دنیا والوں میں تقتیم فرمائی ہے جس کی وجہ سے انسان ا فی اولاد پر رحم كرتا ہے اور پرندے اپنے بچوں سے محبت كرتے ہیں۔ قیامت كے دن اللہ تعالى اس سو كے عدد كو پورا فرمائيں گے اوران سور حمول کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا-

حضرت ابو ابوب سجستائی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے جو اپنی رحمت دنیامیں تقسیم فرمائی ہے اس میں سے مجھ کو اسلام کاحصہ ملا اور مجھ کو امید ہے کہ بقیہ رحمت جو آخرت میں تقسیم ہوگی اس میں سے مجھے اس سے بھی زیادہ حصہ ملے گا۔

الله تعالی سے ہمہ وقت خیری ما تکنی چاہیے | مسلم 'نسائی اور ترندی میں حضرت انس رضی الله عنہ سے روایت ہے:۔

ونبي كريم صلى الله عليه وسلم نے ايك مسلمان مردكي عيادت فرمائي جو بالكل ملكا اور لاغر ہو گيا تھا اور بوجه لاغرى پرنده كے بچہ کے مانند ہو گیاتھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیاتم اللہ سے کوئی دعاما نکتے ہویا اس سے کوئی چیز طلب کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں میں یہ دعا مانگا کرتا ہوں کہ جو عذاب آخرت میں میرے مقدور ہو وہ مجھے دنیا ہی میں دیدے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ ہم تو اس کی طاقت واستطاعت نہیں رکھتے' تُوبیہ دعا کیوں نہیں كر تاكه اب الله! مجھے دنیا میں اور آخرت میں بھی حسنہ عطا فرما۔ اور ہم كو جہنم كے عذاب سے نجات عطا فرما"۔ رادی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ان بیار مخص نے ان کلمات کے ذریعے دعاماً تکی تو الله تعالیٰ نے اس کوشفاء عطا فرمادی-اس مدیث سے چند ہاتیں مستفاد ہوتی ہیں جو درج ذیل ہیں:-

(۱) تعجیل عذاب کی دعا ما کگنے کی ممانعت-

(٢) لَـ كُورِه وعا: اَللُّهُمَّ اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْأَخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" كَي نَضيلت.

(٣) سبحان الله كه كراظهارٍ تعجب كاجواز-

(٣) كوئى بشردنيا ميں عذابِ آخرت كامتحمل نہيں ہو سكتا- كيونكه دنيا كى زندگى بہت كمزور ہوتى ہے- أكر كوئى فمخص اس ميں مبتلا ہو جائے گاتو ہلاک و برباد ہو جائے گا۔ اس کے برخلاف آخرت کی زندگی بقاء کے لئے ہے خواہ سے بقاء جنت میں ہویا دوزخ میں وہاں

موت نہیں آئے گی۔ چنانچہ کافروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کاارشادہے:

"كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنُهُمْ جُلُودًا غَيْرِها لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ" (جب ان كي كاليس كل كر خراب موجاكي كي (ق) ان کے بدلے دو سری کھالیں بنادی جائیں گی- تاکہ بیالوگ (مسلسل)عذاب چکھتے رہیں")

الله جم سب كوجهنم سے حفاظت فرمائے-(آمين)

رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے فدكورہ بالا حديث ميں ايس جامع دعا تعليم فرمائي ہے جو ونياو آخرت كى جربھلائى كوشامل ہے-حسنہ کی تفسیر اسنہ کی تفسیر میں مفسرین کے کئی اقوال ہیں۔ چنانچہ پچھ لوگوں کی رائے کے مطابق ونیا میں حسنہ کامصداق علم اور ے کے عبادت اور آخرت میں جنت اور مغفرت ۔ بعض کے نزدیک حسنہ کامصداق عافیت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا

مطلب مال اور حسن مال ہے اور بقول بعض ونیا میں نیک عورت اور آخرت میں حورعین - لیکن صحیح قول سے ہے کہ اس کو عموم پر محمول کیاجائے تاکہ ہرفتم کی خیراس میں شامل ہو۔ آگرچہ امام نودی کا قول سے سے کہ دنیامیں حسنہ کامصداق عبادت اور عافیت ہے اور

آخرت میں جنت اور مغفرت ہے اور بعش کا قول ہے کہ حسنہ کامطلب دنیاو آخرت کی خوشحالی ہے۔

صدقہ بلاؤں کو ٹالٹا ہے اسم و کے قاضی اور متندعالم امام بخاریؓ کے استاذ ابو عبداللہ طحمہ بن عبداللہ بن انس بن مالک انساری

رف براوں و ما ہے۔

اللہ براوں ہو ما ہے۔

اللہ برای کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک فیض تھا اس کی عادت یہ تھی کہ وہ ایک پرندہ کے گونسلہ پر آتا تھا اور جب بھی وہ پرندہ نجے تکا اتھا تو یہ فیض اس کے بچوں کو گھونسلہ سے نکال کرلے جاتا تھا۔ اس پرندہ نے اللہ تعالی سے اس فیض کی شکایت کی۔ اللہ تعالی نے پرندہ کو خبردی کہ اگر اس فیض نے پھراییا کیا تو میں اس کو ہلاک کر دوں گا۔ جب اس پرندے نے پھر بیچ نکالے تو وہ فیض حسب معمول اس کے بچوں کو پکڑنے کے لئے گھر سے نکا۔ راستہ میں اس کو ایک سائل ملا اور اس سے کھانا طلب کیا۔ اس فیض نے اپنے کھانے میں سے ایک روٹی اس سائل کو دے دی اور چل دیا۔ اور گھونسلہ کے پاس پہنچ گیا اور سیڑھی لگا کر در خت پر چڑھا اور گھونسلہ سے دو بیچ نکال لئے اور ان بیک بیوں کے والدین دیکھتے رہ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ اے ہمارے معبود تو جو وعدہ کرتا جو اس کے خلاف شمیں فرمات۔ آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر اس فیض نے پھرالیی حرکت کی تواس کو ہلاک کر دیا جائے گا گروہ فیض آیا اور ہمارے دو بچوں کو نکال کر لے گیا۔ لیکن آپ نے اس کو ہلاک شمیں کر اور یہ میں صدقہ کرنے والوں کو ہری موت کے ذربعہ ہلاک شمیں کر آباور یہ فیض بھی صدقہ کرنے آیا تھا۔ معلوم نہیں کہ میں صدقہ کرنے والوں کو ہری موت کے ذربعہ ہلاک نہیں کر آباور یہ فیض بھی صدقہ کرنے آیا تھا۔ معلوم نہیں کہ میں صدقہ کرنے والوں کو ہری موت کے ذربعہ ہلاک نہیں کر آباور یہ فیض بھی صدقہ کرنے آیا تھا۔

معلوم نہیں کہ میں صدقہ کرنے والوں کو بری موت کے ذریعہ ہلاک نہیں کر تااور یہ فخص بھی صدقہ کرکے آیا تھا۔ حنہ کی اولاد کی تمناکا سبب مواکہ یہ بانچھ تھیں اور بردھائے تک ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ ایک روزیہ ایک درخت

کے سائے میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ انہوں نے ایک پر ندہ کو دیکھا کہ وہ اپنے بچہ کو چگادے رہاہے۔ یہ منظرد مکھ کر ان کے ول میں بھی اولاد کاشوق پیدا ہوا اور اولاد کی تمناکا اظہار کیا اور جب حاملہ ہوگئی تو یہ نذر مانی جو قرآن کریم نے بیان کی ہے:

"إِنَّىٰ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلُ مِنِّى إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلَيْمِ ط

(میں نے نذر مانی ہے آپ کے لئے اس بچہ کی جو میرے شکم میں ہے کہ وہ آزاد رکھا جائے گا۔ سو آپ مجھ سے قبول کر لیجئے'آپ خوب سننے والے اور خوب جاننے والے ہیں)

لینی اے خدا تو میرے دل کے حال کو جانتا ہے۔ میں نے نذر مانی ہے کہ جو بچہ پیدا ہو گائس کو تمام دنیوی مشاغل سے ہٹا کر صرف تیرے گھر کی خدمت کے لئے وقف کر دول گی۔ اس طرح بچے کو وقف کرناان کی شریعت میں جائز تھا۔ اس دعااور تمنا کے بعد حضرت حد کو حضرت مریم کا حمل استقرار پاگیاتو حضرت عمران کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں حضرت مریم کی ولادت کا قصہ اگلی آیات میں قرآن نے بیان کیا ہے۔

آخصَنَتْ فَرْجَهَا كَى تَفْيِرِ اس آیت كی تفیریان كرتے ہوئے فرماتے ہیں كہ يهال احصان كلی مراد ہے- يعنی حضرت مريم نے اپی شرمگاہ كی حلال و حرام دونوں ذرائع سے حفاظت فرمائی- جيساكہ الله تعالی نے حضرت مريم كا قول نقل كرتے ہوئے ارشاد فرمایا "وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَعِيًّا" (اور نہ مجھے کبھی كسی بشرنے ہاتھ لگایا اور نہ میں بدچلن ہوں)- علامہ سميلی كہتے ہیں كہ آیت

میں "فَزْجَهَا" سے شرمگاہ نہیں بلکہ قمیص کے فرج مراد ہیں اور آیت کامطلب یہ ہے کہ ان کے کپڑے بیشہ پاک وصاف رہے اور سمجی ان کو ناپاکی کا دعبہ نہیں لگ سکا' فرماتے ہیں کہ فرج قیص کے (کھلے ہوئے جھے) چار ہیں دو آسٹینیں اور ایک کپڑے کا اوپر کا حصہ اور ایک نیچ کا حصہ ' قیص کے بیر چار اجزاء کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔

دوسرول پر رحم سیجے خداتم پر رحم کرے گا نقل کیا ہے: فرماتے ہیں کہ بن اسرائیل میں ایک محض نے گائے کے سامنے ی

اس کے بچیزے کو ذریج کر دیا۔اس بے رحمی کی وجہ سے اللہ تعالی نے اس کا ایک ہاتھ خشک کر دیا۔اس کے بعد ایک دن دہ مخص بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک کسی پرندہ کا بچہ گھونسلہ سے زمین پر گر پڑا اور اپنے مال باپ کو بے لبی سے دیکھنے لگا اور اس کے مال باپ بھی بے لبی

کے عالم میں اس کو دیکھتے رہے اس مخص نے ان جانوروں پر رحم کرتے ہوئے اس بچہ کو اٹھا کر گھونسلہ میں رکھ دیا۔ چنانچہ اس کے اس تعل پر الله تعالی کور حم آیا اور اس کامفلوج خنگ ہاتھ الله تعالی نے ٹھیک کردیا۔

مسكد: اگر كسى مخص نے كسى سے اندے چھين لئے اور اپنى مرغى كے ذريعہ ان اندون سے بيچے نكلوا لئے ان بچوں كا مالك ويل مخص ہو گاجو انڈوں کامالک تھا۔ اس لئے کہ یہ بچے عین مغصوب ہیں جن کی دالیسی ضروری ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ

غاصب انڈوں کی قیت اوا کرے گا بچوں کو نسیں لوٹائے گا۔ ولیل میہ ہے کہ میہ بچے انڈوں کاعین نسیں بلکہ ایک دوسری مخلوق ہیں۔

اند عنوضائع مو كئة ان كاضان ديا جائے گا-

خواب میں فرخ کی تعبیر | پرندوں کے بھنے ہوئے بچے خواب میں دیکھنا رزق اور مال کی علامت ہے جو کافی جد دجمد کے بعد ا حاصل ہو گا۔ شکاری پرندہ مثلاً شاہین' چیل ادر عقاب وغیرہ کے بچوں کا کھانا اس بات کی علامت ہے کہ وہ مخص بادشاہ کی اولاد کی غیبت میں مبتلا ہو گایا ان سے نکاح کرے گا۔ جس مخص نے خواب میں بھنا ہوا گوشت کا بچہ خریدا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ محض کسی کو ملازم رکھے گاجو محض خواب میں پرندہ کے بچیہ کے بچپہ کا کچا گوشت کھائے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مبارک کی غیبت کرے گایا شرفاء کی (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے)

(گھوڑا) یہ اسم جنس ہے گھوڑے اور گھوڑی دونوں کو فرس کتے ہیں۔ آگر چہ ابن جنی ادر فراء گھوڑی کے لئے فرستہ استعال کرتے ہیں۔ لیکن جو ہری نے اس کی تردید کی ہے' وہ کہتے ہیں کہ گھو ڑی کے لئے '' فرستہ'' کا استعال صبحے نہیں اس کو بھی فرس ہی کہا جائے گا۔ لفظ فرس" افتراس" سے بنایا گیا ہے کیونکہ افتراس کے معنی پھاڑنے کے آتے ہیں اور گھوڑا بھی اپنی تیز رفتاری کے ذریعہ زمین پھاڑتا ہے اس لئے اس کو فرس کہتے ہیں اور گھوڑا سوار کو "فارس" کہتے ہیں۔ جیسے دودھ والے کو "لابن" اور تھجور والے کو " تامر" کہتے ہیں اس کی جمع فوارس آتی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے کہ گھو ڑی کو بھی فرس کہا جائے گا فرستہ نہیں' اس کی تائید حضرت ابد ہریرہ رضی اللہ عند کی اس صدیث ہے بھی ہوتی ہے جس کو ابو داؤد اور حاکم نے نقل کیا ہے "اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كان يسفى الانشى هِنَ الْحَيْلِ فَرَسًا" (حضور صلى الله عليه وسلم گهو ژى كو بھى فرس كهاكرتے تھے) ابن السكيت كہتے ہيں كه ہرموسم والے جانو رخواہ وہ گدھاہو 'گھوڑایا خچرہواس کے سوار کو فارس کتے ہیں۔ جیسا کہ شاعرنے کہا ہے ''

وَاِنِّى اَمُوو للمَحْيُل عِندى مُزِيَّةٌ عَلَى فارِسِ الْبِوْ ذُوْنِ اوفارس الْبَغُلِ ترجمہ:۔ اور میں ایسا مخص ہوں کہ میرے نزدیک دوست کی قدرہے خواہ گھو ڑے پر سوار ہویا تجربر سوار ہو۔

اس کے برخلاف عمارہ بن عقیل کتے ہیں کہ خچروالے کو فارس نہیں بلکہ بخال اور گدھے والے کو حمار کہتے ہیں۔ گھو ڑے کی کنیت ابو الشجاع' ابو طالب' ابو مدرک' ابو المنجی آتی ہے۔

الل عرب کتے ہیں کہ گھو ژا ایک وحثی جانور تھا اس کوسب سے پہلے حضرت اسلام نے سواری کے لئے استعمال فرمایا- اپنے خصائل کی بناء پر

کھو ژاتمام جانوروں کے مقابلہ میں انسان سے سب سے زیادہ مشاہت رکھتا ہے اس لئے کہ اس میں کرم' شرافت نفسی اور بلند ہمتی جیسے انسانی فضائل موجود ہیں۔ گھو ڑے مختلف اوصاف کے ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض وہ ہیں جو سواری کے دوران پیشاب اور لید نہیں کرتے اور بعض وہ ہوتے ہیں جن کو اپنے مالک کی پیچان ہوتی ہے وہ کسی دو سرے کو سواری نہیں کرنے دیتے۔ حضرت سلیمان علیہ

السلام كے پاس پروں والے گھو ڑے تھے۔

گھوڑے کی دو قتمیں ہیں (۱) عتیق (۲) جمین جس کو برذون بھی کہتے ہیں۔ دونوں میں فرق ہہ ہے کہ فرس کے مقابلہ میں برذون کی ہوتی ہیں۔ برذون میں بوجھ اٹھانے کی صلاحیت زیادہ ہوتی کی ہڑیاں بڑی ہوتی ہیں۔ فرس کی ہڑیاں اگر چہ جھوٹی ہوتی ہیں لیکن مضبوط ہوتی ہیں۔ برذون میں بوجھ اٹھانے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن فرس برذون سے زیادہ تیز رفتار ہوتا ہے۔ عتیق اور برذون میں بھی وہی فرق ہے جو ہرن اور بکری کے درمیان فرق ہے۔ عتیق اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی ماں اور باپ دونوں عربی النسل ہوں۔ کیونکہ یہ تمام عیوب ونقائص سے خالی ہوتا ہے اس لئے اس کو عتیق کتے ہیں۔

ابن عبدالبرنے تمہید میں لکھا ہے کہ عتیق اس گھو ڑے کو کہتے ہیں جو چست ہو اور صاحب عین نے لکھا ہے کہ عتیق وہ گھو ڑا ہے جو رفتار میں سب سے آگے نکل جائے۔ خانہ کعبہ کو بھی اسی وجہ سے بیت العتیق کہتے ہیں کیونکہ یہ عیب سے مامون ہے-اور ملوک جبابرہ میں سے کوئی بھی اس پر قابض نہیں ہو سکا-

صدیق اکبر کو عتیق کیوں کہتے ہیں اعتی کہا گیا یا اس وجہ سے عتیق کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بیہ خطاب

یں ہو تیا ہے۔ اور آب ہوں النار" لینی اللہ تعالی نے آپ کو نارِ جنم سے آزاد کر دیا ہے۔ اور آپ کو برابر رضائے خداوندی حاصل رہی۔ یا اس وجہ سے آپ کا اللہ تعالی نے آپ کی والدہ کی نرینہ اولاد پیدا ہوتے ہی فوت ہو جایا کرتی تھی مگرجب صدیق اکبر پیدا ہو کر زندہ رہے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام عتیق رکھ دیا کیونکہ آپ بجپن کی موت سے آزاد ہو گئے تھے۔

عرب برپید، و ررمده رب و ، پی دامده کے ، پ ۱۵ می کا مارو یو سه ، پی پی و کا کے اراد او کے کا علامہ نے کثری کے سورة انفال کی تفییر میں میدیث نقل کی ہے" اِنَّ الشَّيْظُنِ لاَ يقرب صاحب عربی گھو ڑے کے فضائل فرس عتیق وَلا دَارِ فِیْهَا فَرْسٌ عتیقٌ" (شیطان عربی گھو ڑے کے مالک یا جس گھر میں عربی گھو ڑا ہو

سے ہیں نہیں آتا) حافظ شرف الدین ً دمیاطی نے بھی اس سلسلہ میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کامفہوم سے کہ جس گھر میں عربی گھو ژا ہوشیطان اس گھر میں کسی کو مخبوط نہیں کر سکتا۔ وَاخْوِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ كَى تَعْيِرِ الكَ حديث مِن جَس كوسليمانٌ بن يبار اوركُ محدثينٌ نے روايت كيا ميہ به : أنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ هٰذهِ الاية واخويْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لاَ تَعْلَمُهُمْ اللهُ يَعْلَمُهُمْ قَالَ هُمُ الْجِنُّ لاَ

یَد خُلُوْنَ دَارًا فِیْنَهَا فوس عتیق". حضور صلی الله علیه وسلم نے اس آیت (اور ان کے علادہ جن کو تم نہیں جانے الله ان کو جانیا ہے) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا که آخرین سے جن مراد ہیں جو اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے جس میں فرس عتیق ہو-

مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مصداق ہنو قریظہ ہیں اور سدی کے نزدیک اس سے مراد اہل فارس ہیں اور بقول حسن اس آیت میں منافقین کابیان ہے اور بعض کے نزدیک کفار جن مراد ہیں۔

گھو ڑے بھی دعاکرتے ہیں اللہ متدرک میں معاویہ بن حدیج جنہوں نے مصرییں محمد بن ابی بکر کی تغش کو گدھے کی لید میں رکھ کے سرت ابو ذر غفاری کی روایت ند کورہے:۔

"حضور صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا که کوئی عربی گھو ڑا ایبا نہیں جس کو روزانہ دو مرتبہ بید دعاما تکننے کی اجازت نہ دی جاتی ہو کہ "اے الله! تونے جس محفص کو میرا مالک بنادیا ہے اس کی نگاہوں میں مجھے کو اس کاسب سے زیاہ محبوب مال بنا دے"۔

امام نسائی نے کتاب الخیل میں اس واقعہ کو قدرے تفصیل کے ساتھ اس طرح نقل فرہایا کہ جب مصرفتے ہوا تو وہاں ہر قوم کے لئے ایک میدان تھا جس میں وہ لوگ اپنی سواریوں کے جانوروں کو لٹایا کرتے تھے۔ معادیہ کا گزر ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عند کے پاس سے ہوا جو اپنے گھو ڑے کو لٹا رہے تھے۔ معاویہ نے ان کو سلام کرنے کے بعد بہتھا کہ تمہارا گھو ڑا کیما ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرا سے گھو ڑا مستجاب الدعوات ہے۔ معاویہ کئے کیا گھو ڑے بھی دعا کرتے ہیں؟ اور ان کی دعا کمیں بھی قبول ہوتی ہیں؟ حضرت ابو ذر نے فرمایا کہ ہال کوئی رات الی نہیں گزرتی جس میں گھو ڑا اپنے رب سے یہ دعا نہ کرتا ہو: "اے میرے رب! تُونے مجھے بنی آدم کا غلام بنا دیا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے للذا تُواس کے نزدیک مجھے کو اس کے اہل و اولاد سے زیادہ محبوب بنادے "۔

پھر حفنرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعض گھو ڑے مستجاب ہوتے ہیں اور بعض غیر مستجاب لیکن میرا یہ گھو ڑا مستجاب ) ہے-

تھجین اس گھو ڑے کو کہتے ہیں جس کا باپ عربی النسل اور ماں عجمی ہو' اور جس گھو ڑے کی ماں عربی اور باپ عجمی ہو اس کو "مصرف" کہتے ہیں۔ ایساہی معاملہ انسانوں میں ہے۔

جضور صلی الله علیہ وسلم کے حق میں حضرت خزیمہ کی شہادت اعرابی سے حضور نے ایک گھو ڈا خرید لیا۔ اس گھو ڑے ا

کانام "مرتجز" تھا۔ وہ اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچے قیمت وصول کرنے کے لئے چل دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیز رفتاری سے تشریف لیجارہے تھے اور یہ اعرابی آہستہ چل رہاتھا۔ راستہ میں کچھ لوگوں نے (جن کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ گھو ڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لیا ہے) اس گھو ڑے کا سودا کرنا شروع کر دیا۔ اس اعرابی کو لاچے آگیا اور اس نے آواز لگائی کہ حضور آگر آپ خریدنا چاہیں تو سودا کرلیں ورنہ میں دو سرے کو فروخت کر دول گا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ گھو ڑاتم مجھ کو فروخت کر چے ہو۔اس اعرابی نے کما کہ خدا کی قتم میں نے تو ابھی آپ کو گھو ڑا فروخت نہیں کیا۔اگر آپ خریدنے کادعویٰ کر رہے ہیں تو گواہ لائے۔ حضرت خزیمہ فوراً بولے کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ حضور صلی الله علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کس وجہ سے گواہی دے رہے ہو؟ حضرت خزیمہ فی نے کماکہ آپ کی تصدیق کی وجہ سے-اس واقعہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو دو گواہوں کی گواہی کے قائم مقام کر دیا۔

ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ حضور نے ان سے پوچھا کہ کیسے گوائی دے رہے ہو؟ کیاتم معاملہ کے وقت ہمارے پاس موجوو تھے؟ انہوں نے کما کہ حضور میں عاضر تو نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا پھرتم کیسی گواہی دے رہے ہو؟ حضرت خزیمہ نے کما کہ حضور آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' میں آسانی خبروں کے بارے میں تصدیق کرتا ہوں' مستقبل کی خبروں کے بارے میں تقدیق کر تا ہوں کیااس گھوڑے کی خریداری میں آپ کی تقدیق نہیں کروں گا۔ یہ سن کر حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے خزیمہ آج

تم وو گواہوں کے قائم مقام ہو- اور ایک روایت میں حضور کے بیر الفاظ منقول ہیں کہ: "جس کے حق میں یا جس کے خلاف خزیمہ گواہی دیدیں ان کی تنا گواہی ہی اس کے لئے کافی ہے"۔

سہمیلی کہتے ہیں کہ مند حرث میں اس واقعہ کے بارے میں مزید لکھاہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گھو ڑااس اعرابی کو واپس کر دیا تھااور فرمایا کہ خدا تخفے اس میں برکت نہ دے۔ چنانچہ ایساہی ہوا کہ صبح ہوتے ہی اس کا گھو ژا مرگیا-

ایک عجیب واقعہ محرت خزیمہ ملوایک عجیب واقعہ پیش آیا جس کو امام احمر ؓ نے متعدد نقتہ لوگوں سے روایت کیا ہے۔ وہ یہ ہے ایک عجیب واقعہ کے ایک مرتبہ حضرت خزیمہ م نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر

رہے ہیں-انہوں نے آکر حضور سے یہ خواب بیان کیاتو حضور کیٹ گئے اور حضرت خزیمہ سے آپ کی بیشانی پر سجدہ کیا-

راہ خدامیں جماد کرنے والااللہ کا محبوب ہے

("نبی كريم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا كه الله رب العزت والجلال اس طاقتور شخص كوليند كرتے ہيں جو گھو ڑے پرسوار ہو کر آتا جاتا ہے") لینی جو ایک بار غزوہ میں گیااور پھر جماد کرکے واپس آگیا۔ پھر دوسرے جماد میں گیا۔ اس طرح بار بار راہ خدا میں جانے والا شخص مبدی و معید کہلائے گا۔ اس طرح وہ گھوڑا جس پر سوار ہو کر اس کے مالک نے بار بار غزوات میں شرکت کی ہو میدی اور معید کہلائے گا۔

بعض لوگوں کاخیال ہے کہ مبدی اور معید اس شخص کو کہتے ہیں جس کو سد ھایا جائے اور وہ اپنے مالک کے تالع ہو جائے۔ گھوڑے کی پرورش بھی عبادت ہے مند امام احر میں روح بن زنباع کے حوالہ سے حضرت تمیم داری کی یہ روایت منقلہ منقلہ منقلہ منقلہ من

"حضور صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمايا كه جو مخص جو صاف كركے اور پھرلاكر اپنے گھو ژے كو كھلا دے تو الله تعالى اس مخص کے لئے ہرجو کے بدلہ میں ایک نیکی لکھے ہیں"۔ ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کے ہم معنی ایک روایت نقل کی ہے۔

گھو ژے کی عادات | گھو ڑے کی طبیعت میں غرور اور تکبرہے۔ بیرانی ذات میں مگن رہتاہے۔ لیکن اس کے باوجو داپنے مالک سے پیار و محبت کرتا ہے۔ اس کے خلاف اس کے شریف اور مکرم ہونے پر دلیل میہ ہے کسی دو سرے

جانور کاباقی مانده جاره یا خوراک نهیس کھاتا۔

کتے ہیں کہ مروان کا ایک اشقرنامی گھو ڑا تھا۔ یہ گھو ڑا جس گھر میں رہتا تھا اس گھر میں اس کی اجازت کے بغیراس کے رکھوالے بھی داخل نہیں ہو سکتے تھے اور اس گھو ڑے کی اجازت کی صورت یہ تھی کہ رکھوالے اس کے کمرے میں داخل ہونے سے قبل

اس کی طرف اپنا پنجہ لہراتے اس کے جواب میں گھو ڑا ہنمنا تا تو وہ کمرے میں داخل ہو جاتے اور اگر تبھی اس کے بینمنائے بغیر کوئی ر کھوالااس کے کمرے میں جلا جاتا لیخی بغیراجازت تو وہ بردی مشکل کاشکار ہو تا۔

گھوڑی کو گھوڑے کی نسبت بہت زیادہ شہوت ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اکثر گھو ژوں کے علاوہ دیگر نر جانوروں کے پیچھے بھی گلی رہتی ہے۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ گھوڑی کو حیض آتا ہے لیکن بہت قلیل مقدار میں۔ گھوڑے کی شموت چالیس (۴۰) تا نوے (۹۰) سال تک بر قرار رہتی ہے۔گھو ڑا انسانوں کی طرح خواب دیکھتاہے۔ اس کی ایک خاص عادت بیہ ہے کہ بیر گدلایانی بیتا ہے اور جب کہیں اس کوصاف پانی ملتاہے تو اس کو گدلا کر دیتا ہے۔

جو ہری نے کہا ہے کہ گھو ڑے کے طحال (تلی) نہیں ہوتی- امام ابو الفرج ٌ بن الجوزی کا فرمان ہے کہ جو مخص جو یا پہنتے وقت وائیں بیرے ابتداء کرے اور ا تارتے وقت بائیں بیرے پہلے جو تا نکالے وہ تکی کی بیاری سے محفوظ رہے گا-

ذمل کا نقشہ ورم طحال کے لئے مجرب ہے۔ نقش ذمل کو پوشتین کے کسی پارچہ میں لکھ کرجمعہ کے دن مریض کے ہائیں جانب

الكاوي اورجعدك بورادن الكارسخ دين- تقش يهد:

11921

محدالی رای ا د ا ح ح هم مامل ملما

صالح صح وصح م له صالح دون مانع من الى ان تنصره و مره

آگر مندرجہ بالا حروف کو اس شکل میں کسی چڑے کے محلاے پر لکھ کر تلی کے بیار شخص کے بائیں بازو پر اس طرح باندھیں کہ چڑے کا تحریر شدہ کلزا ایک مٹھی کے برابرائکا رہے تو یہ عمل بھی انشاء اللہ باعث شفاء ہوگ۔

اس طرح ایک دو سراعمل بیہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقشہ کو لکھ کر مریض کے بائیں بازویس لاکا دیں۔ نقش سے ہے:۔

۲۵۹۲۸۱۹۲۳ ح ح د د صوع

مرض طحال کے لئے ایک اور عمل یہ ہے کہ مندرجہ ذیل الفاظ کو کسی کاغذیر لکھ کر اس کاعذ کو تلی کے سامنے کرکے جلادیں۔

الفاظ بيربس وعلم بضميرهم " طحال کے مریض کے لئے ایک مجرب عمل میہ ہے کہ سینچر کے دن طلوع آفتاب سے قبل کسی کاغذ وغیرہ پر لکھ کراس کو تکوار

الکانے کی طرح وائیں جانب اونی دھاگی سے اٹکا لے۔

نقشہ ہیہ ہے

ح ح ه و م ص هاا ص

اح ااح ماتت الى الابد شتمل مفت آن لائن مكتبه محکمہ دلائل وبراہین سے مزین ما

دنیوی کی کتاب "المجالسته" کی دسویں جلد میں اسلعیل بن یونس سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ریاشی سے انہوں نے ابوعبیدہ اور ابو زیدسے سناکہ گھوڑے کے تلی' اونٹ کے پتااور شتر مرغ کے گودا نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ پانی کے پر ندول اور دریا کے سانیوں کے دماغ اور زبان نہیں ہوتی اور اسی طرح مچھلی کے چھپھڑے نہیں ہوتے -

مدیث میں گھو ڑے کا تذکرہ:

سواء ابن ماجہ کے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بھلائی کسی چیزمیں ہے توان تین چیزوں ''عورت مگھ مُھو ڈا'' میں ہے۔

ایک دوسری روایت (جو کہ مذکورہ بالا روایت کے بالکل مخالف ہے)۔ میں ہے کہ بدفالی جار چیزوں "عورت محمر محمو الااور

تتمه : - حضرت امام احمد بن حنبل من حضرت ابو الطفيل سے روايت كيا ہے كه نبى كريم صلى الله عليه وسلم كے زمانه ميں ايك مخص کے ایک بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس بچہ کو حضور کی خدمت میں حاضر کیا تو حضور نے اس بچہ کی پیثانی پر ہاتھ رکھ کر اس کی برکت کے لئے دعا کی۔ چنانچہ آپ کی دعا کی وجہ سے اس لڑ کے کی پیشانی پر گھو ڑے کی پیشانی کے مانند کچھ بال بہت ہی خوب صورت لکنے والے نکل آئے۔ چنانچہ ان بالول کے ساتھ ہی وہ بچہ جوان ہوا اور جب خوارج کا زمانہ آیا تواس جوان لڑکے نے خوارج کو پہند کیا اور ان کاہم خیال بن گیا تو اس کی پیشانی کے وہ بال جھڑ گئے۔ اس کے والد نے اس لڑکے کو قید کر دیا تاکہ وہ خوارج سے نہ مل

ابو طفیل" راوی فرماتے ہیں کہ ہم اس اڑ کے سے ملے اور اس کو نصیحت کی اور سیر بھی کہا کہ دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے تمہاری پیشانی پر جو خوشنمابال نکلے ہوئے تھے وہ بھی جاتے رہے اس لئے تم توبہ کروادر اس غلط راہے ہے باز رہو-الله تعالیٰ کے فضل سے اس نوجوان پر تصیحت کا اثر ہوا اور اس نے توبہ وغیرہ کی۔ چنانچہ وہ بال اس کی پیشانی پر پھرسے نکل آئے اور تاحیات بافی رہے۔

طراتی نے حضرت عائذ بن عمرو رضی الله تعالی عند سے روایت کیا ہے کہ میں خیبرکے دن حضور صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ جماد کر رہاتھا کہ اچانک ایک تیرمیرے چرے پرلگاجس سے میراچرہ ڈاڑھی اور سینہ خون سے بھرگیاتو نی کریم صلی الله علیه وسلم میرا وہ خون صاف فرمانے لگے اور میرے لئے وعا فرمائی۔خون صاف کرتے ہوئے حضور کا دستِ مبارک میرے سینہ کے جس حصہ میں پڑااس جگہ لیے لیے بالوں کے خوشما کچھے بن گئے۔ جیسا کہ گھو ڑے کی پیشانی پر سفید بال-

واقعم ابن ظفر نے اپنی کتاب "اعلام النبوة" میں ذکر کیا ہے کہ ایک یمودی عالم مکه معظمہ میں قیام پذیر تھا۔ چنانچہ ایک دن وہ اس مجل میں پنچاجس میں بی عبد مناف اور بنی مخزوم کے لوگ تھے اور معلوم کیا کہ کیا آپ کے گھروں میں کوئی نیا بچہ بیدا ہوا ہے؟ اہل مجلس نے جواب دیا کہ جمارے علم میں ایس کوئی خبر شیں۔ یہودی عالم نے کہا کہ آپ لوگوں سے سخت علطی سرزد ہو گئی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ آج کی رات اس آخری امت کے نبی پیدا ہوئے ہیں اور ان کی نشانی یعنی مهر نبوت ان کے دو نول شانول کے در میان ہو گی جو کہ زرد رنگ کے تلوں اور ان کے گر د بالوں پر مشتمل ہو گی جیسا کہ گھوڑے کی کلفی اور بید دو رات دودھ پینے سے باز رہیں گے۔ یہودی عالم کی ان باتوں سے تمام لوگ متجب ہوئے اور مجلس برخاست ہونے کے بعد اپنے اپنے گھر پنچے تو ان کی محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عور تول نے ان کو یہ خردی کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ پھر جب یہ لوگ دوبارہ اپنی مجلس میں جمع ہوئے تو آپس میں اس ولادت پر گفتگو کرنے گئے۔ ان کی یہ گفتگو جاری ہی تھی کہ وہ یہودی عالم بھی آگیا تو اہلِ مجلس نے اس کو ولادت کے بارے میں بتایا۔ جس پر اس یہودی عالم نے کہا کہ جھے اس گھر میں لے چلو تاکہ میں اس بچہ کو دکھ سکوں۔ چنانچہ اہلِ مجلس اس یہودی کو کے کر آمنہ کے گھر پہنچ اور حضرت آمنہ سے اجازت لے کر بچہ کو یہودی عالم کے پاس لے گئے۔ یہودی عالم نے بچے کو دیکھا اور کپڑے نکلواکر مرنبوت دیکھی۔ جسے ہی اس کی نظر مرنبوت پر پڑی اس پر بے ہوثی طاری ہوگئی۔ پچھ در بعد جب یہودی کو ہوش آیا تولوگوں نے اس سے بے ہوثی کی وجہ دریافت کی تو یہودی نے جواب دیا کہ نبوت بن اسرائیل سے نکل گئے۔ لیکن تم اس بات سے خوش نہ ہونا کیونکہ خدا کی قتم وہ ایک ایی زبردست دبد بہ والی حکومت قائم کریں گے کہ اس کی شہرت مشرق سے مغرب بات سے خوش نہ ہونا کیونکہ خدا کی قتم وہ ایک ایس زبردست دبد بہ والی حکومت قائم کریں گے کہ اس کی شہرت مشرق سے مغرب بات سے خوش نہ ہونا کیونکہ خدا کی قتم وہ ایک ایس زبردست دبد بہ والی حکومت قائم کریں گے کہ اس کی شہرت مشرق سے مغرب بات سے خوش نہ ہونا کیونکہ خدا کی قتم وہ ایک ایس زبردست دبد بہ والی حکومت قائم کریں گے کہ اس کی شہرت مشرق سے مغرب بنچ گی۔

امام کلبی نے آیت "وَ قَالَت النّصَالٰی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِافْوَاهِهِمْ" النح كى تغییر میں فرمایا ہے كہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسان پر اٹھائے جانے کے بعد اکیاسی سال تک نصاری دین اسلام پر قائم رہے اور نماز روزہ اوا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ یہود اور نصاریٰ کے درمیان بڑی لڑائی ہوئی۔ یہود میں ایک ہخص بولس نام کا بڑا بہاور تھا اس نے حضرت عیسیٰ کے تمام صحابہ یعنی حواریین کو شہید کر دیا۔ اس کے بعد اس محض نے اپنی قوم (یہود) سے کہا کہ اگر حق عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا تو ہم نے تو ان کا کفر کیا لہٰذا ہمیں دوزخ میں جاتا ہو گا اور اگر ایسا ہوا تو ہم زبردست خسارے میں رہیں گے۔ لیکن آپ مطمئن رہیں عنقریب میں ایک الیکی ترکیب کروں گا کہ اس کے ذریعہ وہ بھی ہماری طرح دوزخی ہوجا کمیں گے۔

بولس کے پاس گھو ڈاعقاب نام کا تھاجی ہے کہ وہ قال کر تا تھا۔ اس نے اپنے اس گھو ڈے کی کو نجیں کاٹ ڈالیں اور اپنے مریں دھول ڈال کر شرمندگی کاا ظمار کیا۔ نصار کی نے جب اس کو اس حال میں دیکھاتو پو چھا کہ تم کون ہو ؟ بولس نے جواب دیا کہ میں تمارا داشمن ہوں لیکن اب نہیں کیو نکہ مجھے آسان سے یہ ندا سائی دی کہ تمماری توبہ تب تک قبول نہ ہو گی جب تک کہ تم نصار کی نہ بن جاؤ۔ للذا میں اب نصار کی میں شامل ہو گیا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد اہل نصار کی نے اس کو اپنے گر جا گھر میں داخل کر لیا۔ اس طرح بولس نصار کی ہے رہائہ اس نے کس سے بات کی اور نہ بھی گرجا ہے باہر لگا۔ اس لیا۔ اس طرح بولس نصار کی کے گرجا گھر میں ایک سال تک بند رہائہ اس نے کس سے بات کی اور نہ بھی گرجا ہے باہر لگا۔ اس لیورے ایک سال کے عرصہ میں مسلسل انجیل کا مطالعہ کر تا رہا۔ یمال تک کہ جب اس کو ایک سال کا عرصہ میں مسلسل انجیل کا مطالعہ کر تا رہا۔ یمال تک کہ جب اس کو ایک سال کا عرصہ میں مسلسل انجیل کا مطالعہ کر تا رہا۔ یمال تک کہ جب اس کو ایک سال کا عرصہ میں ہوگیاتو وہ اپنی سے اس کو ایک سال کا عرصہ میں ہوگیاتو وہ اپنی سے نوائل کے میری دعاقبول کر بی ہے۔ نصار کی میں سے برخض ہولس سے مجب کرنے لگا۔ اس کے بعد میں ہوگیاتو رہاں پر نسطو رہاں پر اس نے لوگوں کو صفات باری تعالی اور انسان ہے کہ تعلیم دی اور یہ بھی علیہ السلام نہ انسان سے نہ جند میں سے نے بلکہ وہ اللہ تعالی کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ انسان سے نہ جند رہیں گے۔ کہ کی علیہ السلام نہ انسان سے نہ جند رہیں گے۔ کہ کہ تعیلی علیہ السلام تو بھیشہ معبود رہیں گے۔ کو اپنا ظیفہ بتایا۔ پھردو سرے ہم خص کو جس کا نام ''مکان ''تھا بالیا اور ہرا یک ہے کہ کہ تم میرے خاص مرید (ظیفہ) ہو

اور رات میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور کل میں اپنی طرف سے قرمانی کروں گااس

لئے تم لوگوں کو یہ کمہ کر قربانی کی جگہ بلانا کہ وہ ہمارے عطیہ لے جائمیں-چنانچہ بولس نے اس طرح اپنے نتیوں خلیفاؤں سے الگ الگ تنمائی میں مندرجہ بالا گفتگو کی اور ہر ایک کو یقین دلا دیا کہ وہی اس کا قابلِ اعتاد اور صحیح جانشین ہے-

اس کے بعد امکلے دن بولس نے قربان گاہ میں قربانی کی اور یہ ظاہر کیا کہ میں یہ قربانی عیسیٰ علیہ السلام کی رضامندی کے لئے کر رہا ہوں۔ چنانچہ ان نتیوں (نسطور 'یعقوب اور ملکان) نے اپنے اپنے بیرو کاروں کو جمع کیا اور ان کی موجودگی میں بولس سے عطیہ قبول کئے۔ چنانچہ اس دن سے نصار کی تین فرقوں میں اختلاف اس قدر

کے۔ چنانچہ اسی دن سے نصاری تین فرقوں نطوریہ 'یقوبیہ اور ملکیہ میں تقسیم ہو گئے اور پھران متنوں فرقوں میں اختلاف اس قدر بردھا کہ وہ ایک دوسرے کے دشمن بن گئے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "وَقَالَت النَّصَارٰی الْمَسِیْحُ ابُن اللَّهِ ذَالِكَ قَوْلُهُمْ بِاَ فُوَاهِهِمْ" الْح

اہلِ معانی نے اس آیت کے تحت فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تبھی ٹسی قول کو افواہ یا السن (منہ اور زبان) کی صفت بیان نہیں کرتے پیمال تک کہ وہ جھوٹ نہ ہو۔

ام ابن بلیان و غرال و غرال و غرال و غرال و غرال و غیره نے ذکر کیا ہے کہ جب ہارون الرشید خلیفۃ المسلمین بے تو تمام علاء کرام ایک عبرت تاک واقعہ السلمین بے تو تمام علاء کرام ان کے عبرت تاک واقعہ ان کے مارون کے حالا تکہ ہارون الرشید اور سفیان توری ایک دو سرے کے ساتھی اور دوست تھے۔ چنانچہ حضرت سفیان کے نہ آنے سے ہارون رشید کو بڑی تکلیف ہوئی اور اس نے حضرت سفیان کے نام ایک خط لکھا جس کا متن ہے ہے:۔

" شروع كريا ہوں اللہ كے نام سے جو برا مهرمان اور رحم والا ہے"-ا

''عبداللہ ہارون امیرالمومنین کی طرف سے اپنے بھائی سفیان توری کی طرف-یعد سلام مسنون! آپ جانبتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے درمیان اپنی بھائی جارگی اور محبت ودبیت کی ہے کہ جس

بعد سلام مسنون! آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالی نے مومنین کے درمیان ایس بھائی چارگی اور محبت ودبعت کی ہے کہ جس میں کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ میں نے بھی آپ سے ایسی ہی محبت اور بھائی چارگی کی ہے کہ اب نہ میں اس کو تو ٹر سکتا ہوں اور نہ اس سے جدا ہو سکتا ہوں۔ یہ ظافت کا جو طوق اللہ تعالی نے میرے پر ڈال دیا ہے آگر یہ میرے گلے میں نہ ہو تا تو میں ضرور آپ کی محبت کی بناء پر آپ کے پاس خود آتا یہاں تک کہ آگر چلئے میں معذور ہو تا تو گھسٹ کر آتا۔ چنانچہ اب جبکہ میں فلیفہ ہوا تو میرے تمام دوست احباب مجھے مبارک باد دینے کے لئے آئے۔ میں نے ان کے لئے اپنے نزانوں کے منہ کھول دیئے اور قیمی سے قیمی چیزوں کا عطیہ دے کر اپنے دل اور ان کی آئھوں کو ٹھنڈا کیا۔ لیکن آپ تشریف نمیں لائے حالا تکہ مجھے آپ کا شدید انظار تھا۔ یہ خط آپ کو بڑے ذوق شوق اور محبت کی بناء پر لکھ رہا ہوں۔ اے ابو عبداللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مومن کی زیارت اور مواصلت کی کیا فضیلت ہے اس لئے آپ سے درخواست میں میرا یہ خط آپ کو طرح بائے بھی جاری مومن کی زیارت اور مواصلت کی کیا فضیلت ہے اس لئے آپ سے درخواست کی جو سے بی میرا یہ خط آپ کو طرح بائے جانے ہیں کہ مومن کی زیارت اور مواصلت کی کیا فضیلت ہے اس لئے آپ سے درخواست سے کہ جیسے بی میرا یہ خط آپ کو طرح بائے بھی جانہ ہی جانہ کی جانہ کو سے تو بھتی ہی جاری ہو تشریف لائے "۔

ہارون الرشید نے بیہ خط عباد طالقانی نامی ایک شخص کو دیا اور کہا کہ بیہ خط سفیان توری کو پہنچاؤ اور خاص طور سے بیہ ہدایت کی کہ خط سفیان کے ہاتھ میں ہی دینا اور دہ جو جواب دیں اس کو غور سے سننا اور ان کے تمام احوال اچھی طرح معلوم کرنا- عباد کہتے ہیں کہ میں اس خط کو لے کر کوفہ کے لئے روانہ ہوا اور وہاں جاکر حضرت سفیان کو ان کی متجد میں پایا- حضرت سفیان نے مجھ کو دور ہی ہے دور کھتے ہی کھڑے ہو گئے اور کہنے گئے:

"اعوذبالله السميع العليم من الشيطان الرجيم واعوذبك اللهم من طارق يطرق الابخير"- (من مردود شيطان سے الله كى بناه جابتا ہوں اس مخص سے جو رات ميں آتا ہے الابد كه وه كوئى خبر ميرے پاس كے كر آئے"۔

عباد فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد کے دروازے پر اپنے گھو ڑے سے اترا توسفیانؓ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔حالا نکہ یہ کسی

نماز کا وقت نہیں تھا۔ چنانچہ میں پھران کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہاں پر موجود لوگوں کو سلام کیا۔ گمر کسی نے بھی میرے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ مجھے بیٹنے کے لئے کماحتیٰ کہ کسی نے میری طرف نظراٹھاکر دیکھنے کی زحمت بھی نہ کی- اس ماحول میں مجھ پر کیکی

طاری ہو گئی اور بدحواس میں میں نے وہ خط حضرت سفیان کی طرف پھینک دیا۔ حضرت سفیان کی نظر جیسے ہی خط پر پڑی تو وہ ڈر گئے اور خط سے دور ہث گئے گویا وہ کوئی سانپ ہے۔ پھر پچھ دیر بعد سفیان نے اپنی آسٹین کے کیڑے سے اس خط کو اٹھایا اور اپنے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک مخص کی طرف پھینکااور کما کہ تم میں سے کوئی مخص اس کو پڑھے۔ کیونکہ میں اللہ سے بناہ مانگنا ہوں <sup>کسی</sup> ایسی چیز کے چھونے ہے جس کو کسی ظالم نے چھو رکھا ہو-

چنانچہ ان میں سے ایک محص نے اس خط کو کھولااس حال میں کہ اس کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے۔ پھراس نے اس کو پڑھا۔ خط کا مضمون من کر سفیان کسی متعجب مخص کی طرح مسکرائے اور کما کہ اس خط کو بلیٹ کر اس کی پشت پر جواب لک<sub>ھ</sub> دو-اہلِ مجلس میں سے کسی نے حضرت سفیان سے عرض کیا کہ حضرت وہ خلیفہ ہیں۔للذا اگر کسی کورے صاف کاغذ پر جواب لکھواتے تو اچھاتھا۔ حصرت سفیان نے فرمایا کہ نمیں اس خط کی پشت پر جواب لکھو-اس لئے کہ اگر اس نے یہ کاغذ حلال کی کمائی کااستعمال کیا ہے تو اس کو اس کابدلہ دیا جائے گا- اور اگریہ کاغذ حرام کمائی کا استعال کیا ہے تو عقریب اس کو عذاب دیا جائے گا- اس کے علاوہ ہمارے پاس كوئي اليي چيزنه ربني عاسيے جے كسى ظالم نے جھوا ہو- كونكه يد چيزدين ميں خرابي كاباعث موگ-

محراس کے بعد سفیان توری نے کما کہ لکھو:

" شروع كرتا مول الله كے نام سے جو نمايت رحم والا اور برا مريان ہے"-

سفیان کی جانب سے اس مخص کی طرف جس سے ایمان کامٹھاس اور قرآة قرآن کی دولت کو تھینچ لیا گیا-

یہ خط تم کو اس لئے لکھ رہا ہوں تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ میں نے تم سے ابنادین رشتہ لینی بھائی چارگی اور محبت کو

منقطع کر لیا ہے اور میہ بات یاد رکھنا کہ تم نے اپنے خط میں اس بات کا قرار کیا ہے کہ تم نے اپنے دوست واحباب کو شاہی خزانہ سے مالامال کر دیا ہے۔ للذا اب میں اس بات کا گواہ ہوں کہ تم نے مسلمانوں کے بیت المال کاغلط استعال کیا ہے اور مسلمانوں کی بغیراجازت کے اپنے نصاب پر خرچ کیااور اس پر طرہ بیہ کہ تم نے مجھ سے بھی اس آرزو کااظہار کیا کہ میں تمهارے پاس آؤں لیکن یاد رکھو میں اس کے لئے تبھی راضی نہ ہوں گا۔ میں اور میرے اہل مجلس جس نے بھی تمهارے خط کو سناوہ سب تمہارے خلاف گواہی دینے کے لئے انشاء اللہ کل قیامت کے دن خداوند قدوس کی عدالت میں حاضر ہوں گے کہ تم نے مسلمانوں کے مال کو غیر مستحق لوگوں پر خرچ کیا۔

اے ہارون! ذرا معلوم کرو کہ تمہارے اس فعل پر اہلِ علم ' قرآن کی خدمت کرنے والے ' بیتیم ' بیوہ عور تیں ' مجاہدین عاملین سب راضی تھے یا نہیں؟ کو نکہ میرے نزدیک مستحق اور غیر مستحق دونوں کی اجازت کنی ضروری تھی اس لئے اے ہارون! اب تم مسب راضی تھے یا نہیں معتقد دون ویرانین سے مرس مہنو کے وملق دکتیں کی مقتلما مقعبہ آن لاکل معتبد ان سوالات کے جوابات دینے کے لئے اپنی کمر مضبوط کرلو۔ کیونکہ عنقریب تم کو اللہ جل شانہ کے سامنے جو عادل و با حکمت ہیں حاضر ہونا ہے۔ لئذا اپنے نفس کو اللہ سے ڈراؤ۔ جس نے قرآن کی تلاوت ، علم کی مجلسوں کو چھو ڈر کر طالم اور طالموں کا امام بنتا تجول کرلیا۔
اے ہارون! اب تم سریر پر بیٹنے گئے اور حریر تہمارا لباس ہو گیا اور ایسے لوگوں کا لنگر جمع کر لیا جو رعایا پر ظلم کرتے ہیں۔ مگر تم انصاف نہیں کرتے۔ تہمارے یہ لوگ شراب پیتے ہیں۔ مگر تم حد دو سروں پر لگاتے ہو۔ تہمارے کی لفکر (افسران) چوری کرتے ہیں مگر تم ہاتھ کا منے ہو' بے قصور لوگوں کے ، تہمارے یہ کارندے قتی عام کرتے ہیں مگر تم خاموش تماشائی ہے ہو۔ اے ہارون! کل میدانِ حشر کیسا ہو گاجب اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارنے والا پکارے گا کہ ''خالموں کو اور ان کے ساتھوں کو عاضر کرو''۔ تو تم اس میدانِ حشر کیسا ہو گاجب اللہ تعالیٰ کی طرف سے پکارنے والا پکارے گا کہ ''خالموں کو اور ان کے ساتھوں کو عاضر کرو''۔ تو تم اس مدگار ہوں گے اور تہمارے اردگر د تہمارے ظالم دوقت آگے بوھو گے اس حال میں کہ تہمارے دونوں ہاتھ تہماری گردن سے بندھے ہوں گے اور تہمارے اردگر د تہمارے ظالم و وسرول کی میزان میں ہوں گے اور تہماری میزان میں برائیاں نظر آئیں گی اور پھر تم کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ ہر طرف اندھرا ہی گا۔ الندا اب بھی وقت ہے کہ تم اپنی رعائی ساتھ انساف کرواور یہ بھی یادر کھو کہ یہ امرابادشاہ سے دنیا و آخرت سنوار لیے ہیں اور بعض دنیا و آخرت دونوں پر ہاد کر لیے ہیں۔ اور بعض دنیا و آخرت دونوں پر ہاد کر لیے ہیں۔

اور اب خط کے آخیر میں بید بات غور سے سنو کہ آئندہ بھی مجھ کو خط مت لکھنااور اگر تم نے خط لکھا بھی تویاد رکھنااب بھی مجھ سے کسی جواب کی امید مت کرنا- والسلام

خط کھمل کرا کے حضرت سفیان نے اس کو قاصد کی طرف پھٹکوا دیا۔ نہ اس پر اپنی ممرلگائی اور نہ اس کو چھوا۔ قاصد (عباد) کہتے ہیں کہ خط کے مضمون کو من کر میری حالت غیر ہوگئی اور دنیا سے ایک ذم النفات جاتا رہا۔ چنانچہ میں خط لے کر کو فہ کے بازار میں آیا اور آواز لگائی کہ ہے کوئی خریدار جو اس مخص کو خرید سکے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جارہا ہے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس در ہم اور دینار لے کر آئے۔ میں نے ان سے کھا کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں مجھے تو صرف ایک جبہ اور قطوانی عباچا ہیے۔ چنانچہ لوگوں نے بیہ چنیں مجھے مہیا کر دیں۔ چنانچہ میں نے اپناوہ قیمتی لباس اتار دیا جے میں دربار میں ہارون کے پاس جاتے وقت بہنتا تھا اور پھر میں نے گھوڑے کو بھی ہنکا دیا۔ اس کے بعد میں خوازہ پر پہنچا۔ محل کے دروازہ پر لوگوں نے میری حالت کو دیکھ کر میرا نداق اڑایا اور پھراند رجا کہارون سے میری حاضری کی اجازت لی۔

چنانچہ میں اندرگیا- ہارون رشیدنے جیسے ہی جھے کو دیکھا کھڑا ہو گیا اور اپنے سرپر ہاتھ ہارتے ہوئے کہنے لگا- وائے برہادی وائے خرابی ترانی وائے سے خرابی وائے سے خرابی وائے ہوئے ہوئے کہنے لگا- وائے برہادی وائی کیا ضرورت ہے۔ اس کے بعد ہارون نے بری تیزی سے جھے سے جواب طلب کیا۔ چنانچہ جس طرح سفیان توری نے وہ خط میری طرف پھٹکوایا تھا اس طرح میں نے وہ خط ہارون رشید کی طرف اچھال دیا۔ ہارون رشید نے فوراً جھک کر ادب سے اس خط کو اٹھالیا اور کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے ہارون الرشید کے رضار آنسوؤں سے تر ہو گئے حتی کہ بحکی بندھ گئی۔

ہارون الرشید کی سے حالت دیکھ کر اہل دربار میں سے کسی نے کہا کہ امیرالمومنین سفیان کی سے جرائت کہ وہ آپ کو ایسا تکھیں۔ آگر آپ تھم دیں تو ہم ابھی سفیان کو جکڑ کر قید کر لائیں تاکہ اس کو ایک عبرت اٹکیز سزا مل سکے۔ ہارون نے جواب ویا کہ اے محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ مغرور! دنیا کے غلام! سفیان کو کچھ مت کہوان کو ان کی حالت پر رہنے دو- بخدا دنیا نے ہم کو دھو کہ دیا اور پہ بدبخت بنا دیا- تمهارے لئے میرایہ مشورہ ہے کہ تم سفیان کی مجلس میں جاکر جیٹھو کیونکہ اس وقت سفیان ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی امتی ہیں-قاصد عباد کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہارون الرشید کی میہ حالت تھی کہ سفیان ؓ کے اس خط کو ہروقت اپنے پاس رکھتے اور ہر نماز

کے بعد اس کو پڑھتے اور خوب روتے یہاں تک کہ ہارون کا انتقال ہو گیا-

سفیان و منصور کاواقعہ ابن سمعانی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت سفیان توری نے اس بات کی تصدیق کرنے سے انکار کیا اس منصور کے بیات کے منصور کے پاس کیا لیکن سفیان توری منصور کے پاس کیا لیکن سفیان توری منصور کے پاس نہیں آئے بلکہ مکہ چلے گئے۔ کچھ دن کے بعد جب منصور حج کرنے چلا تو سولی دینے والے عملہ (حلادوں) کو ہدایت کی کہ سولی تیار کرو

اور سفیان کو تلاش کرکے ان کو بھانسی دے دو۔ چنانچہ جب اس بات کی اطلاع حضرت سفیان کو پینچی تو آپ (سفیان توری) سوئے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ کا سرفضیل بن عیاض کی گود میں اور دونوں پیرسفیان بن عیبینہ کی گود میں تھے۔منصور کے اس علم کو س کر عیاض اور عیبینه دونوں ڈرتے ہوئے کئے گئے کہ حضرت (سفیان توری) اب دشمنوں کو ہم پر ہننے کااور موقع نہ دیجئے کینی اب

تو کوئی ایسی صورت کریں کہ اس قید اور روپوشی سے خلاصی مل جائے۔ چنانچہ ان دونوں کی بیہ بات سن کر حضرت سفیان کعبۃ اللہ کی طرف چل پڑے-اور وہاں پہنچ کر غلاف کعبہ پکڑ کر کہنے لگے کہ اے دنیا کے مالک و رب! منصور کو یہاں نہ واخل ہونے دینا- چنانچہ الله تعالیٰ نے ان کی دعاکو قبول فرمایا اور اس وقت منصور کی سواری کاپاؤں پھسلا اور وہ سواری سمیت نیچے گر کر مرگیا۔ یہ واقعہ منصور کو حجون میں پیش آیا۔ امام شافعیؓ کے نزدیک گھوڑے کی وہ تمام اقسام حلال ہیں جن میں گھوڑے کا نام پایا جاتا ہے جیسے

"عراب" مقاریف اور برازین وغیرہ 'برازین 'برزون کی جمع ہے ' ترکی گھوڑے کو کہتے ہیں- یہ قول امام ابو پوسف ؓ، محمہؓ واسحاقؓ وغیرہ کے ہیں۔ اپنی دلیل میں یہ حضرات بخاریؓ ومسلمؓ کی وہ حدیث پیش کرتے ہیں جو حضرت جابر رضی الله عنه سے مروی ہے کہ:۔

«حضور صلی الله علیه وسلم نے خیبر میں پالتو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کے بارے میں

امام ابو حنیفیہ اور اوزاعیؓ اور امام مالک ؒ نے گھو ڑے کے گوشت کو محروہ کہا ہے۔ لیکن امام مالک ؒ کے نزدیک گھو ڑے کا گوشت کمروہ تنزیمی ہے نہ کہ تحری- ان حضرات نے بطور دلیل اس حدیث کو پیش کیا ہے جس کو ابو داؤد' نسائی وابن ماجہ وغیرہ نے نقل کیا

دونی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھو ژے ' خچراور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ اُن جانوروں کو اللہ تعالی نے سواری و زینت کے لئے پیدا فرمایا ہے"-

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کافی گھو ڑے تھے جن میں سے آنحضور صلی الله علیه وسلم کے گھو ژوں کے نام

"السكب، مرتجز، لزاز، ظرب لحيف، ورد، ابلق، ذوالعقال، مرتجل، ذواللمة، سرحان، يعسوب، بحر،

ادهم ملاوح طرف مسحا مراوح مقدام مندوب اورضرير".

گھوڑے کی خواب میں تعبیر اگر کوئی حاملہ عورت خواب میں گھو ڑا دیکھے تواس کی تعبیریہ ہوگی کہ وہ عورت ایسے بچے کو جنے گھوڑے کی خواب میں اللہ عورت ایسے بچے کو جنے گھوڑے کی خواب میں طاق ہوگا۔ بھی گھوڑے سے مراد تجارت وغیرہ بھی ہوتی ہے۔ اگر کسی

نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں کوئی گھو ڑا مرگیا تو اس کی تعبیر پیہ ہو گی کہ اس کا کوئی لڑکا مرجائے گایا تجارت میں نقصان ہو گایا اس کا شر یک تجارت (پارٹنز) چلاجائے گا۔ اُگر کسی نے خواب میں چنگبرا گھو ژاد یکھاتواس کی تعبیریہ ہو گی کہ وہ مشہور امیر بنے گا۔

اگر کسی نے خواب میں زرد رنگ کا گھو ڑا دیکھایا ہے دیکھا کہ وہ کسی بیار گھو ڑے پر سوار ہے تو اس کی تعبیر بیاری ہے اور زیادہ سرخ گھوڑا دیکھنے کی تعبیرغم ہے۔بعض نے کہاہے کہ بیہ فتنہ کی علامت ہے۔علامہ ابن سیرین ٌ فرماتے ہیں کہ میں سرخ گھوڑا پیند نہیں کرتا اس لئے کہ دہ خون کے مشابہ ہوتا ہے۔ سفید اور سیاہ رنگ کے گھو ڑے کو خواب میں دیکھنے کی تعبیرصاحب قلم سے دی تحتی ہے۔ سفید اور سرخ رنگ کے گھوڑے کی تعبیر قوت یا لہو لعب کی جاتی ہے اور تبھی تبھی لڑائی یا مار پیٹ کی تعبیر بھی دی جاتی ہے- اگر کسی نے خواب میں گھو ڑے کو دو ڑایا یمال تک کہ وہ گھو ڑا پیینہ آلود ہو گیا تو اس کی تعبیر خواہش نفسانی ہے کی گئی ہے اور کبھی اس کی تعبیرال کی بربادی بھی ہوتی ہے۔گھو ڑے کے پیینہ کی بھی بھی تعبیرہے۔اور خواب میں گھو ڑے کو ایڑی مارنے کی تعبیر خواہشات کے مرتکب ہونے سے کی جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالی کاارشاد ہے: "لاَ تَزْکُصُوا وارْجِعُوا اِلٰی مَا ٱنْرِ فَتُمْ فِیْهِ"

اگر کوئی خواب میں گھو ڑے ہے اس نیت ہے اترے کہ اب اس پر سوار نہیں ہو گاتواگر خواب دیکھنے والا کوئی گور نرہے تووہ اسے اس عمدہ (گورنری) سے معزول کر دیا جائے گا۔

اگر کسی نے گھو ژے کی دم کمی' زیادہ بالوں والی اور موٹی دیکھی تو اس کی تعبیراولادیا مال کی زیادتی ہے کی جاتی ہے۔ اگر بادشاہ نے ایس دم خواب میں دیکھی توبیہ اس کے نظر (فوج) کی زیادتی کی طرف اشارہ ہے۔ اور اگر کسی نے خواب میں گھو ڑے کی دم کی موئی دیکھی تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس شخص کے کوئی بھی اولاد نہ ہوگی اور اگر اولاد ہوگی تو دہ زندہ نہ رہے گی۔ اور اگریہ خواب کوئی بادشاہ دیکھے تو اس کی تعبیریہ ہوگی کہ اس کالشکر (فوج) اس سے بغاوت کر دے گا۔

اً گر کوئی مخص خواب میں کسی بهترین گھو ڑے پر سوار ہو تو اس کی تعبیر عزت وجاہ سے دی جائے گی اس لئے کہ حضور صلی اللہ عليه وسلم كاقول ب كه والكو رك يبشاني مين خيرب "-

اور بھی خواب میں گھوڑے پر سوار ہونے کی تعبیرے سفر مراد ہو تا ہے۔اور اگر کسی نے خواب میں گھوڑے کا بچہ دیکھا تواس کی تعبیرایک خوب صورت بچہ کی آمدا پیدائش) سے کی جاتی ہے اور اگر کسی نے خواب میں کوئی توانا گھو ڑادیکھاتو اس کی تعبیر طویل عمروالے سے دی جاتی ہے۔

اگر کسی نے خواب میں ترکی گھوڑے پر سواری کی تو اس کی تعبیر ہیہ ہے کہ وہ دنیا میں ایک درمیانی زندگی بسر کرے گانہ بالکل مفلسی کی اور نہ مالداروں جیسی' اور اگر کسی نے گھو ڑی کی سواری کی تو اس کی تعبیر شادی (نکاح) ہے۔ ابن مقری نے کہاہے کہ اگر سن نے خواب میں سفید وسیاہ رنگ کے گھوڑے پر سواری کی تو اس کی تعبیراور عزت تیبی مدد سے دی جاتی ہے۔ کیونکہ بیر رنگ فرشتول کے گھو ژول کا ہے۔ اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ سرخ وسفید رنگ کے گھو ژے پر سوار ہوا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ تھخص شمراب پۓ گاکیونکہ بیہ شراب کے نام میں سے ہے ادر اگر خواب میں کوئی کسی کے گھو ڑے پر سوار ہوا تواس کی تعبیر مرتبہ اور

عزت ملنے ہے دی جاتی ہے اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ گھو ڑے کو کھینچ رہاہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ کسی شریف میں مرک نہ مرد میں سرگل اور اگر کسی فخصے خواب میں گلہ ٹر سرکسی ایسی حکمہ بر سوار ہوا جہاں اس کا مصرف نہیں جیسے چھت'

آدمی کی خدمت کرے گا۔ اور اگر کوئی مخص خواب میں گھو ڑے پر کسی ایسی جگہ پر سوار ہوا جہاں اس کامصرف نہیں جیسے چھت' دیواریا قید خانہ تواس میں کوئی بھلائی اور خیر نہیں۔

اور آگر کسی نے خصی گھوڑا دیکھاتو اس کی تعبیر خادم ہے اور تمام چوپائے جن پر سواری کی جاتی ہے ان کو خواب میں بغیرلگام کے دیکھنے کی تعبیر زانیہ عورت ہے۔ کیونکہ زانیہ عورت بھی جس کسی کے ساتھ چاہتی ہے بغیر کسی روک ٹوک کے تعلقات قائم کر لیتی ہے۔ اسی طرح تیز رفحار گھوڑے کی تعبیر بھی زانیہ عورت ہے اور آگر کسی نے خواب میں گھوڑا اس کی تعبیر لوگوں میں اس کی نیک تامی ہے دی جاتی ہے۔ اور آگر کسی نے خواب میں دُیکھا کہ اس کا گھوڑا اس کے ہاتھ سے جاتا رہاتو اس کی تعبیر

ووں یں ہوں ہے ہوں ہوں ہوں ہوں ہور اگر وہ محض تاجر ہے تو اس کا شریک تجارت (پارٹنر) اس سے الگ ہوجائے گایا اس کی موت ہوجائے گا۔ موت ہوجائے گی۔ موت ہوجائے گی۔ ایک خواب ایک محض علامہ ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اپنا خواب بیان کیا کہ میں خواب میں ایک ایسے گھو ژے۔

ایک خواب این مل ما مدان میرن رسته الد سید عنی میرین نے کما کہ اللہ تم پر رحم کرے عنقریب تم فوت ہو جاؤ گے۔

واللہ اعلم بالصواب

### فرسالبحر

(دریائی گھوڑا) یہ دریانیل میں پایا جاتا ہے۔اس کی پیشانی گھوڑے جیسی'ٹائیں گائے جیسی ادر چھوٹی دم خنزیر کے مشابہ ہوتی ہے۔اس کا چہرہ چپٹا گھوڑے ہے۔ یہ بھی بھی پانی ہے نکل کر خشکی ہے۔ اس کا چہرہ چپٹا گھوڑے ہے۔ یہ بھی بھی پانی ہے نکل کر خشکی پر آ کر بھی چرتا ہے۔ اکثر خشکی میں یہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انسان یا دیگر حیوانات اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ خشکی پر یہ زیادہ تیز نہر اس کو آسانی ہے ہلاک کر دیا جاتا ہے جبکہ پانی میں یہ بہت تیز تیرتا ہے اور اس کو پانی میں پکڑنا یا ہلاک کر دادشوار ہے۔

ر بائی گھو ڑے کا تھم اس کا کھانا حلال ہے-دریائی گھو ڑے کا تھم

دریائی گھوڑے کی خواب میں تعبیر - دریائی گھوڑے کی خواب میں تعبیر - دریائی گھوڑے کی خواب میں تعبیر اور کی ہے۔

ماہے-اس سے بھی بھی دنیا بھی مراد ہوتی ٰہے-

اس سے بھی بھی دنیا بی مراد ہوئی ہے۔ اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ دریا کے کنارے بیٹھا ہوا ہے یا کنارے پر لیٹا ہوا ہے تو س کی تعبیر یاد شاہت ہے اور بھی خطرہ

کی علامت بھی ہے۔ کیونکہ پانی ہامون نہیں ہے اور اکثرانسان اس میں ڈوب کر مرجاتا ہے۔ اگر کسی نے خواب میں دریا سے پانی پیا تو اس کی تعبیریادشاہ کے مال سے کی جاتی ہے کہ وہ مال خواب میں دیکھنے والے کو حاصل ہو گا۔

اور آگر کسی نے خواب میں دریا کا تمام پانی پی لیا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کو کسی بادشاہ کا تمام خزانہ مل جائے گا-اور آگر کسی نے خواب میں دور سے دریا دیکھا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کا کوئی کام بگڑ جائے گااور آگر کسی نے خواب میں اپنے کسی دوست کے

ساتھ پانی پیا تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ اس سے جدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے قول "وَاِذْ فَرَقُنَا بِکُمُ الْبَحْرَ" کی روشن میں۔
اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ وریا میں چل رہا ہے خشکی پر چلنے کی طرح "تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس کاخوف جا تارہے گا در وہ مامون ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فاصوب نے فَھُمْ طَوِیْقًا فِی الْبُحْوِیَبَسُالاَ تَحَافُ دَرَکَا وَّلاَ تَحْسَی "اور اگر کسی نے دیکھا کہ وہ دریا میں موتی نکالنے کے لئے غوطہ لگا رہا ہے تو وہ علم میں گرائی و ہڑائی حاصل کرے گا اور اگر کسی نے خواب میں وریا کو تیرتے ہوئے عبور کیا تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ مصیبت اور فکر سے نجات پاجائے گا۔ اور اگر کسی نے سردی کے زمانہ میں خود کو دریا میں تیرتے ہوئے دیکھا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ محض حاکم کی طرف سے کسی مصیبت میں کیشن جائے گایا قید کر لیا جائے گایا اس کے بدن کے کسی حصہ میں کوئی در دہو گا۔ اور اگر کسی نے یہ دیکھا کہ دریا کا پانی شرک گل وچوں میں داخل ہو گیایا کھیتوں اور فسلوں پر چڑھ آیا تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس علاقہ کا بادشاہ لوگوں پر ظلم کرے گا اور کبھی اس کوچوں میں داخل ہو گیایا کھیتوں اور فسلوں پر چڑھ آیا تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس علاقہ کا بادشاہ لوگوں پر ظلم کرے گا اور کبھی اس

# اَلۡفَرَشُ

(اونٹ کا چھوٹا بچہ)الفوش:اونٹ کے چھوٹے بچہ کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہاہے کہ فرش کااطلاق اونٹ 'گائے 'بکری وغیرہ کے ان بچوں پر ہو تاہے جو ذرج کرنے کے لا کق نہ ہوں۔

كلام الله ميس فرش كا تذكره:

سے شدید قط سالی مراد ہوتی ہے۔

الله تعالیٰ کے قول ''وَحَمُوْلَةً وَّفَرْشًا'' میں الله تعالیٰ نے ''حمولہ ''کو کیوں مقدم کیااور اس سے کیافا کدہ ہے؟ اس بارے میں علاء نے فرمایا ہے کہ حمولہ انسان کے لئے زیاوہ نفع بخش ہے کیونکہ اس کو کھایا جاتا ہے اور بطور سواری استعال کیا جاتا ہے- بخلاف ''فرش'' تعبیر کرنا اس کے معنی (پھیلانا) کی وجہ سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام زمین پر پھیلادیا ہے-

### فرفر

(آبی پرنده) فر فر: بروزن بربد ـ پانی کے پرندول میں سے ہے - جیامت میں سے کوتر کے برابر ہو تاہے۔

فَرَ عُ

(چوپاؤں کا بہلا کچہ) فرع جوپاؤں کے پہلے بچوں کو کہتے ہیں۔

حديث مين فرع كا تذكره:

بخاری ومسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی الله عندسے مروی ہے کہ:

"آنحضور صلى الله عليه وسلم في فرمايا كه اسلام مين فرع وغيره كاكونى جواز نهيس"-

آنحضور صلی الله علیه وسلم کابیه فرمانا که فرع وغیره کااسلام میں کوئی جواز نہیں۔اس سے بیہ مراد نہیں کہ بیہ امربالکل ہی جائز نہیں ہیں بلکہ آپ کے کہنے کامنشاء یہ ہے کہ کفارِ مکہ جس اعتقاد اور ارادہ سے فرع وغیرہ ذرج کرتے ہیں اور پھراس کو کھاتے **بھی** نہیں اور اس امید واعتقاد سے ذیح کرتے ہیں کہ اس سے اس کی مال کو برکت حاصل ہوگی اور اس کی نسل زیادہ ہوگی توبیہ صورت یا یہ اعتقاد اور گوشت کانہ کھانا یہ اسلام کے منافی ہے۔

"عتیرہ" یہ ہے کہ کفار مکہ رجب کے مہینہ کے پہلے دن اس کو ذ<sup>رج</sup> کرتے اس لئے اس کو رجبیہ بھی کہتے ہیں-

فرع وعتیرہ کا شرعی تھم ان کے مکروہ ہونے کی دوصور تیں ہیں لیکن صحح دہ ہے کہ ان کی کراہت کے سلسلہ میں دو قول ہیں-

پہلا قول یہ ہے کہ (جس کی امام شافعیؓ نے صراحت کی ہے اور جو احادیث سے بھی ثابت ہے)وہ دونوں مروہ نسیں ہیں بلکہ ان کا کھانا جائز ہے۔ ابو داؤر ؓ نے صبح سندے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیماتیوں کی طرح اونٹوں کے ذبح کرنے میں مقابلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ ان دیماتیوں کی عادت یہ تھی کہ وہ ایک دو سرے سے بڑھ چڑھ کر کئی کئی اونٹ ذرج کرتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے کہ اس نے زیادہ اونٹ ذرج کر ڈالے ' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قشم کے اونٹ کا گوشت مکروہ قرار دے دیا۔ کیونکہ یہ شبہ تھا کہ یہ اونٹ غیراللہ کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانوروں میں شامل ہو جائے گا۔

( بچو کا بچہ) فوعل: بروزن تُنفُذُ ' بچو کے بچے کو کہتے ہیں- اس کی جمع فراعل آتی ہے- امام بیمنی عبدالله اس زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ہے ولد الضبع (بجو کا بچہ) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کما کہ وہ تو فرعل ہے اور اس میں بکری کابچہ بھی شامل ہے۔ ابوعبیدہ ٹنے کماہے کہ اہلِ عرب کے نزدیک فرعل 'بجو کابچہ ہے۔ فرعل کا شرعی تھم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کی روشنی میں فرعل بکری کے بچہ کی طرح حلال ہے۔

### الفصيل

(او نٹنی کا بچہ) فصیل: او نٹنی کا بچہ جب اپنی مال کا دودھ بیناچھوڑ دے تو اس وقت اس کو فصیل کہتے ہیں۔ فصیل بروزن فعیل ممعنی مفعول لینی مفعول جس کادوده چیمزا دیا گیام<sup>و</sup>-

اس کی جمع فصلان و فصال آتی ہے۔

حديث مين فعيل كاتذكره:

حضرت امام احمدٌ بن حنبل ادر امام مسلمٌ نے حضرت زیدٌ بن ارقم سے روایت نقل کی ہے کہ "حضور صلی الله علیہ وسلم ایک بار اہلِ قباء کی طرف گئے۔ چنانچہ اہلِ قباء میں سے اس وقت کچھ لوگ چاشت کی نماز بڑھ رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر حضور صلی اللہ عليه وسلم نے فرمايا كه اوابين كى نماز "ر مضت الفصال" كے وقت پر صنى چاہيے- يعنى جب منى كرم موجائے-فصیل کی خواب میں تعبیر النصیل کو خواب میں دکھنے کی تعبیر شریف لڑے سے کی جاتی ہے۔ بعض معبرین نے لکھا ہے کہ تمام

۔ حیوانات کے بچوں کو خواب میں چھونے کی تعبیر کسی غم سے دی جاتی ہے۔ یعنی آگر کسی نے خواب میں فصیل کو چھوا تو اس کی تعبیر ۔ یہ

الفككس

(چوپایا) فَلْحَسْ بروزن جعفر' فلحس' چوپایہ جانور کو یا من رسیدہ کناکو کہتے ہیں۔ فلحس بی شیبان کے سرداروں میں سے کسی سردار کانام بھی تھا۔اس کی ایک عجیب عادت تھی وہ ہیہ کہ جب بھی غنیمت کامال تقسیم ہو تا تو یہ اپنا حصہ حاصل کرنے کے بعد اپنی پوری کاحصہ ما نگتا اور جب اس کو بیوی کاحصہ مل جاتا تو پھراپی او نٹنی کاحصہ طلب کرتا' تو لوگ اس کو خاموش کرنے کے لئے کہتے کہ دمیں سوال کرتا ہوں فلحس سے "تاکہ وہ اور یعنی مزید نہ ما نگے۔

## اَلْفَهُد

(تیندوا)فهد: فهد 'فهود کاواحد ہے-اہلِ عرب ہولتے ہیں "فهد الرجل "لینی وہ تیندوا کے مانند ہے- سستی اور نبیند میں-تیندوے کاحدیث میں تذکرہ:

ام ذرع کی مشہور حدیث جو کہ بخاری اور ترندی شریف میں ہاس میں تیندوے کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ حدیث کا ایک کلزا سے
ہے"ان دخل فھد" یعنی عورت اپنے شوہر کی عادت بتارہی ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تا ہے تو "د تیندوے جیسابن جاتا ہے"۔

ارسطو کا خیال ہے کہ تیندوا بھیڑئے اور چھتے کے باہم اختلاط سے پیدا ہو تا ہے کیونکہ اس کا مزاج چیتا کے مزاج جیسا ہے اور
اس کی عادات و خصلت کتے جیسی ہیں۔ کما جاتا ہے کہ جب تیندوی (مادہ) حالمہ ہونے کی وجہ سے بھاری ہو جاتی ہے تواس دقت تمام
تیندوے اس کے شکار (کھانے وغیرہ) کا انتظام کرتے ہیں اور ولاوت کے وقت تک اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب ولادت کا وقت
قریب آجاتا ہے تو تیندوی اپنے پہلے سے تیار کروہ اس جگہ پر چلی جاتی ولادت ہونی ہے۔

تیندواسونے کا بڑا شوقین ہو تا ہے اور دن کے اکثر جھے ہیں سو تا رہتا ہے۔ اہلِ عرب تیندوے سے مثال دیتے ہیں کہ ''فلال مختص تو تیندوے کی طرح سو تا ہے'' یعنی زیادہ سو تا ہے۔

تیندوے کے مزاج میں انتہائی غصہ اور غضب ہو تا ہے۔ جب کسی شکار کی طرف جست (حملہ)لگاتا ہے تو سانس تک روک لیتا ہے جس سے اس کے غصہ اور غضب میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر بھی شکار اس سے نکل جاتا ہے تو زبردست غیض وغضب میں ہو تا ہے اور بھی اس غیض وغضب کے باعث اپنے مالک (رکھوالے) تک کو مار ڈالٹا ہے۔

ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ تینددے کو سریلی واچھی آواز سے شکار کیاجاتا ہے۔اس میں تعلیم قبول کرنے کی بردی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے بیہ بہت جلد سدھ جاتا ہے۔از مانوں میں سے بہت جلد مانوس ہو جاتا ہے۔ خاص طور سے اس مخص سے بڑا مانوس ہوتا ہے جو اس کے ساتھ اچھا برتادُ کرے۔ چھوٹا تیندوا (بچہ) جوان تیندوے کے مقابلہ میں جلدی سدھ جاتا ہے۔

سب سے پہلے جس نے تیندوے کے ذریعہ شکار کیاوہ "کلیب بن واکل" ہیں اور تیندوے کو سب سے پہلے جس مخص نے گھو ڑے بر سیر کرائی وہ بزید بن معاویہ " بن ابی سفیان ہیں- اور سب سے زیادہ تیندوے کے ساتھ جو مخص کھیلے وہ ابو مسلم خراسانی

بي-

فائدہ:۔ ابو الحن معاد الدین لکیا الھرای (جو کہ نقماء شوافع میں ہے ہیں) ہے کسی نے سوال کیا کہ کیایزید بن معادیہ معالیہ میں ہیں؟ اور کیا ان کو طعن و تشنیع کرنا صحیح ہے؟ تو فقیہ شافعی نے جواب دیا کہ یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ وہ صحابہ میں ہے نہیں ہیں کیونکہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ظافت کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور لعن کے بارے میں سلف میں ہے امام ابو حنیفہ و امام مالک و امام احمد ابن حنبل ہے دو دو قول ہیں۔ ان میں ہے ایک تو یہ ہے کہ صراحناً غلطی کا اظہار کر دینا اور دو سرایہ کہ اس کی طرف اشارہ کر دیا جائے ، مگر شوافع کے بہاں صرف ایک قول ہے اور وہ یہ کہ غلطی ظاہر کر دی جائے 'اشارہ سے کام نہ لیا جائے اور غلطی کا اظہار کیوں نہ کیا جائے جبکہ یزید بن معاویہ چیتوں کا شکار کر تا تھا اور نرد (چوسر) کھیلی تھا اور مستقل شراب بیتا تھا۔ شراب کے خلطی کا اظہار کیوں نہ کیا جائے جبکہ یزید بن معاویہ چیتوں کا شکار کر تا تھا اور نرد (چوسر) کھیلی تھا اور مستقل شراب بیتا تھا۔ شراب کے حلالہ میں اس نے اشعار بھی موزوں کئے ہیں۔

جب حضرت اما غزائی ہے اس بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا بزید بن معاویہ ٹولعن کرنا صراحناً جائز ہے یا ان کے فاس ہونے کی وجہ سے رخصت دی گئی ہے اور کیا بزید کا ارادہ حضرت حسین ٹوشمید کرنے کا تھایا صرف ان کو دور کرنا مقصود تھا؟ تو حضرت امام غزائی نے فرمایا کہ بزید بن معاویہ ٹر بھی بھی طعن و تشنیج و طامت کرنا جائز نہیں اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے وہ ملعون ہو گاکیو نکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "مسلمان کی بیہ خاصیت ہوئی چاہیے کہ دہ کسی پر لعنت نہ کرے" - اس لئے بیہ بات کیے جائز ہو سکتی ہے کہ کوئی مسلمان کو لعنت کرے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان یہ بھی ہے کہ "ایک مسلمان کی عونت و آبرو سے برتر ہے اور چو نکہ بزید کا اسلام لانا اور اس کا مسلمان ہونا مسلم ہے لاند اان پر مسلمان کی عونت و آبرو سے برتر ہے اور چو نکہ بزید کا اسلام لانا اور اس کا مسلمان ہونا مسلم ہے لاند اان پر مسلمان کا مسلمان سے بدگمانی ہونا حرام ہے اور حضرت حسین ٹو قتل کرنا یا بزید کا تھم دینا یا نہ دینا یہ سب مشتبہ امریں ۔ لندا ایک مسلمان پر کسی مسلمان سے بدگمانی رکھنا حرام ہے اور حضرت حسین ٹو قتل کرنا یا بزید کا تھم دینا یا نہ دینا یہ سب مشتبہ امریں ۔ لندا ایک مسلمان پر کسی مسلمان سے بدگمانی رکھنا خرام ہے۔ اللہ تعالی کا قول ہے:۔

"اے ایمان والو! زیادگی گمان سے بچو"۔ نعنی ہر چیز میں گمان کرنے سے بچواس لئے کہ بعض گمان گناہ میں بدل جاتے ہیں۔
اس کے علاوہ اب کوئی لاکھ کو شش کرے 'جبچو کرے مگروہ سے نہیں جان سکے گا کہ بزبیر کا حضرت حسین "کے بارے میں کیا خیال تھا؟ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان کو مسلمان سے اچھا گمان رکھے۔ دو سرے سے کہ اگر کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو قتل کیا اور سے بات بھی ہوگئی تب بھی اہل حق کا نہ بہ سے کہ وہ کافر نہیں ہو گایا اسلام سے خارج نہیں ہو گاکیو نکہ قتل ایک معصیت ہے اور معصیت کے لئے اللہ تعالی نے تو بہ رکھی ہے۔ اور پھر ہمیں سے بھی معلوم نہیں کہ حضرت حسین گا قاتل تو بہ کرے مرایا نہیں؟ اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے سے جائز نہیں کہ ہم یزید پر لعن کریں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالی "ار حم الراحمین" ہیں ان کو کلی طور سے ثواب و عذاب کا اختیار ہے۔
دیگر سے کہ شریعت میں اگر کسی پر لعت کرنا جائز ہے اور کوئی شخص اس پر لعنت نہ کرے تو وہ گناہگار نہیں ہو گا۔ جیسا کہ شیطان

(ابلیس) پر لعنت کرناجائز ہے۔ اب آگر کوئی مخص زندگی بھرشیطان پر لعنت نہ کرے تو قیامت کے دن اس سے بیہ سوال نہیں ہوگا کہ تم تم نے ابلیس پر لعنت کیوں نہ کی۔ لیکن آگر کوئی کسی مسلمان پر لعنت کر تا ہے تو قیامت کے دن یقینا اس سے سوال کیاجائے گا کہ تم نے دنیا میں فلاں کو کیوں لعنت کی اور یہ کہ تم کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ وہ ملعون ہے اور ملعون وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت سے دور ہو اور یہ بات ای وقت وثوق سے کی جا سکتی ہے جبکہ ہمیں معلوم ہو کہ فلاں مخص کافر ہے اور وہ کافر ہی مراہے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اب جس مخص کے بارے میں ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں تو ہم اس کو کس طرح ملامت کر سکتے ہیں بلکہ ہمارے نزدیک تو وہ بلارے قول اللهم اغفو المومنين والمومنات بين واخل موجائے گا- اب رہى يدبات كه مم ان پر رحم كريں يا نرمى كابر تاؤكرين توہارے نزدیک سے مستحب ہے۔

تیندوے کا شرعی تھم استیندوے کو کھانا ترام ہے اس لئے کہ وہ درندوں میں سے ہے جو چیر پھاڑ کر شکار کو کھاتے ہیں-للذا یہ شیر کے تھم میں آئے گا۔ لیکن شکار کے لئے اس کا فروخت کرنا جائز ہے۔

تیندوے کے طبی فوائد اس کا گوشت کھانے سے ذہن تیز ہوتا ہے اور بدن میں طاقت آتی ہے۔ اس کا خون بدن میں زبردست قوت پیدا کر تا ہے۔ اگر کسی جگہ چوہے ہوں اور ان کو بھگانا ہو تو اس جگہ تیندوے کا پنجہ

ر کھنے سے تمام چوہے بھاگ جائیں گے۔صاحب عین الخواص نے لکھا ہے کہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر کوئی عورت تیندوے کا پیشاب پی لے تو پھراس کو حمل نہیں ٹھسرے گااور تبھی تبھی اس کے پینے سے عورت مکمل طور سے بانچھ ہو جاتی ہے۔

تیندوے کی خواب میں تعبیر 🛮 خواب میں تیندوے کو دیکھنے کی تعبیرایسے دشمن سے کی جاتی ہے جو نہ اپنی دشنی ظاہر کرسکے

اورنہ دوئ - اگر کسی نے خواب میں تیندوے سے نزاع (جھڑا) کیاتواس کی تعبیریہ ہے کہ اس کاکسی فخص سے جھڑا ہو جائے گا۔

ابن مقری کا کہناہے کہ خواب میں تیندوے کی تعبیر عزت و رفعت ہے اور اس کی دیگر تمام تعبیروہی ہیں جو دیگر وحشی جانوروں

والله تعالى اعلم بالصواب

## الفويسقة

صديث نبوي ميں چوہے كا تذكرہ:

بخاری 'ترندی اور ابو داؤد وغیرہ میں حضرت جابر بن عبدالله است مروی ہے کہ حضور صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ دمتم لوگ رات کو اپنے برتنوں کو ڈھک دیا کرد اور مشلیز وں کو الٹ دیا کرواور اپنے گھرکے دروا زے بند رکھواور بچوں کو نہ نکلنے دیا کرو تا کہ بیہ سب جیزیں جنات کے سفرسے محفوظ رہیں اور سوتے وفت چراغ گل کر دیا کرواس لئے کہ بسااو قات چوہا چراغ سے جلتی بتی اٹھا کر تمام گھرمیں چکرنگائے گااور گھر اور گھر والوں کو جلادے گا۔

(ا التحى) فيل الالتحى مشهور ومعروف حيوان ہے - فيل كى جمع اَفْيَالٌ الْهُنولٌ اور فِينَلَةٌ آتى بين - ابن سكيت نے كما ہے كه فيل كى بمع أفْيَلَةٌ نهيس آتى سي غلط ب- امام نحوسيبويه نے كها بے كه فيل كى اصل "فيل" تھى ليكن ياء اپنے سے قبل والے كوكسروكى طرف تھینچتی ہے۔ للذا اس کو کسرہ دے کر نیل کر دیا۔ جیسے اُنیکٹ و بیٹٹ ہیں اور فیل کے ممادت کو فیال کما جاتا ہے۔ اس کی کنیت ابو

الحجاج ابو الحرمان ابو غفل ابو كلثوم اور ابو مزاحم آتی ہیں۔ ہتھنی بینی مادہ كو فَيْلَةٌ كهاجا تا ہے۔ مونث بین ہتھنی كی دو قسمیں ہیں:

(۱) فیل(۲) زند بیل-

اور بعض نے کہاہے کہ بیہ دو قتم کچھ نہیں ہیں بلکہ ہاتھی کو فیل اور ہتھنی کو زند تیل کہتے ہیں-

ہاتھی وطی کرنے کے معالمہ میں انتہائی شرمیلا واقع ہوا ہے۔ یہ اپنے رہنے سہنے کی جگہ کے علاوہ اور کسی جگہ وطی نہیں کر تا جاہے اسے کتنی ہی شہوت کیوں نہ ہو۔ ہاتھی کی ایک خاصیت میہ ہے کہ میہ شہوت کی وجہ سے بدخلق ہو جاتا ہے اور اونٹ کی طرح کھانا پینا تک چھوڑ دیتا ہے حتی کہ تبھی تبھی شہوت کے غلبہ کی وجہ ہے اس کے بدن پر ورم آ جاتا ہے اور اس وقت اس کی بدخلقی

برمہ جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے وقت میں اس کامہادت اس کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ ہاتھی پانچے سال کی عمر میں بالغ ہو جاتا ہے اور اس کی

شہوت کا زمانہ موسم رہیج ہے۔ ہتھنی دو سال میں حاملہ ہوتی ہے اور جب سے حاملہ ہوتی ہے تو ہاتھی اس کے قریب نہیں جا آاور نہ اس www.KitaboSunnat.com

عبداللطیف بغدادی نے کماہے کہ جھنی سات سال میں حالمہ ہوتی ہے اور سے کہ ہاتھی صرف اپنی جھنی سے ہی وطی کر تا ہے سمی دوسری ہتھنی ہے وطی نہیں کر تا۔ ہتھنی ولاوت کے وقت کسی ورمایا ندی میں چلی جاتی ہے۔ چو نکہ میہ بیٹھ کر بچہ جننے پر قادر نہیں ہے اس لئے پانی میں کھڑے کھڑے بچہ جنتی ہے اور ہاہر ہاتھی اس دوران مسلسل پہرہ دیتا رہنا ہے۔ کما جاتا ہے کہ ہاتھی بہت ہی

بغض و کینہ رکھنے والاجانورہے اور بھی بھی کینہ کی وجہ ہے اونٹ کی مانندا پنے مهاوت کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ ہاتھی کی زبان کے بارے میں لوگوں کا بیہ خیال ہے کہ وہ الٹی ہوتی ہے ادر بیہ کہ اگر اس کی زبان سیدھی ہوتی توبیہ انسان کی

طرح بات كرياليكن ميه خيال غلط ہے- ہاتھى كے دو دانت بهت برے ہوتے ہيں اور بھى بھى ان كاوزن پانچ بانچ من تك ديكھاگيا ہے۔ ہاتھی کی سونڈ ایک ایس کچکدار ہڑیوں کا مجموعہ ہے جس کو وہ اپنی منشاء کے مطابق استعمال کر سکتا ہے اور میہ سونڈ ہی اس کی ناک مجی ہے اور میں اس کے ہاتھ بھی ہیں۔ اس کی سونڈ بہت ہی طاقت ور ہوتی ہے اس کے ذریعہ یہ اپنے تمام کام (کھانا پینا)لیتا ہے- اور

اسی کے ذریعہ یہ آواز نکالناہے۔ لیکن اس کی آواز اس کے جٹہ کے مقابلہ میں پچھ نہیں۔ کیونکہ یہ بچوں کے چیننے کے برابرہوتی ہے۔ ہاتھی کو اللہ تعالیٰ نے بردی سمجھ اور فنم ہے نوازا ہے۔ یمی وجہ ہے کہ انسان اس کو بہت جلد سد ھاکر کام پر آمادہ کرلیتا ہے اس کاغصہ بت شدید ہو تا ہے۔ اگر مجھی دو ہاتھی آپس میں لڑ پڑتے ہیں توجب تک ان میں سے ایک مرنہ جائے ان کی لڑائی ختم نہیں ہوتی۔ ہاتھی دیکھنے میں بہت عجیب لگتا ہے۔ خاص طور ہے اس کی آئٹھیں کان 'سونڈ اور اس کے باہری دانت اس کی چال بھی عجیب ہے۔ ایسا زبر دست جثہ والا جانو رنگراس کی چال بالکل دھیمی' یہاں تک کہ آدمی کے قریب سے گزر جاتا ہے مگر کوئی آواز اس کے

چلنے سے سنائی نہ دے گی-اس کے پیربہت ہی گدے دار ہوتے ہیں-اس کی عمر بھی کافی ہوتی ہے-ارسطونے لکھا ہے کہ اس کی عمرچار سوسال سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور اس کامشاہدہ بھی ہو چکا ہے۔ بقول ارسطواس نے ایک

ہاتھی دیکھا تھاجس پر ایک خاص قسم کانشان بناہوا تھاجو کہ تحقیق کرنے پر چارسو سال پرانا ثابت ہوا۔ ہاتھی اور ملی کے درمیان پیدائشی دشمنی ہے۔ چنانچہ جب بھی ہاتھی ملی کو دیکھ لیتاہے تو بھاگ جاتا ہے جس طرح کچھ درندے

سفید مرغاکو دیکھ کر بھاگ پڑتے ہیں۔ کتے ہیں کہ بچھواگر کسی چھپکی کو دیکھ لیتا ہے تو فوراً مرجاتا ہے۔ قزوین نے عجاب المخلوقات میں لکھاہے کہ متھنی کی شرمگاہ اس کی ٹانگ (بعنل) کے پنچے ہوتی ہے جب وطی کاونت ہو تا ہے تو

یہ اپنی ٹانگ کو کشادہ کرلیتی ہے یہاں تک کہ ہاتھی اس پر قابو پالیتا ہے۔"کیابی پاک ذات ہے جو کسی امرسے عاجز نہیں"۔ ا یک عجیب واقعہ | حلیہ میں ابوعبداللہ نے لکھاہے کہ میں ایک بحری سفرکے لئے کشتی پر سوار تھا کہ اچانک زبردست ہوا چلی اور

ہماری کشتی ڈانوا ڈول ہو گئی اور اس کے ٹوٹ جانے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ کشتی پر سوار تمام لوگ

مایوس ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے دعاء د نذریں ماننے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے نجات دیدے تو ہم فلال فلال کام کریں گے۔ چنانچہ لوگوں نے ابو عبداللہ سے بھی اصرار کیا کہ آپ بھی کوئی نذر مانیں۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں کااصرار کافی برمھا تواجائک میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ اللہ تعالی اگر مجھے اس مصیبت سے نجات دیدے تو میں ہاتھی کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ پھھ دیر بعد کشتی ٹوٹ گئی اور تمام لوگ دریا میں بہہ گئے۔ گر مجھے اور میرے ساتھیوں میں سے پچھے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوئی

اورلروں نے ہمیں ایک ساحل پر لا پھنکا۔ ہم لوگ اس ساحل پر کئی دن تک رہے مگر ہمارے لئے کھانے پینے کے لئے پچھ بھی نہ تھا۔ ا جانک ایک دن کہیں ہے ایک ہاتھی کابچہ ساحل پر آگیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑ کر ذرج کر لیا اور سب نے مل کر اس کو کھایا۔ لیکن میں

نے نذر کی وجہ سے اس میں سے کچھ گوشت بھی نہ کھایا حالا نکہ مجھے شدید بھوک تھی۔ میرے ساتھی چو نکہ کئی ون سے بھوکے تھے الندا انہوں نے شکم سیر ہو کر کھایا جس کی وجہ سے ان پر نیند کاغلبہ ہو گیااور سب گمری نیند سو گئے۔ میں چو نکہ بھو کا تھااس لئے مجھ کو نیند نہ آسکی اور میں نقامت سے ایسے ہی لیٹا رہا۔ پچھ دیر بعد مجھے ایک ہتھنی نظر آئی جو اپنے بچے کے نشانات ِ قدم دیکھتی ہوئی ہم تک

کپنچی تھی۔ چنانچہ اس نے وہاں پہنچتے ہی ہر آدمی کامنہ سو نگھااور سو نگھنے کے بعد ہی سب کو اپنے پیروں سے روند کر ہلاک کرتی چلی گئی- یمال تک کہ وہ سب کو ہلاک کرنے کے بعد میرے قریب آئی اور میرا منہ سو تکھاجب اس کو میرے منہ سے اینے سیجے کی گوشت کی خوشبو نہ آئی تواس نے بھھ کو اشارہ کیا کہ میں اس کی پیٹے پر سوار ہو جاؤں۔ چنانچہ میں اس کی پیٹے پر سوار ہو گیا۔

ہتھنی مجھے لے کر اس قدر تیزی سے دوڑی کہ میں نے کبھی ہاتھیوں کو اتنی تیز بھاگتے ہوئے نہیں ویکھا۔ یہاں تک کہ وہ اس دن اور پھرتمام رات مجھے اپنی پینے پر بٹھائے ہوئے دوڑتی رہی متی کہ صبح ہوگی اور پھراس نے مجھے ایک ایسی جگہ پر پیٹے سے اتر نے

کااشارہ کیاجمال پر پچھ لوگ کھیتی باڑی میں مشغول تھے۔ چنانچہ پچھ لوگوں کی نظر مجھ پر پڑی اور ان میں سے ایک مخص آگے آیا اور مجھ سے بوچھاکیابات ہے؟ میں نے ان کو تمام تفصیل بتادی تو وہ لوگ کینے لگے کہ وہ ساحل بمال سے آٹھ دن کی مسافت پر ہے اور

اس جھنی نے یہ مسافت آوسے دن اور ایک رات میں قطع کرلی۔ ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں ان لوگوں کے پاس کافی ون تک رہا۔ یمال تک کہ وہ متصیٰ پھردوبارہ حاملہ ہو گئی۔

ایک دو سراواقعہ اس کاعلم ہوا اس نے ذکر کیا ہے کہ ایک خارجی محض ہندوستان کے کسی بادشاہ کے علاقہ میں گیا۔ بادشاہ کو جب اس خارجی نے جب لشکر کو دیکھا تو فوراً امن

طلب کیا۔ چنانچہ اس کو امان دے دی گئی۔ اس کے بعد وہ شخص بادشاہ سے ملا قات کے لئے بادشاہ کے شہر کی جانب روانہ ہوا۔ جب وہ شرکے قریب بنچاتو بادشاہ نے اس کے استقبال کے لئے ہرفتم کے آلات حرب وغیرہ سے مزین ایک لشکر بھیجا۔ یہ لشکر اس کے

استقبال کے لئے شمری آخری مدیر آگر رک گیا۔ چنانچہ آس پاس کے بہت سے لوگ اس استقبال کو دیکھنے کے لئے وہاں جمع ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد وہ مخص شمرکے بالکل نزدیک آگیا۔اس نے ایک ریشی کریۃ پہن رکھا تھااور لباس وچمرہ وغیرہ سے وہ ایک ولیراور

ممادر مخص معلوم ہو تا تھا۔ جیسے ہی یہ مخص لشکر کے قریب پنچالشکروالے اس سے ملاقات کرنے گئے اور پھراس کو لے کر محل کی محصم معلمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرف روانہ ہوئے۔

لشكر ميں کچھ ہاتھیوں کو بھی بطورِ زینت شامل کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس لشکر میں بادشاہ کاوہ خاص ہاتھی بھی تھاجس پر بادشاہ ہی سواری كر يا تھا۔ انفاق سے چلتے چلتے يہ خارجی اس بادشاہ كے اس خاص ہا تھی كے نزديك آگيا۔ ہاتھی پر سوار مماوت نے خارجی كو متنبه كيا كه اس ہاتھی سے دور رہو اور اپنی جان کی حفاظت کرو کیونکہ یہ بردا غصیلا ہاتھی ہے۔ لیکن خارجی نے مهاوت کی اس بات پر کوئی توجہ نمیں دی اور مسلسل ہاتھی کے ساتھ چاتا رہا۔ مهاوت نے کئی بار خارجی کو متغبہ کیا۔ گراس نے کوئی توجیہ نہ کی بلکہ مهاوت سے کما کہ تم اپنے بادشاہ کے ہاتھی ہے کمو کہ وہ راستہ ہے ہٹ کر چلے۔ خارجی کا یہ جواب ہاتھی نے بھی من لیا اور سنتے ہی خارجی کی طرف دوڑا۔ ہاتھی کے مهاوت نے ہاتھی کو روکنے کی بہت کو مشش کی مگر ہاتھی خارجی کے پیچیے بھا گنار ہا۔ یہاں تک کہ اس کو اپنی سونڈ سے پکڑ کر زمین سے اوپر اٹھالیا۔ پھراس کو پنیچے زمین پر لایا۔ خارجی سمجھ گیا کہ ہاتھی اس کو اپنے پیروں سے کچلنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جب باتھی نے اس کو زمین پر رکھا تو خارجی اس کے پیروں کی زوے بچنے کے لئے ہاتھی کی سونڈ سے لپٹا رہا۔ جب ہاتھی نے خارجی کی چالا کی محسوس کرلی تو وہ اور غضب ناک ہوگیا اور اس نے پھراس کو اپنی سونڈ ہے اوپر اٹھالیا۔ باتھی کی کوشش میہ تھی کہ کسی طرح اس خارجی کی سونڈ پر گرفت نہ رہے تو وہ اس کو دور اچھال دے یا اپنے پیروں میں ڈال کر اس کو کچل دے۔ گرخار جی بھی نهایت دلیر' بہاور اور دانا مخص تھا۔ اس نے ہاتھی کی سونڈ پر اپنی گرفت مضبوط رکھی اور مسلسل اپنی طاقت اس کی سونڈ کو دیانے میں صرف کر تا

دو سری بار اوپر اٹھانے کے بعد ہاتھی نے اس کو اوپر فضاء میں ہی گئی جھکے دیئے تاکہ اس کی گرفت ڈھیلی پڑ جائے اور وہ دور جا کر گرے۔ مگرجب ہاتھی اپنی اس کو شش میں ناکام ہو گیا تو اس نے پھراس کو پنچے زمین پر اپنے پیردں کے درمیان رکھنے کی کوشش کی محر خارجی بدستور سونڈ سے لپٹارہا اور برابر اپنا دباؤ سونڈ پر بردھا تا رہا۔ اب ہاتھی اور بھی مشتعل ہو گیا جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ خارجی کی گرفت سونڈ پر برابر بڑھ رہی تھی اور اس سے ہاتھی کو سانس لینے میں مشکل ہونے گئی۔ چنانچہ ہاتھی نے ایک بار پھر خارجی کو اوپر اٹھایا اور کافی جھکے دیئے مگرجب ناکای ہوئی تو پھراپنی سونڈینچے کی ادر کوشش کی کہ اپنے پیروں سے خارجی کو کچل دے تعمر خارجی نے اس کی سونڈ نہیں چھوڑی بلکہ اس بار اس نے اپنی پوری قوت سے ہاتھی کی سونڈ کو دبایا جس سے اس کی سانس بالکل رک عنی اور ہاتھی دم تھنے کی وجہ سے مرکر گر گیا-

خارجی نے جب دیکھا کہ ہاتھی مرچکا ہے تو اس نے اس کی سونڈ چھو ژ دی اور اس سے علیحدہ ہو گیا۔لوگوں نے اس واقعہ کو بردی حیرت ہے دیکھااور خارجی کی بڑی تحسین کی۔ مگرجب بادشاہ کو علم ہوا کہ اس کا خاص ہاتھی خارجی کے ہاتھوں مرگیا ہے تو اس کو شدید غمیہ آیا اور بادشاہ نے خارجی کے قتل کا تھم دیدیا۔

باد شاہ کے وزیر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر آپ اس کو قتل نہ کرائیں اور اس کو معاف کر دیں تو یہ آپ کے لئے زیادہ مناسب اور باعث شرت ہو گا۔ کیونکہ اس کے زندہ رہنے کی صورت میں جب بھی کہیں اس کا تذکرہ ہو گاتو یہ کماجائے گا کہ یہ اس بادشاہ كاخادم ہے جس نے اپنى عقلندى اور قوت و حيلہ ك ايك ہاتھى كو ہلاك كر ديا تھا۔ چنانچہ بادشاہ كو وزير كابير مشورہ بهت ببند آيا اوراس نے خارجی کو معاف کر دیا۔ ایک مجرب عمل اگر کسی فخص کو کسی حاکم 'بادشاہ یا کسی سے بھی شرکا خطرہ ہویا یہ سمجھے کہ آگر میں اس کے پاس جاؤں گاتو میری حال مجرب عمل ہے۔

جان خطرے میں پڑ جائے گی تو ایسے فخص کو چاہیے کہ وہ ڈر اور شرسے بچنے کے لئے یہ عمل کرے۔ عمل یہ ہے کہ ایسے فخص کے پاس جانے سے پہلے یہ کلمات پڑھے۔ کھیا بقض ۔ ختم ۔ غشق ۔ پھران تینوں کلمات کے دس حرفوں کو اس طرح شار کرے کہ دائیں ہاتھ کے انگوشے یہ ختم کرے۔ جب اس ترکیب سے شار کر لے تو دونوں ہاتھ کی مٹھیاں بند کر لے اور دل میں سور ہ نیل پڑھے۔ جب "تو میھم" پر پنچ تو اس لفظ "تو میھم" کو دس مرتبہ بڑھے اور ہر مرتبہ ایک انگلی کھولتا جائے۔ ایسا کرنے سے انشاء اللہ مامون رہے گا۔

پر ساروم اور مرام محرب عمل ایک اور عمل کسی کے شرسے محفوظ رہنے کے لئے یہ ہے:- یہ بھی مجھ کو بعض بزرگوں نے بتایا ہے اور

ایک دو سرا محرب عمل ایہ عمل محرب ہے- عمل یہ ہے کہ روزانہ سورۂ فیل سو دفعہ پڑھیں اور لگا تار دس دن تک پڑھیںدر میان میں کسی بھی دن کا نافہ نہ کریں اور اگر کسی دن انتہائی مجبوری کی وجہ سے نہ پڑھ سکیں تو از سرنواس کو شروع کریں- روزانہ
اس کو پڑھتے ہوئے اس محض کا خیال دل میں رکھیں- جب نو دن پورے ہو جائیں تو دسویں دن سورۂ فیل سوبار پڑھنے کے بعد کسی
جاری (ہتے ہوئے) بانی کے کنارے بیٹھ کر مندرجہ ذیل کلمات پڑھیں:۔

"اَللَّهُمَّ اَنْتَ الْحَاضِرُ الْمُحِيْظِ بِمَكْنُوْنَاتِ الصَّمَائِرِ اَللَّهُمَّ اَعِزَّ الطَّالِمُ وَقُلَّ النَّاصِرُ وَ اَنْتَ الْمَطْلِعُ الْعَالِمُ اَللَّهُمَّ اِنَّ فُلَا اللَّهُمَّ اللَّهُمُ اللَّهُمَّ اللَّهُمُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُمَ وَمِنْصَ الرَّذِي اللَّهُمَّ الْفُولِمُ اللَّهُمُ اللَّهُمَ اللَّهُمُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُم

ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے اور پھریہ پڑھے:۔

"فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُورِهِمْ وَمَاكَانَ لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ وَّاقٍ ـ فَإِنَّ اللَّهَ يهلكه و يكفيه شره" ـ

ہاتھی کا شرعی تھم اور رائے قول کے مطابق ہاتھی گاگوشت حرام ہے۔ کتاب الوسیط میں لکھا ہے کہ چو نکہ ہاتھی ذوناب والتھی کا شرعی تھکم اور قبل کے مطابق ہاتھی کا گوشت حرام ہے۔ کتاب الوسیط میں لکھا ہے۔ لیکن اس کے خلاف الک شاذ قول بھی ہے جس کو رافعیؓ نے ابو عبداللہ بو شجی (جو شافعی ند بہب کے امام ہیں) سے نقل کیا ہے کہ ہاتھی کا گوشت حلال ہے۔ امام ابو حنیفہؓ کے نزدیک ہاتھی کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے۔ ہاتھی کو فروخت کرنا جائز ہے کو نکہ اس پر سواری کی جاتی ہے اور اس سے اور بھی کام لئے جاتے ہیں۔

علامہ دمیری کہتے ہیں کہ ہمارے (شوافع کے) نزدیک ہاتھی کی ہڈیوں سے گودا نکالنے اور صاف کرنے کے بعد بھی وہ ہڈی پاک نمیں ہوتی چاہے وہ ہڈی کسی ذرج شدہ ہاتھی کی ہویا مرے ہوئے ہاتھی کی- یہ ہمارے (شوافع) ندہب کا رائج اور ضیح قول ہے جو کہ مشہور بھی ہے۔ لیکن امام ابو صنیفہ ؓ کے نزدیک مین کی ہڈی پاک ہے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ ؓ کے موافقین کا بھی ہے۔ ان حضرات کے نزدیک مطلقاً ناپاک ہے۔ امام مالک ؓ کے نزدیک ہاتھی کی ہڈی کو جب صاف و پالش کر لیا جائے تو تب وہ پاک ہو جائے گی۔

حضرت طاؤس' عطاء ابن ابی رباح' عمر بن عبدالعزیز' مالکؒ اور امام احمدؒ وغیرہ نے فرمایا ہے کہ اس کی بیچ جائز نہیں ہے اور نہ اس کا ثمن حلال ہے۔ ''شامل'' نامی کتاب میں نہ کور ہے کہ ہاتھی کا چمڑا چو نکہ زیادہ دبیز اور موٹا ہو تا ہے اس لئے بیہ دباغت قبول نہیں کر تا۔ ہاتھی کی مسابقت کے بارے میں دوصور تیں ہیں لیکن صبح ترین قول یہ ہے کہ ہاتھی سے مسابقت کرناجائز ہے اور اس کی دلیل میں اہلِ علم نے اس حدیث کو رکھا ہے جس کو حضرت امام شافعیؓ' ابو داؤدؓ' ترفدیؓ' نسائیؓ' ابن ماجہؓ اور ابن حبانؓ وغیرہ نے نقل کیا

ے اور اس کی تقییم بھی کی ہے۔ حدیث یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "الا سبق الا فی حف او حافر او نصل" یعنی گھو ڑا' اونٹ اور تیر کے علاوہ کسی چیزو کسی کھیل میں مسابقت جائز نہیں "-

"السبق الا في خف او حافر او نصل " في هورا او حاور او حدود كالرسبق الا في خف او حافر اوربيد لفظ سبق بفتح الباء اس مديث ميں لفظ "سبق" آيا ہے اس كامطلب بيہ ہے كہ وہ چيز جس كومسابقت كے لئے ركھتے ہيں اوربيد لفظ سبق بفتح الباء

اس مدیث میں لفظ انسین "ایا ہے اس کا مطلب ہیہ میں دوہ پیروں و ساب کے سے سے دوہ مصدر ہے جیسے کہ اجا تا ہے (باپر فقہ) ہے۔ اس کی جمع "اسباق" آتی ہے اور ایک دوسرالفظ "سبق" جو باء کے سکون کے ساتھ ہے وہ مصدر ہے جیسے کہ اجا تا ہے (باپر فقہ) ہے۔ اس کی جمع "اسباق" آتی ہے اور ایک دوسرالفظ " مال یہ رسے ہے میں میں موجول کا مستحق نہیں ہو تا گران

"سَبَقَت الوَّجُل سَبَقه" اس لئے روایت میں جو "سبق" بفتہ الباء ہاس سے مرادیہ ہے کہ وہ عطیہ کامستی نہیں ہو تا مگران تینوں چیزوں کے علاوہ - چنانچہ صرف ان تین چیزوں میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے تینوں چیزوں کے علاوہ - چنانچہ صرف ان تین چیزوں میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے تینوں چیزوں کے علاوہ - چنانچہ صرف ان تین چیزوں میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے تینوں چیزوں کے علاوہ - چنانچہ صرف ان تین چیزوں میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے تینوں چیزوں کے علاوہ - چنانچہ صرف ان تین چیزوں میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے تینوں چیزوں کے علاوہ کی میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے تینوں چیزوں کے علاوہ کے دور اس میں جائز ہونے کی میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے تینوں چیزوں کے علاوہ کی میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے تینوں چیزوں کے علاوہ کی اس کے تینوں جو تینوں کی جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے تینوں کی جائز ہونے کی تینوں کی جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے تینوں کی تینوں کی جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے تینوں کیا کہ تینوں کی مسابقت ایک کی جائز ہونے کی دور کی میں جو تینوں کی جائز ہونے کی دور کی میں جو تینوں کی جائز ہونے کی دور کی میں جو تینوں کی جائز ہونے کی جو تینوں کی تینوں کی جو تینوں کینوں کی جو تینوں کی جو تین

تینوں چیزوں کے علاوہ - چنانچہ صرف ان تین چیزوں میں جائز ہونے کی وجہ علاء کرام نے یہ بیان کی ہے کہ یہ مسابقت ایک طرح سے وشمنانِ اسلام کے خلاف بطور تیاری کے ہے اور اس پر عطیہ وغیرہ کا مقرر کرنا بھی لوگوں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف ترغیب دینا ہے۔

ام شافعی یے اس میں ہاتھی کو شار نہیں کیا ہے۔ لیکن ابو اسحاق نے مسابقت علی الفیل کو بھی جائز قرار دیا ہے اور وجہ یہ بیان امام شافعی نے اس میں ہاتھی کو شار نہیں کیا ہے۔ لیکن ابو اسحاق نے مسابقت علی الفیک کو اونٹ کے ذمرے میں کی ہے کہ جس طرح اونٹ سے وشمنوں کی خالفت کی جاتی ہے اس طرح ہاتھی بھی ہوتا۔ کیونکہ حدیث میں لفظ "ووخف" آیا ہے اور ہاتھی "ووخف" میں شامل ہے۔ اگر چہ سے مدیث کے جسی منافی نہیں ہوتا۔ کیونکہ حدیث میں لفظ "ووخف" آیا ہے اور ہاتھی "ووخف "میں شامل ہے۔ اگر چہ سے مدیث کے دیا جہ کہ بھی مرم میں شامل کو لائے

رضے سے حدیث ہے میں میں ہوں۔ یو سے مدیت میں اسٹری ہوئی ہیں ہیں ہیں آنے والی چیز کو بھی عموم میں شامل کر لیتے ما ناصدر صورت ہی میں ہے اور اصولین کے یہاں رائح قول کی ہے کہ وہ بھی بھی چیش آنے والی چیز کو بھی عموم میں شامل کر لیتے ہیں۔
میں۔

امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے نزدیک چونکہ ہاتھی میں گھو ڈے جیسا کروفر نہیں ہے اس لئے اس کی مسابقت سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی سے کے کہ ہاتھی تو اونٹ کے مثل ہے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ میں جائز فرمایا ہے یہ ہاتھی میں مجھی جائز ہوگی۔ تو اس کا جواب سے ہے کہ اہل عرب بڑے بڑے معرکوں اور جنگوں میں اونٹ کو بھی استعمال کرتے تھے نہ کہ ہاتھی کو۔

بھی جائز ہوگی۔ تو اس کا جواب میہ ہے کہ اہل عرب بڑے بڑے معرکوں اور جنلوں میں اونٹ کو ہی استعمال کرنے تھے نہ کہ ہ ایک اشکال میہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہاتھی اس وقت عرب میں نہیں پایا جاتا تھالنذا وہ اس کو استعمال نہیں کرسکے جبکہ ہندوستان اور گھڑ تھگڑ ہے۔ بھڑ جنگل ، غیرہ میں ماتھی کو استعمال کیا گیا ہے اور بید اس مقصد کے لئے نمایت موزوں ہے ' تو اس کے جواب میں ہم

ریگر جگہوں پر ہمیشہ جنگوں وغیرہ میں ہاتھی کو استعمال کیا گیا ہے اور میہ اس مقصد کے لئے نمایت موزوں ہے' تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ اس بارے میں اللہ ہی بهتر جانتے ہیں۔

کمیں گے کہ اس بارے میں اللہ ہی بهتر جانتے ہیں۔
منقول ہے کہ امام مالک کی مجلس میں ہروفت ایک جماعت علم حاصل کرنے دالوں کی رہتی تھی ایک دن حضرت امام ایک واقعہ ایک واقعہ ایک ہاتھی جا رہا کی مجلس جاری تھی کہ اچانک ایک ہاتھی سامنے ہے گزرا۔ مجلس میں ہے کسی مخص نے پکار کر کہا کہ "ہاتھی جا رہا کی مجلس جاری تھی کہ اچانک ایک ہاتھی سامنے ہے گزرا۔ مجلس میں ہے کسی مخص نے پکار کر کہا کہ "ہاتھی جا رہا

ے "چنانچہ تمام شاکر د مجلس سے اٹھ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے۔ گریکی بن کی اندلسی نہیں گئے۔ امام صاحب ؓ نے جب کی کو بیٹھے ۔ " چنانچہ تمام شاکر د مجلس سے اٹھ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے۔ گریکی بنیں گئے حالا نکہ یہ جانور تمہارے علاقے میں نہیں ہو تا۔ تو دیکھاتو پوچھا کہ تمام لوگ اس مجیب حیوان کو دیکھنے چلے گئے تم کیول نہیں گئے حالا نکہ یہ جانور تمہارے علاقے میں نہیں ہو تا۔ تو

یجی بن بیجی نے کہا کہ حضرت میں اتنی دور سے اپنے تمام رشتہ دار 'احباب وغیرہ کو چھوڑ کر اس جانور کو دیکھنے نہیں آیا بلکہ میرامقصد آپ کی مجلس' آپ کاعلم اور آپ سے مستفیض ہونا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک علو مِ نبوی' علوم شریعت اور آپ کی ذات ہیں نہ کہ ایک حقیر جنگلی جانور سے ایک کی کے اس جواب ربرے مسرور ہوئے اور کی کو ''عاقل اہل اندلس''کا خطاب دیا۔ کہ ایک حقیر جنگلی جانور سے ایک اور ایک سے سوزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ چنانچہ جب ایک عظیم مشقت و محنت کے بعد علوم نبوی اور علوم شرعی میں بچیٰ نے کمال حاصل کر لیا تو وہ اپنے ملک واپس ہو سے۔ وہاں پر ان کے علم و کمالات کی پہلے ہی شہرت بھیل چکی تھی۔ چنانچہ آپ تمام اہل اندلس کے مرجع بن گئے اور وہال بر آپ کے

علم وشرت کے ساتھ ساتھ مالکی ندہب بھی مشہور ہو گیا اور موطا امام مالک کی وہ تمام روایتیں جو کیجیٰ نے کیس وہ سب سے زیادہ مشہور ومعروف ہو گئیں۔ بچی بن بچی اس زمانے میں تمام عوام دخواص میں معزز و مکرم تھے۔

یجی بن یجیٰ اندلسی متجاب الدعوات تھے۔ آپ کی وفات سمت<u> سے میں ہوئی۔ آپ کی تدفین</u> قرطبہ سے باہر مقبرہ ابن عباس ا

میں ہوئی۔ آپ کی مرقد آج بھی مرجع خلا کُق ہے۔

ہاتھی کے طبی فوائد ایک مخص ہاتھی کے کان کامیل دھو کر کھالے تو وہ مسلسل سات دن تک سو تا رہے گا اور اگر اس کے ہاتھی کے طبی فوائد اس کی پیاری دور ہو تیل سے میں یاری دور ہو جائے گی-اگر اس کی ہڈی کاکوئی چھوٹاسا حصہ کسی مرگی والے بچہ کے مکلے میں بطور تعویذ ڈال دیا جائے تو بچہ مرگی سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اگر ہاتھی کا دانت کسی درخت پر لئکا دیا جائے تو اس درخت پر اس سال پھل نہیں آئیں گے۔ اگر کوئی مخص بقدر دو درہم

ہاتھی دانت کا ککڑا شمد میں گھس کر چائے لے تواس کی قوت حافظہ بڑھ جائے گی اور اس طرح اس کو کوئی عورت چاہ لے ادر پھر وطی کرے تو انشاء اللہ حاملہ ہو جائے گی-اً گر کوئی بخار کا مریض ہاتھی کی کھال کا ایک مکڑا بطور تعویز باندھ لے تو انشاء اللہ اس کا بخار زائل ہو جائے گااگر ہاتھی کی لید

(**گوبر) ک**و جلانے کے بعد **باریک پی**س لیں اور پھراس کو شہد میں ملا کر کسی ایسے مخص کی بلکوں پر لگایا جائے جس کی بلکیں جھٹر گئی ہوں تو انشاء الله اس کی بلکیں دوبارہ نکل آئیں گی-اگر کوئی عورت انجانے میں ہاتھی کا پیشاب پی لے تو پھروہ حاملہ نہیں ہوگی-اگر ہاتھی کی لید کسی عورت کے ملے یابازو پر باندھ دی جائے توجب تک بیالیداس کے بدن پر رہے گاوہ حالمہ نہیں ہوگی- ہاتھی کی کھال کا دھوال

بواسر کی بیاری کے لئے بہت مفید ہے۔ ہاتھی کی خواب میں تعبیر وہ خواہ مخواہ مخواہ کے کام میں ملوث ہو جاتا ہے اور جنگی چالوں سے واقف ہے۔ اور جو مخص خواب میں

ہاتھی پر سوار ہوا یا اس کا مالک بنایا اس پر خود کو سواری کرتے ہوئے دیکھاتو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کو بادشاہ کی قربت حاصل ہوگی اوروہ اچھا مرتبہ حاصل کرے گااور اس کی عزت و سربلندی زمانہ در از تک قائم رہے گی۔ بعض نے کہاہے کہ ہاتھی کو خواب میں دیکھنے کی تعبیراییا عجمی محض ہے جو بہت طاقتور اور قوی ہے۔ چنانچہ اگر کسی نے خواب

میں دیکھا کہ وہ ہاتھی پر سوار ہوا اور ہاتھی اس کی فرماں برداری کر رہا ہے تو اس کامطلب بیہ ہے کہ وہ مخص کسی طاقتور مجمی بخیل آدمی پر غلبہ پالے گااور اگر کسی نے دن میں خواب دیکھا کہ وہ ہاتھی پر سوار ہو رہا ہے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے گا۔ اس تعبیر کی وجہ بیہ ہے کہ برانے زمانے میں اگر کوئی ہخص اپنی عورت کو طلاق دیتا تھاتو اس جگہ (جن جگہوں پر ہاتھی اس

وقت ہو تا تھا) کے لوگ اس مخص کو ہاتھی پر بٹھا کر اس کا جلوس نکالتے تھے تاکہ ہرایک کو معلوم ہو جائے کہ یہ مخض اپنی ہوی کو طلاق دے چکاہے۔ اور اگر کوئی بادشاہ بزمانہ جنگ میہ خواب دیکھے کہ وہ ہاتھی پر سوار جو رہاہے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ بادشاہ جنگ میں ہلاک ہو

جائے گا- اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اکم ترکیفف فعک رَبُّک بِاصْحَابِ الْفِیْلِ الْح " ادر اگر کوئی شخص خواب میں کسی ہودج واللہ والے ہاتھی پر سوار ہوا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ شخص کسی موٹے عجمی شخص کی لڑی سے شادی کرے گا اور اگر یہ خواب دیکھنے واللہ تاجر ہے تو اس کی تجارت میں ترقی ہوگی اور اس کا کاروبار پھیل جائے گا- اگر کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ ہاتھی اس پر حملہ کر رہا ہے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس شخص پر بادشاہ کی جانب سے کوئی مصیبت نازل ہوگی اور اگر دہ شخص بیار ہوگی اور اگر موت واقع ہو جائے گا- اگر کسی تجمی بادشاہ سے اس کی دوستی ہوگی- اور اگر کسی نے خواب میں بھنی کا دودھ دو ہے ہوئے دیکھا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ دہ شخص کسی تجمی بادشاہ سے اس کی دوستی ہوگی- اور اگر کسی نے خود کو خواب میں بھنی کا دودھ دو ہے ہوئے دیکھا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ شخص کسی تجمی بادشاہ سے مکرو دغا کر کے مال کسی نے خود کو خواب میں بھنی کا دودھ دو ہے ہوئے دیکھا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ شخص کسی تجمی بادشاہ سے مکرو دغا کر کے مال کرے گا۔

یمود کہتے ہیں کہ ہاتھی کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر عزت و توقیر کی جاتی ہے۔ چنانچہ جو اس پر سوار ہوا تو اس کو عوام میں عزت ملے گی- اور اگر کوئی ہخص خواب میں بیہ دیکھے کہ ہاتھی نے اس کو سونڈ سے مارا تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس مخص کو کوئی بھلائی (خیر) حاصل ہو گی۔ بعض نے کہا ہے کہ ہاتھی کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر سخت مصیبت میں گرفتار ہونا ہے مگروہ اس مصیبت سے نجات پا لے گا۔

نصاری کا کہنا ہے کہ اگر کسی نے خواب میں ہاتھی کو دیکھا گروہ اس پر سوار نہیں ہوا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کے بدن (جہم)
کو کوئی نقصان پنچے گایا پھراس کامال (دولت) جاتا رہے گا۔ اگر کسی نے شہر میں مراہوا ہاتھی دیکھا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ بادشاہ کا کوئی
مقرب فخص فوت ہو جائے گا۔ اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ کسی ہاتھی کو ہلاک کر دیا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ فخص کسی عجمی
پر غلبہ حاصل کر لے گا۔ اور اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ ہاتھی نے اس کو اپنی پشت سے بھینک دیا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس
فخص کو موت واقع ہو جائے گی۔

اور اگر کسی ایسے علاقہ میں جس میں ہاتھی نہیں پایا جاتا کسی نے ہاتھی کو خواب میں دیکھاتواں کی تعبیر فننہ و نساد ہے ادر یہ تعبیر ہاتھی کی بدصورتی اور برا رنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور اگر کوئی عورت ہاتھی کو کسی بھی صورت (رنگ وصفت) میں دیکھے تواس میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اور کبھی کبھی ہاتھی کی تعبیر گائے کی طرح قحط سالی سے بھی کی جاتی ہے اور اگر کسی شہر میں طاعون پھیلا ہوا ہے اور وہاں پر کوئی فخص خواب میں دیکھے ہاتھی شہرسے جا رہے ہیں تواس کی تعبیر یہ ہے کہ اس شہرسے طاعون کی وہاء جلد ختم ہو جائے گی۔ واللّٰد اعلم بالصواب

ں مربعت اور مباری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ابو عاصمؒ نے فرملیا کہ جب جھے یہ بات معلوم ہوئی کہ غیبت کرناحرام ہوتو غیبت کاوزن میں نے پھر بھی غیبت نہیں کی- اور یہ کہ غیبت ہاتھی سے زیادہ وزنی اور بھاری ہے۔ یعنی قیامت کے دن غیبت کا وزن ہاتھی سے بھی زائد (نامۂ اعمال یا میدانِ عدل میں) ہوگا۔

#### الفنيه

(ایک پرندہ) فنیہ: ایک پرندہ کو کہتے ہیں جو کہ عقاب کے مشابہ ہو تا ہے۔ یہ وہ پرندہ ہے جوموسم کے اعتبار سے اپنے علاقے تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فنیر کو اللہ تعالی نے کچھ ایساادراک عطاکیا ہے کہ سردی کاموسم شروع ہونے سے قبل ہی یہ پرندہ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نقل وطن کرکے یمن کی طرف چلاجا تاہے۔

ابن سیدہ نے کہا ہے کہ کلام عرب میں "فینات" کے معنی سامات (لحظہ) کے معنی میں مستعمل ہے جیسا کہ کہاجاتا ہے"لقیمته القینة بعد الفیتة ای الحین بعد الحین" یعنی میں نے تم سے دوبارہ ملاقات کی۔ اور بھی الف اور لام کو حذف کر کے بولتے ہیں جیسے "لقیته فنیة بعد فنیه" چونکہ یہ پرندے نقل وطن کرکے رہتے ہیں موسم کے اعتبار سے 'اس لئے ان کانام زمانہ کے نام پر "فینہ" رکھا گیاہے۔

## ابوفراس

(شیر) فراس شیر کی کنیت ہے اور اس کا استعال کلام عرب میں اس طرح ہے۔ کہا جاتا ہے:۔

"فرس الاسدنريسة" "يفرسهافرساوافترسها"

(بعنی اس کی گردن پر حملہ کیا-اور فرس کے اصل معنی یہ ہیں کہ گردن کاث کر مارلینا)

لیکن پھر پید لفظ عام ہو گیااور ہر قاتل کو فرس کماجانے لگا۔ عرب کے ایک مشہور شاعراور سردار کی کنیت بھی ابو فراس تھی۔

## باب القاف

## القارحة

(ایک کیڑا)قارحہ:ایک قتم کے کیڑے کو کہتے ہیں۔اس کی تائید جوہری کے اس قول سے ہوتی ہے کہ اہلِ عرب کہتے ہیں:۔ "قدح الدوہ فی الاسنان والشجر تدحا" یعنی درختوں اور دانتوں میں کیڑا لگ جاتا-

## اَلْقَارَهُ

(چوپاییه)

# اَلْقَارِيَةُ

(ایک فتم کاپرندہ) قاریہ: بروزن "ساریہ" ایک فتم کے پرندے کو کہتے ہیں جس کے دونوں پیرچھوٹے اور چونچے کمبی ہوتی ہے اور اس کے پیٹے سزرنگ کی ہوتی ہے۔ اہل عرب اس سے بدی محبت رکھتے ہیں اور اس سے نیک فال لیتے ہیں اور تخی آوی کو اس سے تثبیہ دیتے ہیں۔ اس کی جع "قواری" آتی ہے۔ یعقوب اور جو ہری نے کہا ہے کہ عرب میں عام لوگ قاریہ تشدید کے ساتھ بولتے ہیں۔ بطلیوسی نے کہا ہے کہ اہلِ عرب جس طرح اس پرندہ سے نیک فال لیتے ہیں اس طرح اس سے بدفال بھی لیتے ہیں۔ نیک فال لیتے ہیں اس طرح مراد لیتے ہیں کہ آگر کوئی فال لینے کی صورت یہ ہے کہ وہ اس کو دیکھ کر بادل (بارش) کی خوشخبری مراد لیتے ہیں اور بدفال اس طرح مراد لیتے ہیں کہ آگر کوئی عرب گھر سے (سفروغیرہ کے لئے) فکلا اور اس کی نظراس پرندہ پر پڑی تو وہ اس کو ایسے وقت دیکھنے سے ڈر جاتے ہیں اور واپس گھر آ جاتے ہیں۔ جاتے ہیں اور واپس گھر آ

ابن سیدہ نے کہاہے کہ قاربیہ ایک سبز رنگ کا پرندہ ہے جس کو اہلِ عرب بہت پسند کرتے ہیں اور سخی آدمی کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں اور اس سے بارش کے لئے نذر مانتے ہیں-

قاربه كاحديث مين تذكره:

حضوراكرم صلى الله عليه وسلم كاقول ہے كه "الناس قوادى الله في الارض اى شهوده"

(انسان زمین پر ایک دو سرے کے گواہ ہیں 'اس لئے کہ انسان ایک دو سرے کی اتباع کرتے ہیں)

چنانچہ جب کوئی فخص کسی دو سرے کا گواہ بن جاتا ہے تو اس پر ہیہ گواہی دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور ''قواری''''قار''کا واحد ہے اور بیہ جمع شاذ ہے۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کیااس کے معنی صبح ہیں۔اس پر دلیل کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیہ حدیث

ہے"انتم شهداء الله في الارض" لعني تم لوگ زمين برالله ك كواه مو-

قاربہ کا شری تھم اللہ ہے کہ اگر سے کھانا جائز ہے اس لئے کہ اللِ عرب اس کو کھاتے تھے۔ صیمری وغیرہ نے لکھا ہے کہ کتاب الج میں ہے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں کبوتر کا شکار کر لیا تو اس پر فدیہ کے طور پر ایک بکری دیناواجب ہے

اور آگر جانور اس سے چھوٹا ہو مثل قواری کے توفدیہ قیت سے ہی دیا جائے گا۔

چنانچہ مندرجہ بالاحکم اس بات پر دال ہے کہ قواری کا کھانا جائز ہے اور اس (مسکلہ) سے اس بات کی بھی صراحت ہوتی ہے کہ قواری کے معنی کبوتر کے نہیں ہیں بلکہ وہ ایک الگ سے کبوتر سے چھوٹا پر ندہ ہے۔

#### القاق

(پانی کاپرندہ)قاق پانی کے پرندے کی ایک قتم ہے جس کی گردن بہت کمی ہوتی ہے۔ اس کا کھانا حلال ہے۔

## القاقم

(ایک جانور) قاقم ایک چھوٹا گر سنجاب کے مشابہ جانور ہے۔ لیکن مزاج کے اعتبار سے یہ سنجاب سے ٹھٹڈے مزاج کا ہوتا ہے اس کے جانوں سنجاب کی کھال سے زیاوہ قیمتی سمجی جاتی ہے اس کئے یہ بالکل سفید ہوتے ہیں۔ اس کی کھال فنک کٹ کی کھال جیسی ہوتی ہے اور سنجاب کی کھال سے زیاوہ قیمتی سمجی جاتی

قاقم كاشرى حكم اس كاكهاناجائز ب-

لے سنجاب: چوہے سے تھوڑا بڑاا کیہ جانور ہے جس کی دم تھنے بالوں والی اور اٹھی ہوئی ہوتی ہے اس کی کھال سے پوسٹین تیار کی جاتی ہے-سے فنک: لومڑی کے مشابہ ایک جانور ہے جو کہ لومڑی سے پچھر چھوٹا ہو تا ہے-اس کی کھال سے بہت تی عمدہ قشم کی پوسٹین بنتی ہے-

## القاوند

(ایک پرندہ) قاوند: ایک قتم کاپرندہ ہے جو اپنا گھونسلہ دریا کے کنارے بناتا ہے اور اس جگہ یعنی دریا کے کنارے ریٹیلی زمین میں انڈے دینے کے بعد ان کو سیتے ہیں۔ سات دن بعد اس کے بچے نکل آتے ہیں۔ بچے نکلنے کے بعد یہ اس جگہ ان کو سات دن تک چوگا (کھانا وغیرہ) دیتے ہیں۔ مسافر لوگ اپنے دریائی سفر کی ابتداء اس کے انڈے دینے کے وقت کرتے ہیں اس لئے کہ ان لوگوں کا کمان ہے کہ یہ وقت بہت ہی اچھا ہو تا ہے اور سفر کے لئے یہ زمانہ مبارک ہو تا ہے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ سردی کے موسم میں اس کے انڈے دینے کے زمانہ میں دریا کی موجوں کو روکے رکھتے ہیں تاکہ اس پرندے کے بیجے انڈوں سے نگل آئیں اور لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ یہ خصوصی معالمہ ان کے بچوں کے حسن اخلاق اور اپنے والدین کی خد 'ت کرنے کی وجہ سے کرتے ہیں کیونکہ یہ بیجے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اپنے والدین کے لئے دانہ وغیرہ لاتے ہیں اور والدین کے لاغر ہو جانے پر ان کے منہ تک غلہ (دانہ) وغیرہ پہنچاتے ہیں یمال تک کہ ان کی موت آ جائے۔

مشہور و معروف ایک قتم کا تیل جس کو "تحم قاوند" کتے ہیں وہ اسی پرندہ کی چربی سے بنتا ہے۔ یہ تیل اپانچ اور گنشیا کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کا استعال بطور مالش یالیپ کے کیا جاتا ہے۔ ایک لیپ سے پرانا جمع ہوا بلغم و کھانسی بھی دور ہو جاتی ہے۔ مفردات میں ہے کہ مشہور قاوند تیل جو یمن مجشہ اور ہندوستان میں پایا جاتا ہے اور گئی کے مشابہ ہوتا ہے وہ اسی جانور کی چربی سے بنتا ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اخروث کے مائند ایک قتم کے پھل کو نچوڑ کر نکالا جاتا ہے اور یہ ٹھنڈ سے پیدا ہونے والی ہرقتم کی بیاریوں میں اور پھووں کے درد کے لئے بہت ہی مفید ہوتا ہے۔

### القبج

(چکور) قبہ: چکور کو کہتے ہیں۔ عن میں اس کو «مجل" بھی کہتے ہیں۔ قبج: قبجۃ کی جمع ہے اور قبجۃ اسم جنس ہے چنانچہ مذکر و مونث دونوں پر اس کااطلاق ہو تا ہے۔ کراع نے مجرد میں لکھا ہے کہ قبج اصل میں فاری لفظ ہے اس کو عربی میں استعال کے لئے معرب کیا گیا ہے اور اس لفظ کے عربی نہ ہونے کی دلیل ہے ہے کہ عربی میں قاف جیم اور کاف جیم ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔ جیسا کہ «جوالیق " دجاتی" کیلجۃ ۔ چنانچہ یہ سب الفاظ عربی زبان کے نہیں ہیں اور نہ لغت عربی میں ایسے الفاظ ملتے ہیں۔

قبع کی مادہ بندرہ انڈے دیتی ہے اس کا نریعنی قبع مرغا اور چڑا (چڑیا) کی طرح جفتی کرنے پر قادر ہے۔ اس کا نر جفتی کرنے کا اس قدر حریص ہوتا ہے کہ جب اس کی مادہ انڈوں پر نہ بیٹھے کہ سے فقدر حریص ہوتا ہے کہ جب اس کی مادہ انڈوں پر نہ بیٹھے کہ سے جفتی سے محروم ہو جائے۔ چنانچہ جب مادہ کا انڈے دینے کا وقت قریب آتا ہے تو وہ نرسے دور اور خفیہ رہنے کی کوشش کرتی ہے کیونکہ اس کو انڈوں کو سینے اور بچ پیدا کرنے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ چنانچہ بھی بھی جب یہ انڈے دینے کے زمانے میں نرسے بھاگتی ہے تو نراس کے چیچے لگ جاتا ہے اور کسی صورت میں اس کا پیچھا نمیں چھوڑتا۔ انجام کار نر اور مادہ میں خوف ناک لڑائی کے چھڑجاتی ہے اور دونوں ایک دو سرے کو خوب مارتے ہیں۔ چنانچہ جو مغلوب ہو جاتا ہے وہ غالب کی اطاعت کرتا ہے۔ لڑائی کے

ووران پہ خوب چیختے ہیں اور اس کا نراپی آواز تبدیل کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ اس کی عمر پندرہ سال تک ہوتی ہے۔

ایک عجیب واقعہ جس کو قزویٰ ؒ نے بیان کیا ہے کہ جب کوئی شکاری چکور کو پکڑنے کا قصد کرتا ہے اور اس کا پیچھاکرتا ہے تو سے بھاگ کر اپنا سربرف میں چھپالیتی ہے اور اپنا سرچھپاکر یہ سمجھتی ہے کہ اب میں شکاری کی آنکھوں سے بھی روپوش ہوگئی ہوں۔ چنانچہ شکاری اس کی اس بے وقوفی سے فائدہ اٹھاتا ہے اور بغیر کسی جدوجہد کے اس کو پکڑلیتا ہے۔

کتے ہیں کہ چکور کا نربہت ہی غیرت مند ہو تا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مادہ چکور صرف نرکی بو سونگھ کر حاملہ ہو جاتی ہے۔ چکور کے پکڑنے کی ترکیب بیر ہے کہ جو کے آٹاکو شراب میں گوندھ کر اس کے چکنے کی جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے ہی چکور اس

ہے۔ چورے پرے کی ریب میہ کا معالی ہو اور پھر شکاری اس کو بکڑ کیتا ہے۔ آٹے کو کھاتی ہے بے ہوش ہو جاتی ہے اور پھر شکاری اس کو بکڑ کیتا ہے۔

چکور کاشری تھم کی چکور کا کھانا جائز و حلال ہے۔ کیونکہ بیاب جانداروں میں سے ہے۔

چکور کے طبی فوا کد الملک بن زہرنے لکھا ہے کہ اگر نر چکور کا پتا آ نکھ میں لگایا جائے تو نزول الماء کی بیاری ختم ہو جائے گ اور اگر اس کا پتاعرق بادبان میں ملا کر آ تکھوں میں بطور سرمہ استعمال کریں تو رتوندی کو دور کر دے گا۔ میں چکور کی چربی ناک میں بطور سعوط استعمال کیا جائے تو سکتہ اور لقوہ کی بیاری کو دور کر دے گا۔

ارسطو کا کہنا ہے کہ اگر چکور کا پتا روغن زنبق میں حل کرکے بخار کے وقت بخار والے ک ناک میں ٹپکایا جائے تو اس کا بخار زائل ہو جائے گا

## القبرة

(چنڈول) قبرہ: چنڈول کو کہتے ہیں۔ قبرہ بھتم القاف و تشدید الباء۔ عام طور پر بیہ لفظ "قبرہ" یعنی نون غنہ کے ساتھ بولاجاتا ہے۔ اس کارنگ خاکی اور چو پنج کمبی ہوتی ہے اور اس کے سرپر بال ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی سرشت میں بیہ خاص بات ہے کہ یہ چیخ و پکار سے نہیں ڈر تا اور بعض او قات اگر اس کی طرف پھروغیرہ چھیکے جائمیں تو یہ نہیں اڑتا بلکہ اس جگہ بیٹھارہتا ہے اور جب پھراپی طرف آتا ہوا دیکھتا ہے تو سرکو جھکالیتا ہے تاکہ سرمحفوظ رہے اور کسی صورت کوئی پھرا پنے سرپر نہیں لگنے دیتا جس سے چڑکر شکاری اس پر پھروں کی بھرمار کر دیتا ہے تو کوئی نہ کوئی پھراس کے لگ ہی جاتا ہے جس سے یا تو وہ مرجاتا ہے یا پھرزندہ پکڑا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ اس کو "قامی القلب" (سنگدل) کہتے ہیں۔ انسانوں سے مانوس ہونے کی وجہ سے یہ اپنا گھونسلہ شاہراؤل

حيات الحيوان جلد دوم

اس جگہ چنڈول اتر رہے ہیں اور دانہ کھارہے ہیں۔ چنانچہ اس حالت کو دیکھ کر فوراً طرفہ نے یہ اشعار کیے ۔

یالک من قبرة بمعمر حلالک الجو فبیضی واصنفری ترجمہ: قبرہ مجھے کیا ہوا کے افراط کے باوجود تو نہیں آتی تیرے لئے میدان خال ہے مجھے چاہیے کہ انڈے دے اور چچمائے۔

قد رفع الفخ فما ذا تحذری ونقری ما شئت ان تنفری ترجمہ:۔ جال تو اٹھالیا گیااب تجھ کو کس چیز کا ڈر ہے اگر تجھ کو بھوک ہے تو دانہ چک لے۔

قد ذهب الصیاد عنک فابشری لا بد من احذی یوماً فحذری ترجمہ: صیاد تیرے علاقے سے چلاگیاللذا تُوخوش ہو جا مگرذرااحتیاط سے کام لے کیونکہ ایک نہ ایک دن تو ضرور پکڑی ما سے گئا۔

ابو عبیدہ کابیان ہے کہ جب حفرت امام حسین ؓ مکۃ المکرمہ سے عراق کی جانب روانہ ہوئے تو حفزت ابن عباس ؓ نے حفزت عبداللہ ؓ بن زبیرسے مخاطب ہو کر فرمایا ''خلالک البحو فیسے ضبی واصغوی ''

کتے ہیں کہ عمروبن المنذرکی عالت یہ بھی کہ وہ نہ بھی مسکرا تا تھا اور نہ بھی اس کے چرہ پر نری کے آثار پیدا ہوتے تھے۔
چونکہ اس کے مزاج میں سختی اور شدتِ حکومت تھی اس لئے الملِ عرب میں اس کو "مضرط الحجار" (یعنی اس کی مقعد سے بجائے رہ کے کھر خارج ہوتے تھے) کہتے ہیں۔ اس نے تربن سال حکومت کی۔ اہلِ عرب کے دلوں میں اس کا بڑا دبد بہ اور ہیبت تھی۔
سمیلی نے کما ہے کہ یہ عمروبن المندابن ماء السماء تھا اور ہنداس کی مال کانام تھا۔ اس کے والد المنذر کو بسبب حسین و جمیل ہونے کے ابن ماء السماء کتے تھے۔ گران کا اصل نام المنذر بن الاسود تھا اور یہ "محرق" (آتش ذن) کے لقب سے مشہور تھا۔ کیونکہ اس نے شر معم کو جو کہ ممامہ کے قریب تھا جلا دیا تھا۔ لیکن عبی اور مبرد کا کہنا ہے کہ اس کو محرق اس وجہ سے کہتے تھے کیونکہ اس نے شر متم کے سو آدمی جلادیئے تھے اور اس نے تربن سال حکومت کی تھی۔

عرب کے مشہور شاعر طرفہ کاعمرہ بن الهند کے ساتھ عجیب واقعہ گزرا ہے اور وہ یہ کہ ایک بار طرفہ عمرہ بن الهند کے سامنے کسی مجلس میں اگر کر جلا۔ عمرہ بن الهند نے طرفہ کو ایس تیز اور خونخوار نظر سے دیکھا جیسا کہ اس کو کھانے کا ارادہ ہو (چو نکہ مزاح میں سختی اور شدت حکومت تھی اس لئے طرفہ کی چال اس کو ناگوار گزری) اس وقت مجلس میں متلمس بھی موجود تھے۔ چنانچہ جب طرفہ اور متلمس باوشاہ (عمرو بن الهند) کے پاس سے اٹھ کر باہر آئے تو متلمس نے طرفہ سے کہا کہ بھتیج! آج بادشاہ نے تم کو جس نظر سے دیکھا ہے اس سے مجھ کو تمہاری جان کا خطرہ ہو گیا ہے۔ طرفہ نے کہا کہ پچا جان ایسا نہیں ہو سکتا۔ بد گمانی میں مت پڑئے۔ بادشاہ مجھ پر بہت مہموان ہے۔

اس واقعہ کے پچھ دن بعد بادشاہ نے ایک خط طرفہ کو اور ایک خط متلمس کو لکھ کر دیا۔ یہ دونوں خط بحرین اور عمان کے عامل کے نام تھے۔ چنانچہ خط دے کر بادشاہ نے ان دونوں سے کہا کہ یہ خط محمر (عامل بحرین وعمان) کے پاس لے جاؤ (وہ تم کو میری طرف سے انعام دے گا) چنانچہ دونوں اپنے اپنے تو ان کو ایک سے انعام دے گا) چنانچہ دونوں اپنے اپنے تو ان کو ایک بوڑھا آدمی نظر آیا جو بیٹیا ہوا تھا اور اس تھ ہی ساتھ ایک ہڈی سے گوشت بھی نوچ کر کھا رہا تھا اور اس دوران اپنے بوڑھا آدمی نوچ کر کھا رہا تھا اور اس دوران اپنے

بدن ہے جو ئیں بھی کیڑ کر مار رہاتھا۔

یہ دیکھ کر متلمن سے نہ رہا گیااور اس نے کما کہ اے بڈھے میں نے تم سے زیادہ احمق' بدتمیزاور بدبخت نہیں دیکھا۔ بڈھے نے انجان بنتے ہوئے کما کہ میری کون سی بات آپ کو بری معلوم ہوئی؟ متلمس نے کما کہ اس سے زیادہ اور کیابری بات ہو گی کہ تو ہٹریاں بھی نوچ کر کھا رہا ہے ' قضائے حاجت بھی کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ جو کیں بھی اپنے بدن سے پکڑ کر مار رہا ہے-بڈھے نے جواب ویا کہ اس میں کیا برائی یا بے وقوفی ہے میں بری چیز کو اپنے پیٹ سے نکال رہا ہوں اور اس کی جگہ اچھی چیز داخل کر رہا ہوں اور ساتھ ساتھ دشمٰن کو ہلاک بھی کر رہاہوں۔ مجھ سے زیادہ احمق اور بد بخت وہ شخص ہے جو خود اپنے ہاتھ میں اپنی موت لئے جارہا

بڈھے کے اس جواب پر متلمس کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ ایسے چو نکاجیسے کوئی سوتا ہوا چو نک کر اٹھتا ہے اس دوران اچانک ایک لڑکا نسر حیرہ میں اپنی بکریوں کو پانی بلانے لایا۔ متلمس کو اچانک بڑھے کے جواب اور بادشاہ کی طرف سے دیئے گئے خط پر شبہ ہوا۔ چنانچہ وہ اس لڑکے کے پاس گیااور اس سے پوچھا کہ لڑکے کیاتم پڑھنا جانتے ہو؟لڑکے نے کماہاں! تو متلمس نے فوراً اس کو اپناوہ خط دیا جو باد شاہ نے اس کو دیا تھااور لڑکے ہے کہا کہ اس کو پڑھ کر سناؤ۔ لڑکے نے پڑھنا شروع کیا:۔

"اللهم بامسمک- از طرف عمرو بن الهند' بنام مکعبر- جیسے ہی میرایہ خط تم کو متلمس کے ہاتھ سے موصول ہو تم اس کے ماتھ پاؤں کاٹ کر اس کو زندہ در گور کر دو"-

متلمس نے خط کامضمون سننے کے بعد لڑکے ہے خط واپس لے لیا اور اس کو پھاڑ کر دریا برو کر دیا۔ پھراس نے طرفہ سے کما کہ تیرے خط میں بھی نیمی علم ہو گا۔ طرفہ نے جواب دیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ میرے لئے بھی ایساہی علم دے۔ چنانچہ متلمس ای وقت گھر روانہ ہو گیا گمر طرفہ واپس نہ ہوا اور نہ خط کھول کر دیکھااور وہاں سے وہ مکعبر کے پاس گیااور اس کو خط دیا- چنانچہ جیسے ہی معبرنے خط پڑھااس نے طرف کو گر فتار کر لیا اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر زندہ دفن کرا دیا۔

اس واقعہ کی وجہ سے متلمس کاخط اہل عرب میں ضرب المثل بن گیااور ایسے شخص کے لئے استعال ہونے لگاجو اپنے پاؤل پر آپ کلهاژی مارے-

عمروبن المندنے بنی تمیم کے جو سو آدمی جلائے تھے اس کاسب بیہ ہوا تھا کہ اس کا ایک بھائی اسعد بن المنذر تھااور اسعد نے بنی تتیم کی کسی عورت کا دودھ پیا تھا۔ ایک دن وہ شکار ہے واپس آ رہا تھا تو شراب کے نشہ میں چور تھا چنانچہ جب اس کا گزر سوید بن رہیعہ تتیمی کے اونٹوں کے پاس سے ہوا تو اس نے ان اونٹوں میں سے ایک بن بیابی اونٹنی بکڑ کر ذائی۔ چنانچہ جب سوید بن ربعدنے دیکھاتواس نے ایک تیرمار کر اسعد بن المنذر کوہلاک کردیا۔

۔ چنانچہ جب عمرو بن المند کو اپنے بھائی کے ہلاک کئے جانے کی اطلاع ملی تو اس نے قشم کھائی کہ میں اپنے بھائی کے قصاص میں بنی تمتیم کے سو آدمی جلاؤں گا۔ چنانچہ اس نے ان کے ننانوے آدمی پکڑوا کر آگ میں جھونک دیئے اور پھراس نے اپنی قشم کے سو

آدی پورے کرنے کے لئے ایک بوصیا کو پکڑ کرلانے کا تھم دیا۔جب اس کے آدمی اس بڑھیا کو پکڑنے پہنچے تو اس بڑھیانے چلا چلا کر یہ کمنا شروع کر دیا کہ کیاکوئی جوان ایسانہیں جو بڑھیاکی طرف سے اپنی جان کافدیہ دے دے۔ پھرخودہی کہنے لگی کہ افسوس کوئی ایسا جوان بچاہی نسیں۔ سب جل کر تھسم ہو گئے۔ اتفا قاایک مخص اس وقت (قبیلہ وا**فد البراجم کاجو کہ بنی تمیم کی ایک شاخ ت**ھی)اس

طرف سے گزرا- اس کو وہاں گوشت پکنے کی خوشبو محسوس ہوئی اس نے خیال کیا کہ شاید بادشاہ نے کھانا پکوایا ہے۔ چنانچہ وہ مطبخ میں چلا گیا اور گوشت کو حلاش کرنے لگا- بادشاہ کے خدام نے اس کو پکڑلیا اور اس سے پوچھا کہ نوکون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں وافد البراجم ہوں۔ یہ من کر بادشاہ عمرو بن المند کی زبان سے نکلا"ان المشقی وافد البراجم ہوئے۔ پہنانچہ

ای وقت سے یہ جملہ ضرب المثل بن گیا۔ پھر ہاد شاہ نے اس مخص کو پکڑ کر آگ میں جھونک دیا اور اس طرح وہ بڑھیا چے گئی اور باد شاہ کی قتم پوری ہو گئی۔ ابن درید نے

اہنے اس شعرمیں ای قصہ کی طرف اشارہ کیاہے۔

ہم ابن هند باشرت نیرانه یوم اوارات تمیما بالصلی ترجمہ:۔ اس کے بعد ابن بند کی آگ نے اوارات (نام موضع) کے دن بی تمیم کے آگ میں داخل ہونے کی خبرسائی۔
امام حافظ ابو بکر خطیب بغدادی نے داؤد بن ابی المند کی سند سے روایت کی ہے کہ ایک مخص نے ایک چنڈول پکڑا۔ چنڈول نے اس سے بوچھا کہ تم میراکیا کروگے ؟ اس مخص نے جواب دیا کہ تم کو ذریح کرکے پکار کھاؤں گا۔ چنڈول نے کما کہ خدا کی شم مجھ کو کھا کر نہ تو تم کو پچھ طاقت حاصل ہوگی اور نہ بی تمہارا بیٹ بھرے گا۔ اس لئے آگر تم مجھ کو چھو ڈود تو میں تم کو تمین الی قیمتی باتیں بناؤں گا ہوتم کو میرے کھانے سے زیادہ نفع بخش ہوں گی۔ اور پہلی بات تو میں تم کو اس وقت بتاؤں گا جب میں تیری گرفت سے نکل کر تیرے ہاتھ پر بیٹے جاؤں گا اور دو سری بات (گر) اس وقت بتاؤں گا جب میں اڑ کر درخت پر جا بیٹھوں گا اور تیراگر (بات) اس وقت بتاؤں گا جب میں اڑ کر درخت پر جا بیٹھوں گا اور تیراگر (بات) اس

بنانچہ چنڈول کی بات من کراس شکاری نے اس کواپنے ہاتھ پر بٹھالیا۔ چنڈول بولا کہ پہلی بات (نفیحت) یہ ہے کہ جو چیز تیرے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر بھی افسوس نہ کرنا۔ یہ بات کمہ کروہ شکاری کے ہاتھ سے اڑگیااور درخت پر جاکر بیٹھ گیااور وہال سے بولا کہ دو سری نفیحت یہ ہے کہ اگر کوئی ناممکن چیز کو ممکن بتانے لگے تواس کا یقین نہ کرتا۔

اس کے بعد چنڈول اڑا اور بہاڑ پر جاکر بیٹھ گیا اور کھنے لگا کہ کم بخت نُونے بہت بڑا دھو کہ کھایا کیونکہ اگر نُوجھے کو نہ چھوڑ آباور جھے کو ذبح کر تا تو میرے پوٹہ (معدہ) ہے تجھے کو ایک دانہ مروارید ہیں مثقال وزن کا دستیاب ہوتا۔ چنڈول کی بیہ بات س کر شکاری

کف افسوس ملنے لگا۔ اور کھنے لگا کہ اچھا جو پھے ہوا سوہوا۔ مگروہ تیسری تھیجت توکر تاجا۔
چیٹرول نے جواب دیا کہ میری پہلی دو تھیجیس تو تم نے فور آئی بھلادیں اب تیسری تھیجت من کر کیا کروگے ؟ شکاری نے کہا کہ
کیسے بھول گیا؟ چیٹرول پولا کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ جو چیز ہاتھ سے جاتی رہے اس پر افسوس نہ کرنا مگر تُو جھے آزاد کرکے
پچھتائے بغیرنہ رہا۔ دو سرے میں نے تم سے کہا تھا کہ آگر کوئی ناممکن کو ممکن بتائے تو اس کالیمین نہ کرنا۔ مگر تُونے اس تھیجت پر بھی
عمل نہ کیا۔ کیونکہ میں تیرے ہاتھوں میں رہا ہوں اور تیرے ہاتھ پر بھی پچھ دریا بیٹھ کر ایک تھیجت کی تھی کیا تُونے اندازہ لگایا کہ جھھ
میں کتنا وزن ہے؟ اور آگر بقول میرے ۲۰ مثقال وزن کا مروارید میرے پوٹہ میں ہو تا تو کیا میرے جیسا تھیر پر ندہ اسنے وزن کا وانہ
اپنے پوٹہ میں رکھ سکتا ہے؟ لہٰذا تم نے اس کو کیسے بچ سمجھ لیا کہ میرے پوٹہ میں مثقال مروارید کا دانہ ہے۔ جاؤ اپناکام کرو۔

قشیری نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ کسی نے حضرت ذوالنون مھریؓ سے پوچھا کہ آپ کی توبہ کا کیا سبب ہوا تھا تو آپ نے

جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں مصرے کسی دوسرے شہر کو جا رہاتھا کہ راستہ میں ایک جنگل پڑا۔ میں وہاں کچھ وریے لئے آرام کی

غرض سے ٹھمرااور سوگیا۔ کچھ دیر بعد جب میری آ تکھ کھلی تو دیکھا کہ ایک اندھاچنڈول اپنے گھونسلہ سے گر ااور اس کے گرتے ہی زمین شق ہوئی اور زمین سے دو پیالیاں ایک سونے کی اور ایک جاندی کی نکلیں- ایک پیالی میں سمسم (مَل) تھے اور دو سری میں پانی

تھا۔ چنانچہ اندھے چنڈول نے پہلے ایک پیالی ہے تل کھائے اور پھردو سری پیالی سے پائی بیا-

یہ واقعہ دیکھ کر مجھ کو بری حیرت ہوئی۔ چنانچہ میں نے اس وقت سچی توبہ کی اور مسلسل اس پر قائم رہا- اور میری سمجھ میں آگیا

كه جو ذات پاك چنڈول كو نہيں بھونى وہ بھلا مجھ كو كيسے بھول علق ہے-

قنبر اہضم القاف و اسکان النون و فتح الباء) لفظ کو اہلِ عرب بطور نام بھی استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ امام نحو' سیبویہ کے دادا گانام عمروبن عثمان بن قنبرتھا۔ سیبویہ ان کالقب تھااور بیہ فارس زبان کالفظ ہے جس کے معنی رائحۃ التفاح (سیب کی خوشبو) کے ہیں-

فنبر (قاف اور باکے ضمہ کے ساتھ) ابراہیم بن علی بن فنبر بغدادی کے دادا کانام تھا-قنبر (قاف اور باکے فتحہ کے ساتھ) ابو الشعشاء قنبر کانام ہے۔ ابن حبان نے ان کو ''ثقاۃ'' میں شار کیا ہے اور انہوں نے حضرت

ابن عباس اور ديگر صحابه كرام است روايت حديث كى ہے-

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مولی کانام بھی قنبر تھا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کی ہے اور یہ آپ

کے حاجب (پہرہ دار) بھی تھے۔ المهذب كى كتاب "القصنا" ميں شيخ ابن حبان نے لكھا ہے كہ امام كے لئے حاجب (پسرہ دار) كا ركھنا مكروہ نسيں ہے- چنانچيہ

" ریفاء" حضرت عمرٌ بن الخطاب کے 'حسن ' حضرت عثال ؓ کے اور قنبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حاجب تھے۔

ا یک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ابو پوسف بعقوب بن انسکیت ایک دن خلیفہ متوکل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رپہ خلیفہ متوکل کے لڑکوں کے استاد بھی تھے۔ کچھ دیر کے بعد خلیفہ متوکل کے پاس اس کے دونوں لڑکے معتزاور موید آکر ہلادب بیٹھ گئے۔ خلیفہ نے ا یک نظراینے اڑکوں پر ڈالی اور این انسکیت ہے پوچھا کہ میرے دونوں لڑکوں میں ہے کون سالڑ کا آپ کو زیادہ محبوب ہے- ابن السكيت چونكه متوكل كونهيں پيچانتے تھے اس لئے انہوں نے خلیفہ کے اس سوال كاجواب بيه دیا كه خدا كی قتم "قنبر" خادم حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ اور آپ کے ان دونوں لڑکوں سے زیادہ اچھے تھے۔ یہ جواب سن کر متو کل نمایت برہم ہوا ادر اپنے ترکی غلام

کو تھم دیا کہ اس کی گدی سے زبان تھینچ او- چنانچہ اس کی تقبیل کی گئی اور ۳ رجب ۲۴۴ھ بروز دوشنبہ کی رات میں ابن السکیت کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد خلیفہ نے ابن انسکیت کے لڑے کے پاس دس ہزار دراہم اس اطلاع کے ساتھ روانہ کر دیئے کہ سے تمہارے باپ کاخون بماہے- ابن خلکان نے ابن السکیت کے حالات قلمبند کرتے ہوئے الیابی لکھاہے-ابن انسکیت کے اس واقعہ سے متعلق ایک جمیب بات میہ ہے کہ جب ابن انسکیت متوکل کے لڑکوں کو پڑھارہے تھے تو ان کی

زبان سے بیراشعار اجائک نکلے تھے<sup>۔</sup> وليس يصاب المرء من عثرة الرجل يصاب الفتى من عثرة بلسانه

ترجمہ: جوان پر جو مصیبت پڑتی ہے وہ اس کی زمان کی لغزش کا نتیجہ ہے لیکن قدم کی لغزش سے اس پر کوئی مصیبت نهي*ن آ*تي-

وعثرة بالرجل تبرا على مهل بالقول تذهب راسه محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رجہ:۔ زبان کی غلطی سے اس کا سرجاتا رہتا ہے لیکن قدم کی غلطی سے جو چوٹ آتی ہے وہ کچھ عرصہ بعد اچھی ہو جاتی

ابن السكيت كے مجمد قابل محسين اشعاريه بين:

اذا اشتملت على الياس القلوب وضاق لما به الصدر الرحيب ترجمه: جبكه مايوسي انساني قلوب كامشغله بن جاتى جواس كى وجد سے سينے باد جود كشادگى كے تنگ موجاتے ہيں۔

ترجمہ: جبکہ مایوسی انسانی فلوب کا مشغلہ بن جالی ہے تو اس کی وجہ سے سینے بادجود نشاد کی کے تعلیہ وجائے ہیں۔ واوطنت المکارہ و استقرت وارست فی اماکنھا الخطوب

ترجمه: اور دلول مين امور نالبنديده وبرے خيالات كھركر ليتے ہيں-

ولم ترلانکشاف الضر وجهًا ولا اغنی بحیلة الاریب ترجمه: اور جم و نفرت کی کوئی صورت نظر نمین آتی اور خرد مندکی کوئی تدبیر کارگر نمین جوتی ا

رجمہ:۔ اور ، ثم لو ربع تطرت فی تون تعریب ای اور فردمندی لوی تدبیر فارفر میں ہوں۔ اتاک علی قنوط منک عفو بمن بداللطیف المستجیب .

ترجمہ: ۔ نو (اے مخاطب) تیرے مایوس ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو لطیف اور متجاب الدعوات سے معانی آتی سر

وکل الحادثات اذا تناهت فموصول بها فرج قریب ترجمہ:۔ اور جملہ حادثات جب انتاکو پنچ جاتے ہیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشائش پنچ جاتی ہے۔

ترجمہ:۔ اور جملہ حاد گات جب اسالو ہی جائے ہیں تو سفریب الله معان کی سرت سے سناس کی ہاں ہے۔ چنڈول کا شرعی تھم | چنڈول کا گوشت کھانا بالا جماع جائز ہے۔ اگر کوئی محرم اس کاشکار کرے تو اس پر ضان واجب ہو گا۔

نندول کا شرعی علم نندول کا شرعی علم مندول کا شرعی علم این شده این منابع در بیان منابع این منابع این منابع این کا در مان کا بیمی می ماشیرے

چنڈول کے طبی فواکد ا چنڈول کے طبی فواکد اگر اس کی بیٹ کو انسان کے لعاب میں ملاکر مسوں پر لگائی جائے تو سے ٹھیک ہو جائیں گے۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہرے کراہت کرتی ہو تو اس شخص کو جاہیے کہ وہ اپنے ذکر (آلہُ تناسل) کو چنڈول کی چربی کی مالش سے وراز کرے اور پھراپی بیوی سے جماع کرے تو وہ عورت اس سے محبت کرنے لگے گی۔

#### القبعة

(سیاہ وسفید رنگ کاپرندہ) قبعۃ یہ ایک سیاہ وسفید رنگ کاچڑیا کے مشابہ پرندہ ہے۔ ابن السکیت نے کہا ہے کہ یہ پرندہ جنگلی چوہوں کے بلوں کے قریب بیٹھارہتا ہے اور جب کوئی اس کو ڈرا تا ہے یا اس کی طرف پھر پھینکتا ہے تو یہ چوہوں کے بلول (بھٹول) میں چھپ جاتا ہے۔

## القبيط

قبيط: بروزن حمير-ايك مشهور ومعروف برنده --

## القتع

(سرخ رنگ کاکیڑا) قتع: ایک قتم کے سرخ رنگ کے کیڑے کو کہتے ہیں جو لکڑی کاٹنا ہے اور بعض نے اس کو دیمک کہا ہے۔ اس کا داحد "قتعة" ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ بیہ وہ کیڑا ہے جو لکڑی میں سوراخ کرکے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

## ابنقترة

(سانپ) ابن قتوہ: یہ ایک قتم کا زہریلا سانپ ہے جس کے کا نتے سے انسان فوری مر باتا ہے اور بعض نے کہا ہے یہ افعی سانپ کا نرہے اور یہ ایک بالشت کے برابر لمباہو تاہے۔

ابو قترہ اہلیس کی کنیت بھی ہے۔ ابن سیدہ نے ایساہی کہاہے۔

## القِدّان

(پو) قدان: ابن سیدہ نے کہا ہے کہ یہ ایک قتم کابرغوث (پو) ہے گرکچھ حضرات کا کہنا ہے کہ یہ پیونسیں بلکہ ایک قتم کا کیڑا ہے جو پو کے مشابہ ہوتا ہے اور یہ کائنا بھی ہے۔ چنانچہ ایک بچہ اس کی اذیت (کالٹے) سے پریشان ہو کر کمہ رہا ہے۔

یا ابتا ارقبی القدان فالنوم لا تطعمه العینان ترجمہ:۔ اباجان قدان نے مجھے سونے نہیں دیا اور رات بھرمیری آنکھوں میں نیند نہیں آئی۔

### القرار

(چیچڑی) قواد: چیچڑی کو کہتے ہیں-اس کی جمع قردان آتی ہے-ائلِ عرب کہتے ہیں "قود بعیرک" لینی اپنے اونٹ سے چیچڑی کو اؤ-

احرام کی حالت میں چیچڑی کو مارنامستحب ہے-عبدری نے لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک اونٹوں سے چیچڑی کو دور کرناجائز ہے اور اس کے قائل حضرت ابن عمر "ابن عباس" اور اکثر فقهاء کرام ہیں- لیکن امام مالک ؒ نے فرمایا ہے کہ احرام کی حالت میں چیچڑی کو نہ مارے-

ابن منذر نے کہاہے کہ جن حضرات نے حالت احرام میں چیچڑی کو مارنا جائز قرار دیا ہے ان میں ابن عباس 'عجابر'' عطاءٌ وامام شافعیؓ ہیں۔ حضرت سعید ؓ بن المسیب سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حالت احرام میں چیچڑی کو مارنے ہے ایک یا دو تھجور صدقہ کرنا کافی ہو گا۔ ابن منذرؓ نے کہاہے کہ میرے خیال میں حالت احرام میں چیچڑی کو مارنے میں کچھ کراہت نہیں۔

چیچری سے ضرب الامثال "اسمع من قراد" یعنی چیچری سے زیادہ ہوتی ہے اس کو اہلِ عرب چیچری سے تثبیہ دیتے ہیں

کہتے ہیں کہ چیچڑی کی قوتِ ساعت اس قدر تیز ہوتی ہے کہ وہ ایک دن کی دوری مسافات سے اونٹول کے پیروں سے نگلنے والی آواز کو سن لیتی ہیں اور خوشی سے ناچنے لگتی ہے۔ ابو زیاد اعرابی نے کہاہ کہ اکثر ایسادیکھا گیاہ کہ کمی اصطبل میں اونٹ تھے اور پھران کو وہاں سے ہٹالیا گیااور اصطبل خانہ بند کر دیا گیا۔ گرجب بھی پندرہ ہیں سال بعد اس جگہ (اصطبل خانہ) کو پھر کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ چیچڑیاں جو اس وقت (اصطبل خانہ بند کرنے کے وقت) موجود تھیں اب بھی موجود اور زندہ ہیں۔ اس لئے اہلِ عرب اس کی عمرسے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں "اعمر من قراد" یعنی چیچڑی سے زیادہ عمریانے والا۔

کتے ہیں کہ عربوں کابیہ گمان ہے کہ چیچڑی سات سو سال تک زندہ رہتی ہے بغیر کچھ کھائے پئے-علامہ دمیری کہتے ہیں کہ بیر بات لغو ہے-

(پورند-بندر) قرد: بندر کو کہتے ہیں اور ہرانسان اس سے واقف ہے۔ اس کی کنیت ابو خالد 'ابو حبیب' ابو خلف 'ابو رہتہ اور ابو قشتہ آتی ہیں۔ "القرد" قاف کے کسرہ اور 'را' کے سکون کے ساتھ ہے۔ اس کی جمع "قرود" آتی ہے۔ قاف پر کسرہ اور را پر فتحہ کے مؤنث کے لئے قردۃ استعال ہو تا ہے۔ قاف پر کسرہ اور سکون را کے ساتھ۔ اور مونث کی جمع قرد قاف کے کسرہ اور را پر فقہ کے ساتھ آتی ہے۔

بندر ایک بدصورت جانور ہے گراس کے باوجود اس میں طاحت و ذکاوت پائی جاتی ہے اور اس قدر زود فہم ہوتا ہے کہ بہت سے کام بہت جلد سکھ لیتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ طک لوبہ نے خلیفہ متوکل کے پاس دو بندر بطور ہدیہ بھیجے تھے جن میں سے ایک درزی کا اور دو سرا رنگ سازی کا کام جانا تھا۔ خاص طور سے یمن کے لوگوں نے بندروں کو اپنے کام کاج کے لئے سدھالیا ہے اور وہ ان کو مختلف قسم کے کام سکھا کر باقاعدہ دہ کام ان سے کراتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے قصاب وبقال جب بھی کسی ضرورت سے اپنی دوکان چھوڑ کر جاتے ہیں تو بندر کو پاسبانی کے لئے بھا جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ بندروں کو چوری کرنا سکھادیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے بندر مستقل چوری کرنا سکھا دیتے ہیں۔ اور اکٹر ادھراُدھرسے چنریں چاکر اپنے مالک کے پاس لے جاتے ہیں۔

بندر استعل چوری کرنے کی فلر میں رہتے ہیں اور الثر ادھر آدھرے چیزیں چرا کر اپنے مالک کے پاس کے جائے ہیں۔

بندریا ایک بار میں کئی کئی ہیے دیت ہے اور بعض دفعہ ان کی تعداد دس اور بارہ بچوں تک دیکھی گئی ہے۔ بندر دیگر جانو رول کی نسبت انسان سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ چانچہ بیہ انسانوں کی طرح ہستا ہے۔ خوش ہو تا ہے بیٹھنا' باتیں کرنا' ہاتھوں سے چیزیں لیما دیا' ہاتھوں پیروں کی انگلیوں کا جدا جدا جدا ہونا' بیہ سب چیزیں انسانوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔ اس کے علاوہ بیہ انسانوں کی طرح بہت جلد تعلیم قبول کر لیتا ہے اور انسان سے بہت مانوس ہو جاتا ہے۔ بوقت ضرورت بچھلے دو پاؤں پر کھڑا ہونا' آئکھوں میں اوپر اور نیچ پکوں کا ہوڈ میں ایک پھڑا۔ فدکورہ پکوں کا ہونا' نرو مادہ کا جو ڑا ہونا' مادہ پر غیرت آنا' اور عور توں کی طرح اپنے بچوں کو گود میں لئے پھڑا۔ فدکورہ جملہ خصائل انسانی خاصہ میں داخل ہیں اور سوائے بندر کے دیگر حیوانات میں بہت کم پائے جاتے ہیں۔

جب بندر کی خواہش نفسانی بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کو پورا کرنے کی فطری سبیل نہیں ہوتی تو یہ اپنے منہ سے اس خواہش کو پورا کر تا ہے (جس طرح بہت سے انسان غیر فطری طریقہ سے اپنی نفسانی خواہش کی جکیل کرتے ہیں) بندروں میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب یہ سوتے ہیں توایک دو سرے سے مل کر قطار میں سوتے ہیں۔ جب ان پر نبیند کاغلبہ ہوتا ہے تو قطار کے بائمیں طرف کاپہلا بند رجاگ جاتا ہے اور ایک آواز نکالتا ہے جس سے اس کے پہلو کادو سرا بند رجاگ اٹھتاہے اور پھروہ بھی الی ہی آواز

نکالتاہے اور اس طرح ایک سرے سے دو سرے سرے تک تمام بندر جاگ جاتے ہیں اور پوری رات میں وہ کئی کئی بارایسا کرتے ہیں۔اس کی وجہ بیہ ہے کہ یہ ایک سلانی جانور ہے ' رات کمیں کر تاہے اور صبح کمیں۔

جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ بندر میں تعلیم قبول کرنے کی بڑی صلاحیت ہوتی ہے۔ چنانچہ یزید بن معاویہ ای لئے ایک بندر کو گدھے کی سواری کرنا سکھایا گیا تھا اور وہ اس گدھے پر سوار ہو کریزید بن معاویہ " کے گھو ڑے کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔

ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل" میں احمد بن طاہر بن حرملہ ابن اخی حرملہ بن کیجیٰ سے روابیت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں

نے رملہ میں ایک بندر دیکھاتھاجو زرگری کا کام کر تا تھااور جب اس کو دھونکنے کی ضرورت پڑتی تو وہ اپنے پاس بیٹھے ہوئے فخص کو اشاره كريد چنانچه اس كااشاره پاكروه آدى بهني ميس پهونك ماريا-

اس کتاب میں محمد بن بوسف بن انسکند ر کے حالات میں حضرت جابڑ سے روایت ہے کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی بندر کو دیکھتے تو سجدہ میں گر پڑتے۔

صام بن اساعیل کے حالات میں ابو تنبل سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معادیہ جعہ کے دن تقریر کرنے کے لئے منبر پر کھڑے ہوئے اور دوران تقریر آپ نے فرمایا کہ "اے لوگو! تمام مال ہمارا مال ہے اور جو مال کہ غنیمت میں حاصل ہوا وہ بھی ہارا ہی ہے' اس لئے جس کو ہم چاہیں دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں۔ چنانچہ آپ کی تقریر ختم ہوگئی اور آپ کے ان الفاظ کا حاضرین میں سے کسی نے جواب نہ دیاسب خاموش رہے۔

پھر دو سرا جعبہ آیا اور امیر معاویہ ؓ نے تقریر کی اور دورانِ تقریرِ وہی الفاظ دہرائے۔ مگر اس مرتبہ بھی تمسی کو جواب دینے کی

اس کے بعد تیسراجعہ آیا۔امیرمعادیہ "نے تقریر شروع کی اور دورانِ تقریر پھران ہی الفاظ کو دہرایا۔اس مرتبہ ایک ہخص کھڑا

ہو گیا اور کہنے لگا کہ "معاویہ خبردار جو ایسا کہا کیونکہ وہ مال ہمارا ہے اور غنیمت بھی ہماری ہے- اس لئے اگر کوئی ہمارے اور اس مال کے درمیان آڑے آئے گاتو ہم اپنی تلواروں کے ذریعے ایعنی آپ سے لڑ کر) اللہ تعالی کو اس معاملے میں تھم بنادیں گے "-یہ جواب سن کر امیرمعاویہ منبرے اتر گئے اور اندر چلے گئے اور دروازہ بند کرلیا-اس کے بعد اس آدمی کوبلوایا- میہ معاملہ دیکھ

کر حاضرین آپس میں کہنے لگے کہ آج اس عرب کی خیر معلوم نہیں ہوتی۔ کچھ دیر بعد تمام دروا زے کھول دیئے گئے اور تمام حاضرین کو اندر بلواکیا گیا۔چنانچہ جب لوگ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ مخص خلیفہ کے پہلومیں تخت پر بیشا ہوا ہے-

امیر معاویہ" نے لوگوں کو مخاطب کر کے کما کہ لوگو اس مخص نے مجھ کو زندہ کر دیا۔ خدا اس کو زندہ رکھے۔ میں نے رسول اللہ

صلی الله علیہ وسلم کو فِرماتے ہوئے سناہے کہ میرے بعد ایسے آئمہ آئیں گے کہ آگر وہ کوئی (ناجائز) بات زبان سے نکالیس گے توکوئی ان كاجواب دينے والانہ ہو گا۔ چنانچہ ايسے لوگ (ائمہ)اس طرح جنم ميں واخل ہوں گے جس طرح كه بندر آگے چيچے كسى جگه ميں داخل ہوتے ہیں"۔

جب میں نے پہلے جعہ کو وہ الفاظ کیے تھے تو کسی نے مجھ کو نہیں ٹو کا تھاتو اس سے مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں میں بھی ان ہی ائمہ میں شارنہ ہوں۔ چنانچہ وو سرے جمعہ کو میں نے پھروہی الفاظ دو ہرائے تو بھی کسی نے مجھ کو کوئی جواب نہ دیا۔ للذا میں نے دل میں کہا کہ میں بھی ان ہی آئمہ کے زمرہ میں ہوں۔ پھرجب تیسراجعہ آیا تومیں نے پھران الفاظ کا اعادہ کیاتو یہ مخص اٹھااور اس نے میری تردید کی-اس کی اس تردید نے مجھ کو (گویا) مردہ سے زندہ کر دیا اور مجھ کو یقین آیا کہ (الله کا شکر ہے) میں ان ائمة السوء میں سے نہیں ہوں۔اس کے بعد حضرت معاویہ "نے اس شخص کو انعام واکرام دے کر رخصت کر دیا۔

علامہ دمیری رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو ابن سبع نے ''شفاء الصدور'' میں' طبرانی نے اپنی کتاب مجم الکبیرواوسط میں اور حافظ ابو یعلیٰ موصلی نے اسی طرح نقل کیاہے ادر اس کے جملہ رجال ثقات ہیں۔

قزویٰی نے عجائب المخلوقات میں کھاہے کہ جو مخص دس روز تک صبح صبح کگا تار بندر کے درشن کر لے تو اس کو سرور حاصل ہو گاور رہے وغم اس کے پاس بھی نہ آئیں گے اور اس کے رزق میں وسعت ہوگی۔ عور تیں اس سے محبت کرنے لگیس گی اور وہ ان کو اچھا لگنے لگے گا۔علامہ دمیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس قتم کاعقیدہ قاتل بطلان ہے۔

فائدہ:۔ امام احمدٌ نے ابی صالح سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مخص کشتی میں شراب رکھ کر فروخت کرنے کے لئے نکلا تو اس کے ساتھ اس کا ایک پالتو بندر بھی تھا۔ چنانچہ بیہ مخص جب بھی کسی کو شراب فروخت کر تااس میں <u>جیک</u>ے سے پانی ملادیتا۔ چنانچہ جب اس نے تمام شراب فروخت کر لی تو بندر نے اس کے روبوں کی تھیلی اٹھالی اور کشتی کے بادبان پر چڑھ گیا۔وہ آدمی حیرت اور پریشانی سے بند رکو دیکھنے لگا تو بندرنے تھیلی کامنہ کھولا اور ایک دینار تخشی میں بھینک دیا۔ پھراس نے دو سرا دینار نکالا اور اس کو دریا میں بھینک دیا۔ چنانچہ اس نے تمام تھیلی اسی طرح خالی کر دی۔ یعنی ایک دینار کشتی میں اور ایک دینار دریا میں پھینکآ رہااور اس طرح اس نے آدھے دینار دریا میں اور آدھے کشتی میں پھینک ديئے۔ گويا اس نے پانى سے دام پانى ميں اور شراب سے دام شراب فروش كو برابر تقسيم كرديئے۔

ند کورہ روایت کے ہم معنی ایک روایت امام بیہ ہتی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔ ''رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که دودھ میں یانی مت ملایا کرو(یعنی دودھ میں یانی ملا کر نہ بیچا کرو) اس لئے کہ پہلے زمانہ میں ایک فخص ایساکر تاتھا۔ ایک دن اس نے ایک بندر خریدا اور اس کو اپنے ساتھ لے کر دریائی سفربر روانہ ہوا۔ چنانچہ جب محتتی دریا کے درمیان میں بینچ گئی تو اللہ تعالی نے بندر کے دل میں اس کے مال یعنی دیناروں کی تھیلی کاخیال پیدا کر دیا۔ چنانچہ بندرنے اپنے مالک کی دیناروں کی تھیلی اٹھائی اور کشتی کے بلوبان پر چڑھ گیااور وہاں سے اس نے تھیلی کھول کر ایک دینار کشتی میں اور ایک دینار دریا میں کھینگنا شروع کر دیا۔ یماں تک کہ وہ تھیلی خالی ہو گئی۔اس طرح اس نے پانی کی قیمت پانی میں اور دودھ کی قیمت کشتی میں برابر ڈال دی"۔

بیمق نے بیہ بھی روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہر رہ رضی اللہ عنہ کا گزرا یک ایسے فخص پر ہوا جو پانی ملا ہوا دووھ فروخت کرنے کے لئے جارہاتھا۔ آپ نے اس کو مخاطب کرکے فرمایا کہ قیامت کے دن تیراکیاحال ہو گاجب تجھ سے کما جائے گاکہ دودھ کوپانی سے الگ کر دے۔

''حاکمؓ نے متدرک میں اصم ہے انہوں نے ربیع ہے اور انہوں نے شافعیؓ ہے انہوں نے یجیٰ بن سلیم ہے اور انہوں نے ، ابن جرت على الله عرت عرمه سے روايت كى سے كه عرمة فرماتے بين كه ميں ايك مرتبه حضرت ابن عباس كى خدمت ميں حاضر ہوا آپ اس وقت کلام پاک کی تلاوت کر رہے تھے اور آئھوں سے آنسو جاری تھے"۔ (یہ واقعہ آپ کے نابینا ہونے سے قبل

کاہے) میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان جاؤں آپ کیوں رورہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ اس آیت نے مجھ کو رالارکھاہے۔
"وَاسْنَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةَ الَّتِنِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَعْرِ" (اس بہتی کے بارے میں جو ساحل بحربر واقع تھی الخ) پھر آپ نے مجھ سے
معلوم کیا کہ کیاتم "ایلہ" کو جانتے ہو؟ میں نے پوچھا کہ ایلہ کیا چیزہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایلہ یہود یوں کا ایک شرتھا۔ اس شروالوں پر
اللہ تعالی نے ہفتہ کے دن مجھلی کا شکار حرام کر دیا تھا اور ہفتہ کے دن بہت ہی موٹی اور بردی بردی مجھلیاں کثرت سے دریا میں آتی تھیں
مرجب ہفتہ کادن نہ ہو تا تو یہود کو ان کے پکڑنے میں بردی محنت اور جال فشانی اٹھانی پڑتی۔

چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ بنی اسرائیل کے ایک مخص نے (لالح میں آکر) ہفتہ کے دن ایک مجھلی پکڑلی اور اس کو دریا کے کنارے ایک کھونٹی سے باندھ کر دریا میں چھوڑ دیا اور جب ہفتہ کادن گزر گیا (لیمنی اسکلے دن) تو اس کو پانی سے نکال کر لے آیا اور اس کو پکا کر اس نے اور اس کے گھر والوں نے بوے مزے سے کھایا۔ یہ دکھ کر (لیمنی اس کے اس حیلہ کو دیکھ کر) اس کے باتی کنج کے لوگ بھی ایسا ہی کرنے گئے۔ پھر جب اس کے بڑوی کو مجھلی کے بھننے کی خوشبو گئی تو انہوں نے ان کی دیکھا دیکھی کی کام کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ ہفتہ کے دن بھی یہود مجھلی پکڑنے گئے اور اس طرح ان میں تین فرقے ہو گئے۔ ایک وہ جو ہفتہ کون مجھلی پکڑنے تھے اور دو سرے وہ جو بہتے تھے کہ جس کو دن مجھلی پکڑتے تھے اور دو سرے وہ جو بہتے تھے کہ جس کو اللہ تعالی ہلاک کرنے والا ہے ان کو تم کیوں تھیجت کرتے تھے (لیمنی عظم خداوندی کے پابند تھے) تیسرے وہ جو یہ کہتے تھے کہ جس کو اللہ تعالی ہلاک کرنے والا ہے ان کو تم کیوں تھیجت کرتے ہو۔

الله على ہمات رہے والا فرقہ کہتا تھا کہ ہم تم کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے ڈراتے ہیں اور ایسانہ ہو کہ وہ تم کو خسف (زمین میں منع کرنے والا فرقہ کہتا تھا کہ ہم تم کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے ڈراتے ہیں اور ایسانہ ہو کہ وہ تم کو خسف (زمین میں کے دھنا) یا قذف (سنگ باری) یا اور کسی عذاب سے ہلاک کر ڈالے۔ خدا کی قتم ابساس شہر میں جس میں تم ہو نہیں رہیں گے۔ چنانچہ سے کمہ کر وہ فرقہ شہر پناہ سے باہر چلاگیا اور پھرا گلے دن وہ ضبح کو واپس آئے اور شہر پناہ کا دروازہ کھنگھٹایا مگران کو کوئی جواب نہ ملا۔ پھران میں سے ایک شخص شہر پناہ کی دیوار پر چڑھ گیا اور شہر میں جھائکا تو کہنے لگا کہ یمال تو بجائے انسانوں کے دم دار بندر نظر آ رہے ہیں اور چیں چیں کر رہے ہیں۔

پھراس مخص نے دیوار پرسے اندرا ترکر شرکا دروازہ کھولا اور سب لوگ اندر داخل ہو گئے۔ بندرول نے تو اپنے اپنے رشتہ داروں کو پیچان لیا گرانسانوں کو اپنے رشتہ داروں کی شاخت نہ ہو سکی۔ بندراپنے اپنے رشتہ داروں کے پاس دوڑ دوڑ کر آتے اور ان سے لپٹ جاتے۔ لوگ ان سے پوچھتے کہ تم فلاں ہویا فلانی ہو (لیمنی وہ لوگ ان بندروں سے تعارف کرتے اور معلوم کرتے کہ تم میرے فلاں رشتہ دار ہو' بندراثبات یا نفی میں گردن ہلاتے) تو وہ سرکے اشارے سے جواب دیتے اور رونے کیتے۔

یہ قصہ سناکر حضرت ابن عباس نے یہ آیت پڑھ کر سنائی " فَانْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهُوْنَ عَنِ السَّنُوْءُ وَاَحَدُنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابِ

بِنْیِس بِمَا کَانُوْا یَفُسُقُوْنَ " (پُربِحِالیا ہم نے ان لوگوں کو جو گناہ سے روکتے تھے اور جن لوگوں نے ظلم بینی نافرمانی کی مان کو ان
کی نافرمانی کے سبب سخت عذاب میں پکڑلیا) اور پھر فرمایا کہ نہ معلوم اس تیسرے فرقہ کا کیاصال ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر
قربان جاؤں چو نکہ وہ فرقہ بھی ان کی اس حرکت (نافرمانی) کو ناپند کر تا تھا اور اسی وجہ سے وہ دو سرے فرقہ سے کہتا تھا کہ جن کو اللہ
تعلق (عنقریب) ہلاک کرنے والا ہے ان کو کیوں تھیمت کرتے ہو۔ چنانچہ میرے نزدیک یہ تیسرا فرقہ بھی فرقہ ناجیہ میں شامل ہوا
(عکرمہ سکتے ہیں) حضرت ابن عباس مو میری یہ تاویل پیند آئی اور آپ نے (بطور انعام یا خوشی میں) دو موثی آچھی قتم کی چادریں منگا

"ابله" مین اور طور کے درمیان دریا کے کنارے ایک شرتھا۔ لیکن زہری نے کہاہے کہ بیہ واقعہ شہر" طبریہ" کا ہے۔ طبرانی نے اپنی کتاب مجم الاوسط میں حضرت ابو سعید خدری کی ایک حدیث نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخیر زمانہ میں ایک عورت آئے گی تو وہ اپنے شوہر کو بندر کی صورت میں (منے) پائے گی اور اس کی وجہ سے ہوگی کہ اس کا شوہر قدرت کا قائل نہیں ہوگا۔

فائدہ اللہ مسوخ کے بارے میں علاء کا اختلاف ہے کہ آیا ان کی نسل چلی یا منقطع ہو گئی تھی۔ چنانچہ زجاج اور قاضی ابو بکراہن عربی اللہ علی مسوخ کے بارے میں علاء کا اختلاف ہے کہ ان کی نسل کا چلنا مائلی وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ ان ممسوخ ہوئے تھے ان کا کھانا پینا بالکل بند ہو گیا تھا۔ لینی وہ پھھ بھی کھاتے چیتے نہ تھے۔ چنانچہ وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہے اور یکی قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔

زجاج اور قاضی ابو بکروغیرہ اپنے قول کی دلیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہ قول پیش کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرملیا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں سے کافی لوگوں کو ہم نے گم کر دیا اور یہ معلوم نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ اور رہاچو ہاکا معالمہ توکیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ اونٹ کا دودھ نہیں چتے جبکہ دیگر جانوروں کا دودھ پی لیتے ہیں۔

ای طرح ایک روایت حضرت جابر رضی الله عنه سے نقل کی گئی ہے جس میں حضور پاک صلی الله علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیاتو آپ نے اس کو نہیں کھایا اور ساتھ ساتھ فرمایا کہ مجھے شبہ ہے کہ گوہ ممسوخ میں سے ہے۔ ان دونوں حدیثوں لیتن فار اور صنب کو ان حضرات نے بطور دلیل پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ ممسوخ دنیا میں باقی رہے اور ان کی نسل بھی چلی۔

جمہور حضرات نے ان حضرات کے قول کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں اس وقت کی ہیں جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا گیا کہ اللہ تعالی نے ممسوخ کی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا گیا کہ اللہ تعالی نے ممسوخ کی نسل نہیں چلائی تو یہ بات ظاہر ہوگئ کہ صب (گوہ) اور فار (چوبا) ممسوخ میں سے نہیں ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک بار کسی مختص نے آپ سے سوال کیا کہ بندر اور خزر کیا مسخ شدہ کوئی قوم ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں یہ وہ مسخ شدہ قوم نہیں ہیں بلکہ یہ نسل ان سے پہلے ہی موجود تھی۔ اور جن اقوام پر اللہ تعالی کاعذاب آیا اور وہ مسخ ہو کیں ان کو ختم کرویا گیا اور ان سے کوئی نسل نہیں چلی۔

بندر کا شرعی تھم ایمارے نزدیک بندر کا گوشت حرام ہے اور اس کے قائل حضرت عکرمہ عطاء 'مجاہد 'حسن اور ابن حبیب مالک وغیرہ ہیں۔ لیکن امام مالک اور ان کے جمہور اصحاب نے بندر کے گوشت کو حلال کما ہے اور اس کی خرید و

فرونت جائز ہے۔اس لئے کہ اس کو تعلیم دی جاسکتی ہے اور وہ بہت سے کاموں کو آسانی سے انجام ریتا ہے۔

ابن عبدالبرنے اپنی "متمید" کے اوا کل میں لکھا ہے کہ بندر کا گوشت اور اس کی بیج حرام ہے اور اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نمیں اور ہم نے کسی کو نمیں دیکھا کہ اس نے بندر کے گوشت کی اجازت دی ہو اور نہ ہم نے اہل عرب وغیر عرب میں سے کسی کو بندر کا گوشت کھاتے دیکھا۔ اور امام شعبی سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بندر کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اس لئے کہ وہ درندوں میں سے ہے۔ بندر کے طبی فوائد اسلان کے بدن پر بندر کا گوشت سے کے گوشت سے بھی ذیادہ برا ہو تا ہے۔ ابن سویدی کا کہنا ہے کہ آگر انسان کے بدن پر بندر کا دانت لاکا دیا جائے تو اس کو گہری نیند نہیں آئی اور نہ اس کو ڈر لگے گا۔ بندر کا گوشت جذام کے مریض کے لئے فائدہ مند ہے۔ آگر بندر کی کھال کو کسی درخت پر لاکا دیا جائے تو اس درخت کو جاڑے اور پالے (برف)وغیرہ سے پچھ نقصان نہ ہو گا۔

اگر بندر کی کھال کی چھلتی بناکر اس میں غلہ کا بچ چھان لیں اور اس کو بو کئیں تو وہ کھیت ٹڈی دل کی آفت ہے محفوظ رہیں گے۔ اگر کسی مخص کو بند ر کاگرم گرم خون پلا دیا جائے تو وہ فور آہی گو نگا ہو جائے گا۔

بندرجب بھی کوئی زہر آلود کھاناد کھے لیتاہے تو جلانے لگتاہے۔

اگر کسی سونتے ہوئے آدمی کے سرکے نیچے بندر کابال رکھ دیا جائے تواس کو بہت ہی ڈراؤنے خواب نظر آئیں گے۔

بندرسے ضرب الامثال الله عرب کہتے ہیں "احکی من قود" یعنی بندر سے زیادہ نقل اتارنے والا کیونکہ بندر نقل کرنے میں بندر بھی اس کود کیھ کراس کی نقل کرتا ہے بندر بھی اس کود کیھ کراس کی نقل کرتا

وہ فخص کی بیاری میں گر فقار ہو گا مگر پھر صحت یاب ہو جائے گا۔ بندر کی تعبیر بھی بیاری سے بھی کی جاتی ہے۔ اگر کسی نے خواب میں بندر کا گوشت کھایا تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ کسی بیاری میں گر فقار ہو گا اور کوئی بھی علاج کارگر نہ ہو گا۔ نصار کی نے کہا ہے جو خواب میں بندر کا گوشت کھائے گاوہ اپنی زندگی میں نئی نئی چیزیں پہنے گا۔ اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ بندر اس کو دانتوں سے کاٹ رہاہے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کا کسی سے جھڑا ہو گا۔

اگر کوئی مخص خواب میں بندر کو اپنے بستر پر دیکھے تو اس کی تعبیر ہیہ ہے کہ وہ کسی یمودی عورت سے زنا کرے گا۔ اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے اور اس کے ساتھ وسترخوان پر بندر بھی موجود ہے تو اس کی تعبیر ہیہ ہے کہ کسی گناہ کبیرہ کی وجہ ہے (اس کو حاصل) کوئی نعمت جاتی رہے گی۔

جاماسب نے کہاہے کہ اگر کسی نے خواب میں بندر کاشکار کیا تو اس کی تعبیر ہیہ ہے کہ وہ تحراور جادو سے فائدہ حاصل کرے گا۔ (واللہ اعلم)

## القردوح

(چیری) قردوح: ایک قتم کی چیری کو کتے ہیں جو کہ عام چیری سے جمامت میں بڑی ہوتی ہے- ابن سیدہ نے ایساہی اکھا

# اَلْقِرْشُ

( بحری جانور) قِرْشُ: قاف کے کسرہ اور را کے سکون کے ساتھ - یہ بحری جانوروں میں سب سے برا جانور ہے جو کشتیوں کو دریا

میں چلنے سے روکتاہے اور ان کو گکریں مار مار کر تو ژدیتا ہے۔ ز مخشری کا بیان ہے کہ میں مکة المكرمہ میں باب بن شيبہ كے پاس لوگوں كے ساتھ بيشا ہوا تھا اور باتيں ہو رہي تھيں- ايك

٢جرنے ميرے سامنے قرش (مچھلي) كى صفت بيان كى كه اس كاچره كول اور اس كى لمبائى چو ژائى اتنى موتى ہے كه جتناباب بنى شيب اور خانہ کعبہ کے ورمیان فاصلہ ہے اور جب یہ بری بری کشتیوں پر حملہ کرتی ہے تو اس کوسوائے مشعلوں (آگ) کے اور کسی چیز ے نہیں بھگایا جاسکتا۔ جب مشعلوں کی تیز روشنی بجلی کی طرح اس کے چرہ پر پر تی ہے تو یہ بھاگ جاتی ہے۔ کیونکہ یہ آگ کے سوا اور کسی چیزے نہیں ڈرتی-ابن سیدہ کا قول ہے کہ قریش ایک بحری جانور ہے جو کسی جانور کو بغیر کھائے نہیں چھوڑ تا-اس وجہ سے تمام جانوراس سے ڈرتے ہیں۔ عرب کے سب سے بری اور معزز قوم کانام قریش اس نسبت سے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ کسی کے تالع نہیں ہوتے اور کسی کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔مطرزی نے کہاہے کہ قریش دریا میں تمام جانوروں کا سردار اورسب سے برا ہے-اس طرح عرب كافتيله قريش بهي تمام قبيلون كاسردار اورعالي مرتبه --

ابو الخطاب بن دحیہ نے قبیلہ قریش کے بارے میں کلام کرتے ہوئے لکھاہے کہ اس قبیلہ کانام قریش کب اور کس نے رکھا اس میں بہت اختلاف ہے اور اس سلسلہ میں ہیں اقوال ہیں۔ کسی شاعر کا قول ہے<sup>۔ م</sup>

وقريشهى التي تسكن البحربها سميت قريش وقريشا

ترجمد: اور قریش وه جانور ب جو سمندریس رجتاب ای سے قریش کانام قریش ہوگیا-

تاكل الغث والسمين ولاتترك فيهلذي جناحين ريشا

ترجمہ:۔ وہ کسی دیلے یا موٹے جانور کو کھائے بغیر نہیں چھوڑ تا اور نہ کسی پر دار جانور کے پرچھوڑ تا ہے۔

هكذا في البلاد حي قريش ياكلون البلاد اكلا كميشا

ترجمہ: قبیلہ قرایش کا بھی شہروں میں یمی حال ہے کہ وہ شہروں کو جلد جلد کھا تا چلا جا تا ہے۔

ولهم آخر الزمان نبي يكثر القتل فيهم والخموشا ترجمہ: آخر زمانہ میں اس قبیلہ میں ایک نبی مبعوث موں گے جو ان میں قتل و کثرت فرماویں گے- یعنی ان سے جماد

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلی حسب ونسب و شرف سے متعلق مشکوۃ میں ترندی کی ایک صدیث ہے جو انہوں نے بروایت معزت عباس نقل کی ہے کہ:۔

" رسول الله صلى الله عليه وسلم كاارشاد ہے كه ميں محرموں عبدالله كابيثا اور عبدالمطلب كا يو<sup>ما ،</sup> الله تعالى نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو مجھ کو اچھے گروہ (لیعنی انسان) میں بیدا کیا اور پھرانسانوں میں دو فرقے عرب اور عجم رکھے تو مجھ کو اچھے فرقہ (یعن عرب) میں رکھا۔ پھرعرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں پیدا کیا۔ پھر قریش کے کئی خاندان

حيات الحيوان جلد دوم بنائے اور مجھ کوسب سے اچھے خاندان (لیعنی بنی ہاشم) میں رکھا۔ للذامیں ذاتی طور پر بھی اور خاندانی حیثیت میں بھی سب

نے اچھا ہوں"۔

"ایک دوسری حدیث میں حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نکاح سے بیدا ہوا ہول سفاح سے پیدا نہیں ہوا-سفاح جاہلیت کاکوئی مجھ کو نہیں پہنچا"-

اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں اور ابو تعیم وابن عساکرنے روایت کیا ہے۔ علامہ ومیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ان اشعار

ذی**ل میں اس طرف اشارہ کیا ہے**۔ جاء من الخلق لنا بالحق محمد خير جميع الخلق

ترجمہ: محد اصلی اللہ علیہ وسلم) تمام مخلوق سے بهتر ہیں۔ حق تعالی کی طرف سے جمارے لئے دین حق لے کر آئے ہیں۔ بشارة المسيح فى التنزيل دعوة ابراهيم الخليل

ترجمہ: آپ قرآن پاک میں حضرت ابراہیم خلیل الله کی دعاکے مصداق اور حضرت مسیح کی بشارت تھے۔ الطاهر المحتد والينبوع أطيب الاصول والفروع

ترجمہ:۔ آپ اپنے نسب کے اصول و فروع میں پاک وصاف اور زمانہ جاہمیت کی

آباؤه قد طهرت انسابا وشرفت بین الوری احسابا ترجمہ:۔ آپ کے آباؤ اجداد باعتبار نسب کے طاہر الینی پاک) تھے اور جملہ مخلوق میں شریف الحسب تھے۔

نكاحهم مثل نكاح الاسلام كذا رواه النجباء الاعلام ترجمہ:۔ آپ کے آباء واجداد کا نکاح اللام کے مطابق تھا۔ اسلام کے شرفاء محدثین نے ایسے ہی روایت کی ہے۔ ومن ابی اوشک فی هذا کفر وذنبه بماجناه ما اغتفر

ترجمہ:۔ اور جو مخص اس بارے میں انکاریا شک کرے وہ کا فرہے اور اس کابیہ گناہ قابل معافی نہیں ہے۔ نقل ذا الحافظ قطب الدين عن صاحب البيان والتبيين

ترجمه: اس فتوى كو حافظ قطب الدين نے صاحب البيان والتبين سے نقل كيا ہے-

قریش مچھلی زیادہ تر بحر قلزم میں بندر عقبہ کے قریب جہاں پر فرعونِ مصرغرق ہوا تھا' پائی جاتی ہے۔ قرش کا شرعی تھیم | ہمارے شیخ حضرت جمال الدین استوی نے قرش کے حلال ہونے پر فتو کی دیا ہے اور اس طرح شیخ محب الدین قرش کا شرعی تھیم |

الطري شارح تبيد نے گھڑيال پر بحث كرتے ہوئے كما ہے كہ قرش علال ہے اور ابن الاثير كى نمايہ ميں بھى قرش کے حلال ہونے کی تصریح ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس کا بیہ قول کہ '' قرش توسب جانوروں کو کھالیتا ہے لیکن اسے کوئی نہیں

کھا تا مال ہے مطلب ہو سکتا ہے کہ بیہ تو تمام جانوروں کو کھالیتا ہے لیکن کوئی جانوراس کو نہیں کھاسکتا-حاصل کلام میہ ہے کہ جمہور کابیان حلت اور امام شافعی کی تصریح اور آیت قرآن مجھی قرش کے حلال ہونے پر دال ہیں اس لئے کہ یہ مچھل کی ایک قتم سے اور وہ حیوان ہے جو صرف پانی میں رہتا ہے-

امام نوویؓ نے شرح مہذب میں بان کیا ہے کہ صحیح بات سے کہ ہر دریائی حیوان حلال ہے اور علائے کرام نے جو استثناء کیا محمد دلاقل وہرائین سے مزین متنوع ومنف دیشترین مشاعل مفترین میں است

ہے وہ صرف ان جانوروں کے لئے ہے جو پانی کے علاوہ خشکی میں بھی زندگی بسر کرتے ہیں۔

سے دہ رہاں ہوروں ہے ہے ، وپان سے سادہ کی میں کا زندی ، سررے ہیں۔ قرش کی خواب میں تعبیر دہ خود عالی ہے اور دریا میں اس سے برتر کوئی نہیں ہو تا۔

والله تعالى اعلم بالصواب

# القرقس

(مچھر) قرقس: مچھر کو کتے ہیں۔ شوافع حضرات نے بیان کیا ہے کہ محرم وغیرہ کے لئے تکلیف دہ (موذی) جانو روں کامار نامستحب ہے جیسا کہ سانپ' بچھو' سور' پاگل کٹا' کوا' چیل' بھڑ' شیر' چیتا' رکچھ' گدھ' عقاب' پیو' کھٹل' بندر' لنگور اور ان جیسے موذی حدوم

## القرلى

(ایک پرنده) قرلی: حوالیق نے کہا ہے کہ لفظ "قرل" معرب ہے اور یہ فارس کا لفظ تھاجس کو عربی میں استعال کرنے گئے۔
میدانی نے کہا ہے کہ قرل ایک چھوٹا سا پرندہ ہے اور جس کی نگاہ بہت تیز ہوتی ہے اور یہ کسی بھی چیز کو بہت تیزی ہے اچک لیتا ہے۔
یہ پانی کے اوپر اڑتارہتا ہے اور جیسے ہی اس کو پانی میں کوئی مچھلی وغیرہ نظر آتی ہے تو یہ غوطہ لگا کرپانی سے اس کو اٹھالیتا ہے۔
کتے ہیں کہ اس کی نظر چیل اور گدھ سے بھی تیز ہوتی ہے اور یہ پانی کے اندر کی بہت ہی چھوٹی چھلیوں "ان کے بچوں (چال) تک کو دیکھ لیتا ہے اور جب یہ پانی میں کسی شکار پر حملہ کرتا ہے تو چوکتا نہیں بعنی اس کا حملہ ناکام نہیں ہوتا۔

## القرة

(مینڈک) قرہ: قاف کے ضمہ کے ساتھ 'جو ہری نے کہاہے کہ قرہ کے معنی مینڈک کے ہیں۔

## القسوره

العسمور (شیر)قِسورہ:اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

"كَانَّهُمْ حُمُرٌّ مُسْتَنْفِرَةً . فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ" -(يعني بيه جنگلي گدھے ہيں جو شيرے ڈر کر بھاگ پڑے ہيں" ـ

اس آیت میں اللہ تعالی نے "قسورہ" سے شیر ہی کو سمجھایا ہے۔ برار نے اسناد صیح کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہررہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ القسورہ سے مراد شیر (الاسد) ہی ہے۔

حدیث میں قسو رہ کا تذکرہ:

"ابن طبرزدنے اپنی سندسے جو حکم بن عبداللہ بن خطاب تک پینچتی ہے ،عبداللہ بن خطاب نے زہری سے انہوں نے ابی واقد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمربن خطاب مقام جاہیے میں فروکش ہوئے توبی تخلب کا ایک شخص ان کے محمد دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یاس آیا' ایک شیر کو لے کر جو کہ ایک پنجرے میں بند تھا۔ اس مخص کا نام روح بن حبیب تھا۔ اس نے شیر کے پنجرے کو حضرت عمر رضی الله عند کے سامنے رکھ دیا۔حضرت عمر نے فرمایا کہ کیاتم نے اس کے دانت یا ناخن تو نہیں تو ژ ڈ الے اتو روح بن حبیب نے کما کہ شیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ الحمد للد! میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کوئی شکار اس وقت شکار ہوتا ہے جبکہ اس کی تنبیج میں کمی آجاتی ہے"۔(اس کے بعد حفرت عمر نے قسورہ (شیر) کو مخاطب کرکے فرمایا اے قسورہ (شیر) تو اللہ کی عبادت میں مشغول ہو جا۔ اس کے بعد روح بن حبیب نے اس کوچھو ژدیا"-

## القشعمان

(گدھ)قشعمان بروزن عقربان متعلبان

## القصيرى

(سانپ) قصیری: بدمقصود بھی ہے اور مصغر بھی- ایک برے سانپ کی قشم کو قصیری کتے ہیں:-

( لمی) القط: بلی کو کہتے ہیں۔ مونث کے لئے "قطة " اور جمع "قطاط" وقطیطہ استعمال ہو " ہے۔ ابن درید کا کہنا ہے کہ میں اس کو صیح عربیت میں شار نہیں کر تا مگر علامہ دمیری کہتے ہیں کہ ابن درید کا قول غلط ہے۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جنم کامنظرد کھایا گیا۔ پس میں نے اس عورت کو جنم میں دیکھاجس نے کہ دنیا میں ایک بلی پال رکھی تھی اور نہ وہ اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کی رسی کھولتی تھی تاکہ وہ خود اپنی خوراک تلاش کرے۔

(ایک مشهور پرنده) القطاء: ایک مشهور و معروف پرنده ہے- اس کا واحد "قطاط" اور جمع قطوات و "قطیات" آتی ہیں- رافعی نے کماہے کہ "القطاء" کوتری ایک منم کوہی کہتے ہیں۔

قطاء كاشرى تحكم اس كاكهانابالاجماع طال ب-

رافعی اور دیگر بعض حضرات نے کتاب الحج میں ذکر کیا ہے کہ "قطاء کبوتر کی ہی ایک نتم ہے۔ للذا اگر کوئی مختص حالت احرام میں قطاء کو ہلاک کر دے تو اس پر ایک بمری (صدقہ کرنا) واجب ہو گی۔ آگر چہ اس کامثل ہی دستیاب کیوں نہ ہو۔ محب الدین طبری

نے کما کہ یمی بات جو ہری نے بھی قطاء کے بارے میں لکھی ہے۔ حالا نکہ مشہوراس کے خلاف ہے۔ قطاء کے طبی فوائد | قطاء کی بڑیوں کو جلاکر روغن زیون کے ساتھ جوش دیں اور پھراس کو کسی اقراع ک<sup>ے</sup> سربرلیپ کریں تو

انشاء الله بال نكل آئيں گے۔ اس طرح آگر اس كوئسي واء التعلب كے مريض كے سرير لگائيں تو انشاء الله

اس کے بھی بال نکل آئیں گے-ابن زاہرنے لکھاہے کہ میں نے اس نسخہ کو آزمایا اور مفیدیایا-

قطاء کا گوشت دیر ہضم ہوتا ہے اور بدہضمی کرتا ہے۔ اگر قطاء کے سرکو سکھاکر اور کسی نے اوٹی کپڑے کے مکڑے یا تھیلی میں 'رکھ کر کسی عورت کی ران پر سوتے ہوئے باندھ دیا جائے تو وہ عورت سوتے ہوئے ہی ہراس راز کو بتا دے گی جو اس نے پوشیدہ کر

رکھے ہیں۔اگر قطاء کے پیپ (شکم) کو دو حصوں میں چیردیں اور پھران دونوں حصوں کو پکا کر اس کی چربی کو لا کر کسی شیشی میں جمع کر لیں۔ اب اگر اس چربی کی مالش انجانے میں کسی کے بھی کر دی جائے تو وہ شخص مالش کرنے والے سے بے حد محبت کرنے لگے گا-

''ابن حبان وغیرہ نے حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالی عنه کی حدیث نقل کی ہے که رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگر کمی مخص نے کوئی معجد بنائی چاہے وہ قطاء کے انڈے دینے کے گڑھے کے برابر کیوں نہ ہو تو اللہ تعالی اس کے

لئے جنت میں ایک گھر بنائمیں گے"۔ خواب میں قطاء کی تعبیر اِ خواب میں قطاء کی تعبیر صحح اور صاف بات کرنے پر وال ہے۔ پچھ لوگوں نے کہا ہے کہ اس کی تعبیر محبت والفت ہے۔ بعض معبرین نے لکھا ہے کہ خواب میں قطاء کا دیکھناالی عورت پر دلالت کر تا ہے

جو بے حد خوبصورت ہواوراس کواپنی خوب صورتی کا حساس بھی ہو۔ لیکن ایسی عورت خوبصورت توہے گمراس کے اندر(دل میں)

محبت نهيس موگي- والله تعالي اعلم بالصواب فائدہ:۔ اہل عرب قطاء کاوصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کی چال شرمیلی عورت کی چال کے مشابہ ہے۔ بینی جس طرح کوئی شرمیلی عورت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاکر نزاکت سے جلتی ہے اس طرح قطاء بھی چلتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی شرمیلی عورت یا نئی نویلی ولهن کی طرح چلتی ہے۔

## ٱلۡقُطَّاء

(بري مجهلي)القطاء: "طا" پر تشديد ہے-

قزویٰ نے لکھا ہے کہ یہ ایک عظیم مچھلی ہے۔ اس کی پہلی کی ہڑی اتنی بردی اور موٹی ہوتی ہے کہ اس سے عمارتیں 'پل وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ اس مچھلی کی چربی آگر برص کا مریض برص پر بطور لیپ استعال کرے تو انشاء اللہ برص جا تا رہے گا۔

## القطامي

(شکرا) قطامی: قاف برضمه اور فتحه دونول صحیح بین- تیز نظروالے اس شکرا کو کہتے بین جوشکار پر نگامیں جمائے ہوئے ہو- بعض نے کہاہے کہ بدان پر ندول میں سب سے خوبصورت پر ندہ ہے جن کے ذریعے شکار کیاجا تا ہے۔

> ا اقرع وہ مخص جس کو کمی زہر ملے سانپ نے ڈساہواور اس کے اثر سے اس کے سرکے بال جھڑ گئے ہوں۔ الله داء التعلب: ایک بیاری جس میں مریض کے سرکے بال اڑ جاتے ہیں-

# القطرب

(ایک پرندہ) قطوب: ایک پرندہ ہے جوتمام رات گھومتار ہتاہے سوتا نہیں۔ بعض نے لکھاہے کہ بیر پرندہ رات کو بالکل نہیں سو تا اور مسلسل چکر لگاتا رہتا ہے۔ بعض نے کہاہے کہ قطرب ایک بیاری کانام ہے جو کہ جنون سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔

"قطرب" محمد بن مستیز نحوی صاحب مثلث کالقب بھی ہے۔ یہ علم حاصل کرنے کے معاملہ میں انتہائی شوقین بلکہ علم کے حریص تھے۔ چنانچہ اپنے استاد سیبویہ کے درس میں بالکل سورے بہت پہلے سے آ جایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دن ان کے استاد

سیبویہ نے ان کو صبح بہت سویرے حاضر دیکھ کر کہا کہ تم سوائے قطرب لیل کے اور پچھ نہیں ہو۔ تب ہی سے ان کالقب قطرب پڑ سمیا۔ ان کی وفات المسمارے میں ہوئی۔ ابن سیدہ نے کہاہے کہ قطرب اور قطروب میں جو ند کر ہے وہ سعالی کی قتم میں سے ہیں اور

بعض کا قول ہے کہ "القطارب" چھوٹے کتوں کو کہتے ہیں اور اس کا داحد "قطرب" آتا ہے اور پچھے لوگوں کا کہنا ہے کہ قطرب ایک چھوٹے سے کیڑے کانام ہے جو مسلسل گھومتا رہتا ہے اور کوشش کے باوجود آرام نہیں کریا ؟۔

امام محمد بن ظفرنے کما ہے کہ القطرب ایک قتم کا حیوان ہے جو مصر میں لوگوں کو نظر آتا ہے۔ اہلِ مصراس جانور سے بہت ڈرتے ہیں اور کوئی تفصیل سے اس کے بارے میں گفتگو بھی نہیں کر تا۔ یہ جانور جب کسی شخص کو دیکھ لیتا ہے تو زمین کے اوپر آتا ہے تاکہ اس کو کاٹ لے۔ اگریہ دیکھا ہے کہ اس کاحریف جانور طاقتور ہے تو پیر حملہ کرنے سے گریز کر تا نے لیکن اکثرالیاد یکھنے میں آیا ہے کہ یہ اپنے حریف کو بغیر کاٹے نہیں چھوڑ تا۔ چنانچہ اس کے کالٹیے سے آدمی مرجاتا ہے۔

اہلِ مصرجب کسی شخص پر اس کو حملہ آور دیکھتے ہیں تو اس شخص سے پوچھتے ہیں کہ کیاتم منکوح ہو (یعنی کیاتم کو اس نے کاٹ

لیا ہے) یا مروع (لینی کاٹانہیں صرف گھراہٹ ہے) چنانچہ آگر وہ مخص کہتا ہے کہ ہاں میں منکوح ہوں تو وہ لوگ اس کی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں اور پچھ علاج وغیرہ بھی نہیں کرتے۔ لیکن اگر وہ شخص جواب میں کہتا ہے کہ میں مروع ہوں تو اس کاعلاج کراتے ہیں۔چنانچہ علاج سے اس کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے اور وہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مديث من قطرب كالذكره

*مديث شريف مي ہے:*"لايلقين احدكم جيفة ليل قطرب نهار"-

## القشعبان

(ایک کیڑا) قشعبان: بروزن مرجان ایک کیڑے کو کہتے ہیں جو گبریلا کے مشابہ ہو تا ہے۔

## القعود

(اونٹ) قعود:اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کو چرواہے نے سواری اور سلمان اٹھانے کے لئے خاص کر لیا ہو۔ یعنی چرواہے کی ہر حاجت میں کام آنے والا اونٹ- اس کی جمع اقعدہ اور قعد' وقعدان اور قعائد آتی ہیں۔ بعض نے کہاہے کہ القعود جمعنی القلوص مینی وہ او نفنی جس پر پہلی مرتبہ سواری کی جائے اور قعود کھاجاتا ہے۔ اس اونٹ کے بچہ کوجو ابھی جوان نہ ہوا ہو کیونکہ جوان ہونے کے بعد اونٹ کو جمل کما جاتا ہے اور القعور فصیل کو بھی کما جاتا ہے۔ اور فصیل او نٹنی کے اس بچہ کو کہتے ہیں جو مال سے علیحدہ ہو گیا محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہو یعنی اس نے مال کا دودھ بینا چھوڑ دیا ہو-

## القعيد

(ٹڈی) قعید: اس ٹڈی کے بچے کو کہتے ہیں جس کے پر ابھی پورے طور پرنہ نکلے ہوں۔ اکھ عقامی

(ایک قتم کاکوا) فعقع بروزن فلفل 'ایک قتم کے کوے کو کہتے ہیں جو سفید اور سیاہ رنگ کا ہو تا ہے۔جو ہری نے کہا ہے کہ بیہ کوے کی ایک قتم ہے گراس کی جمامت عام کوے سے کچھ کم ہوتی ہے۔ ابن سیدہ نے کہا ہے کہ اس کا رنگ سیاہ اور سفید ہو تا

# الُقِلُو

(گدها)قِلو: قاف يركسره ب-اس گدهے كو كتے بي جوبہت آبستہ چلما ہو-

## القلوص

۹ (شتر مرغ کابچہ) قلوص: شتر مرغ کے مادہ بچہ کو کہتے ہیں جو کہ او نٹنی کے بچہ کے مشابہ ہو تا ہے۔ اس کی جمع قلص اور قلائص آتی ہے۔ جیسے "قدوم" کی جمع قدم و تدائم آتی ہیں-

قلوص كاحديث مين تذكره:

"ابن المبارک نے زحد اور رقائق میں معاویہ کے غلام قاسم سے نقل کیا ہے کہ ایک ہخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمت میں آیا اپنی سرکش او نتنی پر سوار ہو کر اور (دور ہی سے سلام کیا آنحضور کو 'چرجب وہ قریب آنے لگا حضور کے کہ کچھ آپ سے پوچھ سکے تواس کی او نتنی اس کو لے کر بھاگ گئی۔ صحابہ طرام اس بات پر ہنس دیئے۔ چنانچہ وہ محض پھر آیا اور جیسے بی آخضور کے قریب آنے کی کوشش کی اس کی او نتنی پھراس کو لے کر بھاگ گئی۔ تیسری بار بھی ایسانی ہوا۔ پھراس کی او نتنی نے اس کو کھوپڑی سے پکڑ کر مار ڈالا جبکہ وہ اس کو کھینچنے (ہنکانے) کی کوشش کر رہا تھا۔ تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! اعرابی کو اس کی او نتنی نے ہلاک کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" لیکن تہمارے منہ ربھی) اس کے خون سے آلودہ ہیں"۔

#### القلس

(بھیٹرا) قلیب: بھیٹریئے کو کہتے ہیں۔ قلیب بروزن " تسکین" جیسے قلوب بروزن خنوص

## القمرى

(ایک پرنده) قمری: ایک مشهور پرنده ہے جس کی آواز بہت ہی سریلی ہوتی ہے۔ اس کی کنیت ابوز کری اور ابو طلح ہیں۔ مونث محمد دلائل وبرابین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ کے لئے قریبة آتا ہے۔اس کے نر (ذکر) کو ساق حرکتے ہیں اور یہ غیر منصرف ہے۔ قمری کی جمع "قماری" آتی ہے۔

ابن سیدہ نے کماہے کہ قمری ایک چھوٹاسا پرندہ ہے جو کہ حمام کی قشم میں سے ہے۔اس کی مؤنث کو قمریہ کہتے ہیں اس کی جمع

قماری و قمبرہے۔

فائدہ: - ایک مرتبہ امام شافعی رحمتہ الله علیہ 'امام مالک بن انس رضی الله عندے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور امام مالک سے کہنے لگا کہ میں قمریوں کی تجارت کر تا ہوں ' یعنی قمری بیچا ہوں۔ چنانچہ میں نے ایک دن ایک صاحب کو قمری فروخت کی۔

گران صاحب نے بیر کمہ کر قمری کو واپس کر دیا کہ بیہ آواز نہیں کرتی یعنی بولتی نہیں۔ پس میں نے قتم کھائی کہ اگر میری قمری برابر آوازنہ کرے تو میری ہیوی پر طلاق ہے۔ چنانچہ امام مالک ؒ نے اس مخص سے فرمایا کہ تمہاری ہوی کو طلاق ہو گئی اور تمہارے لئے

اب كوئي جاره نهيس-

امام شافعی جو اس پوری گفتگو کو سن رہے تھے 'انہوں نے اس مخص سے فرمایا کہ کیا تمہاری قمری اکثر وقت آواز کرتی رہتی ہے؟ توامام شافعیؓ نے کما کہ اگر تمہاری قمری اکثرونت آواز کرتی ہے تو تمہاری بیوی کو طلاق نہیں ہوئی۔ اس ونت امام شافعیؓ کی عمر چودہ سال تھی۔ امام مالک کو جب امام شافعیؓ کے اس جواب کاعلم ہوا تو آپ نے امام شافعی کو بلا کر پوچھا کہ "لڑ کے "تم نے کسے ایسا فتوی دیا اور تم کویہ بات کمال سے حاصل ہوئی؟ امام شافعیؓ نے فرمایا کہ بے شک آپ نے ہی مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ زہری نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام سلمہ سے کہ فاطمہ بنت قیس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو ابو جہم اور معاویہ نے پیغامات (شادی کے پیغام)ارسال کئے ہیں' تو آپ نے فرمایا کہ معاویہ ' فقیر متاج مخص ہے اور اس کے پاس کچھ بھی (مال) نہیں ہے اور رہے ابوجہم تو وہ اپنی گردن سے بھی لاتھی نہیں رکھتے (نہیں اتارتے) چنانچہ آنحضور صلی الله علیه وسلم کابہ قول جس میں آپ نے ابوجهم کے لئے "لا یضع عصاہ" استعمال کیابہ مجازاً استعمال فرمایا ہے حالانکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ ابوجہم 'کھاتے ہیں'سوتے اور آرام کرنے کے علاوہ دیگر ضروریات زندگی بھی پوری

کرتے ہیں گمرچونکہ اہل عرب دو فعل میں ہے اغلب فعل کو مانند مداومت قرار دیتے ہیں اس لئے میں نے بھی ایساہی کیااور اس حدیث سے استدلال کیا۔ کیونکہ اس مخص کی قمری اکثرونت (حیب رہنے کے مقابلہ میں) آواز کرتی ہے اس لئے میں نے اس کے دو فعل میں سے اغلب فعل کو دائمی قرار دیا۔امام مالک ؒ نے امام شافعیؒ کے اُس استدلال کو سن کر بڑے متعجب ہوئے اور امام شافعیؒ سے

فرمایا کہ اب تم کو فتوی دینے کی اجازت ہے۔ جنانچہ امام شافعیؓ نے چودہ سال کی عمرے فتوی دینا شروع کر دیا تھا۔ ابن خلکان اور ابن الاثیرنے اپنی اپنی مرتب کردہ تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب ہندوستان کے بعض بادشاہ ہندوستان چھو ڑنے گئے تو جاتے وفت انہوں نے سلطان محمود بن سبکتگین کو بہت سے مدایا دیئے جن میں قمری بھی تھی اور اس قمری کی بیہ خصوصیت تھی

کہ آگر کسی مخص کے سامنے کوئی زہر آلود کھانا ہو تا اور قمری بھی وہاں موجود ہوتی یا کوئی بھی زہر آلود کھانا قمری کے سامنے لایا جاتا تو قمری کی آ تھوں سے آنسو بننے لگتے جس سے وہ مخص آگاہ ہو جاتا کہ یہ کھانا نقصان دہ ہے (مطلب بیر کہ وہ قمری زہر آلود کھانا کی نشاندہی کر دیتی تھی)اور جو آنسواس کی آنکھ ہے گرتے وہ جم کر ٹھوس شکل اختیار کر لیتے چنانچہ ان سو کھے ہوئے آنسوؤں کو اگر

کھرچ کر اٹھالیا جا آاور پھرپیس کر ان کاسفوف زخموں پر چھڑ کاجا آتو زخم ٹھیک ہو جاتے تھے۔ قزویی ؓ نے لکھاہے کہ جب قمری کا نر مرجاتا ہے تو پھر مادہ کا کسی دوسرے نرسے جوڑا نہیں ملتا اور مادہ مرنے والے نرکے غم

میں رورو کرانی جان دے دیتی ہے۔

آپ کااجانک انقال ہو گیاتھا۔

ابن سمعانی نے اپنی کتاب "الانساب" میں لکھا ہے کہ "القمرة" ایک شہرکانام ہے جو اپنی سفیدی کے لحاظ ہے جس ( کچھ ) کے مشابہ ہے اور میرے خیال ہے یہ شہر(القمرة) مصرمیں ہے۔ حجاج بن سلیمان بن افلح القمری مصری اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ آپ نے حضرت مالک ؓ بن انس ؓ اور لیث ؓ بن سعد ؓ وغیرہ ہے اور آپ ہے محمد بن سلمہ المرادی وغیرہ نے حدیث روایت کی ہے۔ 190 ہے میں

کتے ہیں کہ قمری کی آوازے کیڑے مکوڑے بھاگ جاتے ہیں۔

حفرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرصد ہیں ؓ نے جب اپنی بیوی عاتکہ بنت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو طلاق دے دی تو آپ س اشعار پڑھاکرتے تھے ''

اعاتک لا انساک ماذر شارق وما ناح قمری الحمام المطوق ترجمہ: اے عاتکہ جب تک کہ آفاب طلوع ہوتا رہے گا اور طوق دار قمری کوتر نوحہ کرتا رہے گا میں تجھ کو نہیں تھا کہ لدن گا۔

ولم ارمنلی طلق الیوم مثلها ولا مثلها من غیر جرم یطلق ترجمہ: میں نے اپنے جیسا شخص کبھی نہ کی ہو) طلاق دری۔ روی۔

اعاتک قلبی کل یوم ولیلة الیک بما تخفی النفوس معلق ترجمہ:۔ اے عاتکہ میرادل دن رات اس مجت کی وجہ ہودل میں پوشیدہ ہے تیری طرف اکل رہتا ہے۔
لها خلق جزل ورأی و منصب وخلق سوی فی الحیات و منطق

لها خلق جزل ورأى و منصب وخلق سوى فى الحيات و منطق ترجمه: ١٠ اس كے (ليمن عاتكه ميس) اليم افطاق و رستى رائے اور بلند پائيگى بكثرت موجود بيں اور به تمام اوصاف اس كى محتقًو ميں ظاہر ہوتے بيں۔

حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو جب اپنے صاجزادے کی اس کیفیت کا اندازہ ہوا تو آپ کو ان پر بہت ترس آیا اور آپ نے ان کو رجعت کرنے کا تھم دیدیا۔

آپ سے ان ور بعث رہے ہے ۔ قمری کا شرعی تھم کا کبور کی طرح قمری کے گوشت کو کھانا بالا جماع حلال ہے۔ کیونکہ بید ایک کبور کی ہی قسم میں سے ہے۔

مری کا شرعی علم

قمری کی خواب میں تعبیر اللہ میں دیکھنے کی تعبیروین دار اور نیک بیوی ملنے کی طرف اشارہ ہے۔ اہل بیود کا کہنا ہے

کہ جو شخص خواب میں ویکھنے کی تعبیرہ مشابہ کوئی جانور دیکھنے تواس کی تعبیر کسی بھلائی (خیرا سے

کی جاتی ہے۔ اور آگر کسی ایسے شخص نے قمری کو خواب میں دیکھاجو سفر کا ارادہ کئے ہوئے ہو تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ سفر پر (یقیناً)

جائے گا- اور اگر کسی مغموم شخص نے قمری کو خواب میں دیکھاتو اس کی تعبیریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاغم دور فرمادیں گے یا اگر اس کی کوئی حاجت (ضرورت) ہوگی تو وہ عنقریب پوری ہو جائے گی- اور اگر قمری کو موسم بمار میں دیکھاتو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس

من مخص کی کوئی بہت پرانی خواہش کی پہلیل ہو جائے گی۔ حاملہ عورت اگر قمری کو خواب میں دیکھیے تو اس کی تعبیرلڑکے سے کی جاتی ہے۔واللہ تعالی اعلم بالصواب

(اونٹ کی مکھی) قمعۃ (حرکت کے ساتھ) اس مکھی کو کہتے ہیں جو سخت گری کے موسم میں اونٹوں اور ہرنوں کے چپک جاتی ہے-کهاجاتا ہے"الحمار يقمع"گدهامتحربوگياليني اپنے مركو بلار باہ-جاحظ نے كماہے كديد ايك كتاكي كمسى ہے-كفايد ميں ہے كم "القمع زباب ازرق عظيم" يعنى برى نيگول كهى-

# القمعوطو القمعوطه

(كيرًا) قمعوط قمعوطه: ايك قتم كيرث كوكت بي-

ابن سیدہ نے ایساہی بیان کیاہے۔

# والله تعالى اعلم

القمل

(جون) قمل: مشهور ومعروف كيرا ب- اس كاواحد "قملة" اور "قمال" بين- ابن سيده نے كما ب كه "قمل" قملة كى جمع ہے اور تبھی تبھی "قیمل" لام کے تسرہ کے ساتھ بھی استعال کرتے ہیں۔ اس کی کنیت ام عقبہ اور ام طلحہ ہیں اور ندکر جول کے لئے "ابوعقبه" استعمال کرتے ہیں اور بہت جووک کے لئے "بنات عقبہ" بولتے ہیں اور بہت ی جووک کو "بنات الدروز" بھی کہتے ہیں-''الدروز'' کے اصل معنی خیاط (ورزی) کے ہیں اور چو نکہ درزی کے سلے ہوئے دو کیڑوں کے درمیان کی سلائی بھی جوؤں کی مانند نظر آتی ہے اس لئے اس سے تثبیہ وی گئی ہے۔ انسانی بدن میں جوں کپڑوں ' بالوں وغیرہ پر میل اور گندگی ہونے کی وجہ سے پیدا

جاحظ نے کہا ہے کہ بعض انسان قمل الطباع (لینی جو تھڑیا جس کے بدن پر مسلسل جو کمیں پیدا ہوتی ہیں) ہو تا ہے خواہ وہ صاف رہے' عطرالگائے اور روزانہ کیڑے بدلے مگرجو ئیں اس کے بدن میں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچیہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زہیر بن عوام رضی اللہ عنماکو ایک بار حج میں ایساہی واقعہ پیش آیا اور جوؤں سے ان دونوں حضرات کو بڑی تکلیف پینجی جس

کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو ریشم کے کپڑے پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

حضرت عمرفاروق پٹنے اپنی خلافت کے دوران بنی مغیرہ کے کسی مخن (جو کہ آپ کے ماموں کے خاندان سے تھا) کو رہیٹمی کر تا پنے ہوئے ویکھاتو ان کو مارنے کے لئے درہ اٹھایا۔ اس مخص نے عرض کیا کہ کیا عبدالرحمٰن ؓ بن عوف نے ریشم نہیں بہنا تھااور کیا حضور نے ان کو آجازت نہ دی تھی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیری ماں مرے کیا تُوعبدالرحمٰن عوف جیسا ہے۔

جاحظ نے کہا ہے کہ جوں کے اندریہ چیز طبعی ہے کہ جس جگہ وہ پیدا ہوتی ہے یا رہتی ہے اس چیز کا رنگ اختیار کرلیتی ہے-چنانچہ ساہ بالوں کی جوں ساہ رنگ کی اور سفید بالوں کی جول سفید رنگ کی ہو گی- اسی طرح آگر سرخ بالول میں ہو گی تو اس کا رنگ متحمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھی سرخ ہو گا۔

کتے ہیں کہ جوں کی مادہ نرسے بڑی ہوتی ہے اور جوں انڈے دیتی ہے۔ جوں مرغیوں 'کوتروں وغیرہ میں بہت پائی جاتی ہے۔ اس طرح بندروں کے بھی جوں پیدا ہوتی ہے۔ قملة النسر(یعنی گدھ کی جو کیں) پیاڑی مقامات میں ہوتی ہیں ان کو فارسی میں ''ورہ'' کہتے ہیں۔ یہ جوں بہت ہی زہر مِلی ہوتی ہے اور جب کسی کے کاٹ لیتی ہیں تو اس کوہلاک کر دیتی ہیں۔

حديث مين جول كا تذكره:

حاكم نے ابنى متدرك ميں حفرت ابوسعيد خدري كى بير حديث نقل كى ہے:۔

"حضرت ابو سعید خدری ؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت اٹھانی پڑی۔
کن کو اٹھانی پڑی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہ السلام کو سب سے زیادہ مصیبت اٹھانی پڑی۔
حضرت سعید ؓ نے عرض کیا کہ انبیاء کے بعد کن کو؟ آپ نے فرمایا کہ علماء کو 'چرحضرت سعید نے عرض کیا کہ علماء کے بعد
کن کو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ صالحین کو اور ان میں سے کسی کو جو وُل کی اذبیت (مصیبت) میں
جٹلاکیا گیا یہاں تک کہ ان میں سے بعض جو وُل کی وجہ سے ہلاک بھی ہو گئے اور بعض کو فقر وفاقہ میں جٹلاکیا گیا یہاں تک
کہ ان میں سے بعض کے پاس سوائے ایک عباء (جو ان کے بدن پر ہوتی تھی) اور کوئی کپڑانہ تھا مگر پھر بھی ان میں ہرا یک
مصیبتوں اور اذبیوں پر ایسے خوش ہوتے (راضی ہوتے) جیسا کہ تم لوگ عطیات کے پر خوش ہو سکتے ہو"۔

فائدہ: علاء کااس بارے میں اختلاف ہے کہ وہ جوں (قمل) جو آل فرعون پر مسلط کی گئی تھی وہ کس قتم کی جوں تھی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ وہ جوں جو آلِ فرعون پر مسلط کی گئی تھی وہ ''سلسلی یا سُرسُری'' تھی جو اکثر گندم وغیرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جبکہ مجابد' قنادہ' سدی اور کلبی وغیرہ کے مطابق وہ ایک چھوٹی قتم کی ٹڈی تھی جس کو ''دبار'' کہتے ہیں۔ اس کے پر نہیں ہوتے۔ عکر مدنے کہا ہے کہ وہ بنات الجراد لیعنی ٹڈیوں کے بچے تھے۔ ابو عبیدہ کے مطابق وہ حمنان (ایک قتم کی چیچڑی) تھیں۔ اور ابو زید نے کہا ہے کہ وہ ایک پیو کے قتم سے تھی۔ حسن اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ وہ سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیڑے تھے۔ عطاء الخراسانی نے کہا ہے کہ یہ وہ جو کمیں تھی جو انسانوں کے بالوں یا کیڑوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت موی السلام ایک بار مصرے قصبہ عین شمس میں گئے۔ اس قصبہ میں ایک جھیل تھی جس کو "اعفر جھیل"
کتے تھے۔ اس جھیل کے کنارے ایک ٹیلہ تھا۔ اس ٹیلہ پر پہنچ کر آپ نے اپنا عصاء مارا جس سے وہ ٹیلہ ریزہ ریزہ ہو گیا اور اُن
ریزوں نے جووَں کی شکل اختیار کرلی اور بھروہ پورے مصرمیں بھیل گئیں اور وہاں کے کھیتوں اور باغوں میں جو بچھ بھی تھاسب کو کھا
کر صاف کر دیا۔ اس کے بعد وہ جو تیں آبادی میں گئس گئیں اور لوگوں کے کپڑوں اور بدنوں پر چٹ گئیں اور ان کو کاٹنا شروع کر
دیا۔ یہاں تک کہ جب وہاں کاکوئی بھی شخص کھانا کھانے بیٹھتا جو تیں اس میں بھرجاتیں۔

یں کہتے ہیں کہ قبطی لوگ جوؤں کی اذہت سے زیادہ اور کسی اذہت میں جتلا نہیں ہوئے۔ کیونکہ جو کمیں ان کے کھانے کی چیزوں' مشروبات' رہنے کی جگہ' کپڑوں' بالوں' آنکھوں اور بلکوں پر اس طرح جم گئی تھیں کہ معلوم ہو تا تھا جیسے ان کے چیک نکل آئی ہو۔ چنانچہ ان لوگوں کاسونایا آرام کرنا حرام ہو گیا تھا۔ للذا تمام لوگ چیخے' چلاتے حضرت موسی علیہ السلام کے پاس پنچ اور کہنے لگے کہ ہماری تو یہ ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں کہ یہ بلاہم پر سے ٹل جائے۔ چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام کی دعاکی وجہ سے جوؤں کا

عذاب الله تعالى نے ان لوگوں پرسے اٹھالیا-

قرآن ياك ميں جوں كا تذكرہ:

کہتے ہیں کہ قبطیوں پر جوؤں کاعذاب ایک ہفتہ تک مسلط رہا اور یہ تعذاب ان پانچے نشانیوں میں سے تھاجو قرآن پاک کی اس

آيت مِين مَرُور عِ: فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الْطُوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفِادَع وَالَّدَمَ آيَاتٍ مُفَصَّلاتٍ (پُربَعِجا بَم نَ الني

طوفان 'پڈیاں'جو کمین مینڈک اور خون نشانیاں جدا جدا-یعنی ند کورہ پانچ بلائمیں (عذاب) ان بر کے بعد دیگرے نازل ہوتی رہیں اور ہرعذاب ان پر ایک ہفتہ تک مسلط رہا اور مردو

عذاب کے درمیان ایک مهینه کاو قفه دیا۔

حضرت ابن عباس" سعيد بن جبير عناده اور محمر بن اسحاق وغيره في آيت "فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَان" الح كى تفسير مين فرمايا ہے کہ جب جادوگر حضرت موی علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو فرعون اور اس کے تنبعین نے ایمان لانے ہے انکار کر دیا اور اپنے

کفراور بنی اسرائیل کی اذبت رسانی پر اڑے رہے تو اللہ تعالی نے ان پر بے در بے عذابات نازل فرمانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ پہلے ان کو قبط اور پھلوں کی تمیں مبتلا کیا گیا۔ اس پر بھی جب وہ متنبہ نہ ہوئے تو حضرت موی علیہ السلام نے ان پر بد دعا فرمائی اور بار گلو بارى تعالى مين عرض كياكه:

''اے میرے رب تیرے بندہ فرعون نے ملک میں سرکشی' بغاوت اور غرور پر کمریاندھ رکھی ہے اور اس کی قوم نے جو تجھ سے عمد کیا تھا اس کو انہوں نے پامال کر دیا ہے۔ لنذا آپ ان کو عذاب میں گر فنار کر دیجئے تاکہ یہ میری قوم بی

اسرائیل اور آلِ فرعون کے لئے تھیجت اور آنے والی نسلوں کے لئے عبرت ہو"۔ چنانچہ ان پر اللہ تعالی نے بارش کاطوفان نازل فرمایا۔ قبطیوں اور بنی اسرائیل کے مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے گر

طوفان کا پانی صرف قبطیوں کے مکانات میں داخل ہوا اور بنی اسرائیل کے مکانات پانی سے محفوظ رہے۔ چنانچہ جو قبطی کھڑا تھا اس کے گلے تک پانی آگیا اور جو بیٹھایا لیٹا ہوا تھاوہ ڈوب کر مرگیا۔ قبطیوں کی تمام مزروعہ اراضی پانی میں غرقاب ہو گئی اور وہ اس میں

بوائی جو تائی کا کام بھی نہ کر <del>سک</del>ے۔ قبطی جب اس عذاب میں گر فنار ہوئے اور خلاصی کی کوئی صورت نظرنہ آئی تو پھر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس گئے اور گڑ گڑانے گئے کہ اگرید عذاب آپ کی دعا کی وجہ سے ہم پر ٹل گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ

جانے کی اجازت دے دیں گے۔ چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام کی دعاہے اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ عذاب اٹھالیا- پھران کے کھیتوں اور باغات وغیرہ میں غلہ 'پھلوں اور چارہ وغیرہ کی اس قدر افراط ہوئی کہ اس سے پہلے بھی ایسانہیں ہوا تھا۔

چنانچہ قبطی اس فراوانی کو دیکھ کر اپنے عمد سے مکر گئے۔ اور حصرت موسی علیہ السلام سے کہا کہ وہ پانی طوفان نہیں تھا بلکہ وہ تو الله تعالى كى طرف سے ہم پر انعام تھا۔ اس لئے نہ ايمان لانے كاسوال ہے اور نہ بنى اسرائيل كو آپ كے ساتھ سيجنے كا-چنانچہ سے

لوگ ایک ماہ تک آرام سے رہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر ٹڈیوں کاعذاب نازل کر دیا۔ چیانچہ ٹڈیوں نے ان کے کھیتوں اور باغات کی تمام پیداوار کھالی-یماں تک کہ درختوں کو بھی بے برگ کر دیا اور اس کے بعد وہ ٹڈیاں ان کے گھروں میں تھس ٹئیں اور ان کے گھروں کی چھتوں'

کیوا ژوں اور کھونٹیوں تک کاصفایا کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کے او ڑھنے 'کچھونے اور پہننے کے کپڑے تک ان ٹڈیوں نے چاٹ گئے۔ جس کا نتیجہ سیہ ہوا کہ قبطی شدید اذیت میں گر فقار ہو گئے اور بھوکوں مرنے لگے۔ چنانچیہ مایوس ہو کر وہ پھر حضرت موی گی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشامدیں کرنے لگے۔ حضرت موی گو پھران بدبختوں پر ترس آگیااور آپ نے دعاکر کے ٹڈیوں کی بلاان پر سے دفع کرادی۔

کتے ہیں کہ حضرت موی ٹے میدان میں کھڑے ہوکر اپنے عصابے اشارہ فرمایا تو آپ کے اشارہ سے تمام کڈیاں جس طرف سے آئی تھیں ای طرح اکٹی ہوکر وائیں چلی گئیں۔ چنانچہ قبطی پھر آرام سے رہنے گئے گر حسب سابق اپنے وعدہ سے کر گئے۔ ای طرح ایک ماہ ہو گیا۔ جب ایک ماہ پورا ہو گیا تو اللہ تعالی نے ان پر مینڈکوں کاعذاب نازل فرمادیا۔ پس مینڈک ان کے گھروں 'بستروں' کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ میں گئس گئے۔ غرضیکہ کوئی بھی جگہ مینڈکوں سے خالی نہ رہی۔ حتی کہ آگر وہ بات کرتے تو مینڈک کود کر ان کے منہ میں بھی گھنے کی کوشش کرتے۔ بہاں تک کہ ان کی ہانڈیوں میں سالن و دیگر چیز پکاتے ہوئے آگر گر جاتے 'ان کے گدم تو میں گئس جاتے۔ آگر کوئی مختص سو تا تو مینڈک اس قدر تعداد میں اس کے بدن اور پانگ وغیرہ پرجم ہو جاتے گذات کے اس کو کروٹ لینی بھی مشکل ہو جاتی اور وہ خوف زدہ ہو کر چیخے چلانے گئے۔ چنانچہ جب تمام قبطی عاجز آگئے اور کوئی راہ نہ پائی تو ان کو پھر حضرت موی تکی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوئی رائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مینڈکوں کے عذاب سے نجات دے دی لیکن اس کے بعد بھی وہ کفر ہو قائم رہے۔

چنانچہ ایک ماہ بعد اللہ تعالی نے ان پر خون کاعذاب مسلط کر دیا اور ان پر خون برسایا گیا۔ دریائے نیل میں پائی کے بجائے خون بہتے لگا۔ ان کے شہروں کے تمام کنوئیں اور چشتے خون سے بھرگئے۔ غرضیکہ جمال کمیں بھی پانی موجود تھایا ہو سکتا تھاوہ تمام جگمیں خون سے بھر گئے۔ ان کے شہراللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس سے خون سے بھر گئیں۔ تمام قطبی شدید پریشان ہو گئے کیونکہ یہ عذاب صرف قبطیوں کے لئے تھااللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس سے محفوظ رکھا۔ چنانچہ جب قبطی پیاس سے ترپ ٹیک تو فرعون کے پاس گئے اور اس سے کما کہ ہم کیا کریں۔ ہم سخت اذبت میں ہیں ہمارے لئے پانی کا انتظام کریں۔ فرعون جو کہ خود اس عذاب سے میں جتا تھا کہنے لگا کہ تم پر جادو کیا گیا ہے اور یہ جادو بے شک موسی طلبہ السلام) نے کیا ہے۔

پھراس نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کو طلب کیا (بنی اسرائیل اس وقت فرعون کی قید میں تھے)اور ایک قبطی عورت کو بلایا اور ایک برتن میں بنی اسرائیل کی عورت سے پانی بھروایا۔ چنانچہ جب بنی اسرائیل کی اس عورت نے برتن میں پانی بھرا تو وہ خون میں تبدیل نہ ہوا بلکہ پانی ہی رہا۔ فرعون نے قبطی عورت سے کہا کہ وہ اس برتن سے پانی بی لے مگراس بنی اسرائیل کی عورت کے ہاتھ ہے۔ چنانچہ جیسے ہی قبطی عورت نے برتن کو ہاتھ لگایا اور پینے کے ارادہ سے برتن کو اپنی طرف جھکایا تو فوراً اس کی طرف کا پانی خون بن گیا جبکہ بنی اسرائیل کی عورت کے طرف کا پانی خون نہ بنا۔

غرض کہ قبطیوں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے یا تعادن سے ان کی پیاس بچھ جائے مگروہ کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ جیسے ہی وہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو پانی لانے اور پلانے کا تھم دیتے تو وہ پانی خون بن جاتا جبکہ بنی اسرائیل کے لئے وہ پانی ہی رہتا۔ چنانچہ ایک قبطی عورت جو کہ بیاس سے بہت بیتاب تھی اس نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کو تھم دیا کہ وہ ا پنے منہ میں پانی بھرے اور پھروہ پانی اس کے منہ میں منتقل کر دے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کی اس عورت نے برتن سے پانی کا گھونٹ بھرااور پھراس پانی کو بطور کلی قبطی عورت کے منہ میں منتقل کیالیکن جیسے ہی وہ پانی قبطی عورت کے منہ میں گیاخون بن گیا۔

ادھر فرعون بھی بیاس کی شدت سے پریثان ہو گیا۔ چنانچہ جب وہ ہر طرف سے پریثان ہو گیاتو ورختوں کی ہرشنیوں اور ونٹھلوں کو چبانے لگا تاکہ ان میں موجود تری سے کچھ تسکین ہو گران شنیوں وغیرہ سے سوائے نمک اور کھارے وہ کچھ بھی حاصل نہ کر سکا۔ چنانچہ ایک ہفتہ ایسے ہی گزر گیا۔ حالت دگر گوں ہو گئی تو پھر موی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے وعا فرمائے تاکہ ہم کو اس عذاب سے نجات ملے۔ ہم آپ پر ایمان لائیں گے اور تمام بنی اسرائیل کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ موی علیہ

فرمائي تاكہ ہم كواس عذاب سے نجات کے۔ ہم آپ پر ايمان لائيں گے اور تمام بن اسرائيل كو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ موى عليه السلام نے دعاكى اور الله سجانه و تعالى نے دعا قبول كرتے ہوئے ان پرسے خون كاعذاب ہٹادیا۔ مگراس كے بعد بھى قبطى اپنے دعدول سے ہث گئے اور ايمان نہ لائے۔ چنانچہ جب تمام جمتیں پورى ہو گئیں تو ، كر قلزم میں غرقانی كا آخرى عذاب آیا۔

فَلَمَّنَا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْوِ (جب بٹالیا ہم نے ان پرے وہ عذاب) اس آیت کی تفییر میں علامہ ومیریؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہی پانچ فتم کے عذاب ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے۔ گرابن جبیر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں "رجز" سے مراد طاعون ہے اور قبطی پر نہ کورہ پانچ عذاب کے بعد اللہ تعالی نے طاعون مسلط کر دیا تھا۔ چنانچہ اس بیاری سے صرف ایک دن میں ستر ہزار قبطی طلک ہو گئے تھے۔

. "رجز" سے جو خاص عذاب لینی طاعون مراد ہونے پر حضرت ابن جبیرنے ایک حدیث پیش کی ہے جس میں طاعون کو" رجز" کما گیاہے۔ حدیث بیہ ہے:۔

"عامرین سعد بن ابی و قاص فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو حضرت اسامہ" بن زید سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے طاعون کے باوے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد سنا ہے تو حضرت اسامہ " نے جواب دیا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "طاعون" ایک عذاب ہے جو کہ بنی اسرائیل یا تم سے پہلے سمی سرین میں جسے اگرا تھا لاز انگا تم سنوک کسی شہر میں طاعون کھیل رماہے تو اس شہر میں مت حاد اور اگر تم اس شہر

دو سری امت میں جھیجا گیا تھا۔ للذا اگر تم سنو کہ کسی شہرمیں طاعون کچیل رہاہے تو اس شہرمیں مت جاؤ اور اگر تم اس شہر میں موجود ہو تو وہاں سے بھاگو نہیں"-سعید بن جبیر اور محمد بن منکد روغیرہ کا قول ہے کہ فرعون نے چارسو برس حکومت کی اور چھ سو ہیں برس کی عمریائی-اس مے

سعید بن جبیراور حمد بن منلد روجیره کا نول ہے کہ فر نون نے چار سوبر ک شوشت کا دور پھ سومیں بر س کا سرپان سرپان م میں اگر اس کو ایک دن بھی بھوک کی یا ایک رات بخار کی یا ایک گھنٹہ بدن میں کسی بھی درد کی اذبیت پہنچی تو وہ ہرگز رپوہیت کا دعویٰ نہ کر تا۔

۔ وضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جوں کو تھجور کی تفطی ہے مارنے کو منع فرمایا ہے اس کی دجہ بیہ ہے کہ تھجور کی تفطی بہت ی ضروریات میں کام آتی ہے۔ عرب کے لوگ بوقت ضرورت تفطی کو کھالیا کرتے تھے۔ ایک دجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کہتے ہیں کہ تھجور کی تفصلی کی پیدائش اس مٹی ہے ہوئی تھی جو حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا بناتے وقت نے گئی تھی۔ دو سرے یہ کہ تفصلی عرب کے جانوروں کا چارہ (غذا) بھی ہے۔

جول کا شرعی تھم ایس ہووں کو کھانا بالاتفاق منع ہے۔ گرمحرم کے بدن پر جو کیس پڑ جا کیس تو ان کو بدن پر سے دور کر دینا مکروہ نہیں جو ل کا شرعی تھم ہے۔ اور اگر محرم جول کو مار ڈالے تو اس پر کوئی شئی واجب نہیں ہوتی۔ لیکن محرم کے لئے بیہ جائز نہیں کہ وہ

اپنے سریا ڈاڑھی سے جو کمیں نکالے اور آگر ایساکر لیا اور سریا ڈاڑھی سے نکلی ہوئی جوؤں کو مار ڈالاتواس پر صدقہ واجب ہو گا آگرچہ ایک لقمہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور اکثر مشاکخ نے فرمایا ہے کہ یہ صدقہ صدقہ مستحبہ ہے لیکن بعض نے واجب بھی کہاہے لیکن یہ صدقہ جوں کافدیہ نہیں ہے کہ اس کے کھانے (حلال ہونے) پر دلالت کرے۔ بلکہ یہ صدقہ اس آسائٹ (سکون و آرام) کے لئے ہے جو

اس کو حالت احرام میں سریا ڈاڑھی سے جو کیں نکالنے پر حاصل ہوا ہے۔

ترفی گئے بیان کیا ہے کہ آگر کوئی شخص رفع حاجت (بیت الخلاء) کے دقت جوں کو دیکھے تو اس کو مارے نہیں بلکہ دفن کر دے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ آگر کوئی شخص رفع حاجت کے دقت کوئی جوں ہلاک کر دیتا ہے تو شیطان اس کے بالوں میں شب باثی کر تا ہے اور اس مخص کو جالیس دن تک ذکر اللہ سے غافل کر دیتا ہے اور ایسا مخص ہمیشہ غموں میں گھرا رہتا ہے۔ فماوی قاضی خال میں

ہوری مابی یا ہے اسلاموں کے اللہ سے عافل کر دیتا ہے اور ایسا محض بمیشہ غول میں گھرار ہتا ہے۔ فاوی قاضی خال میں ہے اور اس محض کو چالیس دن تک ذکر اللہ سے غافل کر دیتا ہے اور ایسا محض بمیشہ غول میں گھرار ہتا ہے۔ کہ جوں کو زندہ چھینکنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اوب یہ ہے کہ اس کو مار ڈالے۔

جوؤں کے طبی فوائد ا چوؤں کے طبی فوائد ا پڑکر اپنی جھیلی پر کھ لے اور حاملہ عورت اس پر اپنادودھ (دوھ کر) نکال کرایک قطرہ ٹیکادے-اگر جوں میں کا بیت میں میں کا بیت ہوتا جو ایک میں میں میں ایک سیکہ تالیا ہوں گا کس کہ میشالہ بیان

اس دودھ کے قطرے میں سے رینگ کر نکل آئے تو حمل لڑکی کا ہے اور اگر دودھ سے نہ نکل سکے تو لڑکا ہے۔ اگر کسی کو پیشاب کا بند لگ جائے تو ہدن کی ایک جوں لے کر احلیل میں رکھنے سے پیشاب جاری ہو جائے گا۔

آگر عورت اپنے سرکے بالوں کو آب سلق (چقندر کاپانی) سے دھونے گئے تواس کے سرمیں مجھی جوں نہیں پڑ عتی-ای طرح روغن قرطم سرمیں لگانے سے جوں پیدا نہیں ہوتی-اور اگر بدن کو سرکہ اور سمندر کے پانی سے دھودیں تو بدن پر موجود تمام جو کمیں ایک سے بیر تنا سے تنا میں اور ایک میں میں مالاماری ترقیب ان کر میں میں میں میں میں گئے۔

مرجائیں گی۔اگر تلی کے تیل میں پارہ ملاکر سرادربدن پر ملاجائے تو سرادر کپڑوں میں جو نمیں نہیں پڑیں گی۔ جامظ نے کہاہے کہ مجذومین (جزام کے مریض) کے کپڑوں اور بدن پر جو کمیں پیدا نہیں ہو تنیں۔ ابن جو زی نے فرمایا ہے کہ اس کی حکمت سے کہ جذام والے کو جو وک سے بخت اذبت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر جو کمیں اس کے بدن پر کاٹمتیں تو اس کے خارش

اس کی حکمت سے سے کہ جذام والے کو جوؤں سے سخت اذبت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر جو کمیں اس کے بدن پر کاشتیں تواس کے خارش ہوتی اور وہ سخت اذبت میں جتلا ہو جالا کر تا۔ چنانچہ جذام کے مریض کو اللہ تعالی نے جوؤں سے مامون فرما دیا۔

آگر زندہ جوں کھانے میں گر جائے تو اس کھانے کو کھانے سے نسیان پیدا ہو تا ہے۔ چنانچہ ابن عدی نے اپنی کامل میں ابو عبداللہ الحکم بن عبداللہ الاہلی کے حالات میں باساد صحح ککھا ہے:۔

"درسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایاً ہے كہ چھ خصائل ایسے ہیں كہ جن سے نسیان پیدا ہو تا ہے۔ چوہے كاجھوٹا كھانا ' زندہ جوں كو بغيرمارے پھينك دينا' بند (تُصرے ہوئے) پانی میں پیشاب كرنا' قطار كانو ژ دینا جموند چبانا اور ترش (كھٹا) سیب

کھاتا''۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ قبردل کی تختیال (کتبہ) پڑھنا' دو عور تول کے در میان چلنا' مصلوب یعنی جس کو سولی یا پھانسی دی جائے اس کو دیکھنا' ہرا دھنیا کھانا ادر گرم روٹی کھانا' ان سب چیزوں سے نسیان پیدا ہو تا ہے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ کالے رنگ

ب من وریب ہور یہ بار میں اور تا ہے۔ حلوہ کھانے 'شد پینے' اور ٹھنڈی روٹی کھانے سے ذہن تیز ہو تا ہے۔ کے جوتے پہننے سے بھی نسیان لاحق ہو تا ہے۔ حلوہ کھانے 'شد پینے' اور ٹھنڈی روٹی کھانے سے ذہن تیز ہو تا ہے۔ مئلہ:۔ شیخ ابو حامدؓ نے فرمایا ہے کہ اگر مصلی اپنے کپڑوں پر جوں یا لیے و دیکھیے تو اولی سے کہ اس کو چھو ژدے اور اس کی طرف سے غافل ہو جائے۔ لیکن اگر اس کو اپنے ہاتھ سے جھاڑدے یا اس کو نماز سے فارغ ہونے تک روکے رکھے تو اس میں کوئی حمق نمیں۔ ۔ اللہ ولی نے کما ہے کہ مناسب بیہ ہے کہ مصلی جوں کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد سے باہر پھینک دے۔ کیونکہ حدیث میں

"رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه جب تم ميں سے كوئى شخص مسجد ميں جوں كو كہيں بالے (اپنے كيرول يا كسى اور

جگہ) تواس کو چاہیے کہ وہ اس کو اپنے کپڑوں میں رکھے اور نماز سے فارغ ہو کر اس کومسجد سے باہر پھینک دے ''-

جوؤل کی خواب میں تعبیر اجوؤں کو خواب میں دیکھنے کی چند صور تیں ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے کسی نئی قبیض میں جول دیکھی تو

اس کی تعبیرمال ہے اور آگر مین خواب کسی بادشاہ نے دیکھاتو اس کی تعبیر تشکر اور مدد گاروں سے دی جاتی ہے۔ اور اگریمی خواب کسی والی (حاکم) نے ویکھا تو اس کی تعبیر دولت میں زیادتی سے کی جاتی ہے۔ اور اگر کسی نے جوں کو

کسی پرانے کپڑے (جووہ پہنتا ہو) پر دیکھاتو اس کی تعبیر قرض سے کی جاتی ہے جس کے پڑھنے کا اندیشہ ہے۔

اگر کسی نے خواب مین جوں کو زمین پر رینگتے ہوئے دیکھاتواس کی تعبیر کمزور دسٹمن سے کی جاتی ہے اور اگر خواب میں جول کے

کا منے سے خارش ہونے لگے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ قرض خواہ اس سے قرض کی واپسی کامطالبہ کر رہے ہیں-مونث جوں کی تعبیر عورت سے کی جاتی ہے۔ ایک مخص علامہ ابن سیرین کے پاس آیا اور اپناخواب بیان کیا کہ خواب میں ایک مخص آیا اور آکر میری آستین سے جوں پکڑلی اور پھراس کو زمین پرگرا دیا۔ علامہ ابن سیرین ؓ نے اس مخص کو تعبیردی کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دوگے

اور طلاق کاسب وہ شخص ہو گا۔ چنانچہ کچھ دن بعد الیاہوا-اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ جوں اس کے سینے پراڑ رہی ہے تواس کی تعبیریہ ہے کہ اس کانوکریا غلام یا اس کالڑ کا بھاگ جائے گا۔ بہت سی جوؤں کو اکٹھاخواب میں دیکھنے کی تعبیر بیاری سے کی جاتی ہے۔

اوراگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ جوں کھارہاہے ' تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ فنحص کسی مال دار آدمی کی غیبت کرے گا-

(جوں) قصقام جھوٹی چھوٹی جوؤں کو کہتے ہیں۔ یہ جوؤں کی ہی ایک قتم ہوتی ہے جو بالوں کی جڑوں میں سختی سے چیکی رہتی بي-اس كاواحد "قمقامة" -- اس قتم كى جول كو "عامة الطبوع" بهى كيت بي-

(جند بادستر) قندر: قزویی ؓ نے کہاہے کہ یہ ایک ایساحیوان ہے جو خشکی وپانی دونوں جگہ میں رہتاہے لیکن زیادہ تربہ پانی میں رہنا پند کر تا ہے۔ بردی بردی نہروں میں پایا جاتا ہے اور ان کے کناروں پر اپنا گھر بنا تا ہے۔ اس کے گھر میں دو دروازے ہوتے ہیں- سے مچھلیوں کو کھانا ہے۔ بعض حضرات نے کہاہے کہ قدر ایک آبی جانور ہے۔ جس کا رنگ سرخ اور دم چوڑی ہوتی ہے اور اس کی کھال سے پوشین بنائی جاتی ہے۔

## القندس

(بانی کا کتا) قندس: ابن دحیہ نے کہاہے کہ قندس بانی کے کتے کو کہتے ہیں۔ اسکی تفصیل انشاء اللہ تعالی باب الکاف میں کلب الماء کے تحت آئے گی۔

### القنعاب

قنعاب: سخاب کے مانندایک جانور ہے جو پیاڑی بکرے کی قتم میں سے ہے-

### القنفذ

(سیمی خار پشت) قنفذ: فاء پر ضمه اور فته دونول مستعمل ہیں۔ یہ ایک خشکی کا جانور ہے اس کی کنیت ابو سفیان ابو الشوک

ہیں۔ مادہ کی کنیت ام دلدل ہے اور اس کی جمع "قنافذ" آتی ہے۔ اس کو "عساعس" بھی کتے ہیں (عساعس رات میں شکار

و حوند ہے والے بھیڑئے کو کہتے ہیں) بسبب اس کے رات کو کثرت سے نکلنے ہے۔اس کو انقذ بھی کہتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب بیہ جانور (سیسی) بھوکا ہو تا ہے تو سراوند ھاکر کے انگور کی بیلوں پر چڑھ جاتا ہے اور انگور کے خوشے کاٹ کاٹ

کر نیچے گرا دیتا ہے۔ پھر نیچے اتر کر ضرورت کے مطابق اس میں سے کھالیتا ہے اور باقی خوشوں پر لوٹ کر ان کو اپنے کانوں میں پھنسا

لیتا ہے اور پھران کو لے جاکر اپنے بچوں کے سامنے ڈال دیتا ہے۔ یہ جانور صرف رات کو ہی نکلتا ہے۔ سیمی سانپوں کو بہت شوق ہے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہو تا۔ اگر سانپ تبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ سعتر

برى (پودينه) کھا كرشفاياب مو جاتى ہے۔ تنفذ كى دواقسام بين- ايك تو وہ ہے جس كو قنفذ كہتے ہيں- يد مصريس پائى جاتى ہے اور

چوہے کے برابر ہوتی ہے۔اس کی دوسری قتم دلدل کملاتی ہے اور یہ شام وعراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی سے برابر ہوتی

ہے۔ ان دونوں قسموں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں ہوتی ہے۔ سیمی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔ خشکی کا خار

پشت (نرسیی) کورا ہو کر جفتی کر تاہے۔اس طریقہ پر کہ نری پشت مادہ کے شکم سے چسپاں ہو جاتی ہے۔ طبرانی نے اپنی مجم الکبیر میں اور حافظ ابن المنیر الحلبی و دیگر محدثین نے حضرت قمادہ بن النعمان سے روایت کی ہے وہ فرماتے

ہیں کہ ایک دفعہ کاذکر ہے کہ رات بہت ہی اند حیری تھی اور بارش ہو رہی تھی۔ جب عشاء کا دفت قریب آیا تو میں نے سوچا کہ اگر آج عشاء کی نماز رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ پڑھنے کاموقع مل جائے تو میں اس کو بہت غنیمت سمجھوں۔چنانچہ میں چل

دیا اور جب مبحد شریف میں پنچاتو رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ " قمادہ!" میں نے جواب دیا"لبیک یا رسول

الله!" پھر میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ سمجھ کر آج کی رات نمازیوں کی تعداد کم ہوگی تو کیوں نہ میں حضور صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کروں۔ یہ من کر حضور نے فرمایا کہ نماز سے فارغ ہو کر میرے پاس آنا۔

چنانچہ جب میں نمازے فارغ ہوا تو خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے تھجو رکی ایک شاخ جو کہ آپ کے دستِ مبارک میں تھی مجھ کو عنایت فرمائی اور فرمایا کہ یہ (شاخ) تمہارے آگے اور تمہارے پیچھے دس چراغوں کا کام دے گی-اس کے بعد آپؓ نے فرمایا کہ تماری عدم موجودگی میں ایک شیطان تمهارے گھر میں تھس آیا ہے لنذا یہ شاخ کیجاؤید راستہ بھرتم کو روشنی دے گی-جب

تم گھر پہنچو گے تو وہ شیطان تم کو گھرے ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا ملے گاپس اس کو اس شاخ سے مارنا-

حضرت قادہ فرماتے ہیں کہ میں معجد شریف سے نکل کر گھر کی طرف روانہ ہوا تو وہ شاخ تمام راہتے مشعل کی طرح روشن رہی۔ جب میں گھرمیں داخل ہوا تو دیکھا کہ تمام گھروالے سورہے ہیں۔ چنانچہ میں گھرے گوشہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک خار ۔ پشت (سیمی) بیٹھا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کو اس تھجور کی شاخ سے مارا۔ وہ مار کھا کر گھر سے بھاگ گیا۔ بیموت نے دریکا مانیت سے تبخیر میں جون میں اس صفر رہا ہے۔

بیہ قی نے دلائل النبوۃ کے آخیر میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ سے جن کا نام "ساگ بن خرشہ" تھا' روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دلائل النبوۃ کے آخیر میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ سے جن کا نام "ساگ بن خرشہ" تھا' روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دست کے چلے اور شد کی تحصوں کی طرح بین سنے کی ہی آواز سائی دی اور الی روشنی معلوم ہوئی جیسا کہ بحلی چکتی ہے۔ جب میں نے سر اٹھا کو ریکھا تو جھے صحن میں کسی چیز کی سیاہ پر چھائی معلوم ہوئی جو بتدر تج بلند ہوتی اور پھیلتی جا رہی تھی۔ میں اٹھا اور اس کے قریب جاکر اس پر ہاتھ پھیر رہا ہوں۔ پھر میرے سینہ پر ایک آگ کی می جاکر اس پر ہاتھ پھیر رہا ہوں۔ پھر میرے سینہ پر ایک آگ کی می لیٹ آگر گئی۔ یہ واقعہ سن کر آخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے دجانہ! یہ تمہارا گر میلو آسیب ہے۔ پھر آپ نے کاغذ اور تھلم طلب فرماکر دھزت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تکھو:۔

"بسم الله الرحمٰن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول رب العالمين الى من يطرق الدار من العمار والزوار الاطارقا يطرق بخير اما بعد! فان لنا ولكم في الحق سعة فان كنت عاشقا مولعًا او فاجرًا مقتحمًا فهذا كتاب الله ينطق علينا وعليكم بالحق إنَّاكُنَّا نَسُتَنْسِخُ مَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكُنْبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اتركوا صاحب كتابي هذا و انطلقوا الى عبدة الاصنام والى من يزعم ان مع الله الها آخر لا إله َ إلا هُوكُلُّ شَيْيَ هَ الِكُ إلا وَجْهَةً لَهُ الْحُكُمُ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ حُمَّ لا ينصرون حُمَّ عَسَقَ تفرق اعداء الله وبلغت حجة الله ولا حول ولا قوة الا بالله العظيم فَسَيَكُفِيْكُهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم-

حضرت ابو دجانہ فرماتے ہیں کہ حضور نے ذرکورہ کلمات حضرت علی سے کاغذ پر لکھوا کر مجھے عنایت فرمائے۔ میں نے اس کاغذ کو لپیٹ لیا اور پھراس کو گھر لے کر آیا اور سوتے وقت اس کو اپنے سمر کے پنچے رکھ کر سوگیا۔ پچھ دیر بعد سوتے ہوئے مجھے کسی کے چیخنے کی آواز سائی دی جس سے میری آنکھ کھل گئی اور میں اٹھ بیٹا۔ میں نے ساکہ کوئی کمہ رہا ہے کہ اے ابا دجانہ تُونے ہم کو پھو تک دیا۔ تچھ کو اپنے صاحب کی فتم اس خط کو اپنے پاس سے ہٹا لے ہم تیرے گھریا تیرے پڑوس یا جمال کہیں بھی یہ خط ہو گا کبھی نہیں آئیں گے۔ حضرت ابو دجانہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیرایسا نہیں کر سکیا۔

جھرت ابو دجانہ فرماتے ہیں کہ پھراس کے بعد جنوں کو چیخ و پکار سے تمام رات میں نہ سوسکااور جھھے رات کا کمنی دو بھر ہوگئی۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں نماز پڑھنے مسجد نبوی پنچااور بعد فراغت نماز میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کاماجرا بیان کیا۔ آپ نے تمام واقعہ سن کر فرمایا اے ابو دجانہ اب تم اس خط کو وہاں سے ہٹادو کیونکہ اس ذات کی قتم جس نے بھھ کو نبی ہر حق بناکر بھیجا ہے وہ (جن وغیرہ) قیامت تک اس عذاب میں مبتلار ہیں گے ''۔

قنفذ کا شری تھے امام شافعیؓ کے نزدیک تنفذ کا گوشت کھانا جائز ہے اور دلیل میں کہتے ہیں کہ اہلِ عرب اس کو بہت رغبت سے اللہ منفذ کا شرعی تھا ۔ کھاتے ہیں۔ حضرت ابن عمر شنے اس کو حلال کہا ہے۔ امام ابو حنیفہ ؓ اور امام احمد بن حنبل ؓ کے نزدیک سیمی کا

محوشت کھانا جائز نہیں۔

سیسی سے طبی فوائد اگر خار پشت کا بتابدن کے اس حصہ پر مل دیا جائے جہال کے بال اکھاڑے گئے ہوں تو پھراس حصہ پر بال نہ پیدا ہوں گے۔ اگر اس کا پتا آنکھوں میں بطور سرمہ کے استعال کیا جائے تو آنکھوں کی سفیدی کو ٹھیک کر دے گاور آگر اس کے پتاکو بہن (برض) پر قدرے گندھک کے ساتھ ملاکر لگائیں تو بہن ذائل ہو جائے گا۔ اور آگر اس کا پتاتھوڑا سائی لیا جائے تو جذام 'سل اور زہیر(پیچش) کو فائدہ ہو تا ہے۔ آگر اس کے پتاکو ردغن گلاب میں حل کرے کی بسرہ ہخض کے کان میں ٹیکایا جائے تو انشاء اللہ اس کا بسرہ پن جاتا رہے گا۔ بشر طیکہ اس علاج کو کئی دن تک کیا جائے۔ سیسی کا گوشت کھانے سے مندرجہ ذیل بیاریوں کو فائدہ ہو تا ہے۔ جذام 'سل اور تشنج۔ آگر اس کی چربی' خون اور اس کے پنجہ کی مائش اس مخص کے کی جائے جو عورت سے صحبت کرنے کے قابل ندہو تو مالش کرنے سے اس کی ہید کمزوری جاتی رہے گی۔ آگر اس کی تلی شہد کی شراب میں ملاکر

عورت سے صحبت کرنے کے قابل ندہو تو مالش کرنے ہے اس کی سید کمزوری جاتی رہے گی۔ اگر اس کی تلی شہد کی شراب میں ملاکر اس مخص کو پلائی جائے جو تلی کے درد میں مبتلا ہو تو انشاء اللہ اس کو فائدہ ہو گا۔ اگر اس کاگر دہ سکھاکر سیاہ چنے کے پانی کے ساتھ پیس لیں اور بھراس مخص کو پلائیں جس کو عسرالبول کی شکایت ہو تو اس کو انشاء اللہ فوری آرام ہو گا۔

اگر سیمی کو مار کر اس کا سر کسی ایسی تکوار سے کاٹا جائے جو کسی انسان پر نہ چلائی گئی ہو اور پھراس سرکو کسی مجنوں یا مصروع یا کسی حواس باختہ کے جسم پر لڑکایا جائے تو انشاء اللہ اس کی یہ بیاریاں جاتی رہیں گی۔

آگر ذندہ سیمی کے داہنے پاؤل کاایک پارچہ (کلڑا)اس فخص پر جو گرم دسرد بخاریعنی تپ لرزہ میں جتلا ہواس کی بے خبری میں کئی کتان کے کپڑے میں لپیٹ کر اس کے بدن پر لٹادیا جائے تو اس کا بخار جاتا رہے گا۔ آگر سیمی کی داہنی آ نکھ میں اوٹا کر تانبے کے ہرتن میں رکھ لی جائے اور پھر جو بھی محض اس کو بطور سرمہ استعال کرے تو رات کے وقت بھی کوئی شے اس کی آ تکھوں سے بوشیدہ نہیں رہ سکتی اور ہر چیزاس کو اس طرح دکھائی دے گی جیسے دن میں نظر آتی ہے چنانچہ اس کا استعال عیار اور چالاک لوگ

جیسے چور وقیرہ مرتے ہیں۔ اگر اس کی بائیں آنکھ تیل میں ابال ٹی جائے اور پھراس تیل کو کسی شیشی میں بھر کر رکھ لیا جائے اور پھراس تیل میں ایک سلائی ڈبو کر کسی ایسے ہخص کو سونگھادیا جائے جس کو سلانا (نیند لانا) مقصود ہو تو وہ شخص فور اً سوجائے گا۔ اگر اس کے داہنے ہاتھ کے ناخنوں

کی دھونی کسی بخار والے مخص کو دی جائے تو اس کا بخار ختم ہو جائے گا۔

اگر اس کی تلی پکا کر کھالے تو انشاء اللہ اس کو آرام آ جائے گا۔ اگر اس کا پتنا پرانے تھی میں ملا کر عورت اس کا اس کا حمل ضائع ہو جائے گا۔ اس کا خون اگر کتے کے کا شنے کی جگہ پر لگایا جائے تو کافی سکون ملتا ہے۔ اس کا نمک پڑا ہوا گوشت (جس گوشت میں نمک ملایا گیا ہو) داء الفیل (فیل پاکی بیاری) اور جذام کو نافع ہے۔ اور جو محض نینڈ میں بستر پر پپیثاب کرلیتا ہو اس کے لئے بھی بہت فائدہ مندہے۔

اگر اس کو شراب میں ملا کر ایسے شخص کو بلایا جائے جو بیاری سے عاجز آچکا ہو تو اس کی بیاری ختم ہو جائے گی۔ اگر اس کا دل چو تھیا بخار والے کے بدن پر ایکا دیا جائے تو اس کا بخار جا تا رہے گا۔ اگر مجذوم کے بدن پر اس کی چربی کی مالش کی جائے تو کافی فائدہ ہو س

سیمی کی خواب میں تعبیر اسی کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر مندرجہ ذیل امور کی طرف دلالت کرتی ہے:۔

كر' دهوكه بازي منجس كسي كوحقير سمحها انتك دلي جلدي غصه آنا-

اور بعض او قات اس کی تعبیرایے کینه و فساو پر ولالت کرتی ہے جس میں نوبت جنگ وجدال تک پہنچ جائے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ واللداعلم بالصواب

# القنفذالبحرى

(دریائی خاریشت سیمی) قنفذ بحری: دریائی سیمی- قزوینی نے لکھا ہے کہ دریائی سیمی کا اگلاحصہ خاریشت بری جیسااور پچھلا حصہ مچھلی جیسا ہوتا ہے۔ اس کا گوشت نمایت عمرہ ہوتا ہے اور عسر البول کے علاج میں بے حد مفید ہے۔ اس کے بال بہت نرم ہوتے ہیں۔

#### القنفشة

(ایک کیڑا) قنفشہ: ایک کیڑے کو کہتے ہیں اس کو دیماتی لوگ خوب پیچانتے ہیں۔ ابن سیدہ ؓ نے ایساہی لکھاہے۔ اکھ فیس

قهیبة ایک پرندہ ہے جو مکہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ سفید اور سبزرنگ کا ہوتا ہے۔ ابن سیدہؓ نے کہاہے کہ یہ چکور کی نتم میں سے

القوافر

(مینڈک)قوافر مینڈک کو کہتے ہیں-اس کابیان ضاد مجمہ کے باب میں ضفادع کے عنوان سے گزرچکاہے-

القواع

قواع: قاف پرضمه ہے-ذکر (نر) خرگوش کو کہتے ہیں-

القوبع

قوبع: قاف پرضمہ اور باء پر فقہ ہے-ایک ساہ رنگ کاپرندہ ہے جس کی دم سفید ہوتی ہے- یہ اپنی دم کو مسلسل ہلا تا رہتا ہے **القو ثع** 

> ے۔ قو ثع: ٹاپر فتہ ہے۔ نر شتر مرج کو کہتے ہیں۔اس کابیان باب ظاء میں گزر گیا۔

> > القوق

قوق: قاف پر ضمہ ہے۔ ایک آبی پر ندے کو کتے ہیں جس کی گرون لمبی ہوتی ہے۔ عباب میں ایساہی لکھاہے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# قوقيس

(ایک پرندہ) قوقیس: قروین گابیان ہے کہ بہ پرندہ ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ اس کا خاصہ بہ ہے کہ جب اس کو شہوت ہوتی ہے اور اس کی جفتی کا وقت آتا ہے تو یہ اپنے گھو نسلہ میں بہت می لکڑیاں اور سوکھا ہوا گھانس پھونس جمع کر لیتا ہے۔ پھر نراپئی چونچ مادہ کی چونچ سے رگڑتا ہے۔ یماں تک کہ اس رگڑسے ایک آگ پیدا ہو کر گھانس پھونس میں لگ جاتی ہے۔ چنانچہ اس آگ میں دونوں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔ پھر جب بارش کا پانی ان کی راکھ پر پڑتا ہے تو اس پانی سے اس راکھ میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کیڑوں کے بال و پر نکل آتے ہیں اور پھروہ اپنے مال باپ کی شکل وصورت اختیار کر لیتے ہیں۔ آخر کار جب یہ بچ بدا ہوتے ہیں اور بھر جاتے ہیں جس سے پھرنے بچے بیدا ہوتے ہیں اور بیہ سے بھرنے بچے بیدا ہوتے ہیں اور بیہ سے بھرنے بچے بیدا ہوتے ہیں اور بیہ سلہ یوننی چلارہتا ہے۔

### قوقى

(مچھلی) قوقی: پہلے قاف پر ضمہ اور دوسرے قاف پر کسرہ ہے۔ یہ ایک عجیب و غریب قسم کی بحری مچھلی ہے اس کے سربر ایک نمایت طاقتور کا نتا ہوتا ہے۔ جس سے وہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتی ہے۔ ملاحوں کا بیان ہے کہ جب اس مچھلی کو بھوک لگتی ہے تو یہ کسی نہ کسی جانور پر جاگرتی ہے جس سے وہ جانور اس کو نگل جاتا ہے چنانچہ جب یہ اس کے پیٹ میں پہنچ جاتی ہے تو اس کی آنتوں اور معدہ میں اپناکا نامارنا شروع کر دیتی ہے جس سے اس جانور کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور وہ تروپ تروپ کر مرجاتا ہے۔ جب اس کو محسوس ہو جاتا ہے کہ وہ مرچکا ہے تو یہ اس کا پیٹ چر کر باہر نکل آتی ہے اور وہ مردہ جانور اس کی اور دیگر پانی کے جانوروں کی خوراک بن جاتا ہے۔

جب کوئی شکاری اور اس کاشکار کرناچاہتا ہے تو یہ اپناکا ثنامار کر کشتی کو ڈیو دیتی ہے جس سے شکاری بھی ڈوب جاتے ہیں اور اس کی غذا بن جاتے ہیں۔ ملاح لوگ اس مچھلی کو انچھی طرح پہچانتے ہیں اور اپنی کشتی پر اس مچھلی کی کھال چڑھادیتے ہیں۔ کیونکہ خود اس کی کھال میں اس کاکا ثنا اثر نہیں کر تا ہے۔ قزویتی نے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

### قيدالاوابد

(شریف النسل گھو ڑا) قید الاوابد اس کو قید الاوابد اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ اپنی تیز رفتاری کی بناء پر شکاری جانوروں کو اپنی گرفت سے نکلنے نہیں دیتالیعنی کوئی بھی جانوراس سے تیز نہیں دوڑ سکتا۔

> "او ابله" و "حوش" جنگلی جانوروں کو کہتے ہیں۔ چنانچہ امری القیس شاعر کا قول ہے۔ " معدمة مالا کا مدم سحلہ"

"بمنحردقيدالاو ابدهيكل"

ا یک کم اور مضبوط گھو ڑے کے ذریعے 'جو وحشی جانوروں کی قید یعنی بیزی ہے۔ یعنی ان کو آگے نہیں بڑھنے دیتا۔

# باب الكاف

# الكبش

(میندها) کبش:مینده و کتے ہیں-اس کی جمع اکبش اور کباش آتی ہیں-

محدثین کی ایک جماعت نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی جن کارنگ سفید ماکل بدسیای تھااورسینگ دار تھے قرمانی فرمائی۔ آپ نے بہم الله والله اکبر کمد کران کے دونوں پہلووں پر پاؤل

ابو واؤ د اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو دو سينك دار خصى مينده هے جو رنگ بين سفيد ماكل به سياى تھے ذرى فرمائے اور جب ان كو قبله رخ لٹايا تو آپ نے بير آيت تلاوت

"إِنِّي وَجَّهْتُ وَجُهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمُوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَامِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إلى قوله وَانَامِنَ الْمُسْلِمِيْنَ"-پر فرمایا"اللّٰهُم منكواليك من محمدوامتك بسم الله والله اكبر" يه كه كران كے كلے پر چرى پيردى-

ما كم فرات بي كه يه حديث بشرط مسلم صحيح --

ابن سعد نے اپنے طبقات میں روایت کی ہے کہ نبی علیہ السلام کو ہدیہ میں ایک ڈھال ملی جس پر ایک مینڈھے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس تصویر پر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو اللہ تعالی نے اس کو محو فرما دیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس وهال پر عقاب کی تصویر بنی ہوئی تھی جو آپ کو بری معلوم ہوئی۔ جب آپ سوکر اٹھے تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو محو فرمادیا ہے۔

سنن ابی داؤد و ابن ماجہ میں حضرت ابو در داء ہے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی نبی بر

وحی نازل فرمائی اور تھم دیا کہ ان لوگوں ہے جو ماسوائے (دین) کے لئے فقیہ بنتے ہیں۔علم حاصل کرتے ہیں مگراس پر عمل نہیں كرتے ، عمل آخرة كے ذريعے دنيا طلب كرتے ہيں اور لوگوں كو د كھانے كے لئے مينڈھے كى أون كے كپڑے پينتے ہيں ليكن ال كے دل ایلوہ سے زیادہ تلخ ہیں۔ آپ کمہ دیں کہ وہ مجھ کو دھوکہ دے رہے ہیں اور مجھ سے نداق کر رہے ہیں لیکن میں ان پر الی بلا

ملط كر دول كاكه جس كے دفعيه ميں حكيم بھي عاجز وحيران موجائے كا"-

بیہ بی نے شعب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر ا

کو سامنے سے آتے ہوئے دیکھا کہ وہ مینڈھے کی کھال پنے ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس مخص کو دیکھواس کا دل اللہ تعالیٰ نے منور فرما دیا ہے۔ ایک دن وہ تھاجب میں نے دیکھاتھا کہ اس کے والدین اس کو عمدہ سے عمدہ کھانا کھلاتے تھے اور پلاتے تھے اور یہ ایسافیتی لباس پنے ہوئے تھا جس کو دو سو درہم میں خریدا گیا تھا تگراب اللہ اور

اس کے رسول کی محبت نے اس کو اس حال میں پہنچا دیا۔ اور سئے تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔

تیجین میں حضرت خباب ابن الارت سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ للذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہیں جو مرکئے اور اپنے اجر میں سے (دنیا میں) کچھ نہ کھایا اور ان میں حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے تو ان کو کفنانے کے لئے ایک پارچہ صوف (اون) کے علاوہ ہم کو کچھ دستیاب نہ ہو سکا۔ چنانچہ جب آپ کو عسل دے کروہ اونی پارچہ (کپڑا) ان پر ڈالا گیا تو وہ اس قدر ننگ (چھوٹا) تھا کہ اگر ہم آپ کے پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا اور اگر سرڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے۔ یہ

کو گفنائے کے لئے ایک پارچہ صوف (اون) کے علاوہ ہم کو چھ دھیاب نہ ہوسا۔ چنا چہ بب اپ کو سس دے کروہ ادی پارچہ (کپڑا) ان پر ڈالا گیا تو وہ اس قدر ننگ (چھوٹا) تھا کہ اگر ہم آپ کے پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا اور اگر سرڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کپڑے سے ان کا سرڈھک دو ادر پیروں پر گھاس ڈال دو اور ہم میں وہ بھی ہیں کہ جن کا کھل پختہ (پک گیا) ہو گا اور اب دہ اس کو تو ڑنے والے ہیں (اس کھل سے وہ فقوطتِ اسلامی مراد ہیں جو معمد خلافت حاصل

قرآن ياك ميں مينڈھے كا تذكرہ:

قرآن پاک میں مینڈھے سے متعلق میہ آیت کریمہ موجود ہے"وَ فَلَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ" یعنی اللہ تعالی نے حضرت اساعیل علیہ السلام کے عوض میں ذریح ہونے کے لئے جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا۔

اس کو عظیم اس وجہ سے فرمایا گیا کیونکہ ''بقول حضرت ابن عباس''' یہ مینڈھا چالیس سال تک جنت میں جرتا پھرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ بیہ وہی مینڈھا تھاجس کو ہابیل نے نذر میں جڑھایا تھااور اس کی نذر اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوئی تھی۔

۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آگر حضرت اساعیل علیہ السلام کی قرمانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دست ای سے بناری چنوبیا آیاتہ تھے رہی سندہ قائم مدیماتی اور مسلمانوں کو ایسے فرزندان کی قرمانی کرنی مزتی-

مبارک سے اتمام کو پہنچ جاتی تو یہ بھی ایک سنت قائم ہو جاتی اور مسلمانوں کو اپنے فرزندان کی قرمانی کرنی پڑتی-اس بارے میں علاء کا اختلاف ہے کہ ذرج کا تھم حضرت اساعیل علیہ السلام کے لئے تھایا حضرت اسحاق علیہ السلام کے لئے-

چنانچہ قرائن وولائل سے بیر بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تھم قربانی حضرت اساعیل علیہ السلام کے لئے ہی تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں علاء نے مندرجہ ذیل دلائل دیئے ہیں-

پہلی دلیل: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت ذیج کے قصہ سے فراغت کے بعد اوراس کے مصل دی ہے۔ چنانچہ فرمایا "فَبَشَّرْ نَاهَا بِاسلحٰقَ وَهِن وَّرَآءِ اِسْلَحٰقَ یَعْقُوْبَ" لیعنی بشارت دی ہم نے حضرت سارہ کو اسخق کی مصل دی ہے۔ چنانچہ فرمایا "فَبَشَرْ نَاهَا بِاسلحٰقَ وَهِن وَّرَآءِ اِسْلَام کو ذیح مانا جائے تو اس آیت پر (نعوذ باللہ) یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور اسلام کے بیدا ہونے کا وعدہ فرمایا تو پھران کو ذیح کرنے کا تھم دینے کے کیامعنی؟

رسے سے بین اللہ اسلام کے بین کعب قرقی کابیان ہے کہ ایک بار امیرالمومنین حضرت عمر ابن عبدالعزیز نے ایک ایسے بعودی عالم سے جو کہ مسلمان ہو گئے تھے اور اسلام میں پختہ ثابت ہو گئے تھے دریافت فرایا کہ کیاذیج حضرت اساعیل علیہ السلام تھے یا حضرت اسلام علیہ السلام؟ تو ان نومسلم بیودی عالم نے جواب دیا کہ امیرالمومنین! بیودا چھی طرح جانتے ہیں کہ ذیج حضرت اساعیل علیہ السلام بی تھے مگروہ محض مسلمانوں سے حمد رکھنے کی وجہ سے اس قصہ کو حضرت اسلاق کی طرف منسوب کرتے ہیں کیونکہ وہ آب موانیا باپ سمجھتے ہیں۔

یب تیسری دلیل: مصرت اساعیل علیه السلام کے عوض میں جو مینڈھا اللہ تعالی نے جمیعاتھا اس کے سینگ عرصہ دراز تک خانہ کعبہ میں گئے رہے اور ان پر بنی اساعیل لیمنی قریش کا قبضہ تھا۔ لیکن جب حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور تجاج بن یوسف کے درمیان جنگ ہوئی اور تجاج کی آتش بازی سے خانہ کعبہ میں آگ لگ گئی تو دیگر سامان کے ساتھ سے سینگ بھی جل کر خاکسترہو گئے۔ حضرت ابن عباسؓ اور امام شبیؓ ان سینگوں کے چثم دید گواہ تھے۔

بی میں اسلام ہے دریانت کیا کہ مشہور ادیب اصمعی کابیان ہے کہ میں نے ابو عمرو بن العلاء سے دریانت کیا کہ آیا ذبح حضرت اساعیل علیہ السلام تھے یا حضرت اسلام؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے اصمعی! تمهاری عقل کمال جاتی رہی 'حضرت اسلام؟ کم میں کب رہے۔ البتہ حضرت اساعیل علیہ السلام شروع سے آخیر تک مکہ میں رہے ادر آپ نے ہی اپنے والد ماجد کے ساتھ خانہ کعبہ کی تغییری تھی۔

ی همیری سی-پانچویں دلیل: وجمیرین اسطی کا بیان ہے کہ جب بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام 'حضرت ھاجرہ اور حضرت اساعیل علیہ السلام کو ویکھنے کا قصد فرمائے تو براق پر سوار ہو کر مکمۃ الممکرمہ پہنچ جاتے اور وہاں شام تک رہ کر رات کو اپنے گھریعنی ''جرون'' واپس آ ۔ا۔ ت

جب حضرت اساعیل علیہ السلام اپ والد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے اور پدر
بزرگوار کو ان سے اللہ کی عباوت اور اس کی حدود کی تعظیم کے سلسلے میں جو امیدیں وابستہ تھیں ان کو پورا کرنے کی صلاحیت
حضرت اساعیل کے اندر پیدا ہوگئ تو تھم خداوندی یہ ہوا کہ اے ابراہیم اساعیل کو میری راہ میں قربان کردو۔ یہ تھم آپ کو بذریعہ
خواب دیا گیا۔ آپ نے ذی الحجہ کی آٹھویں شب میں یہ دیکھا کہ کوئی کنے والا آپ سے کمہ رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی آپ کو اس
بیٹے کے ذریج کرنے کا تھم ویتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ خواب منجانب اللہ ہے یا شیطانی وسوسہ ہے۔ اسی وجہ
سے اس دن یعنی ۸/ ذی الحجہ کو یوم ترویہ یعنی یوم شک کہتے ہیں۔ پھر جب رات ہوئی تو وہی خواب آپ نے دوبارہ دیکھا۔ صبح جب
آپ سوکر اٹھے تو آپ کو بھین ہوگیا کہ قربانی کا تھم اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ چنانچہ 9/ ذی الحجہ کو یوم النحریعی تربانی کا دن کا معمم ارادہ کر لیا اور ۱۰ ازی الحجہ کو یوم النحریعی قربانی کا دن کہتے
ہیں۔ آپ نے تھم خداوندی کی تعمیل فرمائی اور اللہ تعالی نے آپ کے فرزند ارجند کے عوض میں ذری کرنے کا کے ایک مینڈھا
بھیج سے دیا۔

فائدہ:۔ بخاری مسلم 'ترندی اور نسائی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو موت کو ایک سفید مینڈھے کی شکل میں جنت اور دوزخ کے ورمیان لاکر کھڑا کیا جائے گا اور پھراس کو ذرئے کر دیا جائے گا۔ جنتیوں سے کما جائے گا کہ اب تم کو موت نہیں آئے گی اور تم بیشہ بیشہ جنت میں رہوگے اور پھریہ بھی دوزخیوں سے کما جائے گا کہ اب تم کو سدا کے لئے دوزخ میں رہنا ہے۔

موت کے مینڈھے کو فری کرنے والے حفرت کی بن زکریا علیہ السلام ہوں گے اور بیر رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی

کے میں نے بعض متند سمتب سیرمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیہ حدیث دیکھی ہے کہ آپ نے سمی موقعہ پر یہ فرمایا "انا ابن فربیع حتین" (میں دو ذیجوں کا فرزند ہوں) ایک ذیج سے مراد حضرت اساعیل علیہ السلام اور دو سرے سے آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ہیں (انتمی) از مترجم عفی عنہ

موجودگی میں ذرج کیاجائے گا۔ حضرت کی علیہ السلام کے اسم کرامی میں حیات ابدی کی طرف اشارہ ہے۔

مولف 'کتاب الفردوس'' نے لکھاہے کہ موت کے مینڈھے کو ذرج کرنے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں گے-واللہ

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ میں نے ابو تعیم کی کتاب "حلیہ" میں وہب ابن منبہ کی سوائح میں دیکھاہے کہ ساتویں آسان پر اللہ

تعالی کا یک مکان ہے جس کو "البیضاء" کہتے ہیں-اس مکان میں مومنین کی ارواح مرنے کے بعد جمع ہوتی ہیں-جب کوئی مومن مر كر دنيات وہاں پنچا ہے توبہ رد حيں اس سے ملنے آتی ہيں اور اس سے دنيا كے حالات معلوم كرتى ہيں- جيسے كوئى مخص پرديس ميں

ہو اور اس کے وطن کاکوئی شخص اس کے پاس پنچتاہے تو وہ اس سے اپنے گھر کے حالات معلوم کر<sup>تا</sup> ہے۔ ا یک عجیب عمل البونی نے اپنی کتاب "اللمعة النودانيه" میں ایک عجیب رازی بات لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی کو قتل یا

عذاب وغیرہ سے اپنی جان کا اندیشہ ہو تو اس کو جا ہیے کہ وہ ایک فریہ مینڈھاجو قربانی کے جانور کی طرح جملہ عیوب سے پاک و صاف ہو حاصل کرے اور پھراس کو کسی سنسان جگہ پر قبلہ رخ کرکے جلدی سے ذریح کر دے اور بوقت میہ دعا

"اَللَّهُمَّ هَذَاللَّكَ وَمِنْكَ اللَّهُمَّ هَذَا فِدَانِي فَتَقَبَلَّهُ مِنَّى" ليكن ذي سع تبل به اجتمام ضرور كرك كد ايك كرها كعود كرتيار رکھے تاکہ اس مینڈھے کاتمام خون اس گڑھے میں جمع ہو جائے اور پھراس گڑھے کو مٹی سے اچھی طرح دبادیا جائے تاکہ اس کا خون کسی کے پاؤں کے بنیچے نہ آئے۔ اس کے بعد اس کے گوشت کے ساٹھ جھے کرے سری اور پائے 'کلجی اور کھال وغیرہ بھی تقسیم کر دے۔ لیکن اس کے گوشت میں ہے کچھ بھی نہ تو خود کھائے اور نہ اپنے اہل وعیال و دیگر رشتہ داروں کو کھلائے۔ بونی نے لکھا

ہے کہ ایساکرنے سے (انشاء اللہ) اللہ تعالی کے علم ہے اس کے سرسے وہ بلائل جائے گی- یہ عمل متفق علیہ اور مجرب ہے-فائدہ:۔ آگر کوئی ڈر کامعالمہ (ند کورہ بالاسے کم درجہ کاہو) ہو تو اس صورت میں ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر عمدہ قتم کا کھانا کھلائے اور يەدعايزىھے: ـ

"اللهم اني استكفى الامر الذي اخافه بهم هولاء واسالك بانفسهم وارواحهم وعزائمهم ان تخلفي بما اخافواحذر"

انشاء الله اس عمل سے اس کی کلفت دور ہو جائے گی- یہ عمل بھی محرب اور متفق علیہ ہے-

مینڈھوں کو مرغوں کی طرح آپس میں لڑانا حرام ہے۔ چنانچہ ابو داؤر ' ترمذی نے مجاہد سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے بہائم کے درمیان تحریش سے منع فروایا ہے-

كتاب "الكامل" مين غالب بن عبدالله جزرى كى سوائح مين حضرت عبدالله ابن عمر كى جو حديث فدكور باس كے الفاظ يه مين "ان الله تعالٰی لعن من یحوش بین البهائم" اس حدیث شریف کی بناء پر حلیم نے تحریش کو حرام و ممنوع قرار دیا ہے- امام احمدً کے اس بارہ میں دو قول ہیں لیعنی تحریم ادر کر اہت۔

مینڈھے کے طبی فوائد | اگر مینڈھے کا خصیہ تل کر اس فخص کو کھلایا جائے جو رات کو بستر پیشاب کر دیتا ہو تو اس کا ایسا کرنا بند ہو جائے گا۔ بشر طیکہ اس کے کھانے پر مداومت کرے۔ آگر کوئی عورت عسر ولادت میں جتلا ہو تو

مینڈھے اور گائے کی چربی آب گندنا میں ملا کر عورت کی اندامِ نهانی میں رکھی جائے تو انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے گا۔ مینڈھے کاگر دہ معہ نسوں کے نکال کر دھوپ میں سکھا کر روغن زنبق میں ملا کر اس جگہ پر ملا جائے جہاں پر بال نہ اُگتے ہوں تو اس جگہ بال نکل آئیں گے۔ آگر مینڈھے کا پتاعورت کی چھاتیوں (پتانوں) میں تلا جائے تو دودھ نکلنا بند ہو جائے گا۔

حضرت امام احمد بن حنبل نے باسناد صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علق النساء کے علاج کے لئے عربی سیاہ مینڈھے کی دم کی تعریف کی ہے لیکن بیہ مینڈھانہ بہت بڑا ہو اور نہ بہت چھوٹا ہو بلکہ درمیانی ہو۔اور فرماتے تھے کہ اس کی دم کے تین صصے کئے جائیں اور ایک حصہ کو روزانہ اُبال کر تین دن تک پیا جائے۔اس حدیث کو حاکم و ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرق النساء کی شفاء (دوا) اس میں ہے کہ مینڈھے کی وُم لے کر اس کے تین صصے کئے جائیں اور پھریہ تینوں صصے ایک ایک دن (تین دن تک) روزانہ نمار منہ وسلم ہے۔

عبد اللطیف بغدادی کا کمناہے کہ بیہ علاج ان وہقانیوں کو زیادہ فائدہ دیتا ہے جن کو بیہ مرض (عرق النساء) خشکی سے لاحق ہوا

میندھے کی خواب میں تعبیر میندھے کو مختلف عالات میں خواب میں دیکھنے کی تعبیر حسب ذیل ہے:۔

مرد شریف القدر کیونکہ ابن آدم کے بعد مینڈھااشرف الدواب ہے-اس لئے کہ حضرت اساعیل علیہ السلام کے بدلہ میں اس کافدیہ دیا گیا تھا-

آگر کوئی فخص اپنی پاس (خواب میں) مینڈھے کا خصیہ دیکھے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ اس کو کسی شریف مرد کا مال حاصل ہو گایا کسی ایسے فخص کی لڑکی ہے اس کا نکاح ہو گا۔ اگر کوئی فخص بلا ضرورت (خواہ مخواہ لینی اس کو کسانے کی ضرورت نہ ہو) خواب میں مینڈھا ذرج کرے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ کسی بڑے آدمی کو قتل کرے گا۔ اور اگر کھانے کی غرض سے ذرج کیاتو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ کسی بڑے فخص کے ہاتھوں (لیمن ظلم) سے نجات پائے گا اور اگر پیار فخص خواب میں مینڈھے کو کھانے کی غرض سے ذرج کرے تو اس کی تعبیریہ ہے کہ وہ تمام تظرات والجھنوں سے نجات پاجائے گا اور اگر خواب کوئی تیدی دیکھے تو اس کو تید سے رہائی مل جائے گی اور اگر خواب کوئی تیدی دیکھے تو اس کو قید سے رہائی مل جائے گی اور اگر خواب کوئی تیدی دیکھے تو اس کو قید سے رہائی مل جائے گی اور اگر یکی خواب کوئی مقروض دیکھے تو اس کا قرض اوا ہو جائے گا اور اگر وہ بیار ہے تو اچھا ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

### الكركند

(گینڈا) کو کند: گینڈاکو کتے ہیں۔ علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اساعیل بن محمد الامیر کے ہاتھ کی بنی ہوئی

گینڈاکی ایک تصویر دیکھی ہے۔ گینڈا جزائر چین وہند میں پایا جاتا ہے۔ کتے ہیں کہ اس کی لمبائی سوہاتھ اور بعض او قات اس سے

بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے تین سینگ ہوتے ہیں۔ ایک سینگ اس کی پیشانی پر ادر بقیہ ایک ایک اس کے دونوں کانوں پر ہوتے

ہیں۔ کتے ہیں کہ اس کے سینگ برے مضبوط اور طاقت ور ہوتے ہیں اور سے اسپنے سینگوں سے ہاتھی کو مار کر اس کو سینگوں پر اٹھالیاتا

ہیں۔ کتے ہیں کہ اس کے سینگ برے مضبوط اور طاقت ور ہوتے ہیں اور سے اسپنے سینگوں سے ہاتھی کو مار کر اس کو سینگوں پر اٹھالیاتا

ہے اور آرام سے مردہ ہاتھی کو سینگوں پر لاکائے پھر تا ہے۔

گینڈے کا بچہ اپنی ماں کے بیٹ میں چارسال تک رہتا ہے۔ جب ایک سال پورا ہو جاتا ہے تو بچہ اپنی ماں کے بیٹ سے اپنا سر باہر نکال لیتا ہے اور آس پاس کے درخت چر لیتا ہے۔ جاحظ نے کما ہے کہ یہ قول نغو ہے۔ پھرجب چارسال پورے ہو جاتے ہیں تو یہ ماں کے پیٹ سے نکل کر بجل کی تیزی سے ماں سے دور بھاگ جاتا ہے تاکہ اس کی ماں اس کو چاٹ نہ سکے۔ کیونکہ ماں (مادہ) کی زبان پرایک بزاموٹاکا ٹاہو تا ہے۔ آگر وہ بچہ کو چاٹ لیتی ہے تو لحمہ بھر میں بچہ کا گوشت ہڈیوں سے جدا ہو جاتا ہے۔

کتے ہیں کہ شاہان چین جب کی کو تیزی سے سزادینا چاہتے ہیں تواس شخص کو گینڈی (مونٹ گینڈا) کے سامنے ڈلوا دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ چند لمحوں میں اس کے تمام جسم کو چاٹ کر ہڑیوں کا ڈھانچہ میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کرکند کو جاحظ نے 'ڈکر کدن' لکھا ہے۔ اس کو حمار ہندی اور حریش بھی کتے ہیں۔ یہ ہاتھی کا دشمن ہو تا ہے۔ اس کی جائے پیدائش بلاد ہنداور نوبہ ہیں۔ اس کے سرمیں ایک براسینگ ہو تا ہے جس کے وزن کی وجہ سے یہ اپنا سربہت زیادہ اوپر نہیں اٹھا سکتا اور پیشہ اس کا سرجھکا ہوا رہتا ہے۔ یہ سینگ اس کے سریا پیشانی پر بہت ہی مضبوطی سے قائم ہو تا ہے اور اس کی نوک (سرا) بہت ہی تیز ہوتی ہے۔ اس سینگ سے وہ ہاتھی کا مقابلہ کرتا ہے اور ہاتھی کے دونوں دانت اس کے سامنے پچھ کام نہیں کرتے۔

اگر گینڈے کے سینگ کو لمبا پھیلادیا جائے تواس میں مختلف قتم کی تصویریں دکھائی دیتی ہیں۔ کہیں مورکی تصویر 'کہیں ہران کی'
کہیں مختلف قتم کے پرند اور درخت اور کہیں آدمیوں کی شکلیں نظر آتی ہیں۔ کہیں صرف رنگ سیاہ وسفید نظر آتے ہیں۔ چنانچہ
ان مجیب وغریب نقوش کی بناء پر اس کے سینگوں کی تختیاں بناکر ان کو شاہی تختوں اور کر سیوں پر لگایا جاتا ہے اور سوداگر لوگ اس
کے سینگ سے بنی ان تختیوں کو بہت گراں قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔

اہل ہند کا کہناہے کہ جس جنگل میں گینڈا ہوتا ہے اس میں دور دور تک کوئی دو سرا جنگلی جانور نہیں رہتا۔ تمام جانوراس سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ دیگر جنگلی جانور کم سے کم ہر سمت سے سو فرسنگ کا فاصلہ اس کے مقام رہائش سے اپنی رہائش گاہ کے در میان بر قرار رکھتے ہیں۔ گینڈا انسان کا بھی شدید دشن ہوتا ہے۔ چنانچہ جب بھی سے کسی انسان کو دکھے لیتا ہے تو اس کی تلاش میں لگ جاتا ہے اور جب تک اس کو ہلاک نہ کر دے اس کو سکون نہیں ملتا۔ گینڈا بی ایک الیا جانور ہے جس کے سینگ دونوں جانب سے مشتوق لین چے ہوئے ہوتے ہیں۔

ے ہے۔ اور میں میں امام شافعی کے فتویٰ کے مطابق اس کا کھانا طال ہے۔ گرامام ابو صنیفہ ودیگر حضرات نے اس کو حرام کہاہے۔ گینڈا کا شرعی تھکم

گینڈاکے طبی فوائد غریب ہیں۔ اس کے صبح ہونے کی علامت یہ ہے کہ اگر اس میں جھانک کر دیکھاجائے تو اس میں ایک گوڑے سوار کی صورت نظر آتی ہے۔ یہ چیز بہت قبتی ہوتی ہے اور بادشاہ لوگ ہی اس کو رکھ سکتے ہیں۔ اس کا خاصہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر قتم کا عقدہ (حاجت یا تکلیف) حل ہوجا تا ہے۔ مثلاً اگر کوئی درد قولنج کا مریض اس کو ایخ ہاتھ میں لے لے تو فوراً درد ختم ہوجائے گا۔ اور اگر دردِ زہ میں جتلا عورت اس کو اپنے ہاتھ میں لے لے تو فوراً ولادت ہوجائے گی۔ اور اگر اس کو تھوڑا سا میس کر مرگی والے مریض کو پلادیا جائے تو وہ فوراً ہوش میں آجائے گا۔

اور جو مخص اس کو اپنے پاس رکھے وہ نظرید ہے محفوظ رہے گااور اگر گھو ژے پر سوار ہو تو گھو ژا اس کو لے کرنہ کرے-اگر

اس کوگر م پانی میں ڈال دیا جائے تو وہ پانی فوری ٹھنڈا ہو جائے گا۔ جم می شدی رہند سوئے کہ بینیاں سے مدید رہند کا میں اور اس

آگر گینڈا کی داہنی آنکھ کسی انسان کے بدن پر لئکا دی جاھے تو اس کی تمام کلفتیں دور ہو جائیں گی اور وہ جن و سانپول سے محفوظ رہے گا۔ اس کی ہائیں آنکھ تپ لرزہ میں نافع ہے۔ اس کی کھال سے ڈھالیس بنائی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کی کھال سے بنی ڈھال پر تکوار

اثر نہیں کرتی۔

ابو عمر بن عبداللہ کتاب الامم میں لکھتے ہیں کہ اہلی چین کاسب سے بڑھیا وقیمتی زبور گینڈے کے سینگ سے تیار ہو تاہے۔

کاتمہہ ابو عمر بن عبداللہ کتاب الامم میں لکھتے ہیں کہ اہلی چین کاسب سے بڑھیا وقیمتی زبور گینڈے کے سینگ سے بن ایک پی کے خاتمہ اس کے سینگ سے بن ایک پی کی قیمت چار ہزار مثقال سونے تک پہنچ جاتی ہے۔ اہلی چین کے نزدیک سے سونا سے زیادہ قیمتی سمجھاجاتا ہے۔ چنانچہ وہ سونے کے مقابلے میں اس کے سینگ سے بنے زبورات کو قیمتی سمجھتے ہیں اور سونے سے سے اپنے گھوڑوں کے لگام اور کتوں کی زنجیریں بنواتے

۔ کتے ہیں کہ چینی لوگ سفید رنگ مائل بہ زردی ہوتے ہیں ان کی ناک چیٹی ہوتی ہے۔ بید لوگ زنا کو مباح کتے ہیں۔ اور اس

فعل سے ان کو بالکل انکار نہیں۔ www.KitaboSunnat.com

جب آفآب برج حمل میں پنچاہے تو ان کے پہل ایک تیوہار (عید) ہو تاہے ان کی سے عید سات دن تک چلتی ہے اور ان احسان مصرف خیرے کی تہ جب ان کی دائیہ و سرور وسیع میں اس میں تیں سوشور میں اور مجائزات کی کثریت سے۔

سات دنوں میں بیہ خوب کھاتے ہیں-ان کی ولایت بہت وسیع ہے-اس میں تین سوشر ہیں اور عجائبات کی کثرت ہے-اس ملک یعنی چین کی آبادی کی ابتداءاس طرح ہوئی کہ عامور بن یافث بن نوح علیہ السلام نے سب سے پہلے یہاں نزول فرمایا

اور انہوں نے اور اُن کی اولاد نے بہت سے شہر آباد کئے اور ان میں طرح کے عجائبات رکھے۔عامور نے چین میں تین سوسال تک حکومت کی۔ اس کے بعد اس کالڑکاصابی بن عامور اس کی سلطنت کا مالک ہوا اور اس نے دوسو (۲۰۰) تک حکومت کی۔ چنانچہ اس کے نام پر اس کمک کانام "صین" پڑگیا اور بعد میں صین سے چین ہوگیا۔

صاین نے اپنے باپ عامور کی شکل کا ایک سونے کا ثبت بنوا کر ایک سونے کے تخت پر رکھوالیا تھااور اس کی رعایا نے اس کی پرستش شروع کر دی۔ چنانچہ صاین کے بعد جتنے بھی بادشاہ ہوئے۔ انہوں نے بھی بھی طریقہ جاری رکھا۔ کہتے ہیں کہ صابی ند ہب کے موجد بھی لوگ تھے۔

کھتے ہیں کہ چین کے عقب میں ناگلوں لیعنی برہنہ لوگوں کی ایک قوم آباد ہے۔ ان میں سے بعض تو اپنے بالوں سے اپنی ستر پوشی کرتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہیں جن کے بال ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ برہنہ ہی رہتے ہیں۔ ان کے چمرے سمرخ ہوتے ہیں اور ان کے بال سمرخ وسفید ہوتے ہیں۔ ان میں بعض فرقے ایسے ہیں جو سورج نکلتے ہی بھاگ کر غاروں میں داخل ہو جاتے ہیں اور غروب آفمآب تک ان میں رہتے ہیں۔ ان کی خوراک ایک بوٹی از قتم کماۃ (سانپ کی چھتری) اور بحری مچھلیاں ہیں۔

ان تمام تنعیلات کے بعد ابو عمرنے اپی کتاب میں یاجوج ماجوج کا ذکر کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ مؤرخین کا اس پر اجماع ہے کہ یاجوج ماجوج یافث بن نوح کی نسل سے ہیں۔ آخیر میں ابو عمرنے اپنی کتاب کو اس حدیث پر ختم کیا ہے:

'دک رسول الله صلی الله علیه وسلم سے پوچھاگیا کہ آپ کی دعوت یاجوج ماجوج تک پیچی تو آپ نے فرمایا کہ شب معراج میں میراگزر جبان پر ہوا تو میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی تھی گرانہوں نے کچھ جواب نہ دیا''۔ میں میراگزر جبان چیجمہ دلون و راہدی سے ماری متنوع و منفود کتب پر مشتمل مفت ان لاک مکتب گینڈے کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر عظیم و جابر باد شاہ سے دی جاتی ہے۔ واللہ اعلم دوسر سے

گینڈے کی خواب میں تعبیر

الكركي

(بری بطخ)الکو کی : قازیا بری بطخ-اس کی جمع «کراکی "آتی ہے-اس کی کنیت ابوعریان 'ابوعینا' ابوالعیزار 'ابو هیم اور ابوالہیم آتی ہیں- یہ ایک بڑا آبی پرندہ ہے- اس کا رنگ خاکی ہوتا ہے اور اس کی ٹائٹیس پنڈلیوں سمیت کمبی ہوتی ہیں اس کی مادہ جفتی کے وقت بیٹھتی نہیں اور نرومادہ اس کام ہے بہت جلد فارغ ہوجاتے ہیں-

یہ پرندہ رؤساکے لئے بہت زیادہ فائدہ مندہ کیونکہ یہ طبعاً بہت چوکنااور پاسبان واقع ہوا ہے۔ چنانچہ یہ پاسبانی (پسرہ داری) کا فرض باری بارے انجام دیتا ہے۔ جس کی باری ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ گنگاتا رہتا ہے تاکہ دو سروں کو معلوم رہے کہ وہ اپنا فرض (پسرہ داری) انجام دے رہا ہے۔ جب ایک کی باری (پسرہ دینے کاوقت) ختم ہو جاتی ہے تو دو سرا نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بالکل اس طرح پسرہ دینے لگ جاتا ہے۔

یہ ان پرندوں میں سے ہے جو موسم کے اعتبار سے اپنی رہائش تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ گرمیاں کسی مقام پر اور سردیاں کسی دو سرے مقام پر گزارتے ہیں اور بعض دفعہ یہ نقل مکانی کرنے کے لئے ہزاروں میل کاسفر کرتے ہیں۔ ان میں سے پچھ الیمی قشمیں بھی ہیں جو پورے سال ایک جگہ ہی رہتی ہیں۔

قاذ (بڑی بطخ) کی خلقت میں نناصر(ایک دو سرے کی مدد کرنا) بہت پایاجاتا ہے۔ یہ علیحدہ علیحدہ پرواز نہیں کرتیں۔ بلکہ ایک قطار باندھ کر (جس کو ڈار کہتے ہیں) ایک ساتھ اڑتی ہیں۔اس ڈار میں ایک قاز بطور رکیس سب سے آگے رہتی ہے۔ باتی سب اس کے پیچھے پیچھے رہتی ہیں۔ کچھ عرصہ تک میں ترتیب قائم رہتی ہے مگروقاً فوقاً بدلتی رہتی ہے اور مقدم کی ڈیوٹی بھی پاسبانی کی طرح باری باری انجام دی جاتی ہے حتی کہ جو شروع میں سب سے آگے ہوتی ہے وہ بتدر تج سب سے پیچھے ہو جاتی ہے۔

کتے ہیں کہ قاز شرشت میں میہ بات بھی موجود ہے کہ جب اس کے ماں باپ بو زھے ہو جاتے ہیں تو ان کی اولاد ان کی معین و مددگار ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو الفتح کشاجم نے اس میں پائی جانے والی اس عادت کی اس طرح مدح کی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے لڑک کو مخاطب کرکے کمہ رہاہے۔

اتخذ فی خله الکراکی اتخذ فیک خلة الوطواط ترجمد: تُومیر لئے قازی عادت اختیار کروں گا۔ ترجمد: تُومیر لئے قازی عادت اختیار کروں گا۔ انا ان لم تبرنی فی عناء فبری ترجمہ: اگر تُومیر ساتھ بھلائی نہیں کرے گاتو جھے کو ریج ہوگااور آگر بھلائی کرے گاتو (قیامت کے دن) تُومیلمراط سے گزرنے کی امد کر سکتا ہے۔

قازبسااد قات زمین پر ایک ٹانگ سے کھڑی رہتی ہے اور اگر اپنی دوسری ٹانگ زمین پر رکھتی بھی ہے تو بہت آہستہ سے رکھتی

له وطواط یعنی چگاد ژا پرواز کے وقت اپنے بچوں کو اپنے جسم سے چمٹائے رہتی ہے۔

ہے مبادہ وہ زمین میں نہ دھنس جائے۔

بادشاه اورا مراءمصر قاز کے شکار میں بہت غلو اور اسراف زر کرتے ہیں۔

فائدہ:۔ ابن ابی الدنیا اور دیگر محدثین حضرات نے حضرت ابو ذر رضی الله عنه کی سند سے بیہ حدیث نقل کی ہے۔ "حضرت ابو ذر" فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں اور اس علم کے آپ کے پاس کیا ذرائع تھے؟ تو حضور اقدس صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ذرا میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں سے ایک تو زمین پر اتر آیا مگردو سرا زمین و آسان کے درمیان معلق رہا۔ پھران میں سے ایک نے دو سرے سے کما کہ کیا ہی وہ فحض ہیں؟اس کے رفیق نے جواب دیا کہ بال میں ہیں۔ پھراس نے جو معلق تھااپنے ساتھی سے کما کہ ان کا (ان کی امت کے) ایک مردسے وزن کرو۔ چنانچہ مجھ کو تولا گیا تو میں بھاری اترا۔ پھر مجھ کو دس مردوں سے تولا گیا تو پھر بھی میرا ہی د زن زیادہ رہا۔ پھرسو مردوں سے 'اور آخر میں ایک ہزار مردوں سے تولا گیا مگر ہربار میرا بلڑائ بھاری رہا۔ چنانچہ جبوہ مجھ کو تول بچکے تو ایک نے دو سرے سے کما کہ ان کا شکم چاک کرو۔ چنانچیہ میرا شکم چاک کیا گیا اور دل نکال کر اس میں سے شیطانی غذا اور جما ہوا خون خارج کر دیا گیا۔ پھراس نے دو سرے سے کہا کہ ان کے شکم کو خوب مانجھواور ان کے دل کو پانی بھر بھر کے دھوڈ الو۔ چنانچیہ سب پچھے اس نے حسب ہدایت کرکے دل کو اس کی جگہ پر رکھ کرٹانے نگادیئے اور (جیسا کہ تم دیکھ چکے جو) میرے شانوں کے درمیان مهرنبوت قائم کر دی-اس کے بعدوہ فرشتے میرے پاس سے چلے گئے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ پت چاتا ہے کہ اس واقعہ سے پہلے مرنبوت آپ کے جسم مبارک پر نہیں تھی-اس مرنبوت کے بارے میں کہ بیر کس طرح کی تھی علاء کرام کے بیس اقوال ہیں۔ کوئی کمتا ہے کہ وہ مجھنے جیسانشان تھا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کے اردگر دیل تھے اور ان پر سیاہ بال تھے۔ کسی نے کہاہے کہ وہ سیب کی شکل وصورت کی تھی اور اس پر كلمه لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللَّهُ مُحَمَّدُّ رُّسُولُ اللَّهِ "كَلِمَا مِواتِمَا-

قاز کا شرعی تھم اربوی بطخ) کا کھاناسب کے نزدیک جائز ہے۔

قاز کے طبی فوائد | قاز کا کوشت سرد و خشک ہو تا ہے اور اس میں چکنائی نہیں ہوتی۔ اُس قاز کا کوشت بهترین تصور کیاجاتا ہے جو باز کے ذریعے شکار کی گئی ہو- اس کا گوشت مختی لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو تا ہے- مگردر ہضم ہو تا ہے-چنانچہ اس کا ضرر گرم مصالحوں سے دور ہو سکتا ہے۔ اس کے کھانے سے گاڑھا خون پیدا ہو تا ہے۔ گرم مزاج والوں اور ہالخصوص نوجوانوں کو بہت موافق آتا ہے۔ اس کے کھانے کا بہترین وقت موسم سرماہے۔ اس کا کوشت کھاکر شہد کے حلوہ سے مند میٹھا کرنا پندیدہ ہے اس لئے کہ ایباکرنے سے اس کا گوشت ہضم ہو کرپیٹ سے باسانی خارج ہو جاتا ہے۔ اس کو لگا تار (روزانہ) کھانا درست نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس کے کھانے میں ایک دن یا دودن کا وقفہ ہو۔ کھانے سے قبل اس کی ٹانگوں میں پھرماندھ کراٹکا دیا جائے تاكه اس كاكوشت زم ردجائے اس كے بعد اس كو خوب پكايا جائے-

قاز کا بتنا قراع (گنجاین) کے لئے بہت نافع ہے۔ اگر اس کا پتا اور دماغ زنبق میں ملا کر اس مخص کے دماغ میں ڈالا جائے جس کو نسیان (جس کی یاد داشت چلی گئی ہو) ہو تو اس کو تمام بھولی ہوئی ہاتیں یاد آ جا کمیں گی-آگر کسی کی بیہ خواہش ہو کہ اس کے بدن پر بالکل محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بال نہ آئیں تو اس کو چاہیے کہ تھوڑا ساذرا رج (ایک فتم کا مرغ) کا گوشت اور اس کے ہم وزن قاز کی ہڈی کا گودا لے کر آئیں میں اچھی طرح ملاکراس جگہ لگائے جمل بال نکلنامطلوب نہ ہوں' اس عمل سے بال نہیں نکلیں گے۔ قاز کی خواب میں تعبیر تازکو خواب میں دیکھنے کی تعبیرایسے مخص سے کی جاتی ہے جو مسکین اور غریب ہو۔ اور آگر کسی نے قاز کی خواب میں تعبیر تعبیر تعبیر تعبیر تازکو خواب میں دیکھنے کی تعبیرایسے مخص سے کی جاتی ہے جو مسکین اور غریب ہو۔ اور آگر کسی نے

خواب میں دیکھا کہ وہ بہت سے قازوں کامالک بن گیا ہے یا اس کو کسی نے بہت سی قازیں جبہ کردی ہیں تواس کی تعبیرمال کا حصول ہے اور آگر کوئی مخص خواب میں قاز کو پکڑے تو وہ الی قوم کاصر (داماد) بنے گاجو بدخلق ہوں ہے۔
م

# الكروان

(ایک پرندہ) کووان: بفتح الکاف والراء المهمله-اس کامونث 'محروانہ'' اور جمع 'محروان' کاف کے کسرو کے ساتھ آتی ہے-یہ بط کی طرح ایک پرندہ ہے جو رات بھر نہیں سوتا- اس کارنگ بھورا ہوتا ہے- اور اس کی چوچے کمبی ہوتی ہے- کروان کے معنی نیند کے ہیں- چنانچہ اس کانام اس کی ضد ہے- کیونکہ یہ اپنے نام کے برعکس رات بھر نہیں سوتا-

طرفہ شاعرے ان اشعار میں کروان کا تذکرہ آیا ہے اور یمی اس کے قتل کاسبب تھاجس کامخصرحال لفظ قنبر (چنڈول) کے تحت گزر چکا۔

طرفه شاعرے اشعاریہ ہیں:۔

لنا يوم الكروان يوم تطير اليابسات ولا نطير ترجمہ:۔ ہمارے لئے ایک دن اور ایک دن کروان کے لئے بھی ہے گر کروان اور ہم میں بیہ فرق ہے کہ وہ خشک میدانوں میں اڑجاتے ہیں گرہم نہیں اڑ کتے۔

فاما یومهن فیوم سوء تطار دهن بالعرب الصقور ترجمہ:۔گرکروانوںکادن برادن ہے کیونکہ مقور (شکاری پرندے)کوان کولڑ کر بھگا دیتے ہیں۔

واما یومنا فنظل د کبا و توفا ما نحل و لا نسیر ترجمہ:۔ لیکن ہمارا دن ہمارے لئے ایسامنح س ہے کہ ہم اونٹول پر سوار برابر کھڑے رہتے ہیں 'نہ ہم اتری سکتے ہیں اور نہ جاہی سکتے ہیں۔

چو نکہ ان اشعار میں در پر دہ عمرو بن المند کی طرف اشارہ تھااس نے طرفہ اور مکتمس کو ہلاک کرنے کاارادہ کر لیاتھا- چنانچہ اس نے ایک خط ملتمس کو اور ایک طرفہ کو دیا اور تھکم دیا کہ وہ ان خطوں کو اس کے عامل مکعبر کے پاس لیے جائیں-

ان خطوں میں اس نے ان ددنوں کو زندہ در گور کرنے کی ہدایت مکعبر کو دی تھی۔ گرملتمس تو خط کامضمون جان کرنچ گیا گر طرفہ مارا گیااور اس طرح ملتمس کاخط عرب میں ضرب المثل بن گیا۔

چنانچہ سنن ابی داؤد میں (کتاب الزکاۃ کے آخیر میں) اس خط کا ذکر آیا ہے۔ وہ سے کہ دو محض (جن کے نام عیبینہ بن حفل الفزاری اور اقرع بن حابس نتیمی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کوئی حاجت طلب ک چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حاجت پوری کرنے کا حکم فرمایا اور اس بارے میں خطوط لکھواکر ان دونوں کے حوالے کر ویئے۔ اقرع نے تو اپنا خط لے کر اپنے عمامہ میں لپیٹ لیا اور اپنی قوم کی طرف چل دیا۔ لیکن عیبینہ اپنا خط لے کر آپ کی خدمت میں پھر پنچا اور کہنے لگا کہ اے محرًا! آپ دیکھتے ہیں کہ میں آپ کاخط لے کراپی قوم کے پاس جارہا ہوں۔ مگر مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اس میں کیا ککھا ہے؟ چنانچہ اس کی مثال تو وہی ہوئی جو مکتمس کے خط کی تھی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مخف کے یاس اس قدر ہو کہ جو اس کو دو سروں ہے مانگنے ہے مستعنی کر دے لیکن وہ پھر بھی دو سروں سے سوال کرے توابیا فمخص اپنے حق میں دوزخ کی آگ کی کثرت کر تاہے۔اس پر صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وہ کیا چیزہے جو اس کو سوال سے مستعنی کر دے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس قدر کھانا جو اس کے صبح یا شام کے کھانے کے لئے کافی ہو-اھ

کروان کی ضرب الامثال الل عرب بولتے ہیں "اجبن من کروان" یعنی کروان سے زیادہ ڈربوک- یہ مثال اس وجہ سے ہے ا کہ جب شکاری کروان کو دیکھاہے تو کہتاہے۔ "اطرق کرو ان النعام فی القری" تو کروان زمین پر أتر آتى ہے اور شكارى اس كو كيڑا ڈال كر پكڑ ليتاہے-

کروان کے طبی فوائد | قرویی نے لکھا ہے کہ کروان کا گوشت اور چربی کھانے سے قوت باد میں عجیب تحریک پیدا ہوتی ہے-

(سك يكا) كلب: سك كماكو كمت بي- مونث كے لئے "كلبة" استعال كرتے بين اور اس كى جمع اكلب وكلاب آتى بين-ابن سیدہ نے الیابی لکھاہے اور کلاب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے ایک شخص کانام ہے۔ پورا شجرہ نسب یول

« محمد مظهیم بن عبدالله بن عبدالمطلب بن ماشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالک بن نفر بن کنانه بن خزیمه بن مدر که ابن پاس بن معنربن نزار بن معدین عدنان "-

سمتانمایت مخنتی اور وفادار ہو تا ہے۔ اس کاشار نہ سباع (در ندول) میں اور نہ بہائم (مواشی) میں ہے بلکہ بیہ ان دونوں کے بین بین ایک خلق مرکب واقع ہوا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی طبیعت درندوں جیسی ہوتی تو یہ انسانوں سے مانوس نہ ہو تا اور اگر اس کی طبیعت میں ہیں ہے۔ ہوتی تو ہیہ گوشت نہ کھاتا۔ لیکن حدیث شریف میں اس پر ہہیمہ کابی اطلاق ہوا ہے۔

کتے کی دو قشمیں ہیں:۔ (ا) اصلی (۲) سلوتی- سلوتی مسلوت کی طرح منسوب ہے جو یمن میں ایک شہر کا نام ہے۔ لیکن باعتبارِ طبیعت دونوں فتمیں برابر ہیں۔ کہتے ہیں کہ کتے کو احتلام اور کتیا کو حیض ہو تاہے۔ کتیاساٹھ دن میں اور بعض او قات ساٹھ سے بھی کم دنوں میں بیاھتی ہے۔اس کے بچے پیدائش کے وقت اندھے ہوتے ہیں اور پیدا ہونے کے بارہ دن بعد ان کی آئکھیں کھلتی ہیں۔ نر مادہ سے قبل حد بلوغ کو پہنچ جاتا ہے۔ مادہ کو ایک سال پورا کرنے کے بعد شہوت ہوتی ہے اور بعض او قات اس سے بھی کم مدت میں اس کو شہوت ہونے لگتی ہے۔ جب کتیا مختلف رنگ کے کتوں سے ہم جفت ہوتی ہے تو اس کے بچوں میں سب سکتوں کا رتگ آجاتا ہے۔ کتوں کے اندرنشانات قدم کے چیچے چلنے اور بوسو تھنے کاجو ملکہ ہے وہ دوسرے جانوروں میں نہیں ہے۔ لیکن اس کے اندر کچھ خرابیاں بھی ہیں وہ بدکہ اس کو ناپاکی کھانا تازہ گوشت سے زیاوہ پیند ہے۔ چنانچہ یہ اکثر گندی چیزیں ہی کھا تاہے حتی کہ بعض دفعہ اپنی کی ہوئی تے کو بھی دوبارہ کھالیتا ہے۔ کتے اور بجو میں بڑی عداوت ہے۔ اگر چاندنی رات میں کتا کسی بلند مقام یا ممان پر محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہواوراس کی پرچھائیں پر بجو کاقدم پڑجائے تو کتابے اختیار نیچ گریز تاہے جس سے بجواس کو پکڑ کر کھالیتا ہے۔ اگر کتے کو بجو کی چربی کی دھونی دے دی جائے تو کتا پاگل ہو جاتا ہے۔ اگر انسان بجو کی زبان اپنے پاس رکھ لے تو اس پر نہ کتے بھو نکیس سے اور نہ حملہ

کتے کی فطرت میں بیہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے مالک کی حفاظت اور اس کی موجو دگی وغیرموجو دگی میں اس کے گھر کی حفاظت'

غرض کہ ہرحالت میں پاسبانی کرتا ہے۔ کتا تمام رات (اکثر حصہ) جاگتا رہتا ہے اور آگر تبھی نیند میں اس کو جگانے کی ضرورت پڑے تو وہ اپنے مالک کے ایک اشارہ پر جاگ جاتا ہے۔ یہ دن میں زیادہ ترسوتا ہے کیونکہ دن میں پاسبانی میں ضرورت بہت کم پر تی ہے۔ نیند

کی حالت میں کنا گھوڑے سے زیادہ سننے والا اور عقعق سے زیادہ چو کنا ہو تا ہے۔ جب بیر سو تا ہے تو بلکوں کو نیچا کر لیتا ہے بالکل بند

نہیں کر تا۔ اس کی وجہ بیہ ہے کہ اس کا دماغ انسان کے دماغ کے مقابلہ میں زیادہ سرد ہو تاہے۔

کتے کی طبیعت میں یہ بات بھی عجیب ہے کہ یہ بڑے اور وجیہہ لوگوں کا اکر ام کر تاہے اور ان پر بھونکتا نہیں اور بعض او قات

ان کو دیکھ کر رائے سے بھی ہٹ جاتا ہے۔ گر کالے اور غریب لوگوں خاص طور سے میلے کیلیے کیڑے پنے ہوئے انسانول پر خوب

بھونکا ہے۔ کتے کی فطرت میں یہ عجیب بات ہے کہ دم ہلانا' اپنے مالک کو راضی رکھنا۔ اس سے محبت و الفت ظاہر کرنا بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ حتی کہ اگر اس کو بار بار دھتکار کر پھر بلایا جائے تب بھی یہ فوراً دم ہلاتا ہوا چلا آتا ہے۔ کتے کے دانت انتمائی تیز

ہوتے ہیں۔ کتے ہیں کہ اگر کتا غصے کی حالت میں پھر پر اینے دانت مار دے تو پھر میں بھی تھس جائیں۔ مگر جب بیر اپنے مالک یا کسی دیگر مخص ہے مانوس ہو جاتا ہے تو اس ہے خوب کھیلا ہے اور کھیل کھیل میں تبھی تبھی وہ اپنے مالک کی ٹانگ یا ہاتھ کو منہ سے پکڑ لیتا ہے گراس قدر نری سے پکڑتا ہے کہ آدی کو محسوس بھی نہیں ہو آ۔

کتے میں تادیب تعلیم و تلقین قبول کرنے کا جو ہر موجود ہے اور یہ تعلیم کو بہت جلد قبول کر لیتا ہے حتیٰ کہ آگر اُس کے سربر ج اغدان رکھا ہوا ہو اور ایس حالت میں اس کے سامنے کھانے کی کوئی چیز ڈال دی جائے تو وہ مطلق النفات نہیں کرے گا- ہال آگر

اس کے سرسے جراغدان ہٹالیا جائے تو وہ ضرور اس کھانے کی طرف متوجہ ہوگا۔

کھے خاص دنوں میں کتے کو امراض سوداوی لاحق ہوتے ہیں- اس کے اندرایک قتم کاجنون جس کو ہڑک کہتے ہیں 'عارض ہو <sup>تا</sup>

ہے۔اس مرض کی علامات یہ ہیں۔ دونوں آئکھوں کا سرخ ہو جانا اور ان میں تاریکی چھاجانا محانوں میں استرخاء پیدا ہو جانا' زبان کالٹک جانا' رال کا بکٹرت بہنا' ناک کابہنا' سر کا نیچے لٹک جانا اور ایک جانب کو شیڑھا ہو جانا' ؤم کاسیدھا ہو کر دونوں ٹاٹکوں کے درمیان میں

ہڑک (جنون) کی حالت میں کتا بھو کا ہو تا ہے گر کچھے کھا تا نہیں۔ بیاسا ہو تا ہے گریانی نہیں پیتا اور بعض او قات پانی سے بہت وُر تا ہے حتیٰ کہ مجھی یانی کے خوف ہے مربھی جاتا ہے۔ جنون کی حالت میں جب کوئی بھی جاندار شے اس کے سامنے آتی ہے ہیہ

اس کو کاٹ کھانے کو دوڑ تا ہے الی حالت میں صحت مند کتے بھی اس سے بھاگنے لگتے ہیں اور کوئی کتا اس کے قریب نہیں جاتا اور آگر تھھی بھولے ہے کوئی کتا اس کے سامنے آبھی جاتا ہے تو مارے ڈر کے اپنی ؤم دبالیتا ہے اور اس کے سامنے بالکل ساکت ہو جاتا

اگر پاگل کتاکسی انسان کے کاٹ لیتا ہے تو وہ شخص ا مراضِ ردیہ میں گھر جاتا ہے اور ساتھ ساتھ کتے کی طرح پاگل بھی ہو جاتا

ہے۔ اور کتے کی طرح انسان کو بھی بہت بیاس لگتی ہے گریانی نئیں پیتا اور پانی سے کتے کی طرح ہی ڈر تا ہے اور جب بیہ مرض کسی معض پر بوری طرح متحکم ہوجاتا ہے تو اس وفت آگر مریض پیٹاب کر تاہے تو اس کے پیٹاب میں کوئی چیز چھونے چھوٹے پالول کی

صورت میں خارج ہوتی ہے۔

صاحب "الموجز في الطب" (نام كتاب) كا قول ہے كه "كلّب" (برك) جدام كى طرح ايك فتم كى بيارى ہے جو كتون بجيزيون أ گید ژوں' نیولوں اور لومڑیوں کو عارض ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ بیہ بیاری گدھوں اور اونٹوں میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ باؤ لے کتے کا

کاٹاسوائے انسان کے ہر متنفس کو مار ڈالتاہے کیونکہ انسان توبسااو قات علاج کرنے سے بچ بھی جاتا ہے مگردیگر جانور نہیں بچتے -

قزویی نے عائب الخلوقات میں لکھا ہے کہ ہلب کے علاقہ میں کسی بستی میں ایک کوال ہے جس کو "بیئرالكلب" كتے ہیں-

اس کے پانی کا میہ خاصہ ہے کہ اگر سگ گزیدہ اس کو پی لیتا ہے تو اچھا ہو جاتا ہے۔ یہ کنوال مشہور ہے۔ قزوینی فرماتے ہیں کہ مجھ کو

اس بہتی کے رہنے والے بعض اشخاص نے اطلاع دی ہے کہ اگر چالیس دن گزر جانے سے پہلے ہی پہلے کوئی مریض اس کاپانی پی لیتا

ہے تو اچھا ہو جاتا ہے اور آگر چالیس دن گزر جائمیں اور اس کے بعد اس کنوئیں کاپانی پئے تو پھرکوئی فائدہ نہیں ہو تا- اس بستی کے لوگوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ایک مرتبہ بڑک کے تین مریض ہاری بستی میں آئے۔ ان میں دو مریض تو ایسے تھے کہ انہول نے

چالیس دن کی مثلت پوری نہیں کی تھی اور ایک ایسا تھا کہ وہ چالیس دن کی مدت پوری کر چکا تھا۔ چنانچہ ان تینوں مریضوں کو ایک ساتھ اس کنو کمیں کا پانی پلایا گیا۔ ان میں سے دو تو اچھے ہو گئے گرجو مریض چالیس دن کی مدت پوری کر چکا تھااس کو کچھ افاقہ نہ ہوا اوروه مركبيا-

سلوقی کتے کی عادت ہے کہ جب وہ کسی ہرن کو پاس سے یا دور سے دیکھ لیتا ہے تو اس کو بیہ شناخت ہو جاتی ہے کہ ڈار (قطامیا میں اگلا کون ساہے اور پچھلا کون ساہے اور یہ کہ ان میں کتنے نر اور کتنے مادہ ہیں۔ یہ بات کوں کو ان کی چال سے معلوم ہو جاتی

ہے۔ کتے کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ مردہ اور بے ہوش انسان کی بھی شناخت کرلیتا ہے۔ چنانچہ اہل روم اپنے مردہ کو اس وقت تک دفن نہیں کرتے جب تک کہ وہ کسی کتے ہے اس کی تقیدیق نہیں کرا لیتے۔ مردہ کوسونگھ کر کتے ہے پیش نظر پچھ ایسی علامات جاتی ہیں کہ جس سے اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ انسان مردہ یا اس کو کوئی بیاری (از قتم سکتہ یا ہے ہوشی)لاحق ہو گئی ہے۔

کتے ہیں تشخیص کا بیہ ملکہ سلوقی کتے کی اس قتم میں پایا جاتا ہے جس کو قلطی کہتے ہیں۔ بیہ کتا ڈیل ڈول میں اور ہاتھ پاؤل میں کا

چھوٹا ہو تا ہے اور اس کو حینی (چینی) کہتے ہیں۔ سلوقی کتا دو سرے کتوں کے مقابلہ میں بہت جلد تعلیم قبول کر لیتا ہے جبکہ تیندو۔

مقابلہ اس کے برعکس ہے- کالاکتادو سرے کوں سے زیادہ بے صبرا (عجلت پسند) ہو تا ہے۔

کتے کا حدیث میں تذکرہ:

محربن خلف مرزبان کی کتاب "فضل الکلاب علی کثیر ممن لبس الثیاب" بس به سلسله جدو پر رعمروبن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مقتول محض نظریزا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسے مارا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس مخص نے بنی زہرہ کی بکریوں پر حملہ کرکے ان کی ایک بکری پکڑلی تھی۔ چنانچہ بنی زہرہ کے مقرر کردہ پسرے دار کتے: اس پر حملہ کیا اور اس کوہلاک کر دیا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرمایا کہ یہ مخص اپنی جان سے تو گیاہی ساتھ ساتھ ا

ویت بھی کھو بیٹھا۔علادہ ازیں اس نے ایپے رب کی بھی نافرمانی کی اور اپنے بھائی کی خیانت بھی کی۔للذا اس سے اچھاتو کتابی رہا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ امانت دار کتار فیق خائن سے بہتر ہے۔ چنانچہ اس کی مثال میہ ہے کہ حرث بن صعصعہ کے پچھ دوست تھے جو ہروقت اس کے ساتھ رہتے تھے اور دن رات اپنی محبت والفت اس پر ظاہر کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ حرث بھی ان پر مرور میں بیران ان کر مرور جام اتھا اوک دفیہ کان کر مراک کے بیٹر نے شکار کان اور کہلاں اور ساتوں کے ہمراہ شکار مرحالگا مگر

ووست سمھے جو ہروقت اس کے ساتھ رہتے تھے اور دن رات اپی عبت وانفت اس پر طاہر رہے رہے ہے۔ پہا چہ برت من ہر بہت مہمان تھااور ان کو بہت چاہتا تھا۔ ایک دفعہ کاذکر ہے کہ حرث نے شکار کاارادہ کیااور اپنے ان دوستوں کے ہمراہ شکار پر چلا گیا مگر اس کا ایک دوست اس کے ساتھ نہ گیااور اس کے گھر پر ہی رہ گیا۔ گھر پر رہنے والے اس دوست نے جب دیکھا کہ حرث اور دیگر احباب شکار کو جاچکے اور اب میدان خالی ہے تو وہ حرث کی بیوی کے پاس پہنچااور اس کے ساتھ کھانا کھایا اور شراب نوشی کی۔ پھر

امباب عمار توجا ہے اور اب میدان حال ہے ووہ مرت ن یون ہے پی ادر اس سے عطاعی ساتھ ہم آغوش ہے تواس نے ان دونوں ہم آغوش ہو کرلیٹ رہے۔ حرث کے کتے نے جب دیکھا کہ اس کے مالک کی بیوی غیرکے ساتھ ہم آغوش ہے تواس نے ان پر حملہ کر دیا اور دونوں کو جان سے مار ڈالا۔ چنانچہ جب حرث گھرواپس آیا اور دونوں کو ایک جگہ مرا ہوا دیکھا تو اس پر حقیقتِ حال

شکشف ہوگی اور اس کی زبان پر بیر اشعار جاری ہوگئے۔ وما زال یرعی ذمتی ویحوطنی ویحفظ عرسی والحلیل یخون

ترجمہ:۔ کتے کی توبیہ شان کہ وہ برابر میری ذمہ داری کی رعایت کر تا اور مجھ کو احتیاط دلا تا رہے اور دوست کی بید کیفیت کہ وہ میرے ساتھ خیانت کرے۔

فيا عجبا للخل يهتك حرمتي ويا عجبا للكلب كيف يصون

ترجمہ: النزاایے دوست پر تعجب ہے جو میری بے حرمتی کرے اور تعجب ہے ایسے کتے پر کہ کس طرح اس نے میری آبرو کی حفاظت کی۔

ا بروی جاست ہے۔ امام الو الفرج ابن الجوزی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک محض سفر کو نکلا۔ راستہ میں اس نے کسی جگہ ایک قبہ دیکھاجو

بہت ہی خوبصورت تھااور معلوم ہو تا تھا کہ اس کی تقمیر بڑے سلقہ سے کی گئی ہے۔ اس قبہ پریہ عبارت کندہ تھی "جو مخص اُس قبہ کریقت کے مصد افت کا بدید ہو کہ ان سے ملک میں افت کے ۔ "

کی تقمیر کی دجہ دریافت کرنا چاہے وہ جاکر اس گاؤں میں دریافت کرے"۔ چنانچہ وہ محض اس گاؤں میں گیااور لوگوں ہے اس قبہ کی تقمیر کی وجہ دریافت کی گر کوئی نہ بتاسکا۔ آخر کار معلومات کرتے کرتے اس کو ایک ایسے محض کاعلم ہوا جس کی عمر دوسو برس تقی۔ یہ صاحب ان کے پاس گئے اور ان سے قبہ کے متعلق دریافت کیاتواس

ا کا توانیک میں ہے ہوائی کی طرور تو ہوں گا۔ بیٹ ہے اس اس کا کی میں ایک ملک (زمیندار) رہتا تھااور اس کے پہل ایک ضعیف العمر مخص نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سناتھا کہ اس گاؤں میں ایک ملک (زمیندار) رہتا تھااور اس کے پہل ایک کما تھاجو ہروقت اس کے ساتھ رہتا تھااور کسی بھی وقت اس سے جدا نہیں ہو تا تھا۔

ا یک دن وہ ملک (زمیندار) کمیں سیر کرنے گیا اور اپنے کتے کو گھر پر ہی باندھ گیا تاکہ وہ اس کے ساتھ نہ جاسکے اور چلتے وقت اپنے باور چی کو بلا کر ہدایت کی کہ میرے لئے دودھ کا کھانا تیار کرکے رکھے۔ اس کھانے کا ملک کو بڑا شوق تھا۔ ملک کے گھر میں ایک اپاچے اور گونگی لونڈی بھی تھی۔ چنانچہ جب ملک چلا گیا تو وہ لونڈی اس بندھے ہوئے کتے کے قریب جاکر بیٹھ گئے۔ پچھ دیر بعد ملک کے

ابابی اور نوی نوندی بی ہیں۔ چہا چہ بب ملک پور میانووہ نوندی اس بعدے اوے سے سریب پاسرین کی۔ پیدر یہ بعد سے سے باور چی نے اس کالپندیدہ کھانا تیار کیااور اس کو ایک بزے بیالہ میں رکھ کر اس کو نگی لڑی اور کتے کے قریب لاکر کسی اونچی جگہ پر رکھ دیا تاکہ جب ملک واپس آئے تو اس کو آسانی سے کھانا مل جائے۔ چنانچہ باور چی جب پیالہ رکھ کر چلاگیا تو اس جگہ ایک کالاناگ آیا

اوراس اونچی جگہ پرچڑھ کراس پیالہ میں سے دودھ پینے کے بعد چلتا بنا۔ کچھ دیر کے بعد جب ملک واپس آیا اور اس نے اپنا پسندیدہ کھانا پیالہ میں تیار رکھا ہوا دیکھاتو پیالہ اٹھالیا اور جیسے ہی اس کؤ

کھانے کا ارادہ کیا گو تگی لڑکی نے بڑے زور سے تالی بجائے اور ساتھ ساتھ ملک کو ہاتھ کے اشارہ سے بھی کما کہ دہ اس کھانا کو نہ کھائے گرملک گونگی کی بات نہ سمجھ سکااور ایک نظر گونگی کو دیکھ کر پھر پیالہ کی طرف متوجہ ہوااور اس میں کھانے کے لئے ہاتھ ڈالا کہ اتنے میں کتابت زورے بھونکا اور مسلسل بھونکتا رہا اور جوش میں اپنی زنجیر بھی توڑنے کی کوشش کرنے لگا- ملک کو ان دونول

کی ان حرکتوں پر تعجب ہوا اور کھنے لگا کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے؟

چنانچہ وہ اٹھااور پالہ کو رکھ کرکتے کے پاس گیااور اس کو کھول دیا۔ کتے نے زنجیرے آزادی پاتے ہی اس پیالہ کی طرف جست لگائی اور جھیٹا مار کر اس پیالہ کو گرا دیا۔ ملک میہ سمجھا کہ میہ کتااس کھانے کی وجہ ہے بے تاب تھااور میہ کہ اس نے اس کاپندیدہ کھاتا

گرا دیا اس دجہ سے اس کو غصہ آگیااور اس نے طبراٹھا کر کتے کو مارا۔ کتے نے جب دیکھا کہ ابھی بھی بیالہ میں پچھ دودھ باتی ہے تو اس نے فوراً اپنامنبہ اس ہیالہ میں وال دیا اور بچاہوا دودھ کی گیا۔ چنانچہ دودھ کاکتے کے حلق سے اترناتھا کہ وہ زمین پر تڑپے لگااور

کچھ دیر بعد مرگیا۔ اب ملک کو اور بھی تعجب ہوا اور اس نے گو نگی لڑکی سے پوچھا کہ آخر اس دودھ میں کیابات تھی کہ کتااس کو پیتے ہی مرکیا۔ کو تکی نے اشاروں سے ملک کو سمجھایا کہ اس دودھ میں سے ایک کالاناگ کچھ دودھ نی چکا ہے جس کے زہر کی وجہ سے کتا

مر کیااور وہ خود اور کتاای وجہ سے تم کو اس کے پینے سے روک رہے تھے۔ چنانچہ جب ملک کی سمجھ میں ساری بات آگئی تواس نے بادر جی کو بلایا اور اس کو سرزنش کی کہ اس نے کھانا کھلا ہوا کیوں رکھا۔ اس کے بعد ملک نے اس کتے کو دفنا کر اس کے اوپر سہ قبہ تغمیر كرا ديا اور اس پروه كتبه لگاديا-

ابوعثان مدینی نے "کتاب النشان" میں لکھا ہے کہ بغداد میں ایک مخص کو کتوں کابہت شوق تھا۔ ایک مرتبہ وہ کسی ضرورت ے ایک گاؤں کے لئے روانہ ہوا تو اس کے کتوں میں سے کوئی کہا جس کو وہ بہت چاہتا تھا اس کے ساتھ ہولیا۔ مالک نے جب دیکھا کہ کتااس کے پیچھے پیچھے آرہا ہے تواس نے اس کو سرزنش کی اور روکا گر کتا کسی طرح بھی واپس نہ ہوا۔ چنانچہ جب وہ مخض گاؤں

میں داخل ہوا تو وہ کتابھی اس کے ساتھ تھا۔ اس گاؤں کے لوگ اس مخص سے عدادت رکھتے تھے۔

چنانچہ گاؤں کے لوگوں نے جب اس مخص کو تنااور نہتا دیکھا تو اس کو پکڑلیا اور گھر میں لے گئے۔ چنانچہ اس کا کتابھی ان کے

چیچے ان کے ساتھ گھر میں واغل ہو گیا۔ گاؤں کے لوگوں نے اس شخص کو ہلاک کر دیا اور اس کو ایک سو کھے ہوئے کنو کمیں میں ڈال کر اس برایک تخته رکھ کر اس کو مٹی ہے چھپا دیا اور کتے کو مار مار کر گھر ہے باہر کر دیا۔ کتامار کھا کر گھر ہے لکلا اور اپنے مالک کے گھر پہنچ کر خوب زور زور سے بھو کئنے لگا مگر کسی نے اس کی پرواہ نہ کی- ادھر کتے کی مالک کی والدہ نے اپنے بیٹے کو بہت تلاش کرایا مگر اس کا پچھ پنتہ نہ چلا۔ تھک ہار کر اس کی ماں خاموش ہو گئی اور سمجھ گئی کہ اس کے بیٹیے کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے۔ چنانچہ اس نے

اپنے بیٹے کی تمام ماتمی رسوم اوا کرکے تمام کتوں کو گھرے نکال دیا۔ چنانچہ سبھی کتے اوھراوھر چلے گئے مگروہ کتا کسی بھی طرح اپنے مالک کے گھرسے نکلنے پر تیار نہ ہوا۔ تنگ آگر اس کے مالک کی مال نے اس کو لوگوں کی مدد سے گھرسے باہر کرا دیا اور گھر کا دروا زہ بند

كرلياً-كاكر عبامردروازه بريز كيااور برابروي برارار انفاقاً ایک دن اس کے مالک کے قاتلوں میں ہے ایک مخص کا اس گھرے سامنے ہے گزر ہوا۔ کتے نے فوراً اس مخص کو

بچان کر اس کا دامن ککڑلیا اور اس پر خوب بھو نکنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آس پاس کے بہت سے لوگ اکٹھا ہو گئے اور انہوں نے ہر چند کوشش کی کہ کتااس مخص کادامن چھوڑ دے۔ گرکتے نے دامن ہرگز نہ چھوڑا-اس شوروغل کی آوازاندر گھر میں گئی تو مقتل

کی والدہ گھرسے باہر آگئی اور جب اس نے دیکھا کہ اس کے بیٹے کے کتے نے ایک شخص کا دامن پکڑر کھا ہے تو وہ اور قریب آگئی تب اسے علم ہوا کہ بیہ تو ان لوگوں میں سے ایک ہے جو میرے بیٹے کے دسٹمن تتھے اور اس کی تلاش میں رہتے تھے' ضرور اسی نے میرے لڑکے کو قتل کیا ہے۔ بیہ کمہ کروہ بھی اس مخص کولیٹ گئی۔

ادھر کو توالِ شہر کو اس واقعہ کاعلم ہوا تو وہ بھی جائے و قوعہ پر آگیااور اس نے جب بیہ ماجرا دیکھا تو کہنے لگا کہ ضرور کچھ دال میں کالا ہے اور کتے کے جسم پر جو زخم ہیں وہ ضرور کسی پراسرار واقعہ ہے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ لوگ دونوں(کتااور اس شخص) کو خلیفہ منتہ میں میں میں اس کیم

راضى بالله كے پاس كے گئے-

مقتول کی ہاں نے ملزم پر استفافہ دائر کیا۔ خلیفہ راضی باللہ نے ملزم کو ذدو کوپ کرایا گراس نے کسی طرح بھی جرم کا قرار نہ کیا۔

آخر کار خلیفہ نے اس کو قید خانہ میں بھیج دیا۔ چنانچہ وہ کتابھی قید خانہ کے دروازہ پر جابڑا۔ پھر پچھ عرصہ بعد خلیفہ کو اس ملزم کا خیال آیا۔ چنانچہ اس کو رہا کیا گیا اور وہ جیل سے باہر آیا تو کتے نے اس کو پھر پکڑلیا۔ لوگوں نے اس کو چھڑانے کی بہت کو مشش کی گرجب تک کتابالکل ہے بس نہ ہوگیا اس نے ملزم کو نہ چھوڑا۔ چنانچہ اس واقعہ کی پھر خلیفہ راضی باللہ کو خبردی گئی۔ خلیفہ نے ایب غلام کو تھم دیا کہ ملزم اور کتے کو چھوڑ دیا جائے اور تم ان دونوں کے پیچھے جاؤ اور جب یہ جفس اپنے گھر میں داخل ہو تو تم بھی کتے کو ساتھ لے کر اس کے گھر میں جاؤ اور پھر دیکھو کیا محالمہ پیش آتا ہے اور جو بھی بات ہواس کی فوری مجھے اطلاع دو۔

چنانچہ خلفہ کی ہدایت پر عمل کیا گیا۔ جب ملزم ا ۔ پٹے گھر میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے غلام اور کتا بھی گھر مین داخل ہو گئے تو خلام نے گھر کی تلام نے جب کے گاس حرکت پر غیلت تھی کہ وہ برابر بھو تک رہا تھا اور کنو کیس کی جگہ کو اپنے پیروں سے کروند تا جاتا تھا۔ غلام نے جب کئے گی اس حرکت پر غور کیا تو اس کو چرت ہوئی۔ چنانچہ اس نے غلفہ کو اس حال کی اطلاع دی۔ خلیفہ نے اس جگہ کو کھود نے کا تھم دیا۔ چنانچہ جب وہ جگہ کھودی گئی تو کنواں خاہر ہوا اور اس نے کئیس سے متقول کی لاش پر آمد ہوئی۔ چنانچہ خلیفہ کے کارندے اس کو پھر کھڑ کر خلیفہ کے پاس لے گئے۔ وہاں پر اس نے کائی مار کس نے کہ دہا تو رہو گئے۔ کہا تر دروانہ کئے مگریقیہ مزمان کو چو نکہ واقعہ کا علم ہو چکا تھا اس لئے وہ ہاتھ نہ آسکے اور کسی غیر معلوم جگہ پر فرار ہو گئے۔ لئے کارندے روانہ کئے مگریقیہ مزمان کو چو نکہ واقعہ کا علم ہو چکا تھا اس لئے وہ ہاتھ نہ آسکے اور کسی غیر معلوم جگہ پر فرار ہو گئے۔ کارندے اس کی مٹی ہٹا تا اور اس غیر معلوم جگہ پر فرار ہو گئے۔ واردات اس کے ساتھ تھا۔ وہ کتاروزانہ اس کئو کسی پر آتا اور اپنے پنجوں سے اس کی مٹی ہٹا تا اور اشاروں سے بتا تا کہ اس کا مقتول ملک یسان ہے اور جب بھی قاتی اس کے سامنے آتا تو اس کو بھو نکنے لگا۔ لوگوں نے جب بار باراس بات کو دیکھا تو انہوں نے اس ملک یسان ہو دیکھا تو انہوں نے اس خور سے دی گئی۔ وہ کو کھدوایا۔ چنانچہ وہاں سے مقتول کی لاش پر آمد ہوئی اور پھر قاتی کو سرائے موت دے دی گئی۔

جبہ و صدوای بی پدوہاں سے معلق ایک نکتہ این عبدالبرنے اپنی کتاب "بہجۃ المجالس وانس المجالس" میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق سے معلق ایک نکتہ دریافت کیا گیا کہ خواب کی تعبیر کتنے عرصہ تک موخر ہو سکتی ہے۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ پہاس سال تک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھا تھا کہ ایک جبت کبراکتا آپ کاخون فی رہا ہے۔ اس کی تعبیر آپ نے یہ کی کہ ایک مخص آپ کے نواسہ معنرت امام حسین او شہید کرے گا۔ چنانچہ بچاس سال بعد شمر بن جوش کے ذراعیہ

، اس خواب کی تعبیر پوری موئی-

شمر بن جوش کے جم پر برص کے داغ تھے۔ لذا خواب میں نظر آنے والا کبرا کتا یکی شقی تھا۔ علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب (حیاۃ الحیوان) میں ایک ہاتیں (کار آمد) درج کی ہیں جو یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ اننی قیمتی باتوں میں سے پھھ اور باتیں درج ذیل ہیں:۔

آنحضور صلى الله عليه وسلم كاخواب

رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ آپ جنت میں داخل ہوئے تو آپ کو بنت میں داخل ہوئے تو آپ نے میں داخل ہوئے تو آپ نے میں داخل

موے تو آپ نے دہاں اکا میں اللہ ایک اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ خوشہ لاکا مواد یکھاجو آپ کو بہت پہند ایا۔ اپ کے دریافت فرمایا کہ یہ کس کے لئے ہے جواب ملاکہ ابو جمل کے لئے۔ یہ جواب آپ کو بہت شاق گزرا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جنت سے ابو جمل کا کیا واسطہ بخدا وہ ہرگز جنت میں واخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جنت تو صرف موسنین کے لئے ہے۔ جب ابو جمل کے فرزند حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فنح کمہ کے بعد خدمت اقد س میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے تو آپ بہت خوش ہوئے اور اس وقت آپ کو یہ خواب یاد آیا اور آپ کو محقق ہوا کہ وہ خوشہ ابی جمل کے فرزند ارجند حضرت عکرمہ شتھے۔

وقت آپ ویت وابید ایا اوراپ و سرا الله عنه کے پاس ایک مخص طلازم تقااور بید مخص شام کارہے والا تقا- ایک دن اُس ایک عجیب خواب مخص نے عرض کیا کہ امیر المومنین رات میں نے ایک خواب دیکھاہے اور وہ یہ کہ چاند سورج میں لڑائی ہو رہی ہے اور ستاروں کی ایک جماعت سورج کے ساتھ اور ایک چاند کے ساتھ ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تُوکس طرف تھا؟

اُس مخص نے جواب دیا کہ چاند کی طرف- حضرت عمرؓ نے بیہ بات مُن کر کما کہ تُونے اللّٰہ تعالیٰ کی اس نشانی کاساتھ دیا جو محوہونے والی ہے۔ جامیں تجھے کو نوکر نہیں رکھ سکتا''۔ بیہ کمہ کر آپ نے اس کو برخاست کر دیا۔ چنانچہ بیہ شخص جنگ صفین میں حضرت معادیبہؓ سر و در میں منتقد

کی طرف سے متعقول ہوا-

حضرت عائشہ کا خواب ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنمانے خواب دیکھاکہ تین چاند آکر آپ کے جمرہ مبارک مسرت عائشہ کا خواب ایک مرتبہ حضرت عائشہ کا خواب آپ نے اپنا یہ خواب اپنے والد یعنی حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تیما خواب سچاہے تو دنیا کی تین بزرگ ترین ہستیاں تیرے کمرے میں مدفون ہوں گی۔ چنانچہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور آپ حضرت عائشہ کے حجرہ مبارک میں مدفون ہوئے تو حضرت صدیق اکبرٹ نے فرمایا کہ اے عائشہ ایسے خواب کا پہلا چاند ہے جو تین میں سے بہترین ہستی ہے (باتی دوجاند خود حضرت ابو بکرٹ اور حضرت عمرفاروق شقے)

المل ابی برا تقطیعی میں حضرت ابو دردا ہے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچے نماز پڑھ رہے تھے کہ دو ایکدم مرگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازے فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کتے پر کس نے بد دعا کی۔ چنانچے نمازیوں میں سے ایک شخص نے جواب دیا کہ علی الفاظ تھے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ کما جواب دیا کہ میں نے یہ کما تھا "اللہم انی اصالک بان لک الحمد لا إله إلا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکوام اکفنی هذا

الكلب بماشئت"

یہ الفاظ س کر آپ مسلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعہ وعاماً تگی- جو فخص اس نام سے دعا محکمہ دلائل ویرابین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مانگتاہے وہ قبول ہوتی ہے اور اس کو منہ مانگی مراد ملتی ہے۔

علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ مندر جہ بالا حدیث سنن اربعہ 'مند امام احمدؓ ' حاکم اور ابن حبان کی کتب احادیث میں موجود ہے مگر

آخر کی دو کتابوں میں کتے کاواقعہ مذکور نیں ہے۔

طرانی نے حضرت ابن عمر کی حدیث سے افادہ کیا ہے کہ نماز ندکورہ بالا نماز عصر تھی اور سد دن جعہ کا تھا اور بد دعا کرنے والے صحابی حضرت سعد بن ابی و قاص رضی الله عند تھے۔حضور صلی الله علیه وسلم نے ان سے فرمایا که تم نے ایسے دن الیی گھڑی اور

ایسے الفاظ سے دعاما تکی کہ اگر ان سے آسان و زمین والوں کے لئے دعاکرتے تو وہ بھی قبول ہوتی اے سعد خوش رہو-

برے ہم نشیں سے بچو برے ہم نشیں سے بچو نے حضرت مالک بن دینار کے پاس ایک کنادیکھاتو میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابا یکیٰ آپ نے اس کتے کو کیوں رکھ چھو ڑا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ سے کتابرے ہم نشین سے بمترہے۔

خوف خدا مناقب امام احمدٌ میں ندکور ہے کہ امام صاحب کو معلوم ہوا کہ ماوراء النهر میں ایک محض کے پاس نین احادیث ہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں وہ احادیث سننے کے لئے ماوراء النهر پنچاتو دیکھا کہ وہ ایک بوڑھے محض ہیں اور وہ ایک سے کو کھانا کھلانے میں مصروف ہیں۔ میں نے قریب جاکر ان کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کاجواب دیا اور پھر کتے کو کھلانے میں معروف ہو گئے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے ان صاحب کی بدبات اچھی نہ لگی کہ وہ بجائے اس کے کہ میری طرف متوجہ

ہوتے انہوں نے کتے کی طرف مند پھیرلیا۔ چنانچہ کچھ دیر بعد جب وہ کتے کو کھلا پلا چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ نے اپنے دل پر ناگواری محسوس کی ہوگی کہ

میں آپ کو چھوڑ کر کتے کی طرف کیوں متوجہ ہو گیا۔ میں (امام صاحب) نے جواب دیا کہ جی ہاں ہوا تو ایسا ہی ہے ان صاحب نے بیہ سن کر فرمایا کہ ہم سے بیہ حدیث بیان کی ہے ابو زناد نے ان سے اعرج اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ٹے نے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مخص کسی دوسرے مخص کے پاس کوئی امید لے کر آیا اور وہ مخص اس کی امید منقطع کر دے تو قیامت کے دن الله تعالی اس کی امید منقطع کر دیں گے اور وہ مخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ پھران صاحب نے فرمایا کہ ہمارے علاقہ میں کتا نہیں ہو تا مگریہ کتا کمیں سے میرے پاس بھو کا آگیا۔ للذا میں نے اس ڈرے کہ کہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ کو مایوس نہ فرما وے میں نے اس کو کھانا کھلا دیا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سے سن کر کھا کہ بس میرے لئے یمی حدیث کافی ہے۔ چنانچہ میں

حقیقی سخاوت | "رساله قشیری" میں حضرت عبداللہ بن جعفرے متعلق لکھا ہے کہ ایک دن وہ اپنی سمی جاگیر کی طرف جارہے تھے کہ راستہ میں آپ نے کسی نخلستان میں قیام فرمایا۔ اس نخلستان میں ایک حبثی غلام کام کر رہاتھا۔ آپ نے دیکھا کہ حبثی کا کھانا آیا تو اس کھانے میں تین روٹیاں تھیں۔ چنانچہ حبثی نے اپنے کھانے میں سے ایک روثی نگالی اور اپنے سامنے کھڑے ہوئے کتے کو ڈال دی۔ جب وہ کتااس رونی کو کھاچکا تو حبثی نے دو سری رونی نکالی اور اس کو کتے کے سامنے ڈال دیا- چنانچیہ کتے نے اس کو بھی کھالیا۔ اس کے بعد حبثی نے اپنی تیسری اور آخری روثی بھی نکال کر کتے کے سامنے ڈال دی۔ کتااس کو بھی چپٹ کر گیا۔ آپ بیٹھے ہوئے بڑے غور سے میہ ماجرا دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس حبثی غلام کو اپنے پاس بلایا اور اس سے پوچھا کہ

لڑے تھے کو دن بھر میں کتنا کھاناملتا ہے؟ غلام نے جواب دیا کہ بس وہ تین روٹیاں جو ابھی میں نے کئے کو کھلا کیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تُونے وہ تنیوں کتے کو کیوں کھلادیں اور خود کیوں بھوکارہا؟

غلام نے جواب دیا کہ ہمارے اس دیس میں کتے نہیں ہوتے سے کتا کسی غیردلیں سے بھوکا آیا معلوم ہو تاتھا۔ للذا میں نے اس کو بھوکالو ٹارینامناسب نہ سمجھا۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ آج ٹوکیا کھائے گا؟ اس نے جواب دیا کہ اب کھاؤں گاکہال سے اب تو بھوکاتا ہیں جواں گا۔

حضرت عبداللہ فی اپنے اصحابِ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھا تنی ایسے ہوتے ہیں۔ سخاوت کی بدولت میہ خود بھوک کی تکلیف اٹھائے گا۔ گراس نے کتے کو بھوک کی تکلیف دینامناسب نہ سمجھا۔ پچ پوچھئے تو یہ لڑکا مجھ سے زیادہ تنی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس غلام کو خرید کر آزاد کر دیا اور جس نخلستان میں وہ کام کر رہاتھا اس کو بھی خرید کر اس غلام کو بہہ کر دیا۔

ایک عقاب کے ذریعہ ظہورِ اسلام کی تقدیق کہ ایک بار میراایک ادنٹ باہر نکل گیا۔ چنانچہ بیں اپنی سانڈنی پر سوار ہو کر

اس کی تلاش میں نکلا۔ چنانچہ وہ کافی دور جنگل میں ایک جگہ جھے کو مل گیا۔ میں اس کو لے کر گھر کی طرف چل دیا اور رات بھرچلتا رہا۔ صبح جب ہوئی تو میں نے اپنے دونوں اونٹوں کو بٹھا کر ان کو ایک رسی ہے باندھ دیا اور پھرمیں ایک ریت کے ٹیلہ کی چوٹی پرلیٹ گیا۔ میری آنکھوں میں ابھی نیند آنے ہی والی تھی کہ میں نے کسی نیبی پکارنے والے کی آواز سنی۔ اس نے میرانام لے کر پکارا اور کما کہ جہاں تیرا اونٹ بیٹھا ہوا ہے اگر تُواس جگہ کو کھودے تو تجھ کو وہاں ہے ایک ایسی چیز ملے گی جس سے تو خوش ہو جائے گا۔

چنانچہ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اونٹ کو اس جگہ سے ہٹاکر میں نے وہ ذمین کھودنی شروع کر دی۔ پچھ کھدائی کرنے کے بعد
زمین میں سے ایک بت نکلا جو عورت کی شکل کا تھا اور زرد پھر کا بنا ہوا تھا اور اس کا چرہ چیک رہا تھا۔ میں نے اس کو نکال کر کپڑے
سے صاف کیا اور سید ھا کھڑا کر دیا اور اس کو سجدہ کیا۔ اس کے بعد میں نے اٹھ کر اپنے ایک اونٹ کو ذرج کیا اور اس کا خون اس بت
پر چھڑک دیا اور پھر میں نے کانی غور کے بعد اس بُت کا نام ''غلاب'' رکھ دیا۔ پھر میں نے اس کو اپنی سانڈنی پر رکھا اور گھر کی طرف
چل دیا۔ میری قوم کے لوگوں کو جب اس بت کے متعلق پنہ چلا تو وہ تمام جمع ہو گئے اور اصرار کرنے لگے کہ بت کو کسی ایسی جگل دیا۔ میری قوم کے لوگوں کو جب اس بت کے متعلق بنہ چلا تو وہ تمام جمع ہو گئے اور اصرار کرنے لگے کہ بت کو صرف اپنے لئے نصب کر دیں جمال پر سبھی لوگ اس کی پوجا کر سکیں۔ لیکن میں نے ان کی اس تجویز کو مسترد کر دیا اور اس بت کو صرف اپنے لئے خاص کر لیا اور اپنے گھر میں ایک جگہ رکھ دیا۔ پھرروزانہ میں اس کے لئے ایک بکری کی قربانی کرنے لگا۔ یمال تک کہ میرے پاس جستنی بجمان میں میں سب میں نے اس پر جھینٹ چڑھادیں۔

جب میرے پاس بھینٹ کے لئے پچھ نہ بچاتو جھے تھویش ہوئی۔ کیونکہ میں نہیں چاہتاتھا کہ میری نذر میں نانے ہواس لئے میں پریشانی کے عالم میں اس بھینٹ کے سامنے گیااور اس سے اپنی تاداری کا شکوہ کیا۔ میراشکوہ مُن کربت کے اندر سے آواز آئی۔"یا مال یا مال لا تاس علی مال سوالی طوی الارقم فخذالکلب الاسحم الوالغ فی الدم شمه صدبه تغنم"۔ (اے مالک اے مالک مال فی ہونے پر افسوس مت کر بلکہ طوی الارقم پر جااور وہاں سے وہ کالا کتاجو خون چاٹ رہا ہوگا پکڑلااور اس سے شکار کر بچھ کو مال ملے گئا۔

مالک کہتے ہیں کہ بُت کی اس ہدایت کو سن کر میں فوری طور سے طوی الارقم پہنچا۔ ویکھانو وہاں ایک ڈراؤنی شکل کا کالا کتا کھڑا محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ہے۔ اس کو دیکھ کر جھے ڈر معلوم ہونے لگا کہ اس اثنا میں اس کتے نے ایک جنگلی بیل پر جملہ کر دیا اور اس کو مار کر اس کا خون پینے
لگا۔ میں بہت سما ہوا تھا گر بُت کی ہدایت یاد آتے ہی ہمت کرکے کتے کی طرف بڑھا۔ گرچو نکہ وہ اپنے مارے ہوئے شکار میں
معروف تھا اس لئے اس نے جھے پر کوئی توجہ نہ کی۔ وہ آگے بڑھا اور اُس کے گلے میں رسی ڈال دی اور پھراس کو اپنی طرف کھینچا تو وہ
کھنچا ہوا چلا آیا۔ میں اُس کو لے کر اپنی ناقہ کے پاس آیا اور پھراس کو اور اپنی ناقہ کو لے کر جنگلی بیل کے پاس آیا اور اس بیل کے
گوشت کے پارچے کرا کے ناقہ پر لاد دیئے۔ اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔ کتا اس میں بندھا ہوا میرے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

و ورانِ راستہ کتے کو ایک برنی نظر آئی تو وہ اس کی طرف لڑکا اور میرے ہاتھ سے رسی چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔ پہلے تو مجھے کتے کو چھوڑنے میں تردد ہوا مگر جب وہ نہ مانا اور مشتعل ہونے لگاتو میں نے ہاتھ سے رسی چھوڑ دی۔ کتا تیر کی طرح ہران کی طرف دوڑا اور اس کو جا دہلیا۔ میں دوڑ کر اس کے پاس پہنچا اور ہرنی کو اس کے مندسے چھڑالیا اور انتمائی خوشی کی حالت میں گھر پہنچا۔ چنانچہ ہرنی تو میں نے غلاب پر چڑھادی اور بیل کا گوشت براوری والوں میں تقشیم کردیا۔

رات بھر میں عافیت سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو کئے کو لے کر جنگل کی طرف روانہ ہوا۔ چنانچہ جو جانو راس کے سامنے آناوہ اس کو پکڑ لیتا۔ اس کی ذرے نہ ہرن نہ پاڑھانہ گور نرغرض کہ کوئی جانو رنہ بچا۔ اس سے جھے کو بہت خوشی ہوئی اور میں گئے کی خوب آؤ بھگت کرنے لگا اور اس کا نام بھی میں نے ''صحام'' لینی کالو رکھ دیا۔ ایک زمانہ میراای طرح عیش و آرام میں گزرگیا۔ ایک دن میں کئے سے جنگل میں شکار کر رہا تھا کہ میرے قریب ہی ایک شتر مرغ نظریزا۔ میں نے کئے کو اس پر چھوڑ دیا۔ وہ اس کے سامنے سے نکل کر نج گیا۔ میں نے اس کے چیجے اپنا گھوڑ ڈال دیا۔ قریب تھا کہ کااس شتر مرغ پر جملہ کر لے۔ ایک عقاب دفعتاً اس پر آگر گرا اور پھر لوٹ کر میری طرف آیا۔ میں نے اس کو مار نے اور بھائے نے کی کوشش کی گروہ نہ بھاگا۔ چنانچہ میں نے اپنا گھوڑ اروک لیا۔ اشت میں صحام بھی اس عقاب کی ٹاگوں کے در میان میں آکر کھڑا ہوگیا۔ عقاب آڑ کر میرے سامنے والے ایک در خت پر بیٹھ گیا اور پھر وہاں سے کئے کو اس کے نام سے پکارا۔ کئے نے عقاب کے پکار نے پر لیک کہا۔ پھر عقاب نے پکار کر کہا کہ بُت ہلاک ہوتے اور وہاں سے کئے کو اس کے نام سے پکارا۔ کئے نے عقاب کے پکار نے پر لیک کہا۔ پھر عقاب نے پکار کر کہا کہ بُت ہلاک ہوتے اور اسلام کا ظہور ہوا۔ للذا مسلمان ہو جا اور سلامتی سے نجات حاصل کر ورنہ کہیں بھی ٹھرنے کی جگہ نسیں سے گے۔ میری آخری طاقات سے گیا اور میں نے کئے کی طرف دیکھا تو اس کو جھی نہیں عائب ہو گیا۔ چنانچہ بید اس کئے سے میری آخری طاقات سے گیا اور میں نے کئے کی طرف دیکھا تو اس کو جھی نہیں عائب ہو گیا۔ چنانچہ بید اس کئے سے میری آخری طاقات سے تھی۔

ماکم نے متدرک میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنها سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ دومة الجندل کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند روز بعد آپ کی تلاش میں میرے پاس آئی۔اس کے آنے کی غرض یہ تھی کہ سحر کے متعلق اس کے دل میں کچھ خلجان پیدا ہو گیا تھا۔ اس کو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے رفع کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ جب اس کو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو چکی تو وہ اس قدر روئی کہ مجھے کو اس پر ترس آگیاوہ رورو کر کہ مربی تھی

اے علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ نے یمال پر اس قصہ کو ختم کر دیا ہے مگر ظاہراً معلوم ہو ؟ ہے کہ وہ ہاتف جس نے بنگل میں مالک کو پکارا اور جس نے کہ بنت کے پیٹ میں سے کلام کیا وہ شیطان تھا۔ یہ کالا کما یا توشیطان کا چیلا یا خود وہی شیطان تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے بعد سے ایسے تمام شیطانی کر تبول پر منجانب اللہ تعالی روک لگادی گئی۔ (از مترجم عنی عنہ)

کہ مجھ کو ڈرہے کہ کمیں میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میں نے اس سے اس کا قصہ پوچھا۔ اس نے بیان کیا کہ میراشو ہر مجھ کو چھوڑ کر کمیں لاپتہ ہو گیاتھا۔ میں ایک بڑھیا کے پاس گئی اور اس سے اپنا حال بیان کیا۔ بڑھیا نے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر چلوگی تو تمہارا شوہر تمہارے پاس آ جائے گا۔ میں نے جواب دیا کہ میں ضرور تمہارا کہنا مانوں گی۔

ممہارے پاس اجاعے 6۔ یس بے بواب دیا کہ یں صورور سازا ہماہ کوں۔

چنانچہ جب رات آئی تو وہ برھیا دو کالے کئے لے کر میرے پاس آئی اور اُس کے کئے سے میں اُن میں سے ایک پر سوار ہوگئی اور ایک خللی رہا۔ تھو ڑی ہی دیر کے بعد ان کوں نے بھے کو شہر ہائی میں لا کھڑا کیا۔ میں نے دیکھا کہ دو شخص سرکے بل لینے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھے سے بوچھا کہ تو یہاں کس غرض سے آئی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ جادو سیجھے آئی ہوں۔ بیس سن کر انہوں نے کہا کہ تو بہاں کس غرض سے آئی ہے جا اور کافرہ مت بن۔ میں نے جواب دیا کہ ہم یہاں پر آزائش کے لئے رکھے گئے ہیں تو جادو سیکھ کر کافر ہو جائے گی۔ جا گھر لوث جا اور کافرہ مت بن۔ میں نے جواب دیا کہ سیکھے بغیر ہرگز نہیں جاؤں گی۔ میرا یہ جواب سن کر انہوں نے کہا کہ تو آگر نہیں مانی تو اس شدور میں جا کر پیشاب کر آ۔ چنانچہ میں گئی اور اس کو دیکھتے ہی میرے بدن کے رو گئے گئے ہے۔ کہ وہ سے گھروٹ کی چینا کہ کیا ہوئی چیز تم کو نظر آئی۔ ان دونوں نے بھرے کہ کہا کہ کیا ہیشاب کر آئی؟ میں نے بھرجا کہا کہ کو افراضیا رمت کر اور اپنے گھرچھا کہ کیا کوئی چیز تم کو نظر آئی۔ ان دونوں نے بھرے کہ کہا کہ کیا ہوئی جی ہوں تھی اور دیا ہوں کے واپس آ گئی۔ اور اُن سے جھوٹ بول دیا اور بھر اور اپنے کہا کہ کو اور اپنے پیشاب کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں شدور کے پاس گئی تو میں نے گھرجا کہ کیا اور آئی دی وہ تی المیان تھا جو تھے ہوں تی اور ایس کی خوالے کیا اور آئی زرہ ہو ش میرے اندر سے نکل اور آسان پر پڑھتا چلا گیا۔ اس کے بعد میں ان کے پاس گئی اور واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے سن کر کہا '' بچ ہے کہ وہ تیرا ایمان تھا جو تھے ہو میں دوگیا 'اب تو سے کہا ۔ سے طی جا''۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت سے پوچھاکیا انہوں نے تجھ کو جادو سکھایا نہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ہاں!
انہوں نے مجھ سے کما کہ جو کچھ تو چاہے گی وہ ہو جایا کرے گا۔ یہ گیہوں کے دانے لے اور ان کو گھر جاکر بودے۔ چنانچہ دہ دانے میں
نے لے لئے اور گھر پہنچ کر ان کو بودیا۔ پھر میں نے ان دانوں سے کما کہ اُگ جاؤ تو وہ اُگ گئے۔ پھر میں نے اُن سے کما کہ پک جاؤ تو وہ اُگ گئے۔ پھر میں نے اُن سے کما کہ پک جاؤ تو وہ پک گئے غرض کہ جو پچھ میں نے اُن سے کما انہوں نے وہی صورت اختیار کرلی۔ حتی کہ میرے حکم سے انہوں نے پکی پکائی روئی کی شکل اختیار کرلی۔ پھریہ نوبت پنچی کہ جو چیز میں چاہتی وہ ہو جاتی۔ یا ام المومنین واللہ! مجھ کو اپنی یہ حالت دکھ کر بہت ندامت ہوئی۔ میں نے یہ باتیں بھی نہ کی تھیں اور نہ آئندہ کرنے کا ارادہ ہے۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے اصحاب سے ہوئی۔ میں استصواب کیا گروہ اس بارہ میں کوئی فتو کی نہ وے سکے۔ انہوں نے صرف یمی فرمایا کہ اگر تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہو تاتو تیری پچھ مدد کرتے۔ حاکم کتے ہیں کہ یہ حدیث صحح ہے۔

ہشام بن عروہ جو اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ گی اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنهم اجمعین نہایت متقی و پر ہیز گار واقع ہوئے تھے اور وہ کسی بھی دینی معاطے میں بہ تکلف کسی قتم کی رائے زنی کی جرأت نہیں کرتے تھے اس لئے انہوں نے اس عورت کے بارہ میں کوئی فتوئی دینے میں معذوری کااظہار کر دیا۔ لیکن اگر وہ عورت اس زمانے میں مداوری کااظہار کر دیا۔ لیکن اگر وہ عورت اس زمانے میں مداوری کا اطہار کر دیا۔ لیکن اگر وہ عورت اس زمانے

میں ہوتی اور ہمارے پاس آتی تو متیحہ وگرگوں ہوتا۔ محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ علامہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سحراور ایمان دل کے اندر ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس لئے وہ مخص جس کے دل میں ایمان ہو گاساحر نہیں ہو سکتا۔ للذا اس عورت مسکینہ کی حالت سے ہم کو عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ اس بے چاری کو شیطانی خواہشات اور نفس امارہ نے ورطۂ ہلاکت میں ڈال دیا اور اس کی اس مصیبت کا کوئی تدارک نہ ہوسکا۔ چنانچہ میں بتیجہ تمام معاصی کا ہے کہ اُن کی وجہ ہے ذلت اٹھانی پڑتی ہے اور قید بھگتی پڑتی ہے اور عذاب کی تختی بڑھتی ہے۔ کسی شاعر نے اس بارے میں کیاخوب کماہے۔

اذا ما دعتک النفس یوما لحاجة و کان علیها للخلاف طریق ترجمہ: اگر تیرانفس کسی دن تجھ سے کوئی حاصل ہو' فخالف هواها عدو والخلاف صدیق فخالف هواها عدو والخلاف صدیق ترجمہ: ۔ توجمال تک ہوسکے اس کی مخالفت تیری دوست

حقیقت سے اللہ دمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سحر (جادو) کی حقیقت بھی ہے اور اس میں تاثیر بھی ہے۔ بعض لوگ اس عقیدہ کے خلاف ہیں گرضیح قول اول ہی ہے کیونکہ قرآن پاک کے ظاہری معنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی صحت پر دال ہیں۔ بقول ماور دی علاء کا اس بارے میں اختلاف واضطراب ہے کہ جادو کس حد تک موثر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بعض علاء کتے ہیں کہ اس کی تاثیر صرف اتن ہے کہ یہ میاں ہوی کے درمیان جدائی پیدا کر دے کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں جادو کا اثر اتنا ہی بڑھا کر بیان کیا ہے کہ جنااس کے بزدیک ہو سکتا ہے۔ لہٰذا آگر اس کی تاثیر اس سے زیادہ ہوتی تو قرآن پاک میں ضرور نہ کور ہوتی۔ کیونکہ آگر کسی شخص کے وصف کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرنا ہوتا ہے تو اس کے اعلیٰ احوال کی مثل بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً آگر کسی شخص کی زود رفتاری کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرنا ہوتا ہے تو اس کے اعلیٰ احوال کی مثل بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً آگر کسی شخص کی زود رفتاری کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرنا ہوتا کہ وہ تو گھوڑے سے بھی زیادہ تیز رفتار

کی ضرورت نہیں پڑتی اور وہ بغیراستدعا کے اتفاقیہ طور پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقہ میں ایک فروعی مسئلہ ہے اور وہ بیہ کہ جادو سیکھنااور سکھانا دونوں حرام ہیں۔ چنانچہ

علامہ دسیری رحمۃ الدسطیہ حرائے ہیں کہ تھہ یں ایک حروی مسلم ہے اور وہ یہ کہ جادو سطا اور مطانا دونوں حرام ہیں۔ پہا چہ امام الک 'امام ابو صنیفہ اور امام احمد کا ندہب یہ ہے کہ ساحر کو کافر کماجا سکتا ہے۔ ان سب حضرات کا استدلال ان دو آیتوں پر ہے (۱) ''وَ مَا كُفَّوَ سُلْمَ اَنْ اَلْ اَنْ اَلَٰ اَنْ اَلَٰ اَنْ اَلَٰ اَلَٰ اَنْ اَلَٰ اَنْ اَلَٰ اَلَٰ اَنْ اَلَٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ ہو جادو کرتے تھے کہ ہم کو جادو حضرت سلیمان علیہ السلام نے سکھایا ہے۔ دو سری آیت میں ہاروت ماروت کا مقولہ ہے کہ جولوگ ان سے جادو سکھنے آتے تھے وہ ان کو پہلے سمجھاتے تھے کہ جادو سکھ کر کافر مت بنو۔ چنانچہ ساحرہ عورت کے قصہ سے (جو ابھی گزرا) اس کی بخوبی تائید ہوتی ہے۔

امام شافعیؓ کے نزدیک ساحر کی تکفیراس وقت ہو سکتی ہے جبکہ اس سے کوئی قول و فعل ایسا سرزد ہو جو کفرکا مقتفی ہو-اگر ساحر قوبہ کرے تو امام شافعیؓ کے نزدیک اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے- لیکن امام مالکؓ اور ابو صنیفہؓ کے یہ قول ہیں کہ سحرزندقہ ہے اور زندیق کی قوبہ قبول نہیں ہوتی- اس بارے میں امام احمہؓ کے متعلق دو روایت ہیں- ایک روایت میں وہ امام شافعیؓ کے قول سے اور دو سری روایت میں ابوم ابو حنیفہؓ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے قول سے متنق ہیں-

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ساحرہ عورت قتل نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس کو قید کر دیا جائے گا۔امام شافعیؒ کے نزدیک ذمی ساحراسی وفت قتل کیا جاسکتا ہے جبکہ مسلمانوں کو اس سے ضرر پہنچ۔ لیکن امام اعظمؒ کے ندجب میں مطلقاً یعنی بغیر کسی شرط کے قتل کیاجا سکتا ہے۔

اصحابِ کمف اور اُن کاکنا علامہ ومیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں "وَکَلْبُهُمْ بَاسِطُ ذَرَاعَیْهِ بِاسْطُ ذَرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ لَوِاطَلَعْتَ عَلَیْهِمَ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِنَتَ مِنْهُمْ رُعْبًا" (اوران کاکنا(اس عاری) وہلیزر اسکے پاؤں پھیلائے ہوئے (بیشا) ہے آگر تو (اے محمّ) ان کو جھانک کر دیکھے تو پیٹے پھیر کر بھائے اوران کا رعب تیرے ول میں ساجائے) علاء کا اختلاف ہے کہ آیا اصحاب کھف کاکناکوئی اور چیز تھایا کتابی تھا۔ چنانچہ اکثر مضرین کااس پر اتفاق ہے کہ سگ اصحاب کمف دراصل کتابی تھا اور وہ غیر کلاب جنس سے کوئی چیز نہ تھی۔ مگر بعض لوگ کتے ہیں کہ وہ کتا نہیں تھا' بلکہ وہ کوئی دو سری چیز

ابن جریج نے کماہے کہ وہ ایک شیرتھا کیونکہ کلب کااطلاق شیر پر بھی ہو تاہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کے حق میں بیہ بدوعا فرمائی تھی:

"انهم سلط علیه کلباهن کلابک" (اے اللہ! اپنے کوں میں سے ایک کتااس پر مسلط فرادے) دائد آگ میں اور داللہ کا اس پر مسلط فرادے) دائد آگ میں اور کی اس میں کہ اس میں اس کے اس کے اس میں اس کے اس کی اس کے اس کے اس کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس

چنانچہ آپ کی اس بددعا کے بتیجہ میں اس کو ایک شیرنے آگر پھاڑ ڈالا تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے کما ہے کہ وہ ایک سیاہ رنگ کا کتا تھا۔ مقاتل کا کہنا ہے کہ وہ ایک زرد رنگ کا کتا تھا اور قرطبی کے مطابق

وہ ایک زرد مائل بہ سرخی کتا تھا۔ لیکن کلبی نے کہاہے کہ وہ خلنجی (خدیکی) رنگ کا کتا تھااور بعض مفسرین کے مطابق وہ آسانی رنگ کا اور بعض کے مطابق کبرا اور بعض کے مطابق سفید رنگ کا کتا تھااور کچھے نے کہاہے کہ وہ سیاہ رنگ کا کتا تھااور بعض نے سرخ رنگ

كالتأكماب-

مفرین کے درمیان اس کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ کچھ نے تو اس کو کتا کہا ہے اور کچھ حضرات نے اس کتا کا نام بھی کھا ہے۔ چنانچہ حضرت علی بن طالب ؓ نے فرمایا کہ اس کا نام "ریان" تھا۔ اوزاعی کے مطابق اس کا نام مشیر تھا اور سعید حمال نے کہا ہے کہ اس کا نام "حران" تھا۔ حضرت عبداللہ بن سلام کے مطابق "بسیط" اور حضرت کعب احبار کے مطابق اس کا نام "صیحا" اور وہب کے نزدیک «نقیا" تھا۔

ایک فرقہ کا یہ بھی گمان ہے کہ یہ اصحابِ کمف کاباور پی تھااور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصحاب کمف ہی کا ایک فرد تھاجس کو غار کے دروازے پر بطور طلیحہ بٹھا دیا گیا تھا النذا اس کو مجازا کا کہہ دیا گیا کیونکہ حراست کا کابی خاصہ ہے۔ ٹلا اس ستارہ کو جو برج جو زاء کا تابع ہے کلب کتے ہیں۔ ابو عمرو مطرزی نے اپنی کتاب "الیواقیت" میں اور دیگر مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت جعفر بن محمدصاد تی نے بجائے "کلبھم" کے "کالبھم" پڑھا ہے۔ اس سے معلوم ہو تا ہے کہ میہ اصحاب کمف میں سے ہی کسی کانام تھااور اس کو بطور طلیحہ کے دروازہ پر بٹھایا گیا تھا۔ گر علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ اس قول کی تصنعیف اللہ تعالیٰ کے قول "باسط فراعیہ بالموصید" سے ہوتی ہے کیونکہ ایک پاؤں پھیلا کر بیٹھنا کتے ہی کا خاصہ ہے انسان کا نہیں۔

خالد بن معدان کا قول ہے کہ سگ اصحابِ کمف 'خر حضرت عزیر علیہ السلام اور ناقہ حضرت صالح علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی بھی جانور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سورہ کمف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "سَبْعَةٌ وَ ثَامِنُهُمْ کَلُبُهُمْ قُلْ دَّتِی اَعْلَمُ بِعِدَّ تِهِمْ مَا یَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِیٰلْ" (لوگ کہتے ہیں کہ اصحابِ کمف سات تھے اور آٹھوال اُن کا کا تھا آپ کمہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے شارے واقف ہے 'نہیں جانتے ان کو مگر تھوڑے لوگ) اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی "اعلیت" (بصیغہ تفصیل) اور تھوڑے سے لوگوں کے لئے عالمیت کا ثبوت موجود ہے۔ ابن عطیہ کا قول ہے کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے والاس میں ابو الفضل بن جو ہری کو بیہ کہتے ہوئے سنا کہ جو مخص اہل خیرے محبت رکھتا ہے وہ ان سے برکت حاصل کر تا ہے۔ چنانچہ سگ اصحاب کمف نے اہل فضل سے محبت رکھی اور ان کی محبت میں اس کا بھی ذکر فرمایا۔

آیت ذکورہ بالا میں جو لفظ "وصید" آیا ہے اس کے متعلق بھی مفسرین کا اختلاف ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ "وصید" سے مراد "فناء الکہف" لینی صحن خانہ ہے۔ سعید ابن جبیر نے کہا ہے کہ وصید سے مراد مٹی ہے۔ گرسدی کے مطابق وصید سے مراد "ناب" (دروازہ) ہے اور حضرت مجاہد نے بھی اس سے دروازہ ہی مراد لیا ہے۔ عبتی نے کہا ہے کہ وصید سے مراد غار کے اویر اور نینچے کی عمارت ہے۔

آیت ذکورہ بالا میں جو لفظ "وَلَمُلِنْتَ" آیا ہے اس کے معنی رعب کے ہیں اور اس سے مراد اس غار کی وہ وحشت ہے جو اللہ تعالی نے اس میں رکھ دی تھی تاکہ کوئی مخص ان تک نہ پہنچ سکے اور نہ ان کو دیکھ سکے۔

لعلی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ اصحابِ کمف کو میں دیکھنا چاہتا ہوں تو تھم ہوا کہ آپ ان کو بالکل نہیں دیکھ سکتے۔ البتہ اپنے محابہ کبار میں سے چار فعض ان کے پاس روانہ کر دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام اُن تک پہنچادیں اور وہ بعنی اصحابِ کمف آپ پر ایمان لے آئیں۔ آپ نے حضرت جرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں اپنے لوگوں کو ان کے پاس کس طرح بھیجوں؟ حضرت جمرائیل "نے عرض کیا کہ آپ اپنی چادر بچھادیں اور اس کے چاروں کو نوں پر اپنے چاروں صحابہ یعنی حضرت ابو بکر صدیق "، حضرت عمرٌ فاروق ، حضرت عثمان غنی " اور حضرت علی حیدرِ کرار رضی اللہ عنهم اجمعین کو بٹھا ویں اور اس ہوا کو جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے مسخری گئی تھی طلب فرہائیں اور اس کو اپنی اطاعت کا تھم فرہائیں۔ چنانچہ آپ نے ایساہی کیاتو وہ ہوا ان چاروں حضرات کو اس غار کے دروازہ تک اڑا کر لے گئی۔

جب صحابہ فی خار کے منہ سے پھر ہٹایا تو کتے نے بھو نکنا شروع کر دیا۔ لیکن جب اُس نے صحابہ کی صورت دیکھی تو خاموش ہو گیا اور اسپنے سرسے غار میں داخل ہونے کے لئے اشارہ کیا۔ چنانچہ چاروں حضرات غار میں داخل ہوئے اور کماالسلام علیم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ چنانچہ اصحابِ کمف کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر انہوں نے انہیں الفاظ میں سلام کا جواب دیا۔ پھر صحابہ نے اُن کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے معاشر فتیان (اے گروہ نوجوانان) نبی محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صاحبان کو سلام کما ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک زمین و آسان قائم ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ لوگوں پر بھی آپ کاسلام پہنچانے اور ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک زمین و آسان قائم ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ لوگوں پر بھی آپ کاسلام پہنچانے اور آپ کاوین قبول کرنے پر سلام پہنچارہ ہو گئے اور ظمور امام مہدی علیہ السلام تک سوتے رہیں گے۔ آپ کاور پر سلام کا تو انہاں مبعوث ہوں گئے تو آپ اصحابِ کمف کو سلام کریں گے۔ اصحابِ کمف ذندہ ہو کر سلام کا جواب دیں گے اور پھرسو جا کمیں گے دن بیدار ہوں گے۔

جب اصحابِ کمف سے کمہ کر کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارا سلام کمہ دیں 'پھرسو گئے تو چاروں صحابہ حضرات کو ہوانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا۔ آپ نے صحابہ سے اصحاب کمف کاحال دریافت فرمایا۔ چنانچہ صحابہ نے وہ سختگاہ جو اصحاب کمف سے ہوئی تھی آپ کو سنادی۔ چنانچہ آپ نے ان کی گفتگو سن کریہ دعامانگی۔

اللهم لاتفرق بيني وبين اصحابي وانصاري واغفر لمن احنبني واحب اهل بيتي وخاصتي

''اے اللہ! میرے اور میرے اصحاب و انصار کے در میان جدائی مت ڈالنا اور ان کی جو مجھ سے میرے اہل ہیت اور مخصوصین سے محبت رکھتے ہیں مغفرت کرنا-

ا۔ مفسرین کااس بارہ میں بھی اختلاف ہے کہ اصحابِ کمف کاغار میں پناہ لینے کاکیاسب تھا؛ چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف اقوال بیں۔ محمہ بن اسحاق نے کہا ہے کہ اہلِ انجیل بعنی نصار کی عقائد فاسد ہو چکے تھے اور ان کے معاصی حدسے تجاوز کر گئے تھے اور ان کے معاصی حدسے تجاوز کر گئے تھے اور ان کے معاصی حدسے تجاوز کر گئے تھے اور ان کے معاصی حدسے تجاوز کر گئے تھے۔ لیکن ان میں پچھ لوگ ایسے بھی تھے جو دین اس ورجہ سرکش ہو گئے تھے کہ وہ بت پر ست اور شیاطین کو نذر چڑھا تا مسیحی پر قائم تھے اور اللہ تعالی کی عباوت کرتے تھے۔ ان کے باوشاہ کانام وقیانوس تھا۔ یہ باوشاہ بنت پرست اور شیاطین کو نذر چڑھا تا تھا۔ چنانچہ ایک وفعہ یہ باوشاہ اصحابِ کمف کے شہر "میں پہنچا۔ اس کے پہنچتے ہی اہلِ ایمان نے وہاں سے راہِ فرار اختیار گ۔ کیو نکہ وہاں پہنچ کر باوشاہ نے تمام اہلِ شہر کو جمع کیااور ان کو جو اس کے ہاتھ آئے کہا کہ یا تو وہ بت پر سی اختی ورائے ہوئے کے کیو تھا میں۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے پچھ لوگ جو خام تھے انہوں نے زندگی کو ایمان پر ترجیح دی اور بنت پرست بن گئے۔ لئے تیار ہو جا میں۔ چنانچہ ان کو قبل کر اویا اور ان کیاں جو لوگ وروازوں پر لاکا ویا۔

مومنین میں ایک گروہ اصحابِ کمف کا بھی تھااس گروہ کو جب دیگر مومنین کے قتل کا واقعہ معلوم ہوا تو یہ بہت رنجیدہ ہوئے

اور انہوں نے نماز تبیج اور دعاء کو تخت سے پکڑلیا۔ اس گروہ کی تعداد آٹھ تھی اور یہ سب اپنی قوم کے اشراف لوگ تھے۔ دقیانوس بادشاہ کو جب اس گروہ کے بارے میں معلوم ہوا تو اُس نے ان کو طلب کر لیا اور ان کو بھی دوباتوں کا اختیار دیا کہ بت پر سی قبول کر لیں یا پھر قتل کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس گروہ میں ایک فخص جس کانام "مکسلمینا" تھا اور جو عمر میں سب سے بڑا تھا اس نے بادشاہ کو جواب دیا کہ جمارا معبود تو وہ ہے جو زمین و آسمان کا مالک اور ہرشے سے بزرگ و برتر ہے۔ ہم سوائے اس کے اور کسی کو معبود نہیں بناسکتے۔ یہ من کر بادشاہ نے کہا کہ مجھے تمہاری طرف پر رحم آتا ہے ورنہ تم سب کو ابھی قتل کرا دیتا۔ للذا میں تم کو مملت دیتا ہوں کہ تم اپنے معاملہ میں غور کرواور عقل سے کام لو۔ چنانچہ بادشاہ نے ان کو جانے کی اجازت دے وی اور یہ لوگ اپنے اپنے گھر واپس آگئے اور ہرا یک نے اپنے اپنے گھر سے زادِ راہ کی اور ایک جگہ جمع ہو کر مشورہ کیا اور پھروہ سب ایک غار کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان میں سے کسی کا کتا بھی ان کے ساتھ ساتھ چگنا گیا اور ان کے ساتھ اس غار میں پہنچ گیا۔

کتے کے متعلق بھی چندا قوال ہیں:۔

کعب کتے ہیں کہ وہ کتااصحابِ کف میں ہے کسی کا نہیں تھا بلکہ ۱۰ ان کو راستہ میں ملا تھا۔ جب یہ کتاان کو راستہ میں ملا تو ان کو بھے جانے لگا۔ بھو تکنے لگا۔ انہوں نے اس کو بھگا گرجب بھی وہ بھگاتے تو وہ چلا جاتا اور جیسے ہی وہ چنے لگتے پھر لوٹ آتا اور ان کے پیچھے چلنے لگا۔ جب اصحابِ کہف نے کافی کو شش کی کہ کسی طرح یہ کتا بھا گا جانے اور وہ بختی پر آمادہ ہوئے لگتے پھر لوٹ آتا اور ان بچھے پیروں پر کھڑے ہوکر آسان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا بانگی اور پھراصحاب کہف سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ تم لوگ بھے ہمت ڈرو بھی کو اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں سے محبت ہے۔ للذا مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو 'تم لوگ آرام کرنا میں تمہاری تھہائی کرتا رہوں گا۔

12. حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اصحابِ کمف سات تھے اور رات کے وقت فرار ہوئے تھے۔ راستہ میں ان کو ایک چرواہا مللہ اس کے ساتھ اور رات کے وقت فرار ہوئے تھے۔ راستہ میں ان کو ایک چرواہا مللہ اس کے ساتھ ہو لیا۔ چنا نچہ یہ سب لوگ غار میں پہنچ کر عبادتِ اللی میں معروف ہو گئے اور انہوں نے اپنی خورو نو ٹو کا انتظام ایک نوجوان کے سرد کر دیا جس کا نام ملیخا تھا۔ یہ نوجوان ان سب میں خوب صورت اور چست تھا۔ یہ مساکیوں کالباس بین کر بازار جاتا اور کھانا وغیرہ خرید کر لاتا اور کی اپنے لوگوں کے لئے جاس می کا کام خوب صورت اور چست تھا۔ یہ مساکیوں کالباس بین کر بازار جاتا اور کھانا وغیرہ خرید کر لاتا اور کی اپنے لوگوں کے لئے جاس می کا کام کہ جبتو میں لگا ہوا ہے۔ چنانچہ سے خبر من کروہ ڈرے اور رخیدہ ہو گئے۔ اس حالت میں وہ ایک دن غروب آفادہ بھی بھی ہم لوگوں کے وقت ایک دو مرے کو سمجھارہے تھے کہ یکا یک اللہ تعالی نے آئی پر غینہ طاری کر دی اور وہ سب کے سب سو گئے۔ ان کا کتابو اس وقت غار کے مدیر کو ایک ہونے۔ ان کا کتابو اس وقت غار کے مدیر کو ایک ہون کو ان کے ساتھ سوگیا۔

سیچھ دن کے بعد دقیانوس بادشاہ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ بہاڑ میں چھپے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت اُس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ایک دیوار تغییر کرکے بہاڑی آمدورفت کا راستہ بند کر دیا جائے تاکہ وہ لوگ بھو کے بیاسے مرجائیں۔ کیونکہ ان کے گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ وہ سو رہے ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ ان کا اکرام کرے اور اپنی مخلوق کے لئے ان کو اپنی قدرت کاملہ کی ایک نشانی قرار دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دقیانوس کے ذریعہ سے ان کو دنیا کی نظروں سے او جھل کرا ویا اور ان کی ارواح کو بصورت نوم (نیند) قبض کر لیا اور ملائکہ کو ان کے دائیس بائیس کروٹیس دلانے پر مامور فرمادیا۔

۔ دقیانوس کے گھرانے میں اس وقت دو مرد مومن تھے۔ چنانچہ ان دونوں مومن حضرات نے اصحابِ کہف کے نام ونسب و دیگر حالات ایک سیسہ کی تختی پر کندہ کرا کر محفوظ کر دیتے اور پھراس تختی کو ایک تانبے کے صندوق میں رکھ کراس شُندوق کو ایک مكان ميں حفاظت سے ركھ ديا۔

m- عبید بن عمیرنے کما ہے کہ یہ سب لوگ (بعنی اصحاب کہف) نوجوان تھے اور گلوں میں طوق اور ہاتھوں میں کنگن پہنے ہوئے تھے اور اُن کی زلفیں (مال) وراز تھے۔ ان کے پاس ایک شکاری کتا تھا۔ ان کے یہاں ایک عید ہوتی تھی۔ ایک دن دہ عید منانے کے لئے نکلے اور ساتھ میں اپنی پوجاکا ایک بُٹ بھی لیتے چلے۔ دفعتاً الله تعالی نے ان کے قلوب کو نورِ ایمان سے منور فرمادیا۔ ان لوگوں میں بادشاہ کا ایک وزیر بھی تھا ہر ایک نے اپنے ایمان کو ایک دوسرے سے پوشیدہ رکھا- ان میں سے ایک جوان کسی ور خت کے سابیہ میں بیٹھ گیا۔ چنانچہ اس کو دیکھ کر دو سرا بھی اس کے پاس در خت کے بنچے گیا۔ پھر کیے بعد دیگرے سب کے سب اس در خت کے بیچے جمع ہو گئے مگر کسی نے اپنے دل کی بات دو سرے پر ظاہر نہ کی۔ آخر کار ان میں سے ایک بولا کہ ہم لوگ اس جگہ س لئے جمع ہوئے ہیں مگر کوئی بھی جواب نہ دے سکااور ہرا یک اپنا راز چھپائے رہا۔ لیکن پھران سے ضبط نہ ہو سکااور ان میں سے ایک بول پڑا اور جو پچھ اُس کے دل میں تھاوہ طاہر کر دیا۔اس کے بعد دھیرے دھیرے سبھی نے اپنے مومن ہونے کااظہار

کر دیا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ ہم سب ایک ہی رشتہ (اسلام) میں منسلک ہیں تو وہ بہت خوش ہوئے۔ پھر انہوں نے آپس میں مشورہ کرکے طے کرلیا کہ مبھی جاکر کسی غار میں چھپ جائمیں وہاں (انشاء اللہ) اللہ تعالے ہم پر اپنی ر حمت کی بارش فرمادیں کے اور جمارے کام میں آسانی پیدا فرمادے گا۔ چنانچہ وہ ایک غارمیں جاکر بناہ گزین ہو گئے اور ان کا کتابھی ان کے ساتھ رہا۔اس غار میں وہ نو اوپر تمن سوسال تک سوتے رہے۔

اد هر جب شہروالوں اور ان کے عزیز وا قارب نے نہ پایا تو انہوں نے ان کے نام معہ ولدیت وسکونت اور تاریخ کم گشتگی اور بادشاه وقت کانام ایک هختی پر لکھوا کر اس کوشایی خزانہ میں جمع کرا دیا۔ س. سدی نے کماہے کہ جب اصحابِ کمف غار کی طرف چلے تو راستہ میں ان کو ایک چروا ہا طا-چرواہے نے کما کہ میں بھی آپ

کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کو بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ چرواہے کا کتابھی ان کے پیچھے چل پڑا۔ جب انہوں نے کتے کو دیکھاتو چرواہے سے کہا کہ اس کتے کو تم بھگادو۔ کیونکہ بیہ بھونک بھونک کر ہم کو سونے نہیں دے گا۔ چنانچیہ چرواہے نے اس کو بھگانے کی بہت کو شش کی مگر کتانہ بھاگا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کتے کو گویا کر دیا اور وہ کہنے لگا کہ جمھے کو نہ بھگاؤ اور نہ تارومیں تم سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ پر ایمان لاچکا ہوں۔ کتے کاب کلام سن کر اُن کو بہت تعجب ہوا اور اُن کے ایمان میں مزید ترتی ہو گئی۔

محمد باقر فرماتے ہیں کہ اصحاب کمف میالقد یعنی قلعی کرتھے۔

الله تعالى ك قول "أمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ ٱلْكُهِفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا"-(اے محمر کیا آپ کاخیال ہے کہ اصحاب کف ورقیم ہماری نشانیوں میں عجیب تھے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ واقعات عجیب

نہیں ہیں بلکہ جو عجائیات اللہ تعالی نے زمین و آسان اور اُن میں رہنے والوں کی پیدائش میں رکھے ہیں وہ ان سے بھی عجیب تر ہیں-علامه دمیری رحمته الله علیه فرماتے ہیں که اصحابِ کهف کاواقعہ تو ہم بیان کر بچکے اور اب رہااصحابِ رقیم کاواقعہ تو اس میں بھی مفسرین کامخلف اقوال ہیں۔ چنانچہ وہب فرماتے ہیں کہ مجھے کو نعمان بن بشیرانصاری سے بیہ حدیث پینچی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رقیم کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ تین مخص اپنے گھروالوں سے ناراض ہو کر باہر نکلے۔ راستہ میں بارش آگئ وہ بارش سے بچنے کے لئے ایک غارمیں واخل ہو گئے۔ بارش کی تیزی سے پہاڑ سے ایک بہت بڑا پھر لڑھک کر اس غارکے مُنہ پر آگراجس سے اُن کے نکلنے کاراستہ بند ہوگیا۔

یہ ماجراد کھے کران تنہوں میں سے ایک مخص بولا کہ ہم کو چاہیے کہ ہم نے اپنی اپنی ذندگی میں جو اعمالی حسنہ کئے ہیں ان کویاد

کرکے ایک دو سرے کو سنادیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالی ان کی برکت سے ہمارے حال پر رحم فرمائیں چنانچہ ان میں سے ایک مخص

بولا کہ میں نے ایک کام اچھا یہ کیا تھا کہ ایک بار میرے یمال مزدور کام پر لگے ہوئے تھے ان کی صبح سے شام تک کی مزدور کی مقرر

مقی- ایک دن ان میں سے ایک مزدور آدھا دن گزرنے کے بعد آیا۔ للذا میں نے اس کی مزدوری آدھی کر دی۔ چنانچہ وہ آدھی

مزدوری پر ہی کام کرنے لگا گراس نے نصف دن میں ہی اتنا کام کیا کہ اس کے ساتھیوں کے پورے دن کے کام سے بھی زیادہ تھا۔

چنانچہ میں نے اس کی محنت سے خوش ہو کر اس کو بھی پورے دن کی مزدوری دے دی۔ اس کے ساتھیوں میں سے ایک مخض نے

وتانچہ میں نے اس کی محنت سے خوش ہو کر اس کو بھی پورے دن کی مزدوری دے دی۔ اس کے ساتھیوں میں سے ایک مخض نے

اعتراض کیا۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ بند ہ خدا میں نے تیزی مزدوری میں تو پچھ کی نہیں کی۔ میرامال ہے جس کو چاہوں دوں اور

جس کو چاہوں نہ دوں' تُواعتراض کرنے والا کون ہو تا ہے؟ میری اس بات پروہ بہت غصہ ہوا اور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ چنانچہ میں نے اس کی مزدد ری کے دام گھرے کسی گوشہ میں رکھ دیئے۔ بچھ دیر بعد میرے پاس سے ایک بچہ والی گائے گزری۔ میں نے اس گائے کی مالک سے بات چیت کرکے اس کے بچہ کو اُس مزدور کی مزدوری کے داموں خرید لیا۔ چنانچہ اس بچہ کو میں نے پالاوہ بچہ

بڑھ کر گائے ہو گی اور پھروہ گابھن ہو کر بیابی اور اس طرح اس کی سل بڑھتی رہی۔

پچھ سال بعد ایک بو ڑھا میرے پاس آیا میں اس کو پچپانتا نہیں تھا اور کہنے لگا کہ آپ کے ذمہ میرے پچھ دام ہیں اور پھراس
نے تفصیل بتاکر مجھ کو یاد ولایا۔ جب میں نے اس کو پچپان لیا تو میں نے کہا کہ میں تو خود تمہاری تلاش میں تھا۔ یہ کمہ کر میں نے اس
کے سامنے وہ گائے اور جس قدر اس سے بچپ پیدا ہوئے تھے سب لا کھڑے کئے اور اس سے کہا کہ یہ تیری مزدوری ہے۔ یہ من کر
میری بہ میری میں میں ہے ۔ یہ علی اور تھی اور اس سے کہا کہ یہ تیری مزدوری ہے۔ یہ من کر

وہ مخص کمنے لگا کہ کیا آپ مجھ سے نزاق کر رہے ہیں؟ میں نے قتم کھاکر کہا کہ فداق نہیں کر رہا ہوں بلکہ بچ مجے یہ تیرا سی حق ہے میرا اس میں کچھ حصہ نہیں۔ پھر میں نے اس سے گائے کی خریداری کا واقعہ بیان کیا۔ بیہ سن کر وہ بہت خوش ہوا اور اپنا مال لے کر رخصت ہوا۔ اپنی یہ سرگزشت اپنے ساتھیوں کو سانے کے بعد اُس نے اللہ تعالی سے دعاکی کہ یااللہ! اگر تُوسجھتا ہے کہ میں نے وہ کام تیری

ا پی یہ سر ترست اپ سامیوں وسامے ہے بعد ہی ہے۔ اس کی سے بعد ہی وہ پھر چٹخااور ایک تمائی ہٹ گیااور غار میں اتنی رضا کے لئے کیاتھا تو اس پھر کو ہمارے ادپر سے اٹھالے۔ چنانچہ اس کے بیہ کتے ہی وہ پھر چٹخااور ایک تمائی ہٹ گیااور غار میں اتنی روشنی ہوگئی کہ ہم ایک دو سرے کو دیکھنے گئے۔

اس کے بعد ان میں سے ایک دو سرا مخص بولا کہ میں نے بھی ایک نیک کام کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہمارے شہر میں گرانی ہوئی تمام لوگ اس کو جواب دیا کہ خیرات جب ملے گی جب تم میرے ساتھ ہم بستری کروگ لیکن اس عورت نے انکار کیا اور واپس چلی گئی۔ اگلے دن وہ پھر آئی اور قتم کھا کر کئے گئی کہ اللہ کو ہی علم ہے کہ میں جس حال میں ہوں۔ میں نے پھروی شرط لگائی۔ چنانچہ وہ اس مرتبہ بھی نہ مانی اور واپس چلی گئی۔ گرجب وہ گھر پنجی تو اس نے اپ شوہرسے تذکرہ کیا۔ شوہر

نے کہا کہ مجبوری ہے تُوالیا کر لے کیونکہ اس سے تیرے بچے بھوک سے نجات پاجا کمیں گے۔

چنانچہ تیسری مرتبہ وہ پھر آئی اور اللہ کاواسطہ دینے گئی۔ گرمیری جانب سے اس کو پھروہی جواب ملا۔ اس پر اس بار وہ راضی ہو گئی اور ستر کھول کر پڑگئی۔ جب میں نے اس سے برے کام کاارادہ کر لیا تو وہ کا نینے گئی میں نے اس سے سبب پوچھاتو وہ بولی کہ میں اللہ رب العالمین کے خوف سے کانپ رہی ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ اس ختی اور تنگی میں بھی تجھے کو اس کا ڈر ہے اور افسوس کہ اس نے جھے ہر طرح سے اپنی رحمت سے نوازا۔ گرمیں پھر بھی اس سے بے خوف ہوں۔ یہ کہ کرمیں نے فوری طور سے اس کو ڈریا اور دل ہی دل میں بہت شرمندہ ہوا۔ پھرمیں نے اس عورت کو کافی کچھ دے کر رخصت کر دیا۔ یہ قصہ سنا کر اس شخص نے چھوٹر دیا اور دل ہی دل میں بہت شرمندہ ہوا۔ پھرمیں نے اس عورت کو کافی کچھ دے کر رخصت کر دیا۔ یہ قصہ سنا کر اس شخص نے اللہ تعالی سے دعامائگی کہ اے اللہ !اس دن میراوہ فعل آگر تیرے نزدیک تیرے خوف کی وجہ سے تھاتو آج تو ہمیں اس پھر کے خوف نے سے دیادہ ہو شخی۔

سے نجات دلادے۔ چنانچہ وہ پھر فوراً ایک حصہ اور کھسک گیااور غار میں پہلے سے زیادہ روشنی و ہواداخل ہو گئ۔

اس کے بعد تیسرے شخص نے اپنی سرگزشت اس طرح بیان کی کہ میرے والدین بو ڑھے اور ضعیف تھے اور میں نے بکریاں پال رکھی تھیں۔ میرا روزانہ کا بیہ معمول تھا کہ پہلے میں اپنے والدین کو کھلا تا پاتا اور اُن کی تہام ضروریات پوری کر کے پھر بکریاں چرانے جنگل چلا جاتا۔ چنانچہ ایک دن ایسااتفاق ہوا کہ بارش کی وجہ سے مجھ کو جنگل میں زُکنا پر گیااور پھر میں رات کو گھر پہنچا۔ گھر پہنچے ہی میں نے سب سے پہلے بکریوں کا دودھ دوہا۔ اور بکریوں کو کھلا ہی چھو ڈکر اس دودھ کو لے کر والدین کی خدمت میں عاضر ہوا تاکہ ان کو دودھ پلاسکوں۔ مگرجب میں اُن کے پاس پہنچاتو دیکھا کہ وہ دونوں سور ہے ہیں۔

یا کہ ان کو دودوھ پوا سول سول میں دشواری میں پڑگیا کیونکہ والدین کو نیند سے جگانا مجھ کو شاق معلوم ہوا۔ چنانچہ میں دودھ
یہ دیکھ کر مجھ کو تشویش ہوئی اور میں دشواری میں پڑگیا کیونکہ والدین کو نیند سے جگانا مجھ کو شاق معلوم ہوا۔ چنانچہ میں دودھ
لے کر ان کے قریب بیٹھ گیا تا کہ اگر اُن کی خود سے نیند کھلے تو میں ان کو دودھ پیش کر سکوں۔ ادھر میری تمام بکریاں بغیر بندھی ہوئی
تھیں اور یہ امر خطرہ سے خالی نہ تھا۔ چنانچہ اس کشکش میں صبح ہوگئی اور میں ہاتھ میں دودھ کا رتن کئے ہوئے اپنے والدین کے پاس
میشار ہااور جب وہ جاگ گئے تو میں نے ان کو دودھ پایا۔

یہ قصہ بیان کرکے اس تیسرے شخص نے بھی اسی طرح اللہ تعالی سے دعا مانگی (حضرت نعمان ؓ بن بشیر فرماتے ہیں کہ بیہ حدیث بیان کرتے وقت مجھ کو ایسامعلوم ہو رہا ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ من رہا ہوں) چنانچہ جیسے ہی اُس نے دُعاختم کی بہاڑ بولا" طاق طاق "اور غار بالکل کھل گیا اور تینوں حضرات غار سے باہر آگئے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ''رقیم ''عمان اور ایلہ کے درمیان فلسطین کے قریب ایک وادی ہے اور یہ وہی وادی ہے جس میں اصحابِ کمف کی خواب گاہ ہے۔ کعب الاحبار نے کہاہے کہ رقیم اصحابِ کمف کے شہر کانام تھا۔ حضرت سعید ٌ بن جبیر فرماتے ہیں کہ رقیم جمعنی مرقوم اس شختی کانام تھاجس پر کہ اصحابِ کمف کے نام وغیرہ کندہ تھے محفوظ کر دیئے گئے تھے۔

یں نہ ریم کی در برس میں بالم میں بالم میں بیا ہے۔ اس میں نداکرہ کرنے گئے کہ ہم کتی دیر سوئے ہوں گے؟ ان میں سے اصحابِ کمف کا انجام میہ ہوا کہ جب وہ سو کر اٹھے تو آپس میں نداکرہ کرنے گئے کہ ہم کتنی مدت سوئے اس لئے اب تم ایک کام کسی نے کہا کہ ایک دن یا اس سے کم- دو سرے نے کہا کہ سے علم تو خدا ہی کو ہے کہ ہم کتنی مدت سوئے اس لئے اب تم ایک کام کرو کہ ایک آدمی کو روبیہ دے کر شر جھیجو تاکہ وہ کسی دو کان سے حلال اور اچھا کھانا خرید لائے مگر جو کوئی بھی جائے وہ یہ کام بہت ہوشیاری اور تدبر سے کرے تاکہ کسی بھی شہروالے کو ہمارا پتہ نہ چلے۔ کیونکہ اگر ظالم دقیانوس کو ہمارا پتہ چل گیاتو وہ یا تو ہم کو سنگ ار

کرادے گایا پھر ہم کو دین جی ہے پھیردے گااور آگر ایساہوا تہ ہم کو خاطر خواہ فلاح حاصل نہیں ہوگی۔ کرادے گایا پھر ہم کو دین میں منظمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ چنانچہ ان میں سے ایک شخص جس کانام تملیخاتھا روپیہ لے کر شہر پہنچاتواں کو ہر چیز عجیب اور بدلی بدل می نظر آئی (اور سے اس وجہ سے کہ ان کو نبید میں کئی صدیاں بیت گئی تھیں) شہر کے لوگوں نے جب اس کے پاس اتنا پرانا دقیانو می سکہ دیکھاتو وہ بہت متعجب ہوئے اور کہنے لگا کہ ضرور اس شخص کو کوئی پرانا دفینہ (یا خزانہ) مل گیا ہے۔ چنانچہ شہر میں ہر طرف اس بات کا چرچا ہو گیا اور شدہ شدہ سے معالمہ بادشاہ وقت تک پہنچ گیا۔ چنانچہ بادشاہ نے وہ پرانی شختی جس پر کہ اصحاب کھف کے نام وغیرہ درج تھے 'خزانہ سے نکلوائی۔ چنانچہ اس شختی سے شخص اس جماعت کا ایک فرد ہے جن کے نام اس شختی پر درج تھے۔ چنانچہ بہت سے لوگ اس غار اور ان لوگوں کو دیکھنے کے لئے تملیخا کے پیچھے روانہ ہو گئے مگروہ جن کے نام اس شختی پر درج تھے۔ چنانچہ بہت سے لوگ اس غار اور ان لوگوں کو دیکھنے کے لئے تملیخا کے پیچھے روانہ ہو گئے مگروہ

(تملیغا) ان سے پہلے اپنے ساتھیوں کے پاس غار میں پہنچ گیا اور تمام حال ان سے بیان کیا۔ چنانچہ اہل شرکے پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے ان پر پھر نیند طاری کر دی اور وہ سب کے سب سو گئے۔

اس وقت اس شرمیں "بعث بعد الموت" کے متعلق بہت جھڑا پھیلا ہوا تھا کوئی کہتا تھا کہ مرنے کے بعد جینا نہیں ہے۔ کوئی موصل روحانی بعث کا قائل اور جسمانی کا مشکر تھا۔ کوئی روحانی اور جسمانی دونوں کا قائل تھا۔ بادشاہ اس وقت حق پرست تھا اور وہ چاہتا تھا کہ کوئی الیہ نظیر مل جائے کہ جس سے بعث کے متعلق یہ اسبعد او عقلی کم ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اس کو اصحابِ کہف کی نظیر مہیا کر دی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشکرین آخرت بھی اس واقعہ سے قائل آخرت ہو گئے اور اچھی طرح سمجھ گئے کہ اصحابِ کہف کا است عرصہ تک سوکر جاگ اٹھنادو سری بار جینے سے کم نہیں۔ اہل شہر نے ان کے عجیب و غریب حالات کو س کر ود کھے کر چاہا کہ اس غار کے پاس کوئی مکان تغییر کر دیں تاکہ ذائرین کو سہولت ہو گراس بارہ میں ان میں اختلاف ہو گیا کہ یہ تغییر کس نوعیت کی ہوئی عار کے پاس کوئی مکان تغییر کر دیں تاکہ ذائرین کو سہولت ہو گراس بارہ میں ان میں اختلاف ہو گیا کہ یہ تغییر کس نوعیت کی ہوئی جائے۔

ہ ہم ہیں۔ اصحابِ کہف کے متعلق میہ امر تو قطعی طور پر ثابت ہے کہ وہ موحد اور متقی لوگ تھے گریقینی طور پر بیہ معلوم نہیں کہ وہ کس نبی کی شریعت کے متبع تھے۔ مگر جن لوگوں نے معتقد ہو کر وہاں مکان یا مسجد بنائی وہ نصاری تھے۔

اصحابِ کمف کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ان قلیل التعداد لوگوں میں ہول جنہوں نے سیاق قرآن سے معلوم کر لیا ہے کہ اصحابِ کمف کی تعداد سات تھی۔ کیونکہ اللہ تعالی نے پہلے دوا قوال کو "رَجْمًا بِالْغَیْبِ" فرمایے ۔ تیسرے قول کے متعلق بیر نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ اسلوبِ بیان بھی بدل ہوا ہے۔ پچھٹے دو جملوں میں "واؤ عطف" نہیں ہے۔ لیکن تیسرے جملہ بعنی "وَ تَامِنْهُمْ کُلُبُهُمْ" عطف کے ساتھ لانے سے اس امرکو گویا موکد کرنا مقصود ہے کہ اس قول کا قائل پوری بصیرت اور وثوق کے ساتھ واقعہ کی تفصیل سے واقف ہے۔

، پر من ایستان منطوس و بقول دیگر بناجیوس میں ایک غار ہے اور اس کانام" حرم" وبقول دیگر" خدم" ہے۔ کہف جبل منحلوس و بقول دیگر بناجیوس میں ایک غار ہے اور اس کانام" حرم" وبقول دیگر" خدم" ہے۔

اصحاب کھف کے اساء گرای میہ ہیں۔

(۱) مکسلمینا (۲) تملیخایا املیخا (۳) مرطونس (۴) بوناس (۵) سار نبوس (۲) لطینوس (۷) کند سلططنوس- بیه ساتوان هخص راعی بینی چرواباتھااور اس کے کئے کانام" قطمبر" تھا-

فائدہ:۔ جو بچہ بہت روتا ہو اور اس کو نیند نہ آتی ہو تو اس بچہ کے گلہ میں اصحابِ کہف کے ساتوں نام لکھ کر ڈال دیے ہے اس کو فائدہ ہو گا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل عمل بھی مجرب ہے۔ چنانچہ ان کلمات کو لکھ کر اگر بچہ کے گلے میں ڈال دس تو فائدہ ہو گا۔

کلمات په ېن:-

"اعوذ بكلمات الله التامات التي نام بها اصحاب الكهف والرقيم الله يَتَوَفَّى الْاَ نُفُسُ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتُ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَطَى عَلَيْهَا الْمَوْتُ وَيُوْسِلُ الْاُخُرِى اللَّي اَجَلِ مُّسَمَّى الهم الق النوم والسكينة على حامل هذالكتاب بالف لاحول ولاقوة إلا بالله العلى العظيم-

آگر کتے پریہ آیت پڑھ دی جائے تو وہ نہ بھو کئے گااور نہ حملہ کرے گا۔

وَكُلْبَهُمْ بَاسِطُ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ"-

و آباب التذكار في الاذكار "من قرطبى نے لكھا ہے كہ آگر كتاكى پر حملہ كردے توسورة رحمٰن كى يہ آيت پڑھ دى جائے: "يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوْ امِنْ أَقْطَارِ السَّمْوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُ وْالاَ تَنْفُذُوْنَ اِلاَّ بِسُلْطَانِ"-انثاء الله اس كوكة سے بچھ بھى ضررنہ پنچ گا-

وجی کی تاریخ اسلام میں (۱۰۰ه) لکھا ہے کہ ممثّاد دینوری ایک مرتبہ اپنے گھرسے نکلے تو آپ پر کتا بھو تکنے لگا۔ آپ نے فوراً لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللَّهُ كِمَا۔ کتافوراً مرگیا۔

سب سے پہلے جس مخص نے حراست کی غرض سے کتابالاوہ حضرت نوح علیہ السلام تھے اور اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ جب اللہ تعالی نے آپ کو کشتی بنانے کا تھم دیا تو آپ نے کشتی بنانی شروع کر دی-اور آپ بھتناکام کرتے رات کو آپ کی قوم کے لوگ چوری سے آکر اس کو بگاڑ دیئے۔ آپ نے اللہ تعالی نے آپ کو کتابالنے کی اجازت دے دی- چنانچہ اللہ تعالی نے آپ کو کتابالنے کی اجازت دے دی- چنانچہ جب رات کو آپ کی قوم کے لوگ آپ کا تیار کردہ کام پھریگاڑ نے کے لئے آتے تو کتا ان پر بھو نکتا اور اس طرح آپ جاگ جاتے اور ڈنڈا لے کر ان کے پیچے دوڑتے تو وہ لوگ بھاگ جاتے۔

جافظ ابو عمروبن الاصلاح نے اپنی کتاب "مناسک" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا جوس" يعنى بم سغرول كى جس جماعت كے ساتھ كتايا گھنٹ ہو فرشتے اس كے ساتھ نہيں رہتے' كے بارے ميں لكھا ہے كہ أكر كتے يا گھنٹہ كا ساتھ ہوناكى غيركى جانب سے ہو توجو شخص اس كا ہونا پند كرتا ہو اور اس كا ازالہ بھى اس كے مكان سے باہر ہو تواس كو چاہيے كہ وہ يہ وعابر ھے:۔

"اللهماني ابرأ اليكمما فعلة هولاء فلا تحرمني ثمرة صحبة ملائكتك وبركتهم ومعونتهم اجمعين-

رسول الله صلی الله علیه وسلم کے اس قول "لا تدخل الملائکة بیتافیه کلب ولا صورة" (ملائکه اس گریس داخل نہیں ہوتے جس گریس کتایا تصویر ہونے کی صورت میں فرشتے اس ہوتے جس گریس کتایا تصویر ہونے کی صورت میں فرشتے اس وجہ سے اس میں ظاہر نہیں ہوتے کہ تصویر کارکھنا معصیة فاحشہ ہے کیونکہ تصویر میں خلق اللہ سے مشابهت ہے اور اس وجہ سے بھی کہ بعض تصویریں ان چیزوں کی ہوتی ہیں کہ جن کی ماسوائے اللہ تعالی پرستش کی جاتی ہے۔

کتے والے گھرسے فرشنوں کے رکنے کا سب یہ ہے کہ کا کثرت سے نجاست کھاتا ہے اور دوسرا سب یہ ہے کہ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض کتے شیطان ہوتے ہیں اور ملائکہ شیاطین کی ضد ہیں۔ لنذا اضداد کا جمع ہونا محال ہے۔ تیسری وجہ سریف میں بربو ہوتی ہے اور ملائکہ جو نکہ پاک و صاف جسمیاں ہیں وہ بدبو کو ناپند کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی ان کو منجانب سے کہ کتے میں بدبو ہوتی ہے دور ملائکہ جو نکہ پاک و صاف جسمیاں ہیں وہ بدبو کو ناپند کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی ان کو منجانب محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الله ہدایت ہے۔ لہذا گھر میں کتے کار کھنے والا فرشتوں کے دخول'ان کی رحمت'استغفار اور برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔جب کسی گھر میں فرشتے داخل ہوتے ہیں تو اگر اس گھر میں شیاطین وغیرہ ہوتے ہیں تو وہ بھاگ جاتے ہیں لیکن کتابالنے والااس رحمت سے مجھی تھی دست رہتا ہے۔

وہ فرشتے جو تصویر اور کتے کی وجہ سے گھروں میں داخل نہیں ہوتے وہ 'وہ فرشتے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت لئے ہوئے دنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ فرشتے جو ''حفظ ''کہلاتے ہیں یا وہ جو روح قبض کرنے پر مامور ہیں وہ ہر گھر میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کتے یا تصویر کے ہونے سے ان پر بچھ فرق نہیں پڑتا۔ حفظہ یعنی کراما کا تبین کسی حال میں بھی انسان سے جدا نہیں ہوتے کیونکہ وہ انسانوں کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں۔

امام شافعی علیہ الرحمتہ نے اپنی کتاب "احیاءالعلوم" میں لکھاہے کہ آگر کسی کے دروازہ پر "کلب عقور" یعنی کنگھنا کتا موجود ہو
اور اس سے لوگوں کو اذبت پنچتی ہو تو مالک مکان پر اس کتے کو وہاں سے ہٹانا شرعا واجب ہو گالیکن آگر الیہا ہو کہ اس کے کاشنے کی
اذبت تو نہیں پنچتی بلکہ وہ لوگوں کی آمدور فت کے راستہ کو نجس کر دیتا ہے اور اس نجاست سے ان کے لئے احتراز بھی ممکن ہے تو
اس صورت میں اس کا دفع کرنا واجب نہ ہوگا۔ ہاں آگر وہ پاؤں پھیلا کر بیٹھے اور اس سے لوگوں کی آمدور فت میں تنگی واقع ہو تو اس
سے اس کو روکا جائے گا۔

الله تعالی کے قول "فَعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللهٰ" (تم سلحاؤ ان کو وہ چیزجو تم کو الله تعالی نے سلحائی ہے) کی تغییر میں کہ یہ آیت اس امریر ولالت کرتی ہے کہ عالم کو وہ فضیلت عاصل ہے جو جاہل کو نہیں۔ اس طرح اگر کتے کو تعلیم دے دی جائے تو اس کو غیر معلم کتے پر فضیلت عاصل ہو جاتی ہے۔ لہذا وہ انسان جو علم کا حامل ہو اور بالخصوص جبکہ وہ عامل بھی ہو اس انسان سے افضل ہو گا بھی معلم کتے پر فضیلت عاصل ہو جاتی ہے۔ لہذا وہ انسان جو علم کا حامل ہو آئی ہے اور انسان کی قیمت یہ ہے کہ وہ نکو کاری کے جائی رضی الله عند فرماتے ہیں کہ ہر شے کی قیمت ہوتی ہے اور انسان کی قیمت یہ ہے کہ وہ نکو کاری کے۔۔

یہاں ہے جلے جائیں۔

بلعم نے اپنی قوم کی بات مُن کر اُن کو جواب دیا کہ کمبنیۃ! حضرت موسیٰ علیہ السلام الله تعالیٰ کے نبی ہیں اور اُن کے ساتھ ملائکہ اور مومنین کالشکر ہے۔ میں کیسے اُن پر بددعا کر سکتا ہو۔ بیہ اور بات ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتا ہوں لیکن اگر میں نے تمهارے مشورہ پر عمل کیاتو میری ونیاو آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی-اس لئے میں تمهاری اس سلسلہ میں کچھ مدد نہیں کر سکتا-بلغم کاجواب مُن کراس کی قوم نے اس کی بڑی منت ساجت کی اور اس پر بڑا اصرار کیا۔ چٹانچہ جب بلغم مجبور ہو گیاتو اُس نے کہا کہ اچھا پہلے میں اپنے پرورد گار سے مشورہ کر لوں۔ بلغم کی شان بیہ تھی کہ جب وہ کسی چیز کے لئے دُعاکا قصد کر تاتو خواب میں اُس کو اس چیز کا ہونایا نہ ہوناد کھلا دیا جا تا تھا۔ چنانچہ اس کو خواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بد دعاکرنے سے منع کر دیا گیا۔

بلعم کی قوم نے جب دیکھا کہ بلعم نے انکار کر دیا ہے تو پھرانہوں نے بیہ چالا کی کہ اس (بلعم) کو نذرانے پیش کرنے شروع کر ویئے۔ بلتم نے نذرانے قبول کر لئے اور اپنی قوم سے وعدہ کرلیا کہ اچھامیں اپنے رب سے پھرمشورہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے بدوعا کرنے کی اجازت پھرطلب کی مگراس کو اس بار کوئی جواب نہ ملا۔ اس پر اس کی قوم کہنے گئی کہ اگر آپ کا رب بددعاکرنے کو برا سمجھتا توصاف طور سے آپ کو منع کر دیتا۔ جیسا کہ پہلی بار منع کیا تھا گراس مرتبہ تو اس نے کوئی جواب ہی نہیں دیا۔

غرض کہ وہ لوگ اس کے سامنے بہت گز گڑائے اور انتہائی خوشامہ درامہ کرے اس کو اپنی طرف موہ ہی لیا۔ چنانچہ بلعم اپنی گد ھی پر سوار ہو کر بیاڑ کی طرف چل دیا۔اس بیاڑ سے بنی اسرائیل کالشکر د کھائی دیتا تھا۔ابھی وہ کچھ دورہی چلاتھا کہ اس کی گد ھی نے ٹھوکر کھائی اور وہ گریزی۔ چنانچہ بلعم اس پر سے اترا اور اس کو مارنے لگا۔ مار کھاکر گدھی پھر کھڑی ہو گئی اور وہ اس پر سوار ہو گیا۔ ابھی کچھ دور ہی چلاتھا کہ گدھی پھر گریڑی۔ چنانچہ بلعم نے اس کو پھرمارا- مار کھاکر گدھی پھرچل دی اور بلعم پھراس پر سوار ہو گیا-غرضیکہ وہ کئی بار اس طرح گرتی اور مار کھاتی رہی۔ چنانچہ آخری بارجب وہ گری اور بلعم نے اس کو مارنا چاہاتو اللہ کے تھم سے وہ بول پڑی اور کہنے گلی کہ اے بلعم بڑے شرم کی بات ہے کیا تم کو نظر نہیں آتا کہ فرشتے میرے سامنے کھڑے ہوئے ہیں اور جب میں چلتی ہوں تو بیہ میرامنہ دو سری طرف پھیردیتے ہیں کیا تُوالله تعالیٰ کے نبی اور مومنین پر بد دعاکرنے جارہاہے۔ گدھیٰ کی تنبیہ کاجب بلعم پر کوئی اثر نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا راستہ صاف کر دیا اور وہ پیاڑ پر پہنچ گیا۔ بیا ژگی چوٹی پر پہنچ کر بلعم نے اسم اعظم کے ذریعے ہے بددعا کرنی شروع کی۔ چنانچہ اس کی دعامقبول ہوئی اور حفزت موسی علیہ السلام مع اینے لشکر کے میدان تیہ میں جا تھنے۔

حضرت موی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ آے میرے رب مجھ سے کیا گناہ سرزد ہو گیا کہ تُونے مجھ کو اس میدان میں لاڈ الا۔ جواب ملا کہ بلتم بن باعورا کی بددعاہے ایسا ہواہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے میرے پرورد گار جب تُونے بلعم کو بد زعا میرے اوپر قبول فرمائی تو اس پر میری بد زعابھی قبول فرمالے۔ چنانچہ آپ نے زعاما تگی کہ یا اللی بلعم سے اپنااسم اعظم واپس لے لے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا قبول ہوئی اور بلعم سے معرفت اللی سلب ہو گئی اور سفید کبوتر کی شکل میں اس کے سینے

علامہ دمیری ٌ فرماتے ہیں کہ بیہ قول ''مقاتل ''کاہے۔ لیکن حضرت ابن عباس ٌ وسدی نے کہاہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان الث دی- کیونکہ اس کی قوم نے اس سے کما کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں بجائے حضرت موسی کے حق میں بدوعاکرنے کے ہمارے حق یں بدوعاً کر رہے ہیں۔ بلغم نے جواب ویا کہ یہ میرے بس کی بات شیں ہے ' بلکہ یہ مخانب اللہ ہے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ بلتم اسم اعظم بھول گیا اور اس کی زبان لئک کر اس کے سینہ پر آپڑی۔ چنانچہ اپنی یہ حالت دیکھ کر وہ اپنی قوم سے کہنے لگا کہ میری دین اور دُنیا تو جاتی ہی رہیں۔ مگراب میں بھی اُن کے خلاف کمرو فریب سے کام لوں گا۔ چنانچہ اس نے تھم دیا کہ اپنی عور توں کو خوب سجابنا کر بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیجو اور پہلے ان کو پچھ مال و متاع دے دو اور ان سے کہہ دو کہ وہ لشکر کے ساتھ ساتھ ہی رہیں اور اسرائیلی لشکر کا جو بھی مخص ان سے ہم بستری کا خواہش مند ہو اس سے انکار نہ کریں۔ اگر ان میں سے ایک مخص نے بھی زناکر لیا تو دو سرے بھی اس کو دیکھ کر اس گناہ میں جتلا ہو جا کیں گے۔

چنانچہ جب عورتیں بی اسرائیل کے لشکر میں پنچیں تو ان میں سے ایک عورت جس کانام "کستی بنت صور" تھا بی اسرائیل کے ایک امیر کبیر شخص کے ایک امیر کبیر شخص کے پاس سے گزری- اس شخص کانام "زمری بن شلوم" تھا اور بیہ شمعون بن یعقوب کی اولاد میں سے تھااس شخص نے اس عورت کو جیسے بی دیکھا کھڑا ہو گیا اور اس کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر اس کا ہاتھ پکڑلیا اور اس کو اپنے ساتھ
لے کر حضرت موسی علیہ السلام کے سامنے گیا اور کہنے لگا کہ آپ تو یہ ضرور فرمائیں گے کہ یہ عورت میرے لئے حرام ہے- آپ
نے فرمایا کہ بے شک یہ تیرے لئے حرام ہے اس کے ساتھ قربت ہرگزنہ کرنا- لیکن اُس نے کہا کہ میں اس معاملہ میں آپ کا کہنا
ہرگزنہ مانوں گا اور یہ کہ کر اس عورت کو لے کر ایک قبہ میں چلاگیا اور وہاں اس سے ہم بستر ہوا- چنانچہ اس جرم کی پاواش میں اللہ
تعالی نے بنی اسرائیل پر فوراً طاعون کی وہاء مسلط کر دی-

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک کارندے جو کہ ''صاحب امر'' (احکام کانفاذ کرنے والے) کے عمدہ پرتھے اس وقت کمیں باہر گئے ہوئے تھے ان کانام فخاص بن عیزار بن بارون تھا۔ یہ انتمائی طاقتور تھے۔ چنانچہ جیسے بی یہ واپس آئے اور ان کو طاعون کی وباء اور اُس کے سبب کاعلم ہوا تو یہ فوراً اس قبہ میں گئے جس میں زمری بن شلوم اور وہ عورت معصیت میں جتلاتھے۔ چنانچہ انہوں نے ان دونوں کو بحالت بر بنگی بی اپنے نیزہ میں نبید لیا اور اس کو اپنی بعنل میں دباکر باہر آئے اور ان کو آسان کی طرف بلند کرے اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے لگے کہ یااللہ ! ہم میں سے جو کوئی محض ایساگناہ کرے گاہم اُس کو ایسی ہی سزا دیں گے۔ چنانچہ ان کی اس وُعا کے بعد فوراً اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے طاعون کو اضالیا۔

کتے ہیں کہ ار تکابِ زنا کے وقت سے فخاص کی دُعاکرنے تک کی مدت میں بنی اسرائیل کے ستر ہزار آدمی طاعون سے ہلاک ہو گئے تھے۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص اور سعیہ بن مسیب و زیر بن اسلم کے قول کے مطابق یہ آیت " "وَاثّل عَلَیْهِمْ نَبَاءَ اللّذِیْ النّہ "امیہ بن ابی الصلت کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ گرمفسرین کی ایک جماعت کا بیان ہے کہ سہ آیت بنی اسرائیل کے ایک محض کے بارے میں بطور تمثیل نازل ہوئی تھی۔ اس محض کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمین دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ دیا گیا تھا گریہ سب دعائیں رائیگل گئیں تھیں۔ جس کی وجوہات حسب ذیل ہیں:۔

اس مخص کی ایک بیوی اور ایک لڑکا تھا۔ ایک مرتبہ اس کی بیوی نے اس سے کماکہ آپ اپنی ایک دعامیرے حق میں کر دیں۔ شوہرنے کماکہ بول کیا چاہتی ہے؟ وہ کھنے گلی کہ آپ میرے لئے بیہ دُعاکر دیں کہ میں تمام بنی اسرائیل کی عور توں سے زیادہ حسین و جمیل ہو جاؤں۔ چنانچہ اس کے شوہرنے دُعاکی اور وہ انتہائی حسین و جمیل بن گئی۔ گراس کے بعد اُس نے اپنے شوہرسے بے رغبتی شروع کر دی اور اس سے بے وفائی کرنے گئی۔ شوہر کو اس بات پر سخت صدمہ و غصہ آیا اور اس نے دو سری دعامانگ کر اس کو ایک ستامیں تبدیل کرا دیا اور وہ کتیابن کر تمام شہر میں بھو تکتی پھرنے گئی۔ اس کے لڑکے نے جب یہ دیکھا کہ اس کی ماں کتیا ہوگئی ہے اور تمام شہر میں بھو تکتی پھرنے گئی۔ اس کے لڑکے نے جب یہ دیکھا کہ اور باعث شرمندگی اور تمام شہر میں بھو تکتی پھرتی ہے تو وہ باپ کے پاس آیا اور کھنے لگا کہ ابا جان یہ تو میرے لئے بڑی ہی ندامت اور باعث شرمندگی ہے۔ لوگ جھے کو عار ولاتے ہیں کہ جھے کتیا کا بیٹا کہتے ہیں۔ للذا آپ اس کے لئے دعا فرمائیں کہ دہ اپنی ابتدائی صورت اپنی ابتدائی صورت پر آگئی۔ چنانچہ اس طرح اس محض کی تینوں دعائیں رائیگاں گئیں۔

۔ یہ گ حسن اور ابن کیسان کا قول ہے کہ نہ کورہ بالا آیت منافقین اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو حضور علیہ السلام کو ہہ حیثیت سونے کے اس طرح پیجانتے تھے جس طرح کوئی اپنے بیٹوں کو پیچانتا ہے۔

قادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو بطور مثال بیان فرمایا ہے ' اس شخص کے لئے جس کو دعوت دی جائے اور وہ اس کو قبول کرنے سے انکار کرے۔

اس آیت میں اس محض کو جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی (وہ محض خواہ کوئی بھی ہو) کتے سے تشبیہ دی گئی ہے۔
عربی زبان میں "لہث" (یلہث) کے معنی پیاس یا تکان کی وجہ سے زبان کا نکالنا ہے۔ اس کی تفیر میں قطبی کا قول یہ ہے کہ ہر جاندار
چز ہائیتی ہے اور اس ہانبیخ کا سبب انتمائی تفتگی یا تکان ہو تا ہے۔ لیکن کتا اس قاعدہ سے مستنی ہے کیونکہ وہ ہر حالت میں ہائیتا ہے
خواہ وہ پیاسا تھکا ہوا ہویا نہ ہو اس کا ہائی ابر قرار رہتا ہے۔ کیونکہ ہائی اس کی فطرت میں داخل سے اس لئے وہ آزاد کرنے اور پانی پینے
کے بعد بھی ہائیتا ہی رہتا ہے۔

علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ بلعم بن باعورا سے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ انعام فرمایا تھا کہ اس کو اپنے اسم اعظم کاعطیہ عطا فرمایا تھا اس کے علاوہ اس کو مستجاب الدعوات بنایا اور علم و حکمت عطا فرمائی۔ چنانچہ اس کا فرض تھا کہ وہ ان نعمتوں برا لک حقیقی کا شکر گزار بندہ بنمآ اور اس سے مخالفوں سے بغض و نفرت کر تا اور اس کے دوستوں سے محبت رکھتا گراس نے اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے عداوت اور اس کے وشمنوں سے محبت کی جس کا نتیجہ سے ہوا کہ اس سے تمام نعمتیں چھین کی کئیں اور وہ زبان نعمالی کے دوستوں سے عداوت اور اس کے وشمنوں سے محبت کی جس کا نتیجہ سے ہوا کہ اس سے تمام نعمتیں چھین کی کئیں اور وہ زبان منافلہ کے دوستوں سے عداوت اور اس کے وشمنوں سے محبت کی جس کا نتیجہ سے ہوا کہ اس سے تمام نعمتیں چھین کی کئیں اور وہ زبان

ینچ لٹکا کر کتے کی طرح ہانپنے لگا-پاؤلے کتے کے کافے کا مجرب علاج اللہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے باؤلا کتا کاٹ لے تو نقش ذیل کو کسی نئے برتن پر باؤلے کتے کے کافے کا مجرب علاج اللہ کر اور زینون کے تیل یا کسی بھی تیل میں بھگو کر مریض کو پلادیں انشاء اللہ اس کو

شفاء ہو گی۔ یہ عمل محرب ہے۔

ہ ہو ہوئی۔ بیر سی ہرب ہے۔ نقش ریہ ہے: اب جی داع د ذباب اللا

س پیسے۔ مندرجہ بالا نقش آگر کسی کو رہے برتن پر لکھ کر اور پانی ہے دھوکر کسی عالمہ عورت کو پلادیا جائے تو انشاء اللہ اس کو فائدہ ہو گا۔ کتے کے طبی فوائد کان کی چیزی کہ کی شخص اپنے ہاتھ میں رکھ لے تو تمام کتے معہ اُس کتے کے جس کی یہ چیزی ہے اس کے

سے کے میں قوا ند کان کی چیڑی کوئی مخص اپنے ہاتھ میں رکھ لے تو تمام کتے معہ اُس کتے کے جس کی میہ چیڑی ہے اس کے مطبع ہو جا کمیں گے۔ اگر کتے کا اگلا مطبع ہو جا کمیں گے۔ اگر کتے کا اگلا دانت کسی بچے کے مطبع میں ڈال دیا جائے تو اُس کے دانت آسانی سے نکل آئیں گے۔ اگر کتے کا اگلا دانت اس مخص کے گلہ میں لئکا دیا جائے جس کو کتے نے کاٹ لیا ہو تو انشاء اللہ اس کے درد میں سکون آجائے گا۔ اگر کتے کا آگے کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یں دانت کسی بر قان کے مربض کے گلے میں اٹکا دیا جائے تو انشاء اللہ سے بیاری جاتی رہے گی اور اگر اس دانت کو کوئی مخض اپنے پاس رکھے تو اس پر کتے نہ بھو تکمیں گے۔

اگر کتے کاعضو تناسل کاٹ کر ران پر باندھ لیا جائے تو باہ میں زبردست بیجان پیدا ہو جائے گا۔ اگر کوئی ہخص شدید دردِ قولنج میں بہتلا ہو تواس کو چاہیے کہ وہ کسی سوتے ہوئے کتے کو اٹھا کر اس کے سونے کی جگہ پر پیپٹاب کر دے تواس کا درد ختم ہو جائے گا اور وہ کتا مرجائے گا۔

اگر کتے کاناب (وہ دانت جس سے کتا چیر پھاڑ کر تا ہے) ایک مخص کے لئکا دیا جائے جو نیند میں باتیں کرنے کاعادی ہو تو انشاء اللہ اس کی یہ عادت ختم ہو جائے گی۔ اگر کتیا کا دودھ کسی کے بالوں پر مل دیا جائے تو اُس کے تمام بال جھڑ جائیں گے۔ اور اگر اس کا دودھ بانی میں ملاکر پی لیا جائے تو پر انی سے پر انی کھانسی فوراً ختم ہو جائے گی۔

اگر کتے کا بیشاب مسوں پر مل دیا جائے تو وہ سو کھ کر گر جائیں گے۔ اگر کتے کی چیچڑی شراب میں ترکر کے اس شراب کو پی لے تو فور اً نشہ میں چور ہو جائے گا۔ اگر سباہ کتے کے بال کسی مرگی کے مریض کے بدن پر باندھ دیا جائے تو اس کی مرگی میں سکون ہو گا۔ مملک زہروں میں کتیا کے دودھ کا بلانا فائدہ مندہے۔

اگر کوئی شخص کتیا کا دودھ آئکیوں میں بطور سرمہ لگالے تو اس کو تمام رات نیند نہیں آئے گی- اگر کتے کا فضلہ پیس کر دھنیے کے پانی میں گوندھ لیا جائے اور پھراس کو بطور لیپ ادرام مازہ پر لگایا جائے تو وہ تحلیل ہو جائیں گے۔

کتے کی خواب میں تعبیر است کتے کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر غلام سے کی جاتی ہے ادر بھی اس سے ایسا شخص مراد ہو تا ہے جو است کی خواب میں تعبیر است ایسا شخص مراد ہو تا ہے جو است کی خواب میں یہ دیکھے کہ کتے نے اس کو کاٹ لیا ہے یا اس کے کھونے بیا تھے گئا دیئے ہیں تو اس کی تعبیر یہ کہ اس کو دشمنوں سے اذبت پنچے گی- اگر کسی نے شکاری کتے کو خواب میں دیکھا تو یہ حصولِ رزق کی دلیل ہے۔ کتیا کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر معاندین کی قوم کی کمینی عورت سے کی جاتی ہے۔ اگر کسی نے کتیا کا بلہ (بچہ) خواب میں دیکھنے تو بین پر پڑا ہوا ملے۔ واللہ اعلم

### كلبالماء

(پانی کاکتا) باب قاف میں قد س کے نام سے گزر چکا ہے۔ "عجائب المخلوقات" میں لکھا ہے کہ پانی کاکتامشہور جانور ہے۔ اس کے ہاتھ' پیروں کی بہ نسبت لمبے ہوتے ہیں۔ اپنے بدن کو کیچڑ میں تصر لیتا ہے۔ مگر مچھ اسے مٹی سمجھ کر غافل ہو جاتا ہے اور بہ مگر مچھ کے پیٹ میں گھس کر پہلے اس کی آنوں کو کاٹ کر کھالیتا ہے۔ پھراس کا پیٹ بھاڑ کر نکل جاتا ہے۔ کما جاتا ہے کہ اس سے کی جربی کی خاصیت یہ ہے کہ اگر کوئی اپنے پاس رکھے تو مگر مچھ کے حملہ سے محفوظ رہے گا۔ بعض لوگوں نے کما ہے کہ جلدیا دستر (ایک آبی جانور) جس کا خصیہ دوا کے لئے مشہور ہے' ہی ہے۔ اس کی تفصیل باب البچم میں گزر چکی ہے۔

بررہ من ما پیروں سے است ہوں ، بن من کا کا کہ است ہیں اور کلاب الماء کا شرعی تھی اور کلیا کہ کھا سکتے ہیں اور کلاب الماء کا شرعی تھی اور سے اس مجھلیوں کے تھی کے دوران گزر چکا ہے کہ چار کو چھوڑ کر سب حلال ہیں اور بیر ان چار میں سے نسیں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس کا کھانا جائز نہیں ہے کیونکہ خشکی میں اس جیسا جانور (کتا) حلال نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کلب الماء کے طبی فوائد اس کاخون ذیرہ سیاہ کے عرق میں ملا کر پینا بخار کے لئے مفید ہے۔ پیشاب کے قطرات آنے اور پیلا بخار کے لئے مفید ہے۔ پیشاب کے قطرات آنے اور پیشاب میں سوزش کے لئے نافع ہے۔ اس کامغز سرمہ کے طور پر استعمال کریں تو رتو ندھی میں فائدہ ویتا ہے۔ ایک نقطہ کے برابر اس کا پیتہ ذہر قاتل ہے۔ ابن سینانے کہا ہے کہ اس کاخصیہ سانپ کے کائے ہوئے کو آرام پہنچا تا ہے اور اس کی کھال کے موزے نقرس (بیاری) کا مریض آگر پنے تو شفایاب ہو۔

## الكلثوم

(ہاتھی)اس کابیان اور حکم باب الفاء میں آ چکا ہے۔

## الكلكسة

(نیولا) پچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ نیولا ہے۔ لیکن دو سرے لوگوں نے کہاہے کہ وہ کوئی اور جانور ہے نیولا نہیں ہے۔ کلکس کے طبی فوائمہ اس کی لیدسو کھنے کے بعد اگر سرکہ میں ملا کر چیونٹیوں کے بلوں میں لگادی جائے تو فوراً چیونٹیال وہاں سے بھاگ جائیں۔ دیمقراطیس کی کتاب میں لکھاہے کہ کلکتہ اپنے منہ سے انڈا دیتا ہے۔

### الكميت

' (گھو ڑا) تحمیت: گھو ژا- نمایت سرخ رنگ کے گھو ڑے کو کہتے ہیں- کمیت صرف ای گھو ڑے کو کہتے ہیں جس کی گردن' پیشانی اور دم کے بال سیاہ ہوں اور اگر بیہ بال بھی سرخ ہوں تو اس کو ''اشغر'' کہتے ہیں- اور کمیت اور اشغر کے ﷺ کا رنگ ہو تو ''د ژز'' کہلا تا ہے- دراصل کمیت شراب کانام ہے-

### الكندارة

(ایک قتم کی چھلی) دیندارہ"ایک مشہور مچھل ہے جس کی پشت پر ہوا ساکا نثا ہو تاہے اور سمندر میں پائی جاتی ہے۔ الگنعبَة

(اد نمنی) کنعبه بری او نمنی کو کتے ہیں جس کا تذکرہ آگے باب نون میں آ رہاہے-ناقۃ کے نام سے ملاحظہ فرما کمیں۔ سے

### الكنعه

(ایک قشم کی مچھلی) کنعه یا کعنه: ایک قشم کی مچھلی ہے۔ اا کے دین

(ایک قتم کاکوا)لال کوا:جو بہت بولتاہے۔

### الكهف

(پو ڑھی بھینس) کھف: اُس بھینس کو کہتے ہیں جو ہو ڑھی ہو گئی ہو۔باب جیم میں جاموس کے نام سے اس کاذکر آچکا ہے۔ الکو دن

(گدھا) کو دن:گدھا-اس پر ہو جھ لادتے ہیں۔ بے وقوف کو اس سے تشبیہ دی جاتی ہے اور ابن سیدہ نے کہا ہے کہ گدھے کو کون (بغیردال) کہتے ہیں۔ بعض نے کہاہے کہ کو دن خچر کو کہتے ہیں۔

اس كاذكر حديث مين يون ہے:۔

'' حضرت ابن عباس رضی الله عنہ نے نقل کیا ہے کہ حضور صلی الله علیہ وسلم نے بے وقوف کو پچھ حصہ نہیں دیا''۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اس کو عقلمند کے حصہ سے کم دیا۔

## الكوسج

(سمندری مچھلی) کو بچ ایک سمندری مچھلی ہے جس کی سونڈ آرے کی مانند ہوتی ہے جس سے وہ شکار کرتی ہے بھی انسان کو پا جائے تو دو گلزے کرکے چیاجاتی ہے۔اس کو "قرش"اور" گنم" بھی کہاجاتا ہے۔

کماجاتا ہے کہ اگر رات میں اس کو شکار کرلیں تو اس کے پیٹ سے خوشبودار چربی نکلتی ہے لیکن اگر دن میں اس کاشکار کریں تو بیر چربی نہیں نکلتی۔

قزوین ؓ نے کہا ہے کہ یہ ایک قتم کی مچھلی ہے جو سمندر میں فشکی کے شیرسے زیادہ خطرناک ہے۔اپنے دانتوں سے پانی میں جانوروں کو اس طرح کاٹ ڈالتی ہے جیسے تیز تکوار کسی چیز کو کاٹ ڈالتی ہے۔ قزوین ؓ کابیان ہے کہ میں نے یہ مچھلی دیکھی ہے جو ایک ہاتھ یا دوہاتھ کمبی ہوتی ہے۔اس کے دانت انسانوں کی طرح ہوتے ہیں۔اس سے سمندری جانور دور بھاگتے ہیں۔بھرہ کے دریائے وجلہ میں ایک خاص وقت میں اس کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے۔

کوسے کا شرعی تھم امام احد بن صبل کے نزدیک اس کا کھانا جرام ہے اور ان کے شاگر دابو حامد نے کہا ہے کہ مگر چھ اور کو سے

دونوں حرام ہیں۔ کیونکہ یہ آدمی کو کھاتے ہیں اور اس لئے کہ یہ "ذوناب" کچلیوں والے ہیں۔ حالا نکہ امام
احد کے خدہب کا تقاضایہ تھا کہ یہ ان کے نزدیک حلال ہو۔

## الكهول

(مکڑی) از ہری نے لکھاہے کہ کہول مکڑی کو کہتے ہیں تفصیل "عنکبوت" کے نام سے باب العین میں گزر چکی ہے۔

## باب اللام لاي

(جنگلی بیل) لای جنگلی بیل-امام ابو حنیفه نے کماہے کہ لای گائے کو کہتے ہیں-

### اللباد

(ایک پرنده)لباد:ایک پرنده ہےجو زمین پرہی رہتا ہے۔ بغیراڑائے نہیں اڑا۔

اللّبُو قُ

(شیرنی)لبأة اورلبوة:شیرنی کو کہتے ہیں۔اس کو "عرس" بھی کماجاتاہے۔

شیرنی کی خواب میں تعبیر اللہ میں اس کی تعبیر شنرادی ہے ہے۔ اگر کسی نے بید دیکھا کہ وہ شیرنی سے جماع (وطی) کر رہا ہے تو شیرنی کی خواب میں تعبیر اسے سے سنجات پائے۔ بلند مرتبہ ہو اور دشمنوں پڑغالب ہو۔ اگر اسے کوئی بادشاہ دیکھے تو

جنگ میں کامیاب ہواور بہت سے ملکوں کافاتح ہو-

### اللجاء

(کچھوا) لجاء: ایک قسم کا کچھوا ہے۔ ختکی 'تری دونوں میں رہتا ہے۔ شکار کرنے کی اس کی ترکیب بھی بڑی عجیب ہے۔ جب تک کسی پرندے وغیرہ کاشکار نہیں کرلیتا تدبیر میں لگارہتا ہے۔ پانی میں غوطہ لگانے کے بعد مٹی میں اپنا جسم لوٹ پوٹ کرلیتا ہے۔ پھر گھاٹ پر پرندہ کی گھات میں بیٹھ جاتا ہے۔ پرندہ اس کا اصلی رنگ دیکھ نہیں پاتا بلکہ مٹی سمجھ کر پانی پیننے کے لئے اس پر بیٹھ جاتا ہے اور یہ کچھوا اس کو منہ میں دباکر پانی میں ڈوب جاتا ہے پیمال تک کہ پرندہ مرجاتا ہے۔

کتے ہیں کہ بیہ خشکی پر انڈے دیتا ہے اور اپنی نگرانی میں اس کی پرورش کر تا ہے اور ارسطا طالیس نے ''لغوت'' میں لکھا ہے کہ کچھوے کاجو انڈا خشکی کی طرف گر تا ہے وہ خشکی میں رہتا ہے اور جو انڈا دیتے وقت پانی میں چلاجا تا ہے وہ پانی میں بی نشوونما کے

مراحل طے کرتا ہے اور کماجاتا ہے کہ یہ بڑے بڑے سانپوں کو نگل جاتا ہے۔ سر مجھوے کا شرعی تھم | علامہ بغوی نے اور علامہ نووی رحمتہ اللہ علیہ نے "شرح مهذب" میں اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا

پھوے کا سرت | ہے۔ کھوے کے طبی فوائد اسطونے کہاہے کہ کچھوے کا تازہ کلیجہ کھانا امراضِ جگر میں مفیدہے اوراس کا گوشت سکباج کی طرح بنایا جائے اور استسقاء کا مریض اس کاشور یہ نی لے تواس کو فائدہ ہو۔اس کی بیاس بجھ جائے اور یہ دل

كو تقويت ديتا ہے۔ كيس خارج كر تاہے۔

و طویت دیا ہے۔ یہ ن حاری کر ہے۔ کھوے کی خواب میں تعبیر اس کی تعبیر پاک دامن عورت ہے اور آئندہ سال میں دولت ملنے کی اطلاع ہے۔ بھی اس کی

حکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# تعبیردشنوں سے حفاظت ہے کی باتی ہے۔ کیونکہ لوگ اس کی پیٹے کی بڑی کی زرہ بناکر لڑائی میں پہناکرتے ہیں۔ اکٹ حکتہ

(چھپکل کے قشم کاایک جانور) لحکۃ: چکنے بدن کا چھپکل کی طرح ایک جانور ہے جو ریت میں اس طرح چلنا ہے جیسے آئی پرندہ پانی پر دو ژتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مجھلی کی شکل کا جانور ہے جو ریت میں رہتا ہے۔ انسان کو دیکھ کر ریت میں گئس جاتا ہے۔ ابن انسکیت نے کہا ہے کہ یہ چھپکل کے مشابہ ایک جانور ہے جو نیلگوں اور چمکدار ہوتا ہے۔ جس کی دم چھپکلی کی طرح بڑی نہیں ہوتی اور جس کے پیرچھوٹے بھوٹے ہوتے ہیں۔ یہی بهتر قول ہے۔

یں اور اور سے جی کی اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حشرات الارض میں سے چیکی کی قبیل کا ہے۔

اکٹ کا شری تھم اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حشرات الارض میں سے چیکی کی قبیل کا ہے۔

اکٹ خیت

لعم ایک تتم کی مجھل ہے جس کو کو ننج اور ترش بھی کہتے ہیں۔ انخم کا شری تھم اس کی صلت بی کا ہے۔ یہ وہی سمندری مجھل ہے جے قرش کہاجاتا ہے جس کا تھم پہلے گزرچکا ہے۔ اللعو س

(بھیٹریا) لعوس: بھیٹریئے کانام ہے۔ کیونکہ بہت جلد کھاتا ہے۔ لعس کے معنی عربی میں "جلدی جلدی کھاتا" کے ہیں۔

### اللعوة

(کتیا) لعوہ:کتیا کو کتے ہیں۔ تفصیل باب الکاف میں کلب کے ضمن میں آچی ہے۔

اللّقَحَةُ

(دو دھاری او نمنی)لقحہ: دو دھاری او نمنی اور اس گابھن او نمنی کو بھی کہتے ہیں جو بچہ دینے کے قریب ہو- صدیث میں ہے:-«حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت آئے گی اور آدمی اپنی او نمنی دودھ رہاہو گا۔ دودھ کابرتن اُس کے مُنہ تک چینچنے سے پہلے ہی قیامت قائم ہوجائے گی"۔

### اللقوة

(مادہ باز) لقو ق : مادہ باز کو کہتے ہیں۔ لقوہ 'ایک بیاری کانام بھی ہے جس میں چہرہ ٹیٹرھا ہو جاتا ہے۔ نیز تیز رفمآر او نٹنی کو بھی لقوہ کمہ دیتے ہیں۔

### اللقاط

(ایک پرنده)لقاط:ایک مشهور پرنده ہے جو زمین سے دانا چگتا ہے اس لئے اس کانام لقاط پڑگیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لقاط کا شرعی تھم اعبادی نے کہا ہے کہ لقاط حلال ہے گر شرح مہذب میں ہے کہ اس میں سے ذی مخلب (پنجوں والا) متثنی ہے۔ گرمولف کہتے ہیں کہ لقاط تو اس کو کہتے ہیں جو صرف دانہ چگٹا ہوللذا استثناء درست نہیں ہے۔

### اللقلق

(سارس) سارس 'لمی گردن کا ایک آبی پرندہ ہے جو مجم کے علاقوں میں ہوتا ہے اس کی غذا سانپ ہیں۔ اور اس کی ہوشیاری مشہور ہے۔ قزوینی نے لکھا ہے کہ کہ اجاتا ہے کہ اس پرندہ کی عظمندی کی دلیل سے ہے کہ سہ اپنے دد گھونسلے بناتا ہے۔ سال کا پچھ دھسہ ایک میں اور پچھ دو سرے میں بسرکر تا ہے۔ جب وہائی امراض پھیلنے کے اثرات فضاء کی تبدیلی ہے محسوس کر لیتا ہے 'اپنا گھونسلہ ، چھوڑ کر اس علاقہ سے دور چلا جاتا ہے اور اکثرا لیے موقعہ پر اپنے انڈے بھی چھوڑ جاتا ہے۔ نیز انہوں نے سے بھی لکھا ہے کہ کیڑے کموڑوں (سانپ 'پچھو دغیرہ) کو بھگانے کا ایک طریقہ سے کہ سارس کو گھر میں پال لیا جائے۔ کیونکہ سانپ وغیرہ اس کے خوف سے وہاں نہیں رہ سکتے جمال سارس ہو۔ آگر نکل آئیں تو یہ ان کو مارکر کھالیتا ہے۔

سارس کا شرعی تھم اس کی حلت اور حرمت میں دو قول ہیں (۱) حلال ہے۔ یہ بیخ ابو محد کا قول ہے امام غزالی نے اس کو راخ سارس کا شرعی تھم بنای ہے۔ (۲) حرام ہے۔ علامہ بنوی نے اس قول کو درستِ کماہے اور عباری نے اس قول کو لیاہے اور

یوں استدلال کیاہے کہ یہ سارس سانپ کھاتاہے اور اڑنے میں اپنے پروں کو پھیلا کر رکھتاہے۔

سارس کے طبی فوائد اس کا مغزاور خرگوش کا چندہ سے ہم وزن لے کر آگ پر پکھلالیں تو اگر کسی کانام لے کراس کو کھایا جائے تو کھانے والے کی محبت اُس شخص کے دل میں پیدا ہو جائے گی جس کانام لیا جائے گا-اور ہرمس نے کہا ہے کہ اپنے پاس سارس کی ہڑی رکھنے سے غم دور ہو جاتا ہے خواہ پریشان عاشق کابی غم کیوں نہ ہو- اور جو اس کی داہنی آ تکھ کا ڈھیلا اپنے پاس رکھے اور جب تک وہ ڈھیلا اُس سے جدانہ کر دیا جائے بیدار نہ ہو گا-اس کی آ تکھ اپنے پاس رکھنے والا پانی میں نہیں ڈو بے گا-اگر چہ وہ اچھی طرح تیر بھی نہ سکتا ہو-

سر سے خواب کی تعبیر اسارس کو خواب میں دیکھنا' شرکت پند قوم کی علامت ہے۔ اگر کسی شخص نے بید دیکھا کہ بہت سارس کے خواب کی تعبیر ہے کہ اس جگہ برچور 'ڈاکو اکٹھے ہیں۔ اور لڑنے والے دشمن دہل موجود ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ سارس کا دیکھنا کسی کام میں تردد کی علامت ہے۔ اگر کوئی سارسوں کو ادھرادھر بکھرا ہوا دیکھے تو بید اس کے لئے بھلائی کی پیچان ہے۔ اگر وہ مسافر ہے یا سفر کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ سارس گرمیوں میں آتے ہیں۔ اور ان کا خواب میں دیکھنا مسافر کے اپنے وطن بسلامت پہنچنے اور مقیم کے خیریت سے سفر کرنے کی نشانی ہے۔

ا سکباج ایک قتم کا کھانا ہے جو گوشت کو سرکہ میں مصالحہ وغیرہ کے ساتھ لِکا کر بنایا جاتا ہے۔ علمہ حیوة الحیوان جلد اول ارنب کے تذکرہ میں ملاحظہ کریں۔

## اللوبوالنوب

(شہد کی کھیاں) لوب اور نوب شہد کی کھیوں کے ٹولہ کو کہتے ہیں۔ حضرت ریان بن قبور گی حدیث ہیں اس کاذکر ہے 'وہ فرماتے ہیں کہ ہیں نے حضور صلی اللہ علیہ دسلم سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ دسلم سے میں نے عض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ہماری لوب (شہد کی کھیاں) تھیں ہم نے اُن کو پال رکھا تھاوہ ایک چھتہ میں رہتی تھیں ہمیں اس میں سے شهد اور موم دستیاب ہو تا تھا قلال مخص نے آکر ان کو مار ڈالا اور جو زندہ پکی تھیں سب کا ایک ساتھ کفن وفن کر دیا۔ وہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ آگ جلا کر دھوال دکھیا تو بھیاں تو بھاگ گئیں اور چھتہ میں اپنے انڈے نیچ چھوڑ گئیں۔ اس نے چھتہ کاٹا اور رفو چکر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فربایا کہ جس نے کسی قوم کی ملکیت چائی اور ان کو نقصان پنچایا وہ انسائی لعنت کا مستحق ہے۔ کیا تم نے اس کا پیچھا نمیں کیا اور اس کا طال معلوم نمیں کیا؟ حضرت ریان فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اب اللہ کے رسول وہ ایسے لوگوں کی پناہ میں داخل ہوگیا جو ہمارے پڑوی ہیں یعنی قبیلہ ہزیل۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فربایا:۔

"اچھا مبر کرو! تم جنت میں ایک ایک نہر پنچو گے جس کی کشادگی کافاصلہ عقیقہ اور سمجھ کے در میان فاصلہ کے برابر ہے دس میں گردو غبار سے صاف شفاف شد جاری ہوگا جو نہ کسی "لوب" سلم اقے ہوگا اور نہ کسی "فوب" " من کے منہ سے سیداشدہ ہوگا"۔

### اللياء

(ایک قتم کی سمندری مچھلی)اللیاء:ایک قتم کی سمندری مچھلی ہے جس کی کھال سے ذرہ بنتی ہے جس کے پیننے والے پر ہتھیار کااثر نہیں ہو تا۔ نہ تلواراس کو کاٹ سکتی ہے۔

### الليل

( ٹیڑی کا بچہ) لیل: ٹیڑی کے بچہ کو کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہاہے کہ لیل ایک پرندہ کانام ہے گرابن ناس نے یہ کہاہے کہ میں اس پرندہ کو شیں پہچانتا کہ کون ساپرندہ ہے۔

دالله تعالی اعلم بانصواب بائب المبیم اَکْهَاریَّنَهُ

(بعث تيتر)مارية: بعث تيتركانام بجوريستاني علاقول ميل باياجاتا ب-ماريه انيل كائ كوكت بين-

له دونول ایک عی جگه کانام ہے۔ له شدكی كسى عله الينا

ماریة: ظالم بن وہب کی صاجزادی کانام ہے جس کے بارے میں مضور ہے کہ اس نے خانہ کعبہ کے لئے اپنی کان کی بالیاں ہدیے تھے۔ اس وجہ سے عربوں کے یہاں محاورہ بن گیا"خذہ ولو ہدیے کا تھیں جن کے اور کیوتر کے انڈے کے برابر دوموتی جڑے ہوئے تھے۔ اس وجہ سے عربوں کے یہاں محاورہ بن گیا"خذہ ولو بقوطی ماریة" یعنی یہ چیز لے لو آگرچہ اس کی قیمت ماریہ کی دونوں بالیوں کے برابر سلم ہو۔ ماریہ قبطیہ میں ہیں جن کاؤکر بعد میں آگا۔
آتے گا۔

## آلُمَازور

(ایک تشم کاپرندہ) ماذور: بحر مراکش کے اطراف میں ایک پرندہ پایا جاتا ہے جو بابرکت سمجھاجاتا ہے' اور جہاز رال اس سے نیک فالی لیتے ہیں۔ سمندر کے پرسکون ہونے کو سمجھ خلک فالی لیتے ہیں۔ سمندر کے پرسکون ہونے کو سمجھ لیتے ہیں۔ اگر جہاز (کشتی) کمی خطرناک جگہ یا کمی ضرر رسال جانور کے قریب پہنچ جائے تو یہ پرندہ آکر جہاز (کشتی) کے سامنے اڑتا ہے پھراس پر بیٹھ جاتا ہے پھراڑ جاتا ہے گویا کہ وہ لوگوں کو خردار کر رہاہے کہ وہ اپنے بچاؤکی تدبیر کرلیں۔ ملاح اس کو پچانے ہیں۔

### الماشية

(مویثی) مویثی' اونٹ' گائے' بیل' بھینس اور بکری وغیرہ چوپایوں کو کہتے ہیں۔ چلنے کی وجہ سے ماشیۃ کما جاتا ہے۔ بعض نے کما ہے کہ ماشیہ کمنا اُن کی کثرت ِ نسل کی وجہ سے ہے۔ مصرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ:۔

"حضور صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی فخص (جنگل میں) مویشیوں کے پاس پنچے تو آگر وہاں اُن کا مالک موجود ہو تو اس سے دورھ لینے کی اجازت مائے۔ آگر وہ اجازت دیدے تو دوھ کر پی لے۔ لیکن آگر وہاں مالک موجود نہ ہو 'تو تین مرتبہ آواز دے۔ آگر کوئی جو اب نہ دے تو وہ دوھ کر پی لے گراپنے ساتھ نہ لے جائے"۔ (رواہ الترندی)

یاد رہے کہ اس قتم کے احکام اس زمانہ اور اس جگہ کے لئے خاص ہیں جمال عرف عام میں اتنی ہی چیز کا استعال معمولی سمجھاجاتا ہو اور مالک اس طرح کی چیز استعال کرنے کی معمولی سمجھاجاتا ہو اور مالک اس طرح کی چیز استعال کرنے کی اجازت نہ دے تو کسی طرح جائز نہیں ہے۔ فان اذن لمه (اگر مالک اس کو اجازت دے دے) کی قید سے بھی ہی معلوم ہوتا ہے۔ نیز ایک اور حدیث شریف اس سلسلے میں ہے جس سے اس کی بالکل وضاحت ہو جاتی ہے۔

وه حديث شريف بيرب:.

"حضور صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ کوئی کسی کے مویشی سے دودھ ہرگزنہ دوھے۔ ہاں آگر وہ اجازت دیدے تو حمج نہیں۔ کیاتم سے کوئی مید لیند کر تاہے کہ اس کے کھانے پینے کے کمرے میں پہنچ کر اس کی الماری تو ژکر کوئی اس کا کھانا اٹھا کے جائے۔اس طرح مویشیوں کے تھن لوگوں کی غذا کا خزانہ ہیں (للذا کسی طرح بلااجازت دودھ نکالناحرام ہے)"۔

اله يعنى خواه كتنى منتكى كيول نه مو-

## مالكالحزين

(ایک قتم کا آبی پرندہ) جو ہری نے کہا ہے کہ مالک الحزین ایک آبی پرندہ ہے اور ابن بری نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ وہ ''بھا'' ہے۔ اس کے پیراور گردن کمی ہوتی ہے۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ مید پرندہ دنیا کا بجو ہہ ہے۔ کیونکہ بدپانی کی نہوں' چشموں' تالاہوں پر پڑا رہتا ہے۔ جب اس کا پانی سو کھ جا تا ہے تو یہ غمزدہ ہو جا تا ہے اور مسلسل رنج وغم میں جتلا رہتا ہے۔ بھی بھی پانی پینا بھی چھوڑ دیتا ہے اور بیاس سے دم تو ڑ دیتا ہے۔ گراس ڈرسے پانی نہیں پیتا کہ اس کے پینے سے پانی اور کم ہو جائے گا۔ کہاجا تا ہے کہ اس قتم کا محالمہ کچھ جگنو کا بھی ہے جو چراغ کی طرح رات میں چمکتا ہے اور دن کو اڑتا ہے۔ اس کے پنکھ جرے رنگ کے ہوتے ہیں۔ بدن چکنا ہو تا ہے۔ یہ مٹی کھا تا ہے گرمٹی کھی بیٹ بھر کر نہیں کھا تا تاکہ کہیں اس کے کھانے سے ذمین کی ساری مٹی ختم نہ ہو جائے۔ چنا نچھ بھوک سے مرجا تا ہے۔ اس کے بہت سے فوا کہ ہیں۔ یہ پرندہ پانی پر مسلسل جم کر بیضنے سے مالک کملا تا ہے اور پانی کے سو کھ جانے پر غمزدہ ہونے ۔ "حزین" کہاجاتا ہے۔ اس کے بہت سے فوا کہ ہیں۔ یہ پرندہ پانی پر مسلسل جم کر بیضنے سے مالک کملا تا ہے اور پانی کے سو کھ جانے پر غمزدہ ہونے ۔ "حزین" کہاجاتا ہے۔

توحیری نے اپنی کتاب "الا متناع والموانسة" میں لکھاہے کہ مالک حزین پانی کے سانپوں کو شکار کرکے کھاتا ہے ہی اس کی غذا ہیں۔ اچھی طرح پانی میں تیر نہیں سکتا۔ جب اسے شکار نہیں ملتا اور بھو کا ہو تا ہے تو سمند رکے کنارے پر اڑتا رہتا ہے۔ جب چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اُس کے پاس جمع ، و جاتی ہیں تو جلدی ہے ان کو اچک کر جتنی کو پکڑ سکتا ہے پکڑلیتا ہے۔

مالك الحزينه كاشرعي حكم

مالک الحزین کے طبی نقصانات اس کا گوشت محدثدا اور دیر ہضم ہو تا ہے۔ اس کے شور بے سے بواسیر کا مرض پیدا ہو تا ہے۔

### المتردية

اگر کر مرنے والا جانور) متر دیدہ اس جانور کو بھی کہتے ہیں جو خود گر پڑے اور اُسے بھی جو کسی سبب سے کسی اونچی جگہ سے پنچے گر کر مرجائے۔

متودیه کا شرعی تکم اس کا کھانا حرام ہے-

### المجثمة

(باندھ کر مارا ہوا جانور) معجشمہ، خواہ باندھ کر یو منی چھوڑ دیا جائے اور وہ بھوک سے ہلاک ہو جائے یا اس کو کسی ہتھیار کانشانہ بتا کر قتل کر دیا جائے۔ حدیث میں اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

## آلُمُرْبَحْ

(ایک آبی پرنده) ابن سیده نے کہا ہے کہ من کا ایک آبی پرنده ہے جو نمایت بدشکل ہوتا ہے۔ الکہ نے

(آدمی) موء: آدمی-الموء الصالح: نیک آدمی- بھٹریئے کو بھی مرء کمہ دیتے ہیں- تفصیل باب الالف میں انسان کے تحت آ چکی ہے۔

## ٱلْمَرُزَمُ

(ایک شکاری پرندہ) موزم: ایک آبی پرندہ ہے جس کی گردن اور پیر لمبے ہوتے ہیں۔ چونچ ٹیٹر ھی ہوتی ہے۔اس کے پروں کے کنارہ کا پچھ حصہ سیاہ ہو تاہے۔اکثر مچھلی کھاتا ہے۔

موذم كا شرعي تحكم اس كا كمانا طال ب-

## المرعة

(ایک خوبصورت پرندہ)المعرعۃ ایک خوش رنگ پرندہ ہے۔ کھانے میں لذیذ ہو تا ہے۔ بٹیرکے برابر ہو تا ہے اور ابن السکیت نے لکھاہے کہ تیتر کی طرح کاایک پرندہ ہے۔ <sub>،</sub>

مرعة كاشرعي حكم اس كاكھاناطال ہے-

### مسهر

(ایک متم کاپرندہ) مسہود ایک پرندہ ہے۔ ہرمس نے لکھا ہے کہ یہ پرندہ رات بھر نہیں سوتا۔ دن کو اپنی روزی تلاش کرتا ہے' رات کو سُریلی آواز میں باربار بولتا ہے۔ جو بھی سنتا ہے مست ہو جاتا ہے اور اس کی لذت سے اُسے بنید اچھی نہیں لگئی۔
مسمر کے طبی فوا کد اگر اس کا مغز سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر ایک در ہم کے ہم وزن روغن بادام میں ملالیں اور اسے مسمر کے طبی فوا کد اُسے کی کو سنگھادیا جائے تواسے بالکل نیز نہیں آئے گی اور تکلیف سے بے قرار ہو جائے گااور ویکھنے والا اسے دُور ہو شراب کے نشہ میں دھت سمجھے گا۔ جو اس پرندے کا سراپنے ہاتھ میں رکھیا تعویذ بناکر بہن لے تو خوف و دوہشت اس سے دُور ہو اور بہو شی کی حد تک اُسے مستی آجائے۔

### المطية

(او نٹنی)مطیة:او نٹنی-سواری کو بھی مطیبہ کمہ دیتے ہیں-

مديث شريف مي هے:

"حضور صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ ذنیا کو برا بھلانہ کمواس لئے کہ دنیامومن کے لئے عمدہ مطیہ (سواری) ہے-اس پ چڑھ کر جنت میں جائے گااور اس کے ذریعہ جنم سے نجات پائے گا۔ یعنی دنیا میں عمل کرکے جنت میں جائے گااور دنیا میں میں عمل کرکے (صدقہ وخیرات وغیرہ کرکے) جنم سے نجات یائے گا"۔

### المعراج

(بجو) معراج : مرجاء 'بجو کو کهاجاتا ہے۔ ایک بڑا جانور ہے جو خرگوش کے ہم شکل ہے عجیب وغریب ہے۔ پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے سربر صرف ایک کالاسینگ ہوتا ہے۔ کوئی بھی درندہ اور چوپایہ جو اسے دیکھ لیتا ہے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ تفصیل باب افضاء میں "الصنب "کے نام سے آ بجل ہے۔

### المعز

(بکری) ایک جانور ہے جس کابدن بالوں سے ڈھکا ہو تا ہے۔ ؤم چھوٹی ہوتی ہے۔ یہ بھیٹر سے مختلف ہے۔ حدیث شریف ہے:۔ . «مبکری کے ساتھ اچھا پر تاؤ کرو' یہ نفیس مال ہے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ کو کانٹنے اور گندگی سے صاف کر دیا کرو"۔

یہ بکری نادانی و کم عقلی میں ضرب المثل ہے۔ یہ بھیڑسے زیادہ دودھ دیتی ہے اور اس کی کھال بھی بھیڑسے موٹی ہوتی ہے اس کے پچھلے حصہ پر جتنا گوشت کم ہوتا ہے اتن ہی اس کی چربی بڑھ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے مشہور ہے کہ بکری کی البیتہ (پچکتی) اس کے بیٹ میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالی نے چو نکہ بکری کی کھال موٹی بنائی ہے اس لئے اس کے بال کم کر دیئے ہیں اور بھیڑی کھال باریک بنائی

بول کے بال گھے کردیے۔ یہ قدرت کی کاریگری کا تماشہ ہے۔ بری کے طبی فوائد اس کا گوشت کھانانسیان کاسب ہے۔ بلغم پیدا کرتا ہے۔ بت میں حرکت پیدا کرتا ہے لیکن جس کو پھنسیال

سل بن سنگ بن سنگ نگل رہی ہوں اس کے لئے بے حد مفید ہے۔ سفید بکری کے سینگ سکھاکر ایک کپڑے میں لپیٹ کر اگر سونے والے کے سرکے یتیچ رکھ دیا جائے تو جب تک بیہ سینگ اس کے سرہانے رہے گاوہ نہیں جاگے گا۔ اگر بکرے کا پتہ گائے کے پتہ کے ساتھ ملاکر ایک بن میں لگادیا جائے اور اسے کان کے سوراخ میں رکھ دیا جائے تو اس سے بسرہ پن کاعلاج ہوجا تا ہے اور کان اگر بہتا ہو تو بہنا بند ہو جائے گا۔

اور پلکوں کے اندرونی حصہ کے بال اکھاڑنے کے بعد اگر بکری کا پہتہ سرمہ کے طور پر آنکھ میں لگائیں دوبارہ اندر بال نہیں جسنے دیتا۔ آنکھ کاجالا دور کر تاہے اور نگاہ کی کمزوری دور کر تاہے۔ نیز آنکھ کے اندر بڑھ جانے والے گوشت کو بھی گلادیتاہے۔

اور فیل پا (بیاری) میں اس کے بیتہ کی مالش نفع بخش ہے۔ بکری کے ہڈیوں کا گودا کھانے والے کو رفج اور نسیان پیدا ہو جا تا ہے اور بہتہ میں تحریک سلم پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بکری کی میگئی کے اندر یہ صلاحیت ہے کہ کنٹھ مالا کو گھلا دیتی ہے۔ اور اگر عورت اس میگانی کو اُونی کپڑے میں رکھ کر استعمال کرے تو اس کی شرمگاہ سے نگلنے والاخون بند ہو جائے اور لیکوریا طعما مرض ختم ہو جائے۔

### ابنمقرض

(نیولے کے مثابہ ایک جانور) ابن مقرض: ایک سیاہ رنگ کاجانور ہے اس کے چار پیر ہوتے ہیں۔ پیٹیے کم می ہوتی ہے۔ چوہے

سے ذراچھوٹا ہو تاہے۔ کیوتروں کاشکار کرلیتا ہے۔ کپڑے کاٹ ڈالتا ہے۔ اس وجہ سے اس کانام ابن مقرض ہے۔ ابن مقرض کاشری تھم | رافعی نے نیولے کے تھم کے تحت اس کی حلت میں دو وجہ نقل کی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بیر

رس ا مدلق على بي كتاب "مهمات" مين لكها بي كد رافعي ك كلام كانقاضاي بي كديه علال مو اور

الحادي الصغير ميں بھي ابن مقرض كو حلال اور نيو لے كو حرام ككھا ہے -

### المقوقس

(فاختہ) مقوقس: کوتر کے مثل ایک پرندہ ہے جس کے رنگ میں سفیدی میں سابی کی آمیزش ہوتی ہے اور مصر کے بادشاہ جرتج بن میناء قبطی کالقب بھی ہے۔ کتے ہیں کہ ہرقل بادشاہ نے جب مقوقس جو نصرانی تھا کامیلان اسلام کی طرف دیکھاتواں سے قطع تعلق کر لیا۔ یہ وہی مقوقس ہیں جن کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خط بھیجا تھا اور اسلام کی دعوت دی تھی۔ وہ اسلام تو منیں لایا مگر حضور کا احرام اور آپ کے قاصد کا اعزاز کیا۔ خط کو عزت کی نگاہ سے پڑھا۔ پھر حضور کو اس نے ایک گھوڑا جس کا نام مشکل لایا مگر حضور کو اس نے ایک گھوڑا جس کا نام مشکل ایک گدھا اور ایک خصی غلام جس کا نام "مابور" تھا ہدیہ میں بھیجا تھا۔ ماریہ قبطیہ کو بھی اس نے جیجا تھا۔ ماریہ قبطیہ کو بھی

اس غلام اور باندی کا ایک مجیب قصد بھی پیش آیا۔ چو نکہ حضرت ماریہ اوریہ غلام دونوں قربی رشتہ دار سے 'چھازاد بھائی بہن ہے۔ مصرسے دونوں حضور کے پاس آگے سے للذا باہم مناسب زیادہ تھی۔ چو نکہ ماریہ قبطیہ خضور کی باندی تھیں 'ایک دن حضور نے دونوں کو بیٹھ کر گفتگو کرتے دیکھ لیا۔ دل میں کھٹک پیدا ہوئی۔ آپ کے چرے کا رنگ بدل گیا۔ حضرت عراسے ملاقات ہوئی چرے کے رنگ بدل گیا۔ حضرت ماریہ حمل سے تھیں چرے کے رنگ بدلنے کا سبب معلوم کیاتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی بات کمہ دی۔ ای دوران حضرت ماریہ حمل سے تھیں للذالوگوں کا شک اور بڑھ گیا۔

حضرت عمر اس غلام کو قتل کرنے کے لئے چل پڑے۔ وہاں پنچے تو غلام کو ماریئے کے پاس بیٹے ہوا ہواپایا۔ قتل کرنے کے لئے تکوار سمینچ لی۔ غلام کو معلوم ہو گیا کہ وجہ کیا ہے۔ چنانچہ انہول نے اپنے کپڑے بدن سے ہٹا دیئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کاعضو ہی کٹاہوا ہے تو شرمندہ واپس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے عمر المجھ

لے پند فوب کام کرنے لگتا ہے۔

سك ميلان الرحم

سے جسامت میں بلی کے قریب زرو رنگ کاایک جانور ہے جس کا پیٹ اور گردن ماکل بہ سفیدی ہو تاہے "سمور کے مانند ہو تاہے-

معلوم ہے ابھی ابھی حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالی نے ماریہ اور أس كر رشته دار غلام کو اس بات سے بری کر دیا ہے جو تیرے ول میں کھٹک رہیٰ تھی اور مجھے بشارت دی ہے کہ ماریہ کے بطن میں جو لڑکا ہے میرا ہے اور مجھ سے مشابہ ہے۔ اور مجھے یہ بھی تھم ملاہے کہ اس لڑکے کانام میں ابراہیم رکھوں۔ اگر مجھے وہ کنیت بدلنی ناگوار نہ ہوتی

جس ہے مجھے لوگ پہچانتے ہیں تومیں اپنی کنیت ابو ابراہیم رکھ لیتا جیسا کہ جرائیل نے مجھے ابو ابراھیم کمہ کر پکارا تھا- اس غلام نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اکثر رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ حضرت عمر نے اُن کے جنازہ میں لوگوں کو اکٹھا کیااور خود نماز جنازہ پڑھائی اور پھر جنت البقیع میں وفن کیا-

(ایک پرندہ 'سنگخوار) مکاء: سنگخوار سے پرندہ مجاز میں پایا جاتا ہے۔سفید رنگ کامو تا ہے۔اس کی آواز سیٹی کی طرح ہوتی ہے۔ یہ اکثر ماغوں میں بولتا رہتا ہے۔ باغات ہے اس کو بہت انسیت ہے۔ کماجاتا ہے کہ آگریہ باغات سے باہر میدانوں میں بولنے لگے توبیہ

آنے والی زبردست قط سالی کی علامت ہے جس میں چوپائے مولیق حتم ہو جاتے ہیں۔ قروین نے کہا ہے کہ یہ جنگلی پرندہ ہے-انڈا دینے کے لئے یہ عجیب انداز کا گڑھا کھود تا ہے-اس کی اور سانپ کی دعمنی ہے

کیونکہ سانب اس کے انڈوں بچوں کو کھالیتا ہے۔

منڈلا تا رہااور اس سے قریب ہو تا رہاجیسے ہی سانپ نے منہ کھولا سنگخوار نے ایک کانٹے دار پودا جو شنگخوار نے مند میں لے رکھا تھاسانپ کے مند میں ڈال دیا اور سانپ کے حلق میں کانٹا کھنس گیا اور سانپ مرگیا-

(ایک پرنده) جاحظ نے لکھا ہے کہ چو نکہ باز پرندہ کی عادت اچھی نہیں ہے تین انڈے دیتا ہے جب بچے نکلتے ہیں تو دو کی پرورش کر تاہے اور ایک کو پھینک ریتا ہے۔ اس پڑے ہوئے باز کے چوزہ کو چونکہ سے پرندہ اٹھا کر اُس کی پرورش کرتا ہے۔ گویا وہ اس كام ك لئے مامور ہے اس وجہ سے اس كانام مكلفہ (وشوار خلاف عادت كام پر مامور) ہے- اس كا دوسرانام "كاسو العظام" (بڑی تو ڑنے والا) بھی ہے۔ اور باز کی اس حرکت کے اسباب میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ باز صرف دو انڈے سیتا ہے۔ گمردو سری جماعت نے کما ہے کہ انڈے تو تینوں سیتا ہے گمر نین بچوں کے رزق تلاش کرنے کو بھاری سمجھ کرایک کو پھینک

دیتا ہے۔ ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ باز اس طرح نہیں کر تا۔ لیکن جب وہ شکار کرنے میں کمزور محسوس کرنے لگتا ہے تو اليابوتا ہے۔ جس طرح ولادت كے بعد نفاس والى عورت كمزور موجاتى ہے۔ بعض كاكمنا ہے كه بدخلق قتم كاير نده ہے اور بچه كى پرورش بغیر صبراور تکلیف اٹھائے ممکن نمیں۔ یہ بھی کہاجاتا ہے کہ میہ نمایت لالچی پرندہ ہے اس لئے ابیا کرتا ہے۔

(ایک قتم کاسانپ) مَلکَهٔ: ایک سانپ ہے جو بالشت یا اس سے تھوڑا برا ہو تا ہے۔ اس کے سرپر سفید میناکاری کاسانشان ہو تا

ہے۔اس کے زمین پر رینگنے سے وہ گھاس وغیرہ جل جاتی ہے جس پر اس کا گزر ہو تا ہے۔اس کے اوپر سے اڑ کر جانے والا پرندہ اس پر گر پڑتا ہے۔اگر کوئی درندہ وغیرہ اس سانپ کو کھالے تو فوراً ختم ہو جاتا ہے۔اس کے رینگنے کی سرسراہٹ مُن کر تمام جانور بھاگ جاتے ہیں۔ یہ سانپ انسانوں کو کم ہی دکھائی دیتا ہے۔

. سیک بیت بیت اس سانپ کو مارنے والے کی قوتِ شامہ (سو تکھنے کی طاقت) فوراً ختم ہو جاتی ہے۔اور پھر کوئی علاج کارگر ملکۃ کاایک انو کھاا ٹر نسیں موت

### المنارة

(مینارہ کے مشابہ ایک سمندری مجھلی) منادۃ: ایک سمندری مجھلی ہے جو مینارہ کی شکل کی ہوتی ہے۔ سمندرسے مینارہ کی طرح نکل کر کشتی پر گر بردتی ہے جس سے کشتی کلڑے کمڑے ہو جاتی ہے اور کشتی والے ڈوب جاتے ہیں۔ جب ملاح اس کی آہٹ پالیتے ہیں تو نرستھ اور سکفی وغیرہ بجانے لگتے ہیں تاکہ آواز مُن کروہ بھاگ جائے۔ سمندر میں بیر کشتی والوں کے لئے ایک بڑی آفت ہے۔

### المنخنقة

(گلاگو ناہوا جانور) منحقة وہ حلال جانور ہے جس کے گلے کو اس کا پھندالگا کر گھونٹ دیا گیاہو جس سے اس کی موت واقع ہو گئی ہو۔ ایام جاہلیت میں عرب جانور کا خون بدن میں رو کئے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ اس خون کو کھاتے تھے اور اس کا نام اُن کے یمال "الفصید" کے تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ گوشت جماہوا خون ہے جب یہ کھانا درست ہے تو خون کھانا بھی جائز ہو تا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مختقہ کو حرام قرار دیا کہ اس میں وہ خون زک جاتا ہے جس کو بہانے کے لئے ذرج کیا جاتا ہے۔ مغتقہ سے متعلق ایک مسئلہ او تعلیٰ نے کہ اس میں وہ خون زک جنین (ذبیحہ کے پیٹ کا بچہ) مختقہ سے متشیٰ ہے۔ کیو نکہ سانس کے زک مختقہ سے متشیٰ ہے۔ کیو نکہ سانس کے زک کو رہا کی رائیں کا کہنا تھا کہ کہ کہا گلا گھونٹ کر خون کو روک دیا جائے تو وہ حلال ہے کیو نکہ ذکاۃ شرعی (ذرج) مختقہ ہو گیا اور خون نو کی اگری اثر وہاں موجود نہیں ہے۔ جس طرح شکاری جانوروں سے شکار کیا ہوا جانوریا غیردھار دار چیز کاشکار جس کو ذرئے نہ کیا جاسکا ہویا تیرکا شکار۔ یہ سب حلال ہیں آگرچہ ان میں خون زک گیا ہو۔ گرحمت کا احتمال قوی ہے۔ کیونکہ ذرئے کرنے کی حکمت ہی خون برمانا ہے اور خون میں ہے جو شیخ اسنویؓ نے دیا ہے اور ذرئے کے بعد گلا گھونٹ کر مارے گئے جانور بیا نہیں پیا گیا۔ لہذا وہ مختقہ کی طرح ہو گیا۔ یہ وہ جو اب ہے جو شیخ اسنویؓ نے دیا ہے اور ذرئے کے بعد گلا گھونٹ کر مارے گئے جانور

### المنشار

یمال مختفظ میں ذرئ اصلی پر قدرت ہے۔وہاں یہ حکمت ساقط کرنے کے لئے ایک عذر ہے جو بمال نہیں ہے۔

اور شکاری در ندہ کے شکار میں فرق تھم میں اس لئے ہے کہ شکار میں ذرج اصلی پر قدرت نہیں ہے۔ للڈا ذرمح اضطراری کانی ہے اور

(آرہ کے مثلبہ ایک سمندری مجھلی) منشاد "بحراسود" میں بہاڑ جیسی ایک مجھلی ہوتی ہے جس کے سرے لے کرؤم تک

اله وه خون عن آنتول من بحركر بعون ليا جائے۔

پیٹے پر آبنوس کی طرح کالے کالے بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں جو آرہ کے دندانہ کی طرح ہوتے ہیں اس کا ایک ایک دندانہ دودو ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ سرکے دائیں بائیں دو بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔ ہر کانٹادس ہاتھ کا ہوتا ہے۔ اپنے ان دونوں کانٹوں سے سمندر کاپانی چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے جس سے خوفناک آواز سنائی دیتی ہے۔ اپنے منہ اور ناک سے پانی کی پجپاری نکالتی ہے جو آسان کی طرف فوارہ کی شکل میں نظر آتا ہے۔ پھراس کے قطرے کشتی وغیرہ پر بارش کی بوندوں کی طرح کرتے ہیں۔

یہ مچھلی جب تشتی کے نیچے پہنچ جاتی ہے تو تشتی کو تو ژ ڈالتی ہے۔ جب تشتی والے اسے دیکھتے ہیں تواللہ کی طرف متوجہ ہو کر گڑگڑا کر دعاکرتے ہیں تاکہ اللہ تعالی اُن سے بیہ بلاؤور کر وے۔ ''عجائب المخلوقات'' میں اسی طرح لکھا ہے۔

### المو قو ذة

(وه جانورجو مارنے کی چوٹ سے مراجو) موقو ذة: چوٹ سے مراجوا جانور

موقوزة كاشرى تحكم اس كا كھانا حرام ہے- اس كے تھم ميں اس تير كاشكار بھى ہے جس ميں دھار وغيرہ نہ ہو- حضرت عمر م بندوق سے شكار كئے ہوئے پرندے كے متعلق معلوم كيا گياتو آپ نے فرمايا و تيذ ہے يعنی موقودہ كے تھم

### الموق

پر دار چیونٹی

### المول

ج مولة : جھوٹی کری

## المها

(نیل گائے کے مشابہ ایک جانور) مھا: مھاۃ کی جمع ہے۔ نیل گائے کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ نیل گائے کی ایک قشم ہے۔ جب اس کی مادہ گابھن ہوتی ہے تو نرسے بہت دور بھاگتی ہے۔ یہ فطر تأکثیرالشہو ت جانور ہے۔ شہوت کے غلبہ میں ایک نر دو مرے نر پر چڑھ جاتا ہے۔ یہ پالتو بکری کے زیادہ مشابہ ہوتی ہے۔ اس کی سینگیس بہت سخت ہوتی ہیں۔ عورت کے حسن وجمال اور اس کے موٹا ہے کو اس جانور سے تشبیہ دینتے ہیں۔

مھاۃ کے طبی فوائد اس کے دور دو میں اس کا گودا نمایت مفید ہے۔ اگر اس کے سینگ کا ایک مکڑا کوئی اپنے پاس رکھے تو در ندے اس کے سینگ کا ایک مکڑا کوئی اپنے پاس رکھے تو در ندے مانب اس سے دور رہیں گے۔ کسی گھر میں اس کے سینگ یا کھال کی دُھونی دے دی جائے تو وہاں سے سانب بھاگ جا کی سینگ کا کو کلہ لگانے سے درد سے فوری آرام ملتا ہے۔ اس کے بالوں کی دُھونی اگر گھر میں دے دی جائے تو چو ہے اور گھر میلی جا گھر میں دے دی جائے تو چو ہے اور گھر میلی جا گھر میں اضافہ کر تا ہے اور اعصاب میں مضبوطی لا تا ہے۔ کھلادیں تو انشاء اللہ بخار ٹھیک ہو جائے گا۔ کسی مشروب میں ملاکر بینا قوت باہ میں اضافہ کر تا ہے اور اعصاب میں مضبوطی لا تا ہے۔

تکسیروالے کی ناک میں ڈال دینے سے خون بند ہو جاتا ہے۔اس کے دونوں سینگوں کی راکھ سرکہ میں ملا کر برص (سفید داغ) پر دھوپ میں مالش کریں تو انشاء اللہ برص دور ہو جائے گا۔ اگر کوئی ایک مثقال کے برابر سونگھ لے تو جس سے بھی مقابلہ کرے غالب

مماة كى خواب كى تعبير المحمات كاخواب مين ديكهنا-عابد 'زاہد سردار شخص مراد ہے- اگر كوئى شخص مهاة كى آنكھ ديكھے تو سردارى اللہ علام كا سردارى اللہ على اللہ على

مال غنیمت اور حکومت پائے اور جو بیر دیکھے کہ وہ مهات کی طرح ہے تو وہ جماعت سے کٹ جائے گااور بدعت میں مبتلا ہو جائے گا-

### المهر

(گھوڑے کا بچہ) مونث مہرة - گھوڑے کا بچہ - حدیث شریف ہے:-

"بهترمال کثیرالنسل گھو ڑے اور تھجوروں سے لدے ہوئے ور ختوں کی قطاریں ہیں"-

ابو عبداللہ محمد بن حمان البسرى اولياء ميں سے بيں ان كے احوال عجيب و غريب بيں- صاحب ايك بزرگ كى كرامت كرامت بزرگ تھے- ان كے متعلق لكھا ہے كہ ايك بار سفريس جارہے تھے- ايك جنگل ميں پنچ بى

تھے کہ اِن کا گھو ڑا مرگیا۔اب سواری کس پر کریں۔ چنانچہ اُنہوں نے کما

اللهُمَّ أَعِرْنَا ذَٰلِك المُهَرِ: "إ الله! جمين به هو رُاسفرك لئه عارياً وع ويجع "-

الله کے تھم سے مردہ گھو ڑااٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بُسر کے میں پہنچ کر جیسے ہی انہوں نے گھو ڑے کی زین کھولی گھو ڑاگرااور مرگیا۔

### مُلاعِبطلِه

(ایک بد کنے والا پانی کاپرندہ) ملاعب ظلہ: جس کو قربی بھی کہاجاتا ہے۔ جس کاذکر باب قاف میں گزر چکا ہے۔ اس کو خلطف ظِلّه بھی کہتے ہیں۔ جو ہری نے لکھا ہے کہ ابن سلمہ نے بتایا کہ ایک پرندہ ہے جس کانام افراف بھی ہے۔ پانی میں اپنا سامیہ و کھی کر بدکتا ہے اور اس کو پکڑنے کے لئے لیکتا ہے۔

## ابُومُزَيْنَه

(انسانی شکل کی سمندری مجھلی) اَبُوْ هُزَیْنَة : انسان کی طرح ایک سمندری مجھلی ہے جو اسکندریہ وغیرہ کے بعض علاقوں میں ملتی ہے۔ اس کی شکل و صورت انسان کے مانند ہوتی ہے۔ کھال لیس دار اور چکنی ہوتی ہے۔ یہ مجھلیاں انسانوں کی طرح ایک دو سرے کے مثابہ ہوتی ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کریہ کہ رونے اور چیخ و پکار کی آوا نہ بھی نکالتی ہیں۔ جب یہ سمندر کے ساحلوں پر نکل کر انسانوں کی طرح چلنے لگتی ہیں۔ شکاری لوگ انہیں پکڑ لیتے ہیں تو یہ رونے لگتی ہیں۔ شکاری ان پر رحم کھاکر اُن کو چھوڑ دیتے ہیں۔ گ

ا ایک جگہ کا نام ہے۔ اللہ یہ بھی معقول ہے کہ بہت ہے ملاح ان کو پکڑ کرلاتے ہیں اور ان سے جماع کرکے پھران کو سمندر میں چھو ژویتے ہیں۔

## إبْنَةُالُمَطَر

(کینچوا) مرصع میں ہے کہ یہ سرخ رنگ کا ایک کیڑا ہے جو بارش کے بعد نکاتا ہے۔ جب نمی سو کھ جاتی ہے تو یہ بھی مرجاتا ہے۔

## ابوالمليح

(شکرہ)اس کا تھم "مقر" کے تحت باب الصادمیں گزر چکا ہے۔

### ابنالماء

(ایک قتم کا آبی پرندہ) ابن المهاء بانی میں رہنے والے پرندہ کو بھی کہتے ہیں اور ان پرندوں کو بھی جو پانی سے مانوس ہوتے ہیں۔ بانی کے اردگر د زیادہ رہاکرتے ہیں۔ ابن المهاء کااطلاق کسی خاص نوع پر نہیں ہو تا ہے' برخلاف ابن عرس اور ابن آوی کے کہ اس سے مخصوص نوع مراد ہے۔

ابن عرس نیولا اور ابن آدی گید ژکو کهاجا تا ہے۔

### باب النون

### ناب

(بو ڑھی او ننٹی) ناب: صرف ہو ڑھی او ننٹی کو کمیں گے۔ اونٹ پر اس کااطلاق نہیں ہو تا ہے۔ اس کانام ''ناب'' اس کے دانت کے بڑے ہونے کی وجہ سے ہے۔

### الناس

(انسان) المناس: انسان کی جمع ہے۔ جو ہری نے لکھا ہے کہ الناس بہمی بھی جنات اور انسان دونوں کے لئے مستعمل ہو تاہے۔ اکثر مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے قول ''لَخلُقُ السَّمَاوٰتِ وَالْاَرْضِ اکْبُوْ مِنْ حَلْقِ النَّاسِ '' میں ''الناس'' سے مسے دجال کو مراد لیا ہے اور ان مفسرین کے قول کے مطابق اس آیت کے علاوہ قرآن پاک میں کہیں پر مسے دجال کا ذکر نہیں ہے۔

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول "یَوْمَیَانُینی بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ لاَینْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنُ اٰمَنَتُ مِنْ قَبْلُ" میں "آیات" سے مراد مسیح دجال ہے 'لیکن مشہور قول یہ ہے کہ اس جگہ آیات سے مرادسورج کامغرب سے طلوع ہونا ہے جس کے بعد ایمان کسی ایسے مخص کے لئے نافع نہ ہو گاجو اس سے پہلے تک ایمان نہ لایا ہو۔

### ألناضيخ

(پانی دُ هونے والا اونٹ یا او نمنی) ناصح : اس اونٹ یا او نمنی کو کہتے ہیں جس پر پانی لایا جائے جمع نواضح ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:۔ "حضور صلی الله علیه وسلم سے صحابہ کرام نے غزوہ تبوک کے دن (جبکہ لوگوں کے پاس موجود توشہ ختم ہو گیاتھا) اجازت ما گلی کہ یا رسول الله صلی الله علیہ وسلم اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے "پانی لانے والے اونٹوں" کو ذرج کرکے کھا لیں اور اس کی چربی اپنے بدن پر بطور تیل مل لیں ؟ تو حضور صلی الله علیہ وسلم نے ان کو اجازت دیدی"-

سے اور اس کی چربی آپ ہوں کہ اللہ اگر ایسا ہو گیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سری تدبیر کریں کہ لوگوں

سے ان کے بچے ہوئے توشہ کو منگوا کر برکت کی دعا کریں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی ان کے لئے کافی کر دے گا۔ حضور نے فرمایا ہاں

ایسا ہی کرو۔ چنا نچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور اس کو بچھوا دیا۔ پھرلوگوں سے ان کے پاس بچاہوا

توشہ لانے کو کہا۔ کوئی ایک مٹھی لے کر آنے لگاکوئی ایک مٹھی محجور لانے لگا۔ کوئی روثی کا فکڑا۔ یمال تک کہ دستر خوان پر پچھ معمولی

چزیں اکھی ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی۔ پھرلوگوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اپنے اپنے

برتن اور تھیلے یمال سے بھرلو۔ پھرسب بھرنے گئے حتی کہ لشکر میں موجود ہر بر بن (بورا 'تھیلا) بھرلیا گیا۔ پھرلوگوں نے اس میں سے

کھایا پھر بھی تھوڑا سانچ گیا۔ حضور نے کہا اَشھد ان لاَ اِلٰہ اِلا اللّٰہ واتی مُحَمَّد دسول الله ۔ لا یلقی اللّٰہ بھا عَبْدُ غیرَ شاكِ

لهایا چربی کھوڑا سانچ لیا۔ صور کے اما اشہدان لا اِلله والی محمد رسون الله کو یعنی الله به صبد طور ساپ فیصحب عن المجد کے اللہ علیہ الله علیہ فیصحب عن المجنة کہ جو اس کلمہ کو بقین سے پڑھے گا- اللہ سے اس حال میں ملے گاکہ وہ اسے جنت سے نہیں روکے گااور حافظ ابو لعیمؓ نے غیلانؓ بن سلمہ ثقفی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ او مثنی کا ایک خوفاک قصہ ا

لگتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی اُٹھ کر اس باغ کے پاس پنچ۔ چو نکہ باغ بھی وہاں چار دیواری میں گھرا ہو تا ہے اس کئے حضور صلی اللہ اس وقت اونٹنوں سے دروازہ کھولنے کو کہا۔ مالک باغ نے کہا کہ یا رسول اللہ اس وقت اونٹنوں سے خطرہ ہے۔ حضور نے فرمایا دروازہ کھولو' دروازہ میں حرکت ہوتے ہی دونوں آگے بردھیں۔ دونوں عجیب فتم کی خوفناک آواز نکال رہی تھیں جب دروازہ کھلا اور دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو دونوں بیٹھ گئیں اور حضور کا (احتراماً) سجدہ کیا۔ حضور نے

دونوں کا سر پکڑ کر ان کے مالک کے عوالہ کر دیا اور فرمایا کہ ان دونوں سے کام لواور ان کو انچھی طرح چارہ دیا کرو-لوگوں نے کہا کہ آپ کو جانور بھی سجدہ کرتے ہیں ہمیں بھی اجازت ہو کہ ہم آپ کا سجدہ کیا گریں۔ حضور نے فرمایا کہ سجدہ صرف اس ذات کے لئے زیباہے جو ہمیشہ زندہ رہنے والی ہے۔ جس پر موت طاری نہیں ہوگی۔ اگر میں کسی کو کسی (غیراللہ) کا سجدہ کرنے کا تھم دیتا تو عورت کو تھم دیتا کہ وہ اپنے شو ہر کا سجدہ کیا کرے۔

دوسراواقعہ ای قسم کاایک قصہ اور نقل کیاجاتا ہے کہ بعل بن مرق نے روایت کیا ہے کہ ہم حضور کے ساتھ جارہے تھے کہ ہم

نے ایک اونٹ دیکھا جس پر پانی لایا جا رہا تھا۔ جب اونٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بلبلانے لگا اور اپنی گردن اور تکیل زمین پر رکھ دی۔ حضور وہیں ٹھرگئے۔ پوچھا کہ اس کا مالک کمال ہے؟ جب دہ آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک سے کما کہ یہ اونٹ ہم سے فروخت کر دو۔ مالک نے کما کہ نہیں بلکہ ہم آپ کو ہدیہ کرتے ہیں۔ البتہ یہ ایسے خاندان کا ہے جن کیاس اس کے سواکوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے کام زیادہ لئے جانے اور چارہ کم ملنے کی شکایت محتمد دلائل ویرائین سے مزین متنوع ومنفود کت و مشتمل مفت آن لائن مکتب

ک ہے۔ تم اس سے کام اس کی طاقت کے حساب سے اواور جارہ اچھی طرح دیا کرو۔

دو مری جگہ اس قصہ میں اتنااضافہ بھی ہے کہ بیہ اونٹ آیا تو اس کی آٹھوں سے آنسو جاری تھے۔ایک روایت میں بیر بھی ہے کہ اس نے حضور کو سجدہ کیا۔

### الناقة

(او نٹنی) او نٹنی کی مختلف کنیتیں ہیں:ام حاکل'ام حوار'ام السقب'ام مسعود'اس کو بنت الفحل اور بنت الفلاۃ وغیرہ بھی کما باتاہے۔

مسلم 'ابوداؤر اور نسائی نے عمران بن حصین سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انساری خاتون ناقہ پر سوار تھیں کہ انسوں نے اس ناقہ پر بعو انساری خاتون ناقہ پر سوار تھیں کہ انسوں نے اس ناقہ پر العنت بھیجی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن لیا۔ آپ نے فرمایا کہ ناقہ پر جو کچھ ہے آثار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہو گئی۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ شمیالے رنگ کی وہ او نمنی اب بھی میری نگاہوں میں گھوم جاتی ہے کہ لوگوں کے درمیان چلتی بھرتی ہے گرکوئی اُسے نہیں چھیڑیا۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس او نمٹی کو چھوڑ دینے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ آپ کو اس کے متعلق بد زعا کی مقبولیت معلوم ہو گئی تھی۔ للذا ہمیں بھی اگر کسی محنت کرنے والے کی لعنت کی مقبولیت معلوم ہو جائے تو ہم بھی اے اس جانور کو چھوڑ دینے کا حکم دیں گے۔ لیکن چو نکہ وحی کاسلسلہ منقطع ہو چکا ہے للذا دُعاکی مقبولیت کاعلم ممکن نہیں رہا۔ للذا کسی کے لعنت کرنے ہے اسے جانور کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

بعض لوگوں کاخیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اور دیگر لوگوں کو (دھمکی کے طور پر) یہ تھم دیا تھاللذا مراد اس سے بھی ہوگی کہ اس پر سواری مت کرو- لیکن اس کے علاوہ کسی اور جگہ اس جانو رکا استعال مثلاً اس کا پیچنا یا کھاٹا اور وو سرے استعال جو اس سے پہلے جائز تھے سب اب بھی بدستور جائز رہیں گے۔ کیونکہ نہی صرف اس پر سواری کرنے سے ہے یا صرف اس سفر میں سوار ہونے سے ممانعت تھی ورنہ دو سرے سفر میں ممانعت نہیں تھی۔ لعنت کرنے کو شریعت میں بہند نہیں کیا میا۔ ترندی کی روایت میں ہے:۔

"کہ مومن لعن طعن نہیں کر تا اپنے منہ سے فخش اور بکواس نہیں نکالیا"۔

سنن ابو داؤدیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسان پر چڑھتی ہے مگراس کے پہنچنے سے پہلے ہی آسان کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ پھرزمین پر اُترتی ہے تو زمین کے دروازے اُس کے لئے بند ہو جاتے ہیں۔ پھردائیں بائیں ادھراُدھر گھومتی رہتی ہے۔ جب اس کو کوئی جگہ نہیں ملتی تو جس پر لعنت کی گئی ہے اس کی طرف جاتی ہے لیں اگر وہ اس لعنت کا مستحق ہوتا ہے تو اس پر نازل ہو جاتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف پہنچ کر ای سے متعلق ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول "ناقةَ الله" یماں اضافت تشریق ہے یعنی اس کے شرف و مرتبہ کو بردھانے کے لئے اللہ نے اپنی طرف نبیت کر دی ورنہ دیگر مخلوقات بھی اللہ ہی کی ہیں۔

اس سے حضرت صالح علیہ السلام کی او نمنی مراد ہے جس کو اللہ تعالی نے بطور معجزہ آپ کی نبوت کی تصدیق کے لئے بہاڑ سے

بيدا كياتفا-

حضرت صالح می أو نمنی كا ماریخی پس منظر اوایت اس طرح ب كه قوم ثمود كے سردار جندع بن عمرونے حضرت صالح م علیہ السلام سے کہا کہ اے صالح! اس جٹان سے (جو حجر اللہ کے ایک کنارے پر

تھی جس کا نام 'م کائبۃ '' تھا) ایک ایس اُونٹنی نکال دے جس کی کو کھ بردی ہو اور جس کے بال زیادہ ہوں یعنی حاملہ ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز اداکی- پھراپنے رب سے دُعاکی- چٹان میں ایسی حرکت پیدا ہوئی جس طرح جانور میں بچہ دینے کے

وقت حرکت ہوتی ہے۔ پھرچٹان ملنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے بھٹ گئی اور قوم کے مطالبہ کے موافق ایک بڑی کو کھ والی بالوں والی حاملہ اُونٹنی اس سے ظاہر ہوئی۔ اس کے پہلومیں کوئی ہڑی پہلی ظاہر نہیں تھی۔ قوم ثمود کے لوگ محو تماشہ تھے۔ اُونٹنی نے اس وقت ایک بچہ جناجو اس او نٹنی کے برابر تھا۔ یہ معجزہ دیکھ کر جندع بن عمرواور اس کی قوم میں سے ایک گروہ نے ایمان قبول کرلیا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کے لوگوں ہے کہا کہ میہ اللہ کی او نٹنی ہے۔ ایک دن پانی پینے کی اس کی باری ہو گی دوسرے دن تمہاری اور تمہارے جانوروں کی- وہ تمہاری باری کے دن پانی نہیں ہے گی اور تم اس کی باری کے دن پانی نہیں پیو گے۔ پچھ دنوں تک وہ او نٹنی اور اس کابچہ ثمو د کی سرزمین پر رہے اور او نٹنی گھاس چرتی رہی اور پانی چیتی رہی- البتہ وہ پانی پینے کے لئے ہر دوسرے دن آیا کرتی تھی۔ جب اس کی باری کادن ہو تا تھا تو "حجر" کے ایک کنوئیں میں اپنامنہ رکھ دیتی تھی جس کانام "بئر ناقه " پڑ گیا تھااور جب تک سارا پانی نہیں لی لیتی تھی سر نہیں اٹھاتی تھی۔ جب کنو کمیں میں ایک قطرہ بھی پانی نہ بچتا تھا تب اپنا سر اٹھاتی تھی اور لوگوں کے لئے اپنے پاؤں پھیلا دیتی تھی۔ لوگ اس سے جتنا دودھ چاہتے دودھ لیتے تھے' پیتے بھی تھے اور اپنے تمام

برتنوں میں بھر کر ذخیرہ بھی کر لیتے تھے۔ پھردو سرے رائے سے لوٹ جاتی تھی۔ یہ او نٹنی گرمی کے موسم میں وادی کے اوپر کے حصہ میں رہتی تھی۔ دوسرے مولیثی اس کے ڈرسے وادی کے نشیبی حصے میں

بھاگ جاتے جمال گرمی زیادہ ہوتی تھی اور زمین پر گھاس وغیرہ نہیں ہوتی تھی اور سردیوں کے موسم میں یہ او نمنی وادی کے نشیمی حصہ میں آ جاتی تھی۔مولیثی اس کے خوف سے اوپر کے حصہ میں جاکر پناہ لیتے جہال سردی سے تشخیرتے رہتے۔قوم ثمود کے لوگ یہ امتحان اور اپنے جانوروں کے لئے میہ پابندی برداشت نہ کر سکے۔للذا انہوں نے اللہ کے تھم کی خلاف ورزی کی اور میں چیز اُن کے

لئے او نثنی کی کو نچیس کا منے کاباعث بنی لیکن بلی کی گردن میں گھنٹی باند سے کون؟

ایسے ہمادر کی تلاش جاری ہوئی اور اولین بدبخت ''قدار <sup>ک</sup> این سالف'' اس کام کے لئے تیار ہوگیا۔ یہ حرامی تھا۔ اس کی مال کا نام "قدیرہ" ہے جو "مسالف" کی بیوی تھی۔ گربیان کیا جاتا ہے کہ بیر اپنے باپ کا نہیں تھا اس کے چیرے کی رنگت میں سرخی اور نلیے بن کی ملاوٹ تھی۔ ٹھگنا قد 'چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہیرتھے۔ اپنی قوم میں باعزت اور طاقت ور تھا۔ کشتی میں کوئی اس کو مغلوب نہیں کر پا ہم تھا۔ ایک بڑھیا جس کے یہال اونٹ' بیل اور بکریوں کی کثرت تھی ادر جس کی گئی حسین لڑکیاں تھیں۔اس نے قدار سے کہا کہ اگر تم اس او نٹنی کو مار ڈالو تو میری جس لڑی کو تم پند کرو تم سے شادی کر دول گی- قدار فور اً تیار ہو گیااو راو نٹنی کے آنے کے راستہ میں ایک درخت کی جڑ میں گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ جب او نٹنی کاوہاں سے گزر ہوا تو تکوار سے حملہ آور ہوا اور اس کی کونمچیں

اے ایک قول کے مطابق اس کانام عیزار این سالف تھا۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کاٹ ڈالیں۔ قرآن نے اس کو "فَتَعَاطَی فَعَقَرْ" ہے تعبیر کیا ہے کہ اپنے بنجوں کے بل کھڑے ہو کر ہاتھ بڑھا کر اس نے تکوار ماری اور اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ اُونٹنی بھاگی اور اُس نے ایک آواز نکالی تاکہ اس کا بچہ اس حملہ سے ہوشیار ہو جائے۔ بچہ بھاگ کر

"صبنو" نامی ایک مضبوط میاڑ کے پاس جاکر چھپ گیا۔

جب حضرت صالح علیہ السلام کو خبر ملی کہ او نٹنی کو مار ڈالا گیا تو وہ قوم کے پاس پنچے۔ قوم کے لوگ آپ سے مل کر معذرت كرنے لگے كہ اے اللہ كے نبى أو نثنى كو فلال نے قتل كيا ہے جارا كوئى قصور نہيں ہے تو حضرت صالح عليه السلام نے فرمايا كه اچھا

جاؤ اور اس کے بیچے کو تلاش کرو۔ اگر تم کو وہ بچہ مل گیا تو ہو سکتا ہے کہ تم عذابِ اللی سے پچ جاؤ۔ لوگ اس کی تلاش میں چاروں طرف نکل گئے۔ایک بیاڑ ہران کو وہ بچہ دکھائی دیا۔انہوں نے چاہا کہ بیاڑ پر چڑھ کراس کو بکڑلیں۔ کیکن اللہ تعالیٰ نے بہاڑ کو تھم دیا

اوروه آسان کی طرف بلند ہو تا چلاگیااور کوئی اس کی گر دہمی نہ پاسکا-او نٹنی کے قتل سے عذابِ النی اور قوم ثمود کامنے

کے چرب پیلے رنگ کے ہو گئے جیسے ان پر خلوق <sup>ک ک</sup>ل دیا گیا ہو- ہر مخص مرد'عورت' بچیه' بو ژهاسب اس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ادر ان کو عذابِ الٰہی کالِقین ہو گیا-

حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو پہلے سے بتادیا تھا کہ عذاب کا ظہور چردل کے رنگ بدلنے سے ہو گا۔ چرے پہلے زرد اور پھر سرخ اور پھرسیاہ ہو جائمیں گے اور تیسرے دن سب کا خاتمہ ہو جائے گا''۔ ﷺ یہ لوگ تو اپنی مصیبت میں گر فمآر تھے۔ حضرت صالح

علیہ السلام ان کو چھوڑ کر مومنین کی جماعت کے ساتھ حضر موت سے کی طرف جمرت کر گئے ان کو خبر بھی نہ ہوئی۔ جب انہوں نے ایک دوسرے کاچہرہ دیکھااور رنگ کا تغیرایک دوسرے کو معلوم ہوا توشام کوسب رونے چلانے گئے۔ موت کے انتظار کا ایک دن گزر گیا۔ دوسرے دن جعہ کو ان کے چرے اس طرح سُرخ ہو گئے گویا ان پر خون لگا ہوا ہو۔ شام کو سب نے

بیک زبان ہو کر کما کہ موت کے انتظار کے دو دن گزر گئے۔ سینچر کو اُن کے چرے ایسے سیاہ ہو گئے جیسے ان پر تارکول کالیپ کر دیا گیا ہو۔شام کو صرف وہی آوازیں فضامیں گونجیں: «موت کاوفت بالکل آچکا ہے"- اور «عذابِ اللی پینچ چکا ہے"-

اتوار کے روز آفاب کے اُجالے کا پھیلناتھا کہ آسان سے ایک "جینے" کی آواز آئی جس میں روئے زمین کی ہرخوفناک آوازاور ہر کڑک اور گرج کی آدازیں شامل تھیں-اس چیخ سے ان کے دل سینوں میں ریزہ ریزہ ہو گئے اور بیر سب کے سب مھنوں کے بل ا پنی ہی سرزمین میں خود دفن ہو گئے۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد چار ہزار کے قریب بتلائی جاتی ہے۔ ناقیہ (او نٹنی) کا شرعی تھم | اونٹنی کا شرعی تھم اور اس کے کمبی فوائد وہی ہیں جو ''جمل''اونٹ کے بیان میں گزرے۔ ناقد کی تعبیر اللہ خواب اللہ دیکھنے کی تعبیر عورت ہے ہوتی ہے۔ اگر کسی نے بختی او نثنی دیکھی ہے تو اسے غیر عربی عورت حاصل ناقد کی تعبیر اللہ خواب اللہ دیکھنے کی تعبیر عورت ہے ہوتی ہے۔ اگر کسی نے بختی او نثنی دیکھی ہے تو اسے غیر عربی عورت حاصل

💾 ہوگی اور اگر غیر بختی او مثنی دیکھی ہے تو عربی عورت مراد ہوگی-اگر او نٹنی ہے دودھ نکالتے دیکھاتو نیک عورت ہے

ا خلوق ایک خوشبو ہے جو زرد کی ہوتی ہے۔ عام طور پر عرب میں اسے عور تمیں استعمال کرتی ہیں۔

الله فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّمُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَثَةً أَيَّامِ ذُلِكَ وَعَدَّ غَيْرٌ مَكُذُوبِ (سوره بووب ١١) سن كهت جين كد حضرت صالح عليه السلام اس بهني مين بينج اور آپ كاانقال موكيااس لئے اس كانام حضرموت برد كيا- (يعني موت آمني)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شادی ہوگی اور اگر شادی شدہ نے کسی او نٹنی سے دودھ نکالتے ہوئے اپنے آپ کو خواب میں دیکھاتو نرینہ اولاد پیدا ہوگ- بھی بھی لڑکی پیدا ہونے کی بھی امید ہوتی ہے۔ اگر کسی نے او نٹنی کے ساتھ اس کا بچہ بھی دیکھا تو یہ کسی نشانی قدرت کے ظاہر ہونے اور لوگوں کے عام فتنہ میں بٹلا ہونے کی علامت ہے۔

این سیریٰ ؓ نے لکھا ہے کہ بوجھ لدی ہوئی او نٹنی دیکھنا خشکی کے سفر کی دلیل ہے اور بھگائی ہوئی او نٹنی دیکھنا سفر میں لوٹ لئے جانے کی خبرہے۔جس نے بہت ساری او نٹنیوں کا دودھ دوہاوہ کہیں کاحاکم ہو گااور زکو ۃ وصول کرے گا۔

ابن سرین کے پاس ایک مخص نے آگر خواب بیان کیا کہ میں نے ایک مخص کو بختی اد نٹیوں سے دودھ دوہتے ہوئے دیکھا۔ پھر دیکھا کہ دودھ کے بجائے ان کی چھاتیوں سے خون نگلنے لگا ہے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے تعبیر بیان کی کہ وہ مخص عجمیوں پر حاکم ہو گااور ان سے زکوۃ وصول کرے گا (جے تم نے دودھ دیکھا ہے) اور ان لوگوں کا مال زبرد تی چھین لے گا (بیہ خون ہے جو تم کو نظر آیا ہے) للذا بعد میں ایسابی ہوا۔

جس نے بیہ دیکھا کہ اُس نے او نٹنی کی کو نچیں کاٹ ڈالی ہیں وہ اپنے کئے ہوئے پر پچھتائے گااور اس کے کرنوت کی بناپر اس کو کوئی مصیبت پیش آئے گی۔

او نثنی پر سواری کسی عورت سے نکاح کی اطلاع ہے۔ اگر بید دیکھا کہ او نثنی خچریا اونٹ بن گئی ہے تو اس کی بیوی حالمہ نہ ہوگی۔ اگر کسی نے دیکھا کہ اس کی او نثنی مرگئی ہے تو اس کی بیوی کا انتقال ہو جائے گایا اس کاسفر ملتوی ہو جائے گا۔ بھی بھی او نٹنی کا دیکھنا' جھگڑالو عورت ملنے کی بھی پیش گوئی ہوتی ہے۔ اگر او نٹنی کو کسی آبادی میں داخل ہوتے دیکھاتو اس جگہ کوئی فتنہ پیدا ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

## الناموس الناموس

(مچھر) نامو مں: مچھرکو کہتے ہیں۔ باب الباء میں تفصیل آپکی ہے۔ لیکن ابو حامد اندلسی کا کہنا ہے کہ ناموس چیونٹی کی طرح کا ایک کیڑا ہے جو کاٹ لیتا ہے۔ جو ہری نے بیہ بھی لکھا ہے کہ ناموس را زدار کو بھی کماجا تا ہے۔ اہلِ کتاب حضرت جریل علیہ السلام کو بھی ناموس کہتے ہیں کیونکہ وہ راز دارانہ طور پر نبی سے گفتگو کرتے رہے۔ اس کا پچھ ذکر باب الفاء میں ''فاعوس'' کے تحت آپکا سر

### الناهض

(عقاب کاچوزہ)اس کاذکر عقاب کے ضمن میں گزراہے۔

### النباج

(زور زورے بولنے والا ہدم) ہدمد کی تفصیل باب الهاء میں آ رہی ہے-

(چیچڑی کے مثل ایک کیڑا) نیبو: یہ چیچڑی کے مثابہ ایک کیڑا ہے جو جانور کے بدن پر رینگتا ہے تو رینگنے کی جگہ پر سوجن ہو جاتی ہے۔ مکڑی کو بھی کہتے ہیں اور نبرایک در ندہ بھی ہے-

(شریف) انسانوں اور اونٹوں گھو ڑوں میں سے شریف اور عمدہ نسل والوں کو نجیب کہتے ہیں۔ منتدرک حاکم میں ہے کہ:۔ «حضرت حسن بن علی رضی الله عنمانے پیدل چل کر پچتیں حج کئے اور اُونٹنیاں آپ کے آگے آگے چلتی تھیں "-

دوسرى مديث شريف ب جو حفرت على سے منقول ب كه:-

دونی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که ہرنبی کو سات شریف اور مددگار دوست عطا کئے گئے اور مجھے چورہ دوست ملے

جن کی فہرست درجے ذمل ہے:۔ (۱) حمزةً (۲) جعفرٌ (۳) على (۲٪ حسنٌ (۵) حسينٌ (۲) ابو بكرٌ (۷) عمرٌ (۸) عثمانٌ (۹) عبدالله ثبن مسعود (۱۰) ابوزرٌ (۱۱) مقدادٌ (۱۲) عمارٌ

(١٣٠) سلمان (١٩٨) بلال

## (رواه امام احمد والبزاز والطبراني وابن عدى)

النحام

(بطخ کے مثابہ ایک پرندہ)النحام بطخ کے مثابہ ایک پرندہ ہے۔ یہ الگ الگ بھی اڑتے ہیں اور ایک ساتھ بھی۔ جب کمیں یہ رات بسر کرنا چاہتے ہیں توسب اکٹھے ہوجاتے ہیں- نرسوتے ہیں اور مادہ جاگتی ہے اور نرکے لئے شب باشی کی جگہ بناتی ہے اور مادہ کو اگر ایک نرے نفرت ہو جائے تو دوسرے کے پاس چلی جاتی ہے کہا جاتا ہے کہ مادہ صرف نرکے چو گادینے سے انڈا دیتی ہے اسے جفتی کی ضرورت نہیں پڑتی- انڈا دے کر مادہ دور جلی جاتی ہے اور نروہیں رہتا ہے- پھر نر انڈوں پر بیٹ کر دیتا ہے اور کیی بیٹ اندوں کوسنے کا کام کرتی ہے۔ جب مت بوری ہو جاتی ہے تو اندوں سے چوزے ہے حس وحرکت نکل آتے ہیں۔ پھر مادہ آکر ان

چو زوں کی چونچ میں پھونک مارتی ہے اور یمی پھونک اُن کے اندر روح کا کام کرنے لگتی ہے۔ پھرنر' مادہ دونوں مل کر پرورش کرتے ہیں لیکن نر سخت طبیعت اور بے وفاہو تا ہے۔ جب وہ ان چو زوں کو اپنی غذا حاصل کرنے کے قابل سمجھ لیتا ہے تو اُنہیں مار بھگا تا

ہے۔ مادہ ان بچوں کے ساتھ جلی جاتی ہے اور دوبارہ انڈا دینے کے وقت نرکے پاس آ جاتی ہے۔ المنام کا تھم شرعی یے حلال پرندوں میں سے ہے لنذا اس کے کھانے میں کوئی قباحث نہیں ہے۔ ابن انتجار نے تاریخ بغداد کے حاشیہ پر ایک مدیث نقل کی ہے جس سے بیر معلوم ہو تا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نحام کھایا ہے-

الفاظ بيه بين:-«حضور صلی الله علیه وسلم کو ایک نهام (جس کانام نحام تھا) ہربیہ میں بھیجا گیا۔ حضور صلی الله علیه وسلم نے اُسے کھا**یا** اور آپ نے اس کو پیند فرمایا"۔

ائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آ کے صدیم میں ہے کہ اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ "اے اللہ! اس وقت میرے پاس اپی مخلوق میں سے سب سے محبوب مخص کو پہنچادے"۔

حضرت انس ؓ دروازے پر بہرے دار مقرر تھے۔ اچانک حضرت علی ؓ بہنچے اور اجازت طلب کی۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ حضور ً اس وقت ایک کام میں مصروف ہیں۔ چنانچہ حضرت علی ؓ مصرت انس ؓ کے سینہ پر دھکامار کر اندر داخل ہو گئے اور فرمایا کہ یہ ہمارے اور حضور کے درمیان آڑبن گئے تھے۔

جب حضور مبلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مو دیکھاتو فرمایا کہ اے اللہ! جس مخص سے یہ دوستی اور محبت رکھیں تو بھی اس مخض سے محبت فرما۔ مگردوسری روابیت میں ہے کہ وہ بھنا ہوا پر ندہ چکور تھا۔ ایک روابیت میں ہے کہ وہ سرخاب تھا۔

### النحل

(شمد کی مکھی) نحل شد کی مکھی کو کہتے ہیں۔ باب الذال میں "الذباب" کے ذبل میں کچھ اس کاذکر آچکا ہے۔ یہ خدا کی طرف سے انسانوں کے لئے ایک عطیہ ہے جس میں گونا گوں فوائد ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس مکھی کو شمد بنانے اور اس کی تمام ضروریات کا طریقہ سمجھادیا ہے اور اس نے ساری باتیں اپنے حافظ خانہ میں محفوظ کر لی ہیں۔ اس کو پہتہ ہے کہ ججھے بارش کی جگہوں پر رہنا ہے ہے آب وگیاہ میدان میں نہیں۔ للذا وہ بارش سے سرسبز علاقوں میں ہرفتم کے عمدہ بچولوں میں آس پاس منڈلاتی رہتی ہے۔ پھران کا رس نجوس کر اپنالعاب بناتی ہے اور لعاب سے عمدہ قتم کا مشروب (شمد) تیار کرتی ہے۔

قرویتی گابیان ہے کہ عید کے دن کو رحمت کا دن کئے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس دن میں اللہ تعالی نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا علم سکھایا۔ للذا اللہ کے کلام کے مطابق شہد کی مکھی میں بڑی عبرت ہے اور کیہ ایساجانور ہے جو نمایت ہوشیار ' زیر ک اور بمادر ہے۔ انجام سے باخبراور سال کے موسموں سے اچھی طرح واقف ہے۔ بارش کے اوقات کا علم رکھتا ہے۔ اپنے کھانے پینے ک لئے انتظام کرنا اسے خود معلوم ہے۔ اپنے بڑے کی بات مانتا ہے اور اپنے امیراور قائد کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ نرالاکار مگر اور انو کھی طبیعت کا مالک ہے۔

ارسطو کا کہنا ہے کہ شد کی تکھی کی نوفتہ میں ہیں جن میں سے چھ فشمیں ایسی ہیں جن میں ایک دو سرے کا باہم رابط ہو تا ہے اور ایک جگہ اکشی بھی ہو جاتی ہیں اور اسطوبی کا بیہ بھی کہنا ہے کہ شد کی تکھی کی غذا عمدہ پھل اور میٹھی رطوبت ہے جو پھولوں اور پتیوں سے ملتی ہے۔ یہ ان سب کو اکشاکر کے شہد تیار کرتی ہے اور ابنا چھتہ بھی بناتی ہے مگراس کے لئے اس کو چکنی رطوبت الگ سے جمع کرنی پڑتی ہے جس کو موم کہتے ہیں۔ پہلے میہ موم کی رطوبت اپنی سونڈ سے بچوس کر نکالتی ہے اور اسے اپنی ٹانگوں کے موٹے سے جمع کرنی پڑتی ہے جس کو موم کہتے ہیں۔ پہلے میہ موم کی رطوبت اپنی سونڈ سے بچوس کر نکالتی ہے اور اسے اپنی ٹانگوں کے موٹے حصے (ران) پر جمع کرتی ہے۔ پھراسے ران سے کسی طرح اپنی پیٹھ پر لادتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے کام میں مصروف رہتی ہے۔

قرآن کریم سے بھی ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پھولوں سے غذا حاصل کرنی ہے جواس کے پیٹ میں جاکر شد سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھراپنے منہ سے اس کو نکالتی رہتی ہے بیمال تک کہ اس کے پاس شد کا خزانہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ قال اللّٰہ تعالٰی ثُمَّ کُلِیٰ مِنْ کُلِّ الشَّمَّوَاتِ میں من کل نصرات سے مراد بعض پھل ہیں۔ شد کے رنگ کا مخلِّ الشَّمَوَاتِ میں من کل نصرات سے مراد بعض پھل ہیں۔ شد کے رنگ کا اختلاف 'غذا اور شد کی کھی 'دونوں کی وجہ سے ہو تا ہے اور بھی غذا کے فرق سے ذاکقہ بھی بدل جاتا ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ

عنهاکے قول 'مِحَرَسَتُ نَحْلَةُ الْعُرْفُطَه'' كامفهوم بهی ہے کہ تھھی نے مغافیرٹ کی شاخ میں چھتہ لگایا ہو گا۔للذا اس کے چھول وغیرہ کے رس سے ذا کقد اس فتم کا ہے۔ اور اس میں اس در خت کی بو آ رہی ہے۔

شد کی تھی اپنی روزی حاصل کرنے کا انظام اس طرح کرتی ہے کہ جب کہیں صاف تھری جگہ اے مل جاتی ہے توسب سے پہلے وہاں چھتہ کا وہ حصہ بناتی ہے جس میں شد جمع کرنا ہے۔ پھر" رانی" مکھی کے لئے رہنے کا گھر تقمیر ہو تا ہے اور اس کے بعد نر تکھیوں کے لئے جگہ بنائی جاتی ہے۔جو روزی کمانے میں حصہ نہیں لیتے۔ یہ مادہ تکھیوں سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ مادہ تکھیاں چھتہ کے خانوں میں شد جمع کرتی ہیں۔ سب کی سب ایک ساتھ اُڑ کر فضاء میں بکھرجاتی ہیں۔ اس کے بعد شد لے کرچھتہ میں واپس آجاتی

ہیں۔ نر مکھی پہلے چھتہ بناتی ہیں پھراس میں تخم ریزی کرتی ہیں۔ مخم ریزی کے بعد اس پر اس طرح بیٹھی رہتی ہیں کہ جس طرح پرندے انڈے سیتے ہیں اور اس عمل ہے اس نیج ہے ایک سفید کیڑا سانکل آتا ہے۔ اس کی نشوونماہوتی رہتی ہے۔ خود سے کھانے

لگتا ہے اور چند دن میں اُ ژنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ کھیاں مختلف قتم کے پھولوں سے نہیں بلکہ صرف ایک ہی قتم کے پھولوں کا

ان کی ایک عادت فطری یہ ہے کہ جب کسی مکھی کے اندر کوئی خرابی دیکھتی ہیں تو گوٹا اسے بالکل اپنے چھت سے باہر بھگادیتی ہیں یا پھراس کو جان سے مار ڈالتی ہیں۔ اکثر تو چھتہ سے باہری اس کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔ اس کام کے لئے اُن کے سمال دربان بھی مقرر ہوتے ہیں۔ اور رانی کھی اکیلے کہیں نہیں جاتی بلکہ اس کے ساتھ سب لشکر کی طرح ایک ساتھ چلتی ہیں۔ اُگر وہ اُڑنہ سکے تو دیگر کھیاں اے اپنی پیٹے پر بٹھاکر اُڑا کر لے جاتی ہیں۔اس"رانی کھی" میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ اس کے پاس ڈنک نہیں ہو تاجس سے کسی کو گزند پنجا سکے۔

سب سے عدہ رانی کھی وہ ہوتی ہے جس کا رنگ شرخی مائل بہ زردی ہو اورسب سے بے کاروہ ہوتی ہے جس کی شرخی میں

شد کی کھیاں سب انتھی جمع ہو کر تقسیم کار کرلیتی ہیں۔ کچھ تو شد بنانے میں منهمک ہوتی ہیں اور کچھ کا کام موم بنانا ادر اس سے چھتہ تغمیر کرنا دوسروں کے ذمہ ہو تا ہے اور پچھ کھیاں صرف پانی لانے پر مامور ہوتی ہیں اور اس کا گھر نمایت عجیب وغریب چیز ہے۔ شکل مسدس پر اس کی تغمیرہے جس میں کوئی ٹیٹرھاپن نہیں ہے۔ابیا لگتاہے کہ اس نے انجینٹرنگ ہے اس شکل میں اپناگھر بنایا ہو۔ پھراس گھر کے ہر خانے ایسے برابر مسدس دائرے ہیں جس میں باہم کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ایک دوسرے سے بالكل ايسے ملے ہوئے ہيں گويا كه سب دائرے مل كر ايك ہى شكل ہوں- اور سوائے سرس كے تين سے دس تك كاكوئى بھى دائرہ الیانمیں بن سکتا کہ ایک دوسرے کے درمیان کشادگی نہ ہو۔ کیونکہ شکل مسدس کے ہم شکل چھوٹے چھوٹے دائروں کو ملا کراس نے ایک ہی ڈھانچہ بنادیا ہے۔

مزید تعجب خیزیات سے کہ اس تغیر میں اس نے کوئی پیانہ آلہ یا کوئی پر کار استعال نہیں کیا ہے۔ بلکہ سے سب قدرت کی اس ربیت کاکر شمہ ہے جس میں خبیروبصیر بر دردگارنے اس کو صنعت کاری کابیہ طریقہ سکھایا ہے اور جس میں رب رحمان نے اسے اس

له به ایک قسم کا گوند کادرخت ہے

فن میں اشارات دیئے ہیں-ارشاد باری تعالی ہے:-

"وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْحِبَالِ بُيُوْتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ-الايه" ـ (تمهارے پروروگار نے شدکی کھی کویہ تھم دیا ہے کہ دہ اپنا چھتہ ہماڑوں' در فتوں اور انسانوں کے مکانات میں بنائے)

ذراغور کریں کہ کس طرح شد کی تکھی اپنے رب کے عظم کی فرماں بردار ہے اور کس طرح عمد گی سے عظم اللی کو بجالاتی ہے-کس طرح ان متیوں جگہوں میں اپناچھتہ بناتی ہے۔ آپ ان جگہوں کے علاوہ کسی اور جگہ اس کو چھتہ بناتے نہیں دیکھے سکتے۔

زراغور کریں! کس طرح تھم خداوندی کے مطابق سب سے زیادہ پہاڑوں میں 'چرورختوں میں ادر پھر مکانات اور آبادی میں اپنا چھتہ لگاتی ہے۔ قرآن میں بہاڑوں میں بنانے کا تھم پہلے ہے۔ لہذا سب سے زیادہ دہاں چھتہ لگاتی ہے اور پھر ہالتر تیب ورختوں اور مکانوں میں کم لگاتی ہے کیو نکہ تھم رہانی کی ترتیب ہی ہے۔ نیزاخٹال امر کا بیہ حال ہے کہ سب سے پہلے اس نے چھتہ لگایا جیسا کہ اِتّے خدنی مِنَ الْجِبَالِ بُنِيُوْ تَا کا تقاضا تھا۔ جب چھتہ بن کرتیار ہوا تو اپنے گھرسے نکل کر تلاش معاش میں ہمہ تن مصروف ہوگئی۔ کھائی کر درختوں کے پھولوں اور پھلوں سے رس نکال کر اپنے گھر میں ذخیرہ کرنا شروع کر دیا۔ اور دیکھنے کی چیز ہے ہے کہ کس طرح اس نے شد اور موم بنایا جس میں روشنی اور شفاء کی صلاحیت موجود ہے۔ پھراگر کوئی صاحب بصیرت اس کے احوال میں غور کرے اور دل و

ہے۔ گندگی سے اور بدیو دار چیزوں سے کس طرح بچتی ہے اور کس طرح سے اپنے بدے کی (جو ان سب کا امیر ہو تا ہے) اطاعت کرتی ہے۔ پھرامیر کو بھی خداوند قدوس نے اُن کے درمیان عدل وانصاف کرنے پر قدرت دی۔ یمال تک کہ چھتہ میں گندگی لانے والی کھیوں کو وروازہ ہی پر قتل کر دیتا ہے۔ دشمنوں سے دشنی 'دوستوں سے دوستی بھی ان کی فطرت میں داخل ہے۔

دماغ کو نفسانی خواہشات سے مکسو کرکے تذہر کرے تو بھیٹا اسے تعجب ہو گا کہ کس طرح سے وہ پھول اور شکوفوں سے رَس چومتی

سب پچھ چھوڑو صرف اس کاچھتہ دیکھو' موم کی طرح بنی ہوئی حولی ہے اور کس طرح اُس نے تمام شکوں میں سے شکل مسدس کو منتخب کیا ہے۔ گول' چوکور اور مخمس شکل کو نہیں لیا بلکہ شکل مسدس میں الیمی بات موجود تھی جمال تک کسی انجینئر کاذبین بھی نہیں پہنچ سکتا تھا اور وہ یہ ہے کہ سب سے کشادہ اور وسیع گول شکل بنے یا جو اس کے قریب قریب ہو۔ شکل مربع میں بے کار

بھی ہمیں پہنچ سکتا تھااور وہ یہ ہے کہ سب سے کشادہ اور وسیع کول سکل بنے یا جو اس کے قریب قریب ہو۔ سکل مرت میں ہے کار کونے پی جاتے ہیں کیونکہ مکھی کی شکل گول اور لمبی ہے۔ شکل مرابع کو اس نے اس وجہ سے چھوڑ دیا تاکہ جگہ بیکار نہ پڑی رہے اور گول بنانے کی صورت میں خانوں سے باہر بہت ہی جگہ بیکار ہو جاتی۔ کیونکہ گول شکلیں آگر ایک ساتھ ملائی جائیں تو ہاہم مل کر ایک نہ ہو سکیں گی بلکہ در میان میں کچھ جگہ خالی ضرور زیج جائے گی۔ یہ خاصیت صرف شکل مسدس میں موجود ہے کہ آگر کئی ایک کو ایک میں ملادیں تو در میان میں بالکل کوئی جگہ نہیں بچے گی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کس طرح سے اس ذراسے جانور کے ساتھ لطف و مرمانی

کامعالمہ فرمایا ہے اور کس طرح اس کی زندگی کی ضروریات مہیا کر دی ہیں تاکہ وہ خوشگوار طریقہ پر اپنی زندگی گزار سکے۔ اپنے چھتہ میں ایک دو سرے سے لڑنا یہال تک کہ جان سے مار ڈالنا اور ایک دو سرے کے خوف سے اس سے دور رہنا بھی

اپے پھتہ ہیں ایک دو سرح سے سرتا پہل ملک کہ جان سے مار دہ من اور ایک دو سرے سے موسے اسے دو سرتے ہوئی۔ اُن کی فطرت میں داخل ہے۔ چنانچہ اُن کے چھتہ کے پاس اگر دو سرے چھتہ کی مکھی آجائے تو اس کو ڈنک مارتی جیں اور بھی بھی تو وہ مکھی مربھی جاتی ہے جس کو ڈنک لگا ہے۔ اس کے مزاج میں صفائی ستھرائی بھی بہت ہے۔ چنانچہ چھتہ کے اندر اگر کوئی مکھی مر جائے تو زندہ مکھیاں اُسے باہر نکال دیتے ہیں۔ نیز چھتہ میں سے اپناپا خانہ بھی برابرصاف کرتی رہتی ہیں تاکہ اس سے بدیونہ پھیلے۔ بیہ مکھیاں رہیج اور خریف دونوں موسموں میں اپنا عمل جاری رکھتی ہیں۔ لیکن موسم رہیج کا تیار کیا ہوا شہد اچھا ہو تا ہے۔ چھوٹی مکھیاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوی مکھیوں سے زیادہ محنت سے کام کرتی ہیں۔صاف اور عمدہ ہی پانی پیتی ہیں چاہے جہاں سے ملے اور بقد ر ضرورت ہی شمد کھاتی ہیں اور جب چھتہ میں شمد کم ہونے لگتی ہے تو اس کے ختم ہونے پر اپنی جان کے خطرے سے اس میں پانی ملادیتی ہیں۔ کیونکہ چھتہ میں ج جب شمد ختم ہو جاتا ہے تو تھیاں خوو ہی اپنا چھتہ اجاڑ دیتی ہیں۔اگر وہاں کوئی نریا رانی کھی اس وقت بھی ہیٹھی رہے تو بھی مجھی انہیں بھی مار ڈالتی ہیں۔

یونان کے ایک تھیم نے اپنے شاگر دول سے کہاتھا کہ تم لوگ چھتہ میں رہنے والی شمد کی تکھیوں کی طرح بن جاؤ۔ شاگر دول نے پوچھا کہ وہ چھتہ میں کئی تکھی کو رہنے نہیں دیتیں بلکہ أسے اپنے چھتہ میں نکمی کھی کو رہنے نہیں دیتیں بلکہ أسے اپنے چھتہ سے ذکال دیتی ہیں اور اپنے گھر سے باہر کر دیتی ہیں کیونکہ وہ بے مقصد اُن کی جگہ نگ کر دیتی ہے اور شمد کھا کر ختم کر ڈالتی ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ کون مستعدی سے کام کرتی ہے اور کون مستی کرتی ہے۔ یہ کھیاں سانپ کی طرح اپنی کینچلی ا تارتی ہیں۔ ان کو سریلی اور اچھی آواز سے لذت ملتی ہے۔

ان مکھیوں کو ایک بیماری (جس میں گھن جیسے باریک کیڑے ان کے جسم کو کھاتے رہتے ہیں) بہت ننگ کر دیتی ہے۔اگر اس میں کھیاں بہتلا ہو جائمیں تو اس کاعلاج یہ ہے کہ مکھی کے چھتہ میں ایک مٹھی نمک چھڑک دیں اور ہرماہ ایک بارچھتہ کھول کر اس میں گائے کے گوہر کی دھونی دیدیں۔ان کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ یہ چھتہ سے آڑ کر غذا حاصل کرنے جاتی ہیں جب لوٹتی ہیں قو ہر مکھی اینے ہی خانہ میں جاتی ہے اس میں بالکل غلطی نہیں کرتی۔

مفرکے لوگ تو کشتیوں میں مکھیوں سے بھرے چھتے لے کر سفر کرتے ہیں۔ جب در ختوں اور پھولوں سے ہرے بھرے میں پنچتے ہیں تو وہاں ٹھہر کر مکھیوں کے چھتے کے دروازے کھول دیتے ہیں دن بھر کھیاں رس چوس چوس کر اکٹھاکرتی ہیں شام کو لوٹ کر کشتی میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاتی ہیں۔

متدرک حاکم میں ابوسبررہ ہذلی ہے ایک روایت منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی ہے جس کو میں نے سمجھاہے اور جس کو اپنے ہاتھوں سے لکھ کر بھی محفوظ کر لیا ہے وہ یہ ہے:۔

"بسم الله الوَّحمٰن الوَّحیم - یہ دہ صدیث ہے جس کو حضرت عبدالله الله بن عمرو نے حضور صلی الله علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ الله تعالیٰ صد سے تجاوز کرنے والے اور بدکلامی کرنے والے نیز بدترین پڑوی اور قطع رحی کرنے والے کو پسند میں کرتا ۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مومن کی مثال شدکی مھی کی سی ہے کہ وہ اپنے چھتہ سے نگلتی ہے ' حلال کھاتی ہے ' سیس کرتی ہے مگرنہ تو کسی کو کوئی نقصان پنچاتی ہے نہ کمیں تو ڑپھوڑ کرتی ہے ۔ اس طرح مومن بھی اپنے کام سے کام رکھتا ہے کسی کو ایذا نہیں پنچاتا' رزق حلال کھاتا ہے "۔

ابن اٹیر نے لکھا ہے کہ مومن کو شد کی کمھی سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ دونوں میں مشابہت بہت سی چیزوں میں ہے۔ مثلا فہم و فراست 'کسی کو ضرر نہ پنچانا' وعدہ پورا کرنا' دو سرول کو فائدہ پنچانا' قناعت کرنا' دن میں تلاش معاش 'گندگی سے دور رہنا' حلال کمائی کھانا' اور اپنی کمائی کھانا' امیر کی اطاعت کرنا۔ نیز پچھ پریشانیاں شد کھی کا کام کاج بند ہونے کا سبب بن جاتی ہیں۔ مثلاً تاریکی' بادل' آندھی' دھوال' بارش اور آگ۔ اسی طرح پچھ اسباب سے مومن کا بھی کام مل رک جاتا ہے اور وہ غافل ہو جاتا ہے۔ مثلاً غفلت کی تاریکی' شک کے بادل' فتنوں کی آندھیاں' حرام مال کادھواں' مالداری کاپانی' نشہ اور خواہشات نفسانی کی آگ۔ محکمہ دلائل وراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ مند دارمی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں میں اس طرح رہو جیسے پر ندوں میں شمد کی مکھی رہتی ہے کہ تمام پر ندے اسے معمولی 'کمزور و ناتواں سجھتے ہیں لیکن اگر انہیں شمد کی کمھی کے پیٹ کاشد اور اس کی برکت اور فوا کد کاعلم ہو جائے تو وہ اسے معمولی نہ سمجھیں۔ لوگوں کے ساتھ اپنے طلم اور ذبان سے میل جول رکھولیکن اپنے اعمال اور دلوں کو ان ہو الگ رکھو۔ آدمی کو اس کا پھل ملے گاجو اس نے دنیا میں کر لیا ہے اور قیامت کے دن ہر مخض ان لوگوں کے ساتھ ہو گاجن سے اسے محبت ہو۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ونیا کی فدمت میں بیہ روایت مشہور ہے کہ آپ نے فرمایا دنیا میں چھ قتم کی چیزیں ہیں۔
مطعوم 'مشروب 'ملبوس ' مرکوب 'منکوح ' مشموم ۔ سب سے بہتر کھانے کی چیز شد ہے جو ایک مکھی کا تھوک ہے۔ سب سے عمدہ پینے
کی چیز پانی ہے جس میں اچھے برے سب برابر کے حصے دار ہیں۔ سب سے اچھالباس ریشم ہے جو ایک معمولی کیڑے کا بنایا ہوا ہے۔
سب سے افضل سواری گھوڑا ہے جس پر بیٹھ کر انسانوں کا قتل ہو تا ہے۔ سب سے شان دار خوشبو مشک ہے جو ایک جانور کا خون
ہے۔ سب سے بردھیا منکوح عورت ہے جو پیشاب کرنے کی جگہ ہے اور الی ہی گندی جگہ سے نگل ہے۔

کتنہ:۔ اللہ تعالیٰ کاشمد کی تکھی میں زہراور شمد دونوں جمع کر دینا اس کی کمال قدرت کی نشانی ہے۔ اسی طرح مومن کے اعمال خوف و رجاء امید و بیم سے مرکب ہوتے ہیں۔

شمدے طبی فواکد ایو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر مینے میں شمدے طبی فواکد ایم نیاری اسے لاحق نہیں ہوگی۔ حضرت عمر الوجب کوئی

مرض لاحق ہوتا تھا آپ شمد میں سے علاج کرتے تھے یہاں تک کہ پھوڑے کھنٹی پر بھی شمد کاہی مرہم لگاتے تھے اور کسی جانور کے وُسنے کی جگہ بھی شمد مل لیتے تھے اور شمد کے فوائد کی آیتیں تلاوت کرتے تھے۔

ابو وجرہ کے متعلق آیا ہے کہ وہ شد کو بطور سرمہ استعال کرتے تھے اور ہر مرض میں اس سے علاج کرتے تھے۔حضرت عوف بن مالک تا کے بارے میں بیان کیاجا تا ہے کہ ایک باروہ بیار ہو گئے۔ فولیا کہ پانی لاؤ اور "وانز لنامن السماء ماءً مبارکاً" پڑھا۔ پھر کما شد لاؤ اور اس کے متعلق آیت تا پڑھی۔ پھر نیتون کا تیل متگوایا اور پڑھا: "من شجرة مبارکة" پھر تینوں کو ملا کر نوش فرمایا۔ اللہ تعالی نے شفا بخش دی۔

ا یک محابی کو دست آ رہے تھے حضور نے ان کو شد پینے کے لئے کہا۔ شد پیا تو دست میں اضافیہ ہو گیا حضور نے بار بار ان کو شدیلوایا۔ یہاں تک کہ صحت یاب ہو گئے۔

فاكره: اس مديث ير (جس مي اسمال (وست) كاعلاج شركو بتلاياً كيام) اور "عليكم بهذا العود الهندى فان فيه سبعة اشفية منهاذات الجنب اور الحملي من فيح جهنم فاطفؤها بالماء"

ا مام عدد اعلى صالح بين بوآ فرت كے لئے ذخرہ كرا ہے۔ عدد وَأَوْ حُي رَبُّكَ عشفاً عُلِلْنَاسِ تك.

مختلف ہو جا تا ہے۔

اور ان فی الحبة الو داء الشفاء من كل داء الاسلام لینی الموت الله جیسی احادیث پر طب کے اصول کو لے کر بعض لوگول نے اعتراض کیاہے کہ ان احادیث سے تو ماہرین اطباء کے اقوال کے خلاف بات معلوم ہو رہی ہے۔

اعتراض کرنے والے نے اس طرح اعتراض کیا ہے کہ ماہرین اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ شد مسمل سے ہلا اسمال کا علاج اس سے کیسے ممکن ہے؟ اور اس پر بھی اطباء کا اتفاق ہے کہ بخار زدہ کے لئے ٹھنڈ ے بانی کا استعال خطرناک بلکہ اس کو موت کے منہ میں لے جانے والا ہے۔ کیونکہ ٹھنڈ ا پانی مسامات کو بند کر دیتا ہے جس کے نتیج میں تملیل شدہ بخار باہر نگلنے سے زک جاتا ہے اور حرارت جسم کے اندر لوٹ جاتی ہے اور یہ ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے۔ نیز اطباء ذات الجنب کے مریض کے لئے کلونجی کا استعمال منع کرتے ہیں کیونکہ اس میں گری بہت زیادہ ہوتی ہے جو مریض کے لئے مملک ہے۔ اس محد نے نمایت جمالت کی بات کمی ہے اور یہ نادانی اور کم علمی کا نتیجہ ہے۔ ہم یہاں ان احادیث کی وضاحت کرتے ہیں اور اطباء کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں تاکہ اس کی جمالت کا پردہ آئھوں سے ہٹ جائے اور اسے صحح بات معلوم ہو جائے۔

ی بہائے کا پروہ ۱ مقول ہے بھے اور اسے کہلے ایک ضروری بات لکھنا ضروری سمجھتا ہوں وہ بیر کہ اطباء نے ہر جگہ طب مہلی حدیث شدے اسہال کاعلاج کی وہ تفصیل نہیں کی ہے جسسے ہر فخص صبح بات سمجھ سکے۔علم طب میں بہت ی

تفعیلات کا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً میں کہ مریض کے لئے بھی ایک ہی چیز دوا اور بھی بعینہ وہی چیز مرض کاسبب بن جاتی ہے اور ایسا کسی خارجی عارض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً عارضی غصہ جس سے اس کے مزاج میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے للذا علاج کارگر نہیں ہوتا یا فضاء میں حرارت یا برودت کے باعث دوا کا مناسب اثر نہیں ہوتا۔ للذا اگر کسی حال میں طبیب کسی مریض میں کسی دواسے شفاء کا احساس کر لے تو اسی ایک دواسے ہر حال میں ہر مریض کا علاج ہو جائے یہ ضروری نہیں ہے اور اطباء کا اتفاق ہے کہ ایک ہی مرض کا علاج عمر' موسم' وقت' عادت' غذا (جو پہلے کھائی ہے) مناسب تدبیر اور طبیعت کی قوت دفاع وغیرہ سے مختلف ہونے کی وجہ سے کا علاج عمر' موسم' وقت' عادت' غذا (جو پہلے کھائی ہے) مناسب تدبیر اور طبیعت کی قوت دفاع وغیرہ سے مختلف ہونے کی وجہ سے

نیز یہ بھی جانا ضروری ہے کہ دست آنے کے بہت سے اسباب ہیں جن میں ایک سبب بد ہضمی اور کھانے کی ہے احتیاطی ہے ' اس قتم کے دست میں اطباء کی رائے یہ ہے کہ ایسے مریض کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے بلکہ اگر کسی سحل کی ضرورت بھی پڑے تو دے دیا جائے اس کا علاج ہی ہے۔ اگر مریض کمزور نہ ہو اور اس قتم کے دست کو روک دینا ضرر رساں ہے اور اس سے دو سری بیاری بیدا ہو سکتی ہے۔ جب آئی بات مسلم ہے بچروہ مریض جس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمال میں شمد کا استعمال فرمایا تھا ہمیں مان لینا چاہیے کہ بد ہضمی اور کھانے کی بد احتیاطی سے دست کا شکار تھا للندا اس کا علاج دست آنے کو اپنے حال پر چھوڑ دینایا اس میں اضافہ کر دیناہی تھا۔ اس لئے حضور کے اس مریض کے لئے شمد کا علاج تجویز فرمایا۔

ہ ہو تھا یہ میں ہوں۔ پھرشمد بلانے سے دست زیادہ آنے لگے۔ شکلیت کرنے پر آپ نے فرمایا اور شمد پلاؤیماں تک کمہ پیٹ کے اندر کافاسد مادہ ختم ہو گیا اور دست خود بخود بند ہو گیا۔ ہمارے بیان سے بیہ بات معلوم ہو گئی کہ شمد سے علاج اطباء کے یمال رائج ہے۔

لہ تم اس عود ہندی لینی قبط (ایک قتم کی دواہے) کو لازم پکڑلواس میں سات قتم کے مرض کی دواہے جس میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔ بھار جنم کے سانس لینے سے ہوتا ہے لنذااسے پانی سے بجھاؤ کیو نکہ وہ آگ کااثر ہے۔ موت کے علاوہ کلونجی میں ہر مرض کاعلاج موجود ہے۔ سلہ دست آور

بخار کاعلاج شمنڈے پانی سے طرح ہم یمال بھی کمیں گے کہ عر موسم 'مریض اور آب وہوا کے اختلاف سے علاج کے مخار کاعلاج شمنڈ کے پانی سے کہ میاں نادان! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں "الماء البارد" ٹمنڈ اپانی کمال ہے آپ نے تو صرف پانی فرمایا ہے۔ اطفئو ھابالماء اس کو پانی سے بجمادو۔ ٹمنڈ اگر م تو آپ نے بچھ بھی نمیں فرمایا۔ ٹانیا ہم یہ کمیں گے کہ اطباء نے بھی یہ کما ہے کہ صفراوی بخار کے مریض کاعلاج مریض کو ٹمنڈ اپانی پلانے اور اسی سے اس کے ہاتھ پاؤں دھونے سے کیاجائے۔ تو کیا بعید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کی اس قتم کاعلاج پانی بیانے بیاں ہو۔

عود ہندی سے ذات الجنب کاعلاج اسی طرح ذات الجنب میں عود ہندی سے شفاء کا انکار بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ اطباء نے لکھا ہے کہ ذات الجنب آگر بلغم کے سبب ہو تو اس کاعلاج قبط (عود ہندی) ہے۔ نیز

علینوس اور دیگر ما مراطباء نے لکھا ہے کہ وات اجتب الرسم کے سببہ جالینوس اور دیگر ما مراطباء نے لکھا ہے کہ عود ہندی سے سینے کا درد ٹھیک ہوجاتا ہے۔

عود ہندی سات مرض کی دوا ہے۔ نہر کا اثر کم کرنے میں مفید ہے۔ شہوت میں بیجان پیدا کرتی ہے۔ بیٹ کے کیڑوں اور کدو

دانے کا صفایا کرتی ہے آگر شمد کے ساتھ ملا کر پلایا جائے۔ سیاہ جھائیوں پر مل دینے سے جھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ معدے اور جگر کی برودت میں نافع ہے۔ موسمی اور باری باری آنے والے بخار میں نفع بخش ہے اس کے علاوہ اور امراض کی بھی دوا ہے۔

عود (قسط) کی دو قشمیں ہیں (۱) بحری (۲) ہندی۔ بعض نے کہاہے کہ اس کی اور بھی قشمیں ہیں۔ بعض نے بیہ وضاحت کی ہے کہ بحری' ہندی سے علیحدہ ہوتی ہے۔

بحری سفید ہوتی ہے اور ہندی ہے اس میں حرارت کم ہوتی ہے۔ گربعض لوگوں کا خیال ہے کہ دونوں تیسرے درجے کی خشک اور گرم ہیں گرہندی میں حرارت زیادہ ہے۔ گراہن سینا کا کہنا ہے کہ قسط میں حرارت تیسرے درجہ کی ہے گرخشکی دو سرے درجہ کی ۔

کلونجی ہر مرض کی دوا حبت السوداء کلونجی جس کو شونیز بھی کہا جاتا ہے۔ اطباء نے اس کے بہت سے فوائد اور عجیب وغریب خاصیتیں لکھی ہیں جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔ <sup>لیہ</sup> چنانچہ حکیم جالینوس سے منقول ہے کہ کلونجی سوجن کو تحلیل کر دیتی ہے اور کھانے اور پیٹ کے اوپر اس کالیپ کرنے سے پیٹ کے

۔ رہے ہیں۔ اگر پکا کر ایک کپڑے میں باندھ کر اسے سونگھاجائے تو زکام میں مفید ہے اور اُس بیاری (چیک) میں بھی نافع ہے جس میں بدن پر نشان پڑجاتے ہیں اور باہر نکلے ہوئے اور کھال کے اندر تچیلے ہوئے مسہ (لللہ) وغیرہ کو ختم کر دیتی ہے۔ اُرکے ہوئے حیض کو جاری کرتی ہے آگر دہ چربی کی وجہ سے زک گیا ہو اور پیشانی پر ملنے سے سرکا درد رفع ہو جاتا ہے۔ تھجلی وغیرہ کو ٹھیک کرتی ہے۔ پیشاب

کری ہے اگر دہ چربی می وجہ سے زک کیا ہو اور پیشائ پر ملتے سے سر کا در درخ ہو جاتا ہے۔ محبی و محیرہ کو کھیک کری ہے۔ پیش جاری کرتی ہے۔ دورھ بڑھاتی ہے۔ سر کہ میں ملا کر اگر بلغی ورم پر پٹی باندھ دی جائے تو ورم دور ہو جاتا ہے۔

له آگرچہ جمارااس بات پر ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ بالکل صبح ہے۔ مگرجابلوں کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آگر باریک پیس کر آنکھ میں لگائمیں تو آنکھ سے نکلنے والے پانی اللہ کو بند کر دیتی ہے۔ مواد بہنے میں بھی نفع دیتی ہے دانت کے در د میں اس کی کلی کرنا مفید ہے۔ زہر یکی مکڑی کے کاشنے کاعلاج ہے۔ اس کی دھونی دینے سے سانپ ' بچھو بھاگ جاتے ہیں۔ بلغی اور سوداوی بخار کو ٹھیک کرتی ہے۔

ز کام کے مریض کے مگلے میں اس کالٹکانا بھی فائدہ دیتا ہے۔ موسی بخار میں بھی نافع ہے اور دو سری گرم دواؤں سے اس کااثر ختم نہیں ہوتا۔ بھی یہ بغیر کسی چیز میں ملائے اور بھی ملا کر استعمال کی جاتی ہے۔

ان احادیث سے ایہ جو تفعیلات معلوم ہو ئیں ان سے یہ اندازہ ہو تا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اور دنیا کے کتنے علوم حاصل تھے۔ نیز علم طب کا درست ہونا اور بیہ کہ کسی نہ کسی درجہ میں علاج معالجہ کرنا بھی درست ہے۔ اور بیہ بالکل واضح بات

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں طرح طرح کے رموز واسمرار رکھ دیتے ہیں اور اللہ جل جلالہ نے ہر مرض کی دواپیدا کر رکھی ہے۔البتہ یہ انسان کی عقل وفتم اور اس کے ادر اک ووجدان کی کو تاہی ہے کہ وہ کسی مرض کی دوا معلوم نہ کر سکے۔ شہد کی مکھی کا شرعی تھکم | مجاہد کہتے ہیں کہ شہد کی مکھی کو مارنا مکروہ ہے اور اصح قول کے مطابق شہد کی مکھی کا کھانا حرام ہے

شہد کی تعصی کا شرعی سم اسلیم ہوئے ہیں میں سیاں ہی وہ میں ہوئے ہوئے ہوئے ہیں۔ اس سیاں ہے۔ اگرچہ اس کا شہد حلال ہے۔ جیسے عورت کا دودھ حلال ہے مگر عورت کا گوشت کھانا حرام ہونے کی بعض منقد مین نے اس کھی کو ٹڈی کی طرح حلال بھی لکھا ہے اور اس مکھی ٹے مارنے کو مکروہ تحریمی کما ہے۔ اس کے حرام ہونے کی بنیادیہ ہے کہ جب اس کو مار کر اس سے کوئی نفع حاصل نہیں ہو تا تو پھر پلاوجہ کسی جاندار کے ہلاک کرنے سے کیافا کدہ؟ لیکن قیاس

بنیادیہ ہے کہ جب اس لو مار کر اس سے لوی سے حاسم میں ہو ماہو پر بداوجہ می جدد رہے ہدات سرے سے یوں مدہ، -ں یہ س کا نقاضا یہ ہے کہ اس کو مار ڈالنا جائز ہے۔ کیونکہ اس کے ڈنک بھی ہو تا ہے اور بسااو قات وہ انسان اور دیگر جانو رول پر حملہ کرکے انہیں بہت تکلیف پہنچاتی ہیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو مارنے کی ممانعت کر دی ہے للذا ہم نے کہا کہ مارنا حکروہ

شد کی کمی کا پیخاامام ابو حنیفہ کے نزدیک ناجازئے کیونکہ کمی کوئی مال نہیں ہے۔ جس طرح بھڑوں کا بیخاحرام ہے۔ لیکن امام شافع ؓ وغیرہ نے فرمایا ہے کہ محصوں کو دو شرطوں کے ساتھ بی سے اول سے کہ کتنی کھیاں ہیں خریدار اُن کو دکھ لے۔ دو سرے سے کہ چھتہ میں بیخا درست ہے۔ اگر چہ کچھ کھیاں چھتہ سے باہر آ جا رہی ہوں کیونکہ ان کو غذا مہیا کرنا انسان کے بس کا روگ نہیں وہ خود اپنی کمائی کھاتی ہیں لنذا چھتہ سے باہر آنا جانا ضروری ہے۔ لیکن اگر تمام کھیاں فضا میں اڑ رہی ہوں تو ان کے نزدیک بھی ناجائزہے۔

رویت ی بہ برہ۔

مری طبی فواکد

ہو شد کرم خشک ہے۔ عدہ شد وہ ہے جو چھتہ کی موم سے الگ نہ کیا گیا ہو۔ مسل ہے بیشاب جاری کرتی میں ملاکر بلانے اور اس ہے۔ قواکد ہے۔ بیاں نگا تا ہے۔ صفرابن کر گرم خون پیدا کر تا ہے۔ بانی میں ملاکر بلانے اور اس کا جھاگ نکال دینے سے اس کی حرارت ختم ہو جاتی ہے اور مشاس کم ہو جاتی ہے۔ فاکدہ بھی کم ہو جاتا ہے لیکن غذائیت بڑھ جاتی ہے۔ بیشاب جاری کرنے میں زیادہ مفید ہو جاتا ہے۔ سب سے عمدہ شد موسم خریف کا ہوتا ہے جس کی مشاس عمدہ ہوتی ہے اور نیادہ شد موسم رہے میں ملتا ہے جس کے رنگ میں سرخی ہوتی ہے۔ شد کے نقصان کو کھٹ میشاسیب ختم کر دیتا ہے۔ جو چیزیں نیادہ شد موسم رہے میں ملتا ہے جس کے رنگ میں سرخی ہوتی ہے۔ شد کے نقصان کو کھٹ میشاسیب ختم کر دیتا ہے۔ جو چیزیں

اله عاري كي وجهس

جلدی سے خراب ہو جاتی ہیں۔ مثلاً گوشت وغیرہ' اگر اُن کو شمد میں رکھ دیا جائے تو کافی مدت تک خراب نہیں ہو تیں۔ اگر خالص شہد (جس میں پانی ' آگ ' دھوال وغیرہ کا اثر نہ بہنچاہو) میں ذراسامشک ملاکر آنکھوں میں سرمہ کی طرح لگا کمیں تو آنکھوں سے بہنے والا پانی بند ہو جاتا ہے اور اسے سرمیں لگانے سے جو کیں اور اُس کے اندے مرجاتے ہیں۔ شد چاننا کتے کے کانے میں مفید ہے۔ كى بوئى شد زہركے لئے نافع ہے اور موم كى خاصيت بيہ كدجواسے اپنے پاس ركھے اور بعض نے كماہے كه كھائے تو أسے ب چینی لاحق ہو گی مگروہ احتلام سے محفوظ رہے گا-شہد کی مکھی کی خواب میں تعبیر | خواب میں شد کی مکھی دیکھنا' دیکھنے والے کے لئے خطرہ کے ساتھ مال جمع کرنے اور

مالداری کی علامت ہے۔ آگر کسی نے مکھیوں کا چھتہ دیکھا اور اس سے شمد نکالا تو حلال مال حاصل کرے گا۔ پھراگر بوراشمد نکال لیابالکل نہیں چھوڑا تو وہ کسی قوم پر ظلم کرے گاادراگر تکھیوں کے لئے پچھے چھوڑ دیا ہے تواگر وہ حاکم یا اپنے حق دصول کرنے کا دعویدار ہے تو اپنے معاملہ میں انصاف کرے گا۔ اگر کسی نے یہ دیکھا کہ شمد کی کھیاں اس کے سمریر بیٹھ گئی ہیں تو وہ حکومت اور سرداری حاصل کرے گا۔ اگر بادشاہ دیکھے تو وہ کسی ملک پر قابض ہو گا۔ میں تعبیر مکھیوں کے ہاتھ پر جیٹھنے ی بھی ہے۔ کسانوں کے لئے شد کی کھیاں اچھی علامت ہیں۔ لیکن فوجی اور غیر کسانوں کے لئے جنگ کی دلیل ہے۔ کیونکہ تھیوں کی آواز اور ابن کاڈنک مارنااس فتم کی چیز ہے-

شمد کی مکھیوں کادیکھنالشکر کے آمد کی بھی دلیل ہے کیونکہ بیر اپنے امیر کی اس طرح اطاعت کرتی ہیں جس طرح لشکراپنے امیر کی اطاعت کر تا ہے۔ اگر کسی نے خواب میں شہد کی تکھی کو مار ڈالا تو وہ اس کادشمن ہے جس کو مار ڈالے گا۔ کسان کے لئے شہد کی کھیاں مارنا اچھا نہیں کیونکہ یہ اس کی روزی اور معاش کی علامت ہے۔شمد کی تکھی دیکھنے کی تعبیر علماء اور مصنفین بھی ہیں۔

شد خواب میں دیکھنا حلال مال ہے جو بلا محنت و مشقت حاصل ہو گایا کئی مرض سے شفاء حاصل ہو گی۔ جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ لوگوں کو شد کھلا رہاہے تو وہ لوگوں کو عمدہ باتیں سنائے گایا اچھی راگ میں لوگوں کو قرآن شریف سنائے گا۔ جس نے بیہ دیکھا کہ وہ شد چان رہا ہے تو وہ کسی عورت سے شادی کرے گا۔ <sup>له</sup> شمد کھانا محبوب سے ملاقات اور اس سے بوس و کنار ہونے کی خرب اور موم ملا ہوا شد دیکھنا میراث کا مال یا کسی تجارت میں نفع کی دلیل ہے۔ آگر کسی نے اپنے سامنے شد رکھا ہوا دیکھا تو اس کے پاس بہت علم ہو گالوگ اس سے بننے کے لئے آئیں گے۔ اگر صرف شمد دیکھاہے تو مال ننیمت ہے اگر شمد برتن میں دیکھاہے تو عالم دین یا رزقِ حلال مراد ہے-

### النحوص

(بانجھ گدھی)نحوص: بانجھ گدھی کو کتے ہیں۔ تفصیل باب الالف میں گزر چکی ہے۔

اله لقوله صلى الله عليه وسلم لا مرأة رفاعة حتى تذوقي من عسيلته ويذوق عسيلتك.

### النسر

(گدھ) نسر: گدھ کو کہتے ہیں۔ اس کی مخلف کنیتیں ہیں (ا) ابو الابرد (۲) ابو الاصبع (۳) ابو مالک (۴) ابو منهال (۵) ابو سحبی-مونث کو ام قشعم کہتے ہیں۔

و - و ا ا - ہیں۔ گدھ کی وجہ تسمیہ ا گدھ کی وجہ تسمیہ ا مشہوں برندہ ہے۔

انسانوں کو گدھ کاپیغام فَانَّ الْمَوْتَ مُلاَقِيْكَ" اے انسان توجس طرح بھی چاہے زندگی گزار لے تھ کو ایک دن یقیناً موت آ جائے گی"۔

مصنف کا کمنا ہے کہ گدھ کی میہ بات اس کی طویل عمر کی بناپر ہے اس لئے کماجاتا ہے کہ سب سے زیادہ عمر کاپرندہ گدھ ہے میہ ہزار سال زندہ رہتا ہے۔ گدھ اپنی چونج سے شکار کرتا ہے بنجوں سے شکار نہیں کرتا۔ البتہ اس کے بنجوں کے ناخن بہت تیز ہوتے

ہیں۔

باز اور گدھ مُرغ کی طرح جفتی کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گدھ کی مادہ نرکے اس کی طرف صرف و کیھنے کی وجہ انڈے دیتی ہے۔ گدھ انڈے نہیں سیتا ہے بلکہ مادہ وھوپ بینچنے کے قابل اونچی جگہ پر انڈے دے کر الگ ہو جاتی ہے اور سورج کی دھوپ ہی اس کے انڈے کو سینے کا کام کرتی ہے۔ گدھ کی نظر بہت تیز ہے۔ کتے ہیں کہ چار سو فرتخ سے مردار دیکھ لیتا ہے۔ اس کی قوتِ شامہ بھی نمایت تیز ہے لیکن اگر وہ خوشبو سونگھ لے تو فورا مرجائے گا۔ تمام پر ندوں میں تیزا رُنے والا ہے اور اُس کے بازو بھی سب سے مضبوط ہوتے ہیں۔ یمال تک کہ سے ایک ہی دن میں مشرق سے مغرب تک کاسفر کرلیتا ہے۔ اگر کسی مردار کے پاس آکر وہان عقلب کو دیکھ لے تو جب تک عقاب اس میں سے کھاتا رہے گاگدھ نہیں کھا سکتا بلکہ تمام شکاری پر ندے عقاب سے ڈرتے ہیں۔ گدھ نمایت حریص کا لچی اور پیٹو ہو تا ہے۔ جب کی مردار پر اُتر تا ہے تو اس میں سے انتا کھالیتا ہے پر ندے عقاب سے ڈرتے ہیں۔ گدھ نمایت حریص کا کورکر تا رہے گا اور آہستہ آہستہ فضاء کی طرف بردھتا ہے۔ پھر ہوا کے دوش پر کہ اُڑنا چاہے تو فورا نہیں اُڑ سکتا۔ پہلے کئی بارا چھل کودکر تا رہے گا اور آہستہ آہستہ فضاء کی طرف بردھتا ہے۔ پھر ہوا کے دوش پر کہ اُڑنا چاہے تو فورا نہیں اُڑ سکتا۔ پہلے کئی بارا چھل کودکر تا رہے گا اور آہستہ آہستہ فضاء کی طرف بردھتا ہے۔ پھر ہوا کے دوش پر کہ اُٹر اُٹر بیا ہے تو فورا نہیں اُڑ سکتا۔ پہلے کئی بارا چھل کودکر تا رہے گا اور آہستہ آہستہ فضاء کی طرف بردھتا ہے۔ پھر ہوا کے دوش پر

پنچ کر اڑنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی اس حال میں ایک معمولی بچہ بھی اس کاشکار کرلیتا ہے۔ اور اس کی مادہ کو اپنے انڈے ادر بچوں کے سلسلے میں جبگاد ڑے خطرہ ہو تا ہے۔ اس لئے وہ اپنے گھونسلہ میں چنار کے درخت کا پنة بچھادیتی ہے تاکہ جبگاد ڑوہاں نہ آسکے۔

مادہ گدھ اپنے جو ڑے کے بدا ہو جانے پر تمام پرندوں سے زیادہ مسکین ہو جاتی ہے حتی کہ اگر ایک دو سرے سے الگ ہو کر کہیں چلاجائے تو دو سراحزن و ملال سے جان کھوریتا ہے۔

گدھ کے مادہ کے جب انڈا دینے کا دفت آتا ہے تو ہندوستان میں آگر اخروٹ کی طرح کی ایک پھری حاصل کرتا ہے آگر اسے ہلایا جائے تو اس کے اندر ایک دو سرے پھر کی حرکت کی آواز سنائی دیتی ہے جیسے تھنٹی کی آواز ہو۔ جب گدھ وہ پھری مادہ کے افریر یا اس کے پنچے رکھ دیتا ہے تو اس کو انڈا دینے میں سمولت ہو جاتی ہے۔ اس طرح کی بات عقاب کے بارے میں بھی گزری ہے۔

مره پرندوں كا راجه ب جيساك يافتى نے اپني كتاب "نفحات الازهار ولمحات الانوار" ميں حضرت على بن طالب سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب جناب رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے جبر کیل میرے پاس آئے اور کنے گئے اے محمہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہر چیز کا ایک سردار ک اور بادشاہ ہو تا ہے۔ انسانوں کے سردار آدم ہیں اوری آدم کے سردار آپ ہیں۔ روم کے سردار صبیب ہیں اور ایران کے سردار سلمان فارس ہیں۔اور عبش کے سردار بلال ہیں۔ ورختوں میں سردار بیر کا درخت ہے اور پر ندول کا سردار گدھ ہے۔ مینوں میں رمضان ' دنوں میں جعہ کا دن سردار ہے۔ زبانوں میں عربي زبان اور عربي زبان ميس قرآن كريم اور قرآن كريم ميس سورة بقره-

بخت نصر کا تذکرہ اللہ اللہ وہ اللہ اللہ وہ ہے۔ بن منبہ کے حالات میں ذیل کا یہ قصد منقول ہے کہ بخت نصر کا منخ پہلے شیر کی شکل بیں ہواللذا وہ پر ندول کا راجہ بن گیا۔ پھر دوبارہ اس کا مسخ گدھ کی شکل میں ہواللذا وہ پر ندول کا راجہ بن گیا۔ مچراس کا مسخ بیل کی صورت میں ہوا تو بیل مویشیوں کا بادشاہ کہلایا۔ اس طرح بخت نصر کالمسلسل سات برس تک ہو تا رہا تگر تمام

جسموں میں اس کا دل انسان ہی کا دل رہا۔ اس وجہ سے دہ تمام صورتوں میں انسانی عقل کے مطابق کام کر تا رہا ادر اس کا ملک اس وفت تک باقی تھا۔ پھراللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو انسانی قالب میں تبدیل کر دیا اور اس کی روح بھی لوٹا دی۔ تب بخت نصرنے لوگوں کو

توحید اللی کی دعوت دی اور به کماکر تا تھا کہ اللہ کے علاوہ ہر معبود باطل ہے۔

بخت نصر کس دین کا پیرو کار تھا ز اول کال سے اس اس میں میں کا پیرو کار تھا ہے دریافت کیا گیا کہ بخت نفر مسلمان ہو کر مرا؟ توانہوں نے جواب دیا کہ میں نے اہل کتاب سے اس بارے میں مختلف باتیں سی ہیں۔ بعض لوگ تو یہ کہتے تھے کہ موت

سے پہلے ایمان لے آیا تھااور دوسرے لوگوں کا کہنا تھا کہ اُس نے نبیوں کو قتل کیا۔بیت المقدس (معجد اقصلی) کو کھنڈر بنا دیا اور وہاں موجود مقدس كتابون كو نذيه آتش كرديا- الله تعالى كااس پر غضب نازل ہوا اور پھراس كى توبه قبول نہيں ہوئى-

بخت نصر کا قبل اسی کے دربان کے ہاتھوں اس سے متعلق ایک دوسرا تصدیوں منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو بی اس کے بادشاہت بھی مل گئی۔ تو اس اس کی بادشاہت بھی مل گئی۔ تو اس

وقت حضرت دانیال اور اُن کے ساتھی بخت نصر کے نزدیک سب سے زیادہ معزز تھے۔ یہود کو اس پر حسد ہوا اور انہوں نے بخت نصر

کو حضرت دانیال علیہ السلام کے خلاف ورغلایا اور خوب برائی کی اور کہا کہ دانیال جب پانی پی لیتے ہیں تو ان کو پیشاب پر قابو 'کنٹرول مہیں ہوتا۔ چو نکہ یہ بات اُن کے یہاں بہت عار کی تھی۔ لہذا بخت نصرنے اس بات کی حقیقت کا اندازہ کرنے کے لئے ایک قدبیر سوچی اس نے سب لوگوں کی وعوت کی اور دربان سے یہ کمہ دیا کہ دیکھتے رہو کھانے کے بعد جو سب سے پہلے بیٹاب کرنے کے

لتے باہر نکلے اس کو کلماڑے سے قتل کر دینا۔ آگر وہ ہیہ کئے کہ میں بخت نصر ہوں تب بھی نہ چھوڑنا۔ اس سے کہنا کہ بخت نصر نے تو

مجھے تیرے قتل کرنے کا تھم دیا ہے۔ اتفاق کی بات کہ بخت نفر خود ہی پیٹاب پر کنٹرول نہ کر سکااور سب سے پہلے وہی پیٹاب کرنے کے لئے نکلا- دربان نے دیکھتے

اله بعض جكه مردار كامنهوم افضل ب كهيل منهوم بزاب كهيل منهوم عمده ب-وقس على هذا-

ر کله کتاب کانام ہے۔

بی اندهیرے میں بیر سمجھ کر کہ دانیال بیں فوراحملہ کر دیا۔ اُس نے کما کہ ارے ٹھمرو! ٹھمرو! میں بخت نفر ہوں۔ دربان نے کما کہ تم جھوٹے ہو' بخت نفرنے تو جھے تمہارے قل کا حکم دیا ہے۔ پھر کلماڑے سے دار کرکے اسے قل کر دیا۔

آسان کی جانب نمرود کاسفراوراس کی تدبیر اور حضرت علی رضی الله عنه سے بیہ بھی روایت ہے کہ ظالم نمرود نے جب معلق کو جق کی اور گفتگو میں ہار گیا تو

ے پار پورے عواب اور اس میں نمرود اپنے ایک مصاحب کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تابوت کے کناروں پر ڈنڈے لگاکر اس میں گوشت طرف دروازے لگادیے۔ اس میں نمرود اپنے ایک مصاحب کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تابوت کے کناروں پر ڈنڈے اور ڈنڈے کے لو تھڑے اور تابوت سے ان گدھوں کے بیروں میں اتن کمی رسی باندھ دی کہ وہ گوشت تک نہ پہنچ سکیں۔ اور ڈنڈے اس طرح لگائے کہ بوقت ضرورت اُن کو بنچ اوپر کیا جا سکے۔ پھر گدھوں نے گوشت دیکھ کر اُس کی لاکچ میں اڑنا شروع کیا۔ اڑتے

گئے اور اوپر چڑھتے گئے یمال تک کہ پورا دن ختم ہو گیا اور وہ فضاء کی طرف بڑھتے رہے۔ نمرود نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اوپر کا دروازہ کھولو اور دیکھو کہ ہم آسان کے قریب آگئے۔ اس نے دروازہ کھول کر دیکھا اور بتایا کہ آسان کا فاصلہ پہلے ہی کی طرح ہور نمرود نے کہا کہ نیچے کا دروازہ کھول کر زمین کا جائزہ لوکیا صورتِ حال ہے۔ اس نے دیکھ کر بتایا کہ زمین سمندر کے پانی کی طرح اور راڑ ،ھو کمس کی طرح ، کہائی دے دے جس۔ کھر سے گدھ دو سمرے روز بھی سارا دن اڑتے رہے اور بلندی کی طرف بڑھتے رہے

تمرود نے لها کہ سیجے کا دروازہ هول کر ذمین کا جائزہ کو لیاصورت حال ہے۔ اس نے دیچھ کر بتایا کہ زمین سمند رہے ہاں ی حرب اور بہاڑ دھو میں کی طرح دکھائی دے رہے ہیں۔ پھر ہے گدھ دو سرے روز بھی سارا دن اڑتے رہے اور بلندی کی طرف بوصتے رہے یمال تک کہ ایک تیز ہوا اُن کے اڑنے سے مانع بن گئی۔ پھر نمرود نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اب دونوں دروازے کھول کر زمین آسان کا جائزہ لو۔ اس نے کھول کر دیکھائو آسان کو اس حالت پر پایا اور نیجے کا دروازہ کھولا تو اس کو زمین بالکل تاریک سیاہی میں ڈوئی

ہوئی نظر آئی۔ پھرایک آواز سنائی دی۔ اَٹِیھَا الطَّاغِیَةُ اِلٰیٰ اَیْنَ تُویِنُدُ؟ (اے سرکش متکبر کہال کاارادہ ہے؟)

حفزت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس تابوت میں ایک لڑکا بھی تیر کمان لئے بیٹا تھا۔ اُس نے وہاں آسان کی طرف ایک تیر چلایا تو اُس کا تیر سمندر کی ایک مچھل کے خون سے (جو اوپراڑ کر پہنچ گئی تھی) یا فضاء میں اڑنے والے ایک پر ندہ کے خون سے) آلود ہو کر اس کے پاس واپس پہنچ گیا۔ اس نے کما کہ آسان کے خدا کا تو میں نے کام تمام کر دیا۔ پھر نمرود نے اپنے ساتھی سے کما کہ گوشت لئکے ہوئے ڈنڈوں کو نیچے جھکا دو۔

چنانچہ اس نے ایساہی کیاتو گدھ تابوت کو لے کرینچ کی طرف اتر نے لگے۔ پہاڑوں نے گدھوں اور تابوت اڑنے کی آواز سنی تو ان پر خوف طاری ہو گیا اور ان پہاڑوں نے سمجھا کہ ضرور آسان سے کوئی آفت آگئی اور قیامت نازل ہو گئی للذا وہ خوف سے لرزنے لگے اور قریب تھا کہ اپنی جگہ سے لڑھک جاتے۔ اس کے متعلق قرآن کریم میں ہے:۔

"وَإِنْ كَانَ مَكُوْهُمْ لِتَوُوْلَ مِنْهُ الْحِبَالُ" (قریب تھاکہ ان کی سازش سے بپاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائیں) یہ معنی اس قراَت کے مطابق ہول گے جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے وان کا دَ' وال کے ساتھ منقول ہے۔ ورنہ مشہور قراَت وان کان بالنون ہے جس کی صورت میں مفہوم دوسرا ہو گاکہ ان کی تدبیروں سے بپاڑا پنی جگہ سے نہیں ٹل سکتے۔

جو ہری نے کما ہے کہ "نسر" قبیلہ دی الکلاع کے بت کانام تھا۔ یہ قبیلہ حمیر میں رہتا تھا۔ یغوث قبیلہ ندج اور "بعوق" ہمدان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بتوں کے نام ہیں جو اُن کے بزرگوں کی صورت پر بنائے گئے تھے۔ قرآن میں ای کے متعلق "وَلاَ يَغُوْثُ وَيَعْوُقَ وَنَسْتُوا آيا

وار قطنی نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کی ہے کہ حضور صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے شب معراج میں آسان دنیا پر لے جایا گیاتو میں "جنت عدن" میں داخل ہوا۔ میرے ہاتھ میں ایک سیب گرا۔جب میں نے اس کوانی مصلی پر رکھاتو وہ ایک بڑی آنکھوں والی خوب صورت حور سے بدل گیا۔ اس حور کی آنکھوں کی پتلیاں گدھ کے اگلے بازؤں کی طرح تھیں۔ میں نے اس سے بوچھا کہ تُوکس کے لئے ہے؟ کہنے لگی کہ آپ کے بعد آنے والے خلیفہ کے لئے۔

گدھ کا شری تھم اگدھ کی گندگی اور اس کے مردار کھانے کی وجہ سے اس کا کھانا حرام ہے۔

حکایت: لقمان بن عاد اصغر الله کو ان کی قوم (قوم عاد جن کا تذکرہ قرآن میں آیا ہے) نے حرم مکہ میں بھیجا تاکہ دعاکر کے اُن کے لئے اللہ سے مدد طلم کریں۔ جب بید لوگ مکم پنجے تو معاویہ بن بکر کے یہال مہمان ہوئے۔ ان کامکان حرم کے باہر مکم کی آبادی کے کنارے پر تھا۔ انہوں نے ان کو خوش آمدید کہا۔ کیو نکہ قوم عاد ہے مجاویہ کا ماموں کا رشتہ تھا۔ (اور سسرالی رشتہ بھی) ہیہ لوگ معاویہ بن بكر کے پہال مهینہ بھرمقیم رہے۔ ان کے وطن كافاصلہ بھی ایک مهینہ کے برابر تھا۔ جب معاویہ بن بكرنے دیکھا كہ بیالوگ اب بھی جانے کے لئے تیار نہیں ہیں اور ان کی قوم نے ان لوگوں کو حرم میں اس لئے بھیجا تھا کہ ان پر آنے والی اس مصیبت کے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہے مدد طلب کریں جس ہے وہ ننگ آچکے تھے تو ان کو بہت ناگواری ہوئی اور سوچا کہ میرے مامول وغیرہ (سسرال والے) تباہ ہو جائیں گے اور یہ لوگ بہیں بڑے رہیں گے۔ یہ میرے معمان بھی ہیں اب ان کے ساتھ کس طرح پیش

چنانچہ انہوں نے اپنی دو خاص کنیروں ہے اس کا تذکرہ کیا- انہوں نے یہ تدبیر بتائی کہ ایساشعر لکھ کر ہمیں دیجئے جس کے کہنے والے کا پتہ نہ ہو اور ان اشعار میں ان کو ان کاوہ کام یاد ولائے جس کے لئے وہ یمال آئے تھے۔ممکن ہے یہ بات ان کے لئے یمال سے جانے كاسب بن جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپسے اشعار لكھ كران كنيروں كو ديئے۔ انہوں نے وہ اشعار قوم عاد كے ان مهمانوں كے سامنے رامے تو یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کانا چھوی کرنے گئے کہ ہم کو ہماری قوم نے اس مصیبت سے نجات طلب کرنے کے لئے یمال بھیجاتھا جس میں وہ مبتلا ہیں۔ ہم نے بہت دیر کر دی ہے للذا اب ہمیں چاہیے کہ اس وقت حرم میں جاکر وعا کریں اور اپنی قوم کے لئے بارش طلب کریں۔ اس موقعہ پر مرثد بن سعد (جو حضرت ہو دعلیہ السلام پر خفیہ طور پر ایمان لا چکے تھے)

نے کہا کہ بخداتم کو تمہاری دُعاہے بارش نہیں مل علق۔ یہاں تک کہ تم اپنے نبی (ہود ً) پر ایمان لے آؤ اور اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ- آگر ایسا کر لو گے تو تم کو سیراب کر دیا جائے گا- اس کے بعد اپناایمان ظاہر کر دیا اور ایک شعربر هاجس سے یہ بات چھی نہ رہ

جب قومِ عاد نے یہ ویکھا تو انہوں نے معاویہ بن بکرے کما کہ مرثد بن سعد کو ہمارے ساتھ جانے سے روک کیجئے یہ ہمارے

ا ہے وی عادیں جن کی طرف ہووعلیہ السلام کی قوم منوب ہے۔ قوم عاد محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساتھ مکہ نہ جاسکے کیونکہ یہ ہود گر ایمان لے آیا ہے اور اس نے ہمارا دین چھوڑ دیا ہے۔ پھریہ لوگ مکہ جانے کے لئے نگلے۔ جب میہ لوگ کچھ دور چلے گئے تو مرثد بن سعد معاویہ بن بکر کے گھر سے نگلے اور ان لوگوں کے دعا ما نگنے سے پہلے اُن کے پاس پہنچ گئے۔ جب اُن کے پاس حرم میں پہنچے تو مرثد اور ان کی قوم کے لوگ دعا کرنے میں مصروف ہوئے۔ مرثد بن سعد نے یہ دُعاکی کہ:۔

"اے اللہ! میری دعا قبول سیجے اور قوم عاد کاوفد جو کچھ مانگے مجھے اس میں شریک نہ سیجے"۔

قومِ عاد کے سردار قبل بن عتری ذعااور قومِ عاد کی ہلاکت این دعاؤں میں کہا کہ اے اللہ! قبل بن عتری دعاقوں میں کہا کہ اے اللہ! قبل بن عتری دعا قبول سیجئے اور

ان کی دعاہے ہمیں بھی کچھ حصہ عطا کیجئے۔ پھر قبل بن عترفے دعا کی:

یا الهناان کان هو د صادقا فاسقنا فاناقد هلکنا- (اے ہمارے معبود! اگر یعود اپنی باتوں میں سیچ ہیں تو ہمیں سیراب کردیجئے کیونکہ ہم قحط سالی ہے بالک ہی ہوگئے)

اس کے بعد اللہ تعالی نے تین رنگ (سفید 'سرخ 'سیاہ) کے بادل بھیج۔ پھرمادلوں کے پیچھے سے آواز آئی۔ (اے قیل ان بادلوں میں سے اپنے اور اپنی قوم کے لئے منتخب کر لے۔ قبل نے کہا کہ میں نے سیاہ بادل کو منتخب کیا جس میں بانی زیادہ ہو تا ہے۔ آواز آئی تم نے خاک اور راکھ منتخب کر لیا اور اب قوم عاد کا کوئی بچہ زندہ نہ بچے گا۔ اور وہ بادل جے قبل نے منتخب کیا تھا قوم عاد کی آبادی کی طرف بوھا اور وہ عذاب جو اس بادل میں تھا ایک وادی کی طرف سے اُن کے سامنے آیا۔ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ بادل ہمارے لئے بارش برسائے گا۔ اللہ تعالی نے فرمایا بارش نہیں بلکہ سے وہ عذاب ہے جس کے لئے تم جلدی مچارہے تھے۔ سے ہوا ہے جس میں تمہارے لئے ایک وروناک عذاب ہے۔

سب سے پہلے جس نے اس کے اندر موجود مملک ہوا کو دیکھا"مہد" نامی قوم عاد کی ایک عورت تھی جب اس کو واضح طور پر وہ عذاب نظر آگیا اُس نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی۔ جب اس افاقہ ہوا لوگوں نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا۔ کہنے گئی کہ جمھے اس میں آگ کے شعلوں کی طرح ایک ہوا نظر آئی ہے جس کے آگے بچھ آدمی ہیں جو اُسے تھینچ رہے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر اس ہوا کو مسلسل آٹھ دن اور سات رات تک مسلط کر دیا قوم عاد کا بچہ بچہ ہلاک ہوگیا۔ اور ہود علیہ السلام اور مومنین ایک پناہ گاہ میں قوم عاد سے الگ ہو کر چلے گئے جمال ان پر یہ ہوا جا کر نرم ہو جاتی تھیں اور طبیعت میں فرحت وانبساط پیدا کر دیتی تھیں اور قوم عاد پر یہ ہوا بہت تیز چلتی تھی اور ان کو زمین و آسان کے در میان لے جا کر بہاڑوں پر پڑنے دیتی تھی جس سے اُن کے بھیج بکھرجاتے اور بدن کے کھڑے۔

جب قوم عاد کاستیاناس ہو گیاتو لقمان بن عاد کو اختیار دیا گیا کہ چاہو تو خاکسری رنگ کی ہرنوں سے زیادہ دودھ دینے والی سات گابوں کی عمر کے برابر تم کو عمر دے دی جائے یا سات گدھوں کی عمراس طرح کہ جب ایک گدھ مرجائے تو دو سرااس کا جائشین ہوگا۔ اور لقمان نے پہلے سے زیادہ نحر کے لئے ذعا کی تھی انہوں نے گدھوں کو اختیار کر لیا۔ للذا انڈے سے نکلنے والے گدھ کی پرورش کرتے تو ایک گدھ ای برس تک زندہ رہتا۔ پھردو سرا بھی ای برس۔ اس طرح سات گدھ جیتے رہے اور آخری ساتویں گدھ کانام

له اس وادى كانام "مغيث" ہے-

Sec .23

"ليد"تھا

جب وہ لَبِدُ نمایت بو رُھا ہو گیا اور انڈے کے قاتل نہ رہا تو لقمان اس گدھ سے کماکرتے تھے کہ اے لَبِدْ اُٹھ! وہ اُٹھ جا تا تھا۔ جب لَبِدْ مرگیا تو لقمان کا بھی انقال ہو گیا۔

ا یک روایت اس طرح کی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو تھم دیا کہ قوم عاد پر ریت کے تودے برسادے۔ چنانچہ وہ لوگ سات دن تک ریت کے پنچ دبے رہے۔ پھرہوا کو تھم ہوا اور اس نے ان پر سے ریت کو اڑا دیا۔ اور ایک سیاہ پرندہ ان کے پاس بھیجاً کیا جو اُن کو اُٹھا اُٹھا کر سمند رہیں ڈالتا جا تھا یمال تک کہ صفائی ہو گئی۔

گدھ کے طبی فوا کم اگر گدھ کادل بھیڑتے کی کھال میں رکھ کر کسی مخص کی گردن میں لٹکایا جائے تو لوگ اس سے محبت کرنے گدھ کے طبی فوا کم اگر سے محبت کرنے در ندہ گزند نہ پنچا سکے۔ اگر کسی عورت کو دلادت میں دشواری ہو اور اس کے نیچے گدھ کا کوئی پر رکھ دیا جائے تو ولادت میں سمولت ہو جاتی ہے اور جلدی سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور اگر اس کی سب سے بڑی ہڈی لے کر بادشاہوں اور آقاؤں کا خدمت گارا پی گردن میں بہن لے تو بادشاہوں کے غضب و غصہ سے مامون رہتا ہے اور ان کے نزدیک محبوب بن جاتا ہے۔

آگر گدھ کے بائیں ران کی ہڑی پرانے دست کا مریض ہین لے تو مرض سے نجات پائے ادر آگر اس کے پیروں کے پیٹھے نقر س کا مریض تعویذ بنا کر ہین لے تو آسے شفاء حاصل ہو۔ داہنے حصہ کے لئے داہنے پیر کا پھااور بائیں حصہ کے لئے بائیں پیر کا پھااور آگر اس کا کیجہ جلا کر پی لیاجائے آگر کسی گھر میں اس کا پر جلاد یا جائے تو اس کے دھو کیں سے تمام کیڑے مکوڑے بھاگ جائیں گے اور آگر اس کا کلیجہ جلا کر پی لیاجائے تو قوت باہ کے لئے از حد مفید ہے۔ اور اس کے انڈوں کو لے کر آپس میں ظراکر پھوڑ دیں۔ پھر اتنا ملادیں کہ کیجا ہو جائیں اور اس کو تین دن تک عضو تناسل پر ملیں تو حیرت اگیز قوت حاصل ہوگی۔ اس کا پیت آنھوں سے گرنے والے پانی کو بند کر دیتا ہے۔ آگر مشترے پانی میں ملاکر آنکھوں میں سات مرتبہ لگایا جائے اور آنکھوں کے اردگر دمل دیا جائے۔

اور اگر اس کے اوپر کی چونچ ایک کپڑے میں لیکٹ کر انسان کی گردن پر لٹکا دی جائے تو سانپ' بچھو اس کے قریب نہیں آئیں کے۔

گدھ کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر ا کوئی بادشاہ اس سے ناراض ہو کر اس پر کسی ظالم کو مسلط کر دے گا۔ جس طرح حضرت سلیمان ؓ نے پرندوں پر گدھ کو مسلط کر دیا تھا اور پرندے گدھ سے ڈرتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی فرمانبردار گدھ کا مالک بن جائے تو بہت بڑا ملک اس کے ہاتھ آئے گا اور اگر گدھ کا مالک تو بنالیکن وہ گدھ اڑ گیا اور گدھ کو اس کا خوف بھی نہ تھا تو اس کا معاملہ خراب ہو جائے گا اور وہ ظالم و جابر بادشاہ بن جائے گا جس طرح نمرود کے سلسلہ میں ابھی گزرا ہے۔

آگر کسی نے خواب میں گدھ کا بچہ پایا تو اُس کے یہاں بچہ پیدا ہو گاجو باو قار اور بڑا آدمی ہے گا۔ لیکن اگر بھی چیز دن میں دیکھے تو وہ پیمار ہو گا۔ للذا اگر خواب میں اس نے اس بچہ کو نوچ دیا ہے تو اس کا مرض دیرپا ہو گا۔ اور کسی ذرج کئے ہوئے گدھ کو دیکھنا کسی بادشاہ کے مرنے کی اطلاع ہے۔ اگر کسی حاملہ عورت نے گدھ کو دیکھا تو اُس نے دودھ پلانے والی عور توں اور دا ئیوں کو دیکھا۔ میمودیوں کا کمنا ہے کہ گدھ کا دیکھنا انبیاء اور صالحین کی بھی علامت ہے کیونکہ تو رات میں صالحین کو گدھ سے تشبیہ دی گئی ہے جوابناوطن پچانتاہے اور اپنے بچوں کے پاس منڈلا تا رہتاہے اور ان کو دانہ کھلا تاہے۔

ابراہیم کرمانی کا کہنا ہے کہ گدھ کی تعبیر بہت بڑے بادشاہ سے بھی دی جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ گدھ کی شکل کا بنایا ہے جو پرندوں کا رزق مہیا کرنے پر مقرر ہے۔ اور جاماسب کا کہنا ہے کہ جس نے گدھ کو دیکھایا اُس کی آواز سنی تو وہ کسی انسان سے جھگڑا کرے گا۔

ابن مقری نے کہا ہے کہ اگر کوئی خواب میں گدھ کا مالک بن گیایا اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور اپنے وشمنوں پر قابو پائے گااور عالب بو گااور مدت دراز تک جنے گا۔ پھراگر و یکھنے والا محنت و مشقت کرنے والا ہے تولوگوں سے یکسو ہو کر گوشہ نشنی افتیار کرے گااور تنمازندگی گزارے گا۔ کسی کے پاس نہیں جائے گااور آگر دیکھنے والا بادشاہ ہے تو اپنے وشمنوں سے انتقام لے گااور اُس کی سازشوں سے محفوظ ہو جائے گااور اُن کے پاس موجود مال اور ہتھیار سے نفع حاصل کرے گا اور اُگر دیکھنے والا عام آدمی ہے تو اپنے شایانِ شان اُسے مرتبہ حاصل ہو گایا اُسے مال ملے گااور اپنے دشمنوں پر غالب ہو گا۔ بھی بھی اور اگر دیکھنے والا عام آدمی ہے تو اپنے شایانِ شان اُسے مرتبہ حاصل ہو گایا اُسے مال ملے گااور اپنے دشمنوں پر غالب ہو گا۔ بھی بھی کہ قدھ کی تعبیر صلالت و محرابی اور بدعت بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ "وَلاَ یَفُوْنَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا" مِیں نسر (گدھ) ایک بنت کا نام ہے اور آگر «اُس کے تا داور ولد الزنا پر دلالت کر تا ہے۔ اس او قات اس کی تعبیر موت سے بھی کی جاتی اس بات کو ہتلا رہا ہے۔ مادہ گدھ دیکھنا زناکار عورت اور ولد الزنا پر دلالت کر تا ہے۔ واللہ اعلم

# النَّسَافِ

(بری چونچ کاایک پرنده)

# اكنشناس

(انسانی شکل کی کوئی مخلوق) محکم میں لکھا ہے کہ نسناس انسانوں کی شکل کی ایک مخلوق ہے جو انہیں کی نسل سے ہے اور محاح میں ہے کہ وہ ایسی مخلوق ہے جو ایک پیرسے کود کود کر چلتی ہے۔ مسعودی نے ''مروج الذھب'' میں لکھا ہے کہ بیر انسان کی طرح کا ایک جانور ہے جس کے صرف ایک آئھ ہوتی ہے۔ یہ پانی میں رہتا ہے۔ پانی سے نکل کربات بھی کر تا ہے۔انسان پر قابو پالے تو اُس کو مار ڈالٹا ہے۔

اور قزوین نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ مستقل ایک قوم ہے جن میں ہرایک کو انسان کا آدھا جسم ملاہے۔ آدھا سر' ایک آگھ'ایک کان' ایک ہاتھ' ایک پیر' جیسے کسی انسان کو چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا ہو۔ ایک پیرپر بہت تیز پھد کتا ہے اور بہت تیز دو ژ تا ہے۔ دریائے چین کے جزیروں پرپایا جاتا ہے۔ دنیوری کی کتاب ''المجالسند'' میں ابن سے نقل ہے کہ''نستاس'' یمن میں ایک مخلوق ہے جس کے ایک آ کھ' ایک ہاتھ اور ایک پیر ہو تا ہے جس سے وہ چھلانگ لگاتے ہیں۔ اہل یمن ان کاشکار کرتے ہیں۔

ہے۔ س حے ایک اس ایک ہو اور ایک پیر ہو ماہے ، س سے وہ پھلانگ تھا ہیں۔ اہل کی ان اس اور ایک ہوا در سے ہیں۔ میدانی نے لکھا ہے کہ مجھے ابو الدقیس نے بتایا کہ لوگ نستاس کو کھاتے ہیں اور بیر الی مخلوق ہے جس کے صرف ایک ہاتھ' ایک پیر' آدھا سراور آدھابدن ہو تا ہے۔ کہاجاتا ہے کہ ارم بن سام کی نسل سے ہیں گران میں عقل نمیں ہوتی۔ بحر ہندے ساحل کے نزدیک مکانوں میں رہتے ہیں۔ اہل عرب ان کاشکار کرکے کھاتے ہیں۔ یہ مخلوق عربی میں کلام کرتی ہے اور نسل بھی پیدا کرتی ہے اور عرب کی طرح اپنے نام بھی رکھتی ہے۔ اشعار بھی کہتی ہے۔ تاریخ صنعاء میں نہ کور ہے کہ ایک تاجر ان(نسناسوں) کے بلاد میں پہنچاتو انہیں ایک پیرپر کود کر چلتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ وہ در ختوں پر چڑھ رہے ہیں اور کتوں کے پکڑنے کے ڈرسے اُن سے دور بھاگ رہے ہیں۔

اور "حلیه" میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ "قال ذھب الناس وبقی النسناس قبل ما النسناس؟ قال الذین یتشبھون بالناس ولیسوا بالناس" (فرمایا کہ انسان تو ختم ہو گئے صرف نسناس رہ گئے۔ پوچھا گیا کہ نسناس کیا بلا ہے؟ فرمایا کہ وہ ایس مخلوق ہے جو انسانوں جیسی ہے مگرانسان نہیں ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قتم کی رواہت منقول ہے۔

ایک قول سے ہے کہ نسناس یا جوج ما جوج کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگوں کاخیال ہے کہ نسناس انسانوں کے مشابہ ایک مخلوق ہے جو کچھ چزوں میں تو انسان کے مثل ہے اور کچھ میں انسان سے مختلف ہے انسان نہیں ہے۔ اس کے متعلق وہ حدیث بھی ہے جس میں آیا ہے کہ قوم عاد کے ایک قبیلہ نے اپنی نبی کی بات نہ مانی تو اللہ تعالی نے ان کو مسح کرکے نسناس بنادیا۔ ہرایک کے صرف ایک ایک ہاتھ'ایک ایک پیراور آدھے جسم رہ گئے جو پر ندوں کی طرح دانہ چکتے ہیں اور چوپایوں کی طرح چرتے ہیں۔

، - یہ حسیر کے مشابہ ہے لیندا اس کا کھا ہے کہ نساس چونکہ خلقتا انسانوں کے مشابہ ہے لہذا اس کا کھانا جائز انسان کا شرعی تھی ابد ہے۔ لیکن وہ جانور "بن مانس" جس کو عام لوگ نساس کہتے ہیں' ایک قسم کا بندر ہے جو پانی میں نہیں میں میں کہتے ہیں' ایک قسم کا بندر ہے جو پانی میں نہیں کہتے ہیں' ایک قسم کا بندر ہے جو پانی میں نہیں کہتے ہیں' ایک قسم کا بندر ہے جو پانی میں نہیں کہتے ہیں' ایک قسم کا بندر ہے جو پانی میں نہیں کہ میں ایک میں میں کہتے ہیں نہیں کے جو پانی میں نہیں کہتے ہیں کہ جو پانی میں نہیں کہتے ہیں کہت

رہتا۔ چو نکہ یہ خلقت'عادات' ہوشیاری اور عقلندی میں بالکل بندر جیسا ہے للذا اس کی حرمت یقینی ہے اور اسی قتم کاجو سمندری جانور ہے اس کے تھم میں دو قول ہیں-

(۱) دیگر مچھلیوں کی طرح ہیہ بھی حلال ہے۔

--- 17(r)

قاضی ابو الطیب اور شیخ ابو حامد کائیں قول ہے اور ان دونوں صاحبان کے نزدیک سے مجھلی کے علاوہ پانی کے جانوروں سے متشکیٰ ہے۔ للذا تطبیق اختلاف اس طرح ہوگی کہ اگر ہم مچھلی کے سواتمام پانی کے جانوروں کو حرام کمیں تونسناس حرام ہے اور اگر پانی کے تمام جانوروں کو مجھلی کی طرح حلال سمجھیں تو پھرنسناس میں دونوں صور تیں ہی ممکن ہیں:۔

(۱) مینڈک مکیڑا مگرمچھ کی طرح حرام ہے۔

(۲) کلب الماء اور انسان الماء کی طرح حلال ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ندہب سے قریب یمی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور آگر نسناس' ایک حدیث کے مطابق کہ یہ ایک جنگلی جانور ہے جس کو شکار کرکے کھایا جاتا ہے انسان کی شکل کا ہوتا ہے مگر انسان کا آدھا ہوتا ہے 'تو پھر(شکار کرکے کھایا جاتا ہے) کے لفظ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ جانور کھانا حلال ہے۔

النسناس كوخواب ميں ديكھنے كى تعبير كامرے گاجس سے لوگوں كى نگاموں ميں گرجائے گا۔ كام كرے گاجس سے لوگوں كى نگاموں ميں گر جائے گا۔

### النسنوس

(بوے سرکاایک پرندہ) میہ نسنوس پیاڑوں پر بسیرا کر تاہے۔ النَّعَاب

(کوا) ابن صلاح نے اپنے فآوی میں تحریر کیا ہے کہ نعاب سارس کو کہتے ہیں مگرمشہور نبی ہے کہ ''نعاب''کوے کو کہتے ہیں۔ النعاب كوے كا تقلم اللہ على اخوص بن حكيم سے نقل كيا ہے- ونيورى نے اپنى كتاب "المجالسة" كے دسويں حصہ كے شروع النعاب كوے كا تقلم ميں اخوص بن حكيم سے نقل كيا ہے- وہ كہتے جيں كه حضرت داؤد عليه السلام جب دعاكرتے تھے كہتے تھے

اے کوے کو اس کے گھونسلے میں رزق دینے والے!

اس کی اصل ہیہ ہے کہ جب کواا پنے انڈے کو سینے کے بعد توڑتا ہے تواس سے سفید بیچے نکلتے ہیں۔ کواان کو سفید دیکھ کران سے نفرت کرنے لگتا ہے اور دور ہو جا ہے۔ یہ میچے اپنامنہ کھول کر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے مکھی بھیجتا ہے جو اُن کے پیٹ میں چلی جاتی ہے اور یمی ان بچوں کی غذا بن جاتی ہے اور برابرای طرح اُن کو غذا ملتی رہتی ہے۔جب وہ بیچے اس غذا کے سمارے کچھ دنوں کے بعد کالے ہو جاتے ہیں پھرکواان کے پاس آکران کوغذا پنچاتا ہے اور مکھیوں کاسلسلہ قدرت کی طرف سے ختم ہو جاتا

قدرتِ اللی اور رحمت اللی اس طرح اپنی مخلوق کے لئے ہر جگہ کے خدمت ہے۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاءاللہ کی محبت اور رحمت کی رعامانگاکرتے تھے۔مثلاً ترفدی کی روایت

عن ابي الدرداء رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان من دعاء داؤد عليه السلام اللهم اني اسئلك حبك وحب من يحبك والعمل الذي يبغلني الى حُبَكَ اللَّهم اجْعَلُ حبك اجب الى من نفسي ومن اهلي ومن الماء البارد.

ودحضرت ابو درداً سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس طرح دعاکیا کرتے تھے۔اے اللہ! میں تیری محبت کا طلب گار ہوں اور اس شخص کی محبت کا بھی جو آپ سے محبت کرتا ہے اور اس كام كابھى جو مجھے آپ كى محبت تك پنچادے- اے الله! اپنى محبت كو ميرے لئے 'ميرى جان' ميرے گھر والوں اور مصندے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے"۔

اور حضور صلى الله عليه وسلم جب بھي حضرت داؤد عليه السلام كاذكر كرتے تھے تو فرمايا كرتے تھے كه داؤد عليه السلام تمام انسانوں سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

اور كتاب "حلية الاولياء" مين فضيل بن عياض سے مروى ہے كه حضرت داؤد عليه السلام نے دعاكى:-

ا یہ نام شافعی کامسلک ہے اور حنفید کے نزدیک مجیلی کے علاوہ تمام چزیں حرام ہیں-

"اے اللہ! میرے بیٹے سلیمان کے لئے ای طرح کا معاملہ سیجے جس طرح آپ میرے ساتھ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس وتی ہیجی اے داؤد! اپنے بیٹے سلیمان سے کمہ دو کہ وہ میرے لئے ای طرح بن جائیں جس طرح تم میرے لئے ہو۔ پھر میں بھی اُن کے ساتھ وہی معاملہ کروں گاجو تمہارے ساتھ کر تاہوں"۔ اس طرح کی دعا ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے:۔

عن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلى الله عليه و سلم ذات غداة عن صلؤة الصبح حتى كدنا فتراءى عين الشمس فخرج سريعا فثوب بالصلوة فصلى و تجوَّزَ في صلاته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا على مصانكم كما انتم ثم انفتل الينا فقال اما انى ساحد ثكم ما حبسنى عنكم الغداة انى قمت من الليل فتوضأت وصليت ماقدرلى فنحست في صلاتي حتى استثقلت فاذا انابرَّبى تعالى في احسن صورة فقال يا محمد! فقلت لبيك ربى قال فيم يختصم الملاء الاعلى قلت رب لا ادرى قال تعالى في الكفارات والدرجات وفي رواية قلت في الكفارات والدرجات قال فما هن قلت مشى الاقدام الى الجماعات والجلوس في المساجد بعد الصلؤت و اسباغ الوضوء على المكروهات قال ثم فيم قلت في اطعام الطعام ولين الكلام والصلؤة بالليل والناس نيام قال سل قلت اللهم انى اسئلك فعل الخيرات و ترك المنكرات وحب من يحبك وحب كل عمل يقربني الى حبك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها حق فادر ثم وحب من يحبك وحب كل عمل يقربني الى حبك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها حق فادر ثم تعلموها (رواه الرّند))

"حد صرت معاذین جبل روایت کرتے ہوئے کتے ہیں کہ ایک صبح مجری نماز پڑھانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اپنے ججرے سے نہیں نکلے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سورج طلوع ہوتا دیکھ لیتے۔ پھر آپ جلدی سے نکلے اقامت کمی گئی۔ پھر آپ نے نمایت مختصر نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز میں ہم لوگوں سے کما جمال ہو دہیں تھر میرے رہو۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں شہیں وہ بات بتانا چاہتا ہوں جس نے من جھے آنے سے روک لیا تھا۔ قصہ یہ پیش آیا کہ میں رات کو بیدار ہواوضو کر کے جنانا مقدر میں تھا نماز پڑھی پھر جھے نیند آنے گئی یہاں تک کہ میں سوگیا' اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ رب العزت نمایت حسین صورت میں میرے سامنے ہے اور جھے سے کہ رہا ہے اسے مجمداً میں نے عرض کیا پرورد گار حاضر ہوں کہا کہ ماء الماعلیٰ کس چیز کے سلسلے میں جھڑ رہے ہیں؟ میں نے کما پرورد گارات اور درجات کے سلسلے میں بھڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے پوچھا کفارات اور درجات کے سلسلے میں جھڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے پوچھا کفارات اور درجات کیا ہیں؟ میں نے کما کہ کا اور دوس کے بادی وورد کی ہور ہی خورد ہوں کہا کہ کا کہ اس کے بعد کس چیز کر جانا نمازوں کے بعد مجد میں بیشنا' ناگواریوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا' باری تعالی نے کہا کہ اس کے بعد کس چیز کے (تواب) کے سلسلے میں جھڑ رہے ہیں آبا میں نے کہا کہا کہ کا کہ اس کے بعد کس چیز کے (تواب) کے سلسلے میں جھڑ رہے ہیں آباری تعالی نے فرمایا کہ جو ما آبانیں کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے کی تو نیش ما نکتا ہوں۔ اور یہ کہ میں ما نگو۔ میں نے کہا اے اللہ! میں آپ سے بھائیاں کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے کی تو نیش ما نکتا ہوں۔ اور یہ کہ میں ما نگوں۔ اور یہ کہ میں انگوں۔ اور یہ کہ میں مانگوں۔ اور یہ کہ میں انگیا ہوں۔ اور یہ کہ میں انگوں۔ اور یہ کہ میں انگوں کو خواب ہونہ نمائیاں کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے کی تو نیش مانگیا ہوں۔ اور یہ کہ میں میک کہ میں انگر اور اور یہ کہ میں انگر اور یہ کہ میں انگری کیلئے کہ کہا گیا ہوں۔ اور یہ کہا کیا کہا کہا کیا کہ ور انگری کیلئے کہا کھانا کھارے۔ اور یہ کہا کھانا کھارے۔ اور یہ کہا کیا کہا کھارے۔ اور یہ کہا کھار کے اور گناہوں کو چھوڑنے کی تو نیش مانگری کیلئے کیا کھی کے دور کیا کھی کھی کھی کھی کے دور کھی کھی کھی کھی کھی کھی کھی کھی کی کھی کے دور کیا کھی کے دور کھی کھی کھی کھی کھی کھی کے دور کھی کھی کھی کھی ک

مسكينوں سے محبت كروں اور بير كہ أو ميرے كناه بخش دے اور مجھ پر رحم فرما- اور اگر اپنے بندوں كو كسى آذمائش ميں جتلا كرنا ہو تو مجھے اس ميں جتلا كرنے سے پہلے اپنے پاس بلا لے- اے اللہ! ميں تجھ سے تيرى محبت تيرے چاہنے والوں كى محبت اور تيرى محبت سے قريب كرنے والے عمل كى محبت كاسوال كرتا ہوں- پھر آپ نے فرمايا كہ يہ خواب بالكل تج ہے للذاتم اسے يرد حواور ياد كر لو"-

## النَّعام

(شرم غ) نعام : شرم غ ایک مشهور پرنده ہے۔ نراور ماده دونوں کے لئے یمی لفظ بولاجا تا ہے۔ جاحظ نے لکھاہے کہ اہل ایران اسے شرم غ کتے ہیں جس کے معنی "اونٹ اور پرنده" ہے۔ اس کی کنیت ام بیش ام ثلاثین ہے۔ پورے ٹولے کو "بنات الحمیق" اور "بنات الطیم" بھی کہتے ہیں۔ اس کے بیر کو بھی اونٹ کی طرح اہل عرب "خف" ٹاپ کہتے ہیں۔ اس طرح " قلوص" جیسے اونٹنی کو کہتے ہیں اس طرح مادہ شرم غ کو بھی قلوص کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ پرندہ کافی حد تک اونٹ کے مشابہ ہے۔

بعض اہل عرب کاخیال ہے کہ شتر مرغ اللہ تعالی کے یمال اپنے سینگ مانگنے کے لئے گیا تو فرشتوں نے اس کے کان بھی کاٹ لئے۔ اس وجہ سے اس کو ظلیم بمعنی ''مظاوم '' کہنے لگے۔ گریہ رائے فاسد ہے بالکل درست نہیں ہے۔ البتہ شتر مرغ کے پیدائش طور پر کان ہی نہیں ہیں بلکہ وہ بسرا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی قوت شامہ اتنی تیز ہے کہ اکثر دور ہی سے شکاری کا پیتہ لگا

لیتا ہے اور جمال بھی مُن کر کسی چیز کاپنة لگانے کی ضرورت ہو وہال سد اپنی ناک سے کام لیتا ہے۔

ابن خالویہ اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ دنیا میں شتر مرغ کے علاوہ کوئی ایساجانور موجود نہیں ہے جو نہ مجھی سنتا ہونہ مجھی پانی پتیا ہو۔ گوہ بھی اگرچہ پانی نہیں پتیا گراس میں ہننے کی صلاحیت موجود ہے۔ اس کی ہڈیوں میں گودا بالکل نہیں ہوتا۔ اگر اس کا ایک پیر زخمی ہوجائے تو دو سرے پیر کے نفع سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ اس کاجو ڑا بھی ہوتا ہے لیکن وہ چلنے اور اپنی جگہ سے اشخے میں اس کی مدد نہیں کرتا۔ بسااو قات پڑے پڑے بھوک سے اُسے موت بھی آجاتی ہے۔

شر مرغ آگرچہ انڈے دیتا ہے اور اُس کے بازو اور پر بھی ہوتے ہیں لیکن ماہرین نفسیات نے ہتلایا ہے کہ اس کی فطرت جانوروں کی می ہے 'پرندوں کی می ہنیں ہے۔ جس طرح انہوں نے چگاد ڑکو پرندوں میں شار کیا ہے حالا نکہ وہ گابھن ہو کر نے بھی دیتی ہے۔ اڑنے کے باوجوداس کے پر نہیں ہیں۔ اس کے کان بھی باہر کی طرف کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں اس کے پر بھی نہیں ہوتے لیکن (۱) چو نکہ یہ اڑتی ہے للڈا اس کو پر ندوں میں شار کر لیا ہے۔ اس طرح: (۲) "وَ اِذْ تَنْحُلُقُ مِنَ الْظِلْمِنِ كَهُنْهُ الطَّلْمِ مِاذْ فِي َ الْوَلِمِنَ کَهُنْهُ الطَّلْمِ مِاذُ فِي َ الور اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ چے چھ پر ندہ بن کر اُڑ جا آتھا۔ اس پر ندے سے مراد چھاو ڈبی ہے۔ جیسا کہ تفییر کی کتابوں میں جالین وغیرہ میں ہے کہ حضرت عیلی علیہ السلام نے جو پر ندہ بنایا تھاوہ چھاد ڑ تھا۔ کیونکہ پر ندوں میں سب سے کامل و کمل ہے۔ ہاتھ ' چیر کے ساتھ پتان بھی اس کے ہوتے ہیں جو کسی پر ندہ میں نہیں ہے۔ یسال کی کوئلہ پر ندول میں سب سے کامل و کمل ہے۔ ہاتھ ' چیر کے ساتھ پتان بھی اس کے ہوتے ہیں جو کسی پر ندہ میں نہیں ہے۔ یسال

(٣) اورجس طرح مرغی اڑتی نہیں ہے گریر ندول میں داخل ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شتر مرغ ' مرغ اور اونٹ دونوں کی مخلوط نسل ہے۔ گراس بات کی صحت کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

شتر مرغ کی حماقت اور بے وقوفی ضرب المثل ہے مشہور بھی۔ مثلاً "احمق من نعامة" شتر مرغ سے بھی زیادہ بے وقوف ہے۔ اس کی حماقت کی ایک جھلک اس کے انڈوں کے سینے کے سلسلہ میں گزری ہے۔ دوسری سے کہ جب یہ شکاری کو دکیے لیتا ہے تو صرف اپنا سرریت کے قودے میں گھسادیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں بالکل شکاری کی نظرسے چھپ گیا۔ شکاری اس طرح بری آسانی سے اس کاشکار کر لیتا ہے۔

یہ اپنے انڈوں کے تین جھے کرکے کچھ کو سیتا ہے کچھ کی زردی کو خود کھالیتا ہے ادر کچھ کو پھوڑ کر ہوا میں چھوڑ دیتا ہے جس میں سڑنے کے بعد کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو اس کے بچوں کی غذا بغتے ہیں۔ بانی کو چھوڑ دینے میں نہایت قوت برداشت رکھتا ہے۔ اس طرح آگر آند ھی آ جائے تو آند ھی میں ہوا کے مخالف سمت میں بری تیز دوڑتا ہے۔ جتنی تیز آنہ ھی چاتی ہے اس کی رفتار میں تیزی بردھتی چلی جاتی ہے۔ شتر مرغ سخت چیزیں مثلاً ہڑی 'کنکر' پھراور لوہا وغیرہ نگل لیتا ہے جو اس کے معدہ میں جاکر گل کر بانی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ لوہا بھی پکھل جاتا ہے۔

جاحظ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ شتر مرغ کے پیٹ میں پھر اوباوغیوہ اس کی پیٹ کی شدت حرارت سے پھل جاتا ہے یہ اُس کی بھول ہے اور غلط فنمی ہے۔ کیونکہ اگر محض حرارت سے پھر پپھل جاتا ہو تو پھر ہانڈی میں پھر رکھ کر پکانے ہے گل جاتا چاہیے۔ حالا نکہ ممینوں بھی اُسے پکایا جائے تو وہ پھر ہانڈی میں نہیں گل سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حرارت کے ساتھ کوئی دو سری طبعی چیز بھی اس میں موجود ہے جو پھروغیرہ کو اس کے معدے میں گلادیتی ہے۔ جس طرح کتے اور بھیڑئے کے معدے میں ہڈی گل جاتی ہے لیکن تھجور کی سخت کی اور جیسے کہ اونٹ کانٹے دار در ذت کے بتے اور کانٹے ہی کھاتا ہے خواہ کتنے ہی سخت کانٹے

لے بررق ایک ورخت کا پھل ہے جو چنے سے زرا بڑا ہو تا ہے۔ میں اور اب تو بالکل چھوٹا ساہو گیا ہے۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوں جیسے کہ بیول دغیرہ-اور کاننے کھاکرلید کر تا ہے جس میں کاننے کا کوئی اثر نہیں ہو تااور آگریمی اونٹ بڑو کھالے تو بڑو اس کی لید میں صحیح سالم نکل آتا ہے کیونکہ اس کامعدہ اُسے ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا-

۔ شتر مرغ آگر کسی چھوٹے بچے کے کان میں کوئی موتی یا بالی لئکی ہوئی دیکھ لے تو فورا اسے اُچک کر نگل لیتا ہے۔ اسی طمرح وہ بھار ربھی نگا گھتا ہے۔ اس کا بیٹ انگار ہے کہ ٹھنڈ اگر دیتا ہے۔ انگارااس کے پیٹ کو تبھی نہیں جلاسکتا۔

ر رس بر کی بر سے بھی نگل لیتا ہے۔ اس کا پیٹ انگارے کو ٹھنڈ اکر دیتا ہے۔ انگار اس کے پیٹ کو بھی نہیں جلاسکتا۔ شتر مرغ میں دو عجیب باتیں ہیں:۔

(۱) ایک توبه که جوچیز کھائی نمیں جاتی اُسے بیدا پی غذا بنا تا ہے۔

(۲) دوسرے میہ کہ ان چیزوں کو دہ مزے ہے کھا تا ہے اور ہضم بھی کرلیتا ہے اور میہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے نہ عقل سے بعید ہے کیونکہ ''سمندل'' <sup>ک</sup> آگ میں رہتا ہے اور وہیں پر انڈے بچے دیتا ہے۔ آگر اس کو باہر نکال دیں تو مرجا تا ہے۔

ہے کیونکہ ''سمندل''<sup>ے</sup> آک میں رہتاہے اور وہیں پرانڈے بچے دیتا ہے۔ الر اس بو ہاہر نفاں دیں ہو سرج '' ہے۔ جیسا کہ اس کاذکر پہلے آ چکاہے۔

شرم غ کا شرع کا شرع کا کھانا بالاتفاق حلال ہے۔ کیونکہ یہ طیبات "حلال چیزوں" میں سے ہے اور حلت کی ولیل یہ بھی ہے۔ یہ فتو کی مختلف صحابہ 'حضرت عثمان ' حضرت علی ' حضرت ابن عباس ' حضرت زید بن فابت اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنهم سے منقول ہے۔ امام شافعی نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن انہوں نے پھر آگے تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث محدثین کے پہال سے منقول ہے۔ امام شافعی نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن انہوں نے پھر آگے تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث محدثین کے پہال

درست نہیں ہے۔علامہ دمیری کھتے ہیں کہ میرے اساتذہ میں سے اکثر کی رائے بھی یمی ہے مگر تھم وہی ہے جو حدیث سے نہیں بلکہ ہم نے قیاس سے ثابت کیا ہے کہ یہ اونٹ کے مثل ہے للذااس کابدلہ اونٹ ہی ہو گا۔

البتہ فقہاء کرام کااس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی محرم شتر مرغ کے انڈے ضائع کر دے تو اس کا کیا تھم ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود "شعبی 'خعی ' زہری ' شافعی ' ابو ثور اور دیگر اصحاب رائے نے کہا کہ فدکورہ بالا مسئلہ میں انڈے کی مخرت و ابدہ ہوگی اور حضرت ابو موی " اشعری نے فرمایا کہ اس صورت میں محرم کے ذمہ ایک دن کا روزہ یا ایک فقیر کو کھانا کھانا ہے۔ امام مالک ؓ نے فرمایا کہ اس صورت میں اونٹ کی قیمت کا دسوال حصہ لازم ہوگا۔ جس طرح آزاد عورت کے پیٹ کے بچہ کو مارڈ النے ہے ایک غلام یا باندی کا دینا واجب ہو تا ہے جس کی قیمت اصل دیت کے دسویں حصہ کے برابر ہو۔ ہماری ولیل میہ ہے کہ انڈا شکار کا ایک جزوز اکد خارج ہے جس کی جانوروں میں کوئی نظیر نہیں ملتی للذا ہم نے (ان تمام چیزوں کی طرح جن ولیل میہ ہے کہ انڈا شکار کا ایک جزوز اکد خارج ہے جس کی جانوروں میں کوئی نظیر نہیں ملتی للذا ہم نے (ان تمام چیزوں کی طرح جن

المہزم کی وہ حدیث جو ابن ماجہ ادر دار تطنی نے روایت کی ہے-''حضرت ابو ہر ریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے ان انڈوں میں جس کو کسی محرم نے نقصان پنچایا ہو قیت واجب کی ہے''۔

کو محرم نے تلف کر دیا ہو اور ان کی مثل نہ مل سکے تو وہاں ان کی قیمت واجب ہوتی ہے) انڈے کی قیمت واجب کر دی اور ابو

ر اب المہزم کو تمام محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے مبالغتا ہیہ بھی کہاہے کہ اس کو (ابو مرزم کو) چند

اله ایک قنم کاکیزاہے جو آگ میں رہتاہ۔

منے وے دو مسرحدیثیں تم سے فورابیان کر دے گا-لیکن ابو داؤڈ نے اپنی مراسل میں ایک روایت نقل کی ہے:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنماہے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شتر مرغ کے انڈوں کے متعلق تھم بتایا

توآپ نے فرملیا کہ مرانڈے کے بدلے ایک دن کاروزہ ہے۔

بھر آگے چل کر امام ابو داؤر ؓ نے اس پر بحث کرتے ہوئے کہاہے کہ لوگ اس حدیث کو متنزر نقل کرتے ہیں لیکن صحح بیہ ہے

کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

اور "ممذب" میں اس جزاء کے لئے یوں استدلال کیاہے کہ یہ انڈا ایک شکارے نکلاہے جس سے اس قتم کاجانور پیدا ہو تا ہے۔ للذا ضان دینا ضروری ہے جیسے کہ پرندے کے چوزے کا ضمان ہو تا ہے لیکن آگر انڈا تو ڑویا ہے تو اس انڈے کا استعال محرم کے لئے کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

اور غیرمحرم کے لئے اس انڈے کے استعمال میں دو قول ہیں گمر صحیح قول نہی ہے کہ غیر محرم کے لئے حلال ہے ادر وہ اس کا استعل کر سکتا ہے۔ کیونکہ میہ انڈا نہ تو جاندار ہے جس میں روح ہوتی ہے اور نہ ہی اس کو ذرج کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ پھرآگر میہ غیر محرم (حلال) کے کسی پرندے کے پڑے ہوئے انڈول کو تو ڑ ڈالے تو آگر وہ انڈے شتر مرغ کے علاوہ کسی اور پرندے کے ہیں تو اس سے صلان نہیں لیاجائے گااس لئے کہ وہ بے قیت ہوتے ہیں اللہ اور اگر شتر مرغ کے انڈے تھے تو صان دینا پڑے گا کیونکہ اس كاخول بكتاب اوركام من آتاب-

اک مسلم الهم شافعیؓ سے سوال کیا گیا کہ آگر کسی کا شتر مرغ دوسرے فخص کاموتی نگل جائے توکیا کیا جائے؟ انہوں نے جواب ویا کہ میں اسے کچھ نہیں بتا تاکیا کرے؟ ہاں آگر موتی کا مالک عقلند ہو تو وہ خود اپنی سمجھ سے شتر مرغ پکڑ کر ذرج کرے

اوراپناموتی نکال لے تو اُسے شرمرغ کے زندہ اور فدیوح ہونے کی حالت کے در سیان کی قیمت اوا کرنی ہوگ۔

ایک عجیب واقعہ | حفزت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق حفزت عائشہ نے ایک قصہ نقل کیا ہے کہ اس آخری عج کے موقع پر کے حضرت عمر نے امهات المومنین کے ساتھ حج کیا تھا۔ ہم لوگ ایک وادی میں سے گزرے- ایک مخص اونٹ یر سوار ہو کر آیا اور اُس نے بلند آواز سے یہ اشعار پڑھے<sup>۔</sup>

يد الله في ذاك الاديم الممزق جزی الله خیرا من امام و بارکت ترجمہ: اللہ تعالی امیرالمومنین (حضرت عمر ) کو بهترین بدلہ دے اور اس کھال کو بھی جو تحنجرے پار ہو گئی۔

فمن یسع او یرکب جناحی نعامة ليدرك ما قدمت بالانس يسبق

ترجمہ:۔ جو مخص دوڑے یا شتر مرغ کے بازوؤں پر سوار ہو کر چلے تاکہ ان کاموں کو حاصل کر لے جو حضرت عمر کے زمانہ

میں ظهوریذیر ہوئے تو وہ یقیناً پیچھے رہ جائے گا۔

بوائق في اكسامها لم تفتق قضيت أمور أثم غادرت بعدها ترجمہ: ۔ آپ نے اپنے عمد خلافت میں بڑے بڑے مسائل کا فیصلہ کیا۔ پھراپنے غلاموں میں ایسے مصائب چھوڑ گئے جو

اله أكر اعدًے كى قيت ہو مثلاً مرخى وغيرہ كااعدًا تو حنان دينا پڑے گاجيسا كه اس زمانہ ميں ہے۔

اب تک حل نه هو شکے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها فرماتی ہیں کہ اس وقت کسی کو پنتہ نہ چل سکا کہ وہ اونٹ سوار کون تھا؟ ہم اس کے متعلق سے کماکرتے تھے کہ وہ کوئی جن تھا۔ حضرت عمرؓ اپنے اس حج سے واپس تشریف لائے تو آپ کو زخمی کر دیا گیااور آپ رحلت فرما گئے۔ اناللّٰہ واناالیہ راجعون۔

شرمرغ کے طبی فوا کد اس کا پیته زہر قاتل ہے۔اس کی ہڈیوں کا گودا کھانے والا دسل" کے مرض میں جتلا ہو جا تا ہے۔اگر اس ستر مرغ کے طبی فوا کد کا پاغانہ جااکر راکھ کر لیا جائے اور تیل میں ملاکر سراور چرے کی پھنسیوں پرلگایا جائے تو فورا وہ پھنسیاں

ٹھیک ہو جائمیں گی۔ اگر شتر مرغ کے انڈے کا مادہ الگ کرکے اس کا خول سر کہ میں ڈال دیا جائے تو وہ سرکہ میں تیر تارہے گااور ایک جگہ سے دو سری جگہ ہلتارہے گا۔

آگر وہ لوہا جس کو شتر مرغ نے کھا یا ہواس کے پیٹ سے کسی طرح نکال کر کوئی شخص اس کی چھری یا تلوار بنالے تو بھی اسے کوئی کام سپردنہ کیاجائے گااور کوئی اس کے سامنے ٹھمرنہ سکے گا-

خواب میں شتر مُرغ دیکھنے کی تعبیر خواب میں شرمرغ دیکھنا"دیماتن عورت" کی اطلاع ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے شتر مواد نعمت ہے۔ للذا اگر کوئی مخص بد دیکھے کہ وہ شتر مرغ پر سوار ہے تو وہ ڈاک

گھوڑے کے پرسوار ہوگا۔

بعض لوگوں نے کماہے کہ اگر کئی عورت نے دیکھا کہ وہ شتر مرغ پر سوار ہے تواس کا نکاح کسی نامرد سے ہو گا۔ شتر مرغ بسرے مختص کی بھی علامت بن سکتا ہے کیونکہ بیہ خود بسرا ہو تا ہے۔

بعض لوگوں نے کما ہے کہ شتر مرغ کسی کی موت کی خبر بھی بن سکتا ہے۔ اس طرح خود دیکھنے والے کی موت اور دو سرے کی موت کی اطلاع بھی ہو سکتی ہے۔ بھی اَیک شتر مرغ ایک نعمت پر ' دو' دو پر ' تین ' تین پر بھی دلالت کر تا ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

### النَّغثل

(نربجو) حفرت عثمان کو آپ کے اسٹمن مثل کماکرتے تھے۔

### النعجة

(مادہ بھیٹر) نعجۃ بھیٹر کی کنیت ام الاموال' ام فردۃ ہے۔ نعجۃ ' ہرنی اور نیل گائے کو بھی کمہ دیتے ہیں۔ ایک روایت اس سلسلہ میں ابن لہیعہ سے احمد بن صالح نے نقل کی ہے جس میں ہے:

"ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ یا سلم کے پاس سے ایک بھیٹر گزری- آپ نے فرمایا سے وہ جانور ہے جس میں اور جس کے می میں میں اللہ علیہ یا سلم کے پاس سے ایک بھیٹر گزری- آپ نے فرمایا سے وہ جانور ہے جس میں اور جس کے

بچوں میں برکت ہے"۔

مربیرانتهائی درجه کی منکرردایت ہے۔

له ڈاکیہ ہے گا۔

مبردے ایک سوال اور حضرت داؤد گاایک دلچیپ قصم بیشد گانی میردے ان کے تلازہ نے اللہ تعالیٰ کے قول "اِنَّ هٰذَا اَحِیٰ لَهُ بِیما کہ بیشد کے میں میں میں میں کا بیشد کی بیشد کی بیشد کی بیشد کی بیشد کی میں کے متعلق بوجہا کہ میں میں میں بیشد کی کید کر بیشد کی کرد کرد کرد کرد کرد کی کرد کرد کر

وہ تو فرشتے ہیں جن کے یویاں نہیں ہو تیں پھراس قتم کا مسئلہ کس طرح پیش آیا۔ دراصل یہ قصہ یوں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس نتانوے یویاں نہیں ہو تیں پھراس قتم کا مسئلہ کس طرح پیش آیا۔ دراصل یہ قصہ یوں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پارے میں معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کے شوہر سے اس عورت کو طلاع دینے کو کما چو تکہ ان کے ذہب میں یہ جائز تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو اس لئے طلاق دیدے کہ دو سرا اس سے نکاح کر لے اور اس طرح کا ایار اس زمانہ کے لوگ کر دیا کرتے تھے۔ خصوصاً آگر وہ کوئی بڑا آدمی ہو اور لوگوں کے دلوں میں اس کی اہمیت اور عظمت بیٹھی ہوئی ہو۔ اس شخص سے پاس آگر چہ بھی ایک بیوی تھی پھر بھی اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے نکاح کر لیا۔ مگرچو تکہ اس شخص کو یہ بات طبقاتا گوار گزری تھی مگر حضرت داؤد علیہ السلام کی بات کو وہ ٹھرا انہ سکا۔ اس لئے اینا قصہ پیش آگیا۔ اللہ تبارک و تعلقی کو اس بات پر حضرت داؤد ملیہ السلام کی بات کو وہ ٹھرا نہ سکا۔ اس لئے اینا مقدمہ پیش آگیا۔ اللہ تبارک و تعلقی کو اس بات پر حضرت داؤد ملیہ السلام کو احساس ہو جائے اور جنب ہو جائے کہ مجھ سے چوک ہوئی ہو اور علیہ السلام محضرت کی خورت داؤد علیہ السلام کو احساس ہو جائے اور جنب ہو جائے کہ مجھ سے چوک ہوئی ہو اور خس سے فلال کو سائھ علمناسب سلوک کیا ہے۔

چانچہ ان وو فرشتوں نے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی عبادت گاہ میں دیوار پھلانگ کر پنچ گئے تھے۔ کیونکہ عبادت کے دقت حضرت داؤد علیہ السلام کے بیمال کسی کو باریانی کا موقع نہیں تھا اور دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔ جب ان فرشتوں کو دیوار پھلانگ کر آتے دیکھاتو چونک پڑے۔ انہوں نے کھا کہ آپ ڈریں نہیں ہم تو دو فریق ہیں جو ابنا معالمہ لے کر آپ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ آپ ہمارے معالمہ میں درست فیصلہ کریں۔ اور ہمارے ساتھ انصاف کریں۔ پھرایک نے دوسرے کی جانب اشارہ کرے کہا کہ آپ ہمارے بھائی ہیں ان کے پاس نالوے بھیٹریں تھیں اور میرے پاس صرف ایک بھیڑتھی تو انہوں نے کہا کہ اس ایک کو بھی میرے حوالے کر دواور بات چیت میں مجھ سے تخت سے بھی کام کیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ سلیاس نے تم سے تہاری بھیڑوں میں ملاکر تم پر ظلم کیا ہے اور اکثر ساتھی دار ایک دوسرے پر ظلم کیائی کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ نیک ہوتے ہیں وہ ظلم نہیں کرتے۔ اس مقدمہ کو شن کر اور فیصلہ دے کر حضرت واؤد علیہ السلام کو جنبہ ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آزائش کی فاطران کے پمیل سے مقدمہ بھیجا ہے۔

چنانچہ حصرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور فور آخدا کے سامنے سرگوں ہو گئے اور اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ قرآن کی آیت سے معلوم ہو تا ہے کہ اللہ تعالی نے ان کی اس چوک کو معاف بھی کر دیا اور تعریف فرمائی۔ تو سوال کے جواب میں مبرد نے اپنے شاکر دول سے کما کہ نعجہ سے مراد آگر ہوی لیتے ہو تب بھی یہ سسکہ بطور فرض اور تقدیر کے ہے کہ آگر بالفرض ایسا ہو کہ فلاں کے پاس نتانوے ہویاں ہوں اور میری ایک بی بیوی ہو اور وہ اسے بھی مجھ سے لے لے تو کیا فیصلہ ہوگا؟ اور ہم تو بھیشہ تم کو مثانوں میں سمجھاتے رہتے ہیں کہ مثلاً "ضرب زید عمراً" کہ زید نے عمروکو مارا تو کیا زید ہر دفت عمروکی پٹائی بی

الهاس فض كانام "آدريا" بنايا جاتا ب-

كرتار بتائي بلكدية بطور فرض ب كداكر ايبامان لياجائ اور مند دارى مين حضور صلى الله عليه وسلم كى سخاوت كے متعلق ايك حديث آئى بيان

دد معرت عبداللہ بن ابو بکڑے روایت ہو وہ ایک عرب محض سے نقل کرتے ہیں کہ حین کے روز میں بھیڑ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ میرے پیر میں موٹی چپل تھی میں نے اس سے حضور کا پیر کچل دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڑے سے جو آپ کے ہاتھ میں تھا جھے ہلکی می چوٹ ماری اور فرملیا ہم اللہ ' تو نے جھے کو تکلیف پہنچائی۔ میں پوری رات اس کو سوچتا رہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے اور میری رات کس طرح گزری خدا ہی بمتر جانتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو (ہم نے دیکھا کہ) ایک مخص آواز دے رہا تھا فلال کمال ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں آگے بردھالیکن میں خوف زوہ تھا۔ حضور کے جھے تکلیف پہنچی تھی اس خوف زوہ تھا۔ حضور کے جھے تکلیف پہنچی تھی اس خوف زوہ تھا۔ حضور کے جھے تکلیف پہنچی تھی اس خوف زوہ تھا۔ حضور کے جھے تکلیف پہنچی تھی اس خوف زوہ تھا۔ حضور کے جھے تکلیف پہنچی تھی اس خوف زوہ تھا۔ حضور کے جھے تکلیف پہنچی تھی اس خوف زوہ تھا۔ حضور کے جھے تکلیف پہنچی تھی اس خوف زوہ تھا۔ حضور کے جو ما انہیں لے جاؤ''۔

بھیڑے فواکد ایک بحرب عمل یہ ہے کہ آگر بھیڑی سینگ لے کر اس پر نین مرتبہ "یَوْمَ تَجِدُ کُلُ نَفْسِ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرِ بھیڑے فواکد اِللّٰ کَا اِللّٰ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءِ تَوَدُّلُوْاَنَّ یَیْنَهَا وَبَیْنَهُ اَمَدًا بِعَیْدًا"۔ پڑھ کر دم کر دیا جائے اور اسے کس سونے

والی عورت کے مرکے بنیجے اس طرح رکھ دیا جائے کہ اسے خبرنہ ہو تو اس سے جو بات بھی پوچھی جائے وہ بتا دے گی اور آگر اسے معلوم ہو گا**تر جمیا**نہیں سکتی۔

اگر بھیڑے دودھ ہے کی کاغذ پر کھے کھے لیا جائے تو ظاہر نہیں ہوگا۔ لیکن جب اس کاغذ کو پانی میں ڈال دیا جائے گا تو اس پر سفید تحریر واضح ہو جائے گا۔ اگر کوئی عورت بھیڑ کابل اپنی اندام نمانی میں رکھ لے تو اس کی وجہ ہے حمل نہیں تھرے گا۔ سفید تحریر واضح ہو جائے گا۔ اگر کوئی عورت بھیڑ کا بل اور سکا کہ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ عورت واصل ہوگ۔ بھیڑ کابل (اون) اور اس کا دودھ مال جھیڑی تعبیر کے دیکھا کہ جھیڑ کو کھا رہا ہے تو اُسے کوئی عورت حاصل ہوگ۔ بھیڑ کابل (اون) اور اس کا دودھ مال سے کنایہ ہے۔ اگر کسی نے دیکھا کہ بھیڑاس کے گھر میں تھس گئی ہے تو اس سال اس کو خوب نفع حاصل ہوگا۔ گابھن بھیڑ سرسبزی ہے اور مال ہے جس کی پہلے تو تع تھی۔ اگر کسی نے دیکھا کہ اس کی بھیڑونہ بن گئی ہے تو اس کی بیوی بھی حالمہ نہیں ہوگی۔ اور اس پر مادو جانور کی تعبیر قیاس کرلیں۔ بہت ساری بھیڑیں نیک وصالح عورتوں کی علامت ہیں۔ تمر بھی آن سے رنجو غم کی بھی تعبیر بن سکتی ہے۔ اس طرح بیویوں سے ہاتھ دھونے اور عمدہ سے معزول ہونے کی بھی تعبیر بن سکتی ہے۔

والله تعالى اعلم بالصواب

ٱلنُّعْبُولُ

(ایک قتم کاپرندہ ہے) غالباکوے سے مشابہ کوئی پرندہ ہے جس کی آواز کو ناپند کیا جاتا ہے۔

# النُّعْرَة

(ایک نیلی مکھی) نعرہ: ایک مکھی ہے جو عام مکھیوں سے جسامت میں بری ہوتی ہے جس کی آئکھیں بالکل نیلی ہوتی ہیں- وم کے پاس ڈنک بھی ہو تا ہے جس سے وہ خاص کر چوپایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ تبھی تبھی وہ گدھے کی ناک سے تھس کر دماغ کی طرف چڑھ جاتی ہے وہاں سے اس کو تکالنے کی کوئی صورت نہیں ہے یہاں تک کہ وہ تکلیف سے مرجاتا ہے۔

نعرة (نیلی مکھی) کا شری تھم ا

(مویثی) اہل لغت کے بیال "نَعَمْ" کااطلاق اونٹول اور بکریوں پر ہو تا ہے خواہ نر ہوں یا مادہ-اور فقهاء کی اصطلاح میں "النعم" اونوں'گائیوں' بھینوں' بھیر بریوں سب کو کماجاتا ہے۔ قشیریؓ نے آیت "اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا حَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا هَالِكُوْنَ- كَى تَفْيرِين "أَفْعَاهًا" سے أونث بيل بجينس بكرى الكو رُا الدها فچر سب كو مرادليا ہے-مطلب يہ ہے كه تم ان جانوروں کے مالک ہو۔

بخاری ومسلم نے حضرت سال بن سعد رضی الله عنه کی روایت کرده ایک حدیث نقل کی ہے جس میں نعم کا تذکره آیا ہے:-"حضور صلی الله علیه وسلم نے حضرت علی حمو مخاطب کرے فرمایا اے علی! اگر الله تعالی تهماری بدولت ایک محض کو بھی راہ حق کی راہنمائی کرا دے تو تمہارے حق میں یہ "مرخ اونٹ" سے بھی بڑھ کرہے"۔

اس حدیث سے علم (دین) سکھنے سکھانے کااور علاء کرام کا درجہ معلوم ہو جاتا ہے نیزان کی فضیلت معلوم ہو جاتی ہے کہ ایک ھخص کو بھی جو دین کی معلومات نہ رکھتا ہو' دین جِق کی رہنمائی کر دینا سرخ اونٹوں سے بھتر ہے ادر اونٹوں والے اچھی طرح جانتے جس کہ سرخ اونٹ کی کیا قدرو قیمت ہے؟ پھران لوگوں کا کیا کہنا جن کے ہاتھ پر روزانہ لوگ جوق در جوق قبول کرتے ہوں-مویشیوں کے بہت سے فائدے ہیں یہ نمایت آسانی سے قابو میں آ جاتے ہیں۔ دوسرے جانو روں کی طرح بد مزاجی اور در ندول کی طرح ان میں وحشیانہ بن نہیں ہو تا۔

اور چو نکہ لوگوں کو ان مویشیوں کی سخت ضرورت پڑتی ہے اس لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے جسم میں کوئی خطرناک قشم کا ہتھیار نمیں بنایا جیسے کہ درندوں کے دانت اور پنج اور سانپ اور چھوؤں کے زہر ملے دانت اور ڈ تک ہوتے ہیں اور ان کی فطرت میں مستقل مزاجی اور محمکن اور بھوک بیاس برداشت کرنے کا مادہ بہت زیادہ ہو تا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو انسانوں کے لئے مسخر کر دیا ہے اور ان کا تابع و فرمانبردا ربنادیا ہے۔ ان کی سینگوں کو معمولی ہتھیار کے طور پر اس لئے بنایا تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے اس کے ذریعے اپنی حفاظت کر سکیں۔ چونکہ ان کی خوراک گھاس ہے للذا تحکمت اللی کا نقاضا کی تھاکہ ان کے منہ کو کشادہ اور ان کے دانتوں کو تیزاورڈا ڑھوں کو مضبوط بنایا جائے تا کہ وہ اس سے گھاس دانہ اچھی طرح پیس کر باریک کریں۔

ایام جاہلیت کی چند احمقانہ حرکتیں | اللہ تعالی نے ان مویشیوں کو انسانوں کے نفع کے لئے بطورِ نعمت پیدا فرمایا اور اس نعمت کو شَارَ بِي كِرايا: قالِ الله تعالى: وذلَّكُنْهَا لَهُمْ فَمِنْهَا زَكُوْبُهُمْ ومنها يَأْكُلُونَ وَلَهُمْ فِينَهَا

مَنَافِعَ وَمَشَارِبُ أَفَلاَ يَسْكُرُوْنَ- (سورہ يُن ) دوم في ان (انسانوں) كے لئے ان مويشيوں كومسخر كرديا ہے اور ان كا تابع فرمانبردار بتا ديا ہے-ان كى سينگوں كومعمولى بتصيار كے طور پر-

محر جاہلیت کے متاثر لوگ ان جانوروں سے نفع اُٹھانے کے راستے بند کر دیتے تھے اور اللہ کی نعمتوں کو ضائع کر دیتے تھے اور اپی نانجاری کی وجہ سے ان مویشیوں میں انسانوں کے لئے موجود منفعت اور فائدوں کو بیکار کر دیتے تھے۔ چنانچہ وہ ''بحیرۃ'' سائبتہ' وصیلہ اور حام کانام تجویز کرکے یہ عمل انجام دیتے تھے جس کی قرآن نے بول تردید کی ہے:

مَاجَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلاَ سائِبَةً وَّلاَ وَصِيْلَةٍ وَلاَ حَامٍ - الايه

در بعنی الله تعالی نے (جانوروں میں) بحیرة 'سائبہ' وصله یا حام پچھ نہیں بنایا ہے گرید منکرین خدا' الله کے خلاف جھوٹ گھڑا کرتے ہیں اور ان میں اکثرنا سجھ ہیں "-

اب ان کی تفصیل ملاحظه ہو۔

ا و ننی جب پانچ بچ جن دیتی تو اس کے کان کو پھاڑ دیتے تھے اور اس پر سواری کرنے اور بوجھ لادنے کو ناجائز سیجھنے

البَجِینُو قُ اللّٰ تھے۔ اب نہ اس کابال کا ثبتے اور نہ أے کہیں چرنے ہے اور پانی چینے ہے روکتے خواہ کہیں ہے بھی کھائے پئے۔

پھراگر اس کاپانچواں بچہ نرہو تا تو اس او نٹنی کو ذرائے کر ڈالتے اور مردعورت سب مل کر کھاتے اور اگر پانچواں بچہ مادہ ہو تو اس او نٹنی کا میں میں جب جن کہ سیتھالی نہیں کر کھیا ہے۔ اس کر منافع

کان بھاڑ کر اس کو چھوڑ دیتے تھے اور کوئی عورت اس کے دودھ یا اس کی کسی بھی چیز کو استعال نہیں کر سکتی تھی بلکہ اس کے منافع صرف مردوں کے لئے خاص ہوتے تھے۔ لیکن جب وہ او نثنی مرجاتی تو مرد عورت سب کے لئے طال ہو جاتی تھی۔

بعض لوگوں نے اس کی دوسری تفییر بھی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ او نٹنی جب مسلسل ہارہ مادہ بچے جنتی تو اُسے جاہلیت کے لوگ چھوڑ دیتے۔ نہ اس پر کوئی سوار ہو تا نہ اس کے ہال کا نے جاتے اور سوائے مہمان کے کوئی اُس کا دودھ بھی نہیں ٹی سکتا تھا۔ پھراگر اس کے بعد بھروہ مادہ جنتی تو اس او نٹنی کے بچہ کا کان بھاڑ دیتے اور اسے بھی اس کی مال کے ساتھ اونٹول میں چھوڑ دیا جا تا تھا۔ نہ کوئی اس پر سوار ہو تا نہ اس کے بال کا شااور نہ مہمان کے سواکوئی اس کا دودھ استعال میں لاتا۔ جس طرح اس کی مال کے ساتھ

ون من چو نو مورد کار کار کار کار کار کار کار کار داده اولاد موئی-بر ماؤ کیاجا تا تھا تو اس تبغیر کی بنیاد پر یہ بھیرہ سائبہ کی مادہ اولاد موئی-

۲۔ سائنۃ اوہ او نننی جس کو آزاد چھوڑ دیا جاتا تھااور اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ دور جاہلیت کاکوئی مخص آگر بیار ہو جاتا یا اس کاکوئی سے سائنۃ ارشتہ دار کسیں غائب ہو جاتا تو وہ نذر مانتا تھا کہ آگر خدانے مجھے یا میرے مریض کو شفاء دے دی یا میرا گمشدہ رشتہ دار واپس لوٹادیا تو میری یہ او نثنی خدا کے لئے آزاد ہے۔ لہذا اس کو جرنے یا پانی پینے سے کوئی نہیں روکتا تھااور نہ ہی اس پر کوئی سواری کرتا تھا۔

حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ سائبہ وہ او نٹنی ہے جس کو اہل جاہلیت اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس سے پھر کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا اور بحیرہ وہ او نٹنی جس کا دودھ بتوں کے نام پر روک لیا جاتا تھا۔ للذا کوئی انسان ان کا دودھ نہیں نکالٹا تھا۔ بعض لوگوں نے کماہے کہ سائبہ اس او نٹنی کو کہتے ہیں جس نے بارہ مادہ بچے جنے ہوں اور پھراس کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہو۔

محد ابن اسحاق نے ایک مدیث نقل کی ہے جس سے خدا کی نعمتوں (مویشیوں) میں تصرف کرنے والے پہلے محض کا انجام معلوم ہو تا ہے جس نے ان جانوروں کو بحیرہ 'سائبہ وصیلہ اور حام کے نامناسب نام لے کر ان کے منافع سے انسانوں کو محروم کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی ٹایاک سازش کی ہے۔

"دحضرت ابو مررية عن روايت ميد وه فرمات مين كه (ايك ون) حضور اكرم صلى الله عليه وسلم في التم بن جون خزاعي سے فرمایا۔اکٹم! میں نے عمروین کی کو جنم میں اپنی آنتیں تھیٹے ہوئے دیکھاہے میں نے اس سے زیادہ تمہارے مشلبہ اور تم سے زیادہ اس کے مشابہ کوئی انسان نہیں دیکھااور میں نے اُسے جہنم میں اس حال میں دیکھا ہے کہ اس کی آنتوں کی بدیو سے دوسرے جنمی پریٹان ہیں۔ حضرت انتم نے پوچھااے اللہ کے رسول! کیا میرا اس کے مشابہ ہونا میرے لئے

نقصان دہ تو ابت سیس ہو گا؟ آپ نے فرمایا سیس تم مومن ہو وہ کافرہے"۔ عمرو بن لحی ہی وہ فخص ہے جس نے سب سے پہلے حضرت اساعیل علیہ السلام کے دین میں تحریف کی۔ بتوں کو نصب کیااور بحيره' سائبه' وصيله اور حام کي ايجاد کي-

سور وصیلہ اور اس میں سے ہوتی ہے اور اس کی صورت میہ ہے کہ بکری جب تین بچے دیدی تھی یا دوسرے اقوال کے مطابق پانچ یا سات بچے دے دیتی تھی۔ اب آگر اس کا آخری بچہ نر ہو تا تو اسے بُت خانوں میں ذرج کر کے مرد 'عورت سبھی مل کر کھاتے اور آگر وہ بچہ مادہ ہو تا تو اُسے باتی چھوڑ دیتے اور آگر بکری نرو مادہ دونوں ایک ساتھ جنتی تو نر کو مادہ کے لئے چھوڑ

دیتے اور اس کو ذبح نہیں کرتے تھے اور اس مادہ بچہ کادودھ آئندہ عورتوں کے لئے جائز نہیں سیجھتے تھے۔ پھرآگر کوئی بچہ مرجا ہا تو مرد' عورت دونوں عل كرأسے كھايا كرتے تھے۔

سم حام اونٹ 'جب اُس کے نطفے سے دس نچے پیدا ہو جاتے اور بعض لوگوں نے کما ہے کہ جب وہ اونٹ دس سال تک جفتی کر چکاہو تا اور بعض نے کماہے کہ جب اس کا بچہ 'بچہ دے دیتا اور بعض نے کماہے کہ جب اس کے بیچے کا بچہ سواری کے قابل ہو جا تا تو اس اونٹ پر کوئی بوجہ وغیرہ نہیں لادا جا تا تھا اور نہ اے کسی جگہ ہے گھاس 'پانی ہے رد کا جا تا تھا۔ جب وہ اونٹ مرجا تا

تو اُسے مرد وعورت سب کھایا کرتے تھے۔ اللہ تبارک و تعالی نے ان جانوروں کے منافع کو نہ تو مرد عورت میں سے کسی کے لئے مخصوص کیا تھا نہ ان کو کسی کے لئے حرام کیا تھا گرجاہلیت کے دلدادہ ان احمقوں نے ان کو حرام کرنے کی کوشش کی۔ پھراللہ تعالیٰ نے

ان کو جاہلیت کے ان کامول سے منع کیا مگروہ نہ مانے اور اپنی چال چلتے رہے۔

(بلبل) جو ہری نے لکھا ہے کہ "نغو" چرایوں کی طرح کا ایک پر ندہ ہے جس کی چونچے لال ہوتی ہے۔ مدینہ والے اسے بلبل بھی کتے ہیں (ہندوستان و پاکستان میں بھی اسے بلبل کہاجا تا ہے) بخاری ومسلم میں ایک حدیث نقل کی ہے جس میں بلبل کااس طرح

" حضرت انس " ہے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بهتر اخلاق والے تھے میرا ایک ماں شریک بھائی تھا جس نے دودھ پینا چھوڑ دیا تھا اُس کا نام عمیر تھا' تو جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشريف لات تويه جمله فرمايا كرت ت على ياابا عمير ما فعل"ا ب ابو عمير تهماري بلل كاكيابوا؟"

حکایت ا دراصل واقعہ یہ ہوا تھا کہ انہوں نے ایک بلبل پال رکھی تھی۔ قضائے النی سے ایک دن وہ مرگی جس سے عمیر کو بہت مصحمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رنج ہوا۔ جس طرح بچوں کو عموماً ہو تا ہے توای کے متعلق حضور ان سے یہ جملہ بطور مزاح فرمایا کرتے تھے۔

ھنخ الاسلام امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھاہے کہ اس مدے سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں- مثلاً:۔ (۱) جس مخص کے کوئی اولاد نہ ہو اسے بھی کنیت سے پکارٹا صحح ہے۔ خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو-

(۱) کو سامے وی اولادیہ اوالے کی بیائے پیارہ سی کے دادوں پیدس کا اور اس طرح کسی کی گئیت رکھنا جھوٹ بولنے کے تحت نہیں آتا۔

(m) كلام ميں بلا تكلف أكر معنى مسجع جملے آجائيں تو درست ہے اس ميں كوئى قباحت نهيں ہے-

(m) بچوں سے انسیت اور پیار و محبت کوئی نامناسب بات نہیں ہے-

(۵) حضور صلی الله علیه وسلم کے اخلاق فاصلہ اور آپ کاتواضع اور بچوں سے آپ کی حد درجہ شفقت و محبت۔

اس مدیث سے بعض مالکیہ نے حرم مدینہ سے شکار کرنے کاجواز نکلاہے۔ حالا نکہ مدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے کہ مدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ وہ بلبل حرم <sup>سے</sup> مدینہ سے شکار کی ہوئی تھی بلکہ کہ وہ مدینہ سے باہر"حل" <sup>سک</sup> کاشکار تھی اور اس کو حرم مدینہ میں لے آیا گیا تھااور طلال کے لئے میہ چیز جائز ہے کہ حل سے شکار کرکے اس کو حرم میں لے جاکر رکھے تگر

حرم سے شکار کرے یہ قطعاً جائز نہیں ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے بہت سی احادیث منقول ہیں جن سے حرم کمینہ میں بھی شکار کرنے کی ممانعت معلوم ہوتی

ہے۔ لنڈا اس حدیث میں محض احتمال کی بنیاد پر دو سری صریح احادیث کو ترک نہیں کیا جائے گااور نہ اُن حدیثوں ہے اس حدیث کا معارضہ درست ہے۔

(2) بچه برنده سے کھیل سکتاہے۔

علامہ ابو العباس قرطبی نے لکھا ہے کہ پرندہ سے بچہ کا کھیلنا جائز ہے۔ بشرطیکہ صرف اس کو پنجرہ میں بند کرکے کھیلے۔ اس کو تکلیف پنچانااور اس سے کھیلنا جائز نہیں۔

امام مسلم نے دجال کی صدیث روایت کی ہے جس میں " نغف" کا بھی تذکرہ ہے:۔

ا اسلام الله تعالى (قیامت کے قریب) یا جوج ما جوج کو ظاہر کر دے گا۔ پھر ( کچھ دنوں کے بعد) ان کی گر دنوں میں لکنے والا

" نغف" کیڑا بھیجے گا۔ پھروہ سب کے سب ایسے مرجائیں گے جیسے کہ ایک جان(یعنی بیک وقت ختم ہو جائیں گے)۔" میں سیوٹ نے بیٹر تالا سے میں میں دار سے اور میں اور میں اور دین دین تھا برون کی است اور میں بھی نئز

اور امام بیمٹی نے اللہ تعالی کے ناموں اور صفات کے بیان میں جمال "کف" ہتھیلی کا تذکرہ کیا ہے وہاں حدیث میں بھی نغف کا ذکر آیا ہے۔

ودهنرت عبدالله بن عمر رضی الله عنماے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب الله تبارک و تعالی نے آدم علیه السلام کو

له آپ کی رضای خاله اور بقول بعض نسبی خاله تھیں۔

ته كمه كى طرح مديد بين بحق بكو حدود حرم كملات بين-

عله ای طرح کمه کی طرح مدینه کامجی حل (طلال جگه) ہے جہال شکار وغیرہ حلال ہے-.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیدا فرمایا تو اُن کو توشد دان کی طرح جھاڑا تو اُن کے بدن سے (باریک باریک) کیڑے جیسی چیزیں تکلیں۔ خدائے عزوجل نے اُس میں سے دو مٹھی اُٹھایا اور داہنی مٹھی کے اندر موجو دچیز کے بارے میں فرمایا کہ بیہ جنت میں جانے والے ہیں مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اور بائیں مٹھی کے متعلق فرمایا کہ ان کاٹھکانہ جنم ہے مجھے اس کاکوئی غم نہیں ہے"۔

# النَّفَارُ

(ایک قتم کاپرندہ)" نَفَّادٌ":ان چرایوں کو کہتے ہیں جو دور ہی سے انسان کو دیکھ کر اڑجاتی ہیں۔

# التَّقَازُ

(ایک جھوٹی سی چڑیا "پدی") ایک چھوٹی سی چڑیا جس کو "پدی" بھی کہتے ہیں- (مثل مشور ہے)" چہ پدی چہ بدی کاشور بہ" لینی کسی معمولی چیز کی بے وقعتی بیان کرنے کے لئے بولاجا تا ہے- (از مِترجم) چڑیوں کے چو ذوں کو بھی کہتے ہیں-

### التقاقة

(ٹرٹر کرنے والا مینڈک) نقیق: مینڈک کی ٹرٹر کو کہتے ہیں۔ کیونکہ بیہ اکثرٹرٹر بولتا ہے۔ خصوصاً بارش کے دنوں میں کہتے ہیں کہ اس کی بیاس بھی نہیں بچھتی اور اگر میہ پانی ہے الگ ہو جائے تو زندہ نہیں رہے گا۔

### النقد

(چھوٹی کمری) جو ہری نے لکھا ہے کہ "النقد" بکریوں کی ایک خاص قتم ہے جس کے پیر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں- ان کا چرہ دیکھنے میں بھونڈا سالگتا ہے- سے بحرین میں پائی جاتی ہیں-انکاسے ا

## التُكل

(مضبوط قتم کا گھوڑا) نککُلُ: اس سدھائے ہوئے گھوڑے کو کہتے ہیں جس کابدن بھی چھریرا اور مضبوط ہو- نیز مضبوط و طاقت ور آدمی کو بھی ''فکل'' کہتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ:۔

"مضبوط سدهائ موت گو ژب پر بهادر 'ماهر هخص الله کو پسند ہے"-

اس قتم کی دوسری حدیث میں ہے:۔

"مضبوط گھو ڑا جو حملہ کر تا ہو پھر مڑتا ہو اور پھر حملہ کر تا ہو' اس گھو ڑے پر اس قتم کا حملہ کرنے والا' پھر مڑکر حملہ کرنے والا بہادر فخص اللہ کو محبوب اور پہند ہے"۔

### النَّمِرُ

(چیتا) نمو: چیتا ایک قسم کا درندہ ہے جو شیر کے مشابہ ہو تا ہے۔ لیکن شیر چھوٹا ہو تا ہے۔ اس کے جسم پر سفید اور سیاہ نقطے محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوتے ہیں یا اسی طرح دو رنگا ہو تاہے مثلاً سیاہ ' سرخ وغیرہ۔

چیاشیرے زیادہ خطرناک ہو تا ہے۔ غصہ آنے کے بعد اپنے اوپر اسے قابو (کنٹرول) نہیں ہو تا۔ یمان تک کہ مجھی مجھی وہ اس حال میں خود کشی کی حد تک پہنچ جاتا ہے،۔

اس كي ليّتين بهت بين مثلًا ابو الابرد' ابو الاسود' ابو الجعدة' ابو الجهل' ابو خطاف' ابو الصعب' ابو رقاش' ابو سهل' ابو عمرو' ابو الموسال' اور ماده کی کثیت ام الابود' ام رقاش ہے۔ چیتے کی فطرت درندوں کی سی ہے۔ اس کی دوقتمیں ^ ہوتی ہیں:۔

(۱) جسم برا دم چھوٹی ہو-(۲) دم بڑی ہو جسم چھوٹا ہو-

دونوں طرح کے چیتے نمایت طاقت ور 'بمادر اور ندر ہوتے ہیں۔ ان کی چھلانگ بہت تیز ہوتی ہے بیہ جانوروں کابد ترین وحمن ہے۔ کسی جانور سے بھی مرعوب نہیں ہو تا۔ نمایت متکبر ہو تا ہے۔ جب پیٹ بھر کر کھالیتا ہے تین دن تک سو تا رہتا ہے۔ در ندول کی طرح اس کے بدن سے بدیو نہیں آتی۔ بیار ہوجانے پر چوہا کھا کر شفایاب ہوجا تا ہے۔ گویا چوہااس کی سب سے عمدہ دوا ہے۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ چیتا شراب کا دلدادہ ہو تا ہے۔ اگر جنگل میں رکھ دیا جائے تواس کو بی کر مست ہو جاتا ہے۔ بت سے لوگ ای طرح اس کاشکار کرتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ چیتے کی مادہ جب بچہ دیتی ہے تو اس کے گلے میں سانپ لیٹ جاتا ہے اور وہ اسے ڈستا رہتا ہے مگروہ أسے تہیں مارتی۔

در ندوں میں اس کو شیر کے بعد دو سرا درجہ حاصل ہے اس کاسینہ کمزور ہو تا ہے۔ نمایت لالحی ' ہروقت حرکت کر تا رہتا ہے۔ اس کی فطرت میں شیر کی دشنی داخل ہے۔ مجھی شیراس کو مغلوب کر لیتا ہے اور مجھی بیہ شیرسے جیت جاتا ہے۔ گوشت نوج نوج کر کھاتا ہے۔ أچك لينے ميں برا بماور ہے۔ اس كى چھلائك بهت زيادہ ہے۔ مجمى مجمى يد اونجائى ميں چاليس ہاتھ چھلائك لكاليتا ہے اور جب کودنے پر قادر نہیں ہو تاتو پچھ نہیں کھا تا۔ دوسرے کاشکار کیا ہوا شکار نہیں کھا تا۔ مردار سے بہت دور رہتاہے۔ طبرانی نے اپنی مجم میں ایک حدیث تقل کی ہے جس میں چینے کاذکر آیا ہے:۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موی علیہ السلام نے وعاکی اے بروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں ہے اپنے نزدیک معزز مخص کی خبرد بجے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جو میری مرضیات کی طرف الی تیزی سے بردھتا ہے جیسے گدھ اپنی خواہشات کی طرف بردھتا ہے اور جو میرے نیک بندوں سے اسی بی محبت كرتا ہو جیے کوئی بچہ کھلونوں سے کر تاہے اور جو میری حرمتوں کی آبرو ریزی کرنے پر ایسے بی غصہ میں بھرجا تا ہو جیسے چیتا غصہ میں بھیرجاتا ہے۔ کیونکہ چیتا جب غصہ ہو تا ہے تو چاہیے شکاری کم ہوں یا زیادہ بالکل پرواہ نہیں کر تااور حملہ کر دیتا ہے ''۔

چیتے کا شرعی تھم | چونکہ میہ ایک ضرر رسال درندہ ہے للذا اس کا کھانا حرام ہے-

عیتے کی کھال کا تھم | ابوداؤد کی ردایت ہے: لا تصحب الملائكة رفقة فیها جلد النمر" (فرشتے اس جماعت كے ساتھ نئيں رہتے جس کے پاس چیتے کی کھال ہو) شخ ابو عمرو بن الصلاح نے اپنے فاوی میں لکھا ہے کہ چیتے کی کھال محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دہاغت سے پہلے نجس (ناپاک) ہے۔ چاہے چیتے کو ذرج کر دیا گیا ہویا ذرج نہ کیا گیا ہو۔ لنذا اس کھال کا استعال نجس العین کی طرح ممنوع ہے۔ مطلب میہ ہے کہ اس کا استعال اس جگہ بالکل جائز نہیں ہے جمال نجاست سے بچتا ضروری ہو۔ مثلاً نماز دغیرہ میں۔ لیکن چیتے کی کھال کا استعمال مطلقاً جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں وو قول ہیں (۱) جائز ہے (۲) ناجائز ہے۔ البتہ دباغت کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے لیکن اس کابال اب بھی ناپاک ہے کیونکہ اس کی اصل ناپاک ہے۔

نیز حدیث شریف میں جب عام طور سے استعال کرنے کی چیز وکھال" کے استعال سے بالکل ممانعت کر دی گئی تو عاد آغیر مستعل چیز کا استعال مینا ممنوع ہو جائے گا۔ ایک روایت ہے لا تو کبوا النمود (چیتوں پر سواری نہ کیا کرو) ایک روایت ہے "نھی النبی صلی اللہ علیہ و سلم عن جلو د السباع ان تفتوش" کہ حضور صلی اللہ علیہ و سلم نے در ندوں کی کھال بچھانے سے روک دیا ہے اور چیتا بلاشیہ در ندہ ہے۔ یہ احادیث نمایت قوی معتبر ہیں اور ان میں تادیل فاسد درست نہیں ہے۔ آگر کوئی محض ان احادیث کی حدیث کمیں سے لے کر آتا ہے تو وہ اس کی متاع کمشدہ ہے اور اس سے وہ تملی حاصل کر لے کوئی اسے اس سے منع نہیں کر تا گر صحیح بات وی ہے جو ہم نے نقل کر دی ہے۔

ایک محاورہ ہے جو عرب میں کثرت سے مستعمل ہے:۔

"شَمِّرْ وَاتَّيْرْزُ وَالْبَسْ جِلْدَ التَّمِر" (آستين سميث لے مرسَس لے اور چيتے كى كھال بين لے)

کسی کام میں خوب محنت اور لگن پیدا کرنے کے لئے کسی کو کہتے ہیں۔ اردو میں بھی کمر کسنا ہی مفہوم کے لئے بولا جاتا ہے۔

جیتے کے طبی فوائد اگر کہیں چیتے کا سروفن کر دیا جائے تو وہاں بہت ہے چوہے اکتھے ہوجائیں گے۔اس کا پہتہ بصارت نگاہ میں

۔ کے تیزی پیدا کرتا ہے۔ اگر بطور سرمہ لگلیا جائے۔ نیزاس سے آگھ سے پانی نگلنا بند ہو جاتا ہے۔ اس کاپتہ زہر

قاتل ہے۔ اگر کسی کو ایک دانق کے ہم وزن کسی چیز میں طاکر پلادیا جائے تو پینے والا زندہ نہیں بی سکا۔ ہاں اگر خدابی بچالے تو کون کسی کو مار سکتا ہے اور ارسطونے "مطبائع الحیوان" میں لکھاہے کہ اگر چینے کاسڑا ہوا بھیجا (مغز) کوئی سو تھے لے تو فوراً مرجائے گا۔

کتے ہیں کہ چیتا انسان کی کھوپڑی دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ آگر چینے کے بالوں کی کسی گھرییں دھونی دے دی جائے تو بچھو دہاں سے بھاگ جاتے ہیں اور چینے کی چر پی بگھلا کر پرانے گمرے زخموں پر لگانے سے زخم ٹھیک اور صاف ہو جاتے ہیں۔ آگر کوئی مخض چینے کا محوشت پانچ در ہم کے برابر کھالے تو زہر ملے سانپوں خاص کرناگ وغیرہ کا زہراُسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

قرویی نے کہاہ کہ چیتے کا ہر حصہ زہر کا کام کر سکتا ہے۔ خصوصاً اس کا پہتہ۔ سیح بات یہ ہے۔ اگر اس کا حضو تا سل پکاکر شور بہ وہ فضی پی لے جس کو پیشاپ کے قطرے آتے رہے ہیں یا جس کے مثانے میں کوئی تکلیف ہے تو فائدہ حاصل ہو اور اگر بواسیر کا مریض چیتے کی کھال کا کوئی گلزا اپنے پاس رکھے تو لوگوں میں باز عب ہو جائے گا۔ اس کا ہاتھ ادر اس کے پنج اگر کسی جگہ دفن کر دینے جائیں تو وہاں چوہے نہیں رہ سکتے۔ اگر کسی انسان کو چیتے نے زخمی کر دیا ہو تو چوہے اس کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اگر موقع پالیس اس پر پیشلب کر دیتے ہیں جس کے نتیج میں انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ للذا اگر کمی ایس نوبت آجائے تو اس محض کی گرانی اور حفاظت بہت ضروری ہے۔

معین الخواص " کے مصنف نے لکھا ہے کہ آگر کوئی فض اپنے جسم پر کوہ کی چربی لگالے تو چیتا اُس کے قریب نہیں آسکا۔

خواب میں چیتے کی تعبیر فراب میں چیتا دیکھنے سے ظالم بادشاہ یا وہ دسمن مراد ہو تاہے جوشان و شوکت والا ہو اور جس کی دشنی واضح ہو۔ اگر کسی نے یہ دیکھا کہ جیتے کو مار ڈالا ہے تو اس متم کے آدمی کو قتل کرے گا۔ اگر

کسی نے چیتے کا گوشت کھاتے ہوئے اپنے آپ کو دیکھامال و دولت عزت و مرتبہ پائے گا۔ جو چیتے پر سوار ہوا اس کو بڑی سلطنت عاصل ہوگی اور جس نے یہ دیکھا کہ چیتا اس پر غالب آگیا ہے تو اس کے نمی فالم بادشاہ یا نمی و مثمن کی طرف سے گزند پہنچ گا۔ آگر سمی نے دیکھا کہ اُس نے چیتا کی مادہ سے وطی <sup>کے ک</sup>یا ہے تو سمی ظالم قوم کی عورت سے نکاح کرے گا۔ اگر سمی نے دیکھا کہ چیتا اُس کے گھریں آگیاہے تو اُس کے گھر پر کوئی فاس آدمی حملہ کر دے گا۔

اور آگر کسی نے دیکھا کہ اس نے چیتایا تیندوا کا شکار کرلیا ہے تو اِن جانوروں کے غصہ کے برابراس کو منفعت حاصل ہوگی اور "ارطامبدورس" نے لکھاہے کہ چیتا دیکھنا' مرد اور عورت دونوں کی علامت بن سکتاہے کیونکہ اس کارنگ مختلف ہو تاہے- نهایت چلاک فرین ہو تا ہے۔ بھی اس کا دیکھنا بیاری یا آشوبِ چیثم کی دلیل بھی ہوتی ہے۔ اس کا دودھ دشنی ہے اس کے پینے والے کو ضرر <u>ہن</u>ے گا۔

(نیولے کی صفت کاایک جانور)نمس ایک چوڑے بدن کاچھوٹا جانور ہے جو دیکھنے میں سوکھے ہوئے گوشت کا کلزا معلوم ہو تا ہے۔ یہ سرزمین مصرمیں پایا جاتا ہے۔ باغبانوں کو جب سانب سے خطرہ محسوس ہوتا ہے تو اس جانور کو اپنے ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ کیونگہ یہ سانپوں کو مار کر کھاجاتا ہے۔ یہ قول جو ہری کا ہے۔ کچھ لوگوں نے یہ کماہے کہ "منمس" ایک جانور ہو تاہے جس کی ؤم کبی اور ہاتھ پیرچھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ چوہ ادر سانپ کاشکار کر تاہے اور انسیں کھالیتا ہے۔

مفضل بن سلمہ کا کہناہے کہ نمس "أدوبلاؤ" کو کہتے ہیں-جاحظ نے لکھاہے کہ میں نے لوگوں سے سناہے کہ نمس مصرمیں پایا جانے والا ایک قتم کا کیڑا ہے جو سکڑ تا اور بھیلتا رہتا ہے۔ جب سانپ اس پر لیٹ جا تا ہے تو سانس لے لیکر اپنے بدن کو پھلا لیتا ہے

يمال تك كدماني فكرك فكرك موجاتا ہے۔

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ نمیس' نیولے کو کماجاتا ہے اور نمس نیولے کو کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نمس کے معنی چھپانا' نمس الصائداس ونت بولتے ہیں جب شکاری شکار کرنے کے لئے گھات میں چھپ جائے۔ اس طرح یہ جانور بھی سانپ کے لئے گھات لگا

كر بيشار بتا ہے- كھى كھى وہ اپنے آپ كو مردہ فاہر كركے ہاتھ بيرب حس وحركت كر ديتا ہے- يمال تك كه ساني آكر أس كھانے كے لئے چامع لكتاب بعربية اس كاشكار كرليتا ہے۔

نمس (نیولاوغیرہ) کا شرعی تھم طبعًا اس میں گندگی ہے للذا اس کا کھانا حرام ہے اور رافعی نے 'کتاب الجے" میں تحریر کیاہے کہ نمس کی بہت سی فتنمیں ہیں۔للذا مختلف متضاد اقوال کو جمع کرنا اس قول کی بنیاد پر آسان ہو جاتا

له بملع

نمس (نیولے) کے طبی فوائد اوہ محمارت جس کو کبوتروں نے اپنامسکن بنالیا ہو۔ اگر وہاں اس کی دحونی دے جائے تو محمس (نیولے) کے طبی فوائد کی جائیں ہے ہواگا ۔ وائیس محرون کی سفیدی میں نمس کا بینہ طاکر آ تکھیم لیسے کرنے ہے

مر ارت ختم ہو جاتی ہے۔ آنسو لکانا بند ہو جاتا ہے اور ایک قیراط کے برابراس کاخون عورت کے دودھ میں ملا کر مجنون کی استان کی حرارت ختم ہو جاتی ہے۔ آنسو لکانا بند ہو جاتا ہے اور ایک قیراط کے برابراس کاخون عورت کے دودھ میں ملا کر مجنون کی

آ تکھ کی حرارت حتم ہو جاتی ہے۔ آنسو نکلنا بند ہو جاتا ہے اور ایک فیراط کے برابراس کا حون عورت کے دودھ میں ملا کر جنون کی تاک میں ٹپکایا جائے اور اس کی دھونی اسے دیدی جائے تو اُسے افاقہ آ جاتا ہے۔ پیشاب کے قطرے آنے اور درد مثانہ کے لئے اس برمذ تناسل بھی سر سرش امدامف سر مرسمی بیخار زور کر گلا میں آئر اس کی داہنی آنکھ ایکادی جائے تو بخار ٹھک ہو جاتا ہے۔

کا مغنو تناسل پکاکر اس کاشوربا پینامفید ہے۔ موسمی بخار زدہ کے ملے میں اگر اس کی داہنی آ نکھ لٹکا دی جائے تو بخار ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر بائیں آ نکھ اس کے ملے میں لٹکا دیں تو بخار داپس آ جاتا ہے۔ اگر اس کامغز عرق مولی میں خوب ملالیا جائے اور اس میں روغن

گلاب ملاکر کسی انسان کو لگادیا جائے تو وہ فور آبیار ہو جائے اور اس کے بدن میں تھجلی ہونے لگے اور اس کاعلاج سیہ ہے کہ پارہ کے تیل میں اس کاپا خانہ خشک کر کے اس انسان کے بدن پر مل دیا جائے۔اگر اس کاپا خانہ پانی میں گر جائے اور کوئی انسان اُسے ٹی لے۔ ہر وقت اُس سر دل میں خوف و وہشت موجو دہوگی اور دیکھنے میں ایسالگے گاجیسا کہ شیطان اُس کی تلاش کر رہے ہوں۔

وقت أس كے دل میں خوف و دہشت موجو د ہوگی اور دیکھنے میں ایسا لگے گاجیسا كہ شیطان اُس کی تلاش كر رہے ہوں-نمس کی خواب میں تعبیر اِ ممس کی خواب میں تعبیر اِ کے ساتھ زناكر تاہے-

اگر کوئی نیولوں کا پوراگروہ دیکھے تواس کی تعبیرعور تیں ہیں-

اگر کوئی مخص نیولے کے اپنے آپ کو جھڑتے دیکھے یا اُسے اپنے گھر میں دیکھے تواس کی تعبیریہ ہے کہ وہ کسی زانی مخص سے جھڑا کر رہاہے۔

### التَّمل

' (چیونٹی)ایک مشہور جانور ہے۔ اس کی کنیت ابو مشغول ہے مادہ کی کنیت ام توبہ ام مازن ہے۔ چیونٹی کی بہت می خصوصیات ہیں نہ تو ان میں باہم جو ژے ہوتے ہیں نہ ہی ان میں جماع کا طریقہ ہے بلکہ ان کے بدن سے ایک معمولی می چیز نگلتی ہے اور پردھتے

برھتے وہ انڈے کی شکل میں بدل جاتی ہے۔ اس ہے اُن کی نسل بڑھتی ہے۔ ہرانڈے کو بیضہ اور بیض کہتے ہیں لیکن چیونٹی کے انڈے کو بیظ' فلاء کے ساتھ بولتے ہیں۔ چیونٹی رزق کی تلاش میں بڑی بڑی تد چیریں کرتی رہتی ہے۔ جب کوئی چیزاسے مل جاتی ہے تو

دو سری چیونٹیوں کو فور آبلالیتی ہے تاکہ سب مل کر وہ خوراک کھائیں اور اُٹھاکرلے جائیں۔ کماجاتا ہے کہ یہ کام کرنے والی چیونٹی تمام چیونٹیوں کی سردار ہوتی ہے۔اس کی فطرت اور عادت سے ہے کہ گری کے موسم میں سردی کے لئے یہ اپنی غذا اکٹھاکرلیتی ہے۔

اور رزق اکٹھاکرنے میں اس کی عجیب عجیب تدبیریں ہیں۔ مثلاً اگر ایسی چیز کا ذخیرہ جمع کیا ہے جس کے اُگنے کا اُسے خطرہ ہو تا ہے اسے دو کلڑے کر دیتی ہے اور ''کسفرہ'' <sup>ک</sup> (دھنیا) کے چار کلڑے کر دیتی ہے جس کے بارے میں اسے علم ہے کہ اُس کے

وونوں جھے اُگ جاتے ہیں اور جب دانہ میں بدیو اور سڑاند پیدا ہونے کا خطرہ محسوس کرتی ہے تو اسے زمین کی سطم پر لا کر بھیردیتی ہے اور ایسے سکھاکر پھراپنے بل میں واپس لے جاکر رکھ لیتی ہے۔ اکثر میہ عمل چاند کی روشنی میں کرتی ہے۔

ورا ہے مصار چراہے ہی میں واپس سے جار رھ ہی ہے۔ اسریہ کچاندی روسی کی طراح۔ کما جاتا ہے کہ اس کی زندگی کی بقاء اور اس کے وجود اس کے کھانے کی وجہ سے نہیں کیونکہ اس کے جسم میں ایسا پیٹ نہیں

ہے جس میں گاتا جائے بلکہ اس کے بدن میں دوجھے ہیں اور درامل دونوں الگ الگ ہیں اور اس کو دانہ کا شنے وقت جو اس سے بو محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ نکلتی ہے صرف اس کو سونگھ کر طاقت ملتی ہے اور میں اس کے لئے کافی بھی ہو جاتی ہے اور عقعت اور چوہے کے بیان میں حضرت سفیان بن عیبینہ سے جو مروی ہے گزر چکا ہے کہ انسان 'عقعت ' چیونٹی' چوہا کے علاوہ کوئی جانور اپنی خوراک اکٹھا نہیں کر ہا۔ بعض لوگوں سے اس قتم کی بات منقول ہے کہ بلبل بھی ذخیرہ کر تا ہے اور کھاجا تا ہے کہ عقعت اپنے لئے خوراک ذخیرہ کرنے کے لئے خفیہ

جگہ بنا تا ہے لیکن وہ اپنی جگہ بھول جایا کر تا ہے۔ چیونٹی کی ناک بہت تیز ہوتی ہے اس کی موت کے اسباب میں سے اس کے پروں کا نکل آنا ہے اور اس سلسلہ میں مثل بھی

چیوئی لی تاک بہت تیز ہولی ہے اس می موت ہے اسبب میں سے اس سے پروں ہ س انا ہے اور اس سسمہ میں س م مشہور ہے کہ "چیونٹی کے پر نکل آئے ہیں"۔ جب کسی کے زوال کاوقت قریب سمجھاجاتا ہے اس وقت یہ مثل بولتے ہیں۔ جب چیونٹیاں اس حال پر پہنچ جاتی ہیں تو پر ندوں کی زندگی میں خوشحالی آجاتی ہے کیونکہ وہ اڑتی ہوئی چیونٹیوں کاشکار کر لیتے ہیں۔ چیونٹی

کے چھ پیر ہوتے ہیں۔ یہ اپنے پیروں سے کھود کر اپناہل بناتی ہے۔ جب یہ اپناہل بناتی ہیں تو اس کو پینچ در پیچ ٹیٹرھاکر کے بناتی ہیں آگ وہاں بارش کا پانی نہ پہنچ سکے اور کبھی کبھی اس مقصد سے یہ اپناگھر دد منزلہ بھی بناتی ہیں آگ کہ ان کی خوراک کا ذخیرہ نم نہ ہو

جائے۔

بہتی نے ''شعب'' میں لکھاہے کہ حاتم طائی کے صاحزادے ''عدی'' چیو نٹیوں کے لئے کھانے کی چیزوں کاچورا <sup>ساہ ب</sup>کھیرا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ہماری پڑوس میں ان کاہم پر حق ہے اس طرح کی بات جانوروں کے بیان میں آنے والی ہے کہ زاہر فتح بن سخرے جو نشوں کر گئر روٹی کے کلڑے ڈال دماکر تے تھے گرعاشورء کے دن وہ اسے نہیں کھاتی تھیں۔ جانوروں میں چیونٹی کے

معادہ توبی ہیں ہور میں ہے ہوا ہے ہوں ورد سازمیں ہو بعد سے برائی ہیں ہو جاتی ہے۔ اس بیت سے سے میں ہے۔ ہو جاتی ہے ملکہ مجمعی تو تھجور کی تشکلی اٹھاکر لے جاتی ہیں جو اُن کے کسی کام نہیں آتی۔ لیکن اس کی حرص وطمع اسے اس بات پر مجبور کر دیتی ہے۔ آگر بیہ زندہ رہ جائے تو گئ کئی سال کے لئے کھانے کی چیز کا ذخیرہ کر لئے مگربے چاری مجبور ہے کہ اس کی عمرا یک

برور رویں ہے سریے میں ہے۔ و فریب بات میہ ہے کہ میہ زمین کے اندر اپنا مسکن بناتی ہے جس میں گھراور اُن کے کمرے' را میں بھی ہوتے ہیں۔ نیز ایسے لگئے ہوئے خانے بھی ہوتے ہیں جن میں سردی کے موسم کے لئے دانے اور دیگر چزیں جمع کرتی ہیں ان میں بعض چیونٹیوں کو ''ذر فارسی''بھی کہتے ہیں جو دوسروں کو تکلیف پہنچانے میں بھڑی طرح ہوتی ہیں۔ ایک قتم کو ''نمل

بیں ماں میں ہوتا ہے۔ الاسد "بھی کہتے ہیں جن کا سر کا حصہ شیر کی طرح ہو تا ہے اور بچھلا حصہ چیو نٹی کی شکل کاہو تا ہے۔ بخار کی دمسلم 'ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ میں ایک روایت نقل کی گئی ہے:۔

حضرت ابو جریرہ حضور صلی اللہ علیہ دسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نبی ایک ورخت کے بنیچ (آرام کرنے کے ۔ کشرے کہ ایک ٹھرے کہ ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا۔ انہوں نے تھم دیا کہ سامان 'بسروغیرہ وہاں سے اُٹھالیا جائے للذا اُٹھالیا گیا اور تھم دیا کہ چیونٹیوں کو آگ میں جلادیا جائے۔ چنانچہ تھم کی تغیل جوئی۔ اللہ تعالی نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ ایک بی چیونٹیوں کے چیونٹیوں نہ جلایا۔ امام ترفی اپنی کتاب "نوادر الاصول" میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اسی نبی پر چیونٹیوں کے جلانے کی وجہ سے عماب نہیں فرمایا بلکہ اس وجہ سے کہ انہوں نے مجرم کے ساتھ ساتھ بری اور غیر مجرم کو بھی سزادی

له بعض جگه كسنره كى جگه "كُوبَرَة " ب جس كے معنى دهنيا كے بين- ساله باريك كلاا

تھی۔ اور قرطبی نے لکھا ہے کہ یہ نبی موسی بن عمران علیہ السلام ہیں۔ چو نکہ انہوں نے کہاتھا کہ اے پر در دگار! آپ کسی بستی والوں کو ان کے گناہوں کی پاداش میں عذاب جھیجے ہیں اور ان میں نیکو کاربھی ہوتے ہیں اور گناہ گار بھی ' تواللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس کاجواب اُن کو دکھادے-للذا گرمی کی شدت سے وہ نبی ایک در خت کے سائے میں آ رام کرنے کے لئے بنچے اور اس جگہ چیونٹیوں کاہل تھاان کو نیند آگئی۔ جیسے ہی نیند کالطف ملاایک چیونٹی نے اُن کو کاٹ لیا۔ انہوں نے وہاں موجود تمام چیونٹیوں کو اپنے پیرسے مسل دیا اور اُن کو مار ڈالا۔ پھراُن کے گھر میں آگ لگادی-

الله تعالی نے اس واقعہ میں ان کو نشانی د کھلا دی (اور جواب معجمادیا) که کس طرح ایک چیونی نے کاٹا اور دوسری چیو نٹیوں کو اس کی سزا لمی (کویا کہ) اللہ تعلق نے **جابا** کہ ان کو تشبیہ کر دے اور آگاہ کر دے کہ اللہ کی سزا نیک وبد دونوں کو ملتی ہے۔ پھریہ سزا اور یہ عذاب نیک لوگوں کے لئے رحمت اگناہوں سے پاکی اور برکت بن جاتی ہے اور گناہ گاروں کے پہ لئے میں عذاب بدلہ اور سزاین جاتی ہے"-

اس کے باوجود (کہ چیونٹیوں کو جلانے پر نمی کو تنبیہ ہو رہی ہے) مدیث میں کوئی ایسالفظ نہیں ہے جس سے چیونٹیوں کو مارنے اور جلانے کی ممانعت اور کراہت معلوم ہو۔ کیونکہ جس چیزے بھی انسان کو تکلیف پنچے انسان کے لئے اس کو روکنااور اپنے آپ کو بچانا جائز ہے اور مومن کی حرمت سے بڑھ کر کسی تلوق کی حرمت نہیں ہے اور مومن سے بھی آگر کسی مومن کو جان کا خطرہ ہو

تواس کو مار کر بھگانایا ضرورت پر اس کو قتل کر دیناجائز ہے جیسی ضرورت ہو تو کیڑوں مکو ژوں کو مار ڈالنا کیسے جائز نہ ہو گاجن کو انسان کے لئے متخرکر دیا گیا ہے اور بھی بھی وہ انسان کو تکلیف پنچادیتے ہیں۔ لنذا جب بھی وہ تکلیف پنچائیں ان کو مار ڈالنامومن کے

لتے جائزے۔

سی جانور کو آگ میں جلاتا دوسری بات سے کہ اس نبی کی شریعت میں جانوروں کو جلا کر سزا دینا جائز تھا اس وجہ سے اللہ و تعالی نے جو تنبیہ کی ہے تو اس بات پر کی ہے کہ تمام چیونٹیوں کو کیوں جلا دیا ایک ہی کو جلانے پر

اکتفا کیوں نہیں کیا۔ لیکن ہماری شریعت میں کسی جانور کو آگ میں جلانا حرام ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو آگ میں جلا کر سزا دینے سے منع فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ آگ ہے صرف الله سزا دیتا ہے بندہ کے لئے جائز نہیں ہے۔ للذا کسی جانور کو

آگ میں جلانا کسی طرح درست مہیں ہے-

ایک مسئلہ آگ ہے جلانیکا قصاص | لیکن آگر کوئی انسان کسی انسان کو آگ میں جلا کر قتل کر دے تو مقتول کے وار ثوں کے کے بجرم قاتل کو آگ میں جلا کر قصاص لینا جائز ہے۔ مگر حفیہ کے نزدیک حدیث لا قود

الأبالسَّيف "ك وجه سے قصاص صرف تكوار سے لياجاتا ہے اور كى چيز سے قصاص لينادرست نسي ہے-

چیونی کو مارنا اور چیونٹی کو مارنے کے بارے میں علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ جارا مسلک اس کی اجازت نہیں دیا۔ کیونکہ حضرت ابن عباس کی روایت میں حضور نے کچھ جانورول کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ منجملہ ان کے جیونی

روایت اس طرح ہے:۔

'' حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار فتم سے جانو روں کو مارنے سے روکا ہے (۱) چیو ٹی (۲) محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شدكي مكهي (٣) بدمد (٨) لثورا "- (رداه ابو داؤد)

ادر يمال چيونى سے مراد برى چيونى ہے جس نے سليمان عليه السلام سے تفتگوكى تھى۔

خطابی نے اور بغوی نے شرح النة میں اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ لیکن چھوٹی لال چیونی جس کو "وَرّ" کہتے ہیں اس کامار ناجائز ہے۔ لیکن امام مالک ؓ نے چیونٹی کو بھی بلادجہ مار نا ناپیند کیا ہے۔ ہاں اگر اس کو ہٹانے اور اس کے نقصان سے بیخنے کی مار نے کے علاوہ اور کوئی صورت نہ ہو تو پھران کے نزدیک بھی مار ناجائز ہے اور این ابی زیدنے ہر قتم کی چیونٹیوں کو مار ناجائز کیا ہے۔ شرط ان کے ممل صرف یہ ہے کہ اس سے تکلیف پنجے۔

بعض لوگوں نے یمان یہ لکھا ہے کہ اس نبی کے چیو نٹیوں سے انتقام لینے پر اللہ تعالی نے جو سمیہ کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو صرف ایک بی چیو نٹی نے تکلیف پنجائی تھے۔ لہذا صبر کر لینا اور در گزر کرنا ان کی شایانِ شان تھا۔ لیکن نبی علیہ السلام کو یہ خیال آلی کہ چیو نٹیوں کی بیہ فتم انسانوں کے لئے اذبت رسال ہے اور انسان کی حرمت تو جانور سے بردھ کر ہے۔ اگر ان کا یہ خیال باتی رہ جاتا اور ان کو تنبیہ نہ کی جاتی تو ان کا خیال وی رہتا اور ان کو تشفی نہ ہوتی۔ لیکن تنبیہ کر دی گئی کہ آپ کا خیال ورست نہیں ہے۔ ایک نے تکلیف پہنچائی ہے' اس کے علاوہ دو سرے کو مارنا درست نہیں۔

دار قطنی نے اور طرانی نے اپنی مجم میں حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے۔

"انہوں نے فرمایا کہ جب موی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے گفتگو فرمائی تو اس وقت موی علیہ السلام تاریک رات میں بہاڑ پر چلنے والی چیونٹی کی چال کو وس فرتخ سے دیکھ رہے تھے"۔

اور ترندی نے اپنی نوادر میں معقل بن بیار سے ایک روایت نقل کی ہے:۔

"حضرت معقل بن بیارے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی اور انہوں (معقل بن بیار) نے بھی اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ساہے۔ حضور نے شرک کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ شرک تہمارے درمیان چیو ٹی کے بیروں کی آہٹ سے بھی ہلکا ہے (بعنی اس کی آمد کا پتہ نہیں چلا) اور میں تم کو ایک دعا بتلا تا ہوں کہ اگر اسے پڑھاکروگے تو اللہ تم سے چھوٹا اور بڑا دونوں شرک دور فرمادیں گے۔وہ کلمات یہ ہیں جو تین مرتبہ بڑھے جائمں گے:

اللُّهُمَّ إِنِي اَعُوْذُ بِكَ ان اشرك بكشيئاً وانا اعلم واستغفرك لما تعلم والااعلم-

"اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی بناہ چاہتا ہوں کہ جان ہو جھ کر آپ کے ساتھ کسی کو شریک کروں اور آپ ہے اس مختلع سے مغفرت طلب کر ناہوں جس کو آپ جانتے ہیں اور میں اُسے نہیں جانتا"۔

حعرت ابو الممد بایل سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:۔

"حضور صلی الله علیه وسلم کے سامنے دو مخصول کا تذکرہ ہوا کہ ایک عابد ہے دو سراعالم (کون افضل ہے) آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے سی اونی مخص پر- پھر آپ نے فرمایا کہ سن لو! الله اور اس کے فرشتے اور تمام زمین و آسان کی مخلوقات حتی کہ چیونٹیاں اپنی بل میں اور مجھلیاں سمند رمیں لوگوں کو خر(بھلائی) کی تعلیم دینے والوں کے لئے رحمت کی دعاکرتی ہیں"۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ ''عالم اور پھراس پر عمل کرنے والے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینے والے کا آسانوں کے فرشتوں میں بہت چرچا ہو تاہے''۔

ایک بجیب و غریب واقعہ المان کو ایک برمدیہ میں پش کیااوراہے حضرت سلیمان کے باتھ پر رکھ دیااور کما کہ ہم ای طرح

سلیمان کو بھی اس کی دی ہوئی چیز ہدیہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی بے نیاز ہو تا تو اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں اور اگر اس عظیم الشان ذات کو اس

اللہ کو بھی اس کی دی ہوئی چیز ہدیہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی بے نیاز ہو تا تو اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں اور اگر اس عظیم الشان ذات کو اس

می شایانِ شان چیش کش کی جائے تو تھا تھیں مار تا ہوا سمند ربھی حق ادا نہ کرسکے۔ لیکن ہم اس کو ہدیہ دیتے ہیں جو ہمیں محبوب ہے

تاکہ وہ ہم سے خوش ہو جائے اور ہدیہ دینے والے کی قدر دانی کرے اور یہ معمولی سی چیزا یک شریف کاعطیہ ہے ورنہ اس سے بہتر

ہماری ملکت میں کوئی چیز نہیں ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ ہمیں برکت دے۔ اس میزیانی اور دعا کی برکت سے چیو نئیل اللہ تعالی کی مخلو قات میں سب سے زیادہ شکر گزار اور سب سے زیادہ اللہ پر توکل کرنے والی ہیں۔

سی بی و یان اللہ کا میں و مصلی ب مسلید ایک فض نے آگر مامون الرشید سے کما کہ کھڑے ہو کر میری بات س لیں تواس حکایت فض نے مامون سے کما کہ اے مامون! اللہ تعالی نے سلیمان بن داؤد کو ایک چیوٹی کی بات سننے کے لئے کھڑا کیا تھا اور اللہ کے خوص نے مامون نے دویک میں چیوٹی سے کم درجہ کا نہیں اور آپ حضرت سلیمان سے بردھ کر شان و شوکت والے نہیں ہیں۔ مامون نے اللہ کے فزدیک میں چیوٹی سے کم درجہ کا نہیں اور آپ حضرت سلیمان سے بردھ کر شان و شوکت والے نہیں ہیں۔ مامون نے

جواب دیا کہ تم نے سے کہا۔ پھر کھڑے ہو کراس کی بات سنی اور اُس کی حاجت پوری کر دی۔ فام ورب علامہ نخ الدیں روزی نر "حَتْہ اِذَا اَوْا اَوْا اَعْلٰی وَ اِدالنّہُ فِلْ "کی تَفْسِر کے تحت میں لکھا۔ ہے کہ "و ادالنمول" سے مرادشام میں

فائدہ: علامہ فخرالدین رازی نے "حَتیٰی إِذَا اتَوْاعَلٰی وَادِالنَّمْلِ" کی تفییر کے تحت میں لکھا۔ ہے کہ "وادالنمل" سے مرادشام میں ایک دادی ہے جمال چیو نمیال بہت ہیں۔

لتے مستعمل ہے آگر وہ نرہو تی تو قال کالفظ آتا جاہیے۔ علامہ دمیریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں یہ پڑھاہے کہ اس چیو ٹی نے اپنی رعایا کو اپنی بلوں میں جانے کا تھم اس

لئے دیا تھا کہ کمیں وہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر کے ناز و نعم کو دیکھ کر اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری نہ کرنے لگیں اور اس میں اس بات کااشارہ ملتا ہے کہ دنیا واروں کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے تاکہ اللہ تعالی کی نعمتوں پر شکر کرنے کاجذبہ باتی رہے اور اس میں اس بات کااشارہ ملتا ہے کہ دنیا واروں کے پاس نہیں بیٹھنا چاہیے تاکہ اللہ تعالی کی نعمتوں پر شکر کرنے کا جذبہ باتی رہے اور اس فتم کی بھی روایت ہے کہ جب چیونی نے دیگر چیونٹیوں کو بلوں میں چھپنے کا تھم دیا تو حضرت سلیمان نے فرمایا کہ تؤنے ان کو مجھ سے چیپنے کا تھم کیوں دیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے خطرہ ہوا کہ وہ آپ کالشکر 'آپ کا جاہ و جلال اور حسن و جمال دیکھ کر

کمیں اللہ تعالی کی اطاعت سے روگر دانی نہ کرنے لگیں-

ی اور پچے لوگوں کا کمنا ہے کہ وہ چیونی جس نے حضرت سلیمان سے کلام کیا تھااس کابدن بھیڑ یے کے برابر تھا' لنگری تھی محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ اور اس کے دوپر تھے۔ بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اس وادی کی چیو نٹیاں بختی اونٹوں کے برابر تھیں اور اس کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے طاقیہ اور بعض نے حزمی لکھا ہے (حضرت مقاتل ؓ ہے منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چیونٹی کی عُفتگو تین میل کی دوری ہے ہی سن لی تھی)

سیلی نے اپنی کتاب "التعریف والاعلام" میں لکھا ہے کہ میں نہیں سمجھ سکا کہ چیونی کے لئے کس طرح نام کانصور کرلیا گیا عالما نہ نہ یہ چیونٹیاں ایک دوسرے کانام رکھتی ہیں اور نہ انسانوں سے کسی چیونٹی کانام رکھنا ممکن ہے کیونکہ آدمی چیونٹیوں میں املیاز نہیں کر سکتے پھرنام رکھنے سے کیافائدہ؟ آگر کوئی یہ کہنے لگے کہ دوسری جنسوں میں بھی نام رکھناپایا جاتا ہے۔ مثلاً بجو کے ناموں میں نمی نام رکھناپایا جاتا ہے۔ مثلاً بجو کے ناموں میں نمی نام رکھناپا جاتا ہے۔ مثلاً بجو کے فیصلے میں نتالة 'اسامہ یا تجارہ تواس کا جواب ہیہ ہے کہ یہ بجو کی چھ قسمیں ہیں نہ کہ ان کے شخصی اور امتیازی نام 'کیونکہ اس قسم کے برجو کو نتالہ یا امسالہ دوسری قسم کو اور اس طرح تیسری قسم کے بجوؤں کو جعاد کہتے ہیں اور اس قسم کے نام بہت ہیں مثلاً ابن عرس ابن چیونٹی کے لئے اس قسم کے نام کاذکر میساں نہیں چل رہا ہے کیونکہ تحضی اور امتیازی نام کاذکر ہے اس کے باوجود اس کی بات درست مان کی جائے تو یہ احتمال ہے کہ تورات یا زبوریا دو سرے آسانی صحیفوں میں اس چیونٹی کاذکر آیا اور وہاں اس اس نام سے ذکر کیا گیا ہو۔ جس سے یہ مشہور ہوگئی اوردیگر نہیوں کو اس کاعلم ہوگیا۔

چیونی کاایمان اوراس کافاص نام اس کے بات کرنے اوراس کے ایمان کی بناء پر رکھا گیا ہے اور جو ہم نے ایمان کی بات کی ہے چیونی کاایمان اس کی دلیل اللہ تعالی کا قول "و گھنم لا یَشْعُوُونَ " ہے جس کو چیونی کی طرف سے نقل کیا گیا ہے کہ اس چیونی کا دوسری چیونی کی طرف سے نقل کیا گیا ہے کہ اس چیونی کو مسل نے دوسری چیونیٹوں کو آگاہ کر کے کما تھا کہ تم اپنی بلوں میں گھس جاؤ کمیں ایسانہ ہو کہ سلیمان اور ان کالشکر ہے جبری میں تم کو مسل والے ۔ یعنی سلیمان گر کے عمل وانصاف اور اُن کے لشکر کی شرافت کا تقاضا تو یہی ہے کہ چیونی بلکہ اس سے بھی کمتر کسی جاندار کو تکلیف نہ بہنچا کمیں مگرچونکہ ان کو اس کا احساس نہ ہو سکے گا اور تمہارا خاتمہ ہو جائے گا ایسا کرنا ان کی طرف سے جان ہو جھ کر نہیں بلکہ لاشعوری میں ہو گا اور چیونئی کی اس بات سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعبیم فرمانا خوثی کا تعبیم تھا۔ اس وجہ سے اس کی تاکید مشراج سکی گئی ورنہ تعبیم کسی مسرت کی بنیاد پر ' کسی غصہ میں ' کسی ذیاق از انے کے لئے ہوتا ہے اور جس تعبیم اور مسلم امراج میں خوش نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ صرف دینی مسرو سکتا۔ بلکہ وہ صرف دینی مسرو سکتا تو اس کی تو تا ہے اور چیونٹی کا قول "وَ گھنم لا یَشْعُولُونَ" دین اور عدل و انصاف کی مخماذی کر رہا ہے جس سے اس چیونٹی کا ایمان خاب اور جو ٹی کا قول "وَ گھنم لا یَشْعُولُونَ" دین اور عدل و انصاف کی مخماذی کر رہا ہے جس سے اس چیونٹی کا ایمان خاب ہوتا ہے۔

نملة کے لئے جھاڑ پھونک کاعمل ابو داؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاء بنت عبداللہ اسکا جھاڑ پھونک بھی سکھاووجس طرح اس کو تعویز لکھناتم نے

سکھادیا ہے"۔

'' پہلو میں نکلنے والی بھنسیوں کو کہتے ہیں اور اس کے جھاڑ پھونک کے لئے عور تیں اس وقت کچھ الفاظ پڑھاکر تی تھیں جنہیں ہر سننے والاجانیا تھا کہ اس جملہ ہے کوئی نفع نقصان نہیں ہو سکتا اور وہ الفاظ پیہ تھے:

"العروس تحتفل و تختضب و تكتحل وكُلِّ شئ تفتعل غيران لا تعصى الرجل"-

حضورً نے بیہ الفاظ فرما کر اُن ہے جھاڑ پھونک کی اَجازت بھی دی ہے۔

ں علامہ دمیری کھتے ہیں کہ بیں نے بعض جفاظ ائمہ کی تحریر کتابوں میں پڑھی ہے کہ '' نملتہ '' بچنسی کی جھاڑ پھونک کا طریقتہ یہ بھی ہے کہ آدمی تین دن تک مسلسل روزہ رکھے۔ پھرروزانہ صبح صبح سورج نکلتے وقت یہ الفاظ کہ کہ کر

جھاڑے:۔

"اقسطري وانبرجي فقد نوه بنوه بربطش ديبقت اشف ايها الجرب بالف لا حول ولا قوة الا بالله العلى

اور ہاتھ میں کوئی خوشبودار تیل لے کر تھنسیوں پر مل دیا کرے اور یہ منتر پڑھنے کے بعد تیل ملنے سے پہلے تھنسیوں پر تھنکار یے"۔

دار قطنی اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے:۔

"دحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چیونٹی کو مت مارو۔ اس لئے کہ ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام استسقاء

کے لئے نکلے۔ اچانک کیادیکھتے ہیں کہ ایک چیونٹی گردن کے بل اپنے بیروں کو اٹھاکر کمہ رہی ہے۔ "اے اللہ! ہم تیرے
احسان سے مستفنی نہیں رہ سکتے۔ اے اللہ! ہمیں اپنے گناہ گار بندوں کے گناہوں کی وجہ سے سزانہ دیجئو۔ ہمارے لئے
بارش برساکر اس سے درخت اُگاد بجئو اور ہمیں اس کے پھل سے رزق مہیا ہیجبؤ"۔ حضرت سلیمان ہے یہ دکھ کر اپنی
قوم سے فرمایا کہ اے لوگو! واپس چلو تمہارا مطلب حل ہوگیا اور دو سروں کی بدولت اب تم کو بارش مل جائے گی۔

قوم سے فرمایا کہ اے لوگو! واپس چلو تمہارا مطلب حل ہوگیا اور دو سروں کی بدولت اب تم کو بارش مل جائے گی۔

احف بن قیس کی باندی حبیبہ کا بیان ہے کہ ایک دن احف نے ان کو دیکھا کہ چیونٹیوں کو مت مارواور ایک کری

منگوائی اُس پر بیٹھے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد سے پڑھا: منگوائی اُس پر بیٹھے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد سے پڑھا:

"انى احرج عليكن الاخرجتن من دارى فاخرجن فانى اكر ١٥ن ثقتلن في دارى"-

للذاوہ تمام چیو نیمال وہاں سے نکل گئیں اور اس دن کے بعد وہاں کوئی چیو نٹی نظرنہ آئی-

عبداللہ بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے والد کو اس طرح چیونٹیوں کو بھگاتے دیکھا۔وہ وضو کرکے کر می پر بیٹھ کر اس طرح کمہ دیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ بڑے بڑے کالے چیو نٹے وہاں سے بھاگ جاتے۔ پھر کبھی وہاں نظر نہیں آتے تھے۔

چیو نٹیوں کو بھگانے کا ایک اور عمل لئے یہ عمل پڑھا ہے کہ ایک صاف برتن میں مندرجہ ذیل ناموں کو لکھ کرپانی سے دھو

لیا جائے اور وہ پانی گھر میں چھڑک دیا جائے چیو نٹیاں چلی جائمیں گی اور پہتہ بھی نہ چلے گا۔ وہ اساء یہ ہیں:۔ نہ یہ

"الحمدلله باهيا شراهيا سأريكم باهيا شراهيا-

ا درایک جگه یوں لکھا ہے کہ چار مشکریوں پر مندرجہ ذیل آیات کو لکھ کراس گھرکے چاروں گوشوں میں رکھ دیاجائے جس میں چیو نٹیال ہیں تو چیو نٹیال بھاگ جائیں گی یا مرجائیں گی آیات یہ ہیں:۔

"وَإِذْ قَالَتْ طَآئِفَةٌ مِنْهُمْ يَا آهُلَ يَثْرِبَ لاَ مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا۔ لاَ تَسْكُنُوا فِي مَنْزِلِنَا فَتَفْسِدُوا. وَاللَّهُ لاَ يُصْلِحُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ- أَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ حَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُؤْتُوا فَمَاتُوْا كَذْلِكَ يَمُوْتُ الْنَمَلُ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ وَيَذْهَبُ بِقُدُرَةِ اللَّهِ"-

ایک اور مجرب عمل گری کی بڑی پر پنجے لکھے ہوئے کلمات لکھ کر چیونٹیوں کے بلوں پر رکھ دیا جائے تو چیونٹیاں بھاگ جائیں گی۔وہ کلمات بہ ہیں:۔

"قول ١٥ ال حق ول ١٥ ال م ل ك الله الله و الله وَمَا لَنَا أَنْ لاَ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا اُذِيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ- قَالَتْ نَمْلَةٌ يَآ اَيُّهَا النَّمَلُ اذْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لاَ يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُوْدُهُ وَهُمْ لاَ يَشْعُرُوْنَ-اهيا شراهيا أدو نائي أل شدائي احِل ايَّها النمل من هذا المكان بحق هذه الاسماء وبألف لاحول ولاقوة الابالله العلى العظيم- فق جممت-

میٹھی چیزوں کو چیونٹیوں سے محفوظ رکھنے کاعمل سے بھی مجرب ہے کہ شدیا مٹھائی یا شکریا اس قتم کی میٹھی چیزیں جس برتن میں موجود ہوں اس برتن کے منہ پر بیہ بڑھ کر ہاتھ چھیر دو تو

چیو نثیاں اس کے قریب نہیں جائیں گی-باربار اس کو آزمایا جاچکا ہے اور اس کامشاہدہ کیا جاچکا ہے۔عمل ہیہ ہے کہ کہون۔

هذاالوكيل القاضى ياهذا الرسول القاضى ياهذا الغلام القاضى"-

جیو نئے کے متعلق حکم شرعی چیونٹی جس چیز کو اپنے منہ میں یا ہاتھوں میں لئے ہوئے ہواس کا کھانا مکروہ ہے کیونکہ حضور اکر م چیونٹی کے متعلق حکم شرعی ایران صلى الله عليه وسلم نے اس سے منع فرمايا ہے-"نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يو كل ما

حملته النمل بفيها وقوائمها"-

اور خود چیونی کا کھاتا حرام ہے کیونکہ اس کو مارنے سے منع کیا گیاہے اور بغیرمارے کھانا محال ہے۔

اور رافعی نے چیونٹیوں کے بیچنے میں ابو الحن عبادی کاایک قول میہ لکھاہے کہ چیونٹیاں بیچنا''عسکر مکرم'' <sup>ک</sup> اور ''نصیبن''<sup>ک</sup> میں جائز ہے۔ کیونکہ عسکر مکرم میں ان سے نشہ آور چیزوں کاعلاج ہوتا ہے اور نصیبن میں ان سے ٹڈیاں بھگائی جاتی ہیں۔

سیرت ابن ہشام میں غزوۂ حنین کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ حضرت جبیرٌ بن مطعم فرماتے ہیں کہ میں نے قوم کی شکست سے بہلے جبکہ لوگ قال میں مصروف تھے کالے اور بهترین نسل کے گھو ژوں کے مانند آسان سے اترتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ وہ

ہمارے درمیان اور قوم کے درمیان اتر گئے۔ پھردیکھاتووہ کالے چیونٹیوں کی شکل میں پھیل چکے تھے۔ یمال تک کہ میدان اُن سے بحركيا- مين نے يقين كرلياكه يه فرشتے بين اور اب كافرون كى تكست لازى ہے-

چیونی کے طبی فوائد | چیونی کے انڈوں کو لے کر اگر سکھالیا جائے اور اسے کسی جگہ لگایا جائے تو اُس جگہ بال نہیں جیس گے۔ اور اگر ان انڈوں کو کسی قوم کے درمیان جو اکٹھی ہو پھینک دیا جائے تووہ تتر بتر ہو کر بھاگ جائیں گے۔ اور اگر کسی کو یہ انڈے ایک در ہم کے برابر کسی چیز میں ملا کر بلادیئے جائیں تواپنے نچلے تھے پر قابو نہ پاسکے اور اس سے برابر گوز نگلتی

ن ' ت وونوں جگهول کے نام بین - عسر مرم "ابواز" میں ایک بہتی کانام ہے-

چیونٹیوں کو بھاگانے اور مارنے کی دوا سے بھاگ جائے ہیں کام بلی کا پاخانہ بھی کرے گا اور اگر چیونٹی کے بل پر مقناطیس رکھ اس کا در آگر چیونٹی کے بل پر مقناطیس رکھ اس کا در نال میں جائیں گئی ہے۔ اس طرح ساو

دیا جائے تو چیو ننیاں مرجائمیں گی اور اگر زیرہ پیس کر چیونٹیوں کے بل میں ڈال دیا جائے تو چیونٹیاں نہ نکل سکیں گی- اس طرح سیاہ زیرہ بھی کام کر تاہے-

اگر چیو نٹیوں کے بل میں آب سنداب ک ڈال دیا جائے تو مرجائیں گی-اگر کسی گھر میں چھڑک دیا جائے تو وہاں سے پہو بھاگ جائیں گے- اسی طرح مجھروں کو بھگانے کے لئے آب ساق ملکھ کار آمد ہے-اگر چیو نٹیوں کے بل میں ذرا سا تارکول ٹپکا دیا جائے تو چیو نٹیاں ختم ہو جائیں گی- اسی طرح گندھک میں کر بل میں ڈالنے سے بھی چیو نٹیاں مرجاتی ہیں-اگر حائفنہ عورت کے حیض کے کپڑے کو کسی چیز کے پاس لاکا دیا جائے تو وہاں چیو نٹیاں نہیں جائیں گی-

ایک اہم فائدہ است برے چیونٹوں کو پکڑ کر روغن پارہ سے بھری ہوئی شیشی میں ڈال کر اور اس کاڈ مکن بند کرکے کو ڈی
میں ایک رات اور ایک دن تک گاڑ دیں۔ پھراس کو نکال لیں اور تیل صاف کرکے اسے ذکر کے اوپر ملیں تو
قوت باہ میں بیجان پیدا ہواور شہوت بڑھ جائے اور دیر تک امساک کرنا آسان ہوجائے۔

چیونٹیوں کی تعبیر اس سے زندگی پر بھی ولالت ہوتی ہے۔ آگر کسی نے دیکھا کہ چیونٹیاں دیکھنالشکر اور اولاد کی بھی نشانی ہے۔ نیز چیونٹیوں کی تعبیر ہے۔ نیز چیونٹیاں کسی گاؤں یا کسی شہر میں واخل ہوگئی ہیں تو لشکر آنے کی پیشین گوئی ہے۔ اگر کوئی مخص چیونٹیوں کی بات سے تو وہ مال و دولت حاصل کرے گا۔ اگر کسی نے دیکھا کہ چیونٹیاں و زنی بوجھ لاولاد کر اُس کے گھر میں آرہی ہیں تو اسے خوب دولت حاصل ہوگی۔

اگر کسی نے اپنے بستر برچیو نٹیاں دیکھیں تو اس کی اولاد کشرت ہے ہوگی۔ اگر کسی نے دیکھا کہ چیو نٹیال کسی مکان ہے اُڑ کر جا
رہی ہیں تو اگر اس جگہ کوئی مریض ہے تو اس کا انقال ہو جائے گایا وہاں ہے پچھ لوگ سفر کرکے کہیں اور چلے جائیں گے اور ان کو
تکلیف پنچے گی۔ اگر کسی مریض نے ویکھا کہ اس کے بدن پر جیسے چیو نٹیال رینگ رہی ہیں تو وہ مرجائے گا۔ کیونکہ چیو نٹی زمین میں
رہنے والی مخلوق ہے جس کا مزاج سروہ اور جاماست نے کہا ہے کہ جس نے دیکھا کہ چیو نٹیال اس کے مکان سے نکل رہی ہیں تو
اسے غم لاحق ہو گا۔ واللہ اعلم

### النهار

(سرخاب کابچہ)اوربطلیموسی نے اپنی کتاب "شرح ادب الکاتب" میں لکھاہے کہ اہل لغت کانمار کے معنی میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ بھٹ تیتر کے بچے کو کہتے ہیں۔ کسی نے کہا کہ نر اُلو کو کہتے ہیں۔ کسی نے کہا نر سرخاب ہے اور مادہ کولیل کہتے ہیں۔ بعض نے کہاہے کہ سرخاب کابچہ ہے۔

له ایک بدبو دار بوده- سه ایک نهایت ترش کهلول کادرخت

(شیر)اس کی تفصیل شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ **النہس**ی

(ایک فتم کاپرندہ) نہیں گورے کے مثابہ ایک پرندہ ہو تاہے لیکن وہ لٹورے کی طرح رنگین نہیں ہو تا-اپی وُم ہروفت ہلا تا رہتاہے- چڑیوں کاشکار کر تاہے- مگرابن سیدہ کا کہناہے کہ خص لٹورے ہی کی ایک نوع ہے اور اس کو خصس اس لئے کہتے ہیں کہ یہ گوشت نوج کر کھاتا ہے۔

منداحد اور معم طبرانی میں زید بن ثابت سے ایک روایت ہے وہ کتے ہیں کہ:۔

«میں نے حضرت شرجیل بن سعد کو دیکھا کہ انہوں نے "اسواق" میں ایک نہس کاشکار کیا بھرأے اپنے ہاتھ میں بکڑ کر چھوڑ دیا"۔

اسواق حرمِ مدینہ میں ایک جگہ کانام ہے اور امام دمیریؓ فرماتے ہیں کہ اس کو اس لئے چھوڑ دیا کہ حرم مکہ کی طرح حرمِ مدینہ کا شکار بھی حرام ہے۔

الم شافعی رحمته الله تعالی علیه نے فرمایا که خمس سباع الطیر میں سے ہے-للذا اس کا کھانا حرام ہے-(والله تعالی علیہ بالصواب)

(ایک قتم کاپرندہ ہے) سہیلی نے حضرت عمر کے اسلام لانے کے قصہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

# التهسر

(بھیڑیا) بعض نے کہا ہے کہ نہسر بھیڑئے کو کہتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگوں نے خرگوش کے بیچے کو بھی کہا ہے کسی نے بجو ( کفتار) کو بھی بتایا ہے۔

(قمری کے مثل ایک پرندہ) قمری اور اس کے احوال تقریباً برابر ہیں مگریہ قمری سے گرم مزاج ہوتا ہے اور اس کی آواز قمری ے دھیمی ہوتی ہے اور یہ بالکل ابیا ہے گویا خوش الحان سُریکی آوا زوں والوں کے پرندوں کا بادشاہ ہو- یہ اپنی آوا زہے تمام پرندوں کو بولنے پر مجبور کر دیتا ہے کیونکہ اس کی آواز نمایت سریلی اور نمایت خوش لہجہ ہے۔ تمام پر ندے اس کی آواز سنمالبند کرتے ہیں اوربداني بي آوازے مت ہوجاتا ہے۔

### النوب

(شد کی کھیاں) شمد کی مکھیوں کا تفصیلی بیان چند صفحات پہلے گزرچکا ہے-

### النورس

(کبوتر کے مثابہ ایک آبی پرندہ) زمج الماء کے نام سے اس کاذکر آچکا ہے۔ مچھلیاں اس کی خوراک ہیں مگریانی کے اوپر نضاء سے پانی میں غوطہ لگاکر شکار کر تا ہے۔

# ألنوص

(نیل گائے) تفصیل ابقرالوحشی کے تحت آ چکی ہے-

### النون

(مجھلی) "محوت" کے تحت مجھلی کا تفصیلی ذکر گزر چکا ہے۔ یمال دوسری چند باتیں نقل کی جاتی ہیں۔ مسلم شریف میں ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک یمودی نے سوال کیا کہ جنتیوں کو جنت میں سب سے پہلے کیا کھانے کو ملے گا؟ آپ نے فرمایا مجھلی کے کلیجہ کا کلزا۔

ماکم نے حضرت ابن عباس سے ردایت کیاہے کہ:۔

"انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ پھراس سے کمالکھ! قلم نے کماکیا تکھوں؟ ارشاد ہوا "قدر" (تقذیر) لکھ! تو قلم نے اُس دن سے قیامت تک پیش آنے والے تمام حالات اور تمام چیزیں لکھ دیں' اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کاعرش پانی پر تھااور پانی سے بھاپ اُٹھی اور اس سے آسان بن کر ظاہر ہوگیا۔ پھراللہ تعالی نے مچھلی کو پیدا فرمایا اور زمین کو اس پر بچھاویا گیا زمین مجھلی کی پیٹھ پر تھی' مجھلی نے کروٹ بدلنا چاہی تو زمین ملئے لگی۔ للذا بیا ژول کو پیدا کیا اور پھرید بیاڑ زمین پر غالب ہیں (جس سے زمین نہیں ہتی)

اور کعب احبار کہتے ہیں کہ ابلیں جلدی ہے اس مجھلی کے پاس پنچاجس کی پیٹے پر پوری زمین رکھی ہے اُس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اے بوتیاء کے بچھ خبر بھی ہے کہ تیری پیٹے پر کتنے لوگ اور کتنے جانور 'ورخت اور پہاڑ وغیرہ ہیں۔ اگر تُوان سب کو جھاڑ کر اپنی پیٹے ہے گر اوے تو بچھے آرام مل جائے۔ لوتیاء نے بیسے ہی یہ اراوہ کیااللہ تعالی نے اس وقت اس کے پاس ایک کیڑا بھیج دیا جو اس کی ناک میں واخل ہو کر اس کے دماغ تک پہنچ گیا۔ مجھلی اس کی (شدت تکلیف ہے) اللہ ہے گریہ و زاری کرنے گئی۔ اللہ تعالی نے اس کیڑے کو نکال دیا۔ کعب کہتے ہیں کہ اس ذات کی قشم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ مجھلی اس کیڑا اس محرح اس کے دماغ میں داخل ہو جائے گاجیے کہ پہلے داخل ہوا تھا۔

اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه نے فرمایا ہے کہ اس مجھلی کانام (بجائے لوتیاء کے) معموت تھا-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور مند داری کی روایت گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ادنی مخض پر- پھر آپ نے یہ آیت "إنَّمَا يَخْشَى اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءِ" تلاوت فرمائی کہ اللہ کے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ سے صرف علماء ربانی ڈرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے تمام آسان و زمین کی مخلوقات یمال تک کہ چیو نیمال خشکی میں اور مچھلیاں سمند رمیں اس عالم سے لئے وعائے خیر کرتی رہتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی ترغیب دیتا ہے اور لوگوں کو جھلائی کی ترغیب دیتا ہے اور لوگوں کو جھلائی کی ترغیب دیتا ہے اور لوگوں کو خیر کی بات بتاتا ہے۔

بيه في كى روايت ميں نون كا تذكره يول ہے: ـ

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حمزہ اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے دونوں کہتے ہیں کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ جو مخص اپنے قرض خواہ کے پاس اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے لئے جاتا ہے اس کے لئے زمین کی مخلوقات پانی کی مجھلیاں رحمت کی دعائیں کرتی ہیں اور اللہ تعالی اس کے ہر قدم کے بدلے جنت میں ایک درخت لگائے ہیں اور جو قرض خواہ اپنے قرضد ارکے حق کی ادائیگی سے قدرت کے باوجود ٹال مٹول کرتا رہتا ہے۔اللہ اس کے نامہ اعمال میں ہرون ایک گناہ کلصتے رہے ہیں۔

ایک عبرت ناک واقعہ این کے دوری ؓ نے "المجالسہ" کے چھٹے جھے کے شروع ہی میں امام اوزائی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے میں عبرت ناک واقعہ این کہ ہمارے یہاں ایک شکاری تھا جو مجھلیوں کا شکار کیا کر تا تھا اور روزانہ شکار کے لئے جایا کر تا تھا۔ جعہ کے دن بھی جعہ کا حرّام اس کے لئے شکار سے مانع نہیں بنتا تھا لنذا ایک دن وہ اپنے نچر سمیت زمین میں دھنس گیا۔ لوگ اسے دکھنے کے لئے نکلے تو نچر بھی زمین میں دھنستا ہوا چلا جا رہا تھا اور نچر کے کانوں اور دُم کے سواکوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی اور اس کے بعد وہ بھی زیر نمین ہوگیا۔

ایک اور سبق آموز قصہ میں بیسویں حصہ کے شروع میں زید بن اسلم سے بیان کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے اور سبق آموز قصہ میرے پاس ایک محض بیٹا تھا جس کا داہنا ہاتھ مونڈ سے سے کٹا ہوا تھا اچانک وہ رونے لگا اور کہنے لگا کہ جو میراحال دیکھ رہا ہو وہ کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے پوچھا کہ تیراکیا قصہ ہے؟ کہنے لگا کہ ایک مرتبہ میں ساحل سمندر پر جارہا تھا کہ میں ایک حبثی کے پاس سے گزراجس نے سات مچھلیاں شکار کر رکھی تھیں۔ میں نے اس سے کما کہ ایک مجھلی جو دیدے۔ اس نے دیئے سافل میں نے اس سے ایک مجھلی جو زندہ تھی میری طرف بڑھی اور اس نے میرے ہاتھ کے انگوشے میں کاٹ لیا جس سے معمولی می خراش پیدا ہوگئی۔ اس سے جھے کوئی تکلیف بھی نہیں ہوئی۔ میں وہ مجھلی کے کرا ہے گھا ہے گھر پہنچاگر والوں نے مجھلی پکائی اور ہم سب نے مل کرا سے کھایا۔

اس کے بعد میرے انگوشھ میں کیڑے پڑگئے اور تمام ڈاکٹروں نے متفقہ فیصلہ دیا کہ میں اس انگوشھ کو کٹوا دوں۔ چنانچہ میں نے اُسے کٹوا دیا۔ پھراس کاعلاج کرایا گیااور مجھے خیال ہوا کہ میں ٹھیک ہو گیا۔ لیکن چند دنوں کے بعد میری ہضلی میں کیڑے پڑ گئے اور پھراس کو کٹوا دیا۔ پھر آگے بڑھ کر کلائی میں پھرہازو میں یہاں تک کہ بیہ حشر ہوا۔ لنذا جو میرا حال دیکھ رہا ہو اُسے چاہیے کہ کسی پر

سله اس مجیلی کانام ہے۔

ظلم کرنے سے بچے۔

والنون (مجملی والے) اللہ کے نبی یونس بن متی علیہ الصلوة کالقب ہے کیونکہ انہیں مجھلی نے نکل لیا تھا۔

امام ترندیؓ نے متجاب الدعوۃ حفرت سعد بن ابی و قاص ؓ سے نقل کیا ہے' انہوں نے کما کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساہ کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساہ کہ میں تم کو ایک ایسی دعا تا ہوں جو مصیبت زدہ بھی اسے پڑھے گا اللہ تعالی اس کی مصیبت دور کردے گا اور جو مسلمان بندہ بھی اس سے دعاکرے گااس کی دعامقبول ہوگی۔وہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کی دعاہے:۔

"لَا إِلٰهَ إِلَّا ٱنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَّ الظَّالِمِيْنَ"

اور '' فقاوی فی انظلمات' کی تغییر میں ظلمتوں ( تاریکیوں) سے مراد رات کی تاریکی ' پھر مجھلی کے پیٹ کی اور پھر سمندرگی۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس مجھلی کی تاریکی جس کو دو سری مجھلی نے نگل لیا تھا۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام کتنی مدت تک مجھلی کے پیٹ میں رہے اس میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہاسات گھڑی' بعض نے کہا تین دن' بعض نے جودہ دن اور سہیلیُ کا قول ہے کہ چالیس دن تک آپ مجھلی کے پیٹ میں رہے۔ اس مجھلی کے پیٹ میں دریا کے پانی کے مثل تیررہ ہے اور امام احریہ نے کتاب الزہد میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک ہخص نے امام شجبی سے کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام مجھلی کے پیٹ میں دن تک رہے۔ تو شجبی نے کہا کہ وہ مجھلی کے پیٹ میں دن کے صرف معمولی وقت تک رہے۔ دوپسر سے پھے پہلے مجھلی نے پیٹ میں دن تک رہے۔ دوپسر سے پھے پہلے مجھلی نے پیٹ میں دن کے مرف معمولی وقت تک رہے۔ دوپسر سے پھے پہلے مجھلی نے بیٹ میں الفار نہیں کہا تاکہ اللام کو سورج کی روشنی نظر آئی۔ پھرانہوں نے لا الله اللام کو سورج کی روشنی نظر آئی۔ پھرانہوں نے کہا کہ ایک وہندی کے دیٹ میں دن آپ کو اگل دیا اور حضرت یونس علیہ السلام مجھلی کے پیٹ کی گری کی وجہ سے گل کر اند ہے سے نگلے والے چوزے کی طرح ہو گئے۔ اس مخص نے شعبی سے کہا کہ آپ قدرت اللی کا انگار کی کی وجہ سے گل کر اند ہے سے نگلے والے چوزے کی طرح ہو گئے۔ اس مخص نے شعبی سے کہا کہ آپ قدرت اللی کا انگار کیس۔ انہوں نے کہا کہ میں قدرت اللی کا بالکل انگار نہیں کرتا۔ اللہ چاہے تو مجھلی کے پیٹ میں بازار بھی لگا سکتا ہے۔

بزازنے صیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے:۔

دوہ کتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو مجھلی کے چید میں قید کرنے کاارادہ کیاتو مجھلی کو حکم دیا کہ ان کے گوشت کو نہ کھائے اور ان کی ہٹری نہ تو ڑے۔ چنانچہ مجھلی نے پیش کئی تو یونس ٹے نہ کھلی نے یونس ٹو نگل لیا۔ پھر سمندر میں اپنے ممکن کی طرف روانہ ہوئی۔ جب سمندر کی تہہ میں پہنچ گئی تو یونس ٹے پہلے آہٹ سی۔ دل میں سوچا کہ یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ملا جبکہ وہ مجھلی کے بیٹ کے اندر تھے کہ یہ سمندر کی تبیع ہے۔ یہ من کر حضرت یونس ٹے مجھلی کے پیٹ میں اللہ کی پاکی بیان کی۔ فرشتوں نے یونس ٹی تبیع ہے۔ یہ من کر حضرت یونس ٹے مجھلی کے پیٹ میں اللہ کی پاکی بیان کی۔ فرشتوں نے یونس ٹی ایک نمایت بہت آواز من رہے ہیں یہ کیا ہے؟ اللہ عزوجال نے فرمایا کہ وہ میرا بندہ یونس ٹے میں نے اے مجھلی کے پیٹ میں سمندر کے اندر قید کر دیا ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ وہ تو نیک بندہ ہے روزانہ اس کی طرف سے آپ کی خدمت میں عمل صالح آتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے وشتوں نے یونس ٹی طرف سے آپ کی خدمت میں عمل صالح آتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے والے میں ایک اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے واللہ نے میں ایک کا میں ڈال دیا"۔

اور روایت ہے کہ مچھلی ان کو بورے سمندر میں لئے پھرتی رہی یمال تک کہ لا کر موصل کے کنارے تھیبن میں محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان کو ڈال دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو عراء میں بینی ایسے بے آب و گیاہ اور چٹیل میدان میں وال ویا جو ورختوں بہاڑوں وغیرہ سے خالی تھا اور وہ ایسے ہی بیار کی طرح تھے جیسے گوشت کے لو تھڑے میں جان پڑنے کے بعد بچہ ہو تاہے جبکہ اس کے اعضاء انچی طرح واضح نہ ہوں-الاب کہ حضرت یونس کے اعضاء میں سے کسی عضو کا نقصان نہیں ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک کدو کی بیل کاسامہ بہنچا دیا اور ایک بہاڑی بمری صبح شام آکر اُن کو دودھ پلا جایا کرتی تھی- بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نہیں بلکہ اس کدو کی بیل سے ان کو غذا ملتی تھی- بینی اس سے رنگ برنگ کے کھانے اور قشم قشم کی من پند جبریں ان کو ملاکرتی تھیں-

اور وہاں یونس کے اوپر کدو کی بیل اگانے میں مصلحت یہ تھی کہ اس کی خاصیت یہ ہے کہ کھیاں اس کے پاس نہیں جاتیں۔ جس طرح اُس کے چوں کاعرق اگر کسی جگہ چھڑک ویا جائے تو وہاں بھی کھیاں نہیں جاتیں۔ چنانچیہ حضرت یونس علیہ السلام اس کدو کی بیل کے نیچے تاصحت قیام پذیر رہے اور آپ کابدن ورست ہوگیا۔ کیونکہ اس بیل کے بہت اس فخص کے لئے بہت مفید ہیں جس کے بدن سے یونس علیہ السلام کی طرح کھال نکل کر گوشت ظاہر ہوجائے۔

"اور ردایت ہے کہ اس موقعہ پر ایک دن حفرت یونس سوئے ہوئے تھے اللہ تعالی نے اس بیل کو خٹک کر دیا یا بعض کے قول کے مطابق دیمک کو بھیج دیا جس نے بیل کی جڑیں کاٹ دیں۔ یونس بیدار ہوئے تو سورج کی گری محسوس ہوئی اور اس کی تاب نہ لاسے للذا گھرا کر اظہار رنج وغم کرنے گئے۔ اللہ تعالی نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے یونس ایک بیل کے سوکھنے پر تو اظہارِ غم کرتے ہو اور لا کھوں انسانوں کی موت پر اظہارِ غم نہیں کرتے جنہوں نے توب کی تھی اور اُن کی توبہ قبول بھی ہوگئی تھی "۔

د پیوری نے "مجالس" میں ایک قصہ نقل کیا ہے اور ابو عمر بن عبد البرنے "تمہید" میں نقل کیا ہے جو حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ روم کے بادشاہ نے حضرت امیر معاویہ "کے پاس ایک خط لکھا جس میں درج ذیل سوالات پوچھے:۔

(۱) افضل الكلام كون سام إدراس كے بعد دوسرا' تيسرا' چوتھااور پانچواں كون سام؟

(٣) وه كون سى قبرب جو صاحب قبر كو لئے ہوئے چلتى چرتى رہى ہے-

(۵) مجرة- آمدور فت کی جگه کیاہے-

(٢) قوس لعنی دھنک (کمان) کیا چیز ہے؟

(2) وہ کون می جگہ ہے جمال آفتاب صرف ایک بار طلوع ہوا ہے نہ تبھی اس سے پہلے طلوع ہوا ہے نہ تبھی اس کے بعد طلوع ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ خط پڑھاتو آپ نے فرمایا کہ خدا اس کو ذلیل کرے ہم کو ان باتوں کا کیاعلم؟ آپ کو کسی

نے مشورہ دیا کہ آپ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس خط لکھ کر معلوم کر لیجئے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابن عباس کے پاس خط کھاتو وہاں سے یہ جو اب ملا۔

- (۱) افضل الكلام "كلمه اخلاص لا الله الا الله" ہے۔ اس كے بغير كوئى عمل نيك مقبول نہيں ہوتا اور دوسرے نمبر پر مشبّحانَ اللّه وَبِحَمْدِه ب جوالله كى رحمت لانے ميں معين ب اور تيسرے نمبر ركلمه شكر"الحمدلله" ب اور چوتھ نمبر ير"الله اكبو"اور يانچوي نمبرر "لاَحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بالله" -
- (۲) الله عزوجل کے نزیک بزرگ ترین بندہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کیونکہ الله تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھوں وجود بخشااور پھر ان کو پچھ چیزوں کاعلم سکھلیا اور بزرگ ترین بندی حضرت مریم السیلی میں جنہوں نے اپنی عصمت محفوظ رکھی تواللہ تعالیٰ نے ان کے شكم ميں اپني پيدا كردہ روح پھونك دى-
  - (m) وہ چار نفوس جنہوں نے اپنی مال کے پیٹ میں پیر نہیں پھیلائے یہ ہیں:-
- ا. حضرت آدم عليه السلام ٢- حضرت حواطني ١٠ ناقة حضرت صالح عليه السلام ١٠ وه ميندها جي حضرت اساعيل عليه السلام ے فدیہ میں اللہ تعالی نے نازل فرمایا تھا۔

بعض نے کہاہے کہ وہ حضرت موی علیہ السلام کاعصاء ہے جو زمین پر گرتے ہی ا ژ دہابن جا اتھا۔

- - (۵) وه باب السماء (آسان كاوروازه ب)-
- قوس یعنی دھنک قوم نوح کے غرق ہونے کے بعد اہل زمین کے لئے امان کی نشانی تھی۔ **(Y)**
- وہ جگہ بحر قلزم کاوہ راستہ ہے جو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے لئے دریا سے پار ہونے کے لئے خشک کر دیا تھااور فرعون اور آل فرعون کو غرقاب کرنے کے لئے بناویا تھا۔

جب بیہ خط حضرت معادیہ ؓ کے پاس پہنچاتو آپ نے بیہ خط شاہِ روم کو بھیج دیا۔ اس نے اس خط کو پڑھ کر کہا کہ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ امیرمعاویہ" ان سوالات کا جواب نہیں دے سکیں گے-البتہ نبی علیہ العلوۃ والسلام کے اہل بیت میں سے ایک محف اب بھی موجود ہے جس نے اس کے صحیح جوابات دیدیئے۔

مچھلی کے خواص وغیرہ "حوت" کے تحت باب الحاء میں گزر چکے ہیں۔

### بإثبالهاء

الهالع

(تیز رفار شتر مرغ) مونث کو هالعه کتے ہیں۔ تفصیل نعام کے ذکر میں آ چکی ہے۔

## الهامة

(بوم) ألو: مشهور يمي ہے كه هامه ألوكو كيتے بيں جس كوطيرالهيل رات كاپرندہ بھى كماجاتا ہے۔ پيلے گزر چكاہے كه نربوم (الو)كو صدی اور صیدح کتے ہیں۔

اور الوپر ان تمام ناموں کا اطلاق ہو تا ہے۔ بوم 'صدیٰ 'ہامۃ وغیرہ۔ اور صدیٰ کے معنی پیاس کے آتے ہیں۔ غالبا اس کی وجہ

تسمید میں ہے کہ اہل عرب کاعقیدہ ہے کہ یہ پرندہ مقتول کی کھوپڑی ہے پیدا ہو تاہے اور برابر مقتول کے خون کا پیاسا ہو تاہے اور اسقونی! اسقونی کہتا رہتا ہے کہ مجھے پلاؤ! مجھے پلاؤ' یہاں تک کہ قاتل سے بدلہ لے لیا جاتا ہے تو چپ ہو جاتا ہے۔ صادی کا اطلاق پیاسے پر ہو تاہے۔ اہل عرب آواز کی بازگشت کو بھی کہتے ہیں۔

ای طرح آگر کسی کوبددعادینا ہوتا ہے کہ وہ گونگا ہو جائے آداصم الله صداہ بولتے ہیں جس کامطلب یہ ہے کہ الله اس کی

آوازی بازگشت اس کے کانوں تک واپس نہ کرے۔ صدیٰ کااطلاق دماغ پر بھی ہو تا ہے کیونکہ ذبمن میں صدیٰ ملسمانصور آتا ہے۔ اس وجہ سے دماغ کو ہاتہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ دماغ دھاتہ کا کے سرکے مشابہ ہو تا ہے اور چونکہ الو کا سربرا ہو تا ہے آتکھیں کشادہ ہوتی ہیں اور بیر انسان کے سرہے یک گونہ مشاہت رکھتا ہے- اس لئے انسان کے سرکو بھی الو کانام" ہاتہ" دے دیا گیا ہے اور الو کو

ھامہ کہنے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ھامة کا مادہ اشتقاق ھَيْم ہے۔اور ھَيم اس بياري کا نام ہے جس ميں اونث کو پانی پلاتے ہيں مگر وہ سیراب نہیں ہو تا ہے۔ اس معن میں "فَشَارِ بُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ" جہنمیوں کے حالات بیان کرتے ہیں قرآن میں استعال کیا گیا ہے

اور یہ بھی ممکن ہے کہ ھانۃ کے سرکو انسان کے سرے مشابت کی بناء پر ھانۃ کمہ دیا گیا ہو۔ بعض لوگوں نے (الو) کو مقاص (چوسنے والا) کماہے اور اس کی وجہ ریہ ہے کہ ریہ کبوتر کاخون چوستاہے لنذا اس مناسبت سے ریہ نام پڑ گیااور بعض الووّل کو عربی میں "بو مة" بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ میں لفظ ہولتے ہیں اور بعض" فَوْقُ" کالفظ ہولتے ہیں للندا ان کو" قومة" کہتے ہیں اور ام قویق اس کی مادہ کو کہتے

میں- میہ تمام الوؤل ہی کی فقسیں ہیں-ألوسے بدفالی کی ممانعت مسلم شریف کی روایت ہے کہ "حضرت جابر رضی اللہ عند نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ ا وسلم نے فرمایا کہ صفراور هامه کی کوئی حقیقت نہیں ہے"۔

اس کی دو تاویلیں ہیں (۱) هامه سے مراد (الو) مشهور پر ندہ ہے جائے تو ممانعت یمال پر الوسے بدفالی لینے کی ہے اور بعض نے کماہے کہ بوم (الو) کسی کے گھر پرگرا تو خود گھر کے مالک کی یا اس کے کسی رشتہ دار کی موت کی خبر دیتا تھا۔ یہ تفسیرامام مالک بن انس

(۲) دوسری تفییراس حدیث کی بیہ ہے کہ اہل عرب کا اعتقاد تھا کہ اس مقتول کی روح جس کے خون کابدلہ نہ لیا گیا ہو ألو بن كر اس کی قبر کے پاس چلاتی رہتی تھی اور "اسقونی! اسقونی! من دم قاتلی" کماکرتی تھی جب اس کے خون کابدلہ لے لیاجا تا تو اُڑ جاتی تھی۔ اور بعض کا خیال ہے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مروہ کی ہڑی یا اُس کی روح ھامۃ (اُلو) بن جاتی تھی۔ اس کو یہ لوگ صدیٰ کما

کرتے تھے اور اس تفییر کو اکثرعلاء نے اس حدیث میں مراد لیا ہے لیکن ممکن ہے کہ دونوں تفییریں مراد ہوں اور آمحضور صلی اللّٰہ عليه وسلم نے وونول سے منع كيا ہو- كيونكه آپ كاكلام جامع ہو آ تقا-

ابو تعم نے "حلیہ" میں حفرت عبداللہ "بن مسعود سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے انہوں ایک عجیب وغریب واقعہ ا نے کما کہ ایک دفعہ میں حضرت عمررضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہاں حضرت کعب احبار بھی موجود تھے۔ کعب نے حضرت عمر سے مخاطب ہو کر کمااے امیرالمومنین! کیامیں آپ کو ایک نمایت عجیب قصدنہ ساؤل جو میں

له الوسطة الينأ

نے انبیاء کے حالات کی کتاب میں پڑھا ہے۔ وہ قصہ بیہ ہے کہ ایک بار حضرت سلیمان بن داؤد علیہماالسلام کے پاس ایک الو (ھامہ) آیا اور آکر کماالسلام علیک یا نبی الله! آپ نے جواب دیا۔ ''وعلیک السلام یا صامة '' پھر حضرت سلیمان ؓ نے اس سے پوچھا کہ اچھا جھے بتا کہ نُودانے کیونکر نہیں کھاتا؟ اس نے جواب دیا کہ حضرت آدم گو ای وجہ سے جنت سے نکالا گیا۔ پوچھا کہ اچھانَو پانی کیوں نہیں پتیا۔ أنونے كماكد اس ميں قوم نوح دوب كر الاك موئى تھى اس لئے ميں بانى نهيں بيتا-

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یوچھا کہ تونے آبادی کو کیوں خیرماد کمہ دیا اور ویرانہ میں رہنا تُونے کیوں پیند کیا؟ اس نے کما کہ وریانہ الله کی میراث ہے میں الله کی میراث میں رہتا ہوں جیسا کہ قرآن کی آیت ہے:

"وَكُمْ أَهْلَكُنَامِنْ قَزْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدهم إلا قَلِيْلاَ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِيْنَ"-

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یو چھاکہ جب تو کسی ویرانہ میں بیٹھتا ہے تو کیابولتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں بیہ کہتا ہوں-وہ لوگ کیا ہوئے جو اس جگہ مزے سے رہتے تھے۔ حضرت سلیمان ٹنے پوچھا کہ جب تُو آبادی سے گزر تا ہے تو کیا کہتا ہے؟ اُلونے کما کہ اس وقت میں یہ کتابوں "ملاکت ہوبنی آدم پر ان کو نیند کیے آجاتی ہے حالا نکہ مصائب کے طوفان ان کے سامنے ہیں "-

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کما کہ تُوون میں کیوں نہیں نکاتا؟ کما کہ انسانوں کے ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی وجہ سے میں

دن میں نہیں نکاتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اچھا مجھے بتا کہ تُو ہرابر بولٹا رہتا ہے اس میں تیرا کیا پیغام ہے؟ اُلونے کہامیرا پیغام یہ ہوتا ہے "اے عافل لوگو! زادِ راہ اور اپنے سفر آخرت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ نور پیدا کرنے والی ذات پاک ہے"-اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ پر ندوں میں اُلو سے زیادہ انسانوں کا خیرخواہ اور ہمدرد کوئی نہیں ہے اور جاہلوں کے دلول ہیں

الوہے زیادہ کوئی پر ندہ برا نہیں ہے-

اُلوے متعلق ایک مسکلہ فقاویٰ قاضی خان میں لکھاہے کہ اگر الوکے بولنے بر کسی نے کہا کہ کوئی مخص مرجائے گا بعض فقهاء نے کما ہے کہ اس جملے کا کہنے والا کفر کی حدود میں داخل ہو جائے گالیکن دوسرے فقهاء نے سے تفصیل کی ہے کہ اگر اُس نے بدفالی کی نیت ہے بیہ جملہ کہاہے تب تووہ کا فرہو جائے گاورنہ نہیں-

ھامة كى جمع ھام اور ھامات آتى ہے۔ ھام ميم كى تخفيف كے ساتھ ہے اور تشديد كے ساتھ ھام كى جمع ھوام ہے جس كے معنی سانپ' بچھو وغیرہ کے ہیں بلکہ تمام حشرات الارض (زمین کے کیڑے مکو ژوں) کو کہتے ہیں اور ابو داؤد طیالسی نے حضرت ابو سعید خدری رضی الله تعالی عنه سے ایک حدیث روایت کی ہے ، جس میں ' معوام ' کا ذکر ہے۔

" حضرت ابو سعید خدری کتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیہ سانب جنات میں ہے بھی ہوتے ہیں للمذا اً گرتم ہے کوئی ان کو دیکھیے تو اس کو تین مرتبہ تنگی میں جتلا کرے "نمایہ" میں لکھاہے کہ تنگی کامطلب یہ ہے کہ اس سے کے کہ "اگر تُودوبارہ یہاں آیا تو تیرے لئے یہ جگہ تنگ ہوجائے گی-للذا آگر ہم تجھے تلاش کرکے بھاکمیں یا ماریں تو ہمیں

اور بخاری ابو داؤد 'ترندی نسائی ابن ماجه میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے:-

«حضور اکرم صلی الله علیه وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی الله عنماکو ان کلمات سے الله کی بناہ میں دیا کرتے يتي: "اعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة" (كم ميس نے تم دونوں كو الله تعالى محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے کھمل کلمات کے ذریعے اللہ کی بناہ میں دیتا ہوں ہرشیطان اور سانپ ' کچھو وغیرہ سے اور ہر فتم کی نظرید سے ) پھر آپ فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے والد حضرت ابراہیم ، حضرت اساعیل و حضرت اسحاق علیما السلام کو اننی کلمات کے ذریعے الله تعالى كى پناه مين دياكرتے تھے"۔

خطابی نے لکھا ہے کہ حوام ' ھامة کی جمع ہے اس سے زہر کیے جانور مراد ہیں جیسے کہ سانپ کچھو وغیرہ-

ایک اعتراض اور اُس کاجواب اِب بہاں اگر کوئی کہنے گئے کہ اس حدیث میں حامة کالفظ موجود کے معلوم ہوا کہ ھامة کی السيجھ نه کيجھ حقيقت ہے اور اال عرب كاوہ خيال صحح ہے جبجي تو حضور صلى الله عليه وسلم نے

هامته سے پناہ ماتکی ہے ' تواس کاجواب یہ ہے کہ وہ هامة جس سے اہل عرب بدفالی لیا کرتے تھے تخفیف المیم ہے اور یہال حدیث

میں جس سے پناہ مانگی ہے وہ بتشدید المیم ہے اور اس سے مراد سانپ بچھو وغیرہ زہر ملیے جانور ہیں۔ نیز خطابی نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ یہ بھی احمال ہے کہ هامة سے مراد ہروہ چیز ہے جو اذبت پہنچانے اور تکلیف پہنچانے کاارادہ

كرے-همةً 'يَهَمُّ سے جس كے معنى اراده كرنے كے بير- كوياكه حضور صلى الله عليه وسلم كے كنے كامطلب يه ب كه "اعيذكما

من مشر کل نَسمَة يَهَمَ أِبالا ذي " يعني هرأس چيز کے شرے الله کی بناہ مطلوب ہے جو گزند پہنچا *عتی ہو*-اعوذبكلمات الله التَّامَة قرآن كے غير كلوق بونيكى دليل فيز خطابى نے يہ بھى تحرير فرمايا ہے كہ امام احمد بن حنبل رحمة الله التحداث الله التامات " اس بات ير استدلال عليه ، فرمان نبوى "بكلمات الله التامات " سے اس بات ير استدلال

كياكرتے تھے كہ قرآن غير مخلوق ہے كيونكہ كلمات الله التامة سے مراد قرآن كريم ہے اور حضور اكرم كى عادت شريفه يہ تھى كه آپ مجھی کسی مخلوق سے پناہ نہیں مانگتے تھے معلوم ہوا کہ قرآن غیر مخلوق ہے ورنہ آپ مجھی کسی مخلوق سے پناہ نہیں مانگتے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ:۔

"فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِّرِيْضًا أَوْبِهِ أَذَى مِّنْ زَاْسِهِ" ميرے سلسلے ميں نازل ہوئى ہے ' ميں حضور صلى الله عليه وسلم كے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا قریب آجاؤ' میں قریب ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا قریب آجاؤ۔ پھر میں اور قریب ہو گیا تو نبی کریم صلی الله عليه وسلم نے فرمايا كه اے كعب! تهمارے سركى جوئيں تم كو تكليف ديتى ہيں (حضرت عبدالرحلٰ بن عوف فرماتے ہیں کہ میراخیال ہے انہوں نے فرمایا کہ ہاں) چرآپ نے مجھے روضہ یا صدقے کافدید یا قربانی کرنے (جو بھی آسان ہو) کا

اس جگد حوام سے مراد جو ئیں ہیں اور صحیح مسلم میں حضرت ابو جریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ: ''نی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے نے سو رحمتیں پیدا فرمائی ہیں' پھرایک رحمت کو انسان' چوپایوں' جنات اور حشرات الارض میں تقتیم کر دیا جس سے ان میں باہم مہرمانی اور رحم دلی کامعاملہ ہے اور اس رحمت کی بناء پر جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں' اور دوسری نتانوے رحمتیں اللہ تعالے نے اس لئے بچار کھی ہیں کہ ان سے قیامت کے دن اسیے بندوں پر رحم فرمائے گا"۔

اور "احیاء" میں یوم جعد کی فضیلت میں لکھاہے کہ: "كماجاتا ہے كه پرندے اور ديگر جانور جمعہ كے دن ايك دوسرے سے ملتے ہيں ' چر آپس بيں سلام كرتے ہيں اور كہتے ہيں

کہ آج کادن بہت اچھاہے"۔

سانپ' بچھووغیرہ سے حفاظت کاعمل "فردوس الحکمت" میں لکھا ہے کہ قرآن شریف میں ایک آیت ہے جو اس کو پڑھ

لے سانپ ، پچھو سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ آیت بیہ ہے:۔ "إِنِّيٰ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّيْ

وَرَبِّكُمْ مَامِنْ دَآتَةٍ إِلاَّ هُوَانِحِذْ بِنَاصِيْتِهَا إِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط<sup>\*</sup>

ایک دو سراعمل نیز ابن ابی الدنیا در تشاب التوکل" میں رقمطراز ہیں کہ افریقہ کے ایک حکمران نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط لکھا جس میں اُس نے حضرت سے سانپ بچھوؤں کی شکایت کی تھی کہ یمال بت کثرت ہے ہیں اور لوگ بہت پریشان ہیں کیا کیاجائے؟حضرت عمربن عبدالعزیز ؓنے درج ذیل آیت لکھ کر بھیج دی کہ اس کو ہر

**محض صبح** وشام پڑھاکرے۔

" وَمَالَنَا أَنْ لاَّ نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ-الآيه" بإره نمبر السورة ابراتيم آيت نمبر ال

سانپ وغیرہ سے ایک سیاح کی بے خوفی اور اس کی وجہ ا کے پاس بے خطر چلاجا تا تھاجس سے عموماً مسافر ڈرا کرتے ہیں اور سانپ بچھوؤں سے بالکل اپنی حفاظت نہیں کر تاتھا' نہ درندوں سے ڈر تاتھا۔ لوگوں کو اس کے اس عمل سے تعجب ہوا اور انہوں

نے اُسے ڈرایا کہ خود فریبی میں مبتلانہ ہو کہیں کوئی خطرہ پیش آسکتا ہے۔ کہنے لگا کہ مجھے اپنے معاملہ میں بصیرت اور تجربہ حاصل ہے . اور دراصل قصہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے چند دوستوں کے ساتھ سوداگر بن کر سفر تجارت میں نکلا- ایک جگہ دیماتی

لٹیرے رات کو ہمارے اردگر د چکرلگایا کرتے تھے اور تاک میں لگے تھے۔ میں اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ جاگنا تھا اور کثرت ہے ذکر کیا کر تا تھا۔ میں ایک دیماتی مخص کے ساتھ جاگ کر پہرہ دے رہا تھاجس کا نام صلاح الدین تھا۔ جب اُس نے میری بیہ حالت

دیکھی تو مجھ ہے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سو مرتبہ درود پڑھ کر اطمینان سے سوجادُ- میں ای طرح پڑھ کر سوگیا- اچانک ایک مخص مجھے جگانے لگا۔ میں تھبرا گیا۔ میں نے پوچھا کہ نوکون ہے؟ اس نے کہا کہ مجھ پر رحم کرواور میری غلطی معاف کرو- میں نے کہا

کنے لگا کہ میرا ہاتھ تمهارے سلان سے چپک گیاہے۔ میں نے جب غور سے دیکھاتو دیکھا کہ اس چورنے وہ کٹھڑی پھاڑ رکھی تھی جس پر میں سو رہا تھا اور اس میں ہاتھ ڈال کر گپڑے نکالنا چاہتا تھا۔ گرا پنا ہاتھ نکال نہ سکا۔ میں نے اپنے سردار کو جگایا اور اسے صورتِ حال سے خبروار کیا۔ پھراس سے درخواست کی کہ اس کے لئے آپ دعاکر دیں۔ اس نے کماکہ تم اس سلسلہ میں دعاکر نے کے زیادہ حق دار ہو۔ کیونکہ تمہاری ہی وجہ سے بیراس مصیبت میں پھنسا ہے۔ چنانچیہ میں نے دعا کی اور اُسے اس سے نجات مل حمی

اوراس آدمی کا ہاتھ چھوٹ گیا۔ میری تظروں میں آج بھی وہ ہاتھ ہے جس میں دینے کی وجہ سے خون کی سیابی جھلک رہی تھی۔ اور اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھے پر اسی مرتبہ درود بھیجے اللہ اس کے استی سال کے گناہ بخش دیں گے۔ صحابہ ؓ نے پوچھااے اللہ کے رسول! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ تو آپؑ نے فرمایا

"اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى الْهِ وَصَحْبِهِ وَسَلّمْ-محكمه دلائل وبرابين سه مزين متنوع ومنفرد كتب بر مشتما، مفت آن لائن

غارِ تورمیں صدیق اکبر من کاایثار نیز روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب غارِ تورمیں پنچے اور حضور صلی اللہ

علیہ وسلم آپ کے ساتھ تھے 'حضرت ابو بکر ؓ غار کے اندر جلدی سے گھس گئے اور اس میں منہ

ك بل كركرليك كئے-جب حضوركو به چلاتو آپ نے بوچھاكه تم نے ايساكيوں كيا؟ تو حضرت ابو بكر نے فرمايا كه ميں نے جاباكه أكر

اس میں کوئی موذی جانور ہو تو اپنی جان فدا کر کے آپ کو بچالوں اور بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک فیتی چادر تھی اس کو پھاڑا اور پھاڑ کر سوراخوں کو ہند کر دیا۔ جب ایک سوراخ پچ گیااور چادر کے مکڑے ختم ہو گئے تو اس پر

ا پنے پیر کی ایڈی رکھ دی۔ چنانچہ ایک سانپ نے آپ کی ایڈی پر کاٹ بھی لیا گرچو نکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمبارک آپ کی رانوں پر تھااس لئے شدت کے باوجود مِل نہ سکے کہ مبادا کہیں حضور کی نیند میں خلل پڑ جائے۔ آنکھوں سے ٹیا ٹپ آنسو

شکیے جو رخسارِ نبوت پر گرے آپؓ نے بیدار ہو کر جب صورتِ حال دیکھی۔ پوچھا۔ تو حضرت ابو بکڑ نے بتلایا کہ کسی چیزنے پیرمیں

كاٹ ليا ہے۔حضور نے اس جگہ اپنالعابِ دہن لگادیا اور تکلیف فوراً ختم ہو گئی۔ هامة (ألو) كاشرعي حكم اس كا كهاناحرام ب-

ھامنہ کی خواب میں تعبیر اِ ھامنہ دیکھنا' فرمال بردار عورت کی نشانی ہے اور بعض نے کہاہے کہ اس سے مراد زانیہ عورت ہے۔ سے

(او نٹنی کا آخری بچہ) هُبَع :او نٹنی کے آخری بچے کو کہتے ہیں جس کے بعد اد نٹنی اور کوئی بچہ نہ جنے-مونث کو صبعة کہتے ہیں۔

(سلوقی الماکما) یہ کتاشکار میں مشہور ہے۔ کتے کے متعلق باب الکاف میں کلب کابیان گزر چکا ہے۔

## الهجاة

(مینڈک) بیر ابن سیدہ کا قول ہے کہ عجاۃ مینڈک کو کتے ہیں۔ ورنہ مشہور بیر ہے کہ مینڈک کو "هاجة" کتے ہیں- باب الصاد لیں اس کابیان ہو چکا ہے۔

## الهجرس

(لومڑی کا بچہ) هجوس: لومڑی کے بچہ کو کتے ہیں بعض نے کماہے کہ هجرس ریچھ کے بچے کو کہتے ہیں۔ ابو زیدنے کماہے کہ مجرس بندر کو کماجا تاہے۔

صدیث میں ہے کہ عینیہ بن حصن فزاری نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا پیر پھیلا رکھا تھا۔ حضرت أسيد بن

له سلوق ایک جگه کانام ہے جس کی طرف اچھے کوں کو منسوب کیاجاتا ہے جو شکاری ہوں۔

حيات الحيوان جلد دوم حفیرنے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اے ''لومڑی کے بچہ''کی آنکھ (عینیہ سے کنایہ کرکے) تُونے اپنا پیرحضور اکرم صلی الله علیہ

وسلم کے سامنے پھیلار کھاہے-

ایک انو کھاواقعہ ملی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آکر کھا کہ مدینہ کی تھجوروں میں ہمیں بھی ایک حصہ ملناچا ہیے۔ ملی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آکر کھا کہ مدینہ کی تھجوروں میں ہمیں بھی ایک حصہ ملناچا ہیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دینے سے انکار کر دیا تو عامر بن طفیل نے دھمکی دی اور کہا کہ میں آپ کے مقابلہ میں مدینہ کو مضبوط گھو ڑوں اور بہادر نوجوان شہسواروں سے بھردوں گا-حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ !عامر بن طفیل

ے شریے تُو میری حفاظت فرما۔

حضرت اسید بن حفیرنے نیزہ اٹھایا اور ان دونوں (اربد اور عامر) کے سرمیں چوکا دینے لگے اور کہتے جاتے تھے "ایھا الهجوسان"لومڑی کے بچو! عامرنے بوچھاتم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں اسید بن تفییر ہوں۔ عامرنے کہا تمہارے باپ تم سے بهتر تھے۔حضرت اسید "نے فرمایا کہ میں تم سے بہتر ہوں میرے باپ سے تم کو کیاواسطہ وہ تو کافرتھا مرگیا۔

اصمعی سے پوچھاگیا کہ هجرس کے کیامعنی ہیں؟ انہوں نے جایا "الومڑی" جب آربد اور عامر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹے اور ایک راستہ میں جا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجلی بھیجی جو اربد پر گری اور اسے جلا کر خاکستر کر دیا اور اُس کے اونٹ کو بھی خاک کا تودہ بنادیا اور عامر کی گر دن میں طاعون کا مرض پیدا ہو گیااور بنی سلول کی ایک عورت کے گھر میں اسے موت نے آكر دبوچ ليا اور "يا بنى عامر غدة كغدة البحير وموتاً فى بَيت سلولية" سے يه قصد مشهور موكيا- مطلب يه ہے كه اونث كى

طرح عامر کو طاعون ہو گیااور سلولی عورت کے گھر میں اس کی موت واقع ہوئی۔ مستغفري نے اپني كتاب "معرفة الصحابة" ميں كھا ہے كه عامرين طفيل بعد ميں مسلمان ہو گیا تھا مگریہ وہم اور دھوکہ ہے۔ بعض نے کہااور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیحت کی

ورخواست كى تو آپ نے فرمايا تھا: "يا عامر افشق الاسلام واطعم الطعام واستجى من الله حق الحياء واذا اساتنا حسن فان الحسنات يذهبن

السيئات"- كه اے عامر سلام كورواج دو' بھوكوں كو كھانا كھلاؤ اور اللہ سے حياكرتے رہوجيساكه أس كاحق ہے-جب تم کوئی برائی کروتواس کے بعد نیکی کرلیا کرو۔ کیونکہ نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں۔ گر حقیقت یہ ہے کہ یہ وہم اور دھوکہ ہے۔ عامرنے ایک لمحہ کے لئے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اس بات پر تمام ناقلین تاریخ

صحابہ ملکا تفاق ہے۔ اور اَ ربد جس کا ذکر آیا ہے یہ حضرت لبید شاعر کا بھائی تھا۔ حضرت لبید کے اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام کے بعد سامھ سال تک زندہ رہے۔اس ساٹھ سال کے عرصے میں آپ نے کوئی شعر نہیں کہا۔

ا یک بار حضرت عمر رضی الله عنه نے ان سے شعر گوئی ترک کرنے کاسبب پوچھاانسوں نے جواب دیا کہ جب الله تبارک و تعالیٰ نے مجھے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کاعلم دے دیا پھر مجھے شعر کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت عمرؓ نے اس جواب سے خوش ہو کر اُن کے وظیفہ میں پانچے سو درہم کااضافہ فرمادیا اور اس اضافہ کے بعد آپ کاوظیفہ اڑھائی ہزار درہم ہو گیا۔ جب حضرت معاویہ کادورِ خلافت آیا تھانیوں پنے ان کے وظیفہ میں ہے پانچ سو کی رقم کم کرنی جاہی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے جو اضافہ کم کادورِ خلافت آیا تھانیوں پنے ان کے وظیفہ میں سے مان مندہ کا ہمیاں کا میں کا انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے جو اضافہ کم

تھااس کی کیا ضرورت؟لبید ؓ نے کہا کہ میری موت کاوفت قریب آ چکا ہے اور میرے مرنے کے بعد اضافہ اور معمولی وظیفہ سب آپ ہی کا ہو جائے گا۔ حضرت معاویہ ؓ پر اس جواب سے رفت طاری ہو گئی۔ اور تخفیف وظیفہ کاارادہ آپ نے بدل دیا۔اس واقعہ کے چند ہی دنوں بعد حضرت لبید ؓ کی وفات ہو گئی۔

کهاجاتا ہے کہ حضرت لبید رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد صرف ایک شعر کما ہے اور وہ یہ ہے۔ المحمد للله اذلم یاتنی اجلی حتی لبست من الاسلام سر بالا ترجمہ: - خدا کا شکرواحیان ہے کہ میری موت اس وقت تک نہیں آئی جب تک میں نے جامہ اسلام زیب تن نہیں کر لا۔

اور بعض کا کہناہے کہ وہ شعرمیہ ہے۔

وقد سئمت من الحیاة طویلا سوال هذا الناس کیف لبید ترجمہ:۔ کہ میں اس زندگی اور اس کی درازی اور لوگوں کے اس سوال سے کہ لبید تُوکیا ہے؟ اُکٹا گیا ہوں۔

## الهجرع

(سلوقی کتا) ابن سیدہ نے بھی لکھاہے۔ هجرع سلوقی کتے کو کہتے ہیں۔

### الهجين

(دوغلا آدی ہویا اونٹ) هجین: اس دوغلے (دونسلی) اونٹ یا آدمی کو کہتے ہیں جس کی ماں عجمی ہو اور باپ عربی ہو۔ اکٹ کہ کہ ا

(کٹھ پھوڑ) ہُد ہُد: ہدہدایک مشہور پر ندہ ہے۔ جس کے بدن پر مختلف رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔اس کے سرپر تاج ہو تاہے۔ اس کی کنیت ابوالا خبار' ابو ثمامتہ ' ابوالر بچے ' ابو سجاد ' ابو عباد ہے۔اس کو ھداھد بھی کہتے ہیں۔

یہ فطرتأبد بو دار اور بدبو پہند پرندہ ہے۔ یہ اپنا گھونسلہ گندی جگہوں پر بنا تا ہے اور یہ عادت اس کی تمام ہی جنسوں کی ہے۔ اہل عرب کا اس کے متعلق کمناہے کہ یہ زمین کے پنچے پانی کو اس طرح دیکھ لیتا ہے جس طرح انسان گلاس کے اندریانی دیکھ لیتا ہے۔

حرب ہوں کے سی ساہ سے ایدریان کے بیچیاں ووا میں میں دیکھ بیناہ، السلام کاپانی کے سلسلہ میں رہبرتھا۔ ای وجہ ہے اس حضرت سلیمان کاسفر مکہ اور حج کاارادہ کی عدم موجودگی میں اس کی تلاش کی گئی تھی اور ہدہدے حضرت سلیمان علیہ السلام

ے پاس سے غیرحاضری کاباعث سے بناکہ حضرت سلیمان علیہ السلام جب بیت المقدس کی تغیرے فارغ ہوئے تو آپ نے جج کی نیت سے سرزمین مکمۃ المکرمہ کی طرف سفر کا ارادہ کیا للذا رخت سفر ہاندھا اور اپنے ساتھ انسان' جنات' شیاطین' پر ندے اور ویگر

جانوروں کو ساتھ لیا جس کی وجہ سے لشکر سو فرنخ کے دائرے میں پھیل گیا۔ ہواان کو اڑا کر لے چلی اور آپ حرم میں پہنچ گئے۔ اور جتنے دنوں قیام کاارادہ تھاقیام فرمایا اور اپنے قیام کے دوران روزانہ مکہ مکرمہ میں پانچ ہزار اونٹنیاں 'پانچ ہزار بیل اور ہیں ہزار بکریاں رئر کر سیار

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے پاس موجود قوم کے سرداروں سے کہا کہ یہی جگہ ہے جمال فلال فلال صفت کے نبی پیدا ہوں گے اور ان کارعب و دبد بہ ایک ماہ کی مسافت تک پہنچ جائے گا۔ حق کے معاملہ میں رشتہ دار اور اجنبی ان کے یہال برابر ہول گے۔ انسیں کسی ملامت کرنے والے کو ملامت کچھ نقصان نہ دے گی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے نبی یو وہ نبی مس دین پر ہو گا؟ آپ " نے فرمایا دین حنیف پر۔ وہ بردا خوش نصیب ہو گاجو اُن کے زمانہ کو پائے گااور اُن پر ایمان لے آئے گا-لوگول نے سوال کیا کہ ہمارے اور ان کے پیدا ہونے کے درمیان کتنی مدت باقی ہے؟ آپ ٹے جواب دیا کہ ایک ہزار سال للذا جو یہاں موجود ہیں وہ غیر حاضرلوگوں تک میری پیر بات پہنچا دیں' وہ انبیاء کے سردار اور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جج کے ارکان مکمل کرنے تک مکہ میں مقیم رہے۔

حضرت سلیمان کا یمن کی جانب سفرید بد کا قصد اور ملکه بلقیس کا تذکرہ

وقت ہوگیا۔ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سواری (ہوا) کا کمال تھاورنہ اُس وقت کی عام سواریوں کے لحاظ سے یہ ایک مہینہ کی مسافت تھی۔ وہاں کی سرزمین کی سرسنری وشادابی دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہیں پڑاؤ ڈالنے کا ارادہ کر لیا تاکہ نماز بھی ادا کرلیں اور کھانے سے بھی فارغ ہو جائیں۔ جب حضرت سلیمان ؓ نے وہاں پڑاؤ ڈال دیا تو ہدید نے سوچا کہ حضرت سلیمان تو پہال تھر گئے اب مجھے ذراسیر کرلینی چاہیے-

چنانچہ فضاء میں بلند ہو کر دنیا کے طول و عرض کاجائزہ لیا اور دائمیں بائمیں نظر ڈالی اور اُسے بلقیس کاباغ نظر آگیاللذاسبزہ دیکھے کر ہر ہدوہاں پہنچ گیا۔ اتفاق سے وہاں ایک یمنی ہدمہر پہلے سے موجود تھا۔ اس یمنی ہدمد سے ہدمد سلیمان کی ملا قات ہوئی- ہدمد سلیمان کانام "وبغفور" تھا۔ یمنی ہربدنے یغفورے کہا۔ کہاں سے آئے ہو اور کہال کا قصدہے؟ یغفورنے کہا کہ میں ملک شام سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہمراہ آیا ہوں۔ مینی مرمد نے بوچھا سلیمان کون ہیں؟ یغفور نے کہا کہ سلیمان مجنات 'انسان 'شیاطین ' پرندول اور جانو روں اور ہواؤں کے بادشاہ ہیں اور یغفور سے حضرت سلیمان کی شان و شو کت اور تمام چیزوں کی تابعداری وغیرہ کا تذکرہ کیا۔ پھر

یغفورنے یمنی ہدمہ سے پوچھا کہ آپ کمال کے باشندے ہیں؟

یمنی ہدید نے کہا کہ میں اسی بلاد کا باشندہ ہوں اور یہاں بلقیس نام کی ایک ملکہ ہے جس کے زیر تنگین بارہ ہزار سیہ سالار ہیں اور ہر سپہ سالار کے ساتھ ایک لاکھ جنگ جو سپاہی ہیں آپ میرے ساتھ چلیں تو میں آپ کو بلفیس کامحل وغیرہ دکھلاؤں۔ یغفورنے کہا کہ مجھے ڈرہے کہ کہیں نماز کے وقت سلیمان کو پانی کی ضرورت پڑے تو مجھے تلاش نہ کریں اور مجھے نہ پائیں تو برا ہو گا- یمنی ہد ہدنے کہا کہ اگرتم ملکۂ بلقیس کی خبراہے آقا کو دو کے تووہ خوش ہو جائیں گے۔

چنانچے بیغفور اس کے ساتھ بلقیس کی سلطنت اور وہاں کے حالات کا پتہ لگانے کے لئے چلا گیااور حضرت سلیمان کے پاس عصر کے بعد واپس ہوا۔

دو سری طرف حضرت سلیمان یے جہاں پڑاؤ ڈالا تھاوہاں پانی نہیں تھا۔ پانی کی ضرورت ہوئی تو انسانوں' جناتوں اور شیاطین کو یانی تلاش کرنے کا تھم دیا مگر کوئی پانی کی خبرنہ لاسکا۔ پھر پر ندوں کی حاضری لی اور جب ہدید کو نہ پایا تو پر ندوں کے سردار سمدھ کو طلب کیااوراس سے بدید کے متعلق دریافت کیالیکن سردار کو بھی بدید کا پتہ نہ تھا۔اس وقت حضرت سلیمان کو بڑا غصہ آیا اور فرمایا:۔ محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "لاأعِذَّبِتَّه عَذَاباً شَدِيْداً آوُلاَ آذْبَحَنَّه آوُلَيَالْتِينِّيْ بِسُلْظُنٍ مُّبِيْنٍ"-

(كه ميں أَے سخت سزا دول گايا أے ذرج كر دول گايا وہ كوئي واضح عذر لے كر آئے)

> مجھے ایک ہدمد ملااس نے مجھے یہ اطلاع دی میں نے چاہا کہ تحقیق حال کرکے آ جاؤں۔ سرحہ ورسال میں میں اسلام سرزوں کو ان کے

پرندول کو حضرت سلیمان کی سزا جنول کو عضرت سلیمان کی سزا جنول کو عبرت ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان پرندوں کو بیہ سزا دیتے تھے کہ اُن کے پر اور دُم نوچ دیتے تھے اور دھوپ میں اس حال میں ڈال دیتے تھے اب وہ نہ تو چیونٹیوں سے اپنا بچاؤ کر سکتا تھانہ کیڑوں

ان سے پراور دم وی رسید سے رورو رپ میں بی ماں میں واقع سے دفاع کر سکتا تھا-سے دفاع کر سکتا تھا-ایک قول میہ ہے کہ تار کول لگا کر اسے دھوپ میں چھوڑ دیا جاتا تھا- ایک قول میہ ہے کہ پر ندے کو چیونٹیوں کو کھانے کے لئے

ایپ وں بیہ سے مد ماروں کو رائے ور رہ ہیں ہو روز یا جاتا تھا۔ بقول دیگر اس کے اور اس کے متعلقین میں تفریق وجدا نگی کر دی جاتی تھی۔ دو سری جنس کے پرندوں کے ساتھ اس کار منالازم کر دیا جاتا تھایا غیر ہم جنس کے ساتھ اُسے پنجرہ میں بند کر دیا جاتا تھا۔

یا بعض کے قول کے مطابق اپنے لوگوں کی خدمت اس پرلازم کر دی جاتی تھی۔بقول بعض اس کاجو ڑا کسی بو ڑھے سے لگادیا جاتا۔بہت سے اقوال ہدید کی سزامیں دار د ہوئے ہیں۔

جاں۔ بہت ہے اون ہر ہم فی طرایس دارد ہوئے ہیں۔ ایک مضحکہ آمیز میز بانی کا قصہ | قرد بی نے حکایت بیان کی ہے کہ ایک دن ہر ہدنے حضرت سلیمان سے کہا کہ میراا رادہ ہے کہ ایک مضحکہ آمیز میزبانی کا قصہ |

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کی میزمانی کروں۔ حضرت سلیمان ٹے کہا۔ صرف میری؟ ہدہد نے کہا نہیں بلکہ آپ اور آپ کے ساتھ آپ کا پورا اشکر فلال دن فلال جزیرے میں میرے مہمان ہوں گے۔ چنانچہ حضرت سلیمان ٹے دعوت قبول کرلی اور معینہ وقت پر مقررہ جگہ پنچے۔ ہدہد وہاں موجود تھا۔ ہدہد نے پروازکی اور ایک ٹڈی کا شکار کرکے اُسے مارڈ الا اور اس ٹڈی کو سمند ر

میں ڈال دیا اور مخاطب ہو کر کہا۔ اے اللہ کے نبی! آپ اپنے لشکر کے ساتھ تناول فرمائیے جس کے حصہ میں گوشت نہ آئے اسے شوربہ تو ال ہی جائے گا۔اس مضحکہ خیز مهمانی پر حضرت سلیمان اور آپ کالشکرایک سال تک یاد کر کرکے ہنتے رہے۔

حضرت عکرمہ ملیان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مدہد کی غلطی سے اس لئے در گزر کیا تھا کہ مدمداسینے مال باپ کابہت

فرماں بردار تھا کہ ہدمد بڑھاپے میں اپنے ماں باپ کے لئے رزق تلاش کرکے لا تااور اُن کے مند میں بچوں کی طرح کھلا تا تھا۔

جاحظ نے لکھا ہے کہ یہ پرندہ نمایت وفادار' وعدہ پورا کرنے والا اور محبت کرنے والا ہو تا ہے۔ کیونکہ آگر اس کی مادہ کہیں چکی جائے تو بیہ تنہا کچھ نہیں کھا تا پیتا اور نہ کھانے چینے کی چیزیں تلاش کر تاہے اور برابربولٹا رہتا ہے یہاں تک کہ مادہ اُس کے پاس لوٹ

آئے۔اگر مادہ کشی حادثہ کاشکار ہو جائے اور پھروہ داپس نہ لوٹ سکے تو پھر کسی مادہ سے دوبارہ وطی نہیں کر تا ہے اور تا زندگی اپنی مادہ

کے غم میں روتا رہتا ہے۔ اس حال میں صرف بقدرِ سد رمق کھاتا ہے جس سے جان پچ جائے۔ پچھ پیٹ بھر کر نہیں کھاتا بیتیا یہال تک کہ موت کے منہ میں پہنچ جاتا ہے اور اس حال میں اُسے بوی آسانی سے کوئی بھی پکڑ سکتا ہے۔ ''کتاب الکامل'' اور بیہتی کے

شعب الایمان میں درج ہے کہ نافع بن ازرق نے حضرت ابن عباس سے سوال کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو الله تعالیٰ نے کتنی بردی سلطنت عطاکر رکھی تھی اور کتنی دولت اور ساری چیزیں ان کی خدمت گار تھیں۔ پھر بھی ہدہد جیسے معمولی پرندہ کی ان کو

کیا ضرورت پڑگئی کہ اہتمام کے ساتھ اسے پال رکھا تھااور ہروقت اُس کاخیال رکھتے تھے۔

حضرت ابن عباس ؓ نے جواب دیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو سفر میں جابجایانی کی ضرورت پڑتی تھی اور ہدہدیانی کو زمین کے ینچے دیکیے لیا کر تاتھا۔ ابن ازرق نے کہا کہ اے علم دان! ٹھرجائیے ہد ہدایک اُنگل زمین کے پیچے چھپے جال کو تو دیکیے نہیں سکتا پھرزمین

کی تهه میں پانی کیے و کیھ سکتا ہے؟ حضرت ابن عباس فے فرمایا کہ جب موت کا فرشتہ آ جاتا ہے تو نگامیں اپناکام کرنا بند کر دیتی ہیں۔ یہ نافع ابن ازرق جس کاذکریمال آیا ہے خوارج کے ایک ذیلی فرقہ کا بانی مبانی تھا جس فرقہ کا نام اس کی نسبت سے "اُذَادِقَه" ہے جس کے نزدیک حضرت علیؓ حَکَمْ بنائے جانے ہے پہلے امام عادل تھے اور جب حَکمْ بنادیئے گئے تو یہ فرقہ حضرت علیٰ کی تکفیر کرنے لگا اور بیہ فرقہ حضرت ابو موی اشعری ؓ اور حضرت عمرو بن العاص ؓ (جو مجلس مصالحت میں حضرت علی ؓ اور حضرت معادیبہؓ کے

درمیان حَکَمْ بنائے گئے تھے) کو بھی کافر کہتا ہے۔ان لوگوں کے نزدیک بچوں کا قتل جائز ہے۔ یہ محض مرد پر تہمت زنالگانے والے پر حد قذف جاری نہیں کرتے اور محصنہ عورت پر الزام زنالگانے والے پر حد جاری کرتے ہیں- اس کے علاوہ ان کے دیگر خیالات و

ایک خواب کی تعبیر اسکا جاتا ہے کہ حافظ حدیث امام ابو قلابہ جن کانام عبدالملک من محدر قاشی ہے جس وقت یہ ابن مال کے بطن میں تھے ان کی ماں نے خواب دیکھا کہ اُن کے بطن سے ایک ہدم پیدا ہوا ہے کسی نے اُن کے خواب کی تعبیر بتائی کہ اگر تم اپنے خواب میں تھی ہو تو تہمارا ایک لڑ کا پیدا ہو گاجو نمازیں کثرت سے پڑھے گا۔ چنانچہ پیدا ہو کر جب امام ابو قلابہ بڑے ہوئے تو روزانہ چار سو رکعتیں پڑھاکرتے تھے اور اپنے حفظ سے انہوں نے ساٹھ ہزار حدیثیں بیان کی ہیں اور دوسو

حصمتر٢٧٧ه ميں وفات پائي-الله أن پر رحمت كى بارش نازل فرمائے-

بدمد کا حکم شرعی | ایک قول میہ ہے کہ اس کا کھانا حلال ہے کیونکہ امام شافعیؓ سے اس سلسلے میں فدید کا وجوب منقول ہے- اگر کوئی ھنے جرم میں یا کوئی محرم اسے شکار کرلے۔ کیونکہ ان کے نزدیک فدیہ کاواجب ہونا صرف ماکول <sup>کی ش</sup>کاروں محکمہ دلائل میں ایس امزین متنوع ہونیف دیست یہ مشتمل مقت آن آلان مک<sup>ین</sup>

حيات الحيوان جلد دوم

میں ہے۔ گرصیح قول میہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے۔ کیونکہ اس کی بدبو کی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

مدہدے طبی فوائد اگر کسی گھر میں اس کے پروں کی دھونی دے دی جائے تو وہاں سے کیڑے مکوڑے بھاگ جائیں گے-ہدہد کی

آ تکھ اگر کوئی بھولنے والا اپنی گردن میں انکالے تواہد بھولی ہوئی چیزیاد آ جائے گی- اس طرح اگر اس کادل

بھون کر سنداب میں ملا کر کھالیا جائے تونسیان دور کر تا ہے اور قوتِ حافظہ کے لئے نافع ہے۔ ذہن تیز کر تا ہے۔ ذہن و دماغ تیز کرنے والی دواؤں میں سب سے عمدہ ہے اور اس میں کسی نقصان کا خطرہ بھی نہیں رہتا ہے۔ اگر کوئی دس مدمد لے کر اور ان کے بال و پر

نوچ کر کسی مکان یا کسی دو کان میں ڈال دے تو وہ مکان یا دو کان ہمیشہ کے لئے غیر آباد ہو جائے اور ویران ہو جائے۔ اگر مدید کی آنتیں لے کر کسی نکسیروالے پراٹکا دی جائیں تو اُسے فائدہ ہنچے-اگر مدمد مردہ کی چو گج لے کر اس کی کھال کو اس کی

چوٹچ پرچڑھا دیا جائے توجب تک یہ چوٹچ کسی کے پاس رہے گی اس کی کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی اور اگر اسے لے کر کسی بادشاہ کے یاس پہنچ جائے گاتووہ اس کاخیر مقدم کرے گا- اس کا احترام کرے گااور اس کی ضرور توں کو پورا کرے گا- اگر کوئی ہدہدے گھونسلہ کی مٹی لے کر قید خانہ میں ڈال دے تو تمام قیدی اس وقت باہر آ جائیں گے۔ اگر اس کاایک پنجہ لے کر کسی بچہ کی گردن میں لٹکا دیا جائے

تو أے بھی نظرنہ لگے اور اُس کے گردن میں رہنے تک وہ عافیت کے ساتھ رہے۔ اگر کوئی اُس کی دم لے کر اس میں ذرا سااس کا خون لگا کر کسی در خت کے اوپر لٹکا دے تو وہ درخت بھی بار آور نہیں ہو گا۔ اور آگر کسی انڈا دینے والی مرغی پر لٹکا دیا جائے تو وہ مرغی انڈے دینا بند کر دے اور اگر نکسیروالے پر لاکا دیا جائے تو اس کاخون بند ہو جائے گا۔

آگر کوئی ہدمد کی زبان لے کر روغن تنجد میں ڈال دے اور پھراس کو اپنی زبان کے پنیچے رکھ کر جس شخص سے بھی کسی ضرورت کامطالبہ کرے تو دہ اس کی ضرورت پوری کر دے۔ اگر اس کے پر کوئی شخص اپنے پاس رکھے تو اپنے فریق مخالف پر غالب ہو اور اس کی تمام ضرور تیں پوری ہوں اور ہر کام میں اس کو کامیابی ہو- مدہد کا گوشت بکا کر کھانا درد قولنج میں مفید ہے- ہدہد کا دماغ نکال کر

آٹے میں ملاکر اسے گوندھ لیا جائے اور اس سے روٹی بناکر سائے میں خٹک کرے کسی انسان کو کھلا دی جائے اور کھلانے والا یہ کھے کہ اے فلاں بن فلال سے میں نے تخفے مدمد کھلایا ہے اور تخفے اپنی بات سننے والا اور فرمانبردار بنالیا ہے تاکہ تو میرے پاس اس طرح حاضرباش رہاکرے جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا بدید أن کے پاس حاضرباش رہاکر تا تھاتواس عمل کے اثر سے کھانے والا کھلانے والے سے بے پناہ محبت کرنے لگے گا۔ اگر اس کی کھال لے کر کوئی اپنے بائیں بازو پر باندھ لے اور اس کی چونچے اور زبان ' ہرن کی کھال میں آنے والے کلمات لکھ کراس کھال میں یہ چونچ اور زبان رکھ دے اور اُسے سرخ یا کالے یا سرمگیں رنگ کے اُون

کے دھاگے سے باندھ کر جس شخص کی مہرانی ادر محبت مطلوب ہو اُس کے آنے جانے والے دروازہ کے بنیجے اس چڑہ کی تھیلی کو

د فن کروے تو مطلوب میں ہمدردی' مهرانی اور محبت اتنی پیدا ہو جائے گی جتنی وہ چاہتا ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں:۔ فطيطم مارنور مانيل وصعانيل"

اله کھائے جانے والے طال

ہے فلال کی جگہ مطلوب اور بن فلال کی جگہ اس کی مال کا نام لے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہدمد کاخون اگر کسی سیپی میں لے کر اس کی آنکھ میں ٹیکا دیا جائے جس میں بال جم گیا ہو تو وہ بال دور ہو جائیں گے-اور اگر مدم کو ذیح کرے اس کا دماغ نکال کر سکھالیا جائے اور اُسے باریک پیس کر پہی ہوئی مصطلّی رومی میں ملا کر اکیس عدد ورق آس خوب کوٹ چھان کر اس میں ملالیا جائے۔اس سفوف کو جے سونگھادیا جائے وہ سونٹھنے والے سے محبت کرنے لگے۔اور اگر مدمد کی داہنی آنکھ کسی نے کپڑے میں لپیٹ کر کوئی شخص اس کو اپنے داہنے ہازو پر ہاندھ لے تو جس کے پاس بھی جائے گاوہ اس سے محبت کرے گااور جو بھی اُسے دیکھے گاچاہنے لگے گا۔

اور اگر کسی کو اپنے یا کسی اور کے بال سیاہ کرنے ہوں تو وہ ہدید کی آنتیں لے کر ان کو سکھالے پھراہے روغن تنجد میں ملا کر جس ہنے کا اڑھی یا سرکے بال سیاہ کرنے ہیں ان پر تین دن تک میہ تیل ملے تو وہ بالکل سیاہ ہو جائمیں گے-ہدمہ کاخون گرم ہو تا ہے آگر اس کے خون کو آنکھ کی اس سفیدی پر جو بیاری کی وجہ ہے ہوگئ ہو ٹیکالیں تو وہ سفیدی ختم ہو جائے گی۔ آگر مدہد کے گودے کو لے کر کبوتروں کے بیٹھنے والے برج میں اس کی دھونی دے دی جائے تو وہاں کوئی ضرر رسال چیز نہیں پہنچ سکتی-

آگر مدمد ذرج کرے پورے کا پورا کسی گھر میں اٹکالیا جائے تواس سے گھر والوں پر جادوا ثر نہیں کرے گا۔جو ہخص مدم کے جبڑے کا نجلاحصہ اپنے اوپر اٹکالے لوگ اس سے محبت کرنے لگیں۔ اگر کسی مجنون کو اُس کے تاج کی دھونی دے دی جائے تو اُسے افاقہ ہو جائے۔ اگر نامردیا محرزدہ کو اُس کے گوشت کی دھونی دے دی جائے تو وہ شفایاب ہو جائے۔

اور جابر" نے کہا ہے کہ بدید کادل بھون کر سنداب کے ہمراہ کھانا حافظ کے لئے اکسیرہے-اگر مدہد کے بائیں بازو کے تین پڑلے كركسي كے گھركے دروازے پر تين دن تك سورج نكلنے سے پہلے كوئى جھاڑو دے اور جھاڑو دينے والا يہ كہے كہ جس طرح اس دروازے سے دھول اور گر دوغبار دور ہو گیا ہے اس طرح فلاں بن فلانۃ اس گھرسے دور ہو جائے۔اس عمل کے اثر سے وہ فخص جس کانام لیا گیاہے مکان چھوڑ کر چلاجائے گااور بھی واپس نہیں آئے گا۔ اگر مدہدے بائیں بازو کو جلا کر اس کی راکھ کسی مخض کے راستہ میں بھیردی جائے تو جواس پر پیرر کھے گا بھیرنے والے سے مجبت کرنے لگے گا۔اگر بدہد کے مازو کاایک پراور اس کی چو پچے کوئی چرے میں بند کرے اپنے اوپر انکائے اور انکاتے وقت مطلوب اور اُس کی مال کانام لے تو وہ اس سے محبت کرنے لگے اور مدمد کے

ما كمي بازوكاسب سے برائر مقوليت كے لئے ہے-

ہدہد کے خواب میں دیکھنے کی تعبیر اسلام میں مالدار عالم شخص کی علامت ہے جس کی برائیاں بیان کی جاتی ہوں- اگر کسکی نے مدہد کو خواب میں دیکھا تو وہ عزت و دولت پائے گا- اگر کسی نے مدہد سے گفتگو کی تو أسے سی بادشاہ کی طرف سے نفع حاصل ہو گااور ابن سیرین ؓ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی ہدمدد کیھے تو اُس کے پاس سی مسافر کی آمد کی دلیل ہے۔ بعض کے بقول مدید دیکھنے سے مراد کسی ہوشیار جاسوس کا دیکھنا ہے جو بادشاہ تک حادثات کی خبر پنچا تا ہے اور سچی خبر دیتا

ہے۔ کھی کھی مدمد کاد مکھنا خوف سے حفاظت بھی ہوتی ہے۔

اور ابن مقری نے کما ہے کہ مدمد کار کھناکس آباد گھرے گرنے یا کسی آباد چیزے نقصان کی نشانی ہے۔ بسااو قات سچے قاصد کی علامت ہوتا ہے اور بادشاہوں سے قرب کی علامت ہے یا جاسوس یا کسی جھگڑالواور بڑے عالم کی پیچیان ہے۔ مبھی مجھی مصائب و آلام ہے بچنے اور نجات پانے کی پیشین گوئی ہو تا ہے اور اللہ کی معرفت اور نماز روزہ کی علامت بھی بن جاتا ہے-اگر کسی پیاسے نے ہد ہد كو پياساد يكھا تو أسے باني مل جائے گا-

### الهدى

(عدى) هدى ان جانوروں كو كہتے ہيں جنہيں حرم ميں قربان كرنے كے لئے لے جاتے ہيں- حدى اور حدى تشديد اور شخفيف دونوں طرح اس معنى ميں ہے- اور حضور صلى اللہ عليه وسلم عديبيہ كے سال جو جانور حدى كے طور پر لے گئے تھے اُن كى تعداد سو تھے۔ اس معنى ميں ہے- اور حضور من تھم كاكمنا ہے كہ كل ستر اونٹ تھے- لوگ سات سوتھے- اس طرح ہراونٹ دس آدميوں كى طرف سے ہو جاتا ہے گران كى بير روايت غريب ہے-

"مصعب "بن ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بخدا مجھے یہ روایت پنجی ہے کہ حکیم بن حزام عرفہ کے دن مکہ مکرمہ گئے اور ان کے ساتھ سوغلام تھے "سواونٹ "سوگائیں "سوبکریاں تھیں "غلاموں کو آزاد کر دیا اور جانو رول کے متعلق تھم دیا اور ان تمام جانو رول کو ذرج کر دیا گیا"۔

"صحیحین میں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک بکری عدی کے طور پر لے گئے"۔

امام شافعیؓ نے فرمایا کہ اس مدیث سے بکری کو بھی قلادہ پنچانے کا استحباب معلوم ہو تا ہے مگرامام مالک اور امام ابو حنیفہ ؓ نے فرمایا کہ بکری کے لئے قلادہ مستحب نہیں ہے بلکہ قلادہ صرف اونٹوں اور گائیوں کے لئے خاص ہے۔

"اس روایت کی بنیاد پرجو حفرت جابر نے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں سواونٹ ھدی کے طور پر لے گئے اور ان میں سے ترکیٹھ خود اپنے ہاتھوں سے ذریح کئے۔ پھر حفرت علی سم و تھا اور بقیہ جانوروں کو انہوں نے ذریح کیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہراونٹ سے ایک بوٹی کاٹ کر ایک ہانڈی میں پکالی جائے اور پھراس ہانڈی میں سے گوشت اور کچھ شور بہ آپ نے نوش فرمایا"۔

اور جو قربانی شریعت کی طرف سے واجب ہو مثلاً دم تمتع اور دم قران یا ج فاسد کرنے کی وجہ سے واجب ہو یا جج کے فوت ہو جانے کی وجہ سے واجب ہو یا شکار وغیرہ کے معاوضہ کے طور پر واجب ہو اس میں علاء کا اختلاف ہے۔ امام شافعی اور پچھ لوگوں نے یہ کہا کہ اس فتم کی کسی بھی قربانی میں سے کھانا قربانی والے کے لئے جائز نہیں ہے۔ اسی طرح نذر سے جو قربانی اپنے ذمہ واجب کر ای ہو اس کا گوشت بھی نہیں کھا سکتا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جزائے صید اور نذر کی قربانی میں سے کھانا درست نہیں اور ان کے علاوہ قربانیوں میں سے کھانا جائز ہے۔ امام احد اور اسحاق کی بھی بھی رائے ہے۔ اور امام مالک نے فرمایا کہ فدیت اور اسحاب الرائے کی رائے ہے کہ دم تمتع اور دم قربان میں سے کوئی کھانا اُس کے لئے جائز ہے لیکن دوسری واجب قربانیوں میں سے نہیں کھاسکتا۔ واللہ اعلم

# اَلهَدِيْلُ

(نر کبوتر) کبوتر کے حالات ''حمام'' کے تحت باب الحاء میں گزر چکے ہیں۔ هَدِیْل' کبوتر کی آواز (غٹرغوں) کو بھی کہتے ہیں اس طرح قمری کی آواز کو بھی کہا جاتا ہے۔ نیز کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ هَدِیل حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں کبوتر کاچوزہ تھا۔ کسی شکاری پرندے نے اس کاشکار کرلیا تو تمام کبوتر اسی کے غم میں روتے ہیں اور قیامت تک روتے رہیں گے۔واللہ اعلم

### الهرماس

(شیر) هر ماس: شیر کاایک نام ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ہر خطرناک درندے کو هرماس کہتے ہیں۔ نیز ہرماس ایک بھری صحابیؓ کا نام ہے۔ ان کی کنیت ابو زیاد ہے بابلی ہیں۔ عمر طویل پائی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثیں انہوں نے روایت کی ہیں۔ایک ابو داؤد میں ہے دو سری نسائی میں ہے اور الھر میس گینڈے کو بھی کہاجاتا ہے۔ یہ ابن سیدہ کا قول ہے۔

## ٱلُهرُّ

(یل) شیرے خواص میں یہ بات گزر چکی ہے کہ بلی کی تخلیق شیر کی چھینک سے ہوئی ہے۔

امام احمد اور بزار اور امام احمد ك مجه تقد شاكر دول نے حضرت ابو مريرة كى صديث روايت كى سے:-

" بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پانی پیتے ہوئے دیکھاتو آپ نے فرمایا اس طرح مت پیا کروکیا تم اس سے خوش ہو گے کہ تمہارے ساتھ بلی پانی ہے۔ اس نے کہا کبھی نہیں' آپ نے فرمایا کہ شیطان تمہارے ساتھ مانی بی حکا"۔

" ان النجار" میں محمد بن عمر جن کے صالات میں حضرت انس سے ایک روایت ہے کہ:۔

"ایک دن میں حضرت عائشہ" کے پاس بیٹا اُن کو برات کے خوشخبری سنا رہاتھا' انہوں نے جھے سے کہا کہ تم اپنوں اور بیگانوں سب نے جھے چھوڑ دیا۔ جھے کھاناپانی بھی نہیں میسرہو تا تھا میں بھو کی ہی سو بیگانوں سب نے جھے چھوڑ دیا۔ جھے کھاناپانی بھی نہیں میسرہو تا تھا میں بھو کی ہی سو بایا کرتی تھی۔ آج ہی رات میں نے خواب میں ایک نوجوان کو دیکھا کہ اُس نے جھے سے کہا کہ کیا ہوا آپ غمزدہ ہیں؟ میں نے کہا کہ اپن بارے میں لوگوں (برے) تذکرے سن کر اُس نے کہا کہ ان کلمات کو پڑھ کر دعا کریں آپ کا غم دور ہو جائے گا۔ میں نے کہا وہ کھمات کیا ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ دعا ہے کہ تم کمون یا سابغ النعم 'و یا فارج الغمم 'و یا کاشف الظلم 'و یا اعدل من حکم 'و یا حسیب من ظلم و یا ولئی من ظلم 'و یا اول بلا بدایة 'و یا انحو بلا نھایة 'و یامن له اسم بلا کنیة۔ اجعل لٰی من اُمری فرجًا و مخرجًا" حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب میری آنکھ کھلی تو میں آب و دانہ سے بالکل آسودہ تھی اور اللہ تعالی نے میری برات نازل فرمادی تھی اور میرا رنے وغم دور ہو چکا تھا"۔

له فلط الزام سے پاک اکناه سے پاک موئے۔

علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس شیطان نے میری نماز منقطع کرنے کی بہت کوشش کی مگراللہ تعالی نے مجھے اس پر قابو ویدیا۔ چنانچہ میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور میرا دل چاہتا تھا کہ میں اس کو مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ تم لوگ صبح اسے انچھی طرح دیکھے

ليت - كيكن مجهد اس وقت البين بهائى حفرت سليمان كى يه وعايا آئى: "رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لاَّ يَنْبَعِيْ لِاَحَدِ مِنْ بَعْدِيْ".

(اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرمااور مجھ کو الیی سلطنت عطا فرماجو میرے بعد دو سرے کو نصیب نہ ہو)-لنذا اللہ تعالی نے اس شیطان کو میرے پاس سے ناکام واپس کر دیا۔

ابن خثیمہ ؓ نے حضرت میمونہ ؓ بن سعد (جو حضور کی ماندی تھیں) سے روایت کیا ہے اور اس کو استیعاب میں حضرت سلیمان فارس ؓ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے بارے میں وصیت فرمائی اور فرمایا:۔

"ایک عورت کو بلی باندھنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا"۔

اور امام احمد کی کتاب ''الزہد'' میں بیر اضافہ بھی ای روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس عورت کو جہنم میں دیکھا کمہ وہ اپنے جسم کے اگلے اور پچھلے جھے کو نوچ رہی تھی اور وہ عورت جسے عذاب میں مبتلا کیا گیاوہ کافرہ تھی۔

جیساً کہ بزاز نے اپی مند میں اور حافظ ابو تعیم اصبهانی نے تاریخ اصبهان میں نقل کیا ہے اور بیعتی نے "دیعث و نشور" میں حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ وہ عورت اپنے کفراور ظلم دونوں کی وجہ سے گر فنار عذاب ہوئی اس طرح قاضی عیاض نے

دومسلم "کی شرح میں لکھا ہے کہ اس عورت کا کافرہ ہونا معلوم ہو تا ہے۔ گرنوویؒ نے اس امکان اور اختال کی بھی نفی کر دی ہے کہ وہ عورت کافرہ تھی۔ شاید ان دونوں صاحبان کو اس سلسلہ میں کوئی حدیث نہیں مل سکی ہے۔ مند ابو داؤد طیالی میں شعبی نے علقمہ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت عائشہ "کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت

ابو ہریرہ بھی موجود تھے۔ حفرت عائشہ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ آپ نے وہ حدیث لوگوں سے بیان کی ہے کہ ایک عورت کو جہنم میں ایک بلی کو ستانے کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ حفرت ابو ہریرہ نے عرض کیا کہ ہاں! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مومن اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ قابل قدر ہے کہ اس کو صرف ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیاجائے۔ وہ عورت اس ظلم کے ساتھ ساتھ کافرہ بھی تھی اور ابو ہریرہ الا آپ سن لیں! جب آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

کوئی صدیث بیان کرنی ہو تو پہلے غور کرلیا کریں کہ کس طرح بیان کرنی چاہیے۔

ایک بلی کے بچے کو اپنے کپڑے میں چھپانے سے نجات این عساکر نے اپنی تاریخ میں شبلی کے ایک دوست سے نقل کیا اللہ تعلل کے ایک دوست سے نقل کیا کہ انہوں نے شبلی کو وفات کے بعد دیکھا۔ پوچھا کہ اللہ تعلل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ شبلی نے جواب دیا کہ اللہ نے جھے اپنے سامنے کھڑا کرکے مجھ سے پوچھا کہ اے ابو برا بجھے بچھ

پتہ ہے کہ میں نے تجھ کو کس عمل کی بدولت بخش دیا ہے؟ شبل ؒ نے کما کہ میرے اچھے کاموں کی بدولت-اللہ تعالی نے فرمایا نہیں! میں نے کما کہ عبادت میں میرے اظلاص کی وجہ سے-اللہ تعالی نے فرمایا نہیں- میں نے کما کہ میرے جج 'روزہ اور نماز کے سبب محکمہ دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جواب ملانہیں ، میں نے ان چیزوں سے تمہاری مغفرت نہیں کی- میں نے عرض کیا نیک لوگوں کے پاس میرے ہجرت کرنے کے لئے اور طلب علم کے لئے مسلسل سفر کے باعث- خدا کی طرف سے جواب انکار میں ملا- میں نے عرض کیااے پروردگار! نہی چیزیں تو مغفرت اور نجات دلانے والی ہیں-میرا خیال تھا کہ انہی کی وجہ سے آپ معاف فرمادیں گے اور مجھ پر رحم فرمائیں گے اس لئے ان چزوں کو میں نے مضبوطی سے تھام رکھاتھا۔

الله تعالی نے فرمایا کہ میں نے ان میں سے کسی عمل کی بنیاد پر تمہاری مغفرت نہیں کی ہے۔ میں نے پوچھا پھراے میرے مولی! س عمل سے میری مغفرت فرمائی ہے؟ تو اللہ تعالی نے فرمایا تھے کچھ یاد ہے جب تُو بغداد کی سر کول پر مارا مارا پھر رہاتھا اور تُونے وہاں بلی کا ایک بچہ دیکھا جے ٹھنڈک نے کمزور کر دیا تھا اور سردی کی شدت ہے دیواروں کے کنارے کٹارے لگالگا پھررہا تھا اور برف ہے پچ رہاتھا' تُونے رحم کھاکر اُسے اپنے ادنیٰ چوغہ میں چھپالیا تھا تاکہ دہ سردی سے پچ جائے اور اس کو تکلیف سے نجات مل جائے۔ میں نے عرض کیا کہ بیشک! اللہ تعالی نے فرمایا کہ میں نے تھے اس بلی کے بچے پر رحم کھانے کی وجہ سے بخش دیا ہے۔ابو بکر شبلی کانام دلف بن جحد رہے۔ بعض نے کہاہے کہ جعفر بن پوسف خراسانی ہے۔ یہ بہت نیک عالم اور سردار محدث تھے-اور مسلکا

یہ شبل مضرت جنید کے صحبت یافتہ ہیں۔ اپنے ابتدائی زمانے میں "دنباوند" کے حاکم رہ چکے ہیں۔ بعد میں "خیرالنساج" کی خدمت میں جا کر توبہ کی- خیرانساج بہت بوے بزرگ تھے۔ صاحبِ حال تھے ان پر اکثر وجد طاری رہتا جس کی وجہ سے ہروقت مت اور یادِ خدا میں دوبے رہتے تھے اور اس وجد کی بناء پر ان پر غشی طاری ہو جایا کرتی تھی۔ پھر حضرت شبلی حضرت جنید کی خدمت میں کچھ دنوں تک رہے اور وہاں رہ کر فیض حاصل کیا۔ حضرت شبلی کی وفات ۱۳۳۴ھ میں ہوئی اور اُن کی عمرستاس (۸۷)

برس تھی۔

كامل بن عدى نے امام ابو حنيفة كے شاكر دامام يوسف كے تذكرے ميں لكھا ہے كہ امام ابو حنيفة نے عروة سے انهول نے حضرت عائشہ سے بیر روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بلی آیا کرتی تھی تو آپ اس کے لئے پانی کا برتن جھکا دیتے تے اور بلی اس میں سے پانی پی لیا کرتی تھی۔ پھراس بچے ہوئے پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمالیا کرتے تھے۔ امام ابو یوسٹ اس صدیث کو بیان کرکے کھا کرتے تھے جس نے عجیب و غریب صدیثیں تلاش کرنے کی فکر کی اُس نے جھوٹ بولا- جس نے کیمیاء سے مال حاصل کرنا چاہاوہ قلاش اور فقیر ہو گیا۔ جس نے علم کلام کے ذریعے دین کو سمجھنا چاہاوہ زندیق (بدوین) ہو گیا۔

ا یک بلی کامقدمه اور فیصله اسلام ابو عبدالله نے 'وکتاب مناقب الشافعی'' میں تحریر فرمایا ہے کہ محمد بن عبدالله بن عبدالحکم کھتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؓ سے سناہے کہ دو مخصوں نے ایک بلی کامقدمہ کسی قاضی کے پاس پیش

کیا۔ ہر فراتی کا دعویٰ میہ تھا کہ سے بلی اور اس کے بیچے میرے ہیں۔ پھر قاضی نے اس مقدمہ کافیصلہ یوں سنایا کہ دونوں کے گھرکے

پیچوں ﷺ بلی اور اُس کے بچوں کو لا کر چھوڑ دیا جائے پھر جس کے گھر میں بلی داخل ہو جائے اس کی ہو جائے گی-امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں بھی وہاں سے بھاگ نکلا اور دوسرے لوگ بھی 'کیکن بلی ان دونوں میں سے کسی کے گھر میر

داخل نهيس ہوئي-

ایک عبرت ناک واقعہ سفاح کے بین کہ مروان جعدی جو "حمار" کے لقب سے مشہور تھا بنوامیہ کا آخری خلیفہ تھا جب کوفہ بین سفاح کے خاصور ہوا اور اس کے ہاتھ پر لوگوں نے مبعث خلافت کی۔ بیعت سے فراغت کے بعد ایک لفکر جرار تیار کرکے سفاح نے مروان سے مقابلہ کے لئے روانہ کر دیا۔ مروان کو شکست ہوئی وہ بھاگتا ہوا مصر پنچا اور ابو صیر (جو یا خوم کے قریب ایک گاؤں ہے) بین واخل ہوا' مروان نے دریافت کیا کہ اس بستی کاکیانام ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کانام ابوصیر ہے۔ مروان نے کہا کہ "فالی الله المصیر" پھر تو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک گرجا گھر میں روپوش ہوگیا۔ وہاں اسے معلوم ہوا کہ اس کے کسی خادم نے دشمن سے اس کی مخبری کر دی ہے۔ اس نے تھم ویا اور اس خادم کا سر قلم کر دیا گیا اور زبان حیث کر گئی۔

سیجھ ہی عرصہ کے بعد عامر بن اساعیل نے اس گر جا کا محاصرہ کر لیا۔ مروان ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے دروازہ سے باہر نکلا۔ چاروں طرف فوجوں کا گھیرا تھا طبل جنگی نج رہے تھے۔ مروان کی زبان پر حجاج بن حکیم السلمی کابیہ شعر جاری تھا۔

متقلدین صفائحا هندیة یترکن من ضربوا کان لم یولد ترجمیند وه باتھوں میں ہندوستانی تلواریں لئے ہوئے ہیں جن کی خوبی ہے کہ جس پر اُن کاوار ہوتا ہے وہ ایسا ہوجاتا ہے گویا بیدائی تنیں ہوا تھا۔

یں ہیں میں ہے۔ پھر مروان بدی جوانمردی سے لڑا یہاں تک کہ مقتول ہوا-عامر بن اساعیل نے تھم دیا کہ اس کی گر دن کاٹ کر میرے سامنے

لائی جائے۔ چنانچہ ایساہی کیا گیااور پھر مروان کی زبان تھینچ کر نکال لی گئی اور زمین پر ڈال دی گئی- خدا کی قدرت کا کرشمہ ویکھئے کہ وہی بلی پھر آئی اور مروان کی زبان بھی کھا گئی- یہ دیکھ کر عامر بولا کہ عجائباتِ دنیا میں سے یہ واقعہ عبرت کے لئے کافی ہے کہ خلیفہ مروان کی زبان بلی کے منہ میں ہے-

مردان کے قتل کے بعد عامر بن اسلیمل اس کلیسہ میں داخل ہوا اور مردان کے فرش پر بیٹھ گیاجس وقت کہ کلیسہ پر جملہ ہوا تھامردان بیٹیا ہوا رات کا کھانا کھارہا تھا۔ جب اس نے محاصرین کاشور وغل سناتو جلدی سے دستر خوان سے اٹھ کھڑا ہوا تھا' وہ بچا ہوا کھاناعامرنے کھایا۔ پھر عامرنے مردان کی سب سے بردی لڑکی کو طلب کیا۔ چنانچہ وہ لڑکی آئی اور عامرسے اس طرح ہم کلام ہوئی:۔ ''اے عامر گردش زمانہ نے مردان کو اس کے فرش سے اُٹار کر تجھ کو اس پر بٹھا دیا حتیٰ کہ تُونے اس کا کھانا تک کھالیا اور اس کے چراغ سے تُونے روشنی بھی حاصل کرلی اور اس کی لڑکی کو اپنا ہم کلام بنایا۔ لہذا تجھ کو تصیحت کرنے اور خواب

غفات سے پیدا کرنے کے لئے ہی چیزیں بہت ہیں " عامراز کی کی اس تفتگو سے متاثر ہوا اور اس پر شرمندہ ہو کر اس لڑکی کو واپس کر دیا۔ مروان کا قتل ساساھ میں ہوا۔ مروان کے ۔ پیرین

میں طرری ہی اس معنوے عام ہوا ہوا اور اس بر اس میں اور اس میں دور اس میں استعمال میں استعمال میں استعمال میں اس قبل پر ہی ہنوامید کا ممنمالاً ہوا چراغ ہمیشہ کے لئے گل ہو گیا۔

بلی کا شرعی تھم اصح قول کے مطابق بلی کا کھانا حرام ہے۔ گرلیث بن سعد اور شوافع میں سے ابو الحن لو شخی نے کہا ہے کہ بلی کھانا بلی کا شرعی تھم اسلام علی کے علیہ اسلام کے مطابق بلی کا کھانا حرام ہے۔ میں کہ اسلام احد 'وار قطنی'، بیمٹی اور حاکم نے روایت کیا ہے:۔

ا بورانام ابوالعباس عبدالله سفاح ب، بوعباسيد كابسا حكران ب-

"دعفرت ابو ہریرہ "سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پچھ لوگوں نے دعوت کی' آپ وہاں تشریف لے گئے۔ پھروو سرے لوگوں نے دعوت کی تو آپ تشریف نہیں لے گئے۔ آپ سے سب دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ فلاں کے گھر میں کتا ہے اس لئے میں نہیں گیا۔ آپ سے کما گیا کہ فلاں کے گھر میں بلی ہے (تو آپ کیوں گئے ہیں) آپ نے فرمایا کہ بلی نجس نہیں ہے بلکہ یہ تو تمہارے پاس آتی جاتی رہتی ہے"۔

(الف)اس حدیث سے هرة سے مراد جنگلی بلی ہے جس سے نفع حاصل کرناممکن نہیں للذائی جائز نہیں ہے۔ (ب) نمی سے مراد نہی تنزیمی ہے-

یمی دو جواب زیادہ بہتر ہیں اور قابل اعتماد ہیں۔ اور خطابی اور عبدالبر کا یہ جواب کہ یہ صدیث ضعیف ہے درست نہیں ہے

کیو نکہ میمی صدیث صحیح مسلم میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔ اگر کسی شخص نے بلی پال رکھی ہے جو پرندوں کو پکڑتی رہتی ہے اور

ہانڈیاں الٹ دیا کرتی ہے۔ پھراگر یہ بلی کسی کا پچھ نقصان کر دے تو کیااس کے مالک پر ضان کے ہوگا نہیں؟ اس کی دوصور تیں ہیں:

(۱) پہلی صورت اور اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں ضمان لازم ہو گاخواہ بلی نے یہ نقصان دن میں کیا ہویا رات میں۔ کیو نکہ جب یہ

بلی نقصان کرنے کی عادی ہے تو اس کا باند ھنااور روکنا مالک کے ذمہ ہے۔ یمی تھم ہراس جانور کا ہے جو نقصان کرنے کا عادی ہو۔

اس میں اس جانور کا ہے جو نقصان کرنے کا عادی ہو۔ اس کا باند ھنا اور روکنا مالک کے ذمہ ہے۔ یمی تھم ہراس جانور کا ہے جو نقصان کرنے کا عادی ہو۔

(۲) نیکن اگر وہ بلی اس فتم کے نقصان کرنے کی عادی نہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ صان نہیں ہو گا اس لئے عام طور سے لوگ بلی وغیرہ اس کی اگر وہ بلی اس فتم کے نقصان کرنے کی عادی نہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ صان نہیں ہو گا اس لئے عام طور سے لوگ بلی وغیرہ

ہے اپنے سامان کھانے وغیرہ کی حفاظت کرتے ہیں اور ملی کو باندھانہیں جاتا۔ یہ دوسری صورت ہے۔

امام الحرمين نے بلي كے نقصان سے صان لازم ہونے ميں جار طرح كے ضال لكھے ہيں:-

(۱)مطلقاً صمان دیناهو گا-

له ستادان 'بدله

(۲) مطلقاضان نهیں ہو گا۔

(m) رات کے نقصان کاضان دیناہو گا' دن کانہیں۔

(۴) دن کے نقصان کاضمان دیناہو گارات کا نہیں۔

اگر بلی زندہ کبوتریا کسی مردہ مرغی وغیرہ کو پکڑلے تو بلی کا کان اینشنااور اس کے منہ پر مارنادرست ہے تاکہ وہ کبوتریا مرغی چھوڑ دے- لندا اگر بلی نے کیوٹر کو پکڑنا چاہا اور روکنے میں بلی ماری گئی تو مارنے والے بر ضمان نہیں ہو گا۔ اسی طرح اگر بلی کچھ نقصان کرکے کسی کو ضرر پہنچادیتی ہے اور اس حال میں کسی نے نقصان سے بچاؤ کرتے ہوئے اس کو مار ڈالا تو اس کے ذمہ صان نہیں ہو گا جیسے کہ حملہ آور کو روکنے کے لئے قتل کرنے سے قصاص نہیں ہو تا ہے اور نقصان اور ضرر کے بغیرہار ڈالنے میں صحح جواب تو بیہ ہے کہ ضان نہیں ہے لیکن ضان دلایا جاتا ہے۔ قاضی حسین نے لکھا ہے کہ بلی کا قتل کرنا جائز ہے اور اس میں مارنے والے پر کوئی ماوان نہیں ہے اور یہ فواسق خمسہ <sup>ک</sup> میں شارہے۔

www.KitaboSunnat.com

ایک بزرگ کی کرامت | شخیافتی فرماتے ہیں کہ یمن کے ایک صالح نے جھے بتایا ہے کہ شخ عارف" احدل" کے پاس ایک بلی اً آیا کرتی تھی اور شخ احدل اس کو اپنے رات کے کھانے میں سے کھلایا کرتے تھے۔ اس بلی کانام لؤلؤة تھا۔ ایک رات شخ کے خادم نے بلی کو مارا جس سے اُس کی موت واقع ہو گئی۔ خادم نے چیکے سے بلی کی لاش ایک ویران جگہ لے جا کر پھینک دی تاکہ شخ کو اس کی خبرنہ ہو۔ شخ اس وقت کہیں گئے ہوئے تھے 'جب واپس ہوئے تو بلی کو نہ پایا۔ دو رات یا تین رات تک اس کے متعلق کچھ نہ پوچھا۔ پھرجب بلی کئی روز نہ آئی تو خادم سے پوچھالؤلؤة کہاں چلی گئی؟ خادم نے عرض کیا کہ مجھے اس کاعلم نہیں۔ چنخ نے کہا کہ واقعی تم کو معلوم نہیں ہے اور پھر لی کانام لے کر پکارنا شروع کیالولوۃ! لولوۃ! چنانچہ تھو ڑی دیر میں وہ بلی زندہ ہو كردور تى جوئى آئىنچى اور آپ نے حسب معمول بلى كو كھانا كھلايا-

بلی کی تعبیر ا خواب میں بلی دیکھنا گھرے محافظ وکر کی طرف اشارہ ہے۔ اگر بلی کو پچھ جھیٹتے دیکھاتواس سے مراد گھریلوچورہے۔ بلی کا پنجہ مارنا اور کاٹنا خادم کی خیانت کی دلیل ہے۔ ابن سیرین ؓ نے فرمایا ہے کہ بلی کا کاٹنا ایک سال بھار ہونے کی علامت ہے۔ اس طرح اس کا پنجہ مارنا بھی مرض کی طرف اشارہ ہے۔ اگر کوئی بلی دیکھیے اور اس حال میں دیکھیے کہ وہ میاؤں میاؤں نہ کر رہی ہو تو دیکھنے والے کے لئے ایک سال کی خوشحالی کا پیش خیمہ ہے اور جنگلی بلی ویکھنا ایک سال تک مشقت و پریشانی کی خبرہے۔ اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ بلی ﷺ رہاہے تو وہ اپنا مال خرج کرے گا۔ یبودی کہتے ہیں کہ بلی کی تعبیر حملہ آور ان اور چوروں ے دی جاتی ہے۔ ارطامیدوس نے کہا ہے کہ بلی دیکھنامکار اور جھکڑالوعورت کی خرہے۔

ابن سیرین کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہامیں نے خواب میں دیکھاہے کہ ایک بلی نے میرے شو ہر کے پیٹ میں اپنا سرڈال کراس سے ایک بوٹی نوچ لی ہے۔ ابن سیرین ً نے اس خواب کی تعبیریہ دی کہ تمهارے شوہر کا تین سوسولہ در ہم چوری ہو گیا ہے۔ عورت نے کما کہ قصہ ایسابی ہے مگر آپ کو کیونکر اس کی اطلاع ہوئی؟ انہوں نے کما کہ بلی کے نام کے حروف کے ابجد کے حساب ہے کہ ''سنور''میں سین کا ۲۰'نون کا ۵۰' داو کا ۱ اور راء کا دوسو' اس حساب ہے کل ۱۳۱۷ و رہم ہوئے۔ اس کے بعد پڑوس

ا جن پاغ جانوروں کا قل حرم میں بھی جائز ہے۔ محکمہ دلائا، ور اسن سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ك أيك غلام پر لوگوں كوشك ہوا۔ چنانچہ زدوكوب كرنے پر أس نے اقرار كرليا- أكر كسى نے ديكھا كہ أس نے بلى كا گوشت كھاليا ب تووه مخص جادو سيصے كا والله تعالى اعلم-

( لی کے طبی فوائد "سنور" کے تحت باب السین میں بیان ہو بچکے ہیں جے ضرورت ہو وہاں سے رجوع کرے)

# الهرلضانة

(ایک قتم کاکیڑا) سرفہ کے نام ہے اس کاذکر آ چکاہے کہ ایک چھوٹا ساکیڑا ہے جو چھوٹی چھوٹی کٹڑیوں کو اپنے لعاب جو ژکر اس میں بیٹھ جاتا ہے اور مرجاتا ہے۔

(شیر) یه شیر کاایک نام ہے۔شیر کاذکر شروع کتاب میں آچکاہے۔

### الهرهير

(ا کیک قتم کی مچھلی) اور مبرد نے لکھا ہے کہ هرهیر کچھوے اور سیاہ سانپ سے مل کرپیدا ہوا ہے اور یہ سانپ نہایت خطرناک فتم کاہو تا ہے۔ چیومینے تک سو تا رہتا ہے۔ پھراگر کسی کو کاٹ لے تواس کاڈساہوا زندہ نہیں بچتا۔

## الهرزونوالهرزان

(نرشتر مرغ)اس کاذکر باب الظاء میں "ظلیم" کے تحت آچکا ہے اور تفصیلی ذکر "نعام" کے تحت بھی آچکا ہے-

(بلبل) "صعوة" كے زمل ميں اس كاحال بيان ہو چكا ہے-

## www.KitaboSunnat.com

(شیر) جو ہری نے کہا ہے کہ هِزَبْو شیر کو کہتے ہیں مگر دو سرے لوگوں نے سے لکھا ہے کہ هذیو جنگلی بلی کے مشابہ ایک جانور ہے جس کا قد ملی کے برابر ہوتا ہے۔ البتہ رنگ میں مختلف ہوتا ہے۔ اس کے شکار کرنے کے دانت بھی ہوتے ہیں۔ حبشہ کے علاقے میں بت ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے جو ہری کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

اور ابو الھزبریمن کے عظیم شہنشاہ داؤد بن الملک المظفر پوسف بن عمر کالقب بھی تھا۔ اس نے نیمن پر ہیں برس سے زیادہ حکومت کی۔ بیہ بہت بڑا ظالم' فاضل اور جوانمرد بادشاہ تھا۔ اس کے پاس تقریباً ایک کروڑ کتابیں موجود تھیں اور ''تنبیہ'' وغیرہ کاتو حافظ تھا۔ مگراس بادشاہ کالڑ کا الملک المجاہد اور اس کا باپ الملک المظفر دونوں علم میں اس سے برتر مقام پر فائز تھے اور اس سے زیادہ

ذبین اور فطین اور مقبولِ عوام تھے(اللہ تعالے ان سب کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ کے)

### الهرعة

(جُوں) کماجاتا ہے کہ بلقیس کے تخت پریہ اشعار لکھے ہوئے تھے <sup>س</sup>

ستاتی سنون هی المعضلات یواع من الموعة الاجدل ترجمہ: یہ کہ عنقریب ایسے مصائب اور دشواریوں والے سال آئیں گے جن میں بمادر شخص جوؤوں سے ڈرے گا۔ وفیها یهین الصغیر الکبیر و ذوالعلم یسکته الاجهل ترجمہ:۔ اور ان سالوں میں چھوٹا بڑے کو ذلیل کرے گا اور عالم کو جائل خاموش اور لاجواب کردے گا۔

### الهَف

(ایک قتم کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں) هف: ایک قتم کی چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو کہتے ہیں ''حساس'' کے نام سے باب الحاء میں اس کا ذکر آچکا ہے۔

# لهقُلُ

﴿ جوان شرَمرغ ) نیز هِفُل ' امام اوزاع گ کے میر منثی محرین زیاد دمشقی کالقب بھی ہے۔ یہ بیروت میں مقیم ہو گئے تھے وہاں ان کا یہ لقب بڑ گیا۔ ابن معین کتے ہیں کہ ملک شام میں ان کے دور میں اُن سے زیادہ معتبر کوئی عالم نہیں تھا۔ امام اوزاعی رحمۃ الله علیہ کے حالات اور اُن کے فتودُں کا جانے دالا کوئی اُن سے بڑھ کر نہیں تھا۔ محدثین میں ان کا شار تھا۔ امام بخاری کے علاوہ دیگر محدثین نے حالات اور اُن کے فتودُں کا جانے دالا کوئی اُن سے بڑھ کر نہیں تھا۔ محدثین میں ان کا شار تھا۔ امام بخاری کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی اُن کی میں۔

9 ے میں ان کی وفات ہو گی۔

## الهَقُلُسُ

(بھیٹریا)" ذئب" کے ذیل میں بھیٹرئے کے احوال گزر چکے ہیں جوباب الذال میں دیکھے جاسکتے ہیں-

# اَلهَمْجُ

(چھوٹی کھیاں) واحد ھنمنجۃ ہے۔ یہ ان چھوٹی کھیوں کانام ہے جو جسامت میں مجھروں کے برابر ہوتی ہیں۔ بکریوں اور گدھوں کے منہ اور آ تکھ پر خاص طور سے میٹھتی ہیں۔ اس سے مشتق کرکے ھامج اس گدھے کے لئے بولتے ہیں جس کے منہ پر میہ کھی بیٹھا کرتی ہے۔ اس طرح کماجا تا ہے کہ ''الزَعَاعُ من النَّاس احمقی انعَاهُمُ الْهُمْجَ (کہ بیوقونوں کی جماعت کے رذیل لوگ تھیوں کی طرح ہوتے ہیں۔

حضرت على مُحاقول ہے:۔

"مبس اس ذات کی پاکی بیان کر تاہوں جس نے چیونی اور مکھی کے بیرلگادیئے"۔

کمیل بن زیاد ہے کسی نے کماتھا:۔

''واے کمیل لوگ بر تنوں کے مثل ہیں اور سب ہے اچھا برتن وہی ہے جس میں اچھی باتوں کا ذخیرہ ہو- اور انسان تین قتم کے ہیں (۱) عالم رتانی جس کاعلم بھی اچھا ہو اور عمل بھی ٹھیک ہو (۲) نجات دلانے والے راستہ کا سکھنے والا (۳) کسی بھی کا ئیں کا ئیں کرنے والے کے پیچھے چلنے والے رذیل لوگ"۔

اور "قوت القلوب" کے مصنف ؓ نے حضرت علی ؓ کے قول کی تفسیر میں همیج سے مراد وہ پروانہ مراد لیا ہے جو اپنی نادانی کے سبب آگ میں کو دبڑتا ہے اور اپنی جان کھو دیتا ہے اور " دَ عَاع" کی تشریح میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہ کم عقل جس کی عقل نہ ہونے کے برابر ہو جو لالچ کا غلام ہو اور جے غصہ یک دم آ جائے۔ جو خود پندی میں مبتلا ہو اور کبر وغرور سے بھرپور ہو-اس تشریح میں انہوں نے بیہ بھی لکھا ہے کہ بیہ کمہ کر حضرت علیٰ آبدیدہ ہو گئے اور فرمانے لگے کہ علم دین ای طرح کے علاء کے ساتھ فتم ہو جائے

الهَمَعُ (چھوٹا ہرن)ھمع صرف چھوٹے ہرنوں کو کتے ہیں۔ الهَمَل

(بے چرواہے کااونٹ) اس معنی میں "نغش" بھی ہے لیکن ھَمَلْ عام ہے اور نغش صرف اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کے ساتھ رات میں حِرواہا نہ ہو دن میں ہویانہ ہو۔

# الهَمَلَّعُ

(بھیڑیا) کسی شاعرنے کہاہے ع

"الشَّاءُ لاَ تَمْشِي مَعَ الهَمَلَّح" (كه بكريال بهيرية ك سامن ره كرنسي بره سكتير) مَشَاءُ ك معنى مال وغيره ك بره کے آتے ہیں۔ کماجاتا ہے "مَشی الو جل وامشی" آدمی مالدار ہو گیااور اس کے مولیثی بڑھ گئے۔

سهیلی نے لکھاہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول "اَن امشُؤا وَاصْبِرُوْا عَلَى الْهَتِكُمْ" بیں "امشوا" مشی سے نہیں ہے جو چلنے کے معنی میں ہے بلکہ "مشاء" سے ہے جس کے معنی زیادتی اور اضافے کے ہیں کہ "تمهاری دولت بردھتی رہے گی اور تم اپنے بتول کے پاس بیٹے رہو'تم سے اس چیز کا مطالبہ ہے۔ یہ کافروں کے قول کی حکایت ہے۔جب وہ نبی کی دعوت توحید کو س کر بھاگ کھڑے ہوئے اور کئی معبودوں کی جگہ ایک معبود کے ماننے سے انکار کر دیا اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چل پڑے " اَنِ المنشؤ ا وَاصْبِرُو اعَلٰی الهُتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْنٌ يُرُاذٌ "- بيه قصه حضورٌ كے طائف كے سفرے پہلے كا ہے- آگے انہوں نے لكھاہے كه حضور اكرم صلى الله علیہ وسلم نے حفرت خدیجہ رضی اللہ عنها سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ تمهارے ساتھ ساتھ' مریم بنت عمران 'کلشم احت موسلی اور آسیہ زوجہ فرعون سے میرا نکاح جنت میں کرے گا''- حدیث میں بیہ بھی ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معنرت خدیجہ کو جنت کاا نگور بھی کھلایا۔

# الهمهم

(شیر)الاسدیں تفصیل گزر چکی ہے۔

# آلهنبر

(بچو کا بچہ) ابو زید کتے ہیں کہ بچو کو بی فزارۃ کے لوگ "أم هنبو" کتے ہیں۔ ابو عمر کا کمنا ہے کہ هنبر گدھے کے بچے کو کہتے ہیں۔ اس دجہ سے گدھی کو ام هنبر بھی بعض لوگوں نے کہا ہے۔

الهَوْدَعُ

(شرم مغ) شرم ع كاذكر "لغامه" كے ذيل ميں آچكا ہے-

## الهَوْذَة

(ایک قسم کاپرنده)قطرب کاکهنام که "هو ذة""قطاة" (بعث تیتر کو کہتے ہیں۔

ابن علی حنقی کانام بھی ''هوذة '' ہے۔ یہ وہ محض ہے جس کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیط بن عمروعامر
کو اپنانامہ مبارک دے کر روانہ کیا تھا۔ ابن علی نے نمایت اعزاز واکرام سے آپ کا خط لیا اور پڑھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے خط کے جواب میں اُس نے لکھا تھا کہ آپ نے جس چیز کی دعوت دی ہے بے شک وہ بہت اچھی اور بہترہے۔ گرچو نکہ میں اپنی
قوم کا سردار ہوں للذا جھے حکومت میں کچھ حصہ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوزۃ ابن علی کا بیہ مطالبہ رد کر دیا۔ حضرت
سلیط جس نامہ مبارک کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حوزۃ بن علی کے پاس لے کر گئے جھے وہ نامہ مبارک رہے ہے۔
سلیط جس نامہ مبارک کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حوزۃ بن علی کے پاس لے کر گئے جھے وہ نامہ مبارک رہے ہے۔
سایط جس نامہ مبارک کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حوزۃ بن علی کے پاس لے کر گئے جھے وہ نامہ مبارک رہے ہے۔

بِسم الله الرَّحمٰن الرَّحِيم ط

"مِنْ مُحَمَّدِ رَسُوْلِ اللَّه اِلٰى هَوْذَةَ بْنِ عَلِيّ سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدىٰ وَاعْلَمْ اَنَّ دِيْنِى سَيَظْهَرُ اِلَى مُنْتَهى الخُفِّ وَٱلْحَافِرِ فَأَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاجْعَلُ لَكَ مَاتَخْتَ يَدَيْكَ" -

' کہ بیہ خط اللہ کے رسول محمہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے حوذہ بن علی کے نام ہے۔ ہدایت کے پیرد کار پر سلامتی ہو- تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ میرا(لایا ہوا) دین جلد ہی اونٹول اور گھو ڑوں کے پینچنے کے آخری حصہ تک پھیل جائے گا۔ الندااگر تم ابھی اسلام قبول کر لو تو امان پاؤ کے اور تہماری موجودہ حکومت بر قرار رکھی جائے گی''۔

یہ خط پڑھ کراس نے اس کو احترام سے رکھااور اس کا چھا ساجواب لکھااور قاصد ''سلیط بن عمردہ''کو انعامات سے نوازااور هجر کے بیخ ہوئے کپڑوں کا جو ڑا عنایت کیا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو حضرت جمرائیل "نے آپ کو خبروی کہ ''ھوزۃ'' دین مسیحیت کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

(ایک پرندہ) ابن سیدہ نے کہاہے کہ هوزن ایک پرندے کو کہتے ہیں اور "هَیْنَوَنْ" ملک فارس (ایران) کے اس دیماتی کانام ہے

جس کے قول کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں یوں نقل کیا ہے:۔

"قَالُوْا ابنُولَه بُنْيَانًا فَالْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ" كه حضرت خليل الله ابراجيم عليه السلام كو پچھ لوگوں نے بيه كها كه ايك چهار

دیواری بناکراس میں آگ جلا کرابراہیم گواس میں ڈال دو۔ اور ای مخص کے متعلق مسلم کی وہ روایت بھی ہے جو حضرت ابو ہریرہ اسے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا که ایک مخص اپنے قیمتی لباس میں جا رہاتھااور خود پسندی اور عجب میں مست تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسادیا اوروہ قیامت تک ای طرح زمین میں برابر دھنشاہوا چلاجائے گا-

(بھیڑیا)اوراال عرب کے قول پرجل ھلابع کامطلب "حریص آوی" ہے۔

## الهلال

(سانپ) بعض نے مطلقا ہر سانپ کو کہا ہے۔ بعض نے کہاہے کہ ھلال صرف نرسانپوں کو کہتے ہیں۔ ھلال اس اونٹ کو بھی کہتے ہیں جو تھلی کے باعث بالکل دبلا ہو گیا ہو-

اور ہلال سے مراد ہلال معروف چاند بھی ہے جیسا کہ نسی شاعر کے شعر میں ہے۔ع ہلال عید ہماری بنسی اڑا تا ہے۔

(سرخاب کا بچہ)جو ہری نے کہا ہے کہ بیشم عقاب کے بچے کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہاہے کہ بیشم گدھ کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ "كفاية المتحفظ" مين اي طرح لكحام-

## الهينجمانة

(چھوٹی لال چیونٹی)اس کاذکر ہاب الذال میں ذرکے ضمن میں گزرچکا-

## الهيطل

(لومڑی)باب الثاءمیں تعلب کے ذکر میں تفصیل آ چی ہے۔

(چڑیل) غول ہیابانی۔ هیعَوَة بیہ غول بیابانی کی ایک قتم ہے۔ شریر قتم کی عورت کو بھی مجاز آگمہ دیتے ہیں۔ کم عقلی اور پاگل بن

کو بھی کہتے ہیں۔ تفصیل اس سے پہلے دو سری جگہوں پر مثلاً سعلاۃ کے ضمن میں آچکی ہے۔

## الهَيْقُ

(نرشتر مرغ) هیق اور هیقیم دونوں کے معنی نرشتر مرغ کے ہیں۔ میر سیست

# الهَيْكُلُ

(بڑے ڈیل ڈول کا گھو ڑا) ھیکل موٹے اور لمبے گھو ڑے کو کتے ہیں- بہادر کو بھی کتے ہیں- اس طرح مجسمہ وغیرہ کو بھی ھیکل کہاجاتا ہے۔ قوی ہیکل پہلوان مخص کو کہتے ہیں-

# ٱبُوهَرُونُ

(ایک خوش گلو پرندہ) کہتے ہیں اس پرندے کی آواز میں وہ سوز و گداز ہے کہ نوحہ کرنے والی عورتوں کی آواز دلیی نہیں-اور کوئی بھی گویا اس کی آواز پر فوقیت نہیں لے جا سکتا- بیر رات بھرپولٹا رہتا ہے۔ صبح صادق کے وقت چپ ہو جاتا ہے- رات میں پرندے اس کی آواز کی لذت حاصل کرنے کے لئے اس کے گرو جمع ہو جاتے ہیں اور بھی بھی عاشق اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی آواز من کر اس کے قدم رک جاتے ہیں اور بیٹھ کر اس کی درد بھری آواز پر رونے لگتا ہے-

# الوَزعُ

(کتا)وازع کے معنی منتشر کر دینا۔ کتے کو وازع اس لئے کتے ہیں کہ سے بکریوں سے بھیٹرئے کو بھگا دیتا ہے۔ کتے کی خوبیاں کلب کے بیان میں آچکی ہیں۔

### الوَاقَوَاق

(ایک قتم کی مخلوق ہے) جاحظ کابیان ہے کہ یہ کسی جانور اور کسی درخت سے پیدا ہوئی ہے۔(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

### الوَاقي

(لثورا)اس کی آواز واق واق ہے اس لئے اس کانام واقی پڑگیا ہے۔ نیز واقی ایک پانی کاپرندہ بھی ہے جو اس قتم کی آواز نکالتا ہے اور اس کی حلت میں وہی اختلاف ہے جو طیر الماء کے بارے میں ہے۔ گر پہلے گزر چکا ہے کہ صبح قول حلت کا بی ہے۔ گر لقلق (ساس)اس علم ہے مشنی ہے۔ جیسا کہ رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق لکھا ہے۔

### الوَبُو

(ہلی کے مشابہ ایک جانور)"وبر" فاکسری رنگ کا ایک جانور ہے جو ہلی سے چھوٹا ہو تا ہے۔اس کی دم اتن چھوٹی ہوتی ہے گویا ہے نہیں۔ یہ گھروں میں رہتا ہے اور لوگ "وبر" کو بنی اسرامیل کی بھری کتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ "وبر" مسخ شدہ بنی اسرائیل کی بکریاں ہیں۔ کیونکہ وبرکی دم چھوٹی ہونے کے باوجود بکری کی چکی کے مشابہ ہوتی ہے۔ مگرید قول شاذ ہے اور نا قابل توجہ ہے۔

بخاری میں کتاب الجہاد میں جعزت ابو ہریرہ کی ایک روایت ہے جس میں وبر کا تذکرہ ہے۔

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر میں خیبر فتح ہونے کے بعد پہنچا-میں نے عرض کیااے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی مالی غنیمت میں حصہ دیجئے۔ ابان بن سعید بن العاص نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کو حصہ ہرگز نہ دیجئے۔ حضرت ابو ہریرہ فی نے کہا کہ بیہ یہ! ابن قوقل کا قاتل (مجھے حصہ دینے سے روک رہا ہے) اس پر ابن سعید نے کہا کہ تعجب ہے اس "وبر" پر جو "قدوم" بہاڑ کے پاس سے رینگنا ہوا ہمارے پاس آگیا ہے اور مجھے پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگارہا ہے حالا نکہ اللہ تعالیٰ نے اس مقتول مسلمان کو میرے ذریعے عزت بخشی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچالیا"۔

شار حین نے کہا ہے کہ "فَدُوْم" قبیلہ "دؤس" کا پہاڑ ہے جس قبیلہ سے حضرت ابو ہریہ ہیں "البِکری" نے اپنی مجم میں ای طرح لکھا ہے:۔

علامہ دمیری فرماتے ہیں کہ بعض شارحین حدیث نے "وبر" کے متعلق لکھاہے کہ وہ بلی کے مشابہ ایک جانورہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حلال ہے اور کھایا جاتا ہے اور ابن اثیر نے "نہایة" میں تحریر فرمایا ہے کہ "وبر" بلی کے برابر جسم کاایک جانورہے اور اس جانورہے اور اس جانورہے۔ گر جانورہے تشبیہ دینے کامقصد تحقیرہے۔ بعض لوگوں نے "وبر" سے اونٹ کابال مراد لیا ہے اور اس سے بھی تحقیر ثابت کی ہے۔ گر صحیح بات پہلی ہے۔ اور ابن تو قل جن کا نعمان نام ہے ان کو حالت کفریس ابان ابن سعید نے اپنے کفر کے زمانہ میں شہید کر دیا تھا اور صلح حدیبیہ اور فتح خیبر کے یہ ابان ابن سعید مشرف باسلام ہوئے اور صلح حدیبیہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مکہ میں انہوں نے ہی بناہ دی تھی۔

وبرکا تھم شری اس کا کھانا حلال ہے کیونکہ حرم اور حالت احرام میں اس کے شکار کرنے والے سے فدید دلایا جاتا ہے۔ یہ جانور فرک تھم شری خرگوش کی طرح گھاس اور پتے کھاتا ہے۔ ماور دی اور زوبانی نے کہا ہے کہ یہ جانور بڑے چو ہوں کے برابر ہوتا ہے گرچو ہے کی طرح اس کی طبیعت میں شرافت ہوتی ہے اور چو ہے سے بڑا ہوتا ہے۔ اہل عرب اسے کھاتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ایک کالا جانور ہے جو خرگوش کے برابر اور نیولے سے بڑا ہوتا ہے۔ رافعی نے بھی اس کے قریب تی بات کھی ہے۔

امام مالک مطاع مجابہ 'طاؤس' عمرو بن دینار' ابن المنذر' امام ابو پوسف ؒ نے کہا ہے کہ اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور تھم' ابن سیریں'' محاد' امام ابو حنیفہ'' قاضی حنبل نے محروہ کہا ہے لیکن ابن عبدالبر کا کہنا ہے کہ مجھے امام ابو حنیفہ ؒ سے اس سلسلہ میں کوئی بات نہیں ملی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ بیہ خرگوش کی طرح گھاس پتے کھاتا ہے۔

# الوَحَرَةُ

(چھکلی کی ماند ایک زہریلا جانور) وَحَوَة : ایک سرخ کیڑا ہو تا ہے جو چھکلی کے مشابہ ہو تا ہے۔ بعض کا کمناہے کہ "وَحَوَة" اور "وَحَوَة "اور "وَحَوَة "گر گُٹ کو کتے ہیں جو چھکلی سے مشابہ ہو تا ہے۔ زمین سے چمٹارہتا ہے۔ یا چھپکلی کی ایک قتم ہے۔ یہ کسی کھانے چینے کی چیز پر جب بھی گزرتا ہے اسے سو گھتا ضرور ہے۔ چھپکلی کا ہم شکل ہو تا ہے۔ یہ لفظ ترفدی کی روایت میں اس طرح فدکور ہے اگر چہ دو سرے معنی میں ہے لیکن اس معنی سے مشابت ضرور ہے۔

" دعفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ایک دوسرے کو ہریہ بھیجا کرو کیونکہ ہدیہ سینے کے کینے کو دور کر دیتا ہے۔ کوئی پڑوس دو سری پڑوس کو حقیرنہ سمجھے '(ہدیہ بھیج دے) خواہ وہ کمری کی ایک کھربی کیوں نہ ہو"۔

"وَحْرُ الصدر"ك شارحين في مختلف معانى بيان ك مين.

(۱) دل کا وسوسہ (۲) حسد (۳) غصہ (۲) دشمنی (۵) تیز غصہ (۱) دل کا کینہ کیٹ جو دل سے اس طرح چمٹا رہتا ہے جیسے گر گٹ زمین سے چمٹا رہتا ہے۔

اور بخاری اور بیمقی نے اچھی سد کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ کی بیر روایت نقل کی ہے:۔

"حضور اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں ایک دو سرے کو ہدید دیا کرو کیو نکہ ہدید پر محبت میں اضافہ ہو تا ہے اور اس سے دل کے کینے دور ہو جاتے ہیں"-

يه لفظ لعان كي روايت مين يول هے: -

ودكم أكروه سرخ مُعكَّف بدن كابدن بجيسے كركث موتاب تواس كے شوہركا الزام فلط ب-"-

### الوحش

(وحثی جانور): ''وحش'' کا اطلاق ان تمام جانورول پر ہو تا ہے جو انسان سے مانوس نہیں ہوتے اور خشکی پر بہتے ہیں- روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد ہے کہ:۔

"الله تعالی فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! میری عزت اور میرے جلال کی قتم! تو اس دنیا سے راضی اور خوش ہو گاجو میں نے تجھ کو دے رکھی ہے تو میں تجھے سکون عطا کر دوں گا اور تو میرے بزدیک پبندیدہ ہو گا اور اگر تو میری دی ہوئی چیزوں سے راضی نہ ہو گا تو میں تجھ پر دنیا مسلط کر دوں گا۔ پھروحثی جانوروں کی طرح تو اس دنیا میں لاتیں چلا تا پھرے گا۔ گر پھر بھی تجھ کو وہی ملے گاجو میں چاہوں گا اور اس حال میں تو میرے نزدیک ناپسندیدہ ہوگا"۔

احیاء العلوم میں روایت ہے کہ:۔

"الله تبارک و تعالی نے حضرت داؤد علیہ الصلوة والسلام کے پاس وحی بھیجی اے داؤد! تُو پچھ چاہتا ہے اور میں پچھ چاہتا ہوں- مگر میرابی چاباہو تا ہے- اگر تُومیری چاہت پر راضی ہو تا ہے تو تیری چاہت بھی میں پوری کر دیتا ہوں اور اگر تُومیری چاہت پر تشکیم و رضاکا اظهار نہیں کر تا تو تجھے تیری چاہت میں تھکا دیتا ہوں۔ اور اس کے بعد بھی میری چاہت کے مطابق ہو تاہے"۔

ابو القاسم اصبهانی نے "الترغیب والترہیب" میں لکھاہے کہ قیس بن عبادة کها کرتے تھے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وحثی جانور عاشوراء کے دن روزہ رکھاکرتے ہیں-اور فتح بن سنجرب کا کہنا ہے کہ میں روزانہ چیونٹیوں کے لئے روٹی کے مکٹرے بکھیراکر تا تھا۔

جب عاشور اکادن آ تا تھاتو چیو نٹیال اسے نہیں کھاتی تھیں-

هخ الاسلام محي الدين نووي اپني "کتاب الاذ کار" ميں " باب اذ کار المسافر عند ارادية الخروج من بيته" که مسافر جب اپنے گھر ے نکلے تو کیا دعا پڑھے؟" کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ گھرے نکلتے وقت اپنے اہل خانہ کے پاس دور کعت پڑھنامسافر کے لئے مستحب

ہے۔ کیونکہ مقطم بن مقدام کی حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مخص سفرکے لئے جاتے دقت ان دو رکعتوں سے افضل کوئی چیزا پنے گھر والوں کے لئے چھوڑ کر نہیں جاتا جو وہ جاتے وقت گھر میں پڑھ کر جاتا ہے۔ یہ روایت

امام شافعیؓ کے ایک شاگر دنے کہاہے کہ مسافر جب دو رکعتیں گھر میں پڑھے تومتحب ہے کہ پہلی رکعت میں سور ہ فاتحہ کے بعد "قُلُ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور دوسرى ركعت مِن قُلُ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" يرْجِے اور سلام چيرنے كے بعد آية الكرى يرجے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو مخص اپنے گھرے نکلنے سے پہلے آیة الکری پڑھ لے گاتو سفرسے واپسی تک اسے کوئی

ناگوار چیز پیش نہیں آئے گی-

ر پیر دیں اے گی۔ پیر میں اے گی۔ نیز سور ہَ"لایلف قریش" پڑھنالینا بھی متحب ہے۔ کیونکہ صاحبِ کشف و کرامت فقیہ شافعی جناب عالی ابوالحن قزویٰ پی نے فرمایا ہے کہ سورۂ لایلف' ہربرائی سے حفاظت ہے اور ابو طاہر بن جحشوبہ کابیان ہے کہ مجھے ایک سفر در پیش تھالیکن مجھے اس سے خطرہ محسوس ہو رہاتھا۔ میں قزوینی کے پاس گیا تاکہ اُن سے دعالی درخواست کروں آپ نے کہا کہ دعاخود کروجو بھی سفر کاارادہ کرے اور اسے کسی دشمن یا کسی وحشی جانور (درندہ) کا اندیشہ ہو تووہ سورہ "لایلف" پڑھے۔ کیونکہ یہ خطرہ سے حفاظت کرنے والی ہے۔ للذا (ابوطا مرکتے ہیں کہ) میں نے سورہ لایلف پڑھ لی اور آج تک مجھے کوئی خطرہ پیش نہیں آیا۔

"وَإِذَا لُوْحُوْمَ كُشِوتَ" كي تفير مين علماء مفسرين كااختلاف ب- حضرت عكرمه" في فرمايا كه جانورون كاحشران كي موت ہے اور حضرت انی بن کعب کا قول ہے کہ دوشرت مکا ترجمہ ہے اختلطت لینی تمام جانو را یک دو سرے میں گذی ہو جائیں گے-حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ ہر چیز کاحشراس کی موت ہے البتہ انسان اور جنات قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے مگرجمہور کا قول یہ ہے تمام جاندار روز قیامت زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ حتیٰ کہ کھیاں بھی زندہ کی جائیں گی اور ایک کو دوسرے سے بدلہ دلوایا جائے گالندا بے سینگ کے جانوروں کو سینگ والے جانوروں سے بدلہ دلوایا جائے گا۔ پھراللہ تنارک و تعالیٰ ان سے فرما دے گا" کونی ترابا" تم مٹی ہو جاؤ-لنداوہ مٹی میں مل جائیں گے-اس موقعہ پر کافر تمناکرے گا-" يلكنتني كُنْتُ ثُرَابًا "كاش! میں بھی مٹی ہو جاتا (علامہ دمیری کھتے ہیں) کہ میں نے تفییری کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ یمال آیت میں مراد کافر نہیں بلکہ "ابلیس مردود " ہے۔اور دراصل بات یوں ہے کہ اس نے ازل میں حضرت آدم علیہ السلام پران کے مٹی سے پیدا ہونے پر عیب لگایا تھااور اپنے آگ سے پیدا ہونے پر گخر کیا تھا گر جب قیامت کے دن وہ آدم علیہ السلام اور تمام مومنین کو آرام و راحت' رحمت اور عمدہ

جنت میں دیکھے گااور خود کو انتہائی کرب وغم اور درد ناک عذاب میں دیکھے گاتو مٹی ہو جانے کی تمناکرے گاجیسے کہ چرند' پرنداور درندمٹی ہو گئے۔

"بہت سے لوگوں نے رافع بن خد تج سے بیہ روایت کی ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اچانک ہم سے چھوٹ کر ایک اونٹ بدک کر بھاگنے لگا۔ ایک صحابیؓ نے اس کو تیر مار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحثی ہوتے ہیں للذا جس کو تم نہ پکڑ سکو اس کو اسی طرح قابو میں کرلیا کرو"۔

شیخ قطب الدین قسطلانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ام محمر آمنہ (جن کی وفات ۱۹۸ م میں ہوئی) سے بیر دعاس کریاد کرلی تھی جو دشمنوں اور بدمعاشوں کے شرسے محفوظ رہنے کے لئے مفید ہے۔

وشمنوں سے حفاظت کا ایک عمل:

اَللَّهُمَّ بِتَلالُوْ لُوْرِبَهَاءِ حَجْبِ عَرْضِكَ مِنْ اَعُدَائِي اِحَتَجَبْتُ وَبِسَطُوةِ الْجَبُرُوْتِ مِمَّنْ يَكِيْدُنِي اِسْتَتَرْتُ وَبِطُوْلِ حَوْلَ شَدِيْدِ قُوَّتِكَ مِنْ كُلِّ سُلْطَانٍ تَحَصَّنْتُ وَبِدَ يُمُوْم قيوم وَاج اَبْدَيْتُكَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ اِسْتَعَذْتُ وَبِمَكْنُوْنَ السرِّ مِنَ سِرِّ سِرِّكَ مِنْ كُلِّ هَمِّ وَغَمَّ تَحَلَّصْتُ يَا حَامِلَ الْعَرْشِ عَنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يَا شَدِيْدًا لِبطشٍ يَا حابِس الْوَحشِ اِجْلِسْ عَنِّى مَنْ ظَلَمْنِي واغُلْب مِن غَلَبَنِي "كَتَبَ اللَّهُ لاغِلَبْنَ اَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قُوئٌ عَزِيْزٌ"-

علامہ دمیری گتے ہیں کہ "یَا حَابِسَ الوَحُشِ" کے معنی میں جب میں نے غور کیاتو مجھے معلوم ہوا کہ اس سے فرمانِ نبوی (جو قصہ حدیبیہ کے موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا) کی طرف اشارہ ہے "حَبَسَهَا حابس الفیل" اور قصہ فیل مشہور ہے جس کاذکر بھی پہلے آچکا ہے۔

ایک اور عمل

میں ہے۔ الدین ؓ نے سے وعامی اپنی والدہ سے من کریاد کرلی تھی جو دشمنوں کی نگاہوں سے روپوش ہونے کے لئے پڑھی جاتی

اَللَّهُمَّ إِنِّى اَسْنَالُكَ بِسِرِ الدَّاتِ بِذَاتِ السِّرِ هُوَ اَنْتَ اَنْتَ هُولاً اِلْهَ اِلَّا اَنْتَ احْتَجَبْتُ بِنُوْدِ اللَّهِ وَبِنُوْدِ عَرْشِ اللَّهِ وَبِكُلِ اِللَّهِ مِنْ اَسْمَاءِ اللَّهِ مِن عَدُوِى وَعَدُو اللَّهِ وَمِنْ شَرِّكُلِّ حَلْقِ بِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ اللَّهِ مِن عَدُوكَ وَلَا قُولًا اللَّهِ وَمِنْ شَرِّكُلِّ حَلْقِ بِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ اللَّهِ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَمِنْ شَرِّكُلِّ حَلْقِ بِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ اللَّهُ وَلَا وَلَا قُولَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلِهُ مَا أَعْطَالُونَ وَمَالِئُ وَمَالِئُ وَوَلَا عُلَى وَجَمِيعَ مَا اَعْطَائِى وَرَبِّى بِحَاتَمَ اللَّهُ اللَّهُ وَلِهُ اللَّهُ وَلِعْمَ الْوَكِيلُ حَسْبُنَا اللَّهُ وَلِعْمَ الْوَكِيلُ حَسْبُنَا اللَّهُ وَلِعْمَ الْوَكِيلُ حَسْبُنَا اللَّهُ وَلِعْمَ الْوَكِيلُ وَمَالِئَى وَمَالِئُ وَمَا لَمُ عَمَّ الْوَكِيلُ وَمَالِى اللَّهُ وَلِعْمَ الْوَكِيلُ حَسْبُنَا اللَّهُ وَلِعْمَ الْوَكِيلُ وَمَالِحُولُ وَمَالِحُولُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلِعْمَ الْوَكِيلُ وَمُولِا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَعْمَ الْوَكِيلُ وَمَالِحُولُولُ وَمَالُمُ اللَّهُ وَلَعْمَ الْوَكِيلُ وَمَالُمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى مَتِيلِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْقُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ اللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَ

يك تيسرا عمل:

نیزاسی طرح بید دعابھی مفید ہے اور دشمنوں سے پوشیدہ رہنے اور ہر یادشاہ 'شیطان 'ورندہ اور سانپ ' کچھو کے شرسے حفاظت ہے کہ مندر جہ ذیل دعاکوسورج نکلتے وقت سات مرتبہ پڑھے:۔

"اَشُوَقَ نُوْرُ اللّٰهِ وَظَهَرَ كَلاَمُ اللّٰهِ وَالنّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهُ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰمُ وَاللّٰهِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّٰهِ وَاللّ

حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ تَحَصَّنْتُ بِحِفِي لُطُفِ اللَّهِ وَمِلَطِيْفِ صُنْعِ اللَّهِ وَبِحَمِيْل سِتْرِ اللَّهُ وَيَعَظِيْم ذِكْرِ اللَّهِ وَلِيَ وَقُوَّلِيْ مِلْطَانِ اللَّهِ وَخَلْتُ فِي كُنْتِ اللَّهِ وَاسْتَجَوْتُ بِرَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عليه وسلم بَرِنْتُ مِنْ حَوْلِيْ وَقُوَّلِيْ وَاسْتَعَنْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ اللَّهُ مَ اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْ وَوَلَدِى بِسَتْرِكَ اللَّهِ عَنْ تَوَالَ وَلاَ يَدُّ بِصَلُ اللَّهُ مَا اللَّهُ عَنْ الْقَوْمِ الظَّلِمِيْنَ بِقُدُرَتِكَ يَا وَيَنْ وَالْمَالَمِيْنَ اَحْجَبْنِى عَنِ الْقَوْمِ الظَّلِمِيْنَ بِقُدُرَتِكَ يَا قَوِيُ يَا مَتِيْلُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلْى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَاهُ حَمَّدِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنِ وَعَلَى اللهِ وَصَحْبِهِ الجُمَعِيْنَ وَسَلَّمْ تَسْلِيْمُا كَثِيرًا وَائِمُا اللَّهُ اللهِ وَصَحْبِهِ الْجُمَعِيْنَ وَسَلَّمْ تَسْلِيْمُا كَثِيرًا وَائِمُا اللَّهُ اللهِ وَصَحْبِهِ الْجُمَعِيْنَ وَسَلَّمْ تَسْلِيْمُا كَثِيرًا وَائِمُا اللهُ اللهُ عَلَى سَيِّدِنَاهُ حَمَّدُ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنِ وَعَلَى اللهِ وَصَحْبِهِ الْجُمَعِيْنَ وَسَلَّمُ تَسْلِيْمُا كَثِيرًا وَائِمُا اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَيْنِ اللّهُ عَلَى اللهُ الْعَالَمِ اللهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ

# الوّداعُ

ایک سمندری جانور (سمندری گھو نگھا) ہے جانور سمندر کی نہ میں رہتا ہے۔ پھر کی طرح سخت ہو تا ہے چمکدار اور خوبصورت ہو تا ہے۔ اس کو اگر سمندر سے نکال کر باہر ڈال دیا جائے تو مرجا تا ہے۔ اس میں سوراخ کرکے عورتیں اور پچے زینت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

## الوَرَاءُ

( پچٹرا) بچٹرے کاذکر بقرۃ کے ذیل میں آچکا ہے۔

## الورد

(شیر) شیر کو وَر د (گلاب)اس لئے کہتے ہیں کہ شیر کارنگ ورد کے مشابہ ہو تا ہے۔ اس مشابہت کی بنیاد پر اس رنگ کے گھو ڑے کو "ورد" کہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک موضوع حدیث مردی ہے جس کو ابن عدی اور دیگر لوگوں نے حسن بن علی بن ذکریا بن صالح عدوی بھری (جن کالقب"ذئب"بھیڑیا ہے) کے حالات میں ذکر کیاہے وہ یہ ہے:۔

«حضرت علی رضی الله عند نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے آسان پر لے جایا گیا میرے پیپند کا ایک قطرہ زمین پر نمیک گیا اور اس سے گلاب پیدا ہوا للذا جو میری خوشبو سو تھنا چاہے وہ گلاب کا پھول سونگھ لے ''۔

## الوَرْدَانِي

(قمری اور کبوتر سے پیداشدہ ایک پرندہ) یہ عجیب وغریب قتم کاپرندہ ہے۔ اس کارنگ بھی نمایت عجیب اور مفتحکہ خیز ہے۔

### الورشان

(نرقمری) بعض لوگوں نے مید کماہ کد "ورشان" فاختہ اور کبوتر کی جوڑی سے پیدا ہوا ہے۔اس کو "وَرشین " بھی کہتے ہیں۔

اس کی کنیت "ابو الاخصر' ابو عمران اور ابو النائحہ" ہے۔اس کی کئی قشمیں ہیں ایک کو "نوبی" کہتے ہیں۔ یہ کالے رنگ کاہو تا ہے اور اس کی کئیت و نبیت جازی کہ اور اس کا مزاج به نبیت جازی کے سرد اور مرطوب ہوتا ہے اور اس کا مزاج به نبیت جازی کے سرد اور مرطوب ہوتا ہے اور اس کی آواز اس کی دیگر قسموں کے درمیان اس طرح سربلی ہوتی ہے جس طرح سار تگی کی آواز دیگر باجوں کے مقابلہ میں عمدہ ہوتی ہے۔

یہ ورشان اپنے بچوں پر نمایت مہرمان اور شفق ہو تا ہے حتیٰ کہ بسااو قات اپنے بچوں کو شکاری کے ہاتھوں میں دمکھ کرغم کے مارے اپنی جان کھو دیتا ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بیہ ورشان اپنی بولی میں کہتا ہے ع لِلْدُوْ الِلْمَوْتِ وَابْنُوْ لِلْمَحْوابِ شادہ مند سال کی سے

شاعرنے اس طرح کہاہے۔ ان راز از میں در

لَهُ مَلَكُ يُنَادِى كل يَوْمِ لِلْمُوْتِ وَابْنُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْمَوْتِ ا ترجمہ: الله تعالیٰ کاایک فرشتہ روزانہ یہ اعلان کرتاہے کہ دنیا میں جتنا جاہو اولاد پیدا کرلو 'محلات وبلڈ تکمیں تغمیر کرلونازو تعم سے فائدہ اٹھالو مگرسب کا انجام موت اور ویرائی ہے۔ ایک دن یہ سب کچھ فناء ہوجائے گا۔

ایک بزرگ کی کرامت این کتاب کے "باب کرامات االاولیاء" میں لکھا ہے کہ عتبہ غلام بیٹھ کریہ آوازلگاتے تھے ایک بزرگ کی کرامت کے ایک بزرگ کی کرامت کے ایک بزرگ کی کرامت کہ اے درشان! اگر تُوجھ سے زیادہ اللہ تعالے کا فرمانبردار ہے تو آ'میری ہتھیلی پر بیٹھ جاتو وہ پرندہ آ

کر اُن کی ہفیلی پر بیٹھ جایا کر تا تھا۔ ۔ یہ ہے رہ ہے ء تھم | یہ طیبات میں ہے ہے للندا اس کا کھانا حلال ہے.

ورشان کا شری تھم اسے میں سے ہے للذااس کا کھانا طال ہے۔

عثمان بن سعید ابوسعد مصری قراء سبعہ میں سے نافع مدئی کے مشہور شاگر دہیں جو ان کے راوی بھی ہیں 'یہ ورش کے لقب سے
مشہور ہیں۔ قد اِن کا چھوٹا تھا بدن موٹا تھا۔ آئکھیں سرخ اور نیلی تھیں نمایت گورے رنگ کے تھے اور بردی عمدہ آواز سے قرآن
شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے اُن کے استاد نے ان کا لقب "رشان" رکھ دیا تھا لاندا استاذ اُن سے کما کرتے تھے
"اقراء یا ورشان" ورشان پڑھو! "افعل یا ورشان" ورشان یہ کام کرکے لاؤ۔ وہ اس کا برا بھی نہیں مانتے تھے بلکہ اسے اور پیند
کرتے تھے۔ اور کماکرتے تھے کہ میرے استاذ نافع نے میرا یہ نام رکھا ہے۔

پھروہ اس نام سے مشہور ہو گئے اور کثرتِ استعمال سے آخر سے الف اور نون حذف ہو گیااور ان کانام ورش پڑ گیا۔ حکایت کایت کے حضرت نافع منی کے پاس طلباء کی اتنی زیادہ تعداد ہے کہ اب مزید کسی اور طالب علم کو پڑھانے کے لئے ان کے پاس

سے کہ حضرت نافع من کے پاس طلباء کی آئی زیادہ تعداد ہے کہ اب مزید کسی اور طالب علم کو پڑھانے کے لئے اُن کے پاس وقت نہیں ہے بلکہ موجودہ طلباء کو بھی ایک خاص مقدار میں سبق پڑھایا کرتے۔ للذا کسی بھی طالب علم کو تمیں آبتوں سے زیادہ قرائت کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ جب میں نے دیکھا کہ اس طرح گنجائش نکلی مشکل ہے تو میں نے اُن کے ایک شہری دوست سے رابطہ قائم کیا اور اُن کو لے کر حضرت نافع مدئی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس مخص نے استاذ ہے کہا کہ بیہ لڑکا مصرے صرف آپ سے قرائت پڑھنے کے لئے آیا ہے۔ تجارت یا جج کے ارادہ سے نہیں آیا۔ حضرت نافع نے فرمایا کہ بیہ آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ مماجرین وافسار کے طلباء کا کس قدر ہجوم ہمارے یہاں ہے۔ ان صاحب نے عرض کیا کہ آپ اس مصری طالب علم کے لئے کوئی نہ

کوئی وقت نکال ہی دیں۔

ورش کہتے ہیں کہ اس پر حضرت نافع کے مجھ سے پوچھا کہ لڑے! کیاتم رات مسجد میں گزار سکتے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں؟ ضرور گزارلوں گا۔ چنانچہ میں نے وہ رات مبحد نبوی میں گزاری- جب صبح ہوئی تو حضرت نافع مبحد میں آئے اور پوچھے لگے وہ غریب الوطن مسافر کمال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حاضرہوں-اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے آپ نے مجھے سے فرمایا کہ پڑھو-چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا۔ چونکہ میری آواز اچھی اور بلند تھی' رسول اکرم صلی الله علیہ وسلم کی مبجد گو نیخے گئی۔ جب میں تمیں آیتیں پڑھ چکا تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ۔ چنانچہ میں نے قرأت بند کر دی۔ اسی وقت ہمارے حلقه ٔ درس سے ایک نوجوان طالب اٹھااور حضرت نافع سے کہنے لگا:

"اے خیراور بھلائی سکھانے والے ہم لوگ تو مدینہ ہی میں آپ کے ساتھ رہنے والے ہیں اور یہ پیچارہ تو پردلی ہے صرف آپ سے قرأت سکھنے کے لئے اتنی دور سے آیا ہے۔ للذامیں اپنی باری میں سے دس آیتیں اس کو دیتا ہوں اور باقی میں آیتیں اپنے لئے رکھ چھوڑی ہیں۔ حضرت نافعؓ نے مجھ سے فرمایا اچھا پڑھو۔ چنانچہ میں پھر پڑھنے لگا۔ پھرجب وہ دس آینتیں بھی مکمل ہو تکئیں تو ایک نوجوان اور کھڑا ہوا اور اُس نے بھی اپنی باری میں ہے دس آیتیں مجھے عنایت کر دیں۔ للذا میں نے دس آیتیں اور تلاوت کیں۔ اس طرح باری باری ہرطالب علم مجھے اپنی قرأت میں سے وس دس آیتیں دیتارہا۔

پھر میں بیٹھ گیااور دو سرے طالب علم سانے لگے۔ جب سب سنا چکے تو پھراستاد نے مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ چنانچہ میں نے پھر پچاس آیتیں قرأت سے پڑھیں۔اس طرح مدینہ منورہ سے واپسی سے پہلے میں نے پورے قرآن شریف کی قرأت سکھ لی"۔ ورش كى ولاوت واله على مولى اور كام هيس مصريس وفات باكى-

ورشان کے طبی فوائد درشان کاخون آنکھ کی چوٹ میں مفید ہے۔ اس کو آنکھ میں ٹپکایا جاتا ہے اس سے چوٹ یا کسی بیاری کی بل مرسكا وجد سے آنكھ كاجماموا خون تحليل موجاتا ہے-اسى طرح كبوتر كاخون بھى نافع ہے "هرمس"كاكمنا ہے کہ جو فخص مداومت کے ساتھ ورشان کے انڈے کھا تا ہے۔اس کی قوت جماع میں اضافہ ہو تا رہتاہے یمال تک کہ اس کے اندر

عشق کامادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ورشان کی خواب میں تعبیر اورشان کو خواب میں دیکھنے سے مسافر اور حقیر محض مراد ہے۔ نیز خبروں اور قاصدوں کی بھی علی میں خواب میں آکر طوفان کے پانے کے کم علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم اس نے حضرت نوح علیہ کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم کشتی کی کشتی میں آکر طوفان کے پانے کے کم کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کشتی کی کشتی کی کشتی کے کشتی کے کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے کشتی کی کشتی کے

مونے کی خبردی تھی۔ بعض لوگوں نے ورشان سے عورت مرادلی ہے۔

### الورقاء

(کبوتر)ور قاء:اس کبوتر کو کہتے ہیں جس کارنگ ماکل بہ سبزی ہواور ورقبہ اس کالے رنگ کو کہتے ہیں جو خاکی رنگ سے ملتا جلتا ہو۔ اس مناسبت سے راکھ کو " اُورَق" کہتے ہیں اور بھیڑئے کو ور قاء کہتے ہیں۔ تشجیمین اور دیگر سمتب احادیث میں حضرت ابو ہریرہ ؓ

ہے یہ روایت ہے:۔

''بنی فزارہ کاایک مخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایٹا عرض محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا کہ میری بیوی نے کالا کلوٹالڑ کا جنم دیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیہ بات سُن کر اُس سے کمااچھا بتاؤتمهارے پاس اونٹ ہیں؟ اُس نے کماہاں ہیں۔ آپ نے اس سے بوچھا کہ اُن کارنگ کیساہے؟ اس مخص نے عرض کیا کہ وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے پوچھا چھا تاؤ کہ ان میں خاکستری رنگ کا بھی کوئی ہے؟ اُس مخص نے کماہاں! خاكسترى بھى ہیں۔ آپ نے فرمایا كه سرخ اونٹول كے چيد خاكسترى كمال سے آگیا؟ أس نے كمامكن ہے كه كى اگ نے

أے تھینچ لیا ہواس پر حضور کے فرمایا کہ تمہارے لڑکے کا بھی میں مسئلہ ہے"۔ سمیلی نے سواد بن قارب کے قصد میں لکھا ہے کہ سوداء بنت زہرة بنت کلاب کا رنگ بھی اس طرح خاسسری تھا اور اس

عورت كاقصديد ہے كد جب يد پيدا ہوكى اور اسے اس كے باپ نے ديكھاكہ اس كارنگ خاكسترى ماكل به سيابى ہے تواس نے اس

کو زندہ در گور کرنے کا تھم دے دیا۔ کیونکہ زمانہ جالجیت میں اہل عرب کادستور تھا کہ جب کوئی لڑکی اس طرح کی پیدا ہوتی تواس کو " حجون" له میں لے جاکر دفن کر دیا کرتے تھے۔ للذاای ارادہ سے سوداء بنت زہرہ کو حجون لے جایا گیا۔ جب گور کن نے اس کے

لئے قبر کھود ڈالی اور اسے دفن کرنا جاہاتو ایک آواز سنائی دی کہ اس بچی کو دفن نہ کرو بلکہ اسے جنگل میں چھو ژدو-گور کن نے ادھرادھردیکھا گراہے کوئی نظر نہیں آیا۔ بھردوبارہ اسے زمین میں چھیا دینے کاارادہ کیا۔ پھر آواز آئی کہ کوئی کہنے

والا کمہ رہاہے کہ اس بچی کو دفن مت کرواہے جنگل میں چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ گور کن بچی کو نے کر اُس کے باپ کے پاس پہنچااور ساری داستان سنائی۔ یہ داستان سن کر اُس کے باپ نے کہا کہ اس لڑکی میں ضرور کوئی اہم بات ہے۔ لہذا اس کو زندہ چھوڑ دیا گیا۔ بری ہو کروہ قرایش کی کاہنہ علم بنی اور اس نے ایک ون لوگوں کو یہ پیشین گوئی دی کہ اے بنی زہرہ! تمهارے قبیلہ میں ایک عورت نذرہ سے موگ جو ایک نذریا سے الا کے کو جنم دے گی۔ الذاتم اپنی الرکیوں کو میرے پاس پیش کرو- چنانچہ قبیلہ کے تمام لوگوں نے اپنی

اپنی لڑکیاں لا کر اُس کے سامنے کھڑی کر دی-ان لڑکیوں کو دیکھنے کے بعد اس کاہنہ نے ہرایک کے متعلق کچھے نہ کچھے کہاجو ایک مدت کے بعد ظاہر ہوا۔ جب اس کاہند کے سامنے حضرت آمنہ بنت وهب کو پیش کیا گیاتو کاہند نے کہا کہ یمی وہ نذیرہ عورت ہے جس سے ایک لڑکا نذیر پیدا ہو گا۔ غرضیکہ بیہ تفصیلی قصہ ہے جس کو تفصیل درکار ہووہ تاریخ کی کتابوں میں پڑھ لے۔

(گوہ کی مانند ایک جانور)و دل: گوہ کی شکل کا ایک جانورہے تگریہ جسامت میں اس سے بڑا ہو تا ہے بیہ ابن سیدہ کا قول ہے اور قزوینی کا کمناہے کہ وزل گرگٹ اور چھکلی سے بڑا ایک جانور ہے اس کی دم کمبی ہوتی ہے۔ یہ بڑا تیز چلتا ہے لیکن اس کے بدن میں حرکت کم ہوتی ہے اور عبدالطیف بغدادی نے کہاہے کہ ورل 'صنب 'حرباء شحمۃ الارض اور وزغ یہ سب کے سب متناسب الخلقت میں اور قریب قریب ایک ووسرے کے مشابہ ہیں اور ورل ، حرذون (سوسار) کو کہتے ہیں۔ جانوروں میں اس سے زیادہ جماع کرنے

له ایک قبرستان کانام جهال الل عرب لڑکیوں کو زندہ درگور کیا کرتے تھے۔

لله آئندہ کے احوال کی خبردینے والی عورت

والا کوئی جانور نہیں پایا جاتا۔ اس کی اور گوہ کی دشنی چلتی ہے۔ للذا جب بیہ گوہ پر غالب آ جاتا ہے تو اُسے مار ڈالتا ہے کیکن اسے کھاتا

ورل اپنے لئے بھی گھر نہیں بنا تانہ خود سوراخ کھود تاہے بلکہ گوہ کے سوراخ (گھر) میں گھس کراہے ذات کے ساتھ وہاں سے نکال دیتا ہے اور ورل کے پنجے اگرچہ گوہ سے کمزور ہوتے ہیں لیکن ہے گوہ پر غالب آ جاتا ہے چو نکہ یہ ظالم ہو تا ہے للذا اس کاظلم اسے خود سے اپنا گھر بنانے سے مانع ہو تا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ ورل سانپ کو کھاکر اس کا گھر پر قابض ہو جاتا ہے۔ سانپ کو سیدھا نگل جاتا ہے بسااو قات ورل کاشکار کر لیا جاتا ہے تو اس کے پیٹ میں سے بڑا سانپ نکلتا ہے۔ یہ سانپ کو اُس وقت تک نہیں نگلتاجب تک اس کا سرنوچ کر الگ نہ کر دے۔

کهاجاتا ہے کہ اس کی گوہ سے کشتی ہوتی ہے مگر جاحظ نے لکھا ہے کہ ؤرّل حرزون کو نہیں کہتے۔ بلکہ حرذون دو سراجانور ہے اور حرذون كاتعارف جاحظ نے اس طرح كر ديا ہے كه يہ جانور مصريس زيادہ ہوتا ہے اور بروا خوبصورت ہوتا ہے-اس كے بدن يرمختلف

قتم کے رنگوں کا نقش و نگار ہو تا ہے۔ انسان کی طرح اس کا ہاتھ ہو تا ہے اور انسان ہی کے ہاتھ کی طرح اس کی انگلیوں میں بورے ہوتے ہیں۔ یہ سانپوں کو پکڑنے میں ماہر ہو تا ہے اور ان کو بڑے مزے سے کھا تا ہے۔ سانپوں کو ان کے بل سے نگال کر اس میں خود

رہنے لکتا ہے۔ یہ بردا ظالم جانور ہے۔ وَرَل كاشرع تَعَم اس جانور كي غذا كے متعلق جو مضمون ابھی گزرا ہے كہ بير سانپ كھا تا ہے-اس كانقاضا تو يمی ہے كہ بير جانور <u>۔ ۔ ا</u> حرام ہو' حقد مین کے قول سے یمی معلوم بھی ہو تا ہے۔ مگر رافعیؓ نے بیہ کما ہے کہ اس میں ہم اہل عرب کا

حال ويكسي ك- وراصل ان كي نظر قرآن كي آيت "يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطِّيِّبَاتِ" كي اس تفيرير ہے ك اس آیت میں طیبات سے مراد طال نہیں ہے بلکہ "احل لکم الطیبات" کا مطلب سے کہ وہ جانور تمہارے لئے حلال ہیں جس کو اہل عرب اچھاسمجھ کر کھاتے ہوں یا جس کا کھانا اُن کے یہاں مرعوب و پہندیدہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے خود اس کی وضاحت بھی کی ہے کہ یمال طیبات سے مراد حلال نہیں ہے آگرچہ طیب حلال کے معنی میں بھی آیا ہے۔ کیونکہ یمال طیبات کو حلال کے معنی میں

لینے سے آیت کافائدہ باقی نہ رہے گااور نہ اس جواب کا پچھ مطلب ہو گا۔ کیونکہ بیہ اس سوال کاجواب ہے کہ لوگ آپ(صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ تو جواب سے دیا گیا ہے کہ وہ جانور حلال ہیں جن کو اہل عرب رغبت اور شوق سے کھانتے ہیں۔ آب اگر یمال جواب بیہ دے دیا جاتا کہ حلال جانور سب تہمارے لئے حلال ہیں تو جواب سے بچھے بات سمجھ میں

نہیں آتی ہے اور جواب بے فائدہ بن جاتا ہے۔

اور اہل عرب کو معیار اس لئے بنایا گیاہے کہ وہی معیار کے مستحق ہیں کیونکہ دمین کاظہور عرب میں ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہیں مگراس میں معیار شہروں اور بڑی بڑی آبادیوں کے بسنے والے ہوں گے نہ کہ دیماتی اور خانہ بدوش لوگ 'کیونکہ وہ تو زندہ مردہ سب کھاجاتے ہیں اور انہیں اس کی کوئی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ نہ ان میں حلال وحرام اور اچھے برے کی تمیز ہوتی ہے اور تنگل اور فراخی کی حالت کالحاظ کئے بغیریہ سب کچھ کھالیتے ہیں گو تنگی میں حکم اور ہے۔ کیونکہ مضطر'مجبوراور ضرورت منداس طرح قحط

اور بھوک کی شدت کا تھم الگ ہے۔ وہاں توبقد رسد رمتی حرام بھی طال ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ صرف عمد نبوی کے اہل عرب کے مزاج کا اعتبار کرتے ہیں اور اس کو معیار تھمراتے ہیں اور استدلال یوں کرتے

ہیں کہ قرآن کے براہ راست مخاطب وہی تھے اور ابن عبدالبرنے "متمید" میں لکھاہے کہ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن المسیب کے خاندان کے ایک مخص نے خبردی ہے کہ مجھ کیجیٰ بن سعید نے بتلایا کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹےاہوا تھا،قببلہ ُ غطفان کاایک فخص آیا اور اس نے سعید بن مسیبؓ سے مسئلہ دریافت کیا کہ ورل کا کیا تھم ہے؟ سعید بن مسیبؓ نے جواب دیا کہ ورل کے کھانے میں کوئی مضا کقعہ نہیں ہے۔ اگر تمہارے پاس اس کا گوشت موجود ہو تو مجھے بھی کھلاؤ۔ عبدالرزاق ؓ کا کہنا ہے کہ

ورل گوہ سے ملتا جلناا یک جانور ہے۔ اور "دفع التمويه فيما يود على التنبيه" بيل جو مضمون آيا باس كا ظاصه يه ب كه "وَرَل" وراصل مم مح كا بيه ب

کیونکہ مگرمچھ خشلی پر انڈے دیتا ہے جب انڈا ٹوٹ جاتا ہے اور اس سے بچے نکل آتے ہیں تو پچھ بچے وہ ہیں جوپانی میں اتر جاتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو خشکی پر ہی رہ جاتے ہیں لاندا پانی میں رہنے والے تو مگر مچھ بن جاتے ہیں اور خشکی پر رہنے والے ورل کہلاتے ہیں۔

اس تفصیل کی بنیاد پرورل کی حلت و حرمت میں اس طرح دو قول ہو جائیں گے۔ جیسے مگر چھ کے بارے میں دو قول ہیں:۔ گرعلامہ دمیری کتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ بات درست نہیں ہے۔ کیونکہ وَرَل میں گمرچھ کی خصوصیات اور اس کی شکل و صورت نہیں پائی جاتی-مثلاً ورل کی کھال نرم ہوتی ہے اور مگرمچھ کی سخت ہوتی ہے- اسی طرح اگر ورل مگرمچھ کے انڈے سے پیدا

ہوا ہو تا تو اُسے مگر چھ کے برابر ہو جانا چاہیے - حالا تک ایسانسیں ہو تا- ورل زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ یا دو ذراع لمباہو تا ہے اور مگر چھ وس ذراع یا اس سے بھی برا ہو تاہے۔

یہ بات جان لینا نمایت ضروری ہے کہ اس کتاب میں بہت ہے ایسے

سمي جانور كي حلت وحرمت معلوم كرنے كا قاعدہ جانوروں کا تذکرہ آیا ہے لیکن ان کی حلت و حرمت کے متعلق کوئی بحث نہیں کی گئی ہے۔ کیکن فقہائے کرام نے اس سلسلہ میں پچھ عام کلی قاعدے اور پچھ خاص کلی قاعدے بیان کئے ہیں۔ کیونکہ

. جانوروں کی اقسام منحصر کرناایک مشکل امرتھا۔ لہذا کچھ خاص خاص قواعد اور اصولوں کو یہاں ذکر کیاجاتا ہے:۔ (الف) ہر کچلی والا درندہ (ب) پر پنجہ سے کھانے والا پرندہ (ج) ہروہ جانور جو پاخانہ اور گندگی کھا تا ہو (د) ہروہ جانور جس کو اس کی کسی فطری خباشت کی وجہ سے مار ڈالنے کا شریعت میں تھم ہو (ہ) ہروہ جانور جس کے مارنے اور شکار کرنے سے شریعت میں ممانعت

آئي ہو- (و) ہروہ جانور جو ماكول اللحم اور غيرماكول اللحم كى جو ژى سے پيدا ہوا ہو (ز) ہرنوچ كر كھانے والا جانور (ح) تمام حشرات الارض (كيرب كورث) مراس سے گوه 'ريوع 'سيهي 'نيولا وغيره مستني بيں- ان صفات والے جانور حرام بيں-

مندرجه ذیل صفات والے جانور حلال ہیں:۔ (۱) مروہ پرندہ جس کی گردن میں ہار کی طرح دھاری بنی ہو (۲) مردانہ تھینے والا پرندہ (۳) پانی کے تمام پرندے (سارس کو چھوڑ

ان قواعد اور اصولوں کے پیش نظر درل حرام ہونا چاہیے کیونکہ یہ حشرات الارض کے قبیل کالنے اور اس کا استناء بھی شیس

كياكيا ہے-اى طرح ديگر جشرات الارض جيسے چيچھوندر حرام ہونا چاہيے-اگرچہ امام مالک سے اس کے کھانے ميں رخصت منقول

نیزورل کی حرمت جاحظ اور دیگر حفزات کے اس قول سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ بیرسانپ کے بل میں گھس کر اُسے مار ڈالٹا محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہاور مزے سے کھالیتا ہے۔

اصول میں یہ آیا ہے کہ ہروہ جانور جس کے مار ڈالنے کا شریعت میں تھم آیا ہے وہ حرام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے
اندر کسی خبات کی بنیاد پر اسے مار ڈالنے کا تھم دیا گیا ہے۔ ورنہ خارجی عارض کی بناء پر اگر مار ڈالنے کا تھم ہو تو وہ جانور حرام نہیں ہو
گا۔ جیسے ماکول اللحم جانور جس سے کسی بد باطن نے بدکاری کرلی ہو تواس کو ذرج کر ڈالناواجب ہے اور صحح قول کے مطابق اس کا کھاتا
طال ہے اور مار ڈالنے کا تھم دینے میں مصلحت پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر اس کو زندہ چھوڑ دیا جائے تو اس سے غلط کاری کی
شہرت ہوگی اور اس سے بدکاری کرنے والے کی رسوائی بھی ہوگی۔ جب بھی کوئی اسے دیکھے گاتو اس مختص کے خلاف نفرت پیدا ہو
گی جو محاشرے میں فساد کا باعث بنے گی۔

اسی طرح قاعدہ ہے کہ ہروہ جانور جس کو مارنے کی شریعت میں ممانعت آئی ہو فقہاء کرام نے اس سے بیہ مرادلیا ہے کہ اس جانور کی کسی شرافت کی وجہ سے اس کو جانور کی کسی شرافت کی وجہ سے اس کو جانور کی کسی شرافت کی وجہ سے اس کو مارنے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ اس نے ایک نبی (حضرت سلیمان علیہ العلوة والسلام) کے لئے خادم کاکام کیا تھا۔ منع کرنے کامطلب بیہ نہیں ہے کہ بیہ حرام ہے اور ہدہ کے متعلق بیہ تھم لٹورے کے مسئلہ کو بھی واضح کر دیتا ہے۔ کیونکہ اسے بھی مارنے کی مسینے میں ممانعت آئی ہے۔ لیکن ممانعت کسی خارجی سب سے ہے نہ کہ اس کے اندر موجود کسی برائی کی وجہ سے۔ للذا اس کی حلت کا قول رائح ہو جائے گا۔

اور ان اصول و قواعد (جو بیان ہوئے) کے تحت تمام قتم کے جانور داخل نہیں ہو سکتے۔ تو فقہاء شوافع نے ایک عموی قاعدہ بیان کر دیا جس سے کسی جانور کی حلت یا حرمت کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور وہ قاعدہ "استطابۃ " اور "استخباث " یعنی اہل عرب کا کسی جانور کے متعلق ذوق و شوق ان کی رغبت یا بے رغبتی اور ناپہندیدگی ' یہ کسی جانور کے حلال ادر اس کے حرام ہونے کامعیار بنے گی اور اسی پر حلت و حرمہت کا دارومدار ہوگا۔

رافعی کی عبارت اس طرح ہے: من الاصول المرجوع اليها في التحريم التحليل الاستطابة والاستخباث "كه طت و حرمت كر بنيادي اصول استطابت (اح استخباث (براسمجنا) بين-

امام شافعی کی بھی ہی رائے ہے اور یہ قاعدہ دراصل قرآن کی آیت "وَیَسْأَلُوْنَكَ مَا ذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُل أُحِلَّ لَكُمُ الطَّلِيّبَاتُ" سے ماخوذ ہے جس كا کچھ ذكر ابھی اس بات میں گزرا ہے۔

باب العین میں ایک قصہ گزرا ہے اس سے بھی اس قاعدہ کا صحیح ہونا معلوم ہوتا ہے ادریہ وہ قصہ یہ ہے کہ ابو العاصم عبادی شخ ابو طاہر سے نقل کرتے ہیں کہ شخ ابو طاہر زیادی نے بتایا کہ ہم غصار کی کو حرام سمجھتے تھے اور اس کا فتو کی بھی دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ شخ ابو الحن ماس جینی ہمارے یہاں تشریف لائے۔ ہم نے ان سے پوچھاتو انہوں نے جواب دیا کہ حلال ہے للذا ایک تھیلے میں ہم نے غمار کی بھرکر دیمات میں بھیجا اور اہل عرب سے اس کے متعلق سوال کیا اہل عرب کا جواب یہ تھا:

" یہ تو وہی مبارک ٹڈیاں ہیں"۔ لنذا اس سلسلہ میں اہل عرب کے قول کی طرف ہم نے رجوع کر لیا اور آگر استطابت اور استخاب اور استخاب اور استخاب میں اہل عرب کا خیاف ہو جائیں تو "الماوردی" اور "ابو استخاب میں اہل عرب کا خیاد ہیں اور نبوت کا سلسلہ بھی ان کے خاندان پر المحن عبادیؓ نے کہا ہے کہ قریش کی بات تسلیم کی جائے گی۔ کیونکہ نہی عرب کی بنیاد ہیں اور نبوت کا سلسلہ بھی ان کے خاندان پر معتمد دلائل وہراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منقطع ہوا ہے۔ لیکن آگر قریش میں خود اس مسکلہ میں اختلاف پیدا ہو جائے یا ان سے کوئی فیصلہ کن بات معلوم نہ ہو سکے تو پھرالیم صورت میں اس جانور کے قریب قریب شکل وصورت یا عادات و مزاج میں جو جانور مشابہ ہو گااس کا حکم جو ہو گاوہی حکم ہم اس

جانور پر بھی لگادیں گئے جس کا حکم ہمیں معلوم نہیں ہو سکا ہے۔

اور یہ مشابہت مجھی تو شکل و صورت میں ہو گی مجھی مزاج و عادات میں ہو گی اور مجھی مجھی مشابہت محض گوشت کے ذا كقه وغیرہ میں معتبر ہو گی۔ لیکن اگر اس جانور کے مشابہ جانور حلال و حرام دونوں ہوں یا مشابہت بالکل ہی نہ ملے تو الیی صورت میں دو

(۱) حلال ہے (۲) حرام ہے۔

اوراس جگه اختلاف كامداراس بات پر ہے اشياء كى "حلت وحرمت" ميں شريعت كا تھم وارد ہونے سے پہلے كيا تھم ہے؟ اس

سلسلہ میں اصولاً فقهاء شوافع میں چونکہ اختلاف ہے للذا اس کی بنیاد پریمال بھی اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ وہ اختلاف بھی ہے کہ ایک

جماعت کا قول جواز کاہے دوسری کاعدم جواز کاہے۔ ابو العباس فن يول تحرير كيا ہے كه جب كسى جانور كا تھم جميں معلوم نه جو سكے تو جم اس جانور كے متعلق اہل عرب سے

دریافت کریں گے۔ اب اگر وہ اس جانور کو حلال جانوروں میں کسی کے نام سے موسوم کریں تو وہ حلال ہے۔ اگر وہ اسے حرام جانوروں میں سے کسی کانام دیں تووہ حرام ہے۔ اگر اس جانور کا اُن کے یہاں کوئی نام معلوم نہ ہو سکے تو حلال یا حرام جانوروں میں جس نام کے مشابہ وہ جانور ہو گا ہی کا تھم اس جانور کا بھی ہو گا۔ اسی طرح کی وضاحت امام شافعیؓ کے اقوال میں بھی ملتی ہے۔

اور رافعی یوں تحریر فرماتے ہیں کہ جاری شریعت سے پہلی شریعتوں میں (سی جانور کے متعلق) حرمت کاجو تھم موجود ہے اس کواسی طرح باقی رکھاجائے گایا نہیں؟اس بارے میں دو قول ہیں:۔

(۱) جب تک ہمیں اس تھم کے خلاف کوئی تھم معلوم نہ ہوای تھم (حرمت) کو باقی رتھیں گے۔

(ب) صلت کی مقتضی آیت کے ظاہر کالحاظ کرتے ہوئے ہم حلت ثابت کر دیں گے اور اس اختلاف کی بنیاد ابن طاہر کی عبارت

کے مطابق سے ہے کہ کیا پہلی شریعتوں کا قانون ہمارے لئے بھی ہے یا نہیں؟اس مسلہ میں اصولی اختلاف ہے۔

فقهاء کے قول سے قریب تربات ہی ہے کہ پہلی شریعتوں کا تھم باقی رکھنا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے (ہمارے لئے مستقل شریعت ہے ہاں اگر ہماری شریعت ہی ہے وہ حکم ثابت ہو جائے جو پہلی شریعت کا ہے پھراس کا انکار کرنے کی تنجائش نہیں رہ جاتی ا دو مرا قول یہ ہے کہ اگر قرآن و حدیث سے ثابت ہو جائے کہ یہ پہلی شریعت میں بھی حرام تھا۔ یا اہل کتاب میں سے دوالیے فخض جو تحریف کاعلم رکھتے ہوں اور مسلمان ہونے کی بعد اس بات کی شہادت دیں کہ اس چیز کا حرام ہونا پہلی شریعت میں معلوم ہے تو ان کی بات تشکیم کرلی جائے گی۔ لیکن ان اہل کتاب کی بات اس جگہ ہر گز نہیں مانے جائے گی جنہوں نے اب تک اسلام قبول نہیں کیا

نیز حادی میں مزید بیہ لکھاہے کہ اگر کوئی جانور عجم کے کسی ملک کاہو اور اس کا تھم معلوم نہ ہو تو اس جانور کے مشابہ قریب تر عربی ملک میں جو جانور ہو گااس کا حکم اس جانو ر کا بھی ہو گا۔ اور آگر عربی ملک میں کوئی ایساجانور نہ مل سکے جس ہے اس کی مماثلت ہو

تو اسلامی شریعتوں سے قریب تر ممالک میں اس کامشل تلاش کیا جائے گا اور نہ ملنے کی صورت میں وہی پہلے دو قول معتربوں کے

دور کر دیتاہے۔

جن کا تذکرہ ابھی ہواہے کہ پہلی شریعوں کے تھم کو باقی رکھاجائے یا نہ رکھاجائے۔

علامه دميري كے تحرير فرمايا ہے كه اس جگه رك كر دوباتوں كوغور سے سمجھ لينا ضروري ہے:

(الف) اس متعین چیز کے سلسلہ میں دو شریعتوں میں مختلف حکم ہو کہ ایک میں تو حرام ہو اور دو سری میں حلال ہو- کیونکہ اگر دو شریعتوں میں مختلف تھم ہو مثلاً کوئی چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں تو حلال تھی مگراس کے بعد کسی کی شریعت میں حرام ہوگئی تو یہاں دوا حمال ہیں۔ ایک میہ کہ بعد والی شریعت کا تھم لے لیں دو سرے میہ کہ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ دو سری شریعت پہلے کے لئے ناسخ ہے تو ہمیں دونوں میں اختیار ہے۔ لیکن اگریہ ثابت ہو کہ دوسری شریعت اس تھم میں پہلے کے لئے ناسخ ہے اور اس سے پہلے یا بعد کی کسی شریعت میں اس کا حرام ہونامعلوم نہ ہوتو اس میں توقف کیاجائے گااور اشیاء کی اباحث اصلید کی طرف رجوع كرتے ہوئے دونوں (حلت وحرمت) صورتيں ثابت ہو جائيں گی-

۲۔ دوسری بات بہ ہے کہ (حلت یا حرمت) اہل کتاب کی تحریف و تبدیل سے پہلے ٹابت کی۔ لیکن جب بیہ شریعت منسوخ ہو گئ تو ان اہل کتاب کے حلال یا حرام سیجھنے سے ہم کو کیا سرو کار اور ہم ان کی شریعت کا اب اعتبار اور لحاظ کیوں کریں۔

قرَل کے طبی فوائد نسیں ہوگا۔ اس کا گوشت اور اس کی چربی عورتوں کو موٹاکرتی ہے۔ اور اس کی چربی میں بدن میں چھے ہوئے کانٹوں کو تھینچ کر نکال دینے کی حیرت انگیز صلاحیت موجود ہے۔اس کی کھال کو جلا کر اس کی راکھ تیل کی تلجھٹ میں ملا کر کسی شل اور بے حس وحرکت عضو پر لگانے ہے اس کی طافت دوبارہ لوث آتی ہے اور اس کی لید کالیپ چرے کے داغ اور چھائیوں کو

قرَل کی خواب میں تعبیر فراب میں دیکھناکسی خسیس کم ہمت اور بزدل دیمن کی علامت ہے۔ الکوزنخمة

(گر گٹ) گر گٹ ایک مشہور جانور ہے۔ گر گٹ اور چھپکلی دونوں کی جنس ایک ہی ہے لیکن چھپکلی گر گٹ سے بردی <sup>ساہ</sup> ہوتی ہے اوراس پر تمام علماء کااتفاق ہے کہ گرگٹ موذی جانور ہے۔ لہذا اس کو مار ڈالنا چاہیے۔

امام بخاری مسلم اور این ماجه نے ایک روایت نقل کی ہے جس میں گر گٹ کو مار ڈالنے کا حکم ہے:۔

'' حصرت ام شریک رضی الله عنمانے نبی اکرم صلی الله علیه وسلم سے گر گٹوں کو مار ڈالنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان كومار دُاكنے كا حكم دے ديا"۔

اور بخاری ومسلم کی روایت بیہ ہے:۔

ا بد مکن ہے کہ مصراور دیگر ممالک میں ہو ورنہ ہندوستان کی چیکل مرکث سے چھوٹی ہوتی ہے۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گر گوں کو مارنے کا تھم دیا اور اس کو شریر کما اللہ اور فرمایا کہ بیہ حضرت ابراہیم علیہ اللہ اللم کے خلاف آگ میں پھونکیں مار رہا تھا۔ اور ایک طبیح حدیث حضرت ابو جریرۃ ہے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گر گٹ کو پہلے وار میں مارڈ الے اس کو اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی اور جو تبیرے وار میں مارڈ الے اس کو پہلے ہے بچھ کم اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی اور جو تبیرے وار میں مارڈ الے اس کو سونیکیاں کم اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی اور وسرے بچھ کم اتنی اس طرح وضاحت بھی ہے) کہ جو آس کو پہلے وار میں مارڈ الے اس کو سونیکیاں ملیں گی اور دوسرے میں اس سے کم اور تیسرے میں اس سے کم "۔

طرانی سے حضرت ابن عباس سے روایت کیاہے کہ حضور اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا:

والركث كومار والوجام وه كعبرك اندر بيضابو"-

سنن ابن ماجه میں روایت ہے:۔

"ام المومنین حضرت عائشہ " سے مروی ہے کہ ان کے گھریں ایک نیزہ (بھالا) رکھا ہوا تھا کسی نے اُن سے پوچھا کہ اس سے آپ کا کیا کام؟ تو حضرت عائشہ " نے فرمایا کہ اس سے میں گر گٹ مارا کرتی ہوں اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیاتو زمین پر موجود ہرجانور اس آگ کو بجھارہا تھا گریہ گر گٹ اس آگ میں چونک مار کر اُسے بھڑکا رہا تھا۔ لہذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کا تھم دیما"۔

ای طرح امام احمد ؓ نے اپنی مند میں اور تاریخ ابن النجار میں عبد الرحیم بن احمد بن عبد الرحیم کی سوانے میں حضرت عائشہ گی ہیہ حدیث مروی ہے کہ دہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے سناہے کہ جو ہخص گرگٹ کو مار ڈالے گااللہ تعالیٰ اس کی سلت خطائمیں معاف کر دیں گے۔

> ای طرح 'مکامل'' میں وهب بن حفص کی تذکرے میں حضرت عبداللہ بن عباس ہے یہ روایت منقول ہے کہ:۔ ''جس نے گرگٹ کو مارواس نے گویا شیطان کو مار ڈالا''۔

اور حاكم نے اپنی متدرك كی "كتاب الفتن و الملاحم" میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی الله تعالی عنه سے روایت كيا

پھر حاكم نے كھاہے كەب مديث صحح الاسادہے۔

"اس کے بعد کھے دور چل کر لکھتے ہیں کہ محمد بن بزید سے روایت ہے کہ جب مفرت امیر معاویہ نے اپنے بیٹے بزید (کی

له اس کانام فُوَیْسِق" رکمایاگیاتھا۔

خلافت) کے لئے لوگوں کو بیعت کرنا چاہا۔ مروان نے کہا یہ ابو بکڑ و عمر کی سنت ہے تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکڑنے کہا کہ یہ تو ہرقل اور قیصر کا طریقة کار ہے۔ اس پر مروان نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو مخاطب کرے کہا کہ تمہارے ہی سلسلے میں اللہ تعالی نے "وَالَّذِی قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفِّ لِکُمَا" (اور جس نے اپنے والدین کو کہا تمہارا برا ہو) نازل کیا ہے۔

جب یہ قصہ حضرت عائشہ کی خدمت میں پنچا تو انہوں نے فرمایا کہ "مروان نے بالکل جھوٹ کما بخدا اس سے وہ مراد نہیں بیں۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ پر اس وقت لعنت فرمائی تھی جب مروان اپنے باپ کی مہلب میں ہی تہ''

آ گے چل کر حاکم حضرت عمروین مرة جہی ہے نقل کرتے ہیں (اور عمروین عامرة جہی کے پاس حَکَمَ (مروان کے باپ) کا اٹھنا بیٹھنا تھا) عمروین مرة کہتے ہیں کہ تھم بن العاص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریابی کی اجازت ما تگی- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سے باس کی آواز پیچان کر فرمایا اس کو آنے دو (اللہ اس پر اور اس کی اولاد پر لعنت برسائے (مگرمومن اس سے مشتی ہے) کہ پچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں دنیا میں اعظے مرتبہ حاصل ہوتا ہے مگر آخرت میں بے حیثیت ہوتے ہیں۔وہ چالاک مکار اور دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ دنیوی مال و دولت سے ان کو وافر حصہ مل جاتا ہے مگر آخرت سے پچھ حصے نہیں ملا۔

۔ ابن ظفر کا کہنا ہے کہ تھم بن العاص اور اسی طرح ابوجہل دونوں ایسے لاعلاج مرض کاشکار ہو گئے جس سے بھی بھی شفایاب نہ ہو سکے۔ بیہ حضور کی اس بددعا کا نتیجہ تھاجو آپ نے ان کے لئے کی تھی-

مرست کی سازی ہوں ہے۔ اس کی تعلیہ وسلم نے گر گٹ کو ''فویسق'' کہاہے اس کی نظیروہ پانچ جانور بھی ہیں جن کو آپ نے فرمایا کہ ان پانچ فاسق جانوروں کو حرم میں بھی مار ڈالا جائے گا کیونکہ فسق کے معنی ہیں اطاعت اللی سے ہٹ کر سیدھے راتے سے تجاوز کر جانا-چو تکہ یہ جانور دو سروں کو تکلیف پنچانے میں حدسے تجاوز کر گئے ہیں للذا ان کو فاسق یا فویسق کہا گیاہے۔ فویسق تصغیرہے اور تصغیر

یماں اس کی خقارت اور ذلت کو بیان کرنے کے لئے ہے۔ پہلے دار میں گرگٹ کو مار ڈالنے میں سوئیکیاں اور دوسرے دار میں مارنے پرستر نیکیاں 'جس ایک اعتراض اور اُس کاجواب طرح بعض روایات میں ہے اس اختلاف کی کیادجہ ہے؟ تو اس کاجواب سے ہے کہ اس سے

سے سے سور سے ہے کہ اتن ہی نیکیاں ملیں گی بلکہ یا قو مرادیمال صرف کثرت ہے یا اس کامطلب ہے ہے کہ پہلے اللہ کی بیال قید اور حصر مراد نہیں ہے کہ اتن ہی نیکیاں ملیں گی بلکہ یا قو مرادیمال صرف کثرت ہے یا اس کامطلب ہے ہے کہ پہلے اللہ کی طرف سے اضافہ فرمایا۔ یا طرف سے جو وحی آئی اس میں ستر نیکیوں کی فہر دی گئی اور پھر اللہ تبارک و تعالی نے ان نیکیوں میں اپنی طرف سے اضافہ فرمایا۔ یا مطلب ہے کہ یہ اختلاف (ثواب اور اُس کی کمی اور زیادتی) مارنے والوں کے اظلام اور نیتوں کے اعتبار سے ہے اور اُن کے مطلب یہ ہے کہ یہ اختلاف کو جہ سے ہے۔ لنذا مخلصین کاملین کو توسونیکیاں ملتی ہیں اور ان سے ممتر درجہ کے لوگوں کو ستر نیکیاں ملتی ہیں اور ان سے ممتر درجہ کے لوگوں کو ستر نیکیاں ملتی ہیں۔ یکی بن یعمر سمتے ہیں کہ میں سورگوں کو مار ڈالوں ہے جمجھے اس سے زیادہ پہندیدہ ہے کہ سوغلام آزاد کر دوں۔ ان کے اس

طرح کی بات کہنے کی وجہ یہ ہے کہ گر گٹ بڑا خطرناک خبیث فطرت کاجانور ہے۔ یہ سانپوں کا زہر ٹی کر برتن میں نے کر دیتا ہے۔اگر کوئی انسان اس برتن میں موجود کسی بھی چیز کو استعال کرے تو اس کی وجہ سے سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور پہلے ہی وار میں نیکیوں کی کثرت کا سبب غالبا سے کہ مارنے میں کئی وار کرنا اور ایک ہی وار میں کامیاب نہ ہونا تھم

اور پیلے ہی وار میں فیدوں کی طرف کا سبب عام ایر ہے کہ مارے کی جو وار برما اور ایک اور اور ایک اور اور ایک اور م رسالت کے بجالانے میں بے پرواہی کی دلیل ہے ورنہ اگر کوئی عزم مصم اور حوصلہ کے ساتھ مارنا چاہے تو اُسے پہلے ہی وار میں ختم محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ کر ڈالے گا۔ اس بنیاد پردوسرے وار کا تواب گھٹ گیاہے۔ کیونکہ یہ تو چھوٹا ساجانورہے اس کے لئے صرف ایک ہی وار کا فی ہے۔
اور عزیز الدین بن عبدالسلام نے پہلے وار میں زیادہ تواب ملنے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس کا مقصدیہ ہے کہ قتل میں بھی احسان کرو کہ کئی وار میں مارنے سے جانور کو تکلیف زیادہ نہ ہو اور اس مطلب کی صورت میں یہ تھم فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، "إِذَا قَنَلْتُمْ فَا حُسِئُوْ القِقْلَةَ" (کہ جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقہ پر قتل کرو) کے تحت داخل ہو جائے گا کا مطلب یہ ہے کہ اس محاورت میں جدی کروکے اور نیک کاموں میں جلدی کرنا چاہیے۔ اس صورت میں یہ فرمانِ اللی "فاستبقو االمخیوات" کہ نیکیوں میں جلدی کروکے دیل میں آ جائے گا کوئی بھی معنی لیا جائے گر گٹ کا قتل مطلوب ہے اور سانپ ' پچھوؤں کے ضرر اور اُن کے فساد کی زیادتی کی وجہ سے ان کامار ڈالنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہو گا۔

کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ گر گٹ بسرا ہو تا ہے اور اس کے بسرا ہونے کا سبب سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف آگ بھڑکائی تھی للذا اس کو بسرہ کر دیا گیا اور اس کا رنگ سفید کر دیا گیا گر گٹ کا مزاج سے ہے کہ جس گھر میں زعفران کی خوشبو ہو اس میں داخل نہیں ہو تا۔

سانیوں سے اس کامیل ہے جس طرح بچھوؤں کامیل ممبریلوں سے ہو تاہے۔ یہ منہ کی طرف سے بابہ آور ہو تاہے اور سانپ کی طرح انڈے دیتا ہے اور جار ممبینہ تک سردی میں اپنے بل میں بیٹھا رہتا ہے اور کچھ نہیں کھاتا۔ ''سمام ابرص'' کے ذیل میں اس کا تھم اس کے خواص گزر بچکے ہیں جے ضرورت ہو وہ باب السین میں مطالعہ کر لے۔

گرگٹ کی خواب میں تعبیر اللہ اللہ علی کر گٹ دیکھنا ایسے گمنام معزلی فخص کی علامت ہے جو بھلائی سے روکتا ہو اور برائی کا عظم دیتا ہو۔ یمی تعبیر چھکلی کی بھی ہے۔ بھی بھی گرگٹ دیکھنابد کلام اور فخش گو دشمن کی طرف

اشارہ ہو تا ہے اور کمیں اس طرح سے سفر کرنے کی بھی دلیل ہو سکتا ہے۔

# الوَصَعُ

(ممولا ' بجنگا) الوَصَعُ اور الصَعْوَةُ ممولے كو كتے ہيں- باب الصاد ميں اس كابيان ہو چكا ہے- بعض لوگوں نے لكھا ہے كه چريوں سے چھوٹے ایک پرندے كانام ہے- حدیث شريف ميں وضع كاذكريوں آيا ہے:۔

"حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ایک بازو مشرق میں اور دو سرامغرب میں ہے اور عرش اللی حضرت اسرافیل" کے کاندھے پرہے بھی بھی وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت سے سکڑ کر ممولے کے برابر ہوجاتے ہیں"۔

تسمیلی کی کتاب "التعریف والاعلام" میں لکھا ہے کہ ملائکہ میں سب نے پہلے حضرت آدم "کو سجدہ کرنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں-

بقول محمد بن حسن النقاش الله تعالیٰ نے ان کو اسی دجہ سے لوحِ محفوظ کا ذمہ دار بتایا ہے۔

## الوطواط

(چیگاد اُ) اس کامیان باب الخاء میں خفاش کے ذیل میں گزر چکا-

حافظ ابن عساکرنے اپنی تاریخ میں حماد ابن محمد کی سند سے تحریر کیا ہے کہ کسی مخص نے حضرت ابن عباس سے ان معمول کا

حل پوچھااور آپ نے ان کے سے جوابات دیگے:۔

١. وه کياچيز ہے جس ميں نه گوشت ہے نه خون مگروه بولتی ہے-

١- وه كيا چيز ب جس مين نه كوشت ب نه خون مكروه دو ارتى ب-

س. وه کیاچیز ہے جس میں نہ گوشت ہے نہ خون مگروہ سانس لیتی ہے-

سم۔ وہ دو چزیں کوئی ہیں کہ جن میں نہ گوشت ہے نہ خون مگرجب ان سے خطاب کیا گیاتو انہوں نے جواب دیا۔

۵۔ وہ کون سا فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا مگروہ نہ انسان ہے نہ جن اور نہ فرشتہ۔

۲ - وہ کون ساجاندار ہے جو مرگیااور اس کی وجہ سے دو سراجاندار جو مرچکا تھاجی اٹھا۔

ے۔ حضرت موی علیہ السلام کی والدہ نے ان کو دریا میں ڈالنے سے پہلے کتنے دنوں ان کو دودھ بلایا اور ان کو کس دریا میں ڈالا اور حمس دن ڈالا؟

٨۔ حضرت آدم ً کے قدی لمبائی کتنی تھی آپ کی عمر کتنے برس ہوئی اور آپ کاوصی کون تھا؟ ٩- وہ کون ساہر ندہ ہے جو انڈے نہیں دیتا ہے اور اسے حیض آتا ہے؟

ا۔ وہ جنم ہے۔ قیامت کے دن جب باری تعالی اس سے بوچھے گا" هلِ المُتلَنَّتِ" کیا تیرا پیٹ بھر گیا تو گویا ہو گی" هلُ مِنْ مِزِیْدِ" کیا

م کچھ اور بھی ہے؟

۲۔ وہ عصائے موی (موی کی لاٹھی) ہے کہ جبوہ اژدہابن جاتا تھاتو زندہ سانپوں کی طرح دو ژاتھا۔

سوروہ صبح ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے"وَالصَّبْحِ إِذَا تَنَفَّس" کہ باری تعالی فرماتا ہے قسم ہے صبح کی جبوہ سانس لے۔ ۴۔ وہ زمین و آسان ہیں جب اللہ تبارک و تعالی نے ان کو عظم دیا کہ چلے آؤخواہ خوشی سے خواہ زبردسی 'انہوں نے کہاہم خوشی سے

حاضر ہوتے ہیں۔

۵۔ بیروہ کوا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے فرزند قائیل کے پاس بھیجاتھا تاکہ وہ کوا قائیل کواپنے بھائی ہائیل کی لاش دفن كرنے كا طريقة سكھلادے-

 ۲- وہ بنی اسرائیل کی وہ گائے کہ جس کا ذکر سور ہ بقرہ میں آیا ہے جس کو ذیح کر دیا گیا تھا اور اس کے گوشت کے لو تھڑے سے وہ مقتول زندہ ہو گیاتھاجس کو بنی اسرائیل کے ایک محض نے مار ڈالا تھا۔

ے۔ تین ماہ دودھ پلایا۔ بحر قلزم میں ڈالا- اور جمعہ کے دن ڈالا-

بحر قلزم نیوم سے بہت دور ہے جہاں فرعون کے محلات تھے مصر میں دریائے نیل بہتا ہے ادر وہیں فرعون کے محلات تھے- روایتوں آ ہے بھی ہی پہ چاتا ہے کہ آپ کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ہماویا گیا تھا-٨ - قد كى لمبائى سائھ ذراع عمرنوسو چاليس برس ہوئى اور آپ كے وصى حضرت شيث عليه السلام تھے-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

9۔ وہ پرندہ چیگاد ڑے جس کو اللہ تعالیٰ کے تھم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں بنایا تھا۔ چیگاد ڑیجے دیتی ہے اور اسے حیض بھی آناہے-(از مترجم)

جیگاد ژکاشری تھم | پہلے گزر چکا ہے کہ چیگاد ژحرآم ہے۔

حیگاد ڑکو خواب میں دیکھنے کی تعبیر حق سے ہٹ جانے اور حمراہ ہو جانے سے دی جاتی ہے۔ بسا خواب میں جیگاد ڑکی تعبیر او قات اس کادیکھناولد الزناء (حرامی) ہونے کی علامت ہوتی ہے کیونکہ اسے پر ندہ کماجا تا ہے۔ مگر

حقیقت میں پرندہ نہیں ہے۔ یہ انسان کی طرح اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔ اس کاویکھنا بھی نعمت کے ختم ہونے اور اپنی من پہند چیزوں سے دور ہو جانے کی بھی علامت ہوتی ہے کیونکہ چیگاد ڑ منخرشدہ قوم ہے۔ گرعلامہ دمیری کھتے ہیں کہ بیہ بات سمجھ میں نہیں آتی-چگاد رویکناکس چیزی دلیل ابت مونے کی بھی دلیل ہے۔

# الواعواغ

(گیدڑ) این آوی کے نام سے اس کاذکرباب الممزه میں آچکاہے۔ الوَعِلَ

(ممازی بمرا)

موت کے وقت أميد بن الصلت كاحال:

ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل" میں محمہ بن اساعیل بن طریح کے حالات میں رقم کیا ہے اور انہوں نے اپنے باپ اور داداکی روایت ذکر کی ہے کہ میرے والدامیہ بن الصلت کی وفات کے وقت اس سے ملنے گئے تو دیکھا کہ اُس پر بے ہوشی طاری ہے۔جب تھوڑا افاقہ ہوا تو اُس نے سراٹھا کر گھرے دروازے کی طرف دیکھا اور کھنے لگا: "لبیکما لبیکما ھا انذالدیکما لاعشیرتی تحمینی ولا مالی یفدینی" میں حاضر ہول میں حاضر ہول میں تو یمیں آپ دونول کے پاس موجود ہول- نہ میرا خاندان میری حمایت کر سکتا ہے اور نہ میرے مال کو فدیہ میں دے کر چھڑایا جا سکتا ہے۔ پھراس پر دوبارہ بے ہوشی طاری ہو گئی۔ جب پھراسے

آیْلَ اَفْرُهُ الی ان یزولا كل حى وان تطاول دهرا ترجمہ: بر مخص کا انجام ہی ہو گا کہ وہ فناہو جائے گاآگرچہ کوئی ایک لمبی مدت کی زندگی پالے-

في رء وس الجبال ارعى الوعولا لِتنى كنت قبل ما قدبيالي ترجمہ: کاش کہ میں اس حادثے کے آنے سے پہلے بہاڑوں کی چوٹیوں پر بکریاں چرایا کر ا

اس کے بعد اُس کی روح قبض کرلی گئی-

حکایت ا شربن حوشب سے روایت ہے کہ جب عمرو بن العاص کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے صاحزادے عبدالله عبد وع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عموونے آپ سے عرض کیا کہ اباجان! آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں کسی عظمند اور سمجھد ار مخض سے ایسے وقت ملاقات
کر تا جب اس کے سرپر موت کھڑی ہوتی تو وہ مجھے موت کی ان نختیوں کی خبر دیتا ہے وہ محسوس کر رہا ہو۔ اس وقت آپ ہی ایسے مخض ہیں جس پر نزع کاعالم ہے۔ للذا آپ مجھے یہ بتائے کہ موت کس طرح آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کیا بتاؤں بیٹا! بخدا کہتا ہوں مجھے اس وقت یہ محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے آسان و زمین بالکل ایک دو سرے سے مل گئے ہیں اور گویا میرا پہلو کسی تخت کے پنچے دہا ہوا ہے اور میں شوئی کے ناکہ میں سائس لے رہا ہوں اور گویا ایک کانٹے دار شاخ میرے پیروں سے بیر سک کھینچی جارہ ی ہے۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا

لیتنی کنت قبل ما قدیه الی فی دء وس الحبال ادعی الوعولا موت کے وقت عبدالملک بن مروان کے مرنے کاوقت جب موت کے وقت عبدالملک بن مروان کی کیفیت اور اُس کی تمنا از ایس کا محل چونکہ ایک نبر کے کنارے پر واقع

تھا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک دھونی نہر پر کپڑے دھو رہاہے۔ اسے دیکھ کر عبدالملک نے کہا۔ کاش! میں بھی ایساہی ہو تا کہ روز کی

مزدوری روز کملیا کر تااور اس سے زندگی بسر کر تااور بیہ خلافت مجھے نہ ملی ہوتی۔ پھراس امیہ بن الصلت کاوہ شعر پڑھاجو نہ کو رہوا۔ اس کے بعد خلیفہ کو بھی وہی حادثہ پیش آیا جو امیہ کو اس شعر کے پڑھنے سے پیش آیا تھا یعنی شعر پڑھتے ہی روح تفس عضری

ے پرواز کر گئی۔ جب ابو حازم کو یہ اطلاع ملی تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے باوشاہوں اور شہنشاہوں کو بھی موت کے وقت اس حالت کی تمنا کرنے پر مجبور کر دیا جس حالت میں ہم ہیں اور ہمیں اس حالت کی تمنا کرنے سے باز رکھا جس میں یہ

إد شاه بي-

حيات الحيوان جلد دوم

''استیعاب'' میں فارعہ بنت ابی الصلت ہمشیرہ امیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ فتح طا کف کے بعد وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ یہ ایک ہوشیار' پاکدامن اور صاحبِ جمال عورت تھی۔ حضور کو وہ عورت پیند آئی۔ ایک دن آپ نے اس سے بوچھاکہ اچھا تنا! مجھے اپنے بھائی کے بچھے اشعاریا دہیں تو اُس نے اپنے بھائی کے یہ اشعار ساھے''

مَا أَرْغَبُ النَفْسَ فَى الحيوَةِ وَإِنْ تَحْيى طَوِيْلا فَالْمَوْتُ لاَحِفْهَا تَحْيى طَوِيْلا فَالْمَوْتُ لاَحِفْهَا ترجمہ: میں اپنے نفس کو جینے کی رغبت نہیں دلا تا اور اس سے کتابوں کہ آگر تُوروں جیتارہے تب بھی موت سے تجھے مار برین نہیں

چارة كار نبيل -يُؤشِكَ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنَيَّتِهِ يَوْمًا عَلَى عُرَّةٍ تُوَافِقُهَا

ترجمہ:۔ جو محض اپنی موت سے بھاگتا ہے اے ایک نہ ایک موت سے اچانک سامناکرنا ہی پڑے گا۔ مَنْ لَمْ يَمُت عِنْطَةً يَّمُتُ هَوْمًا للموت كَأْشٌ وَالْمَوْءُ ذَالْقُهَا

ترجمہ:۔ جو مخص راضی برضا قابلِ رشک موت مرنا نہیں چاہتا وہ بردھاہے میں یقینا موت کا شکار ہو جائے گا- موت کی شراب کاجام ہر مخص کے لئے تیار ہے-

پراس نے بیہ شعر پڑھ کر سالی<sup>ہ</sup>

لیتمنی کنت قبل ما قدیه الی فی رءوس الجبال ارعی الوعولا محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور کما کہ یمی شعرر منے کے بعد میرا بھائی جھے داغ مفارقت دے گیا-

حضور اکرم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے بھائی کی مثال اس مخص کی ہے جس کے پاس الله تعالیٰ نے اپنی نشانیاں بھیجیں گراُس نے ان سے روگر دانی کی جس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ شیطان اس کے پیچھے لگ گیاادر اس کاشار گمراہوں میں ہونے لگا۔ <sup>لیہ</sup>

را ن سے ان سے روز دوں کی بین کا جہ میں ہوا تہ سیمان اسے یہ بت یو دوران کا مار از اور کی بین ہوسے ہو۔
پہاڑی بکریوں کی میہ خصوصیت ہے کہ میہ سخت زمین اور کنگر ملی اور پھر لمی زمین میں بی رہنالپند کرتی ہیں۔ عام حالات میں ایک
بی جگہ مل کر رہتی ہیں مگر جب ان کے بچہ دینے کا وقت آتا ہے تو سب الگ الگ ہو جاتی ہیں۔ مادہ کے تصنوں میں جب دورھ جمع ہو
سات میں تاریخ میں میں میں نے گئے میں ہو تا ہے ہیں میں داتی ہیں ان جفتر کے قام میں دورہ ہے ہو

می جد س کر رہ می ہیں سربب ان کے بچہ دیے وقعت ایا ہے وسب الله الله ہو جلی ہیں۔ مادو سے سول یں بعب دودھ س ہو جاتا ہے تو وہ اس کو چوس لیتی ہے۔ اور نرکی قوت جماع جب کمزور ہو جاتی ہے اور جفتی کے قابل نہیں رہتا تو وہ درخت "بلوط" کے ہے کھا کا طاقتور ہو جاتا ہے اور اس کی شہوت لوٹ آتی ہے۔ جب نشر کی حالت میں اسے کوئی بکری نہیں ملتی تو وہ اپنے ذکر کو منہ سے چوس کر منی خارج کر دیتا ہے۔ جب اسے کہیں زخم ہو جاتا ہے تو پھروں میں اُگنے والی ایک بوئی کو تلاش کرکے اُسے چالیتا ہے اور

زخم پر نگالیتا ہے جس سے اس کا زخم بھرجاتا ہے۔ جب کسی بلند جگہ سے یہ بحرا کسی شکاری کو دیکھ لیتا ہے تو چت لیٹ کر اپنے سینگوں کو سرین سے اڑا کر اور سانس روک کرنچے کی طرف بھسل جاتا ہے۔ یہ سینگ پھروں سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ نیز چکنے ہونے کے باعث بھسلنے میں اس کا تعاون کرتے

ين-

علامات قیامت میں وعول کاذکر ابو مریرہ اس موی ہیں کہ نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت

تک نہیں آئے گی جب تک فخش گوئی اور بخل کا ظہور نہ ہو گااور جب تک امانت دار خیانت نہ کرنے لگیں گے اور خائن کو امانت دار نہ سمجھا جانے لگے۔وعول ہلاک نہ ہو جائیں اور نحوت کا ظہور نہ ہو جائے گا۔

صحابہ کرام ؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! بیہ وعول اور نحوت کیا چیز ہیں؟ آپ نے جواب دیا۔ وعول قوم کے شرفاء ہیں اور نحوت وہ ماتحت لوگ ہیں جو شریف لوگوں کے قدموں کے نیچے تھے انہیں کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔

مولف فرماتے ہیں کہ اشراف کو وعول سے تشبیہ دیے کی وجہ غالبایہ ہے کہ وعول بہاڑی بکریاں بلند مقامات پر رہتی ہیں۔
عرش دوعول ''کے اوپر امام احمد ' ابو داؤر ' ترفری وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عباس 'بن عبدالمطلب سے روابت ہے کہ عرش دوعول ''کے اوپر الکہ دادی میں بیٹھے تھے۔ ایک بادل ایک وہ کھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ایک جماعت کے ساتھ ایک وادی میں بیٹھے تھے۔ ایک بادل آیا اس کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم ہماری ایک جماعت کے ساتھ ایک وادی میں بیٹھے تھے۔ ایک بادل آیا اس کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بوچھا کہ تم کو معلوم ہے اس کاکیا نام ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! یہ سحاب (بادل) ہے۔ آپ نے فرمایا اسے مزن ک اور عنان کتے ہیں۔ پھر آپ نے بوچھا کہ تم کو معلوم ہے کہ زمین و آسان کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اے یا ۲ے یا ۳ے ساتوں آسان کی مسافت کا فاصلہ اور پہلے آسان اور اُس کے اوپر دوسرے آسان کے درمیان بھی اسی قدر فاصلہ ہے اسی طرح آپ نے ساتوں آسان سمنوا دیئے۔ پھر فرمایا کہ ان ساتوں آسان سے دوسرے آسان کے درمیان کے اس طرح آپ نے ساتوں آسان سمنوا دیئے۔ پھر فرمایا کہ ان ساتوں آسانوں کے دوسرے آسان کے درمیان بھی اسی قدر فاصلہ ہے اسی طرح آپ نے ساتوں آسان سمنوا دیئے۔ پھر فرمایا کہ ان ساتوں آسانوں کے دوسرے آسان کے درمیان بھی اسی قدر فاصلہ ہے اسی طرح آپ نے ساتوں آسان سمنوا دیئے۔ پھر فرمایا کہ ان ساتوں آسانوں کے دوسرے آسان کے درمیان بھی اسی قدر فاصلہ ہے۔ اس طرح آپ نے ساتوں آسان سمنوا دیئے۔ پھر فرمایا کہ ان ساتوں آسانوں کے درمیان بھی اسی قدر فاصلہ ہے۔ اسی طرح آپ نے ساتوں آسان سمنوں کے درمیان ہوں کے درمیان ہوں کو درمیان بھی اسی قدر فاصلہ ہوں کے درمیان ہوں کے درمیان ہوں کو درمیان ہوں کا دوسر کے درمیان ہوں کی درمیان ہوں کو درمیان ہوں کو درمیان ہوں کو درمیان ہوں کو دیتے درمیان ہوں کی دوسر کے دوسر کے درمیان ہوں کو درمیا

ــله وَاثْلُ عَلَيْهِمْ ثِبَا الَّذِي اتَيْنَاهُ ايَاتِنَا فَانْسَلَحَ مِنْهَا فَاتْبَعَهُ الشَّيْظُنُ فَكَانَ مِنَ الْغُوِينِ-ــله قرآن كي آيت "عَانْتُهُمْ الْزُلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ "كي طِرف اشاره ہے-

اوپرایک سمندر ہے۔اس سمندر کے اوپراور نیچ کے حصہ کے درمیان بھی اتناہی فاصلہ ہے جتنا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان

کے درمیان ہے۔ سمندر کے اوپر چار بہاڑی بکرے ہیں ہر برے کے کھروں اور رانوں کے درمیان بھی اتناہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسان سے دوسرے آسان کے درمیان ہے۔ ان بکروں کی

پیٹے پر عرش ہے اور عرش کے بالائی اور زیریں حصہ کے درمیان بھی اس قدر فاصلہ ہے۔ حاملین عرش اللی | ابن عبدالبری کتاب "التمهید" میں حضرت عروۃ بن الزبیر سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ حاملین حاملین عرش اللی |

عرش جار ہیں ایک انسان کی شکل میں ' دو سمرا بیل کی صورت میں ' تیسرا گدھ کے روپ میں اور چوتھاشیر کی صورت میں ہے۔ اور تعلمی کی تفیر میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جار اور کو'ان کے ساتھ بردھادیا

سنن ابی داؤد میں حضرت جابر ﷺ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میہ اجازت ملی ہے کہ میں تم کو ان فرشتوں میں سے ایک کاحال بیان کر دول جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہرایک کی کان کی لوے اس کے کندھے کے درمیان سات سوہرس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

بیاڑی بکری کا شرعی تھکم اس کا کھانا بالاتفاق حلال ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی محرم یا کوئی حلال محرم بیاڑی بکری کا شرعی تھکم اس بیاڑی بکری کوشکار کرلے تواس پرایک بکری کادم واجب ہوگا۔

قزویی نے "اشکال" میں ابن فقیہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے "جزیرہ رائج" میں عجیب وغریب شکل وصورت کے مختلف جانور دیکھے۔ انہی میں بہاڑی بحریوں کے طرح کا ایک جانور تھا جس کا رنگ سرخ تھا اور اس پر سفید نشانات تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کا گوشت کھٹا ہو تاہے۔

مولف فرماتے ہیں کہ اگر ہیر بات صبح مے تو مشابت صوری کی وجہ سے اس کا حکم بھی حلت کا ہو گا۔ کیونکہ میہ ماکول اللحم جانور ك مثابه ب-اس ك فوائد "أروية" ك تحت باب الالف مين كزر كلي بين- نيزايك فائده يه بهي به كمه اس كي بديون كالودااس عورت کے لئے نہایت مفید ہے جس کو سلان الرحم کا مرض ہو اس طرح کہ عورت اس گودے کو کسی کپڑے میں لپیٹ کر اندام ا

نهانی میں رکھ لیے۔

اور اگر اس کا گوشت اور اس کی چربی دونوں سکھا کر اس پر ابلوا' موتھا' لونگ' زعفران اور شمد ڈال کرسب کو اتنا ملائیس کہ یک جان ہو جائیں پھراسے ایک مثقال کے برابر عرق اجوائن میں ملا کر اس مخص کو پلایا جائے جس کے مثانہ میں پھری ہو گئی ہو تو باذنِ الهي صحت ياب ہو جائے گا-

# بَنَاتُ وَرُدَان

(تیل پٹائمبریلے کی مانند ایک کیڑا) اس کادوسموانام فالیۃ الافاعی بھی ہے۔ بیدا یک کیڑا ہے جونم جگہوں میں پیدا ہو تا ہے اور اکثر عسل خانوں اور حوض وغیرہ کے پاس رہتا ہے- کالابھی ہو تا ہے- سرخ اور سفید نیز سرخ وسیاہ بھی ہو تا ہے- جب بید ابتدا نمی سے پیدا ہو جاتا ہے تو پیر چینی بی کر تا ہے اور سفید لمے انڈے دیتا ہے۔ یہ گندگی سے مانوس ہو تا ہے اور گندگی کے لئے سال مولف نے محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حش (نخلستان) كالفظ استعال كياب-

فائدہ: ۔ جاحظ کا کمنا ہے کہ حش جس کی جمع حشوش ہے۔ وراصل اس کے معنی نخلتان کے ہیں۔ گراس سے مراہ بیت الخلاء (Letrine) ہے۔ وجہ اس کی بیہ ہے کہ مدینہ منورہ میں پہلے گھروں میں بیت الخلا نہیں تھے اس وقت لوگ قضائے حاجت کے لئے نخلتانوں میں جایا کرتے تھے للذا اہل عرب اس موقع پر بجائے صاف لفظ استعال کرنے کے کنامیہ بولتے ہیں۔ للذا لیٹرین کو حش (نخلتان) حلاء کٹ مخرج کے متوضاء کے نہ نہب کے خاتل کے مضاء الحاجۃ کہتے ہیں۔ اس طرح وہ بیر کہتے ہیں 'نجات حاصل کرنے گیا'

( کلتان) حلاء کے بخرج کے بمتوضاء کے بذہب کے عاقلات ضاء الحاجۃ سے ہیں۔ آئ طرع وہ بید سے ہیں مجبور نہ ہوتا پڑے ک فارغ ہونے کے لئے گیا اور بیہ سب الفاظ اس لئے استعال کئے جاتے ہیں تاکہ بالکل صراحثاً میہ کہنے کے لئے مجبور نہ ہوتا پڑے کہ سیکنے کے لئے گیا۔ گ

بہتے کے لئے لیا۔ اس کی گندگی کی وجہ سے اس کا کھانا حرام ہے۔ نیزیہ حشرات الارض میں سے ہے اس وجہ سے اس بنات وردان کا شرعی تھم ا بنات وردان کا شرعی تھم ا کی خرید و فروخت بھی ناجاز ہے۔ جس طرح ویگر کیروں کی خرید و فروخت ناجاز ہے جس سے کوئی

نفع حاصل نہیں کیا جاسکا۔ لیکن اگریہ پاک پانی میں گر جائیں تو ان سے پانی ناپاک نہیں ہو گااور اس قدر بات شریعت میں معاف ہے۔ جس طرح دیگروہ کیڑے جس کے اندر بہنے والاخون نہیں ہے ان کے گر جانے سے پانی کی طہارت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ فقہاء شوافع نے کہا ہے کہ جس جانور کے مار ڈالنے سے نہ کوئی نقصان ہونہ فائدہ جیسے' بَدَاتَ وَدُدَان' سے خَدَاهِس' جُعُلان'

دُود 'کیرُا' سرم 'شرم غ' چھوٹی چڑیاں اور کھیاں' ان کو مارنا کمروہ ہے گر حرام نہیں ہے۔ اور رافعی نے اس فہرست میں نہ کا شخے والے کتے کو بھی شار کرایا ہے اور انہوں نے مزید کہا ہے کہ چیونٹی 'شمد کی کھی 'شکرہ 'مینڈک وغیرہ کامارنا جائز نہیں ہے۔ والے کتے کو بھی شار کرایا ہے اور انہوں نے مزید کہا ہے کہ چیونٹی 'شمد کی کھی 'شکرہ 'مینڈک وغیرہ کامارنا جائز نہیں ہے۔ بنات ور دان کے طبی فوائد

ہما ورور اس بھی مند ہے۔ اس کی تکلیف دور ہو جاتی ہے اور درو ہیشہ کے لئے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ادر بیہ تیل پٹڈلیوں کے زخم میں بھی مند ہے۔ اس طرح دیگر اعضاء کے زخموں کے لئے نافع ہے۔ واللہ تعلقی اعلم بالصواب

# بابارياء

# يَاجُوْج وَمَاجُوْج

(ایک عجیب الخلقت قوم) یہ دونوں لفظ ہمزہ کے ساتھ اور بغیر همزہ دونوں طرح پڑھے جاتے ہیں جو ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ "اُجَّةُ الْحَوَّ" (اُر می کی شدت) سے شنن مانتے ہیں۔ کیونکہ یہ اگر م مزاج مخلوق ہے۔ اور ازبریؓ نے کہا ہے کہ یاجو د سفعول کاصیغہ ہے اور ماجوج مفعول کاصیغہ ہے۔ یہ بھی احمال ہے کہ دونوں مفعول ہوں۔ دونوں لفظ غیر منصرف مستعمل ہیں۔ تانیہ اور عکم وہ سب اس میں موجود ہیں کیونکہ یہ دو قبیلوں کے نام ہیں۔ لیکن اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ششق نہیں ہیں بلکہ عجمی نام ہیں۔ ای وجہ

ا میدان نظنے کی جگہ 'جمال جانے سے وضور هم ہو جاتا ہے۔ جانے کی جگہ۔ نشیب: گڑھا۔ ضرورت پوری کرنا۔ سال اس قتم کی تعبیر عربی کی طرح دیگر زبانوں میں بھی ہے تاکہ گندی اور نا قابلی ذکر چیز کا نام نہ لیتا پڑے۔

سن تل چناد مريا محريا كايك كرا-

ے وہ بغیر ہمزہ کے پڑھتے ہیں اور جمہ اور علم کی بناء پر غیر منصرف پڑھتے ہیں۔ سعید انتفش نے کہا ہے کہ یا جوج سے اور ماجوج سے
مشتق ہے۔ قطرب نے یہ کما کہ جو بغیر ہمزہ پڑھتے ہیں وہ یا جوج کو تابع سے فاعول کے وزن پر اور ماجوج کو هَجَّ سے فاعول کے وزن پر
استعمال کرتے ہیں اور فاعول کے وزن پر چو نکہ مجمی ناموں کو بغیر پڑھا جاتا ہے جیسے ھاروت' ماروت' طالوت' جالوت' داؤد۔ ای
طرح ان دونوں کو بھی بغیر ہمزہ پڑھا جائے لگا۔" یا جوج ماجوج" اور رہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل میں تو ہمزہ بی ہو لیکن تخفیف کر کے بغیر

ہمزہ بھی پڑھ لیا جاتا ہو۔

یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں یا جوج وہاجوج أُجَّةً ہے مشتق ہوں جس کے معنی مل جانا جیسا کہ فرمانِ باری ان کے بارے میں ہے "وَ وَرَ كَنَا بَعْضَ لَهُمْ يَوْمَئِذِ يَّمُوْجُ فِي بَعْضِ" اس کی تغیر میں آیا ہے۔ ای مُخْتَلِطَنْنِ یعنی اُجِلے۔ اور شاید یَجَّ جس کے متعلق انتفش کا کمنا ہے کہ یا جوج اس سے مشتق ہے۔ دراصل اُجَّ ہے کیو نکہ یا اور جیم ساتھ ساتھ عربی زبان میں تلفظ دشوار ہے اس لئے نہیں آیا ہے۔ ظامہ یہ ہے کہ ہمزہ اور بغیر ہمزہ وونوں لغیں جائز ہیں اور قراء سعد میں سے اکثر نے بغیر ہمزہ (تسمیل) کے ساتھ پڑھا ہے۔ یا ان کی پیدائش کے متعلق مقاتل ؓ کا قول ہے کہ یہ حضرت یا فی بن نوح ؓ کی اولاد ہیں۔ ضحاک ؓ ہج ہیں یا جوج ماجوج ماجوج انسان ہیں اور قراء ساتھ ساتھ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک دن احتمام ہو گیا اور آپ کا نوطہ مربی میں مخلوط ہو گیا۔ جب آپ کو افسوس ہوا اللہ تعالی نے اس سے یاجوج ماجوج پیدا کر دیئے۔ لیکن مولف کا کہنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ایک دن احتمام ہو گیا اور آپ کا نوب کہ یہ مسلم ہے کہ انبیاء علیم الصلوۃ والسلام کو احتمام نمیں ہوا۔

یاجوج ماجوج کی شکل وصورت اور اُن کی خوراک ایک روایت کی ہے:۔

دونی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاجوج ایک قوم ہے جس کے چارسوا میریں۔ اس طرح ماجوج بھی ان میں سے کوئی فرد جب تک اپنی اولاد میں سے ایک بڑار شہسوار نہیں ویکھ لیتا نہیں مرتا ہے۔ ان کی ایک قتم تو وہ ہے جو صنوبر کے درخت کے برابر لیے یعنی تقریباً ایک سومیں ذراع لیے ہوتے ہیں اور دو مری فتم وہ ہے جو اپنے ایک کان کو بچھا لیتے ہیں اور دو مرے کان کو اوڑھ لیتے ہیں۔ ان کے سامنے کوئی خزیر یا ہاتھی آ جائے تو اسے کھاجاتے ہیں اور اپنے مردول کو بھی کھا لیتے ہیں۔ ان کا اگل قدم شام میں تو پچھلا قدم خراسان میں ہوگا۔ سام تمام سمند رول اور دریائے طبری کا پانی فی جائیں گئے گر اللہ تعالی انہیں مکہ مرمہ ' مدینہ منورہ اور بیت المقدس میں جانے نہیں دے گا در وہب بن منبہ کا کہنا ہے کہ یا چوج ماجوج گھاس پھوس درخت اور کئریاں کھاتے ہیں اور جس انسان پر قابو پالیتے ہیں اسے بھی کھاجاتے ہیں۔ لیکن سے مکہ مرمہ نورہ اور بیت المقدس میں جانے پر قادر نہیں ہیں "۔

یا جوج ماجوج کا کفر ایاجوج ماجوج کے متعلق حضرت علی کرم الله وجه کا قول سے کہ:-

"ان کی ایک قتم تولسائی میں ایک بالشت کے برابر اور دوسری قتم ضرورت سے زیادہ لمی ہوتی ہے پر ندول کی طرح ان کے پنج ادر در ندوں کی طرح ان کے دانت ہیں- کو ترول کی سی آواز نکالتے ہیں اور چوپایوں کی طرح جفتی کرتے ہیں' بھیڑئے کی طرح چینے ہیں۔ ان کے بال سردی گرمی ہے ان کا بچاؤ کرتے ہیں۔ ان کے کان بہت بوے برے ہوتے ہیں۔ ا یک تو روئیں دار ہو تا ہے جس کو سردی میں او ڑھتے ہیں دو سرا بغیرروئیں کا صرف کھال کا ہو تا ہے۔ جو گرمی میں ان کے کام آتا ہے۔ ذوالقرنین کی بنائی ہوئی دیوار کو کھودتے رہتے ہیں جب اس میں سوراخ ہونے کو ہو تا ہے 'شام ہو جاتی ہے اور یہ لوگ میہ کمہ کرواپس ہو جاتے ہیں کہ باقی کل کھودیں گے۔ پھراللہ تعالیٰ اسے پہلے کی طرح صحیح سالم بنادیتا ہے۔جس دن وہ سے کمہ کر واپس ہول گے کہ انشاء اللہ ہم کل اس میں سوراخ کر لیس کے اس روز وہ اس کو مندم کرنے میں

کامیاب ہو جائیں گے اور باہر نکل پڑیں گے۔ لوگ ان کو دیکھ کر قلعوں اور محفوظ جگہوں میں جاکر چھپ جائیں گے۔ یہ آسان کی طرف تیر چلائیں گے اللہ تعالی اُن کے تیروں کو خون آلود کرکے ان کے پاس لوٹا دے گااور اخیر میں ان کو اللہ تعلل ایک کیڑے کے ذریعے ہلاک کر دے گا۔ جو اُن کی گر دنوں سے جمٹ جائے گا۔ یہ وہی نَعَفْ نامی کیڑا ہو گاجس کاذکر

باب النون مين آجكا ب"-جوج ماجوج کس کی اولاد ہیں؟ یاجوج و ماجوج کے متعلق شخ محی الدین نوویؓ سے پوچھا گیا کہ کیایہ آدم وحوا کی نسل سے ہیں اور ان کی عمر کتنی ہوتی ہے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اکثر علاء کے نزدیک میہ آوم و

وا کی نسل سے ہیں گرحواسے نہیں ہیں' اس طرح دہ ہمارے صرف باپ شریک بھائی ٹھیرے اور ان کی عمرکے متعلق کوئی صحیح بات عول نہیں ہے اور یہ باب الکاف میں "الکركند" كے بيان میں حافظ ابو عمر بن عبد البركا قول گزر چكا ہے كہ اس پر علماء كرام كا الفاق ہے کہ یاجوج ماجوج حصرت یافث بن نوح کی اولادہیں۔

اور سے بھی گزر چکا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! آیا آپ کی وعوت یا جوج و ماجوج

السيني ہے يا نيس؟ آپ نے فرمايا كه شب معراج ميں ميرا كرر أن كے پاس سے موا- ميں نے ان كو دعوت اسلام بھى دى مكر ہو**ں نے اس کو قبول نہیں کیا۔** 

بخاری ومسلم اور نسائی میں ایک روایت أن کے متعلق ہے کہ: ود حضرت ابو سعید خدری کی محت بی که حضور اکرم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا الله تبارک و تعالی قیامت کے روز حفرت آدم کو مخاطب فرمائیں گے۔ حفرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے "لبیک سعدیک والحزنی یدیک" اللہ تعللی کا ارشاد ہو گا اے آدم بعث النار (جہنمی شکر) کو نکالئے۔ حضرت آدم یو چیس کے 'بعث النار کیا چیز ہے؟ الله تعالی

فرمائیں گے۔ ہر ہزار میں سے نو سونتانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ پھر حضور نے فرمایا یمی وقت ہو گاجبکہ بچے بو ڑھے ہو جاکیں گے اور حاملہ عور توں کا حمل ساقط ہو جائے گاتم یہ سمجھو گے کہ لوگ نشے میں بدمست ہیں حالا نکیہ وہ نشہ میں نہ ہول کے بلکہ اللہ تعالیٰ کاعذاب بہت سخت ہے"۔

یہ بات صحابہ کرام رضوان اللہ علیم اجھین پر بہت گرال بار ہوئی۔ انہوں نے عرض کیایا رسول اللہ! ہم میں سے وہ کون ا یک مخص ہو گاجو جنت میں جائے گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ نوسو

ننانوے یا جوج ماجوج میں سے ہوں گے اور وہ ایک جنتی تم میں سے ہو گا۔

علاء کرام کاکمناہ کہ اس کام کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کو طلب کرنے کی وجہ ہیہ ہے کہ وہ سب انسانوں کے باپ ہیں۔
اور ابو واؤد کو چھوڑ کر دیگر بہت سے محدثین کے حضرت زینب بنت جمش کی ہیر روایت نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ:۔
"ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ پر تھراہٹ کا عالم طاری تھا'چرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور ناک پر یہ الفاظ جاری تھے"لا اللہ "ہلاکت ہے عرب کے اس شرسے جو قریب آچکا ہے یا جوج و ماجوج کی دیوار کا کھلنا اس طرح قریب آچکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوشے اور شہادت کی انگی ملاکر اشارہ کیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنما فرماتی ہیں میں نے عرض کیایا رسول اللہ! مائل ہیں میں صالحین (نیک لوگ) موجود ہوں گے جب بھی ہم ہلاک ہوجائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں! جب خب کی کشرت ہو جائے گی۔

اس حدیث شریف میں لفظ ویل آیا ہے جس کا ترجمہ ہلاکت سے کیا گیا ہے۔ مولف فرماتے ہیں کہ ویل جہنم کی ایک وادی کانام بھی ہے جس کی نہ تک پہنچنے کے لئے جہنمی کو چالیس برس لگ جائیں گے۔ <sup>سا</sup>

اور "نحبَث" سے مراد فت و فجور ہے۔ خاص طور سے اس سے مراد زنالیا ہے۔ بقول بعض خبث سے مراد "اولاد زنا" ہے۔ مولف کے نزدیک خبث سے مطلق گناہ مراد ہیں لنذا اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہوا کہ جب معصیت (فتق و فجور) کی کثرت ہو جائے گی تواس کا نتیجہ عام ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہو گااور بروں کے ساتھ نیک اور بھلے لوگ بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ جائے گی تواس کا نتیجہ عام ہلاک ہو جائیں گے۔ سند سکندری: بزار ؓ نے یوسف ؓ بن مریم حنفی کی ایک حدیث نقل کی ہے:۔

"وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکڑے پاس بیٹا ہوا تھا کہ ایک صاحب آئے اور آپ کو سلام کیا اور کھنے گئے کیا آپ نے جھ کو نہیں پہچانا؟ حضرت ابو بکڑنے پوچھا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جو اب دیا کیا آپ اس مخص سے واقف ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ پھر آپ کو ہتلایا تھا کہ میں نے سندری دیکھی ہے۔ حضرت ابو بکر ٹیم سن ملی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ پھر آپ کو ہتلایا تھا کہ میں وہی ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جی بال میں وہی ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ تشریف رکھیں اور ہمیں بھی اس دیوار کا حال سنادیں۔ چنانچہ ان کابیان یہ تھا:

دسیں اپنے سنر کے دوران ایک ایس جگہ پہنچ گیا جمال کے لوگوں کاکاروبار صرف آئن گری (لوہاری) تھا میں ایک گھر میں ممان ہوا اور دیوار کی طرف پاؤں کر کے لیٹ گیا۔ جب غروب آفاب کاوقت آیا تو جھے ایس آواز سائی وینے گئی جو اس ممان ہوا اور دیوار کی طرف پاؤں کر کے لیٹ گیا۔ جب غروب آفاب کاوقت آیا تو جھے ایس آواز سائی وینے گئی جو اس معلوم ہونے گئی۔ یہ دیکھ کرصاحب خانہ نے جھے تسلی دی کہ گھرانے اور ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کو یمال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کی آواز ہے جو اس وقت سامنے کی دیوار سے واپس جارہ ہیں۔ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو آپ اس دیوار کو دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے کہا میں اُس فی مورد دیکھوں گا۔ چنانچہ میں نے جاکر اس دیوار کو دیکھا اس میں گئی ہوئی لوہے کی ایڈیس ایس لگ رہی تھیں گویا میں اُس اُس بیں اور اُن کے درمیان ٹھوکی گئی کیلیں کریوں کی طرح معلوم ہو رہی تھیں۔ وہ دیوار دور سے دیکھنے میں الی

اله جاليس سال تك اوبرت ينج مراك بواجلا جائ كاد

محسوس ہوتی تھی گویا وہ (بردیمانی) بمنی چادر ہے جس پر بیل ہوئے سیجے ہوئے ہیں۔ جب میں سفرسے واپس اپنے وطن پہنچا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ آپ نے مجھ سے اس کی کیفیت دریافت فرمائی۔ چنانچہ میں نے اُس کا پورا پورا حال بیان کر دیا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ جو ہخض سنہ سکندری دیکھنے والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ حضرت ابو بکر شنے یہ سن کر فرمایا کہ آپ نے بالکل صبح فرمایا"۔

دیکھنے والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔حضرت ابو بکڑنے میہ سن کر فرمایا کہ آپ نے بالکل سیح فرمایا"۔ مضرت سکندر ذوالقرنین کے دیوار بنانے گاقصہ سے بنیر جر سے بنید جر سے بنید جہ میں بر تھ

معرف سندر ردوا سرین نے دیوار بنانے قاصعه ایک ایک جگه پنج جس کے دونوں طرف بہاڑ تھے۔ چی میں وادی تھی۔ وہاں کے بہنے دونوں طرف بہاڑ تھے۔ چی میں وادی تھی۔ وہاں کے بہنے والوں کی گفتگو ان کی سمجھ میں نہ آئی (یا وہ قوم آپ کی گفتگو سمجھنے پر قادر نہ تھی) گرانہوں نے سمی طرح معرت وہاں کے بہنے والوں کی گفتگو ان کی سمجھ میں نہ آئی (یا وہ قوم آپ کی گفتگو سمجھنے پر قادر نہ تھی) گرانہوں نے سے میں نہ آئی (یا وہ قوم آپ کی گفتگو سمجھنے پر قادر نہ تھی) گرانہوں نے سے میں نہ آئی (یا وہ قوم آپ کی گفتگو سمجھنے پر قادر نہ تھی)

سکندر ذوالقرنین سے بیہ شکایت کی کہ یاجوج ماجوج ہماری تھیتیاں تباہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یاجوج ماجوج ان غریبوں کی بہتی میں آگر گھاس' پتے ادر سبزیاں کھاجاتے تھے اور سو تھی ہوئی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ بقول بعض آگر انسانوں کو کھاجاتے تھے۔ اس قوم نے آپ سے عرض کیا کہ ہم آپ کے لئے چندہ کر دیتے ہیں آپ ہمارے اور ان یاجوج ماجوج کے در میان ایک مضبوط دیوار بنوا دیں۔ حضرت سکندر ذوالقرنین نے کہاتم کو تہماری دولت مبارک ہو۔ تم صرف کام کرانے میں میرا تعاون کرو۔ ساز و سامان ہمارے

حفزت سکندر ذوانفر مین نے کہا تم کو تمہاری دولت مبار ک ہو۔ م صرف کام ترائے یک تیمرا تعاون ترو۔ عادو عمان المرت پاس کافی موجود ہے۔ خدانے مجھے بہت کچھ دے رکھاہے۔

اس کے بعد حفرت سکندر نے جاکر دونوں پہاڑوں کے درمیان کے فاصلہ کا اندازہ لگایا تو فاصلہ سو فرسخ کے برابر تھا- چنانچہ بنیادیں کھودنے کا تھم دیا اور اتن گری بنیادیں کھودوا کیں کہ پانی نگلنے لگا اور یہ بنیادیں چو ڑائی میں بچاس فرسخ تک کھودی گئیں اور اس بنیاد کا بھراؤ بڑی بڑی چٹانوں سے کیا گیا اور اس کا گارا پھلے ہوئے تانبے کو بنایا گیا۔ وہ دیوار الیمی تیار ہوگئ گویا زمین کے اندر سے

نکلاہوا پیاڑ ہو-دو سرا قول میہ ہے کہ بنیادوں میں اور وبیوار میں بھی پھر نہیں بلکہ لوہے کے بڑے بڑے کھڑے لگائے گئے۔ پھران ککڑوں کے

دو سران لکڑیاں اور کو کلے چن دیئے گئے اور بھٹی جلادی گئی۔ جب لوہے کے مکڑے بالکل سرخ ہو گئے تو اس کے اوپر پچھلا ہوا تانبا ڈال دیا گیا جس سے لوہے کے مکڑے ایک دو سرے سے جڑ گئے اور ایسا لگنے لگا گویا لوہے کا کوئی ٹھوس پیاڑ ہو اور اس پر لوہے اور تا نے کی کیلیں ٹھوک وی گئی ہوں۔ چو نکہ در میان میں پچھ پیتل بھی لگایا گیا تھا للذا دور سے وہ دیوار نقش و نگار سے مزین چادر کی طرح نظر آتی تھی۔

اس کے بعد وہ یاجوج ماجوج اس دیوار کے چکنی ہونے کی وجہ سے نہ تو اس پر چڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی اس میں وہ سوراخ کر سکتے تھے کیونکہ وہ بہت مضبوط ہے۔ ایک طرف سے دیوار اور دو سری طرف سے سمندر کے در میان ان کو قید کر دیا گیا ہے اور وہ اب تک اس جگہ قید ہیں۔

ان کی خوراک وہ مچھلیاں ہیں جو موسم رہیج میں ان پر بارش کی طرح برستی ہیں۔ بعض نے سانپ کہاہے۔ وہی وہ پورے سال کھاتے ہیں اور ان کی تعداد کی کثرت کے باد جود انہیں خوراک کی کمی نہیں ہونے پاتی۔ سے باری تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)

## اليَامُوْر

(بارہ عکھے کے مثابہ ایک جانور) ابن سیدہ کابیان ہے کہ یامور پہاڑی بکروں کی ایک قتم ہے یا اس کے مثابہ کوئی جانور ہے جس کے بچے سر میں ایک سینگ ہوتا ہے جس میں مختلف شاخیں ہوتی ہیں۔ دد سرے لوگوں سے کما ہے کہ یامور' زبارہ سنگھا ہے جس کے سینگ آرا کی طرح ہوتے ہیں۔ سے اکثر باتوں میں گور خرکے مثابہ ہے۔ گھنی جھاڑیوں کے باس رہتا ہے۔ پانی پینے کے بعد اس میں پھرتی پیدا ہو جاتی ہے اور در ختوں' جھاڑیوں کے بچ اچھل کود کرنے لگتا ہے۔ بھی بھی اس کے سینگ در خت کی شاخوں میں اکک جاتے ہیں اس وقت سے شور کرنے لگتا ہے۔ شکاری اس کی آواز س کر اُسے بکڑ لیتے ہیں۔

ما مور کا شرعی تھم یہ طلا ہے۔

یامور کے طبی فوائد اس کی کھال کی خاصیت ہے ہے کہ بواسیرکا مریض آگر اس پر برابر بیٹیار ہے تو بواسیر ٹھیک ہو جاتی ہے۔ المدة مدہ

(شکرہ کی طرح کا ایک شکاری پرندہ) اس پرندہ کی کنیت أبور پار ہے۔ یہ شکاری پرندہ ہے۔ شکرہ کے مشابہ ہو تا ہے۔ باب الصاد میں ''اِلصقر'' میں مفصل بیان آ چکا ہے۔ محری بن زیاد زیادی کالقب بھی یو یو تھا۔ یہ اہل بھرہ کے امام تھے۔ محدث تھ' محاد بن زید اور ریگر راویوں سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ماجہ اور بخاری ؓ نے ذیلی طور پر ان سے روایت کی ہے۔ ۲۵۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابن مندہ نے ان کو ضعیف کہا ہے گرابن حبان نے ان کو ثقات میں شار کیا ہے۔ میں ماج اور سر کوئل نبی سرشکار کیا ہے۔

بوبو کاشری علم حرام ب- کونکہ یہ پنجد سے شکار کر تا ہے۔

بویو کے طبی فوائد اس کادماغ آگر خٹک کرے اور طبرزدی شکر (کو زہ کی مصری) میں حل کرکے اس میں گوہ کاپاخانہ ملالیا جائے اور اس کاپتہ ماء اس نے آگھوں میں بطور سرمہ لگایا جائے تو آگھ میں پیدا ہونے والی سفیدی ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس کاپتہ ماء شدانج کے (شدانہ) میں ملاکر ناک میں پُکایا جائے تو سردرد فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔

## اليَحْبُوْر

(سرخاب كابچه) باب الحاءميں "حبارى" كے بيان ميں اس كا حوال و فوا كد وغيرہ ذكر كئے جا چكے ہيں-

## اليَحْمُوْر

(ایک جنگلی جانور: جھکاڑ) ایک جنگلی جانور ہو تا ہے جو انسانوں کو دیکھ کربدک کر بھاگتا ہے۔ اس کی دو سینگیس ہوتی ہیں جو بالکل

له "شدانه" ایک مم کی بونی کو کمتے بین اطباء حضرات اس سے بخوبی واقف بین-

آرہ کی طرح دھار دار ہوتی ہیں اس سے وہ درختوں کی شاخیں کاٹ ڈالنا ہے۔ مشہور ہیہ ہے کہ جب یہ پیاسا ہوتا ہے اور نسر کے پاس پانی کے لئے جانا چاہتا ہے گر راستہ میں گھنی جھاڑیاں اُس کے آڑے آجاتی ہیں تو وہ اپنی سینگوں سے آنسیں کافنا ہوا آگے بڑھ جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یجمور'یا مور ہی ہے جس کاذکر ابھی گزرا ہے اور اس کی سینگیس بارہ شکھے کی طرح ہوتی ہیں۔ ہرسال بچے دیتا ہے۔ اس کارنگ سرخ ہوتا ہے اور اس کابدن ٹھوس اور گھیلا ہوتا ہے۔

يجور كاشرى حكم اس كى برقتم طلاب-

ایک طالب علم اور جن کی حیرت ناک واستان علم ابو الفرج ابن جوزی کی کتاب "العرائس" میں لکھا ہے کہ ایک طالب علم اور جن کی حیرت ناک واستان علم تحصیل علم کے لئے اپنے وطن سے کمیں جا رہا تھا راستے میں اس کی ملاقات ایک محض سے ہوئی جواس کے ساتھ ہوگیا۔ جب وہ طالب علم اس شہر کے قریب پنچا جہال جانے کا قصد کر کے وہ گھرسے چلا تھا۔ اس اجنبی مخض نے اس طالب علم کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم سفر ہونے کی وجہ سے جھے پر میراحق رفاقت لازم ہوگیا اور میں قوم جن کا ایک خرد ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے۔ طالب علم نے پوچھاکیا کام ہے؟ جن نے کہا جب وُلال مقام پر پنچے گا تجھے وہال کچھے

مرغیاں ملیس گی ان کے پچ میں ایک مرغابو گا۔ اُس کے مالک کا پیۃ لگا کر اس مرنے کو خرید لینااور اسے ذرج کر ڈالنا۔ بس تجھ سے میرا میں کام ہے۔ اس طالب علم نے اس جن سے کما کہ بھائی میرا بھی تم سے ایک کام ہے۔ جن نے پوچھا تیرا کیا کام ہے؟ اس نے کما کہ بالفرض آگر کوئی سر کش جن کمی انسان پر سوار ہو جائے اور اس پر کسی عمل کا اثر نہ ہو تا ہو تو اس کاعلاج کیا ہے؟ جن نے کما کہ اس کی دوا یہ ہے کہ 'دیجمور''کی کھال کا ایک ہاتھ لمبا تانت لے کر اس سے آسیب زدہ کی شمادت کی انگلی خوب جکڑ کر باندھ دی جائے مچر سند اب بری کا تیل لے کر چار قطرے آسیب زدہ کے دائے نتھنے میں اور تمین قطرے باکمیں نتھنے میں ٹیکا دیئے جائمیں اس سے دہ

آسیب مرجائے گااور پھراس پر کوئی دو سرا آسیب بھی بھی نہیں آئے گا۔

اس طالب علم کابیان ہے کہ وہ جن جھ سے جدا ہو گیا۔ جب میں شہر کے اس مقام پر پہنچا جمال کااس نے پتہ دیا تھا تو جھے وہاں مرغیاں نظر آئیں اور ان میں ایک مرغابھی تھا۔ یہ ایک بڑھیا کی ملکت میں تھا۔ میں نے اس سے وہ مرغا خریدنا چاہا مگراس نے صاف انکار کر دیا۔ آخر کار بہت اصرار کر کے میں نے وہ مرغادوگی قیمت میں خرید لیا۔ پھروہ جن جھے نظر آیا اور اس نے اشارہ سے جھے کہا کہ "اس مرغے کو ذریح کر دے"۔ چنانچہ میں نے اس کو ذریح کر دیا۔ پھھ ورد عورت پاس کے ایک گھر سے نظے اور جھے جادوگر نہیں ہوں۔ وہ کہنے گئے جب سے تو نے یہ مرغاذری کیا ہے ایک جن آگر جادری جو ان لڑی پر سوار ہو گیا ہے اور دہ کسی طرح اس کا پیچھا چھو ڈنے کو تیار نہیں ہے۔

ہماری جو ان لڑی پر سوار ہو گیا ہے اور دہ کسی طرح اس کا پیچھا چھو ڈنے کو تیار نہیں ہے۔

میں سمجھ گیا کہ بیہ جن وہی میرار فیق سفر ہے چنانچہ مین نے ان سے کما کہ مجھ کو دیجور" کی تانت اور آبِ سنداب لاکر دو میں اس کاعلاج کروں گا۔ جب بیہ چیزیں انہوں نے میا کر دیں۔ میں نے جاکر تانت سے اس آسیب زدہ لڑکی کی انگلی خوب کس کر باند ھ وی باعد ہے تھی ہو ہے میں انہوں نے میں نے آس کی میں ہوئے تھی ہو ہے میں سندان کی باسکھایا تھا کہ تو مجھ ہی پر اسے آزما۔ میں نے آس کی محکمہ دلائل کے ایک محکمہ دلائل کے ایک محتمہ دلائل کے دلائل کے ایک محتمہ دلائل کے ایک محتمہ دلائل کے دلائل کے

ایک نہ سی اور پھراس تیل کے چار قطرے اس کے داہنے نتھنے اور تین قطرے اُس کے بائیں نتھنے میں ٹپکا دیئے۔ ٹپکاتے ہی وہ جن مردہ ہو کر اسی وفت گر پڑااور لڑکی بھلی چنگی ہوگئی۔ پھراس کو کسی آسیب کی تکلیف بھی نہیں ہوئی۔

#### اليحموم

(تیتری طرح کاایک پرنده) یحموم: ایک خوبصورت پرنده ہے جو مجاز کے نخلتانوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ مولف کاخیال ہے کہ یہ تیترہے۔ یحموم، نعمان ابن المنذر کے گھو ڑے کانام بھی تھا۔ یحموم عربی میں سیاه دھو کیس کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن میں "وَظِل مِنْ یَحْمُوْم" میں یحموم سے یمی دھوال مراد ہے۔ جب اہل عرب کسی انتمائی کالی چیز کو بتانا چاہتے ہیں تو "اسود یحموم" کستے ہیں۔ لیتن "مالا بجنگ"۔

کتے ہیں کہ 'ویحوم'' دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس کے سائے میں دوز نیوں کو بٹھا دیا جائے گا اور اس کا حال یہ ہو گا''لا ہار د ولا کو یم'' لینی نہ اس کی مٹی میں ٹھنڈا بن ہو گانہ اس کا منظر ہی اچھا ہو گا۔ یہ بھی کما جاتا ہے کہ یحموم جہنم کا ایک نام بھی ہے۔ صحاک فرماتے ہیں کہ جہنم بالکل سیاہ ہے اور اس میں جانے والے لوگ بھی کالے بھجنگے ہو جائیں گے۔نعو ذباللّٰہ من شرھا میحمور کا حکم اسی حال ہے۔

#### اليراعة

(جگنو) اڑنے والا ایک چھوٹا ساکٹرا ہے۔ دن کو عام پٹگوں کی طرح دکھائی دیتا ہے ادر اندھیری راتوں میں ایسا معلوم ہو تا ہے جیسے کوئی چمکدار ستارہ زمین پر اتر آیا ہویا جیسے کوئی چراغ اڑرہا ہو۔

ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ براع' مجھراور مکھی کے درمیان کی ایک مخلوق کھی ہے جو منہ پر بیٹھ جاتی ہے مگر کائتی نہیں ہے اور براعة شتر مرغ کو بھی کہتے ہیں-اس کابیان تفصیل سے گزر چکا ہے-

#### اليربوع

(چوہے کی طرح کا مگراس سے پچھ بڑا ایک جانور) چوہے سے ذرا بڑا ایک جانور ہے جس کی اگلی ٹائٹیس بہت چھوٹی اور پچھلی بہت بڑی ہوتی ہیں۔اس کی دم ہوش کی سی ہوتی ہے اور دم کے آخری کنارہ پربال کلی کے مائند لگتے ہیں۔ یہ اپنی دم اٹھاکر چلتا ہے۔ ہرن کی طرح اس کارنگ ہوتا ہے۔

جانوروں کی نفسیات کے ماہرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے جن جانوروں میں خباثت کوٹ کو بھردی ہے۔ ان میں اکثر کے ہاتھ چھوٹے اور پیر لمبے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب اُنہیں کی چیز کا خطرہ ہو تا ہے تو چھلانگ لگا کر اس خطرے ہے اپنی حفاظت کر لیتے ہیں۔ یہ جانور زمین کے اندر رہتا ہے تا کہ اس کی نمی اس کے لئے پانی کا کام دے یہ اچھی ہوا کو پیند کر تا ہے۔ وریاؤں سے اسے وحشت ہوتی ہے اس وجہ سے یہ اپنی بل بلند جگہوں پر بناتا ہے۔ پھریہ اپنی بل کو ایس جگہ بناتا ہے جہاں چہار سوکی ہوا گئے اس لئے وہ اپنی بل میں چاروں طرف دروازے کھولتا ہے تاکہ ہوا اندر جا سکے۔ اس کے ان دروازوں کا نام بھی الگ الگ ہے۔ ایک کو "النّافقاء" دو سرے کو "المقاصِعَاءً" تیسرے کو "المواهطاء" کتے ہیں۔ آگر کوئی شکاری اس کے ایک سوراخ کے پاس اس کی تلاش

میں ہوتا ہے تو وہ دو سرے سوراخ سے نکل جاتا ہے۔اس بل کے باہر مٹی اور اندر گڑھا ہوتا ہے-نافقاء اس کی چھپی ہوئی بل کو کہتے ہیں۔ اس سے منافق مشتق ہے کہ ظاہر میں اس کی زبان پر ایمان ہوتا ہے گردل میں کفر ہوتا ہے-

اس جانور کی خاص فطرت میہ ہے کہ زم زمین پر چلن ہے تاکہ اس کے پیروں کی آہٹ سن کر کوئی شکار نہ کرلے جس طرح خر کوش بھی ایسے ہی کرتا ہے یہ جگال کرتا ہے اور میگنی کرتا ہے۔ اس کے اوپر نینچ وانت اور ڈاڑھ بھی ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں جاحظ اور قزویٰی کا کمنا ہے کہ یہ جانور ہوش کی ایک قتم ہے۔ قزویٰی نے یہ بھی کما ہے کہ یہ ان جانوروں میں سے ہے جن کے

میں جاحظ اور قزوین کا کمنا ہے کہ یہ جانور ہوش کی ایک قتم ہے۔ قزوین نے یہ بھی کما ہے کہ یہ ان جانوروں میں سے ہے جن کے سردار ہوتے ہیں اور ان کی تھم کی تھمیل کی جاتی ہے۔ جس وقت کہ سردار اُن کے ساتھ ہو تا ہے تو دہ کسی اونچی جگہ یا پھروغیرہ پر کھڑا ہو کر ادھرادھرد یکھار ہتا ہے۔ اگر اسے کوئی خطرے کی چیز آتی ہوئی محسوس ہوتی ہے تو وہ دانتوں کو کنکٹاکر خاص قتم کی آواز نکالیا ہے

ہو سراد سراد سرویک رہائے ہوں سر سے دی سرط ماہیں میں ماں میں ہوگی میں پچھ غفلت برتے اور اس کی اس کو تاہی جس کو سن کر سب اپنے بلوں میں تھس جاتے ہیں۔ اگر انفاق سے سردار اپنی اس ڈیوٹی میں پچھ غفلت برتے اور اس کی اس کو تاہی کے نتیج میں کوئی جانور کسی ایک کو پکڑ لیے جائے تو سب سے پہلے ان کا سردار ہاہر نکاتا ہے۔ اِدھراُدھر جھانک کر دیکھا ہے۔ جب کوئی جب سے معاش کی تلاش میں ہاہر نکلتے ہیں تو سب سے پہلے ان کا سردار ہاہر نکلتا ہے۔ اِدھراُدھر جھانک کر دیکھا ہے۔ جب کوئی

جب بید معان می ملان بی ہوئے ہیں و سب سے بیان کا سروار پاہر سب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ خطرہ کی چیز نظر نہیں آتی تو خاص انداز سے دانتوں کو کٹکٹا کر آواز نکالتا ہے جس سے سب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس وقت سب باہر نکل آتے ہیں۔

مربوع کے طبی فوائد ا مربوع کے طبی فوائد اللہ جہا ہے۔ جیں گے۔

خواب میں ربوع کی تعبیر کو خواب میں دیکھنا بہت جھوٹے اور جھوٹی قسمیں کھانے والے مخص کی پیچان ہے۔ اگر کواب سے جھڑتے دیکھے تواسی قسم کے آدمی سے اس کی لڑائی ہوگی۔

# اليَرْقَان

ایک کیڑا) یہ وہ کیڑا ہے جو کھیتوں میں پیدا ہو تا ہے۔ پھراس کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ اڑنے لگتا ہے اور اس کا نام "زرع میرو ق"بھی ہے جیسا کہ ابن سیدہ نے کہا ہے۔

#### السف

(مکھی) باب الذال میں "زباب" میں پورا بیان گزر چکا-

## اليَعُو

(بکری کاوہ بچہ جو شکار کے حیلہ کے لئے کہیں باندھ دیا جائے) بکری کے اس بچہ کو کہتے ہیں جو شیراور بھیڑیئے کی کچھار کے قریب باندھ دیا جاتا ہے اور اس کے سامنے ایک گڑھا کھود کر اُسے گھاس وغیرہ سے چھپا دیتے۔ اس بکری کے بچہ کی آواز مُن کر بجو اُس کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تلاش میں آتا ہے اور گڑھے میں گر جاتا ہے۔ نیز بعر نام کا خراسان میں ایک جانور ہو تا ہے جو محنت و مشقت کے باوجود موٹا ہو تا

## اليعفور

(ہرن کا بچہ یا نیل گائے کا بچہ) یعفود: ہرن یا نیل گائے کے بچہ کو کہتے ہیں۔بقول دیگر نر ہرن کو بھی کہاجاتا ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یعفور نامی گدھے پر سوار ہوکر ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔کہتے ہیں کہ اس گدھے کا نام ''بیغور'' اس کے خاکستری رنگ کی بنیاد پر رکھا گیا۔ جس طرح سبزرنگ کے جانور کو یحفور کمہ دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کانام یعفور اس لئے پڑا کہ اس کی رفتار ہرن کے مشابہ تھی۔

#### اليعقوب

(نر چکور) یعقوب: نر چکور کو کہتے ہیں۔ اس معنی میں بیہ لفظ خالص عربی کا ہے۔ گمر یعقوب جو ایک نبی علیہ السلام کا نام ہے وہ پوسف و یونس کی طرح مجمی لفظ ہے۔ للذا بقول جو ہری آگر یعقوب کسی شخص کا نام ہو تو بیہ عجمہ اور علیت کی وجہ سے قیر منصرف پڑھا جائے گا۔ لیکن جحل (چکور) کے معنی میں منصرف ہو گا۔ کیونکہ وہ خاص عربی زبان کا لفظ ہے اور اس میں غیر منصرف ہونے کے لئے کوئی سبب موجود نہیں ہے۔

چور کا تھم شرعی ارافعی نے کہاہے کہ مرغی اور چکور سے پیداشدہ پرندے کو اگر کوئی محرم شکار کرلے تو جزاء لازم ہوگ۔ المع صلح

(كام كرنے والا اونٹ يا اونٹنی) الناقہ كے بيان ميں باب النون ميں تفصيل گزر چكی ہے۔

#### www.KitaboSunnat.com اليمام

(فاختہ) اصمعی کے بقول فاختہ کو کہتے ہیں اور کسائی کے بقول وہ جنگلی کبوتر جو گھروں میں رہتا ہے اور بیامۃ اس کرنجی آتھوں والی لڑکی کانام بھی تھاجو تین دن کی مسافت کے فاصلہ سے کسی چیز کو و کمچھ لیتی تھی۔ جاحظ کا کہنا ہے کہ وہ لڑکی لقمان بن عاد کے خاندان سے تھی اور اس کا اصل نام "عنز" تھا۔ اس کی آنکھیں کرنجی تھیں۔ اسی طرح "الذباء" اور "البسوس" نامی دو عور تیں بھی اس طرح آنکھوں والی تھیں۔ سب سے پہلے اس لڑکی نے اٹھ کا سرمہ استعال کیا تھا۔

ایک عورت کی تیزنگایی کا بجیب قصم الشل بن بچی بین: زرقاء الیمامه 'بسوس' دغة 'ظلمة اورام قرفة -

زر قاء الیمامة: به بیمامه کی رہنے والی ہنو نمبر کی ایک لڑکی تھی جو تاریک رات میں سفید بال اور تمین دن کی مسافت کی دوری سے گھو ژے سوار کو دیکھے لیا کرتی تھی۔ اگر کوئی لشکر اس کی قوم پر حملہ آور ہو تا تو وہ ان کو پہلے سے آگاہ کر دیتی تھی اور وہ لوگ اس لشکر سے نمٹنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ کی لشکر کے سپہ سالارنے ان کے غلاف یہ تدبیری کہ اپنے لشکر کو تھم دیا کہ ہر ہخص درخت کی ایک شاخ کاٹ کر اپنے ہاتھ
میں لے لے ادر اُس کی آڑ میں آگے ہوھے۔ زر قاء نے جب اس کو غور سے دیکھاتو اُسے ایساد کھائی دیا جیسے ایک درخت اس کی
قوم کی طرف بوھا چلا آ رہا ہو۔ اس نے اپنی قوم کو اس کی اطلاع دی کہ جھے تو سامنے سے ایک درخت آتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔
قوم نے اس کا خراق اڑایا کہ تیری عقل ماری گئی ہے بھلا کہیں درخت بھی چلتا ہے۔ اس نے کہا کہ جو میں کہ رہی ہوں وہی صبح ہے
اس پر اس کی قوم نے اسے جھٹلا دیا اور انہوں نے دشمن سے مدافعت ادر اپنی حفاظت کاکوئی کام نہیں کیا۔ بتیجہ یہ ہوا کہ دسمن ان پر

صبح صبح پہنچ گیااور زر قاکو قتل کر دیا۔ جب انہوں نے اس کی آنکھیں چیر کر دیکھیں تو اُن کی رگوں میں اثد ہی اثد (اصفهانی سرمہ) بھرا ہوا تھا۔ کیونکہ یہ بکثرت میں سرمہ استعال کیا کرتی تھی۔غالبا میں اس کی بصارت کی تیزی کاسب بناتھا۔ (از مترجم)

(۲) بیوس: اس کے بارے میں عرب میں یہ مثل رائج ہے "اَشامُ من بسوس" لینی بسوس سے زیادہ منحوس- یہ عورت جاس بن مرة بن ذیل بن شیبان کی خالہ تھی۔ اس کی ایک او نٹنی کی وجہ سے کلیب بن واکل مار ڈالا گیاجس کی وجہ سے بکرادر

تغلب میں زبردست جنگ چھڑ گئی جو چالیس سال تک جاری رہی- بیالڑائی ''حرب بسوس'' کے نام سے مشہور ہے-(۳) دَغة:اس عورت کے متعلق مشہور ہے کہ "احمق من دغة" دغہ سے زیادہ بیو قوف- بیہ قبیلیہُ بنی عجل کی عورت تھی اور

بنی العنبر میں اس کا نکاح ہوا تھا۔ بنی العنبر میں اس کا نکاح ہوا تھا۔ (۳) ظلمة: اس عورت کے نام سے بیہ مثل مشہور ہے "ازنبی من ظلمة" ظلمة سے زیادہ زنا کار-بیہ قبیلیہ نفذیل کی عورت

(۱۹) ظلمة اس فورت نے نام سے بید سے سمبور ہے اربی من طلمه طلمه سے ریادہ رنا ۱۵ر- بید جیسہ سے بی ورب تھی۔ اس نے چالیس سال تک حکومت بھی کرتی رہی۔ جب بردها پے کی وجہ سے ان دونوں کاموں سے معذور ہو گئی اُس نے ایک برا اور ایک بری خریدی۔ دہ برے کو بری پر چھو ڈ دیا کرتی تھی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تُوالیا کیوں کرتی ہے ؟ تواس نے کہا جب برا بری پر چڑھتا ہے اور جماع کے وقت سائس لینے کی آواز میرے کانوں میں آتی ہے تو میراجی خوش ہوجاتا ہے۔

. (۵)اُم قرفة: اس کے متعلق بیہ مثل بیان کی جاتی ہے "امنع من ام قرفة" ام قرفہ سے زیادہ محافظ" بیہ مالک بین حذیفہ فزار کی کی بیوی تھی اس کے اس کے اس کے اس کے اس کے اس کی بیوی تھی۔ کی بیوی تھی اس نے اپنے گھر میں بچاس تکواریں لٹکار کھی تھیں ان میں ہر تکوار اس کے کسی ذی محرم کے لئے مخصوص تھی۔ عور توں کے متعلق حکماء کے تذکر ہے اسمحہ بن سیرین سے کسی نے عور توں کے متعلق سوال کیاتو آپ کا جواب یہ تھا:

'' یہ عور تنیں مختنوں کے دروازے کی تنجیاں ہیں اور رنج دغم کاخزانہ ہیں۔ اگر عورت تیرے ساتھ کوئی بھلائی کرے گی تو احسان ضرور جنلادے گی۔ تیرے راز کوفاش کر دے گی۔ اگر تُواسے کسی کام کا تھکم دے تو اس کو ٹال دے گی اور تیرے غیر کی طرف ماکل ہوگی۔

کسی اور کا قول ہے:۔

عور تیں رات کو توخوشبو ہیں اور دن میں کا نتاہیں۔ کسی عقلند آدمی کو اس کے دسٹمن کی موت کی خبردی گئی اُس نے کہا کہ آگرتم ہیہ کہتے اُس نے شادی کرلی ہے تو مجھے اس سے زیادہ خوشی ہوتی۔ <sup>کی</sup> کہتے ہیں کہ آدمی تین باتوں سے مجبور ہوتا ہے:۔ (۱) اپنی مصلحت کے کاموں میں بیدار رہنے میں کو تاہی کرنا- (۲) خواہشات نفسانی کی مخالفت کرنا (۳) جس بات کا اسے علم نہ ہواس میں عورت کی بات مان لیزا۔ <sup>سم</sup>

کسی حکیم کا قول ہے کہ جمالت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اور عورت سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں۔

# الُيَوَصِّىٰ

(بازکے مشابہ ایک شکاری پرندہ)اس کے بازو'بازے کمے ہوتے ہیں۔ شکار کرنے میں بڑا تیز ہوتا ہے۔ یہ عراق میں ہوتا ہے۔ یَوَصِّی کا شرع تھم یہ جمام ہے جیسا کہ باب الحاء میں "الحر" کے نام سے اس کابیان گزرچکا ہے۔

## اليغشؤب

ا۔ (ملک النحل) رانی مکھی۔ یعسوب بید لفظ عربی میں مشترک ہے کی معنوں کے لئے بولاجاتا ہے۔ ٹڈی کے برابرا یک کیڑے کو بھی کمہ دیتے ہیں۔ اس کے چار پر ہوتے ہیں۔ یہ اپنے پروں کو سمیٹا نہیں ہے۔ یہ بھی بھی چلنا ہوا نظر نہیں آتا بلکہ یا تو کسی درخت کی شاخ پر بیٹھا رہے گایا اڑتا رہے گا۔ یہ تنلی کی ایک قتم ہے جس کے چار پڑ ہوتے ہیں۔ جسم ٹڈی کی طرح لمباسا ہوتا ہے اور جو ہریؓ نے کماہے کہ یہ ٹڈی سے برا ہوتا ہے۔ آگر یہ گر پڑتا ہے تو اپنے پر نہیں سمیٹا۔

۲۔ بعسوب کھو ڑے کانام اللہ علیہ وسلم کے ایک کھو ڑے کانام بھی تھا اور اس طرح حفرت زبیر کے ایک کھو ڑوں میں سے ایک ہے جو بیگ بدر کے دن سے ایک ہے جو بیگ بدر کے دن

مسلمان فوج میں موجود تھے۔

۳. یعسوب: گور را کی پیشانی کی سفیدی کو بھی کہتے ہیں-

معسوب: شمدی محصول کے سردار کو کہتے ہیں جس کانام رانی مکھی ہے۔ یہ تمام محصول کی سردار ہوتی ہے اور ہر کام اس کے اشارہ سے ہوتا ہے۔ چصتہ میں آنا جانا ، چھتہ تیار کرنا اور شمد چوس کر لا کر اس میں اکٹھا کرنا۔ ہر حال میں یہ محصیاں اپنے سردار کی فرانبرداری کرتی ہیں۔ یہ اپنے ماتحت محصول کا انتظام اس طرح کرتی ہے جیسے کوئی بادشاہ اپنی رعایا کا انتظام کرتا ہے۔ یمال تک کہ جب وہ محصیاں چھتہ میں واپس آتی ہیں تو یہ رانی مکھی دروازے پر کھڑے ہو جاتی ہے اور کسی کی مجال شمیں ہوتی کہ ایک دو سرے

اہ کیونکہ شادی کے بعد آدی کو الی تکلیفیں جمیلیٰ پڑتی ہیں جو بھی بھی موت ہے بھی بدتر ہوتی ہیں اور کسی نالا کُق عورت کے مل جانے ہے ذندگی اجیرن ہو کر رہ جاتی ہے۔

الله مر عقلندوى ب جو إن چيروں سے بچ-

ے پہلے داخل ہونے کے لئے جھڑا کرے۔ بلکہ سب باقاعدہ کیے بعد دیگرے چھتہ کے اندر جاتی ہیں۔ ایک دو سرے کو دھکیلتی ہوئی یا دھکا دیتی ہوئی دکھائی نہیں دیتیں۔ اُن کا بیہ عمل بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی امیر لشکر کسی تنگ گزرگاہ پر ایک ایک کرکے اپنالشکر میں ہے۔

یا دھادی ہوں دھاں یں دییں۔ ان ہیں اپنی اپنی ہیں ہیں ہیں دوا میرجع نہیں ہو گئے۔ اگر بھی ایسا ہو بھی جاتا ہے کہ دو گزار تاہے۔ ان کھیوں کے اندریہ عجیب وغریب بات ہے کہ ایک چھتہ میں بھی دوا میرجع نہیں ہو کئے۔ اگر بھی ایسا ہو بھی جاتا ہے کہ دو

ان میرالگ الگ منتخب کرلیں تو دہ کھیاں ان میں سے ایک کو مار ڈالتی ہیں اور صرف ایک امیر کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ایسا کرنے کی دجہ سے ان میں باہم کوئی عدادت یا دعثنی نہیں تھیلتی بلکہ دو امیر ہونائی ان کے لئے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔ للذا

سب مل کرایک جان دو قالب ہو جاتی ہیں۔ سب مل کرایک جان دو قالب ہو جاتی ہیں۔ سب مل کرایک جان دو قالب ہو جاتی ہیں۔

ابن السنی نے اپنی کتاب "عمل الیو م واللیلة" میں لکھا ہے کہ حضرت ابو امامہ بابلی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مخص مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کر تا ہے تو ابلیس اپنے لشکر کو آواز دیتا ہے اور وہ اپنے امیر کے پاس ایسے ہی جمع ہو جاتے ہیں جس طرح شہد کی کھیاں "میسوب" کے اردگر دجمع ہو جاتی ہیں۔لنذا جب تم میں سے کوئی مسجد کے

دروازے سے نکلنے کے لئے کھڑا ہو تو یہ دعاپڑھ لیا کرے: "اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجنودِهِ" (اے اللہ! میں ابلیس اور اس کے لشکر سے تیری پناہ میں داخل ہو تا ہوں"-اُم سر کا سام میں سے میں ایک ایک انتہ اور سند سند سند سے میں

ا کم کوئی یہ دعارہ سے گاتوشیطان اور اُس کالشکر اُسے بالکل نقصان نہیں پنچاسکے گا۔ انگوشی سے موت کی اطلاع الفظ یعنوب صرف سردار کے لئے بھی استعال ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت علی نے جب حضرت

و و المعلق و المعلق عبد الرحمٰن بن عمّاب بن اسيد كو جنگ جمل كے روز معتول ہوكر بردا ويكها تو فرمايا: "هذا يعسوب القويش" يه قريش كے سردار تھے-حصرت عبد الرحمٰن في اس روز بردی جانبازی اور بمادری كامظا برہ كياتھا- آپ كاايك

یعسوب القریش" یہ قریش کے سردار تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے اس روز بردی جانبازی اور بمادری کامظاہرہ کیا تھا۔ آپ کاایک ہاتھ جس میں اگوشی سیت اٹھار لے گیا اور کیامہ میں گرادیا۔ اس اگوشی سیت اٹھاکر لے گیا اور کیامہ میں گرادیا۔ اس اگوشی سے اس ہاتھ کی شاخت ہوگی اور لوگوں نے سمجھ لیا کہ وہ شہید ہو بچکے ہیں۔ المذا انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن کی نمازِ جنافیہ پڑھی ۔ اس پر تمام مور حین متفق ہیں کہ جنگ جمل کے معرکہ میں اس ہاتھ کو اُٹھاکر کوئی پرندہ لے گیا ہے اور اس کو ججاز میں گراویا ہے۔ گھر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کر دیا گیا ہے۔ گراس میں اختلاف ہے کہ وہ پرندہ کون ساتھا اور کس جگہ لے جاکر ہاتھ گرایا تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ محدھ نے اس دوز لے جاکر اس ہاتھ کو ایا تھا۔ این فتنیہ کا خیال ہے کہ عقاب نے اس دن لے جاکر اس ہاتھ کو ایک میں مورہ میں گرایا۔ اور چنج نے کہامہ میں گرایا۔ ور چنج نے کہامہ میں گرایا۔ ور چنج نے کہامہ میں گرایا۔ ور چنج نے کہ اس کو گدھ لے گیا اور اس نے لے جاکر اسے مدینہ منورہ میں گرایا۔ اور چنج نے کہامہ میں گرایا۔ حافظ ابو موسیٰ وغیرہ کا کہن ہے کہ اس کو گدھ لے گیا اور اس نے لے جاکر اسے مدینہ منورہ میں گرایا۔ اور چنج نے

"شمرح ممذب" میں لکھاہے کہ مکہ مکرمہ میں لے جاکر گرایا۔ صحیح مسلم شریف میں نواس بن سمعان کی ایک طویل حدیث ہے کہ دجال کے ساتھ ساتھ زمین کے فزانے چلیں گے اور اس کے چاروں طرف اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے شد کی کھیاں اپنے سردار کے اردگر دجمع ہو جاتی ہیں۔

علی مرسان من مرسان من مرب این مسلم این مرب الله وجهد اس مکان کے دروازے پر (کھڑے ہو کر) جمال آپ کو جب حضرت الو بکر صدیق کی و حضرت علی کرم الله وجهد اس مکان کے دروازے پر (کھڑے ہو کر) جمال آپ کو کفن دیا گیا تھا فرمانے گئے: "بخدا آپ یعسوب المومنین تھے۔ آپ ایک ایسے پہاڑ تھے جس کو زبردست آندھیاں بھی نہیں ہلاسکتی تھیں اور نہ سمندر کی جھڑ دار ہوائیں آپ کی کشتی حیات میں بچکولے پیدا کر سکتی تھیں "۔ اس تقریر میں حضرت علی نے حضرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابو بمرصدیق الویسوب سے اس بناء پر تشبیہ دی ہے کہ بیسوب بوقت پرواز تمام کھیوں سے آگے رہتا ہے اور حضرت ابو بمرصدیق رضى الله عنه 'رسول الله صلى الله عليه وسلم يرايمان لانے ميں تمام مومنين سے آگے تھے۔

وصامل بن عدى" ميں عبدالله بن واقف واقفى نے عيسى بن عبدالله بن محد بن على بن ابى طالب كے حالات ميں لكھا ہے كه حضور صلى الله عليه وسلم نے حضرت على إس فرمايا تھا" أَنْتَ يَعْسَوُبَ الْمُوْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يُعْسُوبُ الْكُفَّادِ "كه آپ مومنول ك بعسوب اور مال كافرول كالبعسوب ہے- ايك روايت ميں ہے يعسوب الظلمة 'ايك روايت ميں يعسوب المنافقين بھي مستعمل

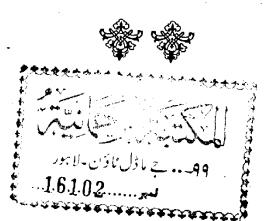
ہے اور غالبالییں سے حضرت علی کو "امیرالنحل" کہا گیا ہے۔

خاتمة الكتاب المساب "معيوة الحيوان" بعسوب كے بيان پر ختم ہو گئی- خاتمه پر مولف علامه شخ كمال الدين الدميري فرماتے ہيں ا کہ اس کتاب کے مسودہ سے ماہ رجب سامے میں فراغت حاصل ہوئی (اس کتاب کی ابتداء ملک الوحش جانو روں کے بادشاہ ''شیر'' سے ہوئی جو شجاعت میں ضرب المثل ہے اور اس کی انتہاء ملک النحل (شید کی تکھیوں کے بادشاہ) پر ہوئی جو موم اور شدویے میں مشہور ہے۔موم سے روشنی حاصل ہوتی ہے اور شد سے شفاء ملتی ہے۔

ازمترجم عفى عنه

الحمدلله ربالعالمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم سيدنا ومولانا مُحَمدواله وصحبه اجمعين ترجم و الله عنوة الحيوان " بتاريخ ٢٢/ ستمبر ١٩٩١ء بوقت ١٢ بج شب سه شنبه بمطابق ١٦/ ربيج الاول ١١٦١ه بقلم بندهٔ ناچيز نثار احمه خفوله www.kitaboSunnat.com الاحدبفضله تعالى ومنه وكرمه انتتام تك پنجأ-

نبار احمه گوندوی





# الرفرة التي المتات المت

لاجور دینانا تظمینش مال رود و لاجور فون ۱۹۲۰-۲۳ میس ۹۲-۲۳-۲۳ فون ۱۹۳۰-۲۳ میس ۱۹۳۰-۳۲ میس ۱۹۳۰-۲۳ میس ۱۹۳۰-۲۳ میس دود فون ۲۳۳۳ میس دود میرس دود بازار و کراچی فن ۲۲۳۳ میس دود بیروک اردو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس دود بیروک اردو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس دود بیروک اردو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس دود بیروک اردو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس دود بیروک اردو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس در دو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس دود بیروک اردو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس دود بیروک دو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۱ میس دود بیروک دو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۰۱ میس دود بیروک دو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۰۱ میس دود بیروک دو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۰۱ میس دود بیروک دو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۰۱ میس دود بیروک دو بازار و کراچی فن ۲۲۲۳۰۱ میس دود بیروک دو بیروک دو بازار و کراچی فن ۲۲۳۳ میس دود بیروک دو بیروک

E mail:islamiat@lcci.org.pk web site: http://www.lcci.org.pk/islamiat